

وَقَدْ أَجْلَعَ اللَّهُ لِي  
 فِي رَسُولِهِ حُكْمًا تَوْقِينًا لِمَنْ آمَنَ بِهِ

# بخاری شریف

مترجم و محقق

مصنفہ:

امام الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و تحشیہ:

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری علیہ الرحمہ



ALAHAZRAT-NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

[www.alahazratnetwork.org](http://www.alahazratnetwork.org)



## عرضِ ناشر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین  
علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان بلکہ ہر انسان کی ضرورت ہے جس شخص کو فائدہ کی خبر نہ ہو اور جسے افعال و احوال کے احکام کا پتہ نہ ہو وہ نہ تو  
دنیا میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے اور نہ آخرت میں، علم کا سب سے زیادہ مستند سرچشمہ قرآن پاک ہے جس کی تفسیر  
سرورِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے افعال و اقوال سے کی، ہونا تو یہ چاہیے کہ ہر مسلمان عربی میں اتنی صلاحیت حاصل کرے کہ  
خود قرآن و حدیث کا مطالعہ کرے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام، ان کی پسندیدہ زبان عربی میں سمجھے  
اور ان پر عمل کرے دنیا و آخرت کی سادہ حاصل کرے اور اگر اتنی استعداد نہ ہو تو صحیح العقیدہ علماء کے تراجم اور حدیث کی شرحوں کا مطالعہ  
کرے، شروع کے مطالعہ سے یہ حقیقت منکشف ہوگی کہ فقہ حنفی قرآن و حدیث کا پتھر اور مرتب خلاصہ ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا کس زبان سے شکریہ ادا کریں؟ کہ اس ذاتِ کریم نے ہمیں قرآن شریف اور دیگر اسلامی کتب کی اشاعت  
کے ساتھ حدیث شریف کی متعدد کتابوں کے عربی متن اردو تراجم کے ساتھ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی جنہیں ملک میں اور بیرون ملک  
پسند کیا گیا، کتب حدیث میں بخاری شریف کی عظمت و اہمیت مسلم ہے، ہماری یہ سعادت ہے کہ ہم ادیب شہیر علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہاںپور  
مظفر کے ترجمہ کے ساتھ بخاری شریف (۲ جلد) قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں، علامہ شاہجہاںپوری کے تراجم کیساتھ ہم ابوالودود خلیف  
(۳ جلد) ابن ماجہ شریف (۲ جلد) مؤطا امام مالک (۱ جلد) مشکوٰۃ شریف (۲ جلد) ہدیۃ قارئین کرچکے ہیں، اس کے علاوہ ہم شرح مسلم شریف  
از شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی کی پانچ جلدیں اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ کی پانچ جلدیں، ترمذی شریف (۲ جلد) ترجمہ علامہ محمد صدیق ہزاروی  
مسند امام اعظم ترجمہ پر وفیسر دوست محمد شاکر، ریاض العالمین (۲ جلد) ترجمہ علامہ محمد صدیق ہزاروی اور خصائص کبریٰ ترجمہ راجا رشید محمد  
بھی شائع کرچکے ہیں۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور حضور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر عنایت ہے کہ فرید بک سٹال، لاہور حامد اینڈ کمپنی،  
لاہور کے تعاون سے کتب حدیث اور دیگر اسلامی کتب کا عظیم الشان ذخیرہ اُمت مسلمہ کے لیے پیش کر چکا ہے، اس پر ہم اللہ رب العزت  
کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے، ہم ان قارئین کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ربانی یا بذریعہ خطوط ہماری کاوشوں پر پسندیدگی کا اظہار  
کر کے ہماری حوصلہ افزائی کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ دین اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین





## کچھ اس ترجمے کے بارے میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کہ اس ناچیز نے ۲۴ شوال المعظم ۱۴۲۸ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۸۰ء کو بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر جس مبارک سفر کا آغاز کیا تھا اُس کی منزل مقصود پر پہنچ گیا ہوں۔ یہ میرے خالق و مالک کا فضل و کم ہے کہ احقر نے اپنی دائمی علالت اور طبی بے نائگی کے باوجود آج ۲۶ ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز یکشنبہ صبح کے نو بجے بخاری شریف کا ترجمہ مکمل کر لیا۔ ذَلِیْلَ فَضْلِ اِلهِ یُوْتِیْهِ مَن یَّشَاءُ وَ اِنَّہٗ کُدُّ الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ ایک زبان کے مفہوم و مطالب کو دوسری زبان میں منتقل کرنا کس درجہ مشکل ہے اس کا اندازہ تو صرف وہی حضرات کر سکتے ہیں جنہیں اس دشوار گزار گھاٹی سے گزرنا پڑا ہو۔ یہ دشواری تو رہی اپنی جگہ لیکن یہاں تو یہ مرحلہ بھی سامنے تھا کہ اُس ہستی کا ترجمان بننا ہے جن کے کسی فرمان میں نفی یا معنوی تبدیلی کر دینے پر مَن کَذَبَ عَلٰی مُتَعٰہِدٍ اَفَلِیْتَ تَبُوْا مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ کی دھمک دلائی اور جگر کو گھلادیتی ہے۔ سلامتی کا راستہ یہی تھا کہ حضرات اکابر کا دامن تھام کر اپنے رہبر و قلم کو میدانِ ترجمہ میں اذنِ خرام دیا جائے۔ احقر نے اس ترجمے میں حسب ذیل امور کا اہتمام کیا ہے:-

- ۱۔ بفضلہ تعالیٰ پورا ترجمہ یاد و نو کیا ہے۔
- ۲۔ ترجمہ کرتے وقت قبلہ رو بیٹھنے کا اہتمام رکھا ہے۔
- ۳۔ دو زبانِ ترجمہ یہ تصور رکھا ہے کہ گویا رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں میں گنبدِ خضرا کے سامنے بیٹھا ہوں جس بارگاہ میں کنکریوں اور جانوروں کو بھی بولنے کا شہر آجاتا تھا۔
- ۴۔ پوری کوشش کی ہے کہ آسان، شگفتہ ادبیان افزہ زبان میں اُردو ترجمہ ہو جائے۔
- ۵۔ حفظ مراتب کو بساطِ بھر محو رکھا ہے، جس کا تہ نظر رکنا بہت ہی ضروری ہے۔
- ۶۔ پیش آمدہ آیات کا مکمل حوالہ درج کر دیا ہے تاکہ قارئین اُسے قرآنِ کریم میں آسانی سے تلاش کر سکیں۔
- ۷۔ آیات کا ایسا اُردو ترجمہ پیش کیا ہے جو تفاسیرِ مقبرہ کے مین مطابق ہے۔
- ۸۔ پیش آمدہ مولیٰ اشعار کا ترجمہ اُردو اشعار کی صورت میں پیش کیا ہے۔
- ۹۔ سند کو چھوڑ کر صرف سعادت کرنے والے صحابی یا تابعی تہرہ حدیث کا ترجمہ شروع کیا ہے تاکہ ہر حدیث کا ترجمہ متن کے بالمقابل لکھا جاسکے۔
- ۱۰۔ دو زبانِ ترجمہ اسلاف کی تسانیفِ عالیہ سے فتح الباری، ملکہ القاری اور ارشاد الساری کو خاص طور پر مشعلِ راہ بنایا ہے۔

قارئین کرام اور اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ احقر کی جرنیلیاں اور فرد گزشتیں بروقت مطالعہ اُن کے علم میں آئیں تو ناشر کی معرفت تحریری طور پر اُن سے نہیں مطلع فرمائیں تاکہ مکر یہ کے ساتھ اگلے ایڈیشن میں اُن کی تلافی بھی



کی جائے نیز اپنی دعوات صالحہ میں اس مبارک مجموعے کے مصنف، مترجم اور ناشر کو فراموش نہ کریں۔ اعتراف کریں کہ یہ کام سلسلے سے کر رہا ہے تو وہ میرے ولی نعمت، مرشد برحق، مفتی اعظم دہلی حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۸۶ھ / ۱۹۴۴ء) کی نگاہ لطف و کرم کا کرشمہ ہے اور اہل علم کو متنی غلطیاں اور غامضیاں نظر آئیں وہ میری نااہلی کے باعث ہیں آخر میں کیوں نہ دہی کچھ کہہ دوں جو اس سلسلے کی تمام باتوں سے بہتر ہے اور وہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء) کے ہام اعظم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۳۲ھ / ۶۵۲ء) نے ایسے ہی ایک موقع پر کہی۔

ان یدک صواباً فمن الله تعالى وان  
یک غطاءً ففنی ومن الشیطان  
الرجیع و الله و رسوله  
بریشان۔

اگر یہ درست ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور  
اگر غلط ہے تو میری طرف سے اور شیطان مردود کی  
طرف سے ہے جب کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے  
لا تعلق ہیں۔

خدا کے ذوالمنن میری اس ناپزیر کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور اپنے اس حقیر بندے کے لیے کفارہ سیئات،  
توبہ آخرت اور ذریعہ نجات بنائے۔ رَبَّنَا كَعَمَلُكَ وَمَثَلُكَ أَمْنُكَ الْعَمِيْعَةُ الْعَلِيْمَةُ وَتَبَّ عَلَيْنَا أَلَاكَ أَمْنُكَ النَّوَابُ الرَّحِيْمُ  
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ۔

گدائے دریاویاد۔ عبدالکیم خاں اختر  
مجددی مظہری شاہجہان پوری  
لاہور

۲۶ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ  
مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء



# حرفِ آغاز

## امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ :

امام بخاری اپنے پیش رو ائمہ کی آرزو، اساتذہ کا فخر اور معاصرین کے لیے سرمایہ رشک تھے۔ ان کے زمانہ میں احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی کا فن حدیث میں چرچا تھا۔ لیکن جب آسمان علم حدیث پر امام بخاری کا سورج طلوع ہوا تو تمام محدثین ستاروں کی طرح چھپتے چلے گئے۔ صحیح مجاہد میں سب سے پہلے انہوں نے مجموعہ حدیث پیش کیا اور پھر کتب صحاح کی تصنیف کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

**ولادت و سلسلہ نسب** | ناصر الا حدیث النبویہ و ناشر المواریت المحدثیہ امیر المؤمنین فی الحدیث امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی ۱۳ شوال ۱۹۴ھ میں ماوراء النہر کے مشہور شہر بخارا میں پیدا ہوئے۔ امام بخاری کے والد اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ الجعفی عظیم محدث اور ایک صالح بزرگ تھے۔ ابن حبان نے ان کو طبقہ الرابع کے ثقہ راویوں میں شمار کیا۔ امام ذہبی نے تاریخ اسلام میں اور امام بخاری نے تاریخ کبیر میں ان کا مفصل تذکرہ لکھا۔ انہیں امام مالک، عبد اللہ بن مبارک اور حماد بن زید جیسے کتناے روزگار حضرات سے روایت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ اور یحییٰ بن جعفر بکندی، احمد بن جعفر، نصرون حسین اور عطاءقیوں کی ایک بڑی جماعت نے ان سے احادیث کا سماع کیا۔ امام بخاری کے والد خرمشال اور دو قہند تھے اور جس قدر مالدار تھے اتنے ہی پرہیزگار تھے۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں ابوالحسن اسماعیل بن ابراہیم کی موت کے وقت ان کی خدمت میں حاضر تھا وہ کہنے لگے میرے پاس جس قدر مال ہے اس میں ایک درہم بھی مشتبه نہیں ہے۔

امام بخاری کے جلد مجد مغیرہ بن برد بن جعفی مجوسی تھے اور اس زمانہ میں بخارا کے حاکم یحییٰ بن جعفی کے ہاتھ پر خرف بلہ اسلام ہوئے اس کا نسب سے جعفی کہلاتے۔ امام بخاری کو بھی جعفی اسی سبب سے کہا جاتا ہے۔

۱۔ شہاب الدین مافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۲۷۴

۲۔ شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ ص ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۱

۳۔ شیخ عبدالحق دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ ص اشعة المعانی ج ۱ ص ۹



## ابتدائی حالات

ایام طفولیت ہی میں امام بخاری کے والد کا انتقال ہو گیا تھا اور پرورش کی تمام تر ذمہ داری آپ کی والدہ نے سنبھال لی تھی۔ صغیر سن میں ہی امام بخاری نابینا ہو گئے اس وقت کے مشہور اطباء اور صالین سے رجوع کیا گیا مگر کسی کی پیش نہ پاسکی۔ آپ کی والدہ بڑی مایہ اور ذہانتیں انہوں نے رورور کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کیا اور دامن پھیلا کر اپنے نعت جگر کے لیے بصارت مانگی بالآخر دریا سے رحمت جوش میں آیا اور ایک رات انہیں خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری آہ و زاری اور دماؤں کی کثرت کے سبب تمہارے بیٹے کی بصارت لوٹا دی ہے۔ صبح جب امام بخاری بستر سے اٹھے تو ان کی آنکھیں روشن تھیں۔

## زمانہ تعلیم

ابتدائی اور نزدیکی تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب امام بخاری کی عمر دس سال کو پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں علم حدیث کی تحصیل کا شوق پیدا کیا اور آپ نے بخارا کے درس حدیث میں داخلہ لے لیا علم حدیث کو آپ نے انتہائی کادش اور محنت سے حاصل کیا۔ متن کو محفوظ رکھا اور سند کے ایک ایک راوی کو ضبط کیا حتیٰ کہ ایک سال بعد متن حدیث اداس کی سند پر آپ کے مور کا یہ عالم تھا کہ بسا اوقات اساتذہ بھی آپ سے اپنی تصحیح کرتے تھے ایک مرتبہ آپ کے استاذ داخلی نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: حدیثنا سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم۔ آپ نے فرمایا ابو الزبیر کی ابراہیم سے کوئی روایت نہیں ہے۔ استاذ نے ناماق ہو کر امام بخاری کو تنہید کی آپ نے کہا اگر آپ کے پاس اصل ہے تو اس میں دیکھ لیجیے۔ استاذ نے اصل کی طرف رجوع کیا اور کہا اچھا پھر بتاؤ یہ روایت کس طرح ہے۔ آپ نے عرض کیا: حدیثنا سفیان عن زید بن عدی عن ابراہیم اور بتلایا کہ یہ لفظ ابی الزبیر نہیں زبیر بن عدی ہے۔ استاذ حیران رہ گئے اور انہوں نے بھری مجلس میں امام بخاری کی تحسین کی۔ امام بخاری یونہی تیزی اور مہارت سے علوم دینیہ حاصل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سولہ سال کی عمر میں امام بخاری نے عبداللہ بن مبارک، دیکیع اور دیگر اصحاب ابی حنیفہ کی کتابوں کو ادبر کر لیا تھا۔

## زیارت حرمین و آغاز تصنیف

اٹھارہ برس کی عمر میں امام بخاری اپنے بڑے بھائی احمد بن اسماعیل اور اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ حج کرنے کے لیے حرمین شریفین حاضر ہوئے۔ حج کے بعد ان کے بھائی تو والدہ کو رے کر واپس چلے گئے اور امام بخاری مزید تعلیم کے حصول کے لیے وہیں رہ گئے اسی دوران انہوں نے قضایا الصغابۃ والکتابین کے عنوان سے ایک کتاب لکھی اور اس کے بعد پانچ راتوں میں روزہ انور کے پہلو میں بیٹھ کر تاریخ کبیر تصنیف کی۔ امام بخاری کہتے ہیں۔ میں نے تاریخ کبیر میں جتنے لوگوں کے اسماء ذکر کیے ہیں مجھے ان میں سے ہر ایک کے بارے میں کوئی نہ کوئی قصہ معلوم تھا۔ لیکن اختصار کے سبب میں نے ان تمام قصوں کو درج نہیں کیا۔ تاریخ کبیر کی تکمیل ہوتے ہی اس کی نقل کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ محمد بن یوسف قزلباشی کہتے

ابن شیخ عبدالحق دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ اشقہ المصنعات ج ۱ ص ۹

ابن ماقظان بن محمد المستطانی المتوفی ۸۵۲ھ صدی الساری ج ۲ ص ۲۵۰

کہیں نے تاریخ کبیر کو اس وقت نقل کیا جب ابھی امام بخاری کی ڈاڑھی بھی نہیں آئی تھی۔

**حصول علم کے لیے رحلت** امام بخاری نے طلب حدیث کے لیے پہلا سفر مکہ کی طرف ۲۱۶ھ میں کیا تھا اور اگر وہ اس سے پہلے سفر کرتے تو اس زمانہ کے طبقہ عالیہ کے ان محدثین

سے روایت حاصل کر لیتے جن سے ان کے معاصرین نے روایت کی ہے اگرچہ انہوں نے طبقہ عالیہ کے مقارب رداۃ مثلاً زید بن ہارون اور ابو داؤد طلیاسی کا زمانہ پایا تھا۔

جس زمانہ میں امام بخاری مکہ میں وارد ہوئے اس وقت یمن میں امام عبدالرزاق بقید حیات موجود تھے۔ امام بخاری نے ان سے روایت حدیث کے لیے یمن جانے کا قصد کیا۔ لیکن کسی نے ان کو غلط خبر دی کہ امام عبدالرزاق کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کو انہوں نے سفر کا ارادہ متوی کر دیا اور ایک واسطہ کے ساتھ امام عبدالرزاق سے روایت حدیث کرنے گئے۔ امام بخاری نے روایت حدیث کے سلسلہ میں بارہا دور دراز شہروں کا سفر کیا اور برسہا برس وطن سے دور بیٹھے اکتساب علم کرتے رہے۔ انہوں نے خود بیان کیا ہے کہ میں طلب حدیث کے لیے مصر اور شام دو مرتبہ گیا۔ چار مرتبہ بصرہ گیا، چھ سال حجاز مقدس میں رہا اور ان گنت مرتبہ محدثین کے ہمراہ کوفہ اور بغداد گیا۔

**بے مثال حافظہ** امام بخاری بے پناہ قوت حافظہ کے مالک تھے۔ جب ہم ان کی قوت حفظ کے کارنامے

مفہمت تاریخ پر دیکھتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے وہ سر سے پیر تک حافظہ ہی حافظہ ہوں۔ ان کے حافظہ کو دیکھ کر لوگوں کے دلوں میں ابھریہ کہ یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ حاشد بن اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری طرکین میں ہمارے ساتھ حدیث کے سماع کے لیے مشائخ بصرہ کا خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ امام بخاری کے سوا ہم تمام ساتھی اُمادیث ضبط تحریر میں لے آتے تھے۔ سولہ دن گزر جانے کے بعد ایک روز ہمیں خیال آیا اور ہم نے بخاری کو علامت لگا دی کہ تم نے احادیث ضبط نہ کر کے اتنے دنوں کی محنت ضائع کر دی۔ امام بخاری نے ہم سے کہا اچھا تم اپنے ضبط شدہ نوٹ لے آؤ ہم اپنے اپنے نوٹ لے کر آئے اور امام بخاری نے سلسلہ دار احادیث ستانی شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے پندرہ ہزار سے زیادہ احادیث بیان کر ڈالیں اور یہ سن کر ہمیں یوں لگتا تھا کہ گویا یہ روایات ہمیں امام بخاری نے کھسوائی ہیں۔

محمود ازہر حبتانی کہتے ہیں کہ میں امام بخاری کے ساتھ سلیمان بن حرب کی خدمت میں سماع حدیث کے لیے حاضر ہوتا تھا میں احادیث لکھتا تھا اور امام بخاری نہیں لکھتے تھے کسی نے مجھ سے کہا بخاری احادیث کو نوٹ کیوں نہیں کرتے

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔



تمام راویوں کی کثرت ذکر کی گئی تھی فریابی نے ان راویوں کے اصل نام پر چھ تمام مجالس پر سکتہ چھا گیا اور کسی کو بھی ان کے ناموں کا پتہ نہ مل سکا۔ بلاخر سب کی تفصیل امام بخاری کی طرف اٹھیں اور انہوں نے کتنا شروع کیا، ابو مروہ کا نام معمر بن راشد ہے اور ابو الخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے اور ابو حمزہ کا نام انس بن مالک ہے، جیسے ہی امام بخاری نے یہ اسماء بیان کیے تمام حاضرین مجلس دم بخود رہ گئے۔

امام بخاری کی قہمت حفظ بیان کرنے کے لیے یہ امر کافی ہے کہ جس کتاب کو وہ ایک نظر دیکھ لیتے تھے وہ انہیں حفظ ہو جاتی تھی اور بعد میں جا کر یہ حدیثیں لاکھ تک پہنچ گیا جن میں سے ایک لاکھ احادیث صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح تھیں۔ ایک مرتبہ بخ گئے تو وہاں کے لوگوں نے فرمائش کی آپ اپنے شیروں سے ایک ایک روایت بیان کریں تو آپ نے ایک ہزار شیروں سے ایک ہزار احادیث زبانی بیان کر دیں۔

سلیمان بن مجاہد کہتے ہیں کہ ایک دن میں محمد بن سلام بیکندی کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا محمد بن سلام نے کہا اگر تم کچھ دیر پیسے میرے پاس آتے تو میں تم کو وہ بچہ دکھاتا جس کو ستر ہزار احادیث یا دین سلیمان نے اس مجلس سے اٹھ کر امام بخاری کی تلاش شروع کر دی بالآخر سلیمان نے امام بخاری کو ڈھونڈ لیا اور پوچھا کیا تم ہی وہ شخص ہو جس کو ستر ہزار احادیث حفظ ہیں امام بخاری نے کہا مجھے اس سے بھی زیادہ احادیث یاد ہیں اور میں جن صحابہ سے احادیث روایت کرتا ہوں ان میں سے اکثر کی ولادت اور وفات کی تاریخ اور ان کی جائے سکونت پر اطلاع رکھتا ہوں۔ نیز میں کسی حدیث کو روایت نہیں کرتا اگر کتاب اور سنت سے اس کی اصل پر واقفیت رکھتا ہوں۔

**اساتذہ و مشائخ** | امام بخاری کے اساتذہ اور مشائخ کی تعداد بہت زیادہ ہے انہوں نے شہر در شہر اور قریہ در قریہ جا کر علم حدیث حاصل کیا۔ امام بخاری نے حصول روایت میں اکابر، ائمہ اور اصافہ کے فرق کا بھی خیال نہیں رکھا۔ انہیں جہاں سے بھی روایت ملتی اخذ کر لیتے خواہ بیان کرنے والا ان سے برتر ہو، سادگی ہو یا کثرت۔ امام بخاری کے اساتذہ و مشائخ کی تعداد دلیں تو ایک ہزار سے فائدہ ہے لیکن انہوں نے اپنے وقت کے جن عظیم محدثین سے سماع حدیث کیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔

بنو مالک محمد بن سلام بیکندی عبداللہ بن محمد سندھی، محمد بن مروہ اور ہارون بن اشعث سے بخلیج میں محمد بن ابیہم یحییٰ بن بشران زاد اور قتیبہ سے۔ مروی علی بن شفیق عبدان، معاذ بن اسد اور صدقہ بن فضل سے، نیشاپور میں یحییٰ بن یحییٰ بن بشر بن حکم اور اسحاق سے، ترسہ میں حانظہ ابیہم بن موسیٰ وغیرہ سے، بغداد میں محمد بن عیسیٰ، شریح بن نعمان اور علی بن منصور سے۔

عبداللہ سے، واسط میں عمرو بن محمد بن عون وغیرہ سے مصر میں سعید بن ابی مریم، عبداللہ بن صالح، سعید بن ملیح اور عمرو بن  
 زید بن طارق سے دمشق میں ابوسہر اور ابونصر فراہسی سے، قیساریہ میں محمد بن یوسف فریابی سے، قسطنطنیہ میں آدم بن  
 ابی ایاس سے، حمص میں ابوالمنیر، ابوالیمان، علی بن عیاش، احمد بن خالد، وہبی اور دماطی نے سماع حدیث کیا ہے  
 بعض محققین نے امام بخاری کے اساتذہ اور شاخ کے ضبط کا ایک خاص طریقہ بیان کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے  
 کہ امام بخاری کے اساتذہ پانچ طبقوں میں منحصر ہیں۔ طبقہ اولیٰ میں وہ شاخ ہیں جو ثقات تابعین سے روایت کرتے ہیں جیسے  
 محمد بن عبداللہ انصاری، یحییٰ بن ابراہیم، البرعانی، سعید بن مسری، اسماعیل بن ابی خالد اور ابونعیم وغیرہ اور طبقہ  
 ثانیہ میں وہ شاخ ہیں جو طبقہ اولیٰ کے معاصر ہیں لیکن وہ ثقات تابعین سے روایت نہیں کرتے جیسے آدم بن ابی  
 ایاس، ابوسہر، سعید بن ابی مریم اور ابویب بن سلیمان وغیرہ اور طبقہ ثالثہ میں وہ شاخ ہیں جو کبار تبع تابعین سے روایت  
 کرتے ہیں جیسے سلیمان بن حرب، قتیبہ بن سعید، نعیم بن حماد، علی بن مدینی، یحییٰ بن عیینہ، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ  
 وغیرہ اس طبقہ سے روایت کرتے ہیں امام مسلم بھی امام بخاری کے شریک ہیں اور طبقہ رابعہ میں وہ شاخ ہیں جو طبیب حدیث  
 کے سلسلہ میں امام بخاری کے رفیق اور شریک تھے لیکن انہوں نے سماع حدیث امام بخاری سے پہلے شروع کیا تھا  
 جیسے محمد بن یحییٰ ذہبی، ابوحاتم رازی، محمد بن عبدالحکیم، عبد بن حمید اور احمد بن نصر اس طبقہ سے امام بخاری نے اس وقت  
 احادیث کو روایت کی جب ان کے شاخ فوت ہو چکے تھے اور جو احادیث اس طبقہ سے روایت کی ہیں وہ اور کسی  
 کے پاس نہیں تھیں اور طبقہ خامسہ میں وہ شاخ ہیں جو دراصل امام بخاری کے کاغذ تھے جیسے عبداللہ بن حماد، علی،  
 عبداللہ بن عباس غلاری اور حسین بن محمد قبانی، اس طبقہ سے بھی امام بخاری نے ضرورت اور فائدہ کے پیش نظر احادیث  
 روایت کی ہیں، اگرچہ ان کی تعداد بہت کم ہے۔ بہر حال اس تحقیق سے یہ ظاہر ہو گیا کہ امام بخاری نے اپنے اکابر و امثال  
 اور اصغر سب سے روایت حدیث کی ہے اور اپنے اس قول کو سچا کر دکھایا کہ اس وقت تک کوئی شخص کامل محدث  
 نہیں ہو سکتا جب تک کہ غرض سے برحق سادگی اور کثرت سے حدیث روایت نہ کرے۔

### خلا واذہانت

امام بخاری کا ذہن بہت بیدار اور زکوة رکھتا تھا وہ قرطاس و قلم پر اتنا اعتماد نہیں کرتے تھے  
 جتنا انہیں اپنے حافظہ اور ذہن پر اعتماد تھا۔ لوگوں نے بار بار ان حدیث میں امام بخاری کی تائید  
 کا امتحان لیا لیکن وہ اپنی خلا واذہانت اور بے مثال حافظہ کی وجہ سے ہمیشہ سرخرو رہے

حافظ احمد بن حنبل نے بیان کرتے ہیں کہ جب اہل بغداد کو معلوم ہوا کہ امام بخاری بغداد آ رہے ہیں تو بغداد کے محدثین  
 نے امام بخاری کا امتحان لینے کے لیے ایک سوا حدیث کے متون اور اسنادیں رد و بدل کر دیا ایک حدیث کی سند  
 کو دوسری حدیث کے ساتھ اور اس کی سند کو پہلی حدیث کے ساتھ لگا دیا اور اس طرح ایک سوا حدیث کے متن اور

۱۔ شہاب الدین احمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۲

۲۔ امام ترمذی بھی اسی طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ سعیدی غفرلہ

۳۔ حافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ حدیث الساری ج ۲ ص ۲۵۱



سندائٹ پلٹ کر دیے اور دس آدمیوں میں یہ احادیث اس طرح تقسیم کر دیں کہ ہر شخص ایک ایک کر کے دس احادیث کے بارے میں امام بخاری سے سوال کرے۔

امام بخاری جب بغداد میں داخل ہوئے تو اہل بغداد نے ان کے اعزاز میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد کی جس میں علماء امرار اور عراق کی بہت بڑی اکثریت شامل تھی۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق ایک شخص اٹھا اور اس نے سند مقبوب کے ساتھ پہلی حدیث پڑھی امام بخاری سے پوچھا تھا کیا آپ کو یہ حدیث معلوم ہے آپ نے فرمایا نہیں اس نے پھر دوسری حدیث پڑھی پھر تیسری پھر چوتھی یہاں تک کہ اس نے دس احادیث پڑھ ڈالیں اور امام بخاری نے ہر بار نفی میں جواب دیا جانتے۔ دسے اصل سبب سمجھ کر امام بخاری کے علم پر حیران ہو رہے تھے اور انجان لوگ اس جواب کو امام بخاری کا بخیر سمجھ کر پریشان ہو رہے تھے پہلے شخص کے سوالات کے بعد اس طرح دوسرے شخص نے اٹھ کر سوالات کیے اور امام بخاری نے اسی طرح جواب دیے پھر تیسرا اٹھا پھر چوتھا۔ یہاں تک کہ دس آدمیوں نے سوا حدیث پڑھ دی کر ڈالیں اور امام بخاری نے ان تمام احادیث کے جواب میں یہی کہا کہ میں انہیں نہیں جانتا۔ جب امام بخاری نے دیکھا کہ یہ لوگ سوالات سے فارغ ہو گئے اور اب کوئی شخص نہیں اٹھتا تو آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ پہلے شخص نے جو حدیث پڑھی اس کی اس نے پسند بیان کی تھی اور اس کی سند یہ ہے اس طرح ان لوگوں کی پڑھی ہوئی سو کی سوا حدیث کی غلط اسناد بھی پڑھ کر سنائیں اور ان کی اصل اسناد بھی بیان کر دیں اور ہر حدیث کو اس کی اصل سند کے ساتھ لاحق کر دیا جیسے ہی امام بخاری نے اپنے بیان کو ختم کیا تمام مجلس میں حسین و مرثیہ کا غلغلہ اور آفرین آفرین کا شور مچا اور عوام و خواص سب نے امام بخاری کے فضل کا اعتراف اور ان کی عظمت کا اقرار کر لیا۔

حافظ ابوالانبر ہر روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سمرقند میں چار سو محدث جمع ہوئے اور انہوں نے امام بخاری کو مخاطب فرماتے ہوئے یہ شام کی اسناد عراق کی اسناد میں داخل کیں اور عراق کی شام میں، اسی طرح حرم کی اسناد یمن میں داخل کیں اور یمن کی حرم میں وہ لوگ سات دن تک لگا کر اس قسم کے مغالطہ آمیز متون اور اسانید امام بخاری پر پیش کرتے رہے لیکن ایک بار بھی وہ امام بخاری کو وہ سند میں مغالطہ دے سکے نہ تین میں بلکہ

**کثرت طرق پر اطلاع** امام بخاری علم حدیث میں ہمہ قسم کی معلومات کے حامل تھے، حدیث کے تمام طرق ان کی نظر میں ہوتے تھے۔ ایک روایت: یعنی اسانید سے مروی تھی امام بخاری کو ان تمام پر عبور ہوتا تھا اس زمانہ میں طرق واسانید پر ان سے زیادہ کسی کو دسترس نہیں تھی۔

یوسف بن موسیٰ مرزوقی بیان کرتے ہیں کہ میں بصرہ کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ منادی کی آواز آئی اے علم کے طلبگارو! امام محمد بن اسماعیل یہاں آئے ہوئے ہیں جس نے ان سے احادیث کی روایت یعنی ہودہ ان کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔ مرزوقی کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ایک دہلا پتلا سانو جوان سترن کے قریب انتہائی سادگی اور خضوع و ادب سے

نشوع سے غادر پڑھ رہا ہے یہی امام بخاری تھے اعلان سنتے ہی چاروں طرف سے مشتاق امام بخاری کے گرد جمع ہو گئے امام بخاری نے انہیں اگلے روز احادیث کھنڈنے کا وعدہ کیا اور دوسرے روز صبح مجلس المذاہم منعقد ہو گئی۔ آپ نے فرمایا میں تم کو وہی احادیث کھنڈوں گا جو تمہارے شہر کے محدثین بیان کرتے ہیں لیکن نئی سند کے ساتھ پھر آپ نے ایک حدیث منصور کی روایت سے پڑھی اور فرمایا تمہارے شہر والے اس حدیث کو منصور کے غیر سے روایت کرتے ہیں اسی طرح امام بخاری نے ان کو کثیر تعداد میں احادیث کھنڈیں اور ہر حدیث کے بارے میں فرماتے تمہارے شہر والوں نے اس کو فلاں سے روایت کیا ہے اور میں اس کو فلاں سے کھنڈتا ہوں۔

حافظ ابو احمد عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عیسیٰ پور کی ایک مجلس میں امام مسلم بن حجاج بھی امام بخاری سے ملے اُسے دورانِ مجلس کسی شخص نے یہ حدیث پڑھی: عن ابی جریج عن معنی بن عقبہ عن اسمعیل بن ابی صالح عن ابيه عن ابی ہدیرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کفارة المجلس اذا قام العبد ان يقول سبحانک اللہم وبحمدک اشهد ان لا اله الا انت استغفرک والتوب الیک۔

امام مسلم نے اس حدیث کو کن کر کہا سبحان اللہ کس قدر عمدہ حدیث ہے دنیا میں اس کا ثانی نہیں ہے یعنی یہ حدیث صرف اسی سند سے پائی جاتی ہے پھر امام بخاری سے پوچھا کیا اس حدیث کی آپ کو کسی اور سند کا علم ہے امام بخاری نے فرمایا ہاں لیکن وہ سند معلول ہے۔ امام مسلم نے درخواست کی کہ مجھے وہ سند بتلائیں۔ امام بخاری نے فرمایا جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے ظاہر نہیں کیا اسے مخفی ہی رہنے دو۔ امام مسلم نے اٹھ کر امام بخاری کے سر کو بوسہ دیا اور اس عاجزی سے مطالبہ کیا کہ اگر امام بخاری نہ بتلائے تو قریب تھا کہ امام مسلم رو پڑتے بالآخر امام بخاری نے فرمایا اگر نہیں مانتے تو کھنڈو:۔ حدثنا معنی بن اسمعیل حدثنا وھیب حدثنا مونی بن عقبہ عن عون بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفارة المجلس ان یقول العبد سبحانک اللہم وبحمدک اشهد ان لا اله الا انت استغفرک والتوب الیک۔ امام مسلم اس حدیث کو کن کر بے حد مسرور ہوئے اور بے اختیار کہنے لگے اے امام میں شہادت دیتا ہوں کہ دنیا میں کوئی شخص آپ کا مماثل نہیں ہے اور جو شخص آپ سے بغض رکھے وہ حاسد کے سوا اور کچھ نہیں ہو گا۔

### معرفتِ علل حدیث

علل حدیث کی معرفت کو علم اصول حدیث میں انتہائی اہمیت دی جاتی ہے حدیث معلل اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کوئی علت خفیہ قاصر ہو یعنی حدیث بظاہر صحیح معلوم ہوتی ہو لیکن دراصل اس میں کوئی سقم ہو مثلاً موقوف کو مرفوع قرار دیا گیا ہو یا بالکس اسی طرح مرسل کو موصول قرار دیا ہو یا بالکس یا ایک حدیث کے متن کو دوسری حدیث میں داخل کر دیا گیا ہو یا اور کوئی وہم ہو۔ ان علل مذکورہ میں سے کوئی علت بھی سند یا متن میں پائی جاتی ہو تو وہ حدیث معلل ہوتی ہے۔ آئمہ حدیث نے روایت معلل کی معرفت کو بہت مشکل قرار دیا ہے حتیٰ کہ عبد الرحمن مہدی نے کہا کہ علل حدیث کی معرفت الہام کے سوا حاصل نہیں ہوتی۔

امام بخاری حدیث کے باقی فزون کی طرح علل حدیث میں بھی انتہائی ماہر اور اپنے وقت کے امام گردانے جاتے ہیں

۱۔ شہاب الدین احمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴

۲۔ شہاب الدین احمد القسطلانی المتوفی ۹۲۳ھ ارشاد الساری ج ۱ ص ۳۴



اور بڑے بڑے مشہور محدث آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اصل حدیث کے بارے میں معلومات حاصل کرتے تھے۔  
 دراق بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام سلم بن حجاج، امام بخاری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اسے اسناد  
 الاساتذہ اسید الفہمین اور اصل حدیث کے طبیب یہ بتلائیے کہ ابیہنا ابن جریج عن موی عن عقبہ عن سہیل عن  
 ابیہ عن ابی ہریرۃ اس سند میں کوئی علت ہے امام بخاری نے فرمایا کہ موی بن عقبہ کا سہیل سے سماع نہیں ہے۔ پس  
 جو حدیث بظاہر متصل تھی وہ درحقیقت منقطع ثابت ہوئی۔

حافظ احمد بن محمد بن بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک جنازہ کے موقع پر دیکھا کہ محمد بن یحییٰ ذہبی، امام بخاری سے اسناد  
 اور اصل کے بارے میں سوال کر رہے تھے اور امام بخاری اس تیزی اور روانی سے جواب دے رہے تھے جیسے آپ  
 کے منہ سے جواب نہیں کمان سے تیر نکل رہا ہو۔

امام بخاری کے والد محدث اسماعیل بن ابراہیم انتہائی امیر کبیر شخص تھے اور امام بخاری نے ان  
 سے وراثت میں مال و دولت کا بہت بڑا حصہ حاصل کیا تھا۔ امام بخاری اپنا مال مضاربت پر  
 دیتے تھے خود بنفسہ تجارت نہیں کرتے تھے ایک شخص نے آپ کے پچیس ہزار درہم دینے تھے آپ نے فرمایا تم دس  
 درہم ماہانہ ادا کر دیا کرو۔

ابوسعید کونینیر کہتے ہیں ایک مرتبہ ابو حفص نے امام بخاری کے پاس کچھ سامان بھیجا تھا کہ پتہ چلا تو وہ اس سامان  
 کو خریدنے کے لیے پہنچ گئے اور پانچ ہزار درہم کی پیش کش کی آپ نے فرمایا رات کو آنا شام کو تا جوں کا دوسرا  
 گروہ آیا اور اس نے دس ہزار درہم کی پیش کش کر دی آپ نے فرمایا میں پسے گروہ کے ساتھ بیع کی نیت کر چکا ہوں۔  
 اب پانچ ہزار درہم کی غلطی اپنی نیت بدلنا نہیں چاہتا۔

امام بخاری مزاج اور طبیعت کے اعتبار سے بہت سادہ اور جفاکش تھے اپنی ضرورت  
 کے تمام کام خود کر لیا کرتے تھے۔ مال و دولت اور جاہ و مرتبت کے باوجود کبھی خدام  
 اور غلاموں کا حشم قائم نہیں رکھا۔ محمد بن عاتم دراق آپ کے خصوصی شاگرد تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری  
 بخارا کے قریب سرائے بنا رہے تھے اور اپنے ہاتھوں سے اٹھا اٹھا کر دیواریں انٹیں لگا رہے تھے میں نے آگے  
 بڑھ کر کہا آپ رہنے دیجیے یہ انٹیں میں لگا دیتا ہوں آپ نے فرمایا قیامت کے دن یہ تل مجھے نفع دے گا۔

دراق کہتے ہیں کہ جب ہم امام بخاری کے ساتھ کسی سفر میں جاتے تو آپ ہم سب کا ایک کمرہ ہی جمع کر دیا کرتے اور  
 خود علیحدہ رہتے ایک بار میں نے دیکھا امام بخاری رات کو پندرہویں مرتبہ اٹھے اور ہر مرتبہ خود اپنے ہاتھ سے آگ جلا کر  
 چراغ روشن کیا کچھ احادیث نکالیں ان پر نشانات لگائے پھر ٹیکہ پر سر رکھ کر لیٹ گئے۔ میں نے عرض کیا آپ نے  
 رات کو اٹھ کر تنہا مشقت برداشت کی مجھے اٹھا لیتے۔ فرمایا تم جہان ہوا و گہری نیند سوتے ہو میں تمہاری نیند خراب کرتا ہوں۔

توجیہ النظر ص ۲۶۸

لے طاہرین صلح بن احمد الجزائری

صدی الساری ج ۲ ص ۲۶۰

لے حافظ ابن حجر العسقلانی

**فیاضی**، امام بخاری جس قدر مال سے غنی تھے اس سے زیادہ ان کا دل غنی تھا بعض اوقات ایک دن میں تین تین سو درہم صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ دلاق کہتے ہیں امام بخاری کی ماہانہ آمدنی پانچ سو درہم تھی اور یہ تمام رقم وہ طلبہ پر خرچ کر دیا کرتے تھے۔

لذا نذ دنیا و دنیا ویش و عشرت سے امام بخاری کو سول دور تھے طلب علم میں بسا اوقات انہوں نے سوکھی ہوئی گھاس کھا کر بھی وقت گزارا ہے۔ ایک دن میں عام طور پر صرف دو یا تین بادام کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بیمار پڑ گئے اطباء نے بتلایا کہ سوکھی روٹی کھا کھا کر ان کی انٹریاں سوکھ چکی ہیں اس وقت امام بخاری نے بتلایا کہ وہ چالیس سال سے خشک روٹی کھا رہے ہیں اور اس طریق عرصہ میں سالن کو بالکل ہاتھ نہیں لگایا۔

**ترصد**

امام بخاری تقویٰ اور پرہیزگاری کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے ظاہر و باطن میں خالص بے حد درتے تھے **خدا خونی** مشبہات سے بچتے بغیبت سے پرہیز کرتے اور لوگوں کے حقوق کا پورا خیال رکھتے تھے۔ انہیں تیر اندازی کا بے حد شوق تھا ایک مرتبہ ان کا تیر ہنر کے چل پر لگا اور اس کی کیل خراب ہو گئی۔ امام بخاری بے حد پریشان ہوئے اور چل کے مالک حمید بن اخضر کے پاس پیغام بھیجا کہ یا ہم کو کیل بدسنے کی اجازت دو یا کیل کی قیمت لے لو اور یا ہماری غلطی معاف کر دو۔ حمید بن اخضر نے سلام بھیجا اور کہا اسے ابو عبد اللہ میں صرف یہ کیل نہیں بلکہ اپنی تمام املاک تمہارے تصرف میں دیتا ہوں جس طرح چاہے ان میں تصرف کرو۔ امام بخاری نے جب یہ جواب سنا تو ان کا چہرہ مکمل اٹھا اسی خوشی میں انہوں نے پانچ سو احادیث بیان کیں اور تین سو درہم صدقہ کر دیے۔

ایک شخص نے امام بخاری سے کہا آپ نے تاریخ کبیر میں لوگوں کے عیوب بیان کیسے ہیں اور ان کی بغیبت کی ہے امام بخاری نے کہا میں نے کسی شخص پر کوئی حکم نہیں لگایا صرف روایت بیان کی ہے چنانچہ کاذب راویوں کو آپ نے تاریخ کبیر میں کذاب لکھنے کی بجائے کذبہ فلاں یا راہ فلاں بالکذب لکھا ہے۔ بکر بن نیر سے روایت ہے کہ امام بخاری کہتے تھے کہ مجھے امید ہے کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے حساب نہیں لے گا کیونکہ میں نے کسی کی بغیبت نہیں کی۔

امام بخاری بے حد عبادت گزار اور شب بیدار تھے کثرت سے فرائض پڑھتے اور روزے رکھتے تھے۔ رمضان شریف میں ہر روز ایک قرآن شریف کا ختم کرتے اور روزانہ نصف شب کو اٹھ کر قرآن کریم کے دس پاروں کی تلاوت کرتے۔ تراویح میں ختم قرآن کرتے اور ہر رکعت میں بیس آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

**عبادت و ریاضت**

ابو بکر بن نیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ محمد بن اسماعیل نماز پڑھ رہے تھے نماز کے بعد انہوں نے قمیص کا دامن اٹھایا اور اپنے ایک شاگرد سے کہا ذرا دیکھنا میری قمیص کے نیچے کیل ہے۔ شاگرد نے دیکھا قمیص کے نیچے زبور تھی جس نے ان کے بدن پر پندرہ سولہ جگہ ڈنگ لگایا ہوا تھا جس کی وجہ سے آپ کا بدن جگہ جگہ سے سو جھ گیا تھا ماہ بن نیر نے پوچھا جب آپ کو زبور نے پہلی مرتبہ کاٹا تو اس وقت آپ نے نماز کیوں نہیں توڑی۔ آپ نے فرمایا میں قرآن کریم کی جس آیت



کی تلمذ کر رہا تھا اس میں آنافوق و شوق پا رہا تھا کہیں اس وقت اس تکلیف کی طرف متوجہ نہ ہو سکا۔  
**اخلاق حسنہ** | امام بخاری بڑے غریقِ انتہائی بردبار و مہم تھے کسی شخص کی بدسلوکی پر وہ کبھی بغضب میں نہ آتے اور برائی کا بدلہ ہمیشہ نیکی سے دیا کرتے تھے کسی شخص کی اصلاح مقصود ہوتی تو اسے برسرِ مجلس کبھی ملامت نہ کرتے ہر شخص کی عزت نفس کا خیال رکھتے اور کبھی کسی شخص کو شرمندہ نہ ہونے دیتے۔

عبداللہ محمد صیادنی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری لکھ رہے تھے ناگاہ کنیز آگے سے گزری اور اس نے پیر کی ٹھوکر سے دعوت گرا دی آپ نے فرمایا دیکھ کر ہلکا کر اس نے تنک کر بدتمیزی سے جواب دیا جب راستہ نہ ہو تو کیسے چلوں آپ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور کہا جاؤ تم آزاد ہو۔

علی بن محمد منصور اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاری مسجد کے اندر حلقہ احباب میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص کی ڈاڑھی میں کوئی گندی چیز لگی ہوئی تھی اس نے وہ گندگی ڈاڑھی سے نکال کر مسجد کے فرش پر پھینک دی۔ علی بن محمد کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ امام بخاری نے لوگوں کی نظروں پر ہلکا کر چپکے سے وہ گندگی اپنی آستین میں اٹھا کر رکھ لی اور بعد میں لوگوں کے جانے کے بعد وہ گندگی مسجد کے باہر پھینک دی اس طرح امام بخاری نے مسجد کے فرش کو بھی گندگی سے صاف کیا اور اس شخص کو بھی برسرِ مجلس شرمندگی سے بچا لیا۔

امام بخاری بے حد صابر و شاکر تھے اور اپنی ذات کا انتقام بالکل نہیں لیتے تھے مان کے شیوخ میں سے محمد بن یحییٰ ذہبی نے نیشاپور میں الفاظِ قرآن کو غیر مخلوق نہ کہنے پر امام بخاری کے خلاف محاذ قائم کر دیا اور امام بخاری کے درس پر پابندی لگا دی اور برسرِ عام کہہ دیا کہ بخاری اس خہر میں نہیں رہ سکتے جس کی وجہ سے امام بخاری نیشاپور چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ذہبی کی اس بدسلوکی سے امام سلم اس قدر برہم ہوئے کہ انہوں نے وہ تمام احادیث جو ذہبی سے املا کی تھیں ایکٹ بندل میں باندھ کر واپس ذہبی کو بھجوا دیں۔ لیکن امام بخاری نے ذہبی کی روایت کو نہیں چھوڑا اور صحیح بخاری میں ذہبی کی روایت کو برقرار رکھا البتہ پورا ہم ذکر کرنے کی بجائے یا فقط محمد کہتے ہیں یا اس کے دادا کی طرف نسبت کر کے محمد بن خالد کہتے کسی نے اس اجمال کی وجہ پر بھی تو بتلایا کہ ذہبی مجھ پر جرح کرتا ہے اگر میں اس کا نام صراحتہ ذکر کروں تو وہ متعین ہو جائے گا اور لوگ سمجھیں گے کہ میں اپنے جارح کی تعدیل کر رہا ہوں اور اس سے میری صداقت اور عدالت پر حوت آئے گا جس کا اثر میری روایت پر پڑے گا۔

**امام بخاری کا فقہی مسلک** | امام بخاری کے اپنے کلام میں اس بات کی کوئی تصریح نہیں ہے کہ ان کا فقہی مسلک کا تھا البتہ جامعِ مصمم میں امام بخاری ایسی احادیث بکثرت لائے ہیں

یہ بیان کیا ہے۔

الشافعية

اور تاج الدین ابی امام بخاری کے بارے میں لکھتے ہیں:-

وسمع بركة عن الحميدي وعليه ثقة عن

الشافعية

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:-

ذكر ابو عاصم العبادي ابا عبد الله في كتابه

الطبقات وقال سمع من الزعفراني وابي ثور

والكرابيدي قلت وثقه على الحميدي و

كلهم من اصحاب الشافعية

یعنی امام بخاری نے کہ میں حمیدی سے سماع کیا اور  
انہیں سے ثقہ شافعی پڑھی۔

ابو عاصم عبادی نے امام بخاری کا ذکر اپنی کتاب طبقات  
شافعیہ میں کیا ہے اور کہتا ہے کہ امام بخاری نے  
زعفرانی ابو ثور اور کرابیسی سے سماع کیا ہے اور میں  
کتاہوں انہوں نے حمیدی سے ثقہ پڑھی ہے اور  
یہ سب امام شافعی کے شاگرد تھے۔

امام تاج الدین ابی امام نے یہ تمام ثبوت حافظ ابو عاصم کے اس قول کو تقویت پہنچانے کے لیے ذکر کیے ہیں کہ امام  
بخاری شافعی المذہب تھے۔ حافظ ابو عاصم ۳۵۷ھ میں یعنی امام بخاری کے دصال کے ٹھیک ایک سو ایک سال بعد  
پیدا ہوئے ان کا زمانہ امام بخاری کے بہت قریب تھا اس لیے ان کی بات پر اعتماد کرنے کی وجہ ہیں۔

اور ذاب صدیق حسن بھوپالی مدینۃ العلوم سے نقل کر کے لکھتے ہیں:-

ولند كوبر بعد ذلك نبدا من ائمة الشافعية

ليكون الكتب كامل الطرفين حائزا الشرفين

وهو لا يصنفان احدهما من تشرف بصحبة

الامام الشافعي والاخر من تلاهم من الائمة

اما الاول فمنهم احمد الخلال، ابو جعفر

البغدادی واما الصنف الثاني فمنهم معتد

بن ادريس ابو حاتم الرازي ومحمد بن اسمعيل

البخاري ومعتد بن علي الحكيم ترمذی۔

اور ہمیں چاہیے کہ اب کچھ آئمہ شافعیہ کا تذکرہ کریں  
تاکہ ہماری کتاب حنفی اور شافعی دونوں طرفوں کی جامع  
ہو جائے اور آئمہ شافعیہ دو قسم پر ہیں ایک وہ جو  
امام شافعی کی محبت سے شرف میں بیسے احمد غلال  
اور ابو جعفر بغدادی، دوسری قسم کے آئمہ شافعیہ  
وہ ہیں بیسے محمد بن ادريس ملازی محمد بن اسماعیل  
البخاری اور حکیم ترمذی۔

ان ٹھوس حوالہ جات کے پیش نظر امت کی اکثریت اس طرف گئی ہے کہ امام بخاری شافعی المذہب تھے۔

۱۔ ارشاد ساری

ج ۱ ص ۳۶

۲۔ امام تاج الدین ابی امام المترقی ۷۷۱ھ

طبقات الشافعية الكبرى ج ۲ ص ۲

۳۔ امام تاج الدین ابی امام المترقی ۷۷۱ھ

طبقات الشافعية الكبرى ج ۲ ص ۲

۴۔ ذاب صدیق حسن بھوپالی المترقی

ابجد العلوم ص ۸۱۱



لکھا ہے کہ امام بخاری سے ایک لاکھ اشخاص نے روایت کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ عدد و شمار ان کے تلامذہ کا احصاء کرنے سے قاصر ہے۔

حافظ ابن جریر مقلانی نے امام بخاری کے تلامذہ کا اجمالاً ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں امام بخاری کے شاخ میں سے عبداللہ بن محمد سندھی، عبداللہ بن منیر اسحاق بن احمد سرمدی اور محمد بن خلف بن قتیبہ نے ان سے روایت کی ہے۔  
معاصرین میں سے ابو زرعتہ، البرہان بن زبیر، ابوالیم حوالی، ابوبکر بن ابی حاتم، موسیٰ بن ہارون جمال، محمد بن عبداللہ مطین، اسحاق بن احمد بن زبیر، محمد بن قتیبہ بخاری اور ابوبکر بن امین نے امام بخاری سے روایت کی ہے۔  
اکابرین میں سے حافظ صالح بن محمد سلم بن حجاج، البرافضہ احمد بن سلمہ، ابوبکر بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن نصر ذری، ابو عبد الرحمن نسائی اور ابو یوسف ترمذی نے امام بخاری سے روایت کی ہے۔

جن لوگوں نے باقاعدہ شاگردی اختیار کی اور امام بخاری کا اعتماد حاصل کیا ان کے اسماء یہ ہیں: عربین محمد بن بکر، ابوبکر بن ابی الدنیا، ابوبکر بن زرارہ، حسین بن محمد بتائی، یعقوب بن یوسف بن اخرم، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، اسلم بن شاذل، یحییٰ بن ابی اسلم، عبداللہ بن داود، ابوبکر احمد بن محمد بن صدقہ بغدادی، اسحاق بن داؤد، حاشد بن اسماعیل بخاری، محمد بن عبداللہ بن جلیہ، محمد بن موسیٰ، جعفر بن محمد بن شاذل، ابوبکر بن داؤد، البرہان بن لغوی، ابو محمد بن معاذ، محمد بن ہارون حضرمی، اور حسین بن حامی بغدادی۔

امام بخاری کی زندگی کا اکثر حصہ احادیث کی تلاش میں شہر در شہر سفر میں گزرا ہے اور انہیں کسی ایک جگہ سکون سے بیٹھ کر کام کرنے کا موقعہ بہت کم ملا ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے خاطر خواہ تعداد میں تصانیف چھڑی ہیں۔ حافظ ابن جریر مقلانی اور دیگر حضرات نے جو امام بخاری کی تصانیف گنوائی ہیں وہ یہ ہیں:-  
۱۔ الجامع الصغیر ۲۔ التاريخ الکبیر ۳۔ التاريخ الاوسط ۴۔ التاريخ الصغیر ۵۔ کتاب الصغیر ۶۔ کتاب الکفی ۷۔ الادب المفرد ۸۔ جزر فح البیہ ۹۔ جزر القراءۃ خلف الامام ۱۰۔ کتاب الاشریۃ ۱۱۔ کتاب الہدیۃ ۱۲۔ کتاب العلل ۱۳۔ بر الوالدین ۱۴۔ الجامع الکبیر ۱۵۔ التفسیر الکبیر ۱۶۔ المستند الکبیر ۱۷۔ خلق افعال العباد ۱۸۔ قضایہ الصحابہ و التابعین ۱۹۔ کتاب الوحدان ۲۰۔ کتاب المبسوط ۲۱۔ کتاب الفوائد ۲۲۔ اسامی الصحابہ۔

سنہ ۲۵۵ھ میں امام بخاری نے مینا پور آنے کا پروگرام بنایا اس خبر کو سنتے ہی اہل لیلان مینا پور میں درست و درست کی لہر دوڑ گئی۔ اس زمانہ میں محمد بن یحییٰ ذہبی مینا پور کی علمی ریاست کے مال تھے۔ محمد بن یحییٰ ذہبی نے شہر کے لوگوں کو امام بخاری کے استقبال کی مہین کی پانچہ رنگوں کے ایک سانپو کثیر نے محمد بن یحییٰ کی نیابت میں شہر سے تین سرسلا آگے جا کر امام بخاری کا استقبال کیا اور انتہائی تکر و احتشام سے امام بخاری کو شہر میں لے کر آئے۔ امام سلم بن حجاج کہتے ہیں میں نے اس سے پہلے اتنا عظیم الشان استقبال نہ کسی عالم

بہر حال امام بخاری شافعی ہونے کی تقدیر پر بھی محض مقلد نہیں تھے بلکہ مجتہد فی المسائل تھے اور طبقات فقہاء میں قیمرے درجے پر فائز تھے یہی وجہ ہے کہ وہ بعض مسائل میں امام شافعی سے اختلاف کرتے ہیں اور ان مسائل میں خود اجتہاد کرتے ہیں۔ اسی لیے اہل علم کے نزدیک امام بخاری کی مثال شرافت میں ایسی ہے جیسے اخاف میں امام ابو جعفر طحاوی کی۔

**کلمات الثناء** امام بخاری کے علمی اور علمی کمالات اور ان کے فعاثل و مناقب کا ان کے زمانہ کے تمام اہل فضل حضرت نے اعتراف کیا ہے جن لوگوں نے آپ کی علمی اور علمی خدمات کو سراہا ان میں آپ کے مشائخ، معاصرین اور تلامذہ کی۔ ایک طویل فہرست ہے۔ اگر امام بخاری کے حق میں بیان کیے گئے تمام تعریفی کلمات کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب ہو سکتی ہے۔ علامہ ابن حجر مستطانی لکھتے ہیں کہ امام بخاری کی اس قدر مدح و ثناء کی گئی ہے کہ قرطاس و قلم ختم ہو سکتے ہیں لیکن ان کے مناقب کا بیان ختم نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ وہ بحر ہے جو اپنا ساحل نہیں رکھتا۔

**اساتذہ سے** امام بخاری کے استاذ ابو مصعب احمد بن ابی بکر نے کہا امام بخاری حدیث میں امام احمد بن حنبل سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں کسی شخص نے اس بات پر تعجب کیا تو انہوں نے کہا اگر تم امام مالک کو دیکھتے تو ان میں اور بخاری میں سرسوفرق نہ پاتے۔ امام بخاری کے ایک اور استاذ قتیبہ بن سعید نے کہا میرے پاس مشرق و مغرب سے بے شمار لوگ علم حدیث کی تحصیل کے لیے آئے لیکن ان میں بخاری جیسا کوئی نہ تھا۔ امام احمد بن حنبل نے کہا ارض خراسان نے آج تک بخاری کی نظیر نہیں پیدا کی۔ اسحاق بن راہویہ نے کہا بخاری سے احادیث روایت کرواداران کو لکھ لیا کرو۔ بخاری اگر بخاری، حسن بصری کے زمانہ میں ہوتے تو وہ علم حدیث میں ان کی طرف رجوع کرتے۔

**معاصرین سے** امام بخاری کے معاصرین میں سے حارمی نے کہا میں نے حجاز، شام اور عراق کے علماء دیکھے مگر بخاری جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اسحاق بن خزیمہ نے کہا اس آسمان کے نیچے محمد بن اسماعیل سے بڑھ کر کوئی عالم بالحدیث نہیں ہے۔ حاتم بن منصور نے کہا امام بخاری اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے ایک آیت ہیں۔ اور تلامذہ میں سے امام ترمذی نے کہا میں نے اسانید اور علل کے علم میں امام بخاری سے بڑھ کر کسی کو نہیں پایا۔ امام مسلم نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ امام بخاری کا کوئی مماثل نہیں ہے اور سیم بن مجاہد نے کہا میں نے ساٹھ سال سے امام بخاری جیسا کوئی شخص نہ علم میں دیکھا ہے نہ عمل میں۔

**تلامذہ کی تعداد** امام بخاری کے زمانہ میں بصرہ، بغداد، نیشاپور، سمرقند اور بخارا علوم اسلامیہ کے مرکز قرار دیے جاتے تھے ان شہروں میں امام بخاری بارہا گئے اور بے حساب لوگوں کو احادیث اعلیٰ کرائیں۔ بخارا سے لے کر حجاز تک امام بخاری کے تلامذہ کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ ملاطی قاری ہر وی اور قسطلانی نے



کا دیکھا تھا نہ کسی حاکم کا۔

امام بخاری - نے نیشاپور میں مدرسہ حدیث دینا شروع کیا ان کے درس میں ہر وقت اُردو ہام رہتا تھا اور بے حساب لوگ امام بخاری سے علم حدیث کا استفادہ کرتے تھے۔ بعض ماسدین کو امام بخاری کی شہرت اور مقبولیت بری لگی اور انہوں نے محمد بن یحییٰ کو امام بخاری کا مخالف بنا دیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ محمد بن یحییٰ نہ ملی قرآن کریم کے الفاظ کو بھی قدیم مانتے تھے۔ اس پر بڑی سختی سے قائم تھے کسی شخص نے جاکر امام بخاری سے پوچھا کہ قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق امام بخاری نے جواب دیا کہ جب اس نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے کہا: - القرآن کلام اللہ علیہ مخلوق اس نے پھر اصرار کیا قرآن کے الفاظ کا حکم بتائیے تو آپ نے کہا: - اعدانا مخلوقۃ والفاظنا من اعدائنا۔ (ہمارے اعداں مخلوق ہیں اور الفاظ بھی ہمارے اعداں ہیں) پس پھر کیا تھا شور مچ گیا کہ امام بخاری الفاظ قرآن کو مخلوق مانتے ہیں جب ذہلی تک یہ خبر پہنچی تو وہ تمام عنایات منقطع کر کے یکسر مخالف ہو گئے اور اعلان کر دیا کہ بخاری کے درس میں کوئی شخص نہ جائے۔ چنانچہ مسلم بن حجاج کے سوا تمام لوگوں نے امام بخاری کے درس میں جانا بند کر دیا۔ آخر کار جب امام بخاری اہل نیشاپور سے مایوس ہو گئے تو آپ نے نیشاپور سے بخارا کی طرف روانگی کا قصد کر لیا۔

جب اہل وطن کو معلوم ہوا کہ امام بخاری دین دہاں لوٹ رہے ہیں تو انہیں بے حد خوشی ہوئی۔ انہوں نے بخارا سے کئی منزلیں پہلے امام بخاری کی پیشوائی کے لیے خیمے نصب کر دیے اور بڑے تزک و اہتمام اور شان و شکوہ سے امام بخاری کو شہر لے کر آئے۔ امام بخاری نے بخارا میں درس قائم کر دیا اور اطمینان سے پڑھانے میں مصروف ہو گئے۔

## وطن کو واپسی

ماسدین نے یہاں بھی امام بخاری کا پیچھا دھپوڑا وہ خلافت عباسیہ کے نائب خالد بن احمد ذہلی بخارا کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ امام بخاری سے کہیے کہ وہ آپ کے صاحبزادے کو گھر آکر پڑھایا کریں جب دالی بخارا نے امام بخاری سے یہ فرمائش کی تو آپ نے فرمایا میں علم کو سلاطین کے دروازے پر سے جا کر ذلیل کرنا نہیں چاہتا۔ جس شخص کو پڑھنے کی ضرورت ہے اس کو میرے درس میں آنا چاہیے۔ دالی بخارا نے کہا اگر میرا لڑکا درس میں آئے تو وہ عام لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر نہیں پڑھے گا آپ کو اسے علیحدہ پڑھانا ہو گا۔ امام بخاری نے جواب دیا میں کسی شخص کو احادیث رسول کی سماعت سے روک نہیں سکتا۔ یہ جواب سن کر حاکم ناراض ہو گیا اور اس نے ابن الوقت علماء سے امام بخاری کے خلاف فتویٰ حاصل کر کے انہیں شر سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

امام بخاری اپنے وطن میں آکر بے وطن ہونے پر بہت اُردہ ہوئے۔ ابھی ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا کہ غیضہ نے دالی بخارا خالد بن احمد ذہلی کو معزول کر دیا اور اسے گدے پر سوار کر کے محل سے نکال لایا اور قید خانہ میں بند کر دیا گیا جہاں وہ انتہائی ذلت اور رسوائی سے چند دن گزارنے کے بعد ہلاک ہو گیا۔ اسی طرح جن لوگوں نے امیر بخارا کی معاندت

کی تھی وہ سب مختلف بلاؤں میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو گئے۔

## وصال

بنیال سے واپس ہونے کے بعد امام بخاریؒ نے سمرقند جانے کا قصد کیا۔ ابھی سمرقند سے کئی منزل دور تھے تو آپ کو اطلاع ملی کہ اہل سمرقند میں آپ کے بارے میں دو آراء ہو گئی ہیں یہ سن کر آپ وہیں راستہ میں خرتنگ نامی ایک بستی میں رک گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اسے خدا یہ زمین اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہوتی جا رہی ہے مجھے اپنے پاس واپس بلا لے۔ اس دعا کے بعد آپ بیمار پڑ گئے۔ اس آٹھویں اہل سمرقند نے بلائے کے لیے آپ کے پاس قاصد بھیجا آپ جانے کے لیے تیار ہوئے مگر طاقت نے ساتھ نہ دیا چند دھائی پڑھیں اور لیٹ گئے۔ جسم سے پسینہ بہنا شروع ہوا۔ ابھی وہ پسینہ خشک نہ ہوا تھا کہ آپ نے جان، جان آفرین کے سپرد کردی اور اس طرح یکم شوال ۲۵۶ھ کو باسٹھ سال کی زندگی گزار کر رات کے وقت علم و فضل کا وہ عظیم آفتاب غروب ہو گیا جس کے علم و عمل کی روشنی سے سمرقند، بخارا، بغداد اور غیشاپور کے بے شمار عوام و خواص اپنے دل و دماغ کو منور کر رہے تھے۔

## بارگاہ رسالت میں مقبولیت

امام بخاری نے ساری عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ کی تلاش آپ کے اقوال کی تتبع اور آپ کی احادیث کی خدمت میں گزاری۔ ان کی زندگی کا ایک ایک عمل متابعت رسول کا منظر تھا۔ وراثت کہتے ہیں میں نے ایک رتبہ خواب میں دیکھا کہ امام بخاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے جا رہے ہیں اور حضور جس جگہ قدم رکھتے ہیں امام بخاری بھی بعد میں وہیں قدم رکھتے ہیں۔ فریزی کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کسی جگہ جا رہا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہاں جا رہے ہو میں نے عرض کیا محمد بن اسماعیل کے پاس۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے جا کر میرا سلام کہنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ منایات جس طرح زندگی میں امام بخاری کے شامل حال تھیں اسی طرح دجال کے بعد بھی یہ تعینات ان پر سایہ لگن رہیں۔ چنانچہ عبداللہ بن آدم طوادیسی کہتے ہیں کہ میں نے ایک رات خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جماعت صحابہ کے ساتھ ایک جگہ کھڑے ہوئے ہیں میں نے پوچھا حضور کس کا انتظار ہے فرمایا بخاری کا۔ طوادیسی کہتے ہیں چند دن بعد مجھے امام بخاری کے وصال کی خبر پہنچی میں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ امام بخاری کا اسی رات انتقال ہوا تھا جس رات میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی۔

## مزار بخاری کی برکات

امام بخاری کی نماز جنازہ کے بعد جب ان کی قبر پر مٹی ڈالی گئی تو مدت مدید تک اس مٹی سے مشک کی بھک آتی رہی۔ اور عرصہ دراز تک لوگ دور دور سے آکر امام بخاری

صدی الساری ج ۲ ص ۲۶۵

صدی الساری ج ۲ ص ۲۶۶

صدی الساری ج ۲ ص ۲۶۲

لے حافظ ابن حجر مستقانی متونی ۸۵۲ھ

لے حافظ ابن حجر مستقانی متونی ۸۵۲ھ

لے حافظ ابن حجر مستقانی متونی ۸۵۲ھ



کی قبر کی مٹی کو بطور تبرک سے جاتے رہے۔

ابو الفتح سمرقندی بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری کے مصال کے دو سو سال بعد سمرقند میں خشک سالی کی وجہ سے قحط نمودار ہو گیا لوگوں نے بارہا نماز استسقاء پڑھی، دعائیں مانگیں مگر بارش نہ ہوئی پھر ایک مرد صالح قاضی شہر کے پاس گیا اور اس کو مشورہ دیا کہ تم شہر کے لوگوں کو رے کہ امام بخاری کی قبر پر جاؤ اور وہاں جا کر اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگو شاید اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کرے۔ قاضی شہر نے یہ مشورہ قبول کر لیا اور شہر کے لوگوں کو رے کہ امام بخاری کی قبر پر حاضر ہوا لوگوں نے وہاں گریہ و زاری کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ سے نہایت خضوع و خشوع سے دعا مانگی اور امام بخاری سے قبولیت دعا کے یہ سفرارش کی درخواست کی اسی وقت آسمان پر بادل اُڑ آئے اور سات دن لگاتار اس قدر بارش ہوتی رہی کہ لوگوں کے یہ سفر تنگ سے سمرقند پہنچنا مشکل ہو گیا۔

**حرف آخر** امام بخاری عالم و فاضل مابدوزا ہد اور فیاض و جواد تھے۔ ان کا جہرہ ہمیشہ خوفِ الہی سے زرد اور محبتِ رسول سے روشن رہتا تھا۔ ان کے فیضان کا جو سلسلہ ان کی زندگی میں قائم ہوا تھا وہ آج تک نہیں ٹوٹا اور آج امت مسلمہ دین کے جن احکام سے واقف ہے ان میں امام بخاری کی خدمات کا بہت بڑا حصہ ہے انہوں نے رسول اللہ کی احادیث کی اشاعت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے ذکر کو دنیا میں پھیلا دیا اور حق یہ ہے کہ جب تک مدارس اور مکاتب میں تفسیل و تال رسول کی محفل سچی رہے گی آسمان رحمت سے بخاری کی قبر پر انوارِ تجلیات کی بارش ہوتی رہے گی۔

﴿.....﴾

## صحیح بخاری

امام بخاری کی تصانیف یوں تو بیس سے زیادہ ہیں لیکن جو عظمت، شہرت اور قبولیت صحیح بخاری کے حصہ میں آئی وہ اور کسی کتاب کو حاصل نہ ہو سکی بلکہ حق یہ ہے کہ تمام اہل کتب حدیث میں جو مقام صحیح بخاری کو حاصل ہوا وہ اور کسی کتاب نے نہیں پایا۔ نیز علماء امت کا اہل پر اتفاق ہے کہ کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری سے زیادہ کوئی صحیح کتاب درج زمین پر موجود نہیں ہے۔ امام شافعی نے موطا امام مالک کو صحیح ترین کتاب قرار دیا تھا لیکن وہ صحیح بخاری کی تصنیف سے پیسے کی بات تھی۔ واقعہ یہ ہے کہ صحیح بخاری کے منظر وجود میں آنے کے بعد متقدمین کی تمام کتابیں پس منظر میں چلی گئیں۔

متاخرین کی کتابوں میں صحیح مسلم نے بے شک بڑا نام کمایا بلکہ بعض مغاربہ نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح بھی دے ڈالی لیکن ان لوگوں کو جمہور کی موافقت حاصل نہ ہو سکی اور محققین نے دلائل و براہین سے ثابت کر دکھایا کہ مسلم کی احادیث کا درجہ صحت اور اتصال میں بخاری سے بہت کم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں جس قدر احادیث درج کی ہیں وہ سب امام بخاری کی توجہ اور عنایت کا ثمرہ ہیں اسی لیے دارقطنی نے کہہ دیا کہ اگر امام بخاری نہ ہوتے تو امام مسلم سے کسی حدیث کا ظہور نہ ہوتا۔

### سبب تالیف

عہد صحابہ و تابعین میں تدوین احادیث کا اہتمام نہیں تھا جس کی اصل وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں کو اپنے ضبط صدر اور حافظہ پر قوی اعتماد تھا البتہ اتباع تابعین کے عہد میں تدوین حدیث کا عام رواج ہو چکا تھا اور متعدد جلیل القدر محدثین نے مجموعہ احادیث ترتیب دے رکھے تھے ان کتابوں میں امام ابو حنیفہ کی کتاب الآثار، امام مالک کی موطا جامع سفیان ثوری، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبد الرزاق اور سند احمد کی بہت شہرت تھی لیکن اس وقت تک حدیث کے موضوع پر جس قدر کتابیں معرض وجود میں آئی تھیں ان میں سے کسی کتاب میں بھی صرف احادیث صحیحہ لانے کا الزام نہیں کیا گیا تھا بلکہ ان میں شاذ، منکر، مدلس اور معل ہر قسم کی روایات جمع کر دی گئی تھیں۔ اس وقت اس بات کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ ایک ایسا مجموعہ احادیث ترتیب دیا جائے جس میں صرف احادیث صحیحہ کو جمع کیا جائے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر امام بخاری کے استاد اسحاق بن راہویہ نے امام بخاری سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنن کو اسانید صحیحہ کے ساتھ جمع کر لو تاکہ صحیح مجرد کا مجموعہ تیار ہو جائے۔

اسی زمانہ میں امام بخاری نے خواب دیکھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے چکھچکھ کر کہیں اڑا رہے ہیں اس خواب کی تعبیر یہ بتائی گئی کہ امام بخاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوں باتوں کو دور کریں گے۔ اس تعبیر کے بعد امام بخاری نے احادیث صحیحہ جمع کرنے کا پختہ عزم کر لیا۔ (حاشیہ بر صفحہ آئندہ)



بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ صحیح بخاری کی تالیف کے صرف یہی دو سبب تھے لیکن اگر نظر غائر سے صحیح بخاری کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ تالیف صحیح کا مقصد صرف جمع احادیث ہی نہیں بلکہ تراجم پر استدلال اور احادیث سے مسائل کا استنباط بھی ہے۔ کیونکہ بسا اوقات امام بخاری ترجمہ الباب قائم کرتے ہیں اور اس کے تحت کوئی حدیث ذکر نہیں کرتے۔ مثلاً: کتاب العلم میں ایک عنوان قائم کیا۔ باب العلوق قبل القول والعمل لقول الله عز وجل فاعلم انه لا اله الا الله فله نبی بالعلم۔ اس باب کے تحت امام بخاری نے اپنی سند کے ساتھ حدیث ذکر نہیں کی بلکہ ترجمہ الباب پر صرف مذکورہ آیت سے استدلال کیا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کا اور پھر لا الہ الا اللہ کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح کتاب الزکوٰۃ میں ایک باب قائم کیا۔ لا یقبل الله صدقة من غلول ولا یقبل الا من کسب طیب لقولہ تعالیٰ قول معروف ومغفرة خبز من صدقة یتبعها اذی والله غنی حلیہ۔

اس آیت کریمہ پر یہ باب ختم کر دیا گیا اور اس باب کے اثبات کے لیے امام بخاری کوئی حدیث نہیں لائے۔ بلکہ ترجمہ الباب کو اس آیت کریمہ سے التزائم ثابت کیا ہے کہ جب مال حلال سے صدقہ بھی بوجہ احسان مقبول نہیں ہے تو مال حرام سے دیا ہوا صدقہ کب قبول ہو سکتا ہے۔ ان شواہد سے معلوم ہوا کہ تالیف صحیح سے امام بخاری کا مقصد صرف جمع احادیث ہی نہیں بلکہ مسائل فقہیہ میں اپنے مختار پر استدلال بھی ہے۔

استدلال علی المسائل کے علاوہ تالیف صحیح کی تیسری غرض احادیث سے مسائل کا استنباط ہے کیونکہ ایک حدیث کو امام بخاری متعدد جگہ لاتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایک حدیث کو انہوں نے سرلہ سولہ مقامات پر ذکر کیا ہے اگر ان کا مقصد صرف احادیث سمجھ کا جمع کرنا ہوتا تو وہ ایک بار حدیث کے ذکر کر دینے سے پورا ہو سکتا تھا اور جب وہ ایک حدیث کو مختلف ابواب کے تحت متعدد جگہ لاتے ہیں تو اس سے ان کا مقصد ان مسائل کا استنباط ہوتا ہے جن کے تحت وہ اس حدیث کو ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً ایک موقع پر بعض صحابہ نے عجلت کی وجہ سے پیروں کو دھوئے کی بجائے فقط مسح کر لیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا۔ دلی لا عقاب من النار اس حدیث کا امام بخاری نے دو جگہ ذکر کیا ہے ایک جگہ باب من رفقہ موتہ بالعلم اور دوسری جگہ باب خسل الرمین ولا یسح علی القدین کے تحت گویا اس حدیث ہے امام بخاری نے دو مسئلوں کا استنباط کیا ایک بلند آواز سے تم کی بات کہنے کا دوسرے پیروں پر مسح کی عدم کفایت کا۔

بہر حال اس تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ تالیف صحیح سے امام بخاری کا مقصد جمع احادیث کے علاوہ مسائل فقہیہ میں اپنے مختار پر استدلال اور احادیث سے مسائل کا استنباط بھی ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح کا نام الجامع الصحیح المستند المختصر من اممہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکھا لیکن عوام و خواص میں یہ کتاب صحیح بخاری کے نام سے مشہور ہو گئی۔ محدثین کی اصطلاح میں جامع، حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں آئمہ معصومین و انوار کے تحت احادیث ذکر کی جائیں جو یہ ہیں: سیرت، تفسیر، آداب، عقائد، متن، احکام

حاشیہ صفحہ گزشتہ: علامہ تاج الدین المتوفی ۷۱۲ھ۔ مرقاة المفاتیح ج ۱ ص ۱۲۔ لے محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ الجامع الصحیح ج ۱ ص ۱۲

لے محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ الجامع الصحیح ج ۱ ص ۱۸۹

الشرائط مناقب اور اصحیح کا مطلب ہے کہ اس مجموعہ کی تمام احادیث صحیح ہوں اور مختصر من امور رسول اللہ کا مفاد یہ ہے کہ اس کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال، صفات اور ایام سے متعلق احادیث لائی جائیں گی۔

**ادب اور اہتمام** امام بخاری نے اپنی صحیح کا چھ لاکھ احادیث میں سے انتخاب کیا ہے حدیث شریف کو کتاب میں ذکر کرنے سے پہلے وہ منسل کرتے اس کے بعد در کعت نفل پڑھتے پھر اس حدیث کی صحت کے

بارے میں استخارہ کرتے اس کے بعد اس حدیث کو اپنی صحیح میں درج کرتے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب کو سولہ سال کی مدت میں مکمل کیا میں نے اس کتاب میں صرف صحیح احادیث شامل کی ہیں اور جن صحیح احادیث کو میں نے طوالت کی وجہ سے ترک کر دیا ہے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح کا مسودہ مکہ، بصرہ اور بخارا میں تیار کیا اور اس کی تبصیر مسجد حرام میں کی اور مدینہ منورہ میں رودندہ شریفہ کے بیوی بیٹھ کر تراجم ابواب لکھے۔ امام بخاری کے شاگرد محمد بن ابی حاتم و راق کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری سے پوچھا، کیا آپ کو وہ تمام احادیث یاد ہیں جو آپ نے اپنی صحیح میں وارد کی ہیں امام بخاری نے فرمایا جامع صحیح کی کوئی حدیث مجھ سے مخفی نہیں ہے کیونکہ میں نے اس کو تین مرتبہ لکھا ہے۔

تین مرتبہ تصنیف سے غالباً تسرید تبصیر اور تنقیح مراد ہے اور صحیح بخاری کے نسخوں کا اختلاف بھی شاید اسی وجہ سے ہے بعض صوفیاء سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک مرتبہ امام بخاری نے مسودہ لکھا دوسری مرتبہ بیفہ تیار کیا تیسری بار ہر حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا اور جس حدیث کے بارے میں بالمشافہ یا خواب کے ذریعہ حضور سے اجازت مل گئی اور اس کی صحت کا یقین کامل ہو گیا اس کو اپنی صحیح میں درج کر دیا۔

**مقبولیت** اللہ تعالیٰ نے امام بخاری کی صحیح کو بے پناہ مقبولیت عطا فرمائی۔ قرآن کریم کے بعد جس کتاب پر سب سے زیادہ اعتماد کیا جاتا ہے وہ صحیح بخاری ہے۔ صحیح بخاری پر سب سے زیادہ کام کیا گیا۔ اس کی

بے شمار شرح لکھی گئی ہیں اس کی تعلیقات، متابعات، شراہد اور رجال کی تحقیق پر الگ الگ کتابیں لکھی گئیں اور امام بخاری کے زمانہ سے آج تک تمام دینی مدارس میں انتہائی اہتمام اور شکوہ کے ساتھ صحیح بخاری کا درس دیا جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جس طرح امام بخاری مقبول تھے اسی طرح ان کی صحیح بھی بارگاہ رسالت میں شرف پذیرائی رکھتی ہے۔ ابو زید مرقدی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیت الحرام میں رکن اور مقام کے درمیان سویا ہوا تھا میں خواب

میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف ہوا۔ حضور نے فرمایا ابو زید! خافعی کی کتابیں کب تک پڑھتے ہو گے میری

ہم کہ اللہ ربہ ص ۴۰۰، نزہۃ المکرمات ص ۲۰۰، کرامت ص ۱۱۰، محمد ص ۱۰۰، اسلام ص ۱۰۰، معراج ص ۱۰۰، از سدا



سے ایک منہ تھا بلکہ

الوجہ کہتے ہیں کہ مرزا سے منقول ہے کہ اگر کسی شکل میں صحیح بخاری کو چڑھا جائے تو وہ حل ہو جاتی ہے اور جس کشتی میں صحیح بخاری ہو وہ فرق نہیں ہوتی اور حافظ بن کثیر کہتے ہیں کہ خشک سالی میں صحیح بخاری کی قرأت سے بارش ہو جاتی ہے۔ صحیح بخاری کا اصل موضوع احادیث مرزومہ، سندہ ہیں اور انہیں احادیث کی صحت کا امام بخاری نے التزام کیا ہے۔ ان کے علاوہ جو تعلیقات، متابعات، شواہد، آثار صحابہ، اقوال تابعین اور آثار قتادی کے احکام ذکر کیے گئے ہیں وہ سب باقی ہیں اور اس ضمن میں جو احادیث ذکر کی ہیں وہ امام بخاری کے موضوع سے خارج ہیں اور نہ ہی ان کی صحت کا التزام کیا گیا ہے۔

## موضوع

ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ تالیف صحیح سے امام بخاری کا مقصد صرف جمع احادیث نہیں ہے بلکہ تراجم البواب پر استدلال اور احادیث سے مسائل کا استنباط بھی ان کا مقصد تھا۔ چنانچہ ترجمۃ الباب کے اثبات کے لیے وہ سب سے پہلے قرآن کریم کی آیت پیش کرتے ہیں۔ پھر کبھی اسی پر اکتفا کریتے ہیں اور بعض اوقات آثار صحابہ، اقوال تابعین اور ارشادات ائمہ فتویٰ سے اس کی تائید کرتے ہیں اس کے بعد اس باب کے تحت اپنی پوری سند کے ساتھ حدیث کی روایت کرتے ہیں اور کبھی سند معلق سے حدیث وارد کرتے ہیں اور کبھی بغیر سند کے حدیث ذکر کر دیتے ہیں۔

امام بخاری کبھی ایک باب کے تحت احادیث کثیرہ روایت کرتے ہیں اور کبھی صرف ایک حدیث ذکر کرتے ہیں۔ یہ اس صورت میں ہے جب انہیں ترجمۃ الباب کے لیے اپنی شرائط پر احادیث مل جائیں اور کبھی ترجمۃ الباب کے تحت کسی حدیث کا ذکر نہیں کرتے بلکہ کسی حدیث کے بعینہ الفاظ یا اس کے ہم معنی الفاظ کو عنوان باب بنا کر یہ اشارہ کرتے ہیں کہ اس عنوان کے تحت ان کی شرائط پر حدیث نہیں مل سکی اور عنوان باب کو الفاظ حدیث کے ساتھ تعبیر کر کے یہ اشارہ کرتے ہیں کہ یہ حدیث فی نفسہ لائق حجت ہے۔

کبھی امام بخاری ایک حدیث کو متعدد جگہ ذکر کرتے ہیں کہ اس سے ان کا مقصد اس حدیث سے ان متعدد مسائل کا استنباط ہوتا ہے جن سے متعلق البواب کے تحت وہ اس حدیث کو ذکر کرتے ہیں۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں حدیث وارد کرنے کی یہ شرط مقرر کی ہے کہ ان کے شیخ سے بے کرمیابی تک تمام راوی ثقہ اور متصل ہوں ثقہ کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی مسلم، عادل، کامل، مضبوط والا ثقات اور کثیر الملازم مع ایشخ ہوں اگر راوی حدیث قلیل الملازم مع ایشخ ہوں تو اس کی روایت بھی اخذ کریتے ہیں لیکن ایسے راویوں سے امام بخاری انتخاب کرتے ہیں استیعاب نہیں کرتے نیز ثقہ راویوں کے لیے یہ شرط بھی ہے کہ وہ اپنے

## شرائط

۱۔ شیخ محمد فاضل شیری الترمذی ۱۳۵۲ھ فیض الباری ج ۱ ص ۲۰۴

۲۔ لامعی قاری المتونی ۱۰۱۴ھ رقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۱۴

سے اوثق روادے کی مخالفت نہ کریں اور نہ ہی ان میں کوئی علت خفیہ قادم ہو۔ اور متصل کا مطلب یہ ہے کہ ہر راوی یا تو اپنے شیخ سے سمعت یا حدیث کے صیغہ کے ساتھ سماع حدیث کی تصریح کرے اور یا ایسا صیغہ لائے جو بظاہر سماع پر دلالت کرے۔ مثلاً من نلا یا ان نلا تا قال اس دوسری شکل میں ضروری ہے کہ راوی کی مروی حدیث سے ملاقات ثابت ہو اور وہ راوی مدس نہ ہو۔

امام بخاری کی شرط ملاقات پر امام مسلم نے اعتراض کیا کہ پھر امام بخاری کو چاہیے کہ وہ حدیث منعن کو باطل قبول نہ کریں کیونکہ نقاد کی شرط یقین سماع کے لیے لگائی گئی ہے اور محض نقاد سے سماع لازم نہیں آتا۔ کیونکہ جائز ہے کہ ملاقات کے باوجود راوی نے مروی حدیث سے سماع نہ کیا ہو اس اعتراض کے دو جواب ہیں اول یہ کہ نقاد کے باوجود اگر سماع نہ ہو تو راوی مدس ہوگا اور مفروض یہ ہے کہ راوی مدس نہ ہو ثانی یہ کہ امام بخاری راوی اور مروی حدیث میں ملاقات کی شرط لگاتے ہیں اور امام مسلم معاصرت کی اور عدم سماع کا احتمال دونوں میں جاری ہوتا ہے اور بلا ریب ثبوت لقا کی شرط معاصرت کی شرط کی نسبت سماع سے زیادہ قریب ہے۔

قاضی ابو بکر بن عوفی نے بیان کیا ہے کہ امام بخاری کی شرط یہ ہے کہ اولاً حدیث کو دو صحابی روایت کریں یا پھر ہر ایک صحابی سے دو شخص روایت کریں۔ پھر ان میں سے ہر ایک سے دو دو شخص روایت کریں لیکن قاضی ابو بکر کا یہ قول صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ امام بخاری نے اپنی تصحیح میں جو پہلی حدیث انما الاعمال بالنیات - درج کی ہے وہ صرف حضرت عمر سے مروی ہے اور حضرت عمر سے صرف علقمہ نے روایت کی اور علقمہ سے صرف محمد بن ابراہیم نے اور ان سے صرف یحییٰ بن سعید نے۔

**تعلیقات اور ان کے اسباب و اقسام** | حدیث معلق اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں سند کے شروع سے روادے کو حذف کر دیا جائے خواہ بعض کو یا سب کو۔ صحیح بخاری میں احادیث معلقہ کی دافہ مقدار ہے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ احادیث معلقہ میں سند ذکر نہ کرنے کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس حدیث کی سند پہلے گزر چکی ہوتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جس شیخ سے انہوں نے سماع کیا ہوتا ہے اس میں انہیں شک واقع ہو جاتا ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اس حدیث کا باقاعدہ سماع نہیں کیا ہوتا بلکہ شیخ سے دوران گفتگو ضمناً اس حدیث کا سماع حاصل ہوتا ہے۔

تعلیقات دو قسم کی ہیں ایک وہ ہیں جن کو امام بخاری نے دوسری جگہ موصولاً بیان کیا ہے دوسری وہ ہیں جن کو انہوں نے موصولاً بالکل ذکر نہیں کیا۔ قسم اول کی صحت یقینی ہے اور قسم دوم کی پھر دو قسمیں ہیں اول وہ تعلیقات ہیں جو امام بخاری کی شرائط کے مطابق نہیں ہیں۔ ان کی پھر دو قسمیں ہیں۔ اول وہ جن کو امام بخاری صیغہ جزم مثلاً قال یا ذکر کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور ثانی وہ جن کو امام بخاری صیغہ تمییز مثلاً ردی یا یذکر کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ قسم اول میں بعض روایات کسی اور امام کی شرط پر کبھی صحیح کبھی حسن اور کبھی معمولی سے منفع کی حامل ہوتی ہیں حسن صحیح کی مثال کتاب الطہارۃ



کی یہ تعلیق ہے۔ فقال مائشة رضي الله تعالى عنها كان النبي صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل احياء في حديث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور حُسن کی مثال بھی کتاب السنن کے یہ تعلیق ہے۔ قال دہیز بن حکیم عن ابيه عن جده الله تعالى ان يسبحني منه الناس۔ اور قدسے ضعیف کی مثال کتاب الزکوة کی یہ تعلیق ہے۔ قال حازم قال معاذ بن جبل لاهل اليمن ايتوني بعوض ثياب خبيث اوبس في الصدقة مكان الشيعر والذرة اهرن عليكم وخير لصعاب محمد صلى الله عليه وسلم اس حدیث میں ضعیف یہ ہے کہ طائوس کا معزز سے سماع ثابت نہیں ہے مگر یہ ضعیف معمول ہے کیونکہ طائوس تک اسناد صحیح ہے۔

اور جن تعلیقات کو امام بخاری نے صیغہ تریف کے ساتھ ذکر کیا ہے ان کی پانچ قسمیں ہیں اول وہ جو امام بخاری کی شرط پر صحیح ہیں ثانی وہ جو غیر کی شرط پر صحیح ہیں ثالث حسن رابع ضعیف مع المویذ اور خامس ایسی ضعیف جس کا کوئی مویذ نہیں ہے اول کی مثال کتاب الطب کی یہ تعلیق ہے۔ ۱۔ وید کو عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم في الرقي بفلقه الكتاب یہ سند صحیح ہے اور اس کو امام بخاری نے خود دوسری جگہ سند موصول کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ثانی کی مثال کتاب الصلوة کی یہ تعلیق ہے۔ ۱۔ وید کو عن عبد الله بن سائب قال قراء النبي صلى الله عليه وسلم المؤمنون في صلوة الصبح حتى اذا جاء ذكر موني هلمون اخذته من حديث امام مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور انہوں نے اس کا اپنی صحیح میں اخراج بھی کیا ہے اور ثالث کی مثال کتاب البیوع کی یہ تعلیق ہے۔ ۱۔ وید کو عن عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال اذا بعث فكل واذا انبعث فاكل یہ حدیث حسن ہے اور اس کو دارقطنی نے روایت کیا ہے اور رابع کی مثال کتاب الوصایا کی یہ تعلیق ہے۔ ۱۔ وید کو عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قضى بالدين قبل الوصية۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے موصول روایت کیا ہے مگر اس کی سند میں ایک راوی ہے عاصم اور وہ ضعیف ہے مگر یہ حدیث اہل علم کے قول کی وجہ سے تقویت پاگئی اور خامس کی مثال کتاب الصلوة کی یہ تعلیق ہے۔ ۱۔ وید کو عن ابی هريرة دفعه لا يهوع الامام في مكانه۔ اس حدیث کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے لیکن اس میں شدید ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابی سیم ہے اور وہ ضعیف ہے اور اس کا شیخ اشع مجہول ہے اور اس ضعیف کے لیے کوئی متوی نہیں ہے۔

مذکور السدر تفصیل سے یہ ظاہر ہو گیا کہ تعلیقات بخاری میں غیر صحیح احادیث بھی موجود ہیں اور اسی وجہ سے یہ سوال وارد ہوتا ہے کہ امام بخاری کا یہ قول کیونکر درست ہو گا کہ میں نے اپنی اس جامع میں صرف صحیح احادیث مندرج کی ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے ان احادیث کی صحت کا التزام کیا ہے جن کو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ترجمہ الہب کے اثبات کے قصد سے ذکر کیا ہے اور تعلیقات چونکہ مکمل سند کے ساتھ نہیں ہوتیں اس لیے ان کے غیر صحیح ہونے سے جامع صحیح کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

امام بخاری کی صحیح میں اگرچہ بظاہر صمدہ تکرار بہت زیادہ ہے لیکن معنوی لحاظ سے اس کو تکرار نہیں کہا جاسکتا۔ جس کی متعدد وجہ ہیں اس کی تحقیق کے وقت یہ امر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ تکرار کا تعلق

**مکررات**

تمن اور سند دونوں کے ساتھ ہے۔ متن کے لحاظ سے تو اس لیے تکرار نہیں ہے کہ امام بخاری جب ایک حدیث کو متعدد جگہ ذکر فرماتے ہیں تو اس سے ان کا مقصود متعدد مسائل کا استنباط ہوتا ہے وہ ایک حدیث کو ایک جگہ ایک عنوان کے تحت اور دوسری جگہ دوسرے عنوان کے تحت لاتے ہیں لہذا یہ لفظاً تکرار ہے معنی تکرار نہیں ہے اور سند کے لحاظ سے اس لیے تکرار نہیں ہے کہ وہ بعض اوقات ایک حدیث کو دو مختلف صحابہ سے دو جگہ روایت کرتے ہیں اور کبھی دو جگہ دو مختلف تابعیوں سے روایت کرتے ہیں کبھی تابعی کے دو شاگردوں سے روایت جمع تابعین کے دو شاگردوں سے روایت کرتے ہیں کبھی امام بخاری اپنے دو استادوں سے کبھی اپنے استاذ کے دو استادوں سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان مختلف طرق سے حدیث کی روایت سے امام بخاری کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ حدیث غرابت سے نکل جائے نیز ایک حدیث کو بسا اوقات ایک راوی جتنا ذکر کر دیتا ہے اور دوسرا اختصار کرتا ہے اور بعض مرتبہ ایک معنی کو ایک راوی ایک لفظ سے تعبیر کرتا ہے اور دوسرا کسی اور لفظ سے اور بعض دفعہ ایک راوی کسی حدیث کو اسراراً روایت کرتا ہے اور دوسرا اسی کو انصافاً روایت کرتا ہے اور کبھی ایک راوی ایک حدیث کو مرثلاً روایت کرتا ہے اور دوسرا اسی کو مرثلاً بیان کرتا ہے اور کبھی ایک راوی کسی حدیث کو مضغ کے ساتھ روایت کرتا ہے اور دوسرا تفریح سماع کے ساتھ ایسی صورتوں میں امام بخاری تفریح مرام کی خاطر حدیث کو دونوں طریقوں سے روایت کر دیتے ہیں۔ پس ایک حدیث کو امام بخاری جب دوبارہ ذکر کرتے ہیں تو وہ متن یا سند سے متعلق اس نوع کے کسی نہ کسی مزید فائدہ پر مشتمل ہوتی ہے نیز ایک حدیث جب متعدد اسناد سے مروی ہو تو وہ محدثین کے نزدیک ایک حدیث نہیں بلکہ متعدد احادیث شمار ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے صحیح بخاری میں محض بظاہر اور برائے نام تکرار رہ جاتا ہے۔

### تقطیع

تقطیع حدیث کا مطلب ہے ایک حدیث کے اجزاء کو ابواب پر تقسیم کر دینا اس بارے میں اختلاف رہا ہے کہ تقطیع حدیث جائز ہے یا نہیں۔ بعض قدام علم حجاز کے قائل تھے وہ کہتے تھے لایجوز تقطیع کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لیکن ابن صلاح کہتے ہیں کہ تقطیع کے جواز کا قول منہ کی نسبت زیادہ صحت کے قریب ہے اور امام بخاری، امام مالک اور اکثر محدثین جواز ہی کے قائل تھے

امام بخاری تقطیع حدیث اس وقت کرتے ہیں جب متن حدیث دو حکموں پر مشتمل ہو ایک حکم ایک باب کے تحت اور دوسرا حکم دوسرے باب کے تحت ذکر کرتے ہیں اور جب اس حدیث کے دوسرے جز کا ذکر کرتے ہیں تو سند بدل دیتے ہیں تاکہ ضمتا کثرت طرق کا فائدہ حاصل ہو جائے۔

بعض اوقات ایک حدیث بظاہر متعدد غیر مربوط جملوں پر مشتمل ہوتی ہے ایسی صورت میں امام بخاری ہر جملہ کو ایک مستقل باب کے تحت لاتے ہیں اور ان تمام جملوں کو یکجا کر کے ایک باب کے تحت ذکر کر دیتے ہیں۔

### اختصار

اختصار حدیث کا مطلب یہ ہے کہ متن حدیث کے کسی ایک جز کا ذکر کیا جائے اور باقی اجزاء کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اختصار حدیث صرف اس جگہ کیا ہے جہاں متن حدیث قول



## تعداد مرویات

تراجم البواب

ترجیه النقص من ۹۴

۱۵ علامہ طاہر بن صلیح الجزائر

اور اس کے تحت حدیث لائے ہیں عن حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام للتحجد من اللیل یقول یا رسول اللہ  
اسی طرح ایک جگہ لکھا ہے باب اذا فاته العید یصلی بکتبتین وکذا مثلاً لیساً ومن کان البیت والقدری۔

اور اس کے تحت یہ حدیث لائے ہیں۔ عن عائشة ان بابک دخل علیہا وعندها بیتان فی ایام منی تدفان وتضربان  
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش شبوبہ فانتعوهما ابویکوکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن وجهہ فقال دعوهما یا  
ابابکر فانہا ایام عید تلک التیام یاہنی پہلی مثال میں باب رات کو طویل قیام کا ہے اور حدیث میں مساک کرنے کا ذکر ہے  
اور دوسری مثال میں باب نماز عید کی قضا کا ہے اور حدیث میں فرکیوں کے دف بجانے کا ذکر ہے اس قسم کی صحیح بخاری  
میں کافی مثالیں ہیں اور ان کی مطابقت معلوم کرنا امت مسلمہ پر امام بخاری کا بہر حال قرض باقی ہے۔

ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ تمام علماء کے نزدیک صحیح بخاری  
صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا موازنہ

کا مرتبہ کل کتب حدیث میں سب سے بلند والا ہے البتہ بعض  
منابر نے صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دی ہے اور حافظ ابوعلی عیسیٰ پوری نے کہا اس آسمان کے نیچے صحیح مسلم سے  
بڑھ کر کوئی حدیث کی کتاب نہیں ہے اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا موازنہ کر لیا جائے۔  
اہل علم حضرات پر مخفی نہیں ہے کہ حدیث صحیح کا جرح اتصال، اتقان، رہال اور عدم شذوذ و عدم علل کی طرف  
ہوتا ہے۔ اتصال کے لحاظ سے دیکھیں تو صحیح بخاری کی احادیث کا اتصال نہ زیادہ قوی ہے کیونکہ امام بخاری سادی  
اور مروی عنہ کی ملاقات کی شرط لگاتے ہیں اور امام مسلم صرف معاصرت کو کافی سمجھتے ہیں۔

اتقان رجال کے لحاظ سے دیکھیں تب بھی صحیح بخاری کی احادیث زیادہ قوی ہیں اولاً اس لیے کہ امام بخاری لبقہ  
ثانیہ یعنی ثعلی الملائکہ مع الشیخ سے روایات کا صرف انتخاب کرتے ہیں اور امام مسلم اس طبقہ سے تمام روایات کا استعجاب  
کرتے ہیں ثانیاً اس وجہ سے کہ جن لوگوں سے روایت میں امام بخاری منفرد ہیں وہ چار سو تیس راوی ہیں جن میں سے  
اسی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے اور امام مسلم جن لوگوں سے روایت میں منفرد ہیں وہ چھ سو بیس راوی ہیں جن میں سے  
ایک سو ساٹھ کو ضعیف شمار دیا گیا ہے۔ ثانیاً اس سبب سے کہ امام بخاری کے جن راویوں کو ضعیف قرار دیا گیا ہے ان  
میں سے اکثر امام بخاری کے بلا واسطہ استاذ ہیں اور وہ ان کے حالات سے اچھی طرح واقف تھے اور ان کی روایات  
کو جانچ اور پرکھ سکتے تھے۔ برخلاف امام مسلم کے کیونکہ ان کے جن راویوں پر جرح کی گئی ہے ان میں سے اکثر امام  
مسلم کے بلا واسطہ استاذ ہیں اور ان کے لیے ان لوگوں کی روایات کو خود پرکھنے کا کوئی موقع نہ تھا رابعاً اس وجہ سے  
کہ امام بخاری نے ایسے راویوں سے بہت کم روایت کی ہے اور امام مسلم نے ان سے بہت زیادہ روایت کی ہے۔  
اور عدم شذوذ اور عدم علل کے اعتبار سے ملاحظہ کریں تب بھی صحیح بخاری صحیح مسلم پر فوقیت رکھتی ہے کیونکہ صحیح بخاری  
کی جن احادیث میں علت خفیہ قادمہ نکالی گئی ہے ان کی تعداد اسی ہے اور صحیح مسلم میں ایسی احادیث کی تعداد ایک سو  
تیس ہے۔

شرح کتب حدیث میں سب سے زیادہ صحیح بخاری کی شرح لکھی گئی ہیں حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں



(۱) اعلام السنن  
یہ امام ابوسعیدان حمد بن محمد الخطابی المتوفی ۳۲۸ھ کی تصنیف ہے اور یہ بخاری کی سب سے پہلی شرح ہے اس شرح میں عجیب و غریب نکات اور لطائف بیان کیے گئے ہیں۔

(۲) شرح البخاری | یہ امام ابو الحسن علی بن خلف القرنی المالکی المتوفی ۹۴۴ھ ص ۱۷۱ شرح ہے جو ابن بطلال کے نام سے مشہور ہیں اس شرح میں انہوں نے فقہ مالکی کو بیان کیا ہے اہل بعد میں آئے والے شارحین میں سے بمشکل کوئی ایسا ہوگا جو ان کا ذکر نہ کرتا ہو۔

(۳) شرح البخاری

(۴) شرح البخاری

(۵) کتاب النجاح یہ شرح امام غزالی علیہ الرحمہ منہج النسخۃ المتوفی ۵۳۷ھ کی تصنیف ہے یہ شرح مدرسۃ کی روشنی میں مسائل حنفیہ کی تحقیق کے لیے بہترین کتاب ہے۔

(۶) **شواہد التوضیح** یہ شیخ جمال الدین محمد بن عبداللہ النحوی التتونی ۷۷۲ھ کی تالیف ہے اس میں مشکل اعاریب نحویہ کی توضیح کی گئی ہے۔

« التلویح » یہ امام حافظ علاؤ الدین مغلطائی الحنفی المتوفی ۷۹۲ھ کی تصنیف ہے یہ مبسوط شرح ہے اور اس میں تعلیقات پر بحث اور شکل الفاظ کی وضاحت کی گئی ہے۔

(۸) الکواکب الداراری | یہ علامہ شمس الدین محمد بن یوسف بن علی اکرمانی المتوفی ۹۶۷ھ کی تصنیف ہے اس شرح کے شروع میں علم حدیث کی فضیلت اور امام بخاری کا مفصل ترجمہ ذکر کیا گیا

ہے نیز الفاظ کے معانی لغویہ، اعراب غریبہ، ضبط روایات، اسما و جال اور القاب رواقہ بیان کیے گئے ہیں اورا حاشیہ متعارفہ میں تفسیق دی گئی ہے بعد میں آنے والے اکثر شارحین نے اس سے استفادہ کیا ہے۔

۹، منع الباری

یہاں تک کہ اس کی تائید کے لیے اس نے اپنے شاگردوں کو بھیج دیے۔

۱۰۔ مصابیح البحار

(۱۱) **فتح الباری** | یہ شرح حافظ شباب الدین ابن حجر عسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ کی تصنیف ہے۔ اس شرح کو صحیح بخاری کی عظیم ترین شرح میں سے شمار کیا جاتا ہے حافظ ابن حجر نے ۸۱۳ھ میں اس کی تصنیف شروع کی اور ۸۴۳ھ میں اس کو سترہ جلدوں میں مکمل کیا شرح کے علاوہ ایک ضخیم جلد میں اس کا مقدمہ لکھا جس کے دو جزو ہیں اور دس فصلوں پر مشتمل ہے مقدمہ میں امام بخاری کی مفصل سوانح، صحیح بخاری کی خصوصیات اور دیگر فوائد حدیثیہ بیان کیے گئے ہیں۔

اس شرح میں حافظ ابن حجر حدیث کی فنی حیثیت اور رجال پر گفتگو کرتے ہیں۔ شکل الفاظ کی لغت، عنوان باب سے مناسبت، استنباط مسائل اور فقہ شافعی بیان کرتے ہیں۔ رسالات واردہ کے جوابات اور متعارض احادیث میں تطبیق دیتے ہیں جو حدیث متعدد بار آتی ہے اس کی شرح میں ان کا طریقہ یہ ہے کہ جس باب پر حدیث کی دلالت صراحتہ اور مطابقت ہوتی ہے وہاں اس کی مفصل شرح کرتے ہیں اور جن ابواب پر اس کی دلالت منہناً بالقیع ہوتی ہے وہاں اجمال سے کام لیتے ہیں۔ بہر نوع یہ شرح متعدد غریبوں کی حامل ہے اور اس کو قبول خاص و عام حاصل ہوا۔

(۱۲) **عمدة القاری** | یہ شرح ایضاً امام حافظ بدرالدین العینی المتوفی ۸۵۵ھ کی تصنیف ہے صحیح بخاری کی اس سے بہتر شرح آج تک نہیں لکھی گئی۔ حافظ بدرالدین عینی نے اس شرح کو ۸۲۱ھ میں لکھا شروع کیا اور ۸۴۳ھ میں اس کو پچیس اجزاء میں مکمل کیا جو بارہ مجلدات پر مشتمل ہے۔

علامہ ابن حجر اور حافظ عینی میں معاشرت چشمک تھی علامہ عینی جامع مویدی میں برج شمالی پر بیٹھ کر درس حدیث دیا کرتے تھے۔ اس مسجد کا ایک منارہ بوسیدہ ہو چکا تھا اس کو تعمیر جدید کے لیے گرا دیا گیا اس موقع پر حافظ ابن حجر نے یہ اشعار کہے

منارۃ تروہو بالحسن وبالزین

لجامع مولانا الموید رونق

فلیس علی حسنی اضی من العین

نقول وقد مالت علیہم اهلہا

(جامع موید بڑی بار رونق ہے اس کا منارہ بہت حسین و جمیل تھا وہ جھکتے وقت زباں حال سے کہہ رہا تھا کہ مجھے چھوڑ

دو کیر نکیر میرے حسن و جمال کے لیے اس نقصان دہ چیز نظر بد یا علامہ عینی میں اس میں لفظ عین سے علامہ عینی کا تہدیب کیا گیا ہے۔

علامہ عینی کو جب ان اشعار کا پتہ چلا تو انہوں نے حافظ ابن حجر کی طرف یہ اشعار لکھوا کر بھیجے

وہر مہا بقضاء اللہ والقدر

منارۃ کعدوس الحسن قد حلیت

ما آفة الحجد الا خسة الحجد

قالوا اصیبت بعین قلت ذا غلط

(وہ منارہ وہاں کی طرح حسین اور خوبصورت تھا جس کا گرنا حقیقت میں قضا و قدر کے سبب سے تھا لوگوں نے کہا اس کو نظر لگ گئی۔ لیکن اس کو گرا نے کا سبب حجر (پتھر یا ابن حجر) کی خستہ حالی تھی۔ ان اشعار میں علامہ عینی نے جواباً ابن حجر کے لفظ سے جواباً ابن حجر کے لفظ سے ابن حجر کا کنایہ کیا ہے۔

جس زمانہ میں علامہ عینی شرح لکھ رہے تھے حافظ ابن حجر بھی لکھ رہے تھے اور وہ علامہ عینی سے پہلے لکھنا



شروع کر چکے تھے برہان بن خضر نے حافظ ابن حجر کی اجازت سے ان کا مسودہ لیا اور علامہ عینی نے ان سے مسودہ جاریہ لے لیا۔ حافظ عینی نے علامہ ابن حجر کے مسودہ کا مطالعہ کیا اور اپنی شرح میں اس کا ساتھ ساتھ رد دیکھتے گئے جب یہ شرح مکمل ہو کر لوگوں کے سامنے آئی تو حافظ ابن حجر اور ان کے تلامذہ حیران رہ گئے۔ حافظ ابن حجر نے بعد میں علامہ عینی کے اعتراضات کے جواب میں انتقامی الاقرض کے نام سے ایک کتاب لکھنی شروع کی لیکن عمر نے وفات کی اور کتاب کی تکمیل سے پہلے ہی ابن حجر کا انتقال ہو گیا۔ بہر حال انہوں نے جتنی کتاب لکھی ہے اس میں بھی عینی کے اکثر اعتراض کے جوابات نہیں دیے گئے۔

حافظ بدر الدین عینی اپنی شرح میں پہلے حدیث کی قرآن کریم سے مطابقت بیان کرتے ہیں پھر کتاب، ترجمہ الباب اور حدیث سابق سے اس کی مناسبت بیان کرتے ہیں اس کے بعد جلال پر گفتگو کرتے ہیں اور جس مصباحی سے حدیث مروی ہو اس کی مختصر سوانح لکھتے ہیں، انواع حدیث میں سے اس حدیث کی نوع بیان کرتے ہیں صحیح بخاری میں جن ابواب کے تحت وہ حدیث مکرر آتی ہے ان کا ذکر کرتے ہیں۔ امام بخاری کے علاوہ جن محدثین نے اپنی تصانیف میں اس حدیث کا اخراج کیا ہے ان کا بیان کرتے ہیں پھر الفاظ حدیث کی لغت، اعراب، معانی، بیان اور باریع کے اعتبار سے اس حدیث کی شرح کرتے ہیں۔ حدیث کا مسند اس سے مستنبط مسائل اور فائدہ اور اس کے تحت مختلف فقہی مسائل بیان کرتے ہیں۔ امام انظم کے مذہب کو دلائل سے ثابت کرتے ہیں اور جس جس مقام پر دیگر شراح اور بالخصوص ابن حجر سے اختلاف ہوا اس کا رد کرتے ہیں۔

عینی کی ایک خاص خوبی جس میں وہ تمام شراح سے ممتاز ہیں یہ ہے کہ وہ حدیث کی شرح کو متعدد اجزاء اور ابواب میں تقسیم کرتے ہیں اور ہر بحث سے پہلے اس کی ذیلی سرخی اور عنوان قائم کرتے ہیں جس کی وجہ سے اس کتاب سے استفادہ میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔

جہاں حدیث مکرر ہیں ان میں علامہ عینی کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی بار جس باب کے تحت وہ حدیث آتی ہے وہاں اس کی مفصل شرح کر دیتے ہیں اور بعد میں جب اس حدیث کا دوبارہ ذکر آتا ہے تو اس پر سرسری گفتگو کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ صحیح بخاری کی پہلی جلد کی علامہ عینی نے سولہ اجزاء میں شرح کی ہے اور دوسری جلد کی شرح باقی نو اجزاء میں پوری کر دی ہے۔

یہ احمد بن اسماعیل، الکوفانی، الحنفی، المتونی ۹۲۳ھ کی شرح ہے اس کے شروع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی گئی ہے اس میں مل لغات اور ضبط اسماء و معانی پر زور دیا گیا ہے اور حافظ ابن حجر اور کرمانی کا بالخصوص رد کیا گیا ہے۔

(۱۳) **التوضیح علی الجامع لصحیح** | یہ حافظ جلال الدین السیوطی المتونی ۹۱۱ھ کی شرح ہے۔

(۱۴) **ارشاد الساری** | یہ شرح شہاب الدین احمد بن محمد الخلیل القسطلانی الشافعی المتونی ۹۲۳ھ کی تصنیف ہے۔ دس مبدعات پر مشتمل ہے کتاب کے شروع میں امام بخاری کی مفصل سوانح ذکر کی ہے اس شرح میں فتح الباری سے بہت زیادہ استفادہ کیا گیا ہے۔

سطور بالا میں جن شروع کا ذکر کیا گیا ہے حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں ان کے علاوہ اور پینتیس شروع کا ذکر

کیا ہے۔ یہ وہ شرح ہیں جو سلسلہ ۱۲ تک منفہ شہود پر آپکی تھیں۔ گیارہویں ہجری سے لے کر اب تک چار سو سال کے اس طویل عرصہ میں عربی، فارسی اور اردو زبان میں اندر بہت سی شرح لکھی جا چکی ہیں اور ہنوز کبھی جا رہی ہیں اور جب تک اہل علم کے ہاتھوں میں حواص و قلم رہے گا صحیح بخاری کی احادیث کے فوائد اور نکات بیان ہوتے رہیں گے۔

**مسامحات بخاری** امام بخاری بھی اپنے تمام تر علمی اور فنی کمالات کے باوجود انسان اور بشر تھے اس لیے صحیح بخاری کی تصنیف میں ان سے ہوا، نسیان اور تسامح کا واقعہ ہر جانا کوئی امر مستبعد نہیں ہے اس کے برخلاف بعض وہ حضرات جو صحیح بخاری کو حوت آخر قرار دیتے ہیں ان کی رائے ہے کہ بخاری میں مندرج ہر ہر حدیث صحیح ہے اور سند اور متن کے بیان میں ان سے کسی جگہ غلطی نہیں ہوئی۔ ہماری رائے ان لوگوں سے بہر حال مختلف ہے۔ یہ صحیح ہے کہ صحیح بخاری میں دیگر تمام کتب حدیث کی نسبت سب سے زیادہ صحیح احادیث ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ اس میں مندرج کوئی حدیث بھی ضعیف نہیں ہے۔

صحیح بخاری میں ایسے راویوں کی تعداد کافی زیادہ ہے جو جہمی، قدری، رافضی یا مرجئی عقائد کے حامل تھے اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایسے راوی بھی ہیں جو منکر الحدیث ماہی اور وہمی تھے۔ چنانچہ ان تمام کی تفصیل حافظ ابن حجر متقانی نے ہدی الساری مقدمہ فتح الباری میں دیا کی ہے لیکن ان کے مجروح اور مطعون راویوں کے بارے میں یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ ان راویوں پر حرج دوسرے لوگوں نے کیا ہے امام بخاری کے نزدیک ان لوگوں پر حرج ثابت نہیں ہو سکی اس لیے انہوں نے ان کی احادیث کو اپنی صحیح میں وارد کیا ہے۔

یہ منہ اپنی جگہ صحیح ہے اگرچہ یہ لوگ دوسروں کے حق میں یہ جواب تسلیم نہیں کرتے (لیکن اب اس بات کو کیا کیا جائے کہ امام بخاری نے جن راویوں پر خود دوسری کتابوں میں حرج کیا ہے صحیح بخاری میں ان سے بھی روایات لے آئے ہیں۔ اس قسم کے متعدد شواہد موجود ہیں ہم ان میں سے آپ کے سامنے چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

باب الاستنجاء بالماء کے تحت امام بخاری نے ایک روایت اس سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ حدثنا ابو سعید ہشام بن عبد الملك قال حدثنا شعبه عن ابی معاذ واسمہ عطاب بن ابی میمونہ قال سمعت انس بن مالك يقول كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث کی سند میں ایک راوی ہے عطاب بن ابی میمونہ اس کے بارے میں امام بخاری فرماتے ہیں۔ عطاب بن ابی میمونہ ابو معاذ مثنیٰ انس، وقال یزید بن ہارون مثنیٰ محمد بن عمار بن حصین وكان فی القدر (یعنی یہ شخص مقام قدریہ کا حامل تھا)

اسی طرح انہوں نے کتاب المغازی میں ایک حدیث ذکر کی ہے۔ حدثنا جاس والوحید قال حدثنا عبد الواحد عن ایوب بن عائذ قال حدثنا قیس بن مسلم قال سمعت طارق بن شہاب یقول حدثنا ابو موسیٰ الاشعری قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث ہے

۱۰۶ھ	حاجی خلیفہ دکنی طبعی المتوفی	۵۵۴ھ	کشف القنون ج ۱ ص ۵۴۵
۲۵۶ھ	محمد بن اسماعیل بخاری متوفی	۲۷۰ھ	صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۷۰
۲۵۶ھ	محمد بن اسماعیل بخاری متوفی	۲۷۱ھ	کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۷۱

۲۷۱ھ



حافظ فہمی الیوب بن حائزہ کے ترجمہ میں یکمشتہ میں۔

اسماعیل بن ابان کوئی ایک راوی ہے اُس کے بارے میں امام بخاری فرماتے ہیں :-

اس سترک الحدیث لاوی سے امام بخاری نے اپنی صحیح میں متعدد احادیث روایت کی ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجر مقلانی فرماتے ہیں: **در اسمعیل بن ابان الوفاق الکوفی** احد شیوخ البخاری و لو یکثر عندہ **اسماعیل بن ابان** امام بخاری کے استاذ ہیں اور امام بخاری نے ان سے بہت زیادہ احادیث روایت نہیں کی ہیں۔

ان کے علاوہ زبیر بن محمد اتمی، سعید بن عروہ، عبداللہ بن ابی لبید، عبدالملک بن امین عبدالوارث بن سعید، عطاء بن السائب بن زید کمس بن منال یہ تمام ضعیف راوی ہیں اور کتاب الشعاعین امام بخاری نے ان کے ضعف کی تصریح کی ہے اس کے باوجود صحیح بخاری میں ان لوگوں کی روایات کو درج کیا ہے۔

بیان سند میں تسامح

**بیان سند میں تسامح**

ضعیف لوگوں سے روایت کے علاوہ کبھی امام بخاری سے سندیں ملا دیوں گے نام کے سلسلے میں بھی خطا واقع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ امام بخاری نے اذا قیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ کے تحت ایک حدیث اس سند کے ساتھ وارد کی ہے۔ حدثنا عبد الغنی بن عبد اللہ قال حدثنا ابراہیم بن سعد عن ابیہ عن حفص بن عاصم عن عبد اللہ بن مالک بن یحییٰ قال اس سند کے بیان میں امام بخاری سے دو غلطیاں واقع ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ بحسب عبد اللہ کی والدہ کا نام ہے نہ کہ مالک کی۔ اور امام بخاری نے اس کو مالک کی والدہ قرار دیا ہے دوسری یہ کہ آگے چل کر فرماتے ہیں سمعت رجلاً من الانصار یقال له مالک بن یحییٰ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلاً اشحدت کما حدیثتہ انہما نے مالک سے روایت کیا ہے

۶۲۳	صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۲۳
۲۵۳	کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۵۳
۲۵۲	کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۵۲
۱۵۱	حدیث الساری ج ۲ ص ۱۵۱
۲۴۲	کتاب الضعفاء الصغیر ص ۲۴۲
۹۱	صحیح بخاری ج ۱ ص ۹۱

حالانکہ یہ حدیث مالک کے بیٹے عبداللہ بن مالک سے مروی ہے۔ مالک تو مشرف بہ اسلام بھی نہیں ہوئے تھے مسم، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی اس سند کو بیان کیا ہے لیکن ان کی سند میں یہ غلطیاں نہیں ہیں۔  
حافظ ابن حجر مستطانی کہتے ہیں:-

الوصوفیہ موضعین احدهما ان بجینہ ولادة عبد الله  
لما لك وثانها ان الصعبة والرواية لعبد الله  
(لما لك - رفع ابی ج ۱ ص ۶۰)

اس روایت میں دو جگہ دہم ہے اول یہ کہ بمیزہ عبد اللہ  
کی والدہ ہے نہ کہ مالک کی ثانی یہ کہ صحابی اور راوی  
عبداللہ ہیں نہ کہ مالک۔  
سند حدیث کے علاوہ نفس حدیث کے متن میں بھی امام بخاری سے کافی تسامح  
واقع ہوئے۔ سطور ذیل میں ان میں سے بعض غلطیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

## متن حدیث میں تسامح

(۱) کتاب الزکوٰۃ میں امام بخاری نے ایک حدیث وارد کی ہے۔

عن عائشة ان بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم قلن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قلن للنبی  
صلی اللہ علیہ وسلم اینا اسوء بک لحوق قلن  
اطولکن ید افاخذ واقصبة ید رعونفا کانت  
سودة اطولهن ید افعلمنا بعد انما کانت  
طول یدها الصدقة وکانت اسرعنا  
لحوقا به صلی اللہ علیہ وسلم وکانت  
تعب الصدقة نه

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج نے آپ سے  
سرمیں کیا کہ حضور آپ کی ازواج میں سے کون سب  
سے پیسے آپ کے ساتھ مائل ہوگی فرمایا جس کے ہاتھ  
بیسے ہوں گے یہ سن کر سب اپنے اپنے ہاتھ پائے لگیں  
اور ان میں بیسے ہاتھ سودہ کے تھے اور بعد میں ہم کو  
معلوم ہوا کہ ہاتھوں کی لمبائی سے صدقہ مراد  
ہے اور سودہ کا سب سے پیسے انتقال ہوا اور وہ  
صدقہ سے محبت رکھتی تھیں۔

اس حدیث کے بجز کانت اسرنا لحوقا بہ میں کانت کی سنبر سودہ کی طرف راجع ہے۔ جس کا مفاد یہی ہے کہ آپ کے  
بعد ازواج میں سب سے پیسے سودہ کا وصال ہوا اور یہ بات تمام اصحاب میرا دار باب تاریخ کی شہادت سے قطعاً  
بائل ہے کیونکہ آپ کے بعد سب سے پیسے حضرت زینب بنت جحش کا ستمہ ہمیں وصال ہوا اور حضرت سودہ کا وصال  
تو اس کے بہت بعد ۳۵ھ میں ہوا ہے۔ اس حدیث میں راوی سے زینب کا لفظ چھوڑ گیا ہے۔ عبارت یوں ہونی  
چاہیے تھی۔ وکانت زینب اسرع لحوقا بہ صحیح مسلم میں یہ جملہ اس طرح ہے۔ وکانت زینب اطول ید الانفا کانت  
تعمل وتنصف۔ بہر حال یہ امام بخاری کا کام تھا کہ وہ اس راوی کی روایت کو اپنی صحیح میں درج کرتے۔  
جس کی روایت میں یہ تاریخی غلطی نہیں ہوئی جیسا کہ امام سم نے کیا ہے۔ حافظ ابن حجر مستطانی نے بھی ایک طویل

۱۵ محمد بن اسماعیل البخاری متوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۹۱

۱۵ علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ عمدۃ القاری ج ۸ ص ۲۸۲



بحث کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس روایت میں ابو محمد کو دوم ہوا ہے (فتح الباری ج ۳ ص ۲۰)

(۲) باب اعداء المرأة علی غیر زوجہا کے تحت امام بخاری نے یہ حدیث وارد کی ہے۔

عن زینب بنت ابی سلمۃ قالت لما جئت نضی ابی  
سفیان من الشام دعت ام حبیبہ بصفرۃ فی یوم  
الثلاث فسمعت عارضیہا وذراعیہا الحدیث ۱۷

زینب بنت سلمہ کا بیان ہے کہ جب شام سے حضرت  
ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر آئی تو حضرت ام  
حبیبہ نے تین دن کے بعد سرگ ختم کر دیا۔

اس حدیث میں امام بخاری نے یہ بیان کیا ہے کہ ابو سفیان کی وفات کی اطلاع شام سے آئی تھی حالانکہ یہ بات تاریخی  
طور پر قطعاً غلط ہے کیونکہ اتفاق مؤرخین ابو سفیان کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا تھا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر مستطانی کہتے ہیں۔  
وفی قولہ من الشام تظہر لان اباسفیان مات  
بالمدینۃ بلا خلاف بین اهل العلم بالاخبار  
والجمہور علی انه مات اثنتین وثلاثین و  
قبل سنۃ ثلاث ولفی شی من طرق هذا  
الحدیث تقبیہہ بذلک الا فی رواۃ سفیان  
بن عیینہ ہذا واظنہا وھما ۱۸

اس تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کو درج کرنے میں امام بخاری نے کامل طور پر غرض اور تحقیق و تتبع سے

کام نہیں لیا۔

(۳) فضل من شہد بدرا اور غزوۃ الریح میں امام بخاری نے ایک طویل حدیث میں فرمایا وقتل حبیب ہو قتل العارث  
بن عامر بن نوفل یوم بدر یعنی حبیب نے جنگ بدر میں عارث بن عامر کو قتل کیا تھا اس جگہ بھی امام بخاری نے سخت منطاط  
کھایا ہے کیونکہ حبیب نام کے دو شخص ہیں حبیب بن عدی اور حبیب بن اسات اور تمام تراہل منافزی کا اتفاق ہے کہ جس  
شخص نے جنگ بدر میں عارث بن عامر کو قتل کیا تھا وہ حبیب بن اسات ہیں اور امام بخاری نے حدیث میں جس حبیب کا واقعہ ذکر  
کیا ہے جن کو مشرکین نے گرفتار کر کے مکہ میں سولی دے دی تھی وہ حبیب بن عدی ہیں۔ اور حبیب بن عدی نہ قرظہ بدر  
میں شریک ہوئے نہ انہوں نے عارث کو قتل کیا لہذا ان کے بارے میں امام بخاری کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ حبیب نے عارث  
کو قتل کیا تھا چنانچہ حافظ ابن حجر مستطانی کہتے ہیں۔

ان اهل المغازی لعید کواحد منهم ان حبیب  
بن عدی شہد بدرا ولا قتل العارث بن عامر  
فانما ذکروا ان الذی قتل العارث بن عامر  
اہل منافزی میں سے کسی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ حبیب بن  
عدی جنگ بدر میں حاضر ہوئے اور نہ ہی انہوں نے  
عارث کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ جس

۱۷ محمد بن اسماعیل بخاری مترنی ۲۵۶ ص ۱۷۰

۱۸ حافظ ابن حجر مستطانی مترنی ۸۵۲ ص ۳۸۸

بیدر خبیب بن اساف وهو خبیب بن عدی  
 وهو خزر جی، و خبیب بن عدی اوسی  
 شخص نے حادث کو قتل کیا وہ خبیب بن اساف تھے  
 اور اس واقعہ میں جس کا ذکر ہے وہ خبیب بن عدی ہیں  
 اور خبیب بن عدی قبیلہ ادس کے ہیں اور خبیب بن  
 اساف قبیلہ خزر جی کے۔

یہی ائمہ اربعہ علامہ بدر الدین عینی نے بھی عمدة القاری شرح بخاری ج ۱، ص ۱۰۰ پر ذکر کیا ہے۔

(۴) باب مناقب عثمان میں امام بخاری نے ایک حدیث وارد کی ہے جس میں ذکر ہے۔  
 ثور دعا علیا فامرہ ان یجمل فجلدہ  
 عثمان بن یث  
 پھر حضرت عثمان نے حضرت علی کو بلا کر کوڑے لگانے  
 کا حکم دیا تو انہوں نے اس کو اسی کوڑے لگائے۔  
 امام بخاری نے اس روایت میں اسی کوڑے مارنے کا ذکر کیا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ حضرت علی نے چالیس  
 کوڑے مارے تھے چنانچہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:-

فی ردایہ معمر فجلد الولید اربعین جلدۃ  
 وهذه الروایة اصح من رواية یونس و  
 الوهم فیہ من الراوی  
 معمر کی روایت میں ہے کہ ولید کو چالیس کوڑے  
 لگائے گئے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور اس  
 روایت میں راوی کو دہم لاحق ہوا ہے۔

حافظ بدر الدین عینی بھی (عمدة القاری ج ۱، ص ۲۰۴) میں یہی فرماتے ہیں۔

(۵) باب ما ذکر فی الاسواق کے تحت امام بخاری نے مذکورہ ذیل حدیث وارد کی ہے۔

عن ابی ہریرۃ الدوسی قال خدح النبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم فی طائفة النہار لا یکنی  
 ولا اکلمہ حتی اتی سوق بنی قینقاع فجلس  
 یفنا بیت فاطمة۔ المحدث  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت باہر نکلے میں اور آپ  
 دو دن خاموش تھے یہاں تک کہ آپ بنو قینقاع  
 کے بازار میں آئے اور حضرت فاطمہ کے گھر میں  
 جا کر بیٹھ گئے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ کا گھر بنو قینقاع کے بازار میں تھا۔ حالانکہ فی الواقع ایسا نہیں تھا بلکہ  
 ان کا مکان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے مکانوں کے درمیان تھا۔ ناقل کراں روایت میں دہم ہوا ہے۔

۱۔ حافظ ابن حجر مستطانی متونی ۸۵۲ ص

۲۔ محمد بن اسماعیل متونی ۲۵۶ ص

۳۔ حافظ ابن حجر مستطانی متونی ۸۵۲ ص

۴۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری متونی ۲۵۶ ص

۵۔ لہدی اجماع صحابہ شراب کی حد ۸۰ کوڑے مقرر کی گئی۔ (سیدی)



صحیح مسلم کی روایت میں یہ وہم نہیں ہے اس میں اس طرح ہے۔ حتی جاؤ سوق بنی قینقاع ثمر الصرغ حتی اثنی نداء فاطمة۔ یعنی حضور بنو قینقاع کے بازار تشریف لائے پھر واپس تشریف لے گئے حتی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صحن میں داخل ہوئے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر متقدمی لکھتے ہیں۔

قال الداؤدی، سقط بعض الحديث عن الناقل او ادخل حديثا في حديث كان بيت فاطمة ليس في سوق بني قينقاع انتهى وما ذكره اولاً احتمالاً هو الواقع.

داؤدی نے کہا کہ ناقل سے حدیث کے بعض الفاظ ساقط ہو گئے یا اس نے ایک حدیث کو دوسری میں داخل کر دیا کیونکہ حضرت فاطمہ کا مکان بنو قینقاع کے بازار میں نہیں تھا۔ علامہ ابن حجر فرماتے ہیں کہ داؤدی نے جو پہلا احتمال ذکر کیا ہے (یعنی ناقل سے بعض الفاظ ساقط ہو گئے ہیں) اصل میں وہی واقعہ ہے۔

(فتح الباری ج ۵ ص ۲۳۲)

مزید تفصیل کے لیے عمدۃ القاری ج ۱۱ ص ۲۳۹ ملاحظہ فرمائیں۔

شروع میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ اس کتاب کا مقصد صرف احادیث کو جمع کرنا نہیں ہے بلکہ تراجم الباب پر استدلال کرنا بھی

## استنباط مسائل میں تسامح

ان کے مقصد میں شامل ہے اور بشری تقاضا سے مسائل کے استنباط میں بھی امام بخاری سے غلطیاں واقع ہوئیں ہیں۔ ہم یہاں پر بعض خالی پیش کر کے ان کی نشاندہی کر دیتے ہیں۔

(۱) امام بخاری نے تقنی الحائض المناك كمال الطوان کے عنوان سے ایک باب ذکر کیا ہے اور اس کے تحت تعلیقاً یہ حدیث لائے ہیں:-

كان النبي صلى الله عليه وسلم يدين كرا الله على كل احيانه له .

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ جنسی شخص اور عائضہ عروت قرآن کریم کی تلاوت کر سکتے ہیں حالانکہ یہ بابت شرعاً ممنوع ہے چنانچہ علامہ مینی لکھتے ہیں:-

۱۷۱۰ البخاری باياد هذا وبما ذكر في هذا الباب الاستدال على جواز قراءة الجنب والحائض لان النكاح اعم من ان يكون بالقران او لغيره .

اس حدیث کو لانے سے امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ جنسی شخص اور عائضہ عروت قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں کیونکہ ذکر عام ہے اور قرآن اور غیر قرآن دونوں کو شامل ہے۔

ابو حافظ ابن حجر اس باب کے تحت لکھتے ہیں:-

۱۷۱۰ امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ  
۱۷۱۰ حافظ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ

صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۴  
عمدۃ القاری ج ۳ ص ۲۴۴

ان مرادہ الاستدال علی جو از قرأۃ الحائض  
وانجنب ۛ

(۲) انما شرب الکلب فی الاثا و اس منوان کے تحت امام بخاری نے متعدد احادیث ذکر کی ہیں ایک حدیث یہ ہے:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلاً رأى کلباً  
یأکل الذئبی من العطش فآخذ الرجل خفّاً فجعل  
یغرف له به حتی ادواہ فشکر اللہ له فادخله اللہ الجنة

اس حدیث میں امام بخاری نے ثابت کیا ہے کہ کتے کا جو ٹھپا پاک ہے چنانچہ حافظ ابن حجر کہتے ہیں:-

استدل به المصنف علی طہارة سائر الکلب ۛ  
مصنف نے اس حدیث سے کتے کے جو ٹھپے کی  
طہارت پر استدلال کیا ہے۔

اسی باب میں ایک اور حدیث ذکر کی ہے۔

كانت الکلاب بتول وتقبل وتدبر فی المسجد  
فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم  
یکونوا یرشون من ذالک ۛ

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں یہ ابتدائی دور کی بات ہے جب مسجد میں دروازے نہ تھے اور بعد میں مسجد کی تعمیر و تکمیل  
کا حکم صادر ہوا اور مسجد میں دروازے لگائے گئے تاہم زمین پر اگر پیشاب گر جائے اور دھوپ سے وہ خشک ہو جائے  
تو زمین پاک ہو جاتی ہے اور ان کے نہ دھونے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ زمین کی پاکیزگی کے لیے دھونا ضروری نہیں  
ہے زمین خشک ہونے سے بھی پاک ہو جاتی ہے اور یہی اخاف کا مذہب ہے لیکن امام بخاری نے اس حدیث سے  
کیا ثابت کیا اور کون فقہی مسئلہ مستنبط کیا ہے۔ یہ حافظ بدرالدین عینی سے سنیے فرماتے ہیں:-

احتج به البخاری علی طہارة بول الکلب ۛ  
اس حدیث سے امام بخاری نے کتے کے پیشاب  
کی طہارت پر استدلال کیا ہے۔

ہم نے اپنے اس مقالہ میں امام بخاری کے مسامحات پر جو بحث کی ہے اس سے ہرگز ہمارا یہ مقصد  
نہیں ہے کہ امام بخاری کے مرتبہ اور مقام کو کم کیا جائے بلکہ ہم ان لوگوں کو حقیقت کی طرف لانا چاہتے ہیں

**اعتذار**

۱۔ حافظ ابن حجر مستطانی متون ۸۵۲ ص

۲۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری المتون ۲۵۶ ص

۳۔ حافظ ابن حجر مستطانی متون ۸۵۲ ص

۴۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری متون ۲۵۶ ص

۵۔ حافظ بدرالدین عینی متون ۸۵۵ ص

فتح الباری ج ۱ ص ۲۲۳

صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۹

فتح الباری ج ۱ ص ۲۸۹

صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۹

مدۃ القاری ج ۲ ص ۴۴



جہاں بخاری کا نام انظم سے زیادہ گردانتے ہیں اور جہاں حدیث بخاری کو حرف آخر قرار دیتے ہیں۔  
 احادیث کے پرکھنے میں امام بخاری کا مقام سب سے اونچا ہے۔ چند سائنات سے تعلق نظر کر کوئی بشر اس سے خالی  
 نہیں۔ امام بخاری کی فن حدیث میں انتہائی عظیم شخصیت ہے۔ انہیں امیر المؤمنین فی الحدیث کہنا بجا ہے لیکن اس کے باوجود  
 بشری تقاضا سے ان سے بہر حال کچھ تسامح ہو چکے ہیں۔ جن کی آئمہ نے نشانہ ہی کی ہے۔ مجموعی طور پر صحیح بخاری کو مدون  
 کر کے امام بخاری نے اسلام کی ایک عظیم خدمت سرانجام دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو بے پناہ مقبولیت عطا  
 فرمائی ہے اور امت کی عظیم اکثریت قرآن کریم کے بعد صحیح بخاری کو قرآن کے ساتھ بطور محبت مانتی چلی آ رہی ہے۔ اللہ  
 تبارک و تعالیٰ اس کے مصنف کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں احادیث بخاری کے انوار اور فیوض و برکات سے  
 بہرہ مند فرمائے (آمین)

**ضرورت حدیث** قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی معیشت کے اصول اور مبادی اجمالاً بیان فرمائے ہیں جن کی  
 تفسیر و تشریح بغیر احادیث نبویہ کے ممکن نہیں ہے۔ نیز احکام کی عملی صورت بیان کرنے کے  
 لیے اسوہ رسول کی ضرورت ہے۔ احادیث رسول میں قرآنی احکام کی عملی تصویر مہیا کرتی ہیں، علاوہ ازیں مثلاً صلوة، زکوٰۃ،  
 تیمم حج اور عمرہ یہ محض الفاظ ہیں لغت مولیٰ ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتی جو شرح میں مطلوب ہیں، پس اگر احادیث رسول  
 موجود نہ ہوں تو ہمارے پاس قرآن کریم کے معانی شریعہ متین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔  
 اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور افعال کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد  
**حجیت حدیث** فرماتا ہے:-

- |  |   |
|--|---|
| (۱) اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول -                     | اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔                                    |
| (۲) ما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم<br>عنه فانتهوا - | رسول تم کو جو حکم دیں وہ لے لو اور جس چیز سے<br>روکیں اس سے رک جاؤ۔               |
| (۳) قل ان كنتم تحبون الله<br>فاتبعوني -              | آپ فرمادیجیے کہ تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو<br>میرا پیروی کرو۔                     |
| (۴) لقد كان لكوني رسول الله اسوة<br>حسنة -           | تمہارے اعمال کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم<br>کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔ |

ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی اطاعت کرو آپ کے افعال کی اتباع قیامت تک  
 کے مسلمانوں پر واجب ہے اب سوال یہ ہے کہ بعد کے لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کے افعال کا کس  
 ذریعہ سے علم ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ہمارے لیے نمونہ بنایا ہے پس جب تک حضور کی زندگی  
 ہمارے سامنے نہ ہو ہم اپنی زندگی کو حضور کے اسوہ میں کیسے ڈھال سکیں گے اور جب کہ ہمیں اسوہ رسول پر اطلاع صرف  
 احادیث سے ہی ممکن ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جس طرح صحابہ کے لیے نفس نفیس حضور کی فائز ہدایت تھی

اسی طرح ہمارے لیے حضور کی احادیث ہدایت ہیں اور اگر احادیث رسول کو حضور کی دہی ہوئی ہدایات اور آپ کے نمونہ کے لیے معتبر مانا جائے تو اللہ تعالیٰ کی محبت بندوں پر ناقص رہے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے رشد و ہدایت کے لیے صرف قرآن کو کافی قرار نہیں دیا بلکہ قرآن کے احکام کے ساتھ ساتھ رسول کے احکام کی اطاعت اور اس کے افعال کی اتباع کو بھی لازم قرار دیا ہے اور اس کے اقوال اور افعال کو جاننے کے لیے احادیث کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

احادیث شریفہ کو اگر معتبر نہ مانا جائے تو نہ صرف یہ کہ حضور کی دہی ہوئی ہدایات سے ہم محروم ہوں گے بلکہ قرآن کریم کی دہی ہوئی ہدایات سے بھی ہم مکمل طور پر مستفید نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا لیکن اس کے معانی کا بیان اور اس کے احکام کی تعلیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دی چنانچہ ارشاد فرمایا۔  
 وَاَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ  
 مَا نَزَلَ إِلَيْهِمْ۔

ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن کریم) نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو بیان کریں کہ ان کی طرف کیا احکام نازل کیے گئے ہیں۔  
 وِيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔ اور رسول مسلمانوں کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔

ممکن ہے کوئی شخص یہ کہہ دے کہ آیات کے معانی کا بیان اور کتاب و حکمت کی تعلیم صرف صحابہ کے لیے تھی تو میں اولاً یہ کہوں گا کہ اسلام صرف صحابہ کا نہیں بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں کا دین ہے اس لیے جس ہدایت کی انہیں ضرورت تھی ہمیں بھی ضرورت ہے۔

ثانیاً صحابہ کرام جب اپنی بلندی مقام اور جناب رسالت مآب سے قرب کے باوجود قرآنی احکام کو سمجھنے کے لیے حضور کے بیان اور آپ کی تعلیم کے محتاج تھے تو بعد کے لوگ تو مدبر بہ ادلی اس بیان اور تعلیم کی طرف محتاج ہوں گے۔ ثانیاً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا  
 مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ  
 وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا  
 مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ  
 لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ۔

وہ ذات جس نے اُن پر وہ لوگوں میں انہی میں سے ایک  
 بہت بڑا رسول بھیجا جو ان پر اللہ کی آیات تلاوت کرتا  
 ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت  
 کی تعلیم دیتا ہے جب کہ وہ لوگ پیسے کھٹی گلاہی میں  
 تھے اور بعد کے لوگوں کو جو ابھی پیسوں کے ساتھ لاحق  
 نہیں ہوئے۔

قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی جو تعلیم دی ہے وہ صحابہ کے لیے بھی ہے اور بعد کے لوگوں کے لیے بھی، پس ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کی تعلیم دینا اور آیات کے معانی بیان کرنا جس طرح صحابہ کے لیے تھا اسی طرح قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے بھی ہے اور اگر احادیث کو معتبر نہ مانا جائے تو

بعد کے لوگوں کے لیے حضور کی تعلیم اور ترکیہ کا کس طرح ثبوت ہوگا اور اس آیت کا صدق کیسے ظاہر ہوگا۔

آپ ہی سوچیں اگر حضور نہ تبتلے تو ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ لفظ صلوٰۃ سے یہ ہیئت مخصوصہ مراد ہے موزن کی اذان سے لے کر اہم کے سلام پھیرنے تک نماز اور جماعت کی تفصیل میں کیونکر معلوم ہوتی اس طرح حج اور عمرہ کا بیان احرام کہاں سے اور کس دن باندھنا ہے وقوف عرفہ طواف زیارت و وداع ان تمام احکام کی تفصیل اور تعین قرآن میں کیسے نہیں ملتی، حدیث ہے کہ قرآن میں یہ بھی مذکور نہیں کہ حج کس دن ادا کیا جائے، زکوٰۃ کا صرف لفظ قرآن میں مذکور ہے لیکن کب اور زکوٰۃ کی کسی تفصیل کا قرآن میں بیان نہیں پھر ان کی شرعی ہیئت کدائی جس سے فراغت، واجبات اور آداب کی تیز برقرآن میں کیسے نہیں ملتی۔

قرآن کریم کے بیان کردہ ان تمام احکام کی تفصیل اور تعین صرف حضور سے ملتی ہے عہد رسالت میں صحابہ کو یہ بیان زبان رسالت سے حاصل ہوا اور بعد کے لوگوں کو یہی بیان احادیث نبویہ سے حاصل ہو رہا ہے اور جو شخص ان احادیث کو معتبر نہیں مانتا اس کے پاس قرآن کریم کے محل اور مبہم احکام کی تفصیل اور تعین کے لیے کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح معانی قرآن کے نہیں اور معلوم ہیں اسی طرح آپ بعض احکام کے شارح بھی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ آپ کی اس حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

يُحِلُّ لِمَهْمَا الطَّيِّبَاتِ وَيُعْذِمُ عَلَيْهِمَا  
رَسُولُ اللَّهِ يَأْكُلُ حَبِثًا كَمَا يَأْكُلُ النَّاسُ  
الْخَبَائِثُ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کو حلال اور حرام کیا قرآن میں کہیں ان کا ذکر نہیں ہے۔ ان کا ذکر صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے، حضور نے خضار کرنے والے درندوں اور پرندوں کو حرام کیا، دراز گوش اور حشرات الارض کو حرام کیا اور ہمارے لیے ان احکام کا علم صرف احادیث رسول سے ہی ممکن ہے اور اگر احادیث رسول کو حجت نہ مانا جائے تو حجت و حرمت کے تمام احکام کے لیے شریعت اسلامیہ مشکل نہیں ہوگی۔

قرآن کریم کے نفس معنوں کو سمجھنے کے لیے بھی ہمیں احادیث کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ قرآن مجید کی بعض آیات کا نزول کسی خاص واقعہ سے متعلق ہوتا ہے بعض دفعہ کسی خاص سوال کے سبب سے کوئی آیت نازل ہوتی ہے اور بعض مرتبہ بشرطین یا منافقین کی کسی بات کے رد میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے کبھی کسی آیت میں عہد رسالت میں ہونے والے کسی واقعہ کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور کبھی صحابہ کے کسی عمل پر تنبیہ یا اس کی تائید میں کوئی آیت نازل ہوتی ہے۔ لہذا جب تک اس قسم کی تمام آیات کے پس منظر اور اسباب نزول کا علم نہ ہو ان کا کوئی واضح معنی سمجھ میں نہیں آتا اور اگر قرآن کے لیے احادیث نبویہ کو ایک معتبر کاغذ اور حجت نہ مانا جائے تو قرآن مجید کی بعض آیات ایک چیستان اور معمہ بن کر رہ جائیں گی۔

## تدوین حدیث

عام طور پر منکرین حدیث یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی تدوین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ڈھائی سو سال بعد کی گئی ہے اس لیے کہ کتب احادیث قابل اعتبار نہیں ہیں لیکن ان کا یہ قول سخت مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے کیونکہ احادیث رسول کی حفاظت اور کتابت کے سلسلہ میں عہد رسالت سے لے کر



اتباع جمع تابعین تک پر سے تسلسل اور تواتر سے کام ہوتا رہا ہے اور ڈھائی سو سال کے اس طویل عرصہ کے کسی وقفہ میں بھی اس کام کا انقطاع نہیں ہوا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابہ کرام نے احادیث کو قلمبند کرنا شروع کر دیا تھا، امام بخاری اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ دیا۔ یمن کے ایک شخص (البرشاہ) نے اگر عرض کیا۔ اکتب لی یا رسول اللہ ، میرے سے یہ خطبہ لکھ دیجیے آپ نے حکم دیا اکتبر الابی فلان اس شخص کے سے یہ خطبہ لکھ دو۔

اسی طرح حضرات عبداللہ بن عمرو بن عاص کو احادیث لکھنے کی عام اجازت تھی انہی سے روایت ہے۔

عن عبد الله بن عمر قال كنت اكتب  
كل شيء سمعته من رسول الله صلى الله  
عليه وسلم اريد حفظه فنهتفي وقالوا  
اكتب كل شيء وسمعه رسول الله صلى  
الله عليه وسلم بشر يتكلم في الغضب و  
الرضا فامسكت عن الكتاب فذكرت  
ذلك الى رسول الله صلى الله عليه وسلم  
فاوما باصبعه الى فيه فقال اكتب فوالذي  
نفسى بيده ما يخرج منه الا حق

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں حفاظت کے خیال سے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کُن کبریات لکھ لیتا  
تھا بعض لوگوں نے مجھے منع کیا اور کہا تم حضور سے  
کُن کبریات لکھ لیتے ہو حالانکہ حضور بھی ایک بشر ہیں  
آپ کبھی خوش ہوتے ہیں اور کبھی غلامن، یہ کُن کریں  
نے کھنا چھوڑ دیا جب حضور سے میں نے اس واقعہ  
کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا لکھا کرو، قسم اس ذات کی  
جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس منہ سے حق کے  
سوا اور کچھ نہیں نکلتا۔

حضرت البرہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احادیث لکھنے کا تذکرہ کیا ہے فرماتے ہیں۔

ما من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم  
احدا اكثر حدیثا عنه مني الا ما كان من عبد  
الله بن عمر وفانه كان يكتب ولا اكتب

صحابہ میں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس حضور کی احادیث  
محفوظ نہ تھیں سوا عبداللہ بن عمرو کے کیونکہ وہ احادیث  
کہتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

البروداؤد اور بخاری کی ان روایتوں سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو احادیث قلمبند کیا کرتے تھے رہے  
حضرت البرہرہ رضی اللہ عنہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی وجہ سے ان کا حافظہ بہت تیز ہو گیا تھا اس وجہ سے وہ  
احادیث نہیں کہتے تھے تاہم ان کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کتب اور صحائف کی شکل میں بھی محفوظ تھیں چنانچہ

۱۷ امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲

۱۸ امام سلیمان بن اشعث البروداؤد المتوفی ۲۷۵ھ سن البروداؤد ص ۵۱۴

۱۹ امام محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲

تحدث عند أبي هريرة بعد ذلك فاخذ  
بيدي أبي بيه فارانا كتباً من حديث النبي  
صلى الله عليه وسلم وقال هذا هو مكتوب  
عندي

حضرت ابو ہریرہ کے سامنے ایک حدیث پر کشتگر  
ہوئی تودہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور میں  
احادیث کی کتابیں دکھانیں اور کہا دیکھو وہ حدیث  
میرے پاس لکھی ہوئی ہے۔

کان یصلی الحدیث حتی اذا اکثر علیہ  
الناس سحاء بمجمال من کتب فلقاها  
ثور قال هذه احادیث سمعتها وکتبتها  
عن رسول الله وعرضتها علیہ -  
(تغییر العلم ص ۹۶-۹۵)

کان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ناس  
 من اصحابه وانما معهم وانا اصغر القوم  
 فقال النبي صلى الله عليه وسلم من كذب على  
 متعمدا فليتبوأ مقعده من النار فلما اخرج القوم

میں دوسرے صحابہ کرام کے ساتھ بارگاہ رسالت میں  
 حاضر تھا اور میں ان سب سے عمر میں کم تھا حضور  
 نے فرمایا جو شخص میری عظمت جھوٹ منسوب کرے وہ  
 اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے، جب لوگ باہر نکلے تو



یہ ان سے کہا کہ حضور نے حدیث کے ساتھ  
کتنی شدید وعید فرمائی ہے اور آپ لوگ بھی بکثرت  
احادیث بیان کرتے ہیں یہ سن کر وہ لوگ ہنسے اور  
کہنے لگے جیسے ہم لوگ جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ  
سب ہمارے پاس لکھا ہوا محفوظ ہے۔

قلت کیف تجدون عن رسول الله صلى الله عليه  
وسلم وقد سمعتم ما قالوا لکم تنهکون فی  
الحدیث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
فمن حکموا وقالوا یا ابن اخینا ان کل ما سمعنا  
منه عندنا فی کتاب له

ان احادیث سے یہ ظاہر ہو گیا کہ احادیث کو لکھنے اور محفوظ کرنے کا کام بعد رسالت میں شروع ہو چکا تھا اور صحابہ  
کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کے افعال اور احوال لکھ کر قلمبند کیا کرتے تھے اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا  
کہ بعض احادیث میں لکھنے کی جرمانت آئی ہے وہ بعض مواقع کے ساتھ مخصوص ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
صورتوں میں لکھنے سے منع فرمایا تھا جن میں قرآن اور حدیث کے اشتباہ کا احتمال تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد در صحابہ میں تابعین نے صحابہ کی روایات کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کیا،  
حضرت ابو ہریرہ بن سے پانچ ہزار تین سو چوبیس (۵۳۴) احادیث مروی ہیں انہوں نے بے شمار شاگرد پیدا کیے اور  
ان لوگوں نے ان احادیث کو لکھ کر محفوظ کیا اور یہ سلسلہ روایت آگے بڑھایا، چنانچہ سند داری میں ہے کہ آپ کے شاگردوں  
میں سے بشیر بن فہیک نے آپ کی روایت کو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا، حضرت عبداللہ بن عباس سے ایک ہزار چھ سو ساٹھ  
(۱۶۶۰) احادیث مروی ہیں ان کی روایت کو دوسرے شاگردوں کے علاوہ کرب نے محفوظ کر لیا تھا اور حضرت انس جو کہ  
دو ہزار دوسر چھیالیس (۲۲۸۶) احادیث کے راوی ہیں ان کے بارے میں سند داری میں ہے کہ ان کی روایات  
کو ابان نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا، امام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو دو ہزار دوسو دس (۲۲۱۵) احادیث  
کی روایت کرتی ہیں ان کی احادیث کو عروہ بن الزبیر نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا، حضرت عبداللہ بن عمر جو ایک ہزار چھ سو  
تیس احادیث کی روایت کرتے ہیں، طبقات ابن سعد اور داری میں ہے کہ ان کی روایات کو نافع نے لکھ کر محفوظ کر لیا تھا  
اور حضرت جابر جو ایک ہزار پانچ سو چالیس (۱۵۴۰) احادیث کے راوی ہیں۔ ان کی روایات کو قتادہ بن دعائہ مروی نے  
لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔

مذکورہ طور پر چند مثالیں پیش کی ہیں در نہ صحابہ کرام سے احادیث کا سماع اور روایت کرنے والے تمام حضرات  
احادیث کو ضبط تحریر میں آتے تھے۔ پہلی صدی ہجری کے اخیر تک اسی طرح متفرق طور پر کتابت کے سہارے تدوین  
حدیث کا کام آگے بڑھتا رہا، احادیث کے یہ صحائف اور رشتے کسی نقطہ پر مشترک اور کسی جہت سے مجتمع نہ تھے، بغیر

۱۔ حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الحیتمی المتوفی ۸۰۷ھ مجمع الزوائد (ج ۱ ص ۲-۱۵۱)

طبقات ابن سعد ج ۵ ص ۲۱۶

الکفایت ص ۲۲۹

طبقات ابن سعد ج ۷ ص ۷۲

۲۔ محمد بن سعد کاتب واقفی

۳۔ سلامہ جلال الدین الخوارزمی

۴۔ محمد بن سعد کاتب واقفی

کسی ترتیب کے تابعین کرام نے اپنی اپنی مرویات کو اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ کر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا زمانہ خلافت آیا اور انہوں نے احادیث کو یکجا کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اس کام کے لیے انہوں نے معتد اور مستند علماء کی ایک کمیٹی مقرر کی جن میں ابو بکر بن محمد بن عمرو بن قاسم بن محمد بن ابی بکر اور ابو بکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

عمر بن عبدالعزیز نے مختلف ملاقل سے احادیث کا کھانا ہذا ذخیرہ جمع کیا اور ابن شہاب زہری نے ان احادیث کو ترتیب دیا تہذیب سے منظم اور منضبط کیا۔ احادیث کو جمع اور منظم کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کو سند کے ساتھ بیان کرنے کی ابتداء بھی ابن شہاب زہری نے کی تھی۔ اسی وجہ سے ان کو علم اسناد کا واضع کمبانا ہے۔

احادیث کی ترتیب اور تہذیب کا جو کام ابن شہاب زہری نے شروع کیا تھا، اس کام کو ان کے مایہ ناز تلامذہ برابر آگے بڑھاتے رہے، یہاں تک کہ دوسری صدی کے اخیر میں ان کے ایک نامور شاگرد امام مالک بن انس اسی نے احادیث کو باب وار ترتیب دے کر پہلا مجموعہ حدیث، موطا کے نام سے پیش کر دیا۔

موطا امام مالک کے علاوہ امام اعظم نے اپنی مرویات کو کتاب الآثار کے نام سے پیش کیا جس کو ان کے لائق اور قابل یصد فخر تلامذہ نے الگ الگ روایت کیا ہے۔ ان حضرات کے علاوہ دوسری صدی کے جن دوسرے متعدد بزرگ مصنفین نے جن حدیثیں کتابیں پیش کی ہیں ان میں سے بعض کی کتابیں یہ ہیں: سنن ابوالولید شافعی جامع سفیان ثوری سلمیہ مصنف ابی سلمیہ سلمیہ مصنف ابی سفیان بن عیینہ سلمیہ اور ترمذی صدی کے جن مصنفین نے حدیث کی کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے بعض حضرات کی کتابیں یہ ہیں: کتاب الام للشافعی سلمیہ مسند احمد بن حنبل سلمیہ الجامع الصغیر للبخاری سلمیہ الجامع المسلم سلمیہ سنن ابوداؤد سلمیہ الجامع للترمذی سلمیہ سنن ابن ماجہ سلمیہ۔

مضبوط اور مستحکم حوالہ جات کا مدنی میں ہم نے آپ کے سامنے ہمدردانہ رسالت سے لے کر صحاح ستہ کے مصنفین تک تمدن حدیث کا ایک مربوط جائزہ پیش کر دیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ رسالت سے لے کر اباباق جمع تابعین تک ہر دور میں احادیث کو قلمبند کیا جاتا رہا اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک ہر طرح سے حدیث کی حفاظت کی جاتی رہی نیز ہر دور میں لوگوں نے اپنے زمانہ کے مخصوص تقاضوں اور تصنیف و تالیف کے رجحانات کو سامنے رکھ کر احادیث کی تدوین کی۔ یہاں تک کہ تیسری صدی میں مصنفین صحاح ستہ نے پہلے لوگوں کی غریبوں کو نئے اضافوں کے ساتھ منظم کر کے ایک جامع اسلوب کے ساتھ اپنی تصانیف کو پیش کیا جن کا تفصیلی تعارف اور بصرہ اس کتاب کے آئندہ ابواب میں پیش کیا جا رہا ہے۔ حدیث کی ضرورت حجت اور تدوین پر بحث کرنے کے بعد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حدیث کی تعریف اس کی اقسام و تنوع پر بھی گفتگو کر لی جائے۔

تعریف حدیث: علم حدیث کی دو قسمیں ہیں۔ علم حدیث روایت اور علم حدیث دلالت حدیث از روایت

لے حافظ جلال الدین سیوطی حوالہ ۹۱۱ ص ۷۲

تدریب اللوکی ص ۷۲

۷۲ تقدیم المعزۃ الکتاب المخرج والتعادل ص ۲۰

اس علم کو کہتے ہیں جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال، احوال اور اصناف کی معرفت حاصل ہو۔ اس علم کا موضوع خود حضور کی ذات مقدسہ ہے۔ اور علم حدیث از روئے روایت وہ علم ہے جس سے راوی اور مروی کے حالات بحیثیت مرد اور قبول معلوم ہوں اس علم کا موضوع راوی اور مروی نہیں۔

حدیث کی تعریف کے بعد اس کی بعض منوعی اقسام کی تصریحیں پیش کی جاتی ہیں۔

## اقسام حدیث

مرفوع :- جس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

موقوف :- جس حدیث میں صحابہ کرام کے اقوال، احوال اور تقریرات کا بیان ہو۔

مقطوع :- جس حدیث میں تابعین کے اقوال، افعال اور تقریرات کا بیان ہو۔

متصل :- جس حدیث کی سند سے کوئی راوی ساقط نہ ہو۔

معلق :- جس حدیث کی سند کے شروع سے روایت کو حذف کر دیا جائے خواہ یہ حذف بعض کا ہو یا کل کا۔

مورسل :- جس حدیث کی سند کے اخیر سے راوی کو ساقط کر دیا جائے مثلاً تابعی حضور سے روایت کرے اور صحابی کو چھوڑ دے۔

معضل :- در بیان سند سے دو متوال راویوں کو چھوڑ دیا جائے۔

منقطع بمعنی انحصار :- دو سے زیادہ راویوں کو سند میں ایک جگہ سے یا دو راویوں کو متعدد جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔

مضطرب :- سند یا متن حدیث میں زیادتی، نقصان یا تقدیم و تاخیر کر دی جائے۔

مدرج :- متن حدیث میں راوی اپنا یا غیر کا کلام ملا دے۔

شاذ :- جس میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے (اس کا مقابل محفوظ ہے)

منکرو :- جس روایت میں زیادہ ضعیف راوی کم ضعیف کی مخالفت کرے (اس کا مقابل معروف ہے)

معلل :- جس حدیث میں علت خفیہ قادمہ ہو مثلاً حدیث مرسل کو موصلاً روایت کیا جائے۔

صحیح لذا تھا :- جس حدیث کے تمام راوی متصل، عادل، اہم، ضبط ہوں اور وہ حدیث غیر شاذ اور غیر مضلل ہو۔

صحیح لغیر کا :- جس حدیث میں کمال ضبط کے سراسر صحیح لذا تھا کی تمام صفات ہوں اور ضبط کی کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔

حسن لذا تھا :- جس حدیث میں کمال ضبط کے سراسر صحیح لذا تھا کی تمام صفات ہوں اور یہ کمی تعدد طرق سے پوری نہ ہو۔

حسن لغیر کا :- جس حدیث صحیح لذا تھا کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو لیکن یہ کمی تعدد طرق روایت سے پوری ہو جائے۔

ضعیف :- جس حدیث صحیح لذا تھا کی ایک سے زیادہ صفات سے قاصر ہو اور تعدد طرق سے وہ کمی پوری نہ ہو۔

متروک :- جس حدیث کی سند میں کوئی راوی متبہم یا کذب ہو۔

موضوع :- جس حدیث کی سند میں کوئی ایسا راوی ہو جس سے وضع فی الحدیث ثابت ہو۔

لے حضور کی تقریرات بھی احوال میں شامل ہیں۔ سعیدی غفرلہ۔



غریب :- جس حدیث کی سند کا کوئی راوی سلسلہ سند کے کسی شیخ سے روایت میں منقطع ہو۔  
عزیز :- جس حدیث کے دو راوی ہوں پھر سلسلہ سند کے ہر راوی سے کم از کم دو شخص روایت کرتے ہوں۔  
مشہور :- جو حدیث دو سے زیادہ طرق سے مروی ہو یعنی سلسلہ سند میں کسی شخص سے بھی تین سے کم راوی  
دہوں اور یہ زیادتی حد تو اس سے کم ہو۔

متواتر :- جو حدیث ہر دور میں اتنے کثیر طرق سے مروی ہو کہ ان روایات کا توافق علی الکذب عاۃً محال ہو۔  
اقسام کتب حدیث | کتب حدیث کی انواع اور اقسام کافی زیادہ ہیں یہاں پر بعض ضروری اقسام کو  
بیان کیا جا رہا ہے۔

صحیح :- جس کتاب کے مصنف نے صرف امادیت صحیحہ کا التزام کیا ہو جیسے صحیح بخاری و صحیح مسلم و غیرہ۔  
جامع :- جس کتاب میں اٹھ عنوانوں کے تحت احادیث لائی جائیں اور وہ یہ ہیں۔ سیر، آداب، تفسیر، عقائد،  
فقہ، احکام، اخلاط، مناقب جیسے بخاری اور ترمذی وغیرہ۔

سنن :- جس کتاب میں فقط احکام سے متعلق احادیث ہوں جیسے سنن البداء و سنن  
مسند :- جس کتاب میں ترتیب صحابہ سے امادیت لائی جائیں، جیسے مسند احمد بن حنبل۔

معجم :- جس کتاب میں ترتیب شیوخ سے امادیت لائی جائیں جیسے معجم طبرانی۔

مستخرج :- جس کتاب میں کسی اور کتاب کی احادیث کو ثبات کرنے کے لیے ان احادیث کو مصنف کتاب  
کے شیخ یا شیخ ایشخ کی دیگر اسناد سے وارد کیا جائے۔ جیسے مستخرج لابن نعیم علی البخاری۔

مستدرک :- جس کتاب میں مختلف ابواب کے تحت ان احادیث کو لایا جائے جو ان ابواب میں کسی اور مصنف  
سے روایت ہوں جیسے مالک کی مستدرک علی الصحیحین۔

رسالہ :- جس کتاب میں جامع کے اٹھ عنوانوں میں سے کسی ایک عنوان کے تحت احادیث ہوں جیسے امام احمد کی  
کتاب الزہد و آداب میں اور ابن جریر طبری کی کتاب تفسیر میں۔

جزء :- جس کتاب میں صرف ایک موضوع پر احادیث ہوں جیسے امام بخاری کی جزء القراءة خلف الامام۔

اربعین :- جس کتاب میں چالیس احادیث ہوں جیسے اربعین نوری۔

اصالی :- جس کتاب میں شیخ کے املا کرانے ہوئے فائدہ حدیث ہوں جیسے امالی امام محمد۔

اطراف :- جس کتاب میں حدیث کا صرف وہ حصہ ذکر کیا جائے جو بقیہ پر دلالت کرے اور پھر اس حدیث کے  
تمام طریق اور اسانید بیان کر دیے جائیں یا بعض کتب مخصوصہ کی اسانید بیان کی جائیں۔ جیسے اطراف الکعبۃ الختمہ لابن  
العباس اور اطراف النبی۔

طبقات کتب حدیث :- شاہ ولی اللہ نے کتب حدیث کی صحت، شہرت اور مقبولیت کے اعتبار سے

سہ شعبہ امیر اور مشہوران میں سے ہر قسم کو خبر دادہ کیا جاتا ہے۔

چار طبقے بیان کیے ہیں جن کو ہم تفصیل کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں۔

(۱) پہلا طبقہ ان کتابوں کا ہے جن کی صحت، شہرت اور مقبولیت سب سے زیادہ ہے جیسے صحیح بخاری، صحیح مسلم اور موطا امام مالک۔

(۲) دوسرا طبقہ ان کتابوں کا ہے جو صحت، شہرت اور مقبولیت میں پہلے طبقہ کے قریب ہیں اس طبقہ کی اکثر کتابوں میں اکثر احادیث صحیح اور حسن ہیں بعض ضعیف روایات بھی آگئی ہیں لیکن ان کا ضعف بیان کر دیا گیا ہے۔ جیسے جامع ترمذی سنن ابوداؤد اور سنن نسائی۔

(۳) اس طبقہ میں ان مصنفین کی کتابیں ہیں جو امام بخاری اور مسلم پر مقدم، ان کے معاصر یا ان کے مقابل تھے، حدیث میں ان کی فنی مہارت تو مسلم تھی لیکن ان کی تصانیف میں دوسرے طبقہ کی نسبت ضعیف روایات زیادہ ہیں۔ بلکہ بعض ایسی احادیث بھی ہیں جو مستحکم بالرفع ہیں جیسے مسند شافعی، سنن ابن ماجہ، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن دارمی، سنن دارقطنی، سنن بیہقی اور تصانیف طبرانی۔

(۴) چوتھے طبقہ میں ان متاخرین علماء کی کتابیں ہیں جن کی روایت کردہ احادیث کا تردید اولیٰ میں ثبوت نہیں ملتا۔ اس کے دو ہی مطلب ہیں یا تو متقدمین کو ان احادیث کی اصل نہیں ملی تھی اور یا انہوں نے ان روایات میں کوئی علت خفیہ دیکھ کر ترک کر دیا۔ جیسے طبری، ابو نعیم اور ابن مسعود وغیرہ کی تصانیف۔

**مراتب ارباب حدیث** | مطہر فی مراتب ارباب حدیث کا بیان کیا جاتا ہے۔ طالب :- حدیث کا تعلم۔

شیخ :- حدیث کے معلم کو محدث یا شیخ کہتے ہیں۔

حافظ :- جس شخص کو ایک لاکھ احادیث متناوہ سنداً اور اس کے روایت کے احوال جو حدیثاً محفوظ ہوں۔

حجت :- جس شخص کو تین لاکھ احادیث متناوہ سنداً اور جو حدیثاً محفوظ ہوں۔

حاکم :- جس شخص کو تمام احادیث مرویہ متناوہ سنداً اور جو حدیثاً محفوظ ہوں۔

**حدیث ضعیف کے افراد** | جب حدیث کی سند میں کوئی طعن یا حرج پائی جائے تو وہ حدیث باعتبار سند کے مطعون اور مجروح ہو جاتی ہے۔ مطور سابقہ میں اس کی چند اقسام بیان کی گئی

ہیں مثلاً مضطرب، منقطع، معلول، منکر، متروک، مبہم وغیرہ طعن کی یہ تمام اقسام حدیث ضعیف میں داخل ہیں البتہ ان کے مراتب میں فرق ہوتا ہے اور حدیث متروک یعنی جس کا راوی مبہم یا کذب ہو، باقی اقسام کی نسبت زیادہ شدید ضعف کی حامل ہوتی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث کی سند میں متعدد وجوہ طعن ہوں مثلاً وہ حدیث معلول بھی ہو منکر بھی اور متروک بھی لیکن متعدد وجوہ طعن جمع ہونے کے باوجود بھی وہ حدیث ضعیف ہی رہے گی البتہ جس قدر وجوہ طعن زیادہ ہوں گے اس کا ضعف بڑھتا جائے گا بتلانا یہ مقصود ہے کہ سند میں طعن اور حرج کی زیادتی اس کے وضع اور بطلان کو مستلزم نہیں ہوتی حدیث کو صرف اس وقت موضوع قرار دیا جائے گا جب اس کی سند میں کوئی دضاح لادبی آجائے۔

## غیر صحیح کی تحقیق

بعض دفعہ محدثین حضرات کسی سند کے بارے میں کہتے ہیں لایصح یعنی یہ سند صحیح نہیں ہے اس جملہ سے بعض نادانانہ لوگ یہ منالطہ کھاتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع یا باطل ہے حالانکہ اصطلاح محدثین میں صحیح، غلط یا باطل کا مقابل نہیں ہوتا بلکہ صحیح کے مقابلہ میں صحیح لغیر، حسن لذاتہ، حسن لغیر اور ضعیف یہ سب شامل ہیں۔ اور جب وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے تو اس کا مطلب ہر تلبہ یہ صحیح لذاتہ نہیں ہے اور ایسی صورت میں یہ صحیح لغیر، حسن لذاتہ، یا حسن لغیر ہو سکتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ صحت کی نفی تو منفع کو بھی مستلزم نہیں ہے بلکہ صحت کی نفی سے وضع یا بطلان کا حکم لازم آئے اس بحث کی انیس تحقیق اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی نے رسالہ نیز العین میں بیان فرمائی ہے۔

## متن اور سند میں احکام کا فرق

راوی کی مجروحیت اور وجہ طعن کا تعلق سند سے ہوتا ہے متن حدیث کا حکم دوسرے قرائن کے اعتبار سے کیا جاتا ہے یہ ممکن ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک مضاع راوی بیان کرے پس اس سند کے اعتبار سے تو اس حدیث کو موضوع کہا جائے گا لیکن فی نفسہ وہ حدیث موضوع نہیں کہلائے گی البتہ جب کسی حدیث کی سند میں کوئی مضاع راوی ہو اور اس حدیث کا متن کسی طریقہ سے ثابت نہ ہو تو وہ حدیث مطلقاً موضوع کہلائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ علامہ شمس الدین ذہبی نیز ان الاقل میں بیان فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے عن ابراہیم بن موسیٰ المزوری عن مالک عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما حدیث طلب العلم فریضۃ کو موضوع فرمایا علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے موضوع ہے در نہ نفس حدیث دیگر طرق ضعیفہ سے ثابت ہے۔ اسی طرح تہذیب میں حافظ ابن البر نے حدیث الصلوة بسواک خبر من سبعین صلاۃ - کو باطل کہا ہے لیکن علامہ بخاری فرماتے ہیں کہ یہ حکم بھی اس خاص سند کے اعتبار سے ہے۔ اسی طرح حدیث ضعیف میں بھی ضعف کا حکم باعتبار سند کے ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی صحیح حدیث کو ایک ضعیف راوی بیان کرے اس سند کے اعتبار سے وہ حدیث ضعیف کہلائے گی لیکن متن حدیث کا یہ حکم نہیں ہوگا علامہ نووی فرماتے ہیں۔

ضعیف راوی کی روایات میں صحیح، ضعیف اور باطل ہر قسم کی احادیث مشہور ہوتی ہیں۔ محدثین ان تمام روایات کو کھڑے لیتے ہیں۔ پھر اہل علم ان کو تیز دیتے ہیں اور یہ ان کے لیے آسان ہے اسی دلیل سے سفیان ثوری نے اس وقت استدلال کیا جب ان سے کبھی کی روایات قبول کرنے پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے کہا میں اس کے صدق اور کذب میں تمیز کر لیتا ہوں۔

ان روایات الراوی الضعیف یکون فیہ التحقیق والضعیف والباطل فیکتبون فیہا ثم یمیز اهل الحفظ ولا یقتان بعض ذلک من بعض و ذلک سهل علیہم معرووف عندہم و بهذا احتج الثقیان الثوری حین نعی عن الروایۃ عن الکلبی فقیل لہ انت تروی عنہ فقال انا اعرف صدقہ من کذبہ ۛ



**حدیث موضوع کا حکم** | حدیث موضوع سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی حدیث موضوع کو بغیر بیان وضع کے بیان کرنا جائز ہے۔ ایک حدیث متعدد ضعیف اسناد سے بیان کی جائے تو قوی ہو جاتی ہے لیکن اگر ایک حدیث متعدد موضوع اسانید سے بیان کی جائے تو وہ پھر بھی موضوع رہتی ہے کیونکہ شر کے ساتھ شر ل جائے تو وہ پھر بھی شر ہی رہتا ہے۔

**احادیث سے ثابت ہونے والے امور کی تفصیل** | احادیث سے جو مسائل اور احکام ثابت ہوتے ہیں جن کا تعلق صحت اور حرمت کے ساتھ ہو وہ چار قسم پر ہیں۔ (۱) عقائد قطعیہ جیسے توحید و رسالت اور ربود معاد (۲) عقائد ظنیہ جیسے انبیاء کی ملامت پر فضیلت اور قبر کے احوال عقائد قطعیہ :- ان کے اثبات کے لیے حدیث تواتر ہونی چاہیے۔ عام ازیں کہ قرات لفظی ہو یا منوی۔ عقائد ظنیہ :- ان کے اثبات کے لیے اخبار آحاد کافی ہیں۔

(۳) احکام :- ان کے اثبات کے لیے حدیث صحیح ہونی چاہیے یا کم از کم یہ کہ وہ حدیث حسن وغیرہ سے کم نہ ہو۔ (۴) فضائل و مناقب :- اس باب میں بالاتفاق احادیث ضعیفہ کا بھی اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی فرماتے ہیں :-

انہم قد یرون عنہا احادیث الترفیب و التحذیر و فضائل الاعمال و القصص و احادیث الزہد و مکارم الاخلاق و نحو ذلک مما لا تتعلق بالحلال و الحرام و سائر الاحکام و هذا الضرب من الحدیث یجوز عند اهل الحدیث و غیرہم التاہل فیہ و روایۃ ما یستوی الموضع منه و العمل بہ لان اصول ذلك صحیحة مقربة فی الشیوخ معروفة عند اہلہ علی کل حال فان

علامہ نووی کی اس عبارت سے ظاہر ہو گیا کہ فضائل اور مناقب میں ضعیف روایات کو قبول کیا جاتا ہے اور ان کے مستثنیٰ پر عمل بھی ہوتا ہے البتہ احکام میں منکات کا اعتبار نہیں ہوتا۔ لیکن بعض صورتوں میں امتیاض کے پیش نظر احکام میں بھی ضعیف روایات کا اعتبار کر لیا جاتا ہے۔ چنانچہ علامہ نووی کہتے ہیں :-

قال العلماء من المعذنین و الفقہاء و غیرہم یجوزون دست حب العمل فی الفضائل و الترفیب و التحذیر بالحدیث الضعیف ما لم یکن موضوعاً و اما الاحکام کالحلال و الحرام و البیع و النکاح

حضرات محدثین، فقہاء اور دیگر علماء کرام فرماتے ہیں کہ فضائل اعمال اور ترفیب و تحذیر میں حدیث ضعیف پر عمل کرنا مستحب ہے جب کہ وہ موضوع نہ ہو لیکن حلال اور حرام کے احکام مثلاً بیع، نکاح

وغير ذلک فلا يعمل فیہا الا بالحدیث الصحیح  
او الحسن الا ان یكون فی احتیاطی شیء وکما  
اور حدیث ضعیف بکراہیۃ بعض البیوع  
او الا لکحلۃ فیہ  
اور طلاق وغیرہ میں حدیث صحیح یا حسن کے سوا اور  
کسی پر عمل درست نہیں۔ الباقیہ کہ اس میں احتیاط ہر شک  
بیع یا نکاح کی کراہت میں کوئی حدیث ضعیف  
فارہمہ

**حدیث ضعیف کی تقویت**  
نفائل اعمال اور باب مناقب میں عموماً احادیث ضعیفہ کا اعتبار کیا جاتا ہے  
اس سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر ان بعض قرآن کا ذکر کر دیا  
جائے جن کی بناء پر حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے اور اس کا منفع جاتا رہتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ جب حدیث  
ضعیف متعدد سانیہ سے مروی ہو تو وہ حسن وغیرہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تمام مستند اصول حدیث کی کتابوں میں یہ مسئلہ  
مردم ہے محقق علی الاطلاق امام ابن صمام نے بھی فتح القدیر (ج ۱ ص ۲۴۸ مطبع مصر) میں اس کو وضاحت سے بیان  
فرمایا ہے اور علامہ شعرائی لکھتے ہیں:-

وقد احتج جمہور المحدثین بالحدیث  
الضعیف اذا كثرت طرقہ ولحقوہ بالتصحیح  
تأمرۃ وبالحسن اخذی فیہ  
جب حدیث ضعیف متعدد سانیہ سے مروی ہو تو  
جمہور محدثین اس سے استدلال کرتے ہیں اور اس  
کو گاہ صحیح کے ساتھ اور گاہ حسن کے ساتھ لاحق  
کرتے ہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جب کسی حدیث ضعیف کے موافق مجتہدین میں سے کسی کا قول مل جائے تو اس سے بھی  
حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ علامہ شامی لکھتے ہیں:-

ان المجتہد اذا استدال بحدیث کان  
تصحیحاً لہ کما فی التحدید وغیرہ -  
مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو اس کا  
استدلال بھی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے  
جس طرح تحریر میں امام ابن صمام نے تحقیق فرمائی ہے

تیسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی حدیث ضعیف کے موافق اہل علم میں سے کسی کا قول ہو تو اس سے بھی حدیث کی تقویت  
ہو جاتی ہے۔ چنانچہ امام ترمذی حدیث:- اذا فی احد کو الصلوۃ والا امام علی حال الحدیث کے تحت لکھتے ہیں:- هذا  
حدیث غریب لانعمت احد اسنادہ الاماری عن هذا الوجه العمل على هذا عندنا اهل العلم على قاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں:-  
قال النوری اسنادہ ضعیف نقلہ مہملہ فکان  
علامہ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور

شرح مسلم للنووی علی سلم ج ۱ ص ۲۱	سلہ ابو ذر یاجلی بن خرف ترمذی مترنی ۶۷۶ ص
کتاب الاذکار ص ۶۸۷	سلہ ابو ذر یاجلی بن خرف ترمذی مترنی ۶۷۶ ص
میزان الشریعۃ الجبرلی ج ۱ ص ۲۸	سلہ امام عبد الوہاب الشرنانی
رد المحتار ج ۴ ص ۱	سلہ علامہ ابن عابدین شامی مترنی ۱۲۵۲ ص

الترمذی پرید تقویۃ الحدیث بعمل اہل  
العلوم  
امام ترمذی اہل علم کے عمل سے اس حدیث کی تقویت  
کا ارادہ فرما رہے ہیں۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ بعض اوقات صالحین کے عمل سے بھی حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مسئلۃ الصبح جس روایت سے ثابت ہے وہ حدیث ضعیف ہے اور حاکم اور بیہقی نے اس کی تقویت کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ عبداللہ بن المبارک کے عمل کی وجہ سے یہ حدیث تقویت پائی۔ چنانچہ مولانا عبدالحی کہتے ہیں:-

قال البیہقی کان عبد اللہ بن المبارک  
یصلیہا وتداولہا الصالحون بعضہم عن  
بعض فی ذلک تقویۃ للحدیث المرفوع  
علامہ بیہقی لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک صلاۃ صبح پڑھا کرتے تھے اور بعد کے تمام علماء اس کو ایک دوسرے سے نقل کر کے پڑھتے رہے اس وجہ سے اس حدیث مرفوعہ کی تقویت حاصل ہو گئی۔

اس کے علاوہ تجربہ اور کشف سے بھی حدیث ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری نے اسی بحث میں ابن عربی کے کشف سے ایک حدیث کی تقویت کا واقعہ بیان کیا ہے۔

جب کسی ایک مسئلہ پر متعدد متعارض روایات وارد ہوں تو اس سلسلہ میں تتبع اور تلاش سے جو آئمہ اربعہ کا مسلک معلوم ہو سکا ہے وہ یہ ہے کہ امام اعظم ایسی صورت میں روایات کے درمیان تطبیق دیتے ہیں اور حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ ہر روایت پر کسی نہ کسی صورت میں عمل ہو جائے اور جب تطبیق نہ ہو سکے تو اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اسلام اور اصول روایت کے عہد تر مورام شافعی ایسی شکل میں قوت سند کے لحاظ سے کسی ایک روایت کو لیتے ہیں اور باقی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ امام مالک تمارض کی صورت میں اس روایت کو ترجیح دیتے ہیں جو اہل مدینہ کے تعامل کے موافق ہو اور امام احمد متقدمین کی اکثریت کے لحاظ کرتے ہیں۔

مشہور حفاظ  
سطور ذیل میں ہم چاروں سکول کے مشاہیر حفاظ کے اسامہ پیش کر رہے ہیں۔  
احناف :- حافظ ابو بشر دلالی، حافظ اسحاق بن راصویہ، حافظ ابو جعفر طحاوی، حافظ ابن ابی العوام سعدی، حافظ ابو محمد حارثی، حافظ عبدالباقی، حافظ ابو بکر رازی جصاص، حافظ ابو نصر کلابازی، حافظ ابو محمد سمرقندی، حافظ شمس الدین سرودی، حافظ قطب الدین حلبی، حافظ علاؤ الدین مار دینی، حافظ جمال الدین ذیلی، حافظ علاؤ الدین مغلطائی، حافظ بدیع الدین مینی، حافظ قاسم بن قطلوبغا وغیرہم۔

شوافع :- حافظ دارقطنی، حافظ بیہقی، حافظ خطابی، حافظ عز الدین ابن سلام، حافظ ابن دقیق العید، حافظ



عراقی، حافظ ذہبی، حافظ مزی، حافظ ابن اثیر، حنفی، ابی، اثیم، ابن حجر، عسقلانی، دنیہ، ہم۔  
 مالکیہ، حافظ حسین بن اسماعیل، حافظ رحیل، حافظ ابن عبدالبر، حافظ ابوالولید الباجی، حافظ قاضی ابوبکر العربی  
 حافظ عبدالحق، حافظ قاضی عیاض، حافظ زہری، حافظ ابن رشد، حافظ ابوالقاسم سہیلی، دنیہ، ہم۔  
 حنابلہ، حافظ عبدالحق المقدسی، حافظ ابوالفرج بن الجوزی، حافظ ابن قدامہ، حافظ ابن رجب، دنیہ، ہم۔

مولانا غلام رسول سعید مدظلہ

# فہرست بخاری شریف مترجم، جلد اول

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱	عرض ناشر عرض مترجم حنفیہ آغاز (از علامہ غلام رسول سعیدی صاحب)	۲ ۴ ۶	۸	وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ایمان ہے۔	۱۱۱
	پارہ ۵ ————— ۱		۹	ایمان کی لذت۔	۱۱۲
	۱ — کتاب الوجہ		۱۰	انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔	"
	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رومی کی ابتدا کیسے ہوئی؟	۱۰۱	۱۱	حضور کی ایک بیعت کا ذکر	"
	۲ — کتاب الایمان		۱۲	فقتوں سے بھاگنا دین کا ایک حصہ ہے۔	۱۱۳
۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور وہ قول و فعل ہے نیز درست اہل کتاب ہے۔	"	۱۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا تمہاری نسبت زیادہ علم ہے اور معرفت دل کا فعل ہے۔	"
۳	امور ایمان	۱۰۸	۱۴	جو کفر میں گھومنے کو یوں ناپسند کرے جیسے ناپسند کرتا ہے کہ آگ میں ڈالا جائے۔	"
۴	مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔	"	۱۵	اعمال کے لحاظ سے اہل ایمان کی ایک دوسرے پر فضیلت۔	۱۱۴
۵	افضل اسلام کیا ہے؟	۱۱۱	۱۶	جیسا ایمان کا حصہ ہے۔	"
۶	کھانا کھلانا بھی اسلام ہے۔	"	۱۷	اگر وہ تو یہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔	۱۱۵
۷	یہ بھی ایمان کا ایک حصہ ہے کہ اپنے بھائی کے لیے	"	۱۸	جس نے کہا کہ ایمان مل جائے۔	"
			۱۹	جب حقیقی طور پر اسلام مراد نہ ہو بلکہ قتل ہونے کے خوف سے اسلام کا ڈھوی گیا ہو۔	"
			۲۰	سلام کو پھیلانا اسلام کا ایک حصہ ہے۔	۱۱۶
			۲۱	خاوند کی ناشکری اور یہ کہ ایک کفر دوسرے سے کم تر ہے۔	۱۱۷

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۲۲	گناہ جاہلیت کے کام نہیں اور شرک کے سوا ان کے مرکب کو کافر نہ کہا جائے۔	۱۱۷	۱۲۸	فیضت ہے اللہ اُس کے رسول، ائمہ مسلمین اور عوام کے لیے۔	
۲۳	ایک ظلم دوسرے سے کم ہے۔	۱۱۸			
۲۴	منافق کی علامت	۱۱۹	۱۲۹	علم کی فضیلت	۲۳
۲۵	شب قدر کا قیام ایمان کا ایک حصہ ہے۔	۱۱۹	۱۳۰	جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں مشغول ہو تو اپنی بات پوری کر کے سائل کو جواب دے۔	۲۴
۲۶	جہاد ایمان کا ایک حصہ ہے	۱۲۰	۱۳۱	جو علمی بات کے لیے آواز بلند کرے	۲۵
۲۷	رمضان کا نقل قیام بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔	۱۲۱	۱۳۲	محدث کا حدیثاً، اخلاقاً اور انبیائاً کہنا علمی آزمائش کی غرض سے امام کا اپنے ساتھیوں سے کوئی بات پوچھنا۔	۲۶
۲۸	ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا ایک حصہ ہے۔	۱۲۱	۱۳۳	محدث کے سامنے حدیث پڑھنا اور پیش کرنا	۲۸
۲۹	دین آسان ہے۔	۱۲۲	۱۳۴	اہل علم کا دوسروں کی رائے معلوم کرنے کی غرض سے اپنی کتاب شہروں میں بھیجنا۔	۲۹
۳۰	نہار ایمان کا حصہ ہے۔	۱۲۲	۱۳۵	جو مجلس کے آخری سوسے پر بیٹھے اور جو مجلس میں خالی جگہ دیکھے اور وہاں بیٹھ جائے۔	۵۰
۳۱	آدھی کا بہترین اسلام	۱۲۳	۱۳۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اوقات جس تک بات پہنچے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔	۵۱
۳۲	اللہ کے نزدیک وہ عمل پسندیدہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے۔	۱۲۳	۱۳۷	قول و فعل سے پہلے علم دہکار ہے۔	۵۲
۳۳	ایمان کا زیادہ اور کم ہونا۔	۱۲۴	۱۳۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعظ و نصیحت کرنا موقع کے مطابق ہونا تاکہ وہ اکتانہ جائیں۔	۵۳
۳۴	زکوٰۃ اسلام کا ایک حصہ ہے	۱۲۴	۱۳۹	جو اہل علم کے لیے دن مقرر کرے۔	۵۴
۳۵	جنانے کے چھپے جانے ایمان کا حصہ ہے	۱۲۵	۱۴۰	اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ کرے تو اسے دین کی فتح (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔	۵۵
۳۶	مومن کا ڈرنا کہ مبادا اُس کے اعمال ضائع ہو جائیں اور اُسے پتہ بھی نہ لگے۔	۱۲۶	۱۴۱	علم کی سوجھ بوجھ۔	۵۶
۳۷	حضرت جبریل کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایمان، اسلام، احسان اور عظیم قیامت کے متعلق پوچھنا۔	۱۲۷			
۳۸	ایمان کی خصوصیت	۱۲۸			
۳۹	دین کی خاطر گناہوں سے بچنے کی فضیلت	۱۲۹			
۴۰	خمس ادا کرنا ایمان کا حصہ ہے	۱۳۰			
۴۱	اس کی وضاحت کہ اعمال کا دار و مدار نیت اور خلوص پر ہے	۱۳۱			
۴۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دین	۱۳۲			



باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۵۷	علم و حکمت میں رشک کرنا	۱۳۸	۴۸	جو کوئی بات سُنے اور سمجھ نہ سکے لہذا پھر سُنے یہاں تک کہ سمجھ جائے۔	۱۵۰
۵۸	حضرت موسیٰ کا سمندر کی جانب حضرت خضر کے پاس جانے کا واقعہ۔	۱۳۹	۴۹	ماضی کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچا دے	۱۵۱
۵۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ اے اللہ! میرے کتاب سکھا۔	۱۳۹	۸۰	اُس کا گناہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹا بولے۔	۱۵۲
۶۰	نوح کا سامع کب قابل قبول ہوتا ہے	۱۳۹	۸۱	علمی باتیں لکھنا	۱۵۳
۶۱	علم میں نکلنا	۱۴۰	۸۲	رات کے وقت تعلیم و تذکر	۱۵۴
۶۲	علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت	۱۴۱	۸۳	رات کو علمی مذاکرہ کرنا	۱۵۵
۶۳	علم کا اٹھنا اور جہات کا پھیلنا	۱۴۱	۸۴	علم کو محفوظ کرنا	۱۵۶
۶۴	علم کی فضیلت	۱۴۲	۸۵	علماء کے حضور خاموش رہنا	۱۵۷
۶۵	فتویٰ دینا جب کہ وہ جانور وغیرہ کی بیٹی پر سوار ہو	۱۴۲	۸۶	عالم کے لیے مستحب ہے کہ جب اُس سے پوچھا جائے کہ لوگوں میں زیادہ علم کس کا ہے تو علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دے۔	۱۵۸
۶۶	جبرائیل کے اشارے سے استفتاء کا جواب دے۔	۱۴۵	۸۷	جو کھڑے کھڑے بیٹھے ہوئے عالم سے سوال کرے۔	۱۵۹
۶۷	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وفد عبدالقیس کو ترغیب دینا کہ اپنے ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور پھیلوں کو بتا دیں۔	۱۴۵	۸۸	لنگریاں مارتے وقت مسئلہ پوچھنا	۱۶۰
۶۸	درپیش مسئلہ کے لیے سفر کرنا	۱۴۶	۸۹	ارشاد باری تعالیٰ کہ تم علم نہیں دے گے مگر تم سوڑا	۱۶۱
۶۹	علم کے لیے باری	۱۴۶	۹۰	جس نے بعض جائز چیزوں کو اس لیے چھوڑ دیا کہ بعض کم نفع لڑکے اس سے سخت باتیں مبتلا نہ ہو جائیں۔	۱۶۲
۷۰	نصیحت کرنے اور تعلیم دینے میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر ناراض ہونا۔	۱۴۷	۹۱	جو تعلیم دینے کے لیے بعض کو مخصوص کرے کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے۔	۱۶۳
۷۱	جو امام یا محدث کے حضور انوئے ادب نہ کرے	۱۴۸	۹۲	علم میں شرمانا	۱۶۴
۷۲	جو سمجھانے کے لیے بات کا تین دفعہ اعادہ کرے	۱۴۸	۹۳	جو شرما لے اور دوسرے سے سوال کرنے کے لیے کہے۔	۱۶۵
۷۳	آدمی کا اپنی نوٹری اور گھروالوں کو تعلیم دینا	۱۴۹	۹۴	مبہد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا	۱۶۶
۷۴	امام کا مورتوں کو سمجھانا اور تعلیم دینا	۱۴۹	۹۵	جو مسائل کو اُس کے سوال سے زیادہ جوابات دے۔	۱۶۷
۷۵	علم حدیث کا ذوق و شوق	۱۵۰			
۷۶	علم کیسے اٹھایا جائے گا؟	۱۵۱			
۷۷	کیا مورتوں کو تعلیم دینے کے لیے دن مقرر کیا جائے؟	۱۵۱			

باب	صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون
	۱۶۳	۴- کتاب الوضوء	۱۱۴	۱۶۹	پیشاب کرتے وقت وضو مضمون کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔
۹۶	"	ارشاد ماری تعالیٰ: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھو لو۔	۱۱۵	۱۶۹	دھیلوں سے استنجا کرنا۔
۹۷	"	وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔	۱۱۶	۱۷۰	گوبر سے استنجا کرنا۔
۹۸	"	وضو کی فضیلت اور اعضائے وضو کے چمکنے سے	۱۱۷	۱۷۰	اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا
		بچھ لیا نہ ہونا۔	۱۱۸	۱۷۰	اعضائے وضو کو دو دو بار دھونا
۹۹	۱۶۴	شک کے باعث دوبارہ وضو نہ کرے جب تک یقین نہ ہو۔	۱۱۹	"	اعضائے وضو کو تین تین بار دھونا
۱۰۰	۱۶۴	ہلکا وضو کرنا	۱۲۰	۱۷۱	وضو میں ناک صاف کرنا
۱۰۱	۱۶۵	پوری طرح وضو کرنا	۱۲۱	"	استنجا کے لیے طاق ڈھیلے لینا
۱۰۲	۱۶۵	دونوں ہاتھوں کے ساتھ ایک پلو پانی سے جبر سے کو دھونا۔	۱۲۲	۱۷۱	دونوں پیروں کو دھونا اور ان پر مسح نہ کرنا
۱۰۳	۱۶۶	ہر حالت میں بسم اللہ پڑھنا اور صحبت کرنے سے پہلے بھی۔	۱۲۳	۱۷۲	وضو میں گھٹی کرنا
۱۰۴	۱۶۶	بیت الخلا میں جاتے وقت کیا کہے!	۱۲۴	۱۷۲	ایڑیاں دھونا
۱۰۵	۱۶۶	رفع حاجت کے وقت پانی رکھنا	۱۲۵	"	جوتوں والا دونوں پیروں کو دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے۔
۱۰۶	۱۶۷	تھائے حاجت یا پیشاب کرتے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کہ عمارت یا دیوار کی آڑ ہو۔	۱۲۶	۱۷۴	وضو اور غسل دائیں جانب سے شروع کرنا۔
۱۰۷	۱۶۷	جو دو اینٹوں پر بیٹھ کر رفع حاجت کرے	۱۲۷	۱۷۴	نماز کا وقت ہو جانے پر پانی تلاش کرنا
۱۰۸	۱۶۷	رفع حاجت کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا	۱۲۸	۱۷۴	وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں
۱۰۹	۱۶۸	گھروں میں رفع حاجت کرنا	۱۲۹	۱۷۵	جب گناہ برتن میں منہ ڈال کر پانی پی لے
۱۱۰	۱۶۸	پانی سے استنجا کرنا	۱۳۰	۱۷۵	جو صرف پیشاب اور پاخانہ کے بعد وضو کرنا ضروری سمجھے۔
۱۱۱	۱۶۹	جو طہارت کے وقت اس کے لیے پانی لے جائے۔	۱۳۱	۱۷۷	جو اپنے ساتھی کو وضو کروائے
۱۱۲	۱۶۹	استنجا کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا	۱۳۲	۱۷۷	بغیر وضو قرآن مجید وغیرہ پڑھنا
۱۱۳	۱۶۹	دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت	۱۳۳	۱۷۸	جو وضو نہ کرے مگر غشی کے شدید دورے سے
			۱۳۴	۱۷۸	پورے سر کا مسح کرنا
			۱۳۵	۱۸۰	دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھونا
			۱۳۶	۱۸۰	لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا۔
			۱۳۷	۱۸۱	حنور کے وضو کا پانی برکت والا تھا۔



باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۳۸	جو ایک ہی ٹپو سے گلی کرے اور ناک میں پانی لے	۱۸۱	۱۳۸	اسرینا	
۱۳۹	سر کا مساجد ایک بار ہے	۱۸۲	۱۳۹	کسی قوم کی گڑبی پر پیشاب کرنا	۱۹۱
۱۴۰	مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہوا پانی -	۱۸۲	۱۴۰	خون کو دھونا	۱۹۱
۱۴۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے وضو سے بچا ہوا پانی بے ہوش آدمی پر چھڑکنا -	۱۸۲	۱۴۱	منی کا دھونا اور گھر چنانیزاں چیز کا دھونا جو عورت سے لگ جاتی ہے -	۱۹۲
۱۴۲	لگسی پیالے، لکڑی اور پتھر کے برتنوں سے غسل اور وضو کرنا -	۱۸۲	۱۴۲	جب کوئی منی وغیرہ کو دھوے اور اس کا نشان نہ جائے -	۱۹۲
۱۴۳	لشیت سے وضو کرنا	۱۸۲	۱۴۳	اُونٹ، چوہا یوں اور بکری کا پیشاب اور ان کے پاڑے -	۱۹۲
۱۴۴	ایک لمبا پانی سے وضو کرنا	۱۸۲	۱۴۴	اگر گھی اور پانی میں نجاست گر جائے	۱۹۲
۱۴۵	موزوں پر مس کرنا	۱۸۵	۱۴۵	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا	۱۹۲
۱۴۶	جب کہ پاک پیروں کو موزوں میں داخل کیا ہو	۱۸۵	۱۴۶	اگر نمازی کی پیٹھ پر نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی	۱۹۲
۱۴۷	جو گوشت کھانے اور سوتھینے کے بعد وضو کرے	۱۸۶	۱۴۷	تھوک اور رینٹ وغیرہ کو کپڑے میں لینا	۱۹۵
۱۴۸	جو سوتھنی کر لگی کرے اور وضو نہ کرے	۱۸۶	۱۴۸	نبید اور نشہ لانے والی چیز سے وضو جائز نہیں ہے -	۱۹۶
۱۴۹	کیا دودھ پینے کے بعد گلی کرے!	۱۸۷	۱۴۹	عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا	۱۹۶
۱۵۰	نیمند سے وضو لازم آنا اور جو ایک دو مرتبہ دیکھے اور جھونکا لینے سے وضو لازم نہ سمجھے -	۱۸۷	۱۵۰	مسواک کا بیان	۱۹۶
۱۵۱	حدث کے بغیر وضو کرنا	۱۸۷	۱۵۱	مسواک بڑے کے پُرد کرنا	۱۹۷
۱۵۲	پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں سے ہے -	۱۸۸	۱۵۲	رات کو با وضو سونے کی فضیلت	۱۹۷
۱۵۳	پیشاب کو دھونے کا بیان	۱۸۸	۱۵۳	پارہ ۲	۱۹۹
۱۵۴	غذاب قبر میں ذکر الہی سے کمی ہونا	۱۸۸	۱۵۴	۵ کتاب الغسل	۱۹۹
۱۵۵	حنو اور لوگوں نے امرائی کو چھوڑے رکھا یہاں تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ ہو گیا -	۱۸۹	۱۵۵	غسل سے پہلے وضو کرنا	۱۹۹
۱۵۶	مسجد میں پیشاب پر بیانی بہانا	۱۸۹	۱۵۶	آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا	۱۹۹
۱۵۷	شیر خوار بچوں کا پیشاب	۱۹۰	۱۵۷	ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرنا	۲۰۰
۱۵۸	کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا	۱۹۰			
۱۵۹	اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار کی	۱۹۰			



باب	صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون
۱۷۷	۲۰۰	جولپنے سر پر ترمین دفعہ پانی ڈالے	۱۹۶	۲۰۹	جنبی کا پسینہ اور یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا
۱۷۸	۲۰۱	غسل ایک ہی بار ہے	۱۹۷	۲۰۹	جنبی کا پانا روغیر وہیں جانا
۱۷۹	۲۰۱	جو غسل کرتے وقت جلاب یا خوشبو سے ابتدا کرے	۱۹۸	۲۱۰	جنبی کا غسل کرنے سے پہلے وضو کر کے گھر میں رہنا۔
۱۸۰	۲۰۱	غسل جنابت میں لگی کھنکھ اور ناک میں پانی لینا	۱۹۹	۲۱۰	جنبی کا سو جانا
۱۸۱	۲۰۲	صاف کرنے کے لیے ہاتھ کو مٹی سے رگڑنا	۲۰۰	۲۱۰	جنبی وضو کرے پھر سو جائے
۱۸۲	۲۰۲	کیا دھونے سے پہلے منی اپنا ہاتھ برتن میں ڈال سکتا ہے جب کہ جنابت کے سوا اس کے ہاتھ میں کوئی اور نجاست لگی ہوئی نہ ہو۔	۲۰۱	۲۱۱	جب دونوں تختے مل جائیں
۱۸۳	۲۰۳	جو غسل کے وقت دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے۔	۲۰۲	۲۱۱	عورت کی شرمگاہ سے لگی ہوئی تری کو دھونا
۱۸۴	۲۰۴	دھونے اور وضو کے بعد مکان وقفہ	۲۱۲		۶ کتاب الحيض
۱۸۵	۲۰۴	جب کہ جماع کے بعد جماع کرے اور جو ایک ہی غسل سے اپنی تمام بیویوں کے پاس جائے۔	۲۰۳	۲۱۲	حيض کی ابتدا کیسے ہوئی
۱۸۶	۲۰۴	نہی کو دھونا اور اس سے غسل لازم آنا	۲۰۴	۲۱۲	عائضہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں لکھنی کرنا
۱۸۷	۲۰۴	جو خوشبو لگا کر غسل کرے اور اس کا اثر باقی رہے	۲۰۵	۲۱۳	مرد کا اپنی عائضہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا
۱۸۸	۲۰۵	بالوں میں خلال کرنا اور عید کے ترجمہ کرنے کا یقین	۲۰۶	۲۱۳	جو حیض کو نفاس کہے
۱۸۹	۲۰۵	ہو جانے پر پانی بہا دینا۔	۲۰۷	۲۱۳	عائضہ سے اختلاط کرنا
۱۹۰	۲۰۵	جس نے مالت جنابت میں وضو کیا۔ پھر تمام جسم کو دھوئے لیکن اعضائے وضو کو نہ دھوئے۔	۲۰۸	۲۱۳	عائضہ کا روزے چھوڑنا
۱۹۱	۲۰۶	جب مسجد میں منی ہونا یا آئے تو اسی طرح نکل جائے اور تیمم نہ کرے	۲۰۹	۲۱۵	عائضہ طواف بیت اللہ کے سوا سارے مناسک حج ادا کرے
۱۹۲	۲۰۶	غسل جنابت کے بعد دونوں ہاتھوں کو بھاڑنا	۲۱۰	۲۱۴	استحاضہ
۱۹۳	۲۰۶	جو سر کی داہنی جانب سے غسل کی ابتدا کرے	۲۱۱	۲۱۴	خروج حیض کو دھونا
۱۹۴	۲۰۷	جو تنہائی میں شگاہ نہائے اور دوسرے نے پردہ کیا تو پردہ کرنا افضل ہے۔	۲۱۲	۲۱۴	مستحاضہ کا اعتکاف کرنا
۱۹۵	۲۰۸	لوگوں کے سامنے نہاتے وقت پردہ کرنا	۲۱۳	۲۱۴	کیا عورت اس کپڑے میں نماز پڑھے جس میں حیض آیا تھا؟
	۲۰۸	جب عورت کو اختتام ہو جائے۔	۲۱۴	۲۱۵	غسل حیض کے وقت عورت کا خوشبو لگانا
			۲۱۵	۲۱۵	عورت جب حیض سے پاک ہونے لگے تو اپنا جسم کیسے لے؟ اور مشک آوردہ پھایا لے کر خون کی جگہ پر پھیرنا

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۲۱۶	غسل حیض	۲۱۸	۲۱۸	غسل حیض کے وقت عورت کا گلہسی کرنا	۲۳۴
۲۱۷	غسل حیض کے وقت عورت کا اپنے سر کے بال کھولنا۔	۲۱۸	۲۱۸	غسل حیض کے وقت عورت کا اپنے سر کے بال کھولنا۔	۲۳۸
۲۱۹	ارشاد ربانی اور مختلفہ اور غیر مختلفہ کا مطلب؟	۲۱۹	۲۱۹	ارشاد ربانی اور مختلفہ اور غیر مختلفہ کا مطلب؟	۲۳۹
۲۲۰	عائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟	۲۲۰	۲۲۰	عائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟	۲۴۰
۲۲۱	حیض آنا اور بند ہونا	۲۲۱	۲۲۱	حیض آنا اور بند ہونا	۲۴۱
۲۲۲	عائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے	۲۲۱	۲۲۱	عائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے	۲۴۱
۲۲۳	عائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ لباس حیض میں ہو۔	۲۲۱	۲۲۱	عائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ لباس حیض میں ہو۔	۲۴۱
۲۲۴	جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے	۲۲۲	۲۲۲	جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے	۲۴۲
۲۲۵	عائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعائیں شامل ہونا اور عید گاہ سے الگ رہنا۔	۲۲۲	۲۲۲	عائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعائیں شامل ہونا اور عید گاہ سے الگ رہنا۔	۲۴۲
۲۲۶	جب ایک ماہ میں عورت کو تین بار حیض آجائے	۲۲۳	۲۲۳	جب ایک ماہ میں عورت کو تین بار حیض آجائے	۲۴۳
۲۲۷	ایک ہی کپڑے میں پسٹ کر نماز پڑھنا	۲۲۳	۲۲۳	ایک ہی کپڑے میں پسٹ کر نماز پڑھنا	۲۴۳
۲۲۸	جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسے اپنے کندھوں پر ڈال لے۔	۲۲۳	۲۲۳	جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسے اپنے کندھوں پر ڈال لے۔	۲۴۳
۲۲۸	جب کپڑا تنگ ہو	۲۲۴	۲۲۴	جب کپڑا تنگ ہو	۲۴۴
۲۲۹	شامی بچنے میں نماز پڑھنا	۲۲۴	۲۲۴	شامی بچنے میں نماز پڑھنا	۲۴۴
۲۳۰	نماز میں اور علاوہ ازیں ننگے ہونے کی کراہت	۲۲۴	۲۲۴	نماز میں اور علاوہ ازیں ننگے ہونے کی کراہت	۲۴۴
۲۳۰	خمیس بشلوار، پاجامہ اور قبا سے نماز پڑھنا	۲۲۵	۲۲۵	خمیس بشلوار، پاجامہ اور قبا سے نماز پڑھنا	۲۴۵
۲۳۰	ستر عورت سے کیا بچپائے؟	۲۲۵	۲۲۵	ستر عورت سے کیا بچپائے؟	۲۴۵
۲۳۱	چادر کے بغیر نماز پڑھنا	۲۲۵	۲۲۵	چادر کے بغیر نماز پڑھنا	۲۴۵
۲۳۱	رائ کے بارے میں روایت	۲۲۵	۲۲۵	رائ کے بارے میں روایت	۲۴۵
۲۳۳	عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے	۲۲۶	۲۲۶	عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے	۲۴۶
۲۳۳	جب بیل بوٹوں والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اس کے نقوش دیکھے۔	۲۲۸	۲۲۸	جب بیل بوٹوں والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اس کے نقوش دیکھے۔	۲۴۸
۲۳۳	اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد	۲۲۸	۲۲۸	اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد	۲۴۸
۲۱۶	غسل حیض	۲۱۸	۲۱۸	غسل حیض	۲۱۸
۲۱۷	غسل حیض کے وقت عورت کا گلہسی کرنا	۲۱۸	۲۱۸	غسل حیض کے وقت عورت کا گلہسی کرنا	۲۱۸
۲۱۸	غسل حیض کے وقت عورت کا اپنے سر کے بال کھولنا۔	۲۱۸	۲۱۸	غسل حیض کے وقت عورت کا اپنے سر کے بال کھولنا۔	۲۱۸
۲۱۹	ارشاد ربانی اور مختلفہ اور غیر مختلفہ کا مطلب؟	۲۱۹	۲۱۹	ارشاد ربانی اور مختلفہ اور غیر مختلفہ کا مطلب؟	۲۱۹
۲۲۰	عائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟	۲۲۰	۲۲۰	عائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح باندھے؟	۲۲۰
۲۲۱	حیض آنا اور بند ہونا	۲۲۱	۲۲۱	حیض آنا اور بند ہونا	۲۲۱
۲۲۲	عائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے	۲۲۱	۲۲۱	عائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے	۲۲۱
۲۲۳	عائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ لباس حیض میں ہو۔	۲۲۱	۲۲۱	عائضہ کے ساتھ سونا جب کہ وہ لباس حیض میں ہو۔	۲۲۱
۲۲۴	جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے	۲۲۲	۲۲۲	جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے	۲۲۲
۲۲۵	عائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعائیں شامل ہونا اور عید گاہ سے الگ رہنا۔	۲۲۲	۲۲۲	عائضہ کا عیدین کے وقت مسلمانوں کی دعائیں شامل ہونا اور عید گاہ سے الگ رہنا۔	۲۲۲
۲۲۶	جب ایک ماہ میں عورت کو تین بار حیض آجائے	۲۲۳	۲۲۳	جب ایک ماہ میں عورت کو تین بار حیض آجائے	۲۲۳
۲۲۷	ایک ہی کپڑے میں پسٹ کر نماز پڑھنا	۲۲۳	۲۲۳	ایک ہی کپڑے میں پسٹ کر نماز پڑھنا	۲۲۳
۲۲۸	جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسے اپنے کندھوں پر ڈال لے۔	۲۲۳	۲۲۳	جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اُسے اپنے کندھوں پر ڈال لے۔	۲۲۳
۲۲۸	جب کپڑا تنگ ہو	۲۲۴	۲۲۴	جب کپڑا تنگ ہو	۲۲۴
۲۲۹	شامی بچنے میں نماز پڑھنا	۲۲۴	۲۲۴	شامی بچنے میں نماز پڑھنا	۲۲۴
۲۳۰	نماز میں اور علاوہ ازیں ننگے ہونے کی کراہت	۲۲۴	۲۲۴	نماز میں اور علاوہ ازیں ننگے ہونے کی کراہت	۲۲۴
۲۳۰	خمیس بشلوار، پاجامہ اور قبا سے نماز پڑھنا	۲۲۵	۲۲۵	خمیس بشلوار، پاجامہ اور قبا سے نماز پڑھنا	۲۲۵
۲۳۰	ستر عورت سے کیا بچپائے؟	۲۲۵	۲۲۵	ستر عورت سے کیا بچپائے؟	۲۲۵
۲۳۱	چادر کے بغیر نماز پڑھنا	۲۲۵	۲۲۵	چادر کے بغیر نماز پڑھنا	۲۲۵
۲۳۱	رائ کے بارے میں روایت	۲۲۵	۲۲۵	رائ کے بارے میں روایت	۲۲۵
۲۳۳	عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے	۲۲۶	۲۲۶	عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے	۲۲۶
۲۳۳	جب بیل بوٹوں والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اس کے نقوش دیکھے۔	۲۲۸	۲۲۸	جب بیل بوٹوں والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اس کے نقوش دیکھے۔	۲۲۸
۲۳۳	اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد	۲۲۸	۲۲۸	اگر کپڑے پر صلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد	۲۲۸



صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۵۵	امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی نصیحت کرنا اور قبلہ کا ذکر۔	۲۸۱	۲۲۳	ہو جائے گی؟ حورِ شہمی مجھے میں نماز پڑھے، پھر اُسے اتار دے۔	۲۵۷
۲۵۶	کیا بنی فلاں کی مسجد کہا جائے؟	۲۸۲	۲۲۴	سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا	۲۵۸
۲۵۶	مسجد میں تقسیم کرنا اور خوشے لگانا	۲۸۳	۲۲۴	چھتوں، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا	۲۵۹
۲۵۷	جس کو مسجد میں دعوتِ طعام دی جائے اور جو کسے قبول کرے۔	۲۸۴	۲۲۵	جب نمازی کا کپڑا مسجد سے کے دوران اُس کی بیوی کو لگ جائے۔	۲۶۰
۲۵۷	مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فیصلے کرنا اور طہا کرنا۔	۲۸۵	۲۲۵	چٹائی پر نماز پڑھنا	۲۶۱
۲۵۷	جب گھر میں داخل ہو تو جہاں چاہے نماز پڑھے۔	۲۸۶	۲۲۶	چھوٹا چٹائی پر نماز پڑھنا	۲۶۲
۲۵۷	یہ یا جہاں کا حکم دیا جائے اور کھوج نہ لگائے۔	۲۸۶	۲۲۶	فرش پر نماز پڑھنا	۲۶۳
۲۵۸	گھروں میں مسجد بنانا	۲۸۷	۲۲۷	گرمی کی شدت کے باعث کپڑے پر نماز پڑھنا	۲۶۴
۲۶۱	مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی دائیں جانب سے ابتدا کرنا۔	۲۸۸	۲۲۷	حقوقِ سمیت نماز پڑھنا	۲۶۵
۲۶۱	کیا باہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھود کر ان جگہوں پر مسجد بنائی جائیں؟	۲۸۹	۲۲۷	موزے سے پہلے نماز پڑھنا	۲۶۶
۲۶۲	بکریوں کے بارے میں نماز پڑھنا	۲۹۰	۲۲۷	جب کوئی مسجد پورا نہ کرے	۲۶۷
۲۶۲	اونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا	۲۹۱	۲۲۸	مسجدوں میں بازوؤں کو کھلا رکھے اور پہلوؤں کو علیحدہ رکھے۔	۲۶۸
۲۶۲	جو تھوڑا آگ یا ایسی چیز کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے جس کی پوجا کی جاتی ہو اور اُس کا مقصد رضائے الہی ہو۔	۲۹۲	۲۲۹	قبیلہ رُو ہونے کی تفصیلات	۲۶۹
۲۶۲	قبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت	۲۹۳	۲۳۰	اہلِ مدینہ اور اہلِ شام و مشرق کا قبلہ	۲۷۰
۲۶۲	خسف یا غلاب کی جگہ پر نماز پڑھنا	۲۹۴	۲۵۰	ارشادِ ربّانی کہ مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ	۲۷۱
۲۶۲	گرجے میں نماز پڑھنا	۲۹۵	۲۵۰	قبلہ کی طرف توجہ ہونا خواہ کہیں ہو۔	۲۷۲
۲۶۲	انبیاء کی قبروں پر مسجد بنانا	۲۹۶	۲۵۱	قبلہ کا بیان	۲۷۳
۲۶۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔	۲۹۷	۲۵۲	مسجد سے تھوڑے فاصلے پر صاف کرنا	۲۷۴
۲۶۲	عورت کا مسجد میں سونا	۲۹۸	۲۵۲	مسجد سے رینٹ کو لکڑیوں کے ساتھ صاف کرنا	۲۷۵
۲۶۵	مردوں کا مسجد میں سونا	۲۹۹	۲۵۳	دورانِ نماز دائیں جانب نہ تھوڑے	۲۷۶
			۲۵۴	بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھوڑے چاہیے	۲۷۷
				مسجد میں تھوڑے کا کفارہ	۲۷۸
				مسجد میں بلفم کو دفن کر دینا	۲۷۹
				جب تھوڑے کپڑے کے پلوں میں لینا چاہیے	۲۸۰



باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۲۰۰	سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا	۲۶۶	۲۲۲	مشک کا مسجد میں داخل ہونا	۲۷۵
۲۰۱	جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔	"	۲۲۳	مسجد میں آواز بلند کرنا	۲۷۵
۲۰۲	مسجد میں مدش ہو جانا	"	۲۲۵	مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا	۲۷۶
۲۰۳	مسجد نبوی کی تعمیر	۲۶۷	۲۲۶	مسجد میں چت لیٹنا	۲۷۶
۲۰۴	تعمیر مسجد میں تقاضا کرنا	"	۲۲۷	راستے میں مسجد بنانا	۲۷۷
۲۰۵	بڑھی اور صنعت کار سے منبر اور مسجد کی تیاری میں مدد لینا۔	۲۶۸	۲۲۸	بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا	"
۲۰۶	جو مسجد بنائے۔	۲۶۸	۲۲۹	مسجد وغیرہ میں انگلیوں کا پتھر ٹھکانا	۲۷۸
۲۰۷	جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل تھامے رکھے	"	۲۳۰	وہ مسجد میں جو بدینہ منورہ کے راستوں پر ہیں اور وہ جگہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔	۲۷۹
۲۰۸	مسجد سے گزرنے	۲۶۹	۲۳۱	امام کا سترہ پیچھے والوں کا بھی سترہ ہے	۲۸۱
۲۰۹	مسجد میں شعر پڑھنا	"	۲۳۲	نمازی اور سترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہئے	۲۸۲
۲۱۰	نیزہ بانوں کا مسجد میں لگانا	"	۲۳۳	نیزے کی طرف نماز پڑھنا	"
۲۱۱	مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا ذکر کرنا	۲۷۰	۲۳۴	برہمن کی طرف نماز پڑھنا	"
۲۱۲	مسجد میں تقاضا اور تعاقب کرنا	"	۲۳۵	گمہ وغیرہ میں سترہ کرنا	۲۸۳
۲۱۳	مسجد کی صفائی کرنا نیز جیتھڑے، کوراکرٹ اور تھکے جن لینا۔	۲۷۱	۲۳۶	ستون کی طرف نماز پڑھنا	"
۲۱۴	مسجد میں شراب	"	۲۳۷	جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا	۲۸۴
۲۱۵	مسجد کے لیے خادم رکھنا	"	۲۳۸	حضور کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا	"
۲۱۶	قیدی یا قرض دار مسجد میں باندھ دیا جائے	"	۲۳۹	سواری، اونٹ، درخت اور بالان کی طرف نماز پڑھنا	۲۸۵
۲۱۷	اسلام لاتے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا۔	۲۷۲	"	چارپائی کی طرف نماز پڑھنا	"
۲۱۸	مرضی کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا	"	۲۴۰	نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روک دے	"
۲۱۹	فرد نماز اذان کو مسجد میں لے جانا	"	۲۴۱	نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کا گناہ	۲۸۶
۲۲۰	نور مجسم کا نورانی مجمرہ	۲۷۳	۲۴۲	نماز پڑھتے ہوئے ایک آدمی کا دوسرے کی طرف منہ کرنا۔	"
۲۲۱	مسجد میں بھڑکی اور گزرا گاہ رکھنا	۲۷۳	۲۴۳	سوتے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا	۲۸۷
۲۲۲	کعبہ اور مسجد والے ہیں دروازے رکھنا اور انھیں بند کرنا۔	۲۷۴	۲۴۴	عورت کے سامنے ہوئے ہوئے نفل پڑھنا	"
			۲۴۵	جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی	"

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۲۹۹	نماز عصر قضا ہو جانے کا گناہ	۳۶۴	۲۸۸	جب چھوٹی بچی کو نماز کے دوران اپنی گردن پر اٹھائے رکھے۔	۳۴۷
"	نماز عصر ترک کرنے کا گناہ	۳۶۵			
"	نماز عصر کی فضیلت	۳۶۶	۲۸۸	جب اس بستر کی طرف نماز پڑھے جس میں حائضہ ہو۔	۳۴۸
۳۰۰	جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پائی۔	۳۶۷	"	کیا آدمی سجدے کے وقت اپنی بیوی کو دبا دے تاکہ سجدہ کر سکے۔	۳۴۹
۳۰۱	نماز مغرب کا وقت	۳۶۸	۲۸۹	عورت کا نمازی سے گندگی کو دور کرنا	۳۵۰
۳۰۲	جو مغرب کو عشاء کھانا پسند کرے	۳۶۹			
۳۰۲	عشاء اور عتمہ کا بیان اور جس کے نزدیک وسعت ہے۔	۳۷۰	۲۹۱	پارہ ۵ ————— ۳	
۳۰۳	عشاء کا وقت وہی ہے جب لوگ جمع ہو جائیں، خواہ تاخیر سے۔	۳۷۱		۸۔	
"	نماز عشاء کی فضیلت	۳۷۲			
۳۰۴	عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے۔	۳۷۳	۲۹۱	نماز کے اوقات اور ان کی فضیلت	۳۵۱
۳۰۴	غلبہ کی صورت میں عشاء سے پہلے سونا	۳۷۴	"	ارشادِ قطروندی: اسی کی طرف رجوع کرتے رہو اور اس سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو۔	۳۵۲
۳۰۵	عشاء کا وقت نصف رات تک ہے۔	۳۷۵			
۳۰۵	نماز فجر کی فضیلت	۳۷۶	۲۹۲	نماز قائم کرنے پر بیعت ہونا۔	۳۵۳
۳۰۶	نماز فجر کا وقت	۳۷۷	"	نماز کفارہ ہے۔	۳۵۴
۳۰۷	جس نے نماز فجر کی ایک رکعت پائی	۳۷۸	۲۹۳	وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت	۳۵۵
۳۰۸	جس نے نماز کی ایک رکعت پائی	۳۷۹	"	پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کہ انھیں وقت پر جماعت وغیرہ سے پڑھا جائے	۳۵۶
۳۰۹	فجر کے بعد نماز یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے	۳۸۰	"	نماز کو بے وقت پڑھنا	۳۵۷
۳۰۹	سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔	۳۸۱	۲۹۲	نمازی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے	۳۵۸
۳۰۹	جو نماز پڑھنا مکروہ نہ جانے مگر عصر اور فجر کے بعد۔	۳۸۲	"	سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا	۳۵۹
۳۱۰	عصر کے بعد قضا وغیرہ نماز پڑھنا	۳۸۳	۲۹۵	سفر میں ظہر کو ٹھنڈی کرنا	۳۶۰
۳۱۱	ابرآلود دن میں نماز کی جلدی کرنا	۳۸۴	۲۹۶	ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے۔	۳۶۱
"	وقت گزرنے کے بعد اذان کہنا	۳۸۵	۲۹۷	ظہر کو عصر تک مؤخر کر دینا	۳۶۲
۳۱۲	جس نے وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو باجماعت	۳۸۶	"	عصر کا وقت	۳۶۳

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۳۲۱	اذان و اقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھے	۴۰۷	۳۱۲	نماز پڑھائی۔ جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے	۳۸۷
۳۲۲	جس نے کہا کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان کہے	۴۰۸	"	تھنا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا	۳۸۸
"	مسافر کے لیے اذان و اقامت جب کہ وہ کئی ہوں۔	۴۰۹	۳۱۳	عشاء کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے۔	۳۸۹
۳۲۳	کیا مؤذن اذان میں اِدھر اُدھر منہ پھیرے؟ اور کیا اذان میں کسی طرف دیکھے؟	۴۱۰	"	عشاء کے بعد فقہ اور بھلائی کی باتیں کرنا۔	۳۹۰
۳۲۴	آدھی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز فوت کر دی۔	۴۱۱	۳۱۴	اہل خانہ اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد گفتگو کرنا۔	۳۹۱
"	جو ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔	۴۱۲	۳۱۵	۹۔ کتاب الاذان	
"	اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب کھڑے ہوں؟	۴۱۳	۳۱۵	اذان کی ابتدا	۳۹۲
۳۲۵	نماز کے لیے جلدی سے نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور وقار سے اٹھے۔	۴۱۴	۳۱۶	اذان دو دو دفعہ ہے	۳۹۳
"	کیا ضرورت کے باعث مسجد سے نکل سکتا ہے؟	۴۱۵	"	گھڑات اقامت ایک ایک دفعہ ہیں سوائے قد قیامت الصلوٰۃ کے۔	۳۹۴
"	جب امام کہے کہ اپنی جگہوں پر رہ کر انتظار کرنا	۴۱۶	"	اذان کہنے کی فضیلت	۳۹۵
"	میان تک کہ وہ لوٹے۔	"	"	بلند آواز سے اذان کہنا	۳۹۶
"	کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی۔	۴۱۷	۳۱۷	اذان کی وجہ سے خون ریزی سے مرگ جانا	۳۹۷
۳۲۶	جب امام کو اقامت کے بعد کوئی حاجت پیش آ جائے۔	۴۱۸	"	جب اذان سنے تو کیا کہے؟	۳۹۸
"	اقامت کے وقت باتیں کرنا	۴۱۹	۳۱۸	اذان کے بعد کی دعا	۳۹۹
"	جماعت سے نماز پڑھنے کا وجوب	۴۲۰	۳۱۹	اذان کے لیے قرعہ ڈالنا	۴۰۰
۳۲۷	با جماعت نماز کی فضیلت	۴۲۱	"	اذان کے دوران باتیں کرنا	۴۰۱
۳۲۸	نماز فجر کو با جماعت پڑھنے کی فضیلت	۴۲۲	"	تائینا کا اذان دینا جب کہ اُسے وقت بتانے والا ہو۔	۴۰۲
"	ظہر کو اقول وقت پڑھنے کی فضیلت	۴۲۳	۳۲۰	صبح صادق کے بعد اذان کہنا	۴۰۳
۳۲۹	تقدیم پر ثواب	۴۲۴	"	فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان کہنا	۴۰۴
"	نماز عشاء با جماعت پڑھنے کی فضیلت	۴۲۵	۳۲۱	اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہو؟	۴۰۵
"	دُعا یا اس سے زیادہ جماعت میں۔	۴۲۶	"	جو اقامت کا انتظار کرے۔	۴۰۶



باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۴۲۷	جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے اور مساجد کی فضیلت۔	۳۳۰	۴۲۲	مقتدی کب سجدہ کرے؟	۳۲۲
۴۲۸	اُس کی فضیلت جو صبح و شام مسجد میں جائے۔	۳۳۱	۴۲۳	امام سے پہلے سرائٹھانے کا گناہ	۷
۴۲۹	جب اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہ پڑھیں جائے۔	۳۳۱	۴۲۴	غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت	۷
۴۳۰	جماعت میں شامل ہونے کے لیے مریض کی حد	۳۳۲	۴۲۵	جب امام نے نماز پوری نہ کی اور مقتدیوں نے کر لی۔	۳۲۳
۴۳۱	بارش یا کسی اور وجہ سے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت۔	۳۳۲	۴۲۶	مفتوں اور بدعتی کی امامت	۷
۴۳۲	کیا جو ملغز ہو جائیں امام انھیں نماز پڑھائے اور کیا جو کے روزہ بارش کے باوجود بھی خطبہ دے؟	۳۳۲	۴۲۷	جب وقت نمازی ہوں تو مقتدی امام کے برابر جائیں	۳۲۴
۴۳۳	جب کھانا آجائے اور اقامت کہہ دی جائے	۳۳۳	۴۲۸	جانب کھڑا ہو۔	۷
۴۳۴	جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور کچھ کھا رہا ہو۔	۳۳۵	۴۲۹	جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اُسے دائیں جانب کرے تو دونوں میں سے کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔	۳۲۴
۴۳۵	جو اپنے گھر کے کاموں میں مشغول ہو اور اقامت ہوتے پر نماز کے لیے چلا جائے۔	۳۳۵	۴۳۰	جب امام کی نیت امامت کا نہ ہو لیکن لوگ آجائیں تو ان کی امامت کرے۔	۷
۴۳۶	جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اُس کا ارادہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز اور آپ کا طریقہ سکھانے کا ہو۔	۳۳۶	۴۳۱	جب امام نماز پڑھائے اور کسی کو حاجت ہو تو نماز پڑھ کر ٹھک جائے۔	۳۲۵
۴۳۷	صاحب علم و فضیلت امامت کا زیادہ مستحق ہے۔	۳۳۶	۴۳۲	امام کا قیام میں تخفیف کرنا اور رکوع سجدے پورے کرنا۔	۷
۴۳۸	جو کسی وجہ سے امام کے پہلو میں کھڑا ہو	۳۳۸	۴۳۳	جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے طول دے	۷
۴۳۹	جو لوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آجائے تو بٹے یا نہ بٹے۔ کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟	۳۳۸	۴۳۴	جس نے نماز پڑھ کر اپنے امام کی شکایت کی نماز مختار اور پوری پڑھنا	۳۲۶
۴۴۰	جو لوگ علم قرآن میں برابر ہوں تو بڑا امامت کرے	۳۳۹	۴۳۵	جو بچے کے رونے کی وجہ سے نماز مختار کر دے	۳۲۷
۴۴۱	جب امام لوگوں کے پاس جائے تو ان کی امامت کر سکتا ہے۔	۳۳۹	۴۳۶	نماز پڑھ کر پھر اپنی قوم کی امامت کرے	۳۲۸
۴۴۲	امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے۔	۳۴۰	۴۳۷	جو امام کی اقتدا کرے اور لوگ اُس ماموم کی اقتدا کریں۔	۷
			۴۳۸	جب امام کو شک لاحق ہو تو کیا مقتدیوں کے کہنے پر عمل کرے؟	۳۲۹
			۴۳۹	جب امام نماز میں روئے	۳۳۰

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۳۶۰	نماز میں آسان کی طرف نظر اٹھانا	۴۸۳	۳۵۰	اقامت کے وقت اور اس کے بعد صفوں کو درست کرنا۔	۴۶۲
۳۶۱	نماز میں ادھر ادھر دیکھنا	۴۸۴	۳۵۱	صفیں درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا۔	۴۶۳
۳۶۱	جب کوئی واقعہ پیش آئے یا قبلہ کی طرف تھوکتا ہو	۴۸۵	۳۵۲	پہلی صف	۴۶۴
۳۶۱	کوئی چیز دیکھے تو کیا اس کی طرف توجہ کرے۔	۴۸۶	۳۵۲	صف درست کرنا نماز کی تکمیل سے ہے	۴۶۵
۳۶۱	امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرأت کا وجوب خواہ نماز عصری ہو یا سفری اور جہری ہو یا سرتی۔	۴۸۶	۳۵۲	اس کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے	۴۶۶
۳۶۲	نماز ظہر میں قرأت	۴۸۷	۳۵۲	صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملانا	۴۶۷
۳۶۲	نماز عصر میں قرأت	۴۸۸	۳۵۲	جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام پیچھے سے اُسے دائیں جانب کرے تو اس کی نماز درست ہے۔	۴۶۸
۳۶۲	نماز مغرب میں قرأت	۴۸۹	۳۵۲	عورت تنہا بھی صف ہے	۴۶۹
۳۶۲	نماز مغرب میں جہر	۴۹۰	۳۵۲	مسجد اور امام کے دائیں جانب	۴۷۰
۳۶۲	نماز عشاء میں جہر	۴۹۱	۳۵۲	جب کہ امام اور لوگوں کے درمیان دیوار یا سُسترو ہو	۴۷۱
۳۶۲	عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا	۴۹۲	۳۵۲	رات کی نماز	۴۷۲
۳۶۵	نماز عشاء میں قرأت	۴۹۳	۳۵۲	تکبیر تحریمہ کا وجوب اور نماز کا افتتاح	۴۷۳
۳۶۵	پہلی دو رکعتوں کو لمبی اور آخری دو کو مختصر کرے	۴۹۴	۳۵۵	تکبیر اولیٰ میں افتتاح کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا۔	۴۷۴
۳۶۵	نماز فجر کی قرأت	۴۹۵	۳۵۵	تکبیر کہتے وقت رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھا کر رافع یدین کرنا۔	۴۷۵
۳۶۶	نماز فجر میں جہر سے قرأت کرنا	۴۹۶	۳۵۶	ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائے	۴۷۶
۳۶۷	ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرنا اور آخری آیتیں پڑھنا اور سورت سے پہلی سورت اور سورت کی پہلی آیتیں۔	۴۹۷	۳۵۶	رفع یدین کرنا جب کہ دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو	۴۷۷
۳۶۸	آخری دو رکعتوں میں معرفت سورہ فاتحہ پڑھی جائے	۴۹۸	۳۵۶	نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا	۴۷۸
۳۶۸	جس نے ظہر عصر میں آہستہ قرأت کی	۴۹۹	۳۵۷	نماز میں خشوع	۴۷۹
۳۶۸	جب امام کوئی آیت سنائے	۵۰۰	۳۵۷	تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے	۴۸۰
۳۶۹	پہلی رکعت کو لمبی کرنا	۵۰۱	۳۵۷	حضور کی نماز کا عالم	۴۸۱
۳۶۹	امام کا آواز سے آمین کہنا	۵۰۲	۳۵۸	نماز میں امام کی طرف نگاہیں اٹھانا	۴۸۲
۳۶۹	آمین کہنے کی فضیلت	۵۰۳	۳۵۸		
۳۷۰	مقتدی کا آواز سے آمین کہنا	۵۰۴	۳۵۸		
۳۷۰	جب کہ صف میں بیٹھنے سے پہلے رکوع کرے	۵۰۵	۳۵۸		



صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۳۸۲	پکڑوں میں گرہ لگانا اور باندھنا	۵۲۷	۳۷۰	رکوع میں تکبیر پوری کرنا	۵۰۶
"	بالوں کو درست نہ کرے	۵۲۸	۳۷۱	سجدوں میں تکبیر پوری کرنا	۵۰۷
"	نماز میں اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے	۵۲۹	"	سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کرنا	۵۰۸
"	سجدوں میں تسبیح اُردھ دھارنا	۵۳۰	۳۷۲	رکوع میں ٹخنوں پر ستملیاں رکھنا	۵۰۹
۳۸۳	دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنا	۵۳۱	"	جب کوئی پورا رکوع نہ کرے	۵۱۰
"	سجدوں میں کلائیوں کو نہ بچھائے	۵۳۲	"	رکوع میں پیٹھ برابر کرنا	۵۱۱
۳۸۴	جوناغز کے اندر طاق رکعت میں سیدھا بیٹھے پھر کھڑا ہو۔	۵۳۳	"	پوری طرح رکوع کرنے کی حد اور اس میں اعتدال و اطمینان کا ہونا۔	۵۱۲
"	جب رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو زمین سے کس طرح ٹیک لگائے۔	۵۳۴	۳۷۳	جو رکوع پورا نہ کرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے نماز ڈھرانے کا حکم فرمایا۔	۵۱۳
"	دونوں سجدوں سے اٹھتے وقت تکبیر کہے	۵۳۵	"	رکوع میں دعا کرنا	۵۱۴
۳۸۵	تشہد میں بیٹھنے کا ارادہ	۵۳۶	"	امام اہل حقیت جب رکوع سے سر اٹھائیں تو کیا کہیں؟	۵۱۵
۳۸۶	جس کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے	۵۳۷	"	اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنے کی فضیلت	۵۱۶
"	پہلے قعدہ میں تشہد	۵۳۸	"	قنوت پڑھنا	۵۱۷
۳۸۷	آخری رکعت میں تشہد	۵۳۹	۳۷۵	جب رکوع سے سر اٹھائے تو اطمینان سے کھڑا ہو	۵۱۸
"	سلام سے پہلے دعا کرنا	۵۴۰	"	سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہتا ہوا جھکے	۵۱۹
۳۸۸	تشہد کے بعد چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک واجب نہیں	۵۴۱	۳۷۷	سجدے کی فضیلت	۵۲۰
"	جواہی پیشانی اور ناک کو نماز پوری ہونے سے پہلے نہ پونچھے۔	۵۴۲	۳۷۹	سجدے میں پہلو کھٹکے ہوئے اور پیٹ رانوں سے جُدا ہو۔	۵۲۱
۳۸۹	سلام بھیننا	۵۴۳	"	پیروں کی انگلیاں قبلہ رو رکھنا	۵۲۲
"	سلام اس وقت پھیرے جب امام سلام پھیرے	۵۴۴	"	جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے	۵۲۳
"	جو امام کے سلام کا جواب نہ دے اور نماز میں سلام کرے کو کافی سمجھے۔	۵۴۵	"	سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا	۵۲۴
۳۹۰	نماز کے بعد ذکر کرنا۔	۵۴۶	۳۸۰	ناک پر سجدہ کرنا	۵۲۵
۳۹۱	سلام پھیر کر امام لوگوں کی طرف منہ کرے	۵۴۷	"	کیچڑی ناک پر سجدہ کرنا	۵۲۶
۳۹۲	سلام کے بعد امام کا اپنے منہ پر ٹھہرنا	۵۴۸	۳۸۲	پارہ ————— ۴	
۳۹۳	جو لوگوں کو نماز پڑھائے پھر حاجت یاد آنے پر	۵۴۹			



باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۵۴۹	لوگوں کے درمیان سے جائے۔	۳۹۴	۵۶۸	بارش کے باعث مسجدیں مافرنہ ہونے کی اجازت	۴۰۶
۵۵۰	نماز کے بعد دُعا میں یا اُمین بانب منہ کرنا	"	۵۶۹	جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کین پر واجب ہے!	"
۵۵۱	بس، پیاز اور گندنا کے متعلق احکام	۳۹۵	۵۷۰	جب سورج دھل جائے تو جمعہ کا وقت ہو گیا	۴۰۷
۵۵۲	بچوں کا وضو کرنا	۳۹۷	۵۷۱	جب جمعہ کے روز سخت گرمی ہو	۴۰۸
۵۵۳	عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جانا۔	۳۹۸	۵۷۲	نماز جمعہ کے لیے چلنا	"
۵۵۴	عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا	۳۹۹	۵۷۳	جمعہ کے روز دُعا آدمیوں کے درمیان نہ گئے	۴۰۹
۵۵۵	صبح کی نماز سے عورتوں کا جلد لوٹنا اور ان کا مسجد میں کم ٹھہرنا۔	"	۵۷۴	کوئی آدمی اپنے بھائی کو اٹھا کر اُس کی جگہ پر نہ بیٹھے	"
۵۵۶	عورت کا اپنے خاوند سے مسجد میں جانے کی اجازت مانگنا۔	"	۵۷۵	جمعہ کے روز کی اذان	"
۵۵۷	جمعہ کا فرض ہونا	۴۰۰	۵۷۶	جمعہ کے روز ایک ہی مؤذن ہو	۴۱۰
۵۵۸	جمعہ کے روز غسل کرنے کی فضیلت اور کیا پکے	"	۵۷۷	امام جب منبر پر اذان گئے تو جواب دے	"
۵۵۹	بھی جمعہ میں مافرنہ ہوں اور عورتوں بھی؟	۴۰۱	۵۷۸	اذان کے وقت منبر پر بیٹھنا	"
۵۶۰	جمعہ کے لیے خوشبو لگانا	"	۵۷۹	خطبہ کے وقت اذان کہنا	"
۵۶۱	جمعہ کی فضیلت	۴۰۲	۵۸۰	منبر پر خطبہ دینا	۴۱۱
۵۶۲	جمعہ کے روز غسل کرنا	"	۵۸۱	کھڑے ہو کر خطبہ دینا	۴۱۲
۵۶۳	جمعہ کے لیے تیل لگانا	۴۰۳	۵۸۲	خطبہ کے وقت لوگوں کا امام کی طرف منہ کرنا	"
۵۶۴	عمدہ لباس پہننے جو میسر آئے	"	۵۸۳	جس نے خطبہ میں شنّا کے بعد آمّا بعد کہا	"
۵۶۵	جمعہ کے روز نمازِ فجر میں کیا پڑھا جائے؟	۴۰۴	۵۸۴	جمعہ کے روز دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا	۴۱۵
۵۶۶	دیہات اور شہروں میں جمعہ پڑھنا	"	۵۸۵	خطبہ غور سے سُنا	"
۵۶۷	کیا جو قوتیں اور بچے وغیرہ جمعہ نہ پڑھیں ان پر غسل ہے؟	۴۰۵	۵۸۶	جب امام کسی کو دیکھے کہ خطبہ کے دوران آیا ہے تو اُسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے۔	"
			۵۸۷	جو آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو ہلکی سی دُعا رکعتیں پڑھے۔	۴۱۶
			۵۸۸	خطبہ میں رقیٰ یدین کرنا	"
			۵۸۹	جمعہ کے روز خطبہ میں بارش کے لیے دعا کرنا	"
			۵۹۰	جمعہ کے روز جب امام خطبہ دے تو نمازِ شوش رہنا اور جب کوئی اپنے ساتھی سے کہے کہ نمازِ شوش رہو تو شو حرکت کی۔	۴۱۷

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۵۹۱	دہ ساعت جو صوف جمعہ کے روز میں ہے	۴۱۷	۶۰۸	عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر جانا اور وہ بغیر	۴۲۵
۵۹۲	اگر نماز جمعہ میں کچھ لوگ امام سے جدا ہو جائیں تو امام	"	۶۰۹	اذان و اقامت کے ہوتے۔	"
۵۹۳	اور باقی لوگوں کی نماز جائز ہے۔	"	۶۱۰	خطبہ نماز عید کے بعد ہے	۴۲۶
۵۹۴	نماز جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے نماز پڑھنا	۴۱۸	۶۱۱	عید گاہ اور حرم میں ہتھیار لے جانا مکروہ ہے	"
۵۹۵	ارشاد خداوندی۔ جب نماز پوری ہو جائے تو زمین	"	۶۱۲	نماز عید کے لیے جلدی جانا	۴۲۷
	میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔		۶۱۳	ایام تشریق کے عمل کی فضیلت	"
	نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرنا		۶۱۴	منحاک کے درختوں میں تکبیر کرنا اور جب لگے روزِ عرفات	۴۲۸
				کو جائے۔	
			۶۱۵	نماز عید برہمی کی اثر میں پڑھنا	"
			۶۱۶	عید کے روز امام کے سامنے نیزہ اور برہمی لے	۴۲۹
			۶۱۷	جانا	
			۶۱۸	عورتوں اور حیض والیوں کا عید گاہ کی طرف جانا	"
			۶۱۹	بچوں کا عید گاہ کی طرف نکلنا	"
			۶۲۰	عید کے خطبے میں امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا	"
			۶۲۱	عید گاہ میں جھنڈا نصب کرنا	۴۳۰
			۶۲۲	عید کے روز امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا	"
			۶۲۳	جب عورت کے پاس نماز عید کے لیے دوپٹہ نہ ہو	۴۳۱
			۶۲۴	حائضہ کا عید گاہ سے الگ رہنا	"
			۶۲۵	قرآنی کے روز عید گاہ میں گھر اور ذبح گنا	۴۳۲
			۶۲۶	خطبہ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور جب	"
			۶۲۷	امام سے چلنے کے دوران کسی چیز کے متعلق پوچھا	
			۶۲۸	جائے۔	
			۶۲۹	جو عید کے روز دوسرے راستے سے واپس	۴۳۳
			۶۳۰	لوٹے۔	
			۶۳۱	جب نماز عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ	"
			۶۳۲	لے۔	
			۶۳۳	نماز عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنا۔	۴۳۴
			۶۳۴		
			۶۳۵		
			۶۳۶		
			۶۳۷		
			۶۳۸		
			۶۳۹		
			۶۴۰		
			۶۴۱		
			۶۴۲		
			۶۴۳		
			۶۴۴		
			۶۴۵		
			۶۴۶		
			۶۴۷		
			۶۴۸		
			۶۴۹		
			۶۵۰		
			۶۵۱		
			۶۵۲		
			۶۵۳		
			۶۵۴		
			۶۵۵		
			۶۵۶		
			۶۵۷		
			۶۵۸		
			۶۵۹		
			۶۶۰		
			۶۶۱		
			۶۶۲		
			۶۶۳		
			۶۶۴		
			۶۶۵		
			۶۶۶		
			۶۶۷		
			۶۶۸		
			۶۶۹		
			۶۷۰		
			۶۷۱		
			۶۷۲		
			۶۷۳		
			۶۷۴		
			۶۷۵		
			۶۷۶		
			۶۷۷		
			۶۷۸		
			۶۷۹		
			۶۸۰		
			۶۸۱		
			۶۸۲		
			۶۸۳		
			۶۸۴		
			۶۸۵		
			۶۸۶		
			۶۸۷		
			۶۸۸		
			۶۸۹		
			۶۹۰		
			۶۹۱		
			۶۹۲		
			۶۹۳		
			۶۹۴		
			۶۹۵		
			۶۹۶		
			۶۹۷		
			۶۹۸		
			۶۹۹		
			۷۰۰		
			۷۰۱		
			۷۰۲		
			۷۰۳		
			۷۰۴		
			۷۰۵		
			۷۰۶		
			۷۰۷		
			۷۰۸		
			۷۰۹		
			۷۱۰		
			۷۱۱		
			۷۱۲		
			۷۱۳		
			۷۱۴		
			۷۱۵		
			۷۱۶		
			۷۱۷		
			۷۱۸		
			۷۱۹		
			۷۲۰		
			۷۲۱		
			۷۲۲		
			۷۲۳		
			۷۲۴		
			۷۲۵		
			۷۲۶		
			۷۲۷		
			۷۲۸		
			۷۲۹		
			۷۳۰		
			۷۳۱		
			۷۳۲		
			۷۳۳		
			۷۳۴		
			۷۳۵		
			۷۳۶		
			۷۳۷		
			۷۳۸		
			۷۳۹		
			۷۴۰		
			۷۴۱		
			۷۴۲		
			۷۴۳		
			۷۴۴		
			۷۴۵		
			۷۴۶		
			۷۴۷		
			۷۴۸		
			۷۴۹		
			۷۵۰		
			۷۵۱		
			۷۵۲		
			۷۵۳		
			۷۵۴		
			۷۵۵		
			۷۵۶		
			۷۵۷		
			۷۵۸		
			۷۵۹		
			۷۶۰		
			۷۶۱		
			۷۶۲		
			۷۶۳		
			۷۶۴		
			۷۶۵		
			۷۶۶		
			۷۶۷		
			۷۶۸		
			۷۶۹		
			۷۷۰		
			۷۷۱		
			۷۷۲		
			۷۷۳		
			۷۷۴		
			۷۷۵		
			۷۷۶		
			۷۷۷		
			۷۷۸		
			۷۷۹		
			۷۸۰		
			۷۸۱		
			۷۸۲		
			۷۸۳		
			۷۸۴		
			۷۸۵		
			۷۸۶		
			۷۸۷		
			۷۸۸		
			۷۸۹		
			۷۹۰		
			۷۹۱		
			۷۹۲		
			۷۹۳		
			۷۹۴		
			۷۹۵		
			۷۹۶		
			۷۹۷		
			۷۹۸		
			۷۹۹		
			۸۰۰		
			۸۰۱		
			۸۰۲		
			۸۰۳		
			۸۰۴		
			۸۰۵		
			۸۰۶		
			۸۰۷		
			۸۰۸		
			۸۰۹		
			۸۱۰		
			۸۱۱		
			۸۱۲		
			۸۱۳		
			۸۱۴		
			۸۱۵		
			۸۱۶		
			۸۱۷		
			۸۱۸		
			۸۱۹		
			۸۲۰		
			۸۲۱		
			۸۲۲		
			۸۲۳		
			۸۲۴		
			۸۲۵		
			۸۲۶		
			۸۲۷		
			۸۲۸		
			۸۲۹		
			۸۳۰		
			۸۳۱		
			۸۳۲		
			۸۳۳		
			۸۳۴		
			۸۳۵		
			۸۳۶		
			۸۳۷		
			۸۳۸		
			۸۳۹		
			۸۴۰		
			۸۴۱		
			۸۴۲		
			۸۴۳		
			۸۴۴		
			۸۴۵		
			۸۴۶		
			۸۴۷		
			۸۴۸		
			۸۴۹		
			۸۵۰		
			۸۵۱		
			۸۵۲		
			۸۵۳		
			۸۵۴		
			۸۵۵		
			۸۵۶		
			۸۵۷		
			۸۵۸		
			۸۵۹		
			۸۶۰		
			۸۶۱		
			۸۶۲		
			۸۶۳		
			۸۶۴		
			۸۶۵		
			۸۶۶		
			۸۶۷		
			۸۶۸		
			۸۶۹		
			۸۷۰		
			۸۷۱		
			۸۷۲		
			۸۷۳		
			۸۷۴		
			۸۷۵		
			۸۷۶		
			۸۷۷		
			۸۷۸		
			۸۷۹		
			۸۸۰		
			۸۸۱		
			۸۸۲		
			۸۸۳		
			۸۸۴		
			۸۸۵		
			۸۸۶		
			۸۸۷		
			۸۸۸		
			۸۸۹		
			۸۹۰		
			۸۹۱		
			۸۹۲		
			۸۹۳		
			۸۹۴		
			۸۹۵		
			۸۹۶		
			۸۹۷		
			۸۹۸		
			۸۹۹		
			۹۰۰		
			۹۰۱		
			۹۰۲		
			۹۰۳		
			۹۰۴		
			۹۰۵		
			۹۰۶		
			۹۰۷		
			۹۰۸		
			۹۰۹		
			۹۱۰		
			۹۱۱		
			۹۱۲		
			۹۱۳		
			۹۱۴		
			۹۱۵		
			۹۱۶		
			۹۱۷		
			۹۱۸		
			۹۱۹		
			۹۲۰</		

باب	صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون
					<b>۱۳۔ ابواب الوتر</b>
۶۲۸	۴۲۲	وتر کے متعلق روایات	۶۲۵	۴۲۲	کرنا
۶۲۹	۴۲۴	وتر کے اوقات	۶۲۶	۴۲۵	جمعہ کے روزِ بارش کی دعا کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چادر اٹھانے کے متعلق جو کہا گیا ہے
۶۳۰	۴۲۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وتر کے لیے اہل خانہ کو جگانا۔	۶۲۷	۴۲۶	جب بارش کی دعا کے لیے لوگ امام کو سفارش بنائیں تو وہ اُن کی خواہش کو رد نہ کرے
۶۳۱	۴۲۷	اپنی آخری نماز کو وتر بنانا چاہیے۔	۶۲۸	۴۲۷	جب شرک قحط کے وقت مسلمانوں سے دعا کرنے کی سفارش کریں۔
۶۳۲	۴۲۸	سواری پر وتر پڑھنا	۶۲۹	۴۲۸	نہ بار بارش ہو تو دعا کہتا کہ ہمارے ارد گرد برساتا ہم پر نہ برسا۔
۶۳۳	۴۲۹	سفر میں وتر پڑھنا	۶۳۰	۴۲۹	کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کرنا
۶۳۴	۴۳۰	رکوع سے پہلے اور بعد قنوت پڑھنا	۶۳۱	۴۳۰	نماز استسقاء میں جہر سے قرأت پڑھنا
					<b>۱۴۔ ابواب الاستسقاء</b>
۶۳۵	۴۳۱	استسقاء اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز استسقاء کے لیے نکلنا۔	۶۳۲	۴۳۱	لوگوں کی طرف کس طرح پھیری؟
۶۳۶	۴۳۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ ان پر حضرت یونس کے زمانے جیسی تھوڑی سی سیلاب ہو۔	۶۳۳	۴۳۲	نماز استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔
۶۳۷	۴۳۳	تھوڑی سیلاب میں لوگوں کا امام سے استسقاء کے لیے سوال کرنا۔	۶۳۴	۴۳۳	عید گاہ میں نماز استسقاء پڑھنا
۶۳۸	۴۳۴	استسقاء کے وقت چادر کو اٹھ دینا	۶۳۵	۴۳۴	نماز استسقاء میں قبلہ رو ہونا
۶۳۹	۴۳۵	جب حرام کاموں کی انتہا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعے اپنی مخلوق سے انتقام لیتا ہے۔	۶۳۶	۴۳۵	نماز استسقاء میں لوگوں کا امام کے ساتھ ہاتھوں کو اٹھانا۔
۶۴۰	۴۳۶	بانی مسجد میں نماز استسقاء پڑھنا	۶۳۷	۴۳۶	نماز استسقاء میں امام کا ہاتھوں کو اٹھانا
۶۴۱	۴۳۷	خطبہ جمعہ میں قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر بارش کی دعا کرنا	۶۳۸	۴۳۷	بارش کے وقت کیا کہے؟
۶۴۲	۴۳۸	منہ پر بارش کی دعا کرنا	۶۳۹	۴۳۸	جو بارش میں ٹھہر رہے ہیں یہاں تک کہ دیر سے قحط پھٹنے لگیں۔
۶۴۳	۴۳۹	جس نے نماز جمعہ میں بارش کی دعا کرنا کافی سمجھا	۶۴۰	۴۳۹	جب آمدنی آئے
۶۴۴	۴۴۰	جب بارش کی کثرت سے راستے بند ہو جائیں تو دعا	۶۴۱	۴۴۰	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میری بارش کے ساتھ مدد فرمائی گئی ہے۔
					زر زروں اور فتنوں کے متعلق جو کہا گیا ہے
					ارشاد باری تعالیٰ ہے: تم جھٹلائے جانے کو اپنی روزی بناتے ہو۔



باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۶۹۹	سفر میں نماز مغرب کی تین رکعتیں پڑھے	۴۶۶	۷۰۰	سواری پر نوافل پڑھنا خواہ اس کا منہ کسی طرف ہو	۴۶۷
۷۰۱	سواری پر اشارے سے نماز پڑھنا	۴۶۷	۷۰۲	فرض نماز کے لیے سواری سے اُترنا	۴۶۷
پارہ ۵		۴۶۹	۷۰۳	گھمے بدل نماز پڑھنا	۴۶۹
۷۰۴	جو سفر میں نماز کے بعد اور پہلے نوافل نہ پڑھے	۴۷۰	۷۰۵	جس نے سفر میں نماز کے بعد اور اس سے پہلے	۴۷۰
۷۰۶	سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع کر لینا	۴۷۱	۷۰۷	جب مغرب و عشاء کو جمع کریں تو کیا اذان و	۴۷۱
۷۰۸	اقامت کہی جائے؟	۴۷۱	۷۰۹	سورج ڈھلنے سے پہلے کو پڑھ کرنا ہو تو ظہر کو عصر	۴۷۱
۷۱۰	تک مؤخر کرے۔	۴۷۱	۷۱۱	جب سورج ڈھلنے کے بعد کو پڑھ کرے تو نماز	۴۷۱
۷۱۲	ظہر پڑھ کر سوار ہو۔	۴۷۱	۷۱۳	بیٹھ کر نماز پڑھنا	۴۷۱
۷۱۴	بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا	۴۷۱	۷۱۵	جب بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر پڑھ لے	۴۷۱
۷۱۶	جب بیٹھ کر پڑھے۔ پھر تنگی یا مرض میں کسی محسوس	۴۷۱	۷۱۷	کسے تو باقی نماز کو پوری کرے۔	۴۷۱
۷۱۸	رات کو تہجد پڑھنا	۴۷۱	۷۱۹	رات کے قیام کی فضیلت	۴۷۱
۷۲۰	رات کے قیام میں ایسے سجدے کرنا	۴۷۱	۷۲۱	مریض کا قیام لیٹ کر کرنا	۴۷۱
۷۲۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کی نماز اور	۴۷۱	۷۲۳	عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا	۴۷۱
۷۲۴	نوافل کی ترغیب دینا بغیر واجب قرار دئے۔	۴۷۱	۷۲۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قیام کہ پیروں پر	۴۷۱
۷۲۶	درم آجانا۔	۴۷۱	۷۲۷	جو صبح کے وقت سوئے	۴۷۱
۷۲۸	جس نے سحری کھائی اور نہ سویا یہاں تک کہ صبح	۴۷۱	۷۲۹	کی نماز پڑھی۔	۴۷۱
۷۳۰	رات کی نماز میں طویل قیام کرنا	۴۷۱	۷۳۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی اور نبی کریم	۴۷۱
۷۳۲	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں کتنی نماز پڑھا کرتے	۴۷۱	۷۳۳	تھے؟	۴۷۱
۷۳۴	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کو قیام کرنا اور	۴۷۱	۷۳۵	سونا اور جو رات کے قیام سے منسوب ہوا۔	۴۷۱
۷۳۶	جب رات کو نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدنی پر	۴۷۱	۷۳۷	گرہ لگا دینا۔	۴۷۱
۷۳۸	جو نماز پڑھے بغیر سو جائے تو شیطان اس کے کان	۴۷۱	۷۳۹	میں پیشاب کر دیتا ہے۔	۴۷۱
۷۴۰	رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا	۴۷۱	۷۴۱	جو رات کے پہلے حصے میں سوئے اور آخری	۴۷۱
۷۴۲	میں جاگے۔	۴۷۱	۷۴۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رمضان وغیرہ	۴۷۱
۷۴۴	میں رات کا قیام۔	۴۷۱	۷۴۵	رات دن باوجود رہنے کی فضیلت اور رات	۴۷۱
۷۴۶	دن میں وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے	۴۷۱	۷۴۷	کی فضیلت۔	۴۷۱
۷۴۸	عبادت میں جو شقت اٹھانا مکروہ ہے	۴۷۱	۷۴۹	جو رات کو قیام کرنا ہو تو پھر اسے ترک کر	۴۷۱
۷۵۰	دینا مکروہ ہے۔	۴۷۱	۷۵۱	عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا	۴۷۱

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۶۶۲	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسائی جائے گی۔	۲۴۹	۱۶۔ ابواب سجود القرآن	۲۶۰	
۶۶۳	سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا	۲۵۰	قرآن کریم میں تلاوت کے سجدے اور ان کا کثرت ہونا۔	۲۶۰	
۶۶۴	سورج گرہن کے وقت صدقہ دینا	۲۵۱	سورۃ تنزیل میں سجدہ کا ہونا	۲۶۱	
۶۶۵	سورج گرہن کے وقت اصلوۃ جامعۃ کہہ کر ندا کرنا	۲۵۲	سورۃ ص میں سجدہ کا ہونا	۲۶۱	
۶۶۶	نماز کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا	۲۵۳	سورۃ والنجم کا سجدہ	۲۶۱	
۶۶۷	سورج گرہن کو کسوف کہے یا خسوف؟	۲۵۴	مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے اُس کا کوئی دشمن نہیں۔	۲۶۱	
۶۶۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سورج گرہن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔	۲۵۵	جس نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا	۲۶۱	
۶۶۹	سورج گرہن کے وقت عذاب قبر سے پناہ ملگنا	۲۵۶	سورۃ الشقاق میں سجدہ	۲۶۱	
۶۷۰	نماز کسوف میں لمبے سجدے کرنا	۲۵۷	جب امام آیت سجدہ پڑھے تو لوگوں کی بھیڑ لگ جانا۔	۲۶۱	
۶۷۱	نماز کسوف باجماعت پڑھنا	۲۵۸	جس نے قاری کے سجدے کی وجہ سے سجدہ کیا	۲۶۱	
۶۷۲	مردوں کے ساتھ عورتوں کا نماز کسوف پڑھنا	۲۵۹	جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدہ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا۔	۲۶۱	
۶۷۳	جو سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا پسند کرے۔	۲۶۰	جس نے نمازیں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کیا	۲۶۱	
۶۷۴	مسجد میں نماز کسوف پڑھنا	۲۶۱	جو بھیڑ کے باعث سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ پائے۔	۲۶۱	
۶۷۵	کسی کا موت یا زندگی سے سورج کو گرہن نہیں لگتا	۲۶۲	۱۷۔ ابواب تقصیر الصلوۃ	۲۶۲	
۶۷۶	سورج گرہن کے وقت ذکر کرنا	۲۶۳	قصر کے متعلق حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے	۲۶۲	
۶۷۷	سورج گرہن کے وقت دعا کرنا	۲۶۴	منیٰ میں نماز پڑھنا	۲۶۲	
۶۷۸	امام کا خطبہ کسوف میں آتا بعد کہنا	۲۶۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوران حج کتنے روز قیام فرمایا۔	۲۶۳	
۶۷۹	چاند گرہن میں نماز پڑھنا	۲۶۶	کتنی مسافت پر نماز قصر کرے؟	۲۶۳	
۶۸۰	نماز کسوف میں پہلی رکعت زیادہ لمبی ہو۔	۲۶۷	قصر کرے جب اپنی پستی سے نکل جائے۔	۲۶۳	
۶۸۱	نماز کسوف میں جہری قرأت کرنا۔	۲۶۸			

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۴۹۹	الحمد للہ کہنے کا جواز	۴۸۵	۴۸۵	رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت	۴۳۴
۵۰۰	جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو مخاطب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو۔	۴۸۶	۴۸۶	غجر کی دو رکعتوں کی پابندی کرنا	۴۳۵
۵۰۱	تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے	۴۸۷	۴۸۷	غجر کی دو رکعتوں کے بعد داہنی کر دھ کر پڑھنا	۴۳۶
۵۰۲	جو نماز میں پیچھے کو بیٹھے یا کسی کام کے لیے آگے بڑھے	۴۸۸	۴۸۸	جو دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرے اور نہ لیٹے	۴۳۷
۵۰۳	جب نماز میں ماں اپنے بیٹے کو بلائے	۴۸۹	۴۸۹	نوافل کی دو دو رکعتیں پڑھنے کا بیان	۴۳۸
۵۰۴	نماز میں کنکریاں بٹانا	۴۹۰	۴۹۰	غجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا	۴۳۹
۵۰۵	نماز میں سجدہ کے لیے کپڑا بچھانا	۴۹۱	۴۹۱	غجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے انہیں نوافل کہا۔	۴۴۰
۵۰۶	نماز میں کتنا عمل جائز ہے	۴۹۲	۴۹۲	غجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟	۴۴۱
۵۰۷	جب نماز کے دوران کسی کا جاند بھاگ جائے۔	۴۹۳	۴۹۳	فرض نمازوں کے بعد نوافل	۴۴۲
۵۰۸	نماز میں تھوکانا اور چھونک مارنا جائز ہے	۴۹۴	۴۹۴	جو فرض نمازوں کے بعد نوافل نہ پڑھے	۴۴۳
۵۰۹	جس نے بے خبری سے نماز میں تالی بچائی تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔	۴۹۵	۴۹۵	سفر میں نماز چاشت پڑھنا	۴۴۴
۵۱۰	جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر اور اس نے انتظار کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔	۴۹۶	۴۹۶	جو نماز چاشت نہ پڑھے اور اس میں وسوسہ ملے	۴۴۵
۵۱۱	نماز میں سلام کا جواب نہ دے	۴۹۷	۴۹۷	حالتِ حصر میں نماز چاشت پڑھنا	۴۴۶
۵۱۲	نماز میں کوئی ضرورت پیش آئے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھانا۔	۴۹۸	۴۹۸	نمازِ عصر سے پہلے دو رکعتیں	۴۴۷
۵۱۳	نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا	۴۹۹	۴۹۹	نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھنا	۴۴۸
۵۱۴	نماز میں آدمی کا کسی چیز کو سونچنا	۵۰۰	۵۰۰	نوافل یا جماعت پڑھنا	۴۴۹
۵۱۵	جب نماز کی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کس طرح کرے؟	۵۰۱	۵۰۱	گھر میں نوافل پڑھنا	۵۰۰
۵۱۶	جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں۔	۵۰۲	۵۰۲	کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت	۵۰۱
۵۱۷	جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں جیسے کرے یا ان سے لمبے؟	۵۰۳	۵۰۳	مسجد قبا کا بیان	۵۰۲
۵۱۸	جو سہو کے دو سجدوں کے بعد تشهد نہ پڑھے اور سلام	۵۰۴	۵۰۴	جو ہر ہفتے کو مسجد قبا میں آئے	۵۰۳
			۵۰۵	مسجد قبا میں پیدل اور سوار ہو کر آنا	۵۰۴
			۵۰۶	تبراند اور منبر رسول کے درمیان حصے کی فضیلت	۵۰۵
			۵۰۷	بیت المقدس کی مسجد	۵۰۶
			۵۰۸	نماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر ہاتھ سے مدد لینا	۵۰۷
			۵۰۹	نماز میں جو کلام کرنا منع ہے	۵۰۸
			۵۱۰	نماز میں مردوں کے لیے سُبْحَانَ اللہ اور	۵۰۹



باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۷۷	پھیر دے۔	۷۷	۷۷	جو سہو کے سجدوں کے لیے تکبیر کہے	۷۷
۷۸	جب یاد نہ رہے کہ میں رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ	۷۸	۷۸	کر دو سجدے کرے۔	۷۸
۷۹	فرغ نماز و نوافل میں سجدہ سہو	۷۹	۷۹	جب نماز کے دوران کلام کرے اور ہاتھ سے	۷۹
۸۰	اشارہ کرے اور اُسے گئے	۸۰	۸۰	نماز میں اشارہ کرنا	۸۰
۸۱	۸۔ کتاب الجنائز	۸۱	۸۱	جنائز کے بارے میں	۸۱
۸۲	جنائزوں کے پیچھے جانے کا حکم	۸۲	۸۲	میت کے پاس جانا جب کہ مرنے کے بعد اُسے کفن	۸۲
۸۳	میت کے پاس دیا گیا ہو۔	۸۳	۸۳	میں لپیٹ دیا گیا ہو۔	۸۳
۸۴	کسی کے مرنے کی اُس کے درنا کی طرف سے خبر	۸۴	۸۴	دینا	۸۴
۸۵	جنائز کے اطلاع دینا	۸۵	۸۵	اُس کی نفیست جس کا پچھ فوت ہو جائے اُمہ وہ	۸۵
۸۶	ممبر کرے۔	۸۶	۸۶	قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا	۸۶
۸۷	قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا	۸۷	۸۷	کہ ممبر کرے۔	۸۷
۸۸	آخر میں کا نور ملانا	۸۸	۸۸	عورت کے سر کے بال کھولنا	۸۸
۸۹	میت کو کس طرح لپیٹا جائے؟	۸۹	۸۹	کیا عورت کے بالوں کی تین ٹہنیں بنا دی جائیں؟	۸۹
۹۰	عورت کے بال اُس کے پیچھے کی طرف ڈال دئے	۹۰	۹۰	جائیں	۹۰
۹۱	کفن کے لیے سفید کپڑا	۹۱	۹۱	دو کپڑوں کا کفن	۹۱
۹۲	میت کو خوشبو لگانا	۹۲	۹۲	احرام والے کو کس طرح کنٹنیا باہائے؟	۹۲
۹۳	قیص کا کفن دینا جو سہو ہو یا نہ سہو اور بغیر قیص	۹۳	۹۳	کے کفن دینا۔	۹۳
۹۴	قیص کے بغیر کفن دینا	۹۴	۹۴	عمامہ کے بغیر کفن دینا	۹۴
۹۵	میت کے مال سے کفن دینا	۹۵	۹۵	جب ایک کپڑے کے سوا کچھ میسر نہ ہو	۹۵
۹۶	جب کفن نہ ملے مگر جو سر کو چھپائے یا قدموں کو تو	۹۶	۹۶	سر کو چھپایا جائے۔	۹۶
۹۷	جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں	۹۷	۹۷	کفن تیار رکھا اور آپ نے اُس پر اعتراض نہ کیا۔	۹۷
۹۸	عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانا	۹۸	۹۸	عورت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ دوسرے	۹۸

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۵۲۷	جس نے امام کے پیچھے جنازے پر دو یا تین صفیں بنائیں۔	۸۳۶	۵۲۹	میت پر فرشتوں کا سایہ فگس ہونا	۸۱۷
۵۲۸	نماز جنازہ کے لیے صفیں بنانا	۸۳۷	"	وہ ہم میں سے نہیں جس نے گریبان پھاڑا	۸۱۸
"	جنازے پر مردوں کے ساتھ لڑکوں کی صفیں	۸۳۸	۵۳۰	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن خولہ کا انوس کیا۔	۸۱۹
۵۲۹	نماز جنازہ کا طریقہ	۸۳۹	"	مصیبت کے وقت بال نرچنے سے منع فرمایا گیا ہے	۸۲۰
"	جنازے کے ساتھ جانے کی نفی	۸۴۰	۵۳۱	جو خشاروں کو پیٹے وہ ہم میں سے نہیں	۸۲۱
۵۳۰	جو دفن ہونے تک ٹھہرا رہے	۸۴۱	"	مصیبت کے وقت وادیا کرنے اور دورِ طاہلیت کا طرہ چھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔	۸۲۲
"	لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا نماز جنازہ پڑھنا	۸۴۲	"	جو مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھے کہ اظہارِ غم ہو۔	۸۲۳
"	نماز جنازہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھنا	۸۴۳	"	جو مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ کرے	۸۲۴
۵۴۱	قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہیت	۸۴۴	۵۳۲	میرہ ہے جو صدر پیش آتے وقت جو	۸۲۵
"	نفاس والی کی نماز جنازہ جب کہ وہ حالتِ نفاس میں مرے۔	۸۴۵	"	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ بے شک ہم تیرے غم میں مبتلا ہیں۔	۸۲۶
"	عورت اور مرد کے لیے کہاں کھڑا ہو	۸۴۶	۵۳۳	مریض کے پاس رونا	۸۲۷
۵۴۲	نماز جنازہ کی پارتیکیر میں ہیں	۸۴۷	"	گریہ و زاری کی مانعت اور اس پر زجر و توبیخ کرنا	۸۲۸
۵۴۳	نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا	۸۴۸	۵۳۴	جنازے کے لیے کھڑا ہونا	۸۲۹
"	دفن کرنے کے بعد قبر پر نماز پڑھنا	۸۴۹	"	جب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے؟	۸۳۰
۵۴۴	مردہ جو تون کی آبٹا سنتا ہے۔	۸۵۰	۵۳۵	جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اسے لوگوں کے کندھوں سے اُتار کر رکھ دیا جائے۔ اگر بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے کو کہا جائے۔	۸۳۱
"	جو کسی مقدس جگہ یا اس کے قریب دفن ہونا پسند کرے	۸۵۱	"	جو ہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو۔	۸۳۲
۵۴۵	رات کے وقت دفن کرنا	۸۵۲	"	عورتوں کے علاوہ جنازہ مرد اٹھائیں	۸۳۳
"	قبر پر مسجد تعمیر کرنا	۸۵۳	۵۳۶	جنازہ جلدی لے جانا	۸۳۴
"	عورت کی قبر میں کون داخل ہو	۸۵۴	"	پارپائی پر میت کا کہنا کہ مجھے جلدی لے چلو	۸۳۵
۵۴۶	شہید کی نماز جنازہ	۸۵۵	۵۳۷		
۵۴۷	دو یا تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرنا	۸۵۶			
"	جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا	۸۵۷			
"	لحد میں کون پہلے رکھا جائے اور لحد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایک جانب ہوتی ہے۔	۸۵۸			
۵۴۸	قبر میں اذخراور گھاس استعمال کرنا	۸۵۹			

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۸۶۰	کیا کسی وجہ سے میت قبر یا محلہ سے نکالی جائے؟	۵۴۸	۸۸۰	مردوں کو سب و شتم کرنے کی ممانعت	۵۶۴
۸۶۱	قبر میں محلہ اور شتم بنانا	۵۴۹	۸۸۱	شریر مردوں کا ذکر	۵۶۵
۸۶۲	جب بچہ اسلام قبول کرے اور فوت ہو جائے تو کیا اُس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور کیا بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟	۵۵۲	۸۸۲	زکوٰۃ کا وجوب	۵۶۵
۸۶۳	جب مشرک نے مرتے وقت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا	۵۵۲	۸۸۳	زکوٰۃ دینے پر بیعت کرنا	۵۶۷
۸۶۴	قبر پر ٹہنی کاڑھنا	۵۵۳	۸۸۴	زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ	۵۶۸
۸۶۵	عالم کا قبر کے پاس نصیحت کرنا اور اُس کے ساتھیوں کا اُس کے ارد گرد بیٹھ جانا۔	۵۵۴	۸۸۵	جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کفر نہیں ہے	۵۷۰
۸۶۶	خودکشی کرنے والے کا حکم	۵۵۵	۸۸۶	مال کو راہِ حق میں خرچ کرنا	۵۷۱
۸۶۷	منافقوں پر نماز پڑھنے اور مشرکوں کے ایسے دعائے مغفرت کرنے کی کراہیت۔	۵۵۶	۸۸۷	خیرات میں دکھاوا کرنا	۵۷۲
۸۶۸	لوگوں کا میت کی تعریف کرنا	۵۵۷	۸۸۸	چوری کے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا اور نہیں قبول کیا جائے گا مگر حلال کمائی سے۔	۵۷۳
۸۶۹	غضب قبر کے متعلق روایتیں	۵۵۸	۸۸۹	حلال کمائی سے خیرات کرنا	۵۷۴
۸۷۰	غضب قبر سے پناہ مانگنا	۵۵۹	۸۹۰	رد ہونے سے پہلے صدقہ دینا	۵۷۵
۸۷۱	غیبت اور پیشاب کے باعث غضب قبر ہونا۔	۵۶۰	۸۹۱	آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر	۵۷۶
۸۷۲	میت کو صبح و شام اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے	۵۶۱	۸۹۲	فردت اور صحت میں صدقہ دینے کی فضیلت	۵۷۷
۸۷۳	میت کا چارہ پانی پر کلام کرنا	۵۶۲	۸۹۳	سخاوت کا بیان	۵۷۸
۸۷۴	مسلمانوں کی اولاد کا حکم	۵۶۳	۸۹۴	علانیہ صدقہ دینا	۵۷۹
	پارہ ۶		۸۹۵	چھپا کر صدقہ دینا	۵۸۰
۸۷۵	مشرکوں کی اولاد کا حکم	۵۶۴	۸۹۶	جب بے خبری میں کسی مال دار کو صدقہ دے دیا	۵۸۱
۸۷۶	بعض گناہوں کی سزا	۵۶۵	۸۹۷	جب بیٹے کو صدقہ دے دیا اور اُسے معلوم نہ تھا۔	۵۸۲
۸۷۷	پیر کے روز کی موت	۵۶۶	۸۹۸	دامین ہاتھ سے خیرات کرنا	۵۸۳
۸۷۸	ناگہانی موت کا بیان	۵۶۷	۸۹۹	جو خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود اپنے ہاتھ سے نہ دے۔	۵۸۴
۸۷۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حجت	۵۶۸	۹۰۰	صدقہ وہی ہے کہ مال داری قائم رہے	۵۸۵



باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۹۰۱	دے کر احسان جتنا	۵۷۷	۹۲۰	بکریوں کی زکوٰۃ	۵۸۵
۹۰۲	جو صدقہ دینے میں جلدی کرنے کو پسند کرے	"	۹۲۱	زکوٰۃ میں بڑھی اور محبوب بکری نہیں لی جائے گی	۵۸۶
۹۰۳	صدقہ کی ترغیب دینا اور اس کی سفارش کرنا	۵۷۸	"	اود نہ مگر جب کہ مصدق چاہے۔	"
۹۰۴	استقامت کے اندر صدقہ دینا	"	۹۲۲	زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا	"
۹۰۵	صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے	۵۷۹	۹۲۳	زکوٰۃ میں لوگوں کے مال سے عمدہ مال نہ لیا جائے	"
۹۰۶	جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہوا۔	"	۹۲۴	پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے	۵۸۷
۹۰۷	خادم کا بغیر فساد کے اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دینا۔	۵۸۰	۹۲۵	گائے کی زکوٰۃ	"
۹۰۸	عورت کا ثواب جب کہ وہ فساد کے بغیر اپنے خاندان کے گھر سے صدقہ دے یا کھانا کھلائے۔	"	۹۲۶	رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا	۵۸۸
۹۰۹	اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جس نے دیا اور فساد ڈرا اور اچھی بات کی تصدیق کی۔	۵۸۱	۹۲۷	مسلمان پر اس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے	۵۸۹
۹۱۰	صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال	"	۹۲۸	مسلمان پر اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے	"
۹۱۱	کمائی اور تجارت سے صدقہ دینا	"	۹۲۹	یتیموں کو زکوٰۃ دینا	"
۹۱۲	صدقہ ہر مسلمان پر ہے۔ جو نہ کر سکے تو نیکی کے کام کرے	۵۸۲	۹۳۰	شوہر اور زبیر کفالت بچوں کو زکوٰۃ دینا	۵۹۰
۹۱۳	زکوٰۃ اور صدقہ سے کتنا دیا جائے اور جس نے ایک بکری دی۔	"	۹۳۱	ارشاد خداوندی ہے: اگر دون چھڑانے والوں اور	۵۹۱
۹۱۴	چاندی کی زکوٰۃ	"	"	مستروض لوگوں پر اور راہ خدا میں خرچ کرنا۔	"
۹۱۵	زکوٰۃ میں سامان لینا	۵۸۳	۹۳۲	سوال کرنے سے بچنا	۵۹۲
۹۱۶	دو متفرق مال جیسے نہ کیے جائیں اور دو اکٹھے مال متفرق نہ کیے جائیں۔	"	۹۳۳	جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور لالچ کے بغیر دلائے	۵۹۳
۹۱۷	جب مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے گی۔	۵۸۴	۹۳۴	جو مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے	"
۹۱۸	اوتھ کی زکوٰۃ	"	۹۳۵	ارشاد ماری تعالیٰ ہے: وہ لوگوں سے پسٹ	۵۹۴
۹۱۹	جس پر ایک سالہ اونٹنی لازم آتی ہو لیکن اس کے پاس نہ ہو۔	۵۸۵	"	کر سوال نہیں کرتے۔	"
			۹۳۶	کھجوروں کا اندازہ کرنا	۵۹۶
			۹۳۷	بارانی اور نہری فصل میں عشر ہے	۵۹۷
			۹۳۸	پانچ وقت سے کم میں زکوٰۃ نہیں	"
			۹۳۹	کھجوروں کے توڑتے وقت ان کی زکوٰۃ لینا اور	"
			۵۸۶	کیا زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے بچے لے سکتا ہے؟	"
			۵۸۷	جس نے اپنے بھیل، درخت، زمین یا فصل پیچی اور	۵۹۸
			"	اس پر عشر یا زکوٰۃ واجب تھی۔	"
			۹۴۰	کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے؟ دوسرے کا صدقہ	"
			۹۴۱	خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔	"

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۹۴۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے صدقہ کا حکم؟	۵۹۹	۹۶۲	ارشاد ہادی تعالیٰ ہے، تمہارے پاس لوگ پیدل آئیں گے اور دہلی آرٹیشنوں پر سوار ہو کر کجاوے میں بیٹھ کر حج کرنا	۶۰۶
۹۴۳	ازواج مطہرات کے آزاد کردہ غلاموں کو صدقہ دینا۔	"	۹۶۳	حج مبرور کی فضیلت	۶۰۷
۹۴۴	جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے	۶۰۰	۹۶۴	فرض حج اور عمرہ کے اوقات	"
۹۴۵	ایسوں سے صدقہ لے کر غریبوں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں۔	"	۹۶۵	ارشاد خداوندی ہے کہ زارہ راہ لے لو اور بہترین زارہ راہ توٹی ہے۔	۶۰۸
۹۴۶	امام کا صدقہ دینے والوں کو دعائے خیر دینا	۶۰۱	۹۶۶	اہل مکہ کے لیے حج اور عمرہ کا احرام باندھنے کی جگہ	"
۹۴۷	جوامال سمندر سے نکالا جائے	"	۹۶۷	اہل مدینہ کا میقات اور وہ زوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام باندھیں۔	۶۰۹
۹۴۸	رکاز میں سے عس دینا	۶۰۲	۹۶۸	اہل شام کے احرام باندھنے کی جگہ	"
۹۴۹	ارشاد خداوندی ہے، اور اٹھیں پر کام کرنے والے اور مصدقوں سے امام کے ساتھ حساب لینا	"	۹۶۹	اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ	"
۹۵۰	زکوٰۃ کے اُرتوں اور ان کے مددگار مسافروں کے استعمال میں لانا۔	"	۹۷۰	مواقیات کے علاوہ دیگر ممالک کے لوگ کہاں سے احرام باندھیں۔	۶۱۰
۹۵۱	حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اُرتوں کو داغنا	۶۰۳	۹۷۱	اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ	"
۹۵۲	صدقہ فطر کا فرض ہونا	"	۹۷۲	اہل عراق کا میقات ذات بريق ہے	"
۹۵۳	صدقہ فطر غلام وغیرہ ہر مسلمان پر ہے	"	۹۷۳	زوالحلیفہ میں نماز پڑھنا	"
۹۵۴	صدقہ فطر ایک صاع جو ہیں	۶۰۴	۹۷۴	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شجرہ کے راستے سے گزرنا۔	۶۱۱
۹۵۵	صدقہ فطر میں ایک صاع کھانا ہے	"	۹۷۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے۔	"
۹۵۶	صدقہ فطر کی ایک صاع کھجوریں نہیں	"	۹۷۶	کپڑے میں خوشبو لگی ہو تو تین مرتبہ دھونا	"
۹۵۷	ایک صاع گنش	"	۹۷۷	احرام کے وقت خوشبو لگانا اور احرام باندھتے وقت کیسے کپڑے پہنے نیز کنگھی کرنا اور تیل لگانا۔	۶۱۲
۹۵۸	صدقہ فطر نماز عید سے پہلے دینا	۶۰۵	۹۷۸	جوابوں کو جا کر احرام باندھیں	۶۱۳
۹۵۹	صدقہ فطر آزاد اور غلام سب پر ہے	"	۹۷۹	مسجد زوالحلیفہ کے نزدیک تلبیہ کہنا	"
۹۶۰	صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے پر ہے	"	۹۸۰	احرام ڈالا کیسے کپڑے پہنے؟	"
۲۰۔ کتاب المناسک		۶۰۶	۹۸۱		۶۰۶
۹۶۱	حج کا وجوب اور اس کی فضیلت	۶۰۶			



صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۶۲۴	مکہ مکرمہ میں کس طرف سے داخل ہو	۱۰۰۰	۶۱۳	جمع میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا	۹۸۲
"	مکہ مکرمہ میں کس طرف سے نکلے	۱۰۰۱	۶۱۴	احرام والا چادر اور ازار وغیرہ کیا کپڑے پہن سکتا ہے؟	۹۸۳
۶۲۵	مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اس کی تعمیر	۱۰۰۲	"	جو صبح تک زوالہ جلیفہ میں رات گزارے	۹۸۴
۶۲۶	حرم کی فضیلت	۱۰۰۳	"	بنیک بکتے وقت آواز اونچی کرنا	۹۸۵
۶۲۸	مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور خید و فروخت نیز غاص مگر پر مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں۔	۱۰۰۴	"	بنیک کہنا	۹۸۶
"	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں نزول اجمال۔	۱۰۰۵	"	احرام باندھنا اور سوار ہونے سے پہلے تحمید تبسح اور تکبیر کہنا	۹۸۷
۶۲۹	ارشاد باری تعالیٰ ہے: جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب! اس گھر کو اس والی بنا دے۔	۱۰۰۶	۶۱۶	جوں رت تلبیہ کہے جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے۔	۹۸۸
"	ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ نے کعبہ کو حرمت والا گھر اور لوگوں کے گزارے کا ذریعہ بنایا ہے۔	۱۰۰۷	"	قبیلہ رند ہو کر احرام باندھنا	۹۸۹
۶۳۰	کعبہ پر غلات چڑھانا	۱۰۰۸	۶۱۷	وادی میں اترتے وقت تلبیہ کہنا	۹۹۰
"	کعبہ کو گرانا	۱۰۰۹	"	حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں؟	۹۹۱
"	حجر اسود کے بارے میں	۱۰۱۰	۶۱۸	جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا۔	۹۹۲
۶۳۱	خانہ کعبہ کو مندر کے بیت اللہ کی جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔	۱۰۱۱	"	ارشاد خداوندی ہے کہ حج کے سرور ہمیں	۹۹۳
"	کعبہ میں نماز پڑھنا	۱۰۱۲	۶۱۹	ہیں	
"	جو کعبہ میں داخل نہ ہو	۱۰۱۳	"	جمع میں تمتع، قرآن اور افراد	۹۹۴
۶۳۲	جو اطراف کعبہ میں تکبیر کہے	۱۰۱۴	۶۲۰	جو بیخ کا نام لے کر تلبیہ کہے	۹۹۵
"	رمل کی ابتدا کیسے ہوئی تھی؟	۱۰۱۵	۶۲۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں	۹۹۶
"	جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجر اسود کو بوسہ دے اور زمین رنہ رمل کرے۔	۱۰۱۶	"	نستیع کرنا	
۶۳۳	رج اور عمرہ میں رمل کرنا	۱۰۱۷	۶۲۳	ارشاد خداوندی ہے: یہ اسی کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے قریب نہ رہتے ہوں۔	۹۹۷
"	لکڑی کے ذریعے حجر اسود کو بوسہ دینا	۱۰۱۸	"	مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا	۹۹۸
"	حجر اسود نہ دے مگر صرف دونوں یمانی رکنوں کو	۱۰۱۹	۶۲۴	مکہ مکرمہ کے اندر دین اور رات میں داخل ہونا	۹۹۹
۶۳۴	حجر اسود کو بوسہ دینا	۱۰۲۰	"		
"	جو حجر اسود کی طرف اشارہ کرے جب کہ اسی کے پاس	۱۰۲۱			



صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	تاریخ
۶۲۴	صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان	۱۰۴۰		آئے	
۶۲۵	حائضہ سارے مناسک پورے کرے سوائے طواف بیت اللہ کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے۔	۱۰۴۱	۶۳۲	حجر اسود کے پاس تکبیر کہنا	۱۰۲۲
			۶۳۵	جو مکہ مکرمہ آئے تو اپنے گھر جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے، پھر دو رکعتیں پڑھے پھر صفا کا طواف تکملے۔	۱۰۲۳
۶۳۷	مکہ مکرمہ والے کا بطحاء وغیرہ سے احرام باندھنا	۱۰۴۲		عمرتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا	۱۰۲۴
۶۳۸	آنٹھویں ذوالحجہ کو نماز ظہر کہاں پڑھے؟	۱۰۴۳	۶۳۶	طواف کے دوران کلام کرنا	۱۰۲۵
			۶۳۷	جب دوران طواف کوئی تسمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے اور اُسے کاٹ دے۔	۱۰۲۶
۶۳۹	پارہ ۷			ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے	۱۰۲۷
۶۴۹	منیٰ میں نماز پڑھنا	۱۰۴۴		طواف میں توقف کرنا	۱۰۲۸
	یوم عرفہ کا روزہ	۱۰۴۵		نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔	۱۰۲۹
	منیٰ سے عرفات کو لوٹے تو تلبیہ اور تکبیر کہنا	۱۰۴۶		جو کعبہ کے قریب نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طواف اول کے بعد واپس لوٹے۔	۱۰۳۰
۶۵۰	عرفہ کے روز دو پہر کو روانہ ہونا	۱۰۴۷	۶۳۸	جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں جو طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے	
	عرفات میں سواری پر وقت کرنا	۱۰۴۸		فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا	۱۰۳۳
	عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنا	۱۰۴۹		مریض سواری پر طواف کرے	۱۰۳۴
۶۵۱	عرفات میں خطبہ مختصر رکھنا	۱۰۵۰		حاجیوں کو پانی پلانا	۱۰۳۵
	وقوف میں بلدی کرنا	۱۰۵۱		زمزم کا بیان	۱۰۳۶
	عرفات میں قیام کرنا	۱۰۵۲		قرآن کرتے والے کا طواف	۱۰۳۷
۶۵۲	عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے؟	۱۰۵۳		با وضو طواف کرنا	۱۰۳۸
	عرفات اور مزدلفہ میں اُترنا	۱۰۵۴	۶۳۹	صفا و مروہ کی سعی کا وجوب اور یہ شمار اللہ ہی	۱۰۳۹
۶۵۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوٹتے وقت سکون کا حکم دیا اور آپ کا لوگوں کی طرف کوڑے سے اشارہ کرنا۔	۱۰۵۵			
	مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرنا	۱۰۵۶	۶۴۰		
	جو دونوں نمازوں کو ملائے اور نوافل نہ پڑھے	۱۰۵۷			
۶۵۴	جوان میں سے ہر ایک کے لیے اذان و اقامت کہے	۱۰۵۸	۶۴۱		
			۶۴۲		

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۰۵۹	جو اپنے کمزور اہل خانہ کو رات ہی میں مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے کے لیے بھیج دے کہ دعا کریں اور چاند لڑو بتے ہی بھیجے	۶۵۴	۱۰۷۹	اُونٹ کو باندھ کر نحر کرنا	۶۶۴
۱۰۶۰	جو نماز فجر مزدلفہ میں پڑھے	۶۵۶	۱۰۸۰	اُونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا	۶۶۵
۱۰۶۱	مزدلفہ سے کب واپس لوٹے	۶۵۷	۱۰۸۱	قصاب کو قربانی کے گوشت سے کچھ نہ دیا جائے	۶۶۵
۱۰۶۲	ایم النحر کی صبح کو جمہر پر کنگریاں مارتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا اور راستے میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔	۶۵۸	۱۰۸۲	قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں	۶۶۶
۱۰۶۳	حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کرے	۶۵۹	۱۰۸۳	قربانی کے جانوروں کی جھولیں صدقہ کی جائیں	۶۶۶
۱۰۶۴	قربانی کے جانور پر سوار ہونا	۶۶۰	۱۰۸۴	ارشاد باری تعالیٰ ہے اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتا دیا۔	۶۶۷
۱۰۶۵	جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جائے	۶۶۱	۱۰۸۵	قربانی کے جانوروں سے کیا کھایا جائے اور کیا صدقہ دیا جائے؟	۶۶۸
۱۰۶۶	جو راستے میں قربانی کا جانور خریدے	۶۶۲	۱۰۸۶	سرمنڈانے سے پہلے قربانی کرنا	۶۶۹
۱۰۶۷	جس نے ذرا حلیفہ میں اشارہ کیا اور قلاوہ ڈالا پھر حرم کیا۔	۶۶۳	۱۰۸۷	جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جمائے اور سر منڈاتا	۶۷۰
۱۰۶۸	اُونٹ اور گائے کے لیے قلاوہ بیٹا	۶۶۴	۱۰۸۸	حرام کھوتے وقت سر منڈانا اور بال ترشوانا	۶۷۱
۱۰۶۹	قربانی کے جانور کا اشارہ کرنا	۶۶۵	۱۰۸۹	عمرہ کا تمتع کرنے والوں کا بال ترشوانا	۶۷۲
۱۰۷۰	جو قلاوہ اپنے ہاتھ سے بٹے	۶۶۶	۱۰۹۰	قربانی کے روز زیارت کرنا	۶۷۳
۱۰۷۱	بکریوں کو قلاوہ دے پہنانا	۶۶۷	۱۰۹۱	جب شام کے بعد رمی کی یا قربانی کرنے سے پہلے سر منڈایا، بھول کر ایسے خبری میں	۶۷۴
۱۰۷۲	روٹی کے قلاوہ سے بنانا	۶۶۸	۱۰۹۲	جمہر کے نزدیک سواری پر مسائل بتانا	۶۷۵
۱۰۷۳	جوتے کا ہار بنانا	۶۶۹	۱۰۹۳	ایام منی میں خطبہ دینا	۶۷۶
۱۰۷۴	قربانی کے جانور پر بھول ڈالنا	۶۷۰	۱۰۹۴	کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ منی کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزاریں؟	۶۷۷
۱۰۷۵	جس نے قربانی کا جانور راستے میں خریدا اور اُسے ہار پہنایا۔	۶۷۱	۱۰۹۵	کنگریاں مارنا	۶۷۸
۱۰۷۶	آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا۔	۶۷۲	۱۰۹۶	وادی کے نشیب سے کنگریاں مارنا	۶۷۹
۱۰۷۷	منی میں جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے قربانی کی دہان قربانی کرنا	۶۷۳	۱۰۹۷	جمہر پر سات کنگریاں مارنا	۶۸۰
۱۰۷۸	جو اپنے ہاتھ سے نحر کرے	۶۷۴	۱۰۹۸	جو جمہر عقبہ پر کنگریاں مارے تو بیت اللہ کو بائیں جانب رکھے۔	۶۸۱
			۱۰۹۹	ہر کنگری کے ساتھ تکبیر کہے	۶۸۲
			۱۱۰۰	جو جمہر عقیقی پر رمی کرے اور وہاں نہ ٹھہرے	۶۸۳

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۱۰۱	جب دونوں جمروں پر رنی کرے تو زم زمین پر قبلہ نہ کھڑا ہو۔	۶۷۵	۱۱۱۸	تتیم سے عمر کرنا	۶۸۴
۱۱۰۲	قریبی آدم درمیانی جمروں کے نزدیک ہاتھوں کو اٹھانا	۶۷۶	۱۱۱۹	حج کے بعد ہڈی کے بغیر عمر کرنا	۶۸۵
۱۱۰۳	دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا	"	۱۱۲۰	عمرہ کا ثواب محنت کے مطابق ہے	۶۸۶
۱۱۰۴	رنی جمار کے بعد خوشبو لگانا اور طواف زیارت سے پہلے سر منڈانا	۶۷۷	"	مستمر جب عمرہ کا طواف کر کے نکل جائے تو کیا وہ طواف و راع کی طرف سے کافی ہے؟	"
۱۱۰۵	طواف و راع	"	۱۱۲۱	عمرہ میں وہی کرے جو حج میں کرتے ہیں	۶۸۷
۱۱۰۶	جب طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آجائے	"	۱۱۲۲	عمرہ کرنے والا کب احرام کھولے؟	۶۸۸
۱۱۰۷	جو روانگی کے روز نماز عصر ابطح میں پڑھے	۶۷۹	۱۱۲۳	حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے؟	۶۸۹
۱۱۰۸	محبوب	"	۱۱۲۴	آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا اور تیرہ مہینوں کا ایک جانور پر سوار ہونا۔	"
۱۱۰۹	کہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں اُترنا اور مکہ معظمہ سے لوٹتے وقت بطحا میں اُترنا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔	"	۱۱۲۵	صبح کے وقت گھرا آنا	۶۹۰
۱۱۱۰	جو مکہ مکرمہ سے لوٹتے ہوئے ذی طویٰ میں اُترے	۶۸۰	"	شام کے وقت گھرا آنا	"
۱۱۱۱	حج کے دنوں میں تجارت اور جاہلیت کے بازاروں میں خرید و فروخت کرنا۔	"	۱۱۲۶	مہینہ منورہ پہنچ کر رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ جائے۔	"
۱۱۱۲	محبوب سے رات کے آخری حصے میں کوچ کرنا۔	۶۸۱	۱۱۲۷	جو مہینہ منورہ کے قریب پہنچ کر اپنی اُٹنی کو تیز کرے۔	"
۲۱۔ ابواب العمرہ		۶۸۱	۱۱۲۸	ارشادِ نبی ہے کہ اپنے گھروں میں دروازوں سے آیا کرو۔	۶۹۱
۱۱۱۳	عمرہ اُسی کا وجوب اگر نصیحت	۶۸۱	"	سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے	"
۱۱۱۴	جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا	۶۸۲	۱۱۳۱	مسافر کو جب سفر میں جلدی ہو اور بلد گھرو پہنچنا چاہئے۔	"
۱۱۱۵	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟	"	۱۱۳۲	روکا جانا اور شکار کا بدلہ	"
۱۱۱۶	رمضان میں عمرہ کرنا	۶۸۳	۱۱۳۳	جب عمرہ کرنے والا روک دیا جائے	۶۹۲
۱۱۱۷	محسب کی رات وغیرہ میں عمرہ کرنا	۶۸۴	۱۱۳۴	حج سے روکا جانا	۶۹۳
			۱۱۳۵	روکے جانے کی صورت میں سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا۔	"
			۱۱۳۶	جس نے کہا کہ روک دئے جانے پر کوئی بدل نہیں	"
			۱۱۳۷	ارشادِ ربانی ہے۔ جو تم میں سے بیمار ہو یا اُس کے	۶۹۴



باب	صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون
۱۱۳۹	۶۹۳	سرس میں تکلیف ہو تو فدیہ ہے۔ ارشاد ربانی اَوْصَدِّ قَتْلَہُ سے مراد سائے مکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔	۱۱۵۸	۷۰۴	جو تے نہ ہونے کی صورت میں احرام والے کا موزے پہننا۔
۱۱۴۰	۶۹۵	فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا	۱۱۵۹	۷۰۵	اگر ارار میسر نہ ہو تو پا جامہ پہن لے
۱۱۴۱	۷	بکری کی قربانی	۱۱۶۰	۷۰۶	احرام والے کا ہتھیار بند ہونا
۱۱۴۲	۶۹۶	ارشاد ربانی کہ رُقْش نہ ہو	۱۱۶۱	۷۰۷	حرم اور مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا
۱۱۴۳	۷	ارشاد ربانی کہ حج میں گناہ کا کام اور جگرانہ ہو	۱۱۶۲	۷۰۸	جب بے خبر احرام باندھ لے اور اُس نے قیض پہن رکھی ہو۔
۱۱۴۴	۷	ارشاد ربانی تعالیٰ ہے شکار کو نہ مارو جب تم احرام میں ہو	۱۱۶۳	۷۰۹	احرام والا مرنا میں فوت ہو جانے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی طرف سے حج کے باقی رکھنے اور کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔
۱۱۴۵	۶۹۷	جب بغیر احرام والا شکار کر کے احرام والے کو ہریہ دے تو وہ اُسے کھائے۔	۱۱۶۴	۷۱۰	احرام والا مر جائے تو اُس کے متعلق سنت میت کی طرف سے حج اور سنت پوری کرنا اور خاوند کا بیوی کی طرف سے حج کرنا۔
۱۱۴۶	۷	جب احرام والے شکار کو دیکھ کر ہنسیں اور بغیر احرام والا سمجھ جائے۔	۱۱۶۵	۷۱۱	اُس کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر ٹک نہ سکے عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا
۱۱۴۷	۶۹۸	احرام والا شکار کرنے میں بغیر احرام والے کی مدد نہ کرے۔	۱۱۶۶	۷۱۲	بچوں کا حج کرنا
۱۱۴۸	۶۹۹	احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے کہ بغیر احرام والا اُسے شکار کرے۔	۱۱۶۷	۷۱۳	عورتوں کا حج کرنا
۱۱۴۹	۷	اگر احرام والے کے پیسے زندہ گور خر بھیجا جائے تو نہ لے۔	۱۱۶۸	۷۱۴	جس نے پیدل کعبہ جانے کی نذرمانی
۱۱۵۰	۷۰۰	احرام والا کو تھے جانوروں کو مار سکتا ہے؟	۱۱۶۹	۷۱۵	مدینہ منورہ کا حرم ہونا
۱۱۵۱	۷۰۱	حرم کا درخت نہ کاٹنا جائے	۱۱۷۰	۷۱۶	مدینہ منورہ کی فضیلت اور نہ لوگوں کو چھانٹنا ہے
۱۱۵۲	۷	حرم کا شکار نہ بھڑکایا جائے	۱۱۷۱	۷۱۷	مدینہ منورہ کا حرم ہونا
۱۱۵۳	۷۰۲	مکہ مکرمہ میں جنگ کرنا حلال نہیں	۱۱۷۲	۷۱۸	مدینہ منورہ کے ذریعوں سنگلاخ
۱۱۵۴	۷۰۳	احرام والے کا پیچھے لگوانا	۱۱۷۳	۷۱۹	جو مدینہ منورہ سے نفرت کرے
۱۱۵۵	۷	احرام والے کا نکاح کرنا	۱۱۷۴	۷۲۰	ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمت جائے گا
۱۱۵۶	۷	احرام والے مرد و عورت کے لیے جو خوشبو منگ ہے۔	۱۱۷۵	۷۲۱	اہل مدینہ کو فریب دینے کا گناہ
۱۱۵۷	۷۰۴	احرام والے کا غسل کرنا	۱۱۷۶	۷۲۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۷۷	۷۲۳	دقیال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا۔
			۱۱۷۸	۷۲۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۷۹	۷۲۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۸۰	۷۲۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۸۱	۷۲۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۸۲	۷۲۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۸۳	۷۲۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۸۴	۷۳۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۸۵	۷۳۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۸۶	۷۳۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۸۷	۷۳۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۸۸	۷۳۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۸۹	۷۳۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۹۰	۷۳۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۹۱	۷۳۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۹۲	۷۳۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۹۳	۷۳۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۹۴	۷۴۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۹۵	۷۴۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۹۶	۷۴۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۹۷	۷۴۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۹۸	۷۴۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۱۹۹	۷۴۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۰۰	۷۴۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۰۱	۷۴۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۰۲	۷۴۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۰۳	۷۴۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۰۴	۷۵۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۰۵	۷۵۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۰۶	۷۵۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۰۷	۷۵۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۰۸	۷۵۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۰۹	۷۵۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۱۰	۷۵۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۱۱	۷۵۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۱۲	۷۵۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۱۳	۷۵۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۱۴	۷۶۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۱۵	۷۶۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۱۶	۷۶۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۱۷	۷۶۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۱۸	۷۶۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۱۹	۷۶۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۲۰	۷۶۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۲۱	۷۶۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۲۲	۷۶۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۲۳	۷۶۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۲۴	۷۷۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۲۵	۷۷۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۲۶	۷۷۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۲۷	۷۷۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۲۸	۷۷۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۲۹	۷۷۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۳۰	۷۷۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۳۱	۷۷۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۳۲	۷۷۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۳۳	۷۷۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۳۴	۷۸۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۳۵	۷۸۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۳۶	۷۸۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۳۷	۷۸۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۳۸	۷۸۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۳۹	۷۸۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۴۰	۷۸۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۴۱	۷۸۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۴۲	۷۸۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۴۳	۷۸۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۴۴	۷۹۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۴۵	۷۹۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۴۶	۷۹۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۴۷	۷۹۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۴۸	۷۹۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۴۹	۷۹۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۵۰	۷۹۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۵۱	۷۹۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۵۲	۷۹۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۵۳	۷۹۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۵۴	۸۰۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۵۵	۸۰۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۵۶	۸۰۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۵۷	۸۰۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۵۸	۸۰۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۵۹	۸۰۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۶۰	۸۰۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۶۱	۸۰۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۶۲	۸۰۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۶۳	۸۰۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۶۴	۸۱۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۶۵	۸۱۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۶۶	۸۱۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۶۷	۸۱۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۶۸	۸۱۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۶۹	۸۱۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۷۰	۸۱۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۷۱	۸۱۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۷۲	۸۱۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۷۳	۸۱۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۷۴	۸۲۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۷۵	۸۲۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۷۶	۸۲۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۷۷	۸۲۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۷۸	۸۲۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۷۹	۸۲۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۸۰	۸۲۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۸۱	۸۲۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۸۲	۸۲۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۸۳	۸۲۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۸۴	۸۳۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۸۵	۸۳۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۸۶	۸۳۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۸۷	۸۳۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۸۸	۸۳۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۸۹	۸۳۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۹۰	۸۳۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۹۱	۸۳۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۹۲	۸۳۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۹۳	۸۳۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۹۴	۸۴۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۹۵	۸۴۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۹۶	۸۴۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۹۷	۸۴۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۹۸	۸۴۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۲۹۹	۸۴۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۰۰	۸۴۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۰۱	۸۴۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۰۲	۸۴۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۰۳	۸۴۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۰۴	۸۵۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۰۵	۸۵۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۰۶	۸۵۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۰۷	۸۵۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۰۸	۸۵۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۰۹	۸۵۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۱۰	۸۵۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۱۱	۸۵۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۱۲	۸۵۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۱۳	۸۵۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۱۴	۸۶۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۱۵	۸۶۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۱۶	۸۶۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۱۷	۸۶۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۱۸	۸۶۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۱۹	۸۶۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۲۰	۸۶۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۲۱	۸۶۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۲۲	۸۶۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۲۳	۸۶۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۲۴	۸۷۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۲۵	۸۷۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۲۶	۸۷۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۲۷	۸۷۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۲۸	۸۷۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۲۹	۸۷۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۳۰	۸۷۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۳۱	۸۷۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۳۲	۸۷۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۳۳	۸۷۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۳۴	۸۸۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۳۵	۸۸۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۳۶	۸۸۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۳۷	۸۸۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۳۸	۸۸۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۳۹	۸۸۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۴۰	۸۸۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۴۱	۸۸۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۴۲	۸۸۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۴۳	۸۸۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۴۴	۸۹۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۴۵	۸۹۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۴۶	۸۹۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۴۷	۸۹۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۴۸	۸۹۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۴۹	۸۹۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۵۰	۸۹۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۵۱	۸۹۷	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۵۲	۸۹۸	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۵۳	۸۹۹	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۵۴	۹۰۰	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۵۵	۹۰۱	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۵۶	۹۰۲	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۵۷	۹۰۳	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۵۸	۹۰۴	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۵۹	۹۰۵	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۶۰	۹۰۶	مدینہ منورہ کے مکانات
			۱۳۶۱	۹۰۷	مدینہ منورہ کے مکانات

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۱۸۱	حضور کا مدینہ منورہ کے لیے دعا کرنا	۷۱۷	۱۱۹۷	حضرت کا مدینہ منورہ کے لیے دعا کرنا	۷۱۷
۱۱۸۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ کے چھوڑنے کو تا پسند فرمایا۔	۷۱۸	۱۱۹۸	ارشاد باری تعالیٰ ہے: ملال کیا گیا ہے تمہارے	۷۱۷
۱۱۸۳	مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ ہے۔	"	۱۱۹۹	یہ رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا۔	۷۱۷
۱۱۸۴	رمضان کے روزوں کا ضروری ہونا	۷۱۹	۱۲۰۰	ارشاد بتاتی ہے: اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے پیے سفید دھوا کا سیاہ دھوا لگے میں سے ظاہر ہو جائے۔	۷۱۹
۱۱۸۵	روزے کی فضیلت	۷۲۰	۱۲۰۱	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلال کی اذان ہمیں سحری کھانے سے نہ روکے۔	۷۲۸
۱۱۸۶	روزہ کفارہ ہے	"	۱۲۰۲	سحری میں تاخیر کرنا	"
۱۱۸۷	روزہ داروں کے لیے باب ریان	۷۲۱	۱۲۰۳	سحری اور نماز فجر میں کتنا وقفہ ہو؟	"
۱۱۸۸	رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان؟ جس کے نزدیک دونوں طرح درست ہے۔	۷۲۲	۱۲۰۴	واجب ہونے کے بغیر سحری کی برکت	"
۱۱۸۹	جو ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے نیک نیتی کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔	۷۲۳	۱۲۰۵	جب دن چلے رمضان کے روزے کی نیت کی	۷۲۹
۱۱۹۰	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔	"	۱۲۰۶	روزہ دار کا صبح کو حالت جنابت میں اٹھنا	"
۱۱۹۱	جو روزے میں جھوٹی بات اور اُس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے۔	۷۲۴	۱۲۰۷	روزہ دار کا مباشرت کرنا	۷۳۰
۱۱۹۲	جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔	"	۱۲۰۸	روزہ دار کا بوسہ دینا	"
۱۱۹۳	جنسی خواہش بڑھنے پر روزہ رکھنا	"	۱۲۰۹	روزہ دار کا غسل کرنا	۷۳۱
۱۱۹۴	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب اُسے دیکھ لو تو چھوڑ دو۔	"	۱۲۱۰	روزہ دار جب بھول کر کھالی لے؟	۷۳۲
۱۱۹۵	عیدین کے دنوں پہننے کم نہیں ہوتے	۷۲۶	۱۲۱۱	روزہ دار کا ترا اور خشک مسواک کرنا	"
۱۱۹۶	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہم حجاب کتاب نہیں کرتے۔	"	۱۲۱۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب وضو کرو تو ناک کے نتھنوں میں پانی نہ آوے اس میں روزہ دار اور دوسرے کا فرق نہیں کیا۔	۷۳۳
			۱۲۱۳	جو رمضان میں جماع کر بیٹھے	"
			۱۲۱۴	جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اُس کے پاس کچھ نہ ہو پس اُسے صدقہ دیا گیا تو کفارہ ادا ہو گیا	"
			۱۲۱۵	رمضان میں جماع کرنے والا کیا کفارے میں سے اپنے گھر والوں کو کھلا سکتا ہے جب کہ وہ حاجت	۷۳۵

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۷۴۵	سحری تک متواتر روزہ رکھنا	۱۲۲۲		مند ہوں؟	
۷۴۵	جو اپنے مسلمان بھائی کو نقلی روزہ توڑنے کی قسم دے۔	۱۲۲۳	۷۴۶	روزے دار کا بچنے لگونا اور تے کرنا	۱۲۱۵
۷۴۶	شعبان کے روزے	۱۲۲۴	۷۴۷	سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا	۱۲۱۶
"	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے	۱۲۲۵	"	جب رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد سفر کرے	۱۲۱۷
۷۴۷	اور افطار کرنے کا بیان	۱۲۲۶	۷۴۸	جس پر گرمی کی شدت کے باعث سایہ کیا گیا تھا	۱۲۱۸
۷۴۷	روزے سے متعلق جہان کا حق	۱۲۲۷		اُس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ	
"	روزے سے متعلق جسم کا حق	۱۲۲۸		سفر میں روزہ رکھنے میں بھلائی نہیں۔	
۷۴۸	ہمیشہ روزے رکھنا	۱۲۲۹	"	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دفعہ	۱۲۱۹
"	روزے سے متعلق بیوی کا حق	۱۲۳۰		کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر ملامت نہیں کرتے تھے۔	
۷۴۹	ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا	۱۲۳۱	"	جو لوگوں کو دکھانے کے لیے سفر میں روزہ نہ رکھے	۱۲۲۰
"	حضرت داؤد علیہ السلام والے روزے	۱۲۳۲	۷۴۹	حالت رکھنے والوں پر فدیہ ہے	۱۲۲۱
۷۵۰	ایام بیض کے روزے	۱۲۳۳	"	رمضان کے روزوں کی قضا کی رکھے؟	۱۲۲۲
"	جو کسی کے پاس جائے اور نقلی روزہ نہ توڑے	۱۲۳۴	۷۵۰	حائضہ روزے اور نماز چھوڑ دے	۱۲۲۳
۷۵۱	بہنوں کے آخری دنوں میں روزہ رکھنا۔	۱۲۳۵	"	جو فوت ہو جائے اور اُس کے اوپر روزے ہوں	۱۲۲۵
"	جمعہ کے روزہ روزہ رکھنا	۱۲۳۶	۷۵۱	روزہ کب افطار کرنا جائز ہے؟	۱۲۲۵
۷۵۲	کیا روزے کے لیے دن مقرر ہیں؟	۱۲۳۷	۷۵۲	پانی وغیرہ جو میسر آئے اُنکی سے روزہ افطار کر لے۔	۱۲۲۶
"	عزیمہ کے روزہ کا روزہ	۱۲۳۸			
"	عید الفطر کے دن کا روزہ	۱۲۳۹			
۷۵۳	عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ	۱۲۴۰			
۷۵۴	ایام تشریق کے روزے	۱۲۴۱			
"	یوم عاشورہ کا روزہ	۱۲۴۲			
۷۵۵	رمضان میں قیام کرنے کی تفصیلات	۱۲۴۳			
۷۵۶	شبِ قدر کی تفصیلات	۱۲۴۴			
"	شبِ قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنا۔	۱۲۴۵			
۷۵۷	شبِ قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنا۔	۱۲۴۶			
۷۵۸	رمضان کے آخری عشرے میں عمل کرنا	۱۲۴۷			
۷۵۹					
۷۶۰					



صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۷۷۰	حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں۔	۱۲۷۷	۷۷۱	۲۴ - کتاب الاعتکاف	
۷۷۱	مشتبہات کی تفسیر	۱۲۷۸	۷۷۱	آخری عشرے کا اعتکاف کرنا	۱۲۵۷
۷۷۲	شبہ والی چیزوں سے بچنا	۱۲۷۹	۷۷۲	حائضہ کا معتکف کے سر میں لنگھی کرنا	۱۲۵۸
"	بعض دوسروں اور شبہ والی چیزوں کی پروا نہ کرنا	۱۲۸۰	"	معتکف گھوڑے میں داخل نہ ہو مگر ضرورت سے	۱۲۵۹
"	ارشاد ربانی کہ جب تجارت یا ہودھب کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑتے ہیں۔	۱۲۸۱	"	معتکف کا سر دھونا	۱۲۶۰
۷۷۳	جو پروا نہ کرے کمال کہاں سے کیا ہے؟	۱۲۸۲	"	ایک رات کا اعتکاف	۱۲۶۱
"	خفا میں تجارت کرنا	۱۲۸۳	"	عورتوں کا اعتکاف کرنا	۱۲۶۲
"	تجارت کی غرض سے نکلنا	۱۲۸۴	"	مسجد میں خیمہ نصب کرنا	۱۲۶۳
۷۷۴	تجارت کے لیے بحری سفر کرنا	۱۲۸۵	"	کیا معتکف اپنی ضرورت کے تحت مسجد کے دروازے سے نکل سکتا ہے۔	۱۲۶۴
"	جب تجارت یا کوئی ٹھکانہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑتے ہیں۔	۱۲۸۶	۷۷۴	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعتکاف کے متعلق بیسویں تاریخ کی صبح کو نکلنا۔	۱۲۶۵
۷۷۵	ارشاد خداوندی ہے کہ اپنی پاک کماٹی میں سے خرچہ کرو۔	۱۲۸۷	"	مختاضہ کا اعتکاف کرنا	۱۲۶۶
"	جو رزق میں وسعت چاہے	۱۲۸۸	۷۷۵	بیوی کا اپنے معتکف شوہر کی زیارت کرنا	۱۲۶۷
"	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لین دین میں اوجار کرنا۔	۱۲۸۹	"	کیا معتکف اپنے متعلق غلط فہمی دور کر سکتا ہے؟	۱۲۶۸
۷۷۶	آٹا کا اپنے ہاتھ سے کمانا کرنا	۱۲۹۰	۷۷۶	جو صبح کے وقت اپنے اعتکاف سے نکلے شوال میں اعتکاف کرنا	۱۲۶۹
۷۷۷	خرید و فروخت میں سہولت و احسان کو مدنظر رکھنا اور نرمی کے ساتھ اپنا حق طلب کرنا۔	۱۲۹۱	"	جس کے نزدیک معتکف پر روزہ نہیں ہے جس نے جاہلیت میں اعتکاف کی ندرمانی اور پھر مسلمان ہو گیا۔	۱۲۷۰
"	جو مال دار کو مہلت دے	۱۲۹۲	"	رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا	۱۲۷۱
۷۷۸	جو تنگ دست کو مہلت دے	۱۲۹۳	"	جو اعتکاف کا ارادہ کرے اور پھر باہر نکل آئے معتکف کا دھلوانے کے لیے گھر میں سر داخل کر دینا۔	۱۲۷۲
"	جب خرید و فروخت کرنے والے واضح بات کریں، کوئی بات نہ چھپائیں اور خیر خواہی کریں۔	۱۲۹۴	۷۷۸		
"	فی مکی گھوڑی بیچنا	۱۲۹۵			
۷۷۹	گوشت فروش اور قصاب کے متعلق حکم	۱۲۹۶	۷۷۹	۲۴ - کتاب البیوع	
۷۷۹	جو جھوٹ ملائے اور بیچتے ہوئے عیب کو چھپائے	۱۲۹۷	۷۷۹	ارشاد ربانی کہ جب تم غار سے خارج ہو جاؤ۔	۱۲۷۳

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۲۹۸	ارضا و فداوندی، اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سودہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ نجات پاؤ	۷۷۹	۱۳۱۹	بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے	۷۸۸
۱۲۹۹	سود خور نیز اس کا گواہ اور لکھنے والا	"	۱۳۲۰	بیع کے بعد جب ایک اپنے ساتھی کو اختیار دے تو بیع واجب ہو گئی۔	۷۸۹
۱۳۰۰	سود کھانے والا	۷۸۰	۱۳۲۱	جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہوگی؟	"
۱۳۰۱	اللہ سود کو ملانا اور صدقات کو بڑھانا ہے اور اللہ ناشکرے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔	۷۸۱	۱۳۲۲	جب کوئی چیز خریدے اور اسی وقت جدا ہونے سے پہلے اسے ہبہ کر دے اور بائع معترض نہ ہو۔	۷۹۰
۱۳۰۲	تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے	"	۱۳۲۳	بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے	"
۱۳۰۳	سناہ کے متعلق روایتیں	"	۱۳۲۴	بازاروں کا ذکر	"
۱۳۰۴	توبہ کا ذکر	۷۸۲	۱۳۲۵	بازاروں میں شور کرنے کی کراہیت	۷۹۲
۱۳۰۵	دزدی کا ذکر	"	۱۳۲۶	ناپ تول کی اجرت بائع اور دینے والے پر ہے۔	۷۹۳
۱۳۰۶	جولہ ہے کا ذکر	۷۸۳	۱۳۲۷	تول کر لینا مستحب ہے۔	۷۹۴
۱۳۰۷	برصی کا ذکر	"	۱۳۲۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاع و درہم کی برکت۔	"
۱۳۰۸	ضرورت کی چیزیں خود خریدنا	۷۸۴	۱۳۲۹	غفلے کی بیع اور ذخیرہ اندوزی کا بیان	۷۹۵
۱۳۰۹	موشی ادد گدے کی خریداری اور جب کوئی موشی یا اونٹ کو بیچے اور اس پر سوار ہو تو کیا اترنے سے پہلے قبضہ ہو جائے گا؟	۷۸۵	۱۳۳۰	قبضہ کرنے سے پہلے غفلے کی بیع اور وہ چیز بیچنا جو اپنے پاس نہ ہو۔	"
۱۳۱۰	جاہلیت کے وہ بازار جن میں دور اسلام کے اندر بھی خرید و فروخت ہوتی تھی۔	"	۱۳۳۱	جو دیکھے کہ اندازے سے غلط بیجا جا رہا ہے اور اسے پیچھے جیب تک اپنی جگہ پر نہ لے آئے اور اس کا ادب۔	۷۹۶
۱۳۱۱	استقاء اور فاشی والے اونٹ کی خریداری	۷۸۶	۱۳۳۲	جب کوئی چیز یا موشی خرید اور بائع کے پاس رکھ یا قبضہ کرنے سے پہلے مر گیا۔	"
۱۳۱۲	فتنہ کے دوران اسلام کی خرید و فروخت	"	۱۳۳۳	اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اپنے بھائی کے مول پر مول نہ کرے مگر جب کہ اجازت دے یا چھوڑ دے۔	۷۹۷
۱۳۱۳	عطاف اور مشک کی تجارت کا بیان	"	۱۳۳۴	نیلام کے ذریعے بیچنا	"
۱۳۱۴	پچھنے لگے والے کا بیان	۷۸۷	۱۳۳۵	بول دینا اور جس کے نزدیک بیع جائز نہیں ہے	"
۱۳۱۵	اُن کپڑوں کی تجارت جن کا پہننا مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے۔	"			
۱۳۱۶	مال والا قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے	۷۸۸			
۱۳۱۷	اختیار تک ہے!				
۱۳۱۸	جب اختیار کی وضاحت نہ ہو تو کیا بیع جائز ہے؟				



صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۸۰۷	بیع مزاجہ	۱۳۵۷	۷۹۸	بیع غرارہ بیع حمل المجد	۱۳۳۶
"	درخت پر لگی ہوئی کھجوریں سوتے اور چاندی کے	۱۳۵۸	"	بیع ماسہ کا بیان	۱۳۳۷
"	بے فروخت کرنا۔	"	"	بیع منابہ کا بیان	۱۳۳۸
۸۰۸	عرایا کی تفسیر	۱۳۵۹	۷۹۹	بانع کو اوتھنی لگائے اور بکری کا دودھ روکنے سے	۱۳۳۹
۸۰۹	پکنے سے پہلے پھلوں کا بیچنا	۱۳۶۰	"	منع کیا گیا ہے۔	"
۸۱۰	پکنے سے پہلے کھجوروں کا بیچنا	۱۳۶۱	"	اگر خریدار چاہے تو دودھ روکے ہوئے جانور کو	۱۳۴۰
"	جب پکنے سے پہلے کھجوریں بیچ دی جائیں اور	۱۳۶۲	"	واپس کر دے اور دودھ کے بدلے ایک صاع	"
"	کوئی آفت آپڑے تو نقصان بانع پر پڑے گا۔	"	"	کھجوریں بھی ادا کرے۔	"
۸۱۱	مدت مقرر کر کے غلہ خریدنا	۱۳۶۳	۸۰۰	زانی غلام کی بیع	۱۳۴۱
"	جب کوئی اچھی کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا	۱۳۶۴	"	عورتوں کے ساتھ خرید و فروخت کرنا	۱۳۴۲
"	چاہے۔	"	۸۰۱	کیا شہری دیہاتی کا مال بغیر اجرت کے بیچ سکتا ہے	۱۳۴۳
"	جس نے بیوندگی کھجوریں یا زراعت والی زمین	۱۳۶۵	"	نیز اس کی مدد آخر خیر خواہی کر سکتا ہے!	"
"	بیچی یا ٹھیکے پر دی	"	"	جس کے نزدیک کمزور ہے کہ شہری دیہاتی کی بیع	۱۳۴۴
"	نقل کو ناپ والے نخل کے بدلے فروخت	۱۳۶۶	"	اجرت پر کرے۔	"
"	کرنا۔	"	۸۰۲	شرعی دیہاتی کا مال ولالی پر نہ بیچے	۱۳۴۵
۸۱۲	مدت سمیت کھجوریں بیچنا	۱۳۶۷	"	آگے جا کر قافلے سے ملنے کی ممانعت رائی کی	۱۳۴۶
"	بیع مضارہ	۱۳۶۸	"	بیع مردود آدھ وہ گنہگار ہے	"
"	گاہی کے بیع اور اسے کھانا	۱۳۶۹	۸۰۳	آگے جا کر ملنے کی انتہا	۱۳۴۷
"	جوشہر میں تجارت، ٹھیکے اور ناپ تول میں وہی	۱۳۷۰	"	بیع میں جن شرطوں کا کرنا جائز نہیں ہے	۱۳۴۸
"	اصطلاحات اور عرف عام نافذ کرے جو ان	"	۸۰۴	کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا	۱۳۴۹
"	کے درمیان معروف ہوں۔	"	"	کشش کے بدلے کشش اور اناج کے بدلے اناج	۱۳۵۰
۸۱۳	ایک شریک کا دوسرے شریک سے بیع کرنا	۱۳۷۱	"	فروخت کرنا۔	"
۸۱۴	غیر منقسم زمین گھر اور سامان کی بیع	۱۳۷۲	"	بجھو کے بدلے بجھو کی بیع	۱۳۵۱
"	جب کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرید لی جائے	۱۳۷۳	۸۰۵	سونے کے بدلے سونے کی بیع	۱۳۵۲
"	آدھ بھروہ راضی ہو جائے۔	"	"	چاندی کے بدلے چاندی کی بیع	۱۳۵۳
۸۱۵	شرکوں اور حرمیوں سے خرید و فروخت کرنا	۱۳۷۴	۸۰۶	دینا کے بدلے دینا کی ادھار بیع	۱۳۵۴
"	کافر حرمی سے غلام خرید کر اسے بہہ اور آزاد کرنا	۱۳۷۵	"	چاندی کی سونے کے بدلے ادھار بیع	۱۳۵۵
۸۱۷	مردار جانوروں کی کھالوں کا حکم دباغت سے پہلے	۱۳۷۶	"	سونے کی چاندی کے بدلے نقد بیع	۱۳۵۶



صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۸۲۷	بیع سے پہلے شفیع پر شفعہ کو پیش کرنا	۱۳۹۷	۸۱۷	خنجر بر کوفل کرنا	۱۳۷۷
"	کونسا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے۔	۱۳۹۸	۸۱۸	مردار کی چرلی نہ پگھلائی جائے اور نہ بیچی جائے۔	۱۳۷۸
۸۲۸	پارہ ۹		"	غیر ہاندروں کی تصویریں فروخت کرنا اور اس کا مکروہ ہونا۔	۱۳۷۹
۸۲۸	۲۷۔ کتاب الإجارہ		۸۱۹	شراب کی تجارت کا حرام ہونا	۱۳۸۰
"			"	آنا آدمی کو بیچنے کا گناہ	۱۳۸۱
۸۲۸			"	غلام آدمی کو بے جا اور کوا دھار بیچنا	۱۳۸۲
۸۲۸	مزدوری کا بیان اَدْنِیک آدمی کو مزدوری پر لگانا۔	۱۳۹۹	۸۲۰	لونڈی نظام کی بیع	۱۳۸۳
"	چند قیروط پر بکریاں چرانا	۱۴۰۰	"	مدبر غلام کی بیع	۱۳۸۴
۸۲۸	جب کسی مشرک کو ضرورت کے وقت مزدوری پر رکھا جائے اور مسلمان دستیاب نہ ہو۔	۱۴۰۱	"	کیا استبرام سے پہلے لونڈی کے ساتھ سفر کر سکتا ہے	۱۳۸۵
۸۲۸	جب کسی کو مزدور رکھا جائے کہ تین دن یا ایک ماہ یا ایک سال بعد اس کا کام کرے گا تو جائز ہے۔	۱۴۰۲	۸۲۱	مردار اور تھوں کی بیع	۱۳۸۶
"	غزوہ میں مزدور رکھنا	۱۴۰۳	۸۲۲	سُتے کی قیمت	۱۳۸۷
۸۳۰	جب کسی کو اجرت پر رکھے اور اُسے مدت بتا دے لیکن کام نہ بتائے۔	۱۴۰۴	۸۲۲	۲۵۔ کتاب السلم	
"	کسی کو یوں مزدوری پر رکھے کہ جب یہ دیوار رکھنے لگے تو کھڑی کر دینا، یہ جائز ہے۔	۱۴۰۵	۸۲۲	مقررہ ناپ میں سلم کرنا	۱۳۸۸
"	دو پہر تک مزدوری پر رکھنا	۱۴۰۶	۸۲۳	مقررہ وزن میں سلم کرنا	۱۳۸۹
۸۳۱	نماز عصر تک کام پر رکھنا	۱۴۰۷	"	اُس سے سلم کرنا جس کے پاس راس المال نہ ہو	۱۳۹۰
"	مزدور کی مزدوری نہ دینے کا گناہ	۱۴۰۸	۸۲۴	کھجوروں میں سلم کرنا	۱۳۹۱
"	عصر سے شام تک کے لیے مزدور رکھنا	۱۴۰۹	۸۲۵	سلم میں ضمانت دینا	۱۳۹۲
۸۳۲	جو مزدور رکھے اور پھر وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا جائے۔ مستاجر اُس پر محنت کر کے بڑھائے	۱۴۱۰	"	سلم میں رہن رکھنا	۱۳۹۳
۸۳۲	جس نے اپنی بیٹھ پر بوجھ اٹھانے کے لیے مزدوری کی پھر اُسے خیرات کر دیا اور بوجھ اٹھانے والے	۱۴۱۱	۸۲۶	مقررہ مدت تک سلم کرنا	۱۳۹۴
				اُونٹنی کے بچہ جتنے تک سلم کرنا	۱۳۹۵
				۲۶۔ کتاب الشفعہ	
			۸۲۶	غیر منقسم میں شفعہ ہے۔ جب مدبندی ہو گئی تو شفعہ نہ رہا۔	۱۳۹۶

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۴۱۲	کی اجرت۔	۸۳۲	۱۴۲۶	جو کسی میت کے قرض کی ذمہ داری لے تو اُسے	۸۴۱
۱۴۱۳	دلالی کی اجرت	۸۳۳	۱۴۲۷	پھرنے کا حق نہیں ہے۔	۸۴۱
۱۴۱۴	دارالحرب میں مزدوری پر کسی شرک کا کام کرنا	۸۳۴	۱۴۲۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت	۸۴۲
۱۴۱۵	سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے پر عرب کے کسی قبیلے	۸۳۵	۱۴۲۹	البکر کا پناہ دینا اور عہد کرنا۔	۸۴۲
۱۴۱۶	کی طرف سے کچھ دیا جانا۔	۸۳۶	۱۴۳۰	قرض کا بیان	۸۴۳
۱۴۱۷	غلام اور لونڈی کو اُس کی مقررہ مزدوری دینا	۸۳۷	۱۴۳۱	۳۔ کتاب الوکالت	۸۴۴
۱۴۱۸	پچھنے لگانے کی اجرت	۸۳۸	۱۴۳۲	تقسیم وغیرہ میں شریک کی وکالت	۸۴۴
۱۴۱۹	جو عظیم کے آثاروں سے بات کرے کہ اُس کی	۸۳۹	۱۴۳۳	جب مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالاسلام	۸۴۴
۱۴۲۰	مزدوری کم کر دے۔	۸۴۰	۱۴۳۴	میں وکیل بنائے تو جائز ہے۔	۸۴۵
۱۴۲۱	بدکار عورت اور لونڈی کی کمائی	۸۴۱	۱۴۳۵	صرافی اور تول میں کسی کو وکیل بنانا	۸۴۵
۱۴۲۲	نرسے جھٹی کر دینے کی اجرت	۸۴۲	۱۴۳۶	جب جروا یا وکیل کسی بکری کو مرقی ہوئی یا چیز کو	۸۴۶
۱۴۲۳	جو ٹھیکے پر زمین لے لیکن دونوں میں سے کسی ایک	۸۴۳	۱۴۳۷	خراب ہوئی دیکھے تو بگڑنے کے ڈر سے ذبح	۸۴۶
۱۴۲۴	کا انتقال ہو جائے۔	۸۴۴	۱۴۳۸	یا درست کر دے۔	۸۴۷
۱۴۲۵	۲۸۔ کتاب الحالات	۸۴۵	۱۴۳۹	حاضر یا غائب کی وکالت جائز ہے	۸۴۷
۱۴۲۶	حوالہ کا بیان اور کیا حوالہ میں رجوع کیا جاسکتا	۸۴۶	۱۴۴۰	قرض کی آرائگی میں وکیل بنانا	۸۴۸
۱۴۲۷	ہے۔	۸۴۷	۱۴۴۱	جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کے لیے کوئی چیز	۸۴۸
۱۴۲۸	جب کسی مال دار کی طرف حوالہ کر دیا جائے تو	۸۴۸	۱۴۴۲	ہبہ کی جائے تو جائز ہے۔	۸۴۸
۱۴۲۹	اُس کو رد کرنے کا حق نہیں ہے۔	۸۴۹	۱۴۴۳	جب کسی کو کچھ دینے کے لیے وکیل بنایا جائے۔	۸۴۹
۱۴۳۰	جب میت کا قرض کسی کی طرف منتقل کر دیا جائے	۸۵۰	۱۴۴۴	اور بتایا نہ جائے کہ کس قدر دے تو دستور کے	۸۵۰
۱۴۳۱	تو جائز ہے۔	۸۵۱	۱۴۴۵	مطابق دے۔	۸۵۱
۱۴۳۲	۲۹۔ کتاب الکفالت	۸۵۲	۱۴۴۶	نکاح میں عورت کا حاکم کو وکیل بنانا	۸۵۲
۱۴۳۳	کفالت قرض میں مالی اور ربانی ذمہ داری لینا ہے	۸۵۳	۱۴۴۷	جب کسی کو وکیل بنایا جائے اور وکیل کوئی چیز چھوڑ	۸۵۲
۱۴۳۴	ارشاد ربانی۔ جنہوں نے تم میں سے قسم کھا کر عہد	۸۵۴	۱۴۴۸	دے لیکن مٹل اُسے اجازت دے تو جائز	۸۵۳
۱۴۳۵	کیا اُن کا حصہ انہیں دے دو۔	۸۵۵	۱۴۴۹	ہے۔	۸۵۳
			۱۴۵۰	جب وکیل کوئی فاسد چیز فروخت کرے تو اُس	۸۵۴
				کی بیع مردود ہے۔	۸۵۴

باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۴۴۰	وقت میں دکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ اپنے دوست کو کھلائے اور دستور کے مطابق کھائے۔	۸۵۰	۱۴۵۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے اوقات خراجی زمین اور مزارعت وغیرہ	۸۵۷
۱۴۴۱	صدر میں دکالت کرنا۔	۸۵۰	"	جس نے بجز زمین کو آباد کیا	"
۱۴۴۲	قرانی کے جانوروں کی دکالت اور ان کی حفاظت کرنا۔	۸۵۱	۱۴۶۰	فدا الخلیفہ میں مبارک ترین جگہ	۸۵۸
۱۴۴۳	جیب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں مناسب سمجھو اسے خریدا کرو اور وکیل کہے کہ میں ناپ کی بات سن رہا ہوں۔	"	۱۴۶۱	جب زمین والا کہے کہ ہم نہیں اس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ چاہے۔	"
۱۴۴۴	خزانے وغیرہ کی امانت کا کسی کو وکیل بنانا	۸۵۲	۱۴۶۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کی زراعت اور پھلوں میں مدد کیا کرنے تھے۔	۸۵۹
	<b>۳۱۔ کتاب المزارعت</b>	۸۵۲	۱۴۶۳	زمین کو سونے چاندی کے بدلے ٹھیکے پر دینا	۸۶۰
			۱۴۶۴	ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کھیتی باڑی کرے۔	۸۶۰
			۱۴۶۵	درخت لگانے کا بیان	۸۶۱
			۸۶۲	<b>۳۲۔ کتاب المساقاة</b>	
			۱۴۶۶	پانی پلانے کا بیان	۸۶۲
			۱۴۶۷	پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا مدد، بہہ اور وصیت جائز ہے۔	"
			۱۴۶۸	جس نے کہا کہ پانی والے کا اس پر زیادہ حق ہے۔	۸۶۳
			۱۴۶۹	جو اپنی زمین میں کنواں کھودے تو کسی کے گرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔	"
			۱۴۷۰	کنوئیں کے متعلق جملہ اُردو اس کا فیصلہ	"
			۱۴۷۱	مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ	۸۶۴
			۱۴۷۲	نہر کا پانی روکنا	"
			۱۴۷۳	بلند زمین کو پست سے پہلے سیراب کرنا	۸۶۵
			۱۴۷۴	بلند زمین والے کا ٹخنوں تک زمین سیراب کرنا	"
۱۴۴۵	وقت میں دکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ اپنے دوست کو کھلائے اور دستور کے مطابق کھائے۔	۸۵۰	۱۴۵۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے اوقات خراجی زمین اور مزارعت وغیرہ	۸۵۷
۱۴۴۱	صدر میں دکالت کرنا۔	۸۵۰	"	جس نے بجز زمین کو آباد کیا	"
۱۴۴۲	قرانی کے جانوروں کی دکالت اور ان کی حفاظت کرنا۔	۸۵۱	۱۴۶۰	فدا الخلیفہ میں مبارک ترین جگہ	۸۵۸
۱۴۴۳	جیب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں مناسب سمجھو اسے خریدا کرو اور وکیل کہے کہ میں ناپ کی بات سن رہا ہوں۔	"	۱۴۶۱	جب زمین والا کہے کہ ہم نہیں اس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ چاہے۔	"
۱۴۴۴	خزانے وغیرہ کی امانت کا کسی کو وکیل بنانا	۸۵۲	۱۴۶۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کی زراعت اور پھلوں میں مدد کیا کرنے تھے۔	۸۵۹
	<b>۳۱۔ کتاب المزارعت</b>	۸۵۲	۱۴۶۳	زمین کو سونے چاندی کے بدلے ٹھیکے پر دینا	۸۶۰
			۱۴۶۴	ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کھیتی باڑی کرے۔	۸۶۰
			۱۴۶۵	درخت لگانے کا بیان	۸۶۱
			۸۶۲	<b>۳۲۔ کتاب المساقاة</b>	
			۱۴۶۶	پانی پلانے کا بیان	۸۶۲
			۱۴۶۷	پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا مدد، بہہ اور وصیت جائز ہے۔	"
			۱۴۶۸	جس نے کہا کہ پانی والے کا اس پر زیادہ حق ہے۔	۸۶۳
			۱۴۶۹	جو اپنی زمین میں کنواں کھودے تو کسی کے گرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔	"
			۱۴۷۰	کنوئیں کے متعلق جملہ اُردو اس کا فیصلہ	"
			۱۴۷۱	مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ	۸۶۴
			۱۴۷۲	نہر کا پانی روکنا	"
			۱۴۷۳	بلند زمین کو پست سے پہلے سیراب کرنا	۸۶۵
			۱۴۷۴	بلند زمین والے کا ٹخنوں تک زمین سیراب کرنا	"
۱۴۴۵	وقت میں دکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ اپنے دوست کو کھلائے اور دستور کے مطابق کھائے۔	۸۵۰	۱۴۵۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کے اوقات خراجی زمین اور مزارعت وغیرہ	۸۵۷
۱۴۴۱	صدر میں دکالت کرنا۔	۸۵۰	"	جس نے بجز زمین کو آباد کیا	"
۱۴۴۲	قرانی کے جانوروں کی دکالت اور ان کی حفاظت کرنا۔	۸۵۱	۱۴۶۰	فدا الخلیفہ میں مبارک ترین جگہ	۸۵۸
۱۴۴۳	جیب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں مناسب سمجھو اسے خریدا کرو اور وکیل کہے کہ میں ناپ کی بات سن رہا ہوں۔	"	۱۴۶۱	جب زمین والا کہے کہ ہم نہیں اس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ چاہے۔	"
۱۴۴۴	خزانے وغیرہ کی امانت کا کسی کو وکیل بنانا	۸۵۲	۱۴۶۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کی زراعت اور پھلوں میں مدد کیا کرنے تھے۔	۸۵۹
	<b>۳۱۔ کتاب المزارعت</b>	۸۵۲	۱۴۶۳	زمین کو سونے چاندی کے بدلے ٹھیکے پر دینا	۸۶۰
			۱۴۶۴	ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کھیتی باڑی کرے۔	۸۶۰
			۱۴۶۵	درخت لگانے کا بیان	۸۶۱
			۸۶۲	<b>۳۲۔ کتاب المساقاة</b>	
			۱۴۶۶	پانی پلانے کا بیان	۸۶۲
			۱۴۶۷	پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا مدد، بہہ اور وصیت جائز ہے۔	"
			۱۴۶۸	جس نے کہا کہ پانی والے کا اس پر زیادہ حق ہے۔	۸۶۳
			۱۴۶۹	جو اپنی زمین میں کنواں کھودے تو کسی کے گرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔	"
			۱۴۷۰	کنوئیں کے متعلق جملہ اُردو اس کا فیصلہ	"
			۱۴۷۱	مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ	۸۶۴
			۱۴۷۲	نہر کا پانی روکنا	"
			۱۴۷۳	بلند زمین کو پست سے پہلے سیراب کرنا	۸۶۵
			۱۴۷۴	بلند زمین والے کا ٹخنوں تک زمین سیراب کرنا	"



باب	مضمون	صفحہ	باب	مضمون	صفحہ
۱۴۷۵	پانی پلانے کی فضیلت	۸۶۵	۱۴۹۳	جو قرض سے پناہ مانگے	۸۷۵
۱۴۷۶	جس کے نزدیک حوض اور مشک والا اپنے	۸۶۶	۱۴۹۴	مقروض کی نازی جنازہ	"
۱۴۷۷	پانی کا زیادہ مستحق ہے۔	۸۶۷	۱۴۹۵	مال دار کا مال اسٹول کرنا ظلم ہے	۸۷۶
۱۴۷۸	نہیں ہے کوئی چراگاہ مگر اشد اور اس کے رسول	۸۶۸	۱۴۹۶	صاحب حق کو تقاضا کرنے کا حق ہے	"
۱۴۷۹	کی۔	۸۶۹	۱۴۹۷	اگر کوئی غفلت کے پاس اپنا مال بیع، قرض یا امانت	"
۱۴۸۰	آدمیوں اور جانوروں کا نروں سے پانی پینا۔	۸۷۰	۱۴۹۸	کی صورت میں پائے تو وہ اس کا زیادہ مستحق ہے۔	"
۱۴۸۱	ایندھن اور سوکھی گھاس کی بیج	۸۷۱	۱۴۹۹	جو قرض خواہوں سے کل پرسوں کی مہلت لے اور	۸۷۷
۱۴۸۲	جاگیریں بخشنا	۸۷۲	۱۵۰۰	اس کا مقصد شرفانہ نہ ہو۔	"
۱۴۸۳	جاگیریں لکھ کر دینا	۸۷۳	۱۵۰۱	جو غفلت یا دیوانیہ کا مال بیع کر قرض خواہوں میں	"
۱۴۸۴	اوستیوں کو پانی کے قریب دھونا	۸۷۴	۱۵۰۲	تقسیم کر دے یا اس کو عطا کر دے کہ اپنے اوپر	"
۱۴۸۵	وہ شخص جس کے باغ میں سے گزرگاہ یا پانی پینے	۸۷۵	۱۵۰۳	خرچہ کرے۔	"
۱۴۸۶	کی چیز ہو۔	۸۷۶	۱۵۰۴	مستحقہ مدت کے وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا	"
۱۴۸۷	۳۳۔ کتاب فی الاستقراض	۸۷۷	۱۵۰۵	قرض میں کمی کرنے کی سفارش کرنا	"
۱۴۸۸	جو کوئی چیز ادھار خریدے، خواہ اس کے پاس	۸۷۸	۱۵۰۶	مال ضائع کرنے کی ممانعت	۸۷۸
۱۴۸۹	قیمت نہ ہو یا اس وقت موجود نہ ہو۔	۸۷۹	۱۵۰۷	غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے لیکن اس کی	۸۷۹
۱۴۹۰	جو لوگوں کا مال لے اور نیت ادا کرنا یا سحتم	۸۸۰	۱۵۰۸	اجازت کے بغیر تعریف نہ کرے۔	"
۱۴۹۱	کرنا ہو۔	۸۸۱	۱۵۰۹	۳۴۔ کتاب فی الخصومات	۸۸۰
۱۴۹۲	قرض ادا کرنا	۸۸۲	۱۵۱۰	مقروض کو گرفتار کر کے لے جانے کا بیان نیز	۸۸۱
۱۴۹۳	اوست قرض لینا	۸۸۳	۱۵۱۱	مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان دشمنی۔	"
۱۴۹۴	اچھے طریقے سے تقاضا کرنا	۸۸۴	۱۵۱۲	جس نے پاگل اور کم عقل کے معاملے کو رد کیا ہو	۸۸۲
۱۴۹۵	کیا بدے میں زیادہ عمر کا جانور دیا جاسکتا ہے	۸۸۵	۱۵۱۳	اگرچہ حاکم نے اسے منع نہ کیا ہو۔	"
۱۴۹۶	حسن طریقے سے قرض ادا کرنا	۸۸۶	۱۵۱۴	فریقین کا ایک دوسرے کے متعلق گفتگو کرنا	"
۱۴۹۷	جو اس کے حق سے کم ادا کرے یا قرض خواہ	۸۸۷	۱۵۱۵	مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھروں سے نکال	۸۸۳
۱۴۹۸	معاذ کر دے تو جائز ہے	۸۸۸	۱۵۱۶	دینا۔	"
۱۴۹۹	جب گفتگو کرے یا قرض کے بدلے کھجوریں	۸۸۹	۱۵۱۷	میت کے وصی کا دعویٰ کرنا	۸۸۴
۱۵۰۰	وغیرہ دے۔	۸۹۰	۱۵۱۸	جس سے ضرر کا اندیشہ ہو اسے باندھ کر رکھنا۔	"

باب	صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون
۱۵۴۰	۸۸۳	حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا			اعمال سے بے خبر نہ سمجھو۔
۱۵۱۱	۸۸۴	مقروض کا تعاقب کرتے رہنا	۱۵۲۶	۸۸۴	ظلم و ستم کا بدلہ
۱۵۱۲	"	قرض کا تقاضا کرنا	۱۵۲۷	"	ارشادِ خداوندی ہے کہ خیر دار ہو جاؤ، ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔
		<b>۳۵۔ کتاب اللقطہ</b>	۱۵۲۸	۸۸۵	کوئی مسلمان نہ دوسرے مسلمان پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے سپرد کرے۔
۱۵۱۳	۸۸۵	جب مالک صحیح نشانیاں بتا دے تو مال اُسے دے دیا جائے۔	۱۵۲۹	۸۸۵	اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔
۱۵۱۴	"	گم شدہ اُونٹ	۱۵۳۰	"	مظلوم کی مدد
۱۵۱۵	"	گم شدہ بکری	۱۵۳۱	"	ظالم سے بدلہ لینا
۱۵۱۶	۸۸۶	جب گھرے ہوئے مال والا ایک سال تک نہ ملے تو یہ پائے والے کا ہے۔	۱۵۳۲	۸۸۶	مظلوم کا معاف کرنا
۱۵۱۷	"	جب کوئی دریا میں ٹکڑی یا کوڑا وغیرہ پائے	۱۵۳۳	"	ظلم قیامت کے روز تار کیوں کے روپ میں ہوگا۔
۱۵۱۸	"	جب کوئی راستے میں کھجور پائے	۱۵۳۴	"	مظلوم کی بددعا سے ڈرنا اور بچنا
۱۵۱۹	۸۸۷	اہل مکہ کی گری پڑی چیز کا کس طرح اطلاق کیا جائے	۱۵۳۵	"	جس نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم نے اُسے معاف کر دیا تو کیا اُس ظلم کو بیان کرے۔
۱۵۲۰	۸۸۸	کسی کا مویشی بغیر اجازت کے نہ دوہا جائے۔	۱۵۳۶	"	جب کوئی کسی کے ظلم کو معاف کر دے تو اب اُس سے رجوع نہیں کر سکتا۔
۱۵۲۱	"	جب سال کے بعد گھرے پڑے مال کا مالک آئے تو اُسے لوٹائے کیونکہ یہ اس کے پاس امانت ہے۔	۱۵۳۷	"	جب کوئی کسی کو اجازت یا معافی دے اور واضح نہ کرے کہ وہ کتنی۔
۱۵۲۲	۸۸۹	کیا گری پڑی چیز اس لیے اٹھائی جائے کہ نفع نہ ہو یا کسی نا اہل کے پتے نہ پڑ جائے۔	۱۵۳۸	"	ظلم کے ساتھ نرمی دیا لینے کا گناہ
۱۵۲۳	"	جس نے گری پڑی چیز کی خوب تشہیر کی اور وہ حکم کے سپرد نہ کی۔	۱۵۳۹	"	جب کوئی آدمی دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے تو جائز ہے۔
۱۵۲۴	۸۹۰	چرواہے سے دودھ مانگنا	۱۵۴۰	"	ارشادِ خداوندی ہے کہ وہ سخت جھگڑا لو ہے
		<b>۳۶۔ کتاب فی المقالم والتعصیب</b>	۱۵۴۱	"	جان بوجھ کر نا جائز بات پر جھگڑنے کا گناہ
	۸۹۰		۱۵۴۲	"	جب جھگڑے تو بدکلامی کرے
۱۵۲۵	۸۹۰	ارشادِ خداوندی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ظالموں کے	۱۵۴۳	"	مظلوم جب ظالم کا مال پائے تو کیا قصاص کے طور پر لے سکتا ہے؟



صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۹۰۸	جو مال دوحصہ داروں کا ہو تو دونوں زکوٰۃ میں برابر برابر شمار کر لیں۔	۱۵۶۲	۸۹۷	سائبانوں کا بیان	۱۵۴۳
"	بکریاں تقسیم کرنا	۱۵۶۳	۸۹۸	ایک ہمسایہ دوسرے کو اپنی دیوار میں کھوئی گاٹنے سے منع نہ کرے۔	۱۵۴۵
۹۰۹	مشرک کھجوروں میں سے دھوکہ نہ کھائے جب تک اس کا ساتھی اجازت نہ دے۔	۱۵۶۴	"	راستے میں شراب بہانا	۱۵۴۶
"			"	گھروں کے صحنوں اور راستوں میں بیٹھنا	۱۵۴۷
۹۱۰	پارہ ————— ۱۰		۸۹۹	راستے میں کنوئیں کھودنا جب کہ کسی کو اس سے تکلیف نہ ہو۔	۱۵۴۸
۹۱۰	چیزوں کو سا جھپوں میں مناسب قیمت کے ساتھ تقسیم کرنا۔	۱۵۶۵	"	تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا	۱۵۴۹
"	کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں قرحہ اندازی کی جائے؟	۱۵۶۶	۹۰۲	بالاخانوں میں اونچے اور نیچے جھروکے اور روشن دان وغیرہ رکھنا	۱۵۵۰
۹۱۱	یتیم اور اہل میراث کی شرکت زمین وغیرہ میں شرکت	۱۵۶۷	"	جو اپنے اونٹ کو بلاطی مسجد کے دروازے پر باندھ دے۔	۱۵۵۱
"	جب شرکاء گھر کو تقسیم کر لیں تو لوٹمانے اور شفعہ کرنے کا حق نہیں۔	۱۵۶۸	"	کسی قوم کی گوری کے پاس ٹھہرنا اور پیشاب کرنا۔	۱۵۵۲
۹۱۲	سوئے چاندی اور کام میں آنے والی چیزیں شرکت کرنا۔	۱۵۶۹	"	جولوگوں کو تکلیف دینے والی جھنی کو لے کر راستے سے دور پھینک دے۔	۱۵۵۳
"	کاشتکار کی زمین ذبحی اور شریک کی شرکت بکریوں کو تقسیم کرنا اور ان میں انصاف	۱۵۷۰	"	جب معلم راستے میں اختلاف پیدا ہو جائے مالک کی اجازت کے بغیر کوٹنا	۱۵۵۴
۹۱۳	کھانے وغیرہ میں شرکت	۱۵۷۱	۹۰۳	صلیب کو توڑنا اور خنجر کو قتل کرنا	۱۵۵۵
"	لوٹڑی غلام میں شرکت	۱۵۷۲	"	کیا شراب کے گھڑے توڑ دے جائیں یا شک پھاڑ دی جائے۔	۱۵۵۶
"	قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک ہونا	۱۵۷۳	۹۰۵	جو اپنے بدل کی حفاظت میں لڑے	۱۵۵۸
۹۱۴	جس نے تقسیم کے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔	۱۵۷۴	"	جب کوئی کسی کا پیالہ یا کوئی اور چیز توڑ دے	۱۵۵۹
۹۱۵	۳۸۔ کتاب الرہن		۹۰۶	جب کوئی دیوار گرا دے تو اسی جیسی بنا کر دے	۱۵۶۰
۹۱۵	حالت اقامت میں رہیں رکھنا	۱۵۷۷	۹۰۶	۳۷۔ کتاب الشریکۃ فی الطعام	
			۹۰۶	کھانے زاد راہ اور سامان میں شرکت	۱۵۶۱



صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۹۲۶	حضور نے فرمایا ہے کہ غلام تمہارے بھائی ہیں انھیں وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو۔	۱۵۹۷	۹۱۶	جس نے اپنی زرہ رہن رکھی	۱۵۷۸
۹۲۷	جو غلام اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے	۱۵۹۸	"	بتھیار گرونی رکھتا	۱۵۷۹
۹۲۸	اود اپنے آقا کا خیر خواہ رہے۔	۱۵۹۹	۹۱۷	سواری کا یا دودھ کا جانور گرونی رکھتا	۱۵۸۰
۹۲۹	غلام پر ہاتھ اٹھانے کی کراہت	۱۶۰۰	"	یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھتا	۱۵۸۱
"	جب کسی کا خادم کھانے کرائے	۱۶۰۱	"	جب راہن اور مرتس میں اختلاف ہو جائے	۱۵۸۲
"	غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور حضور نے مال کی نسبت اس کے مالک کی طرف کی ہے۔	۱۶۰۲	۹۱۸	تدعا علیہ کیون ہوگا۔	
۹۳۰	جب غلام کو مارے تو اس کے چہرے پر مارے۔			<b>۳۹۔ کتاب العتق</b>	
۹۳۰	<b>۴۰۔ کتاب المکاتب</b>		۹۱۸	غلام آزاد کرنے کی فضیلت	۱۵۸۳
۹۳۰	اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگانے کا گناہ	۱۶۰۳	"	کونسا غلام افضل ہے	۱۵۸۴
۹۳۱	مکاتب سے کیا شرطیں کرنا جائز ہیں؟	۱۶۰۴	"	سورج گروہن اور دوسری علامتوں کے وقت غلام آزاد کرنا مستحب ہے۔	۱۵۸۵
۹۳۲	مکاتب کا مدد چاہنا اور لوگوں سے سوال کرنا	۱۶۰۵	۹۱۹	جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا مشترکہ لونڈی کو آزاد کیا جائے۔	۱۵۸۶
۹۳۳	مکاتب کی بیع جب کہ وہ راضی ہو	۱۶۰۶	۹۲۰	جب کسی نے غلام کو اپنے حصے کا آزاد کیا	۱۵۸۷
"	جب مکاتب کسی سے لے لے کہ مجھے خرید کر آزاد کر دو اور وہ اسی لیے خریدے۔	۱۶۰۷	"	آزاد کرنے اور طلاق دینے میں غلطی اور بھول۔	۱۵۸۸
۹۳۳	<b>۴۱۔ کتاب الہبہ</b>		۹۲۱	جب کوئی اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے۔	۱۵۸۹
۹۳۴	ہبہ کرنے کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا	۱۶۰۸	۹۲۲	اُم ولد کا بیان	۱۵۹۰
"	تھوڑی چیز ہبہ کرنا	۱۶۰۹	۹۲۳	مدبر کی بیع	۱۵۹۱
"	جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے	۱۶۱۰	"	ولاء کو بیچنا اقداس کا ہبہ کرنا	۱۵۹۲
۹۳۵	جس نے پانی مانگا	۱۶۱۱	"	جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے تو کیا اس کا ہبہ دیا جاسکتا ہے جب کہ وہ مشرک ہو۔	۱۵۹۳
۹۳۶	شکار کا ہبہ قبول کرنا	۱۶۱۲	۹۲۴	مشرک غلام کو آزاد کرنا	۱۵۹۴
			"	جو کسی مولیٰ غلام کا مالک ہو	۱۵۹۵
			۹۲۵	اپنی لونڈی کو ادب سکھانے اور تعلیم دینے کی فضیلت۔	۱۵۹۶

صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۹۵۰	اُس پر سوار ہے تو جائز ہے۔	۱۶۲۳	۹۳۶	ہدیہ قبول کرنا	۱۶۱۳
۹۵۱	وہ ہدیہ جس کا پہننا پسند ہو۔	۱۶۲۴	۹۳۸	جو اپنے صاحب کے لیے تحفہ بھیجے اور تحفہ	۱۶۱۴
۹۵۲	مشکوٰۃ کا ہدیہ قبول کرنا	۱۶۲۵		بھیجنے میں اُس کی خاص بیوی کی باری کا لحاظ	
۹۵۳	مشکوٰۃ کے لیے ہدیہ	۱۶۲۶	۹۴۱	رکھے۔	
۹۵۴	ہدیہ کی ہوئی یا صدقہ دی ہوئی چیز کو واپس لینا	۱۶۲۷		جو ہدیہ واپس نہ کیا جائے	۱۶۱۵
۹۵۵	کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔	۱۶۲۸	۹۴۲	جو غائب چیز کے ہدیہ کرنے کو جائز سمجھے	۱۶۱۶
۹۵۶	ہدیہ کے لیے ایک گواہ بھی کافی ہے	۱۶۲۹		ہدیہ کا بدلہ دینا	۱۶۱۷
۹۵۷	عمری اور رقبی کے بارے میں ارشادات	۱۶۳۰		بیٹے کے لیے ہدیہ کرنا	۱۶۱۸
۹۵۸	جس نے لوگوں سے گھوڑا مستعار لیا			ہدیہ میں گواہ بنانا	۱۶۱۹
۹۵۹	دلہن کے لیے زفاف کے موقع پر کوئی چیز ادھار			فاوند کا بیوی کے لیے اور بیوی کا فاوند کے	۱۶۲۰
۹۶۰	لینا۔			لیے ہدیہ کرنا۔	
۹۶۱	دودھ دینے والے جانور کی فضیلت	۱۶۳۱	۹۴۳	عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرے کے	۱۶۲۱
۹۶۲	اگر کوئی کہے کہ میں نے دستور کے مطابق خدمت	۱۶۳۲		لیے ہدیہ کرنا اور اُسے آزاد کرنا	
۹۶۳	کرنے کے لیے تجھے یہ نوٹ دی تو جائز ہے۔	۱۶۳۳	۹۴۴	ہدیہ کی ابتدا کس سے کی جائے	۱۶۲۲
۹۶۴	جب کوئی سواری کے لیے گھوڑا دے تو وہ عمری	۱۶۳۴	۹۴۵	جو کسی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرے	۱۶۲۳
۹۶۵	اور صدقہ کی طرح ہے۔			جب کوئی ہدیہ یا وعدہ کرے اور وہ چیز دینے	۱۶۲۴
۹۶۶	۴۴۔ کتاب الشہادات			سے پہلے فوت ہو جائے۔	
۹۶۷	اس بارے میں کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا ذمہ ہے	۱۶۳۵	۹۴۶	غلام اور سلمان پر کس طرح قبضہ کیا جائے۔	۱۶۲۵
۹۶۸	جب کوئی کسی کی صفائی بیان کرتے ہوئے کہے کہ	۱۶۳۶		کسی نے کوئی چیز ہدیہ کی، دوسرے نے قبضہ	۱۶۲۶
۹۶۹	ہم تو اسے اچھا جانتے ہیں یا میں تو اس میں	۱۶۳۷	۹۴۷	کر لیا اور یہ نہیں کہا کہ میں نے قبول کی۔	
۹۷۰	بھلائی ہی دیکھتا ہوں۔	۱۶۳۸	۹۴۸	جب کوئی اپنا قبضہ کسی کو ہدیہ کرے۔	۱۶۲۷
۹۷۱	پچھنے ہوئے آدمی کی گواہی	۱۶۳۹		ایک آدمی کا چند آدمیوں کو ہدیہ کرنا۔	۱۶۲۸
۹۷۲	گواہ گواہی دے اور دوسرے کہیں کہ ہمیں تو علم	۱۶۴۰	۹۴۹	مقبوضہ، غیر مقبوضہ، تقسیم شدہ اور غیر تقسیم شدہ	۱۶۲۹
۹۷۳	نہیں دریں حالات گواہ کے کہنے پر فیصلہ ہوگا	۱۶۴۱		چیز کا ہدیہ کرنا۔	
۹۷۴	انصاف پسند لوگوں کی گواہی	۱۶۴۲	۹۵۰	جب ایک جماعت دوسری کو ہدیہ کرے	۱۶۳۰
۹۷۵	نیک چلتی کب ثابت ہوتی ہے۔	۱۶۴۳	۹۵۱	جس کو ہدیہ دیا جائے اور اُس کے پاس اُس کے	۱۶۳۱
۹۷۶				جم نشین بیٹھے ہوں تو مستحق زیادہ وہی ہے۔	
۹۷۷				جب کسی آدمی کے لیے اونٹ ہدیہ کیا جب کہ وہ	۱۶۳۲



صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۹۷۹	جو وعدہ پورا کرنے کا حکم دے۔	۱۷۷۲	۹۷۲	نسب اور رعایت وغیرہ کی گواہی دینا	۱۷۵۰
۹۸۰	مشرکین سے گواہی وغیرہ کے متعلق نہ پوچھا جائے	۱۷۷۳	۹۷۳	تہمت لگانے والے، پورا اور زانی کی گواہی	۱۷۵۱
"	مشکلات کے اندر مقررہ ڈان	۱۷۷۴	۹۷۴	ظلم و جور پر اگر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے	۱۷۵۲
۹۸۲	۴۳۔ کتاب الصلح		۹۷۵	جھوٹی گواہی کا بیان	۱۷۵۳
			۹۷۶	اندھے کا گواہی دینا	۱۷۵۴
			۹۷۷	عورتوں کی گواہی	۱۷۵۵
۹۸۲	لوگوں کے درمیان صلح کروانے کا بیان	۱۷۷۵	"	لوٹنے والوں اور غلاموں کی گواہی	۱۷۵۶
۹۸۳	لوگوں کے درمیان صلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہے	۱۷۷۶	"	دودھ پلانے والی کی گواہی	۱۷۵۷
"	اہم کا اپنے ساتھیوں کو کہنا کہ میرے ساتھ صلح کروانے چلو۔	۱۷۷۷	۹۷۸	عورتوں کا ایک دوسری کی عدالت بیان کرنا	۱۷۵۸
"	ارشاد ربانی ہے کہ اگر دونوں آپس میں صلح کر لیں تو صلح بہتر ہے۔	۱۷۷۸	۹۷۹	جب ایک آدمی کسی کی پاکی بیان کرے تو کافی ہے	۱۷۵۹
"	اگر لوگ ظلم کی صلح پر متفق ہو جائیں تو ایسی صلح مردود ہے۔	۱۷۷۹	"	تقریب میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے جو جانتا ہو وہی بیان کرے۔	۱۷۶۰
"	یکے لکھا جائے کہ صلح نامہ ہے فلاں اور قلاں کے درمیان اگرچہ ان کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔	۱۷۸۰	"	بچوں کا بالغ ہونا اُحد ان کی گواہی	۱۷۶۱
۹۸۷	مشرکین سے صلح	۱۷۸۱	۹۷۴	حاکم کا قسم سے پہلے مدعی سے پوچھنا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟	۱۷۶۲
۹۸۸	دیت میں صلح کرنا	۱۷۸۲	۹۷۵	اموال اور حدود میں قسم مدعا علیہ پر ہے	۱۷۶۳
۹۸۹	حضور کا حضرت حسن بن علی کے متعلق ارشاد کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ امید ہے کہ اس کے ذریعے اللہ کا عظیم گروہوں میں صلح کروا دے۔	۱۷۸۳	"	جھوٹی قسم کا وبال	۱۷۶۴
۹۹۰	کیا امام صلح کا اشارہ کر سکتا ہے؟	۱۷۸۴	۹۷۶	جب کوئی دعویٰ کرے یا تہمت لگائے تو گواہ تلاش کرے اور گواہوں کے لیے بھاگ دوڑ کرے	۱۷۶۵
"	لوگوں کے درمیان صلح کروانے اور انصاف کرنے کی فضیلت۔	۱۷۸۵	"	عصر کے بعد قسم کھانا	۱۷۶۶
۹۹۱	جب اہم صلح کا اشارہ کرے اور وہ انکار کر دے تو واضح حکم کے مطابق فیصلہ کر دیا جائے۔	۱۷۸۶	"	مدعی علیہ جہاں قسم دے وہیں قسم ل جائے اُحد اُسے دوسری جگہ نہیں لے جانا چاہیے۔	۱۷۶۷
"	قرض خواہوں اور میراث والوں میں صلح کرانا اور	۱۷۸۷	۹۷۷	جب قسم کھانے میں لوگ ایک دوسرے سے جلدی دکھائیں۔	۱۷۶۸
			"	ارشاد ربانی ہے۔ بے شک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔	۱۷۶۹
			"	قسم کس طرح لی جائے۔	۱۷۷۰
			۹۷۸	جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے	۱۷۷۱



صفحہ	مضمون	باب	صفحہ	مضمون	باب
۹۹۵	معاملات میں شرطیں رکھنا	۱۶۹۳		اندازے سے دینا	
"	نکاح کے وقت مہر میں شرطیں رکھنا	۱۶۹۴	۹۹۲	قرض اور نقد مال کے ذریعے صلح کرنا	۱۶۸۸
۹۹۶	مزارعت میں شرطیں رکھنا	۱۶۹۵			
"	جوش شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں	۱۶۹۶	۹۹۲	۴۴ کتاب الشروط	
"	جوش شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں۔	۱۶۹۷			
۹۹۷	مکاتیب کے ساتھ کیا شرطیں جائز ہیں جب کہ وہ آزاد ہونے کی شرط پر رکھنے کے لیے رضامند ہو۔	۱۶۹۸	۹۹۲	اسلام، احکام اور خرید و فروخت میں کونسی شرطیں جائز ہیں۔	۱۶۸۹
"	طلاق میں شرطیں رکھنا۔	۱۶۹۹	۹۹۲	جب کوئی بیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت بیچے	۱۶۹۰
۹۹۸	جدول ————— پاروں کے لحاظ		"	بیع میں شرطیں رکھنا	۱۶۹۱
۹۹۹	جدول ————— کتابوں کے لحاظ سے		"	جب بیچنے والا ایک خاص مقام تک جانور پر سواری کرنے کی شرط کرے تو جائز ہے۔	۱۶۹۲
۱۰۰۳	قطعہ تاریخ طاعت				

## پارہ — ①

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## وحی کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف وحی کی ابتدا کیسے ہوئی اور اللہ عزوجل کا فرمان کہ ہم نے تمہاری طرف وحی کی جیسے ہم نے نوح اور اس کے بعد والے نبیوں کی طرف وحی کی۔

میں نے سنی، سفیان بن عیینہ، سعید انصاری، محمد بن ابراہیم، یحییٰ، علقمہ بن وقاص لیثی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ بے شک اعمال کا دار و مدار عیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اُسی چیز کی طرف ہے جس کی جانب ہجرت کی ہے۔

ف: یہ کتاب الوی ہے اور اس میں وحی سے متعلق ہی اگلی پانچ حدیثیں ہیں لیکن یہ پہلی حدیث بیت کے متعلق ہے جس کا باب باب ۱ ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ علم منزل مقصود نہیں بلکہ عمل کے لیے منزلہ زمین کے ہے۔ عمل بھی بذاتہ منزل مقصود نہیں بلکہ اخلاص اور رضائے الہی کے حصول میں زمین کا کام دیتا ہے۔ یہی وَأَسْتَجِيبُنَا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ (۲: ۴۵) کا مندرجہ ہے۔ گویا ہر عمل میں رضائے الہی کی نیت ہونا ہی پیسنہ اہل کمال کا شیوہ رہا ہے۔ بخاری شریف کی جمع دندون سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مقصود یہی ہو گا جس کے باعث وحی کے بیان میں اس حدیث کو بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیث کے طور پر درج کیا۔ ہو سکتا ہے کہ بخاری شریف کی اس درجہ شہرت اور مقبولیت کا باعث بھی غلو میں نیت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! آپ کی طرف وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

## کِتَابُ الْوَحْيِ

بَاب: - كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ +

۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَالْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ بْنِ اللَّيْثِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمَنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَتْرِكُهَا فَهَاجَرَتْهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ +

۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

اللَّهُ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِيَنِي وَمِثْلَ مَلَكٍ الْجَدِّسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَى قَيْصُومٍ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي عَائِي مَا بَعْدُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَقُصُّمُ عَنْهُ وَإِنْ جَبِينُهُ لَيَنْفَضُّ عَرَقًا ۝

۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْكَثِيبُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ وَمِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حَبَّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ جِرَاءٍ فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَ يَنْزَوْدُ لِنِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَنْزَوْدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ جِرَاءٍ فَبَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَآخِذْ بِي فَخَطَرَنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُحْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَآخِذْ بِي فَخَطَرَنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُحْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَآخِذْ بِي فَخَطَرَنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ يَا سُوْرِيكَ الْإِنشَاءُ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ فَرَجَعَهُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ فَوَادَّ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمِّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّدُّ فَقَالَ لِيَخْدِجَةَ وَآخَبَهَا الْخَبْرَ لَعَنَ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِجَةُ كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبھی تو گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر سب سے سخت ہوتی ہے۔ جب وہ تمام ہوتی ہے تو جو کہیں اُسے یاد کر لیتا ہوں اور کبھی میرے پاس فرشتہ آدمی کی شکل میں آکر گفتگو کرتا ہے جو وہ کہے میں یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ سخت سردی کے دن میں آپ پر وحی نازل ہوتی اور وہ موقوف ہوتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی کا ابتدا اچھے خوابوں سے ہوتی۔ آپ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتا مگر آپ غفلت پسند ہو گئے اور غار حرا میں جانے لگے وہاں کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے لگنا آتقدن کہ طرف لوٹنے سے پہلے اور کھانے پینے کی چیزوں کو لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ کہ طرف لوٹتے اور وہ اسی طرح کھانے پینے کا بندوبست کر دیا کہ میں یہاں تک کہ آپ کے پاس آتی آگیا جب کہ آپ غار حرا میں تھے یعنی فرشتے نے آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا۔ اے پرہیزگار حضرت خدیجہ روایت کرتی ہیں میں نے کہا میں پڑھتے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑ کر بڑے زور سے دبا یا۔ پھر چھوڑتے ہوئے کہا اے پرہیزگار میں نے کہا میں پڑھتے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے دبا یا۔ پھر چھوڑ دیا اور کہا اے پرہیزگار میں نے کہا میں پڑھتے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑا اور دوبارہ دبا یا۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا اے پرہیزگار اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی چھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے (۱۹۶/۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ واپس لوٹے۔

آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ پس حضرت خدیجہ بنت خویلد کے پاس آئے اور فرمایا اے مجھے کھل اڑھا دو مجھے کھل اڑھا دو۔ انہوں نے کھل اڑھا دیا۔ یہاں تک کہ خوف و ڈر ہو گیا حضرت خدیجہ کو سارا واقعہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ حضرت خدیجہ نے کہا کہ خدا کی قسم ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے، محتاجوں کے لیے کلمات



لَتَصِلَ الرَّحْمَ وَتَعْمِلَ الْكُلَّ وَتَكْسِبَ الْمَعْدُومَ وَ  
تَقْرِئَ الضَّيْفَ وَتُعِينَ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ  
بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ يَمَ وَرَقَةَ بْنَ نُفَيْلٍ بْنِ أَسَدِ بْنِ  
عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرُؤٌ تَنَصَّرَ فِي  
الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ  
مِنْ الْإِنْجِيلِ بِأَلْفِ عِبْرَانِيَّةٍ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ  
وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ يَا  
ابْنَ عَمِّ اسْمِعْ مِنِّي ابْنَ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ  
أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
خَبْرَ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَلَ  
اللَّهُ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَدًّا عَالِيًا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا  
إِذْ يُنْزِلُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَوْ مُخْرِجِي هُمْ قَالَ نَعَمْ لَهَا يَا رَجُلُ قَطْرٌ يَمِثِلُ مَا جِئْتَ  
بِهِ الْأَعْوَدِي وَإِنْ تَذَرْنِي يَوْمَئِذٍ أَنْصُرَكَ نَصْرًا  
مُؤَدَّرًا لَمْ تُخِشْ وَرَقَةُ أَنْ لَوْ نَفِي وَفُتِرَ الْوَحْيُ  
قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ وَهُوَ  
يُحَدِّثُ عَنْ فُتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِمْ بَيْنَنَا  
أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ  
بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ جَاءَنِي بِحِزَاءِ جَالِسٍ عَلَى كُرْسِيِّ  
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ  
رَبِّ لَوْ نَفِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ  
قُمْ فَأَنْزِلْ وَرَبِّكَ فَكَيِّدٌ وَشَيْءُكَ فَطَهَّرَ وَالرُّجُزَ  
فَاهْبُزْ فَحَبَى الْوَحْيُ وَتَتَابَعَتْ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ  
يُوسُفَ وَأَبُو صَالِحٍ وَتَابَعَهُ هِلَالُ بْنُ رَوَاحٍ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ وَقَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرُ بَوَادِرُ \*

۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُوَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي

ہمان کیفیت کرتے اور راہ حق میں مصائب برداشت کرتے ہیں۔  
پس حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے پاس  
لے گئیں جو حضرت خدیجہ کے چمراز تھے۔ وہ جاہلیت میں نصرانی ہو  
گئے تھے اور عبرانی میں کتابت کیا کرتے تھے۔ پس جو اللہ چاہتا وہ کمال  
سے عبرانی میں لکھا کرتے۔ وہ بوڑھے اور بینائی سے محروم تھے۔  
حضرت خدیجہ نے ان سے کہا۔ اے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے کی  
بات سنئے۔ ورقہ نے آپ سے کہا۔ اے بھتیجے! تم کیا دیکھتے ہو؟  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا اُسے بتا دیا۔ پس ورقہ  
نے آپ سے کہا کہ میں تو وہ ناموس ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اتارا  
تھا۔ اے کاش میں جہان ہوتا۔ اے کاش میں زندہ رہتا جب کہ آپ کی  
قوم آپ کو نکلے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ مجھے نکالیں  
گے؟ کہا ہاں جب بھی کوئی شخص یہ چیز لے کر آیا جیسی آپ لائے ہیں تو اُس  
کے ساتھ ملائی جائے گی۔ اگر میں اُس وقت تک زندہ رہا تو آپ کی بھرپور مدد  
کر لیں گا چند نول کے بعد ورقہ نے وفات پائی اور وہی کاسلسلہ بھی رُک گیا۔  
ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بتایا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ  
انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انھوں نے وہی کاسلسلہ بند ہوا بیان کرتے  
ہوئے اپنی حدیث میں کہا: میں حضور پہلا جبار تھا کہ میں نے آسمان سے  
ایک آواز سنی نظر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ زین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا  
ہوا تھا جو میرے پاس حرام میں آیا تھا میں اُس سے ڈر گیا، واپس لوٹا  
اور کہا: مجھے کھیل اڑھاؤ، مجھے کھیل اڑھاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے  
وہی نازل فرمایا: اے بالاپوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ،  
پھر دُور نہاؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے ہاک کھو اور  
بُجوں سے دُور ہو (۴، ۵، ۱۵) پس وہی متواتر آنے لگی۔ متابعت  
کی ہے اس کی عبد اللہ بن یوسف اور ابو صالح نے نیز ہلال بن  
رواح نے بھی زہری سے جب کہ یونس اور معمر نے بَوَادِرُ  
کہا ہے۔

سید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما نے ارشاد فرمایا: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی  
نہان کو حرکت نہ دو (۵، ۱۶) کے تحت فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَإِنَا أَحَدُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أَحَدُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفْتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمْعَهُ لَكَ صَدْرُكَ وَتَقْرَأُهُ فَإِذَا قَرَأْتَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ لَنُخَبِّرَنَّ عَنْكَ بَيِّنَاتٍ لِمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ أَنْ تَقْرَأَهُ لَكُلَّ وَكُلَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا آتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمِعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ ۝

۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَعْمَرُ كُحْلُكَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجُودَ النَّاسِ وَكَانَ أَجُودَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ فَكَانَ يُلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجُودُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ ۝

۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ خَدِيجٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ لِيَدْرِي فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَاشٍ وَكَانُوا مُجَارِيًا لِنَا فِي الْمَدِينَةِ النَّبِيِّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَفَعَهَا أَبَا

نزول کے ساتھ بہت بلدی کرتے اور اپنے مبارک ہونٹوں کو حرکت دیتے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نہیں حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں حرکت دی تھی اور سعید نے فرمایا کہ میں نہیں حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے میں نے حضرت ابن عباس کو دیکھا۔ پس آپ حرکت دیتے تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا، تم یاد کرنے کی بلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ یہ شک اس کا محفوظ کرنا اور بڑھانا ہمارے فتنہ ہے (۱۶، ۱۷، ۱۸) یعنی تمہارے سینے میں جمع کر دینا اور پڑھنا دینا، لہذا:۔ سبب ہم اسے پڑھیں تو اس وقت پڑھے ہوئے کی اتباع کرو (۱۸، ۱۹) یعنی اسے غور سے سناؤ اور خاموش رہو۔ پھر یہ شک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرماتا ہمارے فتنہ ہے (۱۹، ۲۰) یعنی پھر ہمارے فتنہ پر رہے تم سے پڑھو نا پس اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل آتے تو آپ غور سے سنتے اور جب جبریل پہلے جاتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح پڑھتے جیسے آپ کو پڑھایا ہوتا۔

عبدان، عبد اللہ، یونس، زہری — بشر بن محمد، عبد اللہ یونس اور معمر، زہری، سعید ابن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جبریل سے ملاقات ہوتی تو آپ کی سخاوت اور بڑھ جاتی۔ وہ رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملے اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احسان کرنے میں تیز ہوا اسے بھی زیادہ سخی تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھیں حضرت ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ انھیں ہر نفل نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا جب کہ وہ شام میں بغیر من تجارت گئے ہوئے تھے، اُس مدت کے دوران جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور قریش سے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ وہ اُس کے پاس گئے جب کہ ایلیا میں تھے۔ اُس نے انھیں اپنے مبارک طلب



سَمِعَانُ وَتَعَارُفُ نِسِیْ فَانْوَهُ وَهُمْ بِأَلْبَابٍ قَدَّعَاهُمْ  
فِي مَجْلِسٍ وَحَوْلَ عِظَمَاءِ الرُّومِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا  
تَرْجُمَانَهُ فَقَالَ أَتَيْتُكُمْ أَكْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي  
يَرْعَمُكُمْ أَنِّي قَالَ أَبُو سَمِيْعَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَكْرَبُهُمْ  
نَسَبًا فَقَالَ ادْنُوهُ مِنِّي وَكَبِّرُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ  
عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لِيَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَأَلْتُ  
هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ  
فَوَاللَّهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنِّي أَنْ يَأْخُذُوا عَلَيَّ لَكُنْتُ بَيْتَ  
عَنْتِهِ ثُمَّ كَانَ أَكْثَرُ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْتَ قَالَ  
كَيْفَ نَسَبُ فِيكُمْ قُلْتُ هُوَ فِينَا دُونَ نَسَبِ  
قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ  
قَطُّ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ  
مَنْ مَلَكَ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَتَمَّرْتُ النَّاسَ اتَّبَعُوهُ  
أَمْ مُنْعَفًا وَهُمْ قُلْتُ بَلْ مُنْعَفًا وَهُمْ قَالَ  
أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ  
قَالَ فَهَلْ يَزِيدُهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخَطَةً لِيَوْمٍ  
بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ  
تَكْفُمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ تَقُولَ مَا قَالَ  
قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَخْشَى قُلْتُ لَا وَنَحْنُ  
مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا تَدْرِي مَا هُوَ قَاعِلٌ فِيهَا  
قَالَ وَكَمْ تُنْكِرُنِي كَلِمَةً أَدْخَلَ فِيهَا  
شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ  
فَاتَكَلَّمْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ كَانَ قَوْلُكُمْ  
إِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ رَحَالٌ يَتَنَالُ  
مَنَا وَتَنَالُ مِنْهُ قَالَ مَاذَا يَا مُرُؤُكُمْ قُلْتُ يَقُولُ  
اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا  
وَأَتَرَكُوا مَا يَقُولُ أَبَاؤُكُمْ وَيَا مَرْثَا يَا ضَلُوقَ  
وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَسْلَةَ فَقَالَ لِلتَّارِجَمَانِ  
قُلْ لَهُ سَأَلْتُكُمْ عَنْ نَسَبِهِ فَنَكَّرْتُمْ أَنَّهُ

کیا اور اُس کے گرد رومی سردار تھے۔ انہیں بلا کر اس نے اپنے ترجمان  
کو بلایا اور کہا۔ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تم میں بلحاظ نسب اُس  
کا زیادہ قریبی کون ہے؟ ابو سَمِیعان نے کہا کہ بلحاظ نسب میں اُس کے  
زیادہ قریب ہوں۔ اُس نے کہا کہ اسے میرے نزدیک کرو اور  
دوسرے لوگوں کو اس کے نزدیک کرو۔ پس دربار میں انہیں  
اُس کے پیچھے کر دیا۔ پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا، میں اس  
سے اُس شخص کے متعلق پوچھنے لگا ہوں۔ اگر یہ غلط بیانی کرے تو اس  
کا تکذیب کر دینا۔ خدا کی قسم اگر مجھے جھوٹا کہلانے سے حیاء آتی  
تو میں غرور جھوٹ بولتا۔ پھر اُس نے سب سے پہلے حضور کے متعلق  
پوچھتے ہوئے کہا۔ تم میں اُس کا نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ  
ہم میں سے عالی نسب ہے۔ اُس نے کہا۔ کیا تم میں سے پہلے بھی یہ بات  
کسی نے کہی تھی؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ اُس نے کہا۔ کیا اُس کے آبا و اجداد میں  
کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ اُس نے کہا کہ اُس کے پروردگار  
مالدار لوگ ہیں یا غریب؟ میں نے کہا۔ غریب لوگ۔ اُس نے کہا۔ وہ  
بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟ میں نے کہا۔ بڑھ رہے ہیں۔ اُس نے کہا۔  
اُس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کیا کوئی ناراض ہو کر پھرا ہے؟  
میں نے کہا۔ نہیں۔ اُس نے کہا۔ اکیلی بات کہنے سے پہلے تم اُس پر جھوٹ  
کی تہمت لگاتے تھے؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ اُس نے کہا۔ کیا وہ وعدہ  
خلافی کرتا ہے؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ اُس نے ہمارے جلسے کی موت ہے  
نہیں معلوم وہ اس میں کیا کرنے والا ہے۔ اس لفظ کے سوا اور کوئی  
لفظ غلط نامیرے سے لیکن نہیں رہا تھا۔ اُس نے کہا۔ کیا تم نے اُس  
سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا۔ ہاں۔ کہا۔ تمہاری لڑائیوں کا انجام  
کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ لڑائی ہمارے اُرد کے درمیان فلول کی طرح  
رہی۔ کبھی وہ بھر پڑے اُرد کبھی ہم۔ کہا۔ وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے  
میں نے کہا۔ وہ کہتا ہے کہ عرف ایکٹے خدا کی عبادت کرو اور اُس کے  
ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اُن باتوں کو چھوڑ دو جو تمہارے آبا و اجداد  
کہتے تھے اُرد وہ ہیں نادر، پہلانی، پاک، داسنی اور صلہ رمی کا حکم  
دیتا ہے۔ اُس نے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہو کہ میں تم سے اُس کے  
نسب کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم میں عالی نسب سے اور



هَرَقْلَ فَقَرَأَهُ قَدْ آذَنِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى  
هَرَقْلَ عَظِيمِ الزُّكُوفِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ أَتْبَعَ الْهَدْيَ  
أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلَمَ  
لَسَلَّمَ يُؤْتِيكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِن تَوَكَّيْتَ  
فَإِن عَلَيْكَ أَلَمَ الْيَرِيسِيِّينَ وَيَا أَهْلَ الْكُثَيْبِ  
تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا  
نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَخْضَعَنَا  
بَعْضُنَا لِبَعْضٍ أَزْوَاجًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِن تَوَكَّلْنَا  
فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ه قَالَ  
أَبُو سَفْيَانَ فَلَئِمَّا قَالَ مَا قَالَ وَقَدَّرَ مِنْ  
قِرَاعَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الْقَضَبُ فَارْتَفَعَتْ  
الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِمَ مَعَانِي حِينَ  
أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمَرَا ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ  
إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَارَلْتُ مُوقِفًا  
إِنَّهُ سَيُظْهِرُ حَتَّى أَدْخُلَ اللَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَ  
كَانَ ابْنُ النَّاطُورِ صَاحِبُ الْيَلِيَاءِ وَهَرَقْلُ  
سَقُفًا عَلَى نَصَارَى الشَّامِ يُحْدِثُ أَنَّ هَرَقْلَ  
حِينَ قَدِمَ مَلِيكِيَاءَ أَصْبَحَ يَوْمًا حَبِثَ النَّفْسُ  
فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ قَدْ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ  
قَالَ ابْنُ النَّاطُورِ وَكَانَ هَرَقْلُ حَذَاءً يَنْظُرُ فِي  
النُّجُومِ فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ إِنْ سَأَلْتُ  
اللَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ مَلِكُ الْخَتَانِ  
قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَخْتَرُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالُوا  
لَيْسَ يَخْتَرُ إِلَّا إِلَهُ هُودَ فَلَا يُهْمُّكَ شَأْنُهُمْ  
وَاكْتُبْ إِلَى مَدَائِنِ مُلْكِكَ فَلْيَقْتُلُوا مَنْ  
فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ قَبْلَ أَنْ نَأْتِيَهُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أَرَأَيْتَ  
هَرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ  
يُخْبِرُ عَنْ خَيْرِ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قد مول کو دھونے کی سعادت حاصل کرتا۔ پھر اُس نے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کو منگوایا جو آپ نے حضرت دجلی  
کے ذیلے گرز بھری کے پاس بھیجا تھا اور گرز بھری نے ہر قل  
تک۔ اُسے پہنچا تو اُس میں تھا۔ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا  
بہرہاں نہایت رحم کرنے والا ہے۔ حمد کی طرف سے جو اللہ کے  
ہندے اور اُس کے رسول ہیں، دوم کے شہنشاہ ہر قل کے لیے  
سلام اُس پر جو نہایت کی بیداری کرے۔ ابابعد۔ میں تمہیں اسلام  
کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کرو تو سلامت رہو گے۔ اللہ تعالیٰ  
تمہیں دُرُگنا اجر دے گا اور اگر کٹھ بھروسے تو رحمت کا گناہ بھی تم  
پر ہوگا۔ اسے اہل کتاب ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور  
تمہارے درمیان برابر ہے کہ نہ عبادت کریں مگر اللہ کی اور اُس کے  
ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ  
بنائیں اللہ کو چھوڑ کر اگر اس سے پھر تو کہہ دو کہ گواہ رہنا کیونکہ  
ہم مسلمان ہیں ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ جب اُس نے اپنے  
تاثرات بیان کیے اور نام مبارک پڑھ کر فارغ ہوا تو اُس کے  
ہاں شہد ہونے لگا اور آوازیں بلند ہو گئیں اور ہمیں نکل دیا گیا۔  
تو نکلے وقت میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابن ابی کبشہ کا معاملہ یہاں  
تک پہنچ گیا کہ بنی اسفہر کا بادشاہ اُس سے ڈرتا ہے۔ اُس وقت سے  
مجھے برابر یقین رہا کہ غریب وہ غالب آئے گا یاں تک کہ اللہ تعالیٰ  
نے مجھے دامن اسلام میں داخل کر دیا۔ ابن ناطور جو ہر قل کی طرف سے  
ملک ایلیا اور شام کے نصاریوں کا سردار تھا، اس کا بیان ہے کہ ہر قل  
جب ایلیا میں آیا تو ایک صبیح کو افسوس خاطر تھا۔ اُس کے کسی صاحب  
نے کہا کہ ہم آپ کو کہیدہ خاطر دیکھتے ہیں۔ ابن ناطور کا بیان ہے  
کہ ہر قل ماہر نجوم تھا لہذا اُس نے سوال کے جواب میں کہا کہ آج رات جب  
میں نے تاروں کو دیکھا تو نظر آیا کہ فتنہ والوں کا بادشاہ ظاہر ہو چکا ہے  
اس اُمت میں فتنہ کون کر داتا ہے! لوگوں نے کہا کہ یہود کے سرا  
کوئی بھی فتنہ نہیں کر داتا۔ اور اُن کی طرف سے آپ کو کوئی  
اندیشہ نہیں۔ اپنے ملک کے شہروں کو کچھ بھیجے کہ اُن میں جتنے  
یہودی ہوں قتل کر دے جائیں۔ ابھی اسی غور و فکر میں تھے کہ ہر قل کی

فَلَمَّا اسْتُخْبِرَهُ هَرَقْلُ قَالَ اَدْهَبُوا فَاَنْظُرُوا  
اَمْ مُحْتَنِنٌ هُوَ اَمْ لَا فَانْظُرُوا اِلَيْهِ فَحَدَّثَ ثَوَّةٌ  
اَنَّهُ مُحْتَنِنٌ وَسَاَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ  
يَحْتَدِنُونُ فَقَالَ هَرَقْلُ هَذَا مَلِكٌ هُنَا  
الْاُمَّةُ قَدْ ظَهَرَ شَمُّ كَتَبَ هَرَقْلُ اِلَى صَاحِبِ  
لَهُ يَرْوُمِيَّةٍ وَكَانَ نَظِيرُهُ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ  
هَرَقْلُ اِلَى حِمصَ فَلَمَّ يَرْوُمِيَّةَ حَتَّى  
اَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَاظِقُ رَأْيَ هَرَقْلَ  
عَلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهُ  
نَبِيٌّ فَاِذَنْ هَرَقْلُ يَعْظُمُ الرُّومُ فِي دَسَكِرَةٍ  
لَهُ بِحِمصَ ثُمَّ اَمْرًا بِابْوَابِهَا فَخَلِقَتْ ثُمَّ  
اُظْلِمَتْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ لَكُمْ فِي  
الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَاَنْ يَثْبُتَ مِنْكُمْ فَتَبَايَعُوا  
هَذَا النَّبِيَّ فَحَامُوا حَيْصَةَ حُمْرِ الْوَحْشِ اِلَى  
الْاَبْوَابِ فَوَجَدُوا هَا قَدْ غُلِقَتْ فَلَمَّا رَأَى  
هَرَقْلُ نَفَرَ تَهُمُّ وَاَيْسَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَ  
رُدُّوهُمْ عَلَيَّ وَقَالَ اِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي اِنْغَا  
اَحْتَرِبُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ  
مَسْجِدًا وَاَلَهُ وَرَضْنَا عَنْهُ فَكَانَ ذَلِكَ اَخِيرَ  
شَأْنِ هَرَقْلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ رَوَاهُ مُصَالِحُ  
بْنُ كَيْسَانَ وَيُونُسُ وَمَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۝

خدمت میں ایک آدمی کو پیش کیا گیا جس کو غسان کے بادشاہ نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خبر دینے کے لیے بھیجا تھا۔ جب اُس نے  
ہرقل کو خبر دی تو اُس نے کہا:۔ مگر دیکھو کہ وہ لوگ قتلہ کرتے ہیں  
یا نہیں! انھوں نے دیکھا اور بتایا کہ وہ قتلہ کرتے ہیں اور عرب  
کے متعلق پوچھا تو اُسے بتایا گیا کہ وہ بھی قتلہ کرتے ہیں۔ پس  
ہرقل نے کہا کہ اُس ظالم کو مارنے والی آمنت کا بادشاہ یہی ہے۔  
پھر ہرقل نے اپنے ایک رومی مصائب کے لیے یہ بات  
کسی جو علم نجوم میں اُس کا ہم پلہ تھا اور ہرقل حمص کی جانب روانہ  
ہو گیا۔ ابھی حمص سے گیا نہیں تھا کہ اُس مصائب کا خط آگیا جو ہرقل  
کی موافقت میں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظالم ہو چکے اور وہ  
برخی نبی ہیں۔ پھر ہرقل نے حمص کے بڑے بڑے آدمیوں کو محل میں  
لبایا اور حکم دیا کہ اس کے دروازے بند کر دے جائیں۔ وہ بند کر  
دے گئے۔ وہ سانسے آیا اور کہا:۔ اسے رومی سردار و اگر تمہیں  
نجات اور ہدایت مطلوب ہے اور چاہتے ہو کہ تمہاری حکومت  
قائم رہے تو اُس نبی کی بیعت کر لو پس وہ جنگی گھوڑوں کی طرف  
در و درزوں کی طرف بھاگے جو بند پائے جب ہرقل نے اُن کی نفرت  
دیکھی تو اُن کے ایمان لانے سے باز ہو گیا اور کہا:۔ میں نے ابھی یہ بات  
اس لیے کہی تھی کہ دین میں تمہاری مضبوطی کا اندازہ کروں جو میں نے  
دیکھ لی۔ پس انہوں نے اس کے لیے سجدہ کیا اور اُس سے راضی ہو گئے  
ہرقل کا آخری حال یہ ہے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ روایت کیا ہے  
اسے صالح بن کیسان اور یونس اور معمر نے زہری سے۔

ف: یہ مذکورہ سوالات و جوابات سے جہاں ہرقل تیسرے دم کی دامانی کا ثبوت ملتا ہے وہاں ابن ماقات سے بسن نے اس کا مسلمان  
ہونا بھی ثابت کیا ہے جبکہ اکثر حضرات کو اس بات سے اتفاق نہیں ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس مسئلے کو غلطے علیم و خیر کے سپرد کر کے  
اپنی زبان و قلم کو روکا ہی جائے اور کہہ دیا جائے کہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## کتاب الایمان

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَنِي الْاِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ وَهُوَ قَوْلُ وَفَعَلْتُ  
يُزِيدُ وَيَنْقُصُ قَالَ اللهُ تَعَالَى لِيُزِدَا دُؤَا

## ایمان کلمیان

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد  
پانچ چیزوں پر ہے اور وہ قول ہے اور فعل، بڑھتا ہے اور  
گھٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ایمانوں کے ساتھ اُن کے

# کِتَابُ الْإِيمَانِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَ الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ وَ  
يَزِيدٌ وَيَنْقُصُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِيَرْدَا دُورَا

# ایمان کلابیان

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد  
پانچ چیزوں پر ہے اور وہ قول ہے اور فعل، بڑھتا ہے اور  
گھٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے ایمانوں کے ساتھ ان کے



إِيْمَانًا مَعَرِبًا يَهُمُّ وَزِدْنَهُمْ هُدًى وَ  
 يَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى وَالَّذِينَ  
 اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآثَرَهُمْ تَقْوَاهُمْ  
 وَزَادُوا الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَقَوْلُهُ عَزَّ وَ  
 جَلَّ أَلَيْسَ لَكُمْ نَذِيرٌ هَذَا إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ  
 آمَنُوا فَرَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَقَوْلُهُ فَآخِشَرَهُمْ  
 فَرَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَوْلُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا  
 إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا وَالْحَبِّ فِي اللَّهِ وَالْبُخْصُ  
 فِي اللَّهِ مِنَ الْإِيْمَانِ وَكُتِبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ  
 الْعَزِيزِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ لِلْإِيْمَانِ  
 فَرَائِضَ وَشَرَائِعَ وَحُدُودًا وَسُنَنًا فَمَنْ  
 اسْتَكْمَلَهَا اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ وَمَنْ كَمَرَ  
 يَسْتَكْمِلُهَا لَمْ يَسْتَكْمِلِ الْإِيْمَانَ فَإِنْ أَعِشَ  
 فَسَابِقَتْهَا لَكُمْ حَتَّى تَعْمَلُوا بِهَا قَدْ أَمُتَ  
 قَمَّا أَنَا عَلَى مُحَبَّتِكُمْ بِحَرِيصٍ وَقَالَ بُلَيْهٌ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَكِنْ لِيُظْمِنَ قَلْبِي وَقَالَ  
 مَعَاذُ جَلِيسٍ بِنَا نُوْحٍ مِنْ سَاعَةِ وَقَالَ ابْنُ  
 مَسْعُودٍ الْيَقِيْنُ الْإِيْمَانُ كُلُّهُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ  
 لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيْقَةَ التَّقْوَى حَتَّى يَدْعَ  
 مَا حَاكَ فِي الصَّدْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ شَرَعَ لَكُمْ  
 مِنَ الدِّيْنِ مَا وَضَى بِهِ نُوْحًا أَوْ صَيَّنَاكَ يَا  
 مُحَمَّدٌ فَلْيَاكُ دِيْنًا وَاحِدًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَرَعَةً وَمِنْهَا جَائِزٌ سَبِيلًا وَسُنَّةٌ  
 وَدُعَاءٌ كَمَلُ إِيمَانٍ كُمْ.

ایمان اور رٹھ جائیں گے اور ہم نے اُن کے لیے ہدایت کو بڑھا  
 دیا اور اللہ اُن کی ہدایت کو بڑھا دیتا ہے جو ہدایت پر ہیں اور  
 جو ہدایت پر تھے اُن کی ہدایت کو بڑھا دیا اور انھیں اُن کا تقویٰ دیا اور  
 ایمان والوں کے ایمان کو بڑھا دیتا ہے اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے  
 اِس چیز نے تم میں سے کس کے ایمان کو بڑھایا! پس جو ایمان والے تھے  
 اُن کے ایمان کو بڑھایا اور ارشاد ربانی ہے پس وہ ڈرے تو ان کے  
 ایمان کو بڑھا دیا اور ارشاد ربانی ہے۔ اور میں زیادہ کیا مگر اُن کے ایمان  
 اور اسلام کو نیز اللہ کے لیے محبت رکھنا اور اللہ کے لیے عداوت رکھنا  
 ایمان کا حصہ ہے اور عمر بن عبد العزیز نے عدی بن عدی کے لیے لکھا کہ  
 ایمان کے کچھ فرائض، ضابطے، حدود اور طریقے ہیں جس نے اُن کی تکمیل  
 کی اُس نے ایمان کو مکمل کر دیا اور جس نے اُن کی تکمیل نہ کی اُس نے ایمان  
 کو مکمل نہ کیا مگر میں زندہ رہا تو تمہیں تفصیلاً بتاؤں گا تاکہ تم انھیں  
 جان لو اور اگر فوت ہو گیا تو مجھے تمہارے پاس زندہ رہنے کا  
 لالچ بھی نہیں ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے  
 کہا۔ "تا کہ میرے دل کو دین الیقین ہو جائے اور حضرت معاذ  
 نے کہا۔ ہمارے پاس بیٹھو تاکہ ہم ایک ساعت ملتیں رہیں  
 حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ یقین ہی سارا ایمان ہے اور حضرت  
 ابن عمر نے فرمایا کہ ہندہ تقویٰ کی حقیقت تک نہیں پہنچتا یہاں  
 تک کہ اُن چیزوں کو چھوڑ دے جو دل میں بکھلتی ہیں۔ اور  
 مجاہد نے شَرَعَ لَكُمْ مَا وَضَى مِنَ الدِّيْنِ مَا وَضَى بِهِ نُوْحًا  
 کی تفسیر میں کہا۔ "اے محمد! ہم نے تمہیں اور اُسے ایک ہی  
 دین کی وصیت فرمائی۔ حضرت ابن عباس نے شَرَعَةً وَمِنْهَا جَائِزًا  
 کی تفسیر میں فرمایا۔ "راستہ اور طریقہ" اور تمہارا دعا کرنا بھی تمہارے  
 ایمان کا حصہ ہے۔

ف:۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دیگر محدثین کی طرح اِمال بھی ایمان میں داخل ہیں۔ ایمان کا انظمام سے شتیبہ جس کی وجہ  
 تفسیر یہ ہے کہ ایمان لا کر آدمی اپنے آپ کو آخرت کے مذاب سے بچا لیتا ہے۔ ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ کے دہود اس کی الوہیت و مولانیت  
 کو تسلیم کرنا نیز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برحق رسول اور سارے انبیاء و رسلین میں سب سے آخری نبی و رسول تسلیم کرنے کو کہتے ہیں ملائکہ  
 بریں سارے اسلامی مقام کو قبول کرنا اور اُن کے ساتھ ہی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو احکام اور خبریں لوگوں تک پہنچائی  
 اور وہ قطعی طور پر یا تو اللہ سے ثابت ہیں اُن کو درست مان کر قبول کیا جائے اب اس کے والا صاحب ایمان کہلاتا ہے۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور محدثین حضرت کے نزدیک جہاں تصدیق اور انفرادی دونوں ایمان کے اجزاء ہیں وہاں یہ بزرگ اصل کو بھی ایمان کے اجزاء میں شامل کرتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی یہی ہے۔ اسی لیے یہ جملہ بزرگ ایمان میں کمی اور زیادتی کے قائل ہیں لیکن اس کے باوجود بے عمل اور بطل کو معتزلہ کی طرح ایمان سے خارج نہیں کرتے بلکہ اسے فاسق کہتے ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایمان کے صرف دو اجزاء ہیں یعنی دل سے تصدیق اور زبان سے اقرار۔ لیکن اضطرابی حالت میں ان کے نزدیک اقرار بھی مطلق ہو جاتا ہے گویا اقرار صرف صورتاً ایمان کا جزو ہے ورنہ تشریط ہے جس کے باعث ایسے فرد پر اسلامی احکام جاری ہوتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک اعمال شامل ایمان نہیں ہیں بلکہ یہ ایمان کا حصہ و جہاں اور ذریعہ و ذریت ہیں نیز ایمان میں ان کے نزدیک کمی اور زیادتی واقع نہیں ہوتی کیونکہ وہ تصدیق اور اقرار پر موقوف ہے اور تصدیق و اقرار کے اندکی بیشی مستور نہیں ہے بل ان کے نزدیک ایمان قوی اور ضعیف ہوتا ہے کمی اور بیشی اسی صورت میں تسلیم ہو سکتی ہے جب اعمال کو شامل ایمان سمجھا جائے۔ علم کلام کے دونوں اماموں یعنی امام ابو حنیفہ شافعی اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موقف سے مطابقت رکھتا ہے اور کہتے ہی ملتے جلتے عقیدت کی یہی رائے ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مکرر بن خالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی مینا دیا پانچ چیزوں پر ہے۔ گواہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ نیز محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ناز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج اور رمضان کے روزے۔

امور ایمان۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: بھلائی نہیں کرتے ایمان مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ اصل بھلائی یہ ہے جو اللہ پر ایمان لایا اَلْمُتَّقُونَ تک (۱۷:۲) نیز فرمایا: وہ ایمان والے نجات پائے گئے (۱۱:۲۳)۔

عبد اللہ بن محمد جعفی، ابو عامر عقیلی، سلیمان بن بلال، عبد اللہ بن دینار، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کی ساٹھ سے بھی کچھ اور شائیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔

شعبی نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَكَ إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَاقَامُ الصَّلَاةِ وَرِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ ۖ

کتاب امور الایمان وقول الله عز وجل  
جَلَّ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُولُوا وَجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ  
وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ  
الْمُتَّقُونَ، قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الْآيَةَ ۖ

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ قَالَ  
ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ  
بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ  
مِّنَ الْإِيمَانِ ۖ

کتاب المسلم من سلم المسلمون  
من لسانه ويده ۖ

۹۔ حَدَّثَنَا آدمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ایمان

بَابُ حُبِّ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِيمَانِ



امیر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اُسے اُس کے والد اور اُس کی اولاد سے عزیز تر ہو جاؤں۔

یعقوب بن ابراہیم، ابن علیہ، عبد العزیز بن مہیب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم — آدم بن ابویاس، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قسم ہے کہ کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اُسے اُس کے والد، اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے عزیز تر ہو جاؤں۔

### ایمان کی لذت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تین باتیں ہیں جن میں جوں گی اُس نے ایمان کی عداوت پائی۔ یہ کہ اللہ اور اُس کا رسول اُسے درودوں سے زیادہ محبوب ہو جائیں اور یہ کہ آدمی کسی سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے رکھے اور کفر میں واپس جانے کو یوں ناپسند کرے جیسے اسے ناپسند کرتا ہے کہ اُسے آگ میں ڈالا جائے۔

انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔  
عبد اللہ بن حبیب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

### حضور کی ایک بیعت کا ذکر

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو غزوہ بدر میں شریک تھے اور بیعت عقبہ الاول میں ایک نقیب تھے کہ شیعہ رسالت کو پروانوں نے جھڑپ میں لیا تو انھوں نے آپ سے اُن سے فرمایا یہ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک

۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ تَنَا شُعَيْبٌ قَالَ تَنَا أَبُو الزَّيْنَادِ عَنِ الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى الْكُونِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ

۱۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ تَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَهْبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى الْكُونِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالتَّائِسِ أَجْمَعِينَ

### بَابُ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ

۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ تَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ تَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَلَكَّ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُفَادَكَ فِي الْمَوْتِ

۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ

### بَابُ

۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَنَا أَبُو دَرْدَاءٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا وَهُوَ أَحَدُ النَّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، جانتے بوجھتے کسی پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیکی کے کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے یہ عہد پورا کیا تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر اور جہان میں سے کسی کے اندر مبتلا ہو جائے اور دنیا میں اس کی سزا ملی تو وہ اس کا کفارہ ہوگا اور جہان میں سے کسی بات میں پڑا، پھر اللہ نے اس پر پردہ ڈالے رکھا تو وہ اللہ کے سپرد کہ جاہے معاف فرمائے اور جاہے اسے سزا دے۔ ہم نے اس بات پر آپ سے بیعت کی۔

قنوں سے بھاگنا دین کا ایک حصہ ہے۔

عبد اللہ بن مسلمہ مالک، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن الوصعہ ان کے والد ماجد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان کا بہتویں مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور میل میداؤں میں اپنے دین کو قنوں سے بچانے کی فکر بھگاتا پھرے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا تمہاری نسبت زیادہ علم ہے اور معرفت دل کا فعل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **لَئِنْ لَمْ يَلْمِزْهُمْ لَأَسْفَحَنَّ**۔ جو تمہارے دلوں نے کہا میں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کو ہمیشہ اُن کاموں کا حکم فرماتے جو ان کی بساط کے اندر ہوتے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم آپ جیسے تو نہیں ہیں کیونکہ آپ کی خاطر تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلوں اور پھلوں کے گنا، معاف فرما دئے ہیں۔ آپ ناراض ہوئے کہ پروردگار جیسے پرنا مانگی نمایاں تھی، پھر فرما رہے تھے کہ میں تم میں زیادہ فدا ترس اور اللہ کا زیادہ علم رکھنے والا ہوں۔

جو کفر میں لوٹنے کو یوں ناپسند کرے جیسے ناپسند کرتا ہے کہ آگ میں ڈالا جائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عَصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَأْيَعُونَ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِمِثَالَيْنِ تَفْتَوُونَ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَارْجِعْكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجِدْهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَكَرَ اللَّهُ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَا عَلَى ذَلِكَ

**بَابُ مِنَ الدِّينِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ**

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعَصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَوِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ تَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ رِبَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفْرِي بَيْنَهُ مِنَ الْفِتَنِ

**بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللَّهِ وَإِنَّ الْمَعْرِفَةَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَكِنْ يُوْأْخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ

۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

هشام عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَهُمْ أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا

يُطِيعُونَ قَالُوا إِنْ كُنَّا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ

اللَّهَ قَدْ عَفَا لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ

فَيَغْضِبُ حَتَّى يُعْرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ

يَقُولُ إِنْ أَتَاكُمْ وَأَعْلَمُكُمْ بِاللَّهِ أَكَا

**بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ**

كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ

۲۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں تین چیزیں ہوں اُس نے ایمان کی لذت حاصل کر لی۔ یعنی جس کو اللہ اور اُس کا رسول دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں اور خود کو کسی بندے سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے لیے محبت رکھے اور کفر میں لوٹنے کو جب کہ اللہ نے اُس سے بچا لیا ہے یوں ناپسند کئے جیسے اسے ناپسند کتاب کے آگ میں لوٹا جائے۔

اعمال کے لحاظ سے اہل ایمان کی ایک دوسری پر فضیلت۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مٹی جنت میں اللہ دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہے اُسے نکال لو۔ پس اُس سے نکال لیے جائیں گے جو سیاہ ہو چکے ہوں گے پس وہ نہر حیا یا نہر حیات میں ڈالے جائیں گے۔ امام مالک کو شک ہے پس وہ یوں آگئیں گے جیسے جاری پانی کے کنارے دانہ آگیا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ زر و چمکا نکلتا ہے وہ سب نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے عمرو نے نہر حیات کہا نیز کہا کہ رائی کے برابر بھلائی۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں سمجھا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے جاسے ہیں۔ جن کے اوپر قمیص ہیں۔ بعض کی قمیص سینے تک اور بعض کی کچھ نیچے تک ہے۔ مجھ پر عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا جن پر قمیص تھی جسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ دین۔

حیا ایمان کا حصہ ہے

عبد اللہ بن یوسف، مالک بن انس، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ نے اپنے والدین سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْفَذَهُ اللَّهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ ۝

باب تفاضل أهل الإيمان في الأعمال ۝

۲۱۔ حَدَّثَنَا إسماعيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَوِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ خَرُجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرَدَلٍ مِنْ غَيْرِ فَيَخْرُجُونَ مِنْهَا قَدْ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ الْحَيَاةِ أَوْ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ تَخْرُجُونَ صَفَرَاءَ مُلْتَوِيَةً قَالَ وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَنْهُمَا وَالْحَيَاةُ وَقَالَ خَرَدَلٍ مَنْ حَبِيْبٌ ۝

۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ تَسْلَامُ لَهُمْ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ بَنٍ حَنِيفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهَا قُمُصٌ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدَيَّ وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قُمِيصٌ يَجْرُهَا قَالُوا فَمَا أَذَلَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْبَيِّنُ ۝

باب أَلْحِيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ



عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعْظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ ۝

**بَابُ قَانَ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۝**

۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُسْتَدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دُرَيْجٍ بْنُ الْعَوَّامِ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمُرُتٍ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَسْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَلْيُعِمُّوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دُمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ لَا يَحِقُّ إِلَّا سَلَامٌ وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ ۝

**بَابُ مَنْ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ هُوَ الْعَمَلُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَتِلْكَ الْحِجَةُ الَّتِي أَوْثَقْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَوَسَّرَ لَكُ لَنْسَأَلَكَ هُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ عَنْ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَالَ لِيُثْبِتَ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ۝**

۲۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَوِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ فَقَالَ إِيْمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَبْرٌ مَبْرُورٌ ۝

**بَابُ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْإِسْلَامُ عَلَى**

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزرا انصار کے ایک فرد کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کر رہا تھا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بھائی! دو کیونکہ حیا تو ایمان کا ایک حصہ ہے۔

اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ بھروسہ دو۔

عبداللہ بن محمد مسندی، ابو دُرَیج بن العوام بن عمارہ، واقد بن محمد سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے علم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جہاد کا کام یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ نیز محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب ایسا کریں تو انہوں نے اپنے خون اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر جو اسلام کا حق ہو اور ان کا حساب اللہ نے لینا ہے۔

جس نے کہا کہ ایمان عمل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے، اُن اعمال کے بدلے جو تم کرتے تھے۔ کتنے ہی اہل علم حضرات نے کہا کہ ارشاد باری تعالیٰ تمہارے رب کی قسم، ہم اُن سب سے ضرور پوچھیں گے جو وہ کرتے تھے اس سے مراد لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ کہنا ہے اور فرمایا: اسی طرح عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیئے۔

احمد بن یونس اور یونس بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب سید بن مسیب نے حضرت ابوسہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ عرض کی گئی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ حج جو برائیوں سے پاک ہو۔

جب حقیقی طور پر اسلام مراد نہ ہو بلکہ قتل ہونے کے خوف

الْحَقِيقَةُ وَكَانَ عَلَى الْإِسْلَامِ أَوْ الْخَوَافِ  
مِنَ الْقَتْلِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى قَالَتْ الْأَعْرَابُ  
أَمَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا  
فَإِذَا كَانَ عَلَى الْحَقِيقَةِ فَهُوَ عَلَى قَوْلِهِ  
جَلَّ ذِكْرُهُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ  
الْآيَةُ ۞

۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ أَبِي دَقَاقِصٍ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَعْطَى رَهْطًا دَسْعَدًا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ أَجَبُهُمْ مَا لَمْ  
تَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي  
لَأَكْرَاهُهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُ فَلْيَلَا ثُمَّ  
طَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ  
مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَكْرَاهُهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ  
أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُ فَلْيَلَا ثُمَّ طَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ  
فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي وَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنِّي لَأَعْطِي الرَّجُلَ  
وَعِيْرَهُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ خَشْيَةِ أَنْ يَكْبَهُ اللَّهُ فِي النَّارِ  
نَوَاهُ يُوشَسُّ وَصَالِحٌ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ ۞

بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ  
وَقَالَ عَمَّا رَأَيْتُكَ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ  
الْإِيمَانَ الْإِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ وَبَدَلُ  
السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِفْتَارِ ۞  
۲۷- حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ  
ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ

سے اسلام کا دعویٰ کیا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
بدوؤں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے۔ فرمادو کہ تم ایمان  
نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور جب  
حقیقتاً مراد ہو جسے ارشاد ربانی ہے۔ بے شک  
دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے  
(۱۹:۳)

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جماعت  
کو مال عطا فرمایا اور حضرت سعد بیٹھے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو چھوڑ دیا اور وہ مجھے اُن میں سب  
سے پسند تھا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فقال کے متعلق  
کیا بات ہے؟ خدا کی قسم میری نظر میں تو وہ مؤمن ہے۔ فرمایا یا  
مسلمان تمھاری دیر تو میں خاموش رہا۔ پھر جو میں اُس کے متعلق جانتا تھا  
اُس نے مجھ پر غلبہ کیا لہذا اپنی بات کو دہرائے ہوئے عرض گزار ہوا کہ اعلان  
کے متعلق کیا بات ہے؟ جب کہ خدا کی قسم میری نظر میں وہ مؤمن  
ہے۔ فرمایا یا مسلمان۔ پس میں تمھاری دیر خاموش رہا۔ پھر جو میں اُس کے  
متعلق جانتا تھا اُس نے مجھ پر غلبہ کیا تو میں نے اپنی بات دہرائی اور  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی وہی ارشاد ہوا۔ پھر فرمایا کہ اے سعد  
میں ایک آدمی کو مال دیتا ہوں جب کہ درمیرا مجھے اُس سے پیارا ہوتا ہے  
اس حدیث سے کہ بار اُسے اللہ تعالیٰ جہنم میں پھینک دے۔ روایت  
کیا ہے یونس اور صالح اور محمد اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے۔  
سلام کو پھیلانا اسلام کا ایک حصہ ہے اور حضرت عمار  
نے فرمایا کہ جس نے تین چیزوں کو جمع کر لیا اُس نے ایمان کو جمع  
کر لیا۔ اپنی جان کے مقابلے میں انعام کرنا۔ سلام کو دنیا میں  
پھیلانا اور افلاس کے اندر خرچ کرنا۔

ابو الخیر نے حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کونسا اسلام  
بہتر ہے؟ فرمایا کہ تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو

عَلَى مَنْ عَرَفَتْ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ ۝

بَابُ الْكُفْرَانِ الْعَشِيرُ وَكُفْرُ دُونَ  
كُفْرٍ فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُ  
التَّارِقَ إِذَا أَكْثَرَا أَهْلَهَا التَّسَاءُلُ يَكْفُرُونَ قِيلَ أَيَكْفُرُونَ  
يَا لَوْ قَالَ يَكْفُرُونَ الْعَشِيرُ يَكْفُرُونَ الْإِحْسَانُ لَوْ  
أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُمُ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا  
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطْ ۝

بَابُ الْمَعَاصِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ  
وَلَا يَكْفُرُ صَاحِبُهَا بِإِتِّكَافِهَا إِلَّا بِالشِّرْكِ  
لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَمْرٌ  
فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ لَا  
يَعْفُ أَنْ يَشْرَكَ بِهِ وَيَعْفُ مَا دُونَ ذَلِكَ  
لِمَنْ لَيْسَ أَكْثَرُ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
اقْتُلُوا فَأَصْدِحُوا بَيْنَهُمَا كِلَاهُمُ الْكَافِرِينَ

غراہ اُسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔  
خافد کی ناشکری اور یہ کہ ایک کفر دوسرے سے کم تر  
ہے۔ اس کے متعلق حضرت ابوسعید کی مرفوع حدیث  
ہے۔

علامہ ابن کثیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے  
دوزخ دکھائی گئی تو اُس میں زیادہ تر عورتیں تھیں کیونکہ کفر کرتی ہیں۔  
عرض کی گئی کہ کیا اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں! فرمایا کہ خاندان کی اشکلی  
کرتی اُصدا احسان کا انکار کر دیتی ہیں، اگر تم کسی کے ساتھ  
عمر بھر بھی نیکیاں کر رہے ہو پھر تم سے ایک تکلیف پہنچ جائے  
تو کہہ دے گا کہ میں نے آپ سے کبھی کوئی جھگڑائی نہیں دیکھی۔

گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور شرک کے سوا اُن کے ترکیب  
کو کفر نہ کہا جائے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم  
ایسے آدمی ہو جس میں جاہلیت موجود ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:  
مبے شک اللہ تعالیٰ انہیں بخشے گا کہ اُس کے ساتھ شرک  
کیا جائے اور اس کے سوا جس کو چاہے بخش دے گا اور  
ایمان والوں کے دگر وہ آپس میں لڑیں تو دونوں میں صلح  
کرا دو یعنی دونوں کا نام ایمان والے رکھا۔

ف ۱ اس باب میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کیا کہ شرک کے سوا کسی بھی گناہ کے ترکیب کی تکفیر نہیں کی جائے گی تو ثابت  
ہوا کہ اعمال ایمان میں شامل نہیں ہیں اور ساتھ ہی ایک آیت سے استدلال کر کے بتایا کہ مسلمانوں کے دگر وہ اگر آپس میں لڑیں تو اُن  
میں سے کسی گروہ کو کافر قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فریقین کو مومنین کہہ دیا کہ خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ  
نے آیت کے مناد کہ قُتِلُوا قَاتِلُوا بَيْنَهُمَا كِلَاهُمُ الْكَافِرِينَ سے ظاہر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس بارے میں موقف وہی زیادہ صحیح ہے جس پر امام  
ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں بلکہ اُس کا من دہال ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

احنف بن قیس نے فرمایا کہ میں اُس شخص (حضرت علی) کی  
مدد کے ارادے سے گیا تو مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ مل گئے۔ فرمایا: کہاں کا ارادہ ہے! میں نے کہا کہ اُس  
شخص کی مدد کا۔ فرمایا لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب دو مسلمان  
اپنی تکراروں کے ساتھ ملیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں

۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ وَبُؤْسُ عَنِ الْحَسَنِ  
عَنِ الْأَحْمَشِيِّ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا  
الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ زَيْدٌ قُلْتُ أَنَا هُنَا  
هَذَا الرَّجُلُ قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا لَبِثَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا



ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! قاتل کے متعلق تو درست لیکن مقتول کیوں؟ فرمایا کہ وہ کہ وہ بھی اپنے حریف کو قتل کرنے کا تمنا ہی تھا۔

مذکورہ کا بیان ہے کہ ربذہ کے مقام پر میری حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی جب کہ انھوں نے اور ان کے غلام نے ایک جیسے جوڑے زیب تن کیے ہوئے تھے میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا میں نے ایک آدمی کو کالی دی اور اس کی مال کاٹنے دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوذر! تم اس کی مال کاٹنے دیتے ہو تمہارے اندر جاہلیت کا اثر باقی ہے تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے ماتحت کیا ہے پس جو تم کھاتے ہو وہی انھیں کھلاؤ اور جو تم پہنتے ہو وہی انھیں پہناؤ اور انہیں ایسے کام کی تکلیف نہ دو جو ان پر غالب آجائے اور اگر تکلیف دو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

ایک ظلم دوسرے سے کم ہے۔

ابو الولید شعبہ — بشر محمد شعبہ سلیمان ماہر اہم علقمہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہی "جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمانوں کو ظلم سے نہ ملایا" (۱۸۲) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا۔ ہم میں سے کون ہے جو ظلم نہیں کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی، یہ شک شرک بہت بڑا ظلم ہے (۱۳: ۲۱)

منافق کی علامت

تایف بن مالک بن ابوعامر ابوہریرہ کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ بات کرے تو جھوٹ بولے گا۔ وعدہ کرے تو غلاف ورزی کرے گا۔ اور امانت اس کے پاس رکھی جائے تو خیانت کرے گا۔

مردق نے حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار باتیں جمہ میں، کون وہ فاعل منافق ہے اور جس کے اندر ان میں

فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ

۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَابِ عَنِ الْمُعْزَمِيِّ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالزَّبَدَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غَلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي سَأَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرَنِي بِأَوَّلِهِ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَعَيَّرَنِي بِأَوَّلِهِ إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِنْ أَحْوَاكُمْ خَوَلَكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ مِمَّنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيَطْعَمُوا مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَلْبَسُوا مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تَكْلَفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَفْتُمُوهُمْ فَاعَيَّرُوهُمْ

بَابُ ظُلْمِ دُونِ ظُلْمٍ

۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَمَّا نَزَلَتْ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَمْ يَلْبَسُوا لِبَاسَهُمْ يَظْلِمُونَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَيْنَا لَكُمْ يَظْلِمُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ

بَابُ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ

۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْبُؤْسَهَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أَتَاهُ خَانٌ

۳۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ بْنُ مُرَّةٍ عَنْ مَرْثُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے کوئی ایک ہو تو اس میں نفاق کا ایک حصہ ہے، یہاں تک کہ اسے  
پھوٹ دے جب تک امانت پر رک جائے تو خیانت کرے، جب تک  
بات کرے تو جھوٹ بولے، جب تک وعدہ کرے تو فطانت درزی  
کے اور جب تک جھگڑے تو یہودہ بکے۔ متابعت کی ہے اس کی  
شعبہ نے اعمش سے۔

شب قدر کا قیام ایمان کا ایک حصہ ہے۔

امروہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر شب قدر کے  
اندر ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قیام کرے اس کے  
سابقہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

جہاں ایمان کا ایک حصہ ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر ہے کہ جو میری راہ  
میں نکلے اور نہ نکلے اسے مگر مجھ پر ایمان رکھنا یا میرے رسول کی  
تقدیر کرنا تو اسے مال کر دے، اگر اہل غنیمت کے ساتھ واپس  
نہیں جھوٹا یا بحت میں راسل روزوں میں میری امت پر گراں نہ گزرتا  
تو میں مجاہدوں کے کس رستے میں شامل ہونے سے نہ رکتا کیونکہ  
میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا شہید کر دیا جاؤں، پھر مجھے  
زندہ کیا جائے، پھر شہید کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جائے، پھر  
شہید کر دیا جاؤں۔

رمضان کا تقویٰ قیام بھی ایمان کا ایک حصہ ہے

حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس  
نے رمضان کے اندر ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے  
قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا  
ایمان کا ایک حصہ ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

قَالَ اَرَبْعٌ مِّنْ كُنْ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ يَكُنْ  
فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ الْتَقَاتِ حَتَّى  
يَدَّعِيَهَا اِذَا اُوْتِيَ مِنْ خَانَ فَاِذَا اَحَدُكَ كَذَبٌ وَاِذَا  
عَاهَدَكَ عَدُوٌّ فَاِذَا خَا صَمَ فَاِذَا تَابَعَهُ شُعْبَةٌ مِّنَ  
الْاَعْمَشِ \*

بَابُ ۲۵ قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْاِيْمَانِ  
۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْاِيْمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزَّكَاوَدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ  
الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاِحْسَانًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ \*

بَابُ ۲۶ الْجِهَادُ مِنَ الْاِيْمَانِ  
۳۵ - حَدَّثَنَا حَرْمِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَمَارَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بَيْنَ عَمْرِو  
بْنِ حَبْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَلَعَ فِي  
سَبِيلِهِ لَا يَخْرُجُ اِلَّا اِيْمَانًا يَوْمَ اَوْ تَقْدِيرًا يَوْمَ اَنْ  
اَرْجِعَهُ بِنَاكَ اَلْ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اَدْخَلَ الْجَنَّةَ وَ  
لَوْ اَنَّ اَشَقَّ عَلَى امِيٍّ مَا قَعَدَتْ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوْ  
رِدْتُ اَنِّي اُقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَى ثُمَّ اُقْتُلُ ثُمَّ  
اُحْيَى ثُمَّ اُقْتُلُ \*

بَابُ ۲۷ تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْاِيْمَانِ  
۳۶ - حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ  
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ  
رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاِحْسَانًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ  
ذَنْبِهِ \*

بَابُ ۲۸ صَوْمُ رَمَضَانَ اِحْسَانًا مِنَ  
الْاِيْمَانِ  
۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے، ایمان کی حالت میں، ثواب کی نیت سے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

دین آسان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سیدھا اور معتدل دین زیادہ پسند ہے۔

سیدہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک دین آسان ہے اور جو اسے مشکل بنائے گا تو یہ اس پر غالب آجائے گا پس تم سیدھے رہو، اور بشارت قبول کرو نیز صبح و شام کی عبادت اور صدمہ خیرات سے مدد مال کرو۔

نماز ایمان کا حصہ ہے۔ ارشاد ربانی ہے: اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہارے ایمانوں یعنی تمہاری نمازوں کو بیت اللہ کے پاس ضائع کر دے۔

ف: یہاں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کو ایمان کا حصہ بتایا ہے حالانکہ باب ۲۲ میں وہ عمدتاً تصریح کر چکے ہیں کہ ترک عمل تو کیا ترک اعمال پر بھی تکلیف نہیں کی جائے گی اور ایسے آدمی کو صاحب ایمان ہی شمار کیا جائے گا تو موقف دینی زیادہ درست ثابت ہوا جو اس بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہ کتب کے اعمال ایمان میں داخل نہیں بلکہ اس کی زینب و زینت ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں ہجرت فرمے تو اپنی منہال میں اترے یا فرمایا کہ اپنے فصاری ماموں کے پاس آؤ آپ سولہ یا سترہ مہینوں تک بیت المقدس کی طرف نہ کر کے نماز پڑھتے رہے تھے اور چاہتے تھے کہ بیت اللہ قبلہ قرار دیا جائے آپ نے سلی نماز جو اس کی طرف پڑھی وہ نماز عصر تھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے کسی کا گزرا ایک بچہ کے پاس سے ہوا جو نماز پڑھ رہے تھے اس نے کہا کہ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ پس وہ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف ہجرت کرے جب کہ بیت المقدس کی جانب منوجہ ہو کر نماز پڑھا

فُضِّلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاجْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۝

بَابُ ۲۹ الدِّينُ يُسَدُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ الْحَنِيفِيَّةُ السَّمْحَةُ ۝

۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ تَأَمَّرَ بَنُو عِلْقٍ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالثَّقَفَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَالثَّقَفَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الدِّينَ يُسَدُّ لَنْ يَشَادَ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا عُلِبَ فَنَسِيَ دُؤَا وَقَارِئُوا وَابْتُرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْعُدْوَةِ وَالتَّوْحَةِ وَشَىْءٍ مِنَ الدَّلْجَةِ ۝

بَابُ ۳۰ الصَّلَاةُ مِنَ الْإِيمَانِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ عَمَلِيَّاهُ تَكُمُ يَعْنِي صَلَاتُكُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ ۝

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ تَأَمَّرَ قَالَ تَأَمَّرَ قَالَ تَأَمَّرَ لَأَسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى لُجْدِ إِدْجٍ أَوْ قَالَ الْخَوَالِمِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَّكَ صَلَّى قَبْلَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُ أَنْ تَكُونَ قَبْلَتَهُ قَبْلَ الْبَيْتِ وَأَنَّكَ صَلَّى أَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا صَلَاةُ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَّ رَجُلٌ مَقْتَضِي مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ وَهُمْ دَاكِعُونَ فَقَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَكَّةَ فَدَارُوا كَمَا هُمْ قَبْلَ الْبَيْتِ وَكَانَتْ



الْیَهُودُ قَدْ أَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ  
وَأَهْلُ الْكِتَابِ فَلَمَّا دَلَّ وَجْهَهُ قَبْلَ الْبَيْتِ أَتَوْا  
ذَلِكَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمٍ عَنِ الْبَرَاءِ فِي  
حَدِيثِهِ هَذَا إِنَّهُ مَاتَ عَلَى الْقِبْلَةِ قَبْلَ أَنْ تَحُولَ  
بِحَالٍ وَقُتِلُوا فَلَمْ تَدْرِمَا نَقُولُ فِيهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
تَعَالَى وَمَا كَانَ اللَّهُ يُضَيِّعُ لِمَا كُتِبَ

### بَابُ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ

قَالَ مَالِكٌ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ  
يَسَّارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ وَالتَّحْدِثِيُّ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اسْلَمَ  
الْعَبْدُ فَحَسَنُ إِسْلَامِهِ يَكْفُرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ  
كَانَ زَكَّاهَا وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنُ يُعْطَى  
أَمْثَلُهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ يَمْثَلُهَا إِلَّا  
أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا

۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا احْسَنَ  
أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لِكُلِّ عَشْرٍ  
أَمْثَلُهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا  
يُكْتَبُ لِكُلِّ مِثْلِهَا

### بَابُ أَحَبِّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ  
قَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ فُلَانَةُ تَنْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا  
قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيعُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمُكُّ اللَّهُ حَتَّى  
تَمُتُوا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ  
صَاحِبُهُ

جانا ہوا اور دوسرے اہل کتاب کو پسند تھا جب انھوں نے  
بیت اللہ کی طرف منہ کر کے تو یہ بات ان پر گراں گزری —  
زہیر، البراء، حضرت براء نے اپنی حدیث میں فرمایا کہ جو لوگ  
تحویل قبلہ سے پہلے فوت ہو گئے یا شہید کر دیے گئے تو ہم  
نہیں جانتے تھے کہ ان کے متعلق کیا کہیں۔ پس اللہ نے وہی نازل فرمائی۔  
اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے۔

### آدمی کا بہترین اسلام

مالک، زید بن اسلم، عطاء بن یسار کو حضرت ابوسعید خدری  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی اسلام قبول کرے اور اسلامی  
حس اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام خطاؤں کو معاف فرمادیتا ہے  
اور اس کے بعد ہر نیک کا بدلہ دس گنا سے ستر گنا تک ہے اور  
برائی کا اسی کے برابر اور چاہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی  
درگزر فرمائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی  
اسلامی حس پیدا کر لیتا ہے تو جو نیک بھی وہ کرتا ہے اس کا دس گنا  
سے ستر گنا تک اجر لکھا جاتا ہے اور جو برائی بھی کرے  
تو اس کی وہی ایک برائی لکھی جاتی ہے۔

اللہ کے نزدیک وہ عمل پسندیدہ ہے  
جو ہمیشہ کیا جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس ایک  
عورت تھی فرمایا کہ یہ کون ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ فلاں عورت ہے  
اور اس کی نماز کا ذکر کرنے لگیں۔ فرمایا کہ ٹھہرو۔ اعمال بساط  
کے اندر ہیں۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نہیں ٹھکتا بلکہ تم ٹھک جاتے ہو  
اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت پیارا ہے جس کو کرنے والا  
اُسے ہمیشہ کرے۔

**بَاب ۳۳ زِيَادَةُ الْإِيمَانِ وَتَقْصَانِهِ**  
 وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَيُزِدْكَ  
 الْإِيمَانُ إِيْمَانًا قَالَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ  
 لَكُمْ دِينَكُمْ فَإِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِّنَ الْكَمَالِ  
 فَهُوَ نَقِصٌ ۝

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ  
 قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ يُعْذِرُ مِنَ التَّارِكِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ  
 فِي قَلْبِهِ وَزَنُّ شُعْبَةً مِّنْ خَيْرٍ وَيُعْذِرُ مِنَ التَّارِكِ مَنْ  
 قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزَنُّ بُرْءٍ مِّنْ خَيْرٍ وَ  
 يُعْذِرُ مِنَ التَّارِكِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفِي قَلْبِهِ  
 وَزَنُّ ذُرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ أَبَانُ حَدَّثَنَا  
 قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مِنَ الْإِيمَانِ مَكَانَ خَيْرٍ

۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ جَعْفَرَ بْنَ  
 عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَيْسَى أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ  
 طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا لَّمِنَ  
 الْيَهُودِ قَالَ لَهِيَ يَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ  
 تَقْرُؤُوهَا لَوْ عَلِمْتُمْ مَعَهَا الْيَهُودُ نَزَلَتْ لَيْلًا تَخْرُجُ  
 ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْنًا قَالَ آيَةُ قَالَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ  
 لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ  
 الْإِسْلَامَ دِينًا قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ  
 الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
 هُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ۝

**بَاب ۳۴ الزَّكَاةُ مِنَ الْإِسْلَامِ وَقَوْلُهُ**  
 تَعَالَى وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ  
 لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا  
 الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝

۴۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

ایمان کا زیادہ اور کم ہونا  
 ارشاد ربانی ہے اس اندر زیادہ کر دی ہم نے اُن کے لیے ہدایت اور ہدایت  
 دینے کے ایمان والوں کے ایمان کو اور فرمایا کہ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا  
 دین مکمل کر دیا۔ جب کمال میں سے کچھ چھوڑ دیا جائے تو وہ چیز  
 ناقص رہ جاتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اور اُس کے دل میں جو کچھ برابر بھی بھلائی  
 ہوگی اور جہنم سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 کہا اور اُس کے دل میں دائہ گندم کے برابر بھی بھلائی ہوگی اور جہنم  
 سے اُسے بھی نکال لیا جائے گا جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اور  
 اُس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہوگی۔ نام بخاری  
 ابان، قاتادہ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
 خیر کی جگہ ایمان کی روایت کیا۔

طارق بن شہاب نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
 کی ہے کہ ایک یہودی نے اُن سے کہا: اے امیر المؤمنین! ایک  
 آیت آپ حضرات اپنی کتاب میں پڑھتے ہیں، اگر وہ ہم یہودیوں  
 پر نازل ہوئی تو ہم اُس دن کو عید مناتے۔ فرمایا کہ وہ کونسی آیت  
 ہے؟ کہا: آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی  
 نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند  
 کیا (۲۵) حضرت عمر نے فرمایا: ہم اُس دن کو جانتے ہیں اور  
 اُس جگہ کو جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ آیت  
 نازل ہوئی جب کہ آپ جمعہ کے روز عرفات میں مقیم  
 تھے۔

**زکوة اسلام کا ایک حصہ ہے۔**  
 ارشاد ربانی تعالیٰ ہے: اور میں نے تم دے دے وہ مگر یہی کہ اللہ  
 کی بات کریں ناصحی پر عقیدہ رکھتے ہوئے ہر قسم کی ہو کر اور نماز  
 قائم کریں اور زکوٰۃ دینا اور یہی سیدھا دین ہے (۵: ۹۸)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نجد والوں

میں سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جس کے ہال بکھرے ہوئے تھے بہم اس کی گنگناہٹ توڑتے تھے لیکن پتہ نہیں چلتا تھا کہ کیا کہتا ہے یہاں تک کہ وہ نزدیک ہوا اور اسلام کے متعلق پرچہ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں عرض گزار ہوا کہ کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم خوشی سے بڑھو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزے عرض کی کیا مجھ پر ان کے سوا بھی ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم خوشی سے رکھو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا عرض گزار ہوا کیا مجھ پر اس کے سوا بھی لازم ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو خوشی سے خیرات کرو۔ وہ بیٹھ پھیر کر یہ کہتا ہوا چل دیا بعد ازاں ہم نے میں میں پر اضافہ کر کے لکھ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اس نے پہلے کہلے تر نجات پا گیا۔

**جناب کے پیچھے جانا ایمان کا حصہ ہے۔**  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جنازے کے ساتھ گیا، ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے اور اس کے ساتھ رہا، یہاں تک کہ اس پر نماز پڑھی اور اس کے دفن سے فارغ ہوا تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے جب کہ ہر قیراط اصد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جس نے اس پر نماز پڑھی اور اسے دفن کرنے سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔ عثمان بن عفان، عوف، محمد حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

مومن کا ڈرنا کہ مبادا اس کے اعمال ضائع ہو جائیں اور اسے پتہ بھی نہ لگے۔ ابراہیم تیمی نے فرمایا: جب میں اپنے قول کو اپنے عمل پر پیش کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ جھٹلانے والوں میں شمار ہو جاؤں۔ ابن ابی ملیک نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش اصحاب کو پایا کہ سارے ہی اپنے متعلق نفاق سے ڈرتے تھے اور ان میں سے ایک بھی نہیں کہتا تھا کہ وہ جبرئیل اور میکائیل کے

عَنْ عَمْرِو بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدٍ اللَّهُ يَقُولُ جَاءَهُ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ تَأْثِيرُ الْوَرَأْسِ لَسَمْعُهُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفَقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا قَدْ أَذًا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْكَ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيْكَ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ وَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَيْكَ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ فَادْبِرْ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ يَرَوْا صَدَقَ؟

**باب ۳۵ إِيْتَابُ الْمُجَنَّا لِيَزِمَنِ الْإِيْمَانِ**  
۴۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْمُتَجَوِّفِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ الْحَسَنِ وَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ يَمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيَقْرَأَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيْرَاطٍ تَابِعَهُ عُثْمَانُ الْمُؤَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ؟

**باب ۳۶ الْخَوْفُ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَحْبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ** قَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ مَا عَرَضْتُ قَوْلِي عَلَى عَمَلِي إِلَّا خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ مُكْنَبًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَدْرَكْتُ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



ایمان پر ہے۔ حسن بصری سے منقول ہے کہ خدا سے نہیں ڈرتا مگر مومن اور اُس سے بے خوف نہیں مگر منافق۔ نیز جو ڈرایا گیا ہے طرائق جملگی اور مصیبت پر اصرار سے بغیر توبہ کے، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:۔ اور وہ اپنے کیے ہوئے پر ملن بوجھ کر اصرار نہ کریں۔ (۱۳۵: ۱۲)

زید کا بیان ہے کہ میں نے ابو اوس سے مرجعہ فرقت کے متعلق پوچھا فرمایا کہ محمد سے حدیث بیان کی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اُسے قتل کرنا کفر ہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ شب قیام کی خبر دینے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ دیکھا تو دو مسلمان آپس میں لڑ رہے تھے۔ فرمایا کہ میں تمہیں شب قدر کی خبر دینے نکلا تھا لیکن نلال اور نلال لڑ رہے تھے تو وہ اٹھائی گئی اور شاید یہ تمہارے لیے بہتر ہو، پس اُسے ساتویں، نویں اور پانچویں روز تلاش کر۔

حضرت جبریل کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایمان، اسلام، احسان اور علم قیامت کے متعلق پوچھنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُن سے بیان کرنا۔ پھر فرمایا کہ جبریل علیہ السلام تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ پس یہ سب کچھ دین ہے اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفد عبدالہیس سے بیان فرمایا نیز ارشاد ربانی:۔ جو اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ قبول نہیں ہوگا۔

(۸۵: ۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان طرہ افروز تھے کہ ایک آدمی حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا:۔ ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر یقین رکھو اور اُس کے

کُلُّهُمْ بِخَاتَمِ الرَّفَاقِ عَلَى نَفْسِهِمْ مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يَقُولُ إِنَّهُ عَلَى إِيْمَانٍ جَبْرِيْلٌ وَمِنْكَائِيْلٌ وَيَدُ كَرْعَيْنِ الْحَسَنِ مَا خَافَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا آمَنَ إِلَّا مُتَأَنِّفٌ وَمَا يُحَدِّثُ مِنَ الْأَصْدَارِ عَلَى التَّقَاتِلِ وَالْعَصِيَّانِ مِنْ غَيْرِ تَوْبَةٍ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَلَمْ يُصَدِّدَا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ ۴۶ ۝ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَائِبٍ عَنِ الْمَرْحُومَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ مُسَوِّقٌ وَقَوْلُهُ كُفْرٌ ۝

۴۷ ۝ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَخَّى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَلَئِنْ تَلَخَّى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرَفَعْتُ وَعَلَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمَسُوهُمَا فِي السَّبْعِ وَالْتَّسْعِ وَالْخَمْسِ ۝

بَابُ ۳ سَوَالُ جَبْرِیْلَ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ وَعِلْمِ السَّاعَةِ وَبَيَانُ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ ثُمَّ قَالَ جَاءَ جَبْرِیْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَجَعَلَ ذَلِكَ كَلِمَةً دِيْنًا وَمَا بَيَّنَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ عَبْدَ الْقَيْسِ مِنَ الْإِيْمَانِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۝

۴۸ ۝ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي رَاهِيْمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو حَتَّى النَّبِیُّ عَنْ أَبِي رُزَاةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِئًا بِأَيِّ مَا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْإِيْمَانُ

قَالَ الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ  
الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ وَتَقِيمَ  
الصَّلَاةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَقْرُونَةَ وَتَصُومَ  
رَمَضَانَ قَالَ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ  
كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَتَرَاهُ يَرَاكَ قَالَ  
مَنْ السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ  
وَسَأْخِذُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا دَلَّتِ الْأَمَّةُ  
رَبَّهَا فَلَا إِطَاوَلَ رُحَاةُ الْأَيْدِ الْبُيُوتِ الْبُيُوتِ  
فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ الْأَيَّةُ  
ثُمَّ أَذْبَرَ فَقَالَ رُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هَذَا  
جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
جَعَلَ ذَلِكَ كَلِمَةً مِنَ الْإِيمَانِ ۝

### بَاب ۳۸

۴۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ  
عَنْ عَبْدِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ  
أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ أَنَّ  
هَرَجَلًا قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُ دُونَ أَمِّ يَنْفُصُونَ  
فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى  
يُتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ سَخَطَةً لِدِينِهِ  
بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ  
الْإِيمَانُ حِينَ تَخَالِطُ بَشَاشَةُ الْقُلُوبِ لَا يَسْخَطُ  
أَحَدٌ ۝

### بَاب ۳۹ فَضْلِ مَنْ اسْتَبْرَأَ

لِدِينِهِ ۝  
۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا عَنْ عَامِرٍ  
قَالَ سَمِعْتُ نَعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

فرشتوں پر اور اُن سے ملنے پر اور اُن کے رسولوں پر اور تمہیں  
دوبارہ زندہ ہونے پر یقین ہو عرض گزار ہوا کہ اسلام کیا ہے؟  
فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور اُن کے ساتھ  
شرک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے  
روزے رکھو عرض گزار ہوا کہ احسان کیا ہے؟ فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت  
کرو گویا کہ اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اُسے نہیں دیکھتے تو وہ  
تمہیں دیکھ رہا ہے عرض گزار ہوا کہ قیامت کب ہے؟ فرمایا  
کہ سؤل سأل سے زیادہ نہیں جانتا اور میں تمہیں اُس کی نشانیوں  
بتاتا ہوں کہ جب لڑائی اپنے آقا کو جئے اور جب حروا بے مال شہر  
عماروں میں رہنے لگیں اور پانچ چیزیں ہیں جنہیں کوئی نہیں جانتا کہ  
اللہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّا اللَّهُ عِنْدَهُ عِلْمُ  
السَّاعَةِ (۲۴/۲۱) والی آیت پر مبنی۔ پھر وہ پلا گیا تو آپ نے  
فرمایا اُسے واپس بلاؤ لیکن کوئی نظر نہ آیا فرمایا وہ جبریل تھے جو لوگوں کو اُن کا دین  
سکھانے آئے تھے۔ للہ بخاری نے فرمایا کہ ان سب کو ایمان کا حصہ قرار دیا۔

### ایمان کی خصوصیت

عبد اللہ بن عبد اللہ کو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
نے خبر دی تے ہوئے فرمایا کہ مجھے حضرت ابوسفیان بن حرب نے بتایا کہ ہر قتل  
نے اُن سے کہا میں نے تم سے پوچھا کہ وہ بڑھے ہیں یا گھٹ رہے  
ہیں تو تم نے بتایا کہ وہ بڑھ رہے ہیں ایمان کا یہی حال ہے یہاں تک کہ  
وہ مکمل ہو جائے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اُن کے دین سے ناراض  
ہو کر اُن میں داخل ہونے کے بعد کوئی پھل بھی ہے تو تم نے نفی میں  
جواب دیا۔ ایمان کا یہی حال ہے کہ جب وہ دلوں کی  
بشاشت بن جاتا ہے تو اُن سے کوئی بھی ناراض  
نہیں ہوتا۔

### دین کی خاطر گناہوں سے بچنے کی

#### فضیلت۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، معلال

ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں جو مشتبہ چیزوں سے بچاؤ اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو ان میں پڑ گیا جیسے وہ چرواہا جو چراگاہ کے گرد چراتا ہے فدشہ ہے کہ اس میں داخل ہو جائے۔ آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ زمین میں اللہ کی چراگاہ اُحس کی حرام ٹھہرائی ہوئی چیزیں ہیں۔ آگاہ رہو کہ جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ جب وہ درست ہو تو پورا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے خبردار ہو جاؤ کہ وہ دل ہے۔

### فہم ادا کرنا ایمان کا حصہ ہے

ابو جبرہ کہتا ہے کہ میں حضرت ابی جہش رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں بیٹھا کرتا تھا تو مجھے اپنے تخت پر ٹھایا اور فرمایا کہ میرے پاس ٹھہرو تا کہ میں تمہیں اپنے مال سے کچھ دوں۔ پس میں ان کی خدمت میں دو بیٹے رہا۔ پھر فرمایا کہ بعد انہیں کا دند جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا: کس قوم یا جماعت سے ہو؟ عرض گزار ہوئے، ربیعہ سے، فرمایا کہ ایسی کو خوش آمدید رکھو! وندامت کے بغیر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی طاقت نہیں رکھتے مگر حرمت کے بہینوں میں کیونکہ ہمارے اود آپ کے درمیان کافرانِ مضر کے بیٹے ہیں۔ پس میں ایسی بنیادی بات کا گم فرمایا جو ہم اپنے پھیلوں کو بتا دیا اور اس کے سبب جنت میں داخل ہو جائیں اور پسینے کی چیزوں کے متعلق پوچھا۔ پس آپ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے منع فرمایا۔ انہیں خدا کی وحدانیت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ جانتے ہو کہ خدا نے واحد پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اگر وہی دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور ہے شک محمد صلی اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے اور یہ کہ مالی غنیمت سے خمس ادا کرو اور چار چیزوں سے منع فرمایا یعنی شہر لاکھی برتن، کھڑکے تو بنے، لکڑی کے روغنی برتن اور مال کئے ہوئے مرتبان سے، فرمایا کہ انہیں یاد کر لو اور اپنے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَبْلُغُهَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشْتَبِهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَن وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرِهَ اللَّهُ حَوْلَ النَّاسِ يُوشِكُ أَنْ يُؤَاقِعَهُ الْأَذْوَاقُ لِكُلِّ مَلِكٍ حِجَّتِي الْأَرَانِ حَتَّى اللَّهُ فِي أَمْرِهِ مَحَارِمُهُ الْأَذْوَاقُ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ فَلَا إِسْدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ إِلَّا وَهِيَ الْقَلْبُ ۝

### بَابُ أَدَاءِ الْخُمْسِ مِنَ الْإِيمَانِ

۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَيَجْلِسُنِي عَلَى سِرِيرِهِ فَقَالَ أَقْعُدْ عِنْدِي حَتَّى أَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِّنْ مَّالِي فَأَقِمْتُ مَعَهُ شَهْرَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِّنَ الْقَوْمِ أَوْ مِّنَ الْوَفْدِ قَالُوا رِيبِيَّةٌ قَالَ مَرْحَبًا يَا الْقَوْمُ أَوْ يَا لَوْفِدٍ غَيْرَ خُذَا يَا وَلَا تَدَامِي فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا لَسْتَ طَيِّبٌ أَنْ تَأْتِيكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِّنْ كَفَّارٍ مُّضَرٍّ فَمَرَرْنَا بِأَمْوٍ فَوَصَّلَ نُخَيْرِيَّةً مِّنْ وَرَاءَنَا وَنَدَّخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِيَّةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالَ أَلَا تَرَوْنَ مَا إِلَّا إِيْمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَقْلَمُ قَالَ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ وَصِيَا مَرْمَصَانَ وَأَنْ يُعْطُوا مِنَ الْيَخْنَمِ الْخُمْسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْخَنَازِيرِ وَالْبُكَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْزَقِ وَرَبَّمَا قَالَ الْمُفْقِرُ قَالَ كَحَفْظُوهُنَّ



پھیلوں کو بھی بتا دینا۔

اس کی وضاحت کہ اعمال کا دار و مدار نیت اور غلو ص پر ہے اور ہر ایک کے لیے نیت کا پھیل ہے۔ پس اس میں ایمان، وضو، نماز، زکوٰۃ، حج، روزے اور احکام سب داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: فرما دو کہ ہر کوئی اپنے ڈھنگ یعنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ آدمی کا ثواب کی نیت سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا مدتہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن جہاد اور نیت۔

علقہ بن وقاص نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کے لیے ہے جس کی طرف ہجرت کی۔

حجاج ابن منہال، شعبہ، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرے تو وہ اس کے لیے مدتہ ہے۔

عمر بن سعد کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں کرتے کچھ خرچ تم جس سے تمہارا مقصود رضائے الہی ہو مگر اس پر تمہیں اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جو تم اپنی میری کے منہ میں لقمہ دیتے ہو اس پر بھی ثواب دئے جاتے ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دین

وَخَيْرُ مَا يَهْتَمُّ مَنْ ذَرَأَ كُمْ

**بَابُ مَا جَاءَ رَأْيُ الْأَعْمَالِ بِالنِّيَّةِ وَالْحِسْبَةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَىٰ فَمَا خُلَ فِيهِ الْإِيمَانُ وَالْوُضُوءُ وَالصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْحَجُّ وَالصَّوْمُ وَالْأَحْكَامُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى قُلْ كُلُّ يَعْمَلْ عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ عَلَىٰ نِيَّتِهِ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَىٰ أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ جِهًا وَذَنْبًا**

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَنِ عُلْفَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَىٰ فَمَا خُلَ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهَجَرْتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هَجَرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَكَرُّ وَجْهًا فَهَجَرْتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

۵۳۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَفَقَ الرَّجُلُ عَلَىٰ أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهُ صَدَقَةٌ

۵۴۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ تَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَقَاقٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّىٰ مَا تَجْعَلَ فِي قِيمِ أَمْرَاتِكَ

**بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

وَسَلَّمَ الدِّينَ النَّصِيحَةَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَا مَعِيَّةَ  
الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا أَصْحَابُ  
الْبَيْتِ وَرَسُولُهُ ۝

۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ  
قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
الْبَخَلِيِّ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنَّصِيحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ  
۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ  
أَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللَّهِ وَحَدِّدْ لَكُمْ  
شَرِيكَ لَكُمْ وَالْوَقَارَ وَالسَّكِينَةَ حَتَّى يَأْتِيَكُمْ أَمِيرٌ  
فَرَأَيْتُمْ يَأْتِيَكُمْ أَلَّا تَقُولُوا إِنَّمَا قَالَ اسْتَغْفِرُوا لَكُمْ  
فَرَأَيْتُمْ كَانَ يُجِيبُ الْعَفْوَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَرَأَيْتُمْ  
أَتَيْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ  
عَلَى الْإِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيْنَا وَالنَّصِيحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ  
فَبَايَعْتُهُ عَلَى هَذَا أَدْرَبْتَ هَذِهِ الْمَسْجِدَ رَأَيْتُمْ  
لَنَا وَصِيَّةً لَكُمْ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ ۝

نصیحت ہے اللہ، اس کے رسول، ائمہ مسلمین  
اور عوام کے لیے۔ ارشاد ربانی ہے: جب کہ وہ  
اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ رہیں (۹: ۹۱)

قیس بن ابوعازم سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن  
عبد اللہ بکلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے  
اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے پر۔

زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جس روز کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ فوت ہوئے  
تو وہ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا:۔  
تم پر اللہ سے ڈنا ضروری ہے جو اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں  
اور وقار و اطمینان سے رہنا، یہاں تک کہ دوسرا امیر آجائے جو تمہارے  
پاس آنے والا ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنے امیر سے درگزر کرو کیونکہ  
وہ درگزر کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ پھر فرمایا تالبا بعد:۔ میں نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے اسلام پر  
بیعت فرمائیے، آپ نے مجھ سے ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے کی شرط بھی فرمائی  
پس میں نے اس بات پر حضور سے بیعت کر لی۔ لہذا اس مسجد کے رب  
کی قسم، میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ پھر دعائے استغفار کی اور اتر آئے۔

## کتاب العلم

بَابُ ۳۳ فِي فَضْلِ الْعِلْمِ وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّو  
جَلَّ يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ  
أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۝ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ  
خَبِيرٌ وَقَوْلِهِ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝  
بَابُ ۳۴ مَنْ سَأَلَ عِلْمًا وَهُوَ مُشْتَغِلٌ  
فِي حَدِيثِهِ فَأَتَاهُ الْحَدِيثُ ثُمَّ أَجَابَ  
السَّائِلَ ۝

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ تَنَا فُلَيْحٌ

## علم کا بیان

علم کی فضیلت، ارشاد ربانی ہے:۔ اللہ تم میں سے  
ایمان والوں اور اہل علم کے درجے بلند کرتا ہے اور اللہ  
تمہارے کاموں سے خبردار ہے (۱۱: ۵۸) نیز فرمایا:۔ رب  
میرے علم کو زیادہ کر (۲۰: ۱۱۴)

جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں  
مشغول ہو تو اپنی بات پوری کر کے سائل کو جواب  
دے۔

محمد بن سنان، فلیح ————— ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ان

# کِتَابُ الْعِلْمِ

بَابُ ۳۳ فِضْلِ الْعِلْمِ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ وَقَوْلُهُ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۖ  
بَابُ ۳۴ مَنْ سَأَلَ عِلْمًا وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِي حَدِيثِهِ فَأَتَمَّ الْحَدِيثَ ثُمَّ أَجَابَ السَّائِلَ ۖ

۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحٌ

# علم کا بیان

علم کی فضیلت، ارشادِ ربانی ہے: - اللہ تم میں سے ایمان والوں اور اہل علم کے درجے بلند کرتا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خیر دار ہے (۱۱: ۵۸) نیز فرمایا: - سب میرے علم کو زیادہ کر (۱۱۴: ۲۰)

جس سے کوئی علمی سوال کیا جائے اور وہ گفتگو میں مشغول ہو تو اپنی بات پوری کر کے سائل کو جواب دے۔

محمد بن سنان، فلیح — ابراہیم بن منذر، محمد بن فلیح، ان



ح قَالَ وَحَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ سَمِعْتُ  
مُحَمَّدَ بْنَ فُلَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي هَلَالُ  
بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صُلَيْسٍ يَخْدُثُ  
الْقَوْمَ جَاءَهُ أَغْدَابِي فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَدِّثُ فَتَالَ  
بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَبَّرَهُ مَا قَالَ وَقَالَ  
بَعْضُهُمْ لَمْ يَسْمَعْ حَتَّى إِذَا قُضِيَ حَدِيثُهُ قَالَ  
أَيْنَ أَرَاهُ السَّاعَةَ قَالَ هَا أَنَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ فَمَاذَا صَبَّحْتَ الْإِيمَانُ فَأَنْتَ تَنْظُرُ السَّاعَةَ  
فَقَالَ كَيْفَ لِمَا عَمَّهَا قَالَ إِذَا دُيِّنَ الْأَمْرُ لِي  
غَيْرَ أَهْلِي فَأَنْتَ تَنْظُرُ السَّاعَةَ ۝

**باب ۵۸** مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ ۝  
۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِلِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَمْرِو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي سَفَرٍ سَافَرْنَا هَا فَادْرَكْنَا وَقَدْ أَرَهَقْنَا الصَّلَاةَ  
وَنَحْنُ نَتَوَمَّأُ فَجَعَلْنَا مَسْحَةً عَلَى أَرْجُلِنَا فَتَنَادَى  
يَا عَلَى صَوْتِهِ وَبِئْسَ لِلْإِعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَكَبَتَيْنِ  
أَوْ ثَلَاثًا ۝

**باب ۵۹** قَوْلُ الْمُحَدِّثِ حَدَّثَنَا وَ  
أَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَقَالَ الْحَمِيدُ عَنِّي كَانَ عِنْدَ  
ابْنِ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَأَنْبَأَنَا وَسَمِعْتُ  
وَاحِدًا أَوْ قَالَ ابْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ  
وَقَالَ شَيْقِقٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً كَذَا أَوْ قَالَ حَدَّثَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ وَ  
قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

کے والدہ امید، جلال بن علی، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی مجلس میں  
لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی حاضر بارگاہ ہو کر عرض  
گزار ہوا: قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی  
عرض گفتگو فرماتے رہے تو بعض حضرات نے کہا: حضور نے اس کی بات  
نا پسند فرمائی ہے جب کہ دوسروں نے کہا کہ آپ نے اس کی  
بات کئی نہیں ہے جب حضور گفتگو کر چکے تو فرمایا: قیامت کے  
متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ!  
میں حاضر ہوں۔ فرمایا جب امانت کو فضا لے کیا جائے تو  
قیامت کا انتظار کرنا عرض کی کہ اُسے کیسے فضا لے کیا جائے  
گا؟ فرمایا جب ذرہ در ذرہ ناپوں کے سپرد کی جائے تو  
قیامت کا انتظار کرنا۔

جو علمی بات کے لیے آواز بلند کرے۔

یوسف بن یاکب کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ہم سے پیچھے رہ گئے۔ آپ ہم تک اُس وقت پہنچے جب  
ناز کا وقت تنگ ہو گیا ہم وضو کر رہے تھے ہم اپنے بیروں  
پر مسح کر رہے تھے تو آپ نے بلند آواز سے دُ  
یائین دفعہ فرمایا: ایٹریوں کی جہنم سے خرابی

محدث کا حدیث: أَخْبَرَنَا، اور أَنْبَأَنَا۔ کہنا،  
مجید کا قول ہے کہ ابی عیینہ کے نزدیک حَدَّثَنَا، أَخْبَرَنَا  
أَنْبَأَنَا اور سَمِعْتُ کی مراد ایک ہے حضرت ابی مسعود نے  
فرمایا کہ ہم حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور  
آپ صادق و صدوق تھے۔ شقیق نے حضرت عبداللہ سے روایت  
کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فلاں بات سنی۔  
حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں۔ ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابی جہش  
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ اپنے نب سے روایت

۵۹ - حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَآثَرُهَا  
مِثْلُ الْمُسْلِمِ فَحَدَّثَنِي مَا هِيَ فَوَقَّعَ النَّاسُ فِي  
شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَدَقَّعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا  
التَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالَوا حَدَّثَنَا مَا هِيَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هِيَ التَّخْلَةُ ۝

**باب في طوِّح الإمام المسئلة على**  
أصحابه ليختبر ما عندهم من العلم ۝  
۴۰ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ  
يَكْلَبٍ قَالَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ  
شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَآثَرُهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ فَحَدَّثَنِي  
مَا هِيَ قَالَ فَوَقَّعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ وَدَقَّعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا التَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ  
ثُمَّ قَالَوا حَدَّثَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هِيَ قَالَ هِيَ التَّخْلَةُ  
**باب في القراءة والعرض على المحدث**  
وَرَأَى الْحَسَنَ وَالتَّوْرِي وَمَالِكُ الْقُرَاءَةِ كَجَائِزَةٍ  
وَاحْتَجَّ بَعْضُهُمْ فِي الْقُرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ بِحَدِيثٍ  
صَنَعَ مِنْ ثَعْلَبَةَ أَنْ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ قَالَ نَعَمْ  
قَالَ فَهَذِهِ قُرْآنٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَخْبَرَ ضَمَامَ قَوْمَهُ بِذَلِكَ فَأَجَارُوهُ  
وَاحْتَجَّ مَالِكُ بِالصَّحِيحِ يُقْرَأُ عَلَى الْقَوْمِ

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک درخت ایسا بھی ہے کہ اس کے پتے نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ بتاؤ وہ کونسا ہے؟ لوگ جنگل کے درختوں کے بارے میں غور کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نہ پایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خود ہی بتائیے وہ کونسا ہے؟ فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

علمی آزمائش کی غرض سے امام کا اپنے ساتھیوں سے کوئی بات پوچھنا۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: درختوں میں سے ایک ایسا بھی ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور اس کی مثال ایک مسلمان جیسی ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کونسا ہے؟ لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے حضرت عبداللہ نے فرمایا: مجھے خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مجھے شرم آئی، پھر لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خود بتائیے کہ وہ کونسا ہے؟ فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

محدث کے سامنے حدیث پڑھنا اور پیش کرنا  
حسن، ثوری اور مالک نے قرأت کو جائز شمار کیا ہے اور بعض نے عالم کے سامنے قرأت کرنے کی دلیل حضرت ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے لی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ ہم نماز پڑھا کریں؟ فرمایا: ہاں۔ پس یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور قرأت کرنا ہے۔ جس کی حضرت ضمام نے نبی تو م کو خبر دی تو انھوں نے جائز رکھا انھیں سے دلیل پکڑی اور امام مالک نے تحریروں سے دلیل لی ہے جو لوگوں پر پڑھی جاتی ہے

فَيَقُولُونَ أَشْهَدُ نَا فُلَانٌ وَيَقْرَأُ عَلَى الْمُقْبِرِ فَيَقُولُ الْقَارِئُ أَقْدَرُ أَيْ فُلَانٌ ۖ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ عَلَى الْعَالِمِ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ إِذَا أَقْرَأَ عَلَى الْحَدِيثِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ حَدَّثَنِي قَالَ وَصَوَّغْتُ أَبَا عَاصِمٍ يَقُولُ عَنْ مَالِكٍ وَسُفْيَانَ الْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ وَقِرَاءَتُهُ سَوَاءٌ ۖ

۶۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ هُوَ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَشَّ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاقَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَجِزْكُمْ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَكِّيٌّ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ فَقُلْنَا هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُسَكِّيُّ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا بَنِي عَبْدِ الْمَطْلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي سَأَلْتُكَ لِمَ شَدَّ دَعْلِيكَ فِي الْمَسْئَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ اللَّهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اللَّهُ نَعَمْ فَقَالَ أَلْشَدُّكَ يَا اللَّهُ اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَاةَ الْخَمِيسَ فِي الْيَوْمِ وَالْكَثِيلَةِ قَالَ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ أَلْشَدُّكَ يَا اللَّهُ اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اللَّهُ نَعَمْ قَالَ أَلْشَدُّكَ يَا اللَّهُ اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَاقَةَ مِنْ أَعْيَانِ نِسَاءٍ فَتَقْسِمَ بِهَا عَلَى فُقَرَاءٍ نَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ أَصْنَتُ بِمَا جِئْتُ

تو وہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے سامنے غلام پر غصہ لگی ہوئی تھی کہ اسے بڑی بات ہے تو پڑھنے والا کہتا ہے کہ مجھے نہیں پڑھایا محمد بن سلام، محمد بن حسن الاوسطی، عوف سے روایت ہے کہ حسن بصری نے فرمایا: عالم کے سامنے پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن یحییٰ نے کہ سنان نے فرمایا: جب محدث کے سامنے پڑھا تو مدنی کہنے میں کہ مضائقہ نہیں فرمایا کہ میں نے ابوامامہ کو مالک اور سفیان کے حوالے سے فرماتے ہوئے سنا: عالم کے سامنے پڑھنا اور عالم کا خود پڑھنا دونوں برابر ہیں۔

عبد اللہ بن ابونمر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آؤٹ پر سوار ہو کر آیا۔ اُسے مسجد میں بٹھایا اور گھٹنا باندھ دیا۔ پھر عرض گزار ہوا کہ آپ حضرت بنی تمیمہ کون ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا: یہ ٹیک لگانے والے تیرے دشمن ہیں۔ اُس آدمی نے کہا: اے ابن عبد المطلب! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا میں نہیں جواب دوں گا۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا کہ میں آپ سے سختی کے ساتھ کچھ پوچھوں گا لیکن مجھ پر ناراض نہ ہونا۔ فرمایا: جیسے دل چاہے پوچھو عرض گزار ہوا کہ میں آپ سے آپ کے رب کی اور آپ سے پہلوں کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا: ہاں خدا گواہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھاویں؟ فرمایا: ہاں خدا گواہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم سال میں اس جیسے کے روزے رکھا کریں؟ فرمایا: ہاں خدا گواہ ہے۔ عرض گزار ہوا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے امیروں سے زکوٰۃ لے کر ہمارے غریبوں میں تقسیم فرمائیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں خدا گواہ! اُس شخص نے کہا: جو آپ نے کرائے ہیں اُس



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَوْنِي عَنْ رَبِّهِ وَقَالَ أَنَسُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَوْنِي عَنْ رَبِّهِ  
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرتے ہیں۔ حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی جو وہ اپنے رب سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

بِهِ وَأَنَا رَسُولُ مَنْ دَرَأْتِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضَمَامُ  
 بَنُ تَعْلَبَةَ أَحُوْبِي سَعْدِ بْنِ بَكْرِ رَوَاهُ مُوسَى وَ  
 عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ  
 عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا  
 ٤٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ  
 بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ثَبَتْنَا  
 فِي الْقُرْآنِ أَنْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَجِيءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ  
 فَيَسْأَلُهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ  
 لَمَّا قَالَ أَتَانَا رَسُولُكَ فَالْحَبْرُ أَلَا لَكَ لَزَعٌ أَنْ اللَّهَ عَزَّ  
 وَجَلَّ أَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ فَقَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ  
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالْجِبَالَ  
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيهَا الْمُنَا فَعَلَّ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَيَا لِكُنْ فِي خَلْقِ السَّمَاءِ وَخَلْقِ  
 الْأَرْضِ وَنَصَبِ الْجِبَالِ وَجَعَلَ فِيهَا الْمُنَا فَعَلَّ  
 اللَّهُ أَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ زَعَمَ رَسُولُكَ أَنْ عَلَيْكَ  
 خَمْسَ صَلَواتٍ وَرَكُوعَةٍ فِي أُمُورِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ  
 يَا لِكُنْ فِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ  
 زَعَمَ رَسُولُكَ أَنْ عَلَيْكَ صَوْمٌ شَهْرٍ فِي سَنَتِنَا قَالَ  
 صَدَقَ قَالَ فَيَا لِكُنْ فِي أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا  
 قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنْ عَلَيْكَ حَجَّةٌ الْبَيْتِ  
 مِنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَيَا لِكُنْ  
 أَرْسَلَكَ اللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَا لِكُنْ  
 بِعَشِكَ بِالْحَقِّ لَا أَرِيدُ عَلَيْكَ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَدَقَ

پر میں ایمان لایا۔ مجھے میری قوم نے بھجا ہے میں بنی سعد بن بکر کا بھائی  
ضمائم بن ثعلبہ ہوں۔ روایت کیا اسے موسیٰ اور علی بن عبدالمجید  
سیمان، ثابت، حضرت انس نے بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم سے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں قرآن مجید میں منع فرمایا گیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کریں لہذا ہم چاہتے تھے کہ دیہات سے کوئی آدمی آئے، آپ سے سوال کرے اور ہم سنیں، پس دیہات والوں میں سے ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا کہ آپ کا قاصد ہمارے پاس پہنچا اور اُس نے ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول بنایا ہے۔ فرمایا کہ اُنھ نے سچ کہا، عرض گزار ہوا کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ عرض گزار ہوا کہ زمین اور پہاڑوں کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے۔ عرض گزار ہوا کہ اُس میں فائدے کس نے رکھے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے۔ عرض گزار ہوا کہ اُسی ذات کی قسم جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، پہاڑوں کو نصب کیا اور اُن میں فائدے رکھے، کیا اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا، ہاں عرض کی کہ آپ کے قاصد نے بتایا کہ ہمارے اوپر پانچ نمازیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ ہے؟ فرمایا کہ سچ کہا ہے۔ عرض کی کہ آپ کے قاصد نے بتایا کہ ہم پر سال میں ایک مہینے کے روزے ہیں فرمایا، اُس نے سچ کہا۔ عرض گزار ہوا کہ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا، کیا اللہ نے آپ کو ان کا حکم دیا ہے؟ فرمایا، ہاں عرض گزار ہوا کہ آپ کے قاصد نے بتایا کہ ہم پر بیت الشکاک کا نذر ہے جس کو اُس کی طرف توفیق ہو فرمایا کہ سچ کہا عرض گزار ہوا کہ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو بھیجا، کیا اللہ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ فرمایا، ہاں عرض گزار ہوا کہ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، یہ میں ان پر اضافہ کروں گا اور نہ ان سے کم کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان ارکان کی اہمیت کو نظر انداز کیے رکھتے ہیں اور اس مسئلے میں بڑی سہل پسندی سے کام لیتے ہیں جبکہ بعض انتہائی ثنائی اور غیر ضروری امور کا بڑا اہتمام ملحوظ رکھا جاتا ہے مثلاً حجہ و عمرہ اعمال و اشغال پر مذکورہ کاموں کو فوقیت دینا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر صاحب ایمان کو ان امور کی کھچ پاندی کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

**باب ۴۹ مَایَنَ کُذِّبَ الْمُنَا وَکُذِّبَ کِتَابُ**  
**أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ إِلَى الْبُلْدَانِ وَقَالَ أَكْبَرُ**  
**نَسَخَ عُثْمَانُ الْمَصَاحِفَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى الْأَفَاقِ**  
**وَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ وَنَحْيِي بْنُ سَعْدٍ**  
**وَمَالِكُ ذَلِكَ جَائِزًا وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ**  
**الْحِجَازِ فِي الْمُنَا وَكُتِبَ مُحَمَّدُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**  
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَ الْأُمِّيرِ السَّرِيَّةِ كِتَابًا وَقَالَ لَا**  
**حَتَّى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ**  
**الْمَكَانَ قَرَأَهُ عَلَى النَّاسِ وَأَخْبَرَهُمْ بِأَمْرِ**  
**النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝**

۴۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
 إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ  
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا وَآمَرَ أَنْ  
 يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ  
 الْبَحْرَيْنِ إِلَى كُثَيْبٍ فَلَمَّا قَرَأَهُ مَرَّةً فَحَسِبَتْ  
 أَنْ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقَرَّؤُا كُلُّ مَمَرٍ ۝

اہل علم کا دوسروں کی رائے سے معلوم کرنے کی غرض سے اپنی کتاب شہروں میں بھیجنا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ حضرت عثمان نے قرآن مجید کے نسخے لکھوائے اور انہیں اطرافِ عالم میں بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن عمر، عیسیٰ بن سید اور مالک کے نزدیک یہ (مناظرہ) جائز ہے۔ بعض اہل حجاز نے اس کے متعلق اس حدیث نبوی سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے ایک سر یہ کے امیر کے لیے خط لکھوایا اور قاصد سے فرمایا کہ فلاں جگہ پہنچنے سے پہلے اسے نہ پڑھنا۔ جب اس جگہ پہنچ جاؤ تو لوگوں کو پڑھ کر سنانا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں کیا حکم دیا ہے۔

عبداللہ بن عبداللہ بن عقبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو گرامی نامہ دے کر بھیجا اور اُسے حکم فرمایا کہ یہ ماکہ بحرین کے سپرد کر دیا جائے اور ماکہ بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے۔ جب اس کسریٰ نے اُسے پڑھا تو بھاڑ ڈالا۔ میرا (ابن شہاب کا) خیال ہے کہ ابن مسیب نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے خلاف دماغ فرمائے کہ وہ پوری طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دے جائیں۔

ن: شاہ ایران نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام مبارک کو اہمیت نہ دی اور اُسے سچا ذکر شان رسالت کی توہین کا ارتکاب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دملکے مطابق پروردگارِ عالم نے اُس کی سلطنت کے محوئے محوئے کر دیئے اور کسریٰ کی فوجوں کو ہر میدان میں غازیانِ اسلام کے لم ستوں ذلت آمیز اور عبرت ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس حدیث سے اسلام کے پر دے میں چھپے ہوئے گستاخانِ رسول کو حق مائل کرنا چاہیے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر و شان نے اسے حتیٰ کہ قیصر و کسریٰ جیسی پڑاؤ و سلطنتیں تک مٹ گئیں تو کوئی دوسرا کس شمار میں ہے جبکہ۔

مٹ گئے، مٹتے ہیں، مٹ جائیں گے اعدائے

نہ مٹا ہے۔ نہ مٹے گا کبھی چمچا تیرا !



۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ فَوَيْلٌ لَهُ أَنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِزْنَةً لِنَفْسِهِ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَفْسُهُ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَنَسٌ ۝

قنادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گرامی نامہ لکھوایا یا لکھوانے کا ارادہ فرمایا تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ خط کو نہیں پڑھتے مگر جس پر کھربو۔ پس آپ نے چاندی کی کھربو لائی اور اس پر محمدؐ کا سُور لکھوا کر لایا۔ گویا میں اب بھی آپ کے دست مبارک میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں میں دشعبہ سے قنادہ سے کہا کہ محمدؐ رسول اللہ کس نے لکھا تھا؟ فرمایا کہ حضرت انس نے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک سے متعلق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے دست مبارک میں گریا میں اب بھی اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں تو تصویر شیخ جس کو تصوف کی اصطلاح میں شغل برزخ کہتے ہیں اس کی اصل بھی ایسی ہی احاطہ میں۔ معلوم ہو اگر صاحب کرام کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منبعل رتبہ تھی یعنی:-  
اُن کی دھن، اُن کی گن، اُن کی تنہا اُن کی یاد  
مختصر سب گمراہی ہے سامان حیات!

جو مجلس کے آخری سرے پر بیٹھے اور جو مجلس میں خالی جگہ دیکھے اور وہاں بیٹھ جائے۔

بَابُ مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَمَنْ رَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا ۝

۶۶۔ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّعَ مَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذَا أَقْبَلَ ثَلَاثَةٌ كَفَرُوا فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ فَاجِدًا قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَادْبَرَذَاهُمَا فَلَمَّا قَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا أَخْبِرْكُمْ عَنْ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَدَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا

ابو مرزہ مولیٰ عقیل بن ابوطالب نے حضرت ابوداؤد قدس سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں بلوہ افروز تھے اور صحابہ کرام جیسے پروانوں نے آپ کو جھرمٹ میں لیا ہوا تھا کہ زمین آدمی آگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آگئے اور ایک چلا گیا۔ یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ٹھہرے کہ اُن میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا۔ دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا بیٹھ پھیر کر چلا گیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں تمہیں ان تینوں شخصوں کا حال نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک اللہ کی طرف آیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے جگہ دے دی۔ دوسرے نے جگہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے حیا فرمائی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے



اُس سے منہ پھیر لیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض اوقات جس تک بات سنیے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔  
 محمد ابن ابی بکر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اوسط پر جلوہ افروز تھے اور اس کی ہمارا نیکل ایک آدمی نے تعامی ہوئی تھی۔ فرمایا کہ آج کو سنا دن ہے! ہم خاموش رہے اور گمان کیا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد ہوگا۔ فرمایا کہ کیا یہ یوم النحر نہیں ہے! ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں فرمایا کہ یہ کو سنا مہینہ ہے! ہم خاموش رہے اور سمجھا کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد فرمایا جائے گا۔ فرمایا کہ کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے! ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں فرمایا کہ تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں باہمی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن تمہارے اس مہینے اور تمہارے اس شہر کی حرمت۔ ماضی سے غائب تک پہنچا دے کیونکہ ماضی بھی ایسے تک بھی پہنچتا ہے جو بات کو اُس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔

قول و فعل سے پہلے علم درکار ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ سے: **وَمَا يَكْفُرُ بِهِ كُفْرًا**۔  
 یہاں علم سے ابتداء فرمائی اور علما و انبیاء کے کلام کے وارث ہیں جنہوں نے میراث میں علم لیا اور جس نے اُسے مال کیا اس نے پورا حصہ لیا اور جو علم مال کرنے کے لیے کسی راستے پر چلا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کا راستہ آسان فرماتا ہے اور فرمایا ہے: **بَلْ شَكَرْتُمْ**۔  
 اللہ سے اُس کے بندوں میں سے علما ہی ڈرتے ہیں اور فرمایا کہ اسے نہیں سمجھتے مگر علم دے اور فرمایا: لوگ کہیں گے کہ اگر تم سننے اور سمجھنے تو اہل جہنم سے نہ موتے اور فرمایا: کیا جانتے والے کو نہ جانتے والے برابر ہو جائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اُسے دین میں فخر و سوجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور علم یکے سے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا کہ اگر تم اس پر تلوار رکھ دو اور اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا پھر مجھے گمان ہو کہ ایک بات جو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

الْآخِرُ فَاعْرِضْ اللَّهُ عَنْهُ

**بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبُّكُمْ أَوْعَىٰ مِنْ سَامِعٍ**

۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَشَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعْدَةً عَلَى بَيْتِهِ وَأَمْسَكَ لِنَاسٍ يَخْطِئُونَ أَوْ بَرَاءَةً قَالَ أَتَى يَوْمَ هَذَا فَسَكَنَّا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِيهِ يَغْيِرُ اسْمُهُ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ فُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَتَى شَهْرَ هَذَا فَسَكَنَّا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْتَبِيهِ يَغْيِرُ اسْمُهُ قَالَ أَلَيْسَ يَذَى الْحُجَّةِ فُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْدَاءَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا هَذَا يَسْبِغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَمَلِي أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَىٰ لَهُ مِنْهُ

**بَابُ أَلْعِلْمِ قَبْلَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَبْدًا يَا لِعِلْمِهِ وَأَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَرَثُوا الْعِلْمَ مَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَقٍّ وَافٍ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ بِهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ وَقَالَ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعُلَمَاءُ وَقَالَ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ وَقَالَ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَالْعِلْمِ يَلْتَعَمَّقُ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ كَوِّمْتُمْ الصَّصَامَةَ عَلَى هَذِهِ وَأَسْأَلُكَ قَفَاهُ ثُمَّ ظَنَنْتُ أَتَى أَنْفِدُ كَلِمَةً سَمِعْتُهَا مِنْ**

علیہ وسلم سے کہی ہے اُسے تمہارے کلمہ تمام کرنے سے پہلے بیان کر سکتا  
ہوں تو بیان کر دوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے عاقر کو چاہیے  
کہ غائب تک پہنچا دے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ گو توراتیا بیتنہ سے  
مرا مکمل دیکھا اور فقہا ہیں کہ کیا ہے کہ عالم ربانی وہ ہے جو لوگوں کو کلمہ کی بڑی  
بائیدار تلمیذ سے پہلے چھوٹی چھوٹی باتیں بتائے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعظ و نصیحت  
کرنا موقع کے مطابق ہوتا تاکہ وہ اگتا نہ  
جائیں۔

ابوداؤد سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت کرنے کے  
لیے دن مقرر فرما رکھے تھے اور اتنا ناپسند فرماتے جس سے ہمارے  
اگتا جانے کا اندیشہ ہوتا۔

ف: معلوم ہوا کہ لوگوں کے حالات کو مد نظر رکھ کر ان کی سہولت کا خیال رکھا جائے اور وعظ و تقریر وغیرہ کا سلسلہ اتنا دراز نہ کیا  
جائے اور اس درجہ نہ کیا جائے کہ لوگ محنت میں مبتلا ہوں۔ کوشش یہ کی جائے کہ لوگ دین کی طرف راغب ہوں اور اس میں دلچسپی لیتے ہوں۔ ایسا بالکل  
نہ کیا جائے۔ کہ وہ اگتا کر پیرے بنے لگیں۔ سائنس ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ سہولت اور آسانی کی خاطر اگر کوئی دن مقرر کر لیا جائے تو فیضانِ حق  
نہیں ہے۔ بخلاف اس کے متعلق اللہ اور اس کے رسول نے کوئی دن مقرر نہ کیا ہو۔ یہاں اتنا ہی کافی ہو گا کہ اللہ اور رسول نے کسی کام کے لیے  
سہولت کی خاطر کوئی دن مقرر کر لینے کو منع نہیں فرمایا۔ لیکن یہ خیال رہے کہ اس دن مقرر کرنے کو مفید مباح یا جائز ہی سمجھیں اور ضرر مضر ہی  
خیال نہ کرے ورنہ جائز نہیں رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُعَيِّدُوا عَلَيَّ  
لَا تَقْدِرُ نَهًا وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِيُبَيِّنَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنُوا  
رَبَّانِيَيْنِ حُكَمَاءَ عُلَمَاءَ فُقَهَاءَ وَيُقَالُ لِرَبَّانِيٍّ  
الَّذِي يُرِي النَّاسَ بَصِيغًا بِالْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ  
بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتَخَوَّنُهُ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا  
يَنْفَرُوا ۞

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّنُنَا بِالْمَوْعِظَةِ  
فِي الْإِكَامَةِ وَكَرَاهَةِ السَّامَةِ عَلَيْنَا ۞

۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ تَنَايَحِي بْنُ  
سَعْدٍ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْتَيَّاحِ عَنْ  
أَبِي عَرَبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَسَرَّدُوا  
وَلَا تُعَسِّرُوا وَكَيْفَرُوا وَلَا تُنْفَرُوا ۞  
بَابُ مَنْ جَعَلَ لِأَهْلِ الْعِلْمِ آيَاتًا  
مَعْلُومَةً ۞

۷۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ تَنَا حَبِيبُ  
عَنْ مَتَّوْرٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُدَكِّرُ  
النَّاسَ فِي كُلِّ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
كَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَالَ أَمَا إِنَّكَ يَمْنَعُنِي  
مِنْ ذَلِكَ أَنِّي أَكْذَرُ أَنْ أُمَكِّمُ وَأَنِّي أَتَحَوَّلُكُمْ

محمد بن بشر، یحییٰ بن سعد شعبہ، ابوالتیاح، حضرت انس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ پھنساؤ۔ خوش رکھو  
اور متنفرد نہ کرو۔  
جو اہل علم کے لیے دن مقرر کرے۔

ابوداؤد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ ہر جمعرات کو لوگوں میں وعظ فرمایا کرتے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا  
اے ابو عبدالرحمن! میں چاہتا ہوں کہ آپ روزانہ ہمیں وعظ سے مستفید  
فرمایا کریں فرمایا کہ ایسا کرنے سے مجھے بات یاد رہتی ہے کہ میں تمہارے  
اگتا جانے کو ناپسند کرتا ہوں۔ میں نے تم سے وعظ کہنے کے

بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا ۝

**بَاب ۱۵ مَنِ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ  
فِي الدِّينِ ۝**

۱۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ دَهَبٍ  
عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ حُطَيْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَدِ اللَّهِ بِهِ خَيْرًا  
يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَمَّا أَتَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي وَ  
لَنْ تَذَالَ هَذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ  
مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ ۝

یہ حدیث مقرر کیا ہوا ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے  
یہ مقرر فرمایا ہوا تھا ہمارے اگلا ہانے کے ذریعے۔  
اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ کرے تو اسے دین  
کی فقہ (سوچ بوجھ) عطا فرماتا ہے۔

حمید بن عبد الرحمن نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ  
دیتے ہوئے سنا۔ فرما رہے تھے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم سے سنا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے  
تو اسے دین کی فقہ (سوچ بوجھ) عطا فرماتا ہے بے شک میں تقسیم  
کرنے والا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور یہ اُمت  
ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور ان کے مخالف قیامت  
تک انہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

ف۔ یہاں چار باتوں کا طوطا خاطر رکھنا ضروری ہے۔ پہلی بات یہ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی صحابہ کرام کی طرح فقہ اور  
قابلِ تعلیم ہیں۔ اگر وہ ایسے نہ ہوتے تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان کی روایت کو قبول نہ کرتے۔ دوسری بات یہ کہ فقہ (دین کی سوچ بوجھ)  
اللہ تعالیٰ اسی کو عطا فرماتا ہے جس کی بھلائی منظور ہوتی ہے فقہ سے پرہیز یا غور کو بھلائی سے محروم رکھتا ہے۔ تیسری بات یہ کہ ہر چیز کا دینے  
والا اللہ رب العزت ہے کیونکہ مالک وہی ہے لیکن رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس نے نعمتیں بانٹتے والا بنا دیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کے اس خلداد مقام و منصب کا انکار کرنے میں جہاں مقامِ سلسلہ کی توہین ہے وہاں اس میں خدا کی توہین بھی ہے کہ منکر نما کے اس  
خاص کرم کا انکار کر رہے ہو اس نے اپنے محبوب پر فرمایا ہوا ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ اس اُمت میں پیالے بٹے فرتے پیدا ہو جائیں لیکن حق  
پر ایک جماعت منور قائم رہے گی اور باطل فرستے خواہ جتنا نادر باندہ لیں لیکن اہل حق کی اس جماعت کو ختم نہیں کر سکیں گے۔ وہ جماعت  
اولیاء اللہ کی ہے جو صرف اہل سنت و جماعت میں ہوتے ہیں اور قیامت تک اسی میں ہوں گے۔ اس ناجی گروہ اور مسلمانوں کے سوا اور مظلوم  
کو گمراہ فرقوں نے برہنہ کر کے فرستے کا نام دیا ہوا ہے تاکہ اہل حق کو کسی نوزائیدہ فرقوں میں سے ایک بنا کر لوگوں کے دلوں میں اس کے خلاف نفرت  
پیدا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو سچی ہدایت سے نوازے آمین۔

**بَاب ۱۶ الْفَقْهُ فِي الْعِلْمِ ۝**

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ  
قَالَ قَالَ لِي بَنُ أَبِي جَحْجَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّ اسْتَمَعَ مُحَدِّثًا عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَحَدِيثَنَا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِجَمَارٍ فَقَالَ  
إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً مِثْلُهَا كَمِثْلِ الْمُسْلِمِ فَأَنْدَدْتُ  
أَنْ أَكُونَ مِنَ الْخَلَّةِ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُ

**علم کی سوچ بوجھ**

مجاہد سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما کے ساتھ رہا لیکن میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث  
بیان کرتے ہوئے نہیں سنا، سوائے ایک حدیث کے۔ فرمایا کہ ہم نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ نہایت عالیٰ بی گاہا پیش  
کیا گیا۔ فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کی مثال مسلمان  
جیسا ہے۔ میں نے یہ کہنا ہوا کہ یہ گھور کا درخت ہے لیکن میں لوگوں میں سب  
سے چھوٹا تھا لہذا خاموش رہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا



کہ وہ بھوکا درخت ہے۔

علم و حکمت میں رشک کرنا

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ پشوا بنائے جانے سے پہلے فقہ مائل کرو امام بخاری نے فرمایا کہ پشوا بنائے جانے کے بعد بھی کہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب عمرؓ رسیدہ ہو کر بھی علم حاصل کرتے تھے۔

حمید بن سفیان، اسماعیل بن ابوالفداء، نہیری، قیس بن ابی حازم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رشک نہیں ہے مگر وہ آدمیوں کے استحقاق ایک وہ جس کو اللہ نے مال دیا ہے اور وہ اُسے راہ حق میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ نے حکمت عطا فرمائی تو اُس کے مطابق فیصلے کرتا اور اُس کی تعلیم دیتا ہے۔

حضرت موسیٰ کا سمندر کی جانب حضرت خضرؑ کے پاس جانے کا واقعہ اور ارشاد خداوندی: کیا میں تمہارے ساتھ رہوں کہ مجھے کچھ سکھاؤ (۶۶:۱۸)

حمید بن عبداللہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ان کا اور حضرت حزن بن قیس بن حسنؓ فرار کی کہ حضرت موسیٰ کے ساتھیوں کے بارے میں امکان ہو گیا حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ وہ حضرت خضرؑ ہیں۔ دونوں کے پاس سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزرے تو حضرت ابن عباسؓ نے انہیں بلا کر کہا کہ میں اور میرے اس ساتھی میں صاحب موسیٰ کے متعلق خلاف ہو گیا ہے جن سے منے کے یہ حضرت موسیٰؑ نے راستہ پوچھا تھا کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے متعلق کچھ سنا ہے؟ فرمایا: ہاں میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت موسیٰؑ نبی اسرائیل کے عابد میں بیٹھے تھے کہ ایک دن ان کے کہا: کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آپ سے بڑا عالم ہو؟ حضرت موسیٰؑ نے کہا: نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی طرف وحی فرمائی: کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضرؑ ہے۔ پس حضرت موسیٰؑ نے ان کی طرف اشارہ پوچھا تو اللہ نے ان کے لیے پھلی کو نشانی بنا دیا اور ان سے کہا: گیا کہ جب تم سے پھلی تم ہو جائے تو لوٹ آنا کیونکہ وہ دل بانیں گے۔ پس یہ سمندر میں پھلی کی نشانی دیکھتے رہے۔ تو حضرت موسیٰؑ سے ان کے خادم نے

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْغَدَّةُ

**باب ۵** الْأَغْتِنَاءُ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ  
وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْكَافِرِ قَبْلَ أَنْ تَسُودُوا وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَبَعْدَ أَنْ تَسُودُوا وَقَدْ تَعَلَّمُوا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ كِبَرٍ سِنَّةٍ هُوَ

۴۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَالِدٍ عَلَى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَكَاتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا

**باب ۵** مَا ذُكِرَ فِي ذَهَابِ مُوسَى فِي الْبَحْرِ إِلَى الْخَضِرِّ وَقَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هَلْ أَتَبَعَكَ عَلَى أَنْ تَعْلِمَنِي الْآيَةَ

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُذَيْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَنَا أَنِّي عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبِيدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحَزَنُ قَيْسَ ابْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَتَمَرَّ بِهِمَا ابْنُ ابْنِ كَعْبٍ فَذَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَأَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُكَ خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْخَوْتُ آيَةً

کہا۔ کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو میں پھل کو بھول گیا اور مجھے یاد رکھنے سے شیطان نے بھلایا۔ فرمایا کہ اسی کو ہم تلاش کرتے ہیں۔ پس وہ اپنے قدموں کے نشانوں پر لوٹے۔ پس انھیں حضرت خضر علیہ السلام نے اُن کے اس واقعے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ اے اللہ! اس کتاب سکھا۔

مکرم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ چٹا لیا اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! اسے کتاب القرآن مجھ کا علم عطا فرما۔

و معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جسم سے کسی چیز کا گنا بائیں برکت ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بڑے خوش نصیب تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ازراہ شفقت سینے سے لگایا تھا۔ یہ تو پروردگار عالم ہی جانے کہ اُس کے محبوب نے اپنے چچا ساد بھائی کیسے سے چمکا کہ کیا عطا فرمایا؟ یعنی وہ جانیں جنہوں نے عطا فرمایا اور جنہوں نے اُن کے دریا ئے کرم سے خصوصی اکتافین کیا۔ یہ رحمت و دوا عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اسی دعا کا اثر تھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سر و در میں رئیس المفسرین مانا گیا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

نوعمر کا سماع کب قابل قبول ہوتا ہے۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا اور اُن دونوں میں باغی ہونے کے قریب تھا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا میں بغیر کسی دیوار کی آڑ کے نماز پڑھا رہے تھے۔ پس میں کسی صف کے سامنے سے گزرا اور گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور ایک صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے مجھے ایسا کرنے سے نہیں روکا۔

محمد بن یوسف، ابو مہر، محمد بن حرب، زہری سے روایت ہے کہ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دُور سے

قَبِيلَ لَنَا إِذَا أَقْعَدْتَ الْخَوْتُ فَأَرْجِعْ فَأَتَكَ سَلَفًا  
فَكَانَ يَتَّبِعُ أَكْثَرَ الْخَوْتُ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُؤْمِنَاتِكَ  
أَرَعَيْتِ إِذَا أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخَوْتُ  
وَمَا نَسِيتُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَكَ قَالَ ذَلِكَ مَا  
كُنَّا نَبْغِ فَأَرْتَنَا عَلَى أَثَرِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا اخْوَصًا  
فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ

بَاب ۹۹ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْكِتَابَ

۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
قَالَ ثنا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
صَلَّى النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْكِتَابَ

بَاب ۱۰۰ مَثْنَى يَصْنَعُ سَمَاعُ الصَّغِيرِ  
۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ عَنْ  
شَهَابٍ عَنْ عُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ لَأَكْتُبَا عَلَى حِمَارٍ  
أَتَانَا يَوْمَئِذٍ قَدْ تَاهَرَتْ الْأَحْزَابُ وَرَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِمِثْلِي إِلَى غَيْرِ جِلْدٍ  
فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَعْضُ الصَّفِّ وَأَمْسَكْتُ  
الْأُكُلَانَ تَرَفُّعًا وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ وَلَمْ يُنْكِرْ  
ذَلِكَ عَلَيَّ

۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْزُّبَيْدِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ

پانی لے کر میرے منہ میں لگی فرمائی جب کہ میری عمر پانچ سال تھی۔

لب علم میں نکلنا اور حضرت جابر بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن امیہ کی طرف ایک حدیث کی خاطر ایک بیٹے کا سفر کیا۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبید بن مسعود نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ان کا حضرت عمر بن نفیس بن حصین سے حضرت موسیٰ کے بارے میں اختلاف ہوا۔ پس دونوں کے پاس سے حضرت ابی بن کعب گزرے تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلایا کہ میرا اور اس دوست کا حضرت موسیٰ کے ساتھ کس متعلق اختلاف ہو گیا ہے جس کی غلات کے لیے راستہ پر چلتا تھا آپ نے ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے متعلق بیان فرماتے ہوئے سنا۔ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے علم میں ملوہ افروز تھے کہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ آپ کو ایسا شخص معلوم ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو، حضرت عمرؓ نے کہا: نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف رہی فرمائی، کیونکہ ہم ہمارا بندہ حضرت موسیٰ نے ان سے ملنے کے لیے راستہ پر چلتا تو اللہ تعالیٰ نے پھل کو ان کے بے نشان قرار دیا اور ان سے کہا گیا کہ جب تم پھل کو نہ پاؤ تو لوٹ آنا وہ تمہیں مل جائے گا۔ موسیٰ کے خادم نے موسیٰ سے کہا: کیا آپ نے دیکھا کہ جب ہم تاجر کے پاس آئے تو ہمیں پھل کو بھول گیا اور اُسے یاد رکھنا مجھے شیطان نے بھلایا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش تھی۔ پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے اور حضرت خضرؑ کو پایا۔ یہ دونوں حضرات کا واقعہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

علم سیکھنے اور کھانے کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةً مَجْهَاتِي وَجْهِي وَأَنَا ابْنُ خَمْسِينَ سَنَةً مِنْ دَلْوَةٍ بِأَبِي الْخَدَّوْجِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَرَحَلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَيْسٍ فِي حَدِيثٍ وَاحِدٍ ۖ ۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ خَالِدُ بْنُ خَلْفَةَ قَاضِي حَمَصَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحَدِيثُ قَيْسِ بْنِ حَصِينٍ الْفَرَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى فَمَرَّ بِهِمَا ابْنُ بَنِي كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقَيْتِهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْ كُرْشَانَهُ فَقَالَ ابْنُ نَعْمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْ كُرْشَانَهُ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَكَلٍّ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَحَدًا أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا قَادِمِي اللَّهُ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُكَ أَخْبَرْتُكَ السَّبِيلَ إِلَى لُقَيْتِهِ فَبَحَلَ اللَّهُ لَهُ الْحَوْتَ أَيْةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَعَدَّتْ الْحَوْتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَمَكَانَ مُوسَى يَنْتِظُهُ أَكْثَرُ الْحَوْتَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَنِي مُوسَى لِمُوسَى أَرَأَيْتَ إِذَا أَدْبَتْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ وَمَا أَسْأَلُنِي إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ قَالَ مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا أَخَوَهُمَا فَمَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا فَضَّلَ اللَّهُ فِيهِ

کتاب ۱۲۰

باب ۱۲۰ فُضِّلَ مَنْ عَلِمَ وَعَلِمَهُ ۖ

۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ



بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ  
 أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ  
 مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ  
 الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَفِيعَةٌ قَلِيلٌ وَالْمَاءُ  
 فَانْتَبَتِ الْكُلَاةُ وَالْعُشْبُ الْكَثِيرُ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادٌ  
 أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَفَعَلَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَاسْتَقُوا  
 وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ أُخْرَى لَا تَمَازِيهِ  
 قَيْحَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلًّا فَكَذَلِكَ مَثَلُ  
 مَنْ فَقَرَ فِي دِينٍ اللَّهُ وَنَفَعَهُ بِهِمَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ  
 فَعِلْمَهُ وَعِلْمَهُ وَمَثَلُ مَنْ كَمَرَفَعَرِيدًا لَكَ رَأْسًا وَ  
 لَمْ يَقْمَلْ هَدَى اللَّهُ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ قَالَ أَبُو سَبْدٍ  
 اللَّهُ قَالَ إِسْحَاقُ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ  
 قَلِيلٌ الْمَاءُ فَأَعْرَفَهُ الْمَاءُ وَالصَّقْفُ الْمُسْتَرِي  
 مِنَ الْأَرْضِ ۝

**باب رفع العلم وظهور الجهل و**  
**قَالَ رَبِيعَةُ لَا يَتَّبِعُنِي لِأَحَدٍ عِنْدَهُ شَيْءٌ عَنِ**  
**الْعِلْمِ أَنْ يُضَيِّعَ نَفْسَهُ ۝**

۸۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
 الْوَهَّابِ عَنْ أَبِي الثَّغَابَةِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ  
 أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُثْبِتَ الْجَهْلُ وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ  
 وَيُظْهَرَ الزِّنَا ۝

۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لِأَحَدٍ تَمَسَّكُوا  
 حَدِيثًا لَا يَحْدِثُ لَكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ  
 يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ وَيُظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ  
 النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِحَمِيْنٍ أُمْرَأَةٌ  
 الْقِيَمُ الْوَاحِدُ ۝

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس ہدایت اور علم کے ساتھ  
 اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا اس کی مثال زوردار بارش جیسی ہے  
 جو عمدہ زمین پر برسی تو وہ اسے قبول کر کے گھاس اور خوب سبز و آگاہی  
 ہے جب کہ زمین کا بعض حصہ سخت ہوتا ہے جو پانی کو روک لیتا ہے  
 تو لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں کہ پیسے ہیں، پلاتے ہیں اور  
 کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں جب کہ کچھ بارش دوسرے حصے پر برسی  
 جو چٹیل میدان ہے۔ نہ پانی کو روک کے اور نہ سبز و آگاہی۔ پس یہی مثال  
 اس کی ہے جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور نفع مال کیا جس کے ساتھ  
 اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی اسے نیکیا اور سکھایا۔  
 جب کہ وہ دوسرے کی مثال ہے جس نے سرائی کر ان کی طرف نہ دیکھا  
 اور اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا ہے  
 امام بخاری نے فرمایا کہ اسحاق نے ابو اسامہ سے روایت کی ہے۔  
 کہ زمین کا ایک حصہ وہ ہے جو پانی کا ذخیرہ میں کرتا ہوتا ہے یہاں تک  
 کہ وہ سطح زمین کے برابر ہوتا ہے۔

علم کا اٹھنا اور جہالت کا پھیلنا۔

ربیعہ کا قول ہے کہ جس کے پاس تھوڑا علم بھی ہے اس کے لیے مناسب  
 نہیں کہ اپنی جان کو ضائع کرے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ  
 علم اٹھ جائے گا، جہالت مستط ہو جائے گی، شراب پی جائے  
 گے گی اور بکاری عام ہو جائے گی۔

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا  
 میں تم سے وہ حدیث بیان کرتا، محمد جو میرے بعد کوئی بیان نہیں کرے  
 گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، قیامت  
 کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم گھٹ جائے گا، جہالت پھیل جائے  
 گی، بکاری عام ہو جائے گی، عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد گھٹ  
 جائیں گے۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی نگرانی کرنے وال  
 ایک ہی مرد ہوگا۔

## علم کی فضیلت

مزد بن عبد اللہ بن عمر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرمایا کہ میں نے سو یا ہوا تھا کہ میرے پاس دو دھکالیک پیالہ لایا گیا۔ میں نے بدلیا بیان تک کہ اس کی طرارت اپنے ناخنوں سے نکلتی ہوئی محسوس کی۔ پھر اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمایا کہ علم۔

فہم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت مسلمہ محمدیہ میں سے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی میدان میں نہالی ہی شان ہے کتنے ہی مواقع ایسے بھی آئے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کوئی کتاب سے مطابقت کا شرف حاصل ہوا۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اگر میرے بعد کوئی بھی پیدا ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔ یہ وہ مبارک ہستی تھے جن سے شیطان بھی خوف کھاتا تھا اور کی بڑی سے بڑی طاقت بھی ان کے طرف سے لڑنے پر اندام رہتی تھی۔ یہ ملت اسلامیہ کے بہت بڑے ممن ہوتے ہیں اور امت محمدیہ کو ہمیشہ ان کے مجدد پر ناز رہے گا۔ اللہ تعالیٰ میں ان کے غلاموں میں شمار فرمائے۔ آمین۔

فتویٰ دینا جب کہ وہ جانور وغیرہ کی پیٹھ پر سوار ہو۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں ٹھہر گئے تاکہ لوگ آپ سے سوال کر لیں۔ ایک شخص آ کر عرض گزار ہوا۔ مجھے معلوم تھا تو میں نے قرآنی سے پہلے سُننڈا لیا؟ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا عرض گزار ہوا۔ مجھے معلوم نہیں تھا لہذا میں نے بکریاں مارنے سے پہلے قرآنی کر لی؟ فرمایا کہ بکریاں مار لو اور کوئی ڈن نہیں۔ راولی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جس چیز کے بھی مقدم یا مؤخر ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کرو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

جو ہاتھ یا سر کے اشارے سے استفادہ کا جواب دے۔

مکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کے گھائے موقع پر سوال کیے گئے کسی نے کہا کہ میں نے رومی سے پہلے قرآنی کر لی ہے! آپ نے

## بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

۸۲- حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْرَةَ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا نَاحِلٌ أُنِيتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى أَتَى لَأَكْرِمِي الرَّجُلَ يَخْدُجُ فِي أَطْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضَّلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا وَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ

## بَابُ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى ظَهْرِ

## الدَّابَّةِ أَوْ غَيْرِهَا

۸۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَكُمْ أَلَمْ تَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَمِينِي لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَ: فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ الْآخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَزِيحَ قَالَ أَرْمُوا وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَدْ مَرَّ وَلَا أُجِدَّ إِلَّا قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ

## بَابُ مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةٍ

## الْيَدِ وَالرَّأْسِ

۸۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ سَأَلَ أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ فِي حَجَّةٍ

فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْجِي قَالَ فَأَوْحَى بِسَيِّدِهِ  
قَالَ وَلَا أَحَدَ جَدِّهِ وَقَالَ حَكَمْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَأَوْحَى  
بِسَيِّدِهِ وَلَا أَحَدَ جَدِّهِ ۝

۸۵ - حَدَّثَنَا الْمُكَلَّبِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا حَظَلَةُ  
عَنْ سَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيُطْفَرُ الْجَهْلُ  
وَالْفِتْنُ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْهَرَجُ  
فَقَالَ هَكَذَا يَبِيدُ فَحَرَّكَهَا كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ ۝

۸۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ تَنَاوَهَيْتُ  
قَالَ تَنَاوَهَيْتُمْ عَنْ قَاطِعَةٍ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَتَيْتُ  
عَارِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَكَشَرَتْ  
إِلَى السَّمَاءِ قَالَتْ النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ  
قُلْتُ آيَةٌ فَكَشَرَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ فَقَعْتُ حَتَّى  
عَلَانِي الْعَشَى فَجَعَلْتُ أَصْبُ عَلَى رَأْسِي الْمَلَكُ فَوَجَدَ  
إِلَيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ  
قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَكُمْ كُنْ أُرَيْتُمْ إِلَّا رَأَيْتُمْ فِي مَقَامِي  
هَذَا حَتَّى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَأَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُ تُفْتَنُونَ  
فِي قُبُورِكُمْ قَتْلٌ أَوْ قَرِيبٌ لَا أَدْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ  
أَسْمَاءُ مِمَّنْ وَفُتِنَ السَّيِّعُ الدَّخَالُ يُقَالُ مَا عِلْمُكَ  
بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ الْمُؤْمِنَةُ لَا أَدْرِي  
أَيُّهُمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَاجْبِنَاهُ وَاتَّبِعْنَاهُ  
هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلَاثًا فَيَقَالُ نَحْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا إِنْ  
كُنْتَ لِمُؤْمِنًا بِهِ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوْ الْمُنَافِقَةُ لَا أَدْرِي  
أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ ثَلَاثًا  
يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ ۝

دست مبارک کے اشارے سے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرے  
نے کہا کہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے تو آپ نے دست  
کرم کے اشارے سے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علم اٹھا یا جائے گا۔ جہالت اور فتنے پھیل جائیں  
گے اور ہرج منج کی کثرت ہو جائے گی۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! ہرج  
کیا ہے؟ تو دست مبارک کو اس طرح حرکت دے کر فرمایا گویا آپ  
تکل مراد لے رہے تھے۔

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ کے  
پاس آئی جو نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے آسمان  
کی طرف اشارہ کیا اور لوگ قیام میں تھے لہذا میں نے انہیں یہ کہا ناشانی انہوں نے  
سر کے اشارے سے ہاں کہا پس میں بھی کھڑی ہو گئی یہاں تک کہ بے ہوش ہو چلی  
تو اپنے سر پر پال ڈالنے لگی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ  
کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے دکھائی نہیں گئی تھی لیکن  
وہ میں نے اس جگہ دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور دوزخ بھی۔ پس مجھ پر  
رحمی فرمائی گئی کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا۔ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے اسی  
طرح فرمایا یا عنقریب، بیسے فتنہ و فتنال کے ساتھ۔ کہا جائے گا کہ تو اس شخص  
کے متعلق کیا جانتا ہے؟ مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ایمان والا فرمایا  
یا یقین رکھنے والا تو وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو چارے  
پاس نشانی اور ہدایت لے کر آئے تو ہم نے ان کی بات مانی  
اور ان کی پیروی کی۔ یمن دفعہ کہے گا کہ یہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا جائے  
گا کہ مزے سے سو جا، ہمیں معلوم تھا کہ تو ان پر یقین رکھنے  
والا ہے۔ جو منافق یا شاک کرنے والا ہوگا، مجھے نہیں معلوم کہ  
حضرت اسماء نے دونوں میں سے کون سا فرمایا، وہ کہے گا  
کہ نہیں جانتا۔ لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تو رہی  
کہہ دیتا۔

فہا اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ جب سورج یا چاند کو گرہن لگے تو نماز پڑھنی چاہیے۔ یہ نماز فقہاء کے نزدیک مستحب ہے  
دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اس نماز کو سونے کے دوران پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کائنات کی ہر چیز کا شاہد  
کر دیا اور ممکن ہے کہ پروردگار نے اپنا دیدار بھی کروایا ہو جیسا کہ علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں بیان کیا



ہے۔ کائنات میں سے جنت و دوزخ تک کا مشاہدہ بھی کروایا اور اسی موقع کی بعض دوسری حدیثوں میں ہے کہ آپ نے پہلوں سے لدی ہوئی جنت کی ایک ٹہنی کو توڑنا چاہا تھا۔ ان حدیثوں سے واضح ہو رہا ہے کہ نگاہ مصطفیٰ کہاں تک دیکھتی ہے اور آپ کے ہاتھ کہاں تک کی چیزوں کو کچل سکتے ہیں۔ آپ کے عینی مشاہدے کی دوسری چیزیں ہیں کہ ہر وقت مشاہدہ حق میں مشغول رہنے کے باوجود جب چاہیں کائنات کے بعض حصے یا ساری کائنات کا مشاہدہ کر لیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دنیا کے پردے اٹھائیے  
میں تو میں اسے دیکھ رہا ہوں اور اسے بھی جو اس میں نیت  
تک ہونے والا ہے، جیسے میں اس سے متباعد ہو کر دیکھ  
ہذا (بخاری بیہقی، واری، مواہب لذرک)

گویا تھیل کا دیکھنا اور پوری دنیا کو دیکھنا نگاہ مصطفیٰ کے سامنے ایک جیسی بات ہے کیونکہ خدائے ذوالنن نے اپنے نفلِ درم سے اپنے محبوب کو نگاہیں ہی ایسی عطا فرمائی ہیں کہ ان سے دنیا اور اس کی کوئی چیز بھلا کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے جبکہ دنیا کا خالق و مالک ہی دستِ قدرت کے اس شہکار سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اسی لیے ایک عارفِ کامل نے فرمایا ہے:

اور کوئی غیب کیا تم سے فدا ہو سلا  
جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کر ڈر دل درود

اس مشاہدے کی دوسری صورت یہ ہے کہ محبوب کو مشاہدہ حق میں مشغول ہو اور قادرِ مطلق جب چاہے تو پوری کائنات کو تھوڑی جگہ میں سمیٹ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مشاہدہ کر دے اور بیک وقت مشاہدہ حق میں ہو اور مشاہدہ کائنات بھی اور دونوں میں سے کوئی سا مشاہدہ دوسرے کے راستے میں رکاوٹ بھی نہ بنے جیسا کہ نماز کسوف سے متعلقہ ان حدیثوں سے ثابت ہے اور یہ مشاہدہ کائنات خود پروردگارِ عالم نے حالتِ نماز میں مین مشاہدہ حق کے دوران کر دیا۔ قرآن و حدیث سے تو ایسا ہی ثابت ہے اور اس کے برعکس جو نگاہ مصطفیٰ کو دیوار کے پرے والے حالات سے بے خبر بنائے قریہ مقام مصطفیٰ سے بے خبری کا کرشمہ ہے۔

تیسری بات اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوئی کہ قبر میں مردے سے سوالات ہوتے ہیں اور ہر ایک کی کامیابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچانے پر موقوف ہے۔ اس حدیث میں ہذا الرجل ہے اور دوسری حدیثوں میں مَا نَقُولُ فِي حَقِّ هَذَا الرَّجُلِ آیا ہے ان تصریحات سے واضح ہے کہ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ایک کی قبر میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ آپ کے اس حاضرو ناظر ہونے کو سر کی آنکھوں سے نہیں دیکھا جاسکتا بلکہ اس کے لیے ایمانی آنکھیں یعنی چشمِ بصیرت ہی درکار ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: اَتَقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِوَرْدِ اللَّهِ۔ یہ فرست ہر مومن کو علی قدر مراتب ملی ہوئی ہوتی ہے اور اسی سے قبر میں آپ کو پہنچا نا جاتا ہے۔ کافر اور منافق چونکہ اس نظر سے محروم ہوتے ہیں لہذا وہ آپ کو قبر میں پہچان نہیں سکیں گے خواہ انہوں نے آپ کو دنیا میں دیکھا ہو۔ خدائے ذوالنن اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مدد سے ہیں بھی ایمانی نگاہیں اور فرست مومنانہ عطا فرمائے، آمین۔

بَابُ تَحْرِيصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَبَدَ الْقَيْسَ عَلَى أَنْ يَحْفَظُوا الْإِيمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوا مَنْ ذَرَأَهُمْ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحَوَارِثِ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِمُوا هُمْ

۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْدَرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَلْتَرَجُّهُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ وَقَدْ عَبَدَ الْقَيْسَ أَكْوَأَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْوَقْدُ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا رِيبُيَّةٌ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَقْدِ غَيْرَ خَدَايَا وَلَا نَدَا حَى قَالُوا إِنْكَ تَأْتِيكَ مِنْ شَقِيَّةٍ بَعِيدَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْخَوَافُ كَقَارِ مُصَرٍّ وَلَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَأْتِيكَ إِلَّا فُتُحًا حَدَّثَنَا بِأَمْرٍ يُخْبِرُهُ مَنْ ذَرَأَهُمْ تَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَكَانَ الصَّلَاةُ وَكَانَ الزَّكَاةُ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَتَوَكَّلُوا الْخَمْسَ مِنَ الْمَغْنَمِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَابِ وَالْحَسَنَةِ وَالْمَرْفَقِ قَالَ شُعْبَةُ وَرَبِّمَا قَالَ التَّوَكُّلُ وَرَبِّمَا قَالَ التَّوَكُّلُ قَالَ الْحَفْظُ وَالْخَيْرُ مَنْ ذَرَأَهُمْ

بَابُ الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْئَلَةِ النَّازِلَةِ ۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّكَ تَزِدُجَ ابْنَةَ لَيْلَى لَهَا بَنَاتٌ عَزَّيْزَةٌ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وفد عبدالقیس کو ترغیب دینا کہ اپنے ایمان اور علم کی حفاظت کریں اور پھیلوں کو بتا دیں حضرت مالک بن حواریث سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ اپنے گھروالوں کے پاس جاؤ اور انھیں بھی علم سکھاؤ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ کس کے بھیجے ہوئے یا کس قوم سے ہو عرض گزار ہوئے کہ ربیعہ سے فرمایا کہ کس قوم یا اس وفد کو خوش آمدید بنیر رسولی اور ندامت کے عرض گزار ہوئے کہ ہم آپ کی خدمت میں بڑی دُور سے حاضر ہوئے ہیں جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان یہ قبیلہ مضر کفار کا ہے لہذا ہم آپ کی بارگاہ میں مضر نہیں ہو سکتے مگر عزت والے ہمنوں میں پس ہمیں ایسے کام کا حکم فرمائیے جو ہم اپنے پھلوں کو بھی بتا دیں اور اُس کے باعث جنت میں داخل ہو جائیں۔ پس آپ نے انھیں چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا انھیں اکیلے اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اکیلے اللہ پر ایمان لانا کیا ہے عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا گویا دینا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے اور مال غنیمت سے خمس ادا کرنا نیز انھیں لکھنے کے توبے، ستر لاکھ، برتن اور رمال لگے ہوئے مرتبان سے منع فرمایا شعبہ کا بیان ہے کہ انھوں (الوجہ) نے کبھی اللہ تعالیٰ کو کہا اور کبھی المقتیر۔ (روحانی برتن) ارشاد فرمایا کہ انھیں یاد رکھو اور اپنے پھیلوں کو بتا دینا۔

در پیش مسئلہ کے لیے سفر کرنا۔

محمد بن مقاتل البراء بن محمد بن سید بن ابی حنیفہ، عبداللہ بن ابی ولید نے حضرت عقبہ بن مدث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے ابواب بن عزیز کی حاجزادی سے شادی کی تو ایک عورت نے اُن کے پاس آکر کہا کہ میں نے عقبہ اور اس عورت سے اُس نے شادی



کی، دونوں کو درود پلایا حضرت عقبہ نے اُس سے کہا: مجھے تو معلوم نہیں کہ آپ نے مجھے درود پلایا ہے اور نہ آپ نے بتایا۔ پس وہ سوار ہو کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کیسے ہو سکتا ہے جب کہ یہ کہا گیا۔ پس حضرت عقبہ نے اُسے بدر کے دوسری اورت سے نکاح کر لیا۔

علم کے لیے باری مقرر کرنا

ابو الیمان، شعیب، زہری — ابن حبیب، یونس، ابن شہاب  
 حیدر اللہ بن ابی ثور حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اور میرا انصاری ہمسایہ جبر بنو امیر بن زید سے تھا، ہم دونوں مدینہ منورہ کے عوالی میں رہتے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری سے حاضر ہوتے، ایک دفعہ اور ایک روز میں۔ جس روز میں حاضر ہوتا تو اُس روز کی دمی وغیرہ کی خبریں اُسے لاکر دیتا اور جب وہ جاتا تو اسی طرح کرتا۔ میرا انصاری درست اپنی باری پر حاضر ہوا تو زور سے میرا دروازہ پٹیا اور کہا: وہ یہاں ہے! میں گھبرا یا بکوا پہنچا تو کہا کہ زہر درست سانحہ ہو گیا ہے۔ پس میں حنفہ کے پاس پہنچا تو وہ زہری بھی یہاں نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہیں ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے! کہا کہ مجھے تو معلوم نہیں۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کھڑے کھڑے عرض گزار ہوا۔ کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے! فرمایا: نہیں تو میں نے اللہ اکبر کہا۔

نصیحت کرنے اور تعلیم دینے میں ناپسندیدہ بات دیکھ کر ناراض ہونا۔

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابوسود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہو سکتے کہ میں نماز میں شامل نہ ہوں مگر کیونکہ فلاں ہیں یعنی نماز پڑھتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس روز سے زیادہ ناراض کبھی نہیں دیکھا تھا۔ فرمایا: اے لوگو! تم متنفر کرتے ہو، جو تم

فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَلَا تَرَانِي قَدْ ارْضَعْتُ عُقْبَةَ وَ  
 الْبَنِي تَزِدُّ جَرْيَهَا قَالَتْ لَهَا عُقْبَةُ مَا اَعْلَمُ اَنْكِ  
 ارْضَعِيَنِي وَلَا اَخْبَرِيَنِي فَكَرَبَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ  
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا  
 عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ

### بَابُ التَّكَاوُبِ فِي الْعِلْمِ

۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
 الزُّهْرِيِّ عَنْ قَالَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَنَا يُونُسُ عَنْ  
 ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنْتَب  
 اِنِّي تَوَرَّعْتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ  
 عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَجَارَتِي مِنَ الْاَنْصَارِ فِي بَنِي  
 اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ وَكُنَّا  
 نَتَنَاوَبُ التَّزَوُّلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَنْزِلُ يَوْمًا وَانْزِلَ يَوْمًا فَاِذَا انْزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرٍ  
 ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَعَتَرَهُ فَاِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ  
 ذَلِكَ فَنَزَلَ صَاحِبِي الْاَنْصَارِي يَوْمَ نَوَيْتُ فَضْرَبَ  
 بَابِي صَرْبًا شَدِيدًا فَقَالَ اِنَّهُ هُوَ فَرَضَ عَلَيَّ  
 فَقَالَ حَدَّثَ امْرُؤٌ عَظِيمٌ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَاِذَا  
 هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ اَطْلَقْكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِي لِمَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَاَنَا قَاتِلٌ اَطْلَقْتُ رِسَاءَكَ  
 قَالَ لَا فَقُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

### بَابُ الْغَضَبِ فِي الْمَوْعِظَةِ وَ التَّعْلِيْمِ اِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ

۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سُفْيَانُ  
 عَنْ ابْنِ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِي حَارِثٍ عَنْ ابْنِ  
 مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ  
 لَا اَكَادُ اُذْرِيكَ الصَّلَاةَ وَمَا يَطْوِلُ بِنَا فَلَاكَ فَمَا  
 رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ



ہیں سے لوگوں کو نماز پڑھانے تو ہلکی رکھے کیونکہ ان میں بیمار کمزور اور عاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

عبد اللہ بن محمد، ابو عامر عقدی، سلیمان بن بلال مدینی، ربیع بن ابو عبد الرحمن، یزید مولیٰ منبغث، حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے نقطہ رگڑی پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی بندش یا سر نہ من کر پیمان لو اور اس کی تھیل کو ایک سال اس کی تشہیر کرو اور پھر اس سے فائدہ حاصل کرو اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے سپرد کر دو عرض گزار ہوا کہ گم شدہ ادونت! آپ ناراض ہوئے یہاں تک کہ رخسار سے پائپر چہرہ سرخ ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا واسطہ! اس کا شکیزہ اور ناہکیں اس کے پاس ہیں۔ گھاٹ پر پانی پئے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک آئے گا عرض کی کہ گم شدہ بکری! فرمایا کہ وہ تمہارے بھائی کی یا بیٹے کی ہے۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسے سوالات کیے جو ناپسند تھے۔ جب زیادہ کیے تو آپ ناراض ہو گئے۔ پھر لوگوں سے فرمایا کہ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ ملائم ہے پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے۔ جب حضرت عمرؓ نے آپ کے چہرہ انور کی حالت دیکھی تو عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرتے ہیں۔

جو امام یا محدث کے حضور زانوئے ادب تڑکے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو حضرت عبد اللہ بن ملائم کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ: میرا باپ کون

عَصَبًا مِّنْ يُّومِئِينَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَّتَقَرُونَ فَمَنْ صَلَّى يَأْتِئُكَ فَلَئِمُ حَقُّكَ فَإِنْ فِيهِ مَرِيضٌ وَالصَّغِيرُ وَذَا الْحَاجَةِ ۝

۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَغْثِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفِيِّ أَنَّ لَيْثَ بْنَ أَبِي النَّخَعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ رَجُلٌ عَنِ الْفَقْطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ رِجَاءَهَا أَوْ قَالَ وَعَاءَهَا وَعَقْفَ صَهْبِهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمِعْ مَرْبَهَا فَإِنْ جَاءَ رَجُلُهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ فَضَاكُهُ الْإِبِلُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَتَاهُ أَوْ قَالَ احْمَرَّتْ وَجْهَتَاهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَجِدَ أَمُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَدْعِي الشَّجَرَ فَذُرْهَا حَتَّى يَلْقَاَهَا رَبُّهَا قَالَ فَضَاكُهُ الْعُكَّةُ قَالَ لَكَ أَوْ لِرَجُلِكَ أَوْ لِلدَّيْثِ ۝

۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حَدَاثَةٌ فَقَامَ آخِرُ فَقَالَ مَنَ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ سَأَلَهُ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَنْتَوُبُ إِلَيْنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ۝

بَابُ مَنْ بَرَكَ رَبُّكَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْإِقَامِ أَوِ الْمُحَدِّثِ ۝

۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَدَاثَةٍ فَقَالَ

مَنْ أَيْ قَالَ أَبُوكَ حَذَاقَةً ثُمَّ أَلْثَرَانُ يَقُولُ سَلَوِي  
فَبَرَكَ عَلَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَغْنِيْنَا يَا اللَّهُ رَبَّنَا وَ  
يَا إِلَهَنَا وَدِينَنَا قَبْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثَلَاثًا ۝

**بَابُكَ** مِنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ ثَلَاثًا  
لِيَقْرَهُهُمْ فَقَالَ الْبُخَارِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
وَقَوْلُ الزُّوْرِي مَا زَالَ يُكَيِّدُهَا وَقَالَ ابْنُ عُثْمَانَ  
قَالَ الْبُخَارِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَلَغَتْ  
ثَلَاثًا ۝

۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسْلِيِّ قَالَ ثَنَا كَثَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي الْبُخَارِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّكَ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْقَهُ عَنْهُ  
وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا ۝

۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي  
بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِلِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
تَخْلِفُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَوْ قَرَأَ  
فَإِذَا رَكْعَتَا وَقَدْ أَرَقْنَا الصَّلَاةَ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَ  
وَلَحْنُ نَوْمًا فَجَعَلْنَا نَسْمُو عَلَى أَوْحِلِنَا فَنَادَى  
يَا عَلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ۝

**بَابُكَ** تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَّتَهُ وَأَهْلَهُ ۝  
۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَنَا الْمُخَارِبِيُّ  
كَأَصْلِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ قَالَ عَامِرُ الشَّيْبَعِيِّ حَدَّثَنَا  
أَبُو بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ  
أَمَّنَ بِسَبِيَّتِهِ وَأَمَّنَ بِمُحْتَبِدِ الْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ إِذَا  
أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوْلِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ  
يَطَاهَا فَكَادِبَهَا فَحَسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاحْسَنَ  
تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَكَأَجْرَانِ ثُمَّ قَالَ

ہے؛ فرمایا کہ عذافہ۔ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے  
جو چھو لو پس حضرت عمر اپنے زانو تیر کے عرض گزار ہوئے  
ہم اللہ تعالیٰ کے رب بنوئے، اسلام کے دین ہونے اور  
محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر راضی ہیں تین دفعہ کہا تو آپ نے سکوت اختیار فرمایا  
جو سمجھانے کے لیے بات کا تین دفعہ اعادہ کرے  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی بات سے پرہیز کرنا اور اس  
کی تکرار کی۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں نے پہنچا دئے تین  
دفعہ کہا۔

عبدہ، عبد الصمد، عبد اللہ بن ابی، ثمامہ بن عبد اللہ بن اس حضرت  
ابن عباسی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب  
بات کرتے تو اُسے تین بار دہراتے تاکہ وہ ذہن نشین ہو  
جائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے اور اُنھیں  
سلام کرتے تو تین دفعہ سلام کیا کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ ایک سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ  
گئے۔ جب آپ ہم سے ملے تو غازیہ صحر کا دقت تنگ ہو رہا تھا۔  
ہم وضو کر رہے تھے تو اپنے پیروں پر پانی ملنے لگے  
آپ نے باوازی بلند فرمایا۔ ایڑیوں کی آگ سے خرابی  
ہے۔ دُویا تین دفعہ فرمایا۔

آدمی کا اپنی لونڈی اور گھر والوں کو تعلیم دینا  
البرکۃ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کے لیے دو گنا اجر ہے جو کہ اہل کتاب  
ہو کہ اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد مصطفیٰ پر ایمان لایا۔ وہ غلام جو اللہ تعالیٰ  
کا حق بجالائے اور اپنے مالکوں کے حقوق پورے کرے۔ وہ آدمی  
جس کے پاس لونڈی ہو تو اس سے وطن کرے اور اُسے زیر تربیت  
و تعلیم سے خوب آراستہ کر کے اس کے ساتھ نکاح کرے تو اس کے  
بے درہرا ثواب ہے۔ پھر عامر نے فرمایا کہ ہم نے یہ بغیر  
کسی معاوضہ کے تمہیں دے دی مالا مال اس سے چھوٹی حدیث

کے لیے مینہ منزہ تک کا سفر کیا جاتا ہے۔

امام کا عورتوں کو سمجھانا اور تعلیم دینا

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا، میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں یا عطاء نے فرمایا کہ میں حضرت ابی عباس پر گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف فرما ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلالؓ تھے آپ نے خیال فرمایا کہ عورتوں نے خطہ نہیں سنبے لہذا انہیں نصیحت فرمائی اور حد کہہ کر دیا۔ پس کوئی بال اور کوئی انگلی اٹھائی دے گی جنہیں حضرت بلالؓ اپنے کپڑے کے پتوں میں لپیٹ لیں گے۔ اسمعیل، ابی رباح، عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابی عباس نے اشہد علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تھا۔

علم حدیث کا ذوق و شوق

سیدنا ابی سعید مرقیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! قیامت کے روز آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوہریرہ! میرا بھی یہی خیال تھا کہ اس چیز کے بارے میں تم سے پہلے کوئی مجھ سے سوال نہیں کرے گا کیونکہ میں نے حدیث میں تمہارا ذوق و شوق دیکھا ہے۔ قیامت کے روز میری شفاعت کا مستحق وہ ہوگا جس نے دل و جان کی گہرائی سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ) کہا ہوگا۔

علم کیسے اٹھایا جائے گا؟

عمر بن عبد العزیز نے ابی بکر بن حزم کے لیے لکھا کہ تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جتنی حدیثیں ہیں انہیں لکھ لو کیونکہ مجھے علم کے اٹھ جانے اور عطاء کے چلے جانے کا ڈر ہے اور کوئی چیز قبول نہ کرنا مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث۔ علم کو پھیلاؤ اور اہل علم کے پاس بیٹھا کرو، یہاں تک کہ جن باتوں کو نہیں جانتے ہو انہیں جان جاؤ کیونکہ علم ملتا نہیں جب اسے راز نہ بنایا جائے۔

عَامِرٌ أَعْطَيْنَا كَهَا بَعِيرٌ شَيْءٌ قَدْ كَانَ يَرْكَبُ فِيهَا دُونَهَا إِلَى الْمَكِينَةِ ۝

بَابُ عِظَةِ الْأَمَامِ النِّسَاءِ وَتَعْلِيمِهِنَّ

۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبِيعٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَطَاءٌ أَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ أَنَّهُ كَفَّ شَوْعَ النِّسَاءِ فَوَعظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَاقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقِرَاطَ وَالْحَاتِمَ وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ وَقَالَ اسْمُ بَيْتٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَابُ الْحَرِّصِ عَلَى الْحَدِيثِ ۝

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَالْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْعَدَ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ كَلَامِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ لَحْدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا نَأَيْتُ مِنْ حَرِّصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَشْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ لِقِسْمٍ ۝

بَابُ كَيْفَ يَقْبَضُ الْعِلْمُ وَكَيْفَ يُعْمَرُ

ابْنُ عَبَّاسٍ الْعَزِيزُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَرْبٍ أَنْظَرُوا مَا كَانَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْكُتُبُ فَإِنِّي خِفْتُ دُرُوسَ الْعِلْمِ وَذَهَابَ الْعُلَمَاءِ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْفَ شَرُّ الْعِلْمِ وَلَيْفَ لُسُوَا حَتَّى يَعْلَمَ مَنْ لَا يَعْلَمُ فَإِنَّ الْعِلْمَ لَا يَهْلِكُ حَتَّى يَكُونَ



سیرا:

۹۹۔ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ بِإِسْنَادٍ يَصِحُّ حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى قَوْلِهِ ذَهَابَ الْعُلَمَاءُ ۖ  
 ۱۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهُ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتَزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ حَتَّى إِذَا كُنَّ يَتَقَاتِلَ أُمَمٌ تَخَذُ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا فَسُيَلُوا فَافْتَنُوا يَغْيِرُ عَلَيْهِمْ فَضْلُهَا وَاصْلُوا قَالَ الْفَرَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ۖ

بَابُ مَنْ هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمٌ عَلَى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ ثنا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ دُرَّكَوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ الرَّجُلُ فَأَجْعَلَ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ فَوَعَدَهُمْ يَوْمًا لَقِيَهُمْ فِيهِ فَوَعظَهُمْ وَأَمَرَهُمْ بِكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُمْ مَا مِنْكُمْ أَمْرَةٌ تَقْدِمُ ثَلَاثَةَ مَنَ لَدَيْهَا إِلَّا كَانَ لَهَا جَبَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ أَمْرَةٌ ذَاكُنِّي فَقَالَ وَاشْتَنِّي ۖ

۱۰۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثنا عُثْمَانُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ دُرَّكَوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا أَوْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَلْغُوا الْجَنَّةَ ۖ

بَابُ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْ

علامہ ابن عبد الجبار، عبد العزیز بن مسلم، مجدد بن دینار نے حضرت عمر بن عبد العزیز کے مذکورہ خط کو ذہاب العلماء تک نقل کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ علم کو اچانک نہیں اٹھائے گا کہ بندوں سے پھینک دے بلکہ علماء کو وفات دے کر علم کو اٹھائے گا، یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جہل کو اپنے مقتدا بنا لیں گے۔ اُن سے مسائل پر چسے جائیں گے تو علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

فرمائی، عباس، قتیبہ، جریر، ہشام سے بھی مذکورہ حدیث کلمہ مروی ہے۔

کیا عورتوں کو تعلیم دینے کے لیے دن مقرر کیا جائے؟

ابوصالح دُرَّكَوَان نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ترمذی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں کہ آپ کی جانب مرد ہم سے آگے نکل گئے لہذا ہمارے استفادہ کے لیے بھی ایک دن مقرر فرمادیجیے۔ آپ نے ایک روز کا وعدہ فرمایا۔ اُن سے ملے جتنا نچہ نصیحت فرمائی اُور اوامر بتائے ان کے ساتھ ہی اُن سے فرمایا، تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جو اپنے عین پے آگے بھیج کر وہ اُن کے لیے جہنم سے آ رہی ہو جائیں گے۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ دو بچے فرمایا کہ دو بچے بھی۔

محمد بن بشار، عثمد، شعبہ، عبد الرحمن بن اصہبانی، دُرَّكَوَان حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا۔ عبد الرحمن بن اصہبانی، ابوصالح سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تین بچے جو سب برونہ کو نہ پہنچے ہوں۔

جو کوئی بات سُنے اور سمجھ نہ سکے لہذا پھر مرنے یہاں تک

کہ سمجھ جائے۔

ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زور و مطہر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کسی بات کو سنے اور سمجھنے نہ پائیں تو دوبارہ دریافت کرتیں یہاں تک کہ سمجھ لیتیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا حساب ہوا وہ مذاب دیا گیا۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گراں گزشتیں کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا، منقریب آمد سے آسانی کے ساتھ حساب کیا جائے گا (۸۱۸۲) فرمایا کہ یہ تو اعمال کا پیش ہونا ہے اور جس سے بوجھ بھگ ہوئی وہ ہلاک ہوا۔

حاضر کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچانے اسے حضرت ابی عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے عمرو بن سعید سے فرمایا جب کہ حکم مکرر کہ طرف بھیجنا تھا کہ اسے میرا بھتیجا ہوا کرتا ہے کہ آپ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد بیان کروں جو آپ نے فتح مکہ کے اگلے روز فرمایا۔ اسے میرے دونوں کانوں نے سنا، دل نے محفوظ رکھا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب کہ آپ فرما رہے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: کہ مکرر کہ اللہ تعالیٰ نے حرم کیلئے لوگوں نے اسے حرم نہیں کیا۔ پس کسی شخص کے لیے ملال نہیں ہے جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور اس کا ذمت کاٹے مگر کوئی اللہ کے رسول کی امانت کو دلیل بنائے تو اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو امانت دی تھی جب کہ آپ تو امانت نہیں دیا اور مجھے بھی دین کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی تھی۔ پھر آج اس کی حرمت اسی طرح لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ حاضر کو چاہیے کہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ طروٹنے کیا کہا! اس نے کہا کہ اسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ تاہم ان اور خون خرابی کے بھانجے والے کو پناہ نہیں دی جاتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال۔ محمد راوی کا

فَرَجَعَهُ حَتَّى يَعْرِفَهُ ۝

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَتَانَا فَرَجَعَهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا إِلَّا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوسِبَ عَذَابٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا كَثِيرًا قَالَتْ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكِ الْعَرَضُ وَلَكِنْ مَنْ تَوَقَّسَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ ۝

کتاب ۱۰۴۔ لِيَبْلُغَ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ شَرِيحٍ أَنَّهُ قَالَ لَعَنَ دِينُ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ الْفَكَّةَ اثْنَانِ فِي إِلَهِمَا الْأَمِيرُ أَحَدُكُمَا قَوْلًا قَامَرِيْم رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدَا مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَدْنَى دَوْعَاةٍ قُلِيٍّ وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمْدًا لِلَّهِ وَأَشْخَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يَحْرِمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِمَنْ رَى يَوْمَئِذٍ بِأَنَّهُ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَمُوتَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعُونَهَا بِهَا شَجَرَةٌ قَرَأَ أَحَدًا تَرَكَصَ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ فِيهَا فَقَوْلُوا إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذِنْ لَكُمْ فَلَا كَمَا أَذِنَ فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَيَقِيلَ لِرَبِّي شَرْيْعًا مَا قَالَ عُمَرُ وَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا أَبَا شَرِيحٍ لَا تَوَيْدُ عَاصِيًا وَلَا فَاتِيًا بِدَمٍ وَلَا قَاتَا بِخَرْبَةٍ ۝

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ تَنَا حَمَادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ذَكَرَ



بیان ہے کہ میرے خیال یہ بھی فرمایا اور تمہاری طرفیں تم پر حرام ہیں جیسے تمہارے  
اس دن کی حرمت تمہارے اس بیٹے میں۔ چاہیے کہ ماضی سے تمہارے  
غائب تک پہنچا دے اور محمد راوی کہا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سچ فرمایا اور دوسرے فرمایا کہ کیا میں نے پیغام  
پہنچا دیا۔

اُس کا گناہ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر  
جھوٹ بولے۔

ابن جعد شیبہ، منصور و ربیع بن حراش نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
مجھ سے جھوٹی بات منسوب نہ کرو کیونکہ جو میرے متعلق جھوٹ بولے  
وہ جہنم میں ڈالا جائے گا۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کی خدمت میں عرض گزار ہوا میں نے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا مجھے فلاں اور فلاں بیان کرتے ہیں۔  
فرمایا کہ میں حضور سے کبھی ایسا نہیں رہا لیکن میں نے آپ کو فرماتے  
ہوئے سنا۔ جو مجھ سے جھوٹی بات منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانا  
جہنم میں بنالے۔

عبد العزیز سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
فرمایا کہ تم سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جان بوجھ کر میرے متعلق جھوٹی  
بات کہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم کو بنالے۔

حضرت سلمہ بن اکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں  
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو میرے متعلق ایسی  
بات کہے کہ میں نے نہ کہی ہو تو وہ جہنم کے اندر اپنا ٹھکانا  
بنالے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کائنیت  
پر کائنیت نہ رکھو اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو واقعی اُس نے مجھے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ دِمَاءُكُمْ وَ  
أَمْوَالُكُمْ قَالَ مُحَمَّدًا وَآحِبَّهُ قَالَ وَأَعْدَاؤُكُمْ  
عَلَيْكُمْ حُرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ  
هَذَا أَلَا يُبَلِّغُ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْغَائِبَ وَكَانَ  
مُحَمَّدٌ يَقُولُ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ ذَلِكَ الْآهَلُ بَلَغَتْ مَرَّتَيْنِ ۝

بَابُ إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۰۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
أَخْبَرَنِي مَنصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ رُبَيْعَ بْنَ حِرَاشٍ يَقُولُ  
سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنِّي مَن كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَبْغِ النَّارَ ۝  
۱۰۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرِ  
بْنِ سَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ إِنِّي لَا أَسْمَعُكَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَحْدِثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ  
قَالَ أَمَا إِنِّي لَمَّا قَارَفْتُ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ  
عَلَيَّ فَلْيَبْغِ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۝

۱۰۸- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَسْرَ كَيْسَتُ عَنِّي أَنَّ أَحَدًا قَرَأَ حَدِيثًا  
كَثِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ  
عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَبْغِ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۝

۱۰۹- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ أَبِي رَاهِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَقُولُ عَلَى مَا لَمْ  
أَقُلْ فَلْيَبْغِ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ۝

۱۱۰- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ تَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ  
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ تَسْمُوا بِأَسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكَلِمَتِي وَمَنْ



دیکھا کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکا اور جس نے  
ہاں بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم  
میں بنا لے۔

### علمی باتیں لکھنا

حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا آپ کے پاس کوئی کتاب  
ہے اور یا انہیں مامور ہے اللہ کی کتاب کے یا نہ نعم جو مسلمان  
آدی کو عطا فرمائی جاتی ہے یا جو کچھ اس کتابچے میں ہے میں نے  
کہا کہ اس کتابچے میں کیا ہے؟ فرمایا کہ دینت اور قیدی کے متعلق  
احکام اور یہ کہ کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خزاہ  
والوں نے نبی لیث کے ایک آدی کو فوج مکر کے سال اپنے ایک مقتول  
کے بدلے قتل کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو  
آپ سوار ہو کر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ  
نے کہہ کر یہ سے قتل یا با تھی کو روک دیا ہے۔ محمد راوی کا بیان ہے  
کہ اسے شک میں رکھو۔ ابو نعیم نے بھی قتل یا با تھی کہا ہے جب کہ  
دوسرے با تھی کہتے ہیں اور اللہ کے رسول کو ان پر مستط کیا اور ایمان  
والوں کو خبر دار ہے مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور  
میرے بعد کسی کے لیے حلال نہیں ہے۔ آگاہ رہو کہ میرے لیے بھی دن  
کی ایک ساعت کے لیے حلال ہو تھا اور اس ساعت کے بعد حرام  
ہے نہ اس کا کائنات توڑا جائے، نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کی گری  
پڑی چیز اٹھا لی جائے۔ میں کا آدی قتل ہوا انھیں دوسرے سے ایک بات  
کا اختیار ہے۔ چاہے دینتے لیں اور چاہے قتل۔ پس! اہلین  
کا ایک آدی آکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! یہ مجھے لکھ  
دیجیے۔ فرمایا کہ بوفلانی کو لکھ دو۔ عربش میں سے ایک شخص عرض گزار  
ہوا کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا کوئی کہے ہم اپنے گھروں اور قبروں  
کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:  
اذخر کے سوا، اذخر کے سوا۔

علی بن عبد اللہ اشعثی، عمرو، وہب بن منبہ ان کے بھائی سے

ثَارِي فِي الْمَسَامَةِ فَقَدْ رَأَى قَارِنَ الشَّيْطَانِ لَا يَتَمَثَّلُ  
فِي صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعِدًّا فَلْيَكُ بَكْوًا  
مُعَمَّكًا مِنَ النَّارِ

### بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَنَا وَكَيْعَةُ عَنْ  
سُفْيَانَ عَنْ مُظَرِّبٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جُمَيْفَةَ  
قَالَ ثَلَاثٌ لِعَلِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكَ كِتَابٌ  
قَالَ لَكَ لَا كِتَابَ اللَّهُ أَوْفَعُهُمْ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ أَوْ  
مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ ثَلَاثٌ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ  
قَالَ الْعَقْلُ وَكَفَاكَ الْأَكْبِيرُ وَلَا يُعْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ  
۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ وَالْقَاضِي بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ ثَلَاثٌ  
شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
خَزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي كَيْسٍ عَامَ فَتَحٍ مَكَّةَ  
يَقُولُ بِلِيٍّ وَمِنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِرَأْسِهِ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ  
حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ أَوْ الْفَيْلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَاجْعَلُوا  
عَلَى الشَّلَاقِ كَذًا قَالَ أَبُو نَعِيمٍ الْقَتْلُ أَوْ الْفَيْلَ وَعَنْهُ  
يَقُولُ الْفَيْلُ وَسَوَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ  
أَلَا دَلَّهَا لَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي  
أَلَا دَلَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ أَلَا دَلَّهَا سَاعَتِي  
هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُحْتَلَى شَيْءُهَا وَلَا يُعَصَّدُ شَجَرُهَا  
وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قَتَلَ فَهُوَ  
بِعَيْنِ النَّظَرِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ  
الْقَبِيلِ فَيَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَكْتُبْ لِي  
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَكْتُبُوا لِي فُلَانٌ فَقَالَ رَجُلٌ  
مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا أَلَا ذُخْرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي  
بُيُوتِنَا وَنُؤْتِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَّا أَلَا ذُخْرًا إِلَّا ذُخْرًا

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ قَالَ ثَلَاثٌ سُفْيَانُ

قَالَ تَنَا عَمْرُو قَالَ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّْي إِلَّا  
مَا كَانَ مِنْ عَبْدٍ لِلَّهِ بْنِ عَمْرِو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ  
تَابِعَهُ مَعَهُ عَنْ هَمَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۝

۱۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ  
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَنَا اشْتَدَّ  
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعٌ قَالَ اسْتَوْفِي بِكِتَابِ  
اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ الرَّجْعُ دَعَانَا لَكِتَابٍ لَمْ يَصْبُنَا  
فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ اللَّغَطُ قَالَ فَرُمُوا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَكَ  
التَّنَادُعُ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرِّزِيَّةَ كُلُّ  
الرِّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَبَيْنَ كِتَابِهِ ۝

### بَابُ الْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّيْلِ ۝

۱۱۵- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ وَهْبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ دَعْدَجٍ وَ  
يَحْيَى ابْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ  
قَالَتْ اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ  
فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أَنْزَلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفَقْرِ مَاذَا  
فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ أَيْقِظُوا صَوَاحِبَ الْحُجُورِ قُرْبُ  
كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ ۝

روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے  
سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی ایک  
مجھ سے زیادہ حدیثیں روایت کرنے والا نہیں ماسوائے حضرت  
عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے کیونکہ وہ لکھ لیا کرتے تھے۔ متابعت کی  
اس کی عمرو بہام نے حضرت ابو ہریرہ سے۔

مید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی علالت بڑھ  
بڑھ گئی تو فرمایا۔ میرے پاس لکھنے کی چیزیں لاؤ تاکہ میں تحریر کر دوں  
جو تم میرے بعد گمراہ نہ ہو مگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مرض کا غلبہ ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے  
پاس موجود ہے جو کافی ہے۔ اس پر اختلاف کیا گیا اور بڑا شور مچا۔  
فرمایا کہ میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور میرے پاس جھگڑا مناسب نہیں ہے۔  
حضرت ابن عباس یہ کہتے ہوئے باہر نکلے۔ ہائے مصیبت ایسا مصیبت  
جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی تحریر کے درمیان  
میں غافل ہو گئی۔

### رات کے وقت تعلیم و تذکیر

صدقہ، ابن عیینہ، معمر زہری، ہند حضرت اُم سلمہ — عمرو  
یحییٰ بن سعید زہری ایک عورت سے روایت ہے کہ حضرت اُم سلمہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات  
بیدار ہوئے اور فرمایا اے کھان اللہ آج رات کتنے نفلے نازل کیے  
گئے ہیں اور کتنے خزانے کھول دیئے گئے ہیں ان حجرے والی عورتوں  
کو جگہ دو۔ دنیا میں لباس پہننے والی کتنی ہی ایسی ہیں جو آخرت میں  
نگلی ہوں گی۔

فت:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگاہِ مصطفیٰ دوسرے انسانوں کی نگاہوں جیسی نہیں ہے بلکہ آپ کی نگاہیں تمام کاملین کی نگاہوں  
سے بھی تیز تر ہیں جس کے باعث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نازل ہونے والے نفلے اپنی اصل شکل و صورت میں نظر آتے ہیں اور  
رحمت کے جو خزانے کھولے جاتے ہیں حالانکہ ان چیزوں کو عام نگاہیں نہیں دیکھ سکتیں کیونکہ عام نگاہوں کے لیے ان کی کوئی ایسی صورت  
نہیں ہے جن سے یہ محسوس ہو سکیں۔ پروردگار عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساری کائنات سے افضل و اعلیٰ بنایا ہے تو انہیں  
حراس بھی ایسے مقرر فرمائے ہیں جو کسی دوسرے کو مطلقاً نہیں فرمائے۔ آپ کے ایسے خصائص کا انکار نہ کرنا گویا آپ کے منصب کا انکار کرنا  
ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## رات کو علمی مذاکرہ کرنا

سالم اور ابو بکر بن سلمان بن البرقہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اپنی حیات مبارکہ کے آخری دنوں میں نماز عشاء پڑھائی۔ جب سلام پھیر دیا تو کھڑے ہو کر فرمایا۔ کیا تم نے اس رات کو دیکھا کیونکہ اس سے ایک مہدی بعد کوئی ایک بھی باقی نہیں رہے گا جو آج زمین کی پشت پر موجود ہیں۔

سیدنا ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنی والدہ ام حبیبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سمیونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھوٹوں میں رات گزاری اور اس رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس ہی تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ نے نماز عشاء پڑھی، پھر اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ہونو گنگرا سو گیا یا اس بیباہی لفظ تھا پھر کھڑے ہو گئے اور میں بھی آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے اپنی داہنی طرف کر لیا۔ پس پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خاٹے سے پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

## علم کو محفوظ کرنا

اعرج سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے۔ اگر اللہ کی کتاب میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی روایت نہ کرتا۔ پھر تلاوت کی۔ بے شک جو لوگ چھاتے ہیں جو نازل کیں ہم نے انہیں ان سے اور ہمارے (۱۵۹۳) بے شک ہمارے مہاجر بھائی تو خرید و فروخت میں بازاروں کے اندر اچھے بہتے اور ہمارے انصاری بھائی اپنے کھیتوں اور باغات میں کام کرتے جب کہ ابومرہ اپنے پیٹ میں کھد ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا لازم کیے ہوئے تھے۔ قمار و عافرت تاجب دوسرے عافرت ہوتے اور وہ یاد رکھتا ہے دوسرے یاد نہیں رکھ سکتے تھے۔

سیدنا عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

## باب السمر بالعلم

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ بْنِ مَسْرُورٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَالِحٍ وَآبِي بَكْرِ بْنِ سَلَمَانَ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَيْلَكُمْ هَذِهِ فَإِنْ رَأَيْتُمْ وَائْتِ سَتْرَ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِنْهُنَّ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ ۖ

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشِيَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بَدَتْ الْحَارِثُ رَوْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلِكَهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ قَامَ الْعَلِيمُ أَوْ كَلِمَةً تُشَبِّهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيْطَةً أَوْ حَظِيْطَةً ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَوةِ ۖ

## باب حفظ العلم

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرُ أَبُو هُرَيْرَةَ دَلُولًا أَيْتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا ثُمَّ يَتْلُوهُ إِنْ الْإِنِّ يَكْفُرُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْكِتَابِ وَالْهَدْيُ إِلَى قَوْلِهِ الرَّحِيمُ إِنْ أَخْوَا سَاغُونَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْعَلُهُمُ الصَّمَقُ بِأَلْسِنَاتِهِمْ فَإِنْ أَخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ يَشْعَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ فَإِنْ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَكْفُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَطْنِهِ وَ يَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ ۖ

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ





۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِالْمُسْنَدِ  
قَالَ كُنَّا سَفِيَانُ قَالَ كُنَّا عَمْرُو قَالَ أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ  
بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِإِبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ كُوفًا الْبَكَايَا  
يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى لَيْسَ مُوسَى بَنِي إِسْرَآئِيلَ  
إِنَّمَا هُوَ مُوسَى الْخُرَفَاءُ قَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
أَبْنُ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَآئِيلَ فُسِّلَ  
أَبَى النَّاسُ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَعَتَبَ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ عَلَيْهِ إِذْ كَذَبُوا الْعِلْمَ لَنِي فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ  
أَنْ عَبَّدَ أَقْوَمَ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ  
مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ بِهِ فَوَقِيلَ لَهُ لَا تَحْمِلْ حُوثًا  
فِي مَكْتَلٍ فَإِذَا أَقْدَرْنَا فَهُوَ شَقٌّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ  
مَعَهُ يَفْتَاهُ يَوْشَعَ بْنِ نُونٍ وَحَمَلَا حُوثًا فِي مَكْتَلٍ  
حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَوَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَكَانَا  
فَاسَّلَ الْحُوثُ مِنَ الْمَكْتَلِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي  
الْبَحْرِ سِرِّيًّا وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَ  
بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمَهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى  
لِفَتَاهُ إِنِّي عَدَاؤُكَ لَقَدْ لَوَيْتُنَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا انْصَبَا  
وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسَاقِنَ النَّصِيبِ حَتَّى جَاوَزَا  
الْمَسَاقِنَ الَّتِي فِي أَمْرِهِ فَقَالَ فَتَاهُ أَسْرَأَيْتَ إِذْ  
أَدْبَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَرَأَيْتَ لَيْسَتْ الْحُوثُ قَالَ  
مُوسَى ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْعُ قَارِنَتَا عَلَى أَنْ نَرَاهُمَا  
قَصَصْنَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُشَبَّهِ  
بِثَوْبٍ أَوْ قَالَ تَسْبِي بِثَوْبِهِ فَسَكَهُ مُوسَى فَقَالَ  
الْحَضَرُ وَآفِي يَا رَحْمَتَكَ السَّلَامُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى  
فَقَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَآئِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ  
أَتَيْتُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي وَمَا عَلَّمْتَ رُسُلَنَا  
قَالَ لَا تَكُنْ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا يَا مُوسَى إِنْ  
عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمْتَنِي لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ فَانْتَ

سید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس کی خدمت  
میں عرض گزار ہوا کہ کوفہ بکالی کہتا ہے کہ وہ بنی اسرائیل والے حضرت  
موسیٰ نہیں تھے بلکہ وہ دوسرا موسیٰ ہے۔ فرمایا کہ اللہ کا دشمن جھوٹ  
بولتا ہے۔ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ بنی اسرائیل  
میں قید دینے کے لئے تو یہاں لکھ لکھ کر یہاں سے لے کر وہاں پہنچا دیا  
نیاہ علم وہاں۔ اللہ تعالیٰ نے عقاب فرمایا کیونکہ علم کی نسبت اُس  
کی طرف نہیں کی تھی۔ پس اللہ نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ: مجمع البحرین  
کے مقام پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم والا ہے۔ عرض  
گزار ہوئے کہ اے رب! کیسے ملوں؟ اُن سے کہا گیا کہ زمیں میں  
پھسل رکھو، جہاں وہ گم ہو جائے وہ وہیں ہوگا۔ وہ اپنے خادم یوشع  
بن نون کے ساتھ چلے اور پھسل کر زمیں میں اٹھایا، یہاں تک کہ  
جب تھک کر پاس پہنچے اور دونوں سر رکھ کر سو گئے تو پھسل کر زمیں سے  
نکلے اور مندی میں اپنا راستہ لیا جو حضرت موسیٰ اور اُن کے خادم کے لیے  
تعب و خیرات تھی وہ باقی رات اور دن بھر چلتے رہے۔ جب صبح  
ہوئی تو حضرت موسیٰ نے خادم سے فرمایا: ناشتہ لادو، میں تو اس سفر میں  
تھکاؤٹ ہو گئی ہے حالانکہ حضرت موسیٰ کو باطل تھکاؤٹ نہیں ہوئی تھی  
مگر جب کہ وہ اُس جگہ سے آگے چلے گئے جس کا حکم فرمایا گیا تھا۔ خادم  
عرض گزار ہوا کہ آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ جب ہم تھک کر پاس  
پہنچے تو میں پھسل کر پھول گیا۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو میں  
تلاش ہے۔ پس دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر لوٹے اور  
جب تھک کر پاس پہنچے تو وہاں ایک آدمی کپڑے میں لپٹا ہوا تھا  
یا فرمایا کہ کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ نے سلام کیا۔ حضرت  
خضر نے کہا کہ آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا؟ کہا کہ میں موسیٰ  
ہوں۔ پوچھا کہ بنی اسرائیل موسیٰ کہاں، ہاں اور اجازت مانگی کہ کیا  
میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ مجھے بھی سکھا دیں جو رشداپ  
کو سکھائی گئی ہے! کہا کہ آپ میرے ساتھ میری کر سکتے۔ اے  
موسیٰ! مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے علموں میں سے ایک ایسا علم دیا ہے  
جس کو آپ نہیں جانتے اُھ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم دیا ہے



جس کو میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ اقرب آپ مجھے مہر کرنے والا  
 پائیں گے اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پس دونوں سالہ ہند  
 کے ساتھ مل دئے کیونکہ کشتی تھی۔ دونوں کے پاس سے ایک کشتی گزری۔  
 اُن سے گفتگو کی کہ سوار کر لیا جائے۔ حضرت خضرؑ نے کہا کہ تو کرائے  
 کے بغیر سوار کر دے گئے۔ ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ  
 کر ایک یا فقہ جو نہیں سمجھتا ماری حضرت خضرؑ نے کہا۔ اسے  
 موسیٰ! میرا وہ آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے اسی طرح ہے جیسے  
 چڑیا کا سمندر میں چورچمکنا۔ اب حضرت خضرؑ نے کشتی کے تختوں میں سے  
 ایک تختے کو توڑ ڈالا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ ان لوگوں نے ہمیں کرائے  
 کے بغیر اپنی کشتی میں سوار کیا اور آپ نے اُسے توڑ دیا کہ سوار کعب  
 جائیں۔ کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ مہر نہیں  
 کر سکیں گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ بھول پر مواخذہ نہ کیجیے اور میرے معاملے  
 کو تلگ میں نہ ڈالیں۔ فرمایا کہ یہ حضرت موسیٰ سے پہلی بھول ہوئی۔ پس دونوں  
 پہل دئے تو ایک لڑکا لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضرؑ نے اوپر  
 سے اُس لڑکے کو اترنے سے جدا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ نے  
 ایک پاک جان کر ناحی قتل کر دیا۔ کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے  
 ساتھ نہیں کر سکیں گے۔ اب وہ عینہ نے کہا کہ یہ اُس سے زیادہ تاکید ہے  
 دونوں پہل دئے یہاں تک کہ ایک بستی والوں کے پاس آئے اور اُن سے  
 کھانا، انگا تو انہوں نے فیاض کرنے سے انکار کر دیا۔ اُس میں ایک گرنے  
 والی دیوار تھی جس کو حضرت خضرؑ نے ہاتھ سے سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے اُن  
 سے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اُن سے مزدوری لے لیتے۔ کہا کیا میرے لئے آپ  
 کے دریاں جھٹائی ہے۔ بخا کریم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر رحم کرے، ہم چاہتے ہیں کہ  
 وہ مہر کرتے تو دونوں کا مزید راقعہ ہمیں بتا دیا جاتا  
 محمد بن یوسف، علی بن خشرم سفیان بن عیینہ نے اسے  
 تفصیلاً بیان کیا ہے۔

عَلَىٰ عِلْمِهِ عِلْمُكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ سَتَجِدُنِي  
 إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا فَانْطَلَقَا  
 بَيْنَهُمَا بَنِي إِسْرَءِيلَ عَلَىٰ سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ  
 فَمَكَرَتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَتَمُوا هُمَا أَنْ يَحْمِلُوَهَا  
 فَعَرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوَهَا بِخَيْرِ نَوَالٍ فَجَاءَ عُصْنُوهُ  
 فَوَقَعَ عَلَىٰ حَرْبِ السَّفِينَةِ فَتَنَقَّرَ نَقْرَةً أَوْ ثَقَرَتَيْنِ  
 فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ يَا مُوسَىٰ مَا لِنَقْصِ عِلْمِي وَ  
 عِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَىٰ إِلَّا كَتَفَرُّوا هَلْ هِيَ  
 الْعَصْنَةُ فِي الْبَحْرِ فَعَمِدَ الْخَضِرُ إِلَيْهِ كَوْحٍ مِنْ  
 الْوَادِحِ السَّيْفِيَّةِ فَتَنَقَّرَ فَقَالَ مُوسَىٰ قَوْمٌ حَمَلُونَا  
 بِخَيْرِ نَوَالٍ عَمِدْتَ إِلَيْنَا سَفِينَتَهُمْ فَخَرَقْتَهَا  
 لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ  
 مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تَأْخُذْ بِنِعْمَتِي ذَلِكُمْ هَفْوَ  
 مِنْ أَمْرِي عُصْنًا قَالَ فَكَانَتْ الْأُولَىٰ مِنْ مُوسَىٰ  
 نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَإِذَا غُلَامٌ كِلْعَبٍ مَعَ الْوَلَدَيْنِ  
 فَآخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ فَانْقَلَبَ  
 رَأْسُهُ بِمِيدٍ فَقَالَ مُوسَىٰ أَتَنَلَّتْ نَفْسًا لَكَ يَتَّى  
 بِخَيْرِ نَفْسٍ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ  
 مَعِيَ صَبْرًا قَالَ ابْنُ عِيَيْنَةَ وَهَذَا إِذْ كُنَّا نَطْلُقُ  
 حَتَّىٰ إِذَا أَتَيْنَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَظَعْنَا أَهْلَهَا فَأَبْوَأُوا  
 أَنْ يُضَيِّقُوا هُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ  
 يَنْقَضَ قَالَ الْخَضِرُ بِمِيدٍ فَاقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَىٰ  
 لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقِي  
 بَيْنِي وَبَيْنِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ  
 اللَّهُ مُوسَىٰ لَوْ دَدَا لَوْ صَبَرَ حَتَّىٰ يَقْضَىٰ عَلَيْنَا مِنْ  
 أَمْرِهِمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا بِهِ عَلِيُّ بْنُ  
 خَشْرَمٍ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عِيَيْنَةَ يَطُولُ +

بَابُ مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمًا عَالِمًا  
 جَالِسًا +

جو کھڑے کھڑے بیٹھے ہوئے عالم سے  
 سوال کرے۔



حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کیا ہے جب کہ کوئی ناراضگی کے باعث ٹپتا ہے اور کوئی طرف داری میں ٹپتا ہے۔ آپ نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ سر اس پر اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا اور فرمایا۔ جو اس پر سے لڑے کہ اللہ کا کھمبلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں لڑنا ہے۔

**کنکریاں مارتے وقت مسئلہ پوچھنا:**

جیسا بنی اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عمرہ کے پاس دیکھا کہ آپ سے سوال کیے جا رہے تھے۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے فرمایا کہ کنکریاں مار لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ دوسرا عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے۔ فرمایا کہ قربانی کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔ آپ سے جس چیز کے مقدم یا مؤخر ہونے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ اب کر لو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ کہ تم علم نہیں دے گئے ہو مگر تھوڑا۔

علقہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں مدینہ منورہ کے کنکریات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ ایک چھڑی سے ٹیک لگاتے تھے کہ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزر ہوا۔ بعض نے کہا کہ ان سے روم کے متعلق دریافت کرو جب کہ دوسرے بعض نے کہا کہ دریافت نہ کرو کیونکہ ہر گز یہ بات ایسی کہیں جو تمہیں ناپسند ہو بعض نے کہا کہ ہم ضرور پوچھیں گے۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا۔ اے ابوالقاسم روم کیا ہے؟ آپ خاموش ہو گئے تو میں نے کہا کہ آپ کی طرف ہی ہو رہی ہے۔ میں کھڑا رہا جب وہ کیفیت بتی تو فرمایا۔ اور تم سے روم کے متعلق پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ روم میرے رب کے علم سے ہے اور تمہیں علم سے نہیں دیا گیا مگر تھوڑا (۱۸۵: ۱۴)۔ اٹھس نے کہا کہ ہماری قرأت میں

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ تَنَاخَرْتُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ مَا الْفَتَالُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتَا أَحَدًا كَمَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَيْمَةً قَدَرَعَا لَيَرَّ لَأَسَهُ قَالَ وَمَا رَقَعَا لَيَرَّ لَأَسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَاتِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لَيْسَ كُفْرًا حَكَمَهُ اللَّهُ هِيَ الْعُنْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

**باب ۸۸ السُّوَالُ الْفَتَا عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْحَجَّارِ**  
۱۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُجَيْمٍ قَالَ تَنَا عُبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْحَجَرَةِ وَهُوَ يَتَنَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَحَرُّتُ قَبْلَ أَنْ أَرْحِي فَقَالَ ارْمِدْ وَلَا حَرَجَ قَالَ الْخَدْرَاءُ رَسُولُ اللَّهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَعْمَدَ قَالَ أَعْمَدْ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قَدِمَ وَلَا أُخِرَ إِلَّا قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ

**باب ۸۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا**

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفِصٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ قَالَ تَنَا الرَّعَشِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ مَرْثَدَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا آمُشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَرِيبِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عِصِيٍّ مَعَهُ فَمَكَرَ بَيْنَهُمَا مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُّوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسَلُّوهُ لَا يَحْيِي وَفِيهِ يَشْمُ تَكْرَهُونَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَسَلُّنَا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا ارْجَعْتُ عَنْهُ فَقَالَ وَيَسْتَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلْ لَرُوحٍ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا قَالَ

الْأَعْمَشُ هِيَ كَذَّابِي قَرَأْتِنَا وَمَا أَدْنُوْنَا ۝

**بَابُ ۹۹ مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الْإِخْتِيَارِ مَخَافَةً أَنْ يَقْصُرَ قَوْمُ بَعْضِ النَّاسِ فَيَقْعُوا فِي أَشَدِّ مِنْهُ ۝**

۱۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَيْكَ كَثِيرًا مِمَّا حَدَّثْتَكَ فِي الْكَعْبَةِ قُلْتُ قَالَتْ لِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ هُمْ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ كُنْتُ لَنَقُصُّكَ الْكَعْبَةَ فُجِعْتُ لَهَا بَابَيْنِ يَأْتِيَا يَدْخُلُ النَّاسُ فِي بَابَيْهَا يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ ۝

**بَابُ ۱۰۰ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةً أَنْ لَا يَفْهَمُوا وَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا النَّاسُ بِمَا يَعْرِفُونَ أَنَّهُمْ يُؤْنِ أَنْ يَكْذَبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۝**

۱۲۷- حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِذَلِكَ ۝  
۱۲۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ تَنَاوَلْنَا مَالِكَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَاذُ رُوَيْفَةُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مَعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ قَالَ لَكُنَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مَعَاذُ قَالَ لَكُنَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مَعَاذُ قَالَ لَكُنَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِثْقَلُ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَدَقَّتْ قُلُوبُهُمْ إِلَّا حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّ مَعَاذَ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأْتِيهِمْ

یہ وہاں توڑا ہے۔

جس نے بعض جائز چیزوں کو اس ڈر سے چھوڑ دیا کہ بعض کم فہم لوگ اس سے سخت بات میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

اسود کا بیان ہے کہ مجھ سے ابی الزبیر نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تم بڑے رازدار تھے انھوں نے تم سے کعبہ کے متعلق کیا بات کہی؟ میں نے کہا کہ انھوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر بھی چند روز کی بات نہ ہوتی تو میں کعبہ کو توڑ کر اس کے قلعہ و دروازے بنا دیتا۔ ایک دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے سے باہر نکلتے۔ پس حضرت ابی الزبیر نے ایسا ہی کیا۔

جو تعلیم دینے کے لیے بعض کو مخصوص کرے کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں سے ان کے دائرہ معلومات کے مطابق بات کرو۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا جائے۔

عبداللہ بن ابی اسود، ابو الطفیل نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس ارشاد کو روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر حضرت معاذ بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر اور غامد ہوں۔ فرمایا: اے معاذ! عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر اور غامد ہوں۔ فرمایا کہ جو کوئی مجھے دل سے گواہی دے کہ میں بے کوئی محبوب اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہی تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو بتانے دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں۔ فرمایا کہ پھر صرف اسی پر تم کیسے گے حضرت معاذ نے اپنی وفات کے قریب گناہ سے بچنے کا غامد یہ بات بتائی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ سے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے اس مال میں ملے کہ کسی کو اس کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ عرض گزار ہوئے کہ کیا میں لوگوں کو اس کی خوش خبری نہ دوں؟ فرمایا: نہیں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ اسی پر اتکال کر بیٹھیں

علم میں شرمانا

بجا ہما قول ہے کہ شرمانے والا آدمی معزز و در علم مائل نہیں کر سکتا حضرت عائشہ نے فرمایا کہ انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں کہ ان کے دین کو سمجھنے میں حیا مانع نہیں ہوتی۔

ترتیب بنت اُم سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت اُم سلمہ نے حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا، کیا عورت پر غسل لازم ہے جب کہ اُسے اعتقاد ہو جائے؟ فرمایا: ہاں جب کہ وہ پانی رسی، دیکھے۔ حضرت اُم سلمہ نے منہ ڈھانپ لیا اور عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! کیا عورتوں کو بھی اعتقاد ہوتا ہے؟ فرمایا: ہاں تمہارا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو، ورنہ ہچکے اُس سے مشابہت کیوں رکھتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مسلمان جیسی ہے۔ بتاؤ وہ کونسا ہے؟ پس لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے اور میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ میں شرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خود ہی بتائیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں جو خیال آیا تھا میں نے اُس کا والدِ محترم سے ذکر کیا فرمایا کہ اگر تم کہہ دیتے تو مجھے مددِ غوثی ہوتی۔ جو شرمائے اور دوسرے سے سوال کرنے کے لیے کہے۔

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ مِّنْ لِّغَى اللَّهِ لَا يُشِيرُكَ بِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ أَلَا أَبَشِّرُكَ بِالنَّاسِ قَالَ لَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَّكِلُوا \*

بَابُ ۹۲ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَعِمَ السَّاءُ لِسَاءِ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعَهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ \*

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلِ إِذَا احْتَمَلَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِي وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدِيحُ حِلْمَ الْمَرْأَةِ قَالَ نَعَمْ تَرَبَّيْتُ بِعَيْنِكَ فِيمَا يُشِيرُهَا وَلَكِنَّهَا \*

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنَ الشَّجَرِ كَجَرَّةٍ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مِثْلُ الْمُسْلُوِّ حَتَّى تُؤْتِيَ مَا هِيَ قَوْعُ النَّاسِ فِي شَجَرِ الْبَادِيَةِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهُ الْخَلَّةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ فَاسْتَحْيَيْتُكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرْنَا بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْخَلَّةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَحَدَّثْتُ أَبِي بِمَا وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَئِنْ تَكُنْ قُلْتُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا \*

بَابُ ۹۳ مِنَ اسْتَحْيِي فَأَمْرٌ غَيْرُهُ

بِالسُّؤَالِ \*



محمد بن حنیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میری ندی نکلا کرتی تھی تو میں نے حضرت مقداد سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیں۔ انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس کے باعث وضو کرنا پڑتا ہے۔

مسجد میں علمی نفاذ کرنا اور فتویٰ دینا۔

تابع مولیٰ عبداللہ بن عمر بن خطاب نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ آپ ہمیں کہاں سے احرام باندھنے کا حکم فرماتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ اہل شام جحفہ سے احرام باندھیں اور اہل نجد قرن سے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا۔ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور اہل یمن یثلم سے احرام باندھیں۔ حضرت ابن عمر فرمایا کہتے کہ میں اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوری طرح سمجھ نہ سکا۔

جو سائل کو اُس کے سوال سے زیادہ جوابات

آدم، ابن ابی ذئب، نان، حضرت ابن عمرؓ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ————— زہری سالم، حضرت ابن عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا۔ احلام باندھنے والا کیا پہنتے؟ فرمایا کہ قبیس، عامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنتے اور نہ ایسا کپڑا پہنتے جو مغلز یا درس سے رنگا ہوا ہو۔ اگر جوئے متیسرے ہوں تو موزے پہن لے لیکن انھیں کاٹ ڈالے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

١٣٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُرَّادٍ  
عَنِ الرَّعْمِشِيِّ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ  
عَنْ عَلِيِّ بْنِ تَرْفِيزٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْهُ قَالَ سُنْتُ رَجُلًا مَدَّ أَوْ قَامَرْتُ  
الْمَقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ  
فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ

بَابُ ٩٢ ذِكْرُ الْعِلْمِ وَالْفَتَى فِي الْمَسْجِدِ

١٣٣. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
 بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
 بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي  
 الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ بَيْنِ تَائِمَرَيْنِ أَنْ يُهْلَ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ  
 مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهْلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجَوْفَةِ وَيُهْلُ  
 أَهْلُ عُجَيْدٍ مِنْ قُرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَرِزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ  
 يَلَمْلَمَةٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَهَذَا نَفْ هَذِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

يَا أَيُّهَا مَنْ أَحْبَابَ السَّائِلِ بِأَكْثَرِ

وَمَا سَأَلَهُ

١٣٣- حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنْ تَائِبٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ  
عَنْ سَالِحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ مَا يَلْبَسُ الْخَوِمْ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَبِيضَ وَلَا  
الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْكَبْرُسَ وَلَا ذُكُوبًا قَسَمَهُ الْوَرَبُ  
وَالرَّعْفَرَانُ فَإِنْ تَمَحَّجِدِ التَّعْدِلِينَ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ لِيَقْطَعَهُمَا  
حَتَّى يَكُونَا نَحْتِ الْكَعْبَيْنِ +

## کتاب الوضوء

**باب ۹۶ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَرَضَ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً وَتَوَضَّأَ أَيْضًا مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا وَلَمْ يَرِدْ عَلَى ثَلَاثٍ ذِكْرُهُ أَهْلُ الْعِلْمِ إِلَّا سِرَافٍ فَيُرَى أَنَّ يُجَاوِزُوا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**باب ۹۷ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ**  
۱۳۵۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَنْظَلِيُّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَنَا مَعَهُمْ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مَنْ حَضَرَ مَوْتَ مَا لَعَنَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءُ وَفُسَاءُ  
**باب ۹۸ فَضْلُ الْوُضُوءِ وَالْغُرَا حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْ أَثَارِ الْوُضُوءِ**

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ قَالَ سَمِعْنَا اللَّيْثَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نَعِيمٍ الْمُجْبِرِ قَالَ رَقِيتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ لِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُسْتَحْلِلِينَ مِنْ أَثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ عُذَّتْ فَلْيَفْعَلْ

## وضو کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھو لو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک اور اپنے سروں کے بعض حصے کا مسح کر لو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک کے متعلق جو منقول ہے امام بخاری نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ وضو میں ایک ایک بار وضو فرض ہے۔ جبکہ آپ نے دو دو اور تین تین مرتبہ بھی وضو کیا ہیں ہے نہ بڑھے۔ اہل علم نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فعل سے تجاوز کرنے میں اسراف ہے۔

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کی نماز قبول نہیں ہو گی جس کا وضو ٹوٹ جائے، یہاں تک کہ دوبارہ وضو کر لے۔ حضرت موت کے ایک آدمی نے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ! اُنھوں نے کہا: اے فرمایا کہ ہوا کا غار ہو جانا۔ وضو کی تفصیلات اور اعضائے وضو کے چھکنے سے بیخ کلیان ہونا۔

نعیم مجمر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا۔ اُنھوں نے وضو کیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے روز میرے اُسی اعضاءے وضو کی چمک کے باعث بیخ کلیان کہہ کر بلائے جائیں گے۔ جو تم میں سے اپنی چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہے اُسے بڑھانی چاہیئے۔

ف: اس حدیث اسی مضمون کی دیگر احادیث سے واضح ہے کہ قیامت میں امت محمدیہ کے ان لوگوں کا شمار وضو کے باعث عام لوگ بھی سپان لیں گے کیونکہ وہ چمک رہے ہوں گے۔ اس کے باوجود حدیث میں آیا ہے کہ امت محمدیہ کے بعض افراد جو حق کو ترک کر دیتے ہیں تو انہیں فرشتے بٹانے لگیں گے۔ حضور فرمائیں گے کہ انہیں نہ ہلا دینا کیونکہ یہ تو میرے ہیں۔ فرشتے عرض کریں گے کہ کیا آپ



ملکا وضو کرنا

بَيِّنَاتُ التَّخْفِيفِ فِي الْوُضُوءِ :

١٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
عَمْرِو قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَ حَتَّى لَفَعَهُ ثُمَّ صَلَّى  
وَرُبَّمَا قَالَ امْطَحِبْ حَتَّى لَفَعَهُ ثُمَّ تَامَ فَصَلَّى ثُمَّ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ  
كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَشَّرَ عِنْدَ خَالِيٍّ مِمَّنْ  
لَيْلَهُ فَتَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ  
فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ تَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَيْءٍ مُعَلَّقٍ وَضَوْءٌ خَفِيفٌ  
يُخْرِفُهُ عَمْرُو وَيَقِلُّ لَهُ وَتَامَ يَصِلُ فَوَضَّأَتْ نَحْوًا  
مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ وَرُبَّمَا  
قَالَ سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ شِمَالٍ فَخَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ  
يَمِينِهِ ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ امْطَحِبْ فَتَامَ  
حَتَّى لَفَعَهُ ثُمَّ آتَاهُ الْمُنَادِي فَأَذَنَ بِالصَّلَاةِ فَتَامَ  
مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَلَمَّا لَعِمَهُ إِنْ



كَانَ سَابِقًا يُقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَنَامُ عَيْنَيْهِ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرُو بْنُ سَمِيعٍ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحُيٍّ شَحَّ  
قَدَّارِي أَدْرَى فِي الْمَنَامِ إِنِّي أَذْجُكَ ۝

اور دل نہیں سوتا تھا۔ عمر کا بیان ہے کہ میں نے عبید بن جریج کو  
فرماتے ہوئے سنا کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے، پھر یہ  
آیت پڑھی کہ بے شک میں نے خواب میں دیکھا کہ تمہیں زندہ کرتا  
ہوں (۱۰۲، ۱۰۳)

ف۔ انبیائے کرام کا خواب وحی ہوتا ہے جیسا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات پر حضرت عبید بن جریج رحمۃ اللہ علیہ کا  
قرآن کریم سے استدلال بھی نقل فرمایا ہے۔ حضرات انبیائے کرام خواب میں اپنی امت کے حالات سے بے خبر نہیں ہوا کرتے بلکہ بیداری  
کی طرح باخبر رہا کرتے تھے۔ ہر رائے ملت کے ایک مدیم امثال نگہبان یعنی حضرت محمد و اہل بیت ثانی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۲۰۱۲ھ)  
نے اس حقیقت کو یوں بیان کیا ہے۔

حدیث میری آنکھیں ہوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا جو تحریر  
کی، اس میں دوام آگاہی کا اشارہ نہیں ہے بلکہ یہ اس بات  
کی خبر ہے کہ حضور اپنے احوال و اپنی امت کے احوال سے بے خبر  
نہیں ہیں، لہذا نبی آپ کے حق میں وضو توڑنے والی نہ تھی  
اور نبی جو تکمیل حفاظت کے رنگ میں ہوتا ہے لہذا اپنی امت  
کی محافظت سے غافل ہوتا۔  
اس کی شان کے شایان  
نہیں ہے

تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي - (حدیث)  
تحریر یافتہ برد اشارت بدوام آگاہی نیست  
بلکہ اخبارست از عدم غفلت از جریان احوال  
خویش و امت خویش، لہذا نوم در حق آن سرور علیہ  
الصلوة والسلام ناقض طہارت گشت و چون بنی  
در رنگ شبان است در محافظت امت خود غفلت  
شایان منصب بنوت او نباشد۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۹۹)

بَابُ اسْبَاغِ الْوُضُوءِ وَقَدْ قَالَ  
ابْنُ عَمْرٍو كَرَسَبَاغِ الْوُضُوءِ الْإِسْبَاغُ ۝

۱۳۹۔ حَكَّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَتَّابٍ عَنْ زَيْنَبَ  
ابْنِ زَيْدٍ أَنَّ سَمِعَةَ يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ عَدُوِّهِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ  
تَوَضَّأَ وَكَمَّ ثُمَّ سَبَّغَ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ لَصَلَاةٍ أَمَامَكَ فَكُتِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُرْدُ لَفَعَتْ نَزَلَ  
فَتَوَضَّأَ فَاسَبَّغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى  
الْمَغْرِبَ ثُمَّ آتَا كُلَّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ  
أَقَامَتِ الْوُضُوءَ فَصَلَّى وَكَمَّ يُصَلِّي بَيْنَهُمَا ۝

بَابُ غَسْلِ الْوُجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ

پوری طرح وضو کرنا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اسْبَاغِ الْوُضُوءِ  
سے مراد پوری طرح وضو کرنا ہے۔

کریم مولیٰ ابی عباس نے حضرت اسماء بن زید رضی اللہ تعالیٰ  
عنها کفرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرفات سے  
لے کر یہاں تک کہ جب گھاٹی میں تھے تو اترے، پیشاب کیا، پھر  
منہ ہاتھ دھوئے اور پورا وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! نماز  
نماز فرمایا کہ نماز تو آگے ہے پس ہمارا ہو گئے۔ جب مزدلفہ پہنچے  
تو اتر گئے پس وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ پھر اقامت کہی گئی تو آپ  
نے نماز مغرب پڑھ لی۔ پھر ہر شخص نے اپنے اپنے اونٹ کو اپنی قیلم گاہ  
پر بٹھا دیا۔ پھر عشاء کی اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے  
درمیان کوئی اونٹ نماز نہ پڑھی۔

دونوں ہاتھوں کے ساتھ ایک چلو پانی سے

## چہرے کو دھونا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وضو کیا تو اپنا منہ دھویا اور ایک چلو پانی لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا۔ پھر ایک چلو پانی لے کر اسے اس طرح کیا یعنی دوسرے ہاتھ پر ڈالا اور اس کے ساتھ اپنے چہرے کو دھویا۔ پھر ایک چلو پانی لے کر اس سے دوسرے دست مبارک کو دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا اور ایک چلو پانی لے کر وہاں پر پڑا اور اسے دھویا۔ پھر دوسرا چلو لے کر دوسرے دست مبارک کو دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔

ہر حالت میں بسم اللہ پڑھنا اور صحبت کرنے سے پہلے بھی۔  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو کہے، اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھنا اور اس کو بھی شیطان سے محفوظ رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پس جو انھیں بچہ ملا اسے وہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

## بیت الخلا میں جاتے وقت کیا کہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو کہتے، اے اللہ! میں ناپاکوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ متابعت کی اس کی ابن عمرؓ نے شعبہ سے اور غندر نے شعبہ کے حوالے سے کہا جب بیت الخلا جاتے ہو تو نے مار کے حوالے سے کہا کجب داخل ہوتے رسیدن زید نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی عبد العزیز نے کجب داخل ہونے کا ارادہ فرماتے۔

## رنج حاجت کے وقت پانی رکھنا۔

عبد اللہ بن ابی زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

## عُرْفَةُ وَاحِدَةٍ ۞

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ اتَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ مَنُصُورُ بْنُ سَكْمَةَ قَالَ اتَا ابْنُ بِلَالٍ يَعْزِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّكَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ أَخَذَ عُرْفَةً مِنْ ثَمَرٍ فَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ أَخَذَ عُرْفَةً مِنْ ثَمَرٍ فَمَضْمَضَ بِهَا هَكَذَا أَضَافَهَا إِلَى يَدِهِ الْأُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ عُرْفَةً مِنْ ثَمَرٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ أَخَذَ عُرْفَةً مِنْ ثَمَرٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَخَذَ عُرْفَةً مِنْ ثَمَرٍ فَدَفَسَ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى حَتَّى غَسَلَهَا ثُمَّ أَخَذَ عُرْفَةً أُخْرَى فَغَسَلَ بِهَا يَعْزِي بِجِلْدِ الْيُسْرَى ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

## بَابُ التَّحْمِيَةِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَعِنْدَ الْوَقَائِعِ

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثنا جَدُّنَا عَنْ مَنُصُورٍ عَنْ سَالِحِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَتْلُو فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَقْبَلَ أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ حَبِّبْنَا لِلشَّيْطَانِ وَحَبِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَقُتِلَ بَيْنَنَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ ۞

## بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخَلَاءِ ۞

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَسْبَاطَةَ بْنَ كَثَانَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغُبُطِ وَالْغَبَائِثِ تَابِعْنِي عَوْرَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ عِنْدَهُ عَنْ شُعْبَةَ إِذَا أَلَى الْخَلَاءَ وَقَالَ مَوْسَى عَنْ حَازِمٍ إِذَا دَخَلَ قَالَ يَجِئُ مِنْ زَيْنِبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ ۞

## بَابُ وَضْعِ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ ۞

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثنا حَاشِمٌ



ابن القاسم قال ثنا ورقاء عن عبيد الله بن زياد عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم حُكِلَ الحِلَاةَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءٌ قَالَ مَنْ وَضَعَهُ هَذَا فَاحْشِرْ فَقَالَ اللَّهُمَّ قَبِّلْهُ فِي الدِّينِ ۝

روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوئے تو میں نے آپ کے لیے پانی رکھا۔ فرمایا کہ یہ کس نے رکھا ہے! آپ کو بتایا گیا کہ عافرائی! اسے اللہ اسے دین کی قدر سمجھ لو (محمد عافرائی)۔

فت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنے ساتھ نیکی کے تو اسے نیکی کے ساتھ بدلہ دینا چاہیے اور نیکی کرنے سے پہلے سروسٹ اس کے لیے دعا کرنی چاہیے کیونکہ یہ اس کی خیر خواہی اور نیکی کا بدلہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ لَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ إِلَّا عِنْدَ الْبَيْتِ جِدًّا أَوْ نَحْوَهُ ۝  
۱۴۴- حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ قَالَ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي الْيُؤُسُفِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يُؤَلِّفُهَا ظَهْرَهُ شَرُّهُمَا أَوْ غَيْرُهَا ۝

تفصائے حاجت یا پیشاب کرتے وقت قبلے کی طرف منہ نہ کرے مگر جب کہ عمارت یا دیوار وغیرہ کی آڑ ہو۔

آدم، ابن ابی ذؤب، زہری، عطاء بن یزید، حضرت ابوالویث انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی تفصائے حاجت کے لیے جائے تو قبلے کی جانب منہ اور پیٹھ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف کرے۔

بَابُ مَنْ تَبَرَّزَ عَلَى لَبَنَتَيْنِ ۝  
۱۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْإِسْمَاعِيلِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْنَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَاسِعٍ عَنْ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدَتْ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ كُنَّا قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبَنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمُقَدَّسِ لِحَاجَتِهِ وَقَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ عَلَى أَدْرِهِمْ فَقُلْتُ لَا أَدْرِي وَاللَّهِ قَالَ مَا لَكَ يَعْزِي الْأَنْبِيَاءُ يُصَلُّونَ وَلَا يَرْتَفِعُونَ مِنَ الْأَرْضِ يُسْجُدُ وَهُوَ لَا حِسَّ بِالْأَرْضِ ۝

دو اینٹوں پر پیٹھ کر حاجت رفق کرے۔  
واسع بن حبان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے۔ جب تم تفصائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ یا بیت المقدس کی طرف منہ نہ کیا کرو۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں اپنے گھر کی چٹ پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے حاجت رفق فرما رہے تھے اور فرمایا کہ شاید تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنی اراؤں پر ناز پڑتے ہیں! میں نے کہا۔ خدا کی قسم مجھے تو معلوم نہیں۔ امام مالک نے فرمایا کہ مراد وہ نزاری ہے جو کعبہ کے وقت زمین سے اٹھا ہوا نہیں رہتا بلکہ زمین سے چٹا رہتا ہے۔

بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْبَرَاءِ ۝  
۱۴۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ سَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَرْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ

رفق حاجت کے لیے عورتوں کا باہر نکلنا۔  
عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ارواح مطہرات تفصائے حاجت کے لیے رات کے وقت مسامع کی طرف نکلا کرتی تھیں۔



وہ بہت کشادہ طبع ہے اور حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ ازواجِ مطہرات سے پردہ کر دیتے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ ایک رات مشاعر کے وقت باہر نکلیں جن کا قد اونچا تھا۔ حضرت عمرؓ نے انہیں آواز دی کہ حضرت سودہ! ہم نے آپ کو پہچان لیا ہے مقصد یہ تھا کہ پردے کا حکم نازل ہو جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرما دیا۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں حاجت کے تحت باہر نکلنے کی اجازت مل گئی ہے۔ ہشام نے فرمایا کہ تمہارے حاجت کے لیے۔

### گھروں میں حاجت رفع کرنا

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، عبید اللہ بن عمر، محمد بن یحییٰ بن حبان، واسع بن حبان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں اپنی ایک ضرورت کے تحت حضرت حفصہ کے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت فراتے ہوئے دیکھا قبلہ کو پیٹھ کیے اور شام کی جانب منہ کر کے۔

یعقوب بن ابراہیم، یزید بن ہارون، یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن حبان، ان کے حجابان واسع بن حبان سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ ایک روز میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

### پانی سے استنجا کرنا

ابومعاذ بن عطاء بن میمون نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا ایک ڈول لے کر حاضر بارگاہ ہو جاتے تاکہ آپ اس سے استنجا

بالکلیل إذا تبرزت إلى المتأمر وهي صوبت أقيم  
وكان عمر يقول للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اَجِبْ  
لِسَاءَكَ فَلَمَّا كُنَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
يَقْعُلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجَةُ النَّبِیِّ صلی اللہ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَيْلَةٍ مِنَ اللَّيْلِ عِشَاءً وَكَانَتْ امْرَأَةً  
كَلْبِيَّةً فَتَذَاكَهَا عُمَرُ الْأَقْدَقُ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ جُورًا  
عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الْحَبَابُ فَأَنْزَلَ اللہ الْحَبَابَ  
۱۴۷۔ احَدٌ ثَنَا زَكْرِيَّا قَالَ ثَنَا أَبُو اسَامَةَ عَنْ هِشَامِ  
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ  
وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أُوْنُ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ فِي حَاجَتِكُنَّ  
قَالَ هِشَامُ يَعْنِي الْبَرَازَ

### بَابُ التَّبَرُّزِ فِي الْبُيُوتِ

۱۴۸۔ احَدٌ ثَنَا ابْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ ثَنَا انس  
ابن عِيَاذٍ عَنْ عُبَيْدِ اللہ بن عمر عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى  
بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللہ بن عمر  
قَالَ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي  
فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْعُضُ حَاجَتَهُ  
مُسْتَدِيرًا الْقِبْلَةَ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ

۱۴۹۔ احَدٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ ابْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ هَارُونَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ  
حَبَّانَ أَنَّ عَمَةً وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللہ  
بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ قَالَ لَقَدْ ظَهَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى ظَهْرِ  
بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَاعِدًا  
عَلَى لِيْنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمُقَدَّاسِ

### بَابُ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

۱۵۰۔ احَدٌ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ  
قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُعَاذٍ وَاسِمَةَ عَطَاءُ بْنُ مِمْوَنَةَ  
قَالَ سَمِعْتُ انسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَوْحَى أَنَا وَغُلَامٌ وَمَعَنَا

لَا دَاوَةَ مِنْ مَّاءٍ يَغْنَى يَسْتَنْجِي بِهِ ۖ  
**بَابُ الْخَمَلِ مَعَ الْمَاءِ لِطَهْوَرِهِ**  
 وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ الْغُلَّيْنِ  
 وَالطَّهْوَرِ وَالْوَسَادِ ۖ

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
 عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ يَبْعَثُ  
 أَنَا وَغُلَامٌ مَعَهُمَا دَاوَةَ مِنْ مَّاءٍ ۖ

**بَابُ الْخَمَلِ الْعِزَّةِ مَعَ الْمَاءِ فِي السَّجْدَةِ**  
 ۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ  
 قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ  
 مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ  
 الْحَلَاةَ فَاحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ دَاوَةَ مِنْ مَّاءٍ دَعَا نَزْلَهُ  
 يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ تَابَعَهُ النَّظَرُ وَشَازَانُ عَنْ شُعْبَةَ  
 الْعِزَّةِ عَصَا عَلَيْهِ رُجْجٌ ۖ

**بَابُ التَّهْمِي عَنِ السَّجْدَةِ بِالْيَمِينِ**  
 ۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَصْرَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ مَوْلَى  
 الدَّسْتَوَائِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَلَا إِذَا  
 أَقَى الْحَلَاةَ فَلَا يَتَنَفَّسْ ذِكْرَهُ يَمِينِهِ وَلَا يَمْتَسَحُ بِيَمِينِهِ ۖ  
**بَابُ لَا يَمْسُكُ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ إِذَا**  
**بَالَ ۖ**

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا الْأَدْنَاءِيُّ  
 عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ  
 عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَالَ  
 أَحَدُكُمْ فَلَا يَخْذَنْ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِي  
 بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ۖ

**بَابُ السَّجْدَةِ بِالْحِجَارَةِ ۖ**

فرالیں۔  
 جو شخص طہارت کے وقت اُس کے لیے پانی نہ ملے  
 حضرت ابوذر راہنے فرمایا کہ کیا تم لوگوں میں نہیں، طہارت اور نیکہ  
 والے صاحب نہیں ہیں؟

عطاء ابن ابی موسیٰ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے  
 سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رنج حاجت کے لیے تشریف  
 لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا آپ کے پیچھے جاتے اور ہمارے  
 ساتھ پانی کا ایک ڈول ہوتا۔

استنجا کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا۔  
 عطاء ابن ابی موسیٰ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء  
 میں داخل ہوتے تو میں اور ایک لڑکا ڈول میں پانی اور نیزہ لے کر  
 حاضر ہوتا تھے تاکہ آپ پانی سے استنجا فرمائیں۔ — نفر اور  
 شاذان نے شعبہ سے اس کی متابعت کی ہے۔ اَلْعِزَّةُ وہ لڑکی  
 جس کے ایک سر پر لمبے کا پھل ہو۔

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت  
 عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی پیٹے۔  
 رہاں وغیرہ تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت الخلاء میں جائے  
 تو دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہ چھوئے اور نہ دہنے ہاتھ  
 سے استنجا کرے۔

پیشاب کرتے وقت عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ سے  
 نہ پکڑے۔

عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے  
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی  
 پیشاب کرے تو اپنے عضو خاص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے  
 اور نہ دہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن میں سانس  
 لے۔

ٹھیلوں سے استنجا کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے گیا جب کہ آپ رفع حاجت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ میں آپ کے نزدیک پہنچ گیا ہوں۔ فرمایا کہ میرے لیے تھمر تلاش کرو۔ تاکہ ان سے استنجا کر دوں۔ ایسا ہی نقد فرمایا لیکن بڑی اور گورنہ لانا میں اپنے کپڑے کے ایک پلو میں تھمر لے کر حاضر بارگاہ ہو اور وہ آپ کے پلو میں رکھ دے اور آپ کے پاس سے بٹ گیا۔ جب آپ ناراض ہوئے تو انھیں استنجال فرمایا۔

گوہر سے استنجانہ کرے

عبدالرحمن بن اسود کے والد ماجد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت کے لیے تشریف لے جانے لگے تو مجھے تین تھمر لانے کا حکم فرمایا۔ مجھے دو تھمر ترل گئے لیکن تیسرا تلاش کرنے پر بھی نہ ملا تو میں نے گوہر کا ٹکڑا لے لیا اور حاضر بارگاہ ہو گیا۔ آپ نے دونوں تھمر لے لیے اور گوہر پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے۔ — ابراہیم بن یوسف، ان کے والد ماجد، ابوالواسحاق کا بیان ہے کہ مجھ سے عبدالرحمن نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

اعضائے وضو ایک ایک بار دھونا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت ابی جہش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو ایک ایک بار دھوئے۔

اعضائے وضو کو دو دو بار دھونا۔

حسین بن عیسیٰ، یونس بن محمد، یحییٰ بن سلیمان، عبداللہ بن ابوبکر ابن محمد بن عمرو بن حزم، عباد بن تیمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعضائے وضو دو دو بار دھوئے۔

اعضائے وضو تین تین بار دھونا۔

عمران بن موسیٰ انشان سے روایت ہے کہ انھوں نے دیکھا کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک برتن منگوایا تو اپنے ہاتھوں پر

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سُوَيْدٍ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ يَخْلُجَتِهِ وَكَانَ يَلْتَوِثُ قَدَ نَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ أَيْبُنِي أَحْجَاؤًا اسْتَنْفِضْ بِهَا أَوْنَ حَوْهَ وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوِثٍ فَإِنَّكَ بِأَحْجَاؤِ بَطْنِ شَيْبَانٍ فَوَضَعَهَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَعْرَضَتْ عَنْهُ فَلَمَّا أَقْبَضَ أَتْبَعَهُ يَهُونَ

بَابُ لَا يَسْتَنْجِي بِرَوِثٍ

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرَ بْنَ أَبِي اسْحَقَ قَالَ لَيْسَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ذَكَرَهُ وَلَكِنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَارِظَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَاؤٍ فَوَضَعْتُ حَجَرَيْنِ وَالْمَسْتُ الثَّلَاثَ فَلَمْ أَجِدْ فَأَخَذْتُ رَوِثَةً فَإِنَّكَ بِهَا فَأَخَذَ الْمُجَرِّينَ وَالْقَى الرَوِثَةَ وَقَالَ هَذَا إِرْسٌ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ سَفِيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً

بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَذَفٍ عَنْ عَتَابِ بْنِ تَعْنِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ



تین دفعہ پانی ڈالا اور انھیں دھویا پھر دایاں ہاتھ وتر میں ڈالا تو گلی کی آواز  
ناک میں پانی لیا۔ پھر تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو تین  
مرتبہ کہینوں تک۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر دونوں پیروں کو گھون تک تین  
دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-  
جو میرے وضو مہیا وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے جن میں خیالات  
نہ آنے دے تو اس کے سابعہ گناہ بخش دے جاتے ہیں۔  
ابراہیم، صالح، یحییٰ کیسان، ابن شہاب، عروہ نے عمران سے  
روایت کی ہے کہ جب حضرت عثمان نے وضو کر لیا تو فرمایا:-  
میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اور ایک آیت نہ ہوتی  
تو میں تم سے حدیث بیان نہ کرتا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے سنا آپ نے فرمایا کہ جو اچھی طرح وضو کرے نماز پڑھے تو اس کے  
اگلے نماز کے درمیان گناہ بخش دے جاتے ہیں جب کہ نماز پڑھ  
ے عروہ نے فرمایا کہ آیت یہ ہے:- جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم  
نے نازل کیا (۱۵۹۱۲)

### وضو میں ناک صاف کرنا

اس کو حضرت عثمان، حضرت عبد اللہ بن زید اور حضرت ابن عباس نے  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ابو اور لیس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- جو وضو کرے تو اسے  
ناک میں پانی بھی لینا چاہئے اور جو استنجا کرے تو اسے چاہئے کہ  
طاق ڈھیلے۔

### استنجا کے لیے طاق ڈھیلے لینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے  
چاہیے کہ ناک میں بھی پانی لے، پھر اسے صاف کرے اور جو استنجا کرے  
تو طاق ڈھیلے اور جو تم میں سے سو کر اٹھے تو اپنا ہاتھ دھو لے اس  
سے پہلے کہ وضو کرے یا انہیں ڈالے کیونکہ تم سے کسی کو کیا معلوم کہ اس کے  
ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے۔

دونوں پیروں کو دھونا اور ان پر مسح نہ

بْنِ يَزِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَأْيَ  
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ دَعَا يَزِيدَ فَأَقْرَعَ عَلَى كَفْتَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
فَنَسَلَهُمَا ثُمَّ ادْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْأَنَاءِ فَصَبَّحَ فَاسْتَنْشَرَ  
ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
الْكُعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ دُمُوتِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُغْلِبُ  
فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَلَكِنْ عُدَّةٌ  
بِحَدِيثٍ عَنْ حُمْرَانَ قُلْنَا تَوَضَّأَ عُثْمَانُ قَالَ لَكُنْ تَكُونُ  
حَدِيثًا لَوْلَا أَنَّهُ مَا حَدَّثَ عَنْكَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَتَوَضَّأُ أَحَدٌ لِيُغْتَسِرَ وَضُوءَهُ وَيَصِلَ  
الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْصَّلَاةُ حَتَّى يُصَلِّيَهَا  
قَالَ عُدَّةُ الْأَيْتَانِ النَّبِيُّ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا

**بَابُ الْإِسْتِنْشَافِ فِي الْوُضُوءِ ذِكْرُ  
عُثْمَانَ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زَيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

۱۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَتَانَا يُونُسُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ  
فَلْيَسْتَنْشِرْ وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُزِدْ

### بَابُ الْإِسْتِجْمَارِ وَتَرَا

۱۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَتَانَا مَالِكٌ عَنْ  
أَبِي الزُّرَّادِ عَنِ الْأَعْدَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ  
فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْشِرْ وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُزِدْ وَإِذَا  
اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمٍ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا  
فِي وَضُوءِهِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ

**بَابُ غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ**

کرنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے پھر آپ ہم سے آئے اور ہمیں نماز عصر کے لیے دیر ہو گئی تھی پس ہم نے وضو کیا اور اپنے پیروں پر مسح کرنے لگے تو آپ نے دُعا میں دفعہ بلند آواز سے فرمایا: ایٹریلوں کے لیے نارِ جہنم کی خرابی ہے۔

### وضو میں کٹی گئی سرنا

اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ممران مولیٰ عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انھوں نے وضو کے لیے پانی منگایا۔ پس اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی اُنڈیلا اور انھیں تین دفعہ دھویا۔ پھر سنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈال کر گلنے کی ناک میں پانی بیا اور ناک صاف کی پھر تین دفعہ اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو کہیںوں تک تین دفعہ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر سر پر برتن تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اسی وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا اور ارشاد ہوا کہ جو میرے وضو جیسا وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے جن کے دوران دل میں خیالات نہ آنے دے تو اس کے سابقہ گناہ بخش دے جاتے ہیں۔

ایٹریلوں دھونا اور اس میں برتن وضو کے وقت انگوٹھی کی جگہ کو بھی دھویا کرتے۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جب کہ وہ ہمارے پاس سے گزر رہے تھے اور لوگ ایک برتن سے وضو کر رہے تھے۔ فرمایا کہ ابھی طرح وضو کرو۔ کیونکہ ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایٹریلوں کے لیے نارِ جہنم کی خرابی ہے۔

جوتوں والا دونوں پیروں کو دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے۔

### عَلَى الْقَدَمَيْنِ

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِي سَفَرٍ فَقَادَرْنَا وَقَدْ أَرَهَقْنَا الْعَصْرَ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا قَتَادِي يَأْخُذُ عَلَى صَوْتِهِ وَيُلَّاكِعُهُ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

بَابُ الْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوءِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُرَاكَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَأْيَ عُثْمَانَ دَعَا يَوْمَئِذٍ فَقَدَرْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِقَابِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ادْخَلَ عَيْنَهُ فِي الْوُضُوءِ ثُمَّ تَمَضَّمُضَ وَاسْتَشْفَى وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَوَدَّ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْقَعَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَهُوَ وَضُوئِي هَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ عَفَرَا اللَّهُ لَهُ مَا تَقَرَّرَ مِنْ ذَنْبِهِ

بَابُ غَسْلِ الْأَعْقَابِ وَكَانَ ابْنُ سَبْرِينَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ ابْنُ أَبِي أَيَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّأُونَ مِنَ الْمَطَرِ فَقَالَ اسْتَبْعُوا الْوُضُوءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

بَابُ غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ فِي التَّعَلُّينِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى التَّعَلُّينِ

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ  
سُؤَيْدٍ بْنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَأَيْتَكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا  
لَمْ أَرِ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هِيَ يَا  
ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتَكَ لَا تَمْسُ مِنَ الْأَوْكَاكِ إِلَّا الْيَمَانِيَّةَ  
وَرَأَيْتَكَ تَلْبَسُ الرِّعَالَ السَّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتَكَ تَصْنَعُ الصُّفْرَ  
وَلَا يَكُنْ إِذَا أَكَلْتَ بِسَكَّةَ أَهْلَ النَّاسِ إِذَا دَاوَاهُ الْهَلَاكُ  
وَلَمْ يَكُنْ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمَ التَّوْبَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَمَّا  
الْأَوْكَاكِ فَإِنِّي لَمَّا أَرَسْتُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَمْسُرُ الْأَلْيَمَانِيَّةَ وَأَمَّا الرِّعَالَ السَّبْتِيَّةَ فَإِنِّي رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ الرِّعَالَ  
فِيهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ مِنْهَا فَإِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا  
الصُّفْرُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَصْبِغُ بِهَا فَإِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَصْبِغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَاكُ  
فَإِنِّي لَمَّا أَرَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي حَتَّى  
تَلْبِثُ بِمِ رَاحِلَتِهِ ۝

بَابُ ۱۲۶ التَّيْمُنُ فِي الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ ۝  
۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَسْمَ بْنَ مَرْثَدٍ قَالَ  
عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيِّدٍ عَنْ أُمِّ عَوَيْثَةَ قَالَتْ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهْنٌ فِي غُسْلِ الْبُتِّ لِيَدَانِ  
بِمِائِيْنَهَا وَمَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهَا ۝

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ  
مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُعِجِبُهُ التَّيْمُنُ فِي تَنْقُلِهِ وَتَرْجُلِهِ وَمَهْوَرِهِ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ ۝  
بَابُ ۱۲۷ التَّحَاسُّ الْوُضُوءِ إِذَا حَانَتِ  
الصَّلَاةُ قَالَتْ عَائِشَةُ حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتَمَسَ  
الْمَاءَ فَلَمْ يَوْجَدْ فَزَلَّ التَّيْمُمُ ۝

۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ

جُحَيْمِ بْنِ جُرَيْجٍ كَمَا يَأْنِ بِهٖ كَرِهَ فَحَضَرَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا  
كَفَرَتْ فِي مَرَضٍ كَرِهَ مَرَضَهُ لَسَّ الْوُضُوءَ رَحِمَنُ آيِنِ نِيَّ بَدْرَ بَاقِي تَابِ  
مِيْنِ اِيْنِ وَيَكُنْ هِيْ حَتَّى تَابِ كَسَ سَاقِيْنِ مِيْنِ وَيَكُنْ فَرَا بِاِ سَ اِيْنِ جُرَيْجِ  
وَهٗ كَيَا هِيْ ۝ مَرَضٍ كَرِهَ مَرَضَهُ تَابِ اِيْنِ اِيْنِ سَ دَقَّ كَسَ سَاقِيْنِ كَوَاتِ  
نَبِيْنِ لَكَ تَابِ مِيْنِ نِيْ تَابِ كَوَاتِ كَسَ سَاقِيْنِ جَوْتِ پَسِنْتِ هِيْ اُوْرِيْ  
اِيْنِ كَوَاتِ كَسَ سَاقِيْنِ رَدَّ رَدَّ خَاصِ كَسِنْتِ هِيْ اُوْرِيْ نِيْ دِيْ كَسَ سَاقِيْنِ  
كَ مَرَضِ مِيْنِ تَابِ تَابِ دِيْ كَسَ سَاقِيْنِ هِيْ لَوَكُنْ نِيْ اَحْرَامِ بَانْدِ هِيْ تَابِ  
اِيْنِ نِيْ اَحْرَامِ بَانْدِ هِيْ اَحْرَامِ بَانْدِ هِيْ اَحْرَامِ بَانْدِ هِيْ اَحْرَامِ  
اِيْنِ كَوَاتِ كَسَ سَاقِيْنِ نِيْ كَسَ سَاقِيْنِ اِيْنِ اَحْرَامِ بَانْدِ هِيْ اَحْرَامِ  
دِيْ كَسَ سَاقِيْنِ كَوَاتِ كَسَ سَاقِيْنِ لَكَ تَابِ مَرَضِ اُوْرِيْ جَوْتِ وَكَلِ بَاتِ  
مِيْنِ نِيْ رَسُوْلِ اَللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَوَاتِ كَسَ سَاقِيْنِ  
دِيْ كَسَ سَاقِيْنِ مِيْنِ وَكَلِ كَسَ سَاقِيْنِ وَكَلِ كَسَ سَاقِيْنِ وَكَلِ كَسَ  
خَاصِ تَابِ مِيْنِ نِيْ رَسُوْلِ اَللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَوَاتِ  
دِيْ كَسَ سَاقِيْنِ هِيْ لَكَ تَابِ مَرَضِ اُوْرِيْ اَحْرَامِ بَانْدِ هِيْ اَحْرَامِ  
مَلِ اَللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَوَاتِ كَسَ سَاقِيْنِ هِيْ اَحْرَامِ  
كَ اِيْنِ كَوَاتِ كَسَ سَاقِيْنِ ۝

وضو اور غسل دائیں جانب سے شروع کرنا۔  
حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا جب کہ وہ آپ کی عاجز داری  
کو غسل دینے لگیں کہ دائیں جانب اور مقامات وضو سے ابتدا  
کرنا۔

سروقی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنها نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوتے پہنتے، کنگھی کرنے  
اور وضو وغیرہ تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنا  
پسند فرماتے۔

نماز کا وقت ہو جانے پر پانی تلاش کرنا حضرت عائشہ  
نے فرمایا کہ فجر کا وقت ہو گیا، پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس تیمم کا  
حکم نازل ہوا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے



اسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
أَنَّهُ قَالَ لَا يَثْبُتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَكَذَا  
صَلَاةُ الْبَصَرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَائِمًا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْضُوءُ فَوَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ دَامَرَ النَّاسُ  
أَن يَتَوَضَّأُوا مِنْهُ قَالَ قَدْ آتَيْتُ الْمَاءَ يَتَّبِعُهُ مِنْ حَتَّى لَصِيحَةٍ  
حَتَّى تَوَضَّأُوا مِنْ عِنْدِ أَخِيهِ

**باب ۱۲۸ المَاءُ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعْرُ**  
**الْإِنْسَانِ وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَذِي بِمَاءِهَا**  
**يَتَّخِذُ مِنْهَا الْخَبُوطُ وَالْجَبَالُ وَسُورُ الْكَلَابِ**  
**وَمَتَرُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ الرَّهْرِيُّ إِذَا دَاكَمَ**  
**فِي إِنْكَاءٍ لَيْسَ لَهُ وَضُوءٌ غَيْرُهُ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَقَالَ**  
**سُفْيَانُ هَذَا الْفَقْهُ يَعْنِي بِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ**  
**جَلَّ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً فَتَيَمَّمُوا وَهَذَا مَاءٌ وَ**  
**فِي التَّفْسِيرِ مِنْ شَيْءٍ يَتَوَضَّأُ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ بِهِ**  
**۱۶۹- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا إِسْرَاطِيلُ**  
**عَنْ عَاصِمِ بْنِ ابْنِ سَيْرِينَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ عِنْدَنَا**  
**مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَغَاهُ مِنْ قَبْلِ**  
**أَنِّي أَدْرِي مِنْ قَبْلِ أَهْلِ الْأَنْسِ فَقَالَ لَأَنْ يَكُونَ عِنْدِي**  
**شَعْرَةٌ وَمَنْ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا دَعَا فِيهَا**

**۱۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ**  
**بْنُ سَلَمَانَ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سَيْرِينَ**  
**عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَلَّقَ**  
**رَأْسَهُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرَةٍ**

کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا،  
لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت  
میں وضو کیسے پانی پیش کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے اس برتن میں اپنا دست مبارک ڈالا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے  
وضو کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے آپ کی انگلیوں کے  
نیچے سے پانی کو ابلتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ آخری آدمی  
نے بھی وضو کر لیا۔

وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں  
عطاؤں سے ٹھوہریاں اور رسیاں بننے میں مضائقہ نہیں سمجھتے  
تھے اور گٹنے کے جھوٹے اور ان کے سجدے سے گزرنے میں نہ ہری  
نے کہا کہ گناہ جب برتن میں منہ ڈال دے اور اس کے سرا وضو کے  
یہ اور پانی نہ ہو تو انہی سے وضو کرے۔ سفیان ثوری کا قول  
ہے کہ یہ فقہ بالکل حکم خداوندی کے مطابق ہے کہ جب تم پانی نہ پاؤ  
تو تم کھرو اور یہ بھی پانی ہے۔ چونکہ اس سے دل میں کھٹکا سا ہوتا ہے  
لہذا اس سے وضو کرے اور تیمم بھی کرے۔

ابن سیرین سے روایت ہے کہ میں حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے موئے مبارک ہیں جو ہمیں حضرت انس یا حضرت انس کے گھر  
والوں سے ملے ہیں۔ فرمایا کہ میرے پاس ان میں سے ایک بھگاموئے  
مبارک ہوتا تو مجھے وہ دنیا و ما فیہا سے غریز ہوتا۔

ابن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے  
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا سر اقدس منڈوا  
تو حضرت ابوطالب سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے آپ کے  
موئے مبارک حاصل کیے۔

ف ۱۔ معلوم ہوا کہ رحمت در عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک بڑی برکت والی چیز ہیں۔ انہیں حاصل کرنا اور  
ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہونا صحابہ کرام کے شعار میں شامل تھا۔ خود سرورِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضائے  
اس فعل کے اندر شامل ہے لہذا ان کے موئے مبارک ہونے میں کوئی شک نہ رہا اور امتِ محمدیہ نے آپ کے آثارِ مقدسہ  
سے جو فیوض و برکات پائے ان کے بیان سے دینی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ گزشتہ حدیث میں ان کی اہمیت کا بیان صحیح ثبوت  
موجود ہے کہ آنکھ والوں کی نظر میں ان آثارِ مقدسہ کی کیا قدر و قیمت ہے۔ اسی لیے تو حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اگر میرے پاس ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک بال مبارک بھی ہوتا تو مجھے دنیا اور اس کی ساری دولت سے عزیز ہوتا۔ پروردگار عالم ہمیں اپنے محبوب کے آثارِ مقدسہ سے دامن میں مستفید فرمائے آمین۔

**جب گناہ برتن میں منہ ڈال کر پی لے۔**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گناہ تم میں سے کسی کے برتن سے پی لے تو وہ اُسے سات دفعہ دھوئے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کہ ہے کہ ایک آدمی نے گناہ کھا جو پیاس کے مارے مٹی کو چاٹ رہا ہے اس آدمی نے اپنا منہ لیا اور اس کے ذریعے گتے کے بے پانی نکالا، یہاں تک کہ وہ شکم سیر ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس فعل کو قبول فرمایا اور اُسے جنت میں داخل کر دیا

احمد بن شیبہ، ان کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب، حمزہ بن عبد اللہ، ان کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں گتے مسجد میں آتے جاتے لیکن لوگ اس جگہ پر کچھ نہیں چھڑکتے تھے۔

حضرت عبد بن ماسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے سوال پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سداغے ہوئے گتے کو چھوڑو اور وہ شکار مارے تو اُسے کھاؤ اور اگر اس میں سے کھائے تو نہ کھاؤ کیونکہ اُس نے اپنے بے روکا ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ شکاریں اپنے گتے کو چھوڑیں اور اُس کے ساتھ دھرا گناہ پاؤں؟ فرمایا کہ نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ اپنے گتے پر پڑھی ہے اور دوسرے پر نہیں پڑھی۔

جو صرغ پیشاب اور پاخانہ کے بعد وضو کرنا ضروری سمجھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یا تم میں سے کوئی جگے ضرورت سے آئے عطا دے کہ جس کی دُور سے کھڑا یا مضبوط سے چوڑی وغیرہ نکلے تو وہ دوبارہ وضو کرے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ نے

**بَابُ إِذَا اشْرَبَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ ۖ**

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْرَبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا ۖ

۱۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا رَأَى كَلْبًا يَأْكُلُ التُّرَى مِنَ الْعَطَشِ فَأَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهُ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُ بِهِ حَتَّى أَرَوَاهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ تَنَا أَنِّي عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ الْيَلَابُ ثَقِيلٌ وَتَدْبُرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ يُؤَدِّبُ رُشُونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ ۖ

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي الشَّيْخِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ الْمُعْلَمَ فَغَنَلْ كُلَّ فَلَذًا أَكَلْ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ كُلِّي فَكَيْفَ مَعَهُ كَلْبًا الْخِرَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمِعْتُ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَسْمِعْ عَلَى كَلْبِ الْخِرَ

**بَابُ مَنْ تَمَرَّكَ الْوَضُوءُ إِلَّا مِنْ**

الْمُخْرَجِينَ الْقُبُلِ وَالَّذِي يَقُولُهُ تَعَالَى أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ وَقَالَ عَطَاءٌ فَمَنْ يَخْرِجُ مِنْ دُبُرِهِ الدُّودَ أَوْ مِنْ ذَكَرِهِ

جابر سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عروہ وقت اچھا میں تھے کہ ایک آدمی کو تیرا لگا۔ اُس نے رکوع عجبہ کیا اور نماز جاری رکھی جس کا قول ہے کہ مسلمان زخمی ہونے کے باوجود ہمیشہ نماز پڑھتے رہتے تھے۔ طاؤس، محمد بن علی، عطاء اور اہل عجاز کا قول ہے کہ خون نکلنے سے وضو لازم نہیں آتا۔ حضرت ابن عمر نے اپنی پھنسی کو دیا یا جس سے خون نکلا اور وضو نہ کیا۔ حضرت ابی اہلی اوفی نے غن تھوکا اور نماز جاری رکھی حضرت ابی عمر اور حسن بصری کا قول ہے کہ جو بچھے گولے اُس پر نہیں ہے مگر بچھنوں کی جگہ کو دھونا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ برابر نماز میں شہد ہوتا ہے جب تک مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے اور اسے حدیث نہ ہو۔ ایک عجیبی آدمی عرض گزار ہوا کہ اے حضرت ابو ہریرہ! حدیث کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ ہوا خارج ہونے کی آواز۔

عناد بن تیمیم کے چچا جان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز نہ چھوڑے جب تک ہوا کی آواز یا بدبو محسوس نہ کرے۔

محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری مذمت بہت خارج ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے شرم محسوس کرتا تھا۔ میں نے مقداد بن اسود سے پوچھنے کے لیے کہا تو فرمایا: اس سے وضو لازم آتا ہے

سُئِيَ أَوْ أَطْفَأَهُ أَوْ حُدَّ مَسْكُهُ وَصَوَّرَ وَصَوَّرَ  
وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا دُضُوعَ إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ وَ  
يَكُنْ كَرَمٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ فِي عُرْوَةٍ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَرَمَى رَجُلٌ بِسَهْمٍ  
فَنَزَعَهُ الدَّمُ فَدَكَهُ وَسَجَدَ وَمَضَى فِي صَلَاتِهِ  
وَقَالَ الْحَسَنُ مَا زَالَ الْمُسْلِمُونَ يُصَلُّونَ  
فِي جَرَا حَاتِهِمْ وَقَالَ طَاوُسٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ  
وَعَطَاءٌ وَأَهْلُ الْحِجَازِ لَيْسَ فِي الدَّمِ وَصَوَّرُ  
وَعَصْرَابُنْ عُمَرُ بَتْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا دَمٌ وَ  
لَمْ يَتَوَضَّأْ وَبَرَقَ ابْنُ أَبِي أَوْفَى دَقًّا فَصَلَّى  
فِي صَلَاتِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْحَسَنُ فِيمَنْ  
اخْتَجَمَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا غَسْلُ مَحَاجِمِهِ ۖ

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ تَنَا ابْنُ عِيْنَةَ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَادِ بْنِ كَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْمَيْمُونِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ  
يَجِدَ رِيحًا ۖ

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ تَنَا جَابِرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ  
عَنْ مُشْنَدِ أَبِي يَعْلَى التُّوَيْجِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ  
قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَدَّاءَ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُ الْيَقْدَادِ بْنَ



شعبہ نے بھی ایش سے اسے روایت کیا ہے۔

زید بن خالد سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کوئی جماع کرے اور انزال نہ ہو تو آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا کہ وضو کرے جیسے غانہ کے لیے وضو کرتے ہیں اور اپنی شرمگاہ کو دھوئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ پس میں (راوی) نے حضرت علی، حضرت زبیر و حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی پوچھا تو انھوں نے بھی یہی فرمایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصاف کے ایک آدمی کو بلوایا۔ وہ حاضر بدلا گاہ ہوئے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا؟ عرض گزار ہوا ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں جلدی ہو یا انزال نہ ہو تو تم پر صرف وضو لازم ہے۔

جولانے ساتھی کو وضو کروائے

غریب مولانا ابن عباس نے حضرت اسماء بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غارت سے لوٹے تو گھانے کی طرف مڑ گئے۔ پس حاجت رنج فرمائی حضرت اسماء نے فرمایا کہ میں پانی ڈالتا رہا اور آپ نے وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نماز پڑھیں گے؟ فرمایا کہ نماز کی جگہ تمہارے سلسلے ہے۔

عمرو بن علی، عبدالجبار، یحییٰ بن سعید بن ابراہیم، نافع بن جبیر بن مطعم، عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے حضرت نبیو بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ حضور تعالیٰ حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور (راوی) پر حضرت مغیرہ بن یحییٰ ڈالتے رہے اور آپ نے وضو کیا یعنی مبارک چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے اور سر اقدس پر مسح فرمایا اور موزوں

الاسود فسأله فقال فيه الوضوء ورواه شعبه عن الحسن

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ تَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ ابْنَ حَالِدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَالِ عُمَانَ بْنَ عَفَّانٍ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا جَاءَ مَعَهُ وَلَهُ مِثْلُ قَالَ عُمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا تَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْتَسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَآبِي بَنٍ لَعَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَخْبُرُنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَّا أَتَجْعَلُكَ أَفَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ أَوْ فُجِئْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ

بَابُ الرَّجُلِ يُوضِيءُ صَاحِبَةَ

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ غُرَيْبِ بْنِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَمَةَ بِنْتِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَقْبَضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ إِلَى الشَّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ قَالَ أَسَمَةُ فَجَعَلْتُ أَصْبُ عَلَيْهِ وَ يَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصَلِي قَالَ الْمَصْلَى أَمَا لَكَ

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ تَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَجْعَةَ عَدْوَةَ ابْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ أَنَّ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَأَنَّ الْمُغِيرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ

لَحَوْا الْقُمُكَةَ يُعِيدُ الْوُضُوءَ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ إِذَا ضَجَّكَ فِي الصَّلَاةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ  
وَكَمْ يُعِيدُ الْوُضُوءَ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ أَخَذَ مِنْ

فرمایا کہ جب کوئی نماز میں ہنس پڑے تو نماز کو دہرائے اور دوبارہ وضو کرے جس نے کہا کہ جس نے بال یا ناخن کاٹے یا مونہ سے اُتار دئے تو اس پر وضو نہیں ہے حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ وضو نہیں ہے مگر محدث سے حضرت

معجم بخاری شریف مترجم علیہ اول

14A

کتاب الوضوء

بِرَأْسِهِ وَمَسَّحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ۖ

بَابُ ١٣٢ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدِيثِ  
وَعِيره وَقَالَ مَنصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ لَا بَأْسَ  
بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَتَمِ وَيَكُتِبُ الرِّسَالَةَ عَلَى عَيره  
وَمُتَوًى وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ إِنْ كَانَ عَلَيْكَ  
إِذَا قَسَمْتَ فَلَا أَفْلَا تَسَلِّمُ؟

١٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مَخْرَجِهِ  
بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالِتُهُ فَأَضْطَجَعْتُ فِي بَيْتِ  
الرَّسَادَةِ وَأَضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَهْلُهُ فِي طَرَفِهَا فَتَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْقَفَهُ بِقُرْبَيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ  
بِقُرْبَيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَلَسَ يَمْسَحُ التَّوَمَّ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ  
الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَيْءٍ  
مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ  
ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِ فَوْضَعِ يَدَيْهِ الْيُمْنَى عَلَى  
رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتَتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ  
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ  
ثُمَّ أَوْتَرْتُ ثُمَّ أَضْطَجَعْتُ حَتَّى أَتَاهُ الْمَوْتُ فَقَامَ فَصَلَّى  
رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ إِلَّا مِنَ الْغَيْثِ الْمُنْقَطِعِ

پر مسج کیا۔

بغیر وضو قرآن مجید وغیرہ پڑھنا

منصور نے ابراہیم سے روایت کی کہ حمام میں قرأت کرنے اور بغیر منوط کھنسنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حماد نے ابراہیم سے روایت کی کہ اگر اُس (دہانے والے) پر ازار ہو تو سلام کرے ورنہ سلام نہ کرے۔

[illegible]

جو دھونہ کرے مگر غشی کے شدید دورے



فَيَا مَعْشَرُ النَّاسِ كَذَّابِهِ تَقَالِبُ نَفْسِي فَعَلْتُ مَا لَلَنَاسِ  
فَاَشَارَتْ بِيَدِي هَا نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَعَلْتُ  
اِيَّاهُ فَاَشَارَتْ اَنْ لَعَنَهُ فَعَلْتُ حَتَّى تَحْمِلَانِي النَّعْشِي وَ  
جَعَلْتُ اَصْبَحُ ذُوْقُ رَأْسِي مَا كُنْتُ فَلَئِمَا انْصَرَفَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَرَأَيْتُ عَلَيْهِ  
لَهُمْ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ وَكُنْتُ لَمْ اَرَكَ إِلَّا كَذَّابًا رَأَيْتُ رُفِ  
مَعَارِجِي هَذَا احْتَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ اُرْحَى لَئِي اَنْتُمْ  
تُفَعِّتُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ اَرْقِيَمِيَا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ  
لَا اَدْرِي اَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ يُؤْتِي اَحَدَهُمْ فَيَقَالُ  
لَمَّا عَلِمْتُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ قَالَتَا الْمُؤْمِنُ اَرَا الْمُؤْمِنُ  
لَا اَدْرِي اَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ  
رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَاجَبْنَا وَآمَنَّا  
وَاتَّبَعْنَا فَيَقَالُ لَكُمْ صُلْحًا فَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنْ كُنْتُ لَكُمْ نَبِيًّا  
وَأَمَّا الْمُتَنَافِئُ اَوْ الْمُتَرَاتِبُ لَا اَدْرِي اَيُّ ذَلِكَ قَالَتْ  
اَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا اَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا  
فَقُلْتُ ۝

کو کیا ہو گیا ہے! انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور  
سُبْحَانَ اللہ کہا میں نے کہا کہ نشانی! پس اثبات میں اشارہ کیا میں کھڑی  
رہی یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہوئے گی تو میں نے اپنے سرور پانی  
ڈالا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ  
کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا، کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی  
تھی مگر اس جگہ پر دیکھی تھی کہ جنت اور دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی  
ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا، دجال کے قتلے میں آنا اُنٹس یا اُس کے  
قریب مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسمانہ ان میں سے کونسی بات فرمائی۔ تم میں  
سے ایک کے پاس نشتر آئے گا اُس سے کہا جائے گا کہ ابراہیم علیہ السلام کو کیا جانتا  
ہے! اور اسمانہ والی یاقین والا ہوگا، مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسمانہ نے کون سا نقطہ  
فرمایا، کچھ کہہ کر اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پاس نشانیاں اور  
ہدایت کے تشریف لائے ہم نے ان بات مافی، ایمان لے لے اور پیر ہی کی  
اُس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا، یہاں رہا معلوم تھی کہ تو ایمان والا ہے اگر  
وہ منافق یا شک کرنے والا ہوگا، مجھے معلوم نہیں کہ حضرت اسمانہ نے کون سا  
نقطہ کہا، تو کہے گا کہ مجھے نہیں معلوم میں لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سُنا تھا  
تو وہی کہہ دیتا تھا۔

ف: اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں جنہیں ذہن میں رکھنا چاہیے۔ پہلی بات یہ کہ اُس نماز کسوف کے دوران رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کی ہر چیز کا مشاہدہ فرمایا تھا یہاں تک کہ جنت و دوزخ کو بھی دیکھ لیا تھا۔ آپ کا یہ دیکھنا معجزے  
کے طور پر تھا یعنی خدا نے آپ کو ایک ہی وقت میں کائنات کی ہر چیز دکھا دی۔ اگر یہ کمال ہمیشہ کے لیے عطا فرمادیا ہو تو اسے شرک  
قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ایک تو اس وجہ سے کہ یہ کمال پروردگار عالم نے عطا فرمایا ہے۔ ذاتی وصف سے عطائی وصف کا مقابلہ کیا ہے۔  
دوسرے یوں بھی یہ بات شرک نہیں ہو سکتی کہ جب خدا تعالیٰ دیر کے لیے یہ کمال آپ کو عطا فرمادینا تھا جیسا کہ متعدد احادیث میں  
واضح طور پر موجود ہے تو زیادہ دیر کے لیے عطا فرمانا شرک کیسے ہوگا؟ اگر یہ شرک ہو تو لازم آئے گا کہ خدا تعالیٰ دیر کے لیے تو  
اپنا شرک خود بنالیا ہے لیکن زیادہ دیر کے لیے نہیں بنانا اور یہ خیال برے سے ہی غلط ہے۔

دوسری بات ماعلمک بہذا الرجل کے لفظوں سے یہ سننے آئی کہ یحیرن کے سوالات کے وقت اُس مرنے والے کی قبر میں  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ گری بھی ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اُس لمحے کے اندر پوری دنیا میں ہزاروں آدمی قبر میں سکھ  
جائیں تو آپ کی ہر قبر میں جلوہ گری ہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا نے ذوالمنن نے اپنے محبوب کو ایسی معجزہ نشان عطا فرمائی ہوئی  
ہے کہ ایک ہی وقت میں آپ ہزاروں جگہوں پر تشریف فرما ہو سکتے ہیں اور دیکھنے والے آپ کو دیکھ سکتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہم دوسرے سر کا مسح کرنا

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ مسح کر اپنے سروں کے بعض حصے

بَابُ الْمَسْحِ الرَّاسِ كُلِّهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى  
وَأَمْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَرْأَةُ



کا اور ابن مسیب نے کہا کہ موت مرد کی طرح سر کا سج کرے۔ امام ہاک سے پوچھا گیا کہ کیا سر کے بعض حصے کا سج کرنا کافی ہے؟ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث کو دلیل بنایا۔

عمر بن ابی مازی کے والدہ باندہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا جو عمر بن ابی مازی کے دانا جان تھے کہ کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا ہاں پس پانی منگا کر اُسے اپنے ہاتھوں پر ڈالا تو ہاتھوں کو دو دفعہ دھویا۔ پھر گلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی دیا۔ پھر تین دفعہ چہرے کو دھویا پھر دو دفعہ کہینوں تک دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا سج کیا تو انھیں آگے سے پیچھے کر لے گئے یعنی سر کی ابتداء سے گدی تک پھر اُسی جگہ کہ لٹ واپس لائے جہاں سے ابتدا کی تھی۔ پھر دونوں پیر دھوئے۔

دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھونا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے ایک برتن میں پانی منگوا لیا اور ان کے سامنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کی طرح وضو کیا یعنی برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر گلی کی ناک میں پانی دیا اور اسے صاف کیا تین پلوں میں پھر اپنا ہاتھ داخل کر کے تین دفعہ چہرے کو دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ کہینوں تک دھویا۔ پھر ہاتھ ڈال کر اپنے سر کا سج کیا کہ انھیں آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ ایک مرتبہ پھر اپنے دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا۔

لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا۔  
حضرت جریر بن عبداللہ نے اپنے گھروالوں کو حکم دیا کہ ان کے مسواک سے بچے ہوئے پانی سے وضو کر لیں۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے پانی لایا گیا تو آپ نے وضو کیا۔ لوگ آپ کے وضو کے بچے ہوئے

بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ تَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهَِا وَمِثْلَ ذَلِكَ  
أَيُّجِزِي أَنْ يَمْسَحَ بَعْضُ رَأْسِهَِا حَتَّى يَجْعَلَ يَدَيْهِ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ ۝

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ جُلُوسٌ عُمَرَ بْنَ يَحْيَى اسْتَطِيعَ أَنْ  
تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ  
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ لَعَمْرُكَ عَابَسَاءُ فَأَقْرَعُ عَلَى  
يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ  
ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ  
إِلَى الْبُرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَ  
أَدْبَرَ يَدَايَهُمَا قَدَّمَ رَأْسَهُ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى تَقْفَاهُ ثُمَّ  
رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ۝

بَابُ غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ  
۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ أَنَا وَهَيْبٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيهِ  
شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِي حَسَنِ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وَضُو  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا بِنُورٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ  
وَضُوهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْفَا عَلَى يَدَيْهِ مِنَ التُّورِ  
فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التُّورِ فَمَضْمَضَ وَ  
اسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثَ عُرْفَاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ  
وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى  
الْبُرْفَقَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَ  
أَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۝

بَابُ اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوِّ الثَّلَاثِ  
وَأَمْرٍ جَرِيئٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ أَهْلَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ  
بِفَضْلِ سَوَاكِهِ ۝

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّمُ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا جَحِيفَةَ يَقُولُ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْجِ فَفَاتَى بَوْضُوهُ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ لِنَاسٍ

پانی کو لینے لگے ادا ہے اپنے اُپر لینے لگے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ٹھہر کر دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے نیزہ تھا۔ حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی کا ایک پیالہ لٹکایا پس اپنے ہاتھوں اور چہرے کو اسی میں دھویا اور اسی میں ٹہنی کی پھراں دونوں سے فرمایا کہ اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔

علی بن عبد اللہ یعقوب بن ابراہیم بن سعدان کے والد ماجد صالح ابن شہاب، محمود بن یوسف سے روایت ہے جن کے چہرے پر ان کے کتوبین کے پانی سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ٹہنی کی ٹہنی اور عروہ نے حضرت مسعود بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کی جن میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کی تصدیق کرتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو قریب تھا کہ لوگ آپ کے وضو کے پانی پر لڑنے لگتے۔

### حضرت کے وضو کا پانی برکت والا تھا

حضرت صاحب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری مالہ بان مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جا کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے آپ نے میرے سرور ہاتھ پھیرا اور میرے لیے رکت کی دعا فرمائی۔ پھر وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو کا پانی پیا۔ پھر آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو دونوں کندھوں کے درمیان ہر نبوت کا زیارت کی جو بوتلوں کے ٹپے جیسی تھی۔

جو ایک ہی چلو سے ٹہنی کرے اور ناک میں پانی

لے۔

عمرو بن جمہی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برتن سے اپنے ہاتھوں پر پانی گرایا اور انہیں دھویا، پھر دھویا ٹہنی کی اور ناک میں پانی یا ایک ہی چلو سے اور تین دفعہ ربایا اور دو دو دفعہ اپنے دونوں ہاتھ کھینوں تک دھوئے اور سر کا مسح کیا، اگلے اور پچھلے حصے کا اور دونوں پیروں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

يَا خُدَّانَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ فَيَمْسَحُونَ بِهِ فَصَبَّ النُّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عِزَّةٌ وَقَالَ أَبُو مُوسَى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجَّهَهُ فِيهِ وَمَجَّوْهُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا أَسْرِبَا مَنَّهُ وَافْرَا عَلَى وَجْهِكُمَا وَدُنُوْرُكُمَا

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ وَهُوَ الْإِسْلَامِيُّ مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ عَلَامُ مَرْتِنٍ بِثَرِّهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ السَّوْدِيِّ غَيْرُ أَصْحَابٍ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَةٌ وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوا يَقْتُلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ

### باب ۳۱

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّاذِلِيَّ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ ذَهَبْتُ فِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِ أَخِي دَجَّهَ فَسَمِعَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبُرْكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى خَاتَمِ النَّبَوِّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زَيْتِ الْحَبْلَةِ

### باب ۳۲

#### عُرْفَةُ وَاحِدَةٍ

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ أَخْرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ أَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْقَعَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَا أَكْبَلَ وَمَا أَدْبَرَ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ

وقرأ یا ایتھا۔

## سر کا مسح ایک بار ہے

عمر بن الحسن نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا تو انھوں نے ایک لمشت میں پانی منگوایا اور انھیں وضو کر کے دکھایا۔ اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انھوں میں دفعہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا تو کھل کر، ناک میں پانی لیا اور صاف کر، تین دفعہ پانی کے تین چلوں سے پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین دفعہ منہ دھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو ڈھویا۔ پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر سر کا مسح کیا، اپنے ہاتھوں کو آگے لائے اور پیچھے لگے۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا اور دونوں پر دھوئے۔ مولانا نے وہی سب سے روایت کی ہے کہ سر کا مسح ایک دفعہ کیا۔

مرد کا اپنی بوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو کا بچا ہوا پانی۔ حضرت عمر نے نزاریہ کے گھر سے گرم پانی کے ساتھ وضو کیا۔

تابع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں مرد اور عورت اکٹھے وضو کر لیا کرتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے وضو سے بچا ہوا پانی بے ہوش آدمی پر چھڑکنا۔

محمد بن سکندر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کیے تشریف لائے جب کہ میں بیمار اور بے ہوش تھا آپ نے وضو کیا اور بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو میں ہوش میں آ گیا۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میری میراث کس کے ہے ہوگئی جب کہ میرا وراثت تو صرف ایک کلاہ ہے۔ پس آپ میراث نازل ہوئی۔

لگن، پیالے، گلدستی اور تھکر کے برتنوں سے غسل اور وضو کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ناز کا وقت ہو گیا

ثُمَّ قَالَ لَهَذَا اَوْضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

## بَابُ ۱۳۹ مَسْحُ الرَّاسِ مَرَّةً ۝

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يُحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ عَمْرُو بْنَ أَكْرِ حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ وَضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَتَوَرَّقُ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأُ لَهُمْ فَكَفًّا عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَاهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِثْمَاءِ فَخَضَّخَ اسْتَنْقَ وَاسْتَنْقَرَ فَلَا تَبَاشَلَتْ عِرْقَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِثْمَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِثْمَاءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْوَتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ادْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِثْمَاءِ فَسَحَّ بِرَأْسِهِ فَالْبَسَ بِيَدِهِ وَالْأُخْرَى فِي الْفَعْلِ يَدَهُ فِي الْإِثْمَاءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ فَقَالَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ۝

بَابُ ۱۴۰ وَضُوءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ وَفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ وَكَوْضِ عَمْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْحَمِيمِ وَمِنْ بَيْتٍ نَصْرَانِيَّةٍ ۝

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا تَوَضَّأَ تَوَضَّأَتْ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا ۝

بَابُ ۱۴۱ صَبَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ عَلَى الْمُتَعَمِّيِّ عَلَيْهِ ۝

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أَقُولُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَىَّ مِنْ وَضُوءِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَنِ الْوِثَاقُ إِنَّمَا رِثِي كَلَالَةٌ فَزَلَّتْ إِلَيَّ الْفَرَاخُ

بَابُ ۱۴۲ الْغُسْلُ وَالْوُضُوءُ فِي الْحَصْبِ

وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ ۝

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ



بَكَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ النَّبِيِّ إِلَى أَهْلِهِ وَكَفَى قَوْمًا قَاتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخْضِبٍ مِنْ جِذَارِهِ فِيهِ مَاءٌ فَصَفَّرَ الْمَخْضِبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ فَلَمَّا كُنْتُمْ قَالَ ثَمَنُ بْنُ وَرِيْدَةَ ۖ

۱۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ تَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ بَرْيَدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَجْهَهُ فِيهِ وَمَتَجَّ فِيهِ ۖ

۱۹۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ تَنَا عَمْرُو بْنُ بَحْدَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَنَا مَاءً فِي ثَوْبَيْنِ صُفْرٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِ وَأَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ۖ

۱۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ بْنُ الرَّثَمِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا تَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَدْبَرَ جُمُعَةً اسْتَأْذَنَ آدُو لَجَةٍ فِي أَنْ يُرْكَضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَنَفْعَجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخَطَّ جَلَاكُهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَمَّاسٍ وَرَجُلٍ الْخَرَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَتَذَرَعِي مِنَ الرَّجُلِ الْآخِرُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاسْتَدْبَرَ وَجَعَهُ هَرَبُ قَوْمٍ عَلَى مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ ثُمَّ تَحَلَّلَ أَوْ كَيْفَ هُنَّ لَعْنِي أَعْبَدُ إِلَى الثَّانِي وَاجْلِسَ فِي مَخْضِبٍ لِحَقِصَةِ رَوْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَوَّقَنَا نَصَبٌ عَلَيْهِ تِلْكَ الْقَرَبُ مَحْطَى طَوَّقٍ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْنَا ثُمَّ خَرَجَ

تو نزدیک گھر والا اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور باقی حضرات وہیں رہے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کا گھن پیش کیا گیا جس میں پانی تھا نہ چھوٹا ہونے کے باعث سب بیک وقت ہاتھیں ڈال سکتے تھے لیکن سب لوگوں نے دھو کر لیا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کتنے تھے؟ فرمایا کہ اتنی یا زیادہ۔

ابو یزید نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیالہ منگوا یا جس میں پانی تھا۔ آپ نے دونوں ہاتھ اور چہرہ اور اس میں دھویا اور اسی میں لگی فرمائی۔

عمر بن کھلی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم نے پتل کے ٹشت میں پانی پیش کیا آپ نے تین دفعہ ہر نور چہرہ دھویا اور دو دفعہ دونوں ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا اس کے آگے سے اور پیچھے سے اور دونوں پیروں کو دھویا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی علالت شدت اختیار کر گئی۔ آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے بیمار کا کے دوران میں گھر میں رہنے کی اجازت مانگی۔ آپ کو اجازت مل گئی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان تشریف لائے اور آپ کے پیر زمین پر گھسٹ رہے تھے یعنی حضرت عباس اور دوسرے آدمی کے درمیان۔ بعد اللہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس نے بتایا اور فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ دوسرا آدمی کون تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں داخل ہونے اور بیمار کی طرح پر آپ نے فرمایا۔ مجھ پر سات شک پانی مائو جن کے بند کھوئے نہ گئے ہوں شاید میں لوگوں کو وصیت کر لوں آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوہر مطہرہ حضرت حفصہ کے گھن میں بٹھا گیا تو ہم آپ پر شیشیں بہانے لگے یہاں تک کہ آپ

نے شاہ فرمایا کہ تم نہیں کہہ سکتے۔ پھر لوگوں کی طرف تشریف لائے۔

طشت سے وضو کرنا

عمر بن کحی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ میرے چچا جان وضو میں بہت پانی بہاتے۔ پس حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے بتائیے کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا انھوں نے طشت میں پانی منگایا اور اپنے ہاتھوں پر ڈال کر تین مرتبہ انھیں دھویا پھر طشت میں ہاتھ ڈال کر کھلی کی اور ناک میں پانی دیا۔ تین مرتبہ ایک ہی ٹلو سے۔ پھر دونوں ہاتھ داخل کیے اور لب بھر کر منہ دھویا تین مرتبہ۔ پھر دونوں ہاتھ دو دو مرتبہ کہنیوں تک دھوئے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر سر کا مسح کیا کہ ہاتھوں کو پیچھے لے گئے اور آگے لائے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے دھوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسے وضو کرتے دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پانی کا برتن منگایا تو خدمت عالی میں گھلے منہ کا پانی پرش کیا گیا جس میں ذرا سا پانی تھا۔ آپ نے اس میں مبارک انگلیاں ڈالیں حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا جو آپ کی انگلیوں سے پھٹ کر بہہ رہا تھا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے وضو کرنے والوں کا اندازہ کیا تو وہ شتر سے اتنی ٹپک تھے۔

ف: رمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دریا کے کرم جوش میں آیا تو اپنے ہاں شادوں اور شمع رسالت کے پیرواروں کی اس انسان سے شکل کشائی اور حاجت روائی فرمائی کہ چشم تک کہیں نے اس سے پہلے ایسا منظر کبھی دیکھا نہیں ہوگا وضو کے لیے پانی دیا اور وہ بھی اپنی انگلیوں سے پنجاب رمت جاری کر کے۔ کیوں نہ ہو کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب اکرم مآب اعظم کو شان ہی نملی عطا فرمائی ہے۔ اختیارات ہی سب سے بڑھ کر دیئے ہیں۔ ایک دانائے مازنے اس حقیقت کا اظہار ان لفظوں میں کیا ہے۔

میرے کیم سے گر قطرہ کسی نے مانگا  
سے دریا بہا دیئے ہیں، درجہ بہا دیئے ہیں

ایک مُد پانی سے وضو کرنا

ابن جبر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ماس سے پانچ مُد تک

إِلَى الثَّانِي:

### بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ التَّوَرَةِ

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَحْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عَنِّي يَكُونُ الْوُضُوءُ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَدْ عَايَنُورَ مَرَّةً قَلِيلًا عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي التَّوَرَةِ فَمَضَمَصَ وَاسْتَنْثَرَتْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَرَّةً عَرَفِيَةً وَاحِدَةً ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فَاغْتَرَفَ بِمَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْوَرْتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدَيْهِ مَاءً فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَادْبَرَ يَدَيْهِ وَأَمْسَكَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِأَنْبَاءٍ وَمِنْ مَاءٍ فَأَتَى بِقَدَحٍ رَحْوَاهُ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ أَصَابِعَهُ فِيهِ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلَتْ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ قَالَ أَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعَيْنِ إِلَى الثَّمَانَيْنِ

### بَابُ الْوُضُوءِ بِالْمِدَى

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

٢٠٣- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَدْرِكَثًا عَنْ عَامِرٍ عَنْ  
عُرْوَةَ ابْنِ الْمُبَارِزِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى



موزے اُتانے چاہے تو فرمایا: رہنے دو کیونکہ پہننے وقت میرے  
پیریاک تھے اور اُن پر مسخ فرمایا۔

جو گوشت کھانے اور ستوپینے کے بعد وضو نہ کرے  
حضرت ابو بکر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گوشت کھا  
کر وضو نہ کیا۔

عطار بن یسار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبریٰ کا شانہ تناول فرمایا  
پھر ناز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

جعفر بن عمرو بن ابیہ کومان کے والد ابید نے بتایا کہ انھوں نے  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبریٰ کے شانے کا گوشت کھا  
کاٹ کر کھاتے دیکھا۔ پس آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا  
تو بھری ڈال دی اور نماز پڑھی لیکن وضو نہ کیا۔

جو ستوپنی کر گئی کرے اور وضو نہ  
کرے۔

بشیر بن یسار مولیٰ بن حارثہ سے روایت ہے کہ حضرت سُوید  
بن نہما رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں بتایا کہ خیبر کے سال وہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب مہبائو کے مقام  
پر پہنچے جو خیبر کے نزدیک ہے تو آپ نے عصر پڑھی، پھر  
نار و راہ منگوا یا لیکن شہر ہی موجود تھے جو آپ کے ٹکم سے گھولے  
گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تناول فرمائے اور  
ہم نے بھی پئے۔ پھر ناز مغرب پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے  
آپ نے گلی کی اُحد ہم نے بھی پھر ناز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

حضرت ہیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے اُن کے پاس کبریٰ کے شانے کا گوشت تناول فرمایا۔ پھر ناز  
پڑھی اور وضو نہ کیا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَمِيٍّ فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُكَيْدَةً فَقَالَ  
دَعْنِي مَا قَرَأِي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا  
بِأَكْلٍ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ  
وَالسَّوْتِ وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمْ لَحْمًا فَلَمْ يَتَوَضَّأُوا

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ  
نُبَيْدِينَ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَتَّابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ  
شَاةٍ لَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ تَنَا الْكَيْثُ عَنْ عَقِيلِ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ  
أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّكَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَرُ  
مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَدَعَا إِلَى الصَّلَاةِ فَالْتَمَسَ الْيَسَارِيُّونَ فَصَلَّى  
وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

بَابُ ۱۲۸ مَنْ مَضَمَضَ مِنَ السَّوْتِ  
وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ  
أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ الذُّهْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَدَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرٍ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْمَهَبَائِوِ  
وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ فَصَلَّى الْعَصَا ثُمَّ دَعَا بِالنَّارِ وَادْفَعَهُمْ يَدَيْتِ  
إِلَّا بِالسَّوْتِ فَأَمَرَهُمْ فَنُتِرَ فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضَمَضَ  
مَضْمَضًا لَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَنَا بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
وَعَنْ يَكْرِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِنْدَ هَازِلِيفَا لَمْ يَتَوَضَّأْ

ف: مذکورہ چاروں حدیثوں نیز باب ۱۲۷، ۱۲۸ کی عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ آگ سے پکائی ہوئی چیز کھانے  
سے وضو نہیں لڑتا۔ اگر پہلے وضو تھا تو ایسی چیز کھانے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف کھل کر لینا

۳۸۹ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

### بَابُ ۱۲۹ هَلْ يَمْضِي مِنْ الدَّيْنِ

۲۰۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ وَثُمَّ ثَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَوْثَرُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضَى فَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسْمَاتًا بَعْدَ يَوْمٍ وَصَالِحٌ ابْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

بَابُ ۱۳۰ الْوُضُوءُ مِنَ التَّوْبَةِ وَمَنْ لَمْ يَرَمِ مِنَ التَّعَسُّةِ وَالتَّعَسُّتَيْنِ أَوْ الْخَفَقَةِ وَضُوءًا ۲۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ التَّوْبَةُ فَإِنَّ أَحَدًا لَمَّا أَصَلَّى وَهُوَ نَائِمٌ لَا يَدْرِي لَعَنَهُ يَسْتَعْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ

۲۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ تَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ابْنُ أَبِي عَرَبٍ قَالَ لَبَّابَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْعَسَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَمَّ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ

### بَابُ ۱۳۱ الْوُضُوءُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

۲۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَدْ حَدَّثَنَا مَسَدُّ قَالَ تَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قَالَ يُجْزِي أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ

۲۱۲ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ تَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بَشِيرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ الثَّعْبَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَبْرَةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصُّهْبَاءِ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصَا فَلَمَّا

### کیا دودھ پینے کے بعد گتھی کرے۔

میدان ابن عبد اللہ بن کثیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دودھ پیا تو گتھی کی اور فرمایا کہ اس میں چکنا ہٹ ہوتی ہے۔ متابعت کی اس کی یونس اور صالح بن کیسان نے زہری سے۔

نیمہ سے وضو لازم آتا اور جو ایک دوسرے اور ننگے اور جھونکے لیتے سے وضو لازم نہ سمجھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی نماز پڑھتا ہو اور ننگے لگے تو چاہیے کہ سوجائے یہاں تک کہ نیند کا زور ملا جائے۔ کیونکہ جب کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے تو اسے کیا معلوم کہ بخشش طلب کرنے کی بجائے اپنے آپ کو برا بھلا کہہ رہا ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو نماز میں نیند آئے تو سوجائے یہاں تک کہ جوڑھ رہا ہے اسے سمجھنے لگے۔ حدیث کے بغیر وضو کرنا۔

محمد بن یوسف، سفیان، عمرو بن عامر نے حضرت انس سے سنا۔ مسند یحییٰ، سفیان، عمرو بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے ہیں عرض گزار ہوا کہ آپ کیسے کرتے تھے! فرمایا کہ ہم اسی وضو کو کافی سمجھتے جب تک حدیث نہ ہو جائے۔

بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت سُوید بن ثَعْبَان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اخیر کے سال ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب مہیا کے مقام پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز عصر پڑھائی۔ نماز کے بعد آپ نے کھانا منگوایا تو ستر کے سوا کچھ نہ ملا۔ پس ہم نے کھائے پئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



نماز مغرب کے لیے کھڑے ہوئے اور گلی کی۔ پھر میں نماز مغرب پڑھا اور دو نمائشیں کیا۔

پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں سے ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دو انسانوں کی آوازیں سنیں جن کو ان کی قبروں میں غلاب دیا جا رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں غلاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں۔ پھر فرمایا کہ یہ نہیں، ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلیاں کھاتا تھا۔ پھر ایک ہنسنگلی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ان میں سے ایک حصہ رکھ دیا۔ غریب لکھی گئی کہ یہ رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے غلاب میں تخفیف ہوتی رہے۔

پیشاب کو دھونے کا بیان

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک قبر والے کے متعلق فرمایا کہ یہ پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور آدمی کے ہوا کسی کے پیشاب کا ذکر نہ فرمایا۔

عطاء بن ابی ميمونہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رفع حاجت سے فارغ ہو جاتے تو میں آپ کی خدمت میں پانی پیش کر دیتا تو آپ، اس سے استنجا فرما لیتے۔

غلاب قبر میں ذکر الہی سے کمی ہونا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ انھیں غلاب ہو رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلیاں کھاتا تھا۔ پھر ایک ہنسنگلی اور اس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر ایک

صَلَّى دَعَا بِالْأَفْعَمَةِ فَلَمْ يُؤْتِ إِلَّا بِالسَّوْنِ فَأَمَلْنَا وَ شَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَصَفَّضَ ثُمَّ صَلَّى لَنَا الْمَغْرِبَ، فَلَمْ يَتَوَضَّأْ؛

بَابُ ۱۵۱ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لَا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ

بَوْلُهُ

۲۱۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَاطِيطٍ مِنْ حِطَّانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذِّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَيْفٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى كَانَتْ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمِشُّ بِاللَّيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَتَيْنِ فَكَسَّرَهُمَا كَسْرَتَيْنِ فَوَضَعَهُ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كَسْرَةً فَقِيلَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا أَقَالَ لَعَلَّكَ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَتَّيَسَّرَا

بَابُ ۱۵۲ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْبَوْلِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ الْقَبْرِ كَانِ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَلَكِنْ كَرِّسُوا بَوْلَ النَّاسِ

۲۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي مِيمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ

بَابُ ۱۵۳

۲۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ لِيُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَيْفٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمِشُّ بِاللَّيْمَةِ ثُمَّ أَخَذَا



حصہ کا رد ہوا، لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ایسا کیوں کیا! فرمایا کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تو شاید ان کے عذاب میں کمی ہوتی ہے۔ ابن شنی، وکیع، اعمش نے مجاہد سے ایسا ہی سنا ہے۔

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا أَقَالَ لَعَلَّكُمْ تَحْتَفُونَ عَنْهُمَا مَا لَكُمْ يَبِيسًا قَالَ ابْنُ الْمُنْكَثَرِ وَحَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ ۝

ف، یہ حدیث مجاہدات میں سے ہے کہ لگاؤ مسطقی کا حال بیان کر رہی ہے کہ پروردگار عالم کے محبوب و اکرم، نائبِ انظم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہوں سے قبر اور برزخ کے حالات بھی پوشیدہ نہیں ہیں۔ دو قبر والوں کو ملاحظہ فرمایا کہ انہیں مذاب ہو رہا ہے اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو گیا کہ کن برائیوں کے باعث انہیں مذاب ہو رہا تھا، غور طلب بات ہے کہ ان دونوں کے متعلق جو خدا نے فیصلہ کیا اس کا محبوب خدا کو کیسے پتہ لگا؟ جب اس حقیقت کو جان اور مان لیا جائے گا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خداوند کمالات کا انکار کرنے کی گنجائش ہی نہیں رہے گی۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہو گئی کہ مرے کو قبر میں مذاب ہونا یا راحت ہوتی ہے۔ تمیری بات یہ معلوم ہوئی کہ جب مردہ برزخ میں مذاب یا راحت دیا جائے تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس کے احساس باقی رہنے میں۔ یعنی مردہ کھنٹا اور دیکھتا ہے جیسا کہ متعدد احادیث میں اس کا واضح بیان موجود ہے، جن کا انکار کرنا زندقہ حقیقت کو جھٹلانا ہے۔ خدائے جلّٰلین ہر مٹی اسلام کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حضور نے اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑے رکھا یہاں تک کہ وہ مسجد میں پیشاب کر کے فارغ ہو گیا۔

بَابُ تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّائِسِ الْأَعْرَابِيِّ حَتَّى دَعَوْهُ مِنْ بَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ ۲۱۴ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ تَنَا هَذَا مَا قَالَ تَنَا إِسْحَقُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَعْرَابِيًّا يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ دَعُوهُ حَتَّى إِذَا دَعَوْهُ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ۝

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو مسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ہاں جانے دو جب وہ فارغ ہو گیا تو پانی منگا کر اس پر بہا دیا۔

بَابُ صَبِّ الْمَاءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ ۝

مسجد میں پیشاب پر پانی بہانا۔

۲۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَهَرَبُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجَلًا مِنْ مَّاءٍ أَوْ ذُلُوبًا مِنْ مَّاءٍ فَاتَمَّ بَعْثُكُمْ مَبْسُورِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعْصِرِينَ ۝

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اسے پکڑنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جانے دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دینا کیونکہ تمہیں آسانی مہیا کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے سختی کرنے کے لیے نہیں۔

۲۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسَيْبٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عبد اللہ بن عبد اللہ بن یحییٰ بن سعید حضرت انس بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ خالد بن خالد، سلیمان، یحییٰ بن سعید سے

روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی اعرابی اگر مسجد کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اُسے ڈانٹا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں منع کیا۔ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ڈول پانی کا حکم فرمایا جو اُس پر بہا دیا گیا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَدْنٍ يَحْيَى ابْنُ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ أَعرَابِي فَبَالَ فِي ظِلِّ الْفَتَّةِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُ النَّاسُ مِنْهَا لَمْ يَلْتَمِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلَ بَوَّلَهُ أَمْرًا لَمْ يَلْتَمِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَدْبٍ مِنْ مَاءٍ فَأَمْرًا يَنْ عَلَيْهِ

ن ۱۰۰: اس حدیث میں اخلاقیات کا بہترین سبق دیا گیا ہے کہ ایک اعرابی غلطی سے مسجد سے بے خبر ہوئے کے باعث مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو بعض صحابہ کرام اُسے ڈانٹنے لگے۔ اس پر رحمت و دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے پر صحابہ کرام ہی کو روکا کیونکہ ممکن ہے کہ درمیان میں پیشاب روکنے پر اعرابی کو کوئی تکلیف ہو جاتی۔ لہذا اُسے پیشاب کرنے کا پورا موقع دیا۔ پھر اُس پیشاب پر آپ کے حکم سے ایک ڈول پانی بہا دیا گیا۔ اسی سلسلے کی دوسری روایت میں ہے کہ بعد میں آپ نے اعرابی کو سمجھایا کہ مسجد میں ایسا کام نہیں کیا کرتے۔

### باب ۱۵۱ بَوْلُ الصُّبِّيَانِ

۲۱۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبِّي فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ

۲۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَخْصِنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرًا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَةٍ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَضَخَّ وَلَمْ يَقْبَلْهُ

### باب ۱۵۲ الْبَوْلُ قَائِمًا وَقَاعِدًا

۲۲۱- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ أَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَيَجْتَنِي بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ

### باب ۱۵۳ الْبَوْلُ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَالشَّتْرُ بِالْحَائِطِ

۲۲۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ

### شیر خوار پچوں کا پیشاب

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شیر خوار بچہ لایا گیا جس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی لٹکا کر اُس پر ڈال دیا۔

حضرت اُمّ قیس بنت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جو ابھی کھانا نہیں کھا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اپنی گود میں بٹھا لیا تو اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے ہاتھ لٹکا کر اُس پر چھڑک دیا اور اُسے نہ دھویا۔

### کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پیشاب کرنا

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لے گئے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر پانی لٹکایا تو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور آپ نے وضو فرمایا۔

اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا اور دیوار کی آڑ لینا۔

ابو وائل سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

عَنْ مَمْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُنِي أَنَا  
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَشَّى فَأَنَّى مَسَاطَةُ قَوْمٍ  
خَلْفَ حَاطِيطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُومُ أَحَدُكُمْ قَبَالَ فَأَنْتَبَذْتُ  
وَمِنْهُ فَأَسَارِلِي إِلَى فُجَيْتُهُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِيرَةٍ حَتَّى فَرَعْتُ ۖ

باب البؤل عند سباطة قوم  
٢٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ  
يُشَدُّ دُفِي الْبُؤْلِ وَيَقُولُ إِنَّ بَيْتَ إِسْرَءِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ  
تَوْبَ أَحَدِهِمْ قَرْمَةً فَقَالَ حُدَيْفَةُ لَيْتَ أَمْسَكَ أَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَاطَةَ تَوْمٍ فَبَالَ قَائِلًا

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر  
 پیشاب نہیں کیا۔ پوری زندگی میں یہی ایک موقع ہے کہ آپ  
 اگر ایک دفعہ بھی آپ ایسا نہ کرتے تو امت مسلمہ محمدیہ کو مہجوری میں  
 دالہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ عَسَلِ الدَّمِ :

٢٢٢ حَدَّثَنَا مُعَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي قَائِلَةٌ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ جَاءَتِ  
أُمُّ آدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ  
إِذَا تَنَاوَعْتُمْ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُونَ قَالَ تَقَعُّ ثُمَّ  
تَقْرَعُونَ بِالْمَاءِ وَتَنْصَحُونَ بِالْمَاءِ وَتُصَلِّي فِيهِ

٢٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ آتَا مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت جاءت  
فاطمة بنت أبي جبيش إلى النبي صلى الله عليه وسلم  
فقلت يا رسول الله إني امرأة استعاضت فلياً أطهر  
أفأدع الصلاة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
لأنك ذلكت عرقك وليس بحيض فإذا أقبلت حيضتكم  
فدعي الصلاة وإذا أدبرت فاعبرني عنك الدم ثم صلى  
قال وقال إني ثم توصاني بكل صلاة حتى يحين ذلك  
الوقت ۞



منی کا دھونا اور کھر چنا نیز اس چیز کا دھونا جو عورت سے لگ جاتی ہے۔

٢٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ  
قَالَ أَخْبَرُونِي عَنْ مَيْمُونِ بْنِ الْحَزْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَعْدٍ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ تَوْبِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْرِجُنِي إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنْ بَقِيَ الْمَاءُ  
فِي تَوْبِهِ .

٢٢٤ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو عَنْ  
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيشَةَ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ  
قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سُلَيْمَانَ  
بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيشَةَ عَنِ الْمَيْمُونِيِّ يُصِيبُ لُثُوبَ  
فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْمِلُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَيُخْرِجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَكْثَرُ الْغَسَلِ فِي ثَوْبِ نَعْمَ الْمَاءِ

جب کوئی ممتی وغیرہ کو دھوئے اور اس کا نشان نہ مٹائے۔

٢٢٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
قَالَ سَمِعْتُ رُبَّنَّ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسْرِ فِي  
التَّوْبِ نَصِيحَةً الْجَنَابَةِ قَالَ قَالَتْ عَالِيشَةُ كُنْتُ أَعْبُدُ  
مِنْ تَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُوزُ إِلَى الصَّلَاةِ  
وَأَشْرُ الْغُسْلِ فِيهِ بَقْعَةُ الْمَاءِ +

٢٢٩- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ  
عَمْرُو بْنَ مَيْمُونَةَ ابْنَ مَرْثَدَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ  
عَلَاءِ شَيْخٍ أَنَّهُ كَانَ تَعْقِلُ النَّبِيَّ مِنَ ثَوْبٍ النَّبِيِّ صَلَّى

عَنْ الْيُوسُفَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ قَدِمَ أَنَسٌ  
مِنْ عُسْكَى أَوْ عُسْتَنَةَ فَاجْتَمَعُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِقَامِهِ وَأَنْ يَشْتَرُوا مِنْ آبَائِهِمَا  
وَأَنْبَاءِهِمَا فَانْظُرُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا دَلْعَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْخَرُوا النَّعَمَ فَبَاءَ الْخَبْرُ فِي أَقْلِ  
النَّهَارِ فَبَعَثَ فِي أَكَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ النَّهَارُ حَتَّى عَرِمَ قَوْمُ  
فَقُطِعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُيِّرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَالْقَوَائِي  
الْحَذَرُ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يَسْقُونَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَهُوَ ذَاكَ  
سَرَقُوا فَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللَّهَ وَ  
رَسُولَهُ ۝

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا إِدْمَةُ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ قَالَ أَنَا أَبُو الْيَتِيمِ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي  
قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ فِي مَرَايِضِ الْعَنَاقِ ۝  
بَابُ مَا يَقَعُ مِنَ النِّجَاسَاتِ فِي  
السَّيْنِ وَالْمَاءِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَأْسَ بِالْمَاءِ  
مَا لَمْ يَغْتَبِرْهُ طَعْمٌ أَوْ رِيحٌ أَوْ لَوْنٌ وَقَالَ حَمَّادٌ  
لَا بَأْسَ بِرَيْشِ الْمَيْتَةِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي عِظَامِ  
الْمَوْتَى تَحْوِ الْفَيْلِ وَغَيْرِهِ أَدْرَكْتُ نَاسًا قَرَسَ كَفِ  
الْعُلَمَاءِ يَمْتَشِطُونَ بِهَا وَيَدَّاهُونَ فِيهَا لَا يَرَوْنَ  
بِهَا بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَابْنُ أَبِي هَيْمٍ لَا بَأْسَ  
بِتَجَارِكَةِ الْعَاجِ ۝

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
مُيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ  
قَارِئٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ أَلْعَوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكَلَّوْا  
سَمْنَكُمْ ۝

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ مَعْنًا قَالَ  
تَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ

کے کچھ لوگ حاضر بارگاہِ ہونے کو مدینہ منورہ میں پہنچے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے انہیں چار گاہوں اور ٹھکانوں کے پاس چلے جانے کا حکم دیا کہ ان کا شباب اور  
دور نہیں۔ وہ چلے گئے جب تندرست ہوئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور ماہروں کو ہانک کرے گئے۔ صبح کے  
وقت یہ خبر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کان میں پہنچی گئی۔ دن چڑھے وہ  
انہیں لے کر آئے تو آپ کے حکم سے ان کے ہاتھ پیر کاٹے گئے اور ان  
کی آنکھوں میں سلاخیوں پھری گئیں اور دھوپ میں ڈال دیے گئے۔ پانی نہ لگے  
مگر نہ بلایا گیا۔ ابو قلابہ کا بیان ہے کہ انہوں نے چوری کی قتل کیا، ایمان  
لانے کے بعد کافر ہوئے نیز اللہ اور اس کے رسول سے

لڑے۔  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سجدہ تیسرے ہونے  
سے پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکریوں کے ریوڑوں میں  
نہاڑ پڑھ دیا کرتے تھے۔

اگر گھی اور پانی میں نجاست گر جائے۔  
زہری کا قول ہے کہ پانی میں کوئی مضافہ نہیں جب تک ذائقہ، بو، رنگ  
نہ بد لے۔ قناد کا قول ہے کہ مردار کے بالوں میں کوئی مضافہ نہیں۔ زہری نے  
ہاتھی وغیرہ مردار کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اگلے علماء میں سے  
کئی حضرات کو ان سے کٹھی کرتے دیکھا اور ان میں تیل رکھے میں کئی  
مضافہ نہ سمجھے۔ ابن سیرین اور ابن ابی ہیم کا قول ہے کہ ہاتھی  
دانت کی تجارت میں کوئی مضافہ نہیں ہے۔

۝  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت سیمونہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
جو ہے کے متعلق پوچھا گیا جب کہ وہ گھی میں گر جائے۔ فرمایا کہ  
اُسے نکال دو اور اُس کے ارد گرد سے اُور اپنے ربانی،  
گھی کو کاھو۔

علی بن عبد اللہ مسن، امام مالک، ابن شہاب، عیسیٰ بن عبد اللہ بن  
عقوبہ بن مسعود حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو ہے کے متعلق پوچھا گیا جب کہ



وہ گھن میں گر جائے فرمایا کہ اس جگہ سے اور اس کے ارد گرد سے پھینک دو۔ — معن، امام مالک، (زہری) متعدد مرتبہ حضرت ابن عباس نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کو جو زخم اللہ کی راہ میں لگے وہ قیامت میں اسی شکل کا ہوگا جیسے آج ہی زخم لگا ہوا وہ خون کے رنگ کا خون بہہ رہا ہوگا، مشک جیسی خوشبو والا۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

ابو الیمان، ثقیف، ابو الزناد، عبد الرحمن بن ہریرہ الاعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ہم ہی سب میں آخری اور سب سے پہلے ہیں۔ — نیز ایسی دوسری اسناد کے ساتھ فرمایا۔ تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے، جو چلتا نہ ہو کہ پھر اسی سے غسل کرے۔

اگر نمازی کی پیٹھ پر نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، حضرت ابن عمر جب نماز پڑھتے ہوئے اپنے کپڑے میں خون دیکھتے تو اسے پھینک دیتے اور نماز جاری رکھتے۔ ابن سبب اور شعبہ نے کہا کہ جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اس کے کپڑے میں خون پانی لگی ہوئی ہو یا قبلہ رخ نہ ہو یا تیمم کر کے نماز پڑھ رہا ہو اور وقت کے اندر پانی مل جائے تو اعادہ نہ کرنے۔

عبدان، ان کے والد ماجد، شعبہ، ابواسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے — احمد بن عثمان، شریح بن مسلمہ، ابوالسیم بن یوسف، ان کے والد ماجد، ابواسحاق، عمرو بن میمون، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حسب معمول بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے جب کہ ابو جہل اللہ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ان میں سے ایک دوسرے

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيلَ عَنْ قَارِئٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ خُذْ دَمًا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ قَالَ مَعْنَى ثَمَامًا لِلْمَلِكِ مَا لَا أَحْصِيهِ يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ ۝

۲۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ يَكَلِّمُ الْمَلَكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَهَيْئَتِهِ إِذَا اطَّعِمْتَ تَفَجَّرَ دَمًا لَكُنْ لَوْنُ الدِّمِ وَالْعَرْنُ عَرْنُ الْمُسْكِ ۝

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ۝ ۲۳۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا ثَعْلَبَةُ قَالَ أَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُنَّ الْأَحْزُونَ السَّائِفُونَ وَيَا سُنَادَهُ قَالَ لَا يَبْرُكُنَّ أَحَدٌ لَكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَحْبِرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ ۝

بَابُ إِذَا أُلْقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْمُصَلِّي قَذَرٌ أَوْ جَفِيفَةٌ لَمْ تَفْسِدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى فِي تَوْبِهِ دَمًا وَهُوَ يُصَلِّي وَصَنَعَهُ وَمَضَى فِي صَلَاتِهِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ إِذَا صَلَّى وَفِي تَوْبِهِ دَمٌ أَوْ جَنَابَةٌ أَوْ لَغِيْرُ الْقِبْلَةِ أَوْ تَيْمَمَ فَصَلَّى ثُمَّ أَدْرَكَ الْمَاءَ فِي وَقْتِهِ لَا يُعِيدُ ۲۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ



الْبَيْتِ وَالْبُجَيْلِ فَاصْحَابُ لَهُ جُمُوسٌ اِذَا قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَيُّكُمْ يَحْيٰى بِسَلَا حَزُوٌّ رَّبِّيْ فَلَا يَنْفِيْعُهُ عَلٰى ظَهْرِهِمْ مَّحْمَدًا اِذَا سَجَدَ قَانَبَعَتْ اَشْقٰى الْقَوْمِ فَيُخَاوِرُهُمْ فَتَنْظُرُ حَتّٰى اِذَا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَتْهُ عَلٰى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَاَنَا اَنْظُرُ لَا اُعْنِيْ شَيْئًا لَّوْكَانَتْ لِيْ مَنَعَةٌ قَالَ فَمَعَالُوْا يَصْحَكُوْنَ وَيَجْعَلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَا يَرَفُّ رَاسَهُ حَتّٰى جَاءَتْهُ قَارِطَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَفَعَهُ رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيَّكَ بِقُرَيْشٍ تِلْكَ مَرَاتٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ اِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الدَّعْوَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمِعَ اَللّٰهُمَّ عَلَيَّكَ يَا اَبِيْ جَهْلٍ وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ ابْنِ اَبِيْ رِسِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رِسِيْعَةَ وَالْوَلِيْدَ بْنِ عُتْبَةَ وَامِيَةَ بْنِ خَلْفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعِيْطٍ وَعَدَا السَّابِغَةَ ثُمَّ كَحَفْلَةً فَوَا الدِّنِّيْ لَقِيْتُمْ سَيِّدَهُ لَقَدْ رَاَيْتُ الدِّنِّيْنَ عَدَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّعِيْ فِي الْفَلَيْطِ قَلِيْبٌ بَنُوْهُ

سے کہنے لگا کہ تم میں سے کون ہے جو فلاں قبیلے سے اُڑٹ کی ادھیری وکر محمد کی پیٹ پر رکھے گا جب کہ وہ سجدے میں ہو۔ قوم میں سے ایک بڑا بد بخت اٹھا اور ہمارے آیا۔ انتظار کیا، یہاں تک کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو اس نے کندھوں کے درمیان پیٹ پر رکھ دی۔ میں بیچارہ گریں دیکھ رہا تھا کہ شاید میرا کوئی ساتھی ہوتا۔ وہ ہنسے اور ایک دوسرے پر گئے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں رہے اور سر نہ اٹھایا۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہ امیں اور اسے آپ کی پیٹھ سے ہٹایا تو سر اٹھایا۔ پھر تین مرتبہ کہا: اے اللہ قریش کو سنبھال۔ ان پر آپ کا یہ دعا کرنا گراں گزارا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر نام یسے اے اللہ ابو جہل کو سنبھال نیز عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، اور عتبہ بن ابومعیط کو سات گئے لیکن مجھے یا نہیں رہے۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جن کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نام یسے وہ پھانٹ کر بدر کے گڑھے میں پھینکے ہوئے تھے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چاہنے پر پروردگار عالم نے اپنے محبوب کے ان دشمنوں کو غزوہ بدر میں ہلاک کر کے انہوں کو نشت کے ساتھ مارا۔ لہذا انہوں نے کہا چاہیے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ خدا وہی کر دیتا ہے جو اس کا محبوب چاہتا ہے کیونکہ:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم

خدا چاہتا ہے رضا ہے محمد

تھوک اور رینٹ وغیرہ کو کپڑے میں لینا

عروہ، مور اور مروان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم مدینہ سے تشریف لائے۔ حدیث یہاں کرتے ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بھی تھوک پھینکا تو وہ ان میں سے کسی آدمی کے ہاتھ پر گرا، جسے وہ اپنے منہ اور جسم پر رکھ لیتا۔

بَابُ الْبَرَاقِ وَالْمُخَاطَبَةِ فِي التَّوْبِ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنْ الْمُسَوِّرِ وَمُرْوَانَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَدِيثِ يَنْبَغِيْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَمَا تَخَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَامَةً اِلَّا اَدْقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذٰلِكَ بِهَا وَجْهَةٌ وَجِلْدَةٌ ۝

ف: رحمت در عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب دین کو صابہ کرام زمین پر نہ گرنے دیتے بلکہ پوری کوشش کرتے کہ وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پر گرے۔ پھر اُسے اپنے چہرہ اور جسموں پر رکھ لیا کرتے تھے۔ جانے خود جسے پروردگار عالم نے قرآن مجید میں الیا کوئی حکم نہیں دیا ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہی صابہ کرام سے یہ فرمایا کہ تم میرے

عالم دین کے ساتھ ایسا کیا کرو۔ قرآن وحدیث میں اس کا حکم نہ ہونے کے باوجود صحابہ کرام ایسا کر رہے تھے اور کہہ سکتے تھے کہ میں نے اپنے رب کے سامنے رہے تھے اور آپ نے بھی انہیں ایسا کرنے سے منع نہیں فرمایا تھا۔ معلوم ہوا کہ قرآن وحدیث میں ہر بات کا تصریحاً حکم ہونا ضروری نہیں بلکہ کچھ احکام دلیل ملبغی سے بھی ثابت ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں تعظیم رسول ترایمانیات میں شامل بلکہ جانِ ایمان ہے۔ یہاں تو کسی نفل کا تعظیم شانِ رسالت پر مبنی ہونا ہی اس کی صحت کا مناسن ہے۔ مگر کچھ کوئی دلیل ہر بار نہ ہر وہ خود ہی تَعَزُّدُہُ وَتَوْقِدُہُ کے حکم کی تعمیل اور غرضنوردی رب جلیل ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے میں تھوکا۔

نبیذ اور نشہ لانے والی چیز سے وضو جائز نہیں ہے۔ حسن اور ابو العالیہ نے اسے ناپسند کیا ہے اور عطاء کا قول ہے کہ میرے نزدیک نبیذ اور دو دھ سے وضو کرنے کی نسبت یتیم کرنا زیادہ پسندیدہ ہے۔

ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہر وہ مشروب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا۔ ابو العالیہ نے کہا کہ میرے پیر پر مالش کرو کیونکہ وہ بیمار تھے۔

حضرت بہل بن ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں کے پوچھنے پر سنا کہ میرے اجداد آپ کے درمیان کوئی چیز حاصل نہ تھی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا۔ فرمایا کہ اس چیز کا مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ حضرت علی اپنی احوال میں پانی کے کراتے کہ حضرت فاطمہ آپ کے چہرے سے خون دھو رہی تھیں۔ پس ٹاٹ کا ٹکڑا لے کر بلایا گیا اور وہ آپ

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَرَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبِهِ ۝

بَاب ۶۹ لَا يَجُوزُ الْوُضُوءُ بِالنَّبِيدِ وَلَا بِالْمُسْكِرِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ وَابْنُ الْعَالِيَةِ وَقَالَ عَطَاءُ النَّيْمِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيدِ وَاللَّيْنِ ۝

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَشْكُرُهُمْ حَرَامٌ ۝

بَاب ۷۰ غَسَلَ الْمَرْأَةُ أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ ابْنُ الْعَالِيَةِ امْسَحُوا عَلَى رِجْلَيْ فَاثِمَةَ مَرِيضَةً ۝

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَمِعَهُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَ سَأَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ لِحَدَّثَ بَأْتِي شَيْءٌ دُوِيَ جُودُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَيْنِي لِحَدَّثَ أَعْلَمُومٍ وَتَنِي كَانَ عَلَى يَدَيْهِ مَاءٌ وَقَاطَمَةُ تَغِيْلُ عَنْ وَجْهِهِ ۝



أَمْرًا وَالسَّوَاكُ فِي فَيْدِكَ تَذَكُّرٌ هُوَ ۚ

۲۴۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُومُ قَاهُ بِالسَّوَاكِ ۚ

بَابُ دَفْعِ السَّوَاكِ إِلَى الْكَبِيرِ وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ أَلَسَّوَكُ لِيَسْوَكَ فَبِجَاءِ فِي رَحْلَانِ أَحَدُهُمَا الْكَبِيرُ مِنَ الْأَخْرِ فَنَادَتْ السَّوَاكُ الْأَصْغَرُ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَيْتَرَفَدَ فَعَثَتْ إِلَى الْكَبِيرِ مِنْهُمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْخُصَرَاءُ نَعِيمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ۚ

من میں بھی گویا تھے کہ بڑے ہیں۔

ابو داؤد سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، — نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو سو کر اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف کرتے۔

مسواک بڑے کے سپرد کرنا۔

عثمان، مخزوم بن جویریہ، نافع، حضرت ابو عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ مسواک کہ بائیں ہاتھ سے پاس دواؤں کے جن میں ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے مسواک چومنے کو پکڑا دی۔ مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو پس میں نے بڑے کو دے دی — امام بخاری نے فرمایا کہ نعیم، ابن مبارک، اسامہ، نافع، حضرت ابن عمر نے اسے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

## رات کو با وضو سونے کی فضیلت

۲۴۲- حَدَّثَنَا مُعْتَدِلُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنَا سَفِيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجِعَكَ فَتَوَضَّأْ وَصَلِّ لِمَا صَلَّوْا لَكُمْ امْطِئِجْ عَلَى شِقِّكَ الْيَمِينِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ اسْكُنْهُ وَجْهِي الْيَمِينِ وَفَوْضُ امْرِئِي إِلَيْكَ وَلِلْبَاقِ كَهْمِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ امْنُتْ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلِكَ فَأَنْتَ عَلَى لَفْظِهِ وَاجْعَلْهُنَّ لِي خَيْرًا مَا تَنْتَكُمُ بِهِمْ قَالَ قَرَدَتْهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَتْ اللَّهُمَّ امْنُتْ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُولِكَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ ۚ

حضرت برادر بن معاقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سونے لگو تو نازیباً وضو کر لیا کرو۔ پھر دائیں کروٹ لیٹ جایا کرو۔ پھر کہو: اے اللہ میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تجھ سے رغبت اور خوف رکھتے ہوئے اپنی پیٹھ جھکا دی۔ تیرے سوا کوئی ہمارے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں رہے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اپنے نبی پر نازل فرمائی جنہیں تو نے بھیجا اگر اس رات میں میرے کو تم فطرت پرانے اور ان کلمات کو اپنا آخری کلام بنائے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے یہ کلمات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے دہرائے جب میں اللہ! امْنُتْ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ ..... پر پہنچا اور وَرَسُولِكَ کہا تو فرمایا: نہیں بلکہ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ کہو۔



ف: ہمیں چاہیے کہ اس دعا کو اپنا ضروری وظیفہ بنالیں اور سوتے وقت یہ الفاظ ضرور کہہ لیا کریں تاکہ اگر اس رات ہمیں موت کی آغوش میں جانا پڑ جائے تو فرماں رسالت کے مطابق ہم ایمان ساتھ لے کر اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ یہ کتنی بڑی بشارت ہے بیکہ ایک مسلمان کی زندگی سب کی ساری نگ مدد ہے جس میں اسی مقصد کے لیے خدا کرے کہ ہم جب اس دنیا سے جائیں تو ایمان ساتھ لے کر جائیں۔ آمین۔



## پارہ — ۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## غسل کا بیان

ارشاد ربانی ہے جب تم جنابت کی حالت میں ہو تو پاکی حاصل کرو لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ تک اور فرمایا کہ اے ایمان والو! یہ عَفْوًا غُفُورًا تک۔

غسل سے پہلے وضو کرنا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو دھوتے۔ پھر نماز بیسا وضو کرتے پھر اپنی انگلیوں کو ہاتھوں میں داخل کرتے اُردان سے ہاتھوں کی جڑوں میں فلال کرتے پھر ہاتھوں سے تین پ پانی اپنے سر پر ڈالتے۔ پھر پانی کو اپنے سارے جسم پر بہایا کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سیمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا جیسے نماز کے لیے مگر پیر نہیں دھوئے۔ اپنی شرمگاہ اور جو نجاست لگی ہوئی تھی اُسے دھویا پھر اپنے اوپر پانی ڈالا۔ پھر اپنے پیروں پر ڈال کر انھیں دھویا۔ آپ کا غسل جنابت یہ تھا۔

آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ا۔ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر رہا کرتے تھے جو قدرہ کا تھا اور اسے فرق

## کِتَابُ الْغُسْلِ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَأَطْهَرُوا إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ وَقَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِلَى قَوْلِهِ عَفْوًا غُفُورًا ۝  
بَابُ الْوُضُوءِ قَبْلَ الْغُسْلِ ۝

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ وَشَّامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَسَلَ مِنْ الْجَنَابَةِ بَدَأَ الْغُسْلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَدْخُلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أَصُولَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ عُذْرَيْنَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ ۝

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُسُفَ قَالَ ثَنَا سَفِيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَفْصِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رَجُلِيَّةٍ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَى ثُمَّ أَقَامَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ عَلَى رَجُلِيَّةٍ فَغَسَلَ مَا هُنَا غَسَلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ ۝

بَابُ الْغُسْلِ التَّجَلُّلِ مَعَ امْرَأَتِهِ ۝

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

مَنْ قَدْ جَاءَهُ الْفَرْقُ؟

بَابُ الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَفَوْقَهُ

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفِصٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ أَنَا وَأَخُو عَائِشَةَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا أَخُوهَا عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ يَا تَالِيَهُ فَنُحْوِ مِنْ صَاعٍ قَاعَتُكَ وَأَقَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هُرْمَانَ وَبَهْرٌ قَالِحِي عَنْ شُعْبَةَ قَدْ صَاعٍ +

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ وَأَبُوهُ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ يَكْفِيكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَكْفِيَنِي فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعْرًا وَخَيْرًا مِنْكَ ثُمَّ آمَنَّا فِي نَوْبٍ +

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ قَوْمٌ كَانُوا يَتَنَازَلُونَ مِنْ أَلْفٍ قَالُوا هَذَا هُوَ اللَّهُ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ لَوْ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ مَيْمُونَةٍ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى أَبُو نَعِيمٍ +

بَابُ مَنْ أَقَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ مَطْلُومٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنَا قَائِلُكُمْ

کہا جاتا تھا۔

ایک صاع کے قریب پانی سے غسل کرنا

ابن مسعود سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عائشہ کا بھائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے بھائی نے ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ایک برتن نگوایا جس میں ایک صاع کے قریب پانی تھا اور غسل کیا۔ یعنی اپنے سر پر پانی ڈالا جب کہ ہمارے اور ان کے درمیان پردہ تھا۔ اہم ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یزید بن ہارون اور بہز اور عبدی نے شعبہ سے روایت کی ہے کہ ایک صاع کی مقدار میں۔

ابن مسعود سے روایت ہے کہ وہ اور ان کے والد ماجد حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے اور ان کے پاس اور لوگ بھی تھے مائوں نے ان سے غسل کے متعلق پوچھا فرمایا کہ تمہارے لیے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ میرے لیے تو کافی نہیں ہے۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ اتنا پانی ان کے لیے کافی ہوتا تھا ان کے تم سے زیادہ بال تھے اور تم سے بہتر تھے، پھر ایک کپڑے میں ہماری امامت کرتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک ہی برتن سے غسل کریں کرتے تھے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ ابن عیینہ آخر میں ابن عباس میں میمونہ کہا کرتے جب کہ صحیح وہی ہے جو ابو نعیم نے روایت کی ہے۔

ن: اس باب کی مذکورہ تینوں حدیثوں سے حسب ذیل باتیں سامنے آتی ہیں: ۱۔ غسل کرتے وقت پردہ ہونا ضروری ہے ۲۔ ستر اگر چھپایا گیا ہو تو ایک کپڑے سے بھی ناز ہر جائے گی۔ لیکن یہ مجبوری کے دور کی بات ہے جبکہ آج بھی مجبوری میں ایسا کیا جاسکتا ہے۔ ۳۔ تقریباً صاع یعنی چار سیر کے گ بک پانی سے غسل کیا جاسکتا ہے۔ یہ بھی پانی کی قلت کے وقت کی بات ہے۔ ۴۔ خواہ مخواہ پانی زائد از ضرورت بہا دینا بھی مناسب نہیں۔ اتنا پانی استعمال کیا جائے جس سے قابل الینان غسل ہو جائے۔

جو اپنے سر پر تین دفعہ پانی ڈالے

سیمان بن مرد نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ



ابو جعفر سے روایت ہے کہ حضرت جبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے فرمایا کہ تمہارے چچا زاد بھائی حسن بن محمد بن ضیفہ میرے پاس آئے اور خصل جنابت کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین پاپوں کے اپنے سر پر ڈالاکرتے۔ پھر اپنے تمام جسم پر بہاتے تھے جن نے مجھ سے کہا کہ میرے جسم پر بال زیادہ ہیں میں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک تم سے زیادہ تھے۔

عقل ایک ہی پاد ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت  
یسوعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے فصل کے لیے پانی رکھا تو آپ نے دو مرتبہ اپنے ہاتھ دھوئے یا  
تین دفعہ پھر اپنے ہاتھ میں پانی لے کر شرمگاہ کو دھویا۔ پھر  
زمین سے اپنا ہاتھ گرٹا، پھر گھٹی کی، ناک میں پانی یا نیزا اپنے منہ  
اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر اُس جگہ سے  
ہٹ کر اپنے پیروں کو دھویا۔

جو فصل کرتے وقت جلاب یا خوشبو سے  
ابتدا کرے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل کرتے تو حجاب وغیرہ کوئی خوشبودار چیز لٹکواتے اور اُسے اپنی پتھیلی میں لے کر سر کے دائیں حصے سے ابتدا کرتے، پھر بائیں طرف۔ پھر دونوں ہاتھوں سے سر کے درمیان میں لٹکاتے۔

غسل جنابت میں کھل کر نہاؤ اور نہا کر پانی لینا۔

عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِدُنْيَا كَلْتِيرِمَا ۞

٢٥٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَمُولِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَبِيبِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ لُقُحًا

٢٥١- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى  
 بْنِ سَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ لِي جَابِرُ الْأَنْبَاقِي ابْنُ  
 عَمِّكَ يُعْرِضُ بِالْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كَيْفَ  
 الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَأْخُذُ ثَلَاثَ أَكْفٍ فِيهِ بَعْضُهَا عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ يُعْرِضُ  
 عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ فَقَالَ لِي الْحَسَنُ لَدَيْ رَجُلٍ كَثِيرِ  
 الشَّعْرِ فَقُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرَمُكَ شَعْرًا  
**بَابُ الْغُسْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً** ❦

٢٥٢- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ  
الْوَاحِدِيَّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَصَّعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً لِلْخُضْلِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ  
ثَلَاثًا ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَ مَذَاكِرَهُ ثُمَّ مَسَحَ  
بِهَا يَدَاهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ مَضَمَصَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ  
وَيَدَيْهِ ثُمَّ أَقَامَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَحَوَّلَ مِنْ مَكَانِهِ  
فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

بَابُ مَنْ بَدَأَ بِالْحِلَابِ وَالطَّيِّبِ  
عِنْدَ الْخُسْلِ :

٢٥٣ - حَكَّمْنَا مَعَهُدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ كُنَّا أَبُو عَامِرٍ  
عَنْ حُظَلَّةَ وَعَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الشَّيْ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا لِشَيْءٍ  
نَحْوِ الْحَلَالِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ قَبْلَ أَنْ يَشُقَّ رَأْسُهُ الْأَيْمَنِ ثُمَّ  
الْأَيْسَرَ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى وَسْطِ رَأْسِهِ \*

بَابُ الْمَضْمَنَةِ وَالِاسْتِثْنَاءِ فِي  
الْجَنَابَةِ \*



حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا۔ آپ نے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں کو دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مٹی سے ملے اور انھیں دھویا۔ پھر گلی کی اور ناک میں پانی دیا۔ پھر چہرے کو دھویا اور اپنے سر پر پانی بسایا۔ پھر وہاں سے ہٹ گئے اور اپنے پیروں کو دھویا۔ پھر وہاں پیش کیا گیا لیکن اُسے استعمال نہ فرمایا۔ لیکن اس سے جسم نہ لمبہ ہوا۔

صاف کرنے کے لیے ہاتھ کو مٹی سے رگڑنا۔

حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا۔ آپ نے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور دونوں کو دھویا۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مٹی سے ملے اور انھیں دھویا۔ پھر گلی کی اور ناک میں پانی دیا۔ پھر چہرے کو دھویا اور اپنے سر پر پانی بسایا۔ پھر وہاں سے ہٹ گئے اور اپنے پیروں کو دھویا۔ پھر وہاں پیش کیا گیا لیکن اُسے استعمال نہ فرمایا۔ لیکن اس سے جسم نہ لمبہ ہوا۔

کیا دھونے سے پہلے جنبی اپنا ہاتھ رتن میں ڈال سکتا ہے جب کہ جنابت کے سوا اس کے ہاتھ میں کوئی اور نجاست لگی ہوئی نہ ہو۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت برادر بن مازب نے وضو کے پانی میں اپنے ہاتھ داخل کیے اور انھیں دھویا نہیں تھا، پھر وضو کیا۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جنابت کی جھینٹوں میں کوئی مٹا لٹہ نہیں سمجھتے تھے۔

تاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر رہے تھے اور اس میں ہمارے ہاتھ مل رہے تھے۔

ہشام کے والد ابجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو اپنا ہاتھ دھویا کرتے تھے۔

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي حَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَيْمُونَةُ قَالَتْ صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَأَدْرَعُ بِحَيْثُ عَلَيَّ يَسَارِيهِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ قَالَ بَيِّدِي عَلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ مَعَمَصَ وَاسْتَشَقَّ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَأَقَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَمِنْ ذَلِكَ أَنَّهُ يَغْتَسِلُ بِهَا.

بَابُ الْمَسْحِ بِالْتُّرَابِ لِيَتَكُونَ الْفُفْيُ.

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَمْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِظُ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضَوَّاهُ لِلصَّلَاةِ فَلَمَّا دَرَعُ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ بِجَلْبِيهِ.

بَابُ هَلْ يُدْخِلُ الْجَنْبُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى يَدِهِ قَدْ رُغِيَ الْجَنَابَةُ وَأَدْخَلَ ابْنُ عُمَرَ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ يَدَهُ فِي الظُّهْرِ وَلَمْ يَغْسِلَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَرِ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ بَأْسًا بِمَا يَكْتُمُهُ مِنَ غُسْلِ الْجَنَابَةِ.

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَكَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَحْتَلِفُ أَيْدِيْنَا فِيهِ.

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا جَاهِدٌ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَهُ.



۲۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَدُوِّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ مَأْتِسِلَةً أَكُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَدُنْهُ وَأُحِبُّهُ مِنْ خَلَاتِهِ وَهِيَ عَائِشَةُ الرَّحْلَيْنِ بِنْتُ النَّعَّاسِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

۲۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَدُوِّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ مِنْ تَسْلِيَةٍ يَغْتَسِلَانِ مِنْ لَدُنْهُ وَأُحِبُّهُمَا وَأَدْمُسُهُمَا وَوَهَبُ بْنُ حَبِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ مِنَ الْجَنَابَةِ ۖ

**بَاب ۱۸۳ مَنْ أَفْدَرَ يَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فِي الْغُسْلِ ۖ**

۲۶۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ تَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَرْتُهُ فَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ قَالَ سَلِمَانُ لَا أَذْهَبُ أَذْكَرَ الْكَلَامِ أَمْ لَا تَكُنَّ أَفْدَرَ يَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرَجَهُ ثُمَّ دَلَكَ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ أَوْ بِالْحَارِيطِ ثُمَّ تَمَضَّضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَغَسَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَادَتْ خِدْقَةٌ فَقَالَ يَدِي هَكَذَا وَلَمْ يُرِدْهَا ۖ

**بَاب ۱۸۴ تَفْرِيقُ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ وَ**  
يُنْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ بَعْدَ الْغُسْلِ وَوُضُوءُهُ ۖ

۲۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً يَغْتَسِلُ بِهِ فَأَفْدَرَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفْدَرَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے۔  
عبدالرحمن بن قاسم، ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے ازواج مطہرات میں سے کوئی ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔ مسلم اور وہب بن حمیر نے قبیہ سے یہ بھی روایت کی کہ غسل جنابت۔

جو غسل کے وقت دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھ دیا اور پردہ کر دیا آپ نے اپنے ہاتھ پر پانی ڈال کر اسے ایک یا دو دفعہ دھویا۔ سلمان راوی کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ تیسری دفعہ کا ذکر کیا نہیں۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شریک کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار سے رگڑا۔ پھر گناہ کا منہ میں پانی یا نیزہ چہرہ، دونوں ہاتھوں اور سر کو دھویا۔ پھر سارے جسم پر پانی بہا یا۔ پھر دوسری جگہ ہٹ کر دونوں پیر دھوئے۔ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور اسے واپس نہ کیا۔

دھونے اور وضو کے درمیان وقفہ۔ حضرت ابن عمر کے متعلق مذکور ہے کہ انھوں نے اعفائے وضو خشک ہونے کے بعد پیر دھوئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پانی رکھا تاکہ اس سے غسل فرالیں۔ آپ نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر انھیں دو یا تین مرتبہ دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شریک کو دھویا۔ پھر زمین



سے اپنا ہاتھ گرٹا۔ پھر گھٹی کی اونٹاکیں پانی یا۔ پھر اپنے چہرہ اور ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر کو تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر اپنی جگہ سے ہٹ کر اپنے دونوں پیر دھوئے۔

جب کہ جماع کے بعد جماع کرے اور جو ایک ہی غسل سے اپنی تمام بیویوں کے پاس جائے۔

ابراہیم بن محمد بن منشر کے والد ماجد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن پر رحم فرمائے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی اور وہ اپنی ازواج مطہرات کے پاس جاتے۔ پھر ان کو الام باندھ دیتے اور خوشبو لگاتی ہوتی۔

فقہاء سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات اور دن کی ایک ہی ساعت میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس پھر آتے تھے جو گیارہ تھیں میں نے حضرت انس سے کہا کہ کیا اتنی طاقت تھی؟ فرمایا کہ ہم یہ کہا کرتے تھے کہ آپ کو تین مرفوں کی طاقت مرحمت فرمائی گئی ہے۔ سید نے فقہاء سے روایت لگا کہ حضرت انس نے ان سے تو ازواج مطہرات بیان فرمائیں۔

مندی کو دھونا اور اس سے غسل لازم آنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری مندی بہت خارج ہوا کرتی تھی تو میں نے حضور کی صاف جزدادی کے باعث ایک آدمی سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھے۔ آپ نے فرمایا کہ غور کرو اور شرمگاہ کو دھو لیا کرو۔ جو خوشبو لگا کر غسل کرے اور خوشبو کا اثر باقی رہے۔

محمد بن منشر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے حضرت ابن عمر کا قول سنا۔ میں پسند نہیں کرتا کہ صبح کو احرام باندھوں اور مجھ سے خوشبو لگے، بیان کر کے حکم پوچھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

يَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَقَسَلَ مَذَازَهُ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بِالْأُخْرَى ثُمَّ تَمَحَّضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ صَبَّ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَخَنَّى مِنْ مَقَامِهِ فَقَسَلَ قَدَمَيْهِ

بَاب ۱۸۵ إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ وَمَنْ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غَسْلٍ وَاحِدٍ

۲۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ دَيْمِيُّ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَائِشَةَ قَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُطَوِّقَ لِي سَائِرًا ثُمَّ يُصْبِغُ مَخْرِمًا يَنْضَحُ طِينًا

۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ قَالَ قُلْتُ لَا كَيْسَ أَوْ كَانَ يُطِيقُ قَالَ لَمَّا نَحَدَّثُ أَتَانَا طَعْنُ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ إِنْ نَحَدَّثُ أَنْ أَتَانَا حَدَّثَهُمْ سَعْرًا نَسُوهُ

بَاب ۱۸۶ غَسْلُ لِمَذْيِ وَالْوُضُوءِ مِنْهُ

۲۶۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذْمُومًا فَامْرَأَتُ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُكِّنُ ابْنَتَهُ فَسَأَلَ فَقَالَ تَوَضَّأْ وَاعْسِلْ ذَكَرَكَ

بَاب ۱۸۷ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطَّيِّبِ

۲۶۵ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ مَا أَحَبُّ أَنْ أُصْبِحَ

مُحَمَّدًا النَّضْعُ طَيِّبًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا تَطَيَّبْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ  
مُحَرَّمًا.

۲۶۶- حَدَّثَنَا الْأَدَمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ كَانَتْ أَفْطُلُ فِي وَبَيْسِ الطَّيِّبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ.

فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی۔ پھر اپنی اندراج  
مطہرات کے پاس دورہ فرماتے۔ پھر صبح کو احرام باندھ  
لیتے۔

آدم بن ابوالاس شیبہ، حکم، ابراہیم، اسود سے روایت ہے  
کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ گویا میں نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جب  
کہ آپ حالت احرام میں تھے۔

ف: اس حدیث سے دو باتیں خصوصاً سامنے آتی ہیں پہلی بات یہ کہ احرام باندھنے سے پہلے اگر کسی نے خوشبو لگائی ہو اور حالت  
احرام میں اس کی چمک یا رنگت نظر آئی ہو تو کوئی مسالک نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورت  
مقدسہ یا کسی ادا کا تصور بندھنا یا باندھ لینا محبت رسول کی علامت اور سعادت مندی ہے۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ

بالوں میں خیال کرنا اور جلد کے تر ہونے کا یقین ہو  
جانے پر پانی بہا دیتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو اپنے  
ہاتھوں کو دھوئے اور نماز جیسا وضو کرتے۔ پھر غسل کرتے یعنی اپنے  
ہاتھ سے بالوں میں غلال کرتے۔ جب یقین ہو جاتا کہ جلد تر ہو گئی ہے  
تو اس پر تین مرتبہ پانی بہاتے، پھر سارے جسم کو دھوئے  
وہ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک  
ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے، دونوں جس سے جلودوں سے  
پانی لیتے۔

جس نے حالت جنابت میں دھو لیا۔ پھر تمام جسم کو دھوئے  
لیکن اعضائے وضو کو دوبارہ نہ دھوئے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا گیا  
ہیں آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دو یا تین  
مرتبہ پانی ڈالا۔ پھر بائیں شرکاء کو دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ زمین یا  
دیوار پر دو یا تین دفعہ مارا۔ پھر گلی کی اور ناک میں پانی یا نینا اپنے  
چہرے اور کلاموں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا۔ پھر

بَابُ تَخْلِيلِ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا ظَنَّ  
أَنَّهُ قَدْ أَرْدَى بِشَرَّتِهِ أَقَاضَ عَلَيْهِ:

۲۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ  
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ  
غَسَلَ يَدَيْهِ وَكُفَّ يَدَيْهِ وَوَضَعَهُ لِلضَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ  
غَسَلَ بِيَدَيْهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْدَى بِشَرَّتِهِ  
أَقَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ  
وَقَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَعْرِفُ مِنْهُ حَيْثُ:

بَابُ ۱۸۹ مَنْ تَوَضَّأَ فِي الْجَنَابَةِ ثُمَّ غَسَلَ  
سَائِرَ جَسَدِهِ وَلَمْ يُعِدْ غَسْلَ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ  
مِنْ مَرَّةٍ أُخْرَى:

۲۶۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَنَا الْفَضْلُ بْنُ  
مُوسَى قَالَ أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ تَوَلَّى ابْنُ  
عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَصَّيَّ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ فَكَيْفَ يَجْزِيهِ  
عَلَى نِسَائِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ صَرَبَ  
بِيَدَيْهِ أَوْ لَدُنْهُ أَوْ لَدُنْهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَحَّضَ

وَأَسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ أَقْبَضَ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ جَسَدَهُ ثُمَّ تَنَحَّى فَنَسَلَ بِجَلْبِهِ قَالَتْ فَأَتَيْتُهُ بِخُرْقَةٍ فَكَمَرْتُهَا بِجَعَلٍ يَنْقُضُ بِيَدِهِ

**بَاب ۱۹۱ إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّ جُلْبَكَ خَدَجَ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَكَيِّمُ**

وہاں سے ہٹ کر پیر دھوئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو قبول نہ فرمایا اور اپنے ہاتھ سے پونچھتے رہے۔

جب مسجد میں جنبی ہونا یا آئے تو اسی طرح نکل جائے اور تیمم نہ کرے۔

هَرِيرَةٌ قَالَتْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدَّتْ لِي الصُّلُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّ جُلْبَهُ فَقَالَ لَنَا مَكَانُكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَأَعْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ تَابِعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

**بَاب ۱۹۱ نَفِضُ الْيَدَيْنِ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ**

۲۴۰ - حَدَّثَنَا هَدَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمِزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَيْمُونَةُ وَصَّعْتُ السُّبُوحَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَسَرَّهُ يَتَوَبَّ وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَّاهُمَا ثُمَّ صَبَّ يَسْمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرَجَهُ فَغَرَبَ بِسُودَةِ الْأَرْضِ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَّاهُمَا فَمَضَمَضَ وَأَسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَأَقْبَضَ عَلَى جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَنَسَلَ قَدَمَيْهِ فَنَاولَتْهُ كُوبًا فَكَمَرَتْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْقُضُ يَدَيْهِ

**بَاب ۱۹۲ مَنْ بَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ فِي الْغُسْلِ**

۲۴۱ - حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی اقامت ہو گئی اور کھڑے ہو کر صفیں برابر کر لی گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب اپنے منہ پر کھڑے ہوئے تو آب کو جنبی ہونا یا دیا۔ ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ رہنا۔ پھر جا کر غسل کیا اور ہمارے پاس تشریف لائے اور سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پس تکبیر کہی اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی۔ متابعت کی اس کے بعد اعلیٰ سمر نے زہری سے اور روایت کیا اسے اوزاعی نے زہری سے۔

غسل جنابت کے بعد دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غسل کے لیے پانی رکھا اور کھڑے سے پردہ کر دیا۔ آپ نے ہاتھ پر پانی ڈال کر انھیں دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پس اپنا ہاتھ زمین پر مار کر ملا۔ پھر اُسے دھویا۔ چنانچہ گلی کی اور ناک میں پانی یا نیر جہرے اور کلائیوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا اور اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر پر سے ہٹ کر اپنے پیر دھوئے میں نے ایک کپڑا پیش کیا تو نہ لیا اور اپنے ہاتھوں کو جھارتے ہوئے تشریف لے گئے۔

جو سر کی داہنی جانب سے غسل کی ابتداء کرے۔

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب ہم میں سے کسی کو جنابت لاحق



عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا إِذَا أَصَابَ أَحَدًا نَاحِيَةٌ لَمْ يَدْرُ بِهَا ثَلَاثًا قَوَّى رَأْسَهَا ثُمَّ تَأْخُذُ بِسِدِّهَا عَلَى شِقِّهَا الْأَيْمَنِ وَبِسِدِّهَا الْأُخْرَى عَلَى شِقِّهَا الْأَيْسَرِ

ہوتی تو اپنے ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر پر ڈالتی پھر اپنے ایک ہاتھ سے سر کے دایسے حصے کو اور دوسرے ہاتھ سے بائیں حصے کو ملا جاتا۔

بَاب ۱۹۳ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحَدَفَ فِي الْخَلْوَةِ وَمَنْ تَسَوَّرَ التَّسَوُّرَ أَفْضَلُ وَقَالَ بَهْرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ ۲۷۲ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ تَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا فَإِنَّهُ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ إِذَا دَفَعْنَا هَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَهْمٌ قَوْلُهُ عَلَى حَجَرٍ فَقَرَأَ الْحَجَرُ بِتَوْبِهِ فَجَمَعَ مُوسَى فِي آثَرِهِ يَقُولُ كُوفِي يَا حَجَرُ كُوفِي يَا حَجَرُ حَتَّى تَنْقُذَنِي بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى وَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يُمْنِي مِنْ بَائِسٍ وَآخَذَ تَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ لَأَنَّهُ لَمَنْ دَبَّ بِالْحَجَرِ سَبْعَةً أَوْ سَبْعَةً ضَرْبًا بِالْحَجَرِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا الْيُوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ الْيُوبُ يَحْتَنِي فِي تَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَعْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى وَعَزَّيْكَ وَلَكِنْ لَا عَنِي فِي عَنْ بَرَكَتِكَ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ حَقْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا الْيُوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا

جو تنہائی میں ننگا نہائے اور دوسرے نے پردہ کیا تو پردہ کرنا افضل ہے۔ ہمزائے کے والدیہ بعد ان کے بعد امجد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ لوگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے اور ایک دوسرے کا طرف دیکھتے رہتے جب کہ حضرت موسیٰ تمہا نہاتے۔ لوگوں نے کہا کہ خدا کی قسم حضرت موسیٰ ہمارے ساتھ اسی بیسے نہیں نہاتے کہ ان کے جیسے بھولے ہوئے ہیں۔ ایک دفعہ وہ نہانے لگا اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دئے۔ پتھر کپڑے نے گر بھاگا اور حضرت موسیٰ نے اس کا تعاقب کیا اور کہتے: اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر! میرے کپڑے۔ میںاں تک کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو دیکھ لیا اور کہا: خدا کی قسم، موسیٰ کو تو کوئی عیاری نہیں۔ انھوں نے کپڑے لے لیے اور پتھر کو مارا۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا: خدا کی قسم حضرت موسیٰ کی مار کے پتھر پر چھریاں نشان ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ ہی سے روایت ہے کہ حضرت ایوب ننگے نہا رہے تھے تو ان پر سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں حضرت ایوب انھیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے۔ ان کے رب نے ندامت فرمائی اے ایوب! جو تو دیکھتا ہے کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ تیری عزت کی قسم، کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا اور روایت کیا ہے اے ابراہیم، موسیٰ بن عقبہ، صفوان، عطاء بن یسار، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ حضرت ایوب ننگے نہا رہے تھے۔

ف: اس حدیث سے تین باتیں خاص طور پر سامنے آتی ہیں۔ ایک یہ کہ اگر کوئی اللہ کے دوستوں پر لازم تراشی کرتا اور ان

میں نفس بتاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو اکثر اوقات جواب دیے سے بھی بے نیاز کر دیتا ہے اور وقت آنے پر اپنے مقررین کو اس الزام اور نفس سے بری کر کے دکھا دیتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی لعن نشا نیاں دنیا میں باقی رکھتا ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں بزرگوں کی عظمت پیدا ہوئی اور بڑستی رہے۔ جو ہستیاں لوگوں کو ان کے پروردگار سے ملنے اور اس کے سنبھلنے کے لئے ہیں تو ان ہستیوں کا اللہ تعالیٰ بھی لوگوں کو متعبد نہ بنا دیتا ہے جو ان بزرگوں کی محنت کا دنیاوی صلہ ہوتا ہے اور تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بے نیاز اور متعبد نہیں ہو سکتی کیونکہ ان حضرات کی ساری بزرگی اور عظمت خدا کے فضل و رحیم کے فضل و کرم ہی سے ہے۔ لہذا اس سے بے نیازی کیسی؟ خیر سے بے نیاز تو صرف پروردگار عالم کی ذات اقدس ہے اور باقی جس کے پاس جو کچھ ہے وہ اللہ رب العزت ہی کی رحمت و برکت کا کرشمہ ہے۔

لوگوں کے سامنے نہاتے وقت پردہ کرنا

ابوہریرہ مولیٰ اُمّ بانی بنت ابوطالب سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت اُمّ بانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور غافلہ نے پردہ کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ کون ہے! عرض گزار ہوئی کہ میں اُمّ بانی ہوں۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پردہ کر دیا جب کہ آپ غسل جنابت فرما رہے تھے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو دھویا اور جو کچھ لگ گیا تھا۔ پھر اپنا ہاتھ دیوار یا زمین پر گرانا۔ پھر بازو بیا وضو کیا سوائے پیروں کے۔ پھر اپنے جسم پر پانی بہایا۔ پھر دوسری جگہ جا کر اپنے پیروں دھوئے۔ پردے کے بارے میں ابوہریرہ اور ابن فضیل نے ان کی متابعت کی ہے۔

جب عورت کو احتلام ہو جائے

یزید بن ابی اسلمہ نے اُمّ المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوطالمہ کی بیوی حضرت ام سلیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا

بَابُ ۱۹۴ التَّسْتُرُ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

۲۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّخَعْرِ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمْعَةَ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ الْفَتَحَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَقَاطَمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ ۝

۲۴۴- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ سَوَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِمِائِينَ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ صَبَّ بِمِائِينَ عَلَى شِمَالِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِرِيدِهِ عَلَى الْخِطِّ أَوْ الْأَرْضِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رَجُلِيَّةٍ ثُمَّ أَقَاضَ عَلَى حَيْثُ لَمَّا ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ تَابِعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَابْنُ فَضِيلٍ فِي التَّسْتُرِ ۝

بَابُ ۱۹۵ إِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْأَةُ ۝

۲۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتِ أُمُّ سَلَمَةَ امْرَأَةُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَعْمِي مِنَ الْحَقِّ عَلَى الْمَرْءِ  
عَنْ عُسَيْلٍ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمَ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ

**بَاب ۱۹۷ عَرَقِ الْجَنْبِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لَا  
يَنْجُسُ**

۲۷۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ فِي بَعْضِ  
طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جَبَّ فَأُخْضِصَتْ مِنْهُ فَذَهَبَتْ  
فَاغْتَسَلَتْ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتِ يَا أبا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ  
جَمْعًا فَكِرْهُتُ أَنْ أَجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ قَالَ  
سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

**بَاب ۱۹۸ الْجَنْبُ يَخْرُجُ وَيَمْسُ فِي السُّوقِ وَ  
غَيْرِهِ وَقَالَ عَطَاءٌ يَحْتَجِمُ الْجَنْبُ وَيُقَلِّمُهُ  
أَطْفَارُهُ وَيَخْلُقُ رَأْسَهُ وَلَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ**

۲۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ تَنَاوَيْدُ  
بْنُ ذَرِيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَسَّ بْنَ مَالِكٍ  
حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ  
عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ فَلَمَّا يَوْمُئِذٍ تَسْمِعُهُنَّ

ف: بخاری شریف، جلد اول کی حدیث ۲۱۳ کے لفظاً یَدُ دُرِّ اِس حدیث کے لفظاً كَانَ يَطُوفُ سے یوں محسوس  
ہونے لگتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر رات میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جانا معمول تھا لیکن حقیقت  
میں یہ بات نہیں ہے بلکہ آپ صرف حجۃ الوداع کے موقع پر ایک رات میں اپنی جملہ ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور  
اس نوازغہ ہاں آپ کو پروردگار عالم نے تیس مردوں کی یہ طاقت ضرور مرحمت فرمائی تھی بلکہ امام بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے  
ترمذی الناری، جلد اول، صفحہ ۲۰ پر فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانچ سو بیس مردوں کے برابر یہ طاقت مرحمت فرمائی  
گئی تھی اور ترمذی شریف کی ایک روایت کے مطابق ہر بیس مرد کو دنیا کے سو مردوں کے برابر یہ طاقت عطا فرمائی جائے گی اس  
سے معلوم ہوا کہ آپ کو چار ہزار دنیاوی مردوں کے برابر یہ طاقت دقت مرحمت ہوئی تھی۔ دوسری بات یہ بھی مد نظر رہنی چاہئے  
کہ حدیث ۲۱۳ میں گیارہ ازواج مطہرات کے پاس ایک ہی رات میں تشریف لے جانے کا ذکر بھی موجود ہے لیکن صحیح قول نوٹ کیونکہ  
تاریخی لحاظ سے ایک وقت میں نو سے زیادہ ازواج مطہرات کا آپ کے کساح میں رہنا ثابت نہیں ہے۔

۲۷۸- حَدَّثَنَا عِيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ

تو کیا عورت پر غسل ہے جب کہ اسے اختلام ہو جائے؟  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں جب کہ وہ پانی  
دیکھے۔

جنسی کاپسینہ اور یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں  
ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں مدینہ منورہ کے کسی راستے میں ملے  
جب کہ یہ جنبی تھے۔ میں آپ سے ایک طرف ہو گیا۔ باکر غسل  
کیا اور عافہ بارگاہ ہو گیا۔ فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے  
عرض گزار ہوا کہ میں جنبی تھا لہذا بغیر طہارت کے آپ کی  
بارگاہ میں بیٹھنا میں نے ناپسند کیا۔ فرمایا کہ سبحان اللہ! میں کبھی  
ناپاک نہیں ہوتا۔

جنسی کا بازار وغیرہ میں جانا

عطا کا قول ہے کہ پچھنے لگو اس کتابے، ناخن کٹوا سکتا ہے  
اور منڈوا سکتا ہے اگرچہ وضو بھی نہ کیا ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس  
دورہ فرمایا کرتے تھے اور ان دنوں آپ کی نوا ازواج مطہرات  
تھیں۔

ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ



ثُمَّ حَمِيدٌ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَخَذَّ  
بِيَدِي فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَاسْتَلَّ فَاقْبَيْتُ الرَّحْلَ  
فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا  
هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَجُوزُ  
**بَابُ ۱۹۸ كَيْفُونَةُ الْجُنُبِ فِي الْبَيْتِ إِذَا**  
**تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ**

۲۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ وَشَيْبَانُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَتْ نَعَمْ يَتَوَضَّأُ

### **بَابُ ۱۹۹ تَوَمُّمُ الْجُنُبِ**

۲۸۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ ثَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّاطِ سَأَلَ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهُمَا أَحَدٌ نَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ  
نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمَا فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ

### **بَابُ ۲۰۰ الْجُنُبُ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ**

۲۸۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ  
اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
عُرْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ  
۲۸۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ  
عَنْ ثَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَفْتَى عُمَرَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهُمَا أَحَدٌ نَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ  
إِذَا تَوَضَّأَ

۲۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ  
ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّاطِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ تَوَضَّأَ الْمُجْتَابَةَ مِنْ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَاعْتَسَلَ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَفَسَ

نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے پہلے اور میں جنبی تھا  
آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ کے ساتھ چلتا رہا۔ یہاں  
تک کہ آپ بیٹھ گئے تو میں کھسک گیا اور رہائش گاہ پر آکر غسل  
کیا اور حاضر ہاگاہ ہوا تو آپ بیٹھ ہوئے تھے فرمایا کہ لے ابو ہریرہ! تم کہاں  
تھے! میں نے واقعہ عرض کر دیا فرمایا، سبحان اللہ! تم کو ناپاک نہیں ہوتا۔  
جنبی کا غسل کرنے سے پہلے وضو کر کے گھر میں  
رہنا۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت  
جنابت میں سو جاتے تھے؟ فرمایا: ہاں اور وضو کیا کرتے تھے  
جنبی کا سو جانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر  
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی  
حالت جنابت میں سو سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں جب کہ تم میں سے کوئی وضو  
کرے تو وہ حالت جنابت میں سو جائے۔

### **جنبی وضو کر لے پھر سو جائے**

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں سونے  
کا ارادہ فرماتے تو اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور نماز جیسا  
وضو کر لیا کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متوی لیا کہ ہم میں سے  
کوئی حالت جنابت میں سو جائے۔ فرمایا: ہاں جب کہ وہ  
وضو کرے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ انھیں رات  
کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
اُن سے فرمایا: وضو کرو، اپنی شرمگاہ کو دھو لیا کرو اور سو جانا  
کر۔

### باب غسل نختن ل جانیس

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنی بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور اس کے ساتھ وہ فیض زوجیت کرے تو اس پر غسل واجب ہو گیا۔ متابعت کی اس کہ عہد نے شعبہ سے اور موسیٰ ابان قتادہ حسن سے اسی طرح مروی ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یہی زیادہ عمدہ اور مضبوط بات ہے اور ہم نے آخری حدیث کو لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے بیان کیا ہے اور غل میں ہی زیادہ احتیاط ہے۔

عورت کی شرمگاہ سے لگی ہوئی تری کو دھونا۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آدمی اپنی بیوی سے محبت کرے اور انزال نہ ہو تو کیا کرے! حضرت عثمان نے فرمایا کہ نماز جیسا وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھو لے اور حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔ میں (حضرت زید) نے حضرت علی، حضرت زبیر بن العوام، حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت ابی بن کعب سے پوچھا تو انھوں نے بھی یہی حکم بتایا۔ مجھے (یہی راوی کو) خبر دی ابو سلمہ، عروہ بن زبیر حضرت ابولویب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہی سنا ہے۔

حضرت ابوالقویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابی بن کعب عرض گزار ہوئے اے یا رسول اللہ! جب آدمی عورت سے محبت کرے اور نہ انزال نہ ہو! فرمایا کہ عورت سے جو چیز لگی ہو اسے دھو لے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ غل میں زیادہ احتیاط ہے اور یہی آخری حکم ہے ہم نے لوگوں کے اختلاف کے باعث بیان کیا ہے اور پانی زیادہ پاک کرنے والا ہے۔

ن: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر عورت سے محبت کی اور انزال نہ ہو تو شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے

### باب إذا التفتی الختانان

۲۸۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ تَنَاوَلْنَا هِشَامَ بْنَ حَدَّادَةَ أَبُو نُوَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ بَيْنَ شُعْبَيْهِمَا الْأَرْبَعُ ثُمَّ جَهَّزَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ تَابَعَهُ عَنْهُ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ تَنَاوَلْنَا قَتَادَةَ قَالَ أَنَا الْحَسَنُ وَمِثْلُهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ هَذَا الْجَوْدُ وَذَكَرُوا أَنَّمَا بَيَّنَّا الْحَدِيثُ الْأَخْذُ لِإِخْتِلَافِهِمْ وَالْغُسْلُ أَحْوَطٌ

### باب غَسَلَ مَا يُصِيبُ مِنْ قَدَحِ الْمَرْأَةِ

۲۸۵ - حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ تَنَاوَلْنَا عَبْدَ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّيِّ قَالَ يَحْيَى وَآخِرُ بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَّارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْيَمَنِيُّ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّسَاءَ عُمَامُ بْنُ عَمَّانٍ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا اجْتَمَعَ الرَّجُلُ امْرَأَةً فَلَمْ يُغْسِلْ قَالَ عُمَامُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذِكْرَهُ وَقَالَ عُمَامُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَآبِي بَنِي كَعْبٍ فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ وَآخِرُ بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْوَيْثِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ تَنَاوَلْنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي بَنِي كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا اجْتَمَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُغْسِلْ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ الْغُسْلُ أَحْوَطٌ وَذَلِكَ الْأَخْذُ لِمَا بَيَّنَّا لَا يَخْتَلِفُ فِيهِمْ وَالْمَاءُ أَنْفَى

ن: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر عورت سے محبت کی اور انزال نہ ہو تو شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے



در غیر غسل کیے نماز پڑھ سکتا ہے۔ اس موقف کی اور بھی متعدد احادیث صحاح سنہ اور خود بخاری شریف میں موجود ہیں، لیکن یہ بات سلام کے ابتدائی زمانے کی ہے اور اس مضمون کی جملہ احادیث ان حدیثوں سے منسوخ ہیں جن میں وارد ہوا ہے کہ جب مرد اور عورت کا حشفے سے حشفہ مل گیا تو دونوں پر غسل واجب ہو گیا۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو اختلاف صحابہ کے باعث ہذا اَجُودًا دَاوَدُکُمْ فرمایا ہے، یہ درست نہیں کیونکہ صحابہ کرام کا اس بارے میں اختلاف نہیں تھا بلکہ یہ حدیثیں شروع اسلام سے مستلفہ اور منسوخ ہیں جبکہ وہ پر غسل والی حدیثیں ان کی ناسخ ہیں۔

## کتاب الحيض

## حيض کا بیان

اور ارشاد خداوندی ہے: اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم تم فراؤ وہ ناپاک ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک کہ پاک نہ ہو لیں۔ پھر جب پاک ہو جائیں تو ان کے پاس باڑ جہاں سے تمہیں انہیں حکم دیا۔ یہ شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت تیرے کہنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے تمہارے کو (۲۲۲:۲)

حیض کی ابتدا کیسے ہوئی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: یہ چیز اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل میں بھیجا گیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث زیادہ قابل اعتماد ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج کے ارادے سے نکلے۔ جب عرفہ کے مقام پر تھے تو مجھے حیض آگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی نہ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا، کیا حیض آگیا؟ میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا کہ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ تم بھی دوسرے عابروں کی طرح سب کام کرتی رہو صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی دی۔

ف: یہ پوری حدیث بخاری شریف کی کتاب الحج میں ہے۔ یہاں اسی طویل حدیث کا ایک حصہ اس کتاب الحيض میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ حدیث معمولی سے سنن کی انتظام کے ساتھ مسلم شریف، نسائی شریف اور ابن ماجہ شریف کی کتاب الحج میں بھی موجود ہے۔ جبکہ نسائی شریف کی کتاب الطہارۃ میں بھی ہے۔ مضمون واضح ہے۔ حدیث کے آخری الفاظ غور طلب ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ چونکہ یہ نفل رسول ہے لہذا اس مرتبہ حجت الثانیہ رحمۃ اللہ علیہ نے

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَاضِعِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

بَابٌ كَيْفَ كَانَ بَدَأَ الْحَيْضُ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ أَوَّلُ مَا أُرْسِلَ حَيْضٌ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ

۲۸۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عِيْدَ الرَّحْلَيْنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا لَا نَرَى إِلَّا الْحَسْبَةَ لَمَّا كُنَّا بِبَرَفٍ حَضَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآتَا أَبِي فَقَالَ مَا لَكَ أَيُّسْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا أَمَرَ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَقْبَضِي أَيْقُضِي الْحَاجَةَ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَبَحَثِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِمَا بِالْبَقَرَةِ



# کتاب الحیض

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ  
قُلْ هُوَ أَذَى فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَ  
لَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ  
فَأَنْتُمْ إِلَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ  
الْمُتَطَهِّرِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

بَابٌ كَيْفَ كَانَ بَدَأُ الْحَيْضِ وَقَوْلِ  
نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ  
فَلِى بَنَاتِ آدَمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ كَانَ أَوَّلُ مَا أُرْسِلَ  
حَيْضٌ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ  
نَدِيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ

۲۸۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ  
سَمِعْتُ عِيْدَ الرَّحْلَيْنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ  
قَوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا لَا نَرَى إِلَّا الْحَسْبَةَ  
لَمَّا كُنَّا بِبَرْقِ حَضَتْ فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآتَا أَبَايَ فَقَالَ مَا لَكَ أَيْفَسْتَ قُلْتُ نَعَمْ  
قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَقْبَضِي  
أَيْفَضِي الْحَاجَةَ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ وَ  
بَحَثِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِمَا بِالْبَقَرَةِ

# حیض کا بیان

اور ارشاد خداوندی ہے :- اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم  
تم فرماؤ وہ ناپاک ہے تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں اور  
ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک کہ پاک نہ ہو لیں۔ پھر جب پاک ہو جائیں  
تو ان کے پاس باڑ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔ بے شک اللہ پسند رکھتا  
ہے بہت زور کئے والوں کو اور پسند رکھتا ہے تمہارے کو (۲۲۲:۲)

حیض کی ابتدا کیسے ہوئی

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :- یہ چیز اللہ تعالیٰ نے آدم  
کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے۔ بعض حضرات نے کہا ہے کہ سب سے  
پہلے حیض بنی اسرائیل میں بھیجا گیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث زیادہ قابل اعتماد ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج کے  
ارادے سے نکلے۔ جب عرفہ کے مقام پر تھے تو مجھے حیض آگیا۔ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی نہ فرمایا  
کہ تمہیں کیا ہوا کیا حیض آگیا؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ یہ اللہ کا حکم ہے  
جو اس نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ تم بھی دوسرے عاصیوں  
کی طرح سب کام کرتی رہو صرف بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ انہوں نے  
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کی  
طرف سے گائے کی قربانی دی۔

ف: یہ پوری حدیث بخاری شریف کی کتاب الحج میں ہے۔ یہاں اسی طویل حدیث کا ایک حصہ اس کتاب الحیض میں پیش کیا  
گیا ہے۔ یہ حدیث معمولی سے سنن کی انتظام کے ساتھ مسلم شریف، نسائی شریف اور ابن ماجہ شریف کی کتاب الحج میں بھی موجود ہے۔  
جبکہ نسائی شریف کی کتاب الطہارۃ میں بھی ہے۔ مسنون واضح ہے۔ حدیث کے آخری الفاظ غور طلب ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔ چونکہ یہ نفل رسول ہے لہذا اس مرتبہ مجدد ثالث ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے

فرمایا کہ اے قرآنی شاعر اسلام سے ہے کہ ہندوستان میں اس کا بانی رکنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ اُن کا مدحی ملامت نے اسلام پر ظلم دیتا جنہوں نے اپنی متعدد قومیت کے مال کو تقویت پہنچانے نیز اللہ اور رسول کے دشمنوں کو خوش کرنے کی خاطر قرآنی گارڈ کے خلاف فتورے دیے اور اس اسلامی شعار کو بد کرنے پر اپنا پورا زور لگا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ جہدِ معین اسلام کو توفیق دے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول کو خوش کرنے میں کوشاں رہے۔ ہندوستان اسلام کو راضی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے۔

عائشہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں گنگی کرنا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر میں گنگی کر دیا کرتی حالانکہ میں عائشہ ہوتی۔

عروہ سے پوچھا گیا کہ عائشہ بیوی میری خدمت کر سکتی ہے یا عات جنابت میں میرے نزدیک کر سکتی ہے؟ عروہ نے فرمایا کہ میری توہمات میں خدمت کرتی ہے اور اس میں کسی کے لیے بھی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ وہ عائشہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر میں گنگی کر دیتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں مشغول تھے تو اپنا سر اُن کے نزدیک کر دیتے اور وہ اپنے حجرے میں جھرتے ہوئے گنگی کر دیتی ہیں حالانکہ عائشہ ہوتیں۔

مرد کا اپنی عائشہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا ابو اہل اپنی غامدہ کو مالیت حیض میں ابو زبیر کے پاس بھیجتے اور وہ قرآن مجید کو فیتے سے پکڑ کر لے آتی۔

منصور بن صفیہ کی والدہ ماجدہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری گود سے ٹیک لگا لیتے حالانکہ میں عائشہ ہوتی۔ پھر تلاوت قرآن مجید فرماتے۔

جو حیض کو نفاس کہے

زینب بنت اُم سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آگیا۔ میں جا کر حیض کے کپڑے پہن آئی

بَابُ عَسَلِ الْحَائِضِ رَأْسَ رُوحِهَا وَتَرْجِيلِهِ

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلُ الْحَائِضُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا نَزَلَتْ الْمَرْأَةُ وَهِيَ حَائِضَةٌ فَقَالَ عُرْوَةُ كُلُّ ذَلِكَ تَحْدُثُ مِنِّي وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ فِي ذَلِكَ بَأْسٌ أَخْبَرَنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْجِلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضَةٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ مُجَاعِدٌ وَفِي الْمَجِيدِ يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجَّةٍ تَرْجِلُهُ وَهِيَ حَائِضَةٌ

بَابُ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حَجَرِ امْرَأَةٍ وَهِيَ حَائِضَةٌ وَكَانَ أَبُو دَاوُدَ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضَةٌ إِلَى ابْنِ رَزِينٍ فَتَأْتِيهِ بِالْمُصْحَفِ فَتُسَبِّحُهُ بِعِلَاقَتِهِ

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ سَمِعَهُ رُحِمًا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةٍ أَنَّ أُمِّهِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَكَبَّرُ فِي حَجَرِي وَأَنَا حَائِضَةٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

بَابُ مَنْ سَمِيَ الرَّفَاسَ حَيْضًا

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ



فرمایا کہ کیا تمہیں نفاس آگیا۔ عرض گزار ہوئی، ہاں۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

### حائضہ سے اختلاط کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کریا کرتے اور دونوں جنبی ہوتے اور حکم فرمانے پر ازار باندھ لیتی تو مجھ سے اختلاط فرماتے حالانکہ حائضہ ہوتی اور عالت انکشاف میں اپنا سر پری طرف نکال دیتے تو میں حائضہ ہو کر دھو دیتی۔

عبدالرحمن بن اسود کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب ہم میں سے کوئی حائضہ ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو عالت جین میں اسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے۔ پھر اس سے مباشرت کرتے فرمایا کہ تم میں سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کون اپنی خواہش پر کنٹرول رکھتا ہے۔ قالہ اور جبر ر نے شیبانی سے اس کی متابعت کی ہے۔

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت ہیمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات میں سے جب کسی کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرماتے تو اسے ازار باندھنے کا حکم فرماتے جب کہ وہ حائضہ ہوتی۔ اسے سینان نے بھی شیبانی سے روایت کیا ہے۔

### حائضہ کا روزے چھوڑنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں الانبیاء باعید الفکر کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف نکلے تو عورتوں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا کہ اسے عورتوں کا صدقہ کہو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہاری تعداد زیادہ دیکھی ہے عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ وہ کس لیے؟ فرمایا کہ زیادہ لعنت کرنے اور فائدہ نہ ناسکری کرنے کے باعث۔ میں نے کسی ناقص غسل اور دین والی کو نہیں دیکھا جو تمہاری طرح دانش مندا دی پر بھی غالب آجاتی ہو۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْطَجِعَةً فِي حَيْضَتِهِ إِذْ حَضَتْ فَأَسْلَمْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ الْيَقِينُ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَأَمْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْحَمِيلَةِ

### باب في مباشرة الحائض

۲۹۲ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنْتَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِيَّانَا وَإِذَا جِئْنَا جُلْنَا حُبًّا وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتِيهِ فَيُبَايِعُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَعْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ

۲۹۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَبِيلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو اسْحَقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَبَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَايِعَهَا أَمْرَهَا أَنْ تَزُرَنِي فَوَرِحَ حَيْضَتَهَا ثُمَّ بَايَعَهَا قَالَتْ أَلَيْسَ بِمِلْكٍ أَرِيكُمْ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِلْكٍ أَرِيكُمْ بَعْدَهُ خَالِدًا وَجَرِيرًا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

۲۹۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَايِعَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ أَمْرَهَا فَأَتَزُرَّتْ وَهِيَ حَائِضٌ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ

### باب ترك حائض الصوم

۲۹۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ هُوَاجٍ عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي قَالَ قَالَ حُجْرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُصْعِي أَوْ فِطْرِي إِلَى الْمُصَلِّي فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ لِي بِكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَهِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَكُمْ ثَلَاثُونَ اللَّعْنُ وَتَكْفُرُنَّ الْحَشِيرَ مَا رَأَيْتُمْ مِنْ نَأِصَاتٍ عَقِلٍ



وَدِينٌ أَذْهَبَ لِلْبِ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَ الْكُفْلَيْنِ  
وَمَا نُقْصَانُ دِينَنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ  
شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْتُ بَلَى  
قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا أَلَيْسَ إِذَا احْصَيْتُ  
لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ  
دِينِهَا \*

بَابُ ٢٠٩ تَقْضَى الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ تَقْرَأَ الْآيَةَ وَلَمْ يَرِ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجَنْبِ بَأْسًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْكُرُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ كُنَّا نَوْمَرُ أَنْ نَخْرِجَ الْحَيْضَ فَيَكْبُرُنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ أَنَّ هِرْقِلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمُونَ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ خَانَتْ قَائِلَتُهُ فَتَسَكَّتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تَحْصِي وَقَالَ الْحَكَمِيُّ لَأَذْبَعُهُ وَأَنَا جَنْبٌ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ ۝

٢٩٤. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ  
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ  
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَدْرُ إِلَّا الْحَبَّةَ فَلَمَّا جِئْنَا  
سِرْفَ طَيْمُتٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَنَا أَكْبَى فَقَالَ مَا تُبْكِيكِ قُلْتُ لَوَدِدْتُ أَنَّ اللَّهَ أَكْبَى

لکھ دی ہے۔ پس جو دوسرے فاجی کرتے ہیں تم بھی وہی کرتی رہنا اور بیت اللہ کا طواف نہ کرنا یہاں تک کہ پاک ہو جاؤ۔

### استحاضہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فاطمہ بنت ابی جحیش عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! میں پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دینا اور جب آئنے دن گزر جائیں تو غسل کر کے، خون دھو کر، نماز پڑھا کرنا۔

### خون حیض کو دھونا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ! جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے میں خون حیض لگ جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے تو اسے مل ڈالے اور بھربانی سے دھو کر اس میں نماز پڑھ لے۔

عبدالرحمن بن ناسم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ہم میں سے کسی کو حیض آتا تو پاک کرتے وقت وہ اپنے کپڑے سے خون کو گھری دیتی اور اسے دھو کر سارے کپڑے پر پانی چھڑک دیتی اور پھر اس میں نماز پڑھ لیتی۔

### منحاضہ کا اعتکاف کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھے اور آپ کے ساتھ آپ کی ایک نذیبہ مطہرہ بھی جو منحاضہ تھیں اور خون دیکھتی تھیں۔ بعض اوقات

لَمْ أَحْبَبِ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكَ لُفْسَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ ذَلِكَ شَيْءٌ مَلَكَتَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَفْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَائِضُ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطَهَّرِي

### بَابُ الْأَسْتِحَاضَةِ

۲۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَطَاهَةُ بِنْتُ أَبِي جُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَطْهَرُ أَقَادِعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ عَرَقٌ وَلَيْسَ بِلَحِيضَةٍ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَأَتْرِكِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ فَصَلِّي

### بَابُ غَسْلِ دِمِ الْحَيْضِ

۲۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا يَأْتِي أَحَدًا نَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبُهَا الدَّمُ مِنْ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبُ أَحَدٍ سَكَنَ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقَرِّمَهُ ثُمَّ لَتَنْصُفْهُ بِمَلٍ ثُمَّ لَتَنْصُفْ قَبِيرَهُ

۲۹۹- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِحَدَاثَا الْحَيْضِ ثُمَّ تَقَرَّصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طَهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْصُفُ عَلَى سَائِرِهِ ثُمَّ تَصُفِّي فِيهِ

### بَابُ الْإِعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

۳۰۰- حَدَّثَنَا اسْحَنُ بْنُ شَاهِينَ أَبُو بَشِيرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ مَعَهُ

خود نے ہاتھ وہ نیچے لٹکت رکھی تھیں حضرت عائشہ نے کہم  
کا پانی دیکھا تو کہا یہ اسی طرح کا ہے جیسا کہ ہم نے فلاں (اُم المؤمنین)  
کا دیکھا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج مطہرات میں سے  
ایک نے اعتکاف کیا اُس نے خون اور زردی دیکھی اور اُس کے نیچے پشت  
تھی اور وہ تازہ پڑھتی تھیں۔

مکرم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت  
کی ہے کہ اہبات المؤمنین میں سے ایک نے اعتکاف کیا اور  
وہ مستحاضہ تھیں۔

کیا عورت اُس کیلئے میں نماز پڑھے جس میں حیض  
آیا تھا؟

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
نے فرمایا ہم میں سے کسی کے پاس ایک کیلئے سے زیادہ نہیں  
ہوتا تھا اور حیض اُسی میں آتا تھا جب اُس میں خون وغیرہ کوئی چیز  
لگ جاتی تو تھوک سے ترک کے باطن سے اُسے کھینچ دیا کرتے۔

غسل حیض کے وقت عورت کا خوشبو  
لگانا۔

حضرت اُم علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں میت  
پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرما دیا گیا تھا مگر اپنے  
خاوند کا چارہ دس دن ہے کہ نہ ہم سمرہ لگائیں اور نہ خوشبو  
اور نہ عصب کے علاوہ کوئی رنگ دار کپڑا پہنیں اور ہمیں ابازت  
دی کہ جب کوئی ہم میں سے حیض سے پاک ہو تو قسط اظفار استعمال کر  
سکتی تھی اور ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع فرما دیا گیا تھا  
اے بشام بن حسان، حفصہ، حضرت اُم علیہ  
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عورت جب حیض سے پاک ہونے لگے تو اپنا  
جسم کیسے ملے اور کیسے غسل کرے اور مشک آلودہ پھیلا

بَعْضُ نِسَائِهِمْ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ قَرِيبًا وَصَنَعَتْ  
الطُّسْتُ فَكَلَّتْهَا مِنَ الدَّمَ وَرَعِمَانٌ عَائِشَةُ لَأَتِ مَاءُ  
الْعَصْفَرِ فَقَالَتْ كَانَ هَذَا أَشْيَءَ كَانَتْ فَلَكَتُهُ فَعَجَدَا \*

۳۰۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ  
عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَكَفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ أُنْدَلُسَ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَ  
الصُّفْرَةَ وَالطُّسْتُ فَكَلَّتْهَا وَهِيَ تُصَلِّي \*

۳۰۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ امْرَأَاتِ الْمُؤْمِنِينَ اعْتَكَفَتْ وَ  
هِيَ مُسْتَحَاضَةٌ \*

بَاب ۲۱۳ هَلْ تَصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي ثَوْبٍ  
حَاضَتْ فِيهِ \*

۳۰۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ  
عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ  
لِإِحْدَى الْأَلْوَابِ دَاوِدُ فَيُحْيِي فِيهِ قَرَادٌ أَصَابَتْهُ شَيْءٌ  
دَمٍ قَالَتْ يَرِيقُهَا فَمَصَعَتْهُ بِطَفْرِهَا \*

بَاب ۲۱۴ الطَّيِّبُ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا  
مِنَ الْمَحِيضِ \*

۳۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ  
قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحْدِثَ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ إِلَّا عَلَى  
نَوْحٍ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْحُلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا  
نَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ وَقَدْ رَخَّصَ لَنَا  
عِنْدَ الطَّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا فِي مَحِيضِهَا فِي نِيَّةٍ  
مَنْ كُسِتِ أَظْفَارُ دُكْنَا نُنْهَى عَنْ إِبْرَاءِ الْجَنَائِزِ رَدَاهُ هَاشِمُ  
بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

بَاب ۲۱۵ دَلِكِ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا إِذَا طَهَّرَتْ  
مِنَ الْمَحِيضِ وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَأْخُذُ فَرْصَةً



## مَمْسُكَةً فَتَتَبِعُ بِهَا أَثَرُ الدَّامِ \*

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غَسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ حُذِي فِرْصَةً مِنْ قَسِيكِ فَتَطْفِئِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطْفِئِي فَاجْتَدِي بِهَا إِلَى أَنْ تَقْلُتُ تَتَّبِعِي بِهَا أَثَرُ الدَّامِ \*

## لے کر خون کی جگہ پر پھیرنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غسل حیض کے متعلق پوچھا تو آپ نے اُسے غسل کا طریقہ بتایا۔ فرمایا کہ مشک آلود پھیلا کر اُس کے ساتھ جسم کو پاک کر دو عرض گزار ہوئی۔ اُس کے ساتھ کیسے پاک مائل کروں؟ فرمایا کہ اُس سے پاک کر دو عرض گزار ہوئی۔ کس طرح؟ فرمایا: سُبْحَانَ اللہ پاک مائل کرو۔ میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ اس کے ساتھ خون کی جگہ مائل کرو۔

## غسل حیض

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ میں غسل حیض کیسے کروں؟ فرمایا کہ مشک آلود پھیلا کر اُس کے ساتھ تین دنہ دھو دو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرماتے ہوئے اپنا مبارک چہرہ ایک طرف کر لیا اور فرمایا کہ اُس کے ساتھ دھو دو۔ میں نے اُسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا انصابت بنالی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتا چکا ہوتا ہے۔

## غسل حیض کے وقت عورت کا لنگھی کرنا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھا میں اُن میں تھیں جنہوں نے تمتع کیا تھا۔ اور ہدی نہیں لائے۔ اُن کا خیال ہے کہ مجھے حیض آگیا اور پاک نہیں ہوئی تھی کہ عذر کی رات آگئی عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! یہ فوجی ہوا بجھ کر رات ہے۔ اہل میں نے عمو کے ساتھ تمتع کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اپنا سر کھول دو، اس میں لنگھی کرو اور اپنے عمرہ سے رک کر ہو میں نے یہ کیا۔ جب میں نے حج پورا کر لیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمن کو صبر دلائی رات فرمایا تو وہ مجھے تنیم سے عمو کو دلائے میرے اُس عمرہ کی جگہ جس کا میں نے احرام باندھا تھا۔

## غسل حیض کے وقت عورت کا اپنے سر کے

## بَابُ ۲۱۶ غَسْلُ الْمَحِيضِ \*

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اغْتَسِلَ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ حُذِي فِرْصَةً مَمْسُكَةً وَتَوَضَّئِي فَلَا تَأْكُلِي ثَمَرًا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيَا فَأَعْرَضَ بِرُجْوَةٍ أَوْ قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا فَاحْدِثِي بِهَا فَاحْدِثِي بِهَا فَاحْدِثِي بِهَا يَرْبِدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ \*

## بَابُ ۲۱۷ امْتِشَاطُ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غَسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ \*

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْيُودِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسْقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْفِئْ رُحْيَ دَخَلْتُ لَيْلَةً عَرَفَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ لَيْلَةُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعَمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقِضِي رَأْسَكَ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عَمْرَتِكَ فَقَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَيْلَةَ الْحَضْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عَمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ \*

## بَابُ ۲۱۸ نَقْضُ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غَسْلِ

## المَحِيضُ

بَاب ٢١٩ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مُخَلَّفَةٌ  
وَعِزُّ مُخَلَّفَةٍ

٣٠٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ  
 اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَكَلَّ بِالرَّحْمَةِ  
 مَلَكَ يَقُولُ يَا رَبِّ نُفْثَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ  
 فَرَأَى أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهُ قَالَ أَذْكَرٌ أَمْ أُنْثَى  
 شَفَقَ أَمْسَعِدْهُ فَمَا الرِّهْزُقُ وَمَا الْأَجَلُ قَالَ فَيَكْتُبُ  
 فِي بَطْنِ أُمِّهِ +

ارشاد ربانی: مخلقہ اور غیر مخلقہ کا

مطلب؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو کہتا ہے: اے نطفہ کے رب! اے جمے ہوئے خون کے رب! اے لوتھڑے کے رب! جب اللہ تعالیٰ کو وہ پیدا کرنا منعقد ہوتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ نہ بے یا مادہ بدبخت ہے یا نیک بخت، مذاق کتنا ہے اور عمر کتنی ہے پس وہ اس کی ماں کے پیٹ میں لکھ دیتا ہے۔

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب بچے کی تخلیق یعنی شکل و صورت مکمل کر دیتا ہے تو ایک فرشتے کو مقرر فرماتا ہے کہ یہ بچہ میرا ہے۔ اُس بچے کے متعلق چار باتیں لکھ دیتا ہے حالانکہ بچہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں ہو رہا ہے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں۔ ۱۔ یہ بچہ کس نسب کا ہے یا مادہ یعنی کس کا ہے یا کس کی۔ ۲۔ یہ بچہ کس قوم کا ہے یا کس جہت یعنی مغربی ہے یا جہنمی۔ ۳۔ اس کا دنیاوی رزق کتنا ہے۔ ۴۔ اس کی دنیاوی عمر کتنی ہے جس کے بعد موت آجائے گی۔

جو باتیں وہ فرشتہ لکھتا ہے، اُس کی طرح آج تک کروڑ در کروڑ در کروڑ فرشتے ہر پیدا ہونے والے انسان کے متعلق لکھتے رہے ہوں گے حالانکہ یہ چاروں باتیں ان غیبی نسخہ سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورہ لقمان کی تہی آیت میں فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ... (الایۃ) اس آیت مبارکہ کے پیش نظر مسلمانوں کا ایک فرض اس بات پر سر ہے

اور نیکے کی پورٹ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان غیوبِ غیب سے کلمہ مطلقاً کسی کو نہیں دیتا خواہ کوئی دل جو یا نبی۔ حتیٰ کہ سارا مخلوق کے سردار سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی غیوبِ غیب سے کلمہ علم نہیں دیا اور وہ کہتے ہیں کہ ان پانچ باتوں کا علم بے علم الہی ماننے والا غلطی بلکہ شرک ہے اور اس عقیدے کا اظہار انہوں نے اپنی متعدد کتابوں میں پورے زور شور سے دلائل دیتے ہوئے کیا۔ لیکن اس حدیث اور ایسی ہی بے شمار احادیث کو دیکھیں تو ان لوگوں کا دعویٰ درست نظر نہیں آتا کیونکہ مذکورہ پاروں باتیں جو نیکے کے متعلق فرشتہ شکم مادر میں نکلتا ہے یہ پاروں باتیں غیوبِ غیب ہی کی حتمی بات ہیں۔ جب فرشتے کو اللہ تعالیٰ غیوبِ غیب کی بعض جزئیات کا علم ملا تو اکیلے ہی تو ادبیاء و انبیاء کو بتانے میں کیا رکاوٹ پیش آجاتی ہے؟ معلوم ہوا کہ اس آیت کا یہی مفہوم درست ہے۔ برصغیر کرام اور دیگر اکابر امت نے بتایا کہ یہ سرفرواہیں وجہ ہے کہ ان پانچ باتوں کا علم کسی کو بھی تعلیم الہی کے بغیر نہیں ہوتا۔ لہذا انبیاء کرام میں سے جس کو اللہ تعالیٰ نے بتنا چاہا غیوبِ غیب سے کلمہ علم ملا تو ان کے توسط سے ادیب کرام کو بھی علی قدر مراتب جبکہ اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تو ساری کائنات کے مجموعی علم سے بھی زائد رحمت فرمایا اور ان سے کوئی چیز چھپائی ہی نہیں جیسا کہ ایک دانے رائے کی خوب فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا، تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا، تم پہ کدوڑوں درود

حائضہ حج اور عمرہ کا احرام کس طرح

باندھے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم میں سے بعض نے عمرو کا اور بعض نے حج کا احرام باندھا۔ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی لایا ہے تو حلال نہ ہو جب تک قربانی ذبح نہ کرے اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے تو وہ اپنا حج پورا کرے۔ وہ فرمائی۔ ہیں کہ مجھے جیسا آگیا اور یوم عرفہ تک عائشہ رہی اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ اپنا سر کھول دوں، کنگھی کروں اور حج کا احرام باندھ لوں اور عمرہ چھوڑ دوں میں نے یہی کیا، یہاں تک کہ حج پورا کر لیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کو میرے آٹھ بھائی اور مجھے حکم فرمایا کہ اپنے عمرہ کی جگہ تنعم سے عمرہ کر لوں۔

حیض آنا اور بند ہونا

عورتیں دُبیہ میں روتی تھیں حضرت عائشہ کے پاس بھیجا کرتی جس میں

بَابُ كَيْفَ تَهَيُّلُ الْحَائِضِ بِالْحَجَّةِ

وَالْعُمْرَةِ ۝

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ تَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمَتَا أَهْلَ بَعْمُرَةَ وَمَتَا مَنْ أَهْلَ بِحَجَّةٍ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَاهْدَى فَلَا يَقُولُ حَتَّى يَحْلِلَ بِحَجَّةٍ هَدِيٍّ وَمَنْ أَهْلَ بِحَجَّةٍ فَلْيَتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ لِحَضْرَتِ فَلَمَّا أَرَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأَهْلِلَ بِالْحَجَّةِ وَأَتْرِكَ الْعُمْرَةَ فَقَدَحْتُ ذَلِكَ حَتَّى قَضَيْتُ حَجَّتِي فَبَعَثَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِدَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ ۝

بَابُ إِقْبَالِ الْمَحِيضِ وَادْبَارِهِ وَ

كُنَّ نِسَاءٌ يَتَّبِعْنَ إِلَى عَائِشَةَ بِالدَّارِجَةِ فِيهَا



الْكُرْسُفُ فِيهِ الصُّفْرَةُ فَتَقُولُ لَا تَعَجَلْنَ حَتَّى  
تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَاءُ تُرِيدُ بِذَلِكَ الظُّهْرَ مِنَ  
الْمَحِيضَةِ وَبَكَرَتْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ نِسَاءً  
يَدْعُونَ بِالْمَصَابِيحِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَنْظُرْنَ  
إِلَى الظُّهْرِ فَقَالَتْ مَا كَانَ النِّسَاءُ يَصْنَعْنَ هَذَا  
وَعَاهَتْ عَلَيْهِنَّ ۝

۳۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ وَثَّاقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ  
كَانَتْ تُسَخِّمُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
ذَلِكَ عِدِّي فَلَيْسَتْ بِالْمَحِيضَةِ قَرَأَ أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ قَدْ  
الْصَّلَاةُ قَرَأَ أَذْبَرَتْ قَاغَتِي قَصِي ۝

**بَابُ ۲۲ لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ وَ**  
قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَالْبُؤْسَعِيدُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْعُ الصَّلَاةَ ۝

۳۱۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ  
قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاذَةُ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ  
يَعَايِشَةُ أَتَجِدِي إِحْدَانَا صَلَوَتَهَا إِذَا أَطْهَرَتْ فَقَالَتْ  
أَحْزُونِي أَنْتَ قَدْ كُنَّا نَحْيِضُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ أَوْ قَالَتْ فَلَا تَفْعَلُنَّ ۝

فہ عوارض کا فرق جو مختلف مہرہوں اور رگوں میں قیامت تک جائے گا وہ صحابہ کرام کے قدم میں نہ دغا ہو گیا تھا چونکہ  
ان دنوں ان کا بیڑہ گرا رہا تھا اس لیے انہیں حرمہ کی اور حرمہ یہ کہا جاتا تھا صحابہ کرام انہیں اچھی نگاہوں سے نہیں دیکھتے  
تھے نیز کہ اصلی مسلمان ہمیشہ انہیں مشرک ہی نظر آتے رہے ہیں۔ اتمام حجت کے بعد امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان  
کے خلاف جہاد کیا تھا عوارض حضرت علیؑ جیسی بستی کو بھی مشرک شمار کرتے تھے اللہ تعالیٰ موجود خارجیوں کو اس بیماری سے  
پاک کرے یہ بات نصیب فرمائے اور سب مسلمانوں کو اتنا حق بات سے رہنے کی تلقین فرمائے کہ میں

**بَابُ ۲۲۳ التَّوْمِيرُ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِي**  
ثِيَابِهَا ۝

۳۱۳- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ  
يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْ  
أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ حِضْتُ وَأَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

زرد رنگ ہوتا یہ فرماتیں کہ جلدی نہ کرو۔ یہاں تک کہ صحت  
پائی دیکھ لو اس سے ان کی مراد حیض سے پاک ہونا تھا۔  
حضرت زید بن ثابت کی صاحب زادی کو معلوم ہوا  
کہ عورتیں آدمی رات کو چراغ منگ کر پاکی دیکھا کرتیں۔  
انہوں نے فرمایا کہ عورتیں ایسا نہ کریں اور انہیں  
ملامت کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عائشہ  
بنت ابراحیم مستحاضہ تھیں۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم سے پرچھا تو فرمایا۔ یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض  
نہیں ہے۔ جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو  
ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھا کرو۔

حائضہ نمازوں کی قضاء نہ کرے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ  
اور حضرت ابوسبید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت  
کی ہے کہ نماز چھوڑ دو۔

معاذہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عائشہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا کے بلاگ میں عرض گزار ہوئی اسیا ہم میں سے کوئی پاک ہو کر اپنی نماز کی  
قضا پڑھے فرمایا کہ کیا تم حرمہ ہو؟ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کے پاس حیض آتا تھا لیکن آپ ہمیں اس کا حکم نہیں فرماتے تھے یا فرمایا  
کہ ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔

حائضہ کے ساتھ ہونا جب کہ وہ لباس حیض  
میں ہو۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے حیض لگا  
اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں تھی میں سرک کر اس  
سے نکل گئی اور اپنا لباس پہن لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے حیض لگا  
اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں تھی میں سرک کر اس  
سے نکل گئی اور اپنا لباس پہن لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہیں حیض آگیا؟ عرض گزار ہوئی، ہاں۔ آپ نے چادر میں مجھے اپنے پاس بلالیا۔ راویہ کا بیان ہے کہ انھوں نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں مجھے پوسہ دیا کرتے نیز میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے۔

جو پاک کپڑوں کے علاوہ حیض کے کپڑے رکھے۔

زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اسی دوران کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آگیا۔ میں نے باکر اپنے حیض کے کپڑے پہن لیے۔ فرمایا کہ کیا تمہیں حیض آگیا؟ عرض گزار ہوئی، ہاں۔ آپ نے مجھے بلایا تو میں چادر میں آپ کے ساتھ لیٹ گئی۔

حائضہ کا عید کن کے وقت مسلمانوں کی دعائیں شامل ہونا اور عید گاہ سے الگ رہنا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم اپنی حواری عورتوں کو عیدین سے روکا کرتے تھے۔ ایک عورت ہمارے پاس آکر قمر بنی ہاشم میں ٹھہری۔ اُس نے اپنی بہن کے حوالے سے بتایا کہ اُس کے خاوند نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا جب کہ چھ میں میری بہن اُن کے ساتھ تھیں۔ اُن نے کہا کہ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے اور بیماروں کی تیمارداری کرتے میری بہن نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس بڑی چادر نہ ہو تو کیا وہ باہر نہ نکلے؟ فرمایا کہ اپنی بہن کی چادر کا ایک حصہ اپنے اوپر ڈالے، بھلاؤ اور اہل ایمان کی دعائیں شامل ہو جائے جب اُنم عقبہ آمیں تو میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے؟ کہا۔ ہاں میرے باپ کا قسم اور میرے باپ کا قسم اُن کا تکیہ کلام تھا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حواری پروردہ نشین اور مائتہ بھی بھلائی اور

وَسَلَّمَ فِي الْخَيْمَةِ فَاسْتَلَّتْ فَخَرَجَتْ مِنْهَا فَاحْدَثَتْ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَلَيْسَتْ بِهَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَسْتَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَاعَانِي فَأَخَذَ خِلْعَتِي مَعَهُ فِي الْخَيْمَةِ قَالَتْ وَحَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقْبِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رَأْيٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ ۝

بَاب ۲۲۲ مَنِ اتَّخَذَ ثِيَابَ الْحَيْضِ سَوِي ثِيَابَ الطَّهْرِ ۝

۳۱۴ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ تَنَاهَيْتُمَا عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضِيحَةً فِي خَيْمَةٍ حِينَئِذٍ فَاسْتَلَّتْ فَاحْدَثَتْ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ أَنْفَسْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَدَاعَانِي فَأَصْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَيْمَةِ ۝

بَاب ۲۲۵ شُهُودُ الْحَائِضِ الْعِيدِينَ وَدَعْوَةُ الْمُسْلِمِينَ وَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلِّي ۝

۳۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ عَنْ الْأَوْبَعِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَالِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ فِي الْعِيدِينَ فَقَدِمَتْ امْرَأَةٌ فَذَلَّتْ فَصَوَّرَ بَنُو خَلِيفٍ فَحَدَّثَتْ عَنْ أُخْتِهَا وَكَانَ زَوْجُ أُخْتِهَا عَدُوًّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ عُرْدَةً وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سَيْتٍ قَالَتْ فَكُنَّا نَدَاوِي الْكُفْمَى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى فَسَأَلَتْ أُخْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَى أَحَدٍ أَنَا بَاسٌ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ قَالَ لِيَتَّيِسَّهَا صَاحِبُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلَتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلَهَا أَسْمَعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى نَعَمْ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُهُ إِلَّا قَالَتْ يَا بِنْتُ سَوَيْحَةَ يَقُولُ تَخْرُجُ الْعَوَالِقُ وَذَوَاتُ الْخُدَّ وَرِدَ الْحَيْضِ

وَلَيْسَ هَذَا الْخَيْرَ وَدَعَوَةُ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَزُّوهُ  
الْحَيْضُ الْمُصَلَّى قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ الْحَيْضُ فَقَالَتْ  
الْيَسْتُ تَشْهَدُ عَزْفَةً وَكَذَا وَكَذَا ۝

**باب ۲۲۶** إِذَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ  
حَيَضٍ وَمَا يُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِي الْحَيْضِ فِي الْحَجَلِ  
فِيمَا يُمَكِّنُ مِنَ الْحَيْضِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا  
يُحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكُنَّ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَكْحَامِهِنَّ  
وَيَنْكِحُنَّ عَلَيْهِنَّ وَشُرُفُهُنَّ جَاءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ  
بَطَانَةِ أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضَى دِينُهُ أَنَّهَا حَاضَتْ  
ثَلَاثًا فِي شَهْرٍ صَدَقَتْ وَقَالَ عَطَاءٌ أَقْرَأَهَا  
مَا كَانَتْ فِيهِ قَالَتْ إِبْرَاهِيمُ وَقَالَ عَطَاءٌ الْحَيْضُ  
يَوْمُ إِلَى خَمْسَةِ عَشَرَ وَقَالَ مُعَمَّرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ  
قُرْبِهَا بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ قَالَتِ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ  
۳۱۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْنِ رِجَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو  
السَّامَةِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي  
عَنْ عَالِشَةَ أَنَّ قَالِطَةَ يَدَّتْ أَبِي حَبِيشَ سَأَلَتْ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي اسْتَحَاضْتُ فَلَا أَطْهُرُ  
أَفَادُمُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّ ذَلِكَ عَذْرٌ وَلَاحِكُنَّ عَمِي  
الصَّلَاةَ قَدَرًا لَا يَأْمُرُ الْيَوْمَ كُنْتُ تَحِيضِينَ فِيهَا لَمْ أَغْتَسِلِي  
وَصَلَّيْتُ ۝

**باب ۲۲۷** الصُّفْرَةُ وَالْكُدْرَةُ فِي غَيْرِ أَيَّامِ  
الْحَيْضِ ۝

۳۱۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ  
الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا ۝

**باب ۲۲۸** عَذْرُ الْإِسْتِحَاضَةِ ۝

۳۱۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْزِيُّ قَالَ ثَنَا  
مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ

مسلمانوں کی دعائیں شامل ہوں۔ عائشہ عید گاہ سے دُھریں۔ حضرت  
حفصہ نے کہا کہ عائشہ بھی کہا۔ کیا وعزرات وغیرہ میں ملے  
نہیں ہوتیں۔

جب ایک ماہ میں عورت کو تین بار حیض آجائے  
تو حیض اور عذر کے بارے میں جو عورتوں کا اعتبار کیا جاتا ہے جب کہ حیض ملے ہو  
جیس کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ان کے لیے طہال ہیں ہے کہ اس چیز کو چھپائیں جو  
اللہ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے حضرت علی اور شریک سے منقول ہے  
کہ اگر اس کے رشتہ داروں میں سے ایک متدین شخص گواہی دے کہ اسے ایک  
بیسے میں تین دفعہ حیض آیا تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔ علاؤ کا قول ہے  
کہ ایام حیض وہ ہیں گے جو پہلے تھے۔ ابراہیم اور عطاء کا قول  
ہے کہ ایام حیض ایک دن سے چندہ دن تک ہیں۔ معمر، ان کے  
والد ماجد نے ابی سیرین سے ایک عورت کے متعلق پوچھا جس  
نے ایام حیض کے پانچ روز بعد خون دیکھا۔ فرمایا کہ عورتیں اپنا معاملہ  
بہتر جانتی ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہاگہیں ناظمہ بنت ابی جحیش عرض گزار ہوئیں  
کہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے لہذا پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ  
دوں؟ فرمایا۔ نہیں یہ تو ایک رنگ کا خون ہے، ہاں تم ان دنوں  
میں نماز چھوڑ دیا کرو جب تمہیں حیض آئے۔ پھر غسل کر کے  
نماز پڑھنا۔

ایام حیض کے علاوہ زرد اور فاک رنگ  
دیکھنا

محمد سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
نے فرمایا۔ ہم فاک اور زرد رنگ کے خون کی پروا نہیں  
کی کرتے تھے۔

استحاضہ کی رنگ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سات



سال مستحاضہ رہیں۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے انھیں غسل کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک رگ کا خون ہے۔ پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

**طواف زیارت کے بعد اگر عورت حائضہ ہو جائے**  
 عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں۔  
**یا رسول اللہ! حضرت صفیہ بنت یحییٰ کو حیض آگیا ہے!**  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید وہ ہمیں روکے گی۔ کیا اُس نے تمہارے ساتھ طواف زیارت کیا ہے؟  
 لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا تو چلی پلے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عائشہ کو واپس لوٹنے کی اجازت مرحمت فرمادی ہے جبکہ اُسے حیض آجائے۔  
 حضرت ابی عمر شروع میں فرمایا کرتے تھے کہ نہ لوٹے لیکن پھر میں (طوائف) نے انھیں فرماتے ہوئے سنا کہ لوٹ جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اجازت مرحمت فرمادی ہے۔

جب مستحاضہ پاکی دیکھے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ غسل کر کے نماز پڑھے خواہ دن کی وہ ایک ساعت ہو اور غار و اس کے پاس آئے جب کہ وہ نماز پڑھ لے کیونکہ نماز اہم ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دو اور جب بند ہو جائے تو اپنے جسم سے خون دھو ڈالو اور نماز پڑھو۔

حائضہ کی نماز جنازہ اور اس کا

طریقہ۔

عبداللہ بن ابی بکریدہ نے حضرت سمیرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عُرْوۃ وَعَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتَحْيَضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ فَقَالَ هَذَا عِدَّتِي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَوةٍ \*

**باب ۲۱۹ المرأة تحيض بعد الإفاضة:**

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا قَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ قَدِ احْضَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا تَحِيضًا أَمْ تَكُنْ كَأَنَّهُ مَعَكُنْ فَقَالَتْ بَلَى قَالَ فَاحْرُجِي ۳۲۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَافٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يُخَصُّ لِلْحَائِضِ أَنْ تَتَغَرَّطَ إِذَا احْضَتْ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ أَمْرٌ أَنَّهُ لَا تَتَغَرَّطُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَتَغَرَّطُ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَضَ لَهَا ۳۲۱۔ إِذَا رَأَتْ الْمُسْتَحَاضَةُ الظَّهْرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَكُوسَاعِيَّةٌ مِّنْ نَّهَارٍ وَيَأْتِيهَا رُوحُهَا إِذَا صَلَّتِ الصَّلَاةَ أَعْظَمَ ۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زَيْدُ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ فَذَا أَدْبَرَتْ فَأَغْسِلِي عَنكَ الدَّمَ وَصَلِّي ۳۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ

**باب ۲۲۰ إذا رأت المستحاضة الظهر:**

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَكُوسَاعِيَّةٌ مِّنْ نَّهَارٍ وَيَأْتِيهَا رُوحُهَا إِذَا صَلَّتِ الصَّلَاةَ أَعْظَمَ ۳۲۱۔ إِذَا رَأَتْ الْمُسْتَحَاضَةُ الظَّهْرَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَكُوسَاعِيَّةٌ مِّنْ نَّهَارٍ وَيَأْتِيهَا رُوحُهَا إِذَا صَلَّتِ الصَّلَاةَ أَعْظَمَ ۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زَيْدُ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ فَذَا أَدْبَرَتْ فَأَغْسِلِي عَنكَ الدَّمَ وَصَلِّي ۳۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زَيْدُ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ فَذَا أَدْبَرَتْ فَأَغْسِلِي عَنكَ الدَّمَ وَصَلِّي ۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ

**باب ۲۲۱ الصلوة على النفساء:**

وَسَلَّتْهَا ۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ

سے روایت کی ہے کہ ایک عورت زچگی کی حالت میں فوت ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس پر نماز جنازہ پڑھی اور اُس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

### حائضہ کے متعلق احکام

عبداللہ بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے اپنی خالہ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ وہ حائضہ تھیں اور نماز نہیں پڑھتی تھیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بانا ز کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں اور آپ چادر اوڑھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب سجدے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے مس کر جاتا تھا۔

## تیمم کا بیان

ارشاد ربانی ہے: پس تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اُس سے مسح کرو (۲۳: ۴)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ یہاں تک کہ جب بیداریا نوات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا بار ٹوٹ گیا پس اُس کی تلاش میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی ٹھہرے اور وہ پانی کی جگہ نہ تھی۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور کہا: دیکھتے نہیں کہ عائشہ نے یہ کیا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹھہرا دیا اور لوگوں کو بھی جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھ کر سو رہے تھے۔ فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں۔ حضرت عائشہ فرمائی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو اللہ نہ

قَالَ لَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بَرْبَكَةَ عَنْ مَمْرَةَ بِنِ جُنْدُبٍ أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسَطَهَا ۖ

### باب ۳۲۲

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قُدْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى ابْنَ حَمَّادٍ قَالَ أَنَا أَبُو عُرْوَةَ مِنْ كِتَابِهِ فَقَالَ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْهَأَ كَأَنَّهُ تَكُونُ حَائِضًا لَا تُصَلِّي رَهَى مُقَدَّرَةً يَوْمَ آخِرِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى خَيْرَتِهِ إِذَا سَجَدَ أَصَابَتْ بَعْضَ ثَوْبِهِ ۖ

## کتاب التیمم

باب ۳۲۳ وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۖ

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِمْ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِدِيَارِ الْجَبِشِ انْقَطَعَ عَقْدِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّمْلِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَاتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا لَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضْعَ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدَّتْ أَمْرًا فَقَالَ حَبَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ دَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاثَبَنِي

# کتاب التیمم

باب ۳۳۳ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَآيْدِيكُمْ مِنْهُ

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخَانَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ اللَّهَ عَلَّمَهُ وَسَلَّمَ قَالَتُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِمْ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِدِيَارِ الْحَبَشِ الْقَطْعَ عَقْدِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّمَاثِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَآخَى النَّاسُ إِلَى أَبِي تَمْرٍ الْوَيْدِيِّ فَقَالُوا لَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضْعَ رَأْسَهُ عَلَى فَيْحْدَى قَدَّتْ أَمْرَ فَقَالَ حَبَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاثَبَنِي

# تیمم کا بیان

ارشادِ ربانی ہے۔ پس تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو (۲۳:۴)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کسی سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ یہاں تک کہ جب بیداریا فات الحیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔ پس اس کی تلاش میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور آپ کے ساتھ لوگ بھی ٹھہرے اور وہ پانی کی جگہ نہ تھی۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور کہا۔ دیکھتے نہیں کہ عائشہ نے کیا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ٹھہرا دیا اور لوگوں کو بھی جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے حضرت ابوبکر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو پر سر رکھ کر سو رہے تھے۔ فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا جب کہ وہ پانی کی جگہ پر نہیں ہیں۔ حضرت عائشہ فرمائی ہیں کہ حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانسا اور جو اللہ نہ



أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعَمُ وَيَسْكُنُ  
فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّعَذُّبِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كَيْفِيٍّ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى عَذْرَاءٍ فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ عَذْرًا وَجَلَّ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ  
الْحَضِرِ مَا هِيَ يَا قَوْلَ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَبَعْنَا  
الْبُعَيْرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْوَقْدَ تَحْتَهُ ۚ

۳۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَافٍ هُوَ الْعَوْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
هُشَيْمٌ قَالَ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ  
قَالَ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ أَخْبَرَنَا  
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
أَعْطَيْتُ حَسَنًا لَمْ يُعْطِ مِنْ أَحَدٍ قَبْلِي لَوْ رُفِئَ بِالدُّعْبِ  
مَسِيرَةُ شَهْرٍ فَجُعِلَتْ لِي الدُّعْبُ مَسِيرَةً وَطَرَفُهَا قَائِمًا  
رُحْلِي مِنْ أَمْرِی أَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ دَاخِلَتْ لِي  
الْمَغَارَةُ وَلَمْ يَحِدْ رُحْلِي قَبْلِي وَأَعْطَيْتُ الشَّعَاخَةَ  
كَانَ النَّبِيُّ يَبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ  
عَامَّةً ۚ

چاہا میرے لیے کہتے ہیں بلکہ میری کوکھ میں گھونسا مارا۔ یہ حرکت  
کرنے سے رُک رہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے زانو  
پر آرام فرما تھے۔ جب صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم بیدار ہوئے اور پانی نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت  
نازل فرمادی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تمہاری پہلی برکت  
نہیں ہے حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ ہم نے اونٹ کو اٹھایا جس پر  
میں تھی تو ہم نے ہار کو اس کے نیچے پایا۔

محمد بن سنان عوفی، ہشیم — سعید بن النضر، ہشیم، یزید الفقیر  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں  
جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایکٹ ماہ کی مسافت تک  
میری رُعب کے ساتھ دگائی گئی ہے، میرے لیے زمین کو مسجد  
اور ہاک کرنے والی بنا دیا ہے کہ میری اُمت کا کوئی شخص  
جہاں بھی نماز کا وقت پائے تو نماز پڑھے اور میرے لیے  
مالِ غنیمت کو ملال کر دیا گیا جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی  
طلال نہیں کیا گیا اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی اور ہر نبی کو خاص اس  
کی قوم کے لیے بعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کا بعوث فرمایا گیا۔

ف: سلام ہو کہ عدائے زمانہ نے حضرت انبیائے کرام کو جو فضائل و کمالات مرحمت فرمائے وہ اپنے محبوب کو بھی عطا  
کے اور محبوب کو بس وہ فضائل و کمالات بھی عطا فرمائے جو انبیائے کرام میں سے کسی نبی کو بس عطا نہیں فرمائے تھے ایسے ہی پانچ  
خصائص کا اس حدیث میں رحمت و دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے جبکہ بعض دیگر حدیثوں میں ان خصائص کی تعداد  
زیادہ بھی بیان فرمائی گئی ہے۔ سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و خصائص کو ملنے محققین و فضلاء کا ملین نے  
اپنی اپنی تصانیف عالیہ میں لیکر تو خوب شرح و بسط سے بیان کر کے دادِ حقیق دی ہے لیکن امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ  
علیہ (ملفوظی ص ۱۱۷) کی خصائص کبریٰ کا اس میدان میں جواب نہیں ہے اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی سبب نصیب فرمائے، آمین۔

بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَلَا تُرَابًا ۚ

۳۲۶ - حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ تَنَاوَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
نُمَيْرٍ قَالَ تَنَاوَلْنَا أُمَّ ابْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا  
اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَكَكَتْ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا فَأَدْرَكَتْهُمْ الصَّلَاةُ

جب پانی اور مٹی نہ پائے

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
حضرت اسماء سے باستعارہ لیا جو ٹوٹ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ایک آدمی بھیجا تو وہ لگ گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا اور لوگوں کے پاس  
پانی نہیں تھا۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی

وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَبَّوْا مِمَّا ذَلَّلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّزَلَّ اللَّهُ آيَةَ التَّيْمُمِ فَقَالَ سَيِّدُ ابْنِ مَكْنُوتٍ لِعَالِيَةِ جَزَائِلِ اللَّهِ خَيْرًا فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ تَكْرِهْتُمْ لِي أَنْ أَجْعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكُمْ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا

شکایت کہ تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی حضرت انس بن حنظلہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر جزا دے گا کہ آپ پر کوئی بات نہیں اتری جس کو آپ نے ناپسند کیا ہو مگر اللہ تعالیٰ نے اسے آپ کے اور مسلمانوں کے لیے بہتری بنا دیا۔

**ف:** اس حدیث اور حدیث ۲۲۴ میں آیت تیمم کا شان نزول ہے جو سفر میں غزوہ مریض کے دوران سفر بداء یا ذات البیض نامی مقام پر نازل ہوئی اس غزوہ کو غزوہ بنی مسطلق بھی کہتے ہیں۔ مذکورہ مقام پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہار ٹوٹ کر گر گیا اور اس پر وہ اودھ بیٹھ گیا جس پر یہ سوار تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے وقت ہار کے بامٹ وہیں ٹھہر گئے حالانکہ وہاں پانی نہ تھا۔ یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت آگیا۔ وضو کے لیے پانی نہ ملا تو آیت تیمم نازل ہوئی مکنت البیہ اور منشاۃ ایزدی یہی تھی کہ شکر اسلام اسی مقام پر ٹھہرا ہے تاکہ قَانُ لَمْ تَجِدُوا مَاءً کا منظر قائم رہے اور آیت تیمم پر موقع نازل ہو یہی حقیقت حدیث ۲۲۴ میں ان فقہوں میں بیان فرمائی گئی ہے۔ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتَمَاسِهِ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی تلاش کے لیے وہیں ٹھہر گئے۔ اگر یہاں شکر اسلام کا ٹھہرنا خدا کی مرضی نہ ہوتی تو ہار کا خیال چھوڑ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں سے چل دیتے اور صرف ہار کی خاطر اپنے ساتھ پورے شکر اسلام کو اس پریشانی میں مبتلا نہ رکھتے۔

موسیٰ کچھ یوں ہوتا ہے کہ وہاں ٹھہرنے کا آپ کو خدا کی طرف سے حکم آیا ہو گا۔ یا حکم تو نہ آیا ہو مگر آپ نے قرآن سے منشاۃ ایزدی کو جان لیا ہو اور اس کے مطابق آپ اس جگہ ٹھہرے ہوں۔ اب رہی ہار کی بات تو اگر آپ بتا دیتے کہ ہار فلاں جگہ ٹھا ہے تو وہاں ٹھہرنے کا کوئی حوالہ نہ رہتا اور ممکن ہے کہ چلتے ہوئے کسی پانی والی جگہ تک پہنچ جاتے اور اس طرح کثرت تیمم کے قَانُ لَمْ تَجِدُوا مَاءً والے جملے کا نامہ صورت حال سے کوئی جوڑ نہ رہتا اور دونوں میں کوئی مطابقت ہی نہ رہتی۔ درجین حالات ہار کے متعلق نہ بناؤ اور اسی جگہ ٹھہرنا ضروری ہو گیا ہو گا تاکہ آیت تیمم کی صورت حال سے مطابقت برقرار رہے جو مکنت ربانی کا تقاضا تھا۔

اس سفر اور اس واقعہ ہار سے دو متنازوں کا رشتہ جوڑا ہوا ہے۔ ایک وہ بہتان جو منافقین مدینہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لگایا اور ان کی پاک دامنی خود پر مددگار عالم نے سورۃ النور میں نازل فرمائی۔ دوسرا بہتان منافقین مدینہ کے ہاتھن آج تک محبوب پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چڑھتے آ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس ہار کے متعلق ملتا کوئی علم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ منافقوں نے جب حضرت صدیقہ والے محاذ پر وحی کے بامٹ سن کر کھائی اور روسیاہی کی ذلت اٹھائی تو ان کے ہاتھنوں نے اپنے بڑوں کا بھرم رکھنے کی غرض سے خود شان رسالت پر حملہ کر دیا حالانکہ اس واقعے کو اس بات سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس ہار کے متعلق علم تھا ہی یا نہیں؟ بہر حال ہر صاحب ایمان کو اپنے جملے کی خاطر ان دونوں میں سے ہر بہتان کے متعلق سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ہی کہنا چاہیے کہ اسی میں ایمان کی سلامتی ہے اور شان رسالت پر حملہ کرنے سے ایمان کی تباہی امد آخرت کی روسیاسی کے سوا اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

حالت آقا ست میں پانی نہ ملے تو نماز فوت ہونے کے  
دوسرے تیمم کرنا۔ عطاء اور حسن کا اس مریض کے بارے میں قول  
ہے جس کے پاس پانی ہو لیکن دینے والا نہ ہو تو تیمم کرے۔  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جوف والی زمین سے لوٹے تو نماز عصر کا  
وقت مربما نعم میں ہو گیا، لہذا نماز پڑھ لی۔ پھر مدینہ منورہ  
میں داخل ہوئے تو مورع بلند تھا لیکن اعادہ نہیں  
کیا۔

فیروز بن ابی جاس سے روایت ہے کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سیمونہ کے مولیٰ عبد اللہ بن یسار دونوں حضرت  
ابو جہم بن حارث بن حمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں  
حاضر ہوئے۔ حضرت ابو جہم نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
بئر جمل کی طرف سے تشریف لارہے تھے تو ایک آدمی ملا جس نے آپ  
کو سلام کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے جواب نہ  
دیا۔ یہاں تک کہ ایک دیوار کے پاس گئے۔ چہرے اور ہاتھوں  
پر مسک کیا، پھر اُسے سلام کا جواب دیا۔

تیمم کے لیے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد کیا اُن پر  
پھونکا مارے؟

عبد الرحمن بن ابی زری سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے جنابت لاحق  
ہو گئی اور پانی نہیں ملا؛ حضرت عمرؓ نے حضرت عمرؓ سے  
کہا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے تو ہمیں جنابت  
لاحق ہو گئی۔ آپ نے تو نماز پڑھی اور میں نے زمین میں لوٹ پوٹ ہو کر  
نماز پڑھ لی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے ایسا کر لینا کفایت کرتا  
ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں، اُن پر  
پھونکا، پھر اُن کے ساتھ اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر مس کر لیا۔

تیمم منہ اور ہتھیلیوں کا ہے

حجاج، شعبہ، حکم، ذر، سعید بن عبد الرحمن بن ابی زری، ان کے والد ابو جہد  
سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُسی طرح فرمایا۔

**باب ۲۲۵ التیمم فی الحضرة المعبود**  
الماء وخاف فوت الصلوة وبہ قال عطاء و  
قال الحسن فی المریض عندہ الماء ولا یجد  
من ینا ولہ یتیمم واکمل ابن عمر من ارضہ  
یا الجوف فحصرات العصر یزید النعم فصلی  
ثم دخل المدینة والشمس مرتفعة فلم  
یعد۔

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرِ  
ابْنِ رَیْبَعَةَ عَنِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ اَتَمَلَّیْتُ اَنَّا دَعَبُ اللّٰهِ بِنِیْسَارٍ مَوْلٰی مِیْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ  
صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی مَخَلَّنَا عَلٰی اَبْنِ جُهَیْمٍ ابْنِ الْحَارِثِ  
بِیْنِ الصَّمَةِ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ اَبُو جُهَیْمٍ اَقْبَلْ لِنَبِیِّ صَلٰی اللّٰهُ  
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَحْوِیْلِ حَبِیْلِ فَلَقْنٰهُ فَاَقْبَلْنَا لَمْ یَسْأَلْنَا عَنْ صَلٰتِهِ  
یُرَدُّ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَقْبَلَ عَلٰی الْوُجَدِ  
فَمَسَحَ بِرُجُلِهِ وَیَدَیْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ۔

**باب ۲۲۶ هل یفطر فی ید ید بعد ما  
یضرب یهما الصریح للتیمم۔**

۳۲۸۔ حَدَّثَنَا اَدَمٌ قَالَ ثَنَا ثَعْلَبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ عَنْ  
ذَرِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ ابْنِ زَبْرِ عَنْ اَبِیْهِ  
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّیْ اَجَنَّبْتُ  
فَلَمَّا اُصِیْبَ الْمَاءُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ اَبِیْهِ لَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
اَتَمَلَّیْتُ لَوْ اَنَا كُنَّا فِی سَفَرٍ اَنَا وَكَأَنْتَ فَاجَنَّبْنَا فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ  
تُصَلِّ وَامَّا اَنَا فَتَمَسَّكْتُ فَصَلَّیْتُ فَدَا كَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ  
صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
اِنَّمَا كَانَ یَكْفِیْكَ هٰكَذَا فَضْرَبَ النَّبِیُّ صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
بِکَفِّیْهِ الرَّحْمَنِ وَدَفَعَهُ فِیْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِرُجُلِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفِّیْهِ۔

**باب ۲۲۷ التیمم للوجه والکفین۔**  
۳۲۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي  
الْحَكَمُ عَنْ ذَرِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ ابْنِ زَبْرِ عَنْ



أَمِيرٌ قَالَ عَمَّا رُفِعَ هَذَا وَغَرِبَ شُعْبَةُ بِسَدِيرِ الْأَرْضِ كَقَدْرٍ  
أَدْنَاهُمَا مِنْ بَيْتِهِ لَحْدٌ مَسْتَعْرِبُهُمَا وَجْهَهُ وَكُنْفَتُهُ وَقَالَ  
النَّظَرُ إِلَى شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذُلَّ عَيْنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
ابْنِ أَبِي قَالَ الْحَكَمُ وَكَذَلِكَ سَمِعْتُ عَيْنَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ أَبِي عَنْ أَمِيرٍ قَالَ عَمَّا رُفِعَ

٣٣٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرِّعٍ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رِيٍّ عَنْ  
أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ جَمْعَهُ وَقَالَ لَهُ عَمَّا وَكَّنَا فِي سِرِّهِ فَاجْتَبَيْنَا  
وَقَالَ لَقَدْ رَفِئَ بِهِمَا ۖ

٣٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ دَرَّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ  
أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ عَمَّا زَعَمْتُمْ مَعَكُمْ فَأَنْتُمْ  
الَّذِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ يَكُونُ لَكَ الرَّجْعَةُ الْكَلْبِيَّةُ  
٣٣٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ دَرَّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ شَرِهُدَتْ عُمَرُ قَالَ لَهُ عَمَّا زَعَمْتُمْ  
الْحَدِيثُ ٥

٣٣٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ  
سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ الْحَكْمِ عَنْ ذَرِّعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَمَّا أَفْضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَيْنَهُ الْأَمْرَيْنِ فَسَمِعَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْرَهُ

باب ٢٣٨ الصَّعِيدُ الطَّيْبُ بِصَوْنِ الْمُسْلِمِ  
يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ الْحَسَنُ يُجْزِيهِ التَّيْمُمُ  
مَا كَمُ يُعِيدُ وَأُمُّ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَمِّمٌ  
قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى  
السَّيِّئَةِ وَالَّتِي مِمَّا بِهَا ۞

٣٣٢ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ  
ثَنَا عَوْفٌ قَالَ ثَنَا أَبُو رَحَاوَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
مَعْرِ النَّخَعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتَّى كُنَّا

شعبہ راوی نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے، پھر انھیں منہ کے  
نزدیک کیا پھر ان کے ساتھ اپنے جہرے اُرد تھیلیوں پر مس کیا  
— نھر شعبہ ہکم، فدا ابن عبد الرحمن بن ابی — حکم ابن عبد الرحمن  
بن ابی، ابن کے والد ماجد نے حضرت عمار سے روایت  
کی۔

سلمان بن حرب، شعبہ حکم، فداء ابن عبد الرحمن بن ابی زئی، ابن کے والد ماجد حضرت عمر کے پاس تھے کہ حضرت غار نے اُن سے کہا۔ ہم ایک سر پہ میں تھے کہ ہمیں جنابت لاحق ہو گئی اور تغل فیہما۔ کہا۔

محمد بن کثیر، شعبہ احکم، فقہ ابن عبد الرحمن بن ابی زری، ان کے والد عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عمارؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا: میں مٹی میں ایسا اقدار گاہ بنوی میں حاضر ہو کر عرض کر دیا فرمایا کہ تمہارے لیے جمرہ اقدار تھیلیاں کافی تھیں۔

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، حکم، فہد ابی عبد الرحمن بن ابی زری، عبد الرحمن  
سے روایت ہے کہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر  
ہوا تو حضرت عمرؓ نے اُن سے کہا اور سابقہ حدیث  
بیان کی۔

محمد بن بشار غنڈرا شجاع، حکم، فدا، ابن عبد الرحمن بن انزی، ال  
کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ زمین پر  
مارے اور اپنے چہرے اور تحصیلوں پر مسج کیا۔

پاک مٹی مسلمان کو وضو کے لیے پانی کی جگہ کفایت کرتی ہے۔ حسن کا قول ہے کہ تیمم کفایت کرتا ہے جب تک عدت نہ ہو۔ حضرت ابن عباس نے تیمم سے امامت کرائی۔ یحییٰ بن سعید کا قول ہے کہ خود زمین پر نماز پڑھنے اور اس کے ساتھ تیمم کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور چل رہے تھے کہ رات کا آخری حصہ آگیا تو ہم نے پڑاؤ کیا۔ مسافر کو اس وقت نیند

فِي الْخَيْرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا دَفْعَةً وَلَا دَفْعَةً أَحَدٌ عَلَى عَشَدِ  
الْمَسَافِرِ مِنْهَا فَمَا آتَيْقُظْنَا إِلَّا حَذْرُ الشَّيْءِ فَكَانَ  
أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ فَلَانَ ثُمَّ فَلَانَ ثُمَّ فَلَانَ يُسَمِّيهِمْ  
أَبُو رَحْمَةَ فَتَسْمِي عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ يُوقِظْهُ  
حَتَّى يَكُونَ هُوَ اسْتَيْقَظَ لَا كَالَّذِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي  
نَوْمِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عَمُرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ كَانَ  
رَجُلًا جَلِيلًا فَكَرَّرَ دَفْعَ صَوْتِهِ بِالنَّكْبِ قَرِيبًا إِلَى النَّكْبِ  
وَيُرْفَعُ صَوْتُهُ بِالنَّكْبِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ لَصُوتُهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَا إِلَى النَّبِيِّ  
أَصَابَهُمْ فَقَالَ لَا صَبِيرًا وَلَا يَصْبِرُ ارْتَجِلُوا فَإِنْ تَحَلَّ  
فَسَارَعُوا بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوُضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَنَوَدَى  
بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْقَلَبَ مِنْ صَلَاتِهِ إِذَا  
هُوَ بِرَجُلٍ مُعْزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ  
يَا فَلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْ بِي جَنَابَةٌ وَلَا  
مَاءَ قَالَ فَعَلِمَكَ بِالصَّبِيِّ قَوَانَةُ يَكْفِيكَ ثُمَّ سَأَلَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَى النَّبِيِّ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ  
فَنَزَلَ فَدَعَا فَلَمَّا كَانَ يَسْمُوهُ أَبُو رَحْمَةَ تَسْمِيَهُ عَوْفٌ  
وَدَعَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَذْهَبَا قَا يَنْفَعِيَا الْمَاءَ قَا نَطْلُقَا  
فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَرَادَتَيْنِ أَوْسَطِي حَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ  
عَلَى بَعِيرٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ عَهْدِي  
بِالْمَاءِ آمِنٍ هَذِهِ السَّاعَةُ وَلَقَدْ تَأَخَّلْتُ قَا لَهَا  
انْطَلِقِي إِذَا قَالَتْ إِلَى آيِنَ قَالَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الَّذِي يَقَالُ لَهُ الصَّاحِبِيُّ قَالَا  
هُوَ الَّذِي نَعْنِيَنَّ قَا نَطْلُقِي فَجَاءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَا لَهُ الْحَدِيثَ فَتَالَ  
قَا سَتَرُ لَوْهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِاتَاءِ قَفَرَةٍ فِيهِ مِنْ أَقْوَاءِ الْمَرَادَتَيْنِ أَوْ  
السَّوْطِي حَتَيْنِ وَادَّكََا أَقْوَاهُمَا وَاطْلُقَ الْعَذَابَ وَ

سب سے پیاری ہوتی ہے۔ ہمیں نہ جگایا مگر سورج کی تپش نے۔ پہلے  
فلاں بیدار ہوئے، پھر فلاں، ابورجاء نے ان کے نام پر یہ لیکن عوف  
بھول گئے۔ چوتھے حضرت عمر تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم جب سو جاتے تو ہم آپ کو جگاتے نہیں تھے یہاں تک  
کہ خود بیدار ہوتے کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ خواب میں آپ سے کیا گفتگو  
کی جا رہی ہو۔ جب حضرت عمر بیدار ہوئے اور انھوں نے لوگوں کی  
پریشانی دیکھی تو وہ جلال آدمی تھے لہذا انھوں نے بلند آواز سے  
تکیہ کری۔ وہ برابر بلند آواز سے تکیہ کرتے رہے یہاں تک کہ ان کی  
آواز سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ بیدار ہونے  
پر لوگوں کی پریشان حالی عرض کی گئی۔ فرمایا کہ کوئی نقصان نہیں ہوگا مگر  
کوچ کرو۔ پس کوچ کیا اور تھوڑی دور جا کر اتر گئے۔ وضو کے لیے  
پانی منگایا اور وضو کیا۔ پھر نماز کے لیے اذان بھی گئی اور لوگوں کے  
ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک آدمی کو الگ  
بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی فرمایا کہ اسے  
فلاں! تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ عرض  
گزار ہوا کہ مجھے جنابت لاحق ہے اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ تمہارے  
پیسے مٹی کافی تھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل دئے تو لوگوں  
نے آپ سے پیاس کی شکایت کی۔ آپ اترے اور فلاں آدمی کو بلایا۔  
ابورجاء نے اس کا نام لیا لیکن عوف اسے بھول گئے۔ اور حضرت علی  
کو بلایا۔ فرمایا کہ دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔ دونوں گئے۔ تو  
انھیں ایک عورت ملی جس نے اپنے اونٹ پر دو تھیلے یا شنگیے  
ٹکار رکھے تھے۔ دونوں نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟  
اُس نے کہا کہ کل اسی وقت مجھے پانی ملا تھا اور ہمارے مرد مجھے رہ  
گئے ہیں۔ دونوں نے اُس سے کہا کہ چلو تو اُس نے کہا۔ کہ صحر  
دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس۔ کہا  
اُس کے پاس جو نئے دین والا مشہور ہے؟ دونوں نے کہا کہ  
ہاں وہی۔ وہ اُسے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ  
میں حاضر ہو گئے اور سارا ماجرا عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اسے اونٹ سے  
اُتارو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوا کر اُس میں

دو تھیلوں یا شکیروں کے منہ کھول دے کھ پانی نکالے اور لوگوں میں منادی کر دے گی کہ پانی پڑاؤ پڑاؤ پسینے والے نے پیا اور جس نے چاہا پیا اور جس کے آخر میں اس شخص کو بھی پانی کا برتن دیا گیا جس کو جانت تھی فرمایا کہ جاؤ اور اسے اپنے اوپر بہا لو اور وہ عودت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم، پانی لینا بند کیا تو محسوس ہوتا تھا کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے لیے کچھ جمع کر دو لوگوں نے اس کے لیے جموہ بھجوریں، آٹا اور ستو جمع کیا جو کافی مقدار میں تھا۔ اُسے ایک کپڑے میں باندھ کر اس کے اوٹ پر لا دیا اور کپڑے اس کے سامنے رکھ دیا گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا تم ہاتھی ہو کہ ہم نے تمہارے پانی میں سے خدا بھی نہیں گھٹایا بلکہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے پانی پلایا ہے۔ وہ اپنے گھر والوں میں پہنچی جہاں سے اُسے روک لیا گیا تھا۔ انھوں نے کہا: اے عودت! اب تجھے کس نے روکا تھا؟ کہا کہ بات تعجب خیز ہے کہ مجھے دواؤں ملے جو مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جس کو نئے دین والا کہا جاتا ہے۔ تو اس نے ایسا اصرار کیا بعد ازاں تم وہ اس کے کورس کے درمیان سے بڑھا دوگر ہے اور اس نے اپنی درمیان اور شہادت کی انگلی آسمان اُٹھانے کی طرف اٹھائی اور یا اللہ کا برحق رسول ہے پس اس کے بعد ملان اس کے بارگاہِ شکر پر شرب خون راستے کی جگہ جس پیلے میں وہ تھیں اُسے نظر انداز کر دیتے۔ ایک ہندو نے اپنی قوم سے کہا کہ یہی سچتوں ہوں کہ لوگ تمہیں جان بوجھ کر چھوڑ دیتے ہیں تو کیا تمہیں اسلام کی طرف رغبت نہیں؟ انھوں نے اس کی بات مان لیا اور اہل اسلام ہو گئے۔ اہل الجہنم نے بخاری نے فرمایا کہ کیا ایک دین سے دوسرے کی طرف نکلنے کہتے ہیں؟ اللہ جل جلالہ کہہ گا ما بین اہل کتاب کا ایک فرقہ ہے جو زبرد پڑھتے ہیں انصاف کا مطلب ہے کہ میں مانں ہوا۔

جب جنی مرض یا موت یا پیماس کے دُور سے تیمم کے بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص سردیوں کی ایک رات میں جنی ہو گئے تو انھوں نے تیمم کیا اور یہ آیت پڑھی ۱۔ اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے (۲۹: ۴) اس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے کچھ نہیں کہا۔

تَوَدَّى فِي النَّارِ اسْتَعَاذَ اسْتَعَاذَ فَسَلَّى مَنْ سَلَّى وَاسْتَعْلَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ الْخُرْدُ ذَاكَ اَنْ اُعْطِيَ الَّذِي اَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ اِنَّا وَمَنْ مَّا وَقَالَ اَذْهَبْ فَاقْرِعْهُ عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ اِلَى مَا يَفْعَلُ بِمَا وَهِيَ وَابْنُ اللّٰهِ لَقَدْ اَقْلَعَتْ عَنْهَا فَانْكَرَ لَيْسَ بِكَ الْبِنَا اِنَّهَا اَشَدُّ بِلَاةً وَمِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْمَعُوا لَهَا فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ حُجُورَةٍ وَدَرِيْقَةٍ وَسَرِيْقَةٍ حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا فَجَعَلُوهُ فِي كُوْبٍ وَحَمَلُوْهَا عَلَى بَعِيْرٍ هَادٍ وَصَعَرُوا الْكُوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا فَقَالَ لَهَا تَعْلَمِيْنَ مَا اَرْزَقْتَا مِنْ مَّاءٍ لِيْ شَيْئًا وَلَكِنْ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي اسْقَاكَ فَانْتِ اَهْلُهَا وَقَدْ اخْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوا مَا حَبَسَ لِيْ يَا قُلَادَةُ قَالَتْ الْعَجَبُ لِقِيْتِيْ وَجَلَلَنَ فَيَدَّ هَبَانِيْ اِلَى هَذَا التَّحِيْلُ الَّذِي يَقَالُ لَكَ الصَّابِي فَقَعَلْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ يٰ اَصْبَعِيْهَا الْوَسْطَى وَالشَّيْبَانِيَّةَ فَدَفَعَتْهُمَا اِلَى لَاسْتَمَرَّوْا تَعْنِي السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَدَانَا لِرَّسُوْلٍ لِّلّٰهِ حَقًّا فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدُ يُخَيَّرُوْنَ عَلَى مَنْ حُوْلَاهُمْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا يُبَيِّمُوْنَ الْقَوْمَ الَّذِيْ هِيَ مِنْهُمْ قَالَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا اَرَى اَنْ هُوَ اَوْلَى الْقَوْمِ قَدْ اِيْدَ عَوْنُهُمْ اَعْمَدًا لَقَدْ لَكُمُ فِي الْاِسْلَامِ وَقَاتِلِهَا قَدْ عَلُوْا فِي الْاِسْلَامِ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْاِسْلَامِ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ قَدْ قَرَأَ مِنْ اَهْلِ الْكُتُبِ يَوْمَ عَمْرٍوْنَ الَّذِيْ رَاصِبٌ اَمَلٌ

بَابُ ۳۹ اِذَا خَافَ الْجَنْبُ عَلَى نَفْسِهِ الْمَرَضُ اَوْ الْمَوْتُ اَوْ خَافَ الْعَطَشُ تَيْمُمًا وَ يَنْبَغِيْ اَنْ عَمْرٍوْنَ الْعَاصِي الْجَنْبُ فِي لَبِئَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيْمُمٌ وَتَلَا وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا فَذَكَرَ ذَٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْرِفْ



ابو داؤد سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ جب کوئی پانی نہ پائے تو نماز نہ پڑھے۔ حضرت عبداللہ نے کہا: ہاں اگر میں ایک ہینہ پانی نہ پاؤں تو نماز نہیں پڑھوں گا۔ اگر میں لوگوں کو اس کی اجازت دے دوں تو جب ان میں سے کسی کو سردی کا خطرہ ہوگا تو تیمم کر کے نماز پڑھے گا۔ میں نے کہا کہ حضرت عمار! حضرت عمر سے کہنا کہ ہر جائے گا کہ کبیر نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے حضرت عمار کے قول پر قناعت کی ہو۔

شیخ بن کثیر سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھا تو حضرت ابو موسیٰ نے ان سے کہا: اے ابو عبد الرحمن! آپ کے خیال میں جب کوئی مٹی ہو جائے کہ پانی نہ ملے تو کیا کرے؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ جب تک پانی نہ ملے تو نماز نہ پڑھے۔ پس حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ آپ حضرت عمار کے اس معاملے کا کیا بنائیں گے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ہمارے لیے یہ کافی تھا۔ انھوں نے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر نے ان کی اس بات پر اکتفا نہیں کیا۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ تم قول عمار کو چھوڑ دیتے ہو لیکن آپ اس آیت کا کیا بنائیں گے؟ حضرت عبداللہ سے جواب نہ بنا جو دیتے اور کہنے لگے کہ اگر ہم لوگوں کو اس کی اجازت دے دیں تو خطو ہے کہ جب ان میں سے کسی کو پانی ٹھنڈا محسوس ہوگا تو وہ اسے چھوڑ کر تیمم کرے گا۔ میں (اشعری) نے شیخ سے کہا کہ حضرت عبداللہ نے اسے ناپسند کیا! فرمایا: ہاں۔

### تیمم کی ایک ضرب سے

شیخ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابو موسیٰ نے ان سے کہا: اگر ایک آدمی مٹی ہو جائے اور ایک ہینہ پانی نہ پائے تو تیمم کر کے نماز پڑھے؟ حضرت عبداللہ نے کہا کہ تیمم نہ کرے خواہ ہینہ پانی نہ ملے۔ حضرت ابو موسیٰ نے ان سے کہا کہ آپ سورہ المائدہ کی اس آیت کا کیا کریں گے کہ اگر پانی نہ ملے پاک مٹی سے تیمم کر لو (۲۴۱، ۲۴۲) حضرت عبداللہ نے کہا کہ اگر اس صورت میں انھیں اجازت دی گئی تو خطرہ ہے کہ انھیں پانی ٹھنڈا لگا تو پاک مٹی سے تیمم کر لیں گے۔ میں نے کہا کہ آپ نے اس لیے اسے ناپسند کیا ہے؟ کہا: ہاں۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ آپ نے حضرت عمار کی بات

۳۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ عَمْرٍو عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَا يُصْرَقُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ نَعَمْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَمِلَ لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِي هَذَا إِنْ كَانَ إِذَا صَجَدَ أَحَدُهُم الْبَرْدَ قَالَ هَكَذَا أَيْغِي تَيْمَمُ وَصَلِي قَالَ قُلْتُ فَإِنْ قَوْلُ عَمَارٍ لَعَمْرُكَ قَالَ إِنْ لَمْ أَرَهُمْ قَبْلَهُ يَقُولُ عَمَارٍ

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرٌو بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَلَا تَرَى يَا أَبَا عَمِيرٍ الرَّحْمَنُ إِذَا اجْتَنَبَ فَلَكَ يَجِدُ مَاءً كَيْفَ يَصْنَعُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يُصْرَقُ حَتَّى يَجِدَ الْمَاءَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَيْفَ تَصْنَعُ يَقُولُ عَمَارٌ حِينَ قَالَ لَهُ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكُونُكَ قَالَ أَلَمْ تَرَ عَمْرُكَ يَقْنَعُ بِذَلِكَ مِنْهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَدْ عَنَّا مِنْ قَوْلِ عَمَارٍ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَذِهِ الْآيَةِ فَمَا دَرَى عَبْدُ اللَّهِ مَا يَقُولُ فَقَالَ إِنَّا لَو رَخَّصْنَا لَهُمْ فِي هَذَا الْأَوْشَكِ إِذَا بَرَدَ عَلَى أَحَدِهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَدْعَهُ وَيَتَيْمَمُ قُلْتُ لَشَقِيقٍ فَإِنَّمَا كَرِهَ عَبْدُ اللَّهِ لِهَذَا فَقَالَ نَعَمْ

### بَابُ التَّيْمُمِ ضَرْبَهُ

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْلُوكٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى لَوْ أَنَّ رَجُلًا اجْتَنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَتَاكَ أَنْ يَتَيْمَمَ وَيُصْرَقُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَتَيْمَمُ حَتَّى يَرَى أَنَّ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى كَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهَذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً حَتَّى يَتَيْمَمَ صَوِيحًا طَلَبًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ رَخَّصَ فِي هَذَا لَهُمْ لَأَدَّشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيْمَمُوا الصَّوِيحَ قُلْتُ وَإِنَّمَا كَرِهَهُمْ

هَذَا إِذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عُمَارَ  
لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَسْتَرَعْتُ فِي الصَّعِيدِ  
كَمَا تَرَعُ النَّبَاتُ فَدُكِرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هَكَذَا وَضَبَ  
بِكَفِّهِ صَدْرَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا  
ظَهْرَهُ كَقَفِّهِ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهَا  
وَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَرَعُهُمْ لَمْ يَقْنَعُوا بِقَوْلِ عُمَرَ  
وَرَأَى يَعْلَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ  
عَبْدِ اللَّهِ وَرَأَى مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ  
قَوْلَ عُمَارَ لِعُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعَثَنِي أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْتُ ثُمَّ عَكَتُ بِالصُّعُودِ فَأَتَيْتَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنَا قَالَ إِنَّمَا  
كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا ادْسَسْ وَجْهَهُ وَكَفِّهِ وَاجِدَا ۝

### باب ۲۲۱

۳۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعَزَّلاً  
لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ  
فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ  
قَالَ عَلَيْكَ بِالصُّعُودِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ ۝

نہیں تھی کہ انہوں نے حضرت عمر سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے مجھے ایک کام بھیجا تو میں جی ہو گیا اور پانی نہ ملا پس میں پاک مٹی میں پیشوں  
کا طرح لوٹ لوٹ پوٹ پوٹ ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا  
ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تمہارے لیے کافی تھا کہ ایسا کر لیتے اور زمین  
پر اپنی تھیلی سے ایک غراب ماری پھر اسے جھاڑ پھر اس کے ساتھ بائیں  
ہاتھ کا پشت پر مسح کیا بائیں ہاتھ کا پشت سے تھیلی پر پھر دونوں سے اپنے  
چہرے کا مسح کیا حضرت عبداللہ نے کہا کہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ حضرت عمر  
نے حضرت عمار کے قول پر قناعت نہیں کی۔ یعنی اٹھس، شقیق نے یہ  
بھی کہا میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابوموسیٰ کے پاس تھا تو حضرت  
ابوموسیٰ نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا جو حضرت عمار نے حضرت عمر سے  
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اور آپ کو ایک کام بھیجا  
تو میں جی ہو گیا اور پاک مٹی پر لیٹا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ کو بتایا فرمایا کہ تمہارے لیے ہی کافی تھا  
اور آپ نے اپنے چہرے اور تھیلیوں پر ایک دفعہ مسح کیا۔

### جنابت کے لیے تیمم کی اجازت

حضرت عمران بن حصین خضاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ الگ بیٹھا ہے  
اور لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ فرمایا کہ اے فلاں! تمہیں  
لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا! عرض گزار ہوا کہ  
یا رسول اللہ! میں جی ہو گیا ہوں اور پانی نہیں ہے۔ فرمایا کہ تم  
پر پاک مٹی لازم ہے اور وہی تمہارے لیے کافی ہے۔

### نماز کا بیان

معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوسلمہ  
نے حدیث ہرقل میں بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز  
سچائی اور پاک دامن کا حکم دیتے ہیں۔

### کتاب الصلوة

باب ۲۲۲ کَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فِي الْأَشْرَافِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ  
فِي حَدِيثٍ هَرَقْلٍ فَقَالَ يَا مَرْثَا يَعْنِي النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ وَالْوُضُوءِ وَ  
الْعَقَافِ ۝

# کتاب الصلوة

باب ۲۲۲ کيفُ فَرَضَتِ الصَّلَاةُ فِي الْأَسْرَاءِ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْبٍ بَنُ حَرْبٍ  
فِي حَدِيثٍ هَرَقَلَ فَقَالَ يَا مَرْثَا يَعْنِي النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ وَالْوَدْقِ وَ  
الْعَقَافِ :

# نماز کا بیان

معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوسفیان  
نے حدیث ہرقل میں بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز  
سچائی اور پاک دامن کا حکم دیتے ہیں۔



۳۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُجِرَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَزَلَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ عَسَلَنِي بِمَا وَزَمَرُ ثُمَّ جَاءَ بِطَشْتِ قَرْنٍ ذَهَبٍ مُشْتَلِي حِكْمَةٍ فَإِنَّمَا نَا فِي قَدْرَعَةٍ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِسِدِّي فَفَرَجَنِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِحَارِثِ السَّمْعَوِيِّ أَفْتَحَ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ عَزَّازِيلُ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى يَمِينِهِمْ أَسْوَدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِمْ أَسْوَدَةٌ إِذَا انْظُرَ قَبْلَ يَمِينِهِمْ مَضُوكٌ وَإِذَا انْظُرَ قَبْلَ شِمَالِهِمْ بَكِي فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِينَ وَالرِّدِّينَ الصَّالِحِينَ فَكُنْتُ لِجِبْرِيلَ مِنْ هَذَا قَالَ هَذَا أَمْرٌ وَلَهُنَّ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِمْ وَ شِمَالِهِمْ كَسَمُ بَنِيهِمْ فَأَهْلُ التَّيْمِينِ وَهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِمْ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا انْظُرَ عَنْ يَمِينِهِمْ مَضُوكٌ وَإِذَا انْظُرَ قَبْلَ شِمَالِهِمْ بَكِي حَتَّى عَدَّخَ فِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِحَارِثِهَا أَفْتَحَ فَقَالَ لَهُ لِحَارِثُهَا وَمِثْلُ مَا قَالَ الْأَوَّلُ فَقَعَمَ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ أَمْرًا وَادْرِيْسَ وَمَوْسَى وَهَيْلَى وَابْرَاهِيمَ وَكُلَّ مَبْنُوتٍ كَيْفَ مَنَّا لَهُمْ قَبْرٌ أَتَى ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ أَمْرًا فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَابْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِينَ وَالْآخِرِ الصَّالِحِينَ فَكُنْتُ مِنْ هَذَا قَالَ هَذَا لِحَارِثِ الدَّرِيْسِ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمَوْسَى فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ الصَّالِحِينَ وَالْآخِرِ الصَّالِحِينَ فَكُنْتُ مِنْ هَذَا قَالَ هَذَا أَمْرًا ثُمَّ مَرَرْتُ بِهَيْلَى فَقَالَ مَرْحَبًا يَا نَبِيَّ

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میرے مکان کی چھت کھولی گئی اور جبریل علیہ السلام نازل ہوئے۔ میرا سینہ کھولا گیا، پھر اُسے آپ زمرم سے دھویا گیا، پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں اُنڈیل دیا گیا، پھر اُسے بند کر دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان کی طرف لے چڑھے۔ جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے خازن سے کھونٹے کے لیے کہا اُس نے کہا اے کون ہو؟ کہا میں جبریل ہوں۔ اُس نے کہا کیا تمہارے ساتھ کوئی اور ہے؟ کہا ہاں جب میرے ساتھ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں جب کھولا تو ہم آسمان دنیا کے اوپر گئے۔ وہاں ایک آدمی بٹھا ہوا تھا، جس کے دائیں اور بائیں ہتھ سے لوگ تھے۔ جب وہ اپنی دائیں جانب دیکھتا تو ہنستا اور جب بائیں جانب دیکھتا تو روتا۔ اُس نے کہا صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید میں نے جبریل سے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت آدم ہیں اور دائیں بائیں جو یہ سوتیں ہیں یہ ان کی اولاد ہے۔ دائیں والے مبتلی ہیں اور بائیں جانب والے جنہی ہیں جب یہ دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو روتے ہیں یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے اور اُس کے خازن سے کھونٹے کے لیے کہا اور اُس کے خازن سے وہی گنگلی ہوئی جو پہلے سے ہوئی تھی اُس نے کھول دیا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ انھوں نے بیان کیا کہ حضور نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم سے ملاقات کی اور اُن کے مقامات یاد نہیں سب ان حضرت آدم آسمان دنیا پر لے اور حضرت ابراہیم چھٹے آسمان پر حضرت انس نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لے کر حضرت جبریل علیہ السلام حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرے تو انھوں نے کہا صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت ابراہیم ہیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا انھوں نے کہا صالح نبی اور صالح بیٹے خوش آمدید۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ ہیں۔ پھر میں حضرت ابراہیم کے پاس سے گزرا انھوں

الصَّالِحِ وَالْآخِرِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا  
عِيسَى كَهْ مَرَرْتُ يَا بَرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا لِسَبِيحِ  
الصَّالِحِ وَالْآخِرِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا  
إِبْرَاهِيمُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَخَبَّرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ  
عَبَّاسٍ وَابْنَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّرْتُ بِحُجْرَتِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوَى  
أَسْمَعُ فِيهِ صَوْتُ رَيْفٍ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَّ ابْنَ  
مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ  
وَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى  
مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ عَلَى أُمَّتِكَ  
قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ  
أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ  
إِلَى مُوسَى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبِّكَ فَإِنَّ  
أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ  
إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ  
ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ  
لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ  
رَاجِعْ رَبِّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقْتُ  
بِهِ حَتَّى اسْتَهْلَيْتُ فِي رَأْسِ السَّيِّدَةِ الْمُتَهَلَّى وَغَشِيَهَا  
الْعَانُ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أَهْلَيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَا  
فِيهَا حَبَابَ قُلُوبِ اللَّوْطِ وَلَا ذَا ثَرَابَهَا الْيَسْكُ +

۳۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ  
أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَضَّلَ اللَّهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا  
رَكْعَتَيْنِ وَرَكْعَتَيْنِ فِي الْعَصْرِ وَالسَّجْدَةِ فَارْتَضَتْ صَلَاةَ السَّجْدَةِ  
زَيْنُ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ +

بَابُ ۲۳۳ وَجُوبُ الصَّلَاةِ فِي الثَّيَابِ  
قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ  
وَمَنْ صَلَّى مُلْتَحِفًا فِي تَوْبَةٍ وَاحِدَةٍ دَيْنٌ كَرِهَ

نے کہا کہ اے نبیؐ اور اے حبیبؑ میں نے خوش آمدید میں نے کہا کہ کون ہیں! کیا کہ یہ  
حضرت ابراہیمؑ میں اب ابن شہاب کہ بیان ہے کہ مجھے ابن حزم نے بتایا کہ حضرت  
ابن عباسؓ اور حضرت ابوجہر انصاری دونوں کہا کرتے کہ نبی کریمؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا پھر مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ میں بہت بلند مقام پر پہنچ گیا  
جس میں ظلموں کی آواز سنتا تھا ابن حزم اور حضرت اس بن مالک نے کہا کہ  
نبی کریمؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے اس بن مالک نے اُمت پر پچاس  
نمازیں فرض کیں میں اس کے ساتھ لڑا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا انھوں  
نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر آپ کی اُمت کے لیے کیا فرض کیا ہے!  
میں نے کہا کہ پچاس نمازیں انھوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے کیونکہ  
آپ کی اُمت میں یہ طاقت نہیں ہے میں واپس لوٹا تو ان کا ایک حصہ کم کر دیا گیا  
میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور کہا کہ ایک حصہ کم کر دیا گیا ہے انھوں نے کہا کہ  
اپنے رب کی طرف پھر جائیے کیونکہ آپ کی اُمت میں ان کی طاقت نہیں ہے  
پس میں واپس گیا تو ایک حصہ مزید کم کر دیا گیا میں ان کی طرف آیا تو انھوں نے  
پھر کہا کہ اپنے رب کی طرف جائیے کیونکہ آپ کی اُمت میں ان کی طاقت  
بھی نہیں ہے میں واپس لوٹا تو فرمایا کہ یہ پانچ ہیں اور یہی پچاس ہیں میرے  
نزدیک بات تبدیل نہیں ہو کر تھی میں حضرت موسیٰ کے پاس گیا تو انھوں نے  
کہا کہ اپنے رب کی طرف جائیے میں نے کہا کہ مجھے اب اپنے رب سے  
جیا آئی ہے۔ پھر مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے  
جس پر رنگ چھلٹے ہوئے تھے، نہیں معلوم کہ وہ کیا ہیں۔ پھر  
مجھے جنت میں داخل کیا گیا جس میں موتیوں کے ہار میں اور اس کی مٹی  
مشک ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جب نماز فرض  
کی تو حضر اور سفر کے لیے دو رکعتیں فرض فرمائیں۔ سفر کی  
نماز تو برقرار رکھی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا  
گیا۔

کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہے  
ارشاد باری تعالیٰ ہے ہر نماز کے وقت آرائش کر لیا کرو  
(۲۱۱۷) جو ایک ہی کپڑے میں پٹ کر نماز پڑھے حضرت سلمہ

سَابِقُكُمْ وَتُجِبُونَ الصَّلَاةَ فِي النِّسَاءِ  
أَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ  
وَأَمِّنْ عَلَى مَلَائِكَةِ رُوحِي وَأَيُّهَا

پیرے میں کر نماز پر حنا ضروری ہے  
ارشاد باری تعالیٰ ہے ہر بند کے وقت آراش کر یا کر  
۲۱۱۷ جو ایک ہی کپڑے میں یا پٹ کر نماز پڑھے حضرت سید



بن کوع سے روایت کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے ٹانگ کو خواہ کانٹوں سے ہو۔ اس کی اسناد میں کلام ہے اور جو اُس کی پٹری سے نماز پڑھے جس میں محبت کی جیت تک اُس میں نجاست نہ دیکھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ کوئی برسنہ ہو کہ میت اللہ کا طواف نہ کرے۔

محمد بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت امّ علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں حکم فرمایا گیا ہے کہ عیدین کے بعد حیض والی اور پردہ دار خواتین بھی نکلیں اور مسلمانوں کی جماعت اُن کی دعائیں شامل ہوں۔ حیض والی نماز کی جگہ سے الگ ہیں، ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس دوپٹہ نہ ہو، فرمایا کہ اُس کے ساتھ والی اپنے دوپٹے کا ایک حصہ اُس پر ڈالے رکھے۔ عبد اللہ بن رجاء، عمران، محمد بن سیرین حضرت امّ علیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

**باب ۱۱۱ نماز میں تہجد کو گدھی سے باندھ لینا۔** ابو ہریرہ نے حضرت سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تہجد میں اپنی ازاروں کو اپنے کندھوں سے پلٹے ہوئے۔

محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ازار کے ساتھ نماز پڑھی جس کو اپنی گردن کے سامنے باندھا ہوا تھا حالانکہ وہ برا کپڑا گھٹی سے لٹک رہا تھا۔ اُن کی کسی کہنے والے نے کہا کہ آپ کی ازار میں نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے اس لیے کیا ہے کہ تمہارے جیسا کوئی اہق مجھے دیکھے کہ چونکہ ہم میں سے کونسا تھا جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں دو کپڑے تھے۔

محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور اُنھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

ایک ہی کپڑے میں لپیٹ کر نماز پڑھنا زہری نے اپنی حدیث میں کہا کہ الْمُتَوَشَّعُ سے مراد الْمُتَوَشَّعُ ہے یعنی کپڑے کے دونوں سروں کو مخالف کندھوں پر ڈال لینا اور یہی کندھوں

سَلَّمَ بَنِي الْأَكُوْعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَزَكُّوْكُمْ وَلَوْ كُنْتُمْ كَرَفِيْ اسْنَادِهِ نَظَرُوْكُمْ صَلَّيْ فِي النَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ مَا لَمْ يَكْرِفْ فِيهِ أَذَى قَامَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَطُوفَ فِي الْبَيْتِ عَرِيَانٌ ۝

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ لَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْيَوْمِ الْوَعْدِ بَيْنَ وَدَّاتِ الْخُدْرَةِ وَبَيْنَ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ وَدَّعَوْهُمْ وَتَعَزَّوْا الْحَيْضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتْ أَمْرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدًا إِنْ لَيْسَ لَهَا حِلْيَةٌ قَالَ لِكُلِّبَتِهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ حِلْيَتِهَا كَوْنًا ۝

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنَا أُمُّ عَطِيَّةٌ سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ۝

**باب ۱۱۲ عَقْدُ الْأَزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلَاةِ** وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ صَلَّاهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أَزْرَهُمْ عَلَى عَاتِقِهِمْ ۝

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَاوَعْنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قَبْلِ قَفَاهُ وَشَيْءٌ بِهِ مَوْصُوعٌ عَلَى الشَّجَبِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ نَصَلِي فِي أَزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِأَرَانِي أَحْسَنُ مِنْكَ وَ

أَيْنَا كَانَ لَهُ تَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا مُطَرِّبُ بْنُ أَبِي مُصْعَبٍ قَالَ تَنَاوَعْتُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُثَنَّى قَالَ رَأَيْتُ جَابِرًا يُصَلِّي فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي تَوْبٍ ۝

**باب ۱۱۳ الصَّلَاةُ فِي النَّوْبِ الْوَاحِدِ** مُلْتَحِفًا ۝ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ الْمُتَوَشَّعُ الْمُتَوَشَّعُ وَهُوَ الْمُخَالَفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ

پر شکائبہ اور حضرت اُمّ ہانی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ایک کپڑے کو لپیٹ کر اُس کے دونوں سرے محافے کندھوں پر ڈال دیے۔

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اور اُس کے دونوں سرے اٹھ بیٹے تھے۔

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت اُمّ سلمہ کے گھر میں ایک ہی کپڑے کے اندر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جس کے دونوں سرے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت اُمّ سلمہ کے گھر میں دیکھا کہ ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر نماز پڑھ رہے ہیں اور اُس کے دونوں سرے اپنے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

مُحَمَّد بن ابی ہاشم نے حضرت اُمّ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ غسل فرما رہے تھے اور فاطمہ نے آپ کا پردہ کیا جو آٹھارہ سال سے عام عرض کیا تو فرمایا: یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ اُمّ ہانی بنت ابوطالب ہوں۔ فرمایا کہ اُمّ ہانی عرض آمید جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آٹھ رکعت نماز پڑھی ایک ہی کپڑے کو لپیٹ کر جب فارغ ہوئے تو میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! میرا دل بایا بھائی کہتا ہے کہ میں اُس شخص کو قتل کروں گا مالا مکہ فلاں بن ہبیرہ کو میں نے پناہ دی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ ہانی! جس کو تم نے پناہ دی اُس کو ہم نے پناہ دی۔ حضرت اُمّ ہانی نے فرمایا کہ وہ نماز پچاشت تھی۔

سید بن مسیب نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

وَهُوَ الْإِسْتِمَالُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَلَّى لَهَا وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ +

۳۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْحَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَدْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

۳۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ تَنَاوَسْنَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ أَلْفَى طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ +

۳۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَمْعِيلَ قَالَ تَنَاوَسْنَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَجِرِينَ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضْعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ +

۳۳۷ - حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا مَرْثَدَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمُّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَقَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَتَرَكُّه

قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا أُمُّ هَانِئٍ فَلَمَّا دَرَعَ مِنْ عِلْمِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَعِمَ ابْنُ أُحْمَى أَنَّهُ قَاتِلٌ وَجَلَدٌ قَدْ أَجْرَتْهُ فَلَانَ ابْنُ هَبِيرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجْرَتْكَ مِنْ أَجْرَتِ يَأْ أُمُّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَلِكَ مُنْعَى +

۳۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَهَابُ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَسَّيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ

فِي تَوْبَةٍ وَاحِدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَّ بِكُمْ تَوْبَانِ \*

**باب ۲۳۹ إِذَا صَلَّيْتَ فِي التَّوْبَةِ الْوَاحِدَةِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ \***

۳۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هَبْشَةَ الْأَنْدَلُسِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصِلُ أَحَدُكُمْ فِي التَّوْبَةِ الْوَاحِدَةِ كَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ \*

۳۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ تَنَاوَلْنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَدْنِيًّا سَأَلْتُ قَالَ جُمِعَتْ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّيَ فِي تَوْبَةٍ وَاحِدَةٍ فَلْيَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهَا **باب ۲۴۰ إِذَا كَانَ التَّوْبَةُ ضَيْقًا \***

۳۵۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ تَنَاوَلْنَا عَنْ بَرْثَنِيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي التَّوْبَةِ الْوَاحِدَةِ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ كُفَّارَةٍ فَجَعَلْتُ لِيكَفَّ بَعْضُ أَمْرِي فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيُ وَعَلَى تَوْبَةٍ وَاحِدَةٍ فَاسْتَحَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا السُّرَى يَا جَابِرُ فَخَبَّرْتُهُ بِمَا جِئْتُ فَلَمَّا فَرَعْتُ قَالَ مَا هَذَا إِلَّا شَيْءٌ الْكَذِبِ رَأَيْتَ فَلَمَّا كَانَ تَوْبَةً قَالَ لَنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَجِئْتُ بِهِ وَكَانَ ضَيْقًا فَانْتَرَيْتُ \*

۳۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ تَنَاوَلْنَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أَرْزُهُمْ عَلَى أَعْدَائِهِمْ كَقَبِيَّةِ الصَّبِيَّانِ دِيْقَالِ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعِينَ رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا \*

علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم سب کو دو دو کپڑے پیر

ہیں؟

جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے اپنے کندھوں پر ڈال لے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک ہی کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ وہ اس کے کندھوں پر نہ ہو۔

مکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے منسلک ہے کہیں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کے دونوں سروں کو شانوں پر ڈال لے۔

**جب کپڑا تنگ ہو**

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلا۔ رات کے وقت ایک حاجت کے تحت میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور میرے اوپر ایک ہی کپڑا تھا میں نے اس کا استعمال کیا اور آپ کے پہلو میں نماز پڑھنے لگا۔ جب میں فارغ ہوا تو فرمایا کہ اے جابر رات کے وقت کیسے آئے! میں نے حاجت عرض کی۔ جب فارغ ہوا تو فرمایا کہ استعمال کیا تھا جو میں نے دیکھا عرض گزار ہوا کہ ایک ہی کپڑا ہے۔

نویا کہ وسیع ہو تو اتنا تنگ ہو تو ازار بنا لو۔

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور اپنی ازاروں کو بچوں کی طرح اپنی گردنوں میں باندھ لیا کرتے اور عورتوں سے کہہ دیا جاتا تھا کہ اپنے سروں کو نہ اٹھائیں یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

نہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زلمنے میں عورتیں بھی باجماعت نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں حاضر ہوتی تھیں اور ان کی سنیوں مردوں سے پیچھے ہوتی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اجماع



صحابہ سے اس عمل کو رک رک دیا گیا تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں ہے بلکہ بعض احکام مرور زمانہ کے ساتھ تبدیل کرنے کے ناگزیر ہو جاتے ہیں لیکن ایسی تبدیلی کے لیے اجماعِ امت ضروری ہے جو عالم اسلام کی سرکردہ علمی ہستیوں کے اتفاق کا نام ہے۔ — دوسرے اس حدیث میں صحابہ کرام کے مقدس دور کی مالی حالت کا نقشہ بھی سامنے آ جاتا ہے اور صاحبِ نظر یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ دُعا دنیادہی لحاظ سے کتنی تنگ دستی کا نشانہ لیکن ایمان کی دولت سے مالا مال ہونے کے باعث وہ حضرات پوری دنیا پر چلا گئے اور کفر کی طاقتیں اُن سے لرزاں و ترساں تھیں لیکن آج ہم مادی لحاظ سے بدتر حالت میں ہیں مگر غیر مسلم طاقتوں نے ہمیں پا مال کر رکھا ہے ہم کفر کی کسی چھوٹی سی طاقت سے محروم کی جرات بھی نہیں رکھتے۔

معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی ترقی و کامرانی کا لازمی و مادی وسائل اور دنیاوی ساز و سامان میں نہیں بلکہ داری کی کامیابی و کامرانی کا اصل راز ایمانی قوت کے اندر نہیں ہے اور ایمان کو تقویت اور زرب و زینت نیک اعمال سے ملتی ہے۔ پھر دُعا کا عالم نے اس حقیقت کا لازمیوں کو لا ہوا ہے۔

وَلَا تَقْنُؤُوا وَلَا تَغْرَبُوا وَلَا أَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ  
إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (۱۳۹:۳)

اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ اور تمہیں غالب آؤ  
اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

سرحدی مسلمانوں کے لیے ہے جبکہ وہ ایمان کی دولت سے مالا مال رہیں۔ آج جبکہ سرحدی و سر فرازی مسلمانوں کے لیے قسے پارینہ ہو کر رہ گئی ہے تو معلوم ہو رہا ہے کہ ہم قومی لحاظ سے اپنی تبلیغ دین و دانش کو گنوا بیٹھے ہیں۔ اسی صورت حال پر شامِ مشرق لیلِ نوحہ کن ہو رہے تھے۔

متاعِ دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی  
یہ کس کا فراد اکا غمزدہ خول ریزہ ہے ساقی

شامی مجھے میں نماز پڑھنا  
حسن بھری کا قول ہے کہ مجوس کے بٹے ہوئے کپڑے میں کوئی مضامین نہیں رہتا کہ بیان ہے کہ میں نے زہری کو میں کا کپڑا پسے ہوئے دیکھا جو پیشاب سے رنگا جاتا تھا اور حضرت علیؑ نے کورسے کپڑے میں نماز پڑھی۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ فرمایا: اے مغیرہ! پانی کا برتن دور میں نے پیش کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کپڑے گئے یہاں تک کہ میری نگاہوں سے غائب ہو گئے۔ آپ نے حاجت رفع کی اور آپ کے اوپر شامی جُعبہ تھا تو اس کی آستین سے ہاتھ نکالنے لگے جو رنگ تھی۔ پس آپ نے نیچے سے ہاتھ نکالے۔ میں نے پانی ڈالا اور آپ نے نماز کے لیے دُعا کیا اور اپنے موزوں پر مس کیا، پھر نماز پڑھی۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْجَبَةِ الشَّامِيَّةِ وَ  
قَالَ الْحَسَنُ فِي الثِّيَابِ يَنْتَجِبُهَا الْمَجُوسُ لَمْ يَوْجِهَا  
بَاسًا وَقَالَ مَعْمَرٌ رَأَيْتُ الرَّهْمِيَّ يَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِ  
الْيَمَنِ مَا صَبَغَ بِالْبَوْلِ وَصَلَّى عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ  
فِي كُوَيْبٍ غَيْرِ مَقْصُورٍ

۳۵۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ  
عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُخَيَّرَةَ بِنْتِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُخَيَّرَةُ  
خُذِي الْأَدَاةَ فَاخْذِيهَا فَإِنَّا نَطْلُقُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَارِي عَنِّي فَقَضَى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ  
شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَاهُ مِنْ كَيْفِهَا فَصَاقَتْ فَخَرَجَ  
يَدَاهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَّهَتْ عَلَيْهِ فَنَوَضْنَا وَصُودَعْنَا لِلصَّلَاةِ  
وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ ثُمَّ صَلَّى

## نماز میں اور علاوہ ازیں ننگے ہونے کی کراہت۔

عمر بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عیاد بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبہ کے لیے پتھر اٹھا اٹھا کر لارہے تھے اور آپ کے اوپر انار تھیں آپ کے چچا حضرت عباس نے آپ سے کہا: کاش تم اپنی ازار کو پتھر کے نیچے اپنے کندھوں پر رکھ لو۔ راوی کو بیان ہے کہ انھوں نے اسے کھول کر آپ کے کندھوں پر رکھ دیا تو آپ بیہوش ہو کر گر پڑے اس کے بعد آپ کو نہ لٹائیں دیکھا گیا۔

قمیض، شلوار، پا جامہ اور قبا سے نماز پڑھنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا: کیا تم میں سے سب کو دو کپڑے میسر ہیں؟ پھر ایک آدمی نے حضرت عمر سے پوچھا تو فرمایا: جب اللہ وسعت دے تو تم بھی وسعت سے کام لو۔ آدمی اپنے اوپر کپڑے جھک کرے کہ نماز پڑھے تو ازار اور چادر میں یا ازار اور قمیض میں یا ازار اور قبا میں یا شلوار اور چادر میں یا شلوار اور قمیض میں یا شلوار اور قبا میں یا پا جامہ اور قبا میں یا پا جامہ اور قمیض میں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انھوں نے پا جامہ اور چادر بھی کہا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا: محرم کیا پہننے؟ فرمایا: قمیض شلوار اور بڑا کوٹ نہ پہننے اور نہ وہ کپڑا جس کو زعفران یا درس لگایا ہو اور جو جوتے نہ پائے وہ موزے پہننے لیکن انھیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کسلے۔ نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا ہے۔

## ستر عورت سے کیا چھپائے

عبد اللہ بن عبد اللہ بن قتبہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

## باب ۲۴۹ کراہیۃ التعمی فی الصلوٰۃ و غیرہا۔

۳۵۴ - حَدَّثَنَا مَطْرِبُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ لَنَا رَوْحٌ قَالَ لَنَا لَكِرَاءُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ لَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَابَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِمْ إِذَا رَأَوْهَا فَقَالَ لَكَ الْكَعْبَةُ عَمْرُو بْنُ إِسْحَاقَ لَوْ حَلَلْتَ إِذَا رَأَوْهَا فَجَعَلْتَ عَلَى مَتَكَيْكَ وَكَو الْكَعْبَةَ قَالَ لَنَا لَكِرَاءُ بْنُ إِسْحَاقَ لَقَطَعْنَا عَنْهُمَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ

## باب ۲۵۰ الصلوٰۃ فی القميص والسر وویل والنبتان والقباء۔

۳۵۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ لَنَا حَرْبٌ قَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ لَبِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي النَّبْتِ الْوَحِيدِ فَقَالَ لَوْ كَلَّمْتُمْ يَحْيَىٰ ثَوْبَيْنِ لَقَسَّالَ رَجُلٌ عَنْهُمُ قَالَ إِذَا دَسَعَهُ اللَّهُ فَأَدَسَهُمْ جَمْعَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابُ صَلَاحٍ لَجُلٌ فِي لَمَّا يَرِدُ قَدَّ آوِي فِي إِذَا رَأَوْهُ قَمِيصٍ فِي إِذَا رَأَوْهُ قَبَاءٍ فِي سَرَاوِيلٍ وَرَدَّ آوِي فِي سَرَاوِيلٍ وَقَمِيصٍ فِي سَرَاوِيلٍ وَقَبَاءٍ فِي نَبْتَيْنِ وَقَبَاءٍ فِي نَبْتَيْنِ وَقَمِيصٍ قَالَ فِي أَحْسَبُ قَالَ فِي نَبْتَيْنِ وَرَدَّ آوِي

۳۵۶ - حَدَّثَنَا عَلَوُّ بْنُ عَیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ ذَرِيْعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَكْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا يَكْبَسُ الْقَمِيصُ وَلَا السَّرَاوِيلُ وَلَا الْبُرْسُ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا دَرَسٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدِ الثَّغْلَيْنِ فَلْيَكْبَسِ الثَّقَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا اسْفَلًا مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُهُ

## باب ۲۵۱ مَا يُسْتَرُّ مِنَ الْعَوْرَةِ

۳۵۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ لَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ

سَوِّبَ الْخُدْرِيَّ اَنَّهُ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ اشْتِمَالِ الْعَتَمَةِ اَنَّ يَجْتَنِيَ الرَّجُلُ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ  
عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ  
عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْجَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَعْثَتَيْنِ عَنِ النَّبَاسِ وَالْتِمَادِ  
أَنْ يَشْتِمَلَ الْعَتَمَةَ اَنَّ يَجْتَنِيَ الرَّجُلُ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ  
۳۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ تَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ  
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي الْوَكِيلُ  
فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مَوْزُونٍ يَوْمَ النَّحْوِ نَوْدُنَ مَعِيَ أَن لَّا  
يَعْبُرَ بَعْدَ الْعَلَمِ مَشْرُكٌ وَلَا يَطُوفَ فِي الْبَيْتِ غُرَبَاءُ قَالَ  
حُمَيْدُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الرَّحْمَنِ لَمَّا رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا قَامَرَا أَن يُنَوِّدَنَا بِرَأْمَةٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
فَأَذَنَ مَعَنَا عَلَيْهِ فِي أَهْلِ مَدِينَةِ يَوْمَ النَّحْوِ لَا يَحْبُرُ بَعْدَ  
الْعَامِ مَشْرُكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ غُرَبَاءُ

### بَابُ الصَّلَاةِ بِخَيْرِ رَدَاءٍ

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ  
عَلَى حَاجِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَصِلُ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْكُهَا  
بِهِ وَرَدَ آخُهَا مَوْضِعُهَا نَصَرْتُ فَلَمَّا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ  
نَصَبْتُ وَرَدَ آخُهَا مَوْضِعُهَا قَالَ لَعَمْرُكَ حَبِيبْتُ أَنْ يَرَانِي  
الْجَهَنَّمُ وَمِثْلُكُمْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي كَذَلِكَ

### بَابُ مَا يُذَكِّرُ فِي الْفَخْخِ قَالَ أَبُو

عَبْدِ اللَّهِ وَبُرْدُ بْنُ أَبِي عَتَّاسٍ وَجَرُّهُدٍ وَ  
مُحَمَّدُ بْنُ جُرَيْشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْفَخْخُ عَوْرَةٌ وَقَالَ الْأَسْحَرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ فَخْذِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي الْأَسْحَرُ  
أَسَدٌ وَحَدَّثَنِي جَرُّهُدٍ أَخُو طَحْطَحٍ نَحْرُجُ مِنْ

اشتمال نماز سے منع فرمایا ہے یعنی ایک ہی کپڑا اور آدمی اسے  
اس طرح پٹے کہ اس کی شر مگاہ پر اس کا کوئی حصہ نہ  
ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جسوٹے اور پھینکنے والی دونوں قسم کی تجارت  
سے منع فرمایا ہے اور اشتمال نماز سے کہ آدمی ایک ہی کپڑے  
میں لپٹ جائے۔

حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے اس وجہ میں حضرت ابو ہریرہ کے منار کی کرنے والوں میں بھیجا  
کہ ہم قربانی کے روز میں منادی کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ  
کرے اور نہ ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا جائے۔ حمید بن عبد الرحمن کا  
بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنے پیچھے  
بٹھالیا اور انھیں برکت کا اعلان کرنے کا حکم دیا حضرت ابو ہریرہ فرماتے  
ہیں کہ یوم النحر کو منیٰ والوں میں حضرت علی نے بھی ہمارے ساتھ اعلان  
کیا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی ننگا ہو کر  
بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

### چادر کے بغیر نماز پڑھنا

محمد بن المنکدر سے روایت ہے کہ یہ حضرت عابر بن عبد اللہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما کے سنت میں حاضر ہوا تو وہ ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھ رہے تھے اور ان  
کی چادر رکھی ہوئی تھی جب وہ فارغ ہوئے تو میں عرض گزار ہوا: اے  
ابو عبد اللہ! آپ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کی چادر رکھی ہوئی  
تھی! فرمایا: ہاں میں نے چاہا کہ تمہارے جیسے جاہلوں کو دکھاؤں کہ میں  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

### ران کے بارے میں روایات

امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس حضرت جرہد حضرت محمد بن  
جریس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ران چھپانے کی چیز  
ہے حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ران کھولی  
امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ حدیث اس کی سند زیادہ قوی ہے اور حدیث  
جرہد میں احتیاط زیادہ ہے ابو ہریرہ ان کے اختلاف سے نکل جاتے ہیں حضرت



اِخْتَلَفَ فِيهِمْ وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَطَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتَيْنِ حِينَ دَخَلَ عُمَانُ وَقَالَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُجِنَ هُوَ عَلَى فُجْنِي فَتَفَلَّتْ عَلَى حَتَّى خَفَّتْ أَنْ تَرُضَ فُجْنِي ۝

۳۶۱- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَمْلُوحَ بْنَ عُلَيْتَةَ قَالَ أَخْبَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَهْبُوبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغُلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُفَاقِ خَيْبَرَ فَلَمَّا رُكِبْتُ لَتَمَسُّ فُجْنِي نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَوَّ الرَّجُلَ عَنْ فُجْنِي ۝ حَتَّى لَمَّا أَنْظَرَنِي بَيَاضُ فُجْنِي نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ نَاكًا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَابُ الْمُسْتَدْرِينَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدًا قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْجَيْشُ يَعْنِي الْجَيْشُ قَالَ فَاصْبَتْهَا عَوْدَةٌ فَجُمِعَ الشَّيْءُ فَجَاءَ دُحِيَّةٌ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ الشَّيْءِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ الشَّيْءِ فَقَالَ أَذْهَبَ فَخَذَ جَارِيَةً فَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَمِيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْطِنِي دُحِيَّةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَمِيٍّ سَيِّدَةٌ كَرِيظَةٌ وَالتَّهْنِئَةُ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ أَدْنُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَذْ جَارِيَةً مِنَ الشَّيْءِ غَيْرَهَا قَالَ فَاعْتَقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَكَ تَأْيِيدٌ يَا أَبَا حَمْرَةَ مَا أَصَدَّهَا قَالَ لَفْسَهَا اعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْطَّرِيقِ جَهَنَّمُهَا لَهُ أَمْسَلِيْمُ فَأَهْدَاهُمَا لَهْمُونَ اللَّيْلُ فَاصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا فَقَالَ

ابو موسیٰ نے فرمایا کہ حضرت عثمان کے آنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنے ڈھانپ لیے۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی نازل کی تو آپ کی ران میری ران پر تھی۔ مجھے اتنا بوجھ لگا کہ اپنی ران ٹوٹ جانے سے ڈرا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر غزوہ کی کئی کہ ہم نے صبح کے نماز کے نزدیک اندھیرے میں پڑھی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے اور حضرت ابو طلحہ بھی سوار ہو گئے اور میں حضرت ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خیبر کی گلیوں میں جا رہے تھے اور میرا گھٹنا آپ کی ران سے لگ جاتا تھا۔ پھر آپ نے اپنی ران سے زار ہٹا دی اور میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی کو دیکھتا تھا جب یہی داخل ہوئے تو آپ نے تکبیر کی اور فرمایا کہ خیبر برباد ہو گیا کیونکہ جب ہم تم کے صحن میں اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صحن خراب ہو جاتا ہے۔ یہ میں دفعہ کبار دیکھا کہ یہاں ہے کہ وہ لوگ اپنے کاموں کے لیے نکلے تو کہا۔ محمد بن عبد العزیز راوی نے کہا کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے کہا۔ اور فرقہ پس ہم نے اُسے مائل کر لیا اور قیدی جس کے گئے حضرت دحیائے اور عرض گزار ہوئے۔ ایرانی اندھا مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی مٹا فرمائیے۔ فرمایا جاؤ اور ایک لونڈی لے لو۔ پس انھوں نے صغیر بنت حنی کو لے لیا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا نبی اللہ آپ نے دحیہ کو صغیر بنت حنی مٹا کر دی ہو تو رنڈ اور نصیر کی سردار ہے۔ وہ مرت آپ کے لیے ہی مناسب ہے۔ فرمایا اگر انھیں بلاؤ۔ وہ بے کرا گئے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھا تو فرمایا یہ قیدیوں میں سے دومری لونڈی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد کر کے اُن سے نکال کر لیا۔ ثبات نے اُن سے کہا۔ اے ابو حمزہ! اُن کا ہر کیا تھا؟ فرمایا کہ انھیں آزاد کر دیا اور اُن سے نکال کر لیا۔ یہاں تک کہ جب راستے ہی میں تھے تو حضرت ام سلمہ نے آپ کے لیے انہیں منزیں کیا اور سات کو آپ کی بارگاہ میں پیش کی گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شانِ عروسی کے ساتھ صبح کی اور فرمایا کہ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہو وہ لے آئے اور دوسرے خوان بچھا دیا گیا۔ پس کوئی کھجوریں لے

آیا اور کوئی گمھی ہے آیا۔ راوی ثابت کا بیان ہے کہ شاید انھوں نے شوکا ذکر بھی کیا۔ اُن کا میں بتایا گیا اور یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلَْيُحْيِي بِهِ وَيَسْطِطِعًا مَجْعَلُ الرَّجُلُ يَحْيِي بِهَا الشَّمْرَ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَحْيِي بِهَا الشَّمْنَ قَالَ وَاحْيِيهِ قَدْ ذَكَرَ السَّوْنُ قَالَ فَتَأْتُوا حَيْثُ فَكَانَتْ وَلِيْمَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب ۲۵۴** فِي كَيْفَ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ مِنَ الثِّيَابِ  
قَالَ عِكْرَمَةُ لَوْ دَارَتْ جَسَدُهَا فِي تَوْبٍ جَاذٍ  
۳۶۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي الْفَجْرَ فَتَمُدُّ مَعَهُ نِسَاءً مِنْ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِعَاتٍ فِي مَرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَمْنَعُهُنَّ لَحْدًا

**باب ۲۵۵** إِذَا صَلَّيْتُ فِي تَوْبٍ لَمْ أَعْلَمْ  
وَنَظَرْتُ إِلَى عِلْقِهَا

۳۶۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي حَيْصَصَةٍ لَهَا أَعْلَمَ فَنَظَرْتُ إِلَى أَعْلَامِهَا فَظَنَنْتُ أَنَّمَا الْمَرْءُ قَالَ إِذَا هَبُّوا يَحْيِي صِرَافِي لِي إِلَى ابْنِي جَهْوَدًا وَتَوْبِي بِأَيْتِهَا بِنْدَةِ ابْنِي جَهْمٍ قَالَتْهَا الْهَنْوِيُّ الْيَقَاعِي صَلَاقِي وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عِلْقِهَا وَتَأْتِي الصَّلَاةَ فَتَخَافُ أَنْ تَلْقَى تَوْبِي

**باب ۲۵۶** إِنْ صَلَّيْتُ فِي تَوْبٍ مُصَلِّبٍ أَوْ نَصَاوِيرَ هَلْ تَقْسُدُ صَلَاتُكَ وَمَا يَنْبَغِي عَنْ ذَلِكَ  
۳۶۴ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو قَالَ تَأْخِذُ الْوَارِثُ قَالَ تَأْخِذُ الْعَزِيزُ بْنُ صَهْبِي عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَدَامُ لِعَائِشَةَ سَكْرَتٍ بِهَا حَائِبٌ بَيْنَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمِيعِي عَنَّا قَدَامُكِ هَذَا أَقَاتُ لَا يَنْبَغِي نَصَاوِيرُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي

**باب ۲۵۷** مَنْ صَلَّيْتُ فِي قَرْوَجٍ حَرِيرٍ ثُمَّ

عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے۔ مکرمہ کا قول ہے کہ اگر ایک کپڑے سے بدن کو چھپائے تو جائز ہے۔ عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھتے تو آپ کے ساتھ مسلمان عورتیں بھی چادروں میں لپٹ کر حاضر ہوتیں پھر اپنے گھروں کو لوٹتیں تو انھیں کوئی پہچان نہ سکتا۔

جب بل بوتوں والے کپڑے میں نماز پڑھے اور اُس کے نقوش دیکھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کشیدہ کاری والی چادریں نماز پڑھی اور اُس کے نقوش دیکھے جب فارغ ہوئے تو فرمایا: میری چادر البرجہم کے پاس لے جاؤ اور البرجہم سے میرے لیے سادہ چادر لے آؤ کہونکہ ابھی اس نے میری نماز سے توجہ ہٹائی تھی۔ ہشام بن عروہ، اُن کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے نماز میں اس کے نقوش دیکھے تو آرائش سے ڈسا۔ اگر کپڑے برصلیب یا تصویر ہو تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی اور اس کی مانعت۔

عبد العزیز بن حبیب سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت عائشہ کے پاس ایک پردہ تھا جو انھوں نے گھر کے ایک حصے میں لٹکا ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے پردے کو ہٹا دو کیونکہ نماز میں اس کے نقوش میرے سامنے آتے رہتے ہیں۔

جو ریشمی جُتے میں نماز پڑھے، پھر اُسے

## انار دے۔

ابو النخیر سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ ایک ریشمی جبہ پیش کیا گیا تو آپ نے وہ پس لیا اور نماز پڑھی۔ پھر فارغ ہوئے تو اسے زور سے کھینچ کر اٹا دیا گویا پسند نہ آیا اور فرمایا: یہ پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں ہے۔

## سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا

عنون بن ابوجحیفہ سے اُن کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سرخ کپڑے میں دیکھا اور حضرت بلال کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور وضو کے پہلے پانی پیش کرتے دیکھا اور میں نے لوگوں کو آپ کے رخو کے پانی کی طرف پلکتے دیکھا۔ جس کو مل گیا اُس نے اپنے اوپر مل لیا اور جس کو اُس میں سے ذرا بھی نہ ملا اُس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال نے نیرو لے کر گاڑ دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرخ جوڑے کو بیٹھے ہوئے باہر تشریف لائے اور نیرے کمرن نہ کر کے لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیرے سے پرے آدنی اور جانور گزر رہے تھے۔

## چھتوں، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا

امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ حسن بصری برف اور حق میں نماز پڑھنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ خواہ اُس کے نیچے یا اوپر یا سامنے پیشاب بہتا ہو جب کہ دونوں کے درمیان آٹھ ہو۔ حضرت ابو ہریرہ نے مسجد کی چھت پر امام کے پیچھے نماز پڑھی اور حضرت ابن عمر نے برف پر نماز پڑھی۔

ابو حازم نے لوگوں سے کہا کہ حضرت ہبل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھو کہ منبر کی چیز کا تھا یا انھوں نے فرمایا کہ مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ وہ غائب کے عمار کا تھا جس کو نفل عورت کے نفل موی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بنایا تھا۔ جب وہ بنگر رکھ دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر تکبیر کہی۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے قرأت پڑھی اور رکوع کیا تو لوگوں

## نزعہ

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ نَا الْكَثِثُ عَنْ تَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ هَدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْرَ دُجْ حَبِيرٍ فَلَيْسَ فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَانْزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا أَكَا لِكَارِيهِ لَهُ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِهَذَا الْمُتَّقِينَ

## باب ۲۵۸ الصلوٰۃ فی التَّوْبِ الْأَخْمَرِ

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي النَّادَةِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي جُمَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةِ حَرَامٍ مِنْ أَدِيمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَلِكَ الْوَضُوءَ فَهَرَّأَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا فَتَمَسَّحَ بِهِ وَمَنْ تَمَسَّحَ بِهِ مِنْ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَالٍ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً لَهُ فَزَكَزَهَا دَفْعَةً النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّتِهِ حَمَلَةً مُشْتَرَا صَلَّيَ إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالذَّوَابَّ يَمُرُّونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ الْعَنَزَةِ

## باب ۲۵۹ الصلوٰۃ فی السَّطُوحِ وَالْمَنَابِرِ

الْحَنْشَبُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ وَكَمْ يَرَى الْحَسَنُ بِأَسَآتٍ يُصَلِّي عَلَى الْجَمْعِ وَالْقَنَا طَيْرٍ وَإِنْ جَزَى تَحْتَهَا بُولٌ أَوْ قَوْهَا أَدَامَاهَا إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا سُرَّةٌ وَصَلَّى أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلَاةِ الْإِمَامِ وَصَلَّى ابْنُ عُمَرَ عَلَى الشَّجَرِ

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْيَنْبُرِ فَقَالَ مَا بَقِيَ فِي النَّاسِ أَعْلَمَةٌ بِهِ مِثْقَالُ مِثْقَالٍ أَثَلِ الْعَابَةِ عَمَلِكُمْ فَلَا تَقُولُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ عَمِلَ وَوَضِعَ قَامَتْ قَبْلُ الْوَيْلَةِ كَبُرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ



وَرَكْعَةً وَرَكْعَةً النَّاسُ خَلَعَتْهُ رَفَعَتْ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَمَقَرَّ  
فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ عَلَى الْيَدَيْنِ ثُمَّ قَرَأَ رُكْعَةً ثُمَّ  
رَفَعَتْ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَمَقَرَّ حَتَّى سَجَدَ بِأَلْسِنَةٍ قَهْطًا  
شَائِدًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَأَلَنِي  
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ قَاتِلًا أَرَدْتُ  
أَنَّ الْعَرَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلًا مِنَ النَّاسِ قَالُوا  
بَأْسَ أَنْ يَكُونَ الْإِمَامُ أَهْلًا مِنَ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيثِ  
قَالَ فَقُلْتُ فَإِنَّ سَعِيدَ بْنَ عَيْنَةَ كَانَ يُسْأَلُ عَنْ هَذَا  
كَثِيرًا فَلَمْ تَسْمَعْ مِنْهُ قَالَ لَا

۳۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنَا يَزِيدُ  
بْنُ هُرْدُونَ قَالَ أَنَا حَمِيدُ بْنُ الْقَوَيْلِ عَنْ أَسَى بْنِ مَالِكٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ عَنْ فَرَسِهِ  
فَجَبَحَتْ سَاقُهُ أَذْكَتُهُ وَالْيَاقُوتُ مِنْ رِجْلَيْهِ شَهْرًا فَجَلَسَ فِي  
مَشْرُومَةٍ لَهُ دَرَجَتُهُمَا مِنْ جُدُوعِ الْخَلِّ قَاتِلًا أَصْحَابُهُ  
يَعُودُونَ فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا وَهُمْ قِيَامٌ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ  
لَا تَأْجِلُوا الْإِمَامَ لِيَوْمٍ تَحْيِيهِ فَإِذَا الْكِبَرُ فَكَبِّرُوا فَلَمَّا أَرَكِعَهُ  
قَالَ كَعْبًا فَلَمَّا سَجَدَ قَامَ سَجْدًا وَرَأَى صَلَّى قَاتِلًا فَصَلُّوا  
قِيَامًا وَنَزَلَ لِثَلَاثِينَ دَعْوَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ  
الَّذِي شَهَرْنَا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ ثَلَاثُونَ دَعْوَةً

بَابُ إِذَا أَصَابَ تَوْبُ الْمُصَلِّي  
أَمْرَاتُ إِذَا سَجَدَ

۳۶۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَدَادٍ عَنْ تَمِيمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا جَدِيعَةٌ وَأَنَا حَائِضَةٌ  
وَرُبَّمَا أَصَابَنِي تَوْبٌ إِذَا سَجَدَ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى  
الْخُمْرَةِ

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ وَصَلَّى  
حَابُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو سَعِيدٍ فِي السَّيْفِيَّةِ قَاتِلًا  
وَقَالَ الْحَسَنُ تَصَلَّى قَاتِلًا مَا لَمْ تَشُقْ عَلَى أَهْلِكَ

نے بجا آپ کے پیچھے رکوع کیا۔ پھر اٹھایا اور تھوڑے سے پیچھے ہٹ کر  
کر زمین پر سجدہ کیا۔ پھر سر پر دوبارہ بارہ انروز ہوئے۔ پھر قرأت  
پڑھی اور رکوع کیا۔ پھر اٹھایا اور تھوڑے سے ہٹ کر زمین پر سجدہ کیا  
امام ابو عبد اللہ بخاری سے علی بن عبد اللہ نے کہا کہ مجھ سے امام احمد  
بن حنبل نے اس حدیث کے متعلق پوچھا اور فرمایا: میرا مقصد یہ ہے کہ بخاری  
میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں سے اونچی جگہ پر تھے لہذا اس حدیث کی  
روایت سے امام اگر لوگوں سے اونچی جگہ پر ہوں تو وضائع نہیں ہے۔ میں  
کہا کہ امام سفیان بن عیینہ سے اس بارے میں بار بار پوچھا گیا تو آپ  
نے ان سے نہیں سنا! فرمایا: نہیں۔

حضرت نس بن ابی شامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم ٹھوڑے سے گر پڑے تو آپ کا ہنڈلیا کندھا چل گیا آپ نے اپنی زانو  
مطہرات کے پاس ایک ماہ نہانے کی قسم کھائی آپ اپنے بالافانے میں بیٹھ رہے جس  
کا زینہ کچھوں کے نشانوں کا تھا آپ کے صحابہ عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔ آپ انہیں  
بیٹھ کر نماز پڑھاتے اور کھڑے رہتے جب سلام پڑھا تو فرمایا: امام اس لیے بنایا  
ہوتا ہے کہ لوگ اس کی اقتداء کی جائے۔ جب وہ بکیر کے تو بکیر کو جب رکوع کرے  
تو رکوع کرے۔ جب سجدہ کرے تو سجدہ کرے اور اگر وہ کھڑا ہو کر کھڑے تو کھڑے  
ہو کر کھڑا ہو کر آپ انہیں دن کے بعد ترائے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ  
آپ نے تو ایک ماہ کا قسم کھائی تھی! فرمایا کہ یہ مہینہ انہیں دنوں  
کا ہے۔

جب نمازی کا کپڑا سجدے کے دوران اس کی دیوی  
کو لگ جائے۔

عبد اللہ بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو میں آپ کے  
سامنے ہوتی اور حاضر ہوتی اور کبھی جب آپ سجدے میں جاتے تو  
آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا۔ وہ فرماتی ہیں کہ آپ چھوٹی چٹائی پر  
نماز پڑھا کرتے۔

چٹائی پر نماز پڑھنا

اور حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت ابی سعید نے کبھی میں کھڑے ہو کر  
نماز پڑھی جس بھر کا تو آپ کے کھڑا ہو کر پڑھے جب تک تمہارے ساتھ ہیں

تَدْرُمَهَا وَلَا تَقَاعِدَا ۝

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ  
إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
أَنَّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ دَعْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِطَعَامٍ صَنَعَتْ لَهُ فَكُلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قَوْمُوا فَرَدَّ صَبِي لَكُمْ  
قَالَ أَنَسُ فَغَمْتُ إِلَى حَصْبِي لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا  
لَيْسَ فَتَضَحُّ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَصَفَّقْتُ دَ الْبَيْتِمْ وَرَأَيْتُهَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَرَأَيْتُهَا  
فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعَتَيْنِ ثُمَّ  
انْصَرَفَ ۝

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمُرَةِ ۝

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا  
السَّيْبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمُرَةِ ۝

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْفَرَاشِ وَصَلَّى النَّبِيُّ

بْنُ مَالِكٍ عَلَى فَرَاشِهِ وَقَالَ أَنَسُ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ أَحَدُكََا عَلَى تَوْبِهِ ۝

۳۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ  
مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ  
أَقَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَّي  
فِي قِبْلَتِهِمْ فَإِذَا اسْجَدَ عَمَرْتُ فَنَقَبْتُ رِجْلِي وَلِذَا أَقَامَ  
بَسَطْتُ يَمَانِي قَالَتْ وَالْبَيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ ۝

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي دُحًى بَيْنَ  
وَبَيْنَ الْوَيْلَةِ عَلَى فَرَاشٍ أَهْلِيهِ اعْتَرَاضَ الْجَنَازَةِ ۝

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
تَزِيدَ عَنْ عِدَالَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کونگی نہ ہوا اور اس کے ساتھ گھومتے جاؤ ورنہ بیٹھ کر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی  
دادی حضرت ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا  
جو آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے تناول فرمایا۔ پھر ارشاد دیا کہ  
کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں  
اپنی ایک چٹائی کی طرف اٹھا جو زیادہ عرصہ گزر جانے کے باعث  
کالی ہو گئی تھی۔ میں نے اس پر پانی چھڑکا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو میں نے اور ایک تیمم نے آپ کے پیچھے صف بنا  
لی اور بروہی اماں ہمارے پیچھے تھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے۔

چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنا

بعد ازاں شیخ الحداد سے روایت ہے کہ حضرت سیمونہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنها نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوٹی چٹائی پر نماز  
پڑھا کرتے تھے۔

فرارش پر نماز پڑھنا۔ حضرت انس بن مالک نے اپنے بستر پر نماز  
پڑھی اور حضرت انس نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ  
نماز پڑھتے تو ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے پر سجدہ کرتا۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کا دوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سویا کرتی اور میرے پیروں کے بعد  
کی طرف ہوتے۔ جب آپ سجدے میں جاتے تو مجھے دبا دیتے اور میں  
بیرون کو کھینچ لیتی اور جب قیام فرماتے تو پھیلا لیتی۔ وہ فرماتی ہیں کہ ان  
دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں  
بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور وہ آپ کے  
اور قبیلے کے درمیان فراش پر جنازے کی طرح پڑی رہتی  
تھیں۔

عراق نے عروہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نماز پڑھا کرتے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے اور

قبلے کے درمیان اُس فراش پر بیٹھی ہوتیں جس پر دونوں سویا کرتے تھے۔

گرمی کی شدت کے باعث کپڑے پر سجدہ کرنا حسن بصری کا قول ہے کہ لوگ اپنے عامہ اور کوئی پہ سجدہ کرتے اور ان کے ہاتھ تینوں میں ہوتے۔

ابوالولید شام بن عبد الملک، بشر بن مفضل، غالب قطان، ابکر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو گرمی کی شدت کے باعث ہم میں سے کوئی اپنے کپڑے کے کنارے کو سجدے کی جگہ رکھ لیتا۔

جو توں سمیت نماز پڑھنا

سید بن زید ازادی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو توں سمیت نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔

موزے میں کر نماز پڑھنا

ہمام بن عمارث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشاب کہتے ہوئے دیکھا۔ پھر انھوں نے وضو اور موزوں پر مس کیا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ ان سے پوچھا گیا تو فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے دیکھا۔ ابوالہیثم نقل کا قول ہے کہ لوگ اسے پسینے کی طرح کہتے تھے کہ حضرت جریر نے انھیں اسلام قبول کیا تھا۔

سروق سے روایت ہے کہ حضرت میمون بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وضو کروایا تو آپ نے موزوں پر مس کیا اور نماز پڑھی۔

جب کوئی پورا سجدہ نہ کرے

ابوداؤد سے روایت ہے کہ حضرت حماد بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع سجدے سے پوری طرح نہیں کر رہا تھا۔ جب وہ نماز

کَانَ يُصَلِّي دَعَا لَشَيْئَةٍ مُّعَرَّضَةً بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْوُجُوهِ عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِي يَتَأَمَّنُ عَلَيْهِ ۝

بَاب ۲۴۳ السُّجُودُ عَلَى التَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ قَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ لَيَسْجُدْنَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقُلَسُوسَةِ وَيدَاةُ فِي كُتْمَةٍ ۝

۳۷۵ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ وَهَّامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ تَأَمَّنَ بِشَرِّ بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبُ الْقَطَّانِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ التَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مِثْكَانٍ السُّجُودِ ۝

بَاب ۲۴۵ الصَّلَاةُ فِي التَّعَالِ ۝

۳۷۶ حَدَّثَنَا إِدْمَةُ بْنُ أَبِي إِيسَى قَالَ تَأْتِي شُعْبَةُ قَالَ تَأْتِي أَبُو مَسْلَمَةَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي تَعَالٍ قَالَ نَعَمْ ۝

بَاب ۲۴۶ الصَّلَاةُ فِي الْخَفَافِ ۝

۳۷۷ حَدَّثَنَا إِدْمَةُ قَالَ تَأْتِي شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ صَدِّيقَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ حَبِيبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَأْتِي ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعَرَ وَمِثْلَ هَذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لَأَنَّ حَبِيبًا كَانَ مِنَ الْخَفِيفِ مَنْ أَسْلَمَهُ ۝

۳۷۸ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ تَأْتِي أَبُو سَامَةَ مِنَ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ قَسْرَةَ عَنْ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ وَضَّأَتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلَى خَفَّيْهِ وَصَلَّى ۝

بَاب ۲۴۷ إِذَا لَمْ يَتِمَّ السُّجُودُ ۝

۳۷۹ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَأْتِي عَنْ قَاصِلٍ عَنْ أَبِي قَاتِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ رَأَى رَجُلًا أَرْتَمَهُ



رُكُوعًا وَلَا سُجُودًا فَلَمَّا أَفْضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَكَ حَدِيثٌ  
مَا صَلَّيْتَ قَالَ دَاخِبٌ قَالَ كَوْمَتْ مَتَّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةٍ  
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**بَابُ ۲۶۸ يَبْدِي صَبْعِي وَيُجَافِي جَنْبِي فِي السُّجُودِ**

۳۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مَعْمَرٍ  
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ ابْنِ هُرْمَزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَالِكٍ ابْنِ  
بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى قَرَّبَ  
بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيْنَهُمَا مِنْ رِطْمَةٍ

**بَابُ ۲۶۹ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ**  
يَسْتَقْبِلُ بِأُظْرَانِ رَجُلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۸۱ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ  
كُنَّا مَنصُورِينَ سَعْدٍ عَنْ يَمِينِ ابْنِ سِيَّاهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى  
صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَآكَلَ ذَرِيعَتَنَا فَذَاكَ إِلَهُ الْمُسْلِمِ  
الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللَّهِ فَلَا تُخْفَرُ اللَّهُ فِي  
ذِمَّتِهِ

۳۸۲ - حَدَّثَنَا نَعِيمٌ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
فَإِذَا قَالُوهَا وَصَلُّوا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَآكَلُوا  
ذَرِيعَتَنَا فَقَدْ حَرَمَتْ عَلَيْنَا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا  
بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ يَمِينُ بْنُ  
سِيَّاهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْرَةَ مَا يَحْتَرِمُ دِمَ  
الْعَبْدِ وَمَالَهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَقْبَلَ  
قِبْلَتَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَآكَلَ ذَرِيعَتَنَا فَهُوَ الْمُسْلِمُ لَهُ  
مَالُ الْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ

پڑھ چکا تو حضرت ذلیف نے اُس سے فرمایا: تم نے نماز نہیں پڑھی  
ہے۔ ابو اہل کے خیال میں یہ بھی فرمایا: اگر تم مر گئے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر نہیں مرو گے۔

سجدوں میں بازوؤں کو کھلا رکھے اور پہلوؤں کو علیحدہ  
رکھے۔

ابن ہر مزی نے حضرت عبداللہ بن مالک بن نجیحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے  
تو دونوں بازوؤں کو اتنا کھلا رکھتے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو  
جاتی تھی۔

**قبلہ رو ہونے کی فضیلت**  
پیروں کی انگلیاں بھی قبلہ رو رکھی جائیں۔ یہ حضرت ابو حمید نے نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عمر بن عباس، ابن ہدی، منصور بن سعد، یحییٰ بن سبیا، حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی ہمارے قبلہ کی جانب منہ  
کیا اور ہمارے پیچھے کھایا تو وہ مسلمان ہے، جس کے لیے اللہ کی ضمانت ہے  
اور اللہ کے رسول کی ضمانت ہے۔ پس اللہ کی ضمانت کو  
ضائع نہ کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں سے رٹنے کا حکم دیا گیا ہے  
جب تک وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نہ کہیں۔ اگر یہ کہہ لیا، ہمارے  
بیس نماز پڑھی، ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہمارے پیچھے کھایا تو ہم پر ان  
کا خون اور مال حرام ہو گیا مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ لے گا۔  
علی بن عبد اللہ بخاری، حارث، حمید، یحییٰ بن سبیا، یہ حضرت انس بن  
مالک کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ اسے ابو حمزہ! بندے کے خون اور  
مال کو کیا چیز حرام کرتی ہے! فرمایا کہ جس نے گواہی دی کہ نہیں ہے  
کوئی مہبود مگر اللہ اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہماری طرح  
نماز پڑھی اور ہمارے پیچھے کھایا تو وہ مسلمان ہے۔ اُس کا وہی حق ہے  
جو ایک مسلمان کا ہے اور اُس کی وہی ذمہ داری ہے جو ایک مسلمان

**باب ۲۶۹ فُضِّلَ اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ**  
**يَسْتَقْبِلُ بِأُظْرَانِ رَجُلَيْنِ الْقِبْلَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ**  
**عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝**

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَنَابٍ قَالَ قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ  
 كُنَّا مَنصُورِينَ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
 مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى  
 صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأكَلَ ذَرْبِجَنَّا فَذَاكَ السُّلُومُ  
 الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللَّهِ فَلَا تُخْفَرُ اللَّهُ فِي  
 ذِمَّتِهِ ۝

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا نَعِيمٌ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ  
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 فَإِذَا قَالُوا هَذَا صَلُّوا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأكَلُوا  
 ذَرْبِجَنَّا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا  
 بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
 خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ  
 سِيَاهٍ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْرَةَ وَمَا يَحْتَرِمُ دَمُ  
 الْعَبْدِ وَمَالُهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اسْتَقْبَلَ  
 قِبْلَتَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَأكَلَ ذَرْبِجَنَّا فَهُوَ السُّلُومُ لَهُ  
 مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ

**قَبْلَهُ رُوِيَ هُوَ فِي كِفَايَتِ**

پیروں کی انگلیاں بھی قبلہ رکھی جائیں۔ یہ حضرت ابو حمید نے نبی کریم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

عمر بن عباس، ابن ہدی، منصور بن سعد، مہمون بن سیاہ، حضرت انس  
 بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم نے فرمایا، جس نے ہماری طرح نماز پڑھی ہمارے قبلے کی جانب منہ  
 کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے، جس کے لیے اللہ کی ضمانت ہے  
 اور اللہ کے رسول کی ضمانت ہے۔ پس اللہ کی ضمانت کو  
 ضائع نہ کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھے لوگوں سے ملنے کا حکم دیا گیا ہے  
 جب تک وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نہ کہیں۔ اگر یہ کہہ لیا۔ ہمارے  
 بیسی نماز پڑھی، ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو ہم پر ان  
 کا خون اور مال حرام ہو گیا مگر حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ لے گا۔  
 علی بن عبد اللہ بخاری، حارث، حمید، مہمون بن سیاہ یہ حضرت انس بن  
 مالک کی خدمت میں عرض گزار ہوئے۔ اسے ابو حمزہ! بندے کے خون اور  
 مال کو کیا چیز حرام کرتی ہے! فرمایا کہ جس نے گواہی دی کہ نہیں ہے  
 کوئی مجھو مگر اللہ اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا اور ہماری طرح  
 نماز پڑھی اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے۔ اس کا وہی حق ہے  
 جو ایک مسلمان کا ہے اور اس کی دہی ذمہ داری ہے جو ایک مسلمان



أَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ قَالَ تَأْتِيهِمْ قَالَ تَأْتِيهِمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ كُلِّ قِبْلَةٍ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ لَيْسَ فِي الْمَشْرِقِ وَلَا فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا

۳۸۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَأْتِيهِمْ قَالَ تَأْتِيهِمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْمَشْرِقِ وَلَا فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدْ مَنَّا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَجِيضَ بَيْتٍ قَبْلَ الْقِبْلَةِ فَتَنَحَّيْنَا وَتَسْتَغْفِرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

کی ہے۔۔۔۔۔ ابوالی مریم، یحییٰ بن ایوب، حمید حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

اہل مدینہ اور اہل شام و مشرق کا قبلہ مشرق اور مغرب کثرت قبلہ نہیں ہے، مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچاں اور پیشاب کے وقت قبلے کی طرف نہ نہ کیا کرو بلکہ مشرق اور مغرب کو کیا کرو۔

حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم قضاے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلے کی طرف نہ نہ کرو اور نہ پیچھ کر بلکہ مشرق یا مغرب کو منہ رکھو۔ حضرت ابوالیوب نے فرمایا کہ تم شام گئے تو وہاں بیت المقدس قبلہ رخ بنائے ہوئے تھے۔ لہذا ہم کسی قدر پھر جاتے اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے۔

فہ بعض احادیث ایسی بھی ہیں جن کے اندر حکم تو عالم ہو تا ہے لیکن حقیقت میں وہ عام نہیں ہوتا بلکہ وہ حکم کن ایک فرد یا چند افراد سے متعلق ہوتا ہے۔ یا کسی خاص وقت تک یا کسی خاص جگہ سے متعلق ہوتا ہے۔ اس بات کی چھان بین اہل علم حضرات ہی کرتے ہیں۔ اُمت محمدیہ کی علمی بستیوں نے قرآن وحدیث کے ایسے احکامات کی چھان بین کرنے اور ان کی اصل مراد کو متعین کرنے میں حیرت انگیز ذمہ داری کا ثبوت دیا اور ملت اسلامیہ کی خبر خواہی میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ اُمت محمدیہ کے ایسے جملہ خبر خواہوں میں چاروں ائمہ مجتہدین کا علمی وتحقیقی کارنامہ سرفہرست ہے۔ وہ چاروں اہل علم ابو حنیفہ (متوفی ۱۵۰ھ)، امام مالک (متوفی ۱۷۹ھ)، امام محمد بن ادریس شافعی (متوفی ۲۰۴ھ) اور امام احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔ اُمت محمدیہ کو اکٹھا رکھنے کی خاطر ان چاروں حضرات کی تقلید پر مبنی اسلام کا اجراء ہے۔ اگر وہ ان چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید نہیں کرتا تو وہ اہل غن کی جماعت سے جدا ہونے والا اور گمراہ بے دین ہے خواہ کسی کے نزدیک وہ کتنے ہی جملے کا معنی و مفہوم ہی کیوں نہ شمار ہوتا ہو۔

اسی حدیث کو دیکھیے کہ سرور کون دیکھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو حکم فرمائے ہیں: (۱) پیشاب یا پانچاں کرتے وقت قبلہ کی جانب منہ نہیں کرنا چاہیے۔ اور نہ کثرت کرے۔ (۲) پیشاب یا پانچاں کرتے وقت مشرق مغرب کو منہ نہ کرنا چاہیے کیا سرزمین پاک و ہند میں کوئی ایسا شخص ہے جو صرف اس حدیث کے مفہوم ومعنی کو سلنے رکھ کر اس پر عمل کر کے کھائے کہ ایسے وقت قبلہ کی جانب منہ اور پیچھ نہ ہو اور مشرق یا مغرب کی طرف منہ بھی ہو جائے۔ اپنے ملک میں رہتے ہوئے اس دوسرے حکم پر کسی پاکستانی یا بھارتی سے عمل نہیں ہو سکے گا۔ درہاں حالات حدیث کے معنی ومعہم سے آگے بڑھتے ہوئے اس کی مراد تلاش کرنا ضروری ہے اور یہی ضرورت مابعد کے تمام مسلمانوں کو اگر مجتہدین کے قدموں تک پہنچا دیتی ہے کیونکہ قَامَسْتَلُوا أَهْلَ الدِّينِ كَرَامًا كَرَامًا لَمْ تَعْلَمُوا۔ لہذا ہر نہ جاننے والا جاننے والے تک پہنچا اور بات مجتہدین عظام تک پہنچی۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ۔



حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کولہ یا سترو میں بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہہ کر کہ جانب متوجہ ہونا چاہتے تھے لہذا



اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ میں نے دیکھا یا تمہارا بار بار آسمان کی طرف دیکھنا یا پس آپ قبلہ کی طرف متوجہ ہو گئے اور لوگوں میں سے یہودی بے وقوفوں نے کہا: انہیں اس قبلہ سے کس نے پیروی دیا جس پر تھے۔ تم فرما دو کہ مشرق و مغرب اللہ کے لیے ہے۔ جس کو چاہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے۔<sup>۱</sup> ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد بعض اخباریوں کے پاس سے گزرا تو جبریت المقدس کی طرف نماز پڑھ رہے تھے۔ کہا کہ یہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قبلہ کی طرف منہ کے نماز پڑھی ہے۔ پس وہ پھر گئے اور کعبہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

محمد بن عبد الرحمن نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ رہے تھے خواہ اس کا منہ کسی طرف ہوتا اور جب فرض نماز کا ارادہ ہوتا تو اترتے اور قبلہ رخ ہو جاتے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ ابراہیم نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ اس میں بیشی کرو یا کمی۔ جب سلام پھیرا تو عرض کی گئی: یا رسول اللہ کیا مناسکے متعلق کوئی نیا حکم آیا ہے؟ فرمایا: ہاں کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے اتنی نماز پڑھی ہے۔ آپ نے پیروں کو پھیرا اور قبلہ رخ ہو کر دو سجود کیے۔ پھر سلام پھیر دیا جب ہماری جانب متوجہ ہوئے تو فرمایا: اگر نماز کے متعلق کوئی نیا حکم آتا تو میں نہیں بتا دیتا لیکن میں بھی تمہارے پیچھے بشرطوں اور تمہاری طرح بھول جاتا ہوں۔ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کروادیا کرو اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو درست انداز سے نماز پوری کر کے سلام پھیرے اور ردوٰ سجود کرے۔

قبلہ کا بیان

جس کے نزدیک بہنو غیر قبلہ کی طرف پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ نہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اللہ

هَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوجِبَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَتَوَحَّيْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَقَالَ الشَّفَعَاءُ مِنَ النَّاسِ وَهُمْ أَيْهَهُمْ مَا وَلَّهُمْ مِنْ قِبَلَتِهِمَا النَّبِيُّ كَانُوا عَلَيْهَا قُلْتُ لِلَّهِ الشَّرْقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ثُمَّ عَدَّ بَعْدَ مَا صَلَّى ثُمَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي صَلَوةِ الْعَصْرِ يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ هُوَ شَهِدَ أَنَّ صَلَاتِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ لَوْ جَعَلُوا الْقِبْلَةَ فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتَّى تَوَحَّيْ نَحْوَ الْكَعْبَةِ ۝

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ تَابَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَابَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِهِ حَيْثُ تَوَحَّيْتُ بِهِ فَإِذَا ارَادَ الْغُرْبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ۝

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ تَابَ جَرِيرٌ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدَاتٌ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ لَوْ أَصْلَحْتُ لَكُنْتُ لَكَ أَفْطَنِي وَجْهِي وَأَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَسَجَّدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا يُوَحِّجُهُمْ قَالَ لَانَّهُ لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَسْنَى كَمَا تَسْنُونَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي فَإِذَا شَقَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَوةٍ فَلْيَمْسَحْ الصَّوَابَ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِ ثُمَّ لْيَسْرُكْ ثُمَّ لْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ ۝

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ وَمَنْ لَمْ يَدِرْ إِعَادَةً عَلَى مَنْ سَهَا فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْ

لوگوں کی طرفت رُغ بھیڑیا۔ پھر باقی مکمل کی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کاش! ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالیں تو حکم نازل فرمایا: اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ! اور پردے کی آیت میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کاش! آپ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیں لَیْسَ لَکُمْ سے جملے اور بُرے کلام کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رشک کے باعث آپ پر دھاؤ ڈالا تو میں نے اُن سے کہا: اگر وہ آپ کو طلاق دے دیں تو تو رُپ ہے کہ اُن کا رُپ اُنہیں اور عیویاں مطافِ فرادے جو اسلام میں آپ سے بہتر ہوں تو یہی آیت نازل ہوئی: اَلْوَالِدٰی اِلٰی الْحَرَمِ یعنی بنی القریب اجمید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے اسے سنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آدمی نے ان کے پاس آکر کہا: آج رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہوا اور کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا کہ اس کی طرف منہ کیا کریں۔ ان کے منہ شام کی طرف تھے، لہذا وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ کیا تمنا میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے پیر موڑے اور اللہ مسجد سے کہے۔

مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب طعنہ دیکھا۔ یہ بات آپ کو ناگوار ہوئی اور چہرہ انور سے ظاہر ہوئی۔ آپ کھڑے ہوئے اور ہاتھ سے اُسے صاف کر دیا اور فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا اُس کے اور قبلہ کے درمیان اُس کا رب ہوتا ہے پس

الظُّهْرَ وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ثُمَّ أَتَتْهَا بَقِيَّةُ  
٣٩٠ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ عَدُوٍّ قَالَ نَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدٍ  
عَنْ أَسْرِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عُمرُ بْنُ رِفْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَافَقْتُ  
رَبِّي فِي ذَلِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اخْتَدَا مِنْ مَقَامِ  
إِبْرَاهِيمَ مُصَلًى فَانْزَلَتْ وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ  
مُصَلًى وَآيَةُ الْحَجَابِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمَرْتُ نِسَاءَكَ  
أَنْ يَحْتَجِبْنَ قَالَتْ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَانْزَلَتْ آيَةُ  
الْحَجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الْعِيدِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسَى رَبُّنَّ أَنْ تَطْلُقَنَّ أَنْ  
يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ فَانْزَلَتْ هَذِهِ  
الْآيَةُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَسْبَاطَ هَذَا

٣٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَارَنَا عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ  
يُعْبَدُونَ فِي صَلَوةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمَا ابْنُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ فَنَازِلٌ  
قَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ  
وَجُوهُهُمَا إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ

٣٩٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ تَابِعِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ  
الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوا أَرِيدُ  
فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ فَتَنِي  
رَجُلٌ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ۝

باب ٢٢٢ حَكِّ الْبُرَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ  
٣٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ تَلَا سُلَيْمٌ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ  
حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَئِنْ قَالَ لِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَى نُحَامَةً فِي الْقَبْلَةِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيَّ حَتَّى رُؤِيَ فِي وَجْهِهِ  
فَقَامَ فَخَلَعَ سِيَدِي فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ  
فَلَا يُسَاجِدُ رَبَّهُ أَوْ لَمْ يَرَبِّهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقَبْلَةِ فَلَا يَزِيدُنَّ



بَاب ۲۷۴ حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

۳۹۳- حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ قَالَ نَا سَمْعِيلُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ  
حَمِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَى مُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ  
فَقَامَ فَخَلَعَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ  
فَرَأَى يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ رَأَى رَبَّهُ بَيِّنَةً وَبَيِّنَ الْقِبْلَةَ فَلَا يَبْرُكَنَّ

مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب طغم دیکھا یہ بات آپ کو ناگوار ہوئی اور چہرہ  
انور سے ظاہر ہوئی۔ آپ کھڑے ہوئے اور ہاتھ سے اُسے صاف کر دیا  
اور فرمایا۔ تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے  
مناجات کرتا ہے یا اُس کے اور قبلہ کے درمیان اُس کا رب ہوتا ہے پس

أَعَدَّ لَكُمْ قِيَمَتَكُمْ وَلَا تَكُنْ عَنْ سَائِرِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ  
أَخَذَ مَكْرَفَ رِجَالِهِمْ لِيَبْصُقَ لِيَوْمَ تَكُونُ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ  
فَقَالَ أَوْ يَفْعَلْ هَكَذَا ۝

۳۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ  
عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَصَاقًا فِي حِجْدَارِ الْوَيْلَةِ فَحَكَّ بِمُخْبَلٍ  
عَلَى النَّكَاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يَبْصُقُ فَلَا يَبْصُقْ  
قَبْلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ قَبْلَ وَجْهِهِ إِذَا أَصْلَى  
۳۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي حِجْدَارِ الْوَيْلَةِ  
مُخَاكًا أَوْ بَصَاقًا أَوْ نَحْوَهُ فَحَكَّ ۝

بَابُ حَاكِيِ الْمُخَاطِبِ بِالْحَصَى مِنَ  
الْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ وَطْئَتَ عَلَى  
قَدْرِ رُطْبٍ كَأَغْرَسَلَهُ وَلَئِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا ۝

۳۹۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ نَا أَبُو رَافِعٍ  
سَعْدٍ قَالَ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَآبَا سَوِيدٍ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مُخَامَةً فِي حِجْدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَادَى حَصَاةُ  
لَهَا لَهَا لَقَالَ إِذَا أَنْظَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَلَطَّنْ قَبْلَ وَجْهِهِ  
وَلَا عَنْ كَيْبِنِهِ وَلِيَبْصُقَ عَنْ سَائِرِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ

بَابُ لَا يَبْصُقُ عَنْ كَيْبِنِهِ فِي الصَّلَاةِ  
۳۹۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ نَا الْكِتَابِيُّ عَنْ عَقِيلِ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
وَآبَا سَوِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَأَى مُخَامَةً فِي حَاكِيِ الْمَسْجِدِ فَتَنَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةُ لَهَا لَهَا لَقَالَ إِذَا أَنْظَمَ أَحَدُكُمْ  
فَلَا تَنْجُمْ قَبْلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ كَيْبِنِهِ وَلِيَبْصُقَ عَنْ سَائِرِهِ  
أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ ۝

تم قبلکہ جانب نہ تھو کہ بلکہ بائیں جانب یا پیروں کے نیچے۔ پھر بائیں  
پاؤں کا ایک پلوںے کر اُس میں تھو کہ پھر دوسرے حصے پر اُسے پٹے  
اور فرمایا کہ یا ایسا کہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلکہ دیوار پر تھوک دیکھا تو اُسے صاف کر دیا۔ پھر  
لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے  
سائے نہ تھو کہ کیونکہ جب وہ نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کے  
سائے ہوتا ہے۔

ہشام بن غزوہ کے والد ماجد نے اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
قبلکہ دیوار میں ریخت، تھوک یا بلغم دیکھا تو اُسے صاف کر  
دیا۔

مسجد سے ریخت کو لنگریوں کے ساتھ صاف کرنا  
حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اگر تر نجاست پر چلو تو اُسے دھو دو  
اور اگر خشک ہو تو نہیں۔

محمد بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر بلغم  
دیکھا تو آپ نے لنگریاں لے کر اُسے کھرتہ دیا اور فرمایا۔ جب تم میں سے  
کوئی بلغم پھینکے تو اپنے سائے نہ ڈالے اور نہ دائیں جانب بلکہ بائیں  
جانب تھو کہ یا اپنے بائیں پیر کے نیچے۔

دوران نماز دائیں جانب نہ تھو کہ  
محمد بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر  
بلغم دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لنگریاں لے کر اُسے کھرتہ دیا پھر  
فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بلغم پھینکے تو سائے نہ تھو کہ اور نہ دائیں  
جانب بلکہ بائیں جانب تھو کہ یا بائیں پیر کے نیچے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی اپنے سامنے نہ تھو کے اور نہ دائیں جانب تھو کے بلکہ بائیں جانب یا اپنے بائیں پیر کے نیچے تھو کے۔

**بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھو کنا چاہئے۔**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن جب نمازیں پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے لہذا وہ اپنے سامنے نہ تھو کے اور نہ دائیں جانب بلکہ بائیں طرف یا پیر کے نیچے تھو کے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب بلغم دیکھا تو اسے کنکری سے کھنکھن دیا۔ پھر منع فرمایا کہ آدمی اپنے سامنے یا دائیں جانب تھو کے بلکہ بائیں جانب یا بائیں قدم کے نیچے تھو کنا چاہیے۔ — زہری، حمید، سفیر ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے۔

**مسجد میں تھوکنے کا کفارہ**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسجد میں تھوکنے کی غلطی کا کفارہ یہ ہے کہ اسے دفن کر دیا جائے۔

**مسجد میں بلغم کو دفن کر دینا**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو اپنے سامنے نہ تھو کے کیونکہ جب تک وہ نماز کی جگہ پر ہے اپنے رب سے مناجات کرتا ہے اور نہ دائیں جانب تھو کے کیونکہ اس کے دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے بلکہ بائیں جانب تھو کے یا اپنے پیر کے نیچے اور اسے دفن کر

جب تھو کنا پڑے تو کپڑے کے پلو میں لینا

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُرَيْرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَغَلَّقَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى +

**بَابُ لِيَبْصُقَ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِ الْيُسْرَى +**

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا أَدُمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَتَأَمَّرُ رِجْلَهُ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ +

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَتَادَةَ قَالَ نَا سَعْيَانُ قَالَ نَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ غُفَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَمَهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ لَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِ الْيُسْرَى وَعَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ حُمَيْدًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ تَحْوَةً +

**بَابُ كَفَّارَةِ الْبِرَاقِ فِي الْمَسْجِدِ**

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَدُمُ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا +

**بَابُ دَفْنِ الْغُفَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ**

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقُ أَمَامَهُ فَإِنَّمَا يَتَأَمَّرُ اللَّهُ مَا دَامَ فِي مَضَلَاةٍ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ وَلِيَبْصُقَ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ قِيدَ فَنَاحٍ +

**بَابُ إِذَا أَبْدَرَ الْبِرَاقُ فَلْيَاخُذْ**



## بَطْرِفِ ثَوْبِهِ

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَمْعِيلَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَا نَهْدِيكَ قَالَ تَا  
 حَمِيدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 تَأَيَّاهُ فِي الثَّوْبِ لَمَّا سَبَّحَ وَدُعِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةً  
 أَوْ دُعِيَ كَرَاهِيَةً لِلدَّلَالَةِ وَنَهْدِيكَ عَلَيْهِ وَقَالَ لَاحِ  
 أَحَدًا لَمَّا أَقَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّمَا يَتَأَيَّاهُ رَبِّي أَوْ رَبِّي  
 بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ فَلَا يَزِيدُكَ فِي قِبْلَتِهِ وَلَكِنْ عَن  
 يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَامِهِ ثُمَّ اخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَزَقَ  
 فِيهِ وَرَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ قَالَ أَوْ يَفْعَلُ هَكَذَا

## چاہیئے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب لیٹ کر اپنے ہاتھ سے  
 صاف کر دیا اور کراہت محسوس کی یا اسے ناپسند فرمانے کے آثار دیکھے  
 گئے اور یہ آپ پر گر لیا گنا اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ناسکے  
 لیے کھڑا ہو تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتے ہوئے ہاتھ کے اوپر قبلہ  
 کے درمیان اٹک کر ابھرتا ہے لہذا قبلہ کی جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب  
 یا سر کے نیچے تھوکے پھر بڑی ہلار کا ایک پلے کر اس پر تھوکا اور ایک حصہ دوسرے  
 پر مل کر فرمایا اسی طرح کر لیا کرو۔

ف: حدیث ۲۹۲ سے حدیث ۴۰۲ تک کی گیارہ حدیثوں میں احکام بیان ہوئے ہیں کہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز  
 پڑھتے ہوئے نمازی کو اپنے سامنے یعنی قبلہ کی جانب نہیں تھوکن چاہیئے اور نہ دائیں جانب تھو کے بلکہ ضرورت پیش آئے تو کسی  
 پیرے میں ایسا کرے یا پیر بائیں جانب یا بائیں پیر کے نیچے تھو کے اور ریٹ وغیرہ کو ڈالے اور مسجد میں اس کو ڈالنے کا کفارہ  
 یہ ہے کہ اسے دہل دین کر دے اور کسی نے غلطی سے دیوار مسجد سے یہ چیزیں لگا دی ہیں تو وہاں سے ان چیزوں کو کھینچ  
 دیا جائے۔ آج جبکہ اہل اسلام نے اکثر پنجہ مسجدیں تعمیر کر لی ہیں تو تھوک اور ریٹ کو ان کی چٹائیوں اور دریوں پر بائیں جانب  
 اور بائیں پیر کے نیچے ڈالنا اور مسجد میں دفن کر کے کفارہ ادا کرنا دائرہ کار سے خارج سا ہو کر رہ گیا ہے جس سے معلوم ہو رہا  
 ہے کہ شریعت مطہرہ میں بعض احکام ایسے بھی ہیں جن میں بدلے ہوئے حالات کے تحت تبدیلی آجاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم  
**بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النَّاسِ فِي التَّحَامُرِ**  
**الصلوة وذکر القبلة**  
 ۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَا مَالِكًا  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَلُمْنَا  
 قُوا اللَّهُ مَا يَحْتَلِي عَلَى خُشُوعِكُمْ وَلَا دُكُوعَكُمْ لَآ دَاكُ  
 مِنْ دَرَكٍ ظَهَرِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیا ہی دیکھتے ہو کہ میرا منہ اور صبرے اٹھا  
 کی قسم مجھ پر نہ تھا را شروع وضو پر شیدہ دے اور نہ تمہارے  
 رکوع میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھنا ہوں۔

ف: رحمتہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانا کہ مجھ پر تمہارے شروع رکوع پوشیدہ نہیں ہیں۔ اس میں آپ نے خود  
 نگاہ مصطفیٰ کا عالم بیان فرمایا ہے کیونکہ رکوع تو ظاہری اور جسمانی فعل کا نام ہے جو دوسروں کو بھی نظر آجاتا ہے لیکن خشوع تو دل کی  
 ایک کیفیت کا نام ہے جو غیبِ خدا سے پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث میں نگاہ مصطفیٰ کے دل کو معجزے بیان فرمائے گئے کہ آپ پیٹھ پیچھے  
 سے صحابہ کرام کے رکوع بھی ملاحظہ فرمائیے اور ان کے دلوں کی خشوع والی کیفیت بھی اس نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہتی  
 تھی جن میں دست قدرت نے مَا ذَا غِ الْبَصَرِ وَمَا طَعْنُ وَالاسرار لگا یا ہوا تھا۔ یہ ہر شخص جانتا ہے کہ دیکھنا  
 اس نور کا نام ہے جو ہر درگاہ عالم نے ہر دیکھنے والے کی آنکھوں میں رکھا ہوا ہے۔ خدائے ذوالنن اس نور سے کسی کو محروم نہ کرے،

باب القسم وتعليق القبول في المسجد  
قال أبو عبد الله القنؤ الغدق في الأثران قنؤان  
والجماعة أيضا قنؤان مثل صنؤ وصنؤان وقال  
إبراهيم يعني ابن طهان عن عبد العزيز بن  
صهيب عن أس قال أتى النبي صلى الله عليه وسلم  
بمال من البحرين فقال أنذروه في المسجد  
كان أكثر مال أتى به رسول الله صلى الله عليه  
وسلم فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى  
الصلوة ولم يلتفت إليه فلما قضى الصلوة  
جاء فجلس إليه فحما كان يرى أحدا إلا أعطاه

عقیل کا فیہ دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اے  
لو انھوں نے اپنے کپڑے میں خوب ڈالا جب بے مانے لگے تو اٹھایا نہ گیا  
عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کسی کو حکم نہ فرمائیے کہ کبھی یہ اٹھوائے نہ فرمایا  
نہیں عرض کی کہ آپ ہی اٹھا کر تجھ پر رکھ دیں نہ فرمایا، نہیں پس کچھ کم کیا  
پھر بھی بے پایا نہ گیا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کسی کو حکم نہ فرمائیے کہ کبھی  
اٹھوائے نہ فرمایا، نہیں عرض کی کہ آپ اٹھوا دیں نہ فرمایا، نہیں پھر کچھ کم کیا  
تو اسے اٹھایا اور اسے اپنے کندھے پر رکھ کر چلے گئے۔ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی طرف تعجب کرتے ہوئے انھیں برابر دیکھتے  
رہے یہاں تک کہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے اور رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت کھڑے ہوئے جب ایک درہم  
بھی اُس میں سے باقی نہ رہا۔

جس کو مسجد میں دعوتِ طعام دی جائے اور جو اسے  
قبول کرے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپ کے پاس لوگ تھے تو میں کھڑا ہو گیا۔ مجھ  
سے فرمایا کہ تمہیں بطونہ نے بھیجا ہے عرض گزار ہوا: ہاں۔ فرمایا: ہاں۔  
کھانے کے لیے عرض گزار ہوا: ہاں۔ آپ نے اپنے گرد بیٹھے  
ہوئے حضرات سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ۔ آپ پہل پرے اور  
میں ان کے آگے چلتا رہا۔

مسجد میں مردوں اور عورتوں کے درمیان فیصلے کرنا  
اور لعان کرنا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص  
عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس کی آدمی  
کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟ آپ نے مسجد کے اندر ان  
دونوں سے لعان کروایا اور میں موجود تھا۔

جب گھر میں داخل ہو تو جہاں چاہے نماز پڑھ لے یا جہاں  
کا حکم دیا جائے اور کھوج نہ لگائے۔

محمد بن ربیع نے حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

اِذَا جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطِنِي  
قَوَانِي فَأَدَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ لَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ فَمَتَانِي  
ثَوْبِي ثُمَّ ذَهَبَ يُقِيلُهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَرِّبَعْضَهُمْ يَرْفَعُهُ إِلَى قَالَ لَا قَالَ  
فَارْفَعُهُ أَنْتَ عَلَى قَالَ لَا فَتَرْمِيهِ ثُمَّ ذَهَبَ  
يُقِيلُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرِّبَعْضَهُمْ يَرْفَعُهُ  
عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعُهُ أَنْتَ عَلَى قَالَ لَا فَتَرْمِيهِ ثُمَّ  
اِحْتَمَلْنَا فَالْقَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا نَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتْبِعُهُ بَصَرُهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا  
عَجَبًا مِنْ حَرِيصِهِ فَمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُمْ مِنْهَا دُرْهُمًا

بَاب ۲۸۴ مَنْ دُعِيَ لَطْعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ  
وَمَنْ أَجَابَ مِنْهُ

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكُ بْنُ  
إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَا سَمِعَ أَنَا قَالَ وَجَدْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ نَاسٌ فَقُمْتُ  
فَقَالَ لِي أَرَسَلْتَ أَبُوطَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَطْعَامٍ قُلْتُ  
نَعَمْ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ قَوْمُوا فَأَنْطَلَقَ وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ  
أَيْدِيهِمْ

بَاب ۲۸۵ الْقَضَاءُ وَاللَّعْنُ فِي الْمَسْجِدِ  
بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ تَابِ ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَا ابْنُ  
شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلَهُ فَتَلَاعَمَا  
فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ

بَاب ۲۸۶ إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ  
شَاءَ وَحَيْثُ أُمِرَ وَلَا يَتَجَسَّسُ

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ تَابِ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ



روایت کہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے دولت خانے پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا، تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں تمہاری غافلناظر ہوں۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر دیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تکیہ کی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

گھر میں مسجد بنانا۔ حضرت براہ بن عازب نے اپنے گھر کی مسجد میں باجماعت نماز پڑھی۔

حمود بن زید انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُن اصحاب میں سے ہیں جو انصار سے غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ میری نظر کمزور ہو گئی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھانا نہیں جانتا ہوں جب بارگاہ ہوئی ہے تو وہ ہلاکت لگتا ہے جو میرے اہل اُن کے درمیان ہے لہذا میں مسجد میں حاضر ہو کر انھیں نماز نہیں پڑھا سکتا۔ یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے غریب غلے میں نماز پڑھ کر ازلے نذر کی جگہ بنا لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ۔ میں ایسا کروں گا۔ حضرت عثمان کا بیان ہے کہ اگلے روز دن چڑھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر میرے پاس تشریف لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت طلب کی تو میں نے اجازت دے دی۔ داخل ہونے پر آپ بیٹھے نہیں۔ پھر فرمایا، تم کس جگہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں۔ پس میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکیہ کی۔ پس کھڑے ہوئے اور صف بنالی۔ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیر دیا۔ اُن کا بیان ہے کہ آپ کو حلیم نے روکے رکھا جو ہم نے آپ کے بے اختیار کیا تھا۔ پس گھر میں ارد گرد کے گھروں سے کتنے ہی لوگ اکٹھے ہو گئے کسی نے کہا کہ مالک بن دُخشن یا ابن دُخشن کہاں ہے؟ کہنے لگا کہ وہ منافق ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کہو کیونکہ اُس نے رضائے الہی کے لیے کَافِرَ اللہِ را لا اللہ کہا ہے۔ اُس نے کہا کہ اللہ اور اُس کا رسول بہتر جانتے ہیں مگر ہم تو اُس کا مرجع

سَعْدِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الزَّيْبِ عَنْ عَثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ آيِنُ تُحِبُّ أَنْ أَصِلَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَاشْرُتْ لَنَا إِلَى مَكَانٍ فَكَذَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّقَنَا حَقَّقَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ۝

### باب المساجد في البيوت وصلى

البراء بن عازب في مسجد في داره جماعة ۝

۴۱۰ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ مَا لَلَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُفَيْرٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الزَّيْبِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا قَرِئَتِ الْأَنْصَارُ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَتَيْتُكَ بِهَرِيٍّ وَآتَا أَصْبِيَّ لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَأَلَ الْوَادِيَّ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَعَنَ اسْتَطْعَ أَنْ أَتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأَصْبِيَّ يَرَهُمْ وَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَخْبَدَهُ مَضَى قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَعْلَمُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ عَثْبَانُ فَقَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ جِئْنَا ارْتَفَعَتِ السَّحَابُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَتْ لَهُ فَكَلَّمَ يَحْيَى جِئْنَا دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ آيِنُ تُحِبُّ أَنْ أَصِلَ لَكَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَاشْرُتْ لَنَا إِلَى مَكَانٍ فَكَذَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَّقْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَحَبَسْنَا عَلَى خَيْرِ نَزْوٍ صَنَعْنَا هَآلَهُ قَالَ قُتَابُ فِي الْبَيْتِ رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَاتِلُ بَيْنَهُمْ آيِنُ مَالِكُ ابْنُ الدَّخْلِيِّ أَوْ ابْنُ الدَّخْلِيِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُ ذَلِكَ إِلَّا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ يُرِيدُ بِدَالِي وَجْهَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ  
فَإِنَّا نَرَىٰ وَجْهَهُ وَنَصِيعَتَهُ إِلَى الْمَنَافِعِينَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ  
عَلَى النَّاسِ أَنْ يَقُولُوا لَكَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ  
اللَّهِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْمُحَصِّنِينَ ابْنَ مُحَمَّدٍ  
الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ  
حَدِيثٍ مَعْنُوٍّ فِي التَّوْبَةِ فَصَدَّقَ بِذَلِكَ +

اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رضائے الہی کے لیے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
کہنے والے کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کیا ہے۔ ابن  
شہاب کا بیان ہے کہ پھر میں نے حسین بن محمد انصاری سے  
محمود بن ربیع کی حدیث کے متعلق پوچھا جو بنی سالم کے ایک  
فرد اور ان کے سرداروں سے تھے تو انھوں نے اس کی تصدیق  
کی۔

فہذا اس حدیث میں ایک بدی صوابی حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس پروانہ دار محبت اور والہانہ عقیدت  
کا ذکر ہے جو انہیں خالق و مخلوق کے محبوب یعنی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تھی۔ اسی کے تقاضے کے تحت انہوں  
نے بارگاہ رسالت میں ایک اتناس کی اور دربار رسالت سے ان کی گزارش کر لیا شرف قبولیت حاصل ہوا کہ رحمت و دھارم  
نے ان کے دولت خانے کو حقیقت میں دولت کا بے مثال گہوارہ بنادیا۔

بعض حضرات اپنے ذہن کی نارسائی اور تنگ نظری کے باعث عقیدت کے ایسے مستحق تقاضوں کو سمجھنے سے قاصر رہ جاتے  
ہیں اور عقیدت کے تحت ایسے کام کرنے کو وہ عبادت ٹھہرا کر شرک کے فتوے جڑ دیتے ہیں۔ وہ حضرات زبان و قلم سے بڑا ایسے  
کام کرنے والوں کو شرک قرار دیتے ہیں۔ عقیدت و عبادت کے اسی واضح فرق کو نمایاں کرنے کی غرض سے ۳۲ھ / ۱۹۲ء  
میں مولانا مالک کی اسی حدیث پر حاشیہ لکھتے ہوئے ایک لطیفہ پیش کیا تھا جو دہل منہ ۱۴۰، ۱۴۱ء پر ہے۔ افادیت کے  
پیش نظر وہ لطیفہ مع تہذیب رسالہ درج کیا جاتا ہے، وبالله التوفیق۔

حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ میری نظر کمزور ہو گئی ہے جس کے باعث  
بعض اوقات مجھے اپنے گھر میں ہی نماز پڑھنی پڑ جاتی ہے۔ آغا اگر ازراہ کم میرے عریب خانے میں کسی جگہ نماز ادا فرمادیں تو میں  
اسی جگہ کو اپنے لیے نماز گاہ (مسجد غاد) بنا لوں اور مجھ پوری کے وقت اسی جگہ نماز پڑھا کروں۔ سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے ان سے یہ نہیں فرمایا کہ کیا خدا نے تمہیں ایسا کوئی حکم دیا ہے کہ اپنے گھروں میں اسی جگہ نماز پڑھا کرو جہاں میرے  
محبوب نے نماز پڑھی ہو یا میں نے تمہیں کسی کوئی ایسا حکم دیا ہے! اس کے برعکس آپ نے ان کی درخواست کو شرف قبولیت  
بخشا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر اگلے روز صبح سویرے ان کے گھر میں نماز ادا فرمائی۔

لطیفہ یہ ایک دفعہ مدرسہ التوحید میں شرک فروش ٹوٹے کے دعو مولوی صاحبان بیٹھے ہوئے توحید کو بھیلانے اور شرک  
کو پوری دنیا سے مٹانے کی تدبیر پر غور فرما رہے تھے۔ ایک کا نام تھا مولانا شرک پھوڑ صاحب اور دوسرے مولانا بدعت توڑ صاحب  
کے نام سے موسوم تھے، گفتگو کے دوران مولانا شرک پھوڑ صاحب فرمانے لگے۔ بھائی بدعت توڑ صاحب! دل چاہتا ہے کہ آج آپ  
سے اپنے دل کی بات کہہ دوں۔ یا رکبا کہوں! بعض احادیث کو پڑھ کر تو میں حیران رہ جاتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ جن کو ہم پوری  
امت مجھ میں سے بہترین اور مثالی مسلمان شمار کرتے ہیں انہیں ہو گیا تھا یعنی صحابہ کرام کو۔

پورا قرآن کریم پڑھ جائیے۔ اس میں کسی جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے ان بزرگوں کو حکم نہیں دیا تھا کہ جب میرا آخری رسول ختم کے تو تم  
اُسے حاصل کر کے اپنے چہروں اور کپڑوں پر مل لینا۔ جب وہ وضو کریں تو مستعمل پانی کے قطروں کو حاصل کرنے کی خاطر اڑی چوٹی کا

نور لگا دینا۔ اگر نہ مل سکے تو جس جگہ وہ مستحل پانی گیا ہو وہاں کی گیلی مٹی کسے کر اپنے چہروں اور کپڑوں پر مل لینا۔ اگر وہ حمایت بنوائیں تو ایک ایک بال کے لیے ایسے سرتوڑ کو شش کن کر دیکھنے والے میں مسوکی کر ب کہ گویا یہ آپس میں لڑ پڑے ہیں۔ اگر کسی کو ایک بال بھی مل جائے تو وہ اُسے اپنی جان سے بھی عزیز رکھے اور حد درجہ اُس کا احترام کرے۔ کمال بات تو یہ ہے کہ اپنے گھروں میں نانہ بھی اسی جگہ پڑھنا زیادہ پسند کرتے تھے جہاں حضور سے نماز پڑھواتے تھے۔ سلفت تو یہ ہے کہ اللہ کے نبی نے بھی ایسا کرنے کا افسوس حکم نہیں دیا تھا۔ ہم نے حدیث کی تمام کتابیں کنگال ڈالیں لیکن قرآن میں کہیں ایسا حکم نظر نہیں آیا۔ معلوم نہیں پھر صحابہ کرام کس کس حکم سے شب و روز ایسا کرتے رہتے تھے اور غضب تو یہ ہے کہ کوئی ایک بھی انہیں اس دھندے سے روکنے والا نہیں تھا۔

بھائی بدعت توڑ! اگر سبھی بات کہہ دوں تو سارے مسلمان لٹھ لٹھ کر ہمارے پیچھے پڑ جائیں گے۔ جان برادر! حقیقت یہ ہے کہ مجھے تو صحابہ کرام میں بالکل بریلوی ہی نظر آتے ہیں۔ عقیدت کے پردے میں جو کچھ وہ کرتے رہتے تھے کیا یہ بریلویت نہیں ہے؟ نادوئے نظر اُن کا بھی موجد نہ کم اور شرک پسندانہ ہی زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ ہائے افسوس! جب امت کی بنیاد ہی غلط رکھی گئی تو ساری عمارت غلط تعمیر نہ ہوگی تو امد کیا ہوگا؟

اس کے بعد حضورؐ دیر قیاموں نے اپنے منہ پر سکوت کی ٹہر لگائے رکھی اور پھر ایک سرد آہ بھر کر قفلِ دہن کو ہٹاتے ہوئے یوں گوبر افشانی فرماتے ہیں: مولانا بدعت توڑ صاحب! ہو سکتا ہے کہ صحابہ کرام عقیدت کے پردے میں ایسے کام (اس لیے کر رہے ہوں کہ قیامت تک اُن کے ماضی رسول ہونے کی شہرت رہے گی اور رہتی دنیا تک اُن کے عشق رسول کے ڈنکے بجتے رہیں گے) لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ حضورؐ نے ایسا کرنے سے انہیں منع کیوں نہ فرمایا؟ یہ کیوں نہ کہا کہ اے مسلمانو! جب ایسا کرنے کا پورے قرآن مجید میں کسی جگہ بھی حکم نہیں دیا گیا؟ علاوہ بریلوی خود میں نے بھی نہیں ایسا کرنے کے لیے نہیں کہا۔ اس کے باوجود تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ — کیا کہوں، مجھے تو یوں لگتا ہے کہ حضورؐ پر بھی بریلی والے مولوی کا شاید جادو چل گیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ حضورؐ بھی اس کی پکٹی چمچڑی باتوں میں آگئے ہوں۔ کیونکہ لاکھ وہ شرک پسند سہی لیکن کم بخت کی باتوں میں سٹھاس بہت ہے۔ — مولانا بدعت توڑ صاحب! مے لقمہ دیتے ہوئے فرمایا کہ بھائی شرک پھوڑ صاحب! بریلی والا مولوی تو ابھی کل پر سوں پیدا ہوا تھا، وہ حضورؐ کے زمانے میں کب تھا؟ — مولانا شرک پھوڑ صاحب نے فرمایا کہ بات کچھ بھی ہو لیکن یا رب تو یہی سمجھ سکا ہوں کہ توحید کی علمبرداری کے ساتھ ساتھ بریلویت بھی خود حضورؐ نے ہی پھیلائی تھی۔

اس کے بعد ایک سرد آہ بھرتے ہوئے مولانا شرک پھوڑ صاحب نے دردناک لپٹے میں کہا — اچھا یا رب کچھ جانے دو، صحابہ ایسا کرتے رہے، حضورؐ بھی اس دھندے کو تعظیم کے پردے میں چھپا کر خوش ہوتے رہے کہ میرا قیصر و کسریٰ سے بھی بڑھ کر احترام کیا جا رہا ہے کیونکہ یہ احترام دل کی گہرائیوں اور پورے علوم کے ساتھ ہو رہا تھا، لیکن معلوم نہیں ایسے جملہ مواقع پر خدا کو کیا ہو گیا تھا کہ دوسرے ہزاروں احکام تو نازل کرتا رہا لیکن ایک دفعہ بھی یہ وحی نازل نہیں فرمائی کہ تعظیم کے پردے میں جو لو جا پاٹ کا کد بار کر رہے ہو، اسے بند کر دو۔ ساتھ ہی نہ اپنے نبی کو محکم دیا کہ اپنے ساتھیوں کو ایسا کرنے سے روک دو۔ — مولانا بدعت توڑ صاحب! مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ خدا خود ہی شرک پسند اور بریلویت کا بانی ہے اور غالباً ہی یہ فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کرو۔ — مولانا شرک پھوڑ صاحب! ابھی یہ جملہ ختم کرنے ہی پائے تھے کہ کسی کے آنے کی آہٹ محسوس ہوئی۔ آگے والے کی صورت تو نظر نہ آئی لیکن بندہ داندے سے کوئی یہ کہہ رہا تھا۔



شرک ٹھہرے جس میں تعظیم مہیب

اس برے مذہب پر لعنت کیجیے

مسجد وغیرہ میں داخل ہونے کی دائیں جانب سے  
ابتدا کرنا۔ حضرت ابن عمر دایاں پیر پہلے رکھتے اور نکلنے وقت  
دایاں پیر باہر رکھتے۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی الامکان اپنے تمام کاموں میں  
دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے مثلاً طہارت، انگلیں  
کرنے اور حجت پسنے میں۔

کیا جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں کھود کر ان جگہوں پر  
مسجدیں بنالی جائیں؟ عید کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں  
کو مساجد بنالیا اور قبروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور حضرت  
عمرؓ نے حضرت انس کو تبرکے پاس نماز پڑھتے دیکھ کر کہا: تبر  
نرا اور انہیں لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اہم  
اور حضرت اہم سلم نے مشہ میں ایک گرجا کی جس میں تصویریں تھیں  
ترجی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان  
لوگوں میں جب کوئی ایک آدمی ہوتا تو اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر لیتے اور اس میں  
اس کی تصویر بنالیتے۔ وہ لوگ تیاست کے دوزخ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین  
مخلوق ہوں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں مہلوہ افروز ہوئے تو اس قبیلے  
میں اترے جس کو بنی عمروں نے عرف کہا جاتا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم ان میں چوڑھ دن ٹھہرے۔ پھر آپ نے بنی نجار کے لیے پیغام  
بھیجا تو وہ لواریں ٹھکے ہوئے حاضر بارگاہ ہو گئے۔ گویا میں نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اب بھی سواری پر دیکھ رہا ہوں اور حضرت ابوبکر

بَابُ ۲۸۸ التَّيْمُنُ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ  
وَعَايِرِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنَى  
فَإِذَا خَرَجَ بَدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى ۝

۴۱۱ - حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ تَابِعُ بْنُ عَمْرِو بْنِ  
أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَيِّدُ التَّيْمُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي  
شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طَهْرَتِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَقُّلِهِ ۝

بَابُ ۲۸۹ هَلْ تُنَبِّشُ قُبُورَ مُشْرِكِي  
الْجَاهِلِيَّةِ وَتُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ يَقُولُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَّ اللَّهُ الْيَهُودَ أَنَّهُمْ هَدَّوْا  
قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ وَمَا يَكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ  
فِي الْقُبُورِ وَرَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ ابْنُ مَالِكٍ  
يُصَلِّي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ الْقَبْرُ الْقَبْرُ وَكَمْ يَا مَرْءُ  
يَا لِإِعَادَةٍ ۝

۴۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ تَابِعُ بْنُ عَمْرِو  
وَهْشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ  
سَكْمَةَ ذَكَرَا كُنَيْسَةً لَهَا بَيْتُهَا بِالْمَدِينَةِ فِيهَا نَصَاوِيرُ وَقَدْ كَرَّتا  
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَوْلِيكَ إِذَا  
كَانَ فِيهِمَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ قَمَاتَ بَنُو عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا  
وَمَوْجِدًا فَبِعِدَّتِكَ الصُّورُ قَدْ أَوْلِيكَ شَرَّ الرَّاغِلِينَ عِنْدَ اللَّهِ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

۴۱۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ تَابِعُ بْنُ عَمْرِو النَّارِثِ عَنْ أَبِي  
الْخَبَّازِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَرَّرَ أَعْلَى لَمَدِينَةِ فِي حُجَّتِهِ يَقُولُ لَهُمْ بَنُو  
عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ  
أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا  
مُتَقَلِّدِينَ السُّيُوفَ فَكَانَ فِي النَّظَرِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

آپ کے پیچھے بیٹھے ہیں اور نبی بخاری کے ارد گرد ہیں، یہاں تک کہ حضرت ابوالباب کے منہ میں اترے۔ آپ کو پسند ہی تھا کہ جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لیا جائے۔ اور آپ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے۔ آپ نے مسجد تعمیر کرنے کا حکم دیا اور نبی بخاری والوں کو بلایا اور فرمایا: اے نبی بخاری! تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے لے لو وہ عرصہ گزار ہوئے کہ خدا کی قسم، نہیں۔ ہم اس کی قیمت مرثیہ اللہ تعالیٰ سے ہیں گئے۔ حضرت انس نے فرمایا: میں نہیں بتاتا ہوں کہ اس میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبور مشرکین کے متعلق حکم فرمایا تو وہ کھود دی گئیں۔ پھر کھنڈرات برابر کی گئیں اور کھجور کے درخت کاٹ ڈالے گئے اور مسجد سے قبلہ کی طرف ان کی دیوار بنادی اور قبروں سے انھیں سہارا دیا۔ وہ پتھر اٹھا کر لائے اور جڑ پڑھتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ساتھ کبہ رہے تھے، اے اللہ! انہیں ہے بھلائی مگر آخرت کا بھلائی لہذا انصار و ہاجرین کو مغفرت فرما۔

بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

ابوالقیاس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے پھر اس کے بعد میں نے انھیں فرماتے ہوئے سنا کہ بکریوں کے باڑے میں نماز مسجد تعمیر سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

اونٹوں کے گھانوں میں نماز پڑھنا

عبد اللہ سے روایت ہے کہ انس نے فرمایا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے اونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

جو تنور، آگ یا ایسی چیز کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے جس کی پوجا کی جاتی ہو اور اس کا مقصد رضائے الہی ہو۔ زہری کو حضرت انس بن مالک نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جہنم پیش کی گئی اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔

علاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ وَأَبُو بَكْرٍ رَدُّهُ وَمَلَائِكَةُ النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَتَى بِنَتَائِهِ إِفْتُ الْكُؤَبِ وَكَانَتْ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَذْرَكَتُ الصَّلَاةُ وَيُصَلِّيَ فِي مَرَايِضِ الْعَنَمِ فَإِنَّ أَمْرَ بَيْتِ الْمَسْجِدِ فَإِنَّ رَسَلَ إِلَى مَلَائِكَةِ النَّجَّارِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ قَامُوا فِي مَحَاطِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ كَسْمَةَ إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَسَّ كَانَ فَيَدْرِمَا أَقُولُ لَكُمْ مُبَوَّرُ الْمُشْرِكِينَ وَفَيَدْرِبُكَ وَفَيَدْرِبُكَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْبُورُ الْمُشْرِكِينَ فَتُشْتِ تَحْرِبُ الْحَرْبُ كَسُوِيَّتٍ وَيَا لَتَحُلِ فَقُطِعَ فَصَلُّوا التَّحُلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عَصَائِدَهُ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَةَ هُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْأَخْذَةِ فَافْعِلْ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَرَايِضِ الْعَنَمِ

۳۱۴ - حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَوْيٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الثَّيَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مَرَايِضِ الْعَنَمِ ثُمَّ تَمِيعَتْ بَعْدُ يَقُولُ كَانَ يُصَلِّي فِي مَرَايِضِ الْعَنَمِ قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ

بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَوَاضِعِ الْإِيلِ

۳۱۵ - حَدَّثَنَا صَدَاقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْمَانُ بْنُ حَيَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى بَيْعِيَّةٍ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُكَ

بَابُ مَنْ صَلَّى وَقَدْ آمَنَ تَتَوَرَّأُو

نَارًا وَشَيْءٌ مِمَّا يُعْبَدُ فَأَرَادِيهِ وَجَّهَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَأَنَا أَصَلِّي

۳۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ



تعالیٰ عنہا نے فرمایا: سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور فرمایا: مجھے جہنم دکھائی گئی اور میں نے آج جیسا خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا۔

### قبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت

حضرت ابو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں میں بھی پڑھا کرو اور انھیں (اپنے گھروں کو) قبروں نہ بناؤ۔

**خسف یا عذاب کی جگہ پر نماز پڑھنا۔** بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عذاب میں خسف کی جگہ نماز پڑھا پسند نہ فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان عذاب دے گئے لوگوں کے مقامات پر نہ جاؤ مگر دوتے ہوئے، اگر تم رو نہیں رہے ہو گے تو ڈر ہے کہ تمہیں بھی وہی عذاب پہنچ جائے جو انھیں پہنچا تھا۔

**گرے میں نماز پڑھنا۔** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم تمہارے گرجاؤں میں ان نقوش کی وجہ سے نہیں جاتے جن میں تصویریں ہوتی ہیں اور حضرت ابی عباس اُمی گرجے میں نماز پڑھ لیتے جس میں تصویریں نہ ہوتیں۔

حضرت مالک بن مہدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت اہم سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس گرجے کا ذکر کیا جو انھوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا، جس کو مدیہ کہا جاتا تھا اور ان کا ذکر کیا جو اُس میں تصویریں دیکھیں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان میں سے نیک بندہ یا نیک آدمی فوت ہو جاتا تو اُس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اُس میں یہ تصویریں بنا دیتے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔

انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنانا

ابن اسلم عن عطاء بن یسار عن عبد اللہ ابن عتبایہ قال ان الحسن بن الشمس فصری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال اریتم النار فلم ادر منظر اکا لیوم فقط اقطعہ

### باب ۲۹۳ گراہیۃ الصلوة فی المقابر

۳۱۷۔ حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مَصَلَّةً وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهَا قُبُورًا

### باب ۲۹۴ الصلوة فی مواضع الخسف

وَالْعَذَابِ وَيُنْذِرُ أَنْ عَلَيْكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ مَكْرَهُ الصَّلَاةِ يَضَعُ بَابِلَ

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْمَعْدُومِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ لَا يُؤَيِّبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ

### باب ۲۹۵ الصلوة فی البيعة وقال عمر

رضي الله عنه إنا لاندخل كنائسكم من أجل التماثيل التي فيها الصور وكان ابن عباس يصلي في البيعة التي فيها التماثيل

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سَكَمَةَ دَخَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَةَ زَاكَةَ بِأَنْفِ الْهَيْبَةِ يَقَالُ لَهَا مَا رَأَيْتُكَ دَخَرْتِ لَمْ أَرَ أَرْأَتْ فِيهَا مِنَ الصُّورِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ قَوْمٌ لَا آمَاتُ فِيهِمْ الْعَبْدُ الصَّالِحُ أَوْ الرُّجُلُ الصَّالِحُ يَتَوَاعَى قَوْمٌ مَسْجِدًا أَوْ صُورًا وَإِنَّ يَدَكَ الصُّورَ أُولَئِكَ يَشَارُ الْخَلْقَ عِنْدَ اللَّهِ

### باب ۲۹۶



عبداللہ بن عبد اللہ بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُڑھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری وقت قریب آیا تو چہرہ اُرد پر اپنا کبلی ڈال بیٹھے اور گھبراہٹ محسوس ہوئی تو پُر نور چہرے سے اُسے ہٹا دیئے اور اس حالت میں فرمایا۔ اللہ کی لعنت ہو دو نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کو قبروں کو مسجدیں بنالیا اور جو کچھ انھوں نے کیا اُس سے بچنے کے لیے فرماتے۔

سیدہ عائشہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہود کو نفارت کرے کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ زمین میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے۔

زید اھقری نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے پانچ ایسی چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ ایک بیٹے کی صاف تنگ کے رُعب سے میری مدد فرمائی گئی اور زمین کو میرے لیے مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا تاکہ میرے اُسی کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں پڑھ لے اور میرے لیے مالی قیمت طار کر دیا گیا اور ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے اور مجھے شفاعت عطا فرمائی گئی ہے۔

### عورت کا مسجد میں سونا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عرب کے کسی قبیلے کی ایک بیواہ نام لؤئیہ تھی جس کو انھوں نے آزاد کر دیا اور وہ ان کے ساتھ تھی۔ ان کی ایک درخیزہ باہر نکلی۔ اُس نے سر تہ چڑھے کا ہار پہنا ہوا تھا جس میں موتی چڑھے ہوئے تھے۔ وہ اُس نے اتار کر رکھ دیا یا گر گیا۔ اُس پڑے ہوئے کے پاس سے چلی گئی اور گوشت مسجد کے اُس پر چھٹی۔ اُسے تلاش کیا گیا لیکن نہ ملا۔ انھوں نے مجھ پر الزام لگایا اور میری تلاش لی۔

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبِيدَ اللَّهِ ابْنَ عُتْبَةَ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُفُوقَ يَطْرَحُ خَيْمَتَهُ لَهَا عَلَى وَجْهِهِ قَرَاذًا اغْتَمَّ بِمِمْ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْدِثُونَ مَا صَنَعُوا ۝

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلِ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۝

باب ۲۹۹ قول النبي صلى الله عليه وسلم جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا ۝

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ الْفَقِيرُ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالزُّهْدِ مَسِيرَةٌ شَهْرٌ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَإِنَّمَا رَجُلِي مِنْ أُمَّتِي أَرْتَكِبُهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَاجْعَلْ لِي الْغَنَاءَ وَكَانَ الشَّيْءُ يَبْعَثُ إِلَى قَوْمٍ خَاصَّةً وَيَبْعَثُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَ أُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ ۝

باب ۲۹۸ نَوْمُ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ ۝

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحِيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَاعْتَقَوْهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ مَبْتِئَةً لَهُمْ عَلَيْهَا وَشَاءَ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ أَوْ قَعَمَتْهَا فَمَرَّتْ بِمِمْ حَدَّثَنِي أَنَّهُ وَهُوَ مُلْكِي فَحَبَسَتْهُ لِحْمًا فَخَوَّفَتْهُ قَالَتْ قَالَتْ لَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ

قَالَتْ فَاتَّبَعُونِي بِهِ قَالَتْ فَكَلْفُوا يَعْشَوْنِي مَحْطَى  
فَتَشْرُوا قُبُلَهَا قَالَتْ وَاللَّهِ إِنِّي لَفَارِثَةٌ مَعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ  
الْحَدْيَاةُ فَالْقَبَّةُ قَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هَذَا  
الَّذِي أَتَمَّعْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ دَانَا مَعَهُ بَرِيَّةٌ وَهُوَ  
ذَا هُوَ قَالَتْ لَمَّا عَمَّتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ لَهَا خِيبَاءُ فِي  
الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْظٌ قَالَتْ فَكَانَتْ ثَانِيَةً فَمَتَّحَتْ  
عِنْدِي قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ  
وَيَوْمَ الْوُشَاةِ مِنْ تَعَايِيبِ بَنَاتِ الْأَنْبَاءِ مِنْ بِلْدَةِ  
الْكُفْرِ أَتَجَانِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنِي  
لَا تَقْعُدِينَ مِنِّي مَقْعِدًا إِلَّا قُلْتُ هَذَا قَالَتْ  
فَحَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ ۝

**باب ۲۹۹ نَوْمُ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ وَ**  
قَالَ أَبُو قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَدِمَ رَهْطٌ  
مِنْ عَمَلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا  
فِي الصُّفَّةِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ كَانَ  
أَصْحَابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءُ ۝

۲۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ  
يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ أَعَزُّ لَا أَهْلَ لَهُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ  
يَجِدْ عَلَيْهَا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ آيَةُ ابْنِ عَمَلٍ قَالَتْ كَانَ  
بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ مِمَّا صَنَعْتَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْظُرِي  
هُوَ فَجَاءَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ لَوْ قَدْ فَجَاءَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْطَبِحٌ قَدْ سَقَطَ

یہاں تک کہ شرمگاہ بھی دیکھی خدا کی قسم میں اُن کے پاس کھڑی تھی جب کہ چل  
گزری اور اُسے گرا دیا۔ وہ اُن کے درمیان میں گرا رہی تھی۔ وہ یہی  
توبہ جس کا تم کہتے ہو گمان سے مجھ پر لازم لگاتے ہو مالا کم میں اس سے  
بری تھوں یہ بالکل وہی ہے۔ پس اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ اُس کے  
پیسے مسجد میں خیمہ یا جھونپڑی بنا دی گئی۔ حضرت صدیق فرائی ہیں کہ وہ میرے  
پاس آقا اور تابعین کے آقا اور میرے پاس جیسے بھی تھے تو یہ ضرور کہتی۔ بار  
کادوں ہمارے سب کے عجائبات میں سے ہے جس نے مجھے کفر تک  
شہر سے نجات دلائی۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے اُس سے کہا۔  
تمہارا واقعہ کیا ہے کہ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو وہی کہتی ہو؟  
پس اُس نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا۔

**مردوں کا مسجد میں سونا۔** ابو قتیبہ نے حضرت انس بن مالک سے  
روایت کی ہے کہ قبیلہ عک کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اصحاب صفہ میں شامل ہو گئے۔ حضرت  
عبد الرحمن بن ابوبکر نے فرمایا کہ اصحاب صفہ فقراء تھے۔

**نافع سے روایت ہے کہ انھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما**  
نے بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں سویا کرتے تھے جب  
کہ وہ لوجران تھے اور ابھی شادی نہیں ہوئی تھی۔

حضرت ہبل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے تو گھر میں حضرت علی کو نہ پایا  
فرمایا کہ تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ عرض گزار ہو میں کہ یہ وہاں کے درمیان  
بکھر کر رہی ہو گئی ہے، لہذا مجھ سے ناامنی ہو کر چلے گئے اور میرے پاس  
قیل و قال نہیں فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ دیکھو وہ  
کہاں ہیں۔ وہ گیا اور عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں سے چلے گئے  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک پہرے چادر  
گرہی تھی اور اُن کی لگائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن سے مٹی جھاڑتے



يَذْكُرُهُ مِنْ شَيْعِهِ وَأَصَابَهُ تَرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْحَهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا تَرَابٍ قُمْ أَبَا تَرَابٍ ۝

اور فرماتے جاتے ۱۔ ابو تراب! کھڑے ہو جاؤ۔ ابو تراب! کھڑے ہو جاؤ۔

۳۲۶- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْنِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ قُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِلَّا أَرَادَ قَلَامًا كَسَاوُ قَدْ رِيَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَمِنْهَا يَبْلُغُ كَرَاهِيَةً أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ ۝

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا جن میں سے ایک آدمی کے اوپر بھی چادر نہ تھی۔ تبند ہو یا کپڑا ہو جس کو اپنی گردن سے باندھ لیتے جب کہ بعض کا پیر نصف پندلیوں تک پہنچتا اور بعض کا ٹخنوں تک۔ چنانچہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے پکڑے رہتا یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ مہمان اس کا سر مل جائے۔

ن: اصحاب صفہ اس مقدس گروہ کا نام ہے جو سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہم مبارک میں مسجد نبوی کے سامنے ایک چبوترے پر بیٹھے رہتے تھے۔ یہ حضرات دنیا داری سے کنار کش اور نیکہ آخرت کے لیے وقف ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی مبارک جماعت کی نامور بہتی ہوئے میں سے تھے جو فیاض کلام کی روحانی جماعت ان بزرگوں ہی کی یادگار ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَالَ كَعْبُ ابْنُ مَالِكٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالسَّجْدِ فَصَلَّى فِيهِ ۳۲۷- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مُسْعَرٌ أَرَاكَ قَالَ مُعَى فَقَالَ صَلِّ رَكَعَتَيْنِ وَكَانَ فِي عَلَيْهِ دِينَ قَصَصَانِي وَزَادَنِي ۝

سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا۔ حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے لوٹتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور اس میں نماز پڑھتے۔

مخبر بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا بلکہ آپ مسجد میں تھے تسبیح کا بیان ہے کہ پاشت کے وقت فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو اور میرا آپ پر کچھ قرض تھا جو آپ نے ادا کر دیا اور اس کے علاوہ بھی کرم فرمایا۔

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

بَابُ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ ۳۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّكِيتِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ ۝

عبد اللہ بن یوسف، مالک، طبرانی، عبد اللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم، زرقی، حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرے۔



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے شک فرشتے تمہارے نماز کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اُسی جگہ رہے جہاں نماز پڑھی تھی اور محدث لاحق نہ ہو۔ وہ کہتا ہے: اے اللہ اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔

مسجد نبوی کی تعمیر حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور حضرت عمر نے مسجد نبوی تعمیر کرنے کا حکم دیا تو فرمایا کہ میں لوگوں کو بادشہ سے پھانا پاتا ہوں اور سرخ یا ند دکنے سے بچنا وہ لوگ فتنے میں پڑ جائیں گے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ لوگ ان پر نخریاں کر رہے ہیں انہیں آباد کم کریں گے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: تم یہود و نصاریٰ کی طرح انہیں آراستہ نہ کرو گے۔

نائن سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنائی گئی تھی اور اس کی چھت شاخوں کی تھی اور کھجور کی لکڑی کے ستون تھے۔ حضرت ابوبکر نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا۔ حضرت عمر نے اس میں اضافہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی بنیادوں پر کچی اینٹوں، شاخوں اور کھجور کی لکڑی کے ستونوں سے تعمیر کیا۔ پھر حضرت عثمان نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں بہت سا اضافہ کیا اور اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چوڑے سے تعمیر کیں اور اس کے ستون منقش پتھروں کے بنائے اور چھت سا گوان کی لکڑی سے بنوائے۔

تعمیر مسجد میں تعاون کرنا۔ ارشاد باری ہے: مشرکوں کا یہ کام نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں (۱۷: ۹)

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے اور اپنے صاحبزادے علی سے فرمایا کہ دونوں حضرت ابوسعید کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو۔ ہم گئے تو وہ اپنے باغ کو درست کر رہے تھے۔ انھوں نے اپنے پیادے کے پیچھے اور ہم سے باتیں کرنے لگے۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا لُكَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَزِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَسْجِدَ نَصَبِي عَلَى أَحَدٍ كَمَا دَامَ فِي مَصَلَاةِ الْيَدَى صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يَجِدْ تَقُولُ اللَّهُمَّ افْقِرْكَ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ

بَابُ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ كَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ حَبِيدِ النَّخْلِ وَأَمْرُ عُمَرَ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ لَكُنْ النَّاسُ مِنَ الْمَطَرِ وَإِيَّاكَ أَنْ تُحْمَرَأَوْ تُصْفَرُ فَتَفْتَنَ النَّاسُ وَقَالَ أَسْرَ يَتَبَاهُونَ بِهَا لَمْ لَا يَعْمُرُ ذَهَابًا إِلَّا قَلِيلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ تُزَخَّرْ فَتُحْمَرَأَوْ كَمَا دَخَرَتْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ صَلَاحِ بْنِ كَيْسَانَ ثَنَا تَائِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَنَا أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّيْلِ وَ سَقْفُهُ الْحَبِيدُ وَعَمْدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ بِنَاءً عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَالْحَبِيدِ وَأَعَادَ عُمَرُ خَشَبًا لَمْ يَزِدْهُ عُثْمَانُ فَرَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَبَنَى حِدَامَةً بِالْجَاهِلِيَّةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصْرَةَ وَجَعَلَ عُمَرُ مِنْ حَبِيدِ الْمَنْقُوشَةِ وَسَقْفَهُ بِاللَّيْلِ

بَابُ التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسْجِدَ اللَّهِ الْآيَةُ

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ كَرِهَ لَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قُلْنَا مِمَّا مِنْ حَدِيثِهِ قَالَتْ لَنَا قَرَأَ أَهْرَ فِي حَائِطٍ يُصَلِّيهِ قَالَتْ

رَدَّاهُ فَاجْتَبَى ثَمَّ اَنْشَأَ مِحْرَابًا حَتَّى اَتَى عَلَى ذِكْرِ  
بَنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ كَيْفَةَ كَيْفَةٍ دَعَا  
كَيْفَتَيْنِ كَيْفَتَيْنِ وَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَعَلَ يَنْقُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُولُ وَيَحْمِلُ عَمَّا رَفَعْتَهُ  
الْفِتْرَةُ الْمَبَاغِيَةِ يَدُ عَوْهَلٍ إِلَى الْجَنَّةِ وَيَدُ عَوْهَلٍ إِلَى النَّارِ  
قَالَ يَقُولُ عَمَّا رَفَعْتَهُ اللَّهُ مِنَ الْفِتْرِ

**بَابُ ۳۵** اِلِسْتِعَاذَةِ رِبَا التَّجَارَةِ وَالصَّنَائِعِ  
فِي اَعْوَادِ الْمُنْبَرِ وَالْمَسْجِدِ

۴۳۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ عَنْ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ مُرُورِي غُلَامَيْنِ التَّجَارَ  
يَعْمَلُ فِي اَعْوَادٍ اَجْلِسْ عَلَيْهِمَا

۴۳۳ - حَدَّثَنَا خَلْدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
ابْنُ اَيُّوبَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَلَا اجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ لِيَاكُنَّ  
لِي غُلَامًا تَجَارًا قَالَ اِنْ شِئْتَ فَعَمَلَتِ الْمُنْبَرِ

**بَابُ ۳۶** مَن بَنَى مَسْجِدًا

۴۳۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
قَالَ اخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَكْرَمٍ اَحَدُ أَهْلِ عَامِمَ بْنِ عَمْرٍو  
قَتَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ الْخُوَارِزْمِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ  
عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ  
فِي رَجَائِنِ بَنَى مَسْجِدًا الْوَسُوْلُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ  
اَلَمْ تَرَوْهُ وَلَدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا قَالَ بَكَرٌ رَحِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَبْنِي  
بِهِ وَجْهَ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ وَمَثَلُهُ فِي الْجَنَّةِ

**بَابُ ۳۷** يَلْخُذُ بِصُورِ النَّبْلِ إِذَا مَرَّ  
فِي الْمَسْجِدِ

۴۳۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَقِيانُ  
قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ اَسْمَعْتَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ

یہاں تک کہ مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر آگیا فرمایا کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر  
ہاتے تھے لیکن حضرت عمارؓ دُور دُور ایٹیں۔ نبی کریمؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
انہیں دیکھا تو ان سے ٹکی جھارنے لگے اور فرمایا: ہوائے عمار! ان کو باغی  
گرفتہ قتل کرے گا یہ انہیں جنت کی طرف بلائیں گے اور وہ انہیں جہنم کی  
طرف بلائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمارؓ کہا کرتے ہیں فتنوں  
سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔

بڑھی اور صنعت کار سے منبر اور مسجد کی تیاری میں  
مدد لینا۔

ابوہاشم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے لیے پیغام بھیجا کہ اپنے  
بڑھی غلام کو حکم دو کہ میرے لیے گڑیوں سے ایسا منبر تیار کرے  
جس پر میں بیٹھا کروں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک  
عورت عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز  
تیار نہ کر دوں جس پر آپ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھی ہے۔  
فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میرے لیے منبر بنوادو۔

جو مسجد بنائے

یحییٰ بن سلیمان، ابن رہب، عمرو، بکیر، عاصم بن عمر بن قتادہ، عبید اللہ  
خولانی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ  
لوگ ان کے متعلق بتائیں کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
مسجد کو بنانے کے لیے سلسلے میں کتنے میرا کثرت سے ذکر کر رہے ہو حالانکہ  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو  
مسجد بنائے بکیر کا قول ہے کہ شاید انھوں نے فرمایا: ارضائے الہی  
چاہتے ہوئے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ہی مکان جنت میں بنا  
دیتا ہے۔

جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل تھامے  
رکے۔

عمرو سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی مسجد سے گزرا اور اس کے



پاس تیسرے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: امان کے پھلوں کو کھڑو۔

### مسجد سے گزرتا

موسیٰ بن اسماعیل، عبد الواحد البوریہ، عبد اللہ البرجدہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہماری مسجدوں یا ہمارے یا ناروں سے تیرے گزرے تو اُن کے چل تھلے رکھے تاکہ اپنے ہاتھ سے کسی مسلمان کو زخمی نہ کر دے۔

### مسجد میں شعر پڑھنا

ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف نے حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ اسے ابو ہریرہؓ بھی آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اسے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دو اسے اللہ! اس کی رؤفہ القدس سے مدد فرما۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا: ہاں۔

ف: حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے۔ یہ دربار رسالت کے شاعر تھے۔ مفر کین مکہ شہان رسالت کی تقسیم میں جو کچھ کہتے یہ اپنے شعروں میں انہیں جواب دیتے اور شان رسالت کا دفاع کرتے۔ اسی کارگزاری کے صلے میں بارگاہ رسالت سے حضرت حسان اللہم ایدہ بروح القدس کی دعا سے نوازے گئے تھے۔ اس دعا میں حضرت حسان کے راستے پر چلنے والے بارگاہ مسطوری کے ہر شاخوآل کے لیے بشارت ہے اور شان رسالت کا دفاع تو اعظم ترین جہاد، جان ایمان اور سنت الہیہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

### نیزہ بازوں کا مسجد میں جانا

عمرہ بن لُیث سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور جنتی مسجد میں کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پار میں چمپا کر مجھے اُن کا کھیل دکھایا۔ درباری روایت میں یہ بھی ہے۔ (ابراہیم ابن المنذر) ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اور جنتی اپنے نیزوں سے کھیل

فی المسجد ومعدوہما فقال لذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمسک یا نصاریہا۔

### بَابُ الْمُرُورِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْدَةَ عَنْ الْأَمْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا يُبْذِلُ فَلْيُخْذْ عَلَى نَصَاتِيقِهَا لِيُخَفِّرَ بِكَفِّهِمْ مُسْلِمًا۔

### بَابُ الشَّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ تَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَهْجِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَشْدُكَ اللَّهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَلْحَسَنُ أَحَبُّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ أَيْدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ۔

### بَابُ أَصْحَابِ الْحَوَابِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَمُّ عَلَى بَابِ مُجَرَّدِي وَالْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ النَّظَرُ إِلَى لَعِبِهِمْ زَادَ أَبُو هُرَيْرَةَ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ



ہے تھے۔

وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِحَدَائِدِهِمْ

ف: حبشیوں کا یہ کھیل دیکھنے کا واقعہ صرف ایک دفعہ پیش آیا۔ حبشی نہیں خیروں سے مسجد نبوی میں کھیل رہے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اولاً اپنے حجرے کے اندر تھیں۔ ثانیاً کسی منبر پر نہ کھڑے تھیں۔ ثالثاً نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی تھیں۔ رابعاً رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنی چادر میں چھپایا ہوا تھا۔ خامساً یہ واقعہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کہے۔ پردے کا حکم نازل ہو جانے کے بعد تو ایک نابینا صحابی جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو جو ازواج مطہرات آپ کی خدمت میں موجود تھیں ان سے آپ نے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! یہ تو نابینا ہیں۔ فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو۔ معلوم ہوا کہ جس طرح مرد کے لیے حکم ہے کہ وہ غیر محرم عورتوں کو نہ دیکھے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی حکم ہے کہ وہ غیر محرم مردوں کو نہ دیکھیں۔ عرض بعض مغرب زدہ عورتیں جو اس حدیث کو اپنی بے راہ روی کی تائید میں پیش کرتی ہیں تو یہ حدیث ذرا بھی ان کے طرز عمل کی تائید نہیں کرتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسجد میں منبر پر خرید و فروخت کا ذکر کرنا

بَابُ ۳۱۲ ذِكْرُ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ

فِي الْمَسْجِدِ

عمرو سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے پاس برسرہ اپنی کتابت کا سوال کرنے آئیں۔ میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے مالکوں کو کتابت دے دوں اور وہ لا میری ہوگی۔ اس کے مالکوں نے کہا کہ آپ چاہیں تو باقی ادا کریں۔ بیعتان نے ایک دفعہ کہا کہ آپ چاہیں تو اسے آزاد کر دیں اور وہ لا ہمارے لیے ہوگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے اس کا آپ سے ذکر کیا فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ وہ لا تو اُن کی ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے ایک دفعہ کہا: پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے جب کہ وہ ایسی شریں لگاتے ہیں جو اللہ کا کتاب میں نہیں ہیں اور جو ایسی شرط لگاتے کہ وہ اللہ کا کتاب میں نہ ہو تو اُن کے لیے کچھ نہیں ہے خواہ خوشنویس لگائے۔ لام مال کی روایت میں محمد بن ابی النضر کا ذکر نہیں ہے۔

مسجد میں تقاضا اور تعاقب کرنا

بَابُ ۳۱۲ التَّقَاضِي وَالْمَلَاذِمَةُ فِي

الْمَسْجِدِ

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن جری اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو جہر سے مسجد نبوی میں اپنے اُس قرض کا تقاضا کیا

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّ تَقَاضَى ابْنَ  
أَبِي حَذْرَةَ قَدِمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ تَقَدَّعَتْ  
أَصْوَانُهَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَعِيَ بَيْنَهُمْ فَتَدَخَّلَ اللَّهُمَّ حَتَّى كَشَفَتْ سَهْمَتَ مُحَمَّدٍ  
فَتَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَنَعْتُمْ  
دِينَكُمْ هَذَا وَأَدَمَّا لَكُمْ آخِي الشَّطْرُ قَالَ لَقَدْ قَعَدْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَرَقْنَا قَضِيَّةً ۝

**بَاب ۳۱۳ كُنُسِ الْمَسْجِدِ وَالتَّقَاطُ  
الْخَرَقِ وَالْقَدَى وَالْعِيدَانِ ۝**

۴۴۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
بْنُ كَثِيرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا  
أَسْوَدَ أَوْ أَمْرَأَةً سَوَادًا كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ فَقَالَ أَفَلَا  
كُنْتُمْ أَذْنُومِي بِهِ دُكُونِي عَلَى قَبْرِهِ أَوْ قَالَ قَبْرِهَا قَالِي  
قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا ۝

**بَاب ۳۱۴ تَحْرِيمِ تَجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ**  
۴۴۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَزْمَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ  
عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُشْرِكَتْ  
الْإِبَاطُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي التَّوْحِيدِ أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ الْهَنْ عَلَى النَّاسِ لَمْ يَحْزَمُوا  
تَجَارَةَ الْخَمْرِ ۝

**بَاب ۳۱۵ الْخَدَمُ لِلْمَسْجِدِ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا لِلْمَسْجِدِ  
يَخْدُمُهُ ۝**

۴۴۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ  
عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَمْرَأَةً أَوْ رَجُلًا كَانَتْ  
تَقُمُّ الْمَسْجِدَ وَكَرَّ أَرَاكُهُ إِلَّا أَمْرَأَةً فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى قَبْرِهَا ۝

**بَاب ۳۱۶ الْأَسِيرُ أَوْ الْعَرَبِيُّ يُرِطُ فِي الْمَسْجِدِ**

جو ان پر تھا۔ پس آواز میں بلند ہوئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے سن لیا یہو کا شائد اقدس میں تھے۔ چنانچہ ان کی طرف نکلے  
اور مجھے کا پردہ ہٹا کر آواز دی۔ اسے کعب! عرض گزار ہوئے کہ  
یا رسول اللہ! میں حاضر ہوؤں مگر آپ کا اپنے قرض سے اتنا کم کردواؤں  
ان کی طرف نصرت کا اشارہ کیا۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ  
میں نے کر دیا۔ فرمایا: اٹھو اور باقی ادا کر دو۔

مسجد کی صفائی کرنا نیز چھتھڑے، کوڑا کرکٹ اور تنکے  
چن لینا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ  
نامہ مرد سیاہ فام عورت مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتا تھا وہ  
فوت ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے متعلق پوچھا لوگ  
عرض گزار ہوئے کہ وہ فوت ہو گیا۔ فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہیں  
بتایا لہذا مجھے اس مرد یا عورت کی قبر بتاؤ۔ پس آپ اس کی قبر پر  
تشریف لے گئے اور اس پر نماز پڑھی۔

مسجد میں شراب کی تجارت کا حرام ہونا  
مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
نے فرمایا: جب سود سے متعلقہ سورۃ البقرہ کی آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکل کر مسجد میں تشریف لے گئے اور انہیں لوگوں  
کے سامنے پڑھا۔ پھر آپ نے شراب کی تجارت کو حرام فرما  
دیا۔

مسجد کے لیے فادام رکھنا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ  
نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا سے مراد ہے مسجد کی  
خدمت کے لیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت  
یامو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی میرے خیال میں وہ عورت تھی۔ چنانچہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث بیان کی کہ آپ نے اس کی  
قبر پر نماز پڑھی۔

قیدی یا قرض دار مسجد میں باندھ دیا جائے۔



۴۴۴- حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنَا رَوَيْتُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَفَرُ بَنِي تَمِيمٍ تَفَلَّكَتْ عَلَى الْمَاءِ وَاحِدَةً اَوْ كَثْرَتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ عَلَى الصَّلَاةِ فَالْكَفَرُ وَاللَّهُ مِنْهُ وَارَدَتْ اَنَّ اَرْبَعَةَ اِلَى سَابِعَةٍ مِّنْ سَوَاعِدِ الْمَسْجِدِ عَلَى تَصْبِيحِهَا وَتَنْظُرِهَا لِئَلَّا يَبْرُكَ عَلَيْكَ فَيَكْرَهُكَ فَقَالَ اَخِي سُبْحَانَ رَبِّ هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَتَّبِعُنِي لِأَعْبُدَ مِنْ بَعْدِي قَالَ رَوَيْتُ عَنْكَ خَالِسًا

**بَابُ ۳۱۸ اِذَا غَسَلَ اِذَا اسْلَمَ وَرَبَطَ الْاَسِيرَ اَيْضًا فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ شَرِيحًا مَرُورًا**  
الْغَرِيحُ اَنْ يَجْبَسَ اِلَى سَابِعَةِ الْمَسْجِدِ

۴۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَلَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ ابْنِ سَعِيدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَلًا قَبْلَ نَبِيِّ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنْظَلَةَ يُقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ ابْنُ اَقَالٍ فَوَبَّكُوهُ بِسَابِغَةٍ مِّنْ سَوَاعِدِ الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطْلِعُوا ثَمَامَةَ فَاطْلُكُمُ اِلَى غُلٍّ قَرِيبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاعْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَانَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ

**بَابُ ۳۱۹ الْخِيَمَةُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَوْضِي وَغَيْرِهِمْ**

۴۴۶- حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوذَ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّ يَرُعْهُمُ فِي الْمَسْجِدِ خِيَمَةً مِّنْ بَنِي غِفَارٍ اِلَّا الدَّهْمُ يَسِيلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا اَهْلَ الْخِيَمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِيُنَا مِنْ قَبْلِكُمْ فَاِذَا سَعَدًا يَغْدُو وَجُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ وَمِنْهَا

**بَابُ ۳۱۹ اِذَا خَالَ الْبُعَيْرُ فِي الْمَسْجِدِ**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر شتمہات ایک سرکش جن اچانک میرے سامنے آگیا یا ایسا ہی لفظ فرمایا تاکہ میری نماز توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اُس پر تسلط دیا تو میں نے پاؤں اُسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ رکھا تاکہ مسجد کے وقت تم سارے اُسے دیکھتے۔ لیکن مجھے اپنے بھائی اسیمان کا قول یاد آگیا کہ اسے اللہ! مجھے ایسی باتیں عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ دی جائے۔ رسول کا بیان ہے کہ اسے ذیل کر کے جگا دیا۔

اسلام لاتے وقت غسل کرنا اور قیدی کو مسجد میں باندھنا اور شریع حکم دیا کرتے کہ قرض دار کو مسجد کے ستون سے باندھ دیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو گرفتار کر کے لائے جس کو تھامنے ان اُٹال کہا جاتا تھا تو اُسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دیا گیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ تمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ مسجد کے ایک قریبی کھجوروں کے باغ میں گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد مصطفیٰ واقعی اللہ کے رسول ہیں۔

مریض وغیرہ کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ غزوہ خندق کے وقت حضرت سعد بن معاذ کے ایک ہفت اندام زخمی ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لیے مسجد نبوی میں خیمہ گواہا تاکہ قریب سے عیادت کر سکیں۔ مسجد میں بنی غفار کا خیمہ بھی تھا جب خون اُن کی طرف بہہ کر گیا تو انھیں گھیر لیا اور کہا: اسے خیمے والو! یہ تمہاری عیادت کے لیے ہے! دیکھا تو حضرت سعد کے زخم سے خون بہہ رہا تھا جس کے باعث وہ وفات پا گئے۔

ضرورتاً اونٹ کو مسجد میں لے جانا۔ حضرت ابن عباس نے



فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اُونٹ پر طواف کیا۔

ترجمہ: سنت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے اپنی بیماری کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہایت کی تو آپ نے فرمایا، تم لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کرو، پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کے طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے اُردا آپ نے سورۃ الطور کی تلاوت فرمائی۔

### نور مجسم کا نورانی معجزہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو حضرات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے باہر نکلے جن میں سے ایک حضرت عبّاد بن بشر تھے اور میرے خیال میں دوسرے حضرات انس بن خضیر تھے۔ رات اندھیری تھی اور اُن کے ساتھ چراغ جیسی چیزیں تھیں جو اُن کے ہاتھوں میں چمک رہی تھیں۔ جب وہ نماز ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ طیمچہ شمع تھی، یہاں تک کہ وہ اپنے گھروں میں پہنچ گئے۔

### مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو دنیا اور جو کچھ اُس کے پاس ہے، اسے پسند کرنے کا اختیار دیا تو اُس نے وہ پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، پس حضرت ابوبکر رو پڑے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ بزدل کیوں روتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور جو کچھ اُس کے پاس ہے، ان میں سے ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا اور اُس بندے نے وہ پسند کیا جو اللہ کے پاس ہے مالا مال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی وہ بندہ ہیں اور حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ابوبکر اُترو، ساتھ نبھانے اور مال ملنے میں سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے، اگر

لِلْعَلَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيرٍ ۝

۲۷۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَوْزِلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَوْسَكَةَ كَالَتْ كُنْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَشْعَرَنِي قَالَ طَوَّفَنِي مِنْ قِبَلِ الْكَعْبَةِ وَأَنْتُمْ تَلَكِبُوهَا فَطَلَعْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَيِّرُنِي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطَّوْرِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ

### باب ۳۲۰

۲۷۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا عَبَّادُ بْنُ بَشِيرٍ وَآخِيبُ الثَّانِي أَسِيدُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ لَيْصَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مَعَهُمَا دَاحِلٌ حَتَّى أَهْلَكَ

### باب ۳۲۱ الْخَوْخَةِ وَالْمَرْتَفِ الْمَسْجِدِ

۲۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَوِيدٍ عَنْ أَبِي سَوِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ خُطِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ خَيْرٌ عَبْدًا أَمِنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللَّهِ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ فِي لَفْظِي مَا يَبْكِي هَذَا الشَّيْخُ إِنْ يَكُنِ اللَّهُ خَيْرَ عَبْدًا أَمِنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَلَمَّا خَرَجَ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْعَبْدُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمُنَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكُ إِنْ آمَنَ النَّاسُ عَلَيَّ فِي مُحَبَّتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَكِنْ كُنْتُ مُتَّخِذًا اِمْرَأَةً

حَدَّثَنَا لَا تَخْذَلُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامُ وَمَوْدُوهُ  
لَا يَتَّبَعِينَ فِي الْمَسْجِدِ بَابُ الْأَسَدِ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ  
۳۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ قَالَ تَنَا  
وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ تَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ الْحَكِيمِ  
عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضَةٍ أَلْبَسَ مَاتَ فِيهَا صَبَابُ لَسَةٍ  
بِخَيْرَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ  
قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ آمَنَ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ  
وَمِنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا آمِنَ النَّاسِ  
حَدَّثَنَا لَا تَخْذَلُ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى لَا تَكُنْ خَلَّةَ الْإِسْلَامِ  
أَفْضَلُ سُبُوحًا وَعَلَى كُلِّ خَوْفَةٍ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرُ خَوْفَةٍ  
إِلَّا بِكْرٍ

ہیں اپنی اُمت میں سے کسی کو نہیں بتاتا تو ابوبکر کو بتانا لیکن اسلامی اخوت و  
محبت ہے مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے سوا کوئی دروازہ باقی نہیں  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اُس مرض میں باہر نکلے جس میں وفات پائی تھی۔  
سرمسارک سے چٹی باندھی ہوئی تھی اور منبر پر طرہ افروز ہو کر اللہ تعالیٰ  
کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا اے ایسا کوئی انسان نہیں جس کا جاتی و مالی  
احسان مجھ پر ابوبکر بن ابوقحافہ سے بڑھ کر ہو اور اگر میں لوگوں میں  
سے کسی کو نہیں بتاتا تو ابوبکر کو بتانا لیکن اسلامی غفلت بہتر ہے۔  
میرے طرف مسجد سے ہر گھر کی کو بند کر دو موائے ابوبکر کی گھر کی  
کے (یعنی ابوبکر کی گھر کی کو بند نہ کرنا)۔

ف: یہ دونوں حدیثیں درست در عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یارِ فارسیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انفیلٹ کا واضح ثبوت  
ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمایا کہ حضرت ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کا فرمایا کہ جانی اور مالی لحاظ سے ابوبکر کے احسانات مجھ پر دوسروں سے زیادہ ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں اگر اپنی اُمت میں سے کسی کو نہیں  
بتاتا تو ابوبکر کو بتاتا۔ علاوہ بریں مسجد نبوی سے ملحقہ جتنے گھر تھے اور انہوں نے مسجد میں براہِ راست آنے کے لیے دروازے کھول لیے تھے  
تو آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا باقی تمام حضرات کے لیے دروازے بند کروا دیئے۔ سبحان اللہ۔

کعبہ اور مسجدوں میں دروازے رکھنا اور انھیں بند کرنا  
امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے کہا۔ عبد اللہ بن محمد سنیان،  
ابن جریر کا بیان ہے کہ مجھ سے ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا۔ کاش! انم  
حضرت ابن عباس کی مسجدوں اور اُن کے دروازوں کو دیکھتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں طرہ افروز ہوئے تو حضرت عثمان  
بن طلحہ کو بلایا تو انھوں نے دروازہ کھولا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم حضرت بلال، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت عثمان بن طلحہ اندر  
داخل ہوئے۔ پھر دروازہ بند کر لیا گیا اور ایک ساعت اندر رہ کر  
باہر نکل آئے۔ حضرت ابن عمر کا بیان ہے کہ میں نے بعدی سے آگے بڑھ  
کر حضرت بلال سے پوچھا انھوں نے کہا کہ اس میں ناز پر بھی ہے یہاں

بَابُ الْأَبْوَابِ وَالْعَلَقِ لِلْكَعْبَةِ وَ  
الْمَسَاجِدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ وَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَقِينُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
قَالَ قَالَ لِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ لَوْ  
رَأَيْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبَوَ بَهَا  
۳۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ وَثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا قَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَارِغٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَا عَاصِمَانِ  
ابْنِ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَبَلَغَ قَاسِمَةَ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ  
أُطْلِقَ الْبَابُ فَكَيْفَ فَيَوْمَ سَاعَةٍ ثُمَّ خَرَجُوا قَالَ ابْنُ  
مُبَارَكٍ فَسَأَلْتُ بَلَالًا فَقَالَ صَلَّى فِيهِ فَقُلْتُ فِي أَبِي



قَالَ بَيْنَ الْأَسْطُوَانَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ هَبَ عَنَّا  
أَنْ أَسْأَلَكَ كَمَا صَلَّى

### بَابُ دُخُولِ الْمُشْرِكِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۵۲ - حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ قَالَ الْكَلْبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ سَمْعَةَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِيفَةً قَبْلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ يَوْجَلِي مِنْ بَنِي  
خَنْزِيفَةَ يَقَالُ لَهُ ثَمَامَةُ ابْنُ أَتَالٍ فَرَفَعُوهُ بِسَارِيَةٍ مَرَّتْ  
سَوَارِي الْمَسْجِدِ

### بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۵۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى  
الْمَدِينِيِّ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ قَالَ الْبُخَيْرِيُّ  
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حُصَيْنَةَ عَنْ  
السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَخَصَبَنِي  
رَجُلٌ فَتَغَلَّطْتُ الْكُفْرَ فَذَا أَعْمَرُ بْنُ الْحَكَّابِ فَقَالَ أَذْهَبُ  
قَائِمًا بِطَلْحَةَ بْنِ قُحَيْشٍ يَوْمًا فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتُمْ أَوْ مِمَّنْ  
أَيْنَ أَنْتُمْ قَالُوا مِنْ أَهْلِ الْكَلْبِ قَالَ لَوْ كُنْتُمْ مِنْ أَهْلِ  
الْبَلَدِ لَأَدَّجَعْتُمْ لَهَا تَرْفَعَانِ أَصَوَاكُمْ مَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۵۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ ابْنُ زُهَيْرٍ

قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْسُفُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ  
مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ لِقَاضِي ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دِينًا كَانَ لَهُ  
عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
الْمَسْجِدِ قَدْ رَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَقَدَحَ لِيَوْمَهُمَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَثُفَ سَجْفَ حُجْرَتِهِ  
وَنَادَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ الْبَلَاءُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ بِمِشْرَبِهِ أَنْ صَوَّرَ الشَّطْرَ مِنْ حَيْثُ كَانَ  
قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

نے کہا کہ کس جگہ؟ فرمایا کہ دونوں ستونوں کے درمیان۔ یہ پوچھنا میں  
بھول گیا کہ کتنی ناز پر مری۔

### مشرک کا مسجد میں داخل ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ عمارت کے کھڑے بھیجے وہ بنی حنیفہ کے ایک  
آدی کو گزرتا دیکھ کے لائے جس کو ثامان بن اتال کہا جاتا تھا۔ پس اس کو  
مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا  
گیا۔

### مسجد میں آواز بلند کرنا

علی بن عبد اللہ بن جعفر بن یحییٰ بن سید القطان، جبید بن  
عبد الرحمن بن یزید بن حصیفہ سائب بن یزید سے روایت ہے کہ میں مسجد  
میں کھڑا تھا کہ کسی نے مجھے کھڑکی ماری میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ  
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ فرمایا کہ باؤ ادران دونوں  
آدیوں کو میرے پاس لے آؤ میں دونوں کے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم  
کن لوگوں میں سے ہو یا کہاں رہتے ہو؟ دونوں عرض گزار ہوئے، اہل کلب  
سے فرمایا کہ اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے میں تم دونوں کو سزا  
دیتا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز بلند کرتے  
ہو۔

عبد اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ انہیں حضرت کعب بن مالک  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
عہد مبارک میں مسجد کے اندر اپنے اس قرض کا حضرت ابن ابی صدد سے  
تفاس کیا جو ان پر تھا۔ دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں یہاں تک کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن لیں جو کاشائے اقدس میں تھے۔ پس رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف تپکے، یہاں تک کہ آپ کے حجرے  
کا پردہ ہٹ گیا اور حضرت کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا  
اے کعب! یہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ  
نے دست مبارک سے اشار کیا کہ اپنا نصف قرض چھوڑ دو۔  
حضرت کعب عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں نے ایسا  
کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اٹھو اور



بَابُ ٣٢٤ الْإِسْتِغْفَارُ فِي الْمَسْجِدِ \*

عباد بن تیمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسجد میں چت بیٹے ہوئے ہیں اور اپنا ایک پیر دوسرے پر رکھا ہوا ہے۔  
ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

راستے میں مسجد بنانا جب کہ لوگوں کو نقصان نہ پہنچے۔ حسن بصری، ایوب اور امام مالک کا یہی قول ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زویہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب میں سن شعور کی پہلی توبہ نے اپنے والدین کو دین کا پابند ہی دیکھا اور ہم پر کوئی دن ایسا نہیں گزرے اگر اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح اور شام کو ہمارے پاس تشریف لایا کرتے پھر حضرت ابوبکر کے دل میں خیال آیا تو انھوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی۔ وہ اسی میں نماز پڑھا کرتے اور اسی میں تلاوت کیا کرتے مشرکوں کی عورتیں اور بیٹے کھڑے ہوتے اور اس پر تعجب کرتے اور ان کی طرف دیکھتے رہتے اور حضرت ابوبکر بیت رومہ والے آدمی تھے جنھیں اپنی آنکھوں پر قلعہ نہ تھا جب قرآن مجید پڑھتے تو یہ چیز قریش کے شرکوں کو مضرب کدیتی۔

بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا۔ ابن عساکر نے ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جس کا دروازہ لوگوں کے لیے بند کر دیا جاتا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اجماعت نماز اگر وہ بازار کا نام ہے مجھ میں دوسرے نیا ہو گا ہے کیونکہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھے طرح وضو کر کے مسجد میں آئے اور نماز کے سوا کوئی اور مقصد ہو تو جو قدم وہ رکھتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس کے باعث اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے رہا تک کہ مسجد میں داخل ہو۔ جب مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز اُسے روکے رہے اور فرشتے اُس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک اُسی جگہ بیٹھا ہے

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَنَسٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِيَّاهُ رِجْلَيْهِ عَلَى الْأَخْضَى وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذَلِكَ ۝

بَابُ ۳۲ الْمَسْجِدُ يَكُونُ فِي الطَّرِيقِ مِنْ غَيْرِ صَرْفٍ لِلنَّاسِ فَيُرْوَاهُ قَالَ الْحَسَنُ الْيُوبُ وَمَالِكٌ ۝

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ قَالَ قَالَ الْكَلْبِيُّ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الزُّهَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى دَهْمَا بَيْنَ بَيْنِ الدِّينِ وَكَمْ تَمَرَّ عَلَيْنَا يَوْمَئِذٍ لَا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي النَّهْلَ بَكْرَةً وَ عَشِيَّةً لَمَّا بَدَأَ الْإِنِّي بِكَرِّي قَاتَنِي مَسْجِدًا لِيُفَنِّئَهُ كَارِ ۝ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قِيَمًا عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَابْنَاءُهُمْ يَتَجَبَّوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ دُخْلًا بَكْرًا وَلَا يَمْلِكُ عَيْنُهُ إِذَا أَقْبَلَ الْقُرْآنَ فَكَانَ ذَلِكَ أَشَدَّ كَرِيهِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

بَابُ ۳۲ الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ وَصَلَّى ابْنُ عَوْنٍ فِي مَسْجِدٍ فِي دَارٍ يَغْلِقُ عَلَيْهِ هَذَا بَابٌ ۝

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمِيعِ كَزَيْدٍ عَلَى صَلَاةٍ فِي بَيْتٍ ۝ وَصَلَاةٌ فِي سُوْقِهِ خَمْسًا وَعَشْرِينَ دَرَجَةً فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا قَامَ فَاحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا حَاطِيَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحِيَّةٌ وَتُصَلِّي الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِ عَادَمَ



جہاں نماز پڑھتی تھی کہ اسے اللہ اسے بخش دے۔ اسے اللہ اس پر رحم فرما۔ جب تک وہاں بے وقوف نہ ہو۔  
مسجد وغیرہ میں انگلیوں کا پنجہ ڈالنا

فِي جُلُوسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ  
مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِتَحْدِثِهِ فِيهِ  
بَابُ ۳۲۹ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ  
وَعِيره

۳۲۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَشْرِعَ بْنِ عَاصِمٍ نَادَا قَدْ  
عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ سَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ  
مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ أَحْفَظُهُ  
فَعَرَّوْهُ لِي وَاقْدُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَهُوَ يَقُولُ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ عَمْرٍو كَيْفَ بِكَ إِذَا بَقِيتَ فِي حُكَاةٍ مِنَ  
النَّاسِ بِهَذَا

۳۲۲- حَدَّثَنَا حَلَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ نَاسِعِيَانِ عَنْ أَبِي  
بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ  
وَالْمُؤْمِنَةَ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُمَا بَعْضًا وَشَبَكَ أَصَابِعَهُ  
۳۲۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَنَا ابْنُ جُمَيْلٍ قَالَ أَنَا ابْنُ  
عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدَايَ صَلَواتِ الْعِشِيِّ قَالَ ابْنُ  
سَعْدٍ قَدْ سَأَلَهَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَكِنْ نَسِيتُ أَنَا قَالَ فَصَلَّى  
بِنَا الْعِشِيُّ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ إِلَى خَشْبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ  
فَأَتَاكَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ عَضْبَانٌ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى  
وَشَبَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَوَضَعَ حَذَاكَ الْيَمِينِ عَلَى ظَهْرِ كَتِفِهِ  
الْيُسْرَى وَخَرَجَتْ السُّرْعَانُ مِنَ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا  
فَصَوَّرَتِ الصَّلَاةُ فِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَبَا أَنَا  
يُحْكِمَانَا فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ يَقُولُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ  
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسَيْتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ نَعْدَانِ  
وَلَمْ تَقْصُرْ فَقَالَ أَكْمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعْمَ فَقَدَّمَ  
فَصَلَّى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَمِثْلَ سُجُودِهِ أَدَاكَ

حضرت ابی عمر یا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کا پنجہ ڈالا  
عاصم بن علی، عاصم بن محمد کا بیان ہے کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد ماجد  
سے سنی لیکن مجھے یاد نہیں رہی پس یہ مجھے واقعہ نے اپنے والد محترم کے  
واسطے سے یاد کروائی۔ انھوں نے فرمایا کہ میرے والد ماجد فرمایا کرتے کہ  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبداللہ بن عمر! اس وقت تمہارا کیا حال ہو  
گا جب تم نکلے لوگوں میں رہ جاؤ گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے  
عمارت کا کمر ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے۔ اور  
آپ نے انکشت ہائے مبارک کا پنجہ ڈالا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے میں بعد زوال کی دونوں نمازوں میں سے ایک پڑھائی۔ ابن سیرین  
کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے بتائی لیکن میں بھول گیا۔ چنانچہ میں دو کہتیں  
پڑھاں اور سلام پھیر دیا پس سجد میں گاڑی ہوئی ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے  
ہوئے اور اس سے ٹیک لگائی گریا نہ تھکتے تھے۔ دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ  
دیا اور انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں اور دایاں رخسار اپنے بائیں ہاتھ کی  
پشت پر رکھ کر اقد جلدی جانے والے مسجد کے دروازوں سے نکل گئے  
لوگوں نے کہا کہ نازک ہو گئی ہے اور لوگوں میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر بھی تھے  
مگر انھیں کلام کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ لوگوں میں ایک صاحب ایسے انھوں  
والے بھی تھے جنھیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ  
آپ بھول گئے یا نازک ہو گئی ہے؟ فرمایا کہ میں بھولا اور نہ نازک ہوئی۔  
پھر فرمایا کیا یہی بات ہے جو ذوالیدین کہتے ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے  
ہاں۔ آپ آگے بڑھے اور چوڑی ہوئی نماز پڑھی پھر سلام پھیرا پھر تکیہ کی



اور اپنے مسجد میں جہاں جمہور کی یا ان سے بھی لمبا۔ پھر سر اٹھا کر گھبراہٹ کی بعض اوقات لوگوں سے پوچھا پھر سلام پھیرا تو فرماتے:۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا: پھر سلام پھیرا۔

وہ مساجد جو مدینہ منورہ کے راستوں پر ہیں اور وہ جگہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ سالم بن عبد اللہ کہیں نے دیکھا کہ راستے میں جو مقامات تھے انہیں تلاش کر کے ان میں نماز پڑھا کرتے اور بتایا کرتے کہ ان کے والد عبد اللہ ان میں نماز پڑھا کرتے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان مقامات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے ناسخ نہ حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان مقامات میں نماز پڑھا کرتے تھے اور میں نے سالم سے پوچھا تو انہوں نے تمام مقامات کے بارے میں ناسخ سے موافقت کی سو اٹھارے دونوں کا اختلاف اس مسجد میں ہے جو درعا کی بلندی پر ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرو بن العاص سے فرماتے اور حجۃ الوداع میں بول کے درخت کے نیچے اترے جہاں ذی الحلیفہ کا مسجد ہے۔ جب اس راستے غزوہ بدر کا موقع ہوئے تو وادی کے نشیب میں اترتے۔ جب وادی کی گہرائی سے اتر پڑے تو اپنی وادی کو دیکھ کر بولے: اے وادی! تیرے شرقی کنارے پر ہے اور میں اُس جگہ پر ہوں کہ اُس جگہ نازل ہوا حضرت عبد اللہ اس کے پاس نماز پڑھا کرتے اور اُس کے اندر کچھ تو دے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں نماز پڑھا کرتے تھے پھر اس میں بطحا سے سیلاب آیا اور وہ جگہ بٹ گئی جہاں حضرت عبد اللہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے ان ناسخ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس جگہ بھی نماز پڑھی جہاں چھوٹی مسجد ہے جو درعا وادی کی بلندی پر واقع مسجد کے قریب ہے۔ حضرت عبد اللہ کو اُس مقام کا علم تھا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔ وہ فرماتے کہ جب تم مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے ہو تو وہ جگہ تمہارے دائیں جانب ہے اور جب تم مکہ مکرمہ کی طرف جا رہے ہو تو مسجد راستے کے دائیں کنارے پر ہے۔ اُس جگہ اور مسجد کے درمیان یا قریب ایک پتھر کا شان ہے۔ حضرت ابن عمر اس پہاڑی کے پاس بھی نماز

تھیں۔ رفع راسہ ذکر بركتہ كبر وسجدة مثل سجوده اذا طول ثم رفع راسہ وكر بركتہ ما سألوه ثم سلكه فيقول يثبت ان عمران بن حصين قال ثم سلكه۔

**باب ۳۳ المساجد التي على طريق المدينة والمواضع التي صلى فيها النبي صلى الله عليه وسلم**  
۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ قَالَ ثنا قُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثنا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ سَالِحَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَخْطُو أَمَاكِينَ مِنَ الطَّرِيقِ فَيُصَلِّي فِيهَا وَيُحَدِّثُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُصَلِّي فِيهَا فَذَلِكَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكَانَةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ تَائِفٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكَانَةِ وَ سَأَلْتُ سَالِمًا فَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا دَاكِي تَائِفًا فِي الْأَمْكَانَةِ كَوْنَهَا إِلَّا أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي تَسْجِيدِ بَشَرِي التَّوْحَاةِ۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِيَّاضُ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَائِفٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بَيْنَ الْحَلِيفَةِ حِينَ يَعْبُرُ فِي حَجَّتِهِ حِينَ خَرَجَ تَحْتَ سَمَرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَ الْحَلِيفَةِ وَ كَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ عَزْرَةٍ وَ كَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ أَوْ حِجْرَ عَمْرٍو هَبَطَ بَطْنُ دَاكٍ فَذَا أَظْهَرَ مِنْ بَطْنِ دَاكٍ أَنَا خَرَجَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَوْبِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَسَ ثُمَّ جَثَى يُصْبِحُ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةٍ وَلَا عَلَى الْأَمْكَانَةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ ثُمَّ خَلَعَ ثُمَّ يُصَلِّي عَبْدُ اللَّهِ وَنَدَاهُ فِي بَطْنِهِ كُنْتُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصَلِّي فَذَا حَافِيَةُ السَّيْلِ بِالْبَطْحَاءِ حَتَّى دَفَنَ ذَلِكَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي فِيهِ وَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ الَّذِي دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَشْرَبُ التَّوْحَاةَ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي

كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُكُمْ عَنْ  
 كَيْدِ الشَّيْطَانِ جَنَّ النَّفْسُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي وَذَلِكَ الْمَسْجِدُ  
 عَلَى حَاكَةِ الظُّلُمِ الْيَمْنَى وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ بَيْنَهُ  
 وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ مِثْلَةُ مِجْدٍ أَوْ مِجْدٍ ذَلِكَ وَأَنْتَ  
 ابْنُ عَمْرٍو كَانَ يُصَلِّي إِلَى الْعَرَقِ الَّذِي عِنْدَ مَنْصَرِفِ الزُّهْرَى  
 وَذَلِكَ الْعَرَقُ أَسْمَى حَرْفَةً عَلَى حَاكَةِ الظُّلُمِ دُونَ الْمَسْجِدِ  
 الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَنْصَرِفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ وَ  
 قَدْ ابْتَدَأَ تَعْمِيدُكَ تَكُنْ عَبْدًا لِلَّهِ ابْنُ عَمْرٍو يُصَلِّي فِي  
 ذَلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتَرَكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ وَيُصَلِّي  
 أَمَامَهُ إِلَى الْعَرَقِ لِقَبْلِهِ كَانَ عَبْدًا لِلَّهِ يَرُدُّهُ مِنَ الْوُجُوهِ  
 فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّي فِيهِ  
 الظُّهْرَ إِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ فَإِنْ مَرَّ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْمَسْجِدِ  
 بِسَاعَةٍ أَوْ مِنْ أَوَّلِ السَّاعَةِ عَزَسَ حَتَّى يُصَلِّي بِهَا الضُّمُّ  
 فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
 يَنْزِلُ تَحْتَ سُرْحَةٍ مَحْصِيَّةٍ دُونَ الرَّوْثِيَّةِ عَنْ عَيْنِ الظُّلُمِ  
 وَجَاهِ الظُّلُمِ فِي مَكَانٍ يُطْعِمُ سَهْلًا حَتَّى يَقْضَى مِنْ الْكَلْبِ  
 دُونَ يَرِيَّةِ الرَّوْثِيَّةِ وَمِثْلَيْنِ وَقَدْ انْكَسَرَتْ أَعْلَاهَا فَالْتَمَى  
 فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلَى سَائِي وَفِي سَائِيهَا كُتِبَ كَثِيرَةٌ  
 وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَصَلَّى فِي طَرَفِ ثَلَاثَةٍ مِنْ قُدَّاءِ الْعَرَبِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ  
 إِلَى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٍ عَلَى  
 الْقُبُورِ رَحِمَهُمْ مِنْ جِهَاتِهِ عَنْ يَمِينِ الظُّلُمِ عِنْدَ سِلْمَاتِ  
 الظُّلُمِ بَيْنَ ذَلِكَ السِّلْمَاتِ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرُدُّهُ مِنَ  
 الْعَرَبِ بَعْدَ أَنْ تَكُنَّ الشَّمْسُ بِأَلْفَا حَرْفَةٍ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ  
 فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سِرْحَانٍ عَنْ  
 يَسَارِ الظُّلُمِ فِي مَسِيلٍ دُونَ هَرَشِي ذَلِكَ لِلْمَسِيلِ الْهَرَشِي  
 بِكُرَاعٍ هَرَشِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الظُّلُمِ قَرِيبٌ مِنْ عُلُوِّ وَ  
 كَانَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَمْرٍو يُصَلِّي إِلَى سُرْحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ لِسُرْحَةِ

پڑھا کرتے جو دروازہ کے آخری کنارے پر ہے اور اُس پہاڑی کا ایک سرا  
 مسجد کے قریب ہے۔ وہ مسجد جو مکہ مکرمہ کو جاتے ہوئے اس پہاڑی اور دروازہ  
 کے آخری حصے کے درمیان میں تھی اب وہاں ایک اور مسجد بنائی ہے جب  
 کہ حضرت عبداللہ بن عمر اس مسجد میں نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اسے بائیں  
 طرف چھوڑ دیتے اور آگے پہاڑی کے پاس نماز پڑھا کرتے۔ حضرت  
 عبداللہ دروازے سے صبح کے وقت چلتے۔ پھر ظہر پڑھتے مگر اس جگہ بیٹھتے  
 تو صبح تک ٹھہر کر نماز فجر یہاں ادا کرتے۔ حضرت عبداللہ نے اُن سے  
 یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روٹھ کے قریب راستے  
 کے دائیں جانب ساتھی کسی سایہ دار درخت نیروسیع اور نرم مقام میں  
 اترتے یہاں تک کہ آپ اُس ٹیلے سے دُور آجاتے جو روٹھ سے قریب  
 دُور ٹیلے ہے۔ اُس درخت کا اُپر والا حصہ ٹوٹ گیا اور وہ درمیان سے  
 دوہرا ہو گیا ہے۔ اب صرف اپنی جڑ پر قائم ہے اور اُس کے قریب کئی ٹیلے  
 ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے انھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے اس ٹیلے پر نماز پڑھی جو عرق کے پیچھے ہے جب کہ تم ہضبہ کی طرف  
 جا رہے ہو اس مسجد کے قریب۔ دُور یا قریب اس میں قبروں کے اور پیچھے  
 پتھر ہیں۔ راستے کی دائیں جانب درختوں کے پاس جو راستے میں ہیں تو حضرت  
 عبداللہ ان درختوں کے درمیان مورچوں کو ملنے کے بعد دوپہر کو عرق سے  
 چلتے اور اس مسجد میں نماز ظہر پڑھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے انھیں بتایا  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن بڑے درختوں کے پاس اترتے جو  
 برشائے قریب والی گھاٹی سے ملے ہوئے ہیں اور راستے سے یہ فاصلہ  
 تیرہ کاسے برابر ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر اُس درخت کی طرف نماز پڑھا  
 کرتے جو راستے کے زیادہ قریب اور سب سے اونچا ہے اور حضرت  
 عبداللہ بن عمر نے انھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس گھاٹی میں اترتے تھے جہاں  
 کے قریب مدینہ منورہ کی جانب ہے جب صفراوات سے اترتے تو اس  
 گھاٹی کے نشیب میں راستے کی بائیں جانب اترتے اور تم مکہ مکرمہ کو جا رہے  
 ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منزل اور راستے کے درمیان  
 پتھر کی مار کا فاصلہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے انھیں بتایا کہ نبی کریم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذی طوی میں اترتے تو وہاں رات گزارتے اور نماز  
 فجر پڑھ کر مکہ مکرمہ کی جانب بڑھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

إِلَى الطَّرِيقِ وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ  
الَّذِي فِي أَدْنَى مَوَاطِنِ الْقَوْمَانِ قَبْلَ الْمَدِينَةِ حِينَ تَقْطَعُ  
مِنَ الصَّغَرِ أَوَّاتٍ تَنْزِلُ فِي بَطْنٍ ذَلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ  
بَيْتِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِهِ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ الْأَدْمِيَّةِ  
بِحَجْرٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِدَنِي طَوًى وَيَسِيرُ حَتَّى  
يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى الْكَمَةِ عَلَيْهِ لَيْسَ  
فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ لَكُمَا وَلَكِنْ اسْتَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ عَلَى  
الْكَمَةِ عَلَيْهِ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فَرَضَتِي الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَ  
بَيْنَ الْجَبَلِ الْكَوْبِلِ تَحْتَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ لِمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ  
تَحْتَ سَارِ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْكَمَةِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ مِنْهُ عَلَى الْكَمَةِ السَّوْدَاءِ وَتَدْعُو مِنْ  
الْكَمَةِ عَشْرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ تَحْتَهَا ثُمَّ تَصْلُفُ الْفَرَضَتَيْنِ  
مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ

نماز پڑھنے کی جگہ سخت ٹیلے پر تھی اور اُس مسجد  
میں نہیں جو وہاں بنائی گئی ہے بلکہ اُس سے نیچے سخت  
ٹیلے پر تھی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے انھیں بتایا کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس پہاڑ کے دونوں کناروں  
کی طرف متوجہ ہوتے جو جانب کعبہ اُس کے اور  
اوپر پہاڑ کے درمیان ہے۔ پھر انھوں نے اُس  
مسجد کو وہاں بنائی گئی ہے بائیں جانب رکھا جو  
ٹیلے کے کنارے پر ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ  
ٹیلے پر ہے جب کہ تم ٹیلے سے تقریباً دس گز  
جگہ پھوڑ دور۔ پھر اُس پہاڑ کے دونوں کناروں کے  
ساتھ نماز پڑھو جو تمہارے اور کعبہ کے  
درمیان ہے۔

فہ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آن مسجدوں اور مقامات میں نماز پڑھنے کی پوری  
کوشش کیا کرتے جہاں رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھنی ہوتی۔ اس سے صحابہ کرام کے زاویہ نظر کا بخوبی پتہ چل رہا ہے  
نیز یہ بھی بخوبی معلوم ہو رہا ہے کہ اُن بزرگوں کی نظریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آثارِ مقدسہ کا مقام کیا تھا یہی وجہ ہے کہ ترکوں نے  
اپنے دورِ امتداد میں آثارِ مقدسہ کی اسی طرح حفاظت کی جیسے مسلمانوں کو کرنی چاہیے اور ایسے جملہ مقامات پر انہوں نے یادگاری تعمیر  
کر کے ایک جانب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنے کا ثبوت دیا اور دوسری جانب مسلمانوں کی رہنمائی  
کا سامان فراہم کر دیا۔ اُن کے بعد گورنمنٹ برطانیہ نے مجاز مقدس پر گندم نہا جو فروش مسلمانوں کو مستط کر دیا تو انہوں نے محبت  
کی ایسی تمام نشانیوں کو مٹا دیا اور آثارِ مقدسہ کے ساتھ وہ سلوک کیا جس کی غیر مسلم بھی کبھی جرأت نہیں کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جملہ  
مذہبیانِ اسلام کو سلام کی حقیقی روح سے لذت یاب ہونے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

امام کا سترہ پیچھے والوں کا بھی سترہ ہے  
عبد اللہ بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ  
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں اپنی گدی پر سوار ہو کر

بَابُ سِتْرَةِ الْأِمَامِ سِتْرَةٌ مِنْ خَلْقَةٍ  
۴۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ قَالَ تَامَرُ بْنُ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ



بَابُ سُنَّةِ الْأِمَامِ سُنَّةٌ مِنْ خَلْقِهِ

۴۶۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ

ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ

إِمَامَ كَاسَنَزَهَ بِسُحُفٍ وَالْوَلَدُ كَاسَنَزَهَ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رِوَايَتِهِ عَنْ كَاسَنَزَهَ

بَنِي عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رِوَايَتِهِ عَنْ كَاسَنَزَهَ

ایا اور ان دونوں میں بائیں ہونے کے قریب تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منیٰ میں ریواس کی اڑکے بنیہ لوگوں کو نماز پڑھا ہے تھے۔ میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا اور گھسی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ میں ایک صف میں شامل ہو گیا اور کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عید کے روز ہاجر تشریف لاتے تو نیزے کا کلمہ فرماتے جو آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا ہے اس کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے اور سفر میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ پھر امراء نے اسے اپنا لیا۔

مولیٰ بن ابی جحیفہ نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بطحام میں نماز پڑھا لی۔ آپ کے سامنے نیزہ تھا۔ ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں سامنے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

نمازی اور شہر کے درمیان کتنا فاصلہ ہوتا چاہیے۔

ابو ہازم سے روایت ہے کہ حضرت ہبل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان بکری کے گزرنے کی جگہ کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔

یزید بن ابی وہب سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مسجد کی دیوار منبر کے اتنی قریب تھی جس میں سے صرف بکری گزر سکے۔

**نیزے کی طرف نماز پڑھنا**

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نیزہ گاڑا جاتا اور آپ اس کی طرف منکر کے نماز پڑھا کرتے۔

برجی کی طرف نماز پڑھنا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ نَكْبًا عَلَى جَمَارَاتَيْنِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَيْتُ الرِّحْلَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمَعْنَى إِلَى عَيْرٍ جِدَارٍ قِمَارَتْ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَتَزَلْتُ وَأَرَسْتُ الْكَانَ تَزَلُّهُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُسْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدًا.

۳۶۷- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْرُوقٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَحْدَثَ يَوْمَ الْوَيْدِ أَمْرًا لَمْ يَزَلْ يَقُولُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَيْفَ صَلَّى الْبُهَا وَالنَّاسُ وَرَأَوْهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الشَّعْرِ قِيمٍ ثُمَّ اخْتَذَهَا الْأُمَمَاءُ.

۳۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جَحِيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي يَعْقُوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَزْرَةُ الظُّهْرِ لَكُتَيْنِ وَالْعَصْرِ لَكُتَيْنِ ثُمَّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةَ وَالْحِمَارَ.

**باب ۳۳۲ قَدْ رَكْعَةً يَتَّبِعِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْمُصَلِّي وَالشَّعْرَةِ**

۳۶۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْحِمَارِ مَمَرُ الشَّاةِ.

۳۷۰- حَدَّثَنَا الْمُتَوَكِّلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتْ الشَّاةُ تَجُورُهَا.

**باب ۳۳۳ الصَّلَاةُ إِلَى الْحَرَبَةِ**

۳۷۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَكِّزُهُ الْحَرَبَةُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا.

**باب ۳۳۴ الصَّلَاةُ إِلَى الْعَزْرَةِ**

۳۷۲- حَدَّثَنَا إِدْرَسُ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي

حُجِّقَتْ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَزْرَةَ  
قَالَ يَوْمَئِذٍ فَتَوَضَّأَ فَصَلَّى بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ يَدَايِهِ  
عَنْدَهُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ يَمْرَانِ مِنْ دَرَاهِمَا ۚ

۴۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ بَزْزِيعٍ قَالَ لَمَّا كَانَ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَسْرَ  
بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ  
لِحَاجَتِهِ تَبِعَتْهُ آتَاؤُهُ لَمْ يَمْرُ وَمَعَهَا عَكَازَةٌ أَدْعَصَتْ أَوْ  
عَكَازَةٌ وَمَعَهَا إِدَاوَةٌ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ حَاجَتِهِ تَابَتْهَا  
الْإِدَاوَةُ ۚ

### باب ۳۵ السُّتْرَةُ بِمَكَّةَ وَغَيْرِهَا ۚ

۴۷۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنِ  
الْحَكَمِ عَنْ أَبِي حُجِّقَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَاجِرَةِ فَصَلَّى بِالْبَطْنَاءِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ  
لَا تَعْتَيْنِ وَلَنْ يَبْدِيَنَّ عَنَرَهُ وَكَوَضًا لِيَجْعَلَ النَّاسُ  
يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ ۚ

### باب ۳۶ الصَّلَاةُ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ وَقَالَ

عُمَرُ الْمُصَلِّونَ أَحَقُّ بِالسَّوَارِي مِنَ الْمُتَقَرِّبِينَ  
إِلَيْهَا وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بَيْنَ أُسْطُوَانَتَيْنِ  
فَأَذَنَاهُ إِلَى سَارِيَةٍ فَقَالَ صَلَّى إِلَيْهَا ۚ

۴۷۵- حَدَّثَنَا الْمُكَلِّيُّ ابْنُ ابْرَاهِيمَ قَالَ تَابِزِيدُ بْنُ أَبِي  
عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ أَتَى مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَدِ فَيُصَلِّي عِنْدَ  
الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ  
أَرَأَيْكَ تَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ قَالَ  
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ  
عِنْدَهَا ۚ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ  
کے وضو کے لیے پانی پیش کیا گیا تو وضو کر کے آپ نے ہمیں نماز ظہر و عصر  
پڑھائیں اور آپ کے ملنے پر بھی بھیجی کہ جس کے پرے سے عورتیں اور گرجے گز رہے تھے  
عطا دلنا البوسیمونہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت انس بن مالک رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رنج حاجت کے  
بیے ہاں تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پیچھے جاتے۔ ہمارے  
ساتھ چھڑی یا لٹھی یا برہمی اور پانی کی پھال ہوتی۔ جب آپ حاجت  
سے ناراض ہو جاتے تو ہم وہ چھال آپ کی خدمت میں پیش  
کر دیتے۔

### مکہ وغیرہ میں ستر کرنا

حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے  
بطحا میں ظہر و عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے سامنے برہمی  
نصب کی گئی۔ آپ نے وضو کیا تو لوگ آپ کے وضو کا پانی اپنے اوپر  
ملنے لگے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس پانی سے وضو فرماتے اور اسے آپ کے جسم اطہر کو مس کرنے کا شرف حاصل ہوتا۔ اس پانی  
کی صحابہ کرام کی نگاہوں میں کیا قدر و قیمت تھی وہ اس حدیث اور اس منہج کی دیگر احادیث سے واضح ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ  
تعالیٰ علیہم کے اس نفلہ نظر کو جاننے کی غرض سے حدیث ۴۷۴ کا حاشیہ یہ پیرا حلقہ فرمایا جیسے تاکہ حقیقت نفس الامری نگاہوں کے سامنے  
آجائے۔ ویسے واللہ یہدی من یشاء اِلٰی صراطٍ مُسْتَقِیْمٍ۔

### ستون کی طرف نماز پڑھنا

حضرت عمر نے فرمایا کہ آپ کے والدین کی نسبت ستون کی آڑ میں نماز پڑھنا زیادہ  
مناسب ہے۔ اور حضرت ابن عمر نے ایک آدمی کو دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھتے دیکھا  
تو اسے ایکسے قریب کے فرمایا کہ اس کی طرف پڑھو۔

ب: زید بن ابیہنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کے ساتھ آگے اس ستون کے پاس نماز پڑھتا ہوں جو صحف کے پاس ہے۔ میں عرض  
گزار ہوا: اے ابو سلمہ! میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی  
کوشش کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کے  
پاس خاص طور پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔



٢٤٦ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ سَفِيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ لَقَدْ أَذْكَتْ كِبَارُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَكُّرُ رُؤُوسِ السَّوَادِ عِنْدَ الْمَغْرِبِ  
وَرَأَى شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي حَتَّى يُغْرَمُ الْبُكِيُّ صَلَّيَ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا۔

باب ۳۳ الصَّلَاةُ بَيْنَ السَّوَارِي فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور حضرت اسامہ بن زید، حضرت عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال بھی۔ کافی دیر رہے پھر نکل آئے اور میں اندھا دل ہونے والا پہلا شخص تھا میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ کہاں نماز پڑھی؟ فرمایا کہ اگلے دو ستونوں کے درمیان۔

٣٤٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ تَابُو سِيْرَةَ عَنْ  
كَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْبَيْتَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُقَّةَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَيِلَالُ بْنُ قَطَالٍ  
ثُمَّ خَرَجَ وَكَانَتْ أَوَّلُ النَّائِسِ دَخَلَ عَلَى أَثَرِهِ فَسَأَلَتْ يِلَالًا  
ابْنَ صُلَيْفٍ فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّامَيْنِ ۝

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے اور حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ جی بھی۔ دروازہ بند کر کے کچھ دیر اُن میں رہے۔ باہر نکلتے پر میں نے حضرت بلال سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا کیا ہنریا کیا ایک ستون کو بائیں جانب، ایک کو دائیں جانب رکھا اور میں ستون آپ کے پیچھے تھے اور اُن دونوں بیت اللہ کے چھ ستون تھے۔ پھر نماز پڑھی۔ اور ہم سے اسامہ اُٹھنے لگا اور فرمایا اے امام! اُن کے لئے مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: ۱۔ دائیں جانب دو ستون رکھے۔

٣٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ  
ابْنُ أَنَسٍ عَنْ قَافِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ  
وَبِلَالٌ وَعُمَرَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَبَشِيُّ فَأَعْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَتَ  
فِيهَا وَاسْتَلَتْ بِرَأْسِهَا حِوْرَةَ مَا صَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عُمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعُمُودًا عَنْ يَمِينِهِ  
وَتِلْكَ أَعْمِدَتِي وَرَأْسُهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ  
أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى وَقَالَ لَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنِي مَا لَكَ  
فَقَالَ عُمُودَانِ عَنْ يَمِينَيْنِ +

حضور کے نماز پڑھنے کی جگہ پر نماز پڑھنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کبھی داخل ہوتے تو داخل ہوتے وقت سانس کے طرف پلٹتے جاتے اور روانہ کو پس پشت کر لیتے اور چلتے رہتے یہاں تک کہ اُن کے اور سامنے والے دیوار کے درمیان تقریباً تین گز فاصلہ رہ جاتا، اُس جگہ نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے حوا نہیں حضرت بلال نے بتائی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی، انھوں نے فرمایا کہ ہم میں سے کسی کے لیے کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ وہ بیت اللہ کے جس گوشے میں چاہے نماز پڑھ

باب ٣٣٨  
٤٩- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْدِرِ قَالَ تَابُ الْبُصْمَرَةُ  
قَالَ تَابُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَائِفٍ اَنْ عَبْدَ اللهِ كَانَ لَهَا  
دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ وَجْهِهِ حِينَ يَدْخُلُ وَجَعَلَ لَهَا  
قِبَلَ ظَهْرِهِ فَمَشَى حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحِوَارِ الَّذِي  
قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ اَذْرُعٍ صَلَّى يَتَوَخَّى الْمَكَانَ  
الَّذِي اخْبَرَهُ بِهِ بِلَالٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَّى فِيهِ قَالَ وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ تَابُ اسَ اِنْ صَلَّى فِي آيَةٍ



تواریخ البیوت شلوٰۃ

۷۔

ف: حدیث ۴۷۵ تا ۴۷۹ اور باب ۲۲۶ کے حریم الباب والی حدیث سے اس بات کی وضاحت ہو رہی ہے کہ صحابہ کرام ان جگہوں پر نماز پڑھنے کی پوری کوشش کیا کرتے تھے جن مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی نماز اور افرامی ہو۔ آخر کیوں؟ کیا پروردگار عالم نے قرآن کریم میں انہیں ایسا کرنے کا حکم فرمایا تھا؟ کیا رحمت و وعام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایسا کیا کرو؟۔ جواب نفی میں ہو گا کیونکہ کسی آیت یا حدیث کے اندر واضح طور پر ایسا حکم وارد نہیں ہوا ہے۔ پھر صحابہ کرام عین تعلیمات اسلامیہ کی پیکر ہستیاں ایسا کیوں کرتے تھے؟ ان بزرگوں کے اس ایمان افرندہ خارجیت سے منظر نظر یہ سمجھنے کی غرض سے حدیث ۴۱۰ کا ماحشیہ ذہن میں رکھنا چاہیے۔ وَاللّٰهُ وَفِي التَّوْفِیْقِ۔

باب ۳۳۷ الصلوٰۃ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ

پڑھنا۔

نانع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری کو ترچھی بٹھاتے اور اُس کی طرف نماز پڑھ لیا کرتے ہیں (عبید اللہ) نے کہا کہ جب سواریاں چل پڑیں؟ فرمایا کہ آپ کجاوے کو لے کر برابر کر لیتے اور اُس کی ٹکڑی کی طرف نماز پڑھ لیتے اور حضرت ابن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔

پار پائی کی طرف نماز پڑھنا

اُحد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ تم نے میں کو اور گدھے کے برابر کر دیا مالک میں نے اپنے آپ کو پار پائی پر بیٹھ کر دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آکر پار پائی کے درمیان سے گئے مائے نماز پڑھتے۔ میں اس کو ناپسند کرتی تھا پائنتی کی جانب سے کھسک کر اپنے لحاف سے نکل جاتی۔

نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روک دے

اور حضرت ابن عمر نے کعبہ میں تشہد کے اندر دوکا اور فرمایا اگر انکار کرے اور بغیر طے نہ مانے تو اُس سے طے۔

ابو عمر عبد الوارث، یونس، حمید بن بلال، ابو صالح حضرت ابوسعید خدری کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ آدم بن ابویاس، سلیمان بن مغیرہ، حمید

بن بلال مدوی، ابو صالح السمان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد کے روز نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ کسی چیز

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ تَأْمَعُمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ تَأْفِيعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّيُ إِلَيْهَا قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا أَهْبَتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيَعْبُدُ فَيُصَلِّيُ إِلَى الْخَرْتَمِ أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْعَلُهُ

باب ۳۳۸ الصلوٰۃ إِلَى الشَّجَرِ

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ تَأْخِذُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فَالَتْ أَعْدَلُ لَمْؤَاتَا الْكَلْبِ وَالْجَمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَضْطَجِعَةً عَلَى الشَّجَرِ فَيُخْرِجُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُكَبِّرُ سَطَّ الشَّجَرِ فَيُصَلِّيُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْخَهُ فَأَسْأَلُ مِنْ قَبْلِ رَجْعِي الشَّجَرِ حَتَّى أَسْأَلُ مِنَ تَحَاتِي

باب ۳۳۹ لِيَرُدَّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ

يَدَيْهِ وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِي التَّشَهُّدِ فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ إِنْ أَرَى إِلَّا أَنْ يُقَاتِلَكَ فَاتَّكَلْ

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ تَأْأَعْبُدُ الْوَارِثُ قَالَ تَأْ يُونُسُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ تَأْأَعْبُدُ ابْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ تَأْأَعْبُدُ ابْنُ

کو لوگوں سے سترہ بنایا ہوا ہے۔ پس نبی ابو یوسف کے ایک نوجوان نے آپ کے سامنے سے گزرا پایا۔ حضرت ابوسعید نے اُس کے سینے میں ٹھوکا لگایا۔ نوجوان نے گزرنے کا کوئی اور راستہ نہ دیکھا تو پھر گزرنے لگا۔ حضرت ابوسعید نے پہلے سے سخت دھکتا دیا۔ وہ حضرت ابوسعید سے ناراض ہو کر مروان کے پاس چلا گیا اور جو کچھ حضرت ابوسعید نے کیا تھا اُس کی شکایت کی اور حضرت ابوسعید بھی اُس کے پیچھے مروان کے پاس پہنچ گئے۔ اُس نے کہا اے ابوسعید! آپ کا اور آپ کے پیچھے کیا معاملہ ہے؟ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور لوگوں سے سترہ کرے۔ پھر کوئی آگے سے گزرا پایا ہے تو اُسے روکے۔ اگر نہ روکے تو اُس سے لڑے۔ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ  
بکسیر ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد نے انھیں حضرت ابوجہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے متعلق کیا سنا ہے؟ حضرت ابوجہیم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانے کہ اُس پر کتنا گناہ ہے تو وہ آگے سے گزرنے کی نسبت چالیس سال کھڑے رہے کو بہتر شمار کرے۔ ابوالنضر نے کہا۔ مجھے نہیں معلوم کہ انھوں نے (بُسر) چالیس دن کہا یا بیسے یا سال۔

نماز پڑھتے ہوئے ایک آدمی کا دوسرے کی طرف منہ کرنا  
حضرت عثمان کے نزدیک یہ مکروہ ہے کہ نماز میں ایک آدمی دوسرے کی طرف دیکھے اور یہ اُس صورت میں ہے جب کہ وہ ادھر مشغول ہو جائے اور اگر مشغول نہ ہو تو حضرت زید بن ثابت نے فرمایا کہ مجھے اس کی کوئی پروا نہیں ہے کیونکہ کوئی کسی کی نماز نہیں توڑ دیتا۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ذکر کیا کہ کیا چیزیں نماز کو توڑتی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ اُسے کتا گدھا اور عورت توڑتی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ تم نے ہمیں گتے بنا

هَلَالٍ بِالْعَدْوِ قَالَ تَابَ أَبُو صَالِحٍ السَّمَانُ قَالَ رَأَيْتُ  
أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يُسْتَوْرَى  
مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ شَأْبٌ مِّنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ  
بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ  
يَجِدْ مَسَاعَاةً إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَلِمَ لَيْسَ تَأْذَنًا فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ  
أَشَدَّ مِنَ الْأَوَّلَى فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مُرَدَّانَ  
فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْعًا  
عَلَى مُرَدَّانَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَصَلَى  
أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يُسْتَوْرَى مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ  
يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فَإِنْ أُلِيَ فَلْيَعَانِلْهُ فَإِنَّهُ هُوَ  
شَيْطَانٌ

باب ۳۲۲ إِيْثَامُ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي  
۴۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ  
أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ  
زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جَهْمٍ يُسْأَلُ مَاذَا أَسْمَعُ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي  
فَقَالَ أَبُو جَهْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ  
الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ لِأَعْيُنِ  
خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمْزِجَ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِي قَالَ  
الرَّيْعَانُ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً

باب ۳۲۳ إِسْتِقْبَالُ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ  
يُصَلِّي وَكَرَاهَةُ عُثْمَانَ أَنْ يُسْتَقْبَلَ الرَّجُلَ وَهُوَ  
يُصَلِّي وَهَذَا إِذَا اشْتَغَلَ بِهِ أَمَّا إِذَا لَمْ يَشْتَغَلْ  
بِهِ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ مَا بَالُكَ إِنْ الرَّجُلُ  
لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ

۴۸۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ  
مُسْلِمٍ عَنْ الْأَعَشِيِّ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَنَّهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَقَالُوا يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ



دیبا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان چار ہال پر بیٹھ رہتی۔ مجھے کوئی ضرورت پڑتی تو سامنے سے گزرتا ناپسند کرتی اور آہستہ سے نکل جاتی۔ اعمش، ابراہیم، اسود نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں فرش پر آپ کے سامنے توجہی سوئی رہتی۔ جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگہ دیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

عورت کے سامنے ہوتے ہوئے نکل پڑھنا  
ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضہ مطہر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سوئی رہتی اور میرے دونوں سر آپ کے قبلے کو ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو مجھے دبا دیتے پس میں اپنے پیروں کو سمیٹ لیتی اور جب کھڑے ہوتے تو پھیلا لیتی۔ انھوں نے فرمایا کہ ان دونوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

جس نے کہا کہ نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی

عمر بن حفص بن غیاث، ابن کے والد ماجد، اعمش، ابراہیم، اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ذکر کھواک گنا، گدھا اور عورت رہ چیزوں میں جو نماز کو توڑ دیتی ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ تم نے ہمیں گدھوں اور کتوں سے تشبیہ دے دی جب کہ خدا کا نام میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میں چار ہال پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی رہتی۔ جب مجھے کوئی ضرورت پڑتی تو پیچھے گزرتی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف نہ پہنچا پسند کرتی لہذا میں آپ کے قدموں کے پاس سے کھسک جاتی۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَرْأَةُ فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُونَا كِلَابًا لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ذَرَانِي لَبِيئَةً وَبَيْنَ الْقَبْلَةِ وَأَنَا مُصْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيرِ فَتَكُونُ لِي الْحَاجَّةُ وَالْكَرَّةُ أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ فَإِنْسَلَّ إِلَيَّ لَا دَعْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيهِمْ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ ۝

### باب ۳۸۵ الصلوة خلف النائم

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ تَابِعِيُّ قَالَ تَابِعُثَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا نَائِمَةٌ مُعْرِضَةٌ عَلَى فَرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ أَيْقِظَنِي فَأَوْتِرْتُ ۝

### باب ۳۸۶ النطوة خلف المرأة

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ كُنْتُ أَنَا مَبْنِيَّةٌ يَدِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحِلَايَ فِي قَبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ عَمَزْتُ فَقَبَضْتُ رِجْلِي فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهَا قَالَتْ وَاللَّيْلُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ ۝

### باب ۳۸۷ مَنْ قَالَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ ۝

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ تَنَا أَنِي قَالَ قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ تَابِعُثَانُ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْجَمَارُ وَالْمَرْأَةُ فَقَالَتْ شَبَّهْتُمُونَا بِالنَّحْلِ وَالْجَلَابِ وَاللَّهُ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ذَرَانِي عَلَى السَّرِيرِ بَيْنَ الْقَبْلَةِ وَالْقَبْلَةِ مُصْطَجِعَةٌ فَتَبْدُو لِي الْحَاجَّةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأَوْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَلَّ مِنْ عِثْرِ رَحْلِي ۝

ابن شہاب کے بھتیجے نے اُن یعنی اپنے چچا جان سے پوچھا کہ کیا کوئی چیز نماز کو توڑتی ہے؟ فرمایا کہ کوئی چیز نہیں توڑتی کیونکہ مجھے مردہ بن کر سیرنے خبر دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبردست طلبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان گھر کے بستر پر ترچھی بیٹی ہوئی ہوتی۔

جب چھوٹی بچی کو نماز کے دوران اپنی گردن پر اٹھائے رکھے۔

عمر بن زحر نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اٹھایا کرتے جو حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبد شمس سے تھیں۔ جب آپ مسجد سے میں جاتے تو اُسے اٹھا دیتے اور جب قیام فرماتے تو اُسے اٹھا لیتے۔

جب اُس بستر کی طرف نماز پڑھے جس میں عائشہ ہو۔

عبد اللہ بن شداد بن ابی اہد سے روایت ہے کہ مجھ سے میری خالہ ابی حضرت یمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دیتے ہوئے فرمایا: میرا بستر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصحف کے سامنے ہوتا اور بعض اوقات آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا حالانکہ میں اپنے بستر میں ہی ہوتی تھی۔

عبد اللہ بن شداد بن ابی اہد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت یمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے اور میں آپ کے پہلو میں سوئی رہتی۔ جب آپ مسجد سے میں جاتے تو آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا حالانکہ میں عائشہ ہوتی۔

کیا آدمی مسجد سے کے وقت اپنی بیوی کو دبا دے تاکہ مسجد نہ کر سکے۔

قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۳۸۸- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبرٰهیمَ قَالَ اَنَا یَعْقُوبُ بْنُ إِبرٰهیمَ قَالَ اَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شَهَابٍ اَسْأَلُ عَنْهُ عَنِ الصَّلٰوةِ يَقْطَعُهَا شَيْءٌ قَالَ لَا يَقْطَعُهَا شَيْءٌ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَلَاقِي لَمُعَرُوضَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْفَيْلَةِ عَلَى فِرَاشٍ اَهْلِكُ \*

بَابُ ۳۸۸ اِذَا احْمَلَ حَامِلٌ تَصَغِيرَةً عَلَى عُنُقِهِ فِي الصَّلٰوةِ \*

۳۸۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ اِمَامَةً بِنْتُ زَيْنَبَ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاقِي الْعَاصِ بْنِ رِمِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَكَذَا قَامَ حَمَلُهَا \*

بَابُ ۳۸۹ اِذَا صَلَّى اِلَى فِرَاشٍ فِيْهِ حَائِضٌ ۳۹۰- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَادٍ قَالَ اَلْهَادِ قَالَ اَخْبَرَنِي حَكِيْمٌ مِّمَّوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ فِرَاشِي جِيَالٍ مُمَسَّكِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَسَا وَقَعَ لَوْبُهُ عَلَيَّ وَانَا عَلَى فِرَاشِي \*

۳۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ اَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَادٍ قَالَ اَلْهَادِ قَالَ سَمِعْتُ مِمْوْنَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَانَا فِيْ جَنْبِهِ كَاَنَّمَا قَاِذَا اَسْبَغَ صَابُنِيْ لَوْبُهُ وَانَا حَائِضٌ \*

بَابُ ۳۹۱ هَلْ يَغِيْرُ الرَّجُلُ اَمْرًا عِنْدَ السُّجُوْدِ لِكَيْ يَسْجُدَ \*

۳۹۲- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنَا يَحْيَىٰ قَالَ اَنَا عَبْدُ

الْبُحَارِیُّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَعْبُدُ اللَّهَ عِبَادَةً مَحْضَةً إِلَّا أُورِثَ الْجَنَّةَ وَكَانَ مَطْلُوعَةً بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْوَبْكَتِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ عَمَرَ رَجُلِي فَقَبَضَهُمَا

نے فرمایا اتم نے بڑا کیا کہ ہمیں گتے اور گدے کے برابر کر دیا  
علا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے  
دیکھا جب کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان بیٹھ رہتی۔ جب سجدے  
کا ارادہ فرماتے تو میرے پیروں کو دبا دیتے لہذا میں انہیں اکٹھے کر لیتی۔

ف: شروع اسلام میں نمازی کے سامنے سے گنا، گدھا گزرتا تو اسے ناقض نماز شمار کیا جاتا۔ اسی طرح عورت کے گزرنے  
کو بھی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ۳۸۴ سے ۳۹۲ تک اسی غرض سے پیش کی ہیں کہ نمازی کے سامنے سے گنا، گدھا یا عورت  
گزر جائے تو اس کی نماز قطعاً متاثر نہیں ہوتی۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْرُقُ عَنِ الْمُصَلِّي  
شَيْئًا مِنْ الْأَذَى

عورت کا نمازی سے گندگی کو دور  
کرنا۔

۳۹۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعٌ قُرَيْشٍ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لَا تَنْظُرُونَ إِلَى هَذِهِ الْمَرْأَةِ أَيْتُكُمْ يَوْمُ الرِّجَالِ فَكَانَ قَائِلٌ قَائِلًا إِلَى قُرَيْشٍ أَدَمَ مَهْمَا وَسَلَاهَا فَيَعْبُدُكُمْ كَمَا تَعْبُدُكُمْ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَأَتَتْهُ أَشْقَاهُ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَعُوا عَلَى مَالٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الْوُضْعِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقًا إِلَى قَائِمَةٍ وَهِيَ جَوْنِيَّةٌ فَاقْبَلَتْ تَسْمَعُ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتَّى الْقَتْلُ عَنْهُ وَاقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسْمَعُ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِمُرْثَسَى اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرُو بْنِ هَاشِمٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَسِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَسِيْعَةَ وَالْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعِيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ لَاحِظَهُمْ صَرَحِي يَوْمَئِذٍ لَمْ أَكُنْ سَاجِدًا إِلَى الْقَلْبِ قَلْبِي

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس میں در بیان کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور قریش کی ایک جماعت مجلس جمائے ہوئے تھی کہ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا۔ کیا تم اس کو دیکھا کرتے دے کو نہیں دیکھتے، کون ہے تم میں سے جو آلِ نساء کے مذبح کو گائے اور وہاں سے گوبر خون اور اوجھری لائے، پھر اسے ہلکے سے، یہاں تک کہ جب سجدہ میں جائے تو اس کے کندھوں کے درمیان رکھ دے۔ مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں ہی رہے اور وہ ہنسے یہاں تک کہ ہنسی کے مارے ایک دوسرے پر جھک گئے کسی نے جا کر حضرت ناطقہ کو بتایا جو لوگ تھیں پس وہ دھڑکی ہوئی آئیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں ہی رہے۔ یہاں تک کہ وہ انہوں نے آپ سے بٹایا اور ان کی جانب متوجہ ہو کر بڑا بھلا کہنے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو کہا۔ اے اللہ! قریش کو سنبھال اے اللہ! قریش کو سنبھال۔ اے اللہ! قریش کو سنبھال۔ پھر نام بیٹے۔ اے اللہ! عمرو بن ہشام، عقیب بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ ولید بن عقیب، امیہ بن خلف، عقیب بن ابومعیط اور عمارہ بن ولید کو سنبھال۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم، میں نے انہیں غزوہ بدر کے روز پھاڑے ہوئے مردے دیکھا۔ پھر گھسیٹ کر بدر کے ایک کنوئیں میں ڈال دئے گئے۔ پھر رسول اللہ



بَدْرُكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَأْبُكُمْ  
أَهْوَابُ الْقَلْبِ لَعَنَهُ ۖ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اس کنوئیں والوں پر  
لعنت کی گئی ہے۔

و: مشرکین مکہ کے سرداروں نے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انڈیا پہنچانے کی حد کر دی تو رحمتِ دو عالم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی ہلاکت کے لیے دعا فرمائی۔ پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب کی درخواست کو شریف قبولیت بخشے ہوئے  
کافروں کے اُن سرداروں کو غزوہ بدر کے دوران ہلاک کر دیا۔ فتح کے بعد صحابہ کرام نے اُن لوگوں کو کنوئوں کی طرح گھسیٹ کر ایک  
گڑے میں ڈال دیا تھا۔ ————— پر بھی اگر کوئی یوں کہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، تو ایسے لوگوں سے یہ کہا جاسکتا ہے:۔  
مانگ لوفی سے توفیق دیں مانگ لو  
نورِ ایمان صدقِ یقین مانگ لو



## نماز کے اوقات

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ایک روز عمر بن عبد العزیز نے نماز  
مؤخر کر دی تو اُن کے پاس عمرو بن زبیر تشریف لائے اور انھیں بتایا کہ  
عراق میں ایک روز حضرت مغیرہ بن شعبہ نے نماز مؤخر کر دی تو اُن کے  
پاس حضرت الوسود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا یہ  
اے مغیرہ! یہ کیا ہے؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نازل  
ہوئے اور انھوں نے نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز  
پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پھر کہا کہ مجھے اسی طرح حکم دیا گیا  
ہے کہ مگر عروہ کے کہا، غور کیجئے کہ آپ کیا فرما رہے ہیں یہی حضرت  
جبریل تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے نماز کے اوقات  
مقرر کیے؟ غور کرنے فرمایا کہ اسی طرح ناشیخ بن الوسود اپنے والد ماجد کے  
واسطے سے حدیث بیان کرتے ہیں غور کرنے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نماز عصر پڑھتے اور دھوبے اُن کے حجرے میں ہوتی، اس  
سے پہلے کہ وہ بلند ہو۔

انشاء خداوندی ہے، اُسی کی طرف رجوع کرتے رہو اور اُس سے  
خُداوند نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو (۳۰، ۳۱)

کتاب مواقیت الصلوة

٢٩٢ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى  
مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَر  
الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ  
أَنَّ الْمُخِيزَةَ بِنْتُ شُعْبَةَ أَخَرَتِ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهِيَ بِالْعِرَاقِ  
فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هَذَا يَا  
مُخِيزَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ  
فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى  
فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِهَذَا أَمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ  
إِعْلَمْ مَا نَحَدِّثُ بِهَ وَإِنَّ جِبْرِيلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَتَ الصَّلَاةِ قَالَ عُرْوَةُ كَذَلِكَ  
كَانَ يُشِيرُ بِنُ أَبِي مَسْعُودٍ بِحَدِيثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عُرْوَةُ  
وَلَقَدْ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي مَجْرَتِهَا قَبْلَ  
أَنْ تَظْهَرَ

لَا تَأْكُلْ أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم مِّنَ الْيَمِينِ  
وَالْيَمِينُ هِيَ الصَّلَاةُ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبد القیس کے والد راعی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں اور آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں ہمیں ایسی چیزوں کا حکم فرمایا جس میں ہم آپ سے مال کر کے اپنے پھیلے افراد کو ان کی طرف دعوت دیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے تمہیں روکتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا۔ پھر اُس کی تفسیر فرمائی کہ یہ گواہی کہ نہیں ہے کوئی مسیود مگر اللہ اور بے شک میں اُس کا رسول ہوں اور غار قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور غنیمت سے غمس بچھ ادا کرنا۔ اور تمہیں کندکے قریبے ہنزل لکھی برتن، روخی گھڑے اور چربی برتن سے منع کرتا ہوں۔

نماز قائم کرنے پر بیعت ہونا

قیس سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

نماز کفارہ ہے

حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا کہ تم میں سے فتنہ کے شعلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے جیسا کہ آپ نے فرمایا حضرت عمر نے کہا کہ آپ اس بارے میں دیر میں میں نے کہا کہ انسان کا وہ فتنہ جو اس کی بیوی، سال، اولاد اور مہلے میں ہو تا ہے اُس کو فساد روزہ، صدقہ اور امر و نہی دور کر دیتے ہیں۔ فرمایا کہ کیا میری مراد یہ ہے بلکہ وہ فتنہ جو دیر یا کی وجہ سے گھر کے اُٹھائے گا۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کو اُس سے کیا خطرہ جب کہ آپ کے اور اُس کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر کبھی بند نہیں ہوگا۔ ہم نے کہا: کیا حضرت عمر دروازے کو جانتے تھے؟ کہا: ہاں جیسے تم رات کے بعد اگلی کا کو۔ میں نے تم سے وہ حدیث بیان کی جس میں غلطیاں نہیں ہیں، ہم حضرت حذیفہ سے پوچھتے ہوئے در سے تو ہم نے مردان سے پوچھنے کے لیے کہا فرمایا کہ دروازہ حضرت عمر تھے۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ قَدِمَ قَدِيمٌ عَلَى عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا هَذَا النَّحْيُ مِنْ رَيْبَةٍ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمَنْ يَأْتِيهِمْ فَتَأْخُذُهُ عَنْكَ وَتَذْخُلُ إِلَيْهِ مَنْ ذَرَأَتْهَا فَقَالَ أَمْرُكُمْ يَأْتِيهِمْ وَأَنْتُمْ عَنْ أَرْبَعِ الْإِيمَانِ يَا اللَّهُ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَامَ الصَّلَاةَ فَلْيَأْتِ الزَّكَاةَ وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَى خُمُسٍ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْتُمْ عَنْ الدُّبَاءِ وَالْحَسْبِ وَالْمُقْتَرِ وَالْتِقَاءِ

بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَرِثَةِ الزَّكَاةِ وَالشُّحْرِ بِكُلِّ مَسْلُومٍ

بَابُ الصَّلَاةِ كَفَّارَةٌ

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْأَعْمَشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخِي قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ قَالَ لَنَا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَيْتُكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قُلْتُ أَتَاكُمْ قَالَهُ قَالَ إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْعِيكَ مَا يَجْرِي قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ قَالَ أَلَيْسَ هَذَا أَرْبَعًا وَلَكِنَّ الْفِتْنَةَ الَّتِي تَنْبُجُ كَمَا يَنْبُجُ الْبَحْرُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمَا بَابٌ مَغْلَقٌ قَالَ أَيْكُسُ أَمْرِيَعَمْ قَالَ يَكُسُ قَالَ إِذَا الْإِيْعَلُ أَبَدًا قُلْنَا أَكُنْ عُمْرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ الْغِيَا اللَّيْلَةَ إِنْ حُدِّثْتُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالْأَعْلَى لَيْطُ فَيَهْبُنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَبَّابُكُمْ



۴۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الصَّلَاةِ طَوْفِي النَّهَارِ وَرُكْعَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَةَ يُدْهِمُ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى هَذَا قَالَ لِحَبِيبِهِ أَمَرِي بِكُلِّكُمْ

ابو عثمان نہدی نے حضرت ابن مسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کو بوسہ دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں پر اور کچھ رات گئے۔ بے شک نیکوں کے برائیوں کو دھڑک رہی ہیں (۱۱۴-۱۱۵)۔ وہ شخص عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا میرے ہی لیے ہے؟ فرمایا کہ میری ساری امت کے لیے۔

### بَابُ ۳۵۵ فُضِّلَ الصَّلَاةُ لَوْ قَرَّبَهَا

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَوْلَيْدُ بْنُ الْعَبْدِ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمِيْرٍ وَالشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَلْوَ الدَّارِ أَسَانَدًا إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَفَّيْهَا قَالَ لَهَا أَيُّ قَالَ تَحْرِيرُ الرِّبَا قَالَ لَهَا أَيُّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَهُدَى وَكَوْاسُودَةُ لَزَادَنِي

بَابُ ۳۵۶ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَقَارَةٍ لِلْخَطَايَا إِذَا صَلَّاهُنَّ لَوْ قَرَّبَهُنَّ فِي الْجَمَاعَةِ وَغَيْرَهَا

وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت

ابو عمرو شیبانی سے روایت ہے کہ مجھے ابن کعبہ واسطی نے روایت بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا کہ نماز کو اُس کے وقت پر پڑھنا۔ میں نے کہا کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ بھروسہ اللہ کے ساتھ نیک کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ فرمایا کہ میں نے ہی بتائیں۔ پھر میں اور پوچھا تو اور بتا دیتے۔

پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں جب کہ انھیں وقت پر جماعت وغیرہ سے پڑھا جائے۔

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرَمٍ عَنْ حَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ لَكُمْ أَبَابَ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرْدِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ دَرْدِهِ شَيْئًا قَالَ فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَحْمِلُ اللَّهُ بِهَا الْخَطَايَا

ابراہیم بن عمرو، ابن ابی ہریرہ، ابن ابی حازم اور زید بن عبد اللہ، محمد بن ابراہیم، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: سوچو تو یہی اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دنوں نہائے تو کیا کہتے ہو کہ اُس کے جسم پر سیل پھیل باقی رہ جائے گا! لوگ عرض گزار ہوئے کہ ذرا بھی سیل باقی نہیں رہے گا۔ فرمایا کہ یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

### بَابُ ۳۵۷ فِي تَضْيِيعِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْفِهَا

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ عَمِلَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ

نماز کو بے وقت پڑھنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کسی ایک چیز کو بھی نہیں جانتا جو ان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی طرح ہو۔

عرض کی گئی کہ نماز بھی افرمایا کیا وہ تم نے نہیں کیا جو اس میں کیا

ہے۔

نہری سے روایت ہے کہ میں دمشق میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ رو رہے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں! فرمایا کہ میں کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو اسی طرح بڑھتی ہوئی ہو۔ ہائی تھی سو اسے نماز کے اور یہ نماز بھی ضائع کر دی گئی ہے۔ بکر بن علقم، محمد بن بکر برسانی نے عثمان بن ابی الوثراد سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

نماز کی اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ پس دائیں جانب نہ تھو کے بلکہ اپنے بائیں پیر کے نیچے تھو کے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجدوں میں اتنا دل کیا کرو اور تم میں سے کوئی اپنی کلائیوں کو گھسنے کی طرح نہ بچھائے اور جب تھو کے تو اپنے سامنے اور دائیں جانب نہ تھو کے کیونکہ وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ سید بن

قتادہ سے روایت کی ہے کہ اپنے آگے اور سامنے نہ تھو کے بلکہ بائیں

جانب یا پیر کے نیچے تھو کے۔ مجاہد نے حضرت انس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو قبلہ کی طرف اور دائیں جانب نہ تھو کے بلکہ بائیں جانب یا پیر کے نیچے تھو کے۔

عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ الصَّلَاةُ قَالِ  
الَّذِينَ صَنَعْتُمْ مَا صَنَعْتُمْ فِيهَا +

۵۰۲ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ  
بْنُ قَاهِشٍ أَبُو صَبِيحَةَ الْعَدَنِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي رَزْدَاسٍ  
عَنِ الْعَدَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي  
ابْنِ مَالِكٍ يَدُوشَقَ وَهُوَ يَكْبِتُ فَقُلْتُ مَا يَكْبِتُكَ فَقَالَ  
لَا أَعْرِفُ شَيْئًا وَمَا أَدْرَكَتُ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَهَذِهِ  
الصَّلَاةُ قَدْ صُنِعَتْ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
ابْنُ بَكْرِ بْنِ سَالٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي رَزْدَاسٍ  
بَابُ ۳۵۸ الْمُصَلِّيُ يَتَجَبَّجُ رِيَّةً +

۵۰۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنْ أَحَدُكُمْ ذَا صَلَاةٍ يَتَجَبَّجُ رِيَّةً فَلَا يَبْرُقَنَّ عَنْ يَمِينِهِ  
وَلَكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى +

۵۰۴ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطُ  
أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْمَكْبِطِ فَلَا يَبْرُقَنَّ بَيْنَ  
يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَإِنَّهُ يَتَجَبَّجُ رِيَّةً وَقَالَ سَوِيدُ  
عَنْ قَتَادَةَ لَا يَتَغَيَّلُ قَدَامًا أَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَكِنْ عَنْ  
يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَقَالَ شُعْبَةُ لَا يَبْرُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ  
وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَقَالَ  
حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا  
يَبْرُقُ فِي الْقَبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ  
تَحْتَ قَدَمِهِ +

فہذا ان دونوں مدنیوں میں سے نمازی کو وہی حکم دیا گیا ہے جو حدیث ۳۹۲ سے ۴۰۶ تک کی گیارہ حدیثوں میں دیا گیا تھا۔ حدیث ۵۰۳ اور ۵۰۴ کا مفہوم سمجھنے کی غرض سے حدیث ۴۰۳ کا ماحشیہ پھر ملاحظہ فرمایا جائے۔

سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کرنا

ابوبکر بن سلیمان، ابوبکر بن سلیمان، صالح بن کیسان، عرج بن عبد الرحمن

بَابُ ۳۵۹ الْإِبْرَادُ بِالظَّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

۵۰۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ



ذخیرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور تانیہ مولیٰ عبد اللہ بن عمر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوشش کی وجہ سے ہے۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مؤذن اذان کہنے لگا تو آپ نے فرمایا: ٹھنڈی کرو، ٹھنڈی کرو یا فرمایا کہ انتظار کرو، انتظار کرو اور فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو۔ یہاں تک کہ ہم نے یوں کاسایہ دیکھ لیا۔

سید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گرمی کی شدت ہو تو نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔ جہنم نے اپنے رب سے شکایت کہتے ہوئے کہا: اے رب امیر الیک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے۔ پس اُسے دس سانس لینے کی اجازت دی، ایک سانس سردی میں اور ایک گرمی میں اور وہ اُس سے زیادہ گرم ہے جو تم محسوس کرتے ہو اور وہ اُس سے زیادہ سرد ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز ظہر کو ٹھنڈی کر لیا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ————— سفیان اور یحییٰ اور ابو عثمان نے اعمش سے اس کی متابعت کی ہے۔

### سفر میں ظہر کو ٹھنڈی کرنا

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پس مؤذن نے ظہر کی اذان کہنا چاہی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو اُن سے

عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَتَأْفَعُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنََّّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ۖ ۵۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَدْنَى مَوْذُونٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ فَقَالَ أَبْرِدُوا أَوْ قَالَ أَنْتَظِرُوا أَنْتَظِرُوا قَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَأْكُنَا فِي نَاءِ التَّكْوِيلِ ۖ ۵۰۷ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّهْمَرِ عَنْ سَمِيعِ بْنِ الْأَسْمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَدَّتِ النَّارُ إِلَى رِجْلِهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكُلْ بَعْضُيْ بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا يَنْتَسِبُ نَفْسٍ فِي الرِّشَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّبْرِ وَهُوَ أَشَدُّ مَا يَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ أَشَدُّ مَا يَجِدُونَ مِنَ الزَّهْمِ ۖ ۵۰۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ تَابِعَ سَفِينٌ وَيَحْيَى وَابْنُ عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ۖ

### باب ۳۴ الْإِبْرَادُ بِالظُّهْرِ فِي السَّفَرِ ۖ

۵۰۹ - حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُهَاجِرُ أَبُو الْحَسَنِ مَوْلَى لِسِيٍّ تَبِعُوا اللَّهَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمَوْذُونُ أَنْ يُؤَذِّنَ



لِلظَّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدُوا لَهَا سَرَادًا  
أَنْ يَبْذُونَ فَقَالَ كَذَّابُونَ عَلَى رَأْسِنَا فِي مِمَّا تَكْمُلُ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ قَبْرِ جَهَنَّمَ  
فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ قَاتِلٌ دَرَايَا الصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
يَتَّقِيهِ سَمْتُهُ

فرمایا: ٹھنڈی کر دیں تک کہ ہم نے ٹیوں کا سایہ دیکھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی کی شدت جہنم کے جوش کا درجہ سے ہوتی ہے۔  
جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈی کر لیا کرو۔ اور حضرت  
ابن عباس نے فرمایا کہ یَتَّقِيهِ سَمْتُهُ سے مراد مائل ہونا ہے۔

ف: حدیث ۵۰۵ سے ۵۰۹ تک کی پانچوں حدیثوں میں یہی حکم فرمایا گیا ہے کہ جب گرمی کی شدت ہو تو ظہر کی نماز کو دوسرے  
کی گرمی میں نہ پڑھا جائے بلکہ دن کو ذرا ٹھنڈا ہو لینے دیا جائے امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ کا موقف بھی یہی ہے۔

ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے اور حضرت بابر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوسرے کے وقت  
پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۳۱۱ وَقْتُ الظَّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ وَ  
قَالَ جَابِرُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي  
بِالْحَاجِرَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سورج  
ٹھکنے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز ظہر  
پڑھی پھر منبر پر کھڑے ہو کر قیامت کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس میں بڑے  
بڑے امور ہیں پھر فرمایا کہ جو کسی چیز کے متعلق مجھ سے پوچھنا چاہتا ہو  
تو پوچھ لے اور تم مجھ سے کسی چیز کے متعلق نہیں پوچھو گے مگر میں  
تہیں اسی جگہ پر بتا دوں گا پس لوگ بہت زیادہ روئے اُرداب  
بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو پس حضرت عبداللہ بن حنفہ  
جو کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: تمہارا باپ حذافہ  
ہے پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو پس حضرت عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ گھٹنوں کے بل ہو کر عرض گزار ہوئے: ہم اللہ کے رب ہونے  
اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے نبی ہونے پر راضی ہیں تو آپ فہموش  
ہو گئے پھر فرمایا کہ ابھی مجھ پر جنت و جہنم اس دیوار کے گوشے میں پیش کی گئیں  
میں نے ایسی جلی اور بڑی چیزیں دیکھی۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ ابْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ نَاحَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى  
الظَّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ كَرَّ السَّاعَةُ وَكَرَّرَ أَنَّ فِيهَا  
أُمُورًا عَظِيمًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْئَلَ عَنْ شَيْءٍ  
فَلْيَسْئَلْ فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا مَعَتْ  
فِي مَقَامِي هَذَا فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَكَثُرَتْ  
يَقُولُ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَّافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ  
مَنْ أَنِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّافَةَ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي  
فَبَرَكَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا  
بِاللَّهِ رَبَّنَا وَرَبِّ الْإِسْلَامِ وَرَبَّنَا وَمُحَمَّدٍ نَبِيِّنَا فَسَكَتَ ثُمَّ  
قَالَ عَرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ الْإِغْفَارُ فِي عَرِضٍ هَذَا  
الْمَخَاطِطُ فَكَمْ أَرَاكَ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ

ف: یہ حدیث اس جگہ پر اگرچہ پوری بیان نہیں کی گئی ہے، پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملی خصوصیت ظاہر  
کر رہی ہے حضور کا صحابہ کرام کے سامنے اعلان فرمانا کہ تم مجھ سے اس جگہ میں کوئی چیز نہیں پوچھو گے مگر میں نہیں بتا دوں گا۔ پھر  
حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باپ کا نام ان کے سوال پر بتایا نیز مسجد نبوی کی ایک دیوار کے اندر جنت  
و دوزخ آپ کو شالی صورت میں دکھائی گئیں۔ ان تینوں باتوں پر اگر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کیا جائے تو علم مسطقی کی فلاح و  
مستور کی جھلک سامنے آ جاتی ہے اور کوئی مسلمان اس کا انکار کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ ہاں انجام کار ہدایت اللہ  
رَبُّ الْعِزَّتِ کے ہاتھ میں ہے۔

حضرت ابو یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے تو ہم میں سے ہر کوئی اپنے پاس والے کو پہچان لیتا اور آپ اس میں ماسٹھ سے ٹوای توں تک پڑھتے اور سورج ڈھلنے پر ظہر پڑھتے اور عصر تیرہ کہ ہم سے کوئی مدینہ منورہ کے آخر تک جا کر لوٹے تو سورج روشن ہوتا اور مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ میں بھول گیا اور عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں آپ مسافرت نہ سمجھتے۔ پھر فرمایا کہ نصف رات تک۔ مسافرت کا بیان ہے کہ شجرہ نے فرمایا۔ پھر ایک دفعہ میں اُن سے ملا تو فرمایا یہ یا تہائی رات تک۔

محمد بن مقاتل، عبداللہ قالہ بن عبدالرحمن، غالب قطان، بکر بن عبداللہ مرقی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ظہر پڑھتے تو گرمی سے بچنے کی خاطر اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے۔

### ظہر کو عصر تک مؤخر کر دینا

بابر بن زید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی تو سات آدمی اٹھ کر کتیں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی۔ ابوب نے کہا کہ شاید بارش والی رات ہوگی؟ فرمایا (بابر بن زید نے) کہ ممکن ہے۔

### عصر کا وقت

ہشام کے والد ابی ہاشم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے اور دھوپ اُن کے حجرے سے نکلی نہیں ہوتی تھی۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھی اور دھوپ اُن کے حجرے میں تھی۔ اُن کے حجرے سے سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

۵۱۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْيَوْزَاقِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَاحِدًا نَايِعًا يُجِلِّسُهُ وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السَّيِّئَتَيْنِ إِلَى الْمَاءِ ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا انْزَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَاحِدًا نَايِعًا هَبَّ إِلَى أَهْلِي الْمَدِينَةِ بَجَعٍ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَكَيْسِيَّةٌ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يَتَأَنَّى بِتَأْخِيرِ الْوُضْءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ كَيْسِيَّةٌ مَرَّةً فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ

۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَدِي الرَّحْمَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبُ بْنُ الْفَطَّانِ عَنْ يَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَهْلِ فَسَجَدْنَا عَلَى رِثَائِنَا لِقَاءِ الْحَرَّةِ

### باب تأخير الظہر إلى العصر

۵۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا ذَمَّانِيَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعُشَاةَ فَقَالَ الْيُؤُبُّ لَعَلَّكَ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ قَالَ عَنِي

### باب وقت العصر

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ الْمُثَنَّى بْنِ رَسَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مَرْثٍ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَخْرُجْ إِلَى مِصْبَاحٍ مِنْ حُجْرَتِهَا

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھتے اور دھوپ میرے حجرے میں چمک رہی ہوتی اور سایہ ابھی بلند نہ ہوا ہوتا — امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ امام مالک اور یحییٰ بن سعید اور شعیب اور ابن ابی حصہ نے وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَطْهَرَ کہا ہے۔

سیار بن سلام سے روایت ہے کہ میں اود میرے والد محترم دونوں حضرت البرزہ الکلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ والد ماجد عرض گزار ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نماز کس طرح پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ دوپہر کی نماز جس کو تم پہلی کہتے ہو، اس وقت پڑھتے جب سورج وصل ہوتا اور نماز عصر پڑھتے تو ہم میں سے کوئی اپنے گھریبہ منورہ کے آخری کنارے تک جا کر لوٹ آتا اور سورج روشن ہوتا اور میں بھول گیا تو مغرب کے متعلق فرمایا اور شاہ کی نماز میں تاخیر کو آپ پسند فرماتے جس کو تم عتد کہتے ہو اور اس سے پہلے کوئے اور اس کے بعد ہمیں کرنے کو پسند فرماتے اور صبح کی نماز سے اس وقت ناراض ہوتے جب آدمی اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا اور اس میں ساٹھ سے سو آیتیں تک پڑھتے۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نماز عصر پڑھتے تھے پھر کوئی آدمی غمزدہ بن عوف کی طرف جاتا تو انھیں نماز عصر پڑھتے ہونے پاتا۔

عثمان بن اہل بن حنیف سے روایت ہے کہ میں نے ابولامہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز کے ساتھ نماز ظہر پڑھی پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پایا میں عرض گزار ہوا کہ چچا جان! یہ آپ نے کوئی نماز پڑھی ہے؟ فرمایا کہ نماز عصر اور ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دکارت، ہے جو ہم آپ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةً فِي حُجْرَتِي وَكَمَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ بَعْدُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَشُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَالشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَطْهَرَ ۝

۵۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَابْنُ عَلِيٍّ ابْنَ بَرْدَةَ الْأَسْلَمِيُّ فَقَالَ لَهْ إِيَّيْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ الْمَكْتُوبَةَ فَقَالَ كَانَ يُصَلِّيُ الْحَجِيرَ الَّتِي تَدْعُوْنَهَا الْأَدْلَى حِينَ تَدْحُسُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّيُ الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدَنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَلَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ مِنَ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةُ وَكَانَ يَكْرَهُ التَّوَمَّ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْقُطِلُ مِنْ صَلَاةِ الْعَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ حَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ الْبَسْمَةَ إِلَى الْوَاثِقَةِ ۝

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيُ الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَعْبُدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ ۝

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَانَ بْنِ سَهْلٍ بْنُ حَنْظَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِمَامَةَ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظَّهَرَ ثُمَّ مَخَرَجَنَا حَتَّى مَخَلَّتْ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدَتْهُ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ فَقُلْتُ يَا عَمْرُو مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَنَ الْعَصْرَ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَهُ ۝

۵۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ



تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نماز عصر پڑھ لیتے اور پھر کوئی جانے والا تھا۔  
جاتا تو ان کے پاس لیے وقت پہنچتا کہ سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

زہری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ لیا کرتے  
اور سورج بلند و روشن ہوتا۔ اگر کوئی جانے والا حوالی کی طرف  
جاتا تب بھی سورج بلند ہوتا اور مدینہ منورہ سے بعض حوالی تقریباً چار میل  
نہیں۔

### نماز عصر قضا ہو جانے کا گناہ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی نماز عصر نرت ہو گئی  
گر یا اس کے گھروالے اور مال بر بار ہو گیا۔ امام ابو عبد اللہ  
بخاری نے فرمایا کہ بیوہ کو یہ وَثَرْتُ الْقَرْعِ سے ہے کہ جب  
تم اسے قتل کر دیا اس کا مال حسین لے۔

### نماز عصر ترک کرنے کا گناہ

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ ابو الیمین نے فرمایا: ہم ایک غزوہ میں  
حضرت جبریلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، ایسے روز کہ بادل چھلے  
ہوئے تھے تو انھوں نے فرمایا: نماز عصر جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے نماز عصر ترک کر دی  
اس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔

### نماز عصر کی فضیلت

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ رات کے وقت آپ نے چاند  
کی طرف دیکھ کر فرمایا: شتر بہ تم اپنے رب کو دیکھ گئے جیسے اس  
چاند کو دیکھتے ہو اور اسے دیکھنے میں کوئی رشتہ محسوس نہیں کر رہے  
اگر تم سے ہو سکے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز اور غروب ہونے  
سے پہلے سے مغرب نہ ہو گئے تو ایسا کر رہو پھر یہ پڑھا: پاکیاں کر لینے

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي  
الْعَصْرَ كَمَا يَذْهَبُ النَّاهِبُ مِنَّا إِلَى ثِيَابٍ فَيَأْتِيهِمْ  
وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ

۵۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الِإِمَامِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً  
حَتَّىٰ فَيَذْهَبُ النَّاهِبُ إِلَى الثَّوَالِي فَيَأْتِيهِمْ الشَّمْسُ  
مُرْتَفِعَةً وَبِضْعِ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ  
أَوْ ثَمَانٍ

### باب ۳۶۴ اِثْمٌ مِّنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ ثَالِثٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي نَفَوَتْهُ صَلَوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّهُ دَخَلَ  
أَهْلًا وَمَالًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَبْرُكُ اللَّهُ وَتَرْتُ الدُّجْلَةَ وَاقْتَلَتْ  
لَكَ قَتِيلًا أَوْ أَخَذَتْ مَالًا

### باب ۳۶۵ اِثْمٌ مِّنْ تَرَكَ الْعَصْرَ

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ  
قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَىٰ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي  
السَّيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ سُبَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي  
يَوْمٍ فَرَضِي يَوْمَ فَقَالَ يَكُونُ صَلَوةُ الْعَصْرِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ  
عَمَلُهُ

### باب ۳۶۶ فَضْلُ صَلَوةِ الْعَصْرِ

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ  
مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ حِرْوَيْنَ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَرُ  
إِلَى الْقَوْمِ كَيْلَةً فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَوَدُّونَ هَذَا  
الْعَمَلُ لَا تَهْتَمُّونَ فِي رُؤُوسِهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَخْلُبُوا  
عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا

ثُمَّ قَرَأَ فَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ  
الْغُرُوبِ قَالَ لَسْمِعِيلُ اجْعَلُوا لَا تَعُوتُكُمْ ۝

۵۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاذُ بَيْنَ فِتْنَتَيْكُمْ مَلَائِكَتَا اللَّيْلِ  
وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَيَجْمَعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَجْرِ وَصَلَاةِ  
الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرِضُ الَّذِينَ يَأْتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَ  
هُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عَمَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ  
وَهُمْ يَسْأَلُونَ وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يَسْأَلُونَ ۝

بَابُ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ الْعَصْرِ  
قَبْلَ الْغُرُوبِ ۝

۵۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عُمَرَ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ مَجْعَدَةً مِنْ صَلَاةِ  
الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرِبَ الشَّمْسُ فَخَلِّصْ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ  
مَجْعَدَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَخَلِّصْ  
صَلَاتَهُ ۝

رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب  
ہونے سے پہلے (۲۹۱: ۵۲) اہل بیت نے فرمایا کہ ایسا کرو انھیں فوت نہ ہونے دور  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے تم میں باری باری آتے  
رہتے ہیں اور نماز فجر و نماز عصر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں پھر تمہارا  
پاس آتے تھے وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے  
حالاکہ وہ انھیں خوب بانٹا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا!  
عرض کرتے ہیں کہ ہم نے انھیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم ان کے پاس گئے  
تب ہم وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک  
رکعت پائی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر جب تم میں سے کسی کو سورج غروب ہونے سے  
پہلے نماز عصر کی ایک رکعت مل جائے تو اپنی نماز کو پوری کر لے اور  
جب اُسے نماز فجر کی سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت  
مل جائے تو وہ اپنی نماز کو پوری کر لے۔

ف: ہر نماز شروع کر دی اور معلوم ہوا کہ سورج غروب ہو رہا ہے یا طلوع ہو رہا ہے تو وہ نماز پوری کر لی جائے اور  
اُسے درمیان میں توڑنا نہ جائے۔ بلکہ ایسی نماز واجب الامارہ ہوتی ہے کہ کراہت کا وقت گزرنے کے بعد اُسے دوبارہ ادا  
کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۲۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ لُحَيْمٍ  
أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فَمَا سَلَفَ فَبَيْنَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ  
صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أَوْ قِيَامِ أَهْلِ التَّوْبَةِ  
التَّوْبَةِ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا فَاغْفَلُوا  
فَقِيلَ أَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ أَهْلَ الْأَنْبِيَاءِ لَا يُحْجِلُ فَعَمِلُوا  
صَلَاةَ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَاغْفَلُوا فَيُرَاكَا قِيَامًا ثُمَّ آتَيْنَا  
الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَبُعِثْنَا قِيَامًا حَتَّى

سالم بن عبد اللہ کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پہلے امتوں کے مقابلے میں تمہاری  
عمر ایسی ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ اہل توبہ  
کو توبت دی گئی تو انھوں نے نصف دن تک کلام کیا اور تنگ گئے۔  
انھیں ایک ایک قیڑا دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی تو انھوں نے نماز  
معتربہ کام کیا اور تنگ گئے انھیں بھی ایک ایک قیڑا دیا گیا۔ پھر قرآن مجید  
دیا گیا تو ہم نے غروب آفتاب تک کلام کیا اور ہمیں دُور دُور قیڑا عطا فرمائے  
گئے۔ دونوں کتابوں والوں نے کہا کہ اسے ہمارے رب انھوں نے  
دُور دُور قیڑا دے دی ہے اور ہمیں ایک ایک قیڑا جب کہ کام ہم نے

زیادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کیا میں نے تمہاری مزدوری میں یہ کچھ کم دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے، میں جس کو چاہتا ہوں دوں۔

فَيَرَاهُ قِيَارُ طَيْنٍ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ بَيْنَ آيَ رَبِّنَا أَعْطَيْتَ هُوَ كَذَّ  
فَيَرَاهُ قِيَارُ طَيْنٍ وَأَعْطَيْتَنَا قِيَارَ طَائِفَاتٍ وَأَعْطَيْتَ  
كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ  
أَخِيرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ وَهُوَ فَضْلِي أَوْ تَبِيَّةٍ مِنْ  
أَشَاءُ ۝

حضرت ابو موسیٰ اشعرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کچھ آدمی مزدوری پر لگائے کہ شام تک اس کا کام کریں۔ پس انھوں نے نصف دن تک کام کیا اور کہا کہ ہمیں آپ کی مزدوری کی ضرورت نہیں ہے۔ اس نے دوسرے آدمی لگائے اور کہا کہ باقی دن پورا کرو اور جو معاوضہ مقرر کیا ہے وہ تمہیں ملے گا۔ یہاں تک کہ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو انھوں نے کہا: ہم نے اپنا کام آپ کے لیے چھوڑا۔ پھر اور لوگ رکھے جنھوں نے باقی دن کا کام کیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ انھوں نے دونوں جماعتوں کی مزدوری حاصل کر لی۔

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ بَرِيدٍ  
عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ  
رَجُلٍ يَسْتَجِرُّ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا إِلَى اللَّيْلِ فَيَعْمَلُونَ  
إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ قَالُوا لِمَ حَاجَةٌ لَنَا إِلَى آخِرِكَ فَاسْتَجَرَ  
آخَرِينَ فَقَالَ أَعْمَلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمْ الْبَقِيَّةُ شَرْطُكُمْ  
فَعْمَلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَوةِ الْعَصْرِ قَالُوا لَكَ مَا  
عَمَلْنَا فَاسْتَجَرَ قَوْمًا فَعْمَلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ  
الشَّمْسُ فَاسْتَغْنَوْا أَجْرًا لَمَّا يَقِينِ ۝

### نماز مغرب کا وقت

عطاء کا قول ہے کہ میری مغرب اور عشاء کو جمع کر لے۔  
ابو النجاشی یعنی عطاء بن مہیب مولیٰ رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھ لیتے۔ پس ہم میں سے ہر ایک ایسے وقت لڑتا کہ وہ اپنے تیر کے موافق کر دیکھ لیتا۔

بَابُ ۳۶۸ وَقْتُ الْمَغْرِبِ وَقَالَ عَطَاءٌ  
يَجْمَعُ الْمَرْفُضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ۝  
۵۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدُ  
قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَّاشِيِّ (سَمِعْتُ)  
عَطَاءَ بْنَ مَهَبٍ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ  
رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَلَدَانَهُ لِيَنْبَغِيَهُ  
مَوَاقِعَ نَبِيهِ ۝

محمد بن عمرو بن حسن بن علی سے روایت ہے کہ حجاج آیا تو ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر دوپہر کے وقت پڑھتے اور نماز عصر جبکہ سورج غروب رہتا اور نماز مغرب جب واجب ہر حال اور نماز عشاء کبھی کسی وقت اور کبھی کسی وقت، جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہونگے ہیں تو ملہدی پڑھ لیتے اور دیکھتے کہ آہستہ آہستہ آ رہے ہیں تو موحض کر دیتے اور صبح کی نماز کو لوگ یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندھیرے

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو  
بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَدِيمُ الْحِجَابِ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ  
اللَّهِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي الظُّهْرَ  
بِالْقَهَاجِ وَدَالَحَ الشَّمْسُ لَبَقِيَّةٍ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجِبَتْ  
وَالْعِشَاءُ أَحْيَاءًا وَكَلَمًا إِذَا رَأَاهُمْ اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ كَذَا  
رَأَاهُمْ أَبْطَأَ وَالْأَخَرُ وَالصُّبْحَ كَأَنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



میں پڑھتے۔

یزید بن ابی نعیم سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھا کرتے جب کہ سورج پر دس میں ہو جاتا۔

عمر بن دینار نے جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات رکعتیں جمع کر کے اُرد گرد کر لیں۔ جمع کر کے پڑھیں۔

جو مغرب کو عشاء کہنا ناپسند کرے

محمد بن بکر نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بدو لگ نماز مغرب کے نام کے بارے میں تم پر غالب نہ آجائیں۔ (حضرت عبد اللہ بن عمر نے) فرمایا کہ بدو لگ کہتے کہ یہی عشاء ہے۔

عشاء اور عتمہ کا بیان اور جس کے نزدیک وسعت ہے حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے عشاء اور فجر کی نماز سے بھاری ہیں اور فرمایا: کاش! وہ جانتے کہ عتمہ اور فجر میں کیا ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ عشاء کہنا اختیار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور نماز عشاء کے بعد منقول ہے کہ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری باری عشاء کے قریب حاضر ہوتے تو آپ اس میں دیر کرتے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرمزیں دیکھ کر حضرت عائشہ صدیقہ نے عشاء میں دیر کا کھد بعضہ حضرت عائشہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرمزیں دیکھ کر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھا کرتے۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء میں تاخیر کیا کرتے۔ حضرت اس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھل عشاء میں تاخیر کی۔ حضرت ابن عمر حضرت ابو ایوب اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نبی کریم

وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِهَا يَغْلِسُ ۝

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالنَّجَافِ ۝

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا جَمِيعًا وَتَمَانِيًا جَمِيعًا ۝

بَاب ۳۹ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ ۝

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثُومَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْمُرَزِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا الْعِشَاءُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَيَقُولُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ ۝

بَاب ۴۰ ذِكْرُ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ وَمَنْ نَاهَا وَاسْعًا وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالْإِحْتِيَارُ أَنْ يَقُولَ الْعِشَاءُ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ أَبْعَدَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَيَذْكُرْ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا نَتَنَادِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَعْتَمَ بِهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ وَقَالَ جَابِرُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَقَالَ أَبُو بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ أَنَسُ أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الرَّهْخَذَةَ وَقَالَ ابْنُ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منہرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

عمر و ابویکوب و ابن عباس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عشاء پڑھی۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَخْبَرَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الَّتِي يَدْعُو النَّاسُ الْعَمَّةَ لَهَا انْصَرَفَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَيْسَتْ لَكُمْ هَذِهِ قَرْنُ رَأْسٍ مَا تَرَى سَنَةً وَفِيهَا لَا يَبْقَى مِنْهُ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ

بَابُ ۳۱ دَقِيتِ الْعِشَاءَ إِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ أَوْ تَأَخَّرُوا

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْحُجْرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةً وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجِبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا أَكْثَرَ النَّاسُ حَجَلَ وَإِذَا أَقْلَوْا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغُلَسٍ

بَابُ ۳۲ فَصَّلِ الْعِشَاءَ

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَعْلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعِشَاءِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَشْتَرُوا الْمَسْلُومَ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَالَ عُمَرُ نَامَ النَّسَاءُ وَالصَّبِيَّانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ أَنَا وَاصْحَابِي الَّذِينَ قَدْ مَوَّاعِي فِي السَّيْفِينَةِ نُزُولًا فِي بَيْعِ بَطْحَانَ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَكَانَ يَكُنَادُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رات ہمیں نماز عشاء پڑھائی جس کو لوگ غنیمت کہتے ہیں۔ پھر فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم تو اپنی اسی رات کو دیکھتے ہو لیکن عمر سالی گزرنے پر ان میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا جو آج زمین کی پشت پر موجود ہیں۔

عشاء کا وقت رہی ہے جب لوگ جمع ہو جائیں خواہ تاخیر سے۔

محمد بن عمر حسن بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے اور عصر جب کہ سورج خوب روشن ہوتا اور مغرب جب آفتاب غروب ہو جاتا اور عشاء میں اکثر لوگ آجاتے تو بلدی اور تھوڑے آنے تو دیر سے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھا کرتے تھے۔

نماز عشاء کی تفصیل

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں خبر دیتے ہوئے فرمایا، ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کر دی اور یہ اسلام کے خوب پھیلنے سے پہلے کی بات ہے۔ آپ تشریف نہ لائے، ان کہ، کہ حضرت عمر عرض گزار ہوئے، اور میں اور بچے سو گئے ہیں۔ آپ تشریف لائے اور ابی بکر سے فرمایا، تمہارے بھائی کوئی زمین پر رہنے والا اس کے انتظار میں نہیں ہے۔ ابوبرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابومرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں اور کئی میں میرے ساتھ آنے والے بیٹے بطحان میں آئے، مومن تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ہوا کہ ایک عشاء کی بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں شام کے وقت حاضر ہوا، ایک روز میں میرے ساتھ تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس میں پانچے کسی کام میں مشغول تھے اور نماز میں



دیر کر دی یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور انھیں نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہو گئے تو ماضیوں سے فرمایا، اپنی جگہ پر رہنا۔ بشارت ہو کہ تم پر اللہ کا انعام ہے، ابے شک لوگوں میں سے تمہارے سوا کوئی ایک بھی نہیں جو اس نماز کو اس وقت پڑھتا ہو یا فرمایا کہ اس وقت تمہارے سوا کسی نے نہیں پڑھی۔ معلوم نہیں دونوں میں سے کونسا کلمہ فرمایا حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ ہم لوگ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سن کر خوش تھے۔

عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے

محمد بن سلام، عبد الوہاب ثقفی، خالد مذاہل ابو المنہال، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

قلب کی صورت میں عشاء سے پہلے سونا

ابو بن سلیمان، ابو بکر سلیمان، صالح بن کیسان، ابن شہاب، عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کر دی یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے آواز دی: نماز عشاء میں اور بچے سو گئے۔ آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا تمہارے سوا اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی اس کے انتظار میں نہیں ہے۔ ایک راوی کا بیان ہے کہ اُن دنوں نماز صرف مدینہ منورہ میں پڑھی جاتی تھی اور لوگ اسے شفق کے غالب ہونے سے پہلے رات تک پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات کسی کام میں مشغول رہے اور اس نماز عشاء میں تاخیر کر دی۔ یہاں تک کہ ہم مسجد میں سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے۔ پھر سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی نہیں جو تمہارے سوا اس نماز کے انتظار میں ہو۔ اور حضرت ابن عمرؓ اس میں جلدی کرنے یا

کُلَّ لَيْلَةٍ تَقْرَأُ فِيهِمْ قَرَأْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ دَاوُدَ صَحَابِيٍّ وَكَانَ بَعْضُ الشَّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ فَأَعْنَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى أَتَاهَا زَالِئُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَعْنَى صَلَاةً قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلَى رِسْلِكُمْ أَتَيْتُمْ دَارَ مَنْ تَعْمَرُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرَكُمْ أَوْ قَالَ مَا مَثَلِي هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فَنَرَيْنَا سَمْعَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۳ ما يكره من التَّوَمُّ قَبْلَ الْوُضْءِ

۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ التَّغْلِبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ التَّوَمُّ قَبْلَهَا وَالتَّحْدِيثُ بَعْدَهَا

باب ۳ التَّوَمُّ قَبْلَ الْوُضْءِ لَمْ يَكُنْ

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوُضْءِ حَتَّى نَادَاهُمْ هُمْ بِالصَّلَاةِ كَامِلًا لِلنِّسَاءِ وَالْوُضْءِيَّانِ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا مِنْ أَهْلِ الدَّارِ مَنْ أَحَدٌ غَيْرَكُمْ قَالَ وَلَا يُصَلِّي يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْمَدِينَةُ قَالَ وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ تَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخْرَجَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ أَهْلِ الدَّارِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ



تاخیر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اور علیہ کی صورت میں اس سے پہلے سونے میں اندیشہ محسوس نہیں کرتے تھے۔ ابن جریر رحمہ اللہ عطا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا۔ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کر دی یہاں تک کہ لوگ سو گئے۔ بیدار ہوئے اور سو گئے۔ بیدار ہوئے تو حضرت عمر کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ نماز عطا سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ گریبا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے پانی ٹپک رہا ہے اور ہاتھ سر سر رکھا ہوا ہے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشقت شمار نہ کرتا تو انہیں اس رات نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ پس عطا نے اسی طرح ہاتھ رکھا جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک رکھا اور حضرت ابن عباس نے انہیں بتایا تھا۔ عطا نے اپنی انگلیوں کے درمیان کچھ تفریق کر دی۔ پھر ان کے پوسے سر کے ایک طرف رکھے اور انہیں ہاتھ سر سے گزارا یہاں تک کہ ان کا انگوٹھا ان کے کان کا پوسے مل گیا جو کپٹلی اور ریش کے کنارے سے ملتی ہے جب آپ غور سے اور پکارتے تو اسی طرح کیا کرتے تھے اور فرمایا اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشقت شمار نہ کرتا تو انہیں اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔

عشاء کا وقت نصف رات تک ہے

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں تاخیر کو بہتر شمار فرماتے تھے۔

جمہور الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں آدھی رات تک تاخیر کر دی۔ پھر نماز پڑھ کر فرمایا۔ لوگ نماز پڑھ کر سو گئے لیکن تم نماز میں تھے جب تک اس کے انتظار میں رہے۔ ابن عمرؓ نے یہ بھی کہا کہ خبر دی ہمیں کبھی ابن ابوبکرؓ جمہور نے حضرت انس سے سنا۔ گویا آج رات بھی میں آپ کی انگشتی کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔

### نماز فجر کی فضیلت

نہیں سے روایت ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غیر کہہ دکان ابن عمر لا یبالی اقدما ام اخرها اذا کان لا یحییٰ ان یغلبہ التوہ عن وقتها وقد کان یرقد قبلها قال ابن جریر قلت یعطاء فقال سمعت ابن عباس یقول اعظم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ بالعشاء حتی رقد الناس واستیقظوا ورددوا واستیقظوا فقام عمر بن الخطاب فقال الصلوۃ قال عطاء قال ابن عباس فخرج نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافی النظر لیلۃ الا ان یقطر رأسہ ماء واضعاً یدہ علی رأسہ فقال لولا ان اشیء علی امرئ لمررتهم ان یصلوها هکذا فاستثبت عطاء کیف وضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رأسہ یدہ کما انبأہ ابن عباس فبذل عطاء بین اصابعہ شیئا من شئ ید ثم وضع اطراف اصابعہ علی قرن الرأس ثم ضمها یمینها کذلک علی الرأس حتی مسحت ابهامہ طرف الاذن ومما یلی الوجہ علی الصدغ وتاجیۃ اللحیۃ لا یقصر ولا یبسط الا کذلک وقال لولا ان اشیء علی امرئ لمررتهم ان یصلوها هکذا

### باب ۲۱ وقت العشاء الی نصف اللیل

وقال ابو ہریرۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستحب تلخیصها

۵۴۱۔ حدثنا عبد الرحمن بن عمار قال حدثنا زائدة عن حمید بن الطویل عن انس قال اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العشاء الی نصف اللیل ثم صلی ثم قال قد صلی الناس دنا موتا انکم فی صلوۃ ما انتظرونها وراہ ابن مریع قال اخبرنا یحییٰ ابن ابیوب قال حدثني حميد بن عمار انسا کافی النظر الی دبیض خاتمہ لیلۃ

### باب ۲۲ فصل صلوۃ الفجر

۵۴۲۔ حدثنا مسدد قال حدثنا یحییٰ عن اسمعيل

نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہاگاہ میں حاضر تھے جب کہ آپ نے چودھویں کے چاند کا لطف دیکھ کر فرمایا: منقرّب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو بغیر کسی رقت کے یا اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی رقت پیش نہیں آتی مگر تم سے ہو سکے اور مغلوب نہ ہو جاؤ سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز سے تو انہیں غور فرمنا پھر آپ نے کہا: پس ہاگاہ میں کروائی رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اُحد اُس کے غروب ہونے سے پہلے (۱) — امام ابو عبد اللہ بخاری ابی شیبہ اسمٰئیل قیس، حضرت جریر بن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے رب کو سورج طلوع ہونے سے پہلے اُحد اور کوکب بن ابی بکر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دو ٹھنڈی ناریں پر طعیں وہ جنت میں داخل ہو گیا — ابن رباع، ہمام، ابو حمزہ کو ابوبکر بن عبد اللہ بن قیس نے اسی طرح خبر دی۔

اسحاق، جہان، ہمام، ابو حمزہ، ابوبکر بن عبد اللہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

### نماز فجر کا وقت

حضرت انس کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حری کھائی۔ پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ میں (حضرت انس) نے کہا کہ دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ پچاس سے ساٹھ آیتوں کی تلاوت کے برابر۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت نے حری کھائی جب دونوں اپنی حری سے فارغ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔ ہم نے حضرت انس سے کہا کہ ان کے حری سے فارغ ہونے اور نماز میں شامل ہونے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ جتنی دیر میں کوئی آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرْنَا إِلَى الْفَجْرِ لَيْلَةَ الْبُكَرَةِ قَالَ أَمَّا أَنْتُمْ سَتَرُونَ رَبِّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْأَنْفَاءَ تَوَنُّوْا وَلَا تَصْأَهُوْنَ فِي رُفُوتِهِمْ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ إِلَّا تَغْلِبُوا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَالَ فَتَبَيَّنَ عَمْدًا رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَأَى ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرُونَ رَبِّكُمْ عَيْنَانَا ۝

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبُكْرَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَالَ ابْنُ سَعَابٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ أَبِي حُمْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ بِهَذَا ۝

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۝

### بَابُ وَقْتِ الْفَجْرِ

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَعَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا كُنَّا كَمَا بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ يَغْنِي آيَةً ۝

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ جَمْعَ رَوَاهُ عَنْ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ تَسَعَّرَا فَلَمَّا قَرَعَا مِنْ سُجُودِهِمَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى فَلَمَّا لَازِمٌ كَمَا كَانَ بَيْنَ قَدْرَاغِهِمَا مِنْ سُجُودِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَدْرُ مَا



يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً

۵۴۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَارِثٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كُنْتُ أَسْعُدُ فِي أَهْلِ ثَمَّةَ تَكُونُ سُرْعَةً فِي أَنْ أَدْرِكَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۴۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُدُوَّةُ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ كُنْتُ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَوِّعَاتٍ بِمِدْرَاهُنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِيَنَّ الصَّلَاةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغُلَامِ.

ابو ہازم نے حضرت اہل بن سہقی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنے گھروالوں میں سحری کھاتا۔ پھر جلدی کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر پڑھ سکوں۔

یحییٰ بن بکیر ریث، عقیل، ابن شہاب، عروہ بخاری سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا: ہم مسلمانوں کی عورتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر میں شامل ہوتے کہ غار چادر میں لپی ہوئی حاضر ہوا کرتی تھیں جب نماز سے فارغ ہو جاتیں تو اپنے گھروں کو واپس آتیں اور انہیں کے باعث کوئی بھی انہیں پہچان نہیں سکتا تھا۔

ف: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام کے مشورے سے عورتوں کا مردوں کے ساتھ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنا بند کیا تھا ورنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہربانوں میں عورتیں بھی مسجد میں آپ کے پیچھے مردوں کے پیچھے کھڑی ہو کر باجماعت نماز پڑھا کرتی تھیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض احکام حالت زمانہ کے ساتھ تبدیل بھی ہو جاتے ہیں۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ اُس وقت نماز فجر اندھیرے میں پڑھی جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک فجر کی نماز کو اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے جبکہ بعض دیگر احادیث و آثار کے پیش نظر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فجر کی نماز کو ابالے میں پڑھنا افضل ہے یعنی ابالے میں پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ ائمہ مجتہدین کا یہ اختلاف صرف اس کی افضلیت میں ہے۔

واضح ہو کہ جن احادیث کے اندر اندھیرے میں نماز فجر پڑھنا وارد ہوا ہے وہ فعلی ہیں جبکہ اس امر کی قرولی حدیث ایک بھی نہیں ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہو کہ نماز فجر اندھیرے میں پڑھا کر دیا یہ فرمایا ہو کہ اندھیرے میں نماز فجر ادا کرنے کا ثواب زیادہ ہے۔ ہاں متعدد صحیح، مرفوع اور متصل حدیثیں ایسی موجود ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ نماز فجر کو ابالے میں پڑھا کر دیکر اس میں ثواب زیادہ ہے۔ صحابہ کرام کا بھی اسی پر اتفاق ہو گیا تھا کہ نماز فجر ابالے میں پڑھی جائے۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

جس نے نماز فجر کی ایک رکعت پائی

عبد اللہ بن سلمہ، امام مالک، زبید بن اسلم، عطاء بن یسار اور کثیر بن سید اور ابن عمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سورن طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پائی تو اس نے صبح کی نماز پالی اُود

بَابُ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْفَجْرِ رَكْعَةً

۵۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَبِيِّ بْنِ اسْمَعِيلَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْوَجِ يَحْيَى ثَوْنَةً عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً



جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی  
اُس نے نماز عصر پالی۔

جس نے نماز کی ایک رکعت پائی۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس  
نے نماز کی ایک رکعت پائی اُس نے وہ نماز پالی۔

فجر کے بعد نماز یہاں تک کہ سورج بلند ہو  
جائے۔

ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما نے فرمایا: میرے پاس پسندیدہ حضرات نے شہادت دی اور میرے  
نزدیک ان میں سب سے پسندیدہ حضرت عمرؓ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا  
یہاں تک کہ سورج چلنے لگے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

— سعد بن ابی شیبہ، قتادہ، ابو العالیہ سے روایت ہے کہ حضرت  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مجھ سے مذکورہ حدیث  
کتنے ہی حضرات نے بیان کی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب  
ہوتے وقت نماز کا قصد کیا کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ حدیث  
بیان کی مجھ سے حضرت ابن عمرؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا: جب سورج کا کنارہ طلوع ہو جائے تو نماز کو مؤخر کرو، یہاں  
تک کہ بلند ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو نماز  
کو مؤخر کرو، یہاں تک کہ غائب ہو جائے۔ عجلہ نے اس کی  
متابعت کی ہے۔

عبد بن اسماعیل، ابو سلمہ، مجید اللہ، حبیب، عبد الرحمن، حفص بن  
عاصم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو تجارتوں، دو باسوں اور دو نمازوں  
سے منع فرمایا ہے۔ ایک فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک

قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ  
اَلْبُكْعَةَ مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرِبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ

**باب ۳۹** مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ

رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ

**باب ۴۰** الصَّلَاةُ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْفَعَ

الشَّمْسُ

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَابُ عَنْ

مَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ

عُمَرُ بْنُ الْوَلَدِ مَرَضَيْنِ وَارْتَضَاهُمَا عِنْدِي عُمَرُ بْنُ الْوَلَدِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَيَّ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى

تُشْرِقَ الشَّمْسُ وَيَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرِبَ

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

حَدَّثَنِي نَاسٌ بِهَذَا

۵۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ

عَنْ وَهَابٍ قَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْرُوْا

بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا قَالَ وَحَدَّثَنِي

ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْفَعُ

وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى

تَغِيبَ تَابِعَةُ عَبْدِ

۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ

بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَهَيَّ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لَيْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلَاتَيْنِ

کہ سورج طلوع ہو جائے اور دوسرے عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اشتعالی تمام یعنی ایک ہی کندہ پر کپڑا ڈال لینے اور اعتبار سے کہ ایک کپڑے میں اس طرح پٹنا کہ شرمگاہ نکلی رہے اور سا بندہ دھلا سہ کے طریقہ دین سے منع فرمایا ہے۔

سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی سورج طلوع ہوتے وقت اور سورج غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے کا قصد نہ کرے۔

عبد العزیز بن عبد اللہ ابراہیم بن سعد صالح، ابن شہاب، عطاء بن یزید جندی، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

محران بن ابان سے روایت ہے کہ حضرت نعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک نماز پڑھتے ہو حالانکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں رہے لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ اس سے منع فرمایا یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں سے۔

حفص بن عاصم سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو نمازوں سے منع فرمایا یعنی فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

جو نماز پڑھنا کہ وہ نہ جانے مگر عصر اور فجر کے بعد۔ اسے روایت کیا ہے حضرت عمر، حضرت ابن عمر، حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ نے۔

لَمْ يَكُنْ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ اشْتِمَالِ السَّمَاءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَازِ فِي تَرْبٍ وَاحِدٍ يُفْقِضُ بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَعَنِ الْمَنَابِذَةِ وَالْمُكَلَّمَةِ \*

**بَاب ۳۸ لَا تَغْزِي الصَّلَاةَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ \***

۵۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارْفِيعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَغْزِي أَحَدًا كَمَا فَيُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا \*

۵۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ الْجُنْدِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ \*

۵۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَدُّهُ قَالَ تَنَا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي الثَّيَالِغِيِّ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ أَبِي بَرْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَقْصُرُونَ صَلَاةَ لَقَدْ صَعِبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَأَيْنَاكُمْ يُصَلُّونَهَا وَلَقَدْ نَحَى عَنْهُمْ يَعْنِي الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ \*

۵۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُثَيْبٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ حَقِصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةَيْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ \*

**بَاب ۳۹ مَنْ لَمْ يَكْرِهْ الصَّلَاةَ إِلَّا بَعْدَ الْعَصْرِ وَالْفَجْرِ رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ هُرَيْرَةَ \***

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَلَّى كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ لَا أَكْثَرُ لِحَدِّ الْيُصَلِّي بِلَيْلٍ أَوْ نَهَارًا مَا شَاءَ غَيْرَ أَنْ لَا يَخْرُجَ أَطْلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا ۝

نائب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں اسی طرح نماز پڑھتا تھا جیسے میں نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھتے دیکھا میں کسی کو کثرت یا کم میں نماز پڑھنے سے منع نہیں کرتا، جب بھی کوئی چاہے جب کہ سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد نہ کریں۔

ف: اس حدیث اور حدیث ۵۵۵ سے ثابت ہو رہا ہے کہ آفتاب طلوع یا غروب ہوتے وقت نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ اگر کسی نے جہول کر یعنی بے خبری میں ایسے وقت میں نماز پڑھ لی تو وہ واجب الاعداء ہے وہ ضرور دوبارہ پڑھنی چاہئے۔ جن حدیثوں میں ہے کہ جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی اس نے نماز فجر پالی اور جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے ایک رکعت پڑھ لی اس نے نماز عصر کو پالیا۔ واضح رہے کہ اس سے صرف فرضیت کا ادا ہونا مراد ہے ورنہ ایسے وقت پر پڑھی ہوئی نماز واجب الاعداء ہوتی ہے یعنی دوبارہ پڑھنی چاہئے۔ یہی مذہب امام اعظم ابوحنیفہ کا ہے جو اس مضمون کی جملہ احادیث کے پیش نظر بہترین اجتہاد فی فیصلہ ہے۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ

بَابُ مَا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْقَوَائِدِ وَفَوَظُهَا وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ صَلَّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ شُعْبَةُ نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ ۝

عصر کے بعد قضا وغیرہ نماز پڑھنا کرب نے حضرت اُمّ سلمہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا کہ مجھے عبد القیس کے وفد نے مشغول رکھا اور ظہر کے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتَّى يَقِيَ اللَّهُ وَمَا لَقِيَ اللَّهُ حَتَّى يَقِيَ اللَّهُ وَكَانَ يُصَلِّي بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا وَلَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ أَنْ يَشُوقَ عَلَى أُمَّتِهِ وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ ۝

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جو اپنے محبوب کو لے گئی، آپ نے انھیں کبھی نہیں چھوڑا یہاں تک کہ باگاہِ خداوندی میں حاضر ہو گئے اور جب آپ پر نماز بھاری ہو گئی تو آپ اپنی نازک اکثر حصہ پڑھ کر پڑھنے لگے یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں پڑھتے لیکن مسجد میں نہ پڑھتے تاکہ آپ کی امت پر بوجھ نہ پڑ جائے اور آپ ان کے لیے آسانی کو پسند فرماتے تھے۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا ابْنَ أَخِي مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ ۝

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ اے بیٹے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کو کبھی ترک نہیں کیا۔

۵۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَكْثَمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ

موسیٰ بن اسماعیل، عبد الواحد، شیبانی، عبد الرحمن بن ابی ہریرہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ دو رکعتوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلط اور



رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُهُمَا يَتْرَا وَلَا عِلَاقَةَ  
رُكْعَتَانِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَرُكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ  
۵۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَأَيْتُ الْأَسْوَدَ وَمَسْرُودًا شَاهِدًا أَعْلَى  
عَاقِبَتِهِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِيَنِي  
فِي يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّى رُكْعَتَيْنِ ۝

جلوت میں نہیں چھوڑا۔ دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور دو  
رکعتیں عصر کے بعد۔

محمد بن عروہ، شعبہ، ابوالحاق، اسود اور مسروق سے روایت ہے  
کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم جب عصر کے بعد میرے پاس تشریف لاتے تو دو  
رکعتیں پڑھتے۔

ف: اس باب کی چاروں حدیثوں سے واضح ہو رہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتیں ضرور پڑھا  
کرتے تھے۔ اسی کے پیش نظر علماء کی ایک جماعت نے عصر کے بعد فاضل پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے جبکہ احناف کے نزدیک نماز فجر  
اور نماز عصر پڑھ لینے کے بعد نوافل پڑھنا جائز نہیں، بل نماز عصر کے بعد قضا نماز یا نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ ممکن ہے کہ  
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا ضروری سمجھتے ہوں اور ممکن ہے کہ یہ چاروں حدیثیں انہوں نے اسی  
غرض سے پیش کی ہوں۔

معلوم ہونا چاہیے کہ مذکورہ چاروں حضرات عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ارشادات میں۔ ان کی بہترین شریعت ان کا وہ  
ارشاد گرامی ہے جس کو ابو داؤد و ترمذی میں ان کے زاد کردہ غلام حضرت ذکوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے پیش کیا گیا ہے  
کہ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود تو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے لیکن دوسروں کو منع فرماتے تھے اور خود تو وصال کے  
روز سے رکھتے لیکن دوسروں کو منع فرماتے۔ لہذا عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے خصائص میں شمار کرنا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابُ التَّكْبِيرِ بِالصَّلَاةِ فِي يَوْمِ عِيْدٍ  
۵۶۴۔ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ  
يَحْيَىٰ هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمَكْلِسِ حَدَّثَهُ  
قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمِ ذِي عِجْمٍ فَقَالَ يَكْرَهُ بِالصَّلَاةِ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ  
الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ ۝

ابراؤد دن میں نماز کی جلدی کرنا  
معاذ بن فضال، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوقلابہ، ابواللیث سے روایت  
ہے کہ ہم ایک ابراؤدہ دن میں حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ  
تھے۔ فرمایا کہ نماز میں جلدی کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا ہے: جس نے نماز عصر ترک کر دی اس کے عمل خائب ہو  
گئے۔

بَابُ الْإِذَا بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ  
۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ فَضِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَصِينٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْعَوْمِ لَوْ عَرَسْتُ بِنَايَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ  
أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ يَلَالُ أَكَا أَوْ ظَلَمْتُ  
فَأَصْطَجِعُوا دَأْسُ دَلَالُ ظَهْرًا إِلَى رَاحِلَتِهِمْ فَغَلَبَتْهُ

وقت گزرنے کے بعد اذان کہنا  
عبد اللہ بن ابوقتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے  
فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت سفر کر  
رہے تھے۔ بعض لوگ عرس گزار رہے تھے یا رسول اللہ! آپ ہمارے  
ساتھ آرام فرماتے۔ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ مبادا تم نماز سے رہ جاؤ۔  
حضرت بلال نے کہا: میں آپ لوگوں کو جگا دوں گا۔ سب لیٹ گئے  
اور حضرت بلال نے بھی سواری سے اپنی بیٹھ لگائی۔ ان کی آنکھیں ان

عَيْنَاهُ قَتَامًا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
قَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ  
مَا الْقَيْئُ عَلَى نَوْمَةٍ مِثْلَهَا فَقَالَ إِنْ اللَّهُ قَبَعَ  
أَرَادَ احْكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ حِينَ شَاءَ يَا  
بِلَالُ فَقَالَ إِنْ يَأْتِيَا بِالنَّاسِ بِالصَّلَاةِ فَتَوَضَّأُوا فَلَمَّا انْقَضَتِ  
الشَّمْسُ وَابْتِأَسَتْ قَامَ فَصَلَّى ۝

**باب ۳۸۶** مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً  
بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ ۝

۵۶۶- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُسَيْطٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْغَدَاةِ بَعْدَ  
مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَا كَذَّبْتُ أَصْلِي الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ  
تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا  
فَقَعَمْنَا إِلَى بَطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى  
الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْغُرُوبَ  
**باب ۳۸۷** مَنْ لَبَّى صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا  
ذَكَرَ وَلَا يُعِيدُ إِلَّا تِلْكَ الصَّلَاةَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ  
مَنْ تَرَكَ صَلَاةً وَاحِدَةً عَشْرِينَ سَنَةً لَمْ  
يُعِدْ إِلَّا تِلْكَ الصَّلَاةَ الْوَاحِدَةَ ۝

۵۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا  
حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبَّى صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا  
ذَكَرَ لَا كُفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ أَقِيمِ الصَّلَاةَ لِيَذْكُرِي وَقَالَ  
مُوسَى قَالَ هَتَمًا سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدَ أَقِيمِ الصَّلَاةَ لِيَذْكُرِي  
وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۝

**باب ۳۸۸** قَضَاءُ الصَّلَاةِ الْأُولَى قَالَ لَوْلَى  
۵۶۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا

پرفہا میں اور سو گئے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہوئے جب کہ سورج کا کنارہ  
ظہور ہو چکا تھا فرمایا کہ اے بلال! تم نے کیا کہا تھا بھلا گزرا ہوئے کا میں نے اندھیر  
پر کبھی نہیں ڈال لی تھی خیر یا کہ اللہ تعالیٰ نے جب بلا تمہاری روتوں کو قبض کر  
لیا اور جب بلا تمہاری طرف لوٹا دیا۔ اسے بلال! بکھڑے ہو جاؤ اور لوگوں  
کو نماز کے لیے بلاؤ۔ پس وضو کیا اور جب سورج بلند اور سفید ہو  
گیا تو بکھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

جس نے وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو باجماعت  
نماز پڑھائی۔

حضرت ہابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
خندق کے روز سورج غروب ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
آئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول  
اللہ! میں نماز عصر نہ پڑھ سکا ہوں تاکہ کہ سورج غروب ہو گیا۔ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کا قسم میں نے بھی نہیں پڑھی۔ پس  
ہم بظہان کی طرف بکھڑے ہوئے تو آپ نے نماز کے لیے وضو کیا  
اور ہم نے بھی کیا۔ پس سورج غروب ہونے کے بعد نماز عصر پڑھی۔  
پھر اس کے بعد نماز مغرب پڑھی۔

جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے  
اور اسی نماز کو پڑھے۔ اہل سیم غنی نے فرمایا کہ جس نے ایک ہی نماز  
بیس سال تک چھوٹے رکھی تو اسی کی ایک نماز پڑھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو نماز پڑھنا بھول جائے تو جب  
یاد آئے پڑھ لے۔ اس کا کفارہ نہیں ہے مگر یہی کہ نماز قائم کرو  
میرے یاد کے لیے (۱۲۱۰)۔ حباب، ہمام، قتادہ، حضرت  
اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح  
روایت کی ہے۔

قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا  
مسدد دیلمی، ہشام، یحییٰ بن ابوالکثیر، ابوالسلہ سے روایت ہے

کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: غزوہ خندق کے روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفار کو سب و شتم کرنے لگے کہ میں نماز عصر نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم بطحان میں آئے اور سورج غروب ہونے کے بعد نماز پڑھی پھر نماز مغرب پڑھی۔

عشاء کے بعد بائیں کرنا مکروہ ہے۔

النَّاسُ مِنَ النَّجَسِ سَبْعُ أَوْ جَمْعُ النِّجَاسَاتِ هِيَ أَوَّلُ النَّجَاسَاتِ يَهَابُ جَمْعُ كِبَرٍ هَبْ.

الہ السننال سے روایت ہے کہ اپنے والد ماجد کے ساتھ حضرت ابوہریرہؓ اسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ والد محترم عرض گزار ہوئے کہ میں بتائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نماز کو کیسے پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ جس کو تم پہلی نماز — ہوئے زوال کے بعد پڑھا کرتے تھے اور نماز عصر اس وقت پڑھتے کہ کوئی اپنے گھروں کے پاس مدینہ منورہ کے آخری سرے تک جا کر لوٹ آتا تو سورج ابھی روشن ہوتا اور مغرب کے متعلق جو فرمایا وہ میں بھول گیا اور عشاء میں تاخیر کرنے کو آپ پسند فرماتے تھے۔ انھوں نے فرمایا کہ آپ اس سے پہلے سوئے اور اس کے بعد بائیں کرنا پسند فرماتے اور آپ صبح کی نماز سے ایسے وقت فارغ ہوتے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی کو پہچان لیتا اور ساتھ سے سو اتنیں ننگ پڑھتے۔

عشاء کے بعد فقہ اور بھلائی کی باتیں کرنا۔

قرۃ بن خالد سے روایت ہے کہ ہم نے حسن بھری کا انتظار کیا لیکن انھوں نے غیر کر دی یہاں تک کہ ان کے اٹھنے کا وقت ہو گیا۔ وہ تشریف لائے اور فرمایا کہ میں ان ہمایوں نے بلایا تھا۔ پھر ارشاد ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک رات ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ نصف رات ہو گئی۔ آپ تشریف لائے اور میں نماز پڑھا لی۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو بھی گئے اور تم برابر نماز میں رہے جب سے نماز کے انتظار میں ہو حسن بھری کا قول ہے کہ لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں

هَذَا مَا قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْخَيْبَةِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ فَقَالَ مَا كِدْتُ أَصِلِي الْعَصْرَ حَتَّى عَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَكُزَلْنَا بَطْحَانَ فَصَلَّى بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّي الْمَغْرِبَ.

**باب ۳۸۹ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ**  
السَّائِرُ مِنَ السَّيْرِ وَالْجَمِيعُ الشُّمَارُ وَالسَّائِرُ هُنَا فِي مَوْضِعِ الْجَمِيعِ.

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمْنِ قَالَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي إِلَى ابْنِ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ وَهُوَ الَّذِي تَدْعُوْنَهَا الْأَوَّلَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُ نَا إِلَى أَهْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَتَسِيْتُ فَأَقَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ التَّوَمُّ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَعِلُ مِنْ صَلَوةِ الْعِدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ أَحَدًا تَا جَلِيْسًا وَيَقْرَأُ مِنَ السِّتْرَيْنِ إِلَى الْيَمَانَةِ.

**باب ۳۹۰ السَّيْرِ فِي الْفَقْرِ وَالْخَيْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ**

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاقِلٍ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ انْظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَأَتْ عَلَيْنَا حَتَّى قَرُبْنَا مِنْ وَقَّتِ يَتَامِهِمْ فَجَاءَ فَقَالَ دَعَانَا حَيْرَانًا هُوَ لَكَ ثُمَّ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ نَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى كَانَ شَطْرَ اللَّيْلِ يَبْلُغُهُ فَبَجَاءَ فَصَلَّى لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ أَكَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا ثُمَّ رَقَدُوا وَأَمَّا تَكُمُ لَمْ تَرَ الْوُفُفَ صَلَوةً مَا انْظَرْتُمْ الصَّلَوةَ قَالَ الْحَسَنُ وَإِنَّ الْعَوْمَ لَا



کے جیت تک بھلائی کے انتظار میں رہیں گے۔ قرۃ نے کہا کہ حضرت انس کی یہ حدیث مرفوع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی دنیوی زندگی کے آخر میں غارِ عشاء پر صبح جب سلام پھیرا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فرمایا: اپنی اس رات کو یاد رکھنا کیونکہ کوسال گزرنے پر آج جو زمین کی پشت پر ہیں ان میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سمجھنے میں بعض لوگوں سے غلطی ہوئی جو اس سوال سے متعلقہ حدیثوں کو آگے بیان کرتے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آج جو زمین کی پشت پر ہیں ان میں سے کوئی بھی نہیں رہے گا۔ اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ یہ قرن (صدی یا زمانہ) ختم ہو جائے گا۔

اہل فناء اور مہمانوں کے ساتھ عشاء کے بعد گفتگو کرنا  
حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ معہ درویش آؤں تھے، لہذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس دعا درمیل کا کھانا ہو تو وہ سیر لے جائے اور جا کر ہوتا تو پانچواں یا چھٹا اور حضرت ابوبکر تین حضرات کو لے آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ کر فرمایا کہ میں میرے والد ماجد اور والدہ محترمہ اور مجھے (دو عثمان کی) نہیں معلوم کہ میری بیوی اور خدام بھی فرمایا کہ میرے اور حضرت ابوبکر کے گھر میں تھے اور حضرت ابوبکر نے شام کا کھانا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کھلایا۔ پھر وہیں سے یہاں تک کہ نمازِ شام پڑھی گئی۔ پھر لوٹے اور وہیں سے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آرام بھی فرمایا۔ پھر کچھ رات گزرنے پر تشریف لائے۔ ان کی اہلیہ محترمہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ کو اپنے مہمانوں کے پاس آنے سے کس چیز نے روکا؟ فرمایا کہ کیا انھیں کھانا نہیں کھلایا؟ عرض کی کہ انھوں نے انکار کر دیا یہاں تک کہ آپ ان میں مالامال پیش کیا گیا تھا مگر انکار کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں جا کر چھپ گیا۔ فرمایا: اے یہود سے! اور بھی سخت غلط کہے اور فرمایا: کھاؤ تمہیں خوشگوار نہ ہوا کہ کہا کہ میں اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ خدا کی قسم ہم جو تو بھی اٹھاتے

يَذَاقُونَ فِي حَتَرٍ مَا انْظَرُوا الْخَيْرَ قَالَ قَرَّةٌ هُوَ مِنْ حَتَرٍ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبُو بَكْرِ  
بْنُ أَبِي حَكْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْوُشَاءِ فِي الْخُرُجِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَأَلَ  
قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَيْسَ لَكُمْ  
هَلِي؟ قَالَتْ رَأْسٌ مِائَةِ سَنَةٍ لَا يَبْقَى مِنْهُ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى  
ظَهْرِ الْأَكْمَرِ أَحَدًا قَوْلَهُ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا يَحْدُثُونَ فِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ  
مِائَةِ سَنَةٍ فَلَمَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى  
مِنْهُ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَكْمَرِ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنَّمَا تَحْدِثُ

ذَلِكَ الْقَرْنُ

بَابُ السَّرْمَةِ الْأَهْلِ وَالصَّنِيفِ

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ  
بَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي  
بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أَتَا سَافِرًا وَأَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ أَتَيْنِي  
فَلَيْدَهُ بِنَايَ فَلَنْ أَرَى غُفَا مِثْلَ أَوْ سَادِسٍ وَأَنَّ  
أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِكَلاَءَةٍ وَأَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِعَسْكَرٍ قَالَ فَهَوَا أَتَا وَأَبَى وَأَتَى وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ  
وَأَمَرَ أَتَى وَخَادِمَتَيْنِ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ أَبِي بَكْرٍ فَلَنْ أَرَى  
تَعَشَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَيْتَ حَيْثُ  
صَلَّيْتَ الْوُشَاءَ ثُمَّ رَجَعَهُ فَلَيْتَ حَيْثُ تَعَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ  
قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَصْحَابِكَ أَدَّكَ لَمْ  
مَنْفِكَ قَالَ أَدَّ مَا عَشَيْتُمْ هُمْ قَالَتْ أَبَا حَتَّى تَحِيَّ قَدْ  
عَرَضُوا فَأَبَا قَالَ فَمَا هَبْتُ أَنَا فَاحْتَبَابْتُ فَقَالَ يَا غَدَاةَ  
فَجَدَّ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا لَا هُنِيَّا لَكُمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا

أَطْعَمَهُ أَبَدًا إِذَا يَمُّهُ اللَّهُ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رُبَا  
مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا قَالَ شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرُ مِنْهَا  
كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ  
أَوْ أَكْثَرُ فَقَالَ لَا مَرَأَتَهُ يَا أَخْتَ بَنِي فِرَاشٍ مَا هَذَا قَالَ  
لَا وَفَرَّقَ عَيْنِي لَيْسَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِشَلَاثٍ  
مِرَارٍ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ  
الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ  
بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلَ فَفَرَقْنَا اثْنَيْ عَشَرَ  
رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ نَاسٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ  
رَجُلٍ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَذْكَمَا قَالَ ۝

تو اس کے بچہ اس سے بہت زیادہ بڑھ جاتا پس سب شکم بھر ہو گئے اور جو  
پہلے تھا اس سے بھی زیادہ باقی رہ گیا۔ حضرت ابو بکر نے اس کا ظرف دیکھا تو وہ  
استہی یا اس سے زیادہ تھا پس اپنی رفیقہ حیات سے فرمایا۔ اے نبی فرشتہ  
کہاں آیا کیا ہے؟ عرض گزار نہیں۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم اب تو اس  
سے تین گنا زیادہ ہے۔ پس حضرت ابو بکر نے بھی اس سے کھایا اور فرمایا کہ وہ  
قسم شیطان کی طرف سے تھی۔ پھر اس میں سے ایک لقمہ کھا کر اس نے نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور وہ حضور کے پاس  
رہا۔ ہمارے اور قوم کے درمیان معاہدہ تھا جس کی مدت ختم ہو گئی تو  
ہاتھ اڑا ان سے الگ ہو گئے اور ہر ایک کے ساتھ کتنے آدمی  
تھے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ پس اس میں سے ان سب نے  
کھایا یا جو کچھ فرمایا۔

## کتاب الاذان

باب ۳۹۲ بَدَأَ الْإِذَانَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى  
وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوا هُودًا  
وَكَعْبًا هَذَا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ وَقَوْلُهُ  
تَعَالَى إِذَا نَادَى لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ ۝  
۵۴۳ - حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّوَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ  
ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّارُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى فَأَمَرَ  
بِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْإِذَانَ وَأَنْ يُؤْتِيَ الْإِقَامَةَ ۝  
۵۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثَابِعُ بْنُ  
أَبْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ  
يَجْمَعُونَ فَيَتَحَيَّيْنَوْنَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يُنَادَى لَهَا فَتُكَلِّمُوا  
بِوَمَافِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخَذُوا نَاسًا مِثْلَ نَافُوسٍ  
النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوُقَا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ  
عُمَرَا وَلَا تَتَّبِعُونِ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ

## اذان کا بیان

اذان کی ابتدا۔ ارشاد ربانی ہے، ارجب تم نماز کے لیے اذان  
کہتے ہو تو وہ لے ہنسی کھیل بنا لیتے ہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ انھیں  
عقل نہیں ہے (۵۸۱۵) نیز فرمایا:۔ جب تمہیں نماز کے  
لیے بلایا جاتا ہے جمعہ کے روز (۹۱۶۲)  
ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا  
لوگوں نے آگ اور نافرمانی کا ذکر کیا تو یہود و نصاریٰ یاد آئے۔ پس  
حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان دو دو مرتبہ اور اقامت  
ایک ایک مرتبہ کہیں۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے:۔  
مسلمان جب مدینہ منورہ میں آئے تو نماز کے لیے اندازے سے جمع  
ہو جانا کرتے اور اس کے لیے اعلان نہیں ہوتا تھا۔ ایک روز انہوں  
نے اس بارے میں گفتگو کی بعض نے کہا کہ ہم نصاریٰ کی طرح نافرمانی  
بجایا کریں اور بعض نے کہا کہ یہود کی طرح سنکھ حضرت عمر نے کہا کہ  
کیا ہم ایک آدمی کو مقرر نہ کر دیں تو نماز کا اعلان کیا کرے۔ پس  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اے بلال! کہہ

بمکر ناز کا اعلان کرو۔

اذان دو دو دفعہ ہے

سلمان بن حرب، حماد بن زید، اساک بن علیہ، الربیع، ابو قتلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ کلمات اذان دو دو دفعہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے۔

محمد بن سلام، عبد الوہاب، ثقیفی، خالد الخضر، ابو قتلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب لوگ زیادہ ہو گئے تو انھوں نے ذکر کیا کہ ناز کے وقت کی ایسی پہچان مقرر کی جائے جس سے لوگ جان سکیں کہ ذکر کیا گیا کہ بلال جاسے یا ناقوس بجایا جائے پس حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ کلمات اذان دو دو دفعہ اور کلمات اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

کلمات اقامت ایک ایک دفعہ میں سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے۔

ابو قتلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو دفعہ اور اقامت کے ایک ایک دفعہ کہیں۔ اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے ایوب سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا، سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے۔

اذان کہنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو وہ اس کو ٹھٹھاتا ہے، یہاں تک کہ جب اقامت کہی جائے تو وہ سب سے اتر کر ہل جائے اور اس کے پاس آتا ہے اور آدمی کے دل میں دوسرے ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتیں یاد کرو جو یا نہیں ہوئیں اور آدمی کو معلوم نہیں رہتا کہ کتنی نفاس پڑی ہے۔

بلند آواز سے اذان کہنا

حضرت عمر بن عبد العزیز نے فرمایا کہ اذان صاف کہو ورنہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

باب ۳۹۳ اذان مثنیٰ مثنیٰ

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْآذَانَ وَأَنْ يُؤْتِيَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْقَامَةَ

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هُوَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ذَكِّرُوا أَنْ يَعْلَمُوا وَقَدْ صَلَّوْا بِسَيِّئٍ يَتَعَرَّضُونَ فَذَكَّرُوا أَنْ يُؤَدُّوا تَارَةً أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْآذَانَ وَأَنْ يُؤْتِيَ الْإِقَامَةَ

باب ۳۹۴ اقامت و احدى الاقوال

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي إِسْرَافِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْآذَانَ وَأَنْ يُؤْتِيَ الْإِقَامَةَ قَالَ رَأْسُ الْعَبْدِ قَدْ كُتِبَ لَا يُؤْتِي فَقَالَ إِلَّا الْقَامَةَ

باب ۳۹۵ فصل التاخير

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَايْرِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَادَى بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهْمًا طَاحَتْ لَا يَسْمَعُ التَّادِينَ فَإِذَا قَضَى السَّادَةَ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا نُوبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قَضَى التَّوْبَةَ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ التَّوْبَةِ وَكَفَرِهِمْ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا أَلَمْ يَكُنْ يَدْ كُفْرًا حَتَّى يَطْلُرَ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى

باب ۳۹۶ رَفَعَ الصَّوْتُ بِالنِّدَاءِ

قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِذَا نَادَى نَادَى



## فَاَمَّا لَا فَاَعَزَلَنَا

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ تَمَّ الْمَازِي فِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ بِالْخَدْرِيِّ قَالَ لَكَ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْعَمَّ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي عَمِّكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَإِذَا دُنْتُ لِلصَّلَاةِ فَأَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّكَ لَا تَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ حِينَ وَلَا نَسِيَ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا لَشَهْدَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## بَابُ ۳۹ مَا يُحَقِّنُ بِالْأَذَانِ مِنَ التَّقَا

۵۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا عَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِهِ فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا كَلَبَ وَرَكِبَتْ خَلْفَ آفِ طَلْحَةَ وَإِنْ قَدِمِي لَمْ تَسْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوا لِيَتَأَمَّلُوا لَهُمْ وَمَسَاحِيرُهُمْ فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهُ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ فَلَمَّا رَأَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ خَيْرِيَّتِ خَيْرِيَّتًا إِذَا أَنْزَلْنَا بِسَلَاةٍ قَوْمٌ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُسَدِّينَ

## بَابُ ۳۹ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُتَأَذِّي

۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِالْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ ۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ

## ایک طرف ہو جاؤ۔

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابوسعیدہ انصاری مازنی والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور چکلی کو پسند کرتے ہو جب تم اپنی بکریوں یا چکلی میں ہوا کر دو تو ناز کے لیے اذان کہو اور خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی اذان کو جو بھی جنت یا انسان یا دوسری مخلوق سنے گی وہ قیامت کے روز اس کے لیے گواہی دے گی۔ حضرت ابوسعید نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی۔

## اذان کی وجہ سے خون کا منوع ہونا

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب چلے ساتھ کسی قوم سے لڑتے تو صبح تک رُکے رہتے اور انتظار کرتے۔ اگر اذان سننے تو ان سے ہاتھ روک دیتے اور اگر اذان نہ سننے تو ان پر حملہ کرتے ہم خبر کی طرف نکلے اور ان کے پاس رات کے وقت پہنچے جب صبح ہوئی اور اذان نہ سنی تو سواریاں ہو گئے اور میں حضرت ابوطالب کے پیچھے سواری ہو گیا اور بیل قدم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے مس ہو جاتا تھا۔ وہ ہماری طرف اپنے پیچھے اور کھڑکیں سے کر نکلے جب انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا: محمد، خدا کی قسم محمد اور فرشتے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا تو کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، خبر برآ رہو گیا۔ ہم جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو ڈرامے ہوئے لوگوں کی صفیں خراب ہو جاتی ہیں۔

## جب اذان سنے تو کیا کہے

عبد اللہ بن بوسن، امام مالک، ابن شہاب، عطاء بن یزید لثی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اذان سنو تو رہی کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

معاذ بن فضال، ہشام بن محمد بن ابی اسیم بن حارث، عیسیٰ بن طلحہ سے

اقان کے بعد کی دعا

عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ  
 حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمَئِذٍ يَقُولُ  
 بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ۖ  
 ٥٨٣ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حُرَيْرٍ  
 قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى نَحْوَهُ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي  
 بَعْضُ إِخْوَانِنَا أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَالَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ  
 لَأَحُولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَقَالَ هَكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ۖ

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّدَاءِ ۞

٥٨٣ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ  
ابْنُ أَبِي حُمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَكِدِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَدِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدُّعَاةُ  
الْقَائِمَةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ أَيْ مُحَمَّدَانِ الرَّسِيْلَةُ  
وَالْفَوْصِيْلَةُ وَأَبْعَثْ مُقَامًا مَعْمُودِي الدِّنِّ وَعَدَّةً  
حَلَّتْ لَدَيْ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝

ف: قرآنِ مکرم میں پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنے ایک خاص انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا  
 قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔ (۷۹: ۱۷)

یہ مقام محمود میدانِ عشرت میں ایک اعلیٰ مقام ہوگا جس پر تمام تہذیبیں بارگاہِ الہیہ میں سے صرف ایک بندے کو فائز کیا جائے گا اور وہ ہستی پوری کائنات میں سے صرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔ اس مقام پر آپ کو دیکھ کر سب اولین و آخرین آپ کی تعریف کریں گے۔ یہی تو وہ مقام ہے جس پر جلوہ افروز ہو کر در شفاعت کو لا جائے گا۔ یہی شفاعت کبریٰ ہے اور اس مقام پر صرف رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی فائز ہیں۔ آج بھی اوسکل بھی۔ آج تقرری ہو چکی ہے اور کل کو میدانِ عشرت میں اس کا جلوہ ہوگا۔ آپ کی شفاعت کبریٰ کے بغیر اور آپ سے پہلے کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی کسی کی شفاعت کے لیے لب لکشا نہیں ہو سکے گی۔ عظیم الشان ہستیاں بھی کسی کو بخشوانے کی خاطر ایک لفظ بھی زبان پر لانے کی ہمت نہ کر سکیں گی۔

جب آپ شفاعت کبریٰ کر کے در شفاعت کھول دیں گے۔ تو اس کے بعد شفاعت کا دوسرا دور شروع ہوگا اور اس وقت آپ کے ساتھ تمام مقربین بارگاہ الہیہ اپنے اپنے منصب کے مطابق شفاعت کریں گے اور یہ حکمت الہیہ کے تحت اُسی کے فضل و کرم کے اسباب ہوں گے۔ اس مقام محمود کو مقام وسیلہ اور مقام نفیلت بھی کہتے ہیں۔ جو حضرات اذان کے بعد مذکورہ لفظوں

میں دعا کریں گے اُن کے لیے آپ کی شفاعت لازم ہو جائے گی بشرطیکہ وہ دنیا سے اپنی دولت ایمان بلامنتی کے ساتھ بے جاہلے میں کامیاب ہو گئے ہوں۔ جو غرض نصیب آپ کو شیعہ المذنبین مانتے اور آپ کی شفاعت پر یقین رکھتے ہیں انھیں اِنْشَاءَ اللہ تعالیٰ۔ آپ کی شفاعت سے حصہ نصیب ہو گا اور جو آپ کی شفاعت بالاذن، شفاعت بالمحبّت اور شفاعت بالوجاہت کے منکر ہیں انہیں نہ اپنے لیے شفاعت کے دروازے خود ہی بند کر لیے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ رَزُقْنَا شَفَاعَةَ حَبِيبِكَ۔

اذان کے لیے قمریہ اذان

مذکور ہے کہ کچھ لوگوں میں اذان کے متعلق اختلاف ہوا تو حضرت سعد نے اُن کے درمیان قمریہ اندازی کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صفت میں کیا ہے اور پھر قمریہ اندازی کے بغیر مائل نہ کر سکتے تو قمریہ اندازی کرتے اور اگر جانتے کہ ظہر میں جلدی کرنا کیا ہے تو اُس کی طرف سبقت لے جاتے اور اگر جانتے کہ عشاء اور فجر میں کیا ہے تو ان میں حاضر ہوتے خواہ گھنٹوں کے بل آنا پڑتا۔

اذان کے دوران باتیں کرنا سلیمان بن صرد نے اذان کے دوران باتیں کیں اور حسن بصری نے فرمایا کہ ہنسنے میں منافیہ نہیں خواہ وہ اذان یا اقامت کہہ رہا ہو۔

عبد الحمید صاحب الزیادہ اور امام اہول سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ماریث نے فرمایا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمیں ایک بار شمس دے دن میں خطبہ دیا۔ جب مؤذن حجتی علی الصلوٰۃ پر پہنچا تو آپ نے اُسے الصلوٰۃ فی الحال کہنے کا حکم فرمایا۔ بعض لوگ آپ کی طرف دیکھنے لگے فرمایا ایسا اُس (حضور) نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے اور یا فضل ہے۔

نابینا کا اذان دینا جب کہ اُسے وقت بتانے والا ہو۔

سالم بن عبداللہ کے والد ابوبکر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اذبالا رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہذا اُٹھتے پیتے رہ کر وہاں تک کہ ان اُمّ مکتوم اذان کہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ نابینا تھے اور اُس وقت تک اذان نہیں کہتے تھے جب تک یہ نہ کہا جاتا کہ صبح ہو گئی، صبح ہو گئی۔

بَابُ الْاِسْتِغَاثَةِ فِي الْاَذَانِ وَ

يُنْذِرُ اَنَّ قَوْمًا اخْتَلَفُوا فِي الْاَذَانِ فَاقْدَرَعُ بَيْنَهُمْ سَعْدًا ۝

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا لُكَّ عَنْ سُمَيِّ مَوْلَى ابْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبَيْتِ آدَمُ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ لَمْ يَلْبَسُوا إِلَّا اَلْبَسَهُمْ عَلَيْهِ لَا اِسْتَهْمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي النَّهْجِ جِبْرِيْلَ لَسَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا

بَابُ الْكَلَامِ فِي الْاَذَانِ وَتَكْلَمَ

سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي اَذَانِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ اَنْ يَضْحَكَ وَهُوَ يُؤْذِنُ اَوْ يَقِيْمُ ۝

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِي ثَوْبٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ صَالِحِ الزِّيَادِيِّ وَعَنْ اَصْحَمِ بْنِ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَطَبْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَسَّحَ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قَامَرَا اَنْ يَتَنَادَى الصَّلَاةُ فِي الْحَالِ فَتَنَظَرُ الْقَوْمُ رِعْضَهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلْ هَذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَلَمَّا عَزَمَ

بَابُ اَذَانِ الْاَعْمَى اِذَا كَانَ لَهُ

مَنْ يَخْبِرُهُ ۝

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ يَلَاؤُا يُؤْذِنُ يَلْبَسُ فَاكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتَّى يَتَنَادَى ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ اَعْمَى اَتَتْنَادِي حَتَّى يَقَالَ لَهُ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ



### صبح صادق کے بعد اذان کہنا

ناقص سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ نمازوں جب صبح کی اذان کہہ لیت تو آپ نماز کھڑی ہونے سے پہلے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہلکی پھلکی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے، اذان اور نماز فجر کی اقامت کے درمیان میں۔

عبداللہ بن نیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بلال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہذا کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

### فجر طلوع ہونے سے پہلے اذان کہنا

ابو عثمان لہدی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بلال کی اذان اُسے اپنی سحری سے نہ روکے کیونکہ وہ رات کے وقت اذان کہتے ہیں تاکہ تہہ اقامت کرے والا فارغ ہو جائے اور تہہ راسو نے والا بیدار ہو جائے اور یہ نہیں کہ کوئی اُسے فجر یا صبح کہے اور اپنی انگلیوں سے بتایا کہ اُصبع اوپر اٹھایا، پھر نیچے لے آئے، یہاں تک کہ اس طرح ہو جائے۔ زہیر نے فرمایا کہ اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں ایک دوسری کے اوپر رکھیں۔ پھر اُصبع دائیں اور بائیں جانب دراز کر دیا۔

اسحاق، ابواسامہ، عبید اللہ، قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یوسف بن یسٰی، فضل، عبید اللہ بن عمر، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

### بَابُ الْآذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهْتَكْتَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ قَبْلَ الْصُّبْحِ صَلَّى كَرَّعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَقَامَ الصَّلَاةُ

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رَهْمَتَيْنِ الْبَدَا وَالْإِقَامَةَ مِنَ الصُّبْحِ

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ يَلَاغِيْنَا دُحَى بَلِيلٍ فَكَلُّوْا دَأْسًا وَاحِدًا يَبْدُو ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

### بَابُ الْآذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ

۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ أَوْ أَحَدًا مِنْكُمْ آذَانَ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ يَبْدُو بَلِيلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلِيُيَسِّتَهُ نَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ أَوْ الصُّبْحُ وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى قَوْفٍ وَطَاطَأَ إِلَى اسْفَلٍ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَقَالَ زُهَيْرٌ سَبَّابَتِي أَحَدًا مِنْهَا نَفَقَ الْأُخْرَى لَعَمْرَاهُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ عَبِيدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ تَائِفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

نے فرمایا: بال رات کے وقت اذان کہتے ہیں لہذا تم کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن اُمّ مکتوم اذان کہیں۔

**اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہو۔**

اسحاق واسطی، خالد جریجی، ابن کبریہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا: دونوں اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان ایک نماز کا وقفہ ہے جو پڑھنا چاہیے۔

عمر بن عامر اندلسی سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مؤذن جب اذان کہتا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کھڑے ہو کر ستونوں کے پاس چلے جاتے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے جاتے اور وہ اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ رہے ہوتے اور اذان و اقامت کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا۔ عثمان بن جلد اور ابو داؤد شعبہ سے روایت ہے کہ ان دونوں (اذان و اقامت) کے درمیان وقفہ نہ ہوتا مگر تھوڑا۔

**جو اقامت کا انتظار کرے**

ابوالیمان شعیب، زہری، عروہ بن زہر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: مؤذن جب فجر کی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوتے اور ہلکی چھلکی دو رکعتیں پڑھتے، نماز فجر سے پہلے اور صبح صادق ظاہر ہو جانے کے بعد پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کی اطلاع دینے حاضر خدمت ہو جاتا۔

**اذان و اقامت کے درمیان جو چاہے**

**نماز پڑھے۔**

عبداللہ بن کبریہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں اذانوں (اذان و اقامت) کے درمیان نماز ہے، دونوں اذانوں

مُحَمَّدٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ يَلَا يُؤْذَنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤْذَنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ

**بَابُ كَمْ بَيْنَ الْآذَانِ وَالْإِقَامَةِ**

۵۹۳- حَدَّثَنَا اسْحَقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخُرَيْبِيِّ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ فَلَا قَائِلَ مِنْ شَاءَ

۵۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَدَّاهُ قَامَ نَاسٌ مِنَ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَكَرُونَ السَّوَارِيَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذَلِكَ يَصَلُّونَ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَالْمَغْرِبِ بَيْنَ الْآذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جُبَيْلَةَ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَلِيلٌ

**بَابُ مَنْ أَنْتَظَرَ الْإِقَامَةَ**

۵۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأَدْوَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَسْتَبِينَ الْفَجْرُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْإِقَامَةِ

**بَابُ بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَاةٌ**

**لِمَنْ شَاءَ**

۵۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا كَمَيْسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ



کے درمیان نماز ہے تیسری دفعہ نہر مایا کہ جو پڑھنا چاہے۔

جس نے کہا کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان کہے۔

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ہم میں روز تک آپ کی بارگاہ میں ٹھہرے۔ آپ بہت مہربان اور شفیع تھے جب آپ نے اہل دیال کی طرف ہمارا حجام دیکھا تو فرمایا ہاں اس بارگاہ والوں میں رہو انھیں علم دین سکھانا اور نماز پڑھتے رہنا جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہہ دے اور جو میں بڑا ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے۔

مسافر کے لیے اذان وقامت جب کہ وہ کئی ہوں اور ای طرح عزرات و مرد و لغہ میں اور مؤذن کا اقصاؤ فی الزحالی کہنا ٹھنڈی اور بارش والی رات میں ہوتا ہے۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ٹھنڈی کرو پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ٹھنڈی کرو۔ پھر اذان کہنے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ٹھنڈی کرو یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک گری کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دو آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جو سفر کرنا چاہتے تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سفر میں نکل جاؤ تو اذان کہنا، پھر وقامت کہنا اور تم میں سے بڑا امامت کرائے۔

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم چند ہم سفر ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر

آذَانِ صَلَوةٍ بَيْنَ كُلِّ آذَانَيْنِ صَلَوةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الْمَلَأَهُ لِيَسْمَعَهُ +

بَابُ مَنْ قَالَ لِيُؤْذِنَ فِي السَّفَرِ مُؤْذِنٌ وَاحِدٌ +

۵۹۷ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَفْرَمِنْ قَوْمِي فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عَشْرَ يَمَلَةٍ وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا دَلَى سُرُوقَنَا إِلَى أَهْلِيْنَا قَالَ ارْجِعُوا فَاكُونُوا فِيهِمْ وَاعْلَمُواهُمْ وَصَلُّوا فَإِذَا أَحْضَرَتِ الصَّلَوةُ فَلْيُؤْذِنَ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤْمِّمْكُمْ أَكْبَرُكُمْ +

بَابُ الْآذَانِ لِلْمَسَافِرِ إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً وَالْإِقَامَةُ وَكَذَلِكَ بِعَرَفَةِ وَجَمْعِهِ وَ قَوْلُ الْمُؤْذِنِ الصَّلَوةَ فِي الزَّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوْ الْمَطِيرَةِ +

۵۹۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَإِذَا دُفِعَ الْمُؤْذِنُ أَنْ يُؤْذِنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ ثُمَّ إِذَا دُفِعَ أَنْ يُؤْذِنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتَّى سَادَى الْقَوْلُ السَّلُولُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ كَيْفِ جَهَنَّمَ +

۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ آتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَإِذَا تَخَرَّقْتُمَا فَخَلِّمُو مَكْمَا أَكْبَرُكُمَا +

۶۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّهْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا



ہوئے اور آپ کے پاس میں رات دن ٹھہرے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑے مہربان و شفیق تھے۔ جب آپ نے گھر والوں کی طرف ہمارا رجحان ملاحظہ فرمایا تو جنہیں ہم چھوڑ آئے تھے ان کا حال پوچھا۔ ہم نے عرض کر دیا فرمایا کہ اپنے گھر والوں میں جاؤ اور ان میں نماز پڑھنا اور انہیں دینی تعلیم دینا اور انہیں حکم دینا۔ چند باتیں ارشاد فرمائی جو مجھے یاد رہیں یا نہ رہیں اور نماز پڑھنا جسے تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہا کرے اور جو تم میں بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

نصف سے روایت ہے کہ ایک ٹھنڈی رات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے صحنان پہاڑی پر اذان کہی۔ پھر فرمایا: اپنی رہائش گاہوں میں نماز پڑھو اور میں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مؤذن کو حکم دیا کرتے جو اذان کے بعد کہتا: اَلَا صَلُّوْا فِی رَحَا لِحُکُو بِنَا سفر میں ٹھنڈی یا بارش والی رات میں کیا جاتا تھا۔

عون بن ابو جحیفہ سے ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وادی الطح میں دیکھا کہ حضرت بلالؓ نے طاہر بارگاہ ہو کر نماز کی اطلاع دی۔ پھر حضرت بلالؓ نیرہ سے کھلے اور اُسے الطح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے گاڑ دیا۔ اور آپ نے نماز پڑھائی۔

کیا مؤذن اذان میں ادھر ادھر منہ پھیرے اور کیا اذان میں کسی طرف دیکھے حضرت بلالؓ کے متعلق منقول ہے کہ اُنھوں نے دو انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور حضرت ابن عمرؓ کانوں میں انگلیاں نہیں ڈال کرتے تھے اور ابراہیمؓ نے کہا کہ بغیر وضو اذان کہنے میں مصافحہ نہیں ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ وضو سختی اور سختی ہے اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رات میں اذان کا ذکر کر لیا کرتے تھے۔

مَالِکٌ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عَشْرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا قَدِمَا هُنَّ أَتَا قَدِ اشْتَهَيْتَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلْنَا عَنْ تَرْكِنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرَنَا فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَذَكَرُوا شَيْءًا أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصَلِّي فَإِذَا أَحْصَيْتِ الصَّلَاةَ فَلْيُؤْذِنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤْمَرْكُمْ أَكْبَرُكُمْ ۝

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ قَالَ أَذَّنَ ابْنُ عُمَرَ فِي لَيْلَةِ بَارِدَةٍ بِصُجَّحَانَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا فِي رَحَا لِحُکُو بِنَا أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤْذِنُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى آثَرِهِ الْأَصَلُّوا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوْ الْمَطِيرَةِ فِي الشَّتَاءِ ۝

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَيْشِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْذِنُ مَجَاءَهُ بِلَالٌ قَاذِنَهُ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ خَرَجَ بِلَالٌ بِالْعَزَّةِ حَتَّى رَكَضَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلِطْخٍ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ ۝

بَابُ ۳۱ هَلْ يَتَّبِعُ الْمُؤَذِّنُ قَاذِنَهُ هَهُنَا وَهَهُنَا وَهَلْ يَلْتَفِتُ فِي الْأَذَانِ يَنْدُرُ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ جَعَلَ إِصْبَعِي فِي أُذُنِيهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَجْعَلُ إِصْبَعِي فِي أُذُنِيهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يُؤْذِنَ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ وَقَالَ عَطَاءُ الْوُضُوءُ حَقٌّ وَسَنَةٌ وَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ أَحْيَانٍ ۝

محمد بن یوسف، سفیان، یحییٰ بن ابی یوسف نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے حضرت بلال کو اذان کہتے ہوئے دیکھا اور وہ اذان میں اپنا منہ ادا حرادھر کر رہے تھے۔

آدمی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز فوت کر دی، ابن سیرین یوں کہتے کہنا پسند کرتے کہ ہم نے نماز فوت کر دی بلکہ یوں کہتے کہ ہم نماز پڑھ کے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد زیادہ صحیح ہے۔

عبد اللہ بن قتادہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ اپنے لوگوں کے قدموں کی آواز سنی۔ جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: تمہیں کیا ہوا! عرض گزار ہوئے کہ ہم نماز کے لیے جلدی کر رہے تھے فرمایا: ایسا نہ کرنا جب نماز کے لیے آؤ تو اطمینان سے خواہ جتنی نماز پڑھو اور جو رہائے تو پوری کر لو۔

جولے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔ اسے ابو حضرت قتادہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

آدم، ابن ابی ذؤب، زہری، یحییٰ بن یوسف، حضرت ابو ہریرہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم — زہری، ابوسلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اقامت سنو تو نماز کے لیے اطمینان اور وقار سے چلو اور جلدی نہ کرو بلکہ جتنی ملے وہ نماز پڑھ لو اور جتنی رہ جائے وہ پوری کر لو۔

اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب کھڑے ہوں!

مسلم بن ابی اسیم، ہشام، یحییٰ، عبد اللہ بن ابی قتادہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہو کر دیہان تک کہ تم مجھے دیکھ لو۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَأْيَ بِلَالٍ لَا يُؤْمِنُ جَعَلَتْ أَتْبَعَهُ قَاهُ هَهُنَا وَهَهُنَا بِالْأَذَانِ ۝

**باب ۴۱۱ قول الرجل فأتيتنا الصلوة**  
وَكِرَّةُ ابْنِ سِيرِينَ أَنْ يَقُولَ فَاتَتْنَا الصَّلَاةُ وَلَيْقُلْ كَمْ نَذَرُكَ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَحُّ ۝

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا هُنَّ نَصِلُنَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلْبَةَ رَجُلٍ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا آتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذَرَكُمْ فَصَلُّوا دِمَاءُ تَكُمُ فَاتَمُّوا ۝

**باب ۴۱۲ مَا أَذَرَكُمْ فَصَلُّوا دِمَاءُ تَكُمُ فَاتَمُّوا**  
قَالَ أَبُو قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ فِي الزُّهْرِيِّ قَوْلٌ فِي سَلَامَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَاثْمُرُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ وَالْوَقْلُ وَلَا تُسْرِعُوا فَمَا أَذَرَكُمْ فَصَلُّوا دِمَاءُ تَكُمُ فَاتَمُّوا ۝

**باب ۴۱۳ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا رَأَى الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ ۝**

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ كَتَبَ إِلَى يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي ۝



نماز کے لیے جلدی سے نہ اٹھے بلکہ اطمینان اور وقار سے اُٹھے۔

ابونعیم شیبان، یحییٰ، عبد اللہ بن ابی قتادہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہو کر وہاں تک کہ مجھے دیکھ لو اور تم پر اطمینان لازم ہے۔ علی بن مبارک نے اس کی متابعت کی ہے۔

ف: ان دونوں مدیثوں کے مطابق جب اقامت شروع ہو جائے مقتدی بیٹھے رہیں یہاں تک کہ امام کو دیکھ لیں، اگر امام مسجد میں موجود ہے تراخانہ کے نزدیک امام اور مقتدی سب بیٹھے رہیں اور انھیں حتیٰ علی الفلاح پر کھڑے ہونا چاہیے خیال رہے کہ اس بیٹھے رہنے کے باعث صفوں کے سیدھے ہونے میں فرق نہیں رہنا چاہیے کیونکہ صفوں کا سیدھا رکنا بہت ہی ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

**کیا ضرورت کے باعث مجدد سے نکل سکتا ہے؟**  
عبد العزیز بن عبد اللہ ابن ابی نعیم بن سعد، صالح بن کیسان، ابی شہاب البوسلی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے مالاٹکا اقامت کہی جا چکی تھی اور صفیں درست کر لی گئی تھیں۔ آپ اپنے مسئلہ پر کھڑے ہو گئے تھے اور ہم تکبیر تحریمہ کے انتظار میں تھے۔ پلٹ کر فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر اٹھ کر رہنا۔ یہاں تک کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا یعنی غسل فرمایا تھا۔ جب امام کہے کہ اپنی جگہوں پر رہ کر انتظار کرنا یہاں تک کہ وہ لوٹے۔

احاق، محمد بن یوسف، افرائی، زہری، ابونعیم بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کی اقامت کہی گئی اور لوگوں نے صفیں درست کر لی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آگے بڑھے اور آپ صحنی تھے۔ پھر فرمایا کہ اپنی جگہوں پر رہنا اور لوٹ گئے غسل کر کے تشریف لائے اور مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پس لوگوں کو نماز پڑھانی۔

کسی کا یہ کہنا کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

**بَابُ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ مُسْتَعِجِلًا وَلِيَقُمَ إِلَيْهَا بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ**  
۴۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنِجِمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ دَعَاكُمْ السَّكِينَةَ تَابِعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ

**بَابُ هَلْ يُخْرَجُ مِنَ الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ**  
۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعَدَلَتِ الصُّفُوفُ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَاةٍ انْظُرْنَا أَنْ يُكْبِرَ أَنْصَرَفَ قَالَ عَلَى مَكَانِكُمْ فَمَكَثْنَا عَلَى هَيْئَتِنَا حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً وَقَدْ اغْتَسَلَ

**بَابُ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ مَكَانَكُمْ حَتَّى يَرْجِعَ انْظُرُوا**

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا اسْلَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَدَاغِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَكُنِيَ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَدَّمُوا وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ قَالَ عَلَى مَكَانِكُمْ فَرَجَعْنَا غَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ دَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءٌ فَصَلَّى بِهِمْ

**بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ مَا صَلَّيْنَا**  
۴۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى



قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ أَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَلَيْسَ  
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ  
الْمُغْتَدِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كِدْتُ أَنْ أَصِلِي حَتَّى  
كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَفْطَرَ الصَّائِتُ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَانْزَلَ  
الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي بَطْحَانٍ وَأَنَا مَعَهُ فَتَوَضَّأَ  
ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا  
الْمَغْرِبَ

### بَابُ الْإِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحُلُجَّةُ بَعْدَ

الْإِمَامَةِ

۴۱۱ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ هُوَيْرٍ عَنْ مَهْدِيٍّ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُفِيضَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُلَاحِظُ رَجُلًا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى  
الصَّلَاةِ حَتَّى تَامَ الْقَوْمُ

### بَابُ الْكَلَامِ إِذَا أُفِيضَتِ الصَّلَاةُ

۴۱۲ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْأَعْلَى بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ ثَابِتَ بْنَ الْبَتَّانِ عَنْ  
التَّحْلِ بِتَكْوِيمِهِ مَا تَقَامُ الصَّلَاةُ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَنَسٍ  
بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُفِيضَتِ الصَّلَاةُ فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بَعْدَ مَا أُفِيضَتِ الصَّلَاةُ  
بَابُ ۴۲ - وَجُوبُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَ  
قَالَ الْحَسَنُ إِنَّ مَنَعَتْهُ أُمَّةٌ عَنِ الْعِشَاءِ فِي  
الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً لَمْ يُطْعَمْهَا

۴۱۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْدَدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ بِحَطِّبٍ لِيُحْطَبَ ثُمَّ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ  
فَيُؤَذِّنَ لَهَا ثُمَّ أُمَرَ بِرَجُلٍ فَيُؤَمِّرُ النَّاسَ ثُمَّ أَخَالَفَ

تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں غزوہ خندق کے روز حضرت عمر فاروقؓ کو عرض  
گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں اب تک نماز نہیں پڑھ سکا، یہاں  
تک کہ سورج غروب ہو گیا اور یہاں کے بعد کی بات ہے جب روزہ دار  
افطار کرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم، یہ تو  
میں نے بھی نہیں پڑھی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطعن کی طرف  
اُترے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے وضو کیا۔ پھر  
سورج غروب ہو جانے کے بعد نماز عصر پڑھی اور پھر اس کے  
بعد نماز مغرب پڑھی۔

جب امام کو اقامت کے بعد کوئی حاجت پیش  
آجائے۔

ابو عمر عبد اللہ بن عمر، عبد الوارث، عبد العزیز بن مہدیہ سے  
روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز  
کی اقامت نہیں گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد کے ایک  
گمشدے میں ایک آدمی سے سرگوشی فرماتے رہے۔ آپ نماز کے لیے  
کھڑے نہ ہوئے یہاں تک کہ لوگ اونگھنے لگے۔

### اقامت کے وقت بائیں کرنا

جمہور سے روایت ہے کہ میں نے ثابت بناتی سے اس شخص کے متعلق  
پوچھا جو اقامت کے بعد بائیں کرے۔ انہوں نے مجھ سے حدیث بیان  
کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہماری اقامت  
گہنی گئی۔ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص مائل ہوا  
اور اس نے اقامت کے بعد آپ کو روک رکھا۔

جماعت سے نماز پڑھنے کا وجوب۔ حسن کا قول ہے  
کہ اگر شفقت کے باعث کسی کی والدہ اسے عشاء کی جماعت سے  
روکے تو اس کا کمانہ مانے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے فرمایا: قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان  
ہے، میں نے ارادہ کیا کہ کھڑیاں اٹھی کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کا  
حکم دے دوں تو اُس کے لیے اذان کہی جائے۔ پھر ایک آدمی کو حکم دے دوں  
کہ لوگوں کی اقامت کرے۔ پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں اور ان کے

كَانَ ۴۲۰ وَجُوبُ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَ  
قَالَ الْحَسَنُ إِنَّ مَنَعَتُهُ أُمَّةً عَنِ الْغَشَاءِ فِي  
الْجَمَاعَةِ شَفَقَةً لَمْ يُطْعَمَ بِهَا ۝

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَّ بِحُطْبٍ لِيُحْطَبَ ثُمَّ أُمَرَّ بِالصَّلَاةِ  
فَيُؤَذِّنَ لَهَا ثُمَّ أُمَرَّ بِجَلَّا فَيُؤَمِّرَ النَّاسَ ثُمَّ أَخَالَفَ

جماعت سے نماز پڑھنے کا وجوب۔ حسن کا قول ہے  
کہ اگر شفقت کے باعث کسی کی والدہ اسے عشاء کی جماعت سے  
روکے تو اس کا کمنا نہ مانے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے فرمایا:۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان  
ہے، میں نے ارادہ کیا کہ ٹکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کا  
حکم دوں تو اس کے لیے اذان کہی جائے۔ پھر ایک آدمی کو حکم دوں  
کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر ایسے لوگوں کی طرف جاؤں اور ان کے

گھر لوگوں کو آگ لگا دوں۔ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اُن میں سے کوئی جانتا کہ اُسے مولیٰ بُدی یا ڈوئندہ کھریاں ملیں گی تو ضرور نماز عشا میں شامل ہوتا۔

باجامعت نماز کی فضیلت۔ اوردے جب جماعت رہ جاتی تو دوسری مسجدیں چلے جاتے حضرت انس بن مالک ایسی مسجد میں آئے جس میں نماز پڑھی جا چکی تھی تو انھوں نے اذان و اقامت کہی اور باجماعت نماز پڑھی۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: باجماعت نماز کو تنہا کی نماز پر ستائیس درجے فضیلت ہے۔

عبداللہ بن یوسف، یث، یزید بن ابیہاد، عبدالرحمن بن حباب، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: باجماعت نماز کو تنہا کی نماز پر پچیس درجے فضیلت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی جماعت سے پڑھی ہوئی نماز سے اُس کی اپنے گھریاں بازار میں پڑھی ہوئی نماز کا ثواب پچیس درجے کم ہے اور یہ اس لیے ہے کہ جب وہ اچھی طرح دیکھ کر سے بھر جسد کی طرف نکلے اور نہ نکالا ہو اُسے مگر نماز نے توجہ قدم بھی وہ رکھتا ہے اُس کے بدلے ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے جب نماز پڑھے تو نرشتے برابر اُس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک نماز کی جگہ پر رہے کہ اسے اللہ اس پر رحم فرما اسے اللہ اس پر بہرانی فرما اور تم میں سے جو نماز کے انتظار میں رہے وہ برابر نماز میں شمار ہوتا ہے۔

ن: اس حدیث میں چار باتوں کا ذکر ہے: ————— ۱۔ مسجد میں باجماعت نماز پڑھے کا ثواب گھر اور بازار کی نسبت ۲۵ گنا زیادہ ہے۔ ۲۔ نماز کے لیے مسجد کی طرف جانے والے کا ہر قدم پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف

إِلَى رِجَالٍ فَحَرَّقَ عَلَيْهِمْ يَوْمَهُمُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَوَيْعَلَمُ أَحَدِهِمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرَقًا سَمِينًا أَوْ مَوَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهَادَةِ الْعِشَاءِ ۝

— باب ۲۱ فصل صلوٰۃ الجماعة وكان الأسد إذا فاتته الجماعة ذهب إلى مسجد الحرو وجاء أنس بن مالك إلى مسجد قد صلى فيه فأذن وأقام وصلى جماعة ۝

۶۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفَرْدِ بِسِتِّينَ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً ۝

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةِ الْفَرْدِ بِخَمْسِينَ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً ۝

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَنْتَفِعُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوقِهِ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ ضِعْفًا وَذَلِكَ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَخَسَنَ التَّوَضُّؤَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَتْ بِهَا دَرَجَةٌ وَخَطَا عَنْهَا خَطِيئَةٌ فَإِذَا صَلَّى الْمَنْزِلَ لَمْ يَنْتَفِعْ تَصَلَّى عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مَصَلَاةِ اللَّهِ تَصَلَّى عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارْحَمَهُ وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْظَرَّ الصَّلَاةَ ۝



کر دیا جاتا ہے۔ ————— ۴۱۷ آدمی اتنی درجہ نماز میں ہی شمار ہوتا ہے جتنی دیر وہ نماز کے انتظار میں بیٹھا ہے۔ (۴)  
نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے کے لیے فرشتے دعائیں کرتے ہیں۔ ————— ان آخری دو باتوں کی بشارت حدیث ۶۲۴ میں بھی ہے  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت میں ہے کہ فرشتے اُس کے لیے دعائے مغفرت کہتے ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

### نماز فجر کو باجماعت پڑھنے کی فضیلت

ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے  
ہوئے سنا کہ باجماعت نماز کو تمہارے تنہا کی نماز پر ترجیح دے  
فضیلت ہے اور نماز فجر میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے  
اکٹھے ہوتے ہیں پھر حضرت ابو ہریرہ فرماتے کہ اگر تم جاہلو تو یہ پڑھ  
لو۔ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا۔ (۷۸: ۱۷)  
شعب نامہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ اسے سنا میں گنا فضیلت جامل ہے۔

عمر بن حفصہ ان کے والد ماجد اشباح سے روایت ہے کہ میں  
نے حضرت اُمّ دودا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا فرماتی تھیں کہ حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصے کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے میں  
عرض گزار ہوئی کہ آپ کو کس چیز نے ناراض کیا ہے؟ فرمایا کہ خدا کی قسم  
میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین میں سے کس چیز کو نہیں  
دیکھتا سوائے اس کے کہ لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہیں۔

محمد بن العلاء، ابواسامہ، بکر بن عبد اللہ البردہ، حضرت ابو موسیٰ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
نماز میں سب سے زیادہ ثواب ان کو ملتا ہے جو زیادہ عرصے سے آتے  
ہیں، پھر جو ان کا نسبت دوسرے آتے ہیں۔ جو نماز کا انتظار کرتا رہتا  
ہے یہاں تک کہ امام کے ساتھ پڑھتا ہے، اُسے ایسے شخص سے زیادہ  
ثواب ملتا ہے جو نماز پڑھ کر سونامے۔

### ظہر کو اول وقت پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی راتے میں جا رہا تھا کہ اس نے  
راتے میں ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اُسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ

### باب ۲۲۲ فضیل صلوٰۃ الفجر فی جماعۃ

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَفْضُلُ صَلَوةُ الْجَمِيعِ صَلَوةُ  
أَحَدٍ لَكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ جُزْءً وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ  
اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو  
هُرَيْرَةَ وَأَخْرَجَهُ ابْنُ شَيْخٍ أَنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ  
مَشْهُودًا قَالَ شُعَيْبٌ وَحَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً.

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ  
الدَّرْدَاءِ تَقُولُ دَخَلَ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ  
فَقُلْتُ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ مِنْ أَمْرِ  
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا أَتَاهُمْ يُصَلُّونَ  
جَمِيعًا.

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
أَسَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي  
مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْظَمُ النَّاسِ  
أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَحَدُهُمْ قَابِضٌ هُمْ مَشْقُوقٌ وَالَّذِي  
يُكْتَلِمُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَ مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا  
مَنْ الْوَحْدَى يُصَلِّيَ تَمَتُّعًا.

### باب ۲۲۳ فَضْلُ التَّهَجُّدِ إِلَى الظُّهْرِ

۴۲۰۔ حَدَّثَنِي مُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى مَوْلَى أَبِي  
بَكْرٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَابْنِ شَيْخٍ أَنَّ  
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَنَا

نے اس فعل کو قبول فرمایا اور اسے بخش دیا۔ پھر فرمایا کہ شہداء پانچ ہیں۔  
 عاشقوں سے، پیٹ کی بیماری سے، ڈوبنے سے، دہک کر مرنے سے  
 اور راہِ خدا میں جہاد کرتے ہوئے مرنے سے۔ فرمایا کہ اگر لوگ  
 جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے۔ پھر قمرہ اندازی کے بغیر  
 حاصل نہ کر سکتے تو قمرہ اندازی کرتے اور لوگ جانتے کہ اول وقت  
 نماز ظہر پڑھتے ہیں کیا ہے تو اس کی طرف سبقت لے جاتے اور  
 اگر وہ جانتے کہ عشاء اور فجر میں کیا ہے تو ان میں حاضر ہوتے خواہ  
 گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔

### قدموں پر ثواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے نبی سلمہ! کیا تم اپنے قدموں کا  
 ثواب نہیں چاہتے ہو۔ دوسری روایت میں یہ بھی ہے جو  
 ابن البرقی، یحییٰ بن الزبیر، حمید سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت  
 انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی سلمہ نے ارادہ کیا کہ اپنے  
 گھروں سے منتقل ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قریب آجائیں۔  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا کہ مدینہ منورہ کو نکالیں  
 لہذا فرمایا کہ کیا تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے ہو۔ عباد  
 نے فرمایا کہ انا کر گنہ سے مراد ان کے زمین پر پٹنے کے  
 نشانات ہیں۔

### نماز عشاء باجماعت پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابوبررہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافقوں پر فجر اور عشاء کی نمازوں سے بھاری عذاب  
 کوئی نماز نہیں ہے اور اگر وہ جانتے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں  
 کے بل بھی حاضر ہوتے ہیں نے ارادہ کیا کہ اذان کا حکم دوں اور اقامت کہی  
 جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر آگ  
 کے شعلے لے کر انھیں جلا دوں جو نماز کے لیے ابھی تک نہیں  
 نکلے۔

دو یا اس سے زیادہ جماعت ہیں۔

مسند، زید بن زریع، ابوالد، الباقی، حضرت مالک بن حویرث

رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ عَصَصَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ  
 فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللَّهَ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَشَهَدَاءِ مَعَهُ  
 الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْعَرِيْنُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَ  
 الشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي  
 التَّدَاوِي وَالصَّفَقِ الْأَوَّلِ لَمْ يَكُنْ يَصِدُّ إِلَّا أَنْ يَكْتُمُوا  
 عَلَيْهِمْ لَأَسْمَهُمْ وَأَعْلِيَهُمْ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجُّو  
 لَأَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَمَةِ وَالصُّبْحِ  
 لَأَكُونُوا وَلَوْ حَبَوًّا

### باب ۲۵ احتساب الاقار

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ حَوْشِبٍ قَالَ  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
 مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي  
 الْأَعْتَابِ بُونَ انْأَرَكُمُ وَرَادَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
 يَحْيَى ابْنُ أَبِي حَبْشَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ  
 أَنَّ بَنِي بَكَّةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيُزِيلُوا  
 قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَرِهَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ إِلَّا  
 يَخْتَسِبُونَ انْأَرَكُمُ قَالَ مُجَاهِدٌ خَطَاهُمْ انْأَرَكُمُ  
 فِي الْأَرْضِ بِأَرْحَلِهِمْ

### باب ۲۵ فصل صلوة العشاء في الجماعة

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ  
 حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَوةٌ أَثَقَلَ  
 عَلَى لَمَنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا  
 فِيهِمَا لَا تَوَهُمَا وَلَا يَحْجُوا الْقَدَّ هَمَّتْ أَنْ أَمْرُ الْمُؤْمِنِينَ  
 يَفْقَهُمْ ثُمَّ أَمْرُ رَجُلٍ يَوْمَ النَّاسِ ثُمَّ أَخَذَ شُعْلًا مِنْ  
 نَارٍ فَأَحْرَقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَوةِ بَعْدَهُ

### باب ۲۶ اثنان وما فوقهما جماعة

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ زُرَّاجٍ



رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنا اور اقامت کہنا اور جو تم دونوں میں سے بڑا ہو وہ امامت کرے۔ جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے اور مساجد کی تفصیلت۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے تمہارے آدھی کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہے اور وضو نہ ٹوٹے۔ کہ اے اللہ اسے بخش دے۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔ تم میں سے وہ نماز میں ہے جب تک اُسے نماز روکے رکھے اور اُسے گھر والوں کے پاس جانے سے نہ روکتی ہو مگر نماز۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا، جس روز کلاں کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ مادل ماکم، وہ زجران جو اپنے رب کی عبادت میں پروان چڑھا، آدھی جس کا دل مسجد میں شکا رہتا ہے، وہ وہ آدمی جو اللہ سے محبت کے باعث اکٹھے ہوں اور ایسی سبب سے جدا ہوں، وہ آدمی جس کو حیثیت اور جمال والی عورت بلائے مگر کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کرے یہاں تک کہ اُس کے ہاتھ ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ وہیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جو غلویت میں اللہ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں بند نہ ہوں۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی تھی؟ فرمایا، ہاں۔ ایک دفعہ آپ نے نصف رات تک نماز عشا میں تاخیر کر دی۔ پھر نماز پڑھنے کے بعد ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا، لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم اُسی وقت سے نماز میں ہو جب سے اس کا انتظار کر رہے ہو حضرت انس نے فرمایا کہ گویا میں آپ کی انگوٹھی کی جگہ کو دیکھ رہا ہوں۔

ف: اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ گویا میں اب بھی حضور کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ اہی منہوں کی متعدد حدیثیں ہیں جن میں مذکور ہے صحابہ کرام نے آپ کی بعض چیزوں یا بعض اداؤں کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا ہوا تھا کیوں

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ الْحَذَرِثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا وَاقِيمَا ثُمَّ لِيَوْمَكُمَا الْكُفْرَانَا  
**باب ۲۲ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَفَضِلُ الْمَسَاجِدِ**

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ الزَّيْنَدِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تَصُفِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَصَلَاةٍ مَا لَمْ يُحَدِّثِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ لَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ لَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَتَقَلَّبَ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ  
۴۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي حُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاوِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَاكِبٌ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلِّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ فِي اللَّهِ أَجْمَعًا عَلَيْهِمْ وَكَفَرًا عَلَيْهِمْ وَرَجُلٌ طَلَبَتْ ذَاتُ مَنْصُوبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ رِخْقًا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيتُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

۴۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ هِشَامٍ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَقَالَ نَعَمْ أَخَوَلَيْتَ صَلَاةُ الْخَلَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا يَرْجِعُهُمْ بَعْدَ مَا صَلَّيْتُ فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقْدًا وَوَلَهُمُ الْوَأْتِ فِي صَلَاةٍ مُتَشَدِّدًا أَنْظَرْتُمْوهَا قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَرَيْصِ خَاتَمِهِ



نہ ہو جبکہ محبوب کی تو ہر چیز اور ہر ادنیٰ کاری ہوتی ہے اور یہاں تو معاملہ اُس محبوب کا ہے جو ایک جانب ساری کائنات کا محبوب ہے اور دوسری جانب خالق کائنات کا بھی محبوب ہے جس کی طرف ہر وقت خدا بھی متوجہ رہتا ہے اُس کی طرف ہر محبت صادق کیوں نہ متوجہ رہے گا۔ اسی لیے عشاق کہتے رہتے ہیں۔

تیرے سوا خیالِ نبی میں ترے نثار  
سبھا نہ کوئی دیدہ گریاں کی گفتگو

**باب ۲۸ فصل من خوجہ الی المسجد ومن راحہ**  
اُس کی فہمیت جو صبح و شام مسجد میں  
جائے۔

علی بن عبد اللہ، زید بن ہارون، محمد بن مطرف، زید بن اسلم، عطاء  
بن یسار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صبح یا شام کو مسجد میں گیا تو اللہ  
تعالیٰ جنت میں اُس کے لیے بہانہ کا اہتمام کرے گا جب بھی وہ  
صبح یا شام کو جائے۔

جب اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز  
نہ پڑھی جائے۔

عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، ان کے والد ماجد حفص بن  
عاصم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مالک بن نجیحہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے  
گزرے۔ عبد الرحمن، ہزبن، اسد، شعبہ، سعد بن ابراہیم، حفص  
بن عاصم سے روایت ہے کہ میں نے قیلاز کے ایک آدمی سے سنا جن کو  
حضرت مالک بن نجیحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جاتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جب کہ اقامت کہی جا چکی تھی کہ  
دو کرتیں پڑھ رہا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے  
تو لوگوں نے اُسے گھیر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا:  
صبح کی پار، صبح کی پار۔ متابعت کی اس کی عنہ راؤر معاذ نے  
شعبہ سے حدیث مالک کی اور روایت کی ابن اسحاق، سعد نے حضرت  
عبد اللہ بن نجیحہ سے اور روایت کی حماد، اسد، حفص نے  
حضرت مالک سے۔

جماعت میں شامل ہونے کے لیے مریض کی حد

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ زَيْدِ  
بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَدَّ إِلَى الْمَسْجِدِ لَذِكْرِهِ  
أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نَزْلًا مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا عَدَّ أَوْ رَاحَ ۝

**باب ۲۹ إذا أقيمت الصلوة فلا**  
صلوة إلا المكتوبة ۝

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْتَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ  
حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي  
سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ  
سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَرْدَنِ قَالَ لَدَى مَالِكِ بْنِ بُحَيْتَةَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ  
أَقَامَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحَظَ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَكَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبْرُ أَرْبَعًا الصَّبْرُ أَرْبَعًا  
تَابِعَهُ عِنْدَ رَوْعَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ فِي مَالِكٍ وَقَالَ ابْنُ  
إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْتَةَ وَقَالَ حَمَّادُ  
أَخْبَرَنَا سَعْدُ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ۝

**باب ۳۰ حَدِّ الرِّضَى أَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ**

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
 أَبِي قَالَ قَتْنَا الْأَعْمَشَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ الْأَسْوَدُ كُنَّا عِنْدَ  
 عَائِشَةَ فَذَكَرْنَا الْمَوَاطِنَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالتَّعْطِيمِ لَهَا  
 فَكَانَتْ لَمَّا مَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضًا لَدُنِي  
 مَاتَ فِيهِ فَخَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذَنَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ  
 فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا  
 قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَاعَادَ  
 فَاعَادُوا لَهُ فَاعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنْ كُنْ صَوَاحِبُ  
 يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ  
 يُصَلِّيُ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ  
 حُجَّةً فَخَرَجَ بِهَا ذِي يَمِينٍ وَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَلْقُرَافُ  
 وَجُلَيْنِ كَحُكَّانِ الْأَرْضِ مِنَ التَّجَرُّ فَإِذَا دَأْبُ بَكْرٍ أَنْ  
 يَتَأَخَّرَ فَأَمَّا إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ  
 لَمَّا أَتَى بِحُجَّتِي جَلَسَ إِلَى جَنْبِكَ فَقِيلَ لِلْأَعْمَشِ فَكَانَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ بِصَلَاةِ  
 وَالنَّاسِ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَرَأْسُهُ لَعَمْرُ  
 رَوَاهُ أَبِي دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بَعْضُهُ وَ  
 زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو  
 بَكْرٍ يُصَلِّيُ قَائِمًا ۝

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ  
 بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدُ  
 اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا تَقَعَلَ الشَّيْءُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ  
 أَنْ يُمْرَضَ فِي بَيْتِي فَأَذَنَ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حُطَّ  
 رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ الْخَرَّ  
 قَالَ عَبِيدُ اللَّهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ  
 عَائِشَةُ فَقَالَ لِي فَعَلْتُ تَدْرِي مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي لَمْ  
 لَسَوْعًا عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ۝  
**بَابُ الرِّخْصَةِ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ**

احمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے  
 پاس تھے تو ہم نے نماز کی پابندی اور اس کی عنکبوت کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا  
 کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے جس میں کہ وصال فرمایا تھا تو نماز  
 کا وقت ہونے پر اذان کی گئی فرمایا۔ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں عرض  
 کی گئی کہ ابو بکر نرم دلیا تھا جب آپ کا جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز  
 پڑھائیں گے۔ آپ نے دوبارہ فرمایا تو دوبارہ عرض کی گئی کہ دوبارہ فرمانے  
 پر ارشاد ہوا کہ تم حضرت یوسف کو گھیرنے والیوں کی طرح ہو، ابو بکر سے کہو کہ  
 لوگوں کی نماز پڑھائیں۔ پس حضرت ابو بکر نکلے اور نماز پڑھانے لگے۔  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے  
 درمیان سہارا لیے ہوئے تشریف لائے۔ گویا میں اب بھی عرض کے باعث  
 آپ کے پیروں کو زمین سے کس ہوتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ حضرت ابو بکر  
 نے بیٹھے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ  
 اپنی جگہ پر رہو پھر آپ کو لایا گیا تو ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اعرش سے پوچھا  
 گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو کیا حضرت ابو بکر نے آپ  
 کی اقتدا میں نماز پڑھی اور لوگوں نے حضرت ابو بکر کی اقتدا میں؟ تو سر کے  
 اشارے سے فرمایا ہاں۔ اس کے بعض کو روایت کیا ابو داؤد  
 شعبہ نے اعرش سے۔ ابو معاویہ نے یہ بھی کہا۔ آپ حضرت ابو بکر  
 کے بائیں جانب بیٹھے اور حضرت ابو بکر کھڑے ہو کر نماز پڑھ  
 رہے تھے۔

عُبَیدُ اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض شدت  
 اختیار کر گیا تو آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے میرے گھریں رہنے  
 کی اجازت چاہی۔ آپ کو اجازت مے دی گئی۔ آپ دو آدمیوں کے  
 درمیان تشریف لائے کہ پیروں سے کس ہو رہے تھے جو حضرت  
 عباس اور ایک دوسرے شخص تھے۔ عبید اللہ کا بیان ہے کہ جو حضرت  
 عائشہ نے فرمایا میں نے اس کا حضرت ابن عباس سے ذکر کیا۔ انہوں نے  
 مجھ سے فرمایا: کیا تم اس شخص کو جانتے ہو جن کا نام نہیں لیا! میں عرض گزار  
 ہوا: نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔  
 بارش یا کسی اور وجہ سے گھریں نماز پڑھنے

## کی اجازت۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ٹھنڈی اور اندھی والی رات میں نماز کے لیے اذان کہی اور پھر کہا: ”سنو کہ نماز اپنے گھروں میں پڑھو“ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات ٹھنڈی اور بارش والی ہوتی تو مؤذن کو یہ کہنے کا حکم فرماتے۔

عمود بن ریح انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کی امامت کرتے اور وہ نابینا تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کبھی اندھیرا اور پانی بھی ہوتا ہے اور میں بینائی سے محروم ہوں پس یا رسول اللہ! آپ میرے غریب بنانے میں نماز پڑھیں تاکہ میں اس بلکہ کو نماز کے لیے مقرر کروں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا، کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ انھوں نے گھر میں ایک جگہ کھڑن اشارہ کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی۔ کیا جو حاضر ہو جائیں امام انھیں نماز پڑھائے اور کیا جمعہ کے روز بارش کے باوجود بھی خطبہ دے؟

عبد اللہ بنی عمارت سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک کیمڑ والے روز میں خطبہ دیا۔ چنانچہ مؤذن کو حکم دیا جب کہ وہ حق علی الصلوٰۃ پڑھنا کہ الصلوٰۃ فی الزحال۔ کہو پس بعض لوگ ایک دوسرے کو دیکھنے لگے گویا انھیں اعتراض تھا۔ فرمایا کہ شاید تمہیں اس پر اعتراض ہے حالانکہ ایسا اس ہستی نے کیا جو مجھ سے بہتر تھی یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اور یہ ضروری ہے اور میں تمہیں نکالنا پسند نہیں کرتا۔ حماد، عاصم، عبد اللہ بن عمارت سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس سے اس طرح روایت کی ہے اور یہ بھی فرمایا: میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں شقت میں ڈالوں اور تم گھٹنوں تک کیمڑ میں تھکے ہوئے آؤ۔

## اَنْ يُصَلِّيَ فِي رَحْلِهِ ۖ

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرَدٍ وَرِيحٍ لَّهُمْ قَالَ أَصَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرَدٍ وَمَطَرٌ يَقُولُ أَصَلُّوا فِي الرِّحَالِ ۖ

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ عَثْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَوْمَ قَوْمِهِ وَهُوَ أَعْمَى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلُمَةُ وَالسَّيْلُ وَإِنَّا رَجُلٌ ضَرِيرٌ بَصَرٍ فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا آخِذُهُ مُصَلِّيٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ نَحْبُ أَنْ أَصَلِّيَ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

**باب ۳۲ هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ بَيْنَ حَضَرٍ وَهَلْ يُخْطَبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ ۖ**

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْحُمَيْدِيُّ صَلَاحُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ ذِي رَدُغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَكَغَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلِ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ فَتَنَظَرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا فَقَالَ كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هَذَا إِنَّ هَذَا أَفْعَلُهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا عَزَمَةٌ ذَاتِي كِرْهَتْ أَنْ أُخْرِجَكُمْ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ عَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كِرْهَتْ أَنْ أُدْرِيكُمْ فَتَجِيئُونَ تَدُوسُونَ الطَّيْلِينَ إِلَى رُكْبَتِكُمْ ۖ

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا: بادل آیا، بارش ہوئی، یہاں تک کہ چھت چلنے



لگی اور وہ کھجور کی شاخوں کی تھی۔ پس نماز کی اقامت کہی گئی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ مٹی کا اثر میں نے آپ کی پیشانی پر دیکھا۔

جَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ السَّقْعُ وَكَانَ مِنْ جَوْرِئِ النَّعْلِ فَأَقِمَّتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَفْئِدَةَ الطِّينِ فِي جَبْهِهِ \*

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لِي لَا اسْتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ وَكَانَ رَجُلًا صَاحِبًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَذَعَاكَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا وَنَضَجَ طَرَفَ الْحَصِيرِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آلِ الْبَجَادِ وَلَا تَسِرْ أَكَّانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ قَالَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ \*

**بَابُ إِذَا أَحْضَرَ الطَّعَامُ وَأَقِمَّتِ الصَّلَاةُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِالْعِشَاءِ وَقَالَ أَبُو الدَّيْدَاءِ مِنْ فِقْهِ الْمَرْءِ أَقْبَالُهُ عَلَى حَاجَتِهِ حَتَّى يُقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ وَقَلْبُهُ قَارِعٌ \***

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا دُخِرَ الْعِشَاءُ وَأَقِمَّتِ الصَّلَاةُ فَابْدَأْ بِالْعِشَاءِ \*

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعِشَاءُ فَابْدَأْ بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْبَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسَاقَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَارِفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُخِرَ عِشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأَقِمَّتِ الصَّلَاةُ فَابْدَأْ بِالْعِشَاءِ وَلَا تَعْبَلْ حَتَّى يُفْرَغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُؤَمِّمُهُمْ لَمَّا نَفَعَهُمُ الصَّلَاةَ فَلَا

ابن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ انصاریں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے وقت نہیں ملتا اور وہ بھاری بھر کم آدمی تھا اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر تشریف لانے کی آپ کو دعوت دی۔ پس آپ کے پیچھے چلے گئے اور اس کے ایک حصے پر پانی چھڑک دیا۔ پس آپ نے اُس پر دو رکعتیں پڑھیں۔ آل بارود میں سے ایک آدمی نے حضرت انس سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پاشت پڑھا کرتے تھے انہوں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر اُسی روز۔ جب کھانا آجائے اور اقامت کہہ دی جائے حضرت ابن عمر صلیہ کھانا کھاتے حضرت ابو درداء نے فرمایا کہ یہ آدمی کی دانشمندی ہے کہ پہلے حاجت پوری کر لے اور نماز کی طرف اُس وقت توجہ ہو جب اُس کا دل فارغ ہو۔

مسدد، یحییٰ، ہشام بن کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور نماز کی اقامت ہو جائے تو پہلے کھانا کھالیا کرو۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رات کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو نماز مغرب پڑھنے سے پہلے اُسے کھلاؤ اور کھانے میں مہلکی نہ کرنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا لے اور مہلکی نہ کرے۔ یہاں تک کہ اُس سے فارغ ہو جائے اور حضرت ابن عمر کے سامنے کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو نماز میں نہ جاتے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ

يَا رَبِّهَا حَتَّى يَفْرَغَ رَأَى لَيْسَمَهُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ وَقَالَ وَهَيْبٌ  
وَوَهْبُ بْنُ عُمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقَبَةَ عَنْ تَافِعٍ عَنِ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ  
لِحَدِّكَ عَلَى الْقُعَامِ فَلَا يَجْعَلْ حَتَّى يَقْبِضَ حَلَّتْ مِنْهُ  
ذَلِكَ أَيْمَتِ الصَّلَاةُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَحَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ  
بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ عُمَانَ وَوَهْبٍ مَدَنِيٍّ ۝

**بَابُ ۳۳۵ إِذَا دُعِيَ الْإِمَامُ إِلَى الصَّلَاةِ وَبَيَّعَ مَا يَأْكُلُ ۝**

۶۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أُمِّيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَضِرُ مِنْهَا قَدْحِي إِلَى  
الصَّلَاةِ فَقَامَ فَطَوَّعَ السَّائِكِينَ فَصَلَّى ذَلِكَ يَتَوَضَّأُ ۝

ہو جاتے اور وہ امام کی قرأت سنتے رہتے تھے۔ — زہیر اور وہب  
بن عثمان، ہونہی بن مغیرہ، نافع، حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو تو  
جلدی نہ کسے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کر لے اگرچہ ناز کھڑی ہوگی ہو  
— امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھ سے یہ حدیث بیان کی ابراہیم  
بن المنذر، وہب بن عثمان نے اور وہب مدنی ہیں۔

جب امام کو نماز کے لیے بلایا جائے اور کچھ کھا  
رہا ہو۔

جعفر بن عمرو بن ابیہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کی دینی میں سے کھا کر کھاتے ہوئے  
دیکھا ہے آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا تو پھر نیچے ڈال دی۔ پس نماز پڑھی  
اور تازہ وضو نہ کیا۔

ن: اس سنون کی متعدد روایتیں ہیں جن سے واضح ہے کہ اگر پرچی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ نماز پڑھنے  
کے لیے صرف کلی کر لینا کافی ہے جن حدیثوں میں یہ وارد ہوا ہے کہ اگر پرچی ہوئی چیزیں کھانے سے دوبارہ وضو کرنا لازم  
ہو جاتا ہے وہ حدیثیں ان حدیثوں سے منسوخ ہیں۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

جو اپنے گھر والوں کے کام میں مشغول ہو۔ پس نماز کی  
اقامت ہونے پر چلا جائے۔

اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشاۃ اقدس میں کیا  
کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ گھر والوں کے کاموں میں مشغول ہوتے اور  
جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے  
جاتے۔

جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اس کا ارادہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی نماز اور آپ کا طریقہ سکھانے کا  
ہو۔

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت امک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما ہمارے اس مجدد میں تشریف لائے۔ فرمایا کہ تمہیں نماز میں پڑھاؤں گا اور  
اس نماز سے میرا ہی ارادہ ہے کہ جس طرح میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

**بَابُ ۳۳۵ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ أَهْلِهِ  
فَأَيْمَتِ الصَّلَاةَ فَخَرَجَ ۝**

۶۴۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ  
مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فِي بَيْتِهِ  
قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي وَهْنَةٍ أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ  
فَإِذَا لَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ۝

**بَابُ ۳۳۶ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا  
يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَّلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ ۝**

۶۴۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ  
بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا قَالَ إِنْ لَأَصِلَ بِكُمْ



کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کسی طرح پڑھاؤں میں دایوب اسے ابو قتادہ سے پوچھا کہ وہ کیسے نماز پڑھتے تھے! فرمایا کہ ہمارے ان بزرگ کھڑے اور وہ بزرگ جب مسجد سے سر اٹھاتے تو پہلی رکعت میں اٹھنے سے پہلے بیٹھتے۔

صاحب علم و فضل امامت کا زیادہ مستحق ہے۔

ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو عرض شدت اختیار کر گیا۔ فرمایا: ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ وہ نرم دل آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ فرمایا: ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ انھیں نے دوبارہ وہی گزارش کی تو فرمایا: ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ تم حضرت یوسفؑ والی صورتوں کی طرح ہو، قاصد پیغام لے گیا تو انھوں نے حضرت ابوبکرؓ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں نماز پڑھائی۔

اُمّ المؤمنین عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا: ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابوبکرؓ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو روئے کے باعث لوگوں کو آواز نہیں دے سکیں گے۔ حضرت عمرؓ کو حکم دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے حضرت حفصہؓ سے کہا کہ عرض کیجیے کہ حضرت ابوبکرؓ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو روئے کے باعث لوگوں کو آواز نہیں دے سکیں گے۔ حضرت عمرؓ سے فرمائیے کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہؓ نے یہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حضرت یوسفؑ والی صورتوں کی طرح ہو، ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا: آپ سے مجھے بھلائی نہیں پہنچی۔

حضرت انس بن مالکؓ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہیر و کار غلام اور صحابی تھے کہ حضرت ابوبکرؓ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیماری میں نماز پڑھایا کرتے جس میں کہ

وَمَا أَرِيدُ الصَّلَاةَ أَصَلْتُ كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ فَقُلْتُ لَا بَأْسَ فَلَاحَ كَيْفَ كَانَ يَصِلُ قَالَ وَمِثْلَ شَيْئَانَا هَذَا أَوْ كَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ إِذَا رَكَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَبْلَ أَنْ تَنْهَضَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى ۝  
**بَابُ ۳۳ أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ ۝**

۴۳۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَرَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيَصِلْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّهُ يَجْعَلُ رَقِيقًا إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَنْتَظِرْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَ مُرِّي أَبَا بَكْرٍ فَلْيَصِلْ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِّي أَبَا بَكْرٍ فَلْيَصِلْ بِالنَّاسِ فَإِنْ كُنْتَ صَوَاحِبُ يُوسُفَ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فِي حَيَاتِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهَّاشِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يَسْمِعِ النَّاسَ الْبُكَاءَ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيَصِلْ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ قُلْتُ لِحَفْصَةَ قَوْلِي لَكَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يَسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيَصِلْ لِلنَّاسِ فَقَعَلْتُ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ كُنْتَ لَا تَنْتَنُ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيَصِلْ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لَعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكَ خَيْرًا

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّصَارَى إِذَا كَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدًا مَدُوحِيَّةً



وصال فرمایا۔ یہاں تک کہ جب پیر کا روز ہوا اور وہ نماز میں صفت بستہ تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرے کا پردہ ہٹایا اور ہماری طرف دیکھنے لگے۔ آپ کھڑے تھے اور آپ کا چہرہ انور گویا صحت کا ورق تھا۔ پھر تبسم ریزی فرمائی ہم نے مصمم ارادہ کیا کہ ازراہِ مسرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار کرتے ہیں پس حضرت ابو بکرؓ نے گے کہ صف میں مل جائیں یہ گمان کرتے ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاید نماز کے لیے شریف سے آئیں۔ آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ گرا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسی روز وصال فرمایا۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین روز تشریف نہ لائے۔ یہ نماز کی اقامت کہی گئی تو حضرت ابو بکرؓ آگے بڑھنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پر سے کوبڑ کر اٹھایا۔ جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک چہرہ انور ظاہر ہوا تو ہم نے ایسا کوئی اور منظر نہیں دیکھا تھا جو ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے شامِ معلوم ہوا، جو ہم پر ظاہر ہوا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ سے حضرت ابو بکرؓ کی طرف اشارہ کیا کہ آگے بڑھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پردہ گرا دیا۔ پھر آپ وصال فرماتے تک ایسا نہ کر سکے۔

حمزہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ سے نماز کے متعلق عرض کی گئی۔ فرمایا:۔ ابو بکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ عرض گزار ہوئیں کہ حضرت ابو بکرؓ نرم دلی ہیں، اقرأت کے وقت رد و قالب آجائے گا۔ فرمایا:۔ ان سے ہی کہو کہ نماز پڑھائیں۔ دوبارہ عرض گزار ہوئیں۔ فرمایا کہ ان سے ہی کہو کہ نماز پڑھائیں اور تم حضرت یوسفؑ کو گھیرنے والی عورتوں کی طرح ہو۔ متابعت کی ہے اس کی زبردستی اللہ زہری کے بھتیجے احمد اسحاق بن یحییٰؒ نے زہری سے اور کہا عقیلؒ اور حمزہ زہری، حمزہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے۔

اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فِي وَجْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي تُوُوِيْ فِيْ رَحْلٍ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ الْبَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَانَ وَجْهَهُ وَرَقَةً مُصْحَفٌ ثُمَّ تَبَسَّمَ بِفَعْلِكَ فَهَمَسْنَا اَنْ نَقْتَرِنَ مِنَ الْفَرَجِ بِرُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكْصُ اَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِيْبَتِهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارَجَ اِلَى الصَّلَاةِ فَاشَارَ الْبَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَمُّوا صَلَواتَكُمْ وَارْحَى السِّتْرَ فَتُوُوِيْ مِنْ يَوْمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا قَامِمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَبَابُ قَرِّعُوا فَلَمَّا وَصَحَ وَجْهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظُورًا كَانَ أَعْجَبَ الْبَيْنَا مِنْ وَجْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَصَحَ لَنَا فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ إِلَى ابْنِ بَكْرٍ اَنْ يَتَقَدَّمَ وَارْحَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ فَلَمَّا يَقْدَرُ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بَنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْرَةَ بِنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّهَا أَخْبَرَتْ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعٌ قِيلَ لَهُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُّوا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنْ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ اِذَا اَقْرَأَ عَلَيْهِ الْبُكَاءُ قَالَ مُرُّوهُ فَلْيُصَلِّ فَعَادَتْهُ فَقَالَ مُرُّوهُ فَلْيُصَلِّ اِنْ كُنْتُمْ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ تَابَعَهُ الرَّسِيْدِيُّ وَابْنُ اَرْحَى الزُّهْرِيُّ وَاسْحَقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عَقِيْلٌ وَمَعْمَرٌ عَنِ زُهْرِيٍّ عَنْ حَمْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

جو کسی وجہ سے امام کے پہلو میں

کھڑا ہو۔

ہشام بن عروہ کے والد ابی جعد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اے اپنے مرض میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں لہذا وہ انھیں نماز میں پڑھاتے رہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ اتفاقاً محسوس کیا تو تشریف لائے اور حضرت ابوبکر کو لوگوں کی امامت کر رہے تھے جب حضرت ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے اشارہ فرمایا کہ اپنا جگہ پر رہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ پس حضرت ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔

جو لوگوں کی امامت کرنے لگے کہ پہلا امام آجائے تو یہ بٹے یا نہ بٹے۔ کیا اُس کی نماز ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حضرت ہبل بن سعد سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان میں صلح کرانے کی غرض سے بکلمہ وین لونگ کے پاس تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر کے پاس آکر کہا کہ کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھادیں گے؟ چنانچہ امامت کہی گئی تو فرمایا ہاں، پس حضرت ابوبکر نماز پڑھانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں تھے۔ آپ اندر گھسے اور صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجانیں جب کہ حضرت ابوبکر نماز میں اور اصرار متوجہ نہیں ہوئے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجانیں تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پس حضرت ابوبکر نے ہاتھ اٹھا کر اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جو انھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا۔ پھر حضرت ابوبکر پیچھے ہوئے اور صف میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَاب ۳۸ مَنْ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْإِمَامِ لِعَلَّةٍ

۴۳۷ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يُحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَمَنْ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَفْسِيهِ خُفَةً فَخَرَجَ قَرِيبًا أَبُو بَكْرٍ يُؤْمَرُ النَّاسَ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى أَبَا بَكْرٍ إِلَى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ

بَاب ۳۹ مَنْ دَخَلَ لِيَوْمِ النَّاسِ فَجَاءَ الْإِمَامُ الْأَوَّلُ فَتَأَخَّرَ الْأَوَّلُ أَوْ لَمْ يَتَأَخَّرْ جَازَتْ صَلَاتُهُ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ فَكَانَتْ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ تُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأَقِيمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى دَقَّ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ دَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَتِ النَّاسُ التَّصْفِيقَ التَّتَمَّتْ دَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ امْكُثْ مَكَانَكَ فَدَقَّ أَبُو بَكْرٍ بِيَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهُ عَلَى مَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ

آگے بڑھ گئے۔ پس نماز پڑھی اور نذرانہ ہو کر فرمایا۔ اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ پر رہنے سے کس چیز نے روکا جب کہ میں نے حکم دیا تھا! حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ ابی القحطانیہ میں میری جرات نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں بہت زیادہ تالیان بجاتے دیکھا جب نماز میں کوئی بات ہو تو سُبْحَانَ اللہ کہو اور اس پر توجہ دی جائے جب کہ تالی تو عورتوں کے لیے ہے۔

### جب لوگ علم قرآن میں برابر ہوں تو بڑا امامت کر اے۔

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ہم نوجوان تھے۔ ہم آپ کی خدمت میں بیس روز کے قریب رہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بڑے مہربان تھے۔ فرمایا کہ اگر تم اپنے گھروں کو جاؤ تو انہیں علم دین سکھانا اور فلاں فلاں نمازیں فلاں فلاں وقتوں میں پڑھنے کے لیے کہنا۔ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ امامت کر اے۔

جب امام لوگوں کے پاس جائے تو ان کی امامت کر سکتا ہے۔ محمود بن ریس سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت عثمان بن مالک انصاری اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے اجازت طلب کی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ فرمایا: تم کہاں چاہتے ہو کہ میں تمہارے گھر میں نماز پڑھوں! پس میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کر دیا جس کو میں پسند کرتا تھا۔ آپ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے آخری مرض میں لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جب کوئی امام سے پہلے سزا ٹھائے

لَهُمَا اسْتَخَرَا ابُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَتَّبِعْتَ اِذَا امَرْتُكَ فَقَالَ ابُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِاَيِّ اَمْرٍ اَنْ يَخَافَ اَنْ يَصِلَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ اَنْ تَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مِنْ كَابَةِ شَيْءٍ فِي صَلَاتِهِ فَلَيْسَ بِهِ قَوْلُهُ اِذَا اسْبَحَ التَّغْفِيقَ اِلَيْهِ وَانْتَمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

### بَابُ اِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ فَلْيُؤَمِّرُوهُمْ اَكْبَرَهُمْ

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ اخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابِي يُوسُفَ عَنْ ابْنِ قَلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ فَلَمَّا عُنِدَهُ نَحْوُ مِائَةِ عَشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِيماً فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلَى بِلَادِكُمْ فَعَلِمْتُمْ شَوْهَهُمْ مُرُوهُمْ فَلْيُصَلُّوا صَلَاةَ كَذَا حِينَ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينَ كَذَا اِذَا احْتَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَدِّنْ لَكُمْ اَحَدَكُمْ وَلْيُؤَمِّرْكُمْ اَكْبَرَكُمْ

بَابُ اِذَا اَزَالَ اِمَامٌ قَوْمًا قَامَهُمْ ۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ اخْبَرَنَا مُعَمَّرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ اخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ اسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْنَتْ لَهُ فَقَالَ اَيْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاسْتَرْتُ لَهُ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِي اُحِبُّ فَقَامَ وَصَفَّقْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا

بَابُ اِنْ اِمَامًا جُعِلَ اِلَامًا لِيُؤْتِيَهُمْ وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ وَقَالَ



ابْنُ مَسْعُودٍ اِذَا رَكَعَ قَبْلَ الْاِمَامِ يَعُوذُ بِكَ  
يَقْدِرُ مَا رَكَعَ ثُمَّ يَتَّبِعُ الْاِمَامَ وَقَالَ الْحَسَنُ  
فِيْمَنْ يَزِيْرُكَ مَعَ الْاِمَامِ رَكَعَتَيْنِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى  
السُّجُودِ يَسْجُدُ لِلرَّكَعَةِ الْاُخْرَى سَجْدَتَيْنِ  
ثُمَّ يَقْضِي الرَّكَعَةَ الْاُولَى بِسُجُودِهَا وَفِيْمَنْ  
لَيْسَ بِسَجْدَةٍ حَتَّى قَامَ يَسْجُدُ ۝

۴۵۱- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ اَخْبَرَنَا زَايِدٌ  
عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَاشِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُبَيْةٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَاشِيَةَ فَقُلْتُ اَلَا تُحِبُّ ثَنِي  
عَنْ مَرِيضٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى  
تَقُلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ  
قُلْنَا لَا دَهْمُ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعُوهَا  
مَاءً فِي الْمِخْضِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاعْتَسَلَ فَذَهَبَ  
لِيَتَوَضَّأَ فَأُعِيِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقَامَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ  
قُلْنَا لَا دَهْمُ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعُوهَا  
فِي مَاءٍ فِي الْمِخْضِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاعْتَسَلَ ثُمَّ  
ذَهَبَ لِيَتَوَضَّأَ فَأُعِيِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقَامَ فَقَالَ أَصَلَّى  
النَّاسُ قُلْنَا لَا دَهْمُ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
ضَعُوهَا فِي الْمِخْضِ فَفَعَلْنَا فَاعْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ  
لِيَتَوَضَّأَ فَأُعِيِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقَامَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ  
قُلْنَا لَا دَهْمُ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالنَّاسُ عُكُوْ  
فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُصَلُّوْنَ الْحِشَاءَ الْاُخْرَى فَارْسَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَأْنِ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاتَاهُ الرَّسُولُ  
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ  
تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيقًا يَأْ  
عُمَرُ صَلَّى بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِدَالِكِ  
فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ لَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ لَفْسِهِ خَفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ لَحْرَهُمَا

تو کھڑے ہوئے اور ثنی دربر اٹھائے رکھا اتنی دیر ٹھہر کر پھر امام کی پوری  
کرے جس بصری نے فرمایا کہ جو امام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھے  
اور سجدے نہ کر سکے تو آخری رکعت میں دو سجدے کر لے اور  
پہلی رکعت کو اس کے سجدوں کے ساتھ پڑھ لے اور  
جو سجدے کو بھول کر کھڑا ہو جائے تو سجدہ کرے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُبَيْبٍ سَمِعَ رَوَايَةً عَنْ كُوفٍ حَضَرَتْ مَالِكُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَدِينَةِ الْمَدِينَةِ فِي مَدِينَةِ الْمَدِينَةِ فِي مَدِينَةِ الْمَدِينَةِ  
مَعَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَدِينَةِ الْمَدِينَةِ فِي مَدِينَةِ الْمَدِينَةِ  
فَرِيَا، اِكْبُوْنِ نَبِيَّ كَرِيْمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَامْرَضٍ بَرَّهْ كِيَا تَوْفَرِيَا  
كِيَا۔ لوگوں نے نماز پڑھ لی، ہم نے عرض کی، انہیں بلکے یا رسول اللہ! وہ آپ  
کا انتظار کر رہے ہیں، فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو، ہم نے  
یہی کیا تو غسل فرمایا، پھر جانا چاہا تو ہوش ہو گئے۔ افاقہ ہوا تو فرمایا، کیا  
لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار  
کر رہے ہیں، فرمایا کہ میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو، پس اٹھے اور غسل  
فرمایا، پھر جانے لگے تو ہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا، کیا لوگ  
نماز پڑھ چکے؟ ہم نے عرض کی، انہیں دیا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار  
کر رہے ہیں، لوگ مسجد میں ٹھہرے ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کا نماز مشاہد کے لیے انتظار کر رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے حضرت ابوبکر کے لیے پیغام بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ فائدہ  
نے اکر بتایا جو نرم دل تھے انہوں نے کہا، اسے عمر! آپ لوگوں کو نماز  
پڑھائیں۔ حضرت عمر نے ان سے کہا، آپ اللہ کے زیادہ مستحق ہیں۔ پس ان  
دونوں میں حضرت ابوبکر نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان نماز ظہر کے  
پیشے تشریف لائے جن میں سے ایک حضرت عباس تھے۔ اور حضرت  
ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جب حضرت ابوبکر نے آپ کو  
دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ  
کیا کہ پیچھے نہ ہٹو، فرمایا کہ مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو۔ دونوں  
نے آپ کو حضرت ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا۔ پس حضرت ابوبکر تو نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے اور لوگ حضرت ابو بکر کے پیچھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔  
 عبید اللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، کیا میں آپ کے حضور بیان نہ کروں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض سے متعلق حضرت عائشہ نے مجھ سے بیان کیا ہے؟ فرمایا: بیان کرو۔ میں نے بیان کر دیا۔ تو انھوں نے کسی چیز کا انکار نہیں کیا بلکہ فرمایا: کیا انھوں نے تمہیں دوسرے شخص کا نام بتایا جو حضرت عباس کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی تھے۔

الْعَبَّاسُ يَصَلُّوهُ الظُّهْرَ وَالْبُكْرَةَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لَيْتًا أَخَذَ قَادُمِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْنِ لَا يَتَأَخَّرُ فَقَالَ أَجْلِسَا فِي إِلَيَّ جَنَّتِي فَأَجْلَسَا إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي وَهُوَ يَأْتِمُرُ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَصَلُّوهُ إِلَيَّ بِكُرٍّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عَبِيدُ اللَّهِ قَدْ خَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثَهَا فَمَا أَتَاكَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ اسْمُتْ لَكَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ.

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا مَا قَامُوا إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ يُؤْتَمَرُ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ قَارِعُوا وَإِذَا رَكَعَ قَارِعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدِهِ فَقُولُوا رَبَّنَا ذَلِكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ قَرَسًا فَصَرَّ عَنْهُ فَجُمُوشَ شَقَّهُ الْأَيَّامُ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ فَقُعُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ يُؤْتَمَرُ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَامُوا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ قَارِعُوا وَإِذَا رَكَعَ قَارِعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدِهِ فَقُولُوا رَبَّنَا ذَلِكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیماری کے باعث کاشانہ اقدس میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے ان کی طرف اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ سیمع اللہ من حمدہ کہے تو تم ربناؤ لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔  
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس سے گر پڑے اور دائیں پسوں میں رگڑ آگئی پس ایک نماز آپ نے بیٹھ کر پڑھی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر جب فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، جب وہ کھڑا ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو، جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ، جب وہ سیمع اللہ من حمدہ کہے تو تم ربناؤ لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو امام ابو عبد اللہ بخاری نے حمیدی کے حوالے سے فرمایا کہ یہ ارشاد گرامی "جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو" یہ پہلے مرض کے دوران کی

فِي مَرْصِدِ الْقَدَائِمِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّادَاتِ وَالنَّاسِ خَلَعًا قِيَامًا ثُمَّ يَأْمُرُهُمُ بِالْقُعُودِ قَرَأْنَا يُؤَخِّدُ بِالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

امام کے چھ کپ سجدہ کرے

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ جگہ کے لئے قیام بھی جمعہ کے روز۔

بَاب ٢٢٣ مَتَى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ  
وَقَالَ أَنَسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قُلَادَ اسْجُدَ قَامَسْجُدُوا

عبداللہ ہی یزید سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت برادر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کی جو غلط بیانی کرنے والے نہیں تھے کہ جب  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمعہ اللہ لیسن حیدؓ کے کہتے تو  
اُس وقت ہم میں سے کوئی ایک پیچھے نہ جھکتا۔ جب نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سجدے میں پڑے جاتے تو اس کے بعد ہم سب سجدے  
میں جاتے۔

٤٥٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُكَذِّبٍ قَالَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ  
بِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَجْنِ أَحَدًا مِنَّا ظَهْرُهُ حَتَّى يَقَعَ الشَّيْءُ  
مَعَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ يَقَعُ مُجَوِّدًا بَعْدَهُ  
**بَابُ إِقَامَةِ رَأْسِهِ قَبْلَ**

اپنے امام سے پہلے سر اٹھانے کا گناہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں ڈرتا جب کہ وہ امام سے پہلے سر کو اٹھا لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے سر کو گدھے کے سر جیسا کر دے یا اللہ تعالیٰ اُس کی صورت کو گدھے کی صورت جیسی کر دے۔

الإمام  
٤٥٥ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا يَخْشَى أَحَدَكُمْ  
أَوْ لَا يَخْشَى أَحَدًا فَرَأَى رَأْسَهُ قَبْلَ إِمَامٍ أَنْ يَجْعَلَ  
اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ  
حِمَارٍ

غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت

حضرت عائشہ کی امامت اُن کا ذوق انامی غلام قرآن مجید سے کرتا تھا اور اسی طرح ولد الزنا، اعرابی کا اور نابالغ بڑکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اُن کی امامت وہ کرے جو اللہ کی کتاب کو بہتر پڑھنے والا ہے اور بغیر کسی درجہ کے غلام کو جماعت سے نہ روکا جائے۔

بَابُ (٢٥) إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى وَ  
كَانَتْ عَاشِرَةُ يَوْمٍ هَاذِكُوَانِ مِنْ  
الْمُصْحَفِ وَوَلَدَ الْبَيْتِ وَالْأَعْرَابِي وَالْغُلَامُ الَّذِي  
لَمْ يَحْتَلَمْ يَقُولِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ  
أَقْرَبُ هُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ وَلَا يَمْنَعُ الْعَبْدُ مِنَ الْجَمَاعَةِ  
بَعْدَ عِلَّةٍ

واقع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہاجرین کی پہلی جماعت عسیرین آؤ جو قبا کے ایک بچے

٤٥٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اُردین  
کی امامت سالم مولیٰ ضلیہ کیا کرتے تھے اور وہ قرآن مجید  
زیادہ جانتے تھے۔

محمد بن بشیر یحییٰ، شعب ابوالقیاس حضرت انس بن مالک رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بات  
سنو اور اُس کی اطاعت کرو اگرچہ جیسی کو تم پر حاکم مقرر کیا جائے  
جس کا سر انگوڑ جیسا ہو۔

جب امام نئے نماز پوری نہ کی اور  
مفتدیوں نے کر لی۔

فصل بن سہل، حسن بن موسیٰ اشیب، عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار  
زید بن اسلم، عطاء بن یسار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تمہیں  
نماز پڑھاتے ہیں اگر وہ صحیح پڑھائیں تو تمہیں بھی ثواب ملے گا  
اور اگر غلط کریں تو تمہیں ثواب مل جائے گا اور اُس کا وبال  
اُن پر ہوگا۔

مفتدون اور بدعتی کی امامت۔ حسن بھری کا قول ہے  
کہ پڑھو اور بدعت کا گناہ اُس پر کہا ہم سے محمد بن یوسف، اللہ اعلم  
نہری، حمید بن عبدالرحمن، عبید اللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے  
کہ وہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس گئے جب کہ وہ محصور تھے اور کہا کہ  
آپ مسلمانوں کے شفیع امام ہیں اور نقشہ باز میں نماز پڑھا لے اور میں  
یہ ناپسند ہے، فرمایا کہ لوگوں کے اعمال میں سے نماز بہترین چیز ہے اور  
لوگ جب نیک کام کریں تو تم بھی اُن کے ساتھ نیک کام کرو اور  
جب وہ بُرا کام کریں تو اُن کی بُرائی سے الگ رہو۔ زبیدی نے کہا  
کہ زہری نے فرمایا: میرے نزدیک درست نہیں کہ مختش کے  
پیچھے نماز پڑھی جائے مگر ضرورتاً کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ  
نہ تھا۔

عمر قال لما قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَذْيُونَ الْعَصَبَةَ مَوْجِعًا  
يُقْبِلُونَ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يَوْمَئِذٍ مَعَهُ سَائِدٌ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَكَانَ الْأَذْيُونَ قُرَانًا،  
۶۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّارِ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوا  
وَاطِيعُوا فَإِنِ اسْتَعْمِلَ جَبَشِيُّ كَانَتْ رَأْسُهُ ذَرِيْبَةً \*  
بَابُ ۲۶ إِذَا لَمْ يَتَّقِ الْإِمَامُ وَآتَهُ  
مَنْ خَلْفَهُ \*

۶۵۸- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ  
بْنُ مُوسَى الْأَشْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنِ أَصَابُوا فَلََكُمْ وَإِنِ اخْطَأُوا  
فَلََكُمْ وَعَلَيْهِمْ \*

بَابُ ۲۷ إِمَامَةُ الْمُفْتَدِينَ وَالْمُبْتَدِعِ  
وَقَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَيْكَ بِدَعْتِهِ وَقَالَ لَنَا  
مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ الْخِيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى  
عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَهُوَ مُحْصُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ  
إِمَامٌ عَامَّةٌ وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرَى وَيُصَلِّي لَنَا  
إِمَامٌ فَنَتَنَزَّهِ وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَحْسَنُ  
مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فَلْحَسَنُ  
مَعَهُمْ وَإِذَا أَسَاءُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ وَ  
قَالَ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا تَرَى أَنَّ  
يُصَلِّي خَلْفَ الْمُخْتَلِثِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ لَا  
بُدَّ مِنْهَا \*

۶۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ

ابوالقیاس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: "حاکم کی بات سنو اور اطاعت کرو خواہ جشی ہو اور اس کا سر انگوڑی جیسا ہو۔"

جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے برابر دائیں جانب کھڑا ہو۔

سید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: "میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات گزاری۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھ لی تو تشریف لائے اور چار رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر قیام فرمایا تو میں بھی آکر آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے دائیں جانب کر لیا اور پانچ رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور سو گئے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کے خزانے سنے۔ پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔"

جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو اور امام اُسے دائیں جانب کر لے تو دونوں میں سے کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

کریب مولا ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: "میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سویا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس رات ہمارے پاس تھے۔ پس آپ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے تو میں آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے پکڑ کر اپنے دائیں جانب کر لیا پس آپ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر سو گئے یہاں تک کہ خزانے بے اور آپ جب سوتے تو خزانے بے کرتے۔ پھر مؤذن آپ کا صدمہ میں حاضر ہوا تو تشریف لے جا کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ عمرو بن ابی العاص سے اسی طرح روایت ہے۔"

جب امام کی نیت امامت کی نہ ہو لیکن لوگ آجائیں تو ان کی امامت کرے۔

عبداللہ بن سید بن جبیر کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: "میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي النَّبَاحِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُنْ دِرَاسَةً وَأَطِعْ وَلَوْ بِعِشْتِي كَانَ رَأْسُ زَيْبَةَ

**باب ۱۱۱۱** يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ إِذَا كَانَ اثْنَيْنِ

۴۶۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْعَوَّامِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ بَشَّرَنِي بِبَيْتٍ خَالِيٍّ مَيِّمُونَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى آخِرَ رَكَعَاتِهِ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَكُنْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى سَمِعْتُ عَطِيطَةً أَوْ قَالَ خَطِيطَةً ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

**باب ۱۱۱۲** إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْإِمَامِ فَخَوَّلَهُ الْإِمَامُ إِلَى يَمِينِهِ لَمْ يَفْسُدْ صَلَاتُهُمَا

۴۶۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نِمْتُ عِنْدَ مَيِّمُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ نَارِكَ اللَّيْلَةِ فَمَوَّأْتُ قَامَ يُصَلِّي فَكُنْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَاتَّخَذَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلَّى وَكَمْ يَوْضًا قَالَ عَمْرُو فَخَدَّشْتُ بِهِ بَكِيرًا فَقَالَ حَدَّثَنِي كُرَيْبٌ بِذَلِكَ

**باب ۱۱۱۳** إِذَا الْعَمِيئُوا الْإِمَامُ أَنْ يُقُومَ ثُمَّ جَاءَهُ قَوْمٌ قَامَهُمْ

۴۶۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي رَاهِمٍ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّ عَنْ عَبْدِ خَالِي عَمِّي وَنَا  
فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ  
فَقُمْتُ أَصَلِّي مَعَهُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِرَأْسِي  
وَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ \*

**باب (۱۵۱) إِذَا طَوَّلَ الْإِمَامُ وَكَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ وَصَلَّى \***

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو  
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مَعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُؤْمَرُ قَوْمُهُ  
وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلَدِ قَالَ سَمِعْتُ  
شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
كَانَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُؤْمَرُ قَوْمُهُ فَصَلَّى الْوُضُوءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ  
فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَانَ مَعَاذُ تَتَأَوَّلُ مِنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَتَانُ فَتَانُ فَتَانُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
أَوْ قَالَ فَاتِنَا فَاتِنَا فَاتِنَا فَامْرَأَةٌ بِسُورَتَيْنِ مِنْ أَوْسَطِ  
الْمُفْصَلِ قَالَ عَمْرُو لَا أَحَقُّ لَهُمَا \*

**باب (۱۵۲) تَخْفِيفُ الْإِمَامِ فِي الْقِيَامِ  
الرَّكُوعِ وَالسُّجُودِ \***

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرَ  
قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو  
مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ  
يَلَاكَ خَرُوعٌ عَنْ صَلَوةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ  
بِنَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ عَضْبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنْ مِنْكُمْ  
مَنْ يَرَى فَاكْرَهُ مَا صَلَّيْتُ بِالنَّاسِ فَلَيْتَ جَوْدَ فَإِنْ فَرِغْتُمْ  
الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَ الْحَاجَّةَ \*

**باب (۱۵۳) إِذَا صَلَّيْتُ لِنَفْسِي فَلْيَطْوِلْ  
مَا شَاءَ \***

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رات گزاری۔ پس نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم رات میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی  
آپ کے ساتھ نماز پڑھنے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے سر  
سے پکڑ کر اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

جب امام نماز پڑھائے اور کسی کو حاجت ہو تو نماز  
پڑھ کر نکل جائے۔

مسلم شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نماز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
بمراہ پڑھا کرتے اور پھر اپنی قوم کی امامت کرتے — محمد بن بشار  
عندہ شعبہ، عمرو، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔  
حضرت معاذ بن جبل پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے  
پھر واپس جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ انھوں نے نماز عشاء پڑھائی  
اور اس میں سورہ البقرہ پڑھی تو ایک آدمی لوٹ گیا۔ حضرت معاذ کو  
اس سے دکھ ہوا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی  
تو آپ نے میں مترتب فرمایا۔ آزمائش میں ڈالنے والا۔ آپ نے  
انھیں اوسط مفصل کی دو سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا۔ عمرو نے فرمایا  
کہ مجھے وہ دونوں یاد نہیں رہیں۔

امام کا قیام میں تخفیف کرنا اور رکوع سجود  
پورے کرنا۔

قیس سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابوسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
بتایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم میں صبح کی نماز  
سے قیام کی وجہ سے رہ جاتا ہوں جو میں لمبی نماز پڑھتا ہوں۔ میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نصیحت کرنے میں اس روز نہ زیادہ  
ناراض نہیں دیکھا۔ یا اللہ تم سے کچھ لوگ نفرت دلانے والے ہیں۔ پس  
جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو لمبی پڑھائی چاہیے کیونکہ ان  
میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

جب تنہا نماز پڑھے تو جتنا چاہے  
طول دے۔



حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو اسے جتنا چاہے طول دے۔

جس نے نماز لمبی کرنے پر اپنے امام کی شکایت کی۔ ابویس نے فرمایا: اسے پیٹے انہوں نے ہمیں لمبی نماز پڑھائی تھیں۔ قیس بن ابوعازم سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں نماز فجر سے رہتا ہوں کیونکہ فلاں ہیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور نصیحت کرتے ہوئے میں نے آپ کو اس روز سے زیادہ ناراض نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا: اسے لوگوں میں نفرت دلانے والے بھی ہیں جو تم میں سے لوگوں کی امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اس کے پیچھے کمزور، بوڑھا اور ضرورت مند بھی ہوتا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی دو اونٹوں کو لے کر آ رہا تھا اور رات کا پہلا حصہ تھا آپ حضرت معاذ نماز پڑھاتے ہوئے ملے اس نے اپنے اونٹوں کو ٹھہرا کر حضرت معاذ کو لطف اچھا انھوں نے کدو البقرہ یا کدو القصار پڑھی۔ وہ چلا گیا اور اسے معلوم ہوا کہ اس سے حضرت معاذ کو رکھ کر رہا ہے۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حضرت معاذ کی شکایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے معاذ! تم انٹوں میں ڈالنے والے ہو، تیرے میں مرتبہ فرمایا۔ تم نے سورہ الاعلیٰ، سورہ الشمس اور سورہ والیل کے ساتھ کیوں نہ پڑھائی کیونکہ تمہارے پیچھے بڑے ضعیف اور ضرورت مند بھی پڑھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ حدیث میں ہے۔ متابعت کی ہے اس کی سعید بن مسروق اور مسمر اور شیبانی نے عمرو اور عبد اللہ بن مقسم اور ابوالانصاری نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ نے نماز میں سورہ البقرہ پڑھی تھی۔ اور متابعت کی ہے اس کی انٹس نے عارث سے۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَوِّفْ قَوْلَ فِيهِمُ الضَّعِيفِ وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَلَا يَأْصُلْ أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ ۖ

باب ۵۵ من شكى إمامه إذا طوّل وقال أبو أسيب طوّل بنا يا بختی ۖ

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا سَفِيحُ بْنُ سَمْعِيلَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا تَأَخَّرَ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْفَجْرِ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَلَا تَكُنْ فِيهَا فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُتَغَيِّرِينَ فَمَنْ أَمَّ مِنْكُمْ النَّاسَ فَلْيَجْزُزْ قَوْلَ خَلْفَةِ الضَّعِيفِ وَالْكَبِيرِ وَذَلِكَ الْحَاجَةُ ۖ

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا آدمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ابْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَا ضَعِيفِينَ وَقَدْ جَعَلَ اللَّيْلُ قَوْلًا مَعَاذَ اللَّهِ فَيَكُنْ نَافِضَةً وَأَقْبَلَ إِلَى مَعَاذَ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ أَوْ الْإِسَاءَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ وَبَلَغَ أَنَّ مَعَاذًا اتَّكَأَ مِنْهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَاهُ إِلَيْهِ مَعَاذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعَاذُ أَفَتَأْكُلُ أَفَاتِنُ أَنْتَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَوْلَا صَلَاةُكَ لَسَيِّئَ اسْمُ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسُ فَضَحَتْهَا وَاللَّيْلُ إِذَا ابْغَضَتْ فَإِنَّهُ يُصَلِّيُ دَرَأَكَ الْكَبِيرَ وَالصَّغِيرَ وَذُو الْعَلَجَةِ أَحْسِبْ هَذَا فِي الْحَدِيثِ وَتَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ وَمُسْعَرَةُ الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَدْ أَمَّ مَعَاذُ فِي الْعِشَاءِ بِالْبَقَرَةِ وَتَابَعَهُ الْأَعْمَشُ عَنْ حَارِثٍ ۖ

## نماز مختصر اور پوری پڑھنا

عبد العزیز سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مختصر اور ہر طرح سے مکمل نماز پڑھا کرتے تھے۔

جو بچے کے رونے کی وجہ سے نماز مختصر کر دے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ولید بن مسلم، اور زائی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ، ان کے والد ماجد حضرت ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نماز پڑھانے کو پڑھتا ہوں تو ارادہ کرتا ہوں کہ اسے طول دوں لیکن کسی بچے کے رونے کی آواز سناتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ ناپسند کرتے ہوئے کہ اس کی مال کو تکلیف دوں۔ متابعت کی ہے اس کی بشر بن بکر اور یحییٰ اور ابن المبارک نے آؤراعی سے۔

شریک بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ہرگز کسی امام کے پیچھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مختصر اور مکمل نماز نہیں پڑھی، اگر آپ کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو مختصر کر دیتے اس دُور سے کہ اس کی والدہ آنکھیں میں پڑ جائے گی۔

علی بن عبد اللہ، زید بن عبد اللہ، سید، قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اسے لمبی کر دوں پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سناتا ہوں تو اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی مال کو جو تنگی ہوگی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نماز شروع کرتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اسے لمبی کر دوں پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سناتا ہوں، تو مختصر کر دیتا ہوں یہ جانتے ہوئے کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی مال کو کتنی تنگی ہوگی موسیٰ ابان، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

## باب ۵۵ ایجاز فی الصلوٰۃ وکمالہا

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوجِزُ الصَّلَاةَ وَيَكْمِلُهَا ۚ

باب ۵۶ مَنْ أَخَفَّ الصَّلَاةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ ۚ

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أَهْوَلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي كَوَاهِيَةٍ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ تَابَعَهُ يَشْرُونَ بِكَوْنِ بَقِيَّتِهِ وَإِنْ الْمُبَارَكِ عَنِ الْوَرَّاقِ ۚ

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا صَلَّيْتُ دَرَأَ مَا مِمَّ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةً أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ ۚ

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي مِمَّا أَعْلَمُهُ مِنْ شِدَّةٍ وَجِدِّ أُمِّهِ مِنْ بُكَاءِهِ ۚ

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ فَأُرِيدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ مِمَّا أَعْلَمُهُ مِنْ عُدَّةٍ فَجِدِّ أُمِّهِ مِنْ بُكَاءِهِ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ



ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کے مطابق فرمایا۔

**نماز پڑھ کر پھر اپنی قوم کی امامت کرنا**

سیمان بن حرب اور ابوالسنان، حماد بن زید، ایوب، عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، حضرت معاذ پہلے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے۔ پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور انھیں نماز پڑھاتے۔

جو لوگوں کو امام کی تکمیل سنائے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تو حضرت بلال نے حاضر ہو کر آپ کو نماز کی اطلاع دی۔ فرمایا اے ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر نرم دل ہیں اگر آپ کی جگہ پر کھڑے ہوئے تو رونے کے باعث قرأت نہیں سنا سکیں گے۔ فرمایا اے ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ میں نے پھر وہی عرض کیا تو آپ نے تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا اے تم حضرت یوسف والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں وہ پڑھانے لگے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان ہمارے تشریف لے گئے۔ گویا میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ قدم مبارک زمین کو مس کر رہے ہیں جب حضرت ابوبکر نے آپ کو کچھا تو بیٹھنے لگے۔ ان کی طرف اشارہ فرمایا کہ پڑھاتے رہو۔ پس حضرت ابوبکر بیٹھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پیلوں میں بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر لوگوں کو تکبیر سنارہے تھے۔ تلاوت کی اس کی محضر نے اٹھ کر

جو امام کی اقتدا کرے اور لوگ اس ماموم کی اقتدا کریں۔ منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں گے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض طویل تو حضرت بلال نماز کی اطلاع دیتے

قال حدثنا قتادة قال قال انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله +

**باب ۵۷۳ إذا صلى ثم أتته قومه +**

۴۷۳۔ حدثنا سليمان بن حرب قال قال انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله +

**باب ۵۷۴ من أجمع الناس تكبير**

الإمام +

۴۷۴۔ حدثنا مسدد قال قال عبد الله بن داود قال قال الأعمش عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت لما مرض النبي صلى الله عليه وسلم مد جسده الذي مات فيه آتاه بلال يؤذنه بالصلاة قال مروا أبا بكر فليصل بالناس قلت إن أبا بكر رجلاً أسيء إن يقيم مقامك يبك فلا يقدر على القراءة فقال مروا أبا بكر فليصل فقلت مثله فقال في الثالثة أو الرابعة أنكرت فوحي مروا أبا بكر فليصل فقلت وهو جرح النبي صلى الله عليه وسلم يهادي بين رجلين كأنني أنظر إلى رجل يخطو برجليه الأرض فقلت رآه أبو بكر ذهب يتأخر فأشاد إليه أن صلى فتأخر أبو بكر وقعد النبي صلى الله عليه وسلم إلى جبينه وأبو بكر يسوم الناس التكبير فابعدوا عن محضره عن الأعمش +

**باب ۵۷۹ الرجل يأتيه بالامام ويأتمه الناس بالامام مؤم ويؤذنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال أنس بن مالك وليأتكم من بعدكم**

۴۷۵۔ حدثنا قتيبة بن سعيد قال قال أنس بن مالك عن عائشة عن



قَالَتْ لَمَّا تَعَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ لَيْلٌ  
يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَنَى  
بِعُومِهِ مَقَامَكَ لَا يَسْمَعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوا  
أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قَوْلِي لَكَ إِنَّ  
أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَنَى مَا يَفْقَهُ مَقَامَكَ لَا يَسْمَعُ  
النَّاسَ لَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ فَقَالَ لَا تَكُنْ لَأَنْتُمْ صَوَاحِبُ رَسُولِ  
مُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ  
وَجَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفْسِهِ خَفَةً  
فَقَامَ يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلًا يُحْطَانُ فِي الْأَرْضِ  
حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ حَشَةً ذَهَبَ أَبُو  
بَكْرٍ تَتَأَخَّرُ قَادِمًا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ  
أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ قَائِمًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ قَاعِدًا يُقْتَدِي بِأَبِي بَكْرٍ بِصَلَاةِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُونَ  
بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ ۝

**بَاب ۴۶ هَلْ يَأْخُذُ الْإِمَامُ إِذَا اشْتَكَى**

يَقُولُ النَّاسُ ۝

۶۷۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ  
أَكْسٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي قَحْطَبَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ سَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ  
أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ  
النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ وَمِثْلُ  
سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ۝

۶۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ نَاسِبَةُ عَنْ سَعْدِ

ماضر ہوئے، فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں میں عرض  
گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ حضرت ابوبکر نرم دل آدمی ہیں، وہ جب  
آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سنا نہ سکیں گے، لہذا آپ حضرت  
عمر کے لیے حکم فرماتے، فرمایا، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں  
میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر  
نرم دل آدمی ہیں جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو سنا  
نہ سکیں گے، لہذا آپ حضرت عمر کے لیے حکم فرماتے، فرمایا کہ تم حضرت  
یوسف والی اور توں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں  
جب وہ نماز پڑھنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ فائدہ  
محسوس کیا تو آپ دو آدمیوں کے درمیان ہمارے کھڑے ہوئے اور  
آپ کے پیر زمین سے مس ہو رہے تھے، یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے  
حضرت ابوبکر نے جب آپ کی آہٹ سنی تو پیچھے ہٹنے لگے۔ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم اگر حضرت ابوبکر کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکر کھڑے  
ہو کر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے  
حضرت ابوبکر تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اقتدا میں اور  
لوگ حضرت ابوبکر کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

جب امام کو شک لاحق ہو تو کیا مقتدیوں کے  
کہنے پر عمل کرے۔

محدثین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں پر نذرانہ ہو گئے  
ذوالیدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے  
ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا ذوالیدین سچ  
کہتے ہیں! لوگ عرض گزار ہوئے، ہاں، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کھڑے ہوئے آخری دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا، پھر تکبیر  
کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں کی طرح یا ان سے لیا۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غبر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ عرض کی گئی کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی ہیں، پس آپ نے دو رکعتیں مزید پڑھیں، پھر سلام پھیرا۔ پھر سو کے دو سجدے کیے۔

### جب امام نماز میں روئے

عبد اللہ بن شداد سلمیٰ روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ کے رونے کی آواز سنی اور میں آخری صف میں تھا۔ وہ پڑھ رہے تھے، میں اپنے دکھ اور غم کا شکوہ صرف اللہ تعالیٰ سے کرتا ہوں (۱۲: ۸۶)۔

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لَئِنْ أَبَا بَكْرٍ إِذَا أَقَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَقِصَةِ ذُنُوبِي لَئِنْ أَبَا بَكْرٍ إِذَا أَقَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَعَلَلْتُ حَقِصَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ كُنَّ لَا يَنْبَغُ صَرَاحِي يَوْسَعُ مُرُّوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَقِصَةُ بِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْهُ خَيْرًا

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِحَ ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ الثُّمَامَانَ ابْنَ بَشِيرٍ

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ لَئِنْ أَبَا بَكْرٍ إِذَا أَقَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَقِصَةِ ذُنُوبِي لَئِنْ أَبَا بَكْرٍ إِذَا أَقَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَعَلَلْتُ حَقِصَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ كُنَّ لَا يَنْبَغُ صَرَاحِي يَوْسَعُ مُرُّوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَقِصَةُ بِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْهُ خَيْرًا

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِحَ ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ الثُّمَامَانَ ابْنَ بَشِيرٍ

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِحَ ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ الثُّمَامَانَ ابْنَ بَشِيرٍ

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِحَ ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ الثُّمَامَانَ ابْنَ بَشِيرٍ

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِحَ ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ الثُّمَامَانَ ابْنَ بَشِيرٍ

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِحَ ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ الثُّمَامَانَ ابْنَ بَشِيرٍ

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِحَ ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ الثُّمَامَانَ ابْنَ بَشِيرٍ

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِحَ ابْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ الثُّمَامَانَ ابْنَ بَشِيرٍ

تمہارے چہروں کو اُٹھ دے گا۔

ابو عمر عبد الوارث، عبد العزیز بن حبیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی منزل کو سیدھی کر لیا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

صغیر درست کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا۔

عمید الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز کھڑی ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چہرہ اور ہماری جانب کر کے متوجہ ہوئے اور فرمایا: اپنی صغیریں سیدھی کر لو اور دل کر کھڑے ہو کیونکہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

### پہلی صف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سیدھے میں، دوپ کر مرنے والا پیٹھ کی بیماری سے مرنے والا، طاعون سے مرنے والا اور رب کریم سے مرنے والا۔ اگر لوگ جانتے کہ نماز عشاء اور نماز فجر میں کیا ہے تو ضرر آتے خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آتے اور اگر جانتے کہ پہلی صف میں کیا ہے تو قرعہ اندازی کرتے۔

### صف درست کرنا نماز کی تکمیل سے ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے لہذا اس سے اختلاف نہ کر۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صف سیدھی رکھو کیونکہ صف کا سیدھا رکھنا نماز کی زینت ہے۔

يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَسُوَنَّ صُفُوفُكُمْ أَوْ لَيَخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ

۶۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي

بَابُ إِقْبَالِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ أَنَا مُطَوِّعُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَنَا زَائِدَةُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ أَنَا حَمِيدُ بْنُ الطَّوِيلِ قَالَ أَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْجِّهُ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَامُوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ دَلَاوِ ظَهْرِي

### بَابُ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءُ الْغُرَى وَالْمَبْطُونُ وَالْمَطْعُونُ وَالْمُهْدِمُ قَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي النَّهْيِ جَبْرًا لَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَمَةِ وَالصُّبْحِ لَا تَوَهَّمَا وَلَوْ جَبْرًا لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الصَّفِّ الْمَقْدَمِ لَا سَتَهُمُوا

### بَابُ إِقَامَةِ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَحْمَرٌ عَنْ هَتَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَرَ بِهِ فَلَا تُخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَ فَاقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا لِحُكْمِ أَجْمَعُونَ وَأَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ



حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفیں برابر رکھا کرو کیونکہ صفوں کا برابر کرنا نماز قائم کرنے کا ایک حصہ ہے۔  
اُس کا گناہ جو صفیں پوری نہ کرے۔

بشیر بن یسار انصاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ مدینہ منورہ میں آئے تو ان سے کہا گیا: آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے برکن آج تک ہمارے کو کسی چیز دیکھی ہے؟ فرمایا کہ ایسی تو کوئی چیز نہیں دیکھی سوائے اس کے کہ تم صفیں سیدھی نہیں کرتے۔ عقبہ بن عبید نے بشیر بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت انس بن مالک ہمارے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور یہ فرمایا۔

صف میں کدھے سے کدھا اور قوم سے قدم ملانا حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا: میں نے انہوں میں سے ایک آدمی کو اپنے ساتھی کے گھنے سے گھنٹہ ملائے ہوئے دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو کیونکہ میں جنہیں پیچھے کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور تم میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کے کدھے سے کدھا اور قدم سے قدم ملایا کرتا۔  
جب آدمی امام کے بائیں جانب کھڑا ہوا اور امام پیچھے سے اُسے دائیں جانب کرے تو اس کی نماز درست ہے۔

غریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پیچھے سے مجھے سر سے پکڑا اور اپنے دائیں جانب کر لیا۔ آپ نے نماز پڑھی اور سو گئے۔ آپ کی خدمت میں مؤذن آیا تو نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے تو عرض کیا:

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَكِيدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوِّدُوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيتَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ  
**بَابُ ۴۶۶** إِيَّاهُمْ مَنْ لَمْ يَتِمَّ الصُّفُوفُ  
۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّائِي عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَقِيلَ لَهُ مَا أَتَكْرَهُ وَمَا تُؤْمِنُ يَوْمَ عَرَفَاتٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَتَكْرَهُ شَيْئًا إِلَّا أَنْتُمْ لَا تُقِيمُونَ الصُّفُوفَ وَقَالَ عَقْبَةُ بْنُ عَبِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ قَدِمَ عَلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْمَدِينَةَ بِهَذَا

**بَابُ ۴۶۷** إِيَّاهُ الرَّاكِعُ الْمَسْكُوبُ بِالْمَسْكُوبِ وَالْقَدَمُ بِالْقَدَمِ فِي الصَّفِّ وَقَالَ الثَّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ رَأَيْتُ الرَّجُلَ مَتَا يُلْزَقُ كَعْبَةً يَكْعَبُ صَاحِبِهِ

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ فَإِذَا كُنْتُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَكَانَ أَحَدُكُمْ يُلْزَقُ مَسْكُوبٌ بِمَسْكُوبٍ صَاحِبِهِ وَقَدْ مَنَعَ بَعْدَهُ  
**بَابُ ۴۶۸** إِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ يَسَارِ الْإِمَامِ وَخَوَّلَهُ الْإِمَامُ خَلْفَهُ إِلَى يَمِينِهِ تَمَّتْ صَلَاتُهُ

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَادَا دُرْعَنُ عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاكْتُ لَيْلَةً فَفُتُّ عَنْ يَسَارِهِ فَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِي مِنْ وَرَائِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّيْتُ وَرَقَدَ فَمَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ يُصَلِّي دُكْتُ يَمِينِهِ







## بَابُ إِيجَابِ التَّكْبِيرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجَحَّشَ شِقَّةَ الْيَمَنِ وَقَالَ أَنَسٌ فَصَلَّى لَنَا يَوْمَئِذٍ صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَأَوْهُ فَعُودًا ثُمَّ قَالَ لَنَا أَسَلِمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَهُمْ فَإِذَا صَلَّى فَأَنَّمَا صَلَّوْا مِمَّا فَعَلُوا فَارْكَعُوا وَارْفَعُوا فَإِذَا رَفَعُوا إِذَا سَجَدُوا فَاسْجُدُوا فَارْكَعُوا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعُودًا رُبْنَا ذَلِكَ الْحَمْدُ

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا الْيَمَانِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجَحَّشَ فَصَلَّى لَنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهُ فَعُودًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ أَفَلَا تَسْأَلُونَ الْإِمَامَ لِيُؤْتِيَهُمْ

## تَبْلِغُ تَحْرِيمِهِ كَا وَجُوبِ أَوْرَاقِ نَارِ كَا

### إِفْتِتَاحُ -

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے اور دایاں پہلو زخمی ہو گیا پس میں ایک ناز آپ نے بیٹھ کر پڑھا اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر پڑھی۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر ناز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھاؤ اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب سبحة اللہ لیکن حیدہ کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے اور خراش آگئی تو آپ نے میں بیٹھ کر ناز پڑھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر پڑھی پھر فارغ ہوئے تو فرمایا۔ امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر

کہو جب رکوع کرتے تو رکوع کرو، جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَ کہے تو تم رَبَّنَا دَلَّكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَ کہے تو تم بھی سجدہ کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی کہو، جب رکوع کرتے تو تم رکوع کرو، جب سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَ کہے تو تم رَبَّنَا دَلَّكَ الْحَمْدُ کہو، جب وہ سجدہ کرتے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھتے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھو۔

تکبیر اولیٰ میں افتتاح کرتے ہوئے ہاتھوں کو اٹھانا۔

عبد اللہ بن مسلم، امام مالک، ابن شہاب، مسلم بن عبد اللہ، ابن کعبہ وغیرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو انھیں پہلے کٹھن اٹھاتے اور سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَ اور رَبَّنَا دَلَّكَ الْحَمْدُ بھی کہتے اور سجدہوں میں ایسا کرتے۔

تکبیر کہتے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھا کر رفع یدین کرنا۔

مسلم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور اسی طرح کرتے جب کہ رکوع کی تکبیر کہتے اور اسی طرح کرتے جب کہ رکوع سے سر اٹھاتے اور سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَ کہتے اور ایسا (رفع یدین) سجدہوں میں نہیں کرتے تھے۔

ابو قتادہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت مالک بن حویرث

قَالَ أَكْبَرُ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا  
كَذَا قَالَ سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَ فَقُولُوا رَبَّنَا دَلَّكَ الْحَمْدُ  
كَذَا اسْجُدْ فَاسْجُدُوا

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَ  
بِهِ قُلُودًا أَكْبَرُ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَكَذَا قَالَ سَمِعَ  
اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا دَلَّكَ الْحَمْدُ وَكَذَا اسْجُدْ  
فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ  
**بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرِ**  
الْأُولَى مَعَ الْإِفْتِتَاحِ سَوَاءً

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْبُكَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يَتَكَبَّرُ  
إِذَا قَامَ الصَّلَاةَ وَكَذَا أَكْبَرُ لِلرُّكُوعِ وَكَذَا رَفَعَ رَأْسَهُ  
مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ  
حَمِدَهُ رَبَّنَا دَلَّكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي  
السُّجُودِ

**بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا أَكْبَرُوا وَإِذَا رَكَعَ**  
وَإِذَا رَفَعَ

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهَيْرِ  
قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي  
الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوِ مَنْكَبَيْهِ وَكَانَ  
يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَكْبَرُ لِلرُّكُوعِ وَيَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ  
رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا  
يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب نماز پڑھنے لگے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

ہاتھوں کو کہاں تک اٹھائے۔ ابو حمید نے اپنے ساتھوں میں کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کندھوں کے برابر اٹھائے۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کی اور تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ وہ کندھوں کے برابر ہو گئے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہی تو اسی طرح کیا اور جب سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَ کہا تو اسی طرح کیا اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا اور سجدہ کرتے وقت ایسا نہیں کیا اور نہ اس وقت جب کہ سجدوں سے سر اٹھایا۔

**رفع یدین کرنا جب کہ دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو۔**

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز شروع کرتے ہوئے جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَ کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ لوگوں سے کہا جاتا تھا کہ اپنے دائیں ہاتھ کو ناز میں اپنی بائیں کلائی پر رکھیں۔ ابو حازم نے فرمایا کہ مجھے تو یہی معلوم ہے کہ اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مرفوع کیا

عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ اَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ اِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَا اَرَفَعَ لَاسَ هُمَا مِنَ الرَّكْعَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هَكَذَا **بَابُ الْاِيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ اَبُو حُمَيْدٍ فِي امْتِحَانِهِ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدًّا وَمَنْكِبَيْهِ**

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتَنَعَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يَكْبُرُ حَتَّى يَجْعَلَ هُمَا حَدًّا وَمَنْكِبَيْهِ فَلَا أَكْبَرُ لِلرَّكْعَةِ فَعَلَّ وَشَلَّ فَلَا إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَّ وَشَلَّ وَ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَقْعُلُ ذَلِكَ حِينَ لَيْسَ جُنْدٌ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ

**بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ**

۷۰۰۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَافِعِ بْنِ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَا أَكْبَرُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَا إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَا إِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**بَابُ دَضْعِ الْيَمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ**

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ نَاسٌ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعُوا الرَّجُلَ الْيَمْنَى عَلَى ذِرَاعِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يُخْبَرُ ذَلِكَ إِلَى



باتا ہے۔

### نماز میں خشوع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ترویج دیکھتے ہو کہ میرا منہ اس قبلہ کی طرف ہے، خدا کی قسم، مجھ پر نہ تھا کہ رکوع پر شیعہ ہیں اور نہ تھا کہ خشوع اور میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

ف: یہ مضمون کچھ کسی بیٹی کے ساتھ حدیث ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲ اور ۷۰۲ میں بھی موجود ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی فرمایا کہ میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں اور مجھ پر نہ تھا کہ رکوع پر شیعہ ہیں اور نہ تھا کہ خشوع و خضوع مانع رہے کہ رکوع ترجمانی فعل کا نام ہے لیکن خشوع تو قلبی کیفیت ہوتی ہے معلوم ہوا تو سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو ظاہری اعمال پر شیعہ تھے اور نہ قلبی کیفیتیں۔ اس مضمون کا تفصیل حاشیہ حدیث ۴۴۳ کے نیچے گزر چکا ہے، مزید وہاں سے ملاحظہ فرمایا جائے۔

محمد بن بشر بن شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رکوع اور سجدے پر سے کیا کرو، خدا کی قسم، میں تمہیں اپنے پیٹھ سے دیکھتا ہوں اور تمہیں فرمایا کہ پیٹھ کے پیچھے سے بھی جب کہ تم رکوع اور سجدے کرتے ہو۔

### تکمیر تحریر کے بعد کیا پڑھے

حفص بن عمر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز کو اُٹھ کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے شروع کیا کرتے تھے۔

ابوداؤد سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکبیر تحریر اور قرائت کے درمیان تھوڑی دیر ٹھہرا کرتے۔ میرے خیال میں انھوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، اپنے تکبیر اور قرائت کے درمیان ٹھہرنے کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ فرمایا کہ میں یوں کہتا ہوں: اے اللہ! مجھ سے میری غلطیوں کو اتنی دُور کر دے جتنی دُور شرق سے مغرب ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### باب ۴۹ الخشوع في الصلوة

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ فِيهِ كَيْفَ هُمَا وَاللَّهُ مَا يَخْفَى عَلَيَّ كَرُوعَكُمْ وَلَا خُشُوعَكُمْ كَلِمَتِي لَأَرَاكُمْ دَرَاءَ ظَهْرِي

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَإِنَّ لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي وَرَبِّمَا قَالَ هُنَّ بَعْدِي ظَهْرِي إِذَا رُكِعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ

### باب ۵۰ مَا يُقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّ بِكُرُوعِهِمْ قَالُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرَّةٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَانَةً قَالَ أَحْمَدُ قَالَ هُنِيئةٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا أُنْتُمْ دَأْبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِسْكَانُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ

خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ تَقْنِي  
مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقْنِي الثُّوبَ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ  
اعْلِلْ خَطَايَايَ بِالنِّمَاءِ وَالشَّجَرِ وَالْبُرْدِ

کائنات

٤٠٦ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا تَائِفَةُ بِنْتُ  
عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسْفَى فَقَامَ  
فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ  
الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ  
السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ  
الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ  
رَفَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ  
رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ اقْصَرَ فَقَالَ قَدَنْتُ  
مِزِي الْجَنَّةَ حَتَّى لَوْ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا جُنُودَكُمْ يَقْطَعُونِ مِنْ  
أَقْطَافِهَا دَدَنْتُ مِزِي النَّارِ حَتَّى قُلْتُ أَيْ رَبِّ أَدْنَا  
مَعَهُمْ فَرَأَا أَمْرًا كَحَبِيبَتِي أَنَا قَالَ تَحَدَّرَ شَهَا هَرَّةٌ  
قُلْتُ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا  
لَا أَطْعَمَتْهَا وَلَا أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ قَالَ تَأْفَعُ حَبِيبَتِي أَنَا  
قَالَ مِنْ حَبِيبَتِي الْأَرْحَمِ أَوْ خَشَائِشِ ۞

بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى الْإِمَامِ فِي

الصَّلَاةِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْكُوفِ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ  
 يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُ مَوْتِي تَأَخَّرْتُ \*

٤٠٤ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمَّارَةَ بِنْتِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ  
قَالَ قُلْنَا لِنَحْيَابٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُومُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ فَقُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِضُونَ  
ذَلِكَ قَالَ بِأَمْرِ طَرَابٍ لِحَيْتِهِ +

٤٠٨ - حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ أَنبَاءَنَا

أَبُو سَحَاقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدٍ يَخْطُبُ فَقَالَ  
حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ خَيْرَ كَذِّبٍ أَلَهُمْ كَانُوا إِذَا صَلُّوا  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَفَ رَأْسَهُ مِنَ الْوُكُوفِ  
قَامُوا قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ قَدْ صَبَدَ ۝

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ  
بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءِ  
قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِيَّاكَ تَتَأَدَّلُ كَيْفًا  
فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكْخَعَتُ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ  
الْجَنَّةَ فَتَنَادَلْتُ مِنْهَا عَنُقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهَا لَأَكَلْتُهَا  
وَمِنْهُ مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا ۝

ابراہیم عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو چھوٹے نہ تھے۔ وہ جب  
نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے اور رکوع سے  
سر اٹھاتے تو کافی دیر کھڑے رہتے یہاں تک کہ دیکھ لیتے کہ آپ  
سجدہ میں پڑے گئے ہیں۔

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورۃ  
کو گزین لگا تو آپ نے نماز پڑھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ  
آپ نے اپنی جگہ پر کوئی چیز پکڑ لی تھی! پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے  
بٹھے۔ فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو اُس میں سے ایک خوشہ پکڑنے  
لگا تھا اور اگر میں اُسے لے لیتا تو تم اُس میں سے رہتی دنیا تک  
کھاتے رہتے۔

ف: اس حدیث سے لگا ہوا مسطیٰ کی جھلک سامنے آتی ہے کہ آپ زمین پر سجدہ نبوی میں کھڑے ہو کر نہ پڑے جیسے کہ  
لگا ہوا مسطیٰ ساتوں آسمانوں کو چیر کر جنت کے اندر بھی پہنچ گئی۔ معلوم ہوا کہ ان کی نگاہوں کے سامنے ایک آدھ دیوار تو کیا ہزاروں  
دیواریں بلکہ ساتوں آسمان بھی رکاوٹ نہیں بنتے جبکہ ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو برس کے سامنے کے برابر ہے۔ دریں حالات وہ مدینہ منورہ  
میں بلوہ افزہ رہتے ہوئے اگر مشرق و مغرب اور شمال و جنوب تک دیکھنا چاہیں تو رکاوٹ کیا ہے جبکہ زمین سے جنت کا جو فاصلہ  
ہے یہ اُس فاصلے سے بہت زیادہ ہے جو مدینہ منورہ سے مذکورہ چاروں اطراف کا انتہائی فاصلہ ہے۔ معلوم ہوا کہ لگا ہوا مسطیٰ کے سامنے  
دور اور نزدیک کا معاملہ یکساں ہے اور جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے۔ اسی طرح دور کی چیزوں کا بھی مشاہدہ فرمایا  
کرتے تھے اور اب بھی ساری دنیا کف دست کی طرح آپ کے سامنے ہے۔

دوسرے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اُس نماز میں جنت کے جس عرشے کو آپ توڑنا چاہتے تھے اُس کے متعلق فرمایا کہ اگر میں توڑ لانا  
تو تم اُس میں سے رہتی دنیا تک کھاتے رہتے۔ یہ بات معاشیات کے ماہرین ہی بتا سکتے ہیں کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمان روزانہ  
کتنے چل کتے ہیں اور اگر ساری دنیا کے مسلمانوں کا حساب لگائیں تو وہ روزانہ کتنے چل کتے ہوں گے۔ اب یوں حساب لگا  
لیا جائے کہ اُمت محمدیہ اُس وقت سے اب تک کتنے کروڑ کروڑ میل چل کر لیتی۔ قیامت تک کی بات چھوڑیے کہ معلوم نہیں  
کب آئے گی لیکن اُس ٹہنی میں اس سے تو یقیناً زیادہ چل ہوں گے جتنے اُمت محمدیہ اب تک کھائیں۔ محبوب پروردگار ﷺ کے  
رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس ٹہنی تو توڑ کر لانے گئے تھے کہ اب اس حدیث کی روشنی میں کوئی حقیقی طاقت مسطیٰ کا اندازہ کر سکتا  
ہے۔ سبحان اللہ!

آنکھ والا تیرے جوین کا تماشا دیکھے  
دیدہ کور کو کیا نظر آئے، کسا دیکھے

محمد بن سنان، فیلع، ہلال بن علی سے روایت ہے کہ حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ أَبِي عَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ



نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر چڑھ کر قبلہ والی سمت کو اشارہ کیا۔ پھر فرمایا میں نے ابھی تمہیں نماز پڑھاتے ہوئے جنت اور دوزخ کو دکھا دوزخ کو ان کی مثالی شکلوں میں قبلہ کی اس دیوار کے اندر۔ پھر تین مرتبہ فرمایا کہ میں نے آج کی طرح بھلائی اور بُرائی کو نہیں دیکھا۔

### نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا

علی بن عبد اللہ بن یحییٰ بن سعید، ابن عروہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ نمازوں میں اپنی نگاہوں کو آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ آپ نے اس بارے میں سخت گھٹکھٹکرتے ہوئے فرمایا۔ وہ باز آجائیں ورنہ اُن کی بینائی اُپک لی جائے گی۔

### نماز میں ادھر ادھر دیکھنا

مسند، ابوالاحوص، اشعث بن سلیم، ان کے والد عبد اللہ، مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق پوچھا فرمایا کہ یہ اُپک لینا ہے جس کے ذریعے شیطان آدمی کی ناز سے اُپک لیتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک پادری میں نماز پڑھی جس میں نقش و نگار تھے۔ فرمایا کہ نفوس نے مجھے شغول کیا۔ لہذا اسے ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور میرے لیے کوئی پادری لے آؤ۔

جب کوئی واقعہ پیش آئے یا قبلہ کی طرف تھوڑا سا گھوم کر کوئی چیز دیکھے تو کیا اُس کی طرف توجہ کرے۔ حضرت ابن نے فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ توجہ ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ جانب کھٹکھٹا کر دیکھی اور آپ لوگوں کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ نے اُسے کھڑک دیا اور فرما دیا کہ بھڑکنا۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں ہو تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے

صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ إِلَيْنَا يَدَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أَكَيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبْلَتِهِ هَذَا الْحَيْدِ اِرْفَعُوا كَأَلْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلَاثًا ۝

### باب ۳۵ رَفْعُ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَمِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَسْبَنَ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْرَامٍ يَرَفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَيَنْتَهِنَنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ ۝

### باب ۳۶ الْإِلْتِفَاتُ فِي الصَّلَاةِ ۝

۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا اشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَافٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ ۝

۱۳۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُروَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي حَيْضَةِ لَهَا أَعْلَمَ فَقَالَ شَعْلَتُنِي أَعْلَمَ هَذِهِ إِذَا هَبْنَا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَاسْتَوَيْتُ بِأَنْجَارِ نَبْتٍ ۝

### باب ۳۷ هَلْ يَلْتَفِتُ لِمَا يُنْزَلُ بِهِ

أَوْ يَرَى شَيْئًا أَوْ يُصَافِي الْقِبْلَةَ وَقَالَ سَهْلٌ التَّفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكِثْبُ عَنْ ثَابِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَصِلُ بَيْنَ يَدَيْ النَّاسِ فَحَتَّمَهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ انْصَرَفَ إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ

ہو تا ہے۔ پس تم میں سے کوئی نماز بن سانسے کی طرف نہ تھو کے  
روایت کیا ہے اسے، موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی رواد  
نے نافع سے۔

ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ  
عنه نے فرمایا، مسلمان نماز فجر میں مشغول تھے کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے حجرے کا پردہ ہٹایا، ان کی طرف  
دیکھا جب کہ وہ صف بستہ تھے تو سبم ریزی فرمائی اور حضرت ابوبکرؓ پہنچے  
ہٹنے لگے تاکہ صف میں مل جائیں یہ گمان کر کے کہ آپ تشریف لانا چاہتے  
ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نمازیں پوری کر لو اور پردہ گرا دیا اور  
اُنسی دن کے آخری حصے میں وصال فرمایا۔

امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرأت کا  
وجوب خواہ نماز حضری ہو یا سہری اور جہری ہو  
یا سہری۔

حضرت جابر بن سمروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اہل کوفہ  
نے حضرت سعد کی حضرت عمرؓ سے شکایت کی تو انھیں معزول کر دیا اور  
حضرت عمار کو ان کی جگہ مال بنا دیا۔ انھوں نے یہاں تک شکایت کی کہ  
یہ انہی طرح نمازیں پڑھتے۔ پس انھوں نے اپنے پاس بلایا اور فرمایا، اے  
ابو اسحاق! لوگوں کا گمان ہے کہ آپ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے، کہا۔  
خدا کی قسم! بات یہ ہے کہ میں تو انھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز  
پڑھتا ہوں میں اس میں کمی نہیں کرتا، عشاء کی نماز پڑھتے ہوئے پہلی  
دو رکعتوں میں دبر لگاتا ہوں اور آخری دو رکعتیں ہلکی رکھتا ہوں۔ فرمایا  
کہ اے ابو اسحاق! آپ کے متعلق میرا یہی گمان تھا۔ پس ان کے ساتھ ایک  
آدمی یا کئی آدمی کو فر بھیجے تاکہ اہل کوفہ سے پوچھیں۔ انھیں نے کوئی  
سمجھ نہ چھڑی مگر وہاں پوچھا اور سب نے ان کا تعریف کی۔ یہاں تک  
کہ جب بنی ہاشم کی مسجد میں داخل ہوئے تو ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا  
جس کو اسامہ بن زیدؓ کہا جاتا تھا اور اس کی کنیت ابوسعہ تھی۔ کہا کہ جب  
آپ نے ہمیں قسم دی ہے تو حضرت سعدؓ فوج کے ساتھ نہیں جاتے، تقسیم

فِي الصَّلَاةِ قَرَأَ اللَّهُ قَبْلَ دَجْهِمْ فَلَا يَتَخَمَّنَ أَحَدًا  
قَبْلَ دَجْهِمْ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ  
أَبِي رَوَادٍ عَنْ نَافِعٍ

۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْبِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ  
قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ كَرِهَ يَحْيَى لَهُمْ  
الْأَسْمُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ  
عَائِشَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ مُصَوِّفُونَ فَتَبَتَّمْ يَضْحَكُ  
وَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبَتِهِ لِيَصِلَ لَهُ الصَّغَفُ فَظَنَّ  
أَنَّهُ يُرِيدُ الْخُرُوجَ وَهَمَّ الْمُسْلِمُونَ أَنَّهُ يَفْتَحُ نَوَافِ  
مَسْجِدَهُمْ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَأَصْلَحُوا وَارْتَحَى السِّتْرَ  
ثَوَّقِي مِنْ أَخِيذِ ذَلِكَ الْيَوْمِ

بَابُ ۲۸۶ دُجُوبُ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَ  
الْمَأْمُومِ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ  
وَمَا يُجْزِيهَا وَمَا يَخْفَى

۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْمَالِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنْ سُرَّةَ قَالَ سَكَى  
أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدَ الرَّائِي عَمْرُو فَكَرِهَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ  
عَمَارًا فَشَكَّوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي فَأَرْسَلَ  
إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا اسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ  
لَا تُحْسِنُ يُصَلِّي قَالَ أَمَا أَنَا وَاللَّهِ قَرَأْتُ كُنْتُ أَصَلِّي بِهِمْ  
صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْرَمَ عَنْهَا  
أَصَلِّي صَلَاةَ الْحِشَاءِ فِي زَكَاةٍ فِي الْأَوَّلِينَ وَخَفَى فِي  
الْآخِرِينَ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا اسْحَاقَ فَأَرْسَلَ  
مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رَجُلًا إِلَى الْكُوفَةِ يَسْأَلُ عَنْهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ  
وَلَمْ يَدْعُ مَسْجِدَ الرَّاسِئَالِ عَنْهُ وَيُشَوِّنَ عَلَيْهِ مَعْرُوفًا  
حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدَ بَنِي عَمِيٍّ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يَقُولُ  
لَهُ أَسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يَكْنَى أَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ أَمَا أَذْشَدُّنَا  
فَإِنَّ سَعْدًا لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا

برائے نہیں کرتے اور فیصلہ انصاف سے نہیں کرتے حضرت سعد نے فرمایا کہ خدا کا قسم میں تجھے تین بدنامیں دیتا ہوں۔ اے اللہ اگر تیرا بند جھوٹا ہے اور شخص رکھنا سنانے کے لیے کھڑا ہوگا تو اس کی عمر دراز فرما اور اس کی تلک دہنی کو بڑھا اور اس کو تین بدنامیں ڈال۔ اس کے بعد جب اس سے پوچھا جاتا تو کہتا کہ بڑھے پاگل کو حضرت سعد کی بددعا لگ گئی ہے۔ عبد الملک نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی ہنسی آنکھوں پر لگی ہوئی تھی وہ راستے میں لوگوں کو جھپٹتا اور انھیں اشارے کرتا۔

علی بن عبد اللہ سفیان، زہری، محمود بن ربیع حضرت عباہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اُس کی نماز نہیں جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔

سید بن ابی سعید کے والد ابی جہد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے جواب دے کر فرمایا: واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی وہ واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھ کر مقرر ہوا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ واپس جا کر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی تین مرتبہ فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوا۔ قسم اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، مجھے اس سے بہتر نہیں آتی، لہذا اسکا دیکھئے۔ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تم بکیر کہو۔ پھر قرآن مجید سے جو نہیں آتا ہو وہ پڑھو۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔ پھر سر اٹھاؤ تو اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور ساری نماز میں اسی طرح کرو۔

### نماز ظہر میں قرأت

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں تو دن کی دونوں نمازیں انھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق پڑھتا تھا اور اس میں کوتاہی نہ کرتا یعنی پہلی دو رکعتوں میں دیر لگاتا اور پچھلی دونوں رکعتوں

بَعْدُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدُ اَمَّا وَاللّٰهُ لَكَ دَعْوَتٌ بِشَاكٍ  
اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَدَسَمَةً  
قَاتِلْ عَمْرَهٗ وَاَطْلُ قَفْرَهٗ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ وَكَانَ  
بَعْدُ اِذَا سُئِلَ يَقُوْلُ شَيْءٌ كَيِّدٍ مَّفْتُوْنٍ اَصَابَتْهُ  
دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ قَاَنَا رَاَيْتُ بَعْدُ قَدْ  
سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَاَنْتَ لَيْتَمَعْرَضُ  
لِلْجَوَارِي فِي الطَّرِي يَغْمِرُهُنَّ ۝

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ  
الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا  
صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يُقِرَّ أَوْ يَفَاحِشَ الْكِتَابَ ۝

۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَدَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ  
لَمْ تُصَلِّ فَارْجِعْ فَصَلِّ كَمَا صَلَّيْتُ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ  
لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَخْبَرْتُ  
غَيْرَكَ فَعَلِمْتَنِي فَقَالَ إِذَا أَقُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ  
أَقْرَأْ مَا تَسْمَعُ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ اذْكُرْ حَتَّى تَخْبُرَ  
رَأْيَكَ ثُمَّ ارْقِعْ حَتَّى تَعْدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى  
تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْقِعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ  
فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا ۝

### باب ۲۸۸ الْقِرَاءَةُ فِي الظُّهْرِ ۝

۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ  
سَعَدُ كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشِيِّ لَا أَحْرِمُ عَنْهَا كُنْتُ أَكُونُ



میں تخفیف لکھا ہوں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے آپ سے یہ توقع تھی۔

ابو نعیم، شیبان، بخاری، عبد اللہ بن ابوقتاہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ عظمیٰ کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد دو سو مرتبیں پڑھتے۔ پہلی میں طویل رکعت کتادہ اور دوسری میں مختصر رکعت اور کسی آیت کو قصداً سنا بھی دیتے اور غارِ عصیٰ میں سورہ فاتحہ اور دو سو مرتبیں پڑھتے اور پہلی رکعت میں قرأت طویل فرماتے اور نماز فجر کی پہلی رکعت میں بھی قرأت فرماتے اور دوسری میں مختصر پڑھتے۔

عمر بن حفص، ابن کے والد ماجد، اعش، عمارہ، ابو عمر سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر میں قرأت پڑھتے تھے؟ فرمایا: ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کس چیز سے پتہ چلتا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

### نماز عصر میں قرأت

ابو عمر سے روایت ہے کہ میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر میں قرأت پڑھا کرتے؟ فرمایا: ہاں میں عرض گزار ہوا کہ حضور کی قرأت کا آپ کو کیسے پتہ چلتا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

کئی ابن ابی سلم، ہشام بخاری بن ابوشیر، عبد اللہ بن ابوقتاہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عصر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھا کرتے تھے اور قصداً کوئی آیت ہمیں بھی سنا دیا کرتے۔

### نماز مغرب میں قرأت

عبد اللہ بن عبد اللہ بن نمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حضرت اُمّ الفضل نے ان سے سورہ والمرسلات

فِي الْاَوَّلِيَيْنِ وَاحِدَيْنِ فِي الْاٰخِرَتَيْنِ فَقَالَ عُمَرُوْكَ  
الظَّنُّ بِكَ ۚ

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ  
يَعْقُبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْاَوَّلِيَيْنِ  
عَنْ صَلَوةِ الظُّهْرِ بِقِائِمَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ  
فِي الْاَوَّلَى وَيَقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيُسَمِّيهِ الْاَلِيَةَ اَحْيَاثًا وَ  
كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِقِائِمَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ  
يُطَوِّلُ فِي الْاَوَّلَى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكَعَةِ الْاَوَّلَى مِنْ  
صَلَوةِ الصُّبْحِ وَيَقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ ۚ

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ قَالَ حَدَّثَنَا  
الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا عِمَارَةُ عَنْ ابْنِ مَعْمَرٍ قَالَ سَأَلْنَا  
خَبَابًا اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ  
الْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا يَا ابْنِ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ قَالَ  
يَا صُطْرَابُ لِحْيَتِي ۚ

### باب ۱۸۸ القِرَاءَةُ فِي الْعَصْرِ ۚ

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عِمَارَةَ بْنِ عَمِيْرٍ عَنْ ابْنِ مَعْمَرٍ  
قُلْتُ لِحَبَابِ بْنِ الْاَرْتِ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا ابْنِ شَيْءٍ  
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ قِرَاءَتَهُ قَالَ يَا صُطْرَابُ لِحْيَتِي ۚ

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ  
يَعْقُبَ بْنِ ابْنِ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ  
مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِقِائِمَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ سُوْرَةٍ  
يُسَمِّيْنَا الْاَلِيَةَ اَحْيَاثًا ۚ

### باب ۱۸۹ القِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ ۚ

۴۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا قَالِكُ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

کئی جب کہ وہ پڑھ رہے تھے تو فرمایا: اے بیٹے! تم نے اپنی قرأت سے مجھے یہ سورت یاد کروادی۔ یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی، جس کو آپ نماز مغرب میں پڑھا کرتے۔

ابو عامر، ابن جریر، ابن ابی ملیک، عروہ بن زبیر، مروان بن حکم سے روایت ہے کہ مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا کہ تم مغرب میں چھوٹی سورتوں میں سے پڑھتے ہو مالک میں نے مجھ کو یہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ یہی سورتوں میں سے بھی پڑھتے۔

### نماز مغرب میں جہر

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، محمد بن جریر بن مطعم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورہ والطور پڑھتے ہوئے سنا۔

### نماز عشاء میں جہر

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی تو انھوں نے سورہ ازلہ السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا میں نے ان سے سجدے کے شتعلق کہا تو فرمایا: میں نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا لہذا برابر سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ سے جا لوں۔

ابو الولید شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو عشاء کی دو نفلوں میں سے ایک رکعت کے اندر آپ نے سورہ والہین والزلہ پڑھی۔

### عشاء میں سجدے والی سورت پڑھنا

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی تو انھوں نے سورہ ازلہ السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا فرمایا کہ میں نے اس میں ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا لہذا میں اس میں سجدہ کرتا رہوں گا

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَتَايَسٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا الْأَخْرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ ٢٥ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارٍ وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِطَوِيلٍ ٢٦ -

### باب الجهر في المغرب

٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطَّوِيلِ ٢٧ -

### باب الجهر في العشاء

٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَمَةِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَرَأَى أَنْ أَسْجُدَ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ ٢٩ -

٢٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي لَحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِالَّتَيْنِ وَالزُّبُرُونَ ٣٠ -

### باب القراءة في العشاء بالسجدة

٣٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الثَّعْلَبِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَمَةِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ قَالَ سَجَدْتُ فِيهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ

یہاں تک کہ آپ سے ملوں۔

### نماز عشاء میں قرأت

حضرت بلال بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عشاء میں سورہ والہین والہنون پڑھتے ہوئے سنا اور میں نے کسی کو آپ سے اچھی آواز اور قرأت والا نہیں سنا۔

پہلی دو رکعتوں کو یعنی اور آخری دو کو مختصر کرے۔

سلیمان بن حرب اشعری البزرجی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرمایا کہ حضرت عمر نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ آپ کی ہر چیز کی شکایت کی گئی ہے یہاں تک کہ نماز کی بھی کہا حضرت سعد نے کہ میں پہلی دو رکعتوں کو یعنی کرتا ہوں اور پچھلی دو رکعتوں کو مختصر کرتا ہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کرنے میں کو تاہی نہیں کی فرمایا حضرت عمر نے کہ آپ نے یہ کہا اور آپ کے متعلق میرا یہی گمان ہے۔

نماز فجر کی قرأت حضرت ابراہیم سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورہ الطود پڑھی۔

سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد ماجد حضرت البربرہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے ہم نے اوقات نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر پڑھتے جب کہ سورج ڈھل جاتا اور صبح کی ایک آدھی مدینہ منورہ کے آخری سرے تک جا کر لوٹ آتا اور سورج روشن ہوتا اور میں بھول گیا کہ مغرب کے متعلق کیا فرمایا اور میں عشاء کی تمنا کرتا تھا تاخیر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا لیکن اس سے پہلے سونے اور اس کے بعد اٹھ کر نہ کرنے کو پسند نہیں کرتا اور صبح کی نماز پڑھ کر ناراض ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ کو بچان لیتا اور دونوں رکعتوں میں یا دونوں میں سے ایک کے اندر ساٹھ سے سو تک آیتیں پڑھتے۔

مسند اسماعیل بن ابراہیم ابن جریج، عطاو نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نماز میں ترات پڑھے جس میں

علیکم وسلم فلا ذال استجد فیہا حتی القاءہ

### باب ۴۹۳ القراءۃ فی العشاء

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَعْنَى تَنَا مَسْعُورُ بْنُ عَدَى بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالتَّيْنِ وَالزُّمُورِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قَدَاءً

### باب ۴۹۴ يُطَوَّلُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَيُخَفِّضُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدِ بْنِ لَقْدُ شَكَّوكَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى الصَّلَاةَ قَالَ أَمَا أَنَا فَأَمَدُّ فِي الْأُولَيَيْنِ وَخَفِيفٌ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا أَلُومًا افْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقْتَ ذَلِكَ الظَّنَّ بِكَ أَوْ ظَنِّي بِكَ

### باب ۴۹۵ القراءۃ فی الفجر وقالت

أُمُّ سَلَمَةَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطُّورِ ۴۳۲۔ حَدَّثَنَا أَدُمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَابْنُ عَدَى ابْنَ بَرَزَةَ الْأَسَدِيِّ فَمَسَلْنَا عَنْ دَقِيقِ الصَّلَاةِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَبَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِي بِسُخْرِ الْوُشَاةِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُجِبُ التَّوَمُّ قَبْلَهَا وَلَا الْخُفَّ بَعْدَهَا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ حَلِيَّةَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوَّلَ حَذَاهُمَا مَا بَيْنَ السَّيْتَيْنِ إِلَى الْيَمَانَةِ

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ ابْنِ أَبِي هَرِيمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہیں مثنائی تو ہم نہیں سنا دیتے ہیں اور جس میں ہم سے پوشیدہ رکھی تو ہم تم سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اگر سورہ فاتحہ کے علاوہ نہ پڑھو تب بھی کافی ہے اور اگر پڑھو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔

نماز فجر میں جہر سے قرأت کرنا۔ حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ ہم نے لوگوں کے پیچھے سے طواف کیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سورہ والطور پڑھتے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔

سید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند ساتھیوں کو لے کر بازار عکاظہ کی طرف جا رہے تھے جب کہ شیاطین کو آسمانی خبروں سے روک دیا گیا تھا اور ان پر شیطانی ڈالے جاتے تھے۔ شیاطین اپنی قوم کی طرف آئے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ کہا ہیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا ہے اور ہم پر شیطانی برسائے جاتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز حاصل ہوئی ہوگی پس انھوں نے مشرق و مغرب کو چھان مارا کہ دیکھیں ہمارے آسمانی خبروں کے درمیان کیا چیز حاصل ہوئی ہے۔ تلاش کرنے والوں میں سے کچھ تمہارا طرف لوٹے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازار عکاظہ جاتے ہوئے نخلہ کے مقام پر اپنے بعض صحابہ کے ساتھ نماز فجر پڑھ رہے تھے جب انھوں نے قرآن مجید سنا تو اُس پر کان دھرے اور کہا کہ خدا کی قسم، یہی ہے جو ہمارے آسمانی خبروں کے درمیان حاصل ہوا ہے پس اس جگہ سے جب وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے تو اپنی قوم سے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔ پس ہم اُس پر ایمان لائے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ میری طرف وحی کی گئی ہے یعنی وحی کے ذریعے جن کی بات بتا دی گئی ہے۔

سندہ، اسماعیل، ایوب، انکریہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہر سے پڑھا جس میں حکم دیا گیا اور خاموش رہے جن میں حکم فرمایا گیا اور تمہارا رب

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ حَرْبَةً يَقُولُ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يَقْرَأُ فَمَا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعَنَا كَمَا وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أَمْرِ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ

**باب ۴۶۶ الْجَهْرُ بِقِرَاءَةِ الصَّلَاةِ الْفَجْرِ**  
وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ طَفَعْتُ دَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي يَقْرَأُ بِالطُّورِ  
۴۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلْطَلِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِمَّنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عَكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ قَالُوا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا نَحْنُ حَدَّثَ قاصِدُنَا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَأَنْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَهُمَا مَرَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَخْلَةُ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عَكَاظٍ هُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمْعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهَذَا لَكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ قَالُوا يَقْرَأُ مَا سَمِعْنَا قَدْ رَأَيْنَا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الْوَسْطِ فَأَمَّا بِي وَلَكِنْ يُشِيرُكَ بَرِيَّتَنَا أَحَدًا فَانْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْحَى إِلَيَّ طَائِفًا أَوْحَى إِلَيْهِ قَوْلُ الْحَقِّ

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا

بحر نے والا نہیں اور تمہارے لیے، اللہ کے رسول کی سیرت میں بہترین نمونہ ہے۔

ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرنا اور آخری آیتیں پڑھنا اور سورت سے پہلی سورت اور سورت کا پہلی آیتیں۔ حضرت عبداللہ بن سائب سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۃ المؤمن پڑھی۔ جب حضرت موسیٰ و ہارون یا حضرت عیسیٰ کا ذکر آیا تو آپ کو کھانسی آگئی اور رکوع کیا اور حضرت عمرؓ نے پہلی رکعت میں سورۃ البقرہ کی ایک سو بیس آیتیں اور دوسری میں شانی سے ایک سورت پڑھی اور رخصت نے پہلی میں سورۃ الکہف اور دوسری میں سورۃ یوسف یا سورۃ یونس پڑھی اور منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز ان دونوں کے ساتھ پڑھی اور حضرت ابن مسعودؓ نے سورۃ الانفال کی چالیس آیتیں پڑھیں اور دوسری میں مفضل میں سے ایک سورت۔ قتارہ نے اس کے متعلق فرمایا جو ایک ہی سورت، دو رکعتوں میں پڑھے ایک ہی سورت کو دو رکعتوں میں پڑھے اسے کہ سب اللہ کی کتاب ہے۔ عبید اللہ ثابت حضرت انسؓ نے فرمایا کہ انصار میں سے ایک آدمی مسجد قباد میں ان کی امامت کرتا تھا۔ جب وہ کوئی امت شروع کرتا جس کے ذریعے وہ انہیں نماز پڑھاتا تو اس سے پہلے سورۃ اخلاص پڑھتا۔ پھر اس کے ساتھ دوسری سورت پڑھتا اور وہ ہر رکعت میں ایسا کرتا اس کے ساتھیوں نے گھڑکی اور کہا کہ آپ اس سورت سے شروع کرتے ہیں پھر اسے کافی نہیں سمجھتے اور دوسری پڑھتے ہیں۔ آپ یا تو اسی کو پڑھیں یا اسے چھوڑ دیں اور دوسری پڑھا کریں۔ اس نے کہا کہ میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔ اگر آپ مجھے اس کے ساتھ امام رکھیں تو یہی کروں گا اور اگر ناپسند ہو تو امامت چھوڑ دوں گا۔ ان کی نظر میں وہ ان سے افضل تھے اور وہ دوسرے کو امام بنانا ناپسند کرتے تھے۔ جب انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا آپ نے فرمایا۔ اے نفل! تمہیں اپنے ساتھیوں کی بات کو مانتے سے کیا چیز روکتی ہے اور تم کس وجہ سے ہر رکعت میں اس سورت کو پڑھتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ مجھے اس سے محبت ہے۔ فرمایا کہ اس کی محبت تمہیں جنت

اُمروا اسکتے فیما اُمروا ما کان ربک کرہاً ولقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة

**باب ۴۹ الجمع بین السورتین فی رکعة** قال القداعة بالخواتیم ویسورة قبل سورة ویا اول سورة ویدکر عن عبد اللہ ابن الشاذلی قدأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون فی الصبح حتی اذا جاء ذکر موسی و ہارون او ذکر عیسی اخذتہ سعلہ فذکرہ وقرأ عمر فی الركعة الأولى بمائة وعشرين آية من البقرة وفي الثانية سورة من المتانی وقرأ الکحنف بالکہف فی الأولى وفي الثانية یوسف اذینس و ذکر انک صلی عمر الصبح بهما وقرأ ابن مسعود بأربعین آية من الانفال وفي الثانية سورة من المفضل وقال قتادة فیمن یقرأ السورة واحدة فی رکعتین اذیرد سورة واحدة فی رکعتین کل کتاب اللہ عزوجل وقال عبید اللہ عن ثابت عن انس کان رجل من الانصار یؤمهم فی مسجد ثباء وكان کلما افتتح سورة یقرأ بها لهم فی الصلوة متاً یقرأ بهم افتتح یقول هو اللہ احد حتی یقر منہا ثم یقرأ سورة اخذی معہا وكان یصنع ذلک فی کل رکعة فکلما اصحابہ قالوا انک تفتتح بهذه السورة ثم لا تری انہا تجزئک حتی تقرأ یاخذی فیما یقرأ بها فلما ات تدعہا وتقرأ یاخذی فقال ما آنا یترکہا ان احببتم ان اؤمکم بذلک فعلت وانا کرہتم ترککم وکانوا یدون انہ من افضلہم وکرہوا ان یؤمہم غیرہ فکلما انہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبروہ

میں داخل کرے گا۔

آدم، شعیب، عمرو بن مُرہ، ابوالدُہل سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اے آنحضرتؐ میں نے مفصل کی تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھیں۔ فرمایا کہ اُمّی نزع جیسے شعر پڑھتے ہیں۔ میں ان تمام سورتوں کو جانتا ہوں جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملایا کرتے اور مفصل سے بین سورتیں بیان فرمائیں اور بتایا کہ ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھتے تھے۔

آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھی جائے۔  
موسیٰ بن اسماعیل، ہمام، یحییٰ بن عبد اللہ بن البرقانی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ دو سورتیں اور پڑھا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے اور کوئی آیت ہمیں سناتے اور پہلی رکعت کو پڑھتے جب کہ دوسری رکعت کو اتنی ہی نہیں رکھا کرتے تھے اور اسی طرح نماز عصر میں اور اسی طرح صبح کی نمازیں کیا کرتے تھے۔  
جس نے ظہر و عصر میں آہستہ قرأت کی۔

قیس بن جریہ، المشی، حماد بن عمار بن عمار سے روایت ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت پڑھتے تھے۔ فرمایا، ہاں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا کہ ریش مبارک کے ہلنے سے۔

جب امام کو کوئی آیت سنائے

محمد بن یوسف، اور ابی یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن البرقانی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الْخَبَرِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَفْعَلَ مَا يَأْمُرُكَ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلَى لَزْوِمِ هَذِهِ السُّورَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّهَا قَالَ حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ ۝

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَسُولٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ قَرَأْتَ الْمُفْصَلَ الْكَلْبَةَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذَا أَكْهَنُ الشَّعْرِ لَقَدْ عَدَفْتُ النَّظَائِرَ الْإِنِّي كَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيْنَهُمْ فَذَكَرَ عَشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفْصَلِ سُوْرَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ۝

بَابُ ۴۹۸ يَقْرَأُ الْأَخْدَرِيُّ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأَمْرِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الثَّانِيَتَيْنِ الْأَخْدَرِيَّ بِأَمْرِ الْكِتَابِ وَلَيُسَمِعُنَا الْآيَةَ وَيُطَوِّلُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي الصُّبْحِ ۝

بَابُ ۴۹۹ مَنْ خَافَتْ الْقِرَاءَةُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ۴۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَوْدٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِلْخَطَّابِ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ عَلِمْتَ قَالَ بِأَضْطِرَابٍ يَحْتِيجُ ۝

بَابُ ۵۰۰ إِذَا سَمِعَ الْإِمَامُ الْآيَةَ ۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَزْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ



نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اُس کے ساتھ دو سوڑتیں پڑھا کرتے تھے اور اسی طرح نماز عصر میں بھی اور کبھی کوئی آیت نہیں بھی سنا دیتے اور پہلی رکعت کو لمبی کیا کرتے تھے۔

پہلی رکعت کو لمبی کرنا

ابونعیم، بشام، یحییٰ بن ابوشیخہ عبداللہ بن ابوقحافہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی رکعت کو لمبی کیا کرتے اور دوسری کو مختصر رکھا کرتے اور صبح کی نماز میں بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

امام کا آواز سے آمین کہنا

عطاء نے کہا کہ آمین دعا ہے۔ حضرت ابن زبیر اور ان کے مقتدیوں نے آمین کہی یہاں تک کہ مسجد گونج اٹھی۔ حضرت ابوہریرہ امام سے پکار کر کہتے کہ ہماری آمین کو ضائع نہ کر دینا۔ نافع نے کہا کہ حضرت ابن عمر سے نہ چھوڑتے اور لوگوں کو ترغیب دیتے اور اس کے متعلق میں نے ان سے حدیث سنی ہے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب اور ابولکیم بن عبد الرحمن بن یونس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو گئی اُس کے سابقہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے۔

آمین کہنے کی فضیلت

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ اگر ان دونوں میں موافقت ہو گئی تو اس کے سابقہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

ابن ابی قتادہ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ یا ایاہم الکتاب وسورۃ معہا فی الركعتین الاولیین من صلوۃ الظہر وصلوۃ العصر یمسحنا الایۃ لحياتنا وکان یطویل فی الركعتہ الاولى۔

باب ۵۰۱ یطویل فی الركعتہ الاولى۔

۴۸۰۔ حدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَطْعُلُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

باب ۵۰۲ جہرا امام بالتامین قال

عطاء أمین دعاء آمن ابن الزبیر ومروان بن الحنفی ان للمسجد للجبۃ وکان ابوہریرۃ ینادی الإمام لا تفتنی یا امین وقال نافع کان ابن عمر لا یدعہ ویخضہم وسمعت منہ فی ذلک خیرا۔

۴۸۱۔ حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَمَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمْسُوا فَإِنَّهُ مَنْ ذَاقَ تَامِينَ الْمَسْجِدِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۵۰۳ فضل التامین۔

۴۸۲۔ حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ أَحَدَهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

## مقتدی کا آواز سے آمین کہنا۔

عبد اللہ بن سلمہ، امام مالک، ابی موسیٰ البکر، ابو صالح النخعی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام غیر المغضوب علیہ ولا الضالین کے کہنے کے بعد آمین کہو کیونکہ جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

## بَابُ جَهْرِ الْمَأْمُومِ بِالْأَمِينِ

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُهْمِي مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ التَّمَامِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ قَاتَلَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

ترجمہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں باب قائم کیا ہے۔ جَهْرُ الْمَأْمُومِ بِالْأَمِينِ۔ یعنی مقتدی کا آواز سے آمین کہنا۔ اس باب کے تحت تائید میں صرف ایک حدیث پیش کی گئی اس آواز سے آمین کہنے کے متعلق ہیں تو ایک نقد میں نظر نہیں آتا۔ بل حدیث میں یہ بات ہے کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو کیونکہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر گیا اس کے اگے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ بظاہر تو اس سے آہستہ آمین کہنا سمجھا ہے کیونکہ فرشتے آہستہ آمین کہتے ہیں اور فرشتوں سے اس کی موافقت پر اگلے گناہوں کی مغفرت کا مشرودہ سنایا گیا ہے۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

## بَابُ إِذَا ذَكَرَكُمْ دُونَ الصَّغِيرِ

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هُكَيْمٌ عَنْ الْأَعْلَمِيِّ وَهُوَ يَذَّكِّرُنَا عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ أَتَنَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّغِيرِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ اللَّهُ جِوْصًا وَلَا تُعَدُّ

بَابُ إِثْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُكَيْمٌ عَنْ أَبِي الْجُبَيْرِ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى مَعَ عَيٍّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ ذَكَرْنَا هَذَا الرَّجُلَ صَلَوةً كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا أَنَّهُ كَانَ يَذْكُرُ كَلِمَاتٍ رَعَى وَكَلِمَاتٍ وَصَحَّ

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ذَكَرَكُمْ دُونَ الصَّغِيرِ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ قَاتَلَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جب کوئی صفت میں ملنے سے پہلے رکوع کرے۔ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے جب آپ رکوع میں تھے۔ پس انھوں نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے شوق کو مرحلے تک بھر نہ کرنا۔

رکوع میں تکبیر پور کا کرنا

اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا اور حضرت مالک بن حویرث نے بھی۔

اسحاق واسطی، خالد، جریری، ابو العلاء، مطرف سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انھوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بصرہ میں نماز پڑھی تو فرمایا: انھوں نے ہمیں وہ نماز یاد کروادی جو ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ بتایا کہ آپ جب بھی اٹھتے اور جھکتے تو تکبیر کہارتے تھے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انھیں نماز پڑھایا کرتے تھے

يُصَلِّي بِهِمْ فَيَكْبِرُ كُلُّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ قَرَأَ اَلْاَصْرَفَ  
قَالَ اِنِّي لَا شَبَهَ لَكُمْ صَلَوةَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

### باب ۵۰ اِتِّمَامُ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ

۴۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ غِيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَتَى عَمَلَانُ بْنُ  
حُصَيْنٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا  
نَهَضَ مِنَ الرُّكُوعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ  
بِيَدِي عَمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتَنِي هَذَا  
صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ  
صَلَّى بِهَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۷۸ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ  
أَبِي بَشِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ  
يَكْبِتُ فِي كُلِّ خَفِضٍ وَرَفَعٍ فَإِذَا قَامَ وَضَعَهُ فَخَبَّرْتُ  
أَبْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَمَرَ لَكَ

### باب ۵۱ التَّكْبِيرُ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ

۴۷۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ عَمَلَةٍ  
كَكَبَّرَ ثَلَاثِينَ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً فَقُلْتُ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّهُ أَحْمَقُ فَقَالَ نَكَلْتُكَ أَمَّا سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ قَتَادَةُ  
حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ

۴۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ  
كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ  
الصَّلَاةِ يَكْبِتُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَرُكِعُ ثُمَّ يَقُولُ

وہ جب بھی جھکے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ جب فارغ ہوئے  
تو فرمایا میری نماز تم میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے  
زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

بجھدول میں تکبیر پوری کرنا

ابو النعمان، حماد بن زید، غیلان بن جریر، مطرف بن عبد اللہ سے  
روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی رجب انھوں نے سجدہ کیا تو  
تکبیر کہی جب مراٹھا یا تو تکبیر کہی اور جب دو رکعتوں سے اٹھے  
تو تکبیر کہی جب نماز مکمل ہو گئی تو حضرت عمران بن حصین نے میرا ہاتھ  
پکڑ کر فرمایا۔ انھوں نے مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز  
یا ذکر وادی ہے یا فرمایا کہ ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی نماز جیسی نماز پڑھانی ہے۔

عمرو بن عون، ہشیم، ابو بکر، مکرم سے روایت ہے کہ میں نے مقام  
ابراہیم کے پاس ایک آدمی کو دیکھا کہ جھکے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتا  
اور جب کھڑا ہوتا اور جب بیٹھتا تب بھی میں نے حضرت ابن عباس  
کو بتایا تو فرمایا۔ تمہاری ماں مرے، کیا یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی نماز نہیں ہے؟

بجھدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا۔

موسیٰ بن اسماعیل، ہاشم، قتادہ، مکرم سے روایت ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ  
میں ایک بزرگ کے پیچھے نماز پڑھی تو اس نے پانیس تکبیریں کہیں۔ میں نے  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ وہ احمق ہے۔ انھوں  
نے فرمایا، تمہاری ماں آپس روئے، یہ تو ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی سنت ہے۔ اسے موسیٰ، ابان، قتادہ نے بھی مکرمہ سے  
روایت کیا ہے۔

ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز  
کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہتے پھر رکوع  
کرتے وقت تکبیر کہتے پھر سیم اللہ یعنی جسد کہتے جب کہ  
رکوع سے بیٹھ کر سیدھا کرتے پھر سیدھے کھڑے ہو کر دُوبتاً



لَكَ الْحَمْدُ کہتے پھر جھکے وقت تکبیر کہتے پھر سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سجدہ کرتے وقت تکبیر کہتے۔ یہاں تک کہ پوری ہو باقی اور جب دو رکعتوں کے آخر میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے۔ عبد اللہ بن صالح نے یسٹ سے روایت کی کہ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

رکوع میں گھٹنوں پر تھیلیاں رکھنا۔ ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ دیا کرتے تھے۔

مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ابوبکر کے پہلو میں نماز پڑھی تو میں نے اپنی دونوں تھیلیوں کو اٹھی کر کے (رکوع میں) اٹھنے دونوں گھٹنوں کے درمیان دبایا۔ والد مختصر نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ ہم ایسا کیا کرتے تھے مگر اس سے روک دیا گیا اور حکم دیا کہ اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔ جب کوئی پورا رکوع نہ کرے۔

نید بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع اور سجدے پورے نہیں کر رہا تھا۔ فرمایا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی اور اگر مر گئے تو اس دن دین پر نہیں مرو گے جس پر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔

رکوع میں بیٹھ کر برابر کرنا۔ ابو حمید نے اپنے ساتھیوں میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کیا، پھر اپنی بیٹھ کر جھکا دیا۔

پوری طرح رکوع کرنے کی حد اور اس میں اعتدال و اطمینان کا ہونا۔

بدل بن مخبر شعبہ حکم ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رکوع، سجدے، سجدوں کا درمیانی وقفہ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يَكْبِتُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَقْعُدُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيَكْبِتُ حِينَ يَقُومُ مِنَ السُّنَّتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ عَنِ اللَّيْثِ وَلَكَ الْحَمْدُ۔

**بَاب ۵۹۵ دَضْعُ الْأَكْفِ عَلَى الرُّكْبِ فِي الرُّكُوعِ** وَقَالَ أَبُو حَمِيزٍ فِي أَصْحَابِهِ أَمَكَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ۵۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي فَطَبَقْتُ بَيْنَ كَفِّيْ ثُمَّ دَضَعْتُهُمَا بَيْنَ لَحْيَيْ فَتَهَامِيْ أَبِي وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُ فَتَهَيْنَا عَنْهُ وَأَمَرَنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكْبِ۔

**بَاب ۵۹۶ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الرُّكُوعُ** ۵۹۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ قَالَ رَأَى حَدِيفَةَ رَجُلًا لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ مَا صَلَّيْتُ وَلَوْ مَتَّ مَتَّ عَلَى غَيْرِ الْفُطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

**بَاب ۵۹۷ اسْتَوَاءُ الظُّهْرِ فِي الرُّكُوعِ** وَقَالَ أَبُو حَمِيزٍ فِي أَصْحَابِهِ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَضَرَ ظَهْرَهُ۔

**بَاب ۵۹۸ حَدِيثُ اِتِّسَامِ الرُّكُوعِ وَالْإِعْتِدَالِ فِيهِ وَالْإِطْمَانِ بَيْنَهُ**

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ أَبِي الْخَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْأَعْوَى قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ

سوائے قیام کے وہ سب چیزیں تقریباً برابر ہوتی تھیں۔

جو رکوع پورا نہ کرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے نماز دہرانے کا حکم فرمایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک آدمی بھی داخل ہوا۔ اس نے نماز پڑھی اور حاضر بارگاہ ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: اے کرناز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی اس نے نماز پڑھی اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ فرمایا کہ اگر نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تیسری مرتبہ فرمایا تو وہ عرض گزار ہوا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مسخوث فرمایا مجھے اس سے چھٹی نہیں آتی لہذا اسکا دیکھئے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔ پھر وہ پڑھو جو تمہیں قرآن مجید سے میسر ہو۔ پھر رکوع کرو اور اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان سے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو اور اطمینان سے سجدہ کرو۔ پھر سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ پھر اطمینان سے دھرا سجدہ کرو۔ پھر ایسی طرح اپنی ساری نماز میں کرو۔

رکوع میں دعا کرنا

حفص بن عمر شعبہ منصور، ابو العفی، اسودق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں کہا کرتے: تو پاک ہے، اے اللہ! ہمارے رب! اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے۔ اے اللہ! میری مغفرت فرما۔

امام اور مقتدی جب رکوع سے سر اٹھائیں تو کیا کہیں؟

آدم، ابن ابی ذئب، سید مقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیمع اللہ لمن حمد کا کہہ لیتے تو کہتے: اَللّٰهُمَّ

السَّجْدَتَيْنِ فَلَا ذَرْعَ مِنَ الزُّكُوفِ مَخْلَا الْقِيَامَ وَالْقَعْدَةَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَادِ ۝

بَابُ ۱۵۱ اَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَتَعَمَّرُ زُكُوفَهُ بِالْإِعَادَةِ ۝

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَدَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَضِنُ غَيْرَهُ فَعَلِمَنِي فَقَالَ إِذَا أَقُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَأْسًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَتَعَدَّلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا ۝

بَابُ ۱۵۲ الدُّعَاءُ فِي الزُّكُوفِ ۝

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّحَيْ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي زُكُوفِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ۝

بَابُ ۱۵۳ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الزُّكُوفِ ۝

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ

رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے اور جب سر اٹھاتے تو بکیر کہتے اور جب دونوں سجدوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے۔

اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہنے کی تفصیلت۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک رحمہ اللہ، ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام سمیع اللہ یُعلن حَمْدَہُ کہے لا تم اللہُ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ۔ کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے سے موافقت کر جائے گا اس کے سابقہ گناہ بخش دے جائیں گے۔

### قنوت پڑھنا

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کے قریب کر دوں گا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ نماز ظہر، نماز عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں قنوت پڑھتے بعد اس کے کہ وہ سمیع اللہ یُعلن حَمْدَہُ کہہ لیتے یعنی مسلمانوں کے لیے دعائے خیر کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

عبد اللہ بن ابی الاسود، اسماعیل، خالد الخزاز ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دعائے قنوت نماز فجر اور نماز مغرب میں ہے۔

یحییٰ بن خلف ازرقی سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن رافع زرقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک روز ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھا کر سمیع اللہ یُعلن حَمْدَہُ کہا تو پیچھے سے ایک آدمی نے کہا: "اے ہمارے رب! اود تیرے ہی لیے تعریف ہے، بہت زیادہ تعریف، پاکیزہ اور بکثرت" اور جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے! اُنکے عرض کی: میں نے فرمایا کہ میں نے تیرے سے زیادہ فرشتوں کو چھپتے ہوئے دیکھا کہ کون انھیں سب سے پہلے لکھا ہے۔

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک مسلمان نے: وَلَكَ الْحَمْدُ کے ساتھ کثرتاً طیباً قائل ہوئے بھی کہا تو کچھ فرشتے اُن کلمات کا ثواب کہنے کے لیے پکے۔ آپ نے نماز پڑھنے پر نہ ہونے ان فرشتوں کو دیکھ دیا، اُن کی تعداد بھی جان لی کہ

قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يَكْبُرُ فَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ

بَاب ۱۵۷ فَضْلِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ يُعَمِّنُ حَمْدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مِنْ أَفْقَى قَوْلِهِ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ عِفْرَةَ مَا تَعْتَدَمُونَ مِنْ ذَنْبِهِ

### بَاب ۱۵۸

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا قَرْبَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي الرَّكَعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَ صَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ يُعَمِّنُ حَمْدَهُ فَيَدْعُو الْمُتَوَكِّلِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقَنُوتُ فِي الْعَجْرِ وَالْمَغْرِبِ

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّعِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرْقَانِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرْقَانِي قَالَ كُنَّا يَوْمَ مَا نُصَلِّي دِرَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكَعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ يُعَمِّنُ حَمْدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَ رَأَاهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا أَكْثَرَ طَيِّبًا مِمَّا كُنَّا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مِنَ الْمُتَكَلِّمِ قَالَ أَنَا قَالَ لَأَيْتُ بِضَعَةٍ وَ ثَلَاثِينَ مِائَةً يَتَبَدَّرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُمُهَا أَوَّلُ



تیس سے کچھ زیادہ ہیں اور یہ بھی جان لیا کہ یہ ان کلمات کا ثواب کھینے کے لیے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں کوشاں تھے یہ سب کچھ ملاحظہ فرمائے گے ساتھ ہی آپ نماز میں اپنے خالق و مالک کی طرف بھی متوجہ رہے اور پوری توجہ سے نماز بھی پڑھتے رہے اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ بیک وقت کئی طرف متوجہ ہو سکتے تھے اور ایک طرف کی توجہ دوسری کے درمیان خلل نہیں ہوتی تھی اب آپ کا یہ حال پہلے سے بھی مزید ارفع و اعلیٰ ہو گا کیونکہ وہ اللہ ہی سے کہہ دلاخبرۃ خیر لک من اکادلی - یعنی لے محبوب! تمہارے لیے ہر اگلی گھڑی پھیلی سے بتر ہے - وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

جب رکوع سے سر اٹھائے تو اطمینان سے کھڑا ہو۔ ابو جہد نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر اٹھایا تو سیدھے ہو گئے یہاں تک کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آ گیا۔

تاریت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز بتاتے ہوئے نماز پڑھتے توجب وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو کھڑے ہو جاتے، یہاں تک کہ ہم کہنے لگے کہ بھول گئے ہیں۔

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت براہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدے اور رکوع سے سر اٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، سب تقریباً برابر ہوتے تھے۔

ابو قتلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز دکھایا کرتے اور یہ نماز کے معینہ وقت کے علاوہ ہوتا۔ وہ کھڑے ہوئے تو پوری طرح قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو پوری طرح رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ ابو قتلابہ نے فرمایا کہ انھوں نے ہمیں ہمارے شیخ ابو یزید جسی نماز پڑھائی اور حضرت ابو یزید جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو سیدھے بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہوتے۔

سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہتا ہوا جھکے۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پہلے اپنے ہاتھوں کو رکھا کرتے۔

ابو یزید بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر نماز میں تکبیر کہتے

بَابُ الْاِطْمَاعِ نِيْنَةَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ

۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَابِطٍ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ نِيْنَتِ لَنَا صَلَوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّي فَرَأَى رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى تَعُودَ قَدَ لَيْسَى

۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُجُودَةٌ فَلَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

۴۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِيئُ كَيْفَ كَانَ صَلَوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَوةٍ فَقَامَ فَأَمَكَنَ الْهَيْئَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمَكَنَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْصَبَ هُنَيْئَةً قَالَ فَصَلَّى بِمَا صَلَوةَ شَيْخِنَا هَذَا أَبِي زَيْدٍ وَكَانَ أَبُو زَيْدٍ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْاِخْرَى اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ

بَابُ يَهُودِيٍّ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ

۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ

بْنِ هِشَامٍ وَابْنُ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُمَا  
كَانَ يُكَبِّرُنِي فِي كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ وَغَيْرِهَا فِي  
رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ فَيَكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يَكَبِّرُ حِينَ  
يُزَكِّي ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَقُولُ  
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ  
حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ يَكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ  
السُّجُودِ ثُمَّ يَكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يَكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ  
رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ ثُمَّ يَكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْجُلُوسِ  
فِي الْإِثْنَيْنِ وَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى يَفْعَلَ  
مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ إِنِّي لَا أَقْرَأُكُمْ شَيْئًا بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ لَصَلَاةً حَتَّى تَارِقَ  
الدُّنْيَا قَالَا وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ  
حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُو لِرَجَالٍ فَيُسَبِّحُهُمْ  
بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَكِيدَ بْنَ الْوَكِيدِ وَ  
سَلَمَةَ ابْنَ هِشَامٍ وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَسِيعةٍ وَالْمُسْتَضْعِفِينَ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرٍّ وَ  
اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سَبِيحِينَ كَيْفَ يُوسُفُ وَأَهْلًا لِمَشْرِقِ  
يَوْمَئِذٍ مِّنْ مُّضَرٍّ مَّخَالِفُونَ لَهُ ۝

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَسَدَ بْنَ مَالِكٍ  
يَقُولُ سَقَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ  
وَرَبِّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ فَرَسٍ فَجَحِشَ مِنْ شَقَّةِ  
الْأَيَّامِ فَنَدَّ خَلْقًا عَلَيْهِ نَعُودَةٌ فَخَضَعَتْ الصَّلَاةُ  
فَقَضَى بِنَا قَاعِدًا وَقَعَدْنَا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً صَلَّيْنَا  
نَعُودًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسَاءُ  
لِيُؤْتَى بِهِ فَإِذَا أَكْبَرْتَ فَكَبِّرُوا فَإِذَا رَكْعَةً فَارْكَعُوا فَإِذَا  
رَفَعَهُ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا

خواہ وہ فرض ہو یا دوسری اور رمضان کی ہو تو یا دوسری جب کھڑے  
ہوتے تو تکبیر کہتے جب رکوع کرتے پھر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ  
کہتے پھر رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے سجدہ کرنے سے پہلے پھر  
اللَّهُ أَكْبَرُ کہتے جب کہ سجدہ کیلئے جھکے پھر تکبیر کہتے جب  
سجدہ سے سر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے جب دوسرا سجدہ کرتے پھر تکبیر  
کہتے جب سجدہ سے سر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے جب کہ دوسری رکعت  
کے قعدہ سے اٹھتے اور ہر رکعت میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز  
سے فارغ ہو جاتے پھر فارغ ہونے پر فرماتے قسم اُس ذات کی جس کے  
قبضے میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز سے تم  
میں میری نماز سب سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے آپ کی نماز اسی  
طرح رہی یہاں تک کہ آپ نے دنیا کو خیر باد کہہ حضرت ابو ہریرہؓ نے  
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سر اٹھا کر سَمِعَ اللَّهُ  
لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے تو کچھ لوگوں کے نام  
لے کر اُن کیلئے دعا کرتے اور کہتے ارے اللہ! ولید بن ولید  
سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیہ اور کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔  
اسے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت فرما اور اُن پر حضرت  
یوسفؑ کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط کر اور اہل مشرق اُن دونوں  
قبیلہ مضر والے تھے جو آپ سے مخالفت رکھتے تھے۔

زہری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے  
سے اور کبھی سفیان نے من فَرَسٍ کہا تو آپ کا دریاں پہلو چل گیا۔ ہم  
عیادت کی غرض سے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت ہو گیا۔ آپ نے ہمیں  
بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم بھی بیٹھے۔ ایک دفعہ سفیان نے کہا کہ ہم نے  
بیٹھ کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے امام اہل یلے  
بنایا گیا ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو جب  
سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ  
کہو اور جب سجدہ کہے تو سجدہ کرو کیا سمر سے بھی اسی طرح مردی

ہے ہیں (سفیان) نے کہا، ہاں اور مجھے اسی طرح یاد ہے کہ زہری نے وہاں اُٹھ کر فرمایا اور مجھے یاد ہے کہ شقیہ الا یمن فرمایا لیکن جب میں زہری کے پاس سے نکلا تو ابن جریج نے کہا اور میں اُن کے پاس تھا کہ آپ کی دائیں ہڈی میں خراشیں آگئی۔

### سجدے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ چودھویں رات کو جب کہ بادل نہ ہوں، کیا تم چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ جب بادل نہ ہوں تو کیا تم سورج کے دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو تم اسی طرح دیکھو گے جب کہ قیامت کے روز لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔ فرمائے گا کہ جو جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اُس کے پیچھے ہو جائے۔ اُن میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے، کچھ چاند کے پیچھے اور کچھ بتوں کے پیچھے ہو جائیں گے اور یہی امت باقی رہ جائے گی جس میں اس کے منافق بھی ہوں گے پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آکر فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم اسی جگہ پر ہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب آئے، جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اُسے پہچان لیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آکر کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ عرض کریں گے کہ ہم اتنی تو ہمارا رب ہے پس انھیں بلائے گا اور جہنم کے اوپر بیٹھ کر مراد رکھ دیا جائے گا۔ پس پہلا میں ہوں جو اپنی امت کو لے کر گزرے گا اور رسولوں کا کلام اُس روز یہی ہوگا کہ اے اللہ! بچا، بچا، جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے، کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ عرض گزار ہوئے: ہاں۔ پس وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے اور وہ کتنے بڑے ہیں، یہ اللہ کے ہوا کوئی نہیں جانتا۔ لوگوں کو اُن کے اعمال کے مطابق آپک لیں گے کوئی اپنے اعمال کے باعث ہلاک ہوگا اور کوئی ریزہ ریزہ۔ پھر نجات پائے گا اور جب اللہ تعالیٰ کسی جہنمی پر رحم فرمنا چاہے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اُسے

رَبَّنَا ذَلِكِ الْحَمْدُ طَا اسَجَدَ فَاسْجُدْ وَارْكَعْ وَارْكَعْ  
بِهِ مَعَهُ قُلْتُ لَعَلَّ قَالَ لَقَدْ حَفِظْتُ كَذَا قَالَ  
الرُّهْرِيُّ ذَلِكِ الْحَمْدُ حَفِظْتُ مِنْ شِقْوَةِ الْآيَمَنِ  
فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الرُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَارْكَعْ  
عِنْدَكَ فَجَحِشَ سَاقَهُ الْآيَمَنِ

### باب فی فضل السجود

۷۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الرُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُوَيْدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَعَطَاءُ  
بْنُ سَيْبٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ النَّاسَ  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ  
هَلْ تُمَارِدُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَ سَحَابٍ  
قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ تُمَارِدُونَ فِي الشَّمْسِ  
لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ  
يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا  
فَلَيْسَ بِهِ فِيمَنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ  
يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوْاعِثَ وَتَبَعِي  
هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مَنَافِقُهَا فَيَأْتِيَهُمْ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا  
رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا مَا كُنَّا نَحْسِبُ يَا رَبَّنَا رَبَّنَا قَدْ  
جَاءَ رَبَّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيَهُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُولُ أَنَا  
رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبَّنَا فَيَدْعُوهُمْ وَيَضْرِبُ الْأَصْرَ  
بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ فَاكُونَ أَوَّلَ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ الرَّسْلِ  
بِأَمْرِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرَّسْلُ وَكَلَامُ  
الرَّسْلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ  
وَمِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ  
قَالُوا نَعَمْ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ عِزَّاتُهُ  
لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عَظَمَتِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخَفْتُ النَّاسَ بِأَعْيُنِهِمْ  
فِيمَنْهُمْ مَنْ يُؤْتِنُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخْذَلُ شَمَّ  
بِخُجُواعَتِي إِذَا أَرَادَ اللَّهُ رَحْمَةً مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ  
النَّارِ أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يَخْرُجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ



اللَّهُ فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعِي نَوْمَهُمْ يَا قَارِئُ السُّجُودِ وَحَمْدُ  
 اللَّهِ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرُ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَ مِنَ  
 النَّارِ كُلِّ ابْنٍ أَدَمَ تَأْكُلُ النَّارُ لَا أَثَرُ السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَ  
 مِنَ النَّارِ قِدَامَتَحْشُوا فَيَصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ  
 فَيَكُونُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْجَبَّةُ فِي حِمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ  
 يَقْرَعُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَسْأَلُ رَجُلٌ ابْنَ  
 الْجَنَّةِ وَالنَّارِ دُخُولَ أَهْلِ النَّارِ دُخُولَ الْجَنَّةِ  
 مُقْبِلًا بِوَجْهِهِ قَبْلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ  
 وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَقَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَاحْدَقَنِي ذِكْلُهَا  
 فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ أَنْ تُجِدَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ  
 ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللَّهُ عِزَّ جَلِّ مَا يَشَاءُ  
 مِنْ عَهْدٍ قَرْمِيثًا فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ  
 فَإِذَا أَتَى إِلَى الْجَنَّةِ رَأَى بِهَجَّتِهَا سَكَنَ مَا شَاءَ  
 اللَّهُ أَنْ يَسْكُنَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدْ مَرَّ عِنْدَ بَابِ  
 الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ الْعَهْدَ  
 وَالْيَمِينَتَانِ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ  
 يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْفَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ أَنْ  
 أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَ  
 عِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبُّ مَا يَشَاءُ  
 مِنْ عَهْدٍ قَرْمِيثًا فَيَقْدِمُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ  
 فَإِذَا ابْلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ  
 النَّصْرَةِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُنُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُنَ  
 فَيَقُولُ يَا رَبِّ ادْخُلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ عِزَّ جَلِّ  
 وَيُحَكِّمُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَدْتُكَ أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ  
 الْعَهْدَ وَالْيَمِينَتَانِ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ  
 فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْفَى خَلْقِكَ فَيَصْحَكُ  
 اللَّهُ مِنْهُ ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ مَنْ  
 فَيَمْلِكُنِي حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ عِزَّ  
 جَلِّ خُذْ مِنْ كَذَا وَكَذَا أَفْكَلَ مِنْ كَرَّةٍ رُبُّهُ حَتَّى

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد نہیں مگر یہی ارشاد کہ تیرے لیے یہ ہے اور اتنا ہی مزید نہ حضرت ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دس گنا۔

سجدے میں پہلو کھلے ہوئے اور پیٹ رانوں سے جدا ہو۔

یحییٰ بن یحییٰ، مکرم بن مضر، جعفر بن ربیعہ، ابن ہریرہ، حضرت عبداللہ بن مالک بن نجیحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اتنے کھلے رکھتے کہ مبارک انگلیوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔ یث نے کہا جعفر بن ربیعہ نے بھی مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

پیروں کی انگلیاں قبلہ رُو رکھنا۔ اسے ابوحمید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

### جب کوئی سجدہ پورا نہ کرے

ابوداؤد سے روایت ہے کہ حضرت خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ رکوع اور سجدے پورے نہیں کر رہا ہے جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضرت خذیفہ نے اس سے فرمایا: تم نے نماز نہیں پڑھی۔ میرا (ابوداؤد کا) خیال ہے کہ انھوں نے فرمایا: اگر تم مرے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے پر نہیں مرو گے۔

### سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا

قبیصہ، سفیان، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ سات اعضا پر سجدہ کیا جائے نیز بالوں اور

إِذَا انْتَهَيْتَ بِهٖ الْأَمَانِي قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَنَا لِحَدَّثَنِي لِأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلُهُ لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنْ تَمَحَّضْتُ يَقُولُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالَهُ ۝

### بَابُ يَدَيِ ضَبْعِيَّ وَيُحَافِي

فِي السُّجُودِ ۝

۷۷۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ نُجَيْجَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَصَلَى فَدَحَّ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ ۝

بَابُ يَسْتَقِيلُ بِأَطْرَافِ رِجْلَيْهِ الْقَبْلَةَ قَالَ أَبُو حَمِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

### بَابُ إِذَا أَلَمَّ بِتَمَّ سُجُودَكَ ۝

۷۷۸ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ قَاصِلٍ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى نَجْلًا لَا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ وَلَا حَسِبُ قَالَ لَوْ مِتُّ مِتُّ عَلَى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

### بَابُ السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

۷۷۹ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ

کپڑوں کو نہ بیٹھے یعنی پیشانی، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور  
دونوں پیروں پر۔

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ  
کریں اور ہم بالوں اور کپڑوں کو نہ بیٹھیں۔

آدم، اسرئیل، ابواسحاق، عبد اللہ بن یزید سے روایت ہے کہ  
حضرت براہ بن عازب نے فرمایا جو جموٹے نہیں تھے کہ ہم نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے۔ جب آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں یعنی  
پیشانی اور ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں  
گھٹنوں اور پیروں کی انگلیوں پر اور یہ کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو  
زمین پر رکھ دیتے۔

ناک پر سجدہ کرنا

معلیٰ بن اسد، وہب بن عبد اللہ بن طاؤس، ان کے والد ماجد حضرت  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں یعنی  
پیشانی اور ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں  
گھٹنوں اور پیروں کی انگلیوں پر اور یہ کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو  
نہ سمیٹا کریں۔

یکپٹڑ میں ناک پر سجدہ کرنا

ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی  
خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: کیا آپ میں فلاں بانع کی طرف نہیں لے  
جاتے تاکہ آپ کریں۔ وہ نکلے تو میں نے عرض کیا: آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق جو سنا ہو، ہمیں بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا تو آپ  
کے ساتھ ہم نے بھی کیا۔ حضرت جبریل حاضر ہوئے اور کہا کہ جس چیز کو  
آپ تلاش کرتے ہیں وہ آگے ہے۔ پس درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا  
اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی کیا۔ حضرت جبریل پھر حاضر ہوئے اور کہا:۔  
جس کو آپ تلاش کرتے ہیں وہ آگے ہے بیوی رمضان کو نبی کریم صلی اللہ

أَعْمَاءَ وَلَا تَكُنَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ  
وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالتَّحْلِيَيْنِ ۝

۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ نَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ  
أَعْظُمٍ وَلَا نَكُنَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا ۝

۴۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا اسْرُؤَيْلُ عَنْ أَبِي  
إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبُرَيْدُ بْنُ  
عَازِبٍ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ خَلْفَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ جَمَدٍ  
لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَصْنَعَ النَّبِيُّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ ۝

باب ۵۲۵ السُّجُودُ عَلَى الْأَنْفِ ۝

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ شَاوَهُيبُ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ  
أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ  
وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا تَكُنَّ مِنَ الثِّيَابِ  
وَالشَّعْرِ ۝

باب ۵۲۶ السُّجُودُ عَلَى الْأَنْفِ فِي الظَّنِّ

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى شَنَا هَمَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ قَالَ أَنْطَلَقْتُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ بِالْخَنْدَقِ فَقُلْتُ  
الْأَخَذُ جُرْبَنَا إِلَى الثَّغْلِ نَتَحَدَّثُ فَخَرَجَ قَالَ قُلْتُ  
حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
لَيْلَةِ الْقَدَرِ قَالَ أَعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ وَأَعْتَكَفْنَا مَعَهُ  
فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ الدِّنِّي تَطْلُبُ أَمَّا مَكَ فَطَلَعَتْكَ  
الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَأَعْتَكَفْنَا مَعَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ  
إِنَّ الدِّنِّي تَطْلُبُ أَمَّا مَكَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ



وَسَلَّمَ خَطِيبًا صَبِيحَةَ عَشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ  
 مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَلَيْسَ بِهِ حَرَامٌ رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَرَأَيْتُ نُسَيْبَهَا وَ  
 رَأَيْتُهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فِي وَتَرٍ رَأَيْتُ كَأَنِّي  
 أَسْجُدُ فِي طِينٍ وَمَاءٍ وَكَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ جَرِيدًا  
 النَّخْلِ وَمَا نَدَى فِي السَّمَاءِ شَيْئًا فَجَاءَتْ قَزَعَةٌ  
 فَأَمُودًا فَصَلَّى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حَتَّى رَأَيْتُ أَقْرَابَ الطَّيْنِ وَالْمَاءِ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْتَبَبَتْ تَصَدِيقَ رُؤْيَاهُ ۝

تعالیٰ علیہ وسلم خلیہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ جس نے اللہ کے  
 نبی کے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ پھر کرے کیونکہ میں نے شب قدر کو  
 دیکھا لیکن مجھے مجھلا دی گئی اور وہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے  
 اور میں نے دیکھا کہ گویا کھڑا اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں اور سجدہ کی چھت  
 کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ہم نے آسمان میں کوئی چیز نہیں دیکھی کہ بادل کا  
 ٹکڑا آیا اور ہم پر بارش برس گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ میں نے کچھ دیر بعد پانی کا نشان رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جبین اقدس پر دیکھا۔ یہ نشانی آپ کے خواب  
 کی تصدیق تھی۔



## پارہ — ۴

### بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پٹروں میں گرہ لگانا اور باندھنا۔ جو ستر کھلنے کے خوف سے پٹرے کو لپیٹ لے۔

ابو ہازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو جھوٹی ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں میں باندھ رکھتے پس عورتوں سے کہا جاتا کہ تم اپنے سروں کو نہ اٹھانا یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔ بالوں کو درست نہ کرنا

ابو النعمان، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم فرمایا گیا تھا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور اپنے بالوں اور پٹروں کو میٹھا نہ جائے۔

نمازیں اپنے پٹرے کو نہ سمیٹے

موسیٰ بن اسماعیل، ابو ہازم، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں نیز بالوں اور پٹروں کو نہ سمیٹوں۔

سجدوں میں تسبیح اور دعا کرنا

مسدد، یحییٰ، سفیان، منصور، مسلم، مروقی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں اکثر یہ دعا کیا کرتے: اے اللہ! ہمارے رب! اور ساتھ اپنی تعریف کے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے

باب ۵۲ عَقْدُ الثِّيَابِ وَشَدُّهَا وَمَنْ صَنَعَ الْيَدِ ثَوْبَهُ إِذَا خَافَ أَنْ تَتَكَشَّفَ عَوْرَتُهُ ۝

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ تَنَا سَفِيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُونَ أَزْوَاجَهُمْ مِنَ الْبُخْتِ عَلَى رِقَابِهِمْ فَيَقِيلُ لِلنِّسَاءِ لَا تَرَفَعْنَ رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرَّجَالُ جُلُوسًا ۝

باب ۵۲ لَا يَكْفُ شَعْرًا ۝

۴۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ تَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا يَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا ۝

باب ۵۲ لَا يَكْفُ ثَوْبًا فِي الصَّلَاةِ ۝

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ تَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا أَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا ۝

باب ۵۳ التَّسْبِيحُ وَالِدُّعَاءُ فِي السُّجُودِ

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ تَنَا يَحْيَى عَنْ سَفِيَانٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَرْوَقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ



اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَا أَوَّلَ الْقُرَّانِ ۝

**باب ۵۳۱ التَّكْنِثُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ۝**

۴۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النَّخَعَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ  
أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ مَالِكَ ابْنَ الْحَوَارِثِ قَالَ  
لَا صُحَابَةَ إِلَّا أَنْتُمْ صَلَّوْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ رَدَّكَ فِي غَيْرِ حِينَ صَلَّوْهُ فَقُلْتُ ثُمَّ رَدَّكَ  
فَكَبَّرْتُ ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسَهُ فَقَامَ هُنَيْئَةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَدَّكَ  
رَأْسَهُ هُنَيْئَةً ثُمَّ مَضَى ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسَهُ هُنَيْئَةً فَصَلَّى صَلَّوْهُ  
عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ شَيْخُنَا هَذَا قَالَ أَيُّوبُ كَانَ يَقْعُدُ  
شَيْئًا ثُمَّ أَرَاهُمْ يَقْعُدُونَ كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ  
الرَّابِعَةِ فَاتَّبَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَمْنَا  
عِنْدَهُ فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُ عَلَى أَهْلِي لَكُمُ صَلَّوْهُ صَلَّوْهُ كَذَا  
فِي حِينَ كَذَا صَلَّوْهُ صَلَّوْهُ كَذَا فِي حِينَ كَذَا فَإِذَا  
خَصَمْتُ الصَّلَاةَ فَلْيُؤَدِّ زَيْنَ أَحَدِكُمْ وَلْيُؤَدِّكُمْ لَكُمْ

۴۷۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
مُسْعَرُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ  
الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ سُجُودُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَرُكُوعُهُ وَدُعَاؤُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّكَاةِ  
۴۸۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنْ لَا  
الْوَأْنَ أَصَلَّيْتُ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُصَلِّي بِنَا قَالَ ثَابِتٌ كَانَ أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ يُصَنِّعُ شَيْئًا  
ثُمَّ أَرَكُمُ تَصْنَعُونَهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ  
قَامَ حَتَّى يَقُولَ الْقَوْلَ قَدَامِي بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُولَ لَقَدْ عَلِمْتُ

**باب ۵۳۲ لَا يَقْتَرِشُ ذِرَاعِيَّ فِي السُّجُودِ**

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَوَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُقْتَرِشٍ فَلَا قَابِضَ مَا  
۴۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

آپ قرآن مجید کی تیسل کرتے۔

دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرنا

الوقایہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز بتاؤں؟ اور یہ نماز کے معینہ اوقات کے علاوہ کی بات ہے۔ پس وہ کھڑے ہوئے۔ پھر رکوع کیا تو تکبیر کہی۔ پھر اٹھایا تو تھوڑی دیر کھڑے رہے۔ پھر سجدہ کیا، پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر تھوڑی دیر سر اٹھائے رکھا۔ انھوں نے ہمارے ان بزرگ حضرت عمرو بن لکھ کی طرح نماز پڑھی۔ ایوب کا بیان ہے وہ ایک کام ایسا کرتے جو میں نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ دوسری اور جو تمہیں رکعت میں بیٹھا کرتے، فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ کے پاس ٹھہرے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم اپنے گھروں کے پاس واپس جاؤ تو فلاں نماز فلاں وقت میں اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھنا جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے جو پڑھا ہو وہ تمہاری نماز کے محمد بن عبد الرحیم، ابو احمد محمد بن عبد اللہ زبیری، مسد، بکرم، عبد الرحمن بن ابی الویل سے روایت ہے کہ حضرت برادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سجدے اور رکوع اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا، تقریباً سب برابر ہوتے۔

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اس میں کوتاہی نہیں کروں گا کہ تمہیں اسی طرح نماز پڑھاؤں جیسے میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے۔ ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک ایک ایسا کام کرتے جو میں نے تمہیں کستہ ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ لگاتار بڑا کہ بھول گئے اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی بھولنے کا لگن ہوتا۔ سجدہ میں کلائیوں کو نہ پچھائے۔ ابو حمید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو ہاتھوں کو نہ پچھاتے اور نہ انھیں سیٹھتے۔

محمد بن بشار، محمد بن جعفر، شعبہ، قتادہ، حضرت انس بن مالک



رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
سجدوں میں اعتدال رکھو اور کوئی تم میں سے اپنی کھانپوں کو گھسنے کا  
طرح نہ بچھائے۔

جو نماز کے اندر طاق رکعت میں سجدہ صابغہ پھر  
کھڑا ہو۔

محمد بن صباح، بشیم، خالد الحداد، ابو قتلابہ، حضرت مالک بن حویرث  
یثیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو جب نماز کا طاق رکعت میں  
ہوتے تو کھڑے نہ ہوتے یہاں تک کہ سید سے بیٹھ جاتے۔

جب رکعت پڑھ کر کھڑا ہو تو زمین سے کس  
طرح ٹیک لگائے۔

ابو قتلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارا اس مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی  
فرمایا کہ میں تمہیں نماز پڑھانا نہیں آؤں اور اس سے میرا ارادہ صرف یہ ہے کہ  
میں تمہیں دکھاؤں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس طرح نماز  
پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ایوب کا بیان ہے کہ میں نے ابو قتلابہ سے کہا: اُن  
کی نماز کسی تھی؟ فرمایا کہ ہمارے ان بزرگ یعنی حضرت عمرو بن سلمہ جسی ایوب  
کا بیان ہے کہ وہ بزرگ پوری تکبیر کہتے اور جب دوسرے سجدے سے  
سراٹھاتے تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹھہر کر پھر کھڑے ہوتے!

دونوں سجدوں سے اُٹھتے تو تکبیر کہے  
اور حضرت ابن زبیر اُٹھتے وقت تکبیر کہا  
کرتے تھے۔

سعید بن عمارت سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے نماز پڑھائی۔ پس جب انھوں نے سجدوں سے سراٹھایا تو آواز سے  
تکبیر کہی اور جب سجدہ کیا اور جب اُٹھے اور جب دو رکعتوں کے  
بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو اسی طرح دیکھا۔

جَعْفَرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِنْدَنَا  
فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْكِسَاطُ الْكَتِفِ  
**بَابُ ۵۳۵ مَنِ اسْتَوَى قَاعِدًا فِي وَثَرٍ  
مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ نَهَضَ ۝**

۴۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ أَخْبَرَنَا هُثَيْمٌ  
أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ  
ابْنُ الْحَوَرِثِ اللَّيْثِيُّ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَوَادًا كَانَ فِي وَثَرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ  
حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا ۝

**بَابُ ۵۳۶ كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الْأَرْضِ إِذَا  
قَامَ مِنَ الرُّكْعَةِ ۝**

۴۸۳ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَوَرِثِ  
فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا  
أُرِيدُ الصَّلَاةَ لِكَيْ أُرِيدَ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَيُّوبُ فَقُلْتُ لَكِي  
قِلَابَةَ وَكَيْفَ كَانَتْ صَلَاتُهُ قَالَ مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا  
هَذَا يَعْنِي عَمْرَو بْنَ سَلَمَةَ قَالَ أَيُّوبُ وَكَانَ ذَلِكَ الشَّيْخُ  
يُنَمُّ التَّكْبِيرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السُّجُودِ الشَّانِيَةَ  
جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ ۝

**بَابُ ۵۳۷ يَكْبِرُ وَهُوَ نَهَضٌ مِنَ  
السُّجُودِ ثَلَاثِينَ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَكْبِرُ فِي  
نَهَضَاتِهِ ۝**

۴۸۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُكَيْهٌ  
ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْنَا ابْنُ  
زَيْدٍ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ  
وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ وَحِينَ قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ  
وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَدْرِ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعُمَرُ ابْنُ الْخَضِرِيِّ صَلَوةً خَلَفَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ دَلْدًا رَفَعَ كَبَّرَ دَلْدًا انْقَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ عُمَرُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ صَلَّيْتُ بِهَا هَذِهِ الصَّلَوةَ مُحْتَدٍ أَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هَذِهِ الصَّلَوةَ مُحْتَدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۵۳۶ سُنَّةُ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ وَكَانَتْ أَمْرُ الدَّارِدِ أَوْ يَحْيَى فِي صَلَوتِهِا جَلَسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ قَفِيهَةً.

۷۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ كَانَ يَرَى عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَوةِ إِذَا جَلَسَ فَقَعَلْتُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّتْرِ فَتَمَّارِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَوةِ أَنْ تَنْصُوبَ بِجِلْدِكَ الْيَمْنَى وَتَتَنَّى الْيُسْرَى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنِّي رَجُلَا لَا تَحْتَمِلَانِي.

۷۸۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ حَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَزَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا صَلَوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حَبِيبٍ وَالشَّامِدِيُّ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَايِهِ حَذًّا وَمَنْكَبِيهِ وَإِذَا رَكَعَ أَكْبَنَ يَدَايِهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَوَّوْهُ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ قِيَاسٍ مَكَانَهُ إِذَا سَجَدَ

حضرت مطرف سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انھوں نے جب سجدہ کیا تو تکبیر کی اور جب سر اٹھایا تو تکبیر کی اور جب دو رکعتوں سے اٹھے تو تکبیر کی جب سلام پھیر دیا تو حضرت عمران نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ انھوں نے ہمیں یہ نماز محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز جیسی پڑھائی ہے یا انھوں نے ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز یاد کروادی ہے۔

تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ اور حضرت امّ درداء اپنی نماز میں مردوں کی طرح بیٹھتی تھیں اور وہ فقہ جانتے والی تھیں۔

عبد اللہ بن مسلم، امام مالک، عبد الرحمن بن قاسم، عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نماز میں چار زانو بیٹھتے ہوئے دیکھا تو میں نے بھی ایسا ہی کیا اور ان دونوں میں کمر تھا تو حضرت عبد اللہ بن عمر نے مجھے منع کیا اور فرمایا نماز کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں سر کو کھڑا رکھو اور بائیں سر کو بچھاو میں عرض گزار ہوا کہ آپ تو اس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا کہ میرے سر پر میرا بوجھ نہیں اٹھاتے۔

یحییٰ بن بکیر، لیث، خالد، سعید، محمد بن عمرو بن حلالہ، محمد بن عمرو بن عطاء، لیث بن زید بن ابی حنیفہ اور زید بن محمد، محمد بن عمرو بن حلالہ، محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چند اصحاب کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر ہوا۔ حضرت ابو حمید سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز مجھے آپ سب سے زیادہ یاد ہے میں نے آپ کو دیکھا کہ جب تکبیر تحریرہ کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک کرتے اور جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں پر جاتے پھر ہاتھ کو جھکا دیتے۔ جب سر اٹھاتے تو سیدھے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر جوڑائی بلکہ ہر آہٹا اور جب سجدہ کرتے تو بازوؤں کو نہ بچھاتے اور نہ سمیٹتے اور سرور کی انگلیوں کے پورے قبضہ روکے رکھتے جب



دوسری رکعت پر بیٹھے تو بائیں پریر پر بیٹھے اور دائیں پریر کو کھڑا رکھتے۔ جب آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پریر کو آگے کر دیا اور دوسرے پریر کو کھڑا کر دیا اور اپنی نشست گاہ پر بیٹھ گئے۔ اور سنابلت نے یزید بن ابی صیب سے اور یزید نے محمد بن عطاء سے ابن عطاء سے اور ابی صیب نے بیت کے حوالے سے کہا کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر۔ ابن مبارک، یحییٰ بن ایوب یزید بن ابی صیب سے محمد بن عمرو بن عطاء نے کل فقارہ بیان کیا۔

جس کے نزدیک پہلا تشہد واجب نہیں ہے۔  
کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور واپس نہ لوٹے۔

ابو الیمان، شعب، الزہری، عبد الرحمن بن ہریرہ مولیٰ نبی عبد المطلب مرہ مولیٰ ربیعہ بن عارض سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو قبیلہ از دشمنوہ کے فرد، بنی عبد مناف کے حلیف اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ناز ظہر پر رکھا تو پہلی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں تو آپ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب ناز پوری ہو گئی اور لوگ سلام کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے بیٹھے ہوئے تکبیر کی اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیرا۔

### پہلے قعدہ میں تشہد

قتیبہ، ابی جعفر بن ربیعہ، اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مالک بن جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ناز ظہر پر رکھا تو بیٹھنے کے وقت آپ کھڑے ہو گئے۔ جب ناز کے آخر میں پہنچے تو بیٹھے ہوئے آپ نے دو سجدے کیے۔

وَصَعَّ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَائِضٍ مِمَّا دَاوَسْتَقْبَلَ بِأُظْهُرِ أَصَابِعِ رَجُلَيْهِ الْقِبْلَةَ قَاذِ الْجَلَسِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رَجُلَيْهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى قَاذِ الْجَلَسِ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رَجُلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْآخِرَى وَكَعَدَ عَلَى مَقْعَدَيْهِ وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ وَبِزِيدٍ مِنْ مُحَمَّدٍ بْنِ حَلْحَلَةَ وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنْ ابْنِ عَطَاءٍ وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَةٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهُ كُلُّ فَقَارٍ ۞

بَاب ۵۳۶ مَنْ لَمْ يَرِ الشَّهَادَةَ الْأُولَى وَاجِبًا لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ ۞

۴۸۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرَيْرَةَ مَوْلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَالَ مَرَّةً مَوْلَى رَسِيعةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَحِيفَةَ قَالَ وَهُوَ مِنْ أَرْوَسَ شَوْوَةَ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِ مَنَاوٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمَا الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْعَلِ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ دَانَتْظَرُ النَّاسُ تَسْلِيمَةً كَبَرُوا وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ ۞

### بَاب ۵۳۷ الشَّهَادَةُ فِي الْأُولَى ۞

۴۸۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَسِيعةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ جَحِيفَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا كَانَ فِي الْآخِرِ صَلَوةٍ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۞



## آخری رکعت میں تشہد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے:۔  
 حضرت جبریل اور حضرت میکائیل پر سلام، فلاں فلاں پر سلام جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی تو فرمایا:۔ اللہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ جب تمہیں سے کوئی نماز پڑھے تو کہے: اللہ تعالیٰ زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں سلام ہو آپ پر اپنے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ جب تم اس طرح کہو گے تو یہ سلام اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔ اور کہو: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں:۔

## سلام نئے پہلے دعا کرتا

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں یوں دعا کیا کرتے:۔ اے اللہ! میں غلاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں اور زندگیاں اور موت کے فتنے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ لیتا ہوں:۔ کوئی عرض گزار ہوا کہ آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں؟ فرمایا کہ آدمی جب مقروض ہو تو بات کرتے ہوئے جھوٹ لوتا ہے۔ وعدہ کرے تو وفات و رزق کرتا ہے۔۔۔ زہری عروہ بن زبیر حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے۔

قتیبہ بن سعید، لیث، یزید بن ابی صیب، ابو النضر، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے۔ مجھے ایسی دعا سکھا دیجیے جس کے ذریعے اپنی نماز میں دعا کیا کروں۔

## باب ۵۳۸ الشَّهَادَةُ فِي الْآخِرَةِ ۝

۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْثَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلَّيْنَا أَحَدَكُمْ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَاذْكُرْكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ عَبْدٍ اللَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَنْ أَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۝

## باب ۵۳۹ الدُّعَاءُ قَبْلَ السَّلَامِ ۝

۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَعْصِمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَلْزَمَ اسْتَعِيدُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنْ الرَّجُلُ إِذَا عَمِرَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَإِذَا أَعَدَّ أَخْلَفَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيدُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ ۝

۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْوَلِيدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ دُعَاءُ أَدْعُو

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا  
إِذَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا  
السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى قُلَانِ قُلَانِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ  
عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا السَّلَامُ  
لِلَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ  
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ  
الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ  
فِي السَّمَاءِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَنْ أَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ  
لِيَتَخَيَّرَ مِنَ الدُّعَاءِ أَحَبُّهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوهُ

فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور  
گناہوں کو معاف نہیں کرتا مگر تُو ہی پس اپنے کرم سے مجھے معاف کر دے  
اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تُو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔  
تشہد کے بعد چاہے جس دعا کو اختیار کرے کوئی ایک  
واجب نہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب  
ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں ہوتے تو کہا کرتے۔  
اللہ تعالیٰ پر سلام اور اُس کے بندوں سے فلاں فلاں پر نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں نہ کہا کرو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام کیونکہ اللہ تعالیٰ  
تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہا کرو۔ تمہاری عبادتیں اللہ کے لیے ہیں  
نیز سب بدی اور مایہی سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت  
اور اُس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ جب  
یوں کہو گے تو اللہ کے ہر بندے کو سلام پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان میں  
ہو یا آسمان زمین کے درمیان اور کہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں  
کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اُس کے بندے  
اور رسول ہیں۔ پھر جو دعا پسند ہو اُسے اختیار کرے اور  
اُس کے ذریعے دعا کرے۔

ف: اس حدیث کے اندر وہ تشہد پڑھنا وارد ہوا ہے جو نماز کے اندر قعدے میں پڑھا جائے گا اُمت محمدیہ کی اکثریت  
کاسی معمول ہے۔ اس میں نماز نماز کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یوں بارگاہ رسالت میں سلام  
عرض کرتا ہے السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ یہ سلام مخاطب کے ساتھ ہے اور مخاطب اُسی سے کیا جاسکتا  
ہے جو زندہ اور موجود ہو۔ اس حدیث کی شرح میں اشعۃ اللمعات، جلد اول کے اندر خاتم المتحققین سیدنا شاہ عبدالحق محدث  
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۸۷ھ) نے فرمایا ہے: بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ خطاب اس وجہ سے ہے کہ حقیقت محمدیہ موجود  
کے ذرئوں اور کائنات کے افراد کے اندر سرایت کیے ہوئے ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازیں کی فات کے اندر  
بھی موجود و حاضر ہیں۔ لہذا نمازی کو چاہیے کہ اس بات سے خبردار رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہوتا کہ قرب کے اسرار اور  
معرفت کے انوار سے منور اور سفید ہو سکے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ انتہیات کو معراج والے واقعے کی نقل کے  
طور پر نہ پڑھے بلکہ انہی طرف سے مخاطب کے ساتھ بارگاہ رسالت میں سلام عرض کرے۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ

جو اپنی پیشانی اور ناک کو نماز پوری ہونے سے  
پہلے نہ پونچھے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ میں نے حُمدی  
کو دیکھا کہ اس حدیث سے دلیل دیتے کہ نماز میں پیشانی کو نہ

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَأَيْتُ الْحَمَّادِيَّ  
يَحْتَجُّ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْ لَا يَمْسَحَ الْجَبْهَةَ

## فی الصلوٰۃ:

۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
هشام عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ  
وَالْحَدَّثَ بِي فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالْطِينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي  
جَبْهَتِهِ:

## بَابُ التَّسْلِيمِ:

۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبِرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ هِشَامِ  
بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ مَحِيئِينَ يَقْفِي تَسْلِيمَهُ  
وَمَكَثَ لَيْسًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَارَى  
وَاللَّهُ أَعْلَمُ مَنْ مَكَثَ لَيْسًا نَعْدُ النِّسَاءَ قَبْلَ أَنْ يَذْهَبَ  
مَنْ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ:

بَابُ يُسَلِّمُ حِينَ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ وَ  
كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَحِبُّ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَنْ  
يُسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهُ:

۹۶۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودٍ هُوَ ابْنُ الرَّبِيعِ  
عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَلَّمَ:

بَابُ مَنْ كَتَمَ يَرُدُّ السَّلَامَ عَلَى  
الْإِمَامِ وَكَتَفَى بِتَسْلِيمِ الصَّلَاةِ:

۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ ابْنُ  
الرَّبِيعِ وَرَعَمَ أَنْ عَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ يَمِينِهِ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ قَالَ يَمَعُثُ  
عِثْبَانُ ابْنُ مَالِكٍ يَا لَأَنْصَارِي ثُمَّ لَحَدَّ بَيْنِي سَالِحٌ قَالَ  
كُنْتُ أَصْلَى لِقَوْمِي بَيْنِي سَالِحٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## پر پچھے۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابو سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت  
ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اپنا پچھا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں  
تک کہ مٹی کا نشان میں نے آپ کی جبین اقدس پر دیکھا

## سلام پھیرنا

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، زہری، ہشام بن عمارت سے  
روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں جب  
کہ آپ سلام پورا کر لیتے اور کھڑے ہوتے سے پہلے آپ تھوڑی دیر  
ٹھہرے رہتے۔ ابی شہاب کا بیان ہے کہ میرا خیال یہی ہے آگے  
اللہ بہتر جانے کہ آپ کا ٹھہرنا اسی لیے ہوگا کہ عورتیں کھڑا ہو جائیں، اس سے  
پہلے کہ جو لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں وہ انہیں پاسکیں۔

سلام اُس وقت پھیرے جب امام سلام پھیرے اور  
حضرت ابن عمر اسے مستحب سمجھتے کہ جب امام سلام پھیرے تو  
مقتدی بھی سلام پھیر دیں۔

حسان بن موسیٰ، عبد اللہ، معمر، زہری، محمود بن ربیع سے روایت  
ہے کہ حضرت عتبہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سلام پھیرا جب  
کہ آپ نے سلام پھیرا۔

جو امام کے سلام کا جواب نہ دے اور نماز میں سلام  
کرنے کو کافی سمجھے۔

محمود بن ربیع جنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے اُن کے منہ میں لکھی فرمائی، اُس کو نہیں کے پانی سے جو اُن کے گھبریں تھا  
سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عتبہ بن مالک انصاری رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ پھر نبی سالم کے ایک فرد سے سنا فرمایا کہ میں اپنی قوم بنی سالم  
کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر  
ہو کر عرض گزار ہوا: میری نظر گزر رہی ہے جب کہ میرے اُن عمری قوم



کا مسجد کے درمیان کئی نامے مائل ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اسے سجدہ گاہ بناؤں فرمایا کہ اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ ایسا کروں گا۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے اجازت دے دی آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا اتم کس جگہ چاہتے ہو کہ تمہارے گھر میں نماز پڑھوں؟ میں نے ایک جگہ طرف اشارہ کر دیا جو پسند تھی کہ اس میں نماز پڑھی جائے۔ آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے ہم نے صف بنالی۔ پھر سلام پھیرا اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَفَكَرْتُ بِصَرْحِي وَإِنَّ السُّيُوتَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدٍ قَوْمِي فَلَوْ دُرْتُ أَتَكَ جِئْتُ فَصَلَّيْتُ فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخَذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَ أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللہُ فَقَعَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَأَذْنَتْ لَكَ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ إِنْ يَحْبِبُ أَنْ أَصِلَ مِنْ بَيْتِكَ فَاسْأَلِ الْيَمِينَ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي لَحَبَّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ وَصَفَّقْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ

ف: حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس واقعہ اور سنن اسلامی نظریہ پر پیچھے حدیث ۴۱۰ کے تحت ایمان نغزوز غار بیت سوز ماسیہ لکھا جا چکا۔ قارئین کرام اسے پھر ملاحظہ فرمائیں۔ و باللہ التوفیق۔

نماز کے بعد ذکر کرنا۔

### باب ۵۲۵ الذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي مَعْبُدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفَعَهُ الصَّوْتُ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكَّةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ

اسحاق بن نصر، عبد الرزاق، ابن جریج، عمرو، ابو عبد مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انھیں بتایا کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جب کہ لوگ فرض نماز سے فارغ ہو جاتے یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رائج تھا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں لوگوں کے فارغ ہونے (نماز سے) کو اسی سے جان لیتا جب کہ اس (بلند آواز سے ذکر کرنے) کو سنتا۔

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَعْرِضُ انْقِصَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْكَتْمِ قَالَ عَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَقَالَ كَانَ أَبُو مَعْبُدٍ أَصْدَقَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَلِيُّ وَاسْمُهُ تَائِدٌ

علی، سفیان، عمرو، ابو عبد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز کے ختم ہو جانے کو کتم (کم آواز) سے جان لیا کرتا۔ علی، سفیان، عمرو نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کے موالی میں ابو عبد سب سے سچے تھے علی نے کہا کہ ان کا نام تائید ہے۔

ف: ان دونوں مدثریوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنے کا معمول تھا۔ بعض لوگوں کا اسے ناجائز اور بدعت بتانا نیز رکعت کی کوشش کرنا بھی بات نہیں۔ ایسے لوگوں کو قرانی و مدنی و ظلم معین منعم مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ و سبغ فی غرابہا اولیٰک ما کان لہم ان یذکر لہا الا خائفین لہم فی الذلٰیا خزئی ولہم فی الآخرۃ عذاب عظیم۔ سے ڈرنا چاہیے کیونکہ پھر درکار عالم نے سورۃ البقرہ کی اس آیت فہرہ میں ان لوگوں کو جہنم میں ذکر الہی سے رکھتے ہیں۔

بَابُ ٥٣٦ يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامُ النَّاسَ إِذَا

درآمد کا تبغیر وہی شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط میں حضرت معاویہ کے لیے مجھ سے کھسکا یا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے ہیں: "ہمیں بے کوئی مہربان اور اللہ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جو تُو نے اُسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تُو نے روکے اُسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے پر دولت نفع نہیں دے گا۔" شعبہ نے عبدالملک سے اسی طرح روایت کی۔ حسن بصری کا قول ہے کہ ائمہ سے مراد مالک والی ہے۔ روایت کیا اسے مکہ قائم بن مخیمرو نے درآد سے۔

سلام پھیر کر امام لوگوں کی طرف



منکر لے۔

موسٰی بن اسماعیل، جریر بن حازم، ابو جہل سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو چہرہ انوکھو ہماری طرف کر لیا کرتے تھے۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقیل، مسعود سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خالد، حمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں مدینہ کے مقام پر صبح کی نماز پڑھائی جس کی رات کو بارش ہوئی تھی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب غزوہ بدر سے پہلے نماز پڑھتا تھا؟ لوگ عرض کرتے: ہاں۔ کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ میں نے فرمایا: اگر میرے بندوں نے صبح کو تو کچھ مومن رہے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ستاروں کا منکر اور جس نے کہا کہ ہم پر فطال ستارے نے بارش برسائی اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر یقین رکھا۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز میں آدھی رات تک تاخیر کر دی۔ پھر ہمارے پاس تشریف لائے۔ جب نماز پڑھ چکے تو ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور تم تم اسی وقت سے نماز میں ہو جب سے نماز کا انتظار کرتے رہے ہو۔

سلام کے بعد امام کا اپنے مضائقے پر ٹھہرنا اور ہم سے فرمایا: آدم، شعیب، الوب، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کی جگہ باقی نماز پڑھتے تھے جہاں فرض پڑھے ہوئے اور ایسا ہی قاسم نے کیا اور حضرت ابو ہریرہؓ سے جو مرفوعاً منقول ہے کہ امام اس جگہ پر نوافل نہ پڑھے یہ صحیح نہیں ہے۔

ہند بنت عارث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

سَلَّمَ

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ تَنَا جَرِيرٌ ابْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَحَاةٍ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوُجْهِهِ

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحَدِيثِ يَتِيَّةً عَلَى إِثْرِ سَمَاءَ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ فِي كَافِرٍ قَامًا مَنْ قَالَ مُطَرْنَا يَفْضُلُ اللَّهُ وَرَحْمَتِهِ فَذَاكَ مُؤْمِنٌ فِي ذَكَافِرٍ لَكَوَكَابٍ وَآمَنَ مَنْ قَالَ مُطَرْنَا يَنْوَرُ كَذَا وَكَذَا فَذَاكَ كَافِرٌ فِي ذَكَافِرٍ لَكَوَكَابٍ

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوُجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَرَقَدُوا وَرَأَيْتُكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتُمْ تَنْتَظِرُونَ الصَّلَاةَ

بَابُ ۳۵ مَكْتُبُ الْإِمَامِ فِي مَصَلَاةٍ بَعْدَ السَّلَامِ وَقَالَ لَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي مَكَانِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْفَرِيضَةُ وَفَعَلَ الْقَاسِمُ وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعًا لَا يَتَطَوَّعُ الْإِمَامُ فِي مَكَانِهِ وَلَمْ يَصَحَّ

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ



کے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیرا کرتے تو تھوڑی دیر اپنی جگہ پر ٹھہرتے رہتے۔ ابن شہاب نے کہا کہ میرے نزدیک تو یہی وجہ ہے آگے اللہ ہنرمندانے کہ فارغ ہونے والے عرووں سے عورتیں جدا ہو جائیں۔ — ایبویوس، نافع بن یزید، جعفر بن زید سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے ان کے لیے لکھا کہ حدیث بیان کجھے حضرت ہند بنت عمارؓ قریشیہ نے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت اُم سلمہؓ کی بہیلیوں میں سے تھیں۔ انھوں نے فرمایا کہ جب آپ سلام پھیرتے تو عورتیں لوٹ آئیں اور اپنے گھروں میں داخل ہو جائیں، اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوٹتے۔ — ابی وہب، یونس، ابی شہاب سے روایت ہے کہ مجھے ہند قراشیہ نے خبر دی۔ — عثمان بن عمر، یونس، زہری سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قراشیہ نے۔ — زیدنا نے کہا کہ مجھے زہری نے بتایا کہ ہند بنت عمارؓ قریشیہ نے انھیں خبر دی اور وہ معبد بن مقداد کے نکاح میں تھیں جو نبی زہرہ کے طیف تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے پاس جایا کرتی تھیں۔ — شعب، زہری سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے ہند قراشیہ نے۔ — ابن ابوشقیق، زہری نے ہند قراشیہ سے روایت کی۔ — یس، یحییٰ بن سعید، ابن شہاب قریشی کی ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی۔

جو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر حاجت یاد آنے پر لوگوں کے درمیان سے جائے۔

ابن ابواللیثہ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز عصر پڑھی۔ آپ نے سلام پھیرا تو بلدی سے کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنوں کو مڑو کرتے ہوئے ایسی کسی زوجہ مطہرہ کے حجرے کی طرف گئے۔ لوگ آپ کی عجلت سے حیران ہوئے۔ آپ ان کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ آپ کی عجلت پر حیران ہیں۔ فرمایا کہ مجھے سونے کی ایک چیز یاد آگئی جو ہمارے پاس تھی۔ میں نے اپنے پاس رکھنا پسند کیا

٨٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى  
ابْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي  
مُثَلِّبٍ عَنْ عَقْبَةَ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْعَهْرَ فَلَمْ يَقَامْ مُرَوَّعًا لَكُنْطَى  
رِقَابِ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَرَّعَ النَّاسُ مِنْ  
سُرْعَتِهِ فَخَدَّحَ الرَّجُلُ قَدَايَ الْهَمِّ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ  
قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ نَبِيِّ عِنْدَنَا فَكُرِهَتْ أَنْ يُخْبِرَنِي

فَأَمَرْتُ بِقَسْمَتِهِ

**بَابُ ۵۴۹** إِلَّا لِقِتَالٍ وَإِلَّا نَصْرًا يَنْعَمُ  
الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ وَكَانَ أَسْرُ بْنُ مَالِكٍ يُقَاتِلُ  
عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَيُعِيبُ عَلَى مَنْ  
يَتَوَخَّى أَوْ مَنْ تَعَمَّدَ إِلَّا لِقِتَالٍ عَنْ يَمِينِهِ

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلْمَانَ  
عَنْ عَمَّارَةَ بِنْتِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَواتِهِ يَرَى  
أَنْ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ

**بَابُ ۵۵۰** مَا جَاءَ فِي التَّوْمِ الَّتِي وَ  
الْبَصَلِ وَالْكُرَاتِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ التَّوْمَ أَوِ الْبَصَلَ مِنَ الْجُوعِ  
أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو  
عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ  
سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ التَّوْمَ فَلَا يَغْتَنَّا  
فِي مَسْجِدِنَا قُلْتُ مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مَا أَرَاهُ يُعْنِي إِلَّا نَبْتُهُ  
وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُزَيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ إِلَّا نَبْتُهُ

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ  
اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي تَائِفٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرِ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ  
الشَّجَرَةِ يَعْنِي التَّوْمَ فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا

۸۱۰۔ حَدَّثَنَا اسْوَيْدُ بْنُ عَفِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو دَهَبٍ  
عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءُ أَنَّ جَابِرَ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَعَى عَمَّانَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ أَكَلَ تَوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا  
وَلْيَعْتَزِلْ فِي بَيْتِهِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى

اور اُسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

نماز کے بعد دائیں یا بائیں جانب منہ کرنا۔ حضرت انس  
بن مالک دائیں اور بائیں جانب منہ پھیر لیا کرتے اور جو قصد  
دائیں جانب پھرنے کی عادت بنائے اُسے نا پسند  
کرتے۔

احمد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے فرمایا، تم میں سے کوئی اپنی نماز میں سے شیطان کے لیے  
حصہ مقرر نہ کرے اور یہ سمجھنے لگے کہ اُس کے لیے دائیں جانب  
پھرتا ضروری ہے کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو متعدد بار بائیں طرف پھرتے دیکھا۔

لہٰذا، پیاز اور گندنا کے متعلق احکام۔ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے بھوک کے باعث  
یا بغیر بھوک لہسن یا پیاز کو کھایا، وہ ہماری مسجد کے  
نزدیک نہ آئے۔

عبداللہ بن محمد الوعالم، ابن جریر، عطاء، حضرت جابر بن  
عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا، جس نے اس درخت میں سے کھایا۔ اس سے مراد  
لہسن ہے۔ وہ ہم سے ہماری مسجد میں نہ ملے۔ میں (عطاء) عرض  
گزار کر کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ فرمایا کہ میرے خیال میں کچا لہسن مراد  
ہے۔ محمد بن زبید نے ابن جریر سے روایت کی کہ اس کی جو مراد ہے۔

مسدود، یحییٰ، عُبَید اللہ، تائیف، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دوران  
فرمایا کہ جو اس درخت یعنی لہسن سے کھائے وہ ہماری مسجد کے  
قریب نہ آئے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ  
رہے۔ ہمارا مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھ رہے۔  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں  
کچھ سبز ترکاریاں تھیں آپ کو اُس میں سے کچھ لے کر کھا لیا۔ اُس میں جو

سبز یا تھیں وہ آپ کو بتا دی گئیں تو فرمایا کہ تم کھا لو کیونکہ میں ان سے گروشی کرتا ہوں جن سے تم نہیں کرتے۔ — احمد بن حنبل نے ابن وہب سے روایت کی کہ اُبی بن کعب نے ابن وہب سے کہا کہ طشتری جس میں سبز یاں تھیں جبکہ لیث اور ابو صفوان نے یونس کے حوالے سے ہانڈی کے قے کا ذکر نہیں کیا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ زہری کا قول ہے یا حدیث میں ہے۔

ابو عمر عبد الوارث، عبد العزیز سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے بسن کے تسلی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس حوالے سے کہ اس نے کھائے وہ ہمارے نزدیک نہ آئے نہ ہمارے ساتھ ناز پڑھے۔

بچوں کا وضو کرنا اور ان پر غسل، طہارت، جماعت میں حاضر ہونا، عیدین اور جنازے کی نماز کب واجب ہوتی ہے اور ان کی صفیں۔

سیمان شیبانی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ مجھے اس شخص نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انگ تھلک قبر کے پاس سے گزرا۔ پس آپ نے ان کی امامت کی اور انھوں نے صفیں بنائیں۔ میں نے کہا: اے ابو عمر! آپ کو کس نے بتلایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

علی بن عبد اللہ سفیان، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی مالکہ حضرت میمونہ کے پاس ملازمت گزاری۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سو گئے۔ جب کچھ رات باقی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ایک کٹے ہوئے شیشے سے ہلکا سا وضو کیا عمرو سے بالکل ہلکا اور قلیل بتاتے۔ پھر ناز پڑھنے کھڑے ہوئے تو

يَقْدِرُ فِيهِ خَصْرَاتٌ مِّنْ بُقُولٍ فَوَجَدَهَا رِيحًا فَسَالَ فَأَخْبَرَهَا فِيهَا مِّنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَدْ بُوْهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَأَاهُ كَرِهَ أَكْلَهَا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي أَنَا حَيٌّ مِّنْ لَّا تَنَاجَى وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أُرِي سَبْدًا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَصْرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَيْتُ وَابْنُ صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقَدْرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ \*

۸۱۱ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَا سَمِعْتَ مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْمِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يُغْفِرُ بَيِّنًا وَلَا يَصِلُ إِلَيْهِ \*

بَابُ ۵۵ دُضُوءُ الصَّبِيِّانِ وَمَتَابِعُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُورُ وَحُضُورُهُمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيدَيْنِ وَالْجَنَائِزِ وَصُفُوفُهُمْ \*

۸۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ مَنْبُؤٍ فَأَتَاهُمُ وَصَفُوا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَتَابٍ \*

۸۱۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنِي صَفْوَانُ ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ \*

۸۱۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَتَابٍ قَالَ بَشَّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْكَلَةٌ فَتَأَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَيْنٍ مَعَلَيْنِ وَضُوءٌ خَفِيفًا يَخْفِضُهُ عَمْرٌو وَيَقْلِلُ جِدًّا \*



ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيُ فَكُنْتُ تَتَوَضَّأُ تَوَضُّعًا تَوَضُّعًا ثُمَّ  
جَلَسْتُ فَكُنْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَكَوَلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ  
ثُمَّ صَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَعَ قَاتَاةُ  
الْمَسَاوِي يُؤَدُّ بِالْمَلَكَةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى  
وَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَلَمَّا لَعِمَ إِرَانًا سَأَلَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَيْنُهُ وَلَا يَتَأَمَّرُ قَلْبُهُ قَالَ عَمْرُو  
سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عَمْرِوٍّ يَقُولُ إِنَّ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَرُؤْيَا  
لَهُمْ قَدَرًا فِي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَفَى أَذْبَحُكَ ۝

میں بھی کھڑا ہوا اور جیسے آپ نے کیا تھا اسی طرح وضو کیا۔ پھر اگر آپ کے  
بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے پھر اکر مجھے اپنے دائیں جانب کر لیا۔  
پھر نماز پڑھی یعنی اللہ نے چاہی۔ پھر لیٹے اور سو گئے یہاں تک کہ خزانے  
یہ۔ پس نماز کی اطلاع دینے مؤذن حاضر ہوا تو اس کے ساتھ نماز کے  
یہ کھڑے ہو گئے۔ نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ ہم نے عروس کہا کہ  
لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں سوئی تھیں اور دل  
نہیں سوتا تھا باعروس نے فرمایا کہ میں نے عبید بن جریج کو فرماتے ہوئے سنا  
کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ انہیں ذبح کرتا ہوں (۱۱۵)

ف: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سو جاتے تو اس سے آپ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا اور یہی حال سارے انبیائے کرام علیہم  
السلام کا تھا کہ نیند ان حضرات کے حق میں ناقص وضو نہ تھی کیونکہ انبیاء عالم خواب میں بھی بے خبر نہیں ہوتے تھے۔ ان کی آنکھیں سو  
جاتیں لیکن دل نہیں سوتے تھے اور وہ خواب میں بھی بیداری کی طرح خبردار رہتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ  
(المستوفی سلطنتہ) نے فرمایا کہ نبی اپنی امت کا نگران ہوتا ہے۔ لہذا انبیائے کرام کو خواب کی حالت میں بھی احوال امت سے  
بے خبر نہیں رکھا جاتا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۸۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ  
بْنِ عَبَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ  
حَدَّثَنَا مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَكُلَ مِنْهُ فَقَالَ قَوْمٌ فَلَا صَلَاحَ  
فَكُنْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لَيْسَ تَقْبَحُهُ  
بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبَيْتُ مَعِي  
وَالْعَجُوزُ مِنْ دَوْلَتِنَا فَصَلَّى بِنَا وَكَعْتَيْنِ ۝

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری داد یہاں  
حضرت ملیکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو  
آپ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر ارشاد  
ہوا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ میں اپنی ایک چٹائی کی طرف  
اٹھا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو گئی تھی تو میں نے اس پر پانی چھڑک دیا پس  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ایک قیمتی ہیرے ساتھ تھا اور  
بڑھی لڑائی ہمارے پیچھے نہیں آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھاں۔

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ  
ابْنِ شَرَبَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ أَنَّهُ قَالَ أَجَبْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ  
أَتَانِي دَاثَ يَوْمَيْنِ قَدْ نَاهَزَتْ الْإِحْتِلَامَ وَرَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ بِالنَّاسِ عِزِّي إِلَى عِزِّي  
جِدَارِ قَمَرَاتٍ بَيْنَ يَدَيَّ بَعْضُ الصَّفِّ فَخَرَلْتُ وَ  
أَرَسَلْتُ إِلَّا تَانِ تَوَرَّعْتُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يَنْكُرْ  
ذَلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ ۝

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا اور ان دنوں میں باغ ہونے کے  
قرب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت نئی میں دیوار کی آڑ کے  
بغیر نماز پڑھا رہے تھے۔ میں بعض صفوں کے سامنے سے گزرا، اُترا  
اور گدھی کو چرنے کے لیے جھوٹ دیا اور ایک صف میں  
شامل ہو گیا لیکن کسی ایک نے بھی اس پر اعتراض نہیں  
کیا۔

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

ابو الیمان، شعیب، زہری، عروہ بن زہیر سے روایت ہے کہ حضرت

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیر کر دی۔ عیاشی، عبد اللہ، امیر، معمر، زہری، ہزرقہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کر دی یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کا سر سے عورتیں اُدیچے سو گئے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور فرمایا: اہل زمین میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اس نماز کو پڑھتا ہو اور اہل مدینہ کے سوا کوئی ایک بھی اُن دنوں نماز نہیں پڑھتا تھا۔

عبد الرحمن بن ماس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جب اُن سے ایک آدمی نے کہا: کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عید گاہ میں گئے؟ فرمایا: ہاں اُور آپ سے میری اگر قرابت داری تو کوئی عمری کے باعث نہ جاسکتا، اُس جھنڈے تک جو کثیر بن ملت کے مکان کے پاس تھا۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتیں حاضر ہوئیں تو انہیں وعظ نصیحت فرمائی اور انہیں صاف کرنے کا حکم دیا۔ پس ہر عورت اپنا ہاتھ زیور کی طرف بڑھانے لگی اور حضرت بلال کے کپڑے میں ڈال دیتی۔ پھر آپ اور حضرت بلال گھر آ گئے۔

عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مسجدوں کی طرف جانا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں دیر کر دی، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کا سر سے عورتیں اُدیچے سو گئے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: اہل زمین میں سے تمہارے سوا کوئی ایک بھی اس کے انتظار میں نہیں ہے اور اُن دنوں کوئی نماز نہیں پڑھتا تھا مگر مدینہ منورہ والے اور وہ نماز عشاء کو شفق کے غائب ہونے سے ابتدائی تہائی رات تک پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ تمہاری عورتیں جب رات کے وقت تم سے

الزہری قال أخبرني عروة بن الزبير ان عائشة قالت اعظم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عياش حدثنا عبد الأعلى قال حدثنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت اعظم رسول الله صلى الله عليه وسلم في العشاء حتى ناداه عمر قد نام النساء والصبيان قالت فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إنه ليس أحد من أهل الحرم يصلي هذه الصلوة غيركم ولم يكن أحد يؤمّن يصلي غير أهل المدينة حدثنا عمر بن عيسى قال حدثنا يحيى قال حدثنا سفيان قال حدثني عبد الرحمن بن عيسى قال سمعت ابن عباس وقال له رجل شهدت الخروج مع النبي صلى الله عليه وسلم قال نعم وكنا مكاني من ما شهدته يعني من صغره إلى العلم الذي عند دار كثر بن الصلت ثم خطب ثم أتى النساء فوعظهن وذكرهن وأمرهن أن يتصدقن فجعلت المرأة تهوي بيدها إلى حلقها تلتقي في ثوب يلاقي ثم أتى هو وبكلا البيت

باب ۵۵ خروج النساء إلى المساجد بالليل والغسل

۸۱۹- حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال أخبرني عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها قالت اعظم رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة حتى ناداه عمر نام النساء والصبيان فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما يئتمظروها أحد غيركم من أهل الحرم ولا يصلي يومئذ إلا بالمدينة وكانوا يصلون العمرة فيما بين أن يغيب الشفق إلى ثلث الليل الأول

۸۲۰- حدثنا عبيد الله بن موسى عن حنظلة عن سائر بن عبد الله عن ابن عمر عن النبي صلى الله



مسجد کھڑے جانے کی اجازت مانگیں تو انھیں اجازت دے دیا کرو۔  
متابعت کی اس کا شعبہ، اعمش، مجاہد، حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

عبد اللہ ابن محمد، عثمان بن عمر، یونس، زہری، ہند بنت عمارت کو  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب فرض  
نماز کا سلام پھیر دیا جاتا تو عورتیں کھڑی ہو جاتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم ٹھہرے رہتے اور مردوں میں سے نماز پڑھ لیتے، جب  
تک اللہ چاہتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوتے  
تو مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔

عبد اللہ بن مسلم، امام مالک — عبد اللہ بن یوسف، امام مالک  
بھی بنی سعید، عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: بے شک جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم صبح کی نماز پڑھا لیتے تو عورتیں اپنی چادروں میں لپیٹی ہوئی  
لوٹتیں اور اندھیرے کے باعث وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔

محمد بن سکیب، بشیر بن بکر، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، عبد اللہ بن ابی قتادہ  
انصاری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا  
ہوں کہ اُسے لمبی کروں۔ پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اپنی  
نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ ناپسند کرتے ہوئے کہ اُس کی ماں کو  
ٹنگی پہنچاؤں۔

عمرو سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
فرمایا: اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیکھ لیتے جو بعد میں عورتوں  
نے کیا تو انھیں مسجدوں سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں  
روک گئی تھیں۔ میں ریکی نے عمرہ سے کہا: کیا وہ منع کی گئی تھیں  
فرمایا: ہاں۔

عورتوں کا مردوں کے پیچھے نماز پڑھنا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ كُمْ نِسَاءٌ وَكُمُ الْكَلِيلُ إِلَى الْمَسْجِدِ  
فَأَذِنُوا لَهُنَّ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :  
۸۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي  
هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا اسْتَمَنَّ مِنَ الْمَكْنُوبَةِ  
فَمِنْ وَكَلَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ  
صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ :

۸۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ح  
وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى  
بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي  
الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النَّسَاءُ مُتَلَفِعَاتٍ بِمُرْطُظُونَ مَا  
يَعْرِفْنَ مِنَ الْعَكْسِ :

۸۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ  
أُمِّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ  
لَا قَوْمٌ إِلَى الصَّلَاةِ مَا أَرِيدُ أَنْ أَطَوِّلَ فِيهَا فَاسْمَعُوا  
مُكَلِّمَ الصَّبِيِّ فَإِنْ جَوَزَ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَى أَهْلِي  
۸۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ  
أَدْرَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ  
النِّسَاءُ لَمَنْعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مَنْعَتْ نِسَاءَ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
فَقُلْتُ لِعُمَرَ أَدْمُنَعْنَ قَالَتْ نَعَمْ :

بَابُ ۵۵ صَلَاةُ النِّسَاءِ خَلْفَ الرِّجَالِ



۸۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ  
ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ  
أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا اسْتَوَّ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَلْبِيْمَهُ وَيَمْكُثُ هُوَ  
فِي مَقَامِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ تَرَى وَاللَّهِ أَعْلَمُ  
أَنَّ ذَلِكَ لِكَيْ تَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مِنَ  
الرِّجَالِ ۝

۸۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
إِسْحَاقَ عَنِ النَّسَائِيِّ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي بَيْتِ أُمِّ سَلِيمٍ فَقُمْتُ وَرَيْتُهُمْ خَلْفَهُ وَأُمُّ سَلِيمٍ  
خَلْفَنَا ۝

**باب ۵۵۴ سُرْعَةُ انْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنَ  
الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ ۝**  
۸۲۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
ابْنِ مُصْطَوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ يَخْلُسُ فَيَنْصَرِفُ  
نِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ لَا يَعْرِفْنَ مِنَ الْعَلَسِ أَوْ لَا يَعْرِفْنَ  
بَعْضَهُنَّ بَعْضًا ۝

**باب ۵۵۵ اسْتِئْذَانُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا  
بِالْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ ۝**  
۸۲۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ  
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ  
لَعَدِ كُفَّ فَلَا يَمْنَعُهَا ۝

یحییٰ بن قزعة، ابن ہریرہ، ہند بنت الحارث سے روایت  
ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم جب صبح پھر دیتے تو عورتیں کھڑی ہوجاتیں جب کہ سلام پورا  
ہو جاتا اور آپ کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر اپنی جگہ پر ٹھہرے  
رہتے۔ فرمایا زہری نے، کہ ہمارا تو یہی خیال ہے آگے  
اللہ ہر جانے کہ عورتیں واپس چلی جائیں، اس سے پہلے کہ مرداں  
سے مل سکیں۔

ابو نعیم، ابن عیینہ، اسحاق، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اُمّ سلمہ کے گھر میں نماز  
پڑھی تو میں اور ایک عیم آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور حضرت  
اُمّ سلمہ ہمارے پیچھے تھیں۔

صبح کی نماز سے عورتوں کا جلد لوٹنا اور ان کا مسجد میں  
کم ٹھہرنا۔

یحییٰ بن موسیٰ، سعید بن منصور، فلیح، عبد الرحمن بن قاسم، ابن کے والد  
ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لیتے تو  
مسلمانوں کی عورتیں لوٹ جاتیں اور اندھیرے کے باعث  
پہچانی نہ جاتیں یا ان میں سے ایک دوسری کو پہچان نہیں  
سکتی تھیں۔

عورت کا اپنے خاوند سے مسجد میں جانے کی  
اجازت مانگنا۔

مسدد، یزید بن زریع، معمر زہری، سالم بن عبد اللہ، ابن کے والد  
ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
جب تم میں سے کسی کی بیوی اجازت مانگے مسجد میں جانے کی، تو  
اُسے منع نہ کرو۔

## کِتَابُ الْجُمُعَةِ

## جمعہ کا بیان

جمعہ کا فرض ہونا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، جب تمہیں جمعہ کے روز نماز کے لیے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی سے آؤ اور تجارت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو (۹۱۶۲) فَأَسْنُوا لِعَنِّي حَتَّى تَطْلُعَ آوُ۔

ابو الیمان، شعیب، ابو الزناد، عبدالرحمن بن ہریرہ، الاعرج، مولیٰ بن عمار، ابن عمار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ ہم آخری ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہیں، بات یہ ہے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی پھر یہی روز ہے جو ان پر فرض کیا گیا لیکن انھوں نے اس میں احتکات کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہماری اس کی طرف رہنمائی فرمائی۔ لوگ اس میں ہم سے پیچھے ہیں کیونکہ یہود کل اور نصاریٰ پر رسول کی طرف سے پہلے گئے۔

جمعہ کے روز غسل کرنے کی فضیلت اور کیا بچے بھی جمعہ میں حاضر ہوں اور عورتیں بھی

عبداللہ بن یوسف، امام الک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ کے لیے آئے تو غسل کر لینا چاہیے۔

سالم بن عبداللہ بن عمر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب آئے جو اولین مہاجرین میں سے تھے۔ پس حضرت عمر پکارے، یہ کونسا وقت ہے؟ انھوں نے کہا کہ میں ایک کام میں مگر گیا تھا اور اپنے گھروالوں کے پاس بھی نہ جاسکا کہ اذان کی

بَابُ ۵۵۶ فَرَضَ الْجُمُعَةُ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ فَاسْعَوْا فَامْضُوا ۝

۸۲۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ الْأَعْرَجِ مَوْلَى رِبْعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْأَخِرُونَ الشَّائِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَيْنَ أَتَمِّهِمْ وَأَتَمِّهِمْ مِنَ قَبْلِنَا ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِصَ عَلَيْكُمْ فَلَمَّا تَلَقَّوْا فِيهِ هَذَا نَاكَ اللَّهُ لَهُ قَالَ النَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبِعُوا إِلَهُهُمُ عَدَاؤُ النَّصَارَى بَعْدَ عَدِي ۝

بَابُ ۵۵۷ فَضَّلُ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهَلْ عَلَى الصَّبِيِّ شُهُودٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ عَلَى النِّسَاءِ ۝

۸۳۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِظٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةُ فَلْيَغْتَسِلْ ۝

۸۳۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَكَا عُمَرُ آيَةً سَاعَةً هَذِهِ قَالَ

إِنِّي شَهِدْتُكُمْ كَلِمَةً أَقْدَبُ إِلَى أَهْلِهَا حَتَّى يَمِيعَتْ التَّائِيْدُ  
كَلِمَةً أَرَدْتُ أَنْ تَوَمَّنَاتُ قَالَ وَالْوُصُوهُ أَضْمَادُ وَكَدَّ عَدِمَتْ  
أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ  
٨٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا الْمَلِكُ  
عَنْ مَسْعُودَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَايَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
بِالْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسِلْ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجْلِبْ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے روز غسل کرنا ہر بالغ  
مرد واجب ہے۔

جمعہ کے لئے خوشیوں کا گانا

علی، حمزہ بن عبد المطلب، ابو بکر بن المکدیر عمرو بن کلثم انصار کے  
فرمایا کہ میں حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گواہی دیتا ہوں اور  
انھوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں  
کتاب نے فرمایا:۔ جس کے روز غسل کرنا ہر مانے پر واجب ہے  
نیز مسواک کرنا اور خوشبو لگانا جب کہ مستیر ہو۔ عمرو نے فرمایا کہ غسل کے  
متعلق میں گواہی دیتا ہوں کہ واجب ہے لیکن مسواک کرنا اور خوشبو  
لگانا تو اللہ بہتر جانتے کہ یہ واجب ہیں یا نہیں لیکن حدیث میں اسی طرح  
ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ محمد بن المکدیر کے  
بھائی ہیں اور ابو بکر کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ روایت کی ان سے دیگر  
الاشیخ اور سعید بن ابی ہلال اور کتنے ہی حضرات نے اور محمد بن المکدیر  
کی کیفیت ابو بکر اور عبد اللہ ہے۔

## جمعہ کی فضیلت

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، سنی مولیٰ ابوبکر بن عبد الرحمن البوسلی  
سمان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ کے روزِ غلِ جنابت کیا  
پھر گیا (جمعہ کے لیے) گویا اُس نے اُونٹ کی قربانی دی اور جو دوسری  
ساعت میں گیا تو گویا اُس نے گائے کی قربانی دی اور جو تیسری ساعت  
میں گیا تو گویا اُس نے سینگوں والے دنبے کی قربانی دی اور جو چوتھی  
ساعت میں گیا تو گویا اُس نے مرغی اور قدامیں دی اور جو پانچویں ساعت  
میں گیا تو گویا اُس نے اُٹار اور قدامیں دیا۔ جب امام (خطیبہ کے لیے)

٥٥٨ الطَّيِّبُ لِلْجُمُعَةِ

٨٣٣ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَرْمِيُّ بْنُ عَمَرَ  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ  
حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَلِيمٍ قَالَ لَا نَصَارَى قَالَ أَتَيْتُهُ عَلَى أَبِي  
سُوَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَمِلٍ وَأَنْ  
يَسْتَنْ وَأَنْ يَسَّ طَيِّبًا إِنْ وَجَدَ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْغُسْلِ  
فَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَاجِبٌ وَأَمَّا الْإِسْتِغْسَانُ وَالطَّيِّبُ فَاللَّهُ  
أَعْلَمُ وَاجِبٌ هُوَ أَمْ لَا وَلَكِنْ هَكَذَا فِي الْحَدِيثِ قَالَ  
الْبُخَارِيُّ اللَّهُ هُوَ الْغَدُّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَلَمْ يُسَمَّ  
أَبُو بَكْرٍ هَذَا أَرَادَ عَنْهُ وَبَكْرُ بْنُ الْأَشْجَحِ وَسُوَيْدُ بْنُ  
أَبِي هِلَالٍ وَغَدَّةٌ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يَكْنَى بِأَبِي  
بَكْرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۝

بَابُ ٥٥٩ فَضْلِ الْجُمُعَةِ \*

٥٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
عَنْ مُمِيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
وَالسَّامِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ  
رَاحَ فَكَانَ قَرِيبَ بَيْتِهِ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ  
كَانَ أَبْقَرَهُ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَ أَقْرَبَ  
كَثًّا أَقْرَبَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ أَقْرَبَ  
دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ أَقْرَبَ



آپائے تو فرشتے بھی حاضر ہو جاتے اور غور سے دیکھتے ہیں۔

بَيِّنَةٌ قَدْ أَخَذَ الْإِمَامُ حَضْرَتِ الْمَلِكَةُ يَسْتَمِعُونَ  
الْقَوْلَ

### باب ۵۶

۸۳۵ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ  
يَعْقُبِ بْنِ هَوَّابٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ مُخْطَبٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ  
دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِمَنْ هَذَا فَقَالَ  
الْعَبْدُ قَالَ الرَّجُلُ مَا هَذَا أَنْ تَجْعَلَ لِلْمَلِكِ  
قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدًا كُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

### باب ۵۷

۸۳۶ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ الْمَعْبُورِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ وَرْدِيْعٍ عَنْ  
سَلْمَانَ الْقَارِيْنِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَكْطُرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ  
طَهْرٍ دَيْنٌ مِنْ دُهْنٍ أَوْ مَيْسَرٍ مِنْ طَيْبٍ بَيْنَهُ ثُمَّ  
يَخْرُجُ فَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ اثْنَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ  
يُكُونُ إِذَا أَكَلَهُ الْإِمَامُ الْأَعْوَلُ مَا بَيْنَهُ وَمَا بَيْنَ  
الْجُمُعَةِ وَالْأُخْرَى

۸۳۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ كَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَكَرُوا أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ  
وَاحْتَسِلُوا رُءُوسَكُمْ فَإِنَّكُمْ تَكُونُوا جُنُبًا ذَا حَيْضٍ  
مِنْ الطَّيِّبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا الْغُسْلُ فَتَنْعَمُ وَأَمَّا

۸۳۸ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ  
أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ ابْنُ  
مَيْسَرَةَ عَنْ كَذَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّكَ ذَكَرْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ

### جمعہ کے روز غسل کرنا

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز خطبہ  
رہے تھے جب کہ ایک آدمی آیا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ نماز سے  
کیوں رگ جاتے ہیں؟ اُس آدمی نے کہا: میں بھی کر سکا کہ اذان سنتے  
ہی وضو کیا فرمایا کہ کیا آپ نے سنا نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وآلہ وسلم نے فرمایا: جو تم میں سے نماز جمعہ کے لیے جائے تو غسل  
کر لینا چاہیے۔

### جمعہ کے لیے تیل لگانا

آدم، ابن ابی ذئب، سعید مقبری، ابن کے والد ماجد، ابن وریعہ،  
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جمعہ کے روز غسل کرے اور طاقت  
کے مطابق کھات کھائے اور اپنا تیل لگائے اور اپنے گھر سے خوشبو لگائے  
پھر جمعہ کے لیے نکلا اور دو آدمیوں کے درمیان نہ گئے۔ پھر نماز  
پڑھے جو اُس کے لیے کھ دے گی ہے۔ پھر جب امام خطبہ دے تو  
خاموش رہے۔ اُس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ  
بخش دئے جاتے ہیں۔

طاؤس سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
کی خدمت میں عرض گزار ہوا: لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے روز غسل کرو اور اپنے سروں کو دھویا کرو  
خواہ تم جنابت سے نہ ہو اور خوشبو لگایا کرو۔ حضرت ابن عباس  
نے فرمایا کہ غسل کا تو یہی حکم ہے لیکن خوشبو کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام، ابن جریر، ابراہیم بن میسرہ، طاؤس سے  
روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جمعہ کے روز  
غسل سے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کیا۔ میں حضرت  
ابن عباس کی خدمت میں عرض گزار ہوا: کیا خوشبو یا تیل لگائے جب کہ اُس

کے گھروالوں کے پاس ہو! فرمایا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔

لَا يَزِيدُ عَتَائِيْنَ اَيْمَسْ طَيْبًا اَوْ دُهْنًا لَّانْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهِ  
فَقَالَ لَا اَعْلَمُ ۝

**باب ۵۶۲ يَلْبَسُ اَحْسَنَ مَا يَجِدُ ۝**

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
رَأَى حُلَّةَ سَيِّدِ آءٍ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَكَسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ  
اَنْهَا قَدْ مَوَّاعَلِيكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَدُنِي الْاُخْرَى ثُمَّ  
جَاءَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا حُلَّةٌ  
فَاَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهِيَ حُلَّةٌ فَقَالَ هُمُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ كَسَوْنِيهَا وَقَدْ كُنْتُ فِي حُلَّةٍ عَطَّارٍ مَا قُلْتُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي لَمَّا اَنْتَ هَا لَيْتَ لَبَسَهَا  
كَسَاهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِنَّمَا لَهَ عَمَلَةٌ مُشْرُوكًا ۝

**باب ۵۶۳ السَّوَاكُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ  
ابُو سُوَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسْتَنْجُ ۝**

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ أَبِي الزُّبَايْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَكَ اَنْ اَشْتَجَّ  
عَلَى اُمِّيٍّ اَوْ لَوْلَا اَنْ اَشْتَجَّ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ  
مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ ۝

**عمدہ لباس پہنے جو میر آئے**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت  
عمرؓ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی حُلّہ دیکھا۔ عرض گزار  
ہوئے کہ کیا رسول اللہ اکاش! آپ اُسے خرید لیں اور مجھے کے روز  
پہنا کر دیں اور وہ وہی آدمی کے وقت۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ ایسے ریشم کو وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ  
ہو۔ پھر وہی حُلّہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں اُن میں سے حُلّے آئے  
تو آپ نے اُن میں سے ایک حُلّہ حضرت عمرؓ کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ! آپ یہ مجھے پہناتے ہیں جب کہ حُلّہ  
عطا کر کے متعلق آپ نے ایسا فرمایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا۔ حضرت عمر  
نے کہہ کر تمہیں میں اپنے مشرک بھائی کے لیے بھیج دیا۔

جمعہ کے روز مسواک کرنا۔ حضرت ابوسعیدؓ نے نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ مسواک  
کرے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالزناد، امرئ، حضرت ابوبرزہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا، اگر میں اپنی اُمت کے لیے مشقت نہ سمجھتا یا اگر میں  
لوگوں پر مشقت شمار نہ کرتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک  
کرنے کا حکم دیتا۔

فہم اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو تشریفی احکام کی امانت بھی مرحمت فرمادی تھی کہ اپنی اُمت کے لیے جو بات مناسب سمجھے اس کا حکم فرمادیتے اور  
وہی حکم خدا کا قانون اور شریعت مطہرہ کا ایک حصہ بن جاتا۔ اس امر پر دلالت کرنے والی اکثر احادیث کو چودھویں صدی کے  
مفتدو برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۴۰ھ / ۱۹۲۱ء) نے اپنے ایمان افروز خارجیت سوز  
رسالہ الامن والاعلیٰ میں پیش فرمایا ہے۔ راسخ العقیدہ مسلمانوں کو اس رسالے کا مطالعہ بہت سودمند ثابت ہو گا۔

عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے مسواک کے متعلق تمہیں بہت کچھ بتا دیا ہے۔  
محمد بن کثیر، سفیان، منصور اور حصین، البوہاری سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف کیا کرتے۔

جو دوسرے کل مسواک استعمال کرے

اسماہیل، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت عبد الرحمن بن ابوبکر آئے اور ان کے پاس استعمال شدہ مسواک تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر فرمایا: اے عبد الرحمن یہ مجھے دے دو۔ انھوں نے مجھے دے دی تو میں نے اسے توڑ کر چھایا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مذمت میں پیش کر دی آپ نے استعمال کیا جب کہ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے جمعہ کے روز نماز فجر میں کیا پڑھا جائے۔

عبد الرحمن بن ہریر سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں سورۃ الم تفرزل اور سورۃ ہڈ ائی علی الانسان پڑھا کرتے۔

دیہات اور شہروں میں جمعہ پڑھنا

محمد بن شعیب، ابو عامر عقدی، الہیثم بن ابیہ، ابو حمزہ غنی سے روایت ہے کہ حضرت ابی بکر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلا جمعہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد کے علاوہ پڑھا گیا وہ بھروسے کے جو انسانی مقام پر مسجد عبد القیس میں پڑھا گیا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُتُ عَلَيْكُمْ فِي لَيْلَةِ الْاِحْتِشَامِ ۚ ۸۴۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَمْمَمَةَ بْنِ حَصِينٍ عَنْ أَبِي ذَالِجٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَوَضَّأُ فَكَاهَهُ ۚ

بَاب ۵۶۲ مَنِ تَوَضَّأَ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

۸۴۳ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ لَيْسَ بِنِيٍّ فَنَظَرَ النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَاعُطَا شَيْئًا فَعَصَمْتُمَا ثُمَّ مَضَعْتُمَا فَأَعْطَيْتُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْجَى بِهِ وَهُوَ مُسْتَنَدٌ إِلَى صَدْرِي ۚ ۸۴۵ مَا يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۚ

۸۴۴ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَلَمْ تَنْزِيلَ وَهَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ ۚ

بَاب ۵۶۳ الْجُمُعَةُ فِي الْقَرْيَةِ وَالْمَدِينَةِ

۸۴۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمُعَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجَوَانِي مِنَ الْبَحْرَيْنِ ۚ

بَاب ۵۶۴ مَنْ تَوَضَّأَ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ ۚ ۸۴۶ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



ہے۔ رزقی بن حکیم نے ابن شہاب کے لیے لکھا اور میں (یونس) ان دنوں ان کے ساتھ وادی القرئی میں تھا کہ آپ کی رائے میں کیا میں یہاں جمعہ قائم کروں اور رزقی وہاں زمین میں کاشت کرواتے تھے اور ان میں جیشی وغیرہ بھی تھے اور رزقی ان دنوں ایلیہ میں تھے پس ابن شہاب نے لکھا اور میں اس رہا تھا کہ انھیں جمعہ قائم کرنے کا حکم دے رہے تھے اور انھیں بتایا کہ سالم حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امام نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آدمی اپنے گھراں کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھی جائے گی۔ نوکر اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اندریس خیال میں یہی فرمایا کہ آپ اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اندریس نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

کیا جو عورتیں اور بچے وغیرہ جمعہ نہ پڑھیں ان پر غسل ہے؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ غسل اُسی پر ہے جس پر جمعہ واجب ہے۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، سالم بن عبد اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جو تم میں سے مناسرتہ جمعہ کے لیے آئے وہ غسل کر لے۔

عبداللہ بن سلمہ، امام مالک، صفوان بن یسیم، عطاء بن یسار حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جمعہ کے روز ہر مانع پر غسل کرنا واجب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم آخری ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے بات صرف اتنی ہے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور میں ان کے بعد دی گئی۔ پس یہ روز (جمعہ) جس میں انھوں

عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول كلكم راعي ذئاد الكلب قال يونس كتب رزقي بن حكيم الى ابن شهاب وانا معه يومئذ يولد القرقي هل ترى ان اجتمع درزي في عاقل على ارضي يصعلها وفيها جماعة من السواد وغيرهم ودرزي يومئذ على ايلة فكتب ابن شهاب وانا اسمع يا مرة ان يجتمع صحابة ان سألنا حذرك ان عبد الله بن عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كلكم راعي وكلكم مسئول عن رعيته الإمام راعي ومسئول عن رعيته والرجل راعي في أهله وهو مسئول عن رعيته والمرأة راعية في بيت زوجها ومسئولة عن رعيتها والخاصة راعية في مال سيدها ومسئولة عن رعيته قال وصفت ان قد قال والرجل راعي في مال أبيه وهو مسئول عن رعيته وكلكم راعي وكلكم مسئول عن رعيته

باب ۶۷ هل على من لا يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم وقال ابن عمر لما الغسل على من يحب عليه الجمعة ۸۳۷ - حدثنا أبو اليمان قال أخبرنا شعيب عن الزهري قال حدثني سالم بن عبد الله أنه سمع عبد الله بن عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من جاء منكم الجمعة فليغتسل

۸۳۸ - حدثنا عبد الله بن مسleme عن مالك عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم

۸۳۹ - حدثنا مسلم بن إبراهيم قال حدثنا وهيب قال حدثنا ابن طاووس عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن الأبرار يوم القيامة بهذا العهد أو لنا الكتاب من

نے اختلاف کیا تو اشد نے اس کی ہمیں رہنمائی فرمائی۔ پس یہود کے لیے کل اور نصاریٰ کے لیے پرسوں ہے۔ پھر فراموش رہ کر فرمایا، ہر مسلمان کے لیے فرض ہے کہ سات دنوں میں سے ایک روز تو اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔ ابان بن صالح، مجاہد، طاؤس، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اشد تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ سات دنوں میں سے ایک روز تو غسل کرتے۔

عبداللہ بن محمد، شہاب، ورقاء، عمرو بن دینار، مجاہد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتوں کو رات کے وقت مسجد میں جانے کی اجازت دے دیا کرو۔

یوسف بن موسیٰ، ابوالسائبہ، عبید اللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت عمرؓ کی ایک اہلیہ حمزہؓ سمجھ میں جماعت کے اندر صبح اور عشاء کی نماز میں حاضر ہوتی ہیں ان سے کہا گیا کہ آپ یہ جانتے ہوئے کیوں باہر نکلتی ہیں کہ حضرت عمرؓ اسے ناپسند کرتے ہیں اور غیرت کھاتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مجھے منع کرنے سے انھیں کیا چیز روکتی ہے؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد دروکتا ہے کہ اشک بنیوں کو اللہ کی مسجدوں سے نہ روکا کرو۔ بارشش کے باعث جمعہ میں حاضر نہ ہونے کی اجازت۔

مسند اسماعیل، عبدالحمید صاحب الزیاد، محمد بن سیرین کے چچازاد بھائی عبداللہ بن مارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بارش کے روز اپنے مؤذن سے فرمایا کہ جب تم اٹھو اے محمدؐ اے رسول اللہؐ کہہ دو تمہی علی الصلوٰۃ نہ کہنا بلکہ صلوا فی بیوتکم کہنا۔ لوگوں نے اس پر تعجب کیا تو فرمایا، ایسا انھوں نے کیا جو مجھ سے بہتر تھے۔ بے شک جمعہ ضروری ہے لیکن میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں باہر نکالوں تو کچھ اور پھسل میں چلو۔

جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کن پر واجب

قَبْلِنَا وَأَمْرَيْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهَذَا التَّوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَذَا اللَّهُ لَهُ فَعَدَّ اللَّهُ يَوْمَهُ وَيَعْدُ عِدَّ النَّصَارَى فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةٍ أَكْبَارٍ كَوْنًا يَغْتَسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ سَرَّادًا أَكْبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمَسُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةٍ أَكْبَارٍ كَوْنًا

۱۵۰۔ حَكِي كُنَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحْتَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتُوا التَّسَامُ بِالنَّكِيلِ إِلَى الْمَسَاجِدِ

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى قَالَ تَنَا أَبُو السَّامَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْرًا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَوةُ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ فَتَقِيلُ لَهَا لَمْ تَحْجُجْ قَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذَلِكَ وَيُعَارِ قَالَتُ فَمَا يَمْنَعُ أَنْ يَتَهَيَّأَ فِي قَالَ يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَامَ اللَّهِ مَا جِدَّ إِلَيْهِ

بَابُ الرَّحْصَةِ إِنْ لَمْ يَحْضُرِ الْجُمُعَةُ فِي الْمَطْرِ

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو الْحَمْدِيُّ صَاحِبُ الزِّيَادَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَمْرٍو لَمْ يَكُنْ فِي يَوْمِهِ مَطَرٌ إِذَا أَقْبَلْتُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَلَا تَعْلُ حَقٌّ عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلَّوْا فِي بُيُوتِكُمْ فَكَانَ النَّاسُ اسْتَبْكَرُوا فَقَالَ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي إِنْ الْجُمُعَةُ عَزَمَتْ وَرَأَيْتُ كَرِهْتُ أَنْ أُخْرَجَ مِنْكُمْ فَتَكْمَلُونَ فِي الطَّيْنِ وَالرَّحْصِ

بَابُ مَنْ تَوَقَّى الْجُمُعَةَ وَعَلَى



ہے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تمہیں جمعہ کے روز نماز کے لیے بلایا جائے (۹:۶۲)۔ عطا دے فرمایا کہ جب تم بڑے گاؤں میں ہو اور جمعہ کے روز جمعہ کی اذان کی جائے تو تمہارا سے لیے حاضر ہونا ضروری ہے خواہ تم نے اذان سن لی یا نہ سنی ہو اور حضرت انسؓ کبھی اپنے مکان میں نماز جمعہ پڑھتے اور کبھی نماز جمعہ نہ پڑھتے اور وہ شہر سے ایک طرف دو فرسخ کے فاصلے پر تھا۔

احمد بن صالح، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن عاص، ابو عبد اللہ بن خضر، محمد بن جعفر بن زبیر، عمرو بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روز جمعہ حضور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ اپنے گھروں اور عموال سے نماز جمعہ کے لیے باری باری آتے وہ گرد و خرابی سے آتے وہ گرد و خراب اور پسینے میں بھرے ہوتے کیونکہ ان کے جموں سے پسینہ نکلتا ایک آدمی ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کتاب میرے پاس تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش! آج تو تم صاف ستھرے ہو جاتے۔

**جب سورج ڈھل چلے تو جمعہ کا وقت ہو گیا۔** اہل حضرت عمر حضرت علی حضرت نعمان بن بشیر اور حضرت عمرو بن حُرَیث سے ایسا ہی منقول ہے۔

یحییٰ بن سعید نے عمرو سے روز جمعہ کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: لوگ اپنے کاموں میں لگے رہتے اور جب وہ نماز جمعہ کے لیے آتے تو اسی حالت میں چلے آتے لہذا ان سے کہا گیا کہ کاش! تم غسل کر لیتے۔

سُريج بن نعمان، یحییٰ بن سلیمان، عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان قیمی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جمعہ پڑھا کرتے جب سورج ڈھل جاتا۔

عبدان، عبد اللہ، حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم صبح کے وقت نماز جمعہ کے لیے چلے جاتے اور

مَنْ يَحِبُّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَالَ عَطَا إِذَا كُنْتُ فِي قَرْبَةٍ جَامِعَةٍ مُنَادِيًا لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَقِّ عَلَيْكَ أَنْ تَهْتَدَ مَا سَمِعْتَ النَّادِيَ أَذْكَأَكُمَ تَسْمَعُهُ وَكَانَ أَكْسَى فِي قَصْرِهِ أَحْيَا تَأْتِيهِمْ وَأَحْيَا تَأْتِيهِمْ وَهُوَ بِاللَّيْلِ وَالنَّوْصَةِ عَلَى قَوْمِهِمْ ۝

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْبُودٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ جُبَيْرِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَكْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الْعَبْرُ وَالْعَرَى فَيُخَذُّهُمْ مِمَّنْ عَرَى كَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَأَنَ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لَيَوْمِكُمْ هَذَا ۝

**بَابُ ۵ وَفَتْ الْجُمُعَةُ إِذَا سَلَّتِ الشَّمْسُ وَكَذَلِكَ يُدْرَعُ عَنْ عُمَرَ وَعَبْنِي وَالثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَعُمَرُ بْنُ حُرَیثٍ ۝**

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ مِمَّنْ عَرَى كَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَأَنَ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لَيَوْمِكُمْ هَذَا ۝

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا سَيِّدُ بْنُ الثُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ ۝

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ مِمَّنْ عَرَى كَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَأَنَ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لَيَوْمِكُمْ هَذَا ۝



بِالْجُمُعَةِ وَتَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

**بَابُ الْإِشْتِدَادِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ**

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْقُدْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ هُوَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْكَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو خَلْدَةَ وَقَالَ بِالصَّلَاةِ وَكُمَيْتُ بْنُ كُرَّانٍ الْجُمُعَةَ فَقَالَ بَشَرُ بْنُ نَافِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ صَلَّى بِمَا أَمَرَ الْجُمُعَةَ فَقَالَ أَنَسُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ

**بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَقَوْلِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَنَسَى السَّعْيَ الْعَمَلُ وَالذَّهَابُ يَقُولُهُ تَعَالَى وَسَعَى لَهَا سَعْيَهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَحْرَمُ الْبَيْعُ حَتَّى يَنْتَهِى وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ تَحْوَمٍ الصَّنَاعَاتُ كُلُّهَا وَقَالَ ابْنُ لَهْمٍ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِذَا أَدَانَ الْمُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَلْيَسِّرْ أَنْ يَشْهَدَ**

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَكِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رِفَاعَةَ قَالَ أَدْرَكَنِي أَبُو عَبَّاسٍ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْتَبَرْتُ قَدْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو أَبِي ذُؤَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ قَاسِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رُفِعَتِ الصَّلَاةُ فَلَا

نماز جمعہ کے بعد قیلولہ کرتے۔

**جب جمعہ کے روز سخت گرمی ہو**

محمد بن ابوبکر مقدسی، حری بن عمارہ، ابوفلہ خالد بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب سخت سردی ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ لیتے اور جب سخت گرمی ہوتی تو نماز جمعہ کو ٹھنڈی کر کے پڑھتے۔ یونس بن عکیم کا بیان ہے کہ ہمیں ابوفلہ نے بالصَّلَاةِ بَلَاءُ أَوْ الْجُمُعَةِ کا ذکر نہیں کیا۔ بشیر بن ثابت نے کہا کہ ہم سے ابوفلہ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ایک امیر نے نماز جمعہ پڑھائی۔ پھر حضرت انس نے فرمایا کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر پڑھتے۔

نماز جمعہ کے لیے چلنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّ اللّٰهَ ذَكَرَ كُلَّ لُحْفٍ مَّهِدًا اَوْ يَسْمِي سَمًا مَّا يَشَاءُ جِئْنَاكَ بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى نَسْفَعُ لَهَا سَفْعَهَا۔ قرآن ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اس وقت بیع حرام ہو جاتی ہے۔ عطاء کا قول ہے کہ تمام کام حرام ہو جاتے ہیں۔ ابوالہثم بن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ جب جمعہ کے روز مسافر مؤذن کی اذان اُسے تو اس پر لازم ہے کہ حاضر ہو جائے۔

علی بن عبد اللہ ولید بن مسلم، یزید بن ابومریم، عبید بن رفاعہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت ابویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب کہ میں نماز جمعہ کے لیے جا رہا تھا فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلودہ ہوئے اُسے اللہ تعالیٰ جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔

آدم ابن ابی ذؤیب، زہری، سعید ابوسلمہ، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ ابوالیمان، شعیب، زہری، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب نماز ٹھکری ہو جائے تو اس کے لیے دو رکعت نہ اؤ بلکہ چل کر آؤ اور تمہارے لیے سکون وطمینان لازم ہے پس

جس کی حالت میں وہ لوگوں کو بتاتی رہ جائے وہ پوری کر لو۔

عمر بن مل، ابو شیبہ، علی بن مسک، یحییٰ بن یحییٰ نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت کی اور میں تو یہی جانتا ہوں کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اسے نہ ہوا کر وجہ تک مجھے دیکھ نہ لو اور تم پر سکون والہینان لازم ہے۔

جمعہ کے روز دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے۔

عبدان عبد اللہ ابن ابی ذؤب، سعید مقبری، ابن کے والد ماجد ابن ذؤبیدہ حضرت سلطان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو جمعہ کے روز غسل کرے اور قننی ہو سکے پاکی حاصل کرے۔ پھر تیل یا خوشبو لگائے۔ پھر روانہ ہوا کہ دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے پس نماز پڑھے جو اس کے لیے کھی گئی ہے۔ پھر جب اہم نکل آئے تو خاموش رہے اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دے جاتے ہیں۔ کوئی آدمی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔

نافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں بیٹھے۔ میں نے نافع سے کہا کہ جمعہ میں؟ فرمایا کہ جمعہ اور دوسری نمازوں میں بھی یہی حکم ہے۔

جمعہ کے روز کی اذان

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد میں پہلی اذان اس وقت کہی جاتی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان کے زمانے میں لوگ بڑھ گئے تو روز اور پھر تیسری اذان کا اضافہ کر دیا گیا۔ امام ابوہریرہ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے بازار میں زوراء ایک جگہ کا

تَا تُؤْمَرُ تَسْمَعُونَ وَتَا تُؤْمَرُ تَسْمَعُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَكَلْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا أَكَلْتُمْ فَاقْبَلُوا

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا كُثَيْبٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَتَادَةَ لَكَ أَعْلَمُكَ الْأَعْنَابُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَأُوا حَتَّى تَرُدُّوا وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ

بَابٌ لَا يَفْرَقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْقَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَغْلَلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَنَعْلِهِمَا لِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرِهِ ثُمَّ وَهَنَ أَوْ مَسَّ مِنْ طَيْبٍ ثُمَّ رَأَى وَلَوْ يَفْرَقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَلَّى مَا كُتِبَ لَهُ ثَوْرٌ إِذَا أَحَدُ الْإِمَامِ انْصَحَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَمَا بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَالْآخِرَى

بَابٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقْعُدُ فِي مَكَانِهِ

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ بَنِي عُمَرَ يَقُولُ لَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَتَجْلِسُ فَيَقُولُ لِنَافِعِ الْجُمُعَةِ قَالَ الْجُمُعَةُ وَعَدِيدُهَا

بَابٌ الْأَذَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ الْيَدُ الْأُولَى يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلًا إِذَا اجْتَمَعَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا كَانَتْ عُمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ رَأَى الْيَدَ الثَّالِثَةَ عَلَى الدُّرُودِ قَالَ



تام ہے۔

جمعہ کے روز ایک ہی مؤذن ہو

ابو نعیم، عبداللہ بن ابی سلمہ، جاشون، زہری، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز جنہوں نے تیسری اذان کا اعانہ کیا وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب کہ اہل مدینہ کی تعداد بطرح گئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایکسے سروا کوئی مؤذن نہیں ہوتا تھا اور اذان اسی وقت کہی جاتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے۔

امام حبیب منیرؒ پر اذان مٹنے تو جواب

دے۔

ابن مقبیل، عبد اللہ، ابو بکر بن عثمان بن ہبل بن ضیف، ابو لہب بن  
ہبل بن ضیف سے روایت ہے کہ میرا نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جب کہ وہ منبر پر بیٹھے تھے تو مؤذن نے  
اذان دیتے ہوئے کہا۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ حضرت معاویہ  
نے کہا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اُس نے کہا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ  
اِلَّا اَللّٰهُ ۔ حضرت معاویہ نے کہا ہاں میں بھی ۔ اُس نے کہا۔  
اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حضرت معاویہ نے کہا ہاں  
میں بھی گواہی دیتا ہوں جب اذان پوری ہوگئی تو فرمایا ۔ اے لوگو  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے جیسے  
اس مجلس میں مؤذن کے اذان کہتے وقت تم نے مجھے کہتے  
ہوئے سنا ہے ۔

اذان کے وقت متیر پر بیٹھنا

یہ بھی بن گیارہ لاکھ عقیل، ابن شہاب، سائب بن یزید سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز دوسری اذان کہنے کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا جب کہ مسجد میں آنے والوں کی تعداد بڑھ گئی ورنہ جمعہ کے روز صرف اُس وقت اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔

خطیبہ کے وقت اذان کہنا

أبو عبد الله الشاذلي مؤلفه بالشوق بالمدينة  
 تأليف المؤرخين الواحد يوم الجمعة

٨٦٣- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ  
أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِسُونُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الشَّائِبِ بْنِ  
زَيْدٍ أَنَّ الْوَلَدَ زَادَ التَّادِيْنَ الثَّلَاثَ يَوْمًا الْجُمُعَةُ عَمَّا  
بْنُ عَفَّانٍ حِينَ كُنَّا أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَدِّينَ غَيْرَ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّادِيْنَ يَوْمَ  
الْجُمُعَةِ حِينَ يَخْلُسُ الْإِمَامُ يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ

بَابُ يُجِيبُ الْإِمَامُ عَلَى السُّنْدِ إِذَا

سَمِعَ الْبَدَأَ

٨٩٥ - حَدَّثَنَا بَنُو مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ  
أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَانَ بْنِ سَهْلٍ بْنُ حَنِيفٍ عَنْ أَبِي  
أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ  
أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْيَمِينِ أَدْنَى  
الْمُؤَذِّنِ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُ  
أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ  
مُعَاوِيَةُ وَأَنَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ  
مُعَاوِيَةُ وَأَنَا فَلَمَّا أَنْ قَضَى الثَّانِيْنَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
إِنِّي مَوْتٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا  
الْمَجْلِسِ حِينَ أَدْنَى الْمُؤَذِّنِ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ  
مَقَالِي:

بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ

التَّائِبِينَ

٨٧٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ السَّادِّينَ الثَّانِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمْرٌ بِهِ عُمَرُ بْنُ  
كَوْثَارٍ أَهْلُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ الثَّانِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ  
يَجْلِسُ الْإِمَامُ

بَابُ التَّائِذِينَ عِنْدَ الْخُطْبَةِ ۝



باب ٨٨ الخُطبة على المنبر وقال السُّ  
خطب النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر  
٨٧٨ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي  
الْقُرَظِيُّ الْأَسَدِيُّ رَأَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَازِمٍ عَنْ وَثَّانٍ  
أَنَّ رَجُلًا الْأَسَدِيَّ بْنَ سَعِيدٍ أَسَافِيٍّ وَقَدْ امْتَدَّ  
فِي الْمَنِيرِ مَرَّةً غَدَاةً فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي  
لَا عَرِفُ وَمَا هُوَ لَقَدْ رَأَيْتُ أَوَّلَ يَوْمٍ وَأَوَّلَ يَوْمٍ  
جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَسَ سُلُ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَلَدِهِ  
أَمَّا فِي مَنَ الْأَنْصَارِ قَدْ سَبَّحَ سَهْلُ  
مَرْقِيٍّ فَلَا مَالِي النَّهْائِي أَنْ يَكُونَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسَ عَلَيْهِ  
إِذَا أَكَلِمْتُ النَّاسَ فَأَمَرْتُهُ فَعَمَلَهَا مِنْ طَرَفِي الْغَابَةِ  
لَمْ يَجْلِسْ بِهَا فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَمَرْتُهَا فَوَضَعْتُ هُنَا لَمْ يَأْتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهِمَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهِمَا لَمْ يَكُفَّ وَهُوَ عَلَيْهِمَا  
لَمْ يَزَلْ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمَنِيرِ لَمْ يَزَلْ عَادَ فَلَمَّا  
ذَرَعُ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ  
هَذَا لِأَتَعْبُوهُ لِي وَتَعْلَمُوا صَلَواتي

٨٦٩ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَسَى أَنَّهُ سَمِعَ حَمَّادَ بْنَ عَمِيْدٍ أَنَّهُ قَالَ

محمد بن عقیل عہدِ اشدائے یونسؑ انہری کامیابی ہے کہ میں نے سائب  
بن زید کو فرماتے ہوئے سنا کہ جمعہ کے روز کی پہلی اذان وہی ہے جب  
کہ امام جمعہ کے روز منبر پر بیٹھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت  
ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے عہد میں بھی معمول رہا۔ جب حضرت عثمانؓ کے  
دور خلافت میں لوگ دڑو گئے تو حضرت عثمانؓ نے جمعہ کے روز تیسری  
اذان کہنے کا حکم فرمایا۔ پس وہ زورِ آواز کے مقام پر پہنچ جاتی اور یہی  
میں نے ہمیشہ کے لیے معمول قرار لیا۔

منبرِ ہدایت خطیبہ دینا حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منبرِ ہدایت خطیبہ دیا۔

ابو حازم بن دینار سے روایت ہے کہ کچھ آدمی حضرت ہسل بن سعد  
سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو منبر کے متعلق اختلاف  
کر رہے تھے کہ وہ کس لکڑی کا تھا اُس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا  
خدا کی قسم، مجھے خوب معلوم ہے کہ وہ کس لکڑی کا تھا اود جب وہ پہلے  
رخصہ کیا تو میں نے اُسے دیکھا اود جب پہلے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
تعالیٰ علیہ وسلم اُس پر جلوۂ افرزد ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے انصار کی فلالِ غدت کے لیے پیغام بھیجا، حضرت ہسل نے  
اُس کا نام لیا تھا، اپنے بڑی غلام سے کہو کہ میرے لیے لکڑیاں جوڑ  
دے جن بیر میں بیٹھا کروں جب کہ لوگوں سے کلام کرنا ہو اُس نے حکم دیا  
تو غلام نے غابہ کے جھاڑ سے بنا دیا۔ پھر اُسے عودت کے پاس لیا تو  
اُس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ نے حکم  
فرمایا تو اس جگہ رکھ دیا گیا پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے اُس پر نماز پڑھی اود کیمر کی اود اُس پر رکوع کیا۔ پھر واپس ہو کر  
منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر لوٹے اود فارغ ہوئے پروگوں کی طرف  
متموج ہو کر فرمایا:۔ اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا کہ تم میری  
پیروی کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

سید بن ابی مریم، محمد بن جعفر بن ابی کثیر، یحییٰ بن سعید، ابن اقس،  
روایت ہے کہ انھوں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرمایا  
عہدہ نے فرمایا: مگر وہ سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

كَانَ حَذْرُهُ يَوْمَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا  
وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَمَعْنَاهُ الْجِدْعُ مِثْلُ أَصْوَاتِ الْوُشَاةِ  
حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ  
وَقَالَ سَلِّمُوا عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُثَيْدٍ اللَّهُ  
بْنُ أَبِي سَهْمَةَ جَابِرًا

کھڑے ہوا کرتے۔ جب آپ کے لیے منبر رکھا گیا تو ہم نے اس سے  
علحدائی جیسی آواز سنی یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے اترے  
اور اس پر اپنا دست کرم رکھا۔ سلیمان، یحییٰ، حفص بن عثیدہ  
بن انس نے اسے حضرت جابر سے سنا۔

فما رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كطري كى ايك خشك تنى سى فيك لكا كر خطبه ديا كرتى تى تى جب منبر تيار  
كر كى آپ كى مدرست مى پش كيا كيا اور خطبه دى كى لى لى آپ اس پر ملوه افروز هو لى تو كرى كا وه تازارو قطار روى  
لكا كىو كى اس سى حضور كى يه جى بى برداشت نهى هو رى تى. جب وه بى جان تى تى تى رسول كى باعث اس طر  
رو رى تى تى رسالت كى جتنى بى مدىم اشال پر دى سمجى بوى مى موجود تى وه بى آپى مار كر روى لى. نه وه خاموش  
هو رى تى تى حضرت بى چى كى رى تى. نه اسى قرار رى تى تى تى تى بى قرارى وه هو رى تى. اسى كى رى رى رى  
كى باعث اس كى كى كا نام اسنى حنا نه پرى كى. جب سر كار نهى سى اسى كى اس پر دست شفقت پى رى تى تى تى تى تى تى  
سى اسى كى رحمت فرما رى تى تى وه خاموش هو رى تى. وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ

۸۴۰. حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي أَيُّوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَاءَ  
إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ

آدم بن ابوالیاس، ابن ابوذئب، زہری، سالم سے روایت ہے کہ  
ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ جو نماز جمعہ کے  
لیے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

کھڑے ہو کر خطبہ دینا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے۔

بَابُ ۵۸۱ الْخُطْبَةُ قَائِمًا وَقَالَ أَسْرُ  
بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا  
۸۴۱. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الشَّارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ  
قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الْآنَ

نبی اللہ بن عمر القواریری، خالد بن عمارت، عبید اللہ بن عمر، نافع سے  
روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے۔ پھر بیٹھے۔ پھر کھڑے  
ہو جاتے جیسے تم اب کرتے ہو۔

بَابُ ۵۸۲ اسْتِقْبَالُ النَّاسِ إِلَى الْمَامِ إِذَا  
خَطَبَ وَاسْتَقْبَلَ بَيْنَ عُمَرَ وَأَسْرُ وَالْمَامِ  
۸۴۲. حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَشَّامُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ  
بْنُ مَيْسَرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسَتْ الْحَوَلَةُ  
بَابُ ۵۸۳ مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الشُّكْرِ

خطبہ کے وقت لوگوں کا امام کی طرف منہ کرنا حضرت  
ابن عمر اور حضرت انس امام کی طرف منہ کیا کرتے۔

معاذ بن فضالہ، بشام، یحییٰ، ہلال بن ابی میمونہ، عطاء بن یسار نے  
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ایک روز نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم آپ کے ارد گرد  
بیٹھے۔

جس نے خطبہ میں شکر کے بعد آمنا بعد کہا۔ روایت کیا۔

١٤٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ  
عَنْ خَيْرِ بْنِ خَارِمْ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا  
عَمْرُ بْنُ تَوَلِّبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى  
بِمَالٍ أَوْ سَبْعِي خُمْسَهُ فَأَعْطَى رِجَالَهُ وَتَرَكَ رِجَالَهُ مُبْتَغِيَةً



نے ایک آدمی کو دیا کہ دوسرے کو نہ دیا حالانکہ جس کو میں نے نہیں دیا وہ مجھے اس سے پیارا ہے جس کو مال دیا میں نے ان لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے مبری اور حرص و کجی اور دوسرے لوگوں کو اس استغنا اور بھلائی پر چھوڑ دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے اور ان میں سے عمرو بن تغلبہ بھی ہے۔ خدا کی قسم، اپنے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مجھے سرخ آونٹوں سے زیادہ پیارا ہے۔

عروم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آدمی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا تو ان سے زیادہ حضرت عروم ہو گئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ لوگوں نے صبح کے وقت چرچا کیا تو میری رات ان سے بھی زیادہ افراد جمع ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور اپنی نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ مسجد میں نہ سمائے یہاں تک کہ صبح کی نماز کے لیے باہر نکلے۔ جب نماز فجر پڑھ چکے تو آپ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر تہنید پڑھا۔ پھر فرمایا: انا لحد، تمہاری موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہ تھی لیکن مجھے غصہ ہے کہ تم پر فرض نہ کر دی جائے اور تم اس سے عاجز رہ جاؤ۔ اس کی یونس نے متابعت کی ہے۔

ابو الیمان، شیب، ازہری، عروم سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمزہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں بتایا کہ نماز عشاء کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پس تہنید پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی شایان کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا: انا لحد۔ متابعت کی اس کی ابو حمزہ سلمی اور ابن سہم، ان کے والد ماجد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انا لحد۔ اور متابعت کی اس کی ابا لحد کے متعلق حدیث نے سفیان سے۔

ابو الیمان، شیب، ازہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت مسعود بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

إِنَّ الدِّينَ تَرَكَ فَعَبَدُوا مُحَمَّدًا اللَّهُ ثُمَّ آتَىٰ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَوَلَّوْهُنَّ أَنْ أُعْطِيَ الرَّجُلُ وَادَّعَى الرَّجُلُ وَالَّذِي آدَعَى أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِيَ وَلَكِنْ أُعْطِيَ أَقْوَامًا لَمَّا آتَىٰ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَكَةِ وَآخِلِ أَقْوَامًا لَمَّا مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَشْيَةِ وَالْخَيْرِ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ فَوَلَّوْهُ مَا أَحَبُّ أَنْ يَكَلِّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْرُ النَّعْوَةِ

۸۷۵ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ حَيْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رَجُلٌ يَصَلُّونَ كَأَمِهِمُ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا قَابِئَهُمْ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلُّوا سَاعَةً فَاصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا أَكْثَرُ أَهْلِ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الْغَالِيَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلُّوا يَصَلُّونَ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةَ عَجَزَ الْمَسْجِدُ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ يَصَلُّونَ الصُّبْحَ فَلَمَّا فَصَلَّى الْعَجَاذُ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّكُمْ تَخْفَ عَلَى مَا كُنْتُمْ تَكْرِي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْبُدُوا وَاعْتَمُوا تَابِعَهُ يُونُسُ \*

۸۷۶ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَآتَى عَلَى اللَّهِ مَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ تَابِعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا بَعْدُ وَتَابِعَهُ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ فِي أَمَّا بَعْدُ \*

۸۷۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ ابْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْيَسْرِيِّ

کھڑے ہوئے توجہ تشہد پڑھا تو نبی نے آپ کو ابعد فرماتے ہوئے  
سنا۔ متابعت کی اس کی تائید کی نے زہری سے۔

حکمر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ یہ آپ کی آخری  
مجلس تھی۔ آپ بیٹھے تو دونوں کندھوں پر پا درپیشی ہوئی تھی اور سر  
پر پٹی باندھ رکھی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائی بیان کی اور فرمایا: اے لوگو  
نزدیک آ جاؤ۔ لوگ قریب ہو گئے۔ پھر فرمایا: ابعد۔ بے شک  
انصار کا یہ قبیلہ گئے گا اور لوگ بڑھیں گے۔ جو اُمت حمیہ کے کسی  
کام کا دانی بنے اور کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے کا طاقت رکھے تو  
چاہیے کہ ان لوگوں کی نیکیوں کو قبول کرے اور ان کی بُرائیوں سے  
درگزر کرے۔

جمعہ کے روز دونوں خطبوں کے درمیان  
بیٹھنا۔

مسند، بشر بن مفضل، عبید اللہ ثانی سے روایت ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم دو خطبے دیا کرتے اور ان کے درمیان بیٹھا کرتے۔

خطبہ غور سے سنا

عبد اللہ اعمر نے حضرت ابوسریحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جمعہ کا روز ہو تو قریش  
مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے آنے والوں کو  
بکھتے رہتے ہیں۔ جلد آنے والے کی مثال اونٹ کی قربانی دینے والے  
جیسی ہے۔ پھر اس جیسی جو گائے کی قربانی دے۔ پھر دنبہ، پھر مرغی۔  
پھر اٹھا۔ جب امام نکل آئے تو اپنی دائیں یاں بند کر کے وعظ و نصیحت  
کو غصہ سے سنتے ہیں۔

جب امام کسی کو دیکھے کہ خطبہ کے دوران آیا ہے تو  
اُسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے۔

بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَيْفَ تَحْتَجُّونَ تَشْهَدُ يَقُولُ إِنَّمَا بَعْدُ تَابِعَهُ الرَّبِيعِيُّ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ:

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو  
الْقَسْبِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ آخِرُ مَجْلِسٍ  
جَلَسَ مُتَعَطِّفًا وَلِحْفَةً عَلَى مَنْكَبَيْهِ وَقَدْ غَضِبَ  
رَأْسُهُ يَعْصَا بَنِي دَرَسِمَةَ وَحَمَدُ اللَّهِ وَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ ثُمَّ  
قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَيَّ قِيَامُ إِلَيَّ لَمْ قَالَ إِنَّمَا بَعْدُ فَإِنْ  
هَذَا الْحَجُّ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ وَيَكْتُمُ النَّاسُ فَهَذَا قَوْلِي  
شَيْئًا مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَضْرِبَ أَحَدًا  
وَيَنْفَعَهُ فِيهِ أَحَدًا فَلْيَقْبَلِ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَعْبَادِيهِمْ  
عَنْ مُسَيَّبِهِمْ:

بَابُ ۵۸۲ الْقَعْدَةُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ:

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمَعْقِلِ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ ثَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَفْعَلُ  
بَيْنَهُمَا:

بَابُ ۵۸۳ الرَّسْمُ إِلَى الْخُطْبَةِ:

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو  
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ  
وَقَفْتَ الْمَلَأَ مَكَّةَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُمُونَ الْأَوَّلَ  
فَالْأَوَّلَ وَمَتَلَّ الْمُهَاجِرُ كَمَثَلِ الذِّئْبِ يَهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ  
كَالْذِّئْبِ يَهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَيْشًا ثُمَّ مَجْلَعَةً ثُمَّ سَيْفَةً ثُمَّ  
حَدَّحَ الْإِمَامُ طَوَافًا مَجْمَعَهُمْ وَرَسَّ مَعُونَ الدِّكْرُ:

بَابُ ۵۸۴ إِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا جَاءَ  
وَهُوَ يَخْطُبُ أَمْرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ:



مکات گئے اور مال جمع کیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے یہ دیکھ کر آپس نہ ہاتھ ملنے لگا۔  
اے اللہ! ہمارے ارد گرد ہم پر نہیں۔ پس جس طرف دست مبارک  
سے اشارہ کرتے اصر کے باطل چھٹ جاتے یہاں کھاکہ مدینہ منورہ  
ایک دائرہ سا بن گیا۔ قناہ نامی نالہ مینہ بھر رہا اور جو بھی آتا وہ  
اس بارش کا مال بیان کرتا۔

جمعہ کے روز حبيب امام خطبہ دے تو خاموش رہا اور  
جب کوئی اپنے ساتھی سے کہے کہ خاموش رہو تو اس نے  
لغو حرکت کی۔ حضرت سلمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
روایت کی کہ جب امام کلام کرے تو خاموش رہے۔

عقیل بن ابی شہاب، عقیل بن ابی شہاب، اسمعیل بن مسیب، حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم جمعہ کے روز اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش  
رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو حرکت کی۔

وہ ساعت جو صرف جمعہ کے روز میں ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے جمعہ کے روز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اس میں ایک  
ساعت ہے جو بندہ مسلمان اُسے پائے اور وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھ  
رہا ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا وہی عطا فرما دی جائے گی اور  
ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ وہ قلیل وقت ہے۔

اگر نماز جمعہ میں کچھ لوگ امام سے جدا ہو جائیں تو امام  
اور باقی لوگوں کی نماز جائز ہے۔

مسعود بن عمرو، زائدہ، حصین، سالم بن ابوالجعد سے روایت  
ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب کہ ہم نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک قافلہ آیا جس  
میں اناس سے لدے ہوئے اونٹ تھے۔ ہم اُس کی طرف دوڑ پڑے یہاں  
تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ آدمی باقی رہ  
گئے تو یہ آیت نازل ہوئی: جب تجارت یا ہولعب دیکھتے ہیں تو

الاعتراف اذ قال عذرة فقال يا رسول الله تهدم الدنيا  
وعرق المال فادع الله لنا فرفع يديه فقال اللهم  
حوالينا ولا علينا فما يشيروننا الى نلجئ من التحمل  
الا انفرجت وصارت المدينة مثل الجوزة وسأل  
الواوي قناة شهدا وادعهم حتى احدثا من نلجئ الا  
حدثت بالجوزة

**باب ۵۹** الا نصات يوم الجمعة و  
الامام يخطب فلما قال لصلحبه انصت  
فقد لنا وقال سلمان عن النبي صلى الله  
عليه وسلم ينصت اذا تكلم الامام

۸۸۵۔ حدثنا يحيى بن جبير قال حدثنا الليث عن  
عقيل بن ابی شہاب قال اخبرني سويد بن المسيب  
ان ابا هريرة اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم  
قال اذا قلت لصلحك يوم الجمعة انصت والامام  
يخطب فقد لغوت

**باب ۵۹** الساعة التي في يوم الجمعة

۸۸۶۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابي  
الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى  
الله عليه وسلم ذكر يوم الجمعة فقال فيه ساعة لا  
يؤاخذ فيها عبد مسلم وهو قائم يصلي يشك الله شيئا  
الا اعطاه آية او اشار بيده فيقول لها

**باب ۵۹** اذا نفر الناس عن الامام في  
صلوة الجمعة فصلوة الامام ومن بقي جائز  
۸۸۷۔ حدثنا معاوية بن عمار قال حدثنا زائدة عن  
حصين عن سالي بن ابي الجعد قال حدثنا جابر بن  
عبد الله قال بينما نصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم  
اذا اقبلت عير تحيل طعاما فالتفتوا اليها حتى ما  
بقي مع النبي صلى الله عليه وسلم الا اثنا عشر رجلا  
فنزلت هذه الآية فلما اذا اذنا تجارة او لهم من الفضل



إِلَيْهَا وَتَرَكُوا قَائِلًا

### بَاب ۵۹۳ الصَّلَاةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَتَبَلُّهَا

۸۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الطُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَيَعْدُهَا رَكْعَتَيْنِ وَيَعْدُ الْمَغْرِبَ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَيَعْدُ الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

### بَاب ۵۹۴ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا فُضِّيتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

۸۸۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ كَانَتْ فَيْئًا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ عَلَى أَرْبَعَاءٍ فِي مَرْعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ أَصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُ فِي قَدْرٍ لَمْ تَجْعَلْ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ يَطْعُمُهَا كَتُونُ أَصُولِ السِّلْقِ عَرَقًا وَكَانَ تَنْصَرِفُ مِنَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَتَسْلِمُ عَلَيْهَا فَتَقْرِبُ ذَلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَتَلْعَقُهُ وَكُنَّا نَمْنَحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ طَعَامَهَا ذَلِكَ

۸۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا أَوْ قَالَ مَا كُنَّا نَقْبِلُ وَلَا نَتَّخِذُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ

### بَاب ۵۹۵ النَّفَاطَةُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۸۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقَبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ الْفَرَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسَا قَالَ كُنَّا نَبْكَرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقْبِلُ

۸۹۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي

اُس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور ہمیں کھڑا چھوڑ دیتے ہیں (۱۱:۶۲) نماز جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے نماز پڑھنا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس میں ظہر سے پہلے دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے اور عشاء کے بعد بھی دو رکعتیں اور جمعہ کے بعد نماز پڑھتے یہاں تک کہ واپس تشریف لے جاتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

ارشاد خداوندی، جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ (۱۰:۶۲)

سعید بن ابو مریم، ابو عسان، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم میں ایک عورت تھی جو ہر کے کنارے اپنے کھیت میں چھند ربویا کرتی۔ جب جمعہ کا دن ہوتا تو وہ چھند رکی جڑوں کو اکھاڑ کر انھیں ہانڈی میں ڈالتی۔ پھر ایک ٹھکی جو کا اٹا اس میں ڈالتی اور چھند کی جڑیں گویا بولیموں کی طرح ہو جاتیں جب ہم نماز جمعہ سے واپس آتے تو اسے سلام کرتے اور وہ یہ کھانا ہمارے سامنے رکھ دیا کرتی اور ہم جمعہ کے روز اس کھانے کی تمنا کیا کرتے تھے۔

عبداللہ بن مسلمہ، ابن ابو حازم، ان کے والد ماجد نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی اور فرمایا: ہم قبیلہ نہ کرتے اور نہ دوپہر کا کھانا کھاتے مگر نماز جمعہ کے بعد۔

### نماز جمعہ کے بعد قبیلہ کرنا

محمد بن عقبہ شیبانی، ابواسحاق فراری، حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ہم نماز جمعہ صبحی پڑھتے آدھ پھر قبیلہ کرتے۔

سعید بن ابو مریم، ابو عسان، ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ  
الْقَائِلَةُ ۝

تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ لیتے اور پھر قبولہ کیا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## أَبْوَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

بَابُ ۵۹۱ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا ضَرَأْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ إِلَىٰ قَوْلِهِ عَدَايَا مُّهِينًا ۝

۱۹۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ سَأَلْتُ عَنْ صَلَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ صَلَاةٍ فَقَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ تَحْبِي كَوْنَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَتْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي كَانَتْ تُصَلِّي فَجَاءُوا فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رُكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَذَكَرَ لِنَفْسِهِ رُكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ۝

بَابُ ۵۹۲ صَلَاةُ الْخَوْفِ رِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا رَاجِلٌ قَائِمٌ ۝

۱۹۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْقُرَيْشِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ تَارِيفٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ قَوْلِ عُمَرَ إِذَا اخْتَلَعُوا قِيَامًا وَكَانُوا ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا كَانُوا أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ فَلَمْ صَلُّوا قِيَامًا وَكَانُوا ۝

بَابُ ۵۹۳ يَخْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ ۝

## نماز خوف کا بیان

ارشاد خداوندی ہے: جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے تا عَدَايَا مُّهِينًا ۝ (۱۰۲: ۱۰۱)

شعیب کا بیان ہے کہ بنی نے زہری سے پوچھا: کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نماز پڑھی؟ فرمایا کہ مسلم نے ہمیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب جا دیا ہم دشمن کے سامنے صف آرا ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا رہا اور دوسرا دشمن کے مقابلے پر پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ رکوع کیا اور دوسرے کے لیے پھر اس گروہ کی جگہ چلے گئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت کا رکوع اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا پس ان میں سے ہر گروہ نے خود پڑھی اور رکوع سجدے کیے۔

پیدل یا سوار ہو کر نماز خوف پڑھنا۔ راجل سے پیدل مراد ہے۔

سید بن علی بن سعید قرشی، ان کے والد ابیہ ابی جریج، موسیٰ بن عقبہ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ جب کُلُّ بِل بایں تو کھڑے ہو کر اور حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت کی کہ اگر گھڑ تلوار میں زیادہ ہوں تو کھڑے یا سوار ہو کر نماز پڑھ لی جائے۔

نماز میں ایک دوسرے کی حفاظت کرنا۔

## آبُوابُ صَلَوةِ الْخَوْفِ

باب ۵۹۷ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا ضَرَأْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ إِلَى قَوْلِهِ عَدَايَا مُهَيَّنًا ۝

۱۹۳۳ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ هَاشِمَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي صَلَوةً فَقَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ نَحْبِي فَإِنَّنَا الْعَدُوَّ فَصَافَقْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتِ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَأَقْبَلَتِ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الْبَقِيَّةِ ثُمَّ تَصَلَّى فَجَاءُوا فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَذَكَرَ لِنَفْسِهِ رُكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ۝

باب ۵۹۸ صَلَوةِ الْخَوْفِ رِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا لِأَجْلِ قَاتِلِهِ ۝

۱۹۳۴ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقُرْتُبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ تَارِيفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَوْسَانَ قَوْلِ مُحَمَّدٍ إِذَا اخْتَلَطُوا قِيَامًا أَوْ زَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانُوا الْكُفْرَ مِنْ ذَلِكَ فَلَمْ يَصَلُّوا قِيَامًا أَوْ زَادَ ۝

باب ۵۹۹ يَخْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي صَلَوةِ الْخَوْفِ ۝

## نماز خوف کا بیان

ارشاد خداوندی ہے: جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے تا عَدَايَا مُهَيَّنًا ۝

(۴: ۱۰۱: ۱۰۲)

شعیب کا بیان ہے کہ بنی زہری سے پوچھا: کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نماز پڑھی؟ فرمایا کہ سالم نے میں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب جا کر ہم دشمن کے سامنے صف آرا ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا رہا اور دوسرا دشمن کے مقابلے پر۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ رکوع کیا اور دوسرے کے لیے پھر یہ اُس گروہ کی جگہ چلے گئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ وہ آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت کا رکوع اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا پس ان میں سے ہر گروہ نے خود پڑھی اور رکوع سجدے کیے۔

پیدل یا سوار ہو کر نماز خوف پڑھنا۔ راجل سے پیدل مراد ہے۔

سید بن علی بن سید قرشی، ان کے والد ماجد ابن جریج، موسیٰ بن عقبہ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ تاجہ کا قول ہے کہ جب گھل مل جائیں تو کھڑے ہو کر اور حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی روایت کی کہ اگر کفہ تھلاؤں میں زیادہ ہوں تو کھڑے یا سوار ہو کر نماز پڑھ لی جائے۔

نماز میں ایک دوسرے کی حفاظت کرنا۔



۸۹۵ - حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ الثَّوْبِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَثُرَ وَكَثُرُوا مَعَهُ وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ وَمِنْهُمْ مَنْ سَجَدَ وَسَجَدَ وَامْعَةً ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ الَّذِينَ سَجَدُوا وَحَرَسُوا أَمْوَالَهُمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَوَرَكَعُوا وَسَجَدُوا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ وَلَكِنْ يَخْرُجُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

**باب ۵۹۹ الصَّلَاةُ عِنْدَ مَنْ هَضَمَ الْحَصُونِ**  
وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِنْ كَانَ تَهْتَأُ الْقَوْمُ وَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلَاةِ صَلُّوا بِمَاءٍ كُلِّ مَرِيٍّ لِنَفْسِهِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْإِيمَاءِ أَخَذُوا الصَّلَاةَ حَتَّى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ أَوْ يَأْمَنُوا فَيُصَلُّوا رُكْعَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا صَلُّوا رُكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَقْدِرُوا فَلَا يُجْزِئُهُمُ التَّكْبِيرُ وَيُؤْخَذُ مِنْهَا حَتَّى يَأْمَنُوا بِهِ قَالَ مَكْحُولٌ وَقَالَ النَّسَبِيُّ مَالِكٌ حَضَرْتُ مَنْ هَضَمَ حَصِينَ تَسْتَرِعُ عِنْدَ إِصْنَاءَةِ الْفَجْرِ وَاشْتَدَّ اشْتِعَالُ الْقِتَالِ وَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا بَعْدَ رَيْفَاعِ النَّهَارِ فَصَلَّيْنَاهَا وَهَنَ مَعِيَ أَيْ مُوسَى فَفُتِحَ لَنَا قَالَ أَكُسُ بْنُ مَالِكٍ وَمَا لَكُمْ لِي بِتِلْكَ الصَّلَاةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

۸۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ذَكْوَيْهٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمِسْكَانِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدَ قَالَ فَتَنَزَّلَ إِلَى بَطْحَانَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى

عُمید اللہ بن عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور کچھ لوگ آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے تکبیر کی تو انھوں نے تکبیر کی، رکوع کیا تو ان لوگوں نے رکوع کیا، پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ انھوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو وہ جا کھڑے ہوئے جنھوں نے سجدہ کیا اور اپنے بھائیوں کی گمراہی کی تھی اور وہ دوسرا گروہ آگیا۔ پس انھوں نے آپ کے ساتھ رکوع سجدہ کیا اور سب آدمی نمازیں رہے لیکن ایک دوسرے کی مخالفت بھی کرتے رہے قلعوں پر یلغار اور دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے نماز پڑھنا۔ اوزاعی نے فرمایا جب کہ فتح یقینی ہو اگر نماز پر قادر نہ ہوں تو ہر شخص اٹھا رہے سے نماز پڑھ لے اور اگر اٹھا رہے بھی قادر نہ ہوں تو نماز کو مؤخر کر لیں یہاں تک کہ جنگ کا فیصلہ ہو یا محفوظ ہو جائیں تو پھر کعبین پڑھ لیں اگر اس پر قادر نہ ہوں تو ایک رکعت پڑھیں اور دو سجدے کر لیں۔ اگر اس پر بھی قادر نہ ہوں تو تکبیر کافی نہیں بلکہ محفوظ ہونے تک اسے مؤخر کر دیں۔ مکحول کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا، طلوع فجر کے وقت جب قلعہ تشر پر حملہ کیا گیا تو لڑائی گرم ہو گئی اور نماز پڑھنے کا موقع نہ ملا۔ پس ہم نے نماز پڑھی مگر سورن بلند ہونے کے بعد پڑھی اور ہم حضرت ابو موسیٰ کے ساتھ تھے تو ہماری فتح ہوئی۔ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ اس نماز کے بدلے میں دنیا اپنی ساری متاع سمیت بھی بخش نہیں کر سکتی۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، غزوہ خندق کے روز حضرت عمرؓ آئے اور کنارہ قریش کو سب و شتم کرنے لگے اور وہ عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! میں نے نماز عصر نہیں پڑھی یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم، ابھی تک میں نے بھی یہ نماز نہیں پڑھی ہے۔ پس بطحان کی طرف اترے تو دوڑا اور سورج غروب ہونے کے بعد نماز عصر پڑھی۔ پھر اس کے

الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا ۝

**باب ۶۰ صلوٰۃ الطالب والمطلوب**  
 رَاكِبًا وَابْتِغَاءَ ذِكْرِ الْوَلِيدِ ذَكَرْتُ لِلْأَوَّلِ  
 صَلَاةَ شَرَحِيْلَ بْنِ السَّمُوطِ وَأَمَّا عَلَى  
 ظَهْرِ الدَّائِمَةِ فَقَالَ كَذَلِكَ الْأَمْرُ عِنْدَنَا إِذَا  
 تَخَوَّفَ الْفُوتَ وَاحْتَجَّ الْوَلِيدُ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ بِالْعَصْرِ قَالَ  
 إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ ۝

۸۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا  
 جُوَيْرِيَّةٌ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعْنَا مِنَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ  
 بِالْعَصْرِ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَذْرَكَ بَعْضُهُمَا الْعَصْرَ فِي  
 الظُّلُمِ فَقَالَ بَعْضُهُمَا بَلْ نَصَلِّيْ لَمْ يَزِدْنَا ذَلِكَ فَذَكَرَ  
 ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْتَفِ أَحَدًا مِنْهُمَا ۝

بعد نماز مغرب پڑھی۔  
 تعاقب کرنے یا ہونے کی صورت میں سواری پر یا  
 اشارے سے نماز پڑھنا۔ ولید کا بیان ہے کہ میں نے اذہبی  
 سے شریعت بنی سبط اور ان کے ساتھیوں کی نماز کا ذکر کیا جو سواری کی بیٹھ  
 پر پڑھی تھی فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ حکم ہے جب کہ فوت ہونے کا ڈر  
 ہو اور ولید نے بخاری علیہ السلام کے اس ارشاد و گرائی کو دلیل بنایا  
 ہے کہ کوئی نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا جب کہ جنگ احزاب سے لوٹے کہ کوئی  
 نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں۔ ہم میں سے بعض نے کہا کہ ہم تو  
 وہیں پہنچ کر نماز پڑھیں گے جب کہ دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم تو پڑھیں  
 گے کیونکہ آپ کا مقصد یہ نہیں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
 اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے کسی کو بھی ملامت نہ کی۔

ف: آپ نے فریقین میں سے کسی فریق کو بھی اس لیے ملامت نہ کی کہ ایک فریق نے آپ کے مذکورہ ارشاد گرائی سے ظاہری  
 مفہوم پر عمل کیا اور دوسرے فریق نے آپ کے ارشاد عالی کی مراد پر عمل کیا۔ ہر فریق نے جو حکم اپنی اپنی سوجھ بوجھ کے مطابق آپ ہی  
 کے حکم کی تعمیل کی لہذا قابل ملامت کوئی فریق بھی نہ نظر آئی یہی حال ائمہ مجتہدین کے اجتہادی اختلافات کا ہے ان میں سے کسی بھی  
 ملے میں کوئی سا امام بھی قابل ملامت نہیں بلکہ سارے ثواب پانے والے اور راہ حق پر ہیں۔ چاروں میں سے جس کی پیروی بھی کی  
 جائے درست ہے لیکن جہاں جس کی پیروی کا رواج ہو جیسے پاکستان، بھارت اور جگہ دیش میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ  
 کی پیروی کا رواج ہے لہذا یہاں نہ سب حنفی پر ہی عمل کیا جائے۔ جمہل حق کے چاروں اماموں کی تقلید سے باہر ہر وہ گمراہ،  
 بے دین ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

شب خون اور لڑائی کے وقت تکبیر، اندھیرا، صبح  
 اور نماز۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لی۔ پڑھ کر  
 سوار ہوئے اور کہا: اللہ اکبر خیبر برپا ہو گیا۔ ہم جس قوم کے  
 میدان میں اترتے ہیں تو وہ اسے ہوئے لوگوں کی صبح غراب ہو  
 جاتی ہے۔ وہ نکلے اور گلیوں میں یہ کہہ رہے تھے: محمد اور فوج  
 راوی کا بیان ہے کہ الخنیس فوج۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

**باب ۶۱ التَّكْبِيرُ وَالْعَلَسُ وَالصُّبْحُ**  
 وَالصَّلَاةُ عِنْدَ الْإِعَارَةِ وَالْحَرْبِ ۝  
 ۸۹۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ  
 عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَهْمَبٍ وَثَابِتِ بْنِ النَّبَّاسِ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
 مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ  
 بِعَلَسٍ ثُمَّ رَكِبَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَيْرٌ مِنْ خَيْرِ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِذَا  
 نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنَادِرِينَ فَخَرَجُوا يَسْمَعُونَ  
 فِي التَّكْبِيرِ وَيَقُولُونَ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ قَالَ الْخَمِيْسُ



الْحَبَشِيُّ قَطْرًا عَلَيْهِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَبِلَ الْبَقَاةَ وَسَبَّحَ الذَّامِرَ فَصَارَتْ صَفِيَّةُ ابْنِ حَبِشَةَ  
النَّكْبِيَّةَ وَصَارَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
تَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ مَدَافِقَهَا عَتَقَهَا فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ  
لِثَابِتٍ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ عَائِتٌ سَأَلْتُ أَسْمَاءَ أُمَّهُمْ هَا فَقَالَ  
أُمَّهُمْ هَا لَفَسَهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ ۝

علیہ وسلم ان پر غالب آئے پس لڑنے والی کو قتل اور عورتوں بچوں کو  
قیمہ کر لیا۔ چنانچہ حضرت وحیدہ کلبی کے صدمے میں حضرت صفیہ امیں  
اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہو گئیں۔ پھر آپ نے ان سے  
نکاح کر لیا اور آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔ عبد العزیز نے ثابت  
سے کہا۔ اسے ابو محمد کیا آپ نے حضرت انس سے پوچھا کہ ان کا مہر  
کیا مقرر ہوا فرمایا کہ ان کی ذات اس پر وہ مسکرائے۔

## کتاب لعیدین

بَاب مَا جَاءَ فِي الْعِيدَيْنِ وَ  
التَّجْمِيلِ فِيهِمَا ۝

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عُمَرَ قَالَ أَخَذَ عُمَرُ حَبَّةً مِنْ سَبْعِي تَبَاوَعْتُ فِي الشُّقْرِ فَاخْتَدَمَ  
فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ ابْتِعْ هَذِهِ تَجْمَلُ بِهَا الْعِيدُ وَالْوُقُوفُ فَقَالَ لَكَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لَاحِلَاقٍ  
لَكَ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَكَاهُ اللَّهُ أَنْ يَلْبَسَ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَبَّتْ دِيْبَا حِجْرًا قَا قَبَلُ بِهَا عُمَرُ  
فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لَاحِلَاقٍ لَكَ وَأَرْسَلْتَ إِلَيَّ  
بِهَذِهِ الْجَبَّةِ فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَبِيعَهَا وَتَصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ ۝

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت عمر نے ایک ریشمی جُبت لیا اور اُسے لے کر  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ  
اسے خرید لیجئے اور اسے عید اور وفود کے وقت زیب تن فرمایا کیجئے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ ان لوگوں کا لباس  
ہے جن کا آخرت میں حصہ نہ ہو، حضرت عمر کے رہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ  
نے چاہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے ایک ریشمی  
جُبت بھیجا، حضرت عمر نے فرمایا اور اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا کہ یہ  
ان کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہ ہو اور پھر یہ جُبت میرے لیے  
بھیج دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، اسے  
بیچ کر اپنی حاجت پوری کر لو۔

### عید کے روز برچھیاں اور ڈھالیں

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے  
پاس دو لڑکیاں جنگ بعات کے ترانے گارہی تھیں۔ آپ بستر  
پر لیٹ گئے اور منہ پھیر لیا، حضرت ابو بکر آئے اور انھوں نے  
مجھے دوائی اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس شیطان لگا

### بَاب الْحَوَابِ وَالذَّرَقِ يَوْمَ الْعِيدِ

۹۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَهُ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي حَارِيَّتَانِ تَغْنِيَانِ بِغَتَا  
بُعَاثٍ قَا ضَطَبَعَهُ عَلَى الْفَوَارِشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ دَخَلَ



# کتاب العیدین

باب ۶۰۲ مَاجَاءَ فِي الْعِيدَيْنِ وَ التَّجَمُّلُ فِيهِمَا ۝

۱۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ عُمَرُ حَبَّةً مِنْ سَبْعَةِ شَبَاطٍ فِي السُّوقِ فَلَخَّهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتِعْ هَذِهِ تَجَمَّلَ بِهَا الْعَبْدُ وَالْوَفْدُ فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ مِنْ لِبَاسٍ مِنْ لَاحِلَةٍ لَكَ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَلْبِثَ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ هَذِهِ مِنْ لِبَاسٍ مِنْ لَاحِلَةٍ لَكَ وَأَرْسَلْتَ إِلَى بَيْتِهِ الْجَبَّةَ فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيعَهَا وَتَصَيَّبَ بِهَا حُلَّتَكَ ۝

باب ۶۰۳ الْحَرَابِ وَالذَّارِقِ يَوْمَ الْعِيدِ

۹۰۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي حَارِيتَانِ تَغْنِيَانِ بِعَنَاءٍ بُعَاثٍ فَاصْطَجَعَهُ عَلَى الْفَرَّاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ دَخَلَ

# عیدین کا بیان

عیدین اور ان میں اظہارِ مسرت کا حکم

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت عمر نے ایک ریشمی جُتیا اور اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! اسے خرید لیجئے اور اسے عید اور وفود کے وقت زیب تن فرمایا کیجئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا یہ اُن لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہ ہو، حضرت عمر کے رہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لیے ایک ریشمی جُتیا بھیجا، حضرت عمر نے فرمایا اور اُسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تھا کہ یہ اُن کا لباس ہے جن کا آخرت میں حصہ نہ ہو اور پھر یہ جُتیا میرے لیے بھیج دیو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا، اسے بیچ کر اپنی حاجت پوری کر لو۔

عید کے روز برچیاں اور ڈھالیں

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں جنگِ بعات کے ترانے گارہی تھیں، آپ بستر پر لیٹ گئے اور منہ پھیر لیا، حضرت ابو بکر آئے اور انھوں نے مجھے گواہ اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس شیطانی لہجہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا اسے جانے دو جب وہ غافل ہوئے تو میں نے لوگوں کو نکل جانے کا اشارہ کیا۔ وہ پیشوں کی عید کا دن تھا جو لوگوں اور بچوں سے کھلتے ہیں۔ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھنا کہ آپ نے خود فرمایا، تم دیکھنا چاہتی ہو عرض گزار ہوئی، ہاں آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑی کر لیا اور میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ فرماتے: اے نبی ارفدہ! اور دکھاؤ یہاں تک کہ جب میں اُن کی گئی تو مجھ سے فرمایا: بس عرض کی، ہاں فرمایا۔ تو جاؤ۔

### مسلمانوں کے لیے عید کی سنتیں

طبعی سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ فرمایا کہ اس روز کی ابتدا ہم ناز پر مبنی سے کرتے ہیں پھر واپس لوٹ کر قرآنی کرتے ہیں جس نے ہماری طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پایا۔

ہشام نے اپنے والد ابیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ اُسے اور میرے پاس انصار کی دوڑ لگائی گا رہی تھیں جو انصار تھے جب بکاث میں بہادری دکھائی تھی وہ فرماتی ہیں کہ یہ گانے والی نہ تھیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر میں شیطانی باجہ اور یہ عید کے دن کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! یہ قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

### عید الفطر کو جانے سے پہلے کھانا

محمد بن عبد الرحیم، سید بن سلیمان، ہشیم، مجید اللہ بن ابوبکر بن انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عید الفطر کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس وقت تک عید گاہ کو تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ کھا لیتے۔ ————— مروجی بن رجاہ مجید اللہ بن ابوبکر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ طاق تعداد میں کھایا کرتے۔

أَبُو بَكْرٍ فَأَنْتَهَرَنِي وَقَالَ مَرَّةً الشَّيْطَانُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْنِي فَلَمَّا أَغْفَلَ عَنْهُمَا خَرَجَا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْخِرَابِ فَأَتَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَشْتَهَيْنَ تَنْظُرِينَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَخْبَرَنِي وَرَأَيْتُكَ حَتَّى عَلَى خَيْكَمْ وَهُوَ يَقُولُ دَعْنِي يَا بَنِي آيُفَدَةُ حَتَّى إِذَا مَلِئْتُ قَالَ لِي حَسْبُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ قَدْ هَبِي ۝

### باب ۱۱ سُنَّةُ الْعِيدِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ

۹۰۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا بُدِئْتُ بِهِ يَوْمَئِذٍ هَذَا أَنْ تَصِلَ ثُمَّ تَرْجِعَ فَتَنْحَدِرَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا ۝

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بَعَاثَ قَالَتْ وَلَيْسَتْ بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَمْنَانِ الشَّيْطَانُ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَ

هَذَا عِيدُنَا ۝

### باب ۱۵ الْأَكْلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخُودُ وَائِثُومَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ ثَمَرَاتٍ ۚ قَالَ مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِأَكْلِهِمْ وَتَرَا ۝



## باب ۶۰۶ الاکل یوم النحر

۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَمَّرٍ  
بْنِ سَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ  
فَقَالَ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَمَنُ فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ جَيْرَانِهِ  
فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَهُ قَالَ وَعِنْدِي  
حَدَّثٌ عَنْ أَحَبِّ إِلَيَّ مِنْ شَأْنِي لَحْمٌ فَدَخَلَ لَدُنَّ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَعَتْ الرُّخَصَةَ مِنْ سِوَاهُ  
أَمْ لَا ؟

۹۰۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُصْرُوقٍ  
الشَّعْبِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحَى بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ  
صَلَّى صَلَاتِنَا وَتَسَكَتَ لَمَسْنَا فَقَدْ أَصَابَ الشُّكَّ وَمَنْ  
تَسَكَتَ قَبْلَ الصَّلَاةِ قَاتَلَهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَا تُسَكَتُ لَهُ  
فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ بَرْيَاحٍ الْبَرَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِّي  
تَسَكَتُ شَأْنِي قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَدَدْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ الْأَكْلِ  
وَالشُّرْبِ وَاحْتَبَبْتُ أَنْ تَكُونَ شَأْنِي أَكُلَ شَاةٍ تَذَبُرُ  
فِي بَيْتِي فَمَا بَحْتُ شَأْنِي وَتَعَدَدْتُ قَبْلَ أَنْ أَتِيَ الصَّلَاةَ  
قَالَ شَأْنُكَ شَاةٌ لَحْمٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنِ عِنْدَنَا  
عَنَّا قَالَتُ جَدَّةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَأْنَيْنِ أَفَتَجِزِي عَنِّي  
قَالَ لَحْمٌ وَكَانَ تَجِزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ؟

## باب ۶۰۷ الخدو ج إلى المصلى بغیر منبر

۹۰۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ  
عَمْرِو اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ  
الْأَضْحَى إِلَى الْمِصْلَى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ  
تَنْصَرِفُ كَيْفَ مَوْمَعَايِلِ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى  
صُفُوفِهِمْ فَيُحَظُّهُمْ وَيُؤْصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ

## قربانی کے روز کھانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز عید سے پہلے قربانی کر لے  
وہ دوبارہ کرے۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ اس روز گوشت  
کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں کا ذکر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمائی عرض گزار ہوا کہ میرے پاس بھجڑ کا ایک  
سالہ بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو کبزوں سے پیارا ہے۔ پس  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اجازت مرحمت فرمادی۔ مجھے نہیں  
معلوم کہ یہ اجازت دوسروں کے لیے بھی ہے یا نہیں۔

قبیلہ سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے روز نماز کے  
بعد خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری  
طرح قربانی کی، اس کی قربانی درست ہو گئی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی  
کی تو وہ نماز سے پہلے ہے لہذا اس کی قربانی نہیں ہوئی۔ حضرت براء کے  
ماموں جان حضرت ابو بردہ بن نیار عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں  
نئے اپنی بکری نماز سے پہلے ذبح کر لی، یہ جانتے ہوئے کہ دن کھاتے پینے کا  
ہے اور میں نے چاہا کہ میری بکری پہلی ہو جو میرے گھر میں ذبح کی جائے  
لہذا میں نے اپنی بکری ذبح کی اور نماز کے لیے حاضر ہونے سے پہلے اسے  
کھدھی لیا فرمایا کہ تہمدی بکری گوشت کھانے کے لیے ہوئی عرض گزار ہوئے کہ یا  
یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک سالہ بھجڑ کا بچہ ہے جو مجھے دو کبزوں سے پیارا ہے  
کیا مجھے کھاتے کر سکا فرمایا: ہاں اور تمہارے بعد کسی کو کتابت نہیں کرے گا۔

## بنیہ منبر کے عید گاہ کی طرف جانا

عیاض بن عبد اللہ بن ابوسرح سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعد خدری  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے  
روز عید گاہ تشریف لے جاتے تو سب سے پہلا کام یہ ہوتا کہ نماز پڑھتے  
فارغ ہو کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے  
رہتے آپ انہیں وعظ و نصیحت کرتے اور حکم فرماتے مگر کوئی لشکر بھیجنا یا  
حکم جاری کرنا امتزائوں کا حکم فرماتے۔ پھر واپس تشریف لاتے۔ حضرت  
ابوسعد نے فرمایا کہ مسلمانوں کا ہمیشہ یہی معمول رہا یہاں تک کہ میں عید الاضحیٰ



یا عید الفطر کہیے مروان کے ساتھ نکلا جو مدینہ منورہ کا عاکم تھا۔ جب ہم  
جیدا میں آئے تو اس کے لیے کثیر بن مکت نے منبر بنا رکھا تھا۔ جب  
مروان نے اس پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو میں نے اس کا پیرا کچل کر کھینچا۔ وہ  
مجھ سے چھڑا کر چڑھ گیا اور ناز سے پہلے خلیفہ دیا۔ میں نے اس سے  
کہا کہ تم نے سنت کو بدل دیا خدا کی قسم اس نے کہا۔ اے ابوسعید! جو  
آپ جانتے ہیں وہ بات گئی۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں جو جانتا ہوں وہ  
اُس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ اُس نے کہا کہ لوگ ناز کے بعد ہا ہی  
یہ نہیں بیٹھتے لہذا میں نے اسے ناز سے پہلے کر دیا۔

عید کے لیے پیدل اور سوار ہو کر جانا اور وہ بغیر اذان  
واقامت کے ہے۔

ابراہیم بن منذر جزائی، انس بن عباس، عبید اللہ، نافع، حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں ناز پر چکا کرتے۔ پھر ناز کے  
بعد خطبہ ارشاد فرماتے۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے  
سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے روز تشریف لے گئے  
تو انہوں نے ابتدا کی خطبے سے پہلے اور مجھے بتایا کہ حضرت ابن عباس نے  
ایک آدمی کو حضرت ابی زبیر کے پاس بھیجا جب کہ ابی ان کے لیے بیعت  
لے جا رہی تھی کہ عید الفطر کے لیے اذان نہیں کہی جاتی اور خطبہ ناز کے  
بعد ہے اور مجھے عطاء نے حضرت ابن عباس اور حضرت جابر بن عبد اللہ  
کے حوالے سے بتایا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے لیے اذان نہیں کہی جاتی  
حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے  
ہوئے تو ابتدا ناز سے فرمائی۔ پھر اس کے بعد لوگوں کو خطبہ دیا۔ جب نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو عورتوں کی طرف اُتر آئے اور حضرت  
بلال کے ہاتھ کا سہارا لیا ہوا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلا رکھا  
تھا جس میں عورتیں صدقہ ڈالتی تھیں۔ میں نے عطاء سے کہا کہ کیا آپ  
کے نزدیک اب بھی یہ المم کے لیے لازم ہے کہ فارغ ہو کر عورتوں کے

یُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطْعًا أَوْ يَأْمُرَ بِمَنْعَةٍ  
يَنْصَرِفُ فَقَالَ أَبُو سُوَيْبٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ  
حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ آمُرٌ لَمْ يَنْتَزِعْ فِي أَصْحَى  
أَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا آتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْدَرٌ بَنَاءٌ كَثِيرٌ مِنْ  
الْمُصَلِّينَ قَدْ آمَرُوا أَنْ يُرِيدُوا أَنْ يَرْتُقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ  
فَجَبَدَتْ يَدَايِي وَجَعَلْتُ فِي قَلْبِي قَعًا فَخَطَبْتُ قَبْلَ الصَّلَاةِ  
فَعَلْتُ لَهُ عَيْدٌ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا سُوَيْبٍ قَدْ ذَهَبَ مَا  
تَعَلَّمْتَ فَعَلْتُ مَا أَعْلَمُ وَاللَّهِ حَدَّثْتُ مَا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّ  
النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْتُهَا  
قَبْلَ الصَّلَاةِ

بَابُ الْمَشْيِ وَالزَّكَاةِ إِلَى الْعِيدِ  
بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

۹۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يُصَلِّي فِي الْأَصْحَى وَالْفِطْرِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ  
۹۰۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ  
أَبْنُ جَبْرِ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ عَنْ جَابِرِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَهْدًا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ  
قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ  
فِي أَوَّلِ مَا بُوِيعَ لَهُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَدِّنُ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ  
الْفِطْرِ وَلَئِنَّمَا الْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُؤَدِّنُ  
يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأَصْحَى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ قَبْدًا بِالصَّلَاةِ ثُمَّ  
خَطَبَ النَّاسَ بَعْدَ ذَلِكَ فَذَرَعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَزَلَ مَا فِي النِّسَاءِ قَدْ كَرِهَتْ بَنُو كَعْبٍ عَلَى بَنِي بِلَالٍ وَبِلَالٍ  
بِاسْطِ كَوْنِهِ تَلْقَى فِيهِ النِّسَاءُ صَدَقَةٌ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَنْتَ



پاس جلے اور انھیں نصیحت کرے: فرمایا کہ یہ اُن کے لیے ضروری ہے لیکن معلوم نہیں انھیں کیا ہوا کہ ایسا نہیں کرتے۔

### خطبہ نماز عید کے بعد سے

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نماز عید میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ حاضر ہوا۔ سارے ہی خطبہ سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے۔

یعقوب بن ابی اسیم، الواسطی، عیسیٰ بن عمار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نماز عیدین خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر کی دو رکعتیں پڑھیں۔ اُن سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو انھیں حدیث کا حکم دیا۔ پس وہ ڈانٹے لگیں کوئی اپنی بالی اور کوئی اپنا ہار۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس روز جس چیز کے ساتھ ہم سب سے پہلے ابتدا کرتے ہیں وہ یہی ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ پھر واپس جا کر قربانی کرتے ہیں جس نے اس طرح کیا اُس نے ہمارے طریقے کو پایا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت بہ جوارہ اپنے اہل و عیال کے لیے تیار کیا۔ قربانی کا اس میں کوئی شائبہ نہیں، انعام میں سے ایک شخص عرض گزار ہوا جس کو ابورزہ بن نیاز کہا جاتا تھا: یا رسول اللہ! میں ذبح کر بیٹھا اور میرے پاس ایک سالہ بھیر کا بچہ ہے جو دو سال سے بہتر ہے۔ فرمایا کہ اُس کی جگہ کر لو اور تمہارے بعد اور کسی کے لیے کافی یا جائز نہیں۔

عید گاہ اور حرم میں ہتھیار لے جانا مکروہ ہے۔  
حسن بھری نے فرمایا کہ عید کے روز ہتھیار لے جانے سے منع کیا گیا ہے مگر جب کہ دشمن کا خوف ہو۔

سید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حقاً علی الایملم الان ان یأتی النساء فیکدن یرکبن حیث یرکبن قال ان ذلک لحدی علیہم وما لہم ان لا یفعلوا۔

### باب ۶۰۹ الخطبۃ بعد العید

۹۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا بَنُو جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ بُكَرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ۹۱۰۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَءَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَبُو بَكْرُ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ۹۱۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ ثَلَاثٍ عَنْ سَوِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُهَا وَلَا بَعْدَهَا فَكَانَ فِي السَّاءِ وَمَعِي لَيْلٌ فَكُلُّهُمْ بِالْأَصْدَقَةِ فَجَعَلُوا يُلْقِيْنَ تِلْكَ الْمَرْأَةَ حُرَّصَهَا وَرِصَابَهَا ۹۱۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ أَصَابَتْهُ نَنَّا وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ كَانِيَ مُؤَكَّهًا قَدْ مَلَكَهُ لَيْسَ مِنَ السُّلُوِّ فِي شَيْءٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نُبَيْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَعْتُ وَعِنْدِي جَزَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهُ مَكَانَةً وَلَنْ تُؤْفَى أَوْ تُجْزَى عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ۹۱۳۔

### باب ۶۱۰ مَا يَكْرَهُ مِنْ حَمْلِ السِّلَاحِ

فِي الْعِيدِ وَالْحَرَمِ وَقَالَ الْحَسَنُ لَهَذَا أَنْ تَحْمِلُوا السِّلَاحَ يَوْمَ الْعِيدِ إِلَّا أَنْ يَخَافُوا عَدُوًّا ۹۱۳۔ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى أَبُو الشَّكَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا



کے ساتھ تھا جب کہ ان کے نوے میں نیزے کی نوک چھٹی۔ ان کا سر رکاب سے چٹ گیا تو میں نے اتر کر جدا کیا تھا اور مٹی میں ہٹوا۔ حجاج کو جب یہ خبر پہنچی تو عیادت کے لیے آیا۔ حجاج نے کہا: کاش! ہم جانتے کہ آپ کو یہ تکلیف کس نے پہنچائی ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ آپ نے پہنچائی ہے ماس نے کہا: کیسے! فرمایا کہ آپ نے ایسے روز ہتھیار اٹھائے جس میں اٹھائے نہیں جاتے اور حرم میں ہتھیار داخل کیے جب کہ حرم میں ہتھیار داخل نہیں کیے جاتے۔

سید بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حجاج حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں ان کے پاس تھا۔ اس نے کہا: کیا حال ہے؟ فرمایا: اچھا ہے۔ کہا کہ آپ کو کس نے تکلیف پہنچائی؟ فرمایا کہ اس نے تکلیف پہنچائی جس نے ایسے دن میں ہتھیار اٹھائے کا حکم دیا جس روز اٹھانا جائز نہیں یعنی حجاج نے۔

نماز عید کے لیے جلدی جانا۔ عبد اللہ بن بسرؓ نے فرمایا کہ ہم اس وقت فارغ ہو جایا کرتے یعنی اس وقت جب تسبیح پڑھتے۔

حضرت براہ بن عازبؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خلیہ دیا تو فرمایا: اس روز جس کام سے ہم ابتدا کریں یہی ہے کہ ہم نماز پڑھیں پھر واپس جا کر قرآن کریں جس نے یہی طرز کیا اس نے ہمارے طریقے کو پایا اور جس نے نماز پڑھنے سے پہلے قرآن کرلے تو وہ صرف گوشت ہے جو اپنے اہل و عیال کے لیے جلدی کرلے اس کا قرآن سے کوئی تعلق نہیں۔ پس میرے ساموں باقی حضرت ابوہریرہؓ بن نیازہؓ کے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے قرآن کرلے اور میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو سالہ سے بہت ہے۔ فرمایا کہ اس کا بچہ کر لے اور فرمایا کہ اسے ذبح کر لو اور تیار رہے بعد ایک سالہ کسی اور کو کفایت نہیں کرے گا۔

### ایام میں تشریق کے عمل کی تفصیل

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ایام الفطر اور ایام المعدودات سے مراد ایام تشریق ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ ان دس دنوں میں بازار کی طرف تکبیر کہتے ہوئے جاتے تاکہ ان سے سن کر لوگ تکبیر کہیں اور محمد بن علی نواقیل کے بعد بھی تکبیر

المجباریؓ نے کہا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حِينَ أَصَابَهُ سَنَانُ الرَّمْعِ فِي تَخْمَصٍ قَدِيمٍ فَلَزَقَتْ قَدَمَهُ بِالتَّرْكِبِ فَكَوَلْتُ فَنَزَعْتَهَا وَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ الْهَجَرِ الْحَجَابِ فَجَاءَ يُعَوِّدُهُ فَقَالَ الْحَجَابُ كَوْنُ عَلِمُوا مَنْ أَصَابَكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنْتَ أَصْبَكُنِي قَالَ وَكَيْفَ قَالَ حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِي يَوْمٍ لَمْ تَكُنْ تَحْمِلُ فِيهِ دَاخِلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ تَكُنِ السِّلَاحَ يُدْخَلُ فِي الْحَرَمِ

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ الْقَاصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَكَلَ الْحَجَابُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ دَاخِلًا عِنْدَهُ قَالَ كَيْفَ هُوَ قَالَ مَكَلَ فَقَالَ مَنْ أَصَابَكَ قَالَ أَصَابَنِي مَنْ أَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ فِي يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُهُ يَعْنِي الْحَجَابَ

بَابُ التَّشْرِيقِ لِلْعِيدِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسَيْرٍ كُنَّا قَرَعْنَا فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَذَلِكَ حِينَ السُّبُحِ

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا سُكَيْمُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النُّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبَأْتُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ لُصِّلِي لَكُمْ تَرْجِعُ فَتَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ دَبَّحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ كَأَمَّا لَحْمٌ عَجَلَهُ لِأَهْلِهِمْ كَيْسَ مِنَ الشُّكِّ فِي شَيْءٍ فَقَامَ خَالِي أَبُو بَرْدَةَ بْنُ بِنَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ تُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَدٌّ عَجَزِي فَقَدْ مُسِنَتْهُ فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَائِكَ أَوْ قَالَ ادْبَحْهَا وَلَنْ تَحْزِي جَدُّكَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ ذَكَرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْلُوفَةٍ أَيَّامُ الْعَشْرِ وَالْأَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَحْجُرُ جَانِ إِلَى الشُّوقِ فِي الْأَيَّامِ الْعَشْرِ يَكْبُرُ يَكْبُرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا وَكَبَرِ



کہتے۔

محمد بن عمرو، شعبہ سلیمان، سلم بطین، سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مل ایسا نہیں جو ان دنوں کے عمل سے افضل ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے: جہاد بھی؟ فرمایا کہ جہاد بھی مگر جو اپنی جان اور اپنے مال کو خطرے میں ڈال کر نکلا اور کچھ لے کر واپس نہیں لوٹا۔

منیٰ کے دنوں میں تکبیر کہنا اور جب اگلے روز عرفات کو جلسے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے بیٹے میں ہی تکبیر کہتے جس کو سن کر مسجد والے تکبیر کہتے اور بازار والے تکبیر کہتے یہاں تک کہ منیٰ تکبیر کی آواز سے گونج اٹھتا۔ حضرت ابن عمر ان دنوں میں منیٰ تکبیر کہتے اور تازوں کے بعد اور اپنے بستر پر نیز اپنے خیمے، مجلس اور راستے میں اور ان تمام دنوں میں اور عید میں ہاں بن عثمان اور عمر بن عبد العزیز کے پیچھے ایام تشریق کی راتوں میں مسجد کے اندر مردوں کے ساتھ تکبیر کہا کرتے۔

محمد بن ابوبکر ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اور ہم منیٰ سے عرفات کو جا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپ تلبیہ کیسے کرتے تھے؟ فرمایا کہ اگر کوئی تلبیہ کہتا تو اس پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور اگر کوئی تکبیر کہتا تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں کرتا تھا۔

حضور سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں ہم دیا جاتا کہ ہم عید کے روز نکلیں، یہاں تک کہ نواری طرکیا اپنے پردے سے اور حیض والی بھی نکلیں اور لوگوں کے پیچھے رہیں پس ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا کہیں، اس روز کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتے ہوئے

نار عید برہی کی آڑ میں پڑھنا

مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ خَلَفَ النَّاسَ

۹۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَدُوَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَلْطَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِعْلُ فِي أَيَّامِ أَفْضَلِ مِنْهَا فِي هَذِهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ نَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ يَتْبَعُ

بَابُ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مَنْى قَرَأَ اَعْلَى عَرَفَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَكْبِتُ فِي قَبْتٍ مَنَى فَيَسْمَعُ أَهْلَ الْمَسْجِدِ يَكْبِتُونَ وَيَكْبِتُ أَهْلُ الْأَسْوَاقِ حَتَّى تَرْتَجَّ مَنْى تَكْبِيرًا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْبِتُ بِمَنْى تِلْكَ الْأَيَّامَ وَخَلَفَ الصُّكُوتَ وَعَلَى فَرَاشِهِ فِي قُبَا فَسُطَّطَهُ وَمَجْلِسِهِ وَمَشَاهِدُ تِلْكَ الْأَيَّامَ جَمِيعًا وَكَانَتْ مَهْمُومُهُ تَكْبِيرُ يَوْمِ النِّعْدِ وَكَانَ النَّسَاءُ يَكْبِتُونَ خَلَفَ ابْنُ ابْنِ عُثْمَانَ وَابْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لِيَأْتِيَ التَّشْرِيقَ مَعَ الرَّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

۹۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ الشَّقَفِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ وَكُنْتُ عَادِيَانِ مِنْ مَنْى إِلَى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّكْبِيرَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَكْبِتُ الْمَلِكِيُّ لَا يَكْبِتُ عَلَيْهِ وَيَكْبِتُ الْمَكْدُرُ فَلَا يَكْبِتُ عَلَيْهِ

۹۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَلْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نَوْمُرَانِ نَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى نُخْرِجَ الْيَكْرَمَ خِدْرًا حَتَّى نُخْرِجَ الْحَيْضَ فَيَكُنْ خَلْفَ النَّاسِ فَيَكْبِتُونَ بِكُتُبِهِمْ وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُونَ بَرَكَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَظَهْرَتُهُ

بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْحَرَبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ

محمد بن بشار، عبد الوہاب، عبد اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو بھی گاڑی جاتی۔ پھر آپ نماز پڑھتے۔

عید کے روز امام کے سامنے نیرہ اور بھی لے جاتا۔

ابراہیم بن کنز، ولید، ابو عمرو اور زامی، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت عید گاہ تشریف لے جاتے اور آپ کے سامنے نیرہ اٹھایا ہوا ہوتا جو عید گاہ میں آپ کے سامنے نصب کر دیا جاتا پس آپ اُن کی طرف نماز پڑھتے۔

عورتوں اور حیض والیوں کا عید گاہ کی طرف جانا۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت امّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ یہی حکم دیا جاتا کہ جو ان کا پردے والی عورتوں کو نکالیں۔ ایوب نے بھی حقیقت سے اسی طرح روایت کی۔ حدیث جھوٹ میں یہ بھی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ جو ان اور پردے والی عورتیں اور حیض والی عورتیں عید گاہ سے الگ رہا کرتیں۔

بچوں کا عید گاہ کی طرف نکلتا

عبد الرحمن بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو جہش رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرمایا کہ میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا۔ آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے تو انھیں غلط نصیحت کی اور صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔

عید کے خطبے میں امام کا لوگوں کی طرف منہ کرنا۔  
حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے۔

حضرت برادر بنی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید الاضحیٰ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقیع کی طرف نکلا اور دو رکعتیں پڑھیں

۹۱۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ مَوْلَىٰ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَوَابِثَ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُزَكِّي الْمَحْرُومَةَ قَدْ آمَدَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْمَحْرُومَةُ يُصَلِّي ۝

بَابُ ۱۵۱ حَمَلُ الْعَنْزَةِ وَالْحَرْبَةِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ ۝

۹۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ تَاوَهُ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْدُو إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَنْزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَيُنْصَبُ بِالنَّصْلِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا ۝

بَابُ ۱۵۲ خُرُوجُ النِّسَاءِ وَالْحَيْضِ إِلَى الْمُصَلَّى ۝

۹۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَبْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ تَقَالَتْ أُمْرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَنْزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَزَادَ فِي حَدِيثٍ حَفْصَةُ قَالَ أَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتِ الْأُفْئِدَةِ وَيَعْتَكِرْنَ الْحَيْضُ الْمُصَلَّى ۝

۹۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاطِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَوَابِثَ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَنْزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَزَادَ فِي حَدِيثٍ حَفْصَةُ قَالَ أَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتِ الْأُفْئِدَةِ وَيَعْتَكِرْنَ الْحَيْضُ الْمُصَلَّى ۝

۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَلْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ الْأَنْبَرِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ ۝

بَابُ ۱۵۳ اسْتِقْبَالُ الْإِمَامِ النَّاسِ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ ۝

۹۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَلْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ الْأَنْبَرِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ النَّاسِ ۝



پھر تہاری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: اس روز ہماری سب سے پہلی عبادت یہ ہے کہ ہم نماز سے ابتدا کریں۔ پھر واپس جا کر قربانی کریں۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقے کے موافق کیا اور جس نے اس سے پہلے قربانی کر لی تو وہ اپنے گھروالوں کے لیے جلدی کی ہے اس کا قربانی سے کوئی تعلق نہیں۔ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں ذبح کر چکا ہوں اور میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو سالہ سے بہتر ہے فرمایا اگر اسے ذبح کر لو اور تمہارے بعد یہ کسی کے لیے کافی نہیں۔

### عید گاہ میں جھنڈا نصب کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا کیا آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عید میں شامل ہوئے؟ فرمایا: ہاں اور اگر آپ سے قربات داری نہ ہوتی تو کم عمری کے باعث شامل نہ ہو سکتا۔ یہاں تک کہ وہ جھنڈا لایا گیا جو کثیر بن مسلت کے مکان کے پاس ہے۔ پس نماز پڑھی۔ پھر آپ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے تو انھیں وعظ و نصیحت کی اور مدد دینے کا حکم فرمایا پس میں نے انھیں دیکھا کہ اپنے ہاتھوں کو جھکاتے اور حضرت بلال کے کپڑے میں کچھ ڈال دیتے پھر آپ اور حضرت بلال اپنے گھر کی طرف آ گئے۔

### عید کے روز امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا۔

عطا نے حضرت ہاریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ عید الفطر کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی آپ نے نماز سے ابتدا کی۔ پھر خطبہ دیا۔ جب فارغ ہوئے تو نیچے آئے اور عورتوں کے پاس آئے تو انھیں نصیحت کی اور آپ نے حضرت بلال کے ہاتھ کا سہارا لے رکھا تھا اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا اٹھا رکھا تھا جس میں عورتیں مدد دیتی تھیں۔ میں نے عطا سے پوچھا کیا مدد نہ نظر فرمایا، نہیں بلکہ اور یہ مدد ڈال رہی تھیں اور ایک کو دیکھ کر دوسری میں نے عطا سے پوچھا کہ کیا امام کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ عورتوں کو نصیحت کرے؟ فرمایا کہ یہ ان کے لیے ضروری ہے لیکن انھیں کیا ہو گیا کہ ایسا نہیں کرتے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان کے ساتھ عید الفطر میں شامل ہوا تو وہ خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے۔ پھر خطبہ دیتے۔ اس کے بعد

اللہ علیہ وسلم یوماً اضلیٰ الی البقیع فصلى لکعتین ثم اقبل علیتنا یوحیہم فقال ان اکل لکعتنا فی یومنا هذا کان ثبداً یا صلوة ثم نرجع فذبحوا فمن فعل ذلک فقد وافق سنتنا ومن ذبح قبل ذلک فانتہا هو شیء عجزک لا ھلیم لیس من المسلمین فی شیء فقام رجل فقال یا رسول اللہ انی ذبحت وعندی جدر عہ خیر من مینۃ قال اذبحھا ولا تلغ عن احیاء بعدک \*

### باب العید بالصلی

۹۲۴۔ حدیثنا مسنداً قال حدیثنا یحییٰ عن سفیان قال حدیثی عبد الرحمن بن عابس قال سمعت ابن عباس قیل لہ اشہدت العید مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم وکولاً مکافی من الصغر ما شہدنا حقاً اتی العکرم الذی عند دار کثیر بن الصلت فصلى ثم خطب ثم اتی النساء ومعہ یلا لک فوعظھن وذرکھن وامرھن بالصداقة فرائیھن یھوین یا یدیرھن یفدنہ فی ثوب یلا لک ثم اطلقھن ورویلا الی بیتہ \*

### باب موعظة الامام النساء یوم العید \*

۹۲۵۔ حدیثنا اسحق بن ابراہیم بن نصر قال حدیثنا عبد الرحمن بن ابی انا ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن حارث بن عبد اللہ قال سمعت یقول قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر فصلى کما یا صلوة ثم خطب فلما قرع نزل فی النسا فذکرھن وھو یثوگا علی ید یلا لک ورویلا باسط ثوبہ ثلغی فیہ النساء الصداقة قلت لعطاء کذوة یوم الفطر قال لا ولكن صدقة یتصدقن حیث یشین ثلغی ففھما ویلقین قلت لعطاء اتزی حقاً علی الامام ذلک ویذکرھن قال انہ لحن علیھم وما لھم لا یفعلونہ قال ابن جریج واخبرنی الحسن بن مسلم عن طاووس عن ابن عباس قال شہدت الفطر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم



نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ ہاتھ سے لوگوں کو ٹٹھا رہے ہیں۔ پھر انہیں چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس پہنچے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال تھے۔ آپ نے آیت پڑھی۔ اسے نبی! جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس حاضر ہوں بیعت ہونے کی غرض سے۔۔۔۔۔ (۱۲۱۶۰) پھر اس سے فارغ ہو کر فرمایا اے کیا تم اس پر قائم ہو! پس ان میں سے ایک عورت نے جواب دیا اور کسی دوسری نے ہاں نہ کہی جس کو معلوم نہیں کہ وہ کون تھی فرمایا تو صدقہ دو اور حضرت بلال نے پناہ پکڑ لی اٹھایا۔ پھر فرمایا شاہناشاں! تم پر میرے ماں باپ قربان۔ وہ چلے اور انگوٹیاں حضرت بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ عبدالرزاق نے کہا کہ افسوس بڑی انگوٹھی کو کہتے ہیں جو دور جاہلیت میں ہوتی تھیں۔

جب عورت کے پاس نماز عید کے لیے دوپٹہ نہ ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ ہم اپنی جوان عورتوں کو عید کے روز نکلنے سے روکا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک عورت آئی اور حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس گئی تو اس نے بتایا کہ اس کے بہنوئی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میت میں بارہ جلیو کے اور چھ جادو میں اس کی بہن اس کے ساتھ رہی اس نے کہا کہ ہم جلدوں اور زخموں کی مرہم مٹی پر ماہر تھیں۔ وہ عرض گزار ہوئی کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی کے یہ بھٹا تھا ہے اس کے پاس دوپٹہ نہ ہو تو نہ نکلے فرمایا کہ اس کی سیلی اسے اپنی پیادریں سے اڑھا دے، لہذا وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہو حضور نے فرمایا کہ جب حضرت ام عطیہ تشریف لائیں تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے یہ باتیں سنی ہیں؟ فرمایا۔ ہاں میرا باپ قربان اور جب بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتی تو کہتی میرا باپ قربان۔ آپ نے فرمایا کہ جو ان پر دے والیں یا جو ان کو پر دے والیں یا جو ان کو پر دے والیں نکلیں۔ یہ ایوب کا شک ہے اور جھوٹ والی عورتیں عید گاہ سے الگ رہیں لیکن بھلائی اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ میں نے کہا اے حاضر بھی! فرمایا، ہاں۔ کیا عائشہ عرفات اور فلاں فلاں جگہ حاضر نہیں ہوتیں؟

حائضہ کا عید گاہ سے الگ رہنا

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكَرٍ وَعُمَرُ وَمَعْنَانُ يَصْلُوْنَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدَ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ أَنْظَرُ إِلَيْهِمْ حِينَ يَخْرُجُونَ مِنْكُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشْفُوهُمْ حَتَّى جَاءَهُ النِّسَاءُ وَمَعْنَانُ لَكَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُسَالِمُوكَ أَلَا تَعْلَمُ قَالَ حِينَ كَرِهَ مِنْهَا أَنْتَنَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَتْ أَمْرًا فَاحِدَةً مِنْهُنَّ لَعْنُوهَا عَذَابُهَا نَعْمَ لَا يَدْرِي حَسَنٌ مِنْ هِيَ قَالَ فَصَدَّقَنَ قَبْطُ يَلَالُ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَكِنِ فِي أَمْرٍ أَيْ قِيلَيْنِ الْفَتْخُ وَالْخَوَاتِمُ فِي ثَوْبِ يَلَالٍ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ إِنْ الْفَتْخُ الْخَوَاتِمُ الْوَعْدُ كَانَتْ فِي الْعَمَلِ لَكِنَّهُ

بَابُ ۲۱ إِذَا كُنْتُمْ لَهَا حِلًّا بَابُ فِي الْعِيدِ

۹۲۶ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيِّدٍ قَالَتْ كُنَّا تَمْتَعُ بِجَوَارِيَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ يَوْمَ الْعِيدِ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَتَزَلَّتْ قَصْرَ بَنِي خَلْفٍ فَأَتَيْتُهَا فَخَنَّا لَتْ أَنْ زَوَّجَ لُغَيْبًا عَذَامَةً النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِي عَشْرَةَ غَزْوَةً فَكَانَتْ لُغَيْبًا مَعَهُ فِي سِتَّةِ غَزَوَاتٍ قَالَتْ كُنَّا نَقْرُمُ عَلَى الْمَكْحُوفِ الْبُذْرِي الْأَكْلَى فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلِي أَحَدًا أَمَا بَأْسٌ إِذَا كُنْتُمْ لَهَا حِلًّا بَابُ أَنْ لَا تَخْرُجَ فَقَالَ لَيْلِيهَا صَلَاحُهَا وَمِنْ حِلِّهَا فَلَيْسَ هَذَانِ الْخَيْرُ وَدَعْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ حَفْصَةُ فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عُوَيْبَةَ أَتَيْتُهَا فَسَالَتْهَا أَسْمَعَتْ فِي كَذَا أَوْ كَذَا فَقَالَتْ لَعْنُ بَنِي دَقْلَمَا ذَكَرْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَتْ بَأْسٌ قَالَ لَيْسَ خَيْرٌ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْحُدُورِ أَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْحُدُورِ وَذَوَاتُ الْحُدُورِ هُنَّ الْغَيْرُ الْغَيْرُ فَتَعَزَّلُ الْحَيْضُ الْمُصَلَّى وَلَيْسَ هَذَانِ الْخَيْرُ وَدَعْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا الْحَيْضُ قَالَتْ لَعْنُ أَلَيْسَ الْعَوَاتِقُ كُنَّ هَذَانِ عَوَاتِقُ وَكُنَّ هَذَانِ كُنَّ هَذَانِ

بَابُ ۲۲ اعْتَزَالُ الْحَيْضِ الْمُصَلَّى

۹۲۷ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

فرمایا یہ میں نکلنے کا حکم دیا گیا تھا پس ہم نکلتے جیض والی اور حوان اور پردہ دار سب ابن حوان نے کہا کہ حوان پردہ دار۔ پس جیض والی تو مسلمانوں کے اجتماع میں شریک ہوتیں اور ان کی دعاؤں میں لیکن ان کے نماز پڑھنے کی جگہ (عید گاہ) سے ایک طرف رہتی تھیں۔

عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ عَرِينٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أُمُّنَا أَنَّ كَعْبَ بْنَ لَاحِظٍ الْخِزْمِيُّ وَالْعَرَانِيُّ دَعَاوَا لَوَيْحَ الْخُدُودِ قَالَ ابْنُ عَرِينٍ أَوِ الْعَرَانِيُّ دَعَا لَوَيْحَ الْخُدُودِ فَقَامَا الْخِزْمِيُّ فَيَسْمَعُونَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ دَعَوْتَهُمْ وَيَعْتَرِزُونَ مِصْلَاهُمْ

**باب ۲۲۳ التَّحْوِيلُ الَّذِي يَوْمَ التَّحْوِيلِ الْمَصْلِيُّ**  
۹۲۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ مَرْقَدٍ عَنْ كَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ أَوَّلَ يَوْمٍ بِحَرِّ الْمَصْلِيِّ

قربانی کے روز عید گاہ میں نحر اور ذبح کرنا  
عبد اللہ بن یوسف، لیث، کثیر بن فرقہ، حنفی، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید گاہ میں نحر یا ذبح کیا کرتے۔

**باب ۲۲۴ كَلَامُ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ فِي الْخُطْبَةِ الْعِيدِ فَإِذَا سَوَّلَ الْإِمَامُ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ يُخْطَبُ**

خطبہ عید میں امام اور لوگوں کا کلام کرنا اور جب امام سے خطبے کے دوران کسی چیز کے متعلق پوچھا جائے۔

۹۲۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَخَّارِيِّ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ التَّحْوِيلِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتِنَا وَنَسَكَ لَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةٌ لَحِيمٌ فَقَامَ أَبُو بَرْزَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلِ وَشُرْبٍ فَتَنَجَّلْتُ وَأَكَلْتُ وَطَعَمْتُ أَهْلِي وَحِيَرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةٌ لَحِيمٌ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَدَّةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحِيمٍ فَهَلْ تَجِزِي عَنِّي فَقَالَ لَعَمْرُكَ لَنْ يَجِزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عید الاضحیٰ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کے بعد میں خطبہ دیا فرمایا کہ جس نے پہلی طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اس کی قربانی ہوگی اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو یہ بکری کا گوشت ہے حضرت ابو براء بن نیار کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم میں نے نماز کے لیے نکلنے سے پہلے قربانی کر لی اور میں یہی جانتا تھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے۔ پس میں نے ملدی کہ کھایا، گھرا، والوں اور ہمسایوں کو کھلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بکری کا گوشت ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ایک سالہ بچہ ہے جو دو گوشت والی بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا یہ میرے لیے کافی ہوگا؟ فرمایا۔ ہاں لیکن تمہارے بعد کسی کے لیے کافی نہیں ہوگا۔

ن: اس حدیث کا مضمون کسی قدر کی بیشی کے ساتھ قبل انہی حدیث ۹۰۵، ۹۱۲، ۹۱۵ اور ۹۲۳ میں بھی گزر چکا ہے اور اگلی حدیث میں بھی ہے۔ ایک سالہ بکری کے بچے کی قربانی ارشاد رسول کی روشنی میں درست نہیں ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس موقع پر حضرت ابو براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بکری کا ایک سالہ بچہ قربانی کے طور پر ذبح کرنے کا مجاز بنا دیا۔ یہ رحمت و مہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے کہ پروردگار عالم نے احکام تشریعیہ میں بھی آپ کو اتنا مجاز و مختار بنایا ہے۔ اگر کوئی اس امر کا روشن ثبوت احادیث مطہرہ کی روشنی میں دیکھنا چاہے تو چودھویں صدی کے مجتہد دبرحق امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۸۸ھ) کا ایمان افروز رسالہ الامن والاعلیٰ پڑھے اور اپنے ایمان کی حفاظت کرے۔



حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے روز نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیتے ہوئے مکم فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ دوبارہ کرے۔ ایک آدمی انصار میں سے کھانا بکھیر کر حاضر ہوا، اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پر لیا اور فرمایا کہ تیرا ہاتھ تیرے لیے ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے نماز سے پہلے قربانی کر لی اور میرے پاس بھیر کا ایک بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے پیارا ہے۔ آپ نے انھیں اس کی اجازت مرحمت فرمادی۔

جنت نبوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے روز نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیا اور پھر قربانی کی اور فرمایا: جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ اور جس نے نہیں کی اسے چاہئے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

جو عید کے روز دوسرے راستے سے واپس لوٹے۔

محمد بن ابی بکر بن قیس بن ابی ہاشم، یحییٰ بن سلیمان، سعید بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز مخالف راستوں سے آیا پایا کرتے۔ متابعت کی اس کی یونس بن محمد، یحییٰ، سعید نے حضرت ابو ہریرہ سے اور حدیث جابر زیاہ منہج ہے۔

جب نماز عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے اسی طرح عورتیں جو اپنے گھروں اور گاؤں میں ہوں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اہل اسلام ایہ ہماری عید ہے۔ حضرت انس بن مالک نے اپنے مولیٰ ابن ابی بکر کو زاویہ میں مکم دیا تو اس نے اپنی بیوی اور بچوں کو اٹھا کر شہر والوں کی طرح نماز پڑھی اور تکبیر کہی۔ مکرہ تے فرمایا کہ یہ بات دس عید کے روز جمع ہوتے اور دو رکعتیں پڑھتے ہیں جیسے امام کرتا ہے۔ عطا نے فرمایا کہ جب نماز عید فوت ہو جائے تو دو رکعتیں پڑھ لے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَسْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ النُّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ فَذَبَحَ لِقَامِ مَعْجَلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَجِدْتُ لِي إِمَّا قَالَ بِهِمْ خَصَامَةً وَإِمَّا قَالَ بِهِمْ قَفَرًا قَرَأْتُ ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعِنْدِي عَنَّا لِي أَحَبُّ مِنْ شَأْنِي لَعَنُوا فَدَخَلَ لِي فِيهَا.

۹۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسَدِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النُّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَدِّ بِحِمْلٍ أُخْرَى مَكَانَهَا وَمَنْ تَعَرَّضَ بِحِمْلَيْنِ بِحِمْلٍ بَارِعٍ اللَّهُ +

بَاب ۲۵ مَنْ خَالَفَ الظَّرِيقَ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ النُّحْرِ +

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَمِيلَةَ يَحْيَى بْنُ قَاضٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدٍ خَالَفَ الظَّرِيقَ تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ جَابِرٍ آصَحُّ.

بَاب ۲۶ إِذَا فَاتَ الْعِيدُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَذَلِكَ النِّسَاءُ وَمَنْ كَانَ فِي الْبُيُوتِ وَالْقُرَى يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا عِيدُنَا يَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا أَسْبُ بْنُ مَالِكٍ مُوَلَاةُ ابْنِ أَبِي عُثْبَةَ بِالزَّوَاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيَهُ وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْبُيُوتِ وَتَكْبِيرُهُمْ وَقَالَ عَزَمْتُ أَهْلَ السَّوَادِ يُجِئُونَنِي فِي الْعِيدِ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصْنَعُ الْإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءُ إِذَا فَاتَ الْعِيدُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ +

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبٍ



اُن کے پاس تشریف لائے اور آیامِ منیٰ میں دو طریکیں اُن کے پاس دف بجا کر گارہی تھیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کپڑے سے منہ لمحاً چپ رکھا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے انھیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: اے ابوبکر! انھیں کرنے دو کیونکہ یہ عید کے دن اور آیامِ منیٰ ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے چھپایا اور میں حبشیوں کو دیکھتی رہی جو مسجد میں کھیل رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے انھیں ڈانٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انھیں کرنے دو۔ نبی ارفدہ! اطمینان سے کھیلتے رہو۔

ف: یہ مضمون پیچھے حدیث ۹۰۰ میں بھی گزر چکا ہے اور ۴۲۸ میں بھی ہے۔ حدیث ۴۲۸ کے تحت ہم نے ملشے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس قول پر بحث کی ہے۔ اس حدیث کا مضمون سمجھنے کے لیے حدیث ۴۲۸ کا مشابہہ دیکھنا چاہیے۔ پروردگار عالم ہیں بے راہ روی اور دورِ حاضر کے جملہ فتنوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔

نمازِ عید سے پہلے اور بعد میں نماز پڑھنا  
ابوالمعلیٰ کا بیان ہے کہ نبی نے عید سے سنا کہ حضرت ابن عباسؓ نماز عید سے پہلے نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے۔

ابو الولید شعبہؒ، عدی بن ثابتؒ، سعید بن جبیرؒ حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الفطر کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور اُن سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہ پڑھی اور حضرت بلالؓ آپ کے ساتھ تھے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي آيَاتِ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ تَقْرَأَانِ تَحْتَهُمَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَعَفِّفٌ يَتَوَضَّعُ كَأَنَّهُمَا هُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا آيَاتُ عَيْنٍ وَتِلْكَ الْآيَاتُ آيَاتُ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّعُ وَتَأْتِيهِ الْغَبَشَةُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُمَا مَتَابَعِي أَرْغَدَةَ يَغْفِي مِنَ الْأَمَنِ ۝

بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ وَبَعْدَهَا  
وَقَالَ أَبُو الْمَعْلَى سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كُرْهُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدِ ۝

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَمَعَهُ بِلَالٌ ۝

## ابواب الوتر

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ ۝

۹۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ كَاتِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَثِيكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مِثْقَالُ مِثْقَالِ الْوُتْرِ ۝ فَذَا الْعَشِيُّ أَحَدُكُمْ أَصْبَحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً نُؤْتِرُكَ ۝

## وتر کا بیان

### وتر کے متعلق روایات

نافع اور عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے تو یہ اُس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔

# أَبُوَابُ الْوُشْرِ

بَابُ ٢٢٨ مَا جَاءَ فِي الْوُشْرِ

٩٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا غَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ تَوَضَّعَ

# وتر کا بیان

وتر کے متعلق روایات

نافع اور عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ جب تم میں سے کسی کو صبح ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے تو یہ اس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے گی۔



مَا قَدْ صَلَّى وَعَنْ تَائِفٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَسْلَمُ مِائِينَ  
الرُّكْعَةِ وَالرُّكْعَتَيْنِ فِي الْوُتْرِ بِأَمْرِ بَعْضِ حَاجَتِهِ ۝  
۹۳۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ  
بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاصْطَبَجَتْ فِي عَرَضِ الْوُتْرِ  
وَاصْطَبَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاهْلَكَ فِي  
طَوْلِهَا نَتَامُ حَتَّى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ فَاسْتَقْبَلَ  
يَسْمِعُ التَّوَمُّعَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ  
ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّقَةٍ  
فَتَوَضَّأَ فَحَسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيُ فَصَنَعَتْ وَشَكَّةَ  
وَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الِيمَنَى عَلَى رَأْسِي وَخَذَ  
بِأُذُنِي يَفْتَحُهَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ  
ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَرَأَ مَا وَضَعَهُ  
حَتَّى حَمَاءُ الْمُؤَدِّينَ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى  
الصُّبْحَ ۝

۹۳۷ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مِائَتِي  
مِائَةٍ كَرَاذِلَةٌ أَنْ تَصْرُفَ فَأَكْثَرُ رَكْعَةٍ تُؤْتِيكَ مَا  
صَلَّيْتَ قَالَ الْقَاسِمُ وَرَأَيْتُهَا أَنَا مِنْهُ إِذْ رَجَعْنَا يُؤْتِرُونَ  
بِثَلَاثٍ وَإِنْ كَلَّا لَوَاسِعُ أَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ بِشَيْءٍ وَمِنْهُ  
بَأْسٌ ۝

۹۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ لِاحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَأَنَّ  
تِلْكَ صَلَاتَهُ تَعْنِي بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ  
قَدْ يَفْعَلُ أَحَدٌ مِائَتَيْنِ أَوْ قَبْلَ أَنْ يَرُدَّ رَأْسَهُ يَرْكَعُ  
رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَصْطَبِجُهُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کیا ہے کہ وہ وتر کی ایک رکعت اور  
دو رکعتیں کے درمیان سلام پھیر دیتے اور اپنی بعض حاجت کے لیے حکم دیتے  
کریب کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ انھوں نے اپنی  
خاتہ حضرت میمونہ کے پاس رات گزاری میں بستر کے عرض میں لیٹ گیا۔  
جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گول میں لیٹے اور آپ کا زوجہ مطہرہ  
بھی۔ آپ لیٹ گئے یہاں تک کہ آدمی یا اس کے قریب رات ہو گئی  
تو بیدار ہوئے اور چہرے سے سینہ کے آثار مٹائے۔ پھر سورہ آل عمران  
کی دس آیتیں پڑھیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک لمبی ہوئی  
مشک کی طرف کھڑے ہوئے اور اچھی طرح دھو لیا۔ پھر ناز پڑھنے کھڑے  
ہوئے تو میں نے بھی اسی طرح کیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اپنا  
دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ لیا۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں  
پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو  
رکعتیں پڑھیں۔ پھر وتر پڑھے اور لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن حاضر  
ہوا پس کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تشریف لے گئے  
اور صبح کی نماز پڑھی۔

یحییٰ بن سلیمان، عبد اللہ بن وہب، عمرو بن حارث، عبد الرحمن بن قاسم بھی  
کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سداۃ کی نماز کی دو دو رکعتیں  
ہیں۔ جب تم فائز ہونا چاہو تو ایک رکعت اور پڑھ لو۔ یہ تمہاری پڑھی  
ہوئی نماز کو تر بنا دے گی۔ قاسم نے فرمایا کہ جب سے میں نے ہوش  
سنبھالا تو ہم نے لوگوں کو تین وتر پڑھتے ہوئے دیکھا اور ہر طریقے  
کے اندر وسعت ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ کسی طریقے میں بھی مفاد  
نہیں ہوگا۔

ابو الیمان شعیب، زہری، ہرقہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے اور یہ آپ کی رات کی نماز ہوتی۔ اسی میں آپ  
سجدہ ایسا کرتے کہ آپ کے سر اٹھانے سے پہلے تم میں سے کوئی پچاس  
آیتیں پڑھ لیتا اور نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے پھر رات  
داہنی کوفٹ پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن نماز کی اطلاع دینے

حاضر ہو جاتا۔

وتر کے اوقات۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی۔

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ آپ کے خیال میں کیا میں نماز فجر سے پہلی دو رکعتوں میں طویل قرات پڑھ لیا کروں؟ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو دو دو رکعتیں پڑھتے اور ایک رکعت سے وتر بنا لیتے اور صبح کا ناسہ سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے اور گویا اذان آپ کے کانوں میں تھی۔ عادت فرمایا کہ جلدی سے۔

عمرو بن حفص، ان کے والد ماجد، اعش، مسلم، ہشام سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے اور آپ کا وتر سحر تک ہوتا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وتر کے لیے اہل خانہ کو جگانا۔

ہشام نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے بستر پر تھی لمبی رہتی۔ جب آپ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے جگا دیتے تو میں وتر پڑھ دیتی۔

اپنی آخری نماز کو وتر بنانا چاہیے۔

مسند، کحی بن سعید، عبد اللہ بن نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی رات کی آخری نماز کو وتر بنا لیا کرو۔

سواری پر وتر پڑھنا۔

سعید بن یسار سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ جب مجھے صحابہ جو جانے کا درجہ تھے ان سے تراویح پڑھنے اور انہیں جابلہ حضرت عبد اللہ

حَتَّى يَأْتِيَ الْمَوْزُونَ لِلصَّلَاةِ ۝

**باب ۶۲۹** سَاعَاتِ الْوُتْرِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوُتْرِ  
قَبْلَ الْغُزَاةِ

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ  
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَرَأَيْتَ  
الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أَطِيلُ فِيهِمَا الرِّقَاعَةَ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنً  
مَثْنً وَيُتْرِكُ رُكْعَةً وَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ  
وَكَانَ الْأَذَانُ يَأْتِيهِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ۝

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
حَدَّادٍ الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتِرُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَمُّهُ إِلَى السَّحَرِ ۝

**باب ۶۳۰** يُقَاطِظُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَهْلَهُ بِالْوُتْرِ ۝

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا  
هَاشِمٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَآتَانَا رَاقِدَةً مُتَحَنِّنَةً  
عَلَى قَرَارِهِمْ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ يَقْظِي قَادُوتُ ۝

**باب ۶۳۱** لِيَجْعَلَ اخِرَ صَلَاتِهِ وَتَرَاةَ ۝

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا اخِرَ صَلَاتِكُمْ  
بِاللَّيْلِ وَتَرَاةَ ۝

**باب ۶۳۲** الْوُتْرُ عَلَى الدَّائِبَةِ ۝

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ  
كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ  
الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ



جنت مکر نے فرمایا کہ تم کہاں تھے؟ عرض گزار ہوا کہ مجھے صبح ہو جانے کا اندیشہ ہوا تو اترا اور وتر پڑھے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ کیا تمہارے لیے اللہ کے رسول کی مبارک زندگی میں پیروی کے لیے اچھا نمونہ نہیں ہے؟ میں عرض گزار ہوا، خدا کی قسم، کیوں نہیں۔ فرمایا تو بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

سفر میں وتر پڑھنا۔

ناقص سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اس کا منہ کسی طرف ہوتا اور رات کی نماز اشارے سے پڑھ لیتے سوائے فرضوں کے اور تر سواری پر پڑھتے۔

رکوع سے پہلے اور بعد قنوت پڑھنا۔

محمد بن یسیر سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے؟ فرمایا۔ ہاں۔ کہا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے قنوت پڑھی؟ فرمایا کہ رکوع سے تھوڑا بعد۔

عاصم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قنوت کے تعلق پوچھا۔ فرمایا کہ قنوت پڑھی جاوے تھی عرض گزار ہوا کہ رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا کہ پہلے۔ میں نے کہا، فلاں نے تو آپ کی طرف سے بتایا کہ آپ رکوع کے بعد فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ جھوٹ بولتا ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک ہینہ قنوت پڑھی۔ میرے خیال میں آپ نے قاریوں کے ستر افراد کو مشرکوں کی ایک قوم کے پاس بھیجا تھا جب کہ ان کے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہینہ قنوت پڑھی اور ان مشرکوں کی بربادی کے لیے دعا کی۔

ابو جملہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ہینہ قنوت پڑھی اور قبیلہ رمل و قبیلہ ذکوان والوں کی بربادی کے لیے دعا کی۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بِطَرَيْنَ مَكَّةَ فَقَالَ سَعِيدٌ فَلَمَّا خَشَعَتِ الصُّبْحُ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ كُنْتُ فَقُلْتُ خَشَعَتِ الصُّبْحُ فَتَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى التَّبَعِ

بَابُ الْوُتْرِ فِي السَّفَرِ

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ ابْنِ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ وَكَوْنِي أَيْمَانَهُ صَلَوةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَاحِينَ وَكَوْنِي عَلَى رَاحِلَتِهِ

بَابُ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلَ أَسَدُ بْنُ مَالِكٍ أَقْنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَوَيْلٌ أَوْ قُنْتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَأَلْتُ أَسَدَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قَالَ فَإِنَّ فَلَمَّا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَابٌ إِنَّمَا قُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أَرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يَقَالُ لَهُمُ الْعُرُوكُ نَهَاءً سَبْعِينَ رَجُلًا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ دُونَ أُولَئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا أَقْنَتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي نَجِيٍّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ قُنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ عَلَى رَجُلٍ دَخَلَ كَوْنَهُ

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا  
خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ  
الْفُتُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْمَغْجَرُ

مسدد، اسماعیل، خالد، ابو قتلابہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن  
مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، فُتوت نماز مغرب اور نماز فجر میں  
بڑھی جاتی تھی۔

## أَبْوَابُ لِاسْتِسْقَاءِ

بَابُ ۳۵۱ لِاسْتِسْقَاءِ وَخُرُوجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ تَيْمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ  
خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَحَوْلَ رِجْلَيْهِ  
بَابُ ۳۵۲ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَجَعَلَهَا سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ

۹۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْجَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ  
الْأُولَى يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَيْبَعَةَ اللَّهُمَّ  
أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ  
أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ  
وَحَاطَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ  
وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَفَارُ غَفَرًا اللَّهُ لَهَا  
وَأَسْلَمَ سَالِمًا اللَّهُ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ هَذَا  
كُلُّهُ فِي الصُّبْحِ

۹۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّنْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الصُّنْحِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ  
عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقْرَأُ  
مِنَ التَّائِينَ إِذَا بَارَأَ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَبِّحْهُ كَسَبِّحُ يُوسُفَ

## نماز استسقاء کا بیان

استسقاء اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز استسقاء  
کے لیے نکلنا۔

ابو نعیم، سفیان، عبد اللہ بن ابی بکر، عبادہ بن تیم، عمنہ سے روایت ہے کہ ان  
کے چچا جان نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھنے  
کے لیے نکلے اور اپنی چادر الٹ لی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ ان پر حضرت یوسف  
کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم جب آخری رکعت سے سر اٹھاتے تو کہتے: اے اللہ! عیاش بن ابی ریبہ  
کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید  
بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کنزہ مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ!  
قبیلہ مضور اپنی گرفت مضبوط کرے۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف کے زمانے  
جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قبیلہ غفار کی  
اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھ  
لیا۔ ابن ابی الزناد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ یہ سب  
دعائیں صبح کی نماز میں کی جاتی تھیں۔

جمہدی، سفیان، اعمش، ابو الصنحی، مسروق، حضرت عبد اللہ — عثمان  
بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابو الصنحی، مسروق سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ  
بن مسعود کے پاس تھے تو انھوں نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا، اے اللہ! ان پر حضرت یوسف  
کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ پس قحط پڑ گیا اور سب چیزیں برباد  
ہو گئیں یہاں تک کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار تک کھائے اور جب ان



# آبَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ

باب ۳۵۹ الْإِسْتِسْقَاءُ وَخُرُوجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ \*

۹۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَيْمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَحَوْلَ رِجْلِهِ

باب ۳۶۰ دُعَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفُ \*

۹۵۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الْكَلْعَةِ الْأَخْيَرَةِ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْجِ عِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَيْحَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُتَضَعِّفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمَ سَالِمُهَا اللَّهُ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ هَذَا كَلِمَةً فِي الصُّبْحِ \*

۹۵۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الصُّنْعِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِي الصُّنْعِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِذَا بَارَأَ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَبِّحْهُ كَسَبِّحْ يُوسُفُ

# نَمَازُ اسْتِسْقَاءِ كَابِيَان

استسقاء اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نماز استسقاء کے لیے نکلنا۔

ابو نعیم، سفیان، عبد اللہ بن ابی بکر، عمار بن تميم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء پڑھنے کے لیے نکلے اور اپنی چادر اٹھ لی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دعا کرنا کہ ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آخری رکعت سے سر اٹھاتے تو کہتے: اے اللہ! عیاش بن ابی ریحہ کو نجات دے۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ! کفرہ بن سلمان کو نجات دے۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت مضبوط کرے۔ اے اللہ! ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ نے مغفرت فرمادی اور قبیلہ سلم کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھ لیا۔ ابن ابی الزناد نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ یہ سب دعائیں صبح کی نمازیں کی باقی تھیں۔

جمیدی، سفیان، اعمش، ابو الصنفی، مسروق، حضرت عبد اللہ بن عثمان بن ابی شیبہ، جریر، منصور، ابو الصنفی، مسروق سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود کے پاس تھے تو انھوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی سرکشی دیکھی تو کہا: اے اللہ! ان پر حضرت یوسف کے زمانے جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ پس قحط پڑ گیا اور سب چیزیں برباد ہو گئیں یہاں تک کہ لوگوں نے کھائیں اور مردار تک کھائے اور جب ان

میرے کوئی آسمان کی طرف دیکھتا تو بھوک کے باعث دھواں سا نظر آتا  
پس ابوسفیان نے اکر کہا: اے محمد! آپ اللہ کا حکم ماننے اور صلہ رحمی  
کرنے کا حکم دیتے ہیں جب کہ آپ کی قوم ہلاک ہو گئی۔ ان کے لیے اللہ سے  
دعا کیجیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُس روز کا انتظار کرو جب آسمان واضح  
ظہر پر دھواں لائے گا۔۔۔ عَارِئُ دُونِ سَمَكٍ اور فرمایا: جس روز  
ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے (۱۶: ۴۴) اَلْبَطْشَةُ یَوْمَ بَدْرٍ ہے جب  
کہ دھواں، پکڑ، تسلط اور آیتِ ردم گزر چکیں۔

تھپ سال میں لوگوں کا امام سے استسقاء کے لیے  
سوال کرنا۔

عمر بن علی، ابوقتیبہ، عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار ان کے والد  
ماجد نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ابوطالب  
کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا وہ ابیض، بارِ رحمت کو وسیلہ جب کا نفل ہے  
تیسوں کا وہ والی ہے، سہارا ہے اربل کا

عمر بن حمزہ، سلم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس  
بات کو یاد کرتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ اور منہ دیکھنا ان  
کے ذریعے بارش مانگی جاتی تو آپ اترنے بھی نہ پاتے نہ سارے  
پرزلے بہنے لگتے اور مذکورہ بالا شعر ابوطالب کا ہے۔

حسن بن محمد، محمد بن عبد اللہ انصاری، ابوعبد اللہ بن مشن، ثمامہ بن عبد اللہ  
بن انس حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب  
تھپ پڑ جاتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش کی دعا حضرت  
عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے سے کرتے آند کہتے  
اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ پکڑا کرتے تھے  
تو ہم پر بارش برساتا تھا اعداب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے  
بیچ جان کو وسیلہ بناتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا پس ان پر بارش ہوئی۔

ف:۔ جہاں نیک اعمال بارگاہِ خداوندی میں وسیلہ ہیں جیسا کہ وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ (۲: ۴۵) سے معلوم ہو رہا  
ہے۔ یہ صبر اور نماز سے استعانت کرنا یعنی مدد حاصل کرنا گویا انہیں وسیلہ بنانا ہے۔ اسی طرح مغربین بارگاہِ الہیہ کو بھی وسیلہ بنایا  
جاسکتا ہے۔ معاذِ کرام رحمت و مالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر پروردگارِ عالم سے بارش مانگا کرتے اور ہم حضور کے

فَاَخَذَ تَهُمُ سَنَةً مِّمَّنْ كُلِّ مَثْنٍ وَحَثَّى اَكْلُوا الْجُودُو  
الْمَيْتَةَ وَالْيَتِيمَ وَنَظَرُوا كَاحِدٍ هُمْ عَلَى الشَّمَا قَبْرِي الدَّخَانِ  
مِنَ الْجَوْعِ فَاتَاكَ ابْنُ سَفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ تَأْمُرُ  
بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِوَصْلَةِ الرَّحِمِ وَاَنْ تَوْمَكَ قَدْ هَلَكْنَا قَادِمُ  
اللَّهُ لَهُمُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ تَقَبَّلْتُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِسُحَابٍ  
مُتَبِينَ هِيَ اِلَى قَوْمٍ اِنْكُمْ عَارِئُونَ هِيَ يَوْمَ تَبْطِشُ الْبَطْشَةُ  
الْكُبْرَى فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتْ الدُّخَانُ وَ  
الْبَطْشَةُ وَاللَّزَامُ ذَايَةُ الرُّؤُوسِ

بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ الْاَهَامِ الْاِسْتِسْقَاءُ  
اِذَا قَطَطُوا

۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُوَيْتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

فَاَبِیضٍ یُسْتَسْقَى لَعْمًا مَرِیجُهُمْ ۚ ثَمَّ اَلِیْتَمَى عَصْمَةُ لِلْاَرَامِلِ  
قَالَ عُمَرُ بْنُ حَمَزٍ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ وَرِکْمَاذُ كُرْتُ

قَوْلَ الشَّاعِرِ مَا نَا الْفُلُکَ اِلَى دَعْوِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
یُسْتَسْقَى کَمَا یُنَزَّلُ حَتَّى یَجِیشَ کُلُّ مِیْرَابٍ ۚ

وَابِیضٍ یُسْتَسْقَى لَعْمًا مَرِیجُهُمْ ۚ ثَمَّ اَلِیْتَمَى عَصْمَةُ لِلْاَرَامِلِ  
وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ:

۹۵۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الْمَدَنِيِّ عَنْ كَعْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَكْسَرٍ عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ

بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قَطَطُوا اسْتَسْقَى  
بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَبَّلْنَا  
وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْتَوْنَا قَالَ فَسَمِعُونُ ۚ



پہچان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وسیلہ بنا کر بارش کی دعا کیا کرتے اور ان کی وہ دعا بارگاہِ خلافتِ نبوی میں شرفِ قبولیت حاصل کیا کرتی تھی۔ معاہدہ کرم کا عمل اس فعل کی خفایت پر مقرر تصدیق کر رہا ہے اور ہم ان بزرگوں کی پیروی پر مامور ہیں کیونکہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی منہ لولتی تصویریں تھیں اور ان میں سے ہر بزرگ کی پیروی میں نجات کی ضمانت موجود ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

استسقاء کے وقت چادر کو اٹھ دینا۔

الحق، دہب بن جریر، شعبہ، محمد بن ابوبکر، عباد بن تیمیم، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو اپنی چادر اٹھ دی۔

عبداللہ، سفیان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تیمیم اپنے والد محترم سے اور وہ اپنے چچا جان حضرت عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید گاہ تشریف لے گئے تو بارش کے لیے دعا کی نبی مجھے کی طرف منہ کیا، چادر اٹھ دی اور دو رکعتیں پڑھیں۔ اہم ابوبکر، بخاری نے فرمایا۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ یہ وہی اذان والے ہیں، لیکن یہ ان کا وہم ہے کیونکہ یہ عبداللہ بن زید ہی عام زمانہ میں اور ماہِ رجب انصار کا قبلہ ہے۔

جب حرام کاموں کی انتہا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ قحط کے ذریعے اپنی مخلوق سے انتقام لیتا ہے۔

جامع مسجد میں نماز استسقاء پڑھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ کے روز ایک آدمی منیر کے سامنے والے دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برساوے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا، اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ اے اللہ ہم پر بارش برسا۔ حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم، اس وقت ہم نے آسمان میں کوئی بادل یا بارک نہ دیکھا وغیرہ نہیں دیکھا تھا اور نہ ہمارے آدھ سلج پہاڑ کے درمیان کوئی گھریا علامت تھی۔ پس اس کے پیچھے سے طوفان کے برابر بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا

بَابُ تَحْوِيلِ الرِّدِّ آوْفِي الرِّسْتَقَاءِ

۹۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَبْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاعَهُ ۚ

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرًا بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَنَّى فَاسْتَسْقَى فَاسْتَقْبَلَ الْقَبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاعَهُ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ هُوَ صَاحِبُ الْأَذَانِ وَلَكِنَّهُ دُفِعَ فِيمَا رَأَى هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بَيْنَ عَامِمِ الْمَازِنِيِّ مَارَاتِ الْأَصَارِ

بَابُ انْتِقَامِ الرِّبِّ تَعَالَى عَدُوَّ جَلَّ مِنْ خَلْقِهِ بِالْقَحْطِ إِذَا انْتَهَكَ مَحَارِمَهُ ۚ

بَابُ الرِّسْتَقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا خَلَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وَجَاهُ الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَكَذَا الْأَمْوَالُ انْفَطَحَتْ السُّبُلُ قَادِعُ اللَّهِ أَنْ يُغِيثَنَا قَالَ كَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا اللَّهُمَّ اسْقِنَا اللَّهُمَّ اسْقِنَا قَالَ أَنَسٌ فَلَا وَاللَّهِ مَا نَزَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَلَا شَيْءٍ دَلَّا بَيْنَنَا وَبَيْنَ رَسُلِهِ مِنْ

بَيْتٍ وَلَا وَفَّيْ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ قَلْبِهِ سَحَابَةٌ مُشْتَلٌ  
الْعُرْسُ فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ انْتَشَرَتْ لَحْمًا مَطْرَرَتْ  
فَوَالَهُ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبَّحًا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَٰلِكَ  
الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخُطِّبُ قَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ هَكَكَتِ الْأَمْوَالُ وَالنَّقَطَعَتِ الشُّبُلُ قَادَعُ اللَّهُ أَنْ  
يُعْزِمَنَا فَرَّقَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ  
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْإِكْلَامِ وَ  
الْجِبَالِ وَالْظُرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرَةِ قَالَ  
فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا مَمْشَى فِي الشَّمْسِ قَالَ حَسْبُكَ  
مَسَالِكُ أَنْبَا أَهْوَا الرَّجُلِ الْأَوَّلُ قَالَ لَدَا دَرِي \*  
**بَابُ ۴۴۱** **الِاسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ**  
**غَيْرِ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ \***

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ  
ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا  
دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ عَوْدًا فِي  
الْقَضَاءِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخُطِّبُ  
قَاسْتَقْبِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَكَكَتِ الْأَمْوَالُ وَالنَّقَطَعَتِ الشُّبُلُ قَادَعُ  
اللَّهُ يُعْزِمُنَا فَرَّقَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ  
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللَّهِ  
مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ  
سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ قَلْبِهِ سَحَابَةٌ  
مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ انْتَشَرَتْ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا  
الشَّمْسَ سَبَّحًا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَٰلِكَ الْبَابِ فِي  
الْجُمُعَةِ دَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ  
يَخُطِّبُ قَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَكَكَتِ  
الْأَمْوَالُ وَالنَّقَطَعَتِ الشُّبُلُ قَادَعُ اللَّهُ يُعْزِمُنَا فَقَالَ  
فَرَّقَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ

جب آسمان کے درمیان میں آیا تو پھیل گیا پھر بارش ہوئی خدا کی قسم ہم نے  
ایک ہفتہ سو ریح نہیں دیکھا پھر اگلے جمعہ کو ایک آدمی اسی دروازے سے  
اند داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے  
تھے وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ مال  
ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے روک  
لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور کہا اے  
اللہ! ہمارے ارد گرد اُدھم پر نہیں۔ اے اللہ! پہاڑوں، ٹیلوں،  
پہاڑیوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس بارش ٹپ گئی اُدھم دھوپ  
میں چلنے لگے شریک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا  
یہ وہی پہلا آدمی تھا؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

خطبہ جمعہ میں قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر بارش کی  
دعا کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک  
آدمی جمعہ کے روز مسجد میں دار القضاہ کی جانب والے دروازے سے  
داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے  
تھے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا  
یا رسول اللہ مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ ہمارے لیے  
بارش مانگیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو اٹھایا  
اور کہا اے اللہ! ہمارے بارش برسا حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہم نے  
کوئی بادلیا ابر کا ٹکڑا نہیں دیکھا تھا اُدھم ہمارے اور سلع پہاڑ کے  
درمیان کوئی گھروں کا مکان تھا۔ پس اُس کے پیچھے سے دُھال کے برابر  
کا ٹکڑا نمودار ہوا۔ جب درمیان میں آیا تو پھیل گیا۔ پس خدا کی قسم ہم نے  
ایک ہفتہ دھوپ نہیں دیکھا پھر اگلے جمعہ کو اسی دروازے سے ایک  
آدمی اند داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے  
رہے تھے وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ  
مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم  
سے اسے روک لے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ  
اٹھائے اور کہا اے اللہ! ہمارے ارد گرد اُدھم پر نہیں۔ اے اللہ!



پہاڑوں، ٹیلوں، وادیل کے دریاں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر پس  
وہ بند ہو گئی اور ہم دھوپ میں پلٹنے لگے۔ شریک کا بیان ہے کہ میں نے  
حضرت انس بن مالک سے کہا کہ کیا یہ آدمی وہی پہلا تھا؟ فرمایا کہ مجھے  
معلوم نہیں۔

منبر پر بارش کی دعا کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی  
ماضی بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! بارش نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ  
سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے دعا کی تو بارش ہونے لگی  
اور ہم اپنے گھروں میں بھی نہیں پہنچے تھے اور لگے جہد تک بارش ہوتی  
رہی۔ پس وہی آدمی کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ  
اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے ہم سے پھیر لے۔ چنانچہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا کہ اسے اللہ ہمارے لئے گرد اور ہم  
پر نہیں، راوی کا بیان ہے کہ ہاں بڑے ہوئے دائیں بائیں کھٹ گئے اور اہل بیت پر نہیں  
جس نے نماز جمعہ میں بارش کی دعا کرنا کافی  
سمجھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ماضی ہو کر عرض گزار ہوا، موسیٰ ہاک ہو گئے  
اور راستے بند ہو گئے۔ آپ نے دعا کی تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک  
بارش ہوتی رہی۔ پھر اگر عرض گزار ہوا، اگر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور  
موسیٰ ہاک ہو گئے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کہا کہ اسے اللہ پہاڑوں  
ٹیلوں، وادیل اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر پس مدینہ منورہ کے  
اوپر سے پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے۔

جب بارش کی کثرت سے راستے بند ہو جائیں  
تو دعا کرنا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ماضی ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ  
موسیٰ ہاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے

اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْكَامِرِ وَالضَّارِبِ  
وَالْبُطُونِ الْأَدْوِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ قَامَتِ فَخَرَجْنَا  
نَمِيحِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكَ قَسَّاتُ أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ  
أَهْوَى الرَّجُلُ الْأَدْلُ فَقَالَ مَا أَدْرِي؟

بَابُ ۴۲۲: الْإِسْتِسْقَاءُ عَلَى الْمُنْبَرِ؟

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَطَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَدَعَا فَمَطَرْنَا  
كَمَا كُنَّا أَنْ لَوَّحَ إِلَى مَنْ أَرَادَ أَنْ يَطْلُبَ إِلَى الْجُمُعَةِ لِلْمَقِيلَةِ  
فَقَالَ فَقَامَ فَرَأَى الرَّجُلُ أَوْعِيَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ  
اللَّهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ السَّحَابَ يَنْقُطُ  
يَمِينًا وَيَسَارًا لَا يُطْرَقُونَ وَلَا يَمُطَرُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ؟

بَابُ ۴۲۳: مِنَ الْكَفَى بِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ

فِي الْإِسْتِسْقَاءِ؟

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَكَكَتِ الْمَوَاشِي وَ  
تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَدَعَا فَمَطَرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ  
ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ نَهَدَمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَ  
هَكَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَامَ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَى الْكَامِرِ وَ  
الْظُّرَابِ وَالْأَدْوِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ  
الْمَدِينَةِ لَنْجِيَابِ الثَّوْبِ؟

بَابُ ۴۲۴: الدُّعَاءُ إِذَا تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ

مِنْ كَثْرَةِ الْمَطَرِ؟

۹۶۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ شَرِيكَ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي نَمْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ  
رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ



پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک آدمی آکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اے اللہ پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گیا۔

جمعہ کے روز بارش کی دعا کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چادر اُٹنے کے متعلق جو کہا گیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مال کے ہلاک ہونے اور اہل و عیال کے تنگ ہونے کی شکایت کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور بارش مانگی لیکن راوی نے چادر کے اُٹنے اور قبل کی جانب منہ کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

جب بارش کی دعا کے لیے لوگ امام کو سفارشیں بنائیں تو وہ ان کی خواہش کو رد کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اُس جمعہ سے اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔

یا رسول اللہ! گھر گر گئے، راستے بند ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ! پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں کے درمیان اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر۔ پس مدینہ منورہ کے اوپر سے بادل پھٹ گیا جیسے کپڑا پھٹتا ہے۔

جب مشرک قحط کے وقت مسلمانوں سے دعا کرنے کی سفارش کریں۔

مصدق سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللَّهُ هَكَكَتِ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتِ الشُّبُلُ قَادِمًا اللَّهُ ذَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَطَرُوهُ مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى جُمُعَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَكَ مَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ الشُّبُلُ وَهَكَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ وَآلِ كَامٍ وَبُطُونِ الْأَدْوِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَامْهَا بِتَّ عَيْنَ الْمَدِينَةِ نَجِيَابِ الْقَوْبِ :

**باب ۶۲۵ مَا قِيلَ إِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَوَّلَ رِدَاعُهُ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ :**

۹۴۱ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍاءَ عَنْ الْأَنْدَلَعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا شَكَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ أَهْلُ الْمَالِ وَجَهَدَ الْعِيَالُ فَذَعَا اللَّهَ يَسْتَسْقِي وَكَثُرَ يَدُ كَوْنُ رِدَاعِهِ وَلَا اسْتَعْبَلُ لِقَبْلَةٍ :

**باب ۶۲۶ إِذَا اسْتَسْقَى إِلَى الْإِيمَانِ يَسْتَسْقِي لَهُمْ كَمِيرًا هَهُ :**

۹۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ شُرَيْكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَكَكَتِ الْمَوَاشِي وَتَقَطَّعَتِ الشُّبُلُ قَادِمًا اللَّهُ ذَعَا اللَّهَ فَمَطَرُوهُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَكَ مَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ الشُّبُلُ وَهَكَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ وَآلِ كَامٍ وَبُطُونِ الْأَدْوِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَامْهَا بِتَّ عَيْنَ الْمَدِينَةِ نَجِيَابِ الْقَوْبِ :

**باب ۶۲۷ إِذَا اسْتَسْقَى الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ عِنْدَ الْقَحْطِ :**

۹۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ

اللَّهُ ذَعَا اللَّهَ فَمَطَرُوهُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَكَ مَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ الشُّبُلُ وَهَكَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ وَآلِ كَامٍ وَبُطُونِ الْأَدْوِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَامْهَا بِتَّ عَيْنَ الْمَدِينَةِ نَجِيَابِ الْقَوْبِ :

**باب ۶۲۸ إِذَا اسْتَسْقَى الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ عِنْدَ الْقَحْطِ :**

۹۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ

اللَّهُ ذَعَا اللَّهَ فَمَطَرُوهُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَكَ مَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ الشُّبُلُ وَهَكَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ وَآلِ كَامٍ وَبُطُونِ الْأَدْوِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَامْهَا بِتَّ عَيْنَ الْمَدِينَةِ نَجِيَابِ الْقَوْبِ :

اللَّهُ ذَعَا اللَّهَ فَمَطَرُوهُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَكَ مَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ الشُّبُلُ وَهَكَكَتِ الْمَوَاشِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلَى رُءُوسِ الْجِبَالِ وَآلِ كَامٍ وَبُطُونِ الْأَدْوِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَامْهَا بِتَّ عَيْنَ الْمَدِينَةِ نَجِيَابِ الْقَوْبِ :



کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا: جب قریش نے اسلام قبول کرنے میں دیر کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی بربادی کے لیے دعا کی۔ پس وہ قحط میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوئے اور مردار اور بلیاں بھی کھا گئے۔ پس ابوسفیان حاضر ہوا کہ وہ کہہ کر عرض گزار ہوا: اے محمد! آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم برباد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے آپ نے پڑھا: انتظار کرو جس روز آسمان کھلا دھواں لائے گا، پھر وہ اپنے کفر کی طرف لوٹ گئے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس روز ہم سخت گرفت کریں گے وہ بدر کا روز ہے اسباط نے منصور سے یہ بھی روایت کی: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تو ان پر بارش برسی اور متواتر سات روز تو لوگوں نے کثرت باران کی شکایت کہ آپ نے کہا:- اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں۔ پس آپ کے آپسے بادل بٹ گئے اور ارد گرد کے لوگوں پر برسے۔ زیادہ بارش ہو تو دعا کرنا کہ ہمارے ارد گرد برسے اور ہم پر نہ برسا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے۔ بعض لوگ کھڑے ہو کر چیخے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! قحط، بارش، درخت سرخ ہو گئے اور مویشی ہلاک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہم پر بارش برسائے۔ آپ نے رد فرمایا: اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ خدا کی قسم، ہم نے آسمان میں کوئی بادل کاٹا نہیں دیکھا تھا کہ ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور برسا۔ آپ منبر سے اُتر آئے اور نماز پڑھی جب فارغ ہو گئے تو برابر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دیتے کھڑے ہوئے تو لوگوں نے فریاد کی: گھر گر گئے اور راستے بند ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اسے ہم سے روکے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم فرمایا اور کہا: اے اللہ! ہمارے ارد گرد اور ہم پر نہیں چنانچہ مدینہ منورہ سے بٹ گیا اور ارد گرد برساتا رہا۔ مدینہ منورہ پر ایک بوند بھی نہ پڑی۔ میں مدینہ منورہ کو چلتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کرتا

حَدَّثَنَا مُسْوَدٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الصُّلَاحِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ أَتَيْتُ بَيْنَ مَسْعُودٍ قَالَ قُرَيْشًا أَبْطَلُوا عَنِ الْإِسْلَامِ قَدْ عَا عَلَيْنَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْهُمْ سَيْحَةٌ حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا وَآكَلُوا الْمَيْتَةَ وَالْوَحْشَ فَجَاءَهُ أَبُو سُهَيْلٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ جِئْتُكَ بِأَمْرِ بَصِلَةٍ الرَّجُوعِ وَرَأَيْتُ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا قَادِمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَرَأَ فَأَنْقَبَ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ الْآيَةُ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ كَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَوْمَ يَبْطِشُ الْبَطْشَةُ الْكُبْرَى يَوْمَ بَدْرٍ وَزَادَ أَشْبَاطُ عَنْ مَسْعُودٍ قَدْ عَارَسُوا اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقُوا الْغَيْثَ فَاطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ سَبْعًا وَشَكَرَ النَّاسُ كَثْرَةَ الْمَطَرِ فَقَالَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي لَا عَلَيْكَ مَا تَعَدَّيْتَ السَّحَابَةَ عَنْ رَأْسِهِ فَسَقُوا النَّاسُ حَوْلَهُمْ

**بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا كَثُرَ الْمَطَرُ حَوْلَ الْبَيْتِ وَلَا عَلَيْهِ**

۹۶۷ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَطَطَ الْمَطَرُ وَاحْتَرَمَتِ الشُّجَرُ وَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ قَادِمُ اللَّهِ أَنْ يَسْقِينَنَا فَقَالَ اللَّهُ اسْقِنَا مَرَّتَيْنِ وَآيَهُمَا اللَّهُ مَا تَزِي فِي السَّمَاءِ قُذْبَةً مَرَّتَيْنِ مَحَابٍ فَتَشَقَّتْ سَحَابَةٌ دَامَ مَطَرُهَا وَنَزَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَكُونُ فَكَلَّمَا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَانْقَطَعَتِ الشُّجَرُ قَادِمُ اللَّهِ يَجْعَلُهَا عَنَّا لَتَبَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُ هُوَ حَوْلَ الْبَيْتِ وَلَا عَلَيْكَ وَتَكْشَطُ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَتْ مُمْطِرُ حَوْلَهَا وَمَا مُمْطِرُهَا الْمَدِينَةَ قَطْرَةً فَتَنْظَرُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَرَأَتْهَا لَيْلِي مِثْلَ الْإِخْلِيلِ

**بَابُ الدُّعَاءِ فِي إِسْتِسْقَاءِ قَارِئًا**

کہا ابو نعیم، زبیر بن العوام نے کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری نکلے اور ان کے ساتھ حضرت بلال بن عارب اور حضرت زید بن ارقم بھی نکلے اور بارش کے لیے دعا کی انھوں نے بغیر منبر کے پیروں پر کھڑے ہو کر بارش کے لیے دعا کی۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی۔ جہری قرات کے ساتھ اور اذان و اقامت نہ کی۔ ابوالسحاق نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن زید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، عباد بن تیمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ انھوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ ان کے لیے بارش کی دعا کرنے نکلے۔ آپ کھڑے ہوئے اور کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ پھر قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے اور اپنی چادر اٹھ دی۔ تو ان پر بارش برسی۔

نماز استسقاء میں جہر سے قرات پڑھنا  
عباد بن تیمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے تو قبلہ کی جانب متوجہ ہو کر دعا کی اور اپنی چادر اٹھ دی۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں جہر سے قرات کی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف کس طرح پھیری؟

عباد بن تیمیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جس روز کہ نماز استسقاء کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے لوگوں کی طرف پشت مبارک کر لی اور قبلہ رو ہو کر دعا کی۔ پھر اپنی چادر اٹھ دی۔ پھر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور ان میں جہر سے قرات کی۔

نماز استسقاء کی دو رکعتیں ہیں۔

قتیبہ بن سعید، شعبان، عبداللہ بن ابوبکر، عباد بن تیمیم نے اپنے چچا جان سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دعا کی تو دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر اٹھ

وَقَالَ أَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَسَاةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَخَدِجَةَ مَعَالِ بْنِ أَبِي عَارِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ فَاسْتَسْقَى فَقَامَ لَمْ عَلَى رُجْلَيْهِ عَلَى غَيْرِ مَنْبَرٍ فَاسْتَسْقَى ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤْذِنْ وَلَمْ يَقُمْ قَالَ أَبُو سَهَابٍ وَرَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۶۵ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَادُ بْنُ تَيْمِيٍّ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَا لَيْثٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِجَةُ النَّاسِ يَسْتَسْقَى لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللَّهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قَبْلَ الْقِبْلَةِ وَخَوَّلَ رِجْلَاهُ فَاسْتَسْقَى

بَاب ۶۵ الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ ۹۶۶ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمَادِ بْنِ تَيْمِيٍّ خَدِجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقَى فَوَجَّهَ إِلَى الْقِبْلَةِ يَدْعُو وَخَوَّلَ رِجْلَاهُ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ

بَاب ۶۵ كَيْفَ خَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ

۹۶۷ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمَادِ بْنِ تَيْمِيٍّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَدِجَةَ يَسْتَسْقَى قَالَ فَخَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو وَخَوَّلَ رِجْلَاهُ ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكَعَتَيْنِ جَهْرًا فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ

بَاب ۶۵ صَلَاةُ الْإِسْتِسْقَاءِ رَكَعَتَيْنِ

۹۶۸ حَدَّثَنَا ثَنَا ثَمِيمَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ عَمِّهِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمَادِ بْنِ تَيْمِيٍّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ



وَقَلَّبَ رِدَاؤَهُ ۝

**بَابُ ۴۵۳** اِلِسْتِسْقَاءُ فِي الْمَصَلٰی ۝

۹۶۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ عَمَّادَ بْنَ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَصَلٰی يَسْتَقْبِلُ وَاسْتَقْبَلَ لِقَبْلَةٍ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَقَلَّبَ رِدَاؤَهُ قَالَ سَعِيدٌ وَكَفَّرَ فِي الْمَسْجِدِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ جَعَلَ لِمَنْ عَلَى الشَّامِ ۝

**بَابُ ۴۵۴** اِسْتِقْبَالُ لِقَبْلَةٍ فِي اِلِسْتِسْقَاءِ

۹۷۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ لَوْهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ مَخْمَرٍ أَنَّ عَمَّادَ بْنَ تَمِيمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَصَلٰی يُصَلِّي وَلَمَّا دَعَا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَدْعُو اسْتَقْبَلَ لِقَبْلَةٍ وَحَوَّلَ رِدَاؤَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ زَيْدٍ هَذَا مَا زِلْنَا وَالْأَوَّلُ كَوْنِي هَوَانِ يَزِيدُ ۝

**بَابُ ۴۵۵** رَفْعُ النَّاسِ أَيُّدِيَهُمْ مَعَ الْإِقَامِ

فِي اِلِسْتِسْقَاءِ وَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنُ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ يَكْلَبٍ قَالَ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَسَدَ بْنَ قَالِقٍ قَالَ أَنِّي رَجُلٌ أَعْرَافِيٌّ مِّنْ أَهْلِ الْبَدْوِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَكَكَتِ الْمَاشِيَةُ هَكَكَ الْعِيَالُ هَكَكَ النَّاسُ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَدْعُو وَرَفَعَ النَّاسُ أَيُّدِيَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونَ قَالَ فَمَا خَرَجْنَا مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يُطْرَقَا فَمَا زِلْنَا نُمَطِّرُ حَتَّى كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْآخِرَى فَأَنَّى الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَشَوِ الْمَسَافِرُ وَمِنَعِ الطَّرِيقُ بَشَوِ أَيُّ مَلٍّ وَقَالَ

دی۔

**عید گاہ میں نماز استقاء پر حنا۔**

عبد بن تیمم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارش کے لیے دعا کرنے عید گاہ تشریف لے گئے اور قبلہ کی طرف متہ کیا تو دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر المٹ دی۔ سفیان، مسعودی، ابوبکر نے کہا کہ دہنے حصے کو بائیں کندھے پر ڈال لیا۔

**نماز استقاء میں قبلہ رو ہونا۔**

محمد عید الوباب: یحییٰ بن سعید، ابوبکر بن محمد عبد بن تیمم سے روایت ہے کہ انہیں حضرت محمد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے جب دعا کی یا دعا کرنے کا ارادہ کیا تو قبلہ رو ہو گئے اور اپنی چادر کو الٹ دیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یزید بن زید تو مازنی ہیں اور پہلے کوئی ہیں اور وہ ابن زید ہیں۔

**نماز استقاء میں لوگوں کا امام کے ساتھ ہاتھوں کو اٹھانا**

ابو القرب بن سلیمان، ابوبکر بن اوس، سلیمان بن بلال، یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت انس بن مالک نے فرمایا کہ جمعہ کے روز جنگوں کا رہنے والا ایک اہل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہوشی ہلاک ہو گئے بال بچے ہلاک ہو گئے اور لوگ ہلاک ہو گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کرنے کے لیے ہاتھ اٹھائے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے پس ہم مسجد سے بھی نہیں نکلے تھے کہ ہم پر بارش برسنے لگی اور اگلے جمعہ تک متواتر بارش ہوتی رہی پس ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! مسافر اکت گئے اور راستے بند ہو گئے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اکت جانا۔ اوس، محمد بن جعفر، یحییٰ بن سعید اور شریک نے کہا کہ ہم نے حضرت انس سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی انگلیوں

کی سفیدی دیکھی۔

الرَّابِعُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى  
بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ قَالَا سَمِعْنَا أَنَسَ بْنَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ  
لَا يُطْفِئُهُ ۖ

بَابُ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَيْهِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ  
۹۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَ  
ابْنُ عَدِي عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي  
شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ وَكَانَ يَرْفَعُهُ حَتَّى يَرَى  
بَيَاضَ لَا يُطْفِئُهُ ۖ

بَابُ مَا يَقَالُ إِذَا امْطَرَتْ وَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ تَصَيَّبَ الْمَطَرُ وَقَالَ قَتَادَةُ صَابَ  
وَأَصَابَ يَصُوبُ ۖ

۹۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَائِفٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا  
رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا تَائِفًا تَابِعًا الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَعَقِيلٌ عَنْ تَائِفٍ ۖ  
بَابُ مَنْ تَمَطَّرَ فِي الْمَطَرِ حَتَّى يَتَخَادَرَ  
عَلَى رَحِيَّتِهِ ۖ

۹۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ عَاصِمٍ  
بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ  
أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَمَيَّنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطُبُ عَلَى  
النَّبِيِّ رِوَا الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْكَ  
النَّاسُ وَجَلَّ الرِّعَالُ قَادِمُ اللَّهِ لَنَا أَنْ يَسْقِينَا قَالَ فَرَفَعَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ  
قَالَ فَتَارَسَ حَابُ امْتِنَانِ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مَنْبَرِهِ

نماز استسقاء میں امام کا ہاتھوں کو اٹھانا

قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے فرمایا انہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی بھی دعا میں ہاتھوں کو اتنے  
اوپر نہ اٹھایا کرتے جتنے کہ بارش کی دعا کے وقت۔ اُس وقت  
آپ اتنے اوپر نہ اٹھاتے کہ آپ کی انگلیوں کی سفیدی نظر آنے  
لگتی۔

بارش کے وقت کیا کہے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ  
گھٹین سے مراد بارش ہے اور دوسروں نے کہا کہ صاب اور صاب  
دو دن بیوقوف سے ہیں۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت  
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو کہتے  
اے اللہ! ہم پر نفع بخش بارش برسا۔ متابعت کی اس کی قاسم بن یحییٰ  
نے عبید اللہ سے اور روایت کیا اسے ازواعی اور عقیل نے  
نافع سے۔

جو بارش میں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ دائرہ صی سے قطرے  
پڑنے لگیں۔

اسحاق بن عبد اللہ بن الوظیم انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
عہد مبارک میں لوگ تھک کی پیٹ میں آگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض  
گزار ہوا، یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے، تو اللہ تعالیٰ  
سے دعا کی کہ ہم پر بارش برسے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
ہاتھ اٹھائے۔ آسمان میں کوئی بادل نہیں تھے لیکن پہاڑوں جیسے بادل  
آگئے۔ پھر آپ منبر سے بھی نہیں اترے تھے یہاں تک کہ میں نے بارش  
کے قطرے آپ کی ریش مبارک سے پڑنے لگے۔ پس ہم پر اس



حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطْرَ يَخْدَرُ عَلَى يَحْيَى قَالَ فَمَطَرْنَا يَوْمَنَا  
ذَلِكَ وَمِنَ الْغَدَا وَمِنَ الْغَدَا وَالَّذِي يَكُونُ إِلَى الْجُمُعَةِ  
الْآخِرَى فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْلَى أَوْ رَجُلٌ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ تَهْتَدُ مَرَاتِمَنَا وَطَرَقَ الْمَنَالُ فَادْعُوا اللَّهَ لَنَا فَدَعَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيَّ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَرِّ الْبَرِّ وَلَا  
عَلَيْكَ قَالَ فَمَا جَعَلَ يَشِيرُ يَمِينَهُ إِلَى تَائِيَةِ قَوْمٍ اسْتَأْذَنُوا  
إِلَّا كَفَرَتْ حَتَّى صَارَتْ الْمَدِينَةُ فِي مَقْدَرِ الْجُحِيمِ حَتَّى  
سَأَلَ النَّادِي وَادِي فَتَنَاهُ شَهْرًا قَالَ فَلَمْ يَجِبْ أَحَدًا مِنْ  
تَائِيَةِ الْأَحْدَاثِ بِالْجُودِ

### بَابُ إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمِيدٌ أَنَّ سَمْعَةَ أَسَدَ بْنَ مَالِكٍ  
يَقُولُ كَانَتْ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ إِذَا هَبَّتْ عَرِفَ ذَلِكَ فِي  
وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نُصِرْتُ بِالْغَبَا

۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ  
مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
نُصِرْتُ بِالْغَبَا وَأَهْلَكَ عَادِيًا لِلدُّبُورِ

### بَابُ مَا قِيلَ فِي الزَّلَازِلِ وَالْآيَاتِ

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزَّيْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْمُرُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَقْبَضَ الْعِلْمُ  
وَيَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَغَارِبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ  
الْمُجْرِمُ وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَنَالُ فَيَقْبِضُ

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَثِمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ  
بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو عَدُوٍّ عَنْ تَارِفِ بْنِ عَمْرٍ  
قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا وَفِي يَمِينِنَا قَالَ قَالُوا وَفِي  
نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا وَفِي يَمِينِنَا قَالُوا

روزِ اُس سے اگلے روز بلکہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی پس وہی امر الی  
یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! کائنات گر گئے اور  
مال غرق ہو گیا، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور کہا اے اللہ! ہمارے ارد گرد  
اور ہم پر نہیں رہیں آپ دستِ مبارک سے آسمان کی جس طرف اشارہ  
کرتے اور ہرے پھٹ جاتا یہاں تک کہ بیتہ منزقہ تعالیٰ کی طرح ہو گیا  
اور فناء نالہ ایک بیٹے تک بستا رہا۔ راوی کا بیان ہے کہ جو آتما  
وہ اس بارش کی افادیت کا ذکر ضرور کرتا۔

### جب آندھی آئے۔

سید بن ابی مریم، محمد بن جعفر، حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت  
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، جب تیز آندھی  
آتی تو یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ اور ہی سے  
پہچان لی جاتی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میری بادِ صبا کے ساتھ  
مدد فرمائی گئی ہے۔

سلم، شعبہ، حکم، مجاہد، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر میری بادِ صبا کے  
ساتھ مدد فرمائی گئی اور عاقبہ بادِ موسم سے ہلاک کی گئی۔

### زلزلوں اور فتنوں کے متعلق جو کہا گیا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ علم قبض فرمایا جائے  
زرے کثرت ستائیں، وقت ایک دوسرے سے قریب ہو جائے  
قتلے ظاہر ہوں اور ہر طرح ہوائے افسردہ قتل ہے۔ مال کی کثرت ہوگی  
کہ وہ ابل پرے گا۔

محمد بن شعیب، حسین بن حسن، ابن عون، تافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا۔ اے اللہ! ہمیں  
ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے صبح میں۔ لوگ عرض گزار  
ہوئے اے اللہ! ہمارے نجد میں۔ دربارہ کہا۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رغیب کی کنجیاں یا بیخ چیزوں میں جھنسنے والے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا یعنی کوئی نہیں جانتا کہ کھل کیا ہوگا اور کوئی نہیں جانتا کہ رحوں میں کیا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کھل کیا کھائے گا اور کوئی نہیں



جاننا کہ گنہگار میں مرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کی برے  
گ۔

الْأَرْحَامِ وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي  
نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَمَا تَدْرِي أَيُّهَا مَتَى يَأْتِي السَّحَابُ

ف: اس سے مراد یہ ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم خدا کے بتائے بغیر کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کا یہ مطلب  
نہیں ہے کہ خدا نے ان پانچ چیزوں کا علم مطلقاً کسی کو دیا ہی نہیں ہے کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
ان منسوبہ غمہ میں سے کتنی ہی جزئیات کی خبریں دی ہیں جیسا کہ حدیثوں میں موجود ہے۔

## أَبْوَابُ الْكُسُوفِ

بَابُ الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ  
يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُودِيًا حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ  
فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِأَرْكَعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ  
إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكُسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا إِذَا  
رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَنْكُشَفَ مَا بَكُمْ

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ  
يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ  
لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنَ  
آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَتَوَمَّعُوا فَصَلُّوا

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي بَنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عُمَرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يُخْبِرُنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ  
وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا  
رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ  
ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مَعَاذٍ عَنْ زِيَادٍ

سورج گرہ میں کے وقت نماز پڑھنا۔

حسن بخاری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ سورج  
کو گرہ بن لگ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چادر کو گھسیٹتے  
ہوئے مسجد میں داخل ہو گئے۔ پس ہم بھی داخل ہو گئے تو آپ سے  
ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ  
سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گنہگار نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو  
تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ وہ درست ہو جائے۔

قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمانے  
ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی آدمی  
کی موت کی وجہ سے گنہگار نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں  
ہیں۔ جب اُسے دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

ابن ابی وہب، عمرو، عبد الرحمن بن قاسم، ابن کے والد محترم، حضرت  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گنہگار نہیں  
لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو  
تو نماز پڑھا کرو۔

عبد اللہ بن محمد، ہاشم بن قاسم، شیبان ابو معاویہ، زیاد بن علاقہ سے  
روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ

# أَبْوَابُ الْكُشُوفِ

بَابُ ٤٧٣ الصَّلَاةُ فِي كُشُوفِ الشَّمْسِ

٩٧٩- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ  
يُؤُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَشَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْرِي دَاوُدُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ  
فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِأَرْبَعَتَيْنِ حَتَّى أَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ  
إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَمُوتَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا إِذَا  
رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَكْشِفَ مَا بَيْنَهُمَا

٩٨٠- حَدَّثَنَا شَيْهَابُ بْنُ عُبَادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ  
يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ  
لَا يَمُوتَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ  
آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

٩٨١- حَدَّثَنَا إِسْبَغُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي بْنُ وَهْبٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يُخْبِرُنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَمُوتَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ  
وَلَا رَحِيَّةَ لَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا  
رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

٩٨٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ  
ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ زِيَادِ

سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنا۔

حسن ابصری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ سورج  
کو گرہن لگ گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چادر کو گھسیٹتے  
ہوئے مسجد میں داخل ہو گئے۔ پس ہم بھی داخل ہو گئے تو آپ سے  
ہیں دو رکعتیں پڑھائیں یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ  
سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گھٹن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو  
تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ وہ درست ہو جائے۔

قیس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمانے  
ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی آدمی  
کی موت کی وجہ سے گھٹن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں سے دو نشانیاں  
ہیں۔ جب اُسے دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو۔

ابن ابی وہب، عمرو، عبد الرحمن بن قاسم، ابن کے والد محترم، حضرت  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت اور زندگی کی وجہ سے گھٹن نہیں  
لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم انہیں دیکھو  
تو نماز پڑھا کرو۔

عبد اللہ بن محمد، ہاشم بن قاسم، شیبان ابو معاویہ، زیاد بن علاقہ سے  
روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ



مکی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گہن لگا، جس روز کہ حضرت ابراہیمؑ آپ کے صاحبزادے، نے وفات پائی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔

### سورج گرہن کے وقت صدقہ دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ کھڑے ہوئے تو بایا قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو بایا رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو بایا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا تو بایا رکوع سے پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا تو بایا سجدہ کیا۔ پھر درسی رکعت میں بھی اسی طرح کیا جیسے پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر فارغ ہوئے تو سورج درشن ہو چکا تھا۔ پس لوگوں کو خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی۔ پھر فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں۔ ان سے دُرُثَنبِیَاں ہیں، جن کو کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم اُسے دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، تکبیر کہو، نماز پڑھو اور صدقہ دو۔ پھر فرمایا اے اُمّت محمد! خدا کی قسم، اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں جسکے اُس کا بندہ یا اُس کی لہڈی زنا کرے۔ اے اُمّت محمد! اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

### سورج گرہن کے وقت الصلوٰۃ جامعۃ کہہ کر نداء کرنا۔

اسحاق، یحییٰ بن صالح، معاذ بن سلام بن ابوسلام حبشی دمشقی، یحییٰ بن ابوالکثیر، ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف، انہری سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو ان الصلوٰۃ جامعۃ کے لفظ سے نداء کی گئی۔

بُنْ عَلَاۃَ عَنِ الْمُؤْمِنَةِ ابْنِ شُعْبَةَ رَضِ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُ فَصَلُّوا فَادْعُوا اللَّهَ ۝

### باب ۶۶۳ الصّدقۃ فی الکسوف ۝

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ تَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ قَامًا طَالَ الْقِيَامُ ثُمَّ رَكَعَ طَالَ التَّرْكَوعُ ثُمَّ قَامَ طَالَ الْقِيَامُ وَهُوَ مُرْدُونُ الْقِيَامِ وَالْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ طَالَ التَّرْكَوعُ وَهُوَ دُونَ التَّرْكَوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ طَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَعَلَ فِي التَّرْكَعَةِ الْآخِرَى مِثْلَ مَا قَعَلَ فِي التَّرْكَعَةِ الْأُولَى ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَوَدَّ اللَّهُ وَأَنْتَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهُ مَا مِنْ أَحَدٍ أَقْبَرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزِيَنِي عَبْدُهُ أَوْ تَزِيَنِي أُمَّةٌ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَبِيلًا وَكَبَيْتُمْ كَوْثِدًا ۝

### باب ۶۶۵ الرّداء بالصّلوة جامعۃ فی الکسوف ۝

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ الْحَبَشِيِّ الدَّمَشَقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْنٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَوْا بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً ۝

نماز کسوف میں امام کا خطبہ پڑھنا۔ حضرت عائشہ اور حضرت اسماء نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔

یحییٰ بن بکیر رایت۔ عیسیٰ ابن شہاب — احمد بن صالح وغیرہ یونس ابن شہاب۔ عروہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبردست مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں سورج کو گریہ لگا تو آپ مسجد کھڑے نکلے اور لوگ آپ کے پیچھے صلب بستہ ہو گئے۔ پس تکبیر کہی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طویل ترأت پڑھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا۔ پھر سیمع اللہ یعنی الحمد کا کہا، کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہیں کیا بلکہ طویل ترأت پڑھی جو پہلی سے کم تھی۔ پھر تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا۔ چوتھے رکوع سے کم تھا۔ پھر سیمع اللہ یعنی حمداً اللہ ربناً لک الحمد کہا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ چنانچہ پورے چار رکوع اور چار سجدہ سے کہے اور ناروغ ہونے سے پہلے سرخ روشن ہو گیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تائید ان کی جرات کی شان کے بالکل ہے پھر فرمایا کہ یہ دونوں ان دنوں میں سے نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت یا حیات سے انھیں گریہ نہیں لگتا جب تم انھیں دیکھو تو نماز کی طرف پھر تکبیر کہیں عباس نے بحوالہ حضرت عبداللہ بن عباس اسی طرح سورج گریہ کے روز حدیث بیان کی ہے حدیث عروہ بحوالہ حضرت عائشہ ہے۔ میں نے عروہ سے کہا کہ جب بدینہ سورج میں سورج گریہ ہو تو آپ کے بھائی نے درختیں صبح کی نماز سے زیادہ نہیں پڑھیں۔ فرمایا کہ ان سے سنت میں غلطی ہوئی۔

سورج گریہ کو کسوف کہے یا خسوف جب کہ اللہ تعالیٰ نے تو وحسفف القمر فرمایا ہے۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبردست مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی جب کہ سورج کو گریہ لگے۔ آپ کھڑے ہوئے تکبیر کہی اور طویل ترأت پڑھی۔ پھر رکوع کیا اور طویل

باب ۶۶۶ خطبۃ الامام فی الکسوف و قالت عائشہ و اسماء مخطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

۹۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيزٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حُلُوفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَوْهُ فَكَرِهُوا أَنْ يَرَوْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَرَهُ طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَفَرَأَ قَدَرَهُ طَوِيلَةً هِيَ آدَنِي مِنَ الْقَدَرِ الَّذِي ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ آدَنِي مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرُّكُوعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَةَ تَلْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ مَسْجِدَاتٍ وَانْجَلَّتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَخْصُرَ ثُمَّ قَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْصُرَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَا ذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَانْزِعُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَكَانَ يُحَدِّثُ كَثِيرٌ مِنْ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ إِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَوَدَّةِ لَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ وَمِثْلَ الصُّبْحِ قَالَ أَجَلٌ لَكَ أَخْطَا الشُّنَّةُ

باب ۶۶۷ هَلْ يَقُولُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَوْ خَسَفَتْ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَخَسَفَتِ الْقَمَرُ ۹۸۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ



رکعت کا۔ پھر اٹھارہ نسمے اللہ لمن حمد کا کبار اسی طرح  
کھڑے رہے۔ پھر طویل ترأت پڑھی پھر پلے سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا تو طویل  
رکوع کیا لیکن پلے رکوع سے کم تھا۔ پھر مد طویل سجدے کیے۔ پھر  
دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر سلام پھیرا تو سورج روشن ہو گیا  
تھا پھر خطبہ دیتے ہوئے سورج اور چاند کو گہن گھنے کے متعلق فرمایا کہ  
یہ اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانی ہیں کسی موت اور زندگی سے  
انہیں گہن نہیں لگتا۔ جب تم اسے دیکھو تو ناز کی طرف پکڑو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سورج گروں  
کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اسے  
حضرت ابو موسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔  
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے  
دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت کے سبب گہن نہیں آگیا۔ اگر ان کے  
ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ — عبداللہ بن مسعود  
خالد بن عبد اللہ اور حماد بن سلمہ نے یونس کے حوالے سے یہ ذکر نہیں  
کیا کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ متابعت کا ان کی  
موتی، مہدی، حسن، حضرت ابو بکر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور متابعت کی  
اسکا اسٹ نے حسن بصری سے۔

سورج گہن کے وقت عذاب قبر سے پناہ  
مانگتا۔

عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی مدبرہ طہر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک  
ہیروں کچھ مانگنے آئی تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔  
حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو  
ان کی قبروں میں عذاب ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔  
اس سے خدا کی پناہ۔ پھر ایک روز صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم سوار ہوئے تو سورج کو گہن لگ گیا اور آپ پاشت کے وقت

فَقَامَ فَكَبَّرَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ  
رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ  
قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ آدْنَىٰ مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَىٰ ثُمَّ رَكَعَ  
رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ آدْنَىٰ مِنَ الرُّكُوعَةِ الْأُولَىٰ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدًا  
طَوِيلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكُوعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَ  
قَدْ تَجَلَّى الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُتُوبِ النَّاسِ  
وَالْقُرْآنِ أَنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْفَرُ مَقَانِ لِمَوْتِ  
أَحَدٍ وَلَا يَحْيِيهِ قَرَأَا رَأَيْتُمُوهَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ  
**بَاب ۲۶۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**يَخَافُ اللَّهُ عِبَادَهُ بِالْكُفُوفِ قَالَ أَبُو مُوسَى**  
**عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ  
آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْفَرُ مَقَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَتَكُنَّ اللَّهُ يَخَافُ  
بِهِمَا عِبَادَهُ لَمْ يَدْرُ عَبْدُ الْوَارِثِ وَشُعْبَةُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ  
اللَّهِ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ يَخَافُ اللَّهُ بِهِمَا عِبَادَهُ  
وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنْ شُبَّانٍ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو  
بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخَافُ اللَّهُ بِهِمَا  
عِبَادَهُ وَقَالَ أَبُو شُعْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ

**بَاب ۲۶۹ التَّعَوُّدُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي**  
**الْكُفُوفِ**

۹۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى  
بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَهُودِيَّةً حَامَتْ تَتَلَسَّأُ  
فَقَالَتْ لَهَا آعَازِكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَكَأَلَتْ عَائِشَةُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا يَا لِي وَمِثْلُ  
ذَلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عَدَاةٍ

لوٹ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو حجروں کے درمیان سے گزرے۔ پھر نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے طویل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھے اور سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھے اور سجدہ کیا اور فرمایا جو اللہ نے چاہا پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ غدا پتھر سے پناہ مانگیں۔

### نماز کسوف میں بسے سجدے کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو اُتُفِلُوْا جَمَاعَةً کہہ کر ندا کی گئی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو ایک ہی رکعت میں دو رکوع کیے۔ پھر بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کبھی ان سے طویل سجدے نہیں کیے۔

### نماز کسوف یا جماعت پڑھنا اور حضرت ابن عباسؓ کے لوگوں

کو صفہ بنعزم میں نماز پڑھائی اور علی بن عبد اللہ بن عباسؓ نے انھیں اکٹھا کیا اور حضرت ابن عمرؓ نے نماز پڑھائی۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا جو برابر البقرہ کی قرأت کے برابر۔ پھر رکوع کیا تو طویل رکوع کیا۔ پھر اٹھے تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہو کر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔

مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ حُجَّعَ ضَمِيٌّ قَمَرٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانِي الْحُجَّجِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَقَامَ النَّاسُ وَدَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ فَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ آمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۖ

### باب طول السجود في الكسوف ۖ

۹۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو أَنَّهُ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَدَى أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ حَتَّى جَلَّى عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا سَجَدْتُ سَجُودًا قَطُّ كَانَ أَهْوَلَ مِنْهَا ۖ

### باب صلاة الكسوف جماعةً و

صَلَّى لَهُمَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي صُفَّةٍ زَمَزَمَ وَجَمَعَ عَلَى ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَصَلَّى ابْنُ عَمْرٍو ۹۹۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ



الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ  
الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكْعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكْعِ الْأَوَّلِ  
ثُمَّ رَفَعَهُ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ  
ثُمَّ رَكَعَ رُكْعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ  
ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّى الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ  
الْقَمَرُ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْفَيَانِ لِمَنْ أَحَدًا وَلَا  
يَعْلِيَتَانِ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ قَالُوا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ لَا تَنْتَهِكُنَا وَتَنْتَهِكُنَا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْتَا لَكَ  
تَكَلَّمَ كُنْتَ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتَ الْجَنَّةَ وَتَنَاوَلْتَ عَنْقُودًا  
وَلَوْ أَصَبْتَهُ لَا كَلِمَتُهُ مِنْهُ مَا بَقِيََتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتَ النَّارَ  
فَلَمْ أَرْ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَظْفَرَ وَرَأَيْتُ أَهْلَهَا  
النِّسَاءَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَكْفُرُونَ قِيلَ  
أَيُّكُمْ بِاللَّهِ قَالَ يَكْفُرُونَ الْعَشِيرُ وَيَكْفُرُونَ الْإِحْسَانُ  
لَوْ أَحْسَنْتُ إِلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ لَدَّاهُ رُكْلَهُ ثُمَّ رَأَيْتُ مِنْكَ  
شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

پھر اٹھے اور طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا اور نارس ہو گئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ فرمایا کہ سورج اٹھانے والے کائنات میں سے دو نشانیاں ہیں جنہیں کسی کا موت یا حیات کا وجہ سے گزرنے نہیں لگتا جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم نے اس جگہ آپ کو کوئی چیز بتائی دیکھا پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا، فرمایا کہ میں نے جنت دیکھی تو ایک ٹہنی پکڑ لی۔ اگر میں اُسے اُسے آتا تو تم اُس میں سے رہتی دنیا تک کھانے اور مجھے جہنم دکھائی گئی تو میں نے آج جیسا برا نظر کبھی نہیں دیکھا تھا اور میں نے دیکھا کہ اُس میں زیادہ تر عورتیں ہیں، لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کس وجہ سے! فرمایا کہ اپنے کفر کے باعث، عرض کی گئی، کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں! فرمایا کہ فائدہ کی نائن کی تریں اور احسان کا انکار کر دیتی ہیں، اگر ان میں سے کسی پر سارے زمانے کا احسان کرو۔ پھر تم سے کوئی کمی ہو جائے تو کہے گی میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے میرے ساتھ کوئی نیکی کی ہو۔

وہ اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ نماز پڑھتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت اور دوزخ کا مشاہدہ بھی فرمایا اصولوں کے حالات بھی مشاہدہ فرمائے۔ اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ کی یہ شان ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی طرف توجہ ہو سکتی ہے۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جو جگہ ہیں جنت اور دوزخ تک پہنچ جاتی ہیں اُن سے زمین و آسمان کی کوئی چیز چھپ سکتی ہے! لگتا وہ مسطقی یقیناً شمال، جنوب، مشرق اور مغرب تک نہ بچتی ہے جو جنت و دوزخ کی نسبت ذکر نہیں ہیں۔ تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست اقدس جنت کی ٹہنی تک پہنچ جاتا تھا تو زمین و آسمان کی کوئی چیز تک نہیں پہنچ سکتا۔ چوتھی بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو جنت عطا فرمادی ہے ورنہ آپ تناوَلت عَنْقُودًا اور لَوْ أَصَبْتَهُ نہ فرماتے۔ وَاللَّهِ تَعَالَى اعْلَمُ۔

مردوں کے ساتھ عورتوں کا نماز کسوف پڑھنا۔

بَابُ صَلَاةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْكُسُوفِ

۹۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أُمِّ رَافِعٍ قَالَتْ بَدَتْ لَنَا الشَّمْسُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَتَتْ قَالَتْ آتَتْ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَالَتِ النَّاسُ قِيَامٌ يَصُومُونَ قَالَتْ هِيَ قَائِمَةٌ تَصُومُ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس آئی جب کہ سورج کو گھٹن لگا ہوا تھا۔ لوگ کہتے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں میں نے کہا، لوگوں کو کیا ہوا! انہوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور سبحان اللہ



کہا میں نے کہا: انسانی! انھوں نے اشارے سے ہاں کی وہیں کھڑی رہی تو بیہوش ہونے لگی۔ پس میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا: کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر وہ اس جگہ پر دیکھ لی یہاں تک کہ جنت اور روزنہ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہاری آفات ہوگی۔ فقہہ دجال جیسی یا اس کے تریب نہیں معلوم کہ حضرت اسماعیل نے کسی بات فرمائی کہ تم میں سے ایک کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں خبر کیا علم ہے؟ پس اگر وہ ایمان والا یا یقین والا ہو، معلوم نہیں حضرت اسماعیل نے کونسا لفظ فرمایا تو کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت لے کر تشریف لائے۔ پس ہم نے ان کی بات قبول کی، ان پر ایمان لائے اور پروردگار اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا۔ ہمیں معلوم تھا کہ تو یقین والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہو، معلوم نہیں حضرت اسماعیل نے کونسا لفظ فرمایا۔ تو کہے گا کہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تو میں نے بھی رہی کہا۔

جو سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنا پسند کرے۔

ربیع بن یحییٰ، نامہ، شام، ناظر سے روایت ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

### مجددین نماز کسوف پڑھنا

عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک بیوی عورت کچھ مانگنے کے لیے آئی تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے خدا کی پناہ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کے وقت سوار ہو کر نکلے تو سورج کو گرہن لگ گیا اور آپ چاشت کے وقت لوٹے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو حجروں کے درمیان سے گزرے تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارْتُ بِيَدِي إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقُلْتُ آيَةً فَأَشَارْتُ إِلَى نَعَمٍ قَالَتْ فَكُنْتُ حَتَّى تَهَلَّلَ فِي النَّعْشِ فَجَعَلْتُ أَصْبَحُ قَوْيَ رَأْسِي لَمَاءَ كُلَّمَا أَصْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمْدًا لِلَّهِ وَأَتَيْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَلَقَدْ أُدْرِجِي إِلَى أَنْتُمْ تُفَكِّتُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أُدْرِجِي بَيَّاقِينَ فَنَزَلَتْ الدَّجَالُ لَا أُدْرِجِي إِلَيْهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ يُؤْتِي أَحَدُكُمْ فَيَقَالُ لَهُ مَا عَلِمْتُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَقَامَ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ قَالَ الْمُؤْمِنُونَ لَا أُدْرِجِي إِلَى ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيَقَالُ لَهُ ثُمَّ صَلِّحًا فَقَدْ عَلِمْتُمُ أَنَّ كُنْتُ لَكُمْ قَوْمًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أُدْرِجِي إِلَيْهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أُدْرِجِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ:

### بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاةَ فِي كُسُوفِ

الشَّمْسِ

۹۹۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

### بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ فِي الْمَسْجِدِ

۹۹۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ أَعَادَ ذَلِكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلْتُ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةُ يَا اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عَدَاةٍ مَرْكَبًا لَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَجَرَّحَهُ ضَمْنِي فَهَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



آپ کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا۔ پھر طویل رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اٹھایا تو طویل سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو طویل قیام کیا جو پہلے سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اٹھایا تو طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر طویل رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا۔ جب نارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے بناہ مانگیں۔

وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرِي الْحُجْرَةَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَقَامَ الثَّانِي دَرَاءَةً ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ وَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدًا طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ وَهُوَ دُونَ السَّجْدِ الْأَوَّلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّدُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

**باب ۵۱ لَا تَنْكُشُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ وَالْمُغِيرَةُ وَابُو مُوسَى وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ**

۹۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكُشَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا

۹۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَهِيَ أَمْرٌ بَيْنَ عُرْدَةٍ عَنْ عُرْدَةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّكَبِ قَا طَالَ الْبَهَاءُ ثُمَّ رَكَعَ قَا طَالَ الْبَهَاءُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ قَا طَالَ الْبَهَاءُ وَهِيَ دُونَ قِدَاعَتِهِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ قَا طَالَ الرُّكُوعَ وَدُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْفِيَانِ

**کسی کی موت یا زندگی سے سورج کو گرہن نہیں لگتا**

اسے حضرت ابو ہریرہ، حضرت میمونہ، حضرت ابو موسیٰ، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر نے روایت کیا ہے۔

سند: یحییٰ، اسماعیل، قیس، حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جو ان سے دو نشانیاں ہیں۔ جب ایسا دیکھو تو نماز پڑھا کر دو۔

**عذر سے عذرت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس اپنی قرأت کی پھر رکوع کیا تو لب رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا تو لبی قرأت کی اور یہ پہلی قرأت سے کم تھی۔ پھر رکوع کیا تو لب رکوع کیا ابین پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر سر اٹھایا تو دو سجدے کیے۔ پھر کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر کھڑے ہوئے تو فرمایا: بے شک سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جو ان سے دو نشانیاں ہیں جو وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے۔ جب تم نے دیکھو تو نماز کی طرف پکڑو۔

لَمُوتٍ أَحَدٍ وَلَا يَحْيَا ۖ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيهُمَا عَبْدَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا إِلَى الصَّلَاةِ  
**بَابُ ۶۷۶** الذِّكْرِ فِي الْكُسُوفِ رَوَاهُ بْنُ

عَبَّاسٍ \*

۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ  
 عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى  
 قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَرَعَا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى  
 بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُ نَظَرَ يَفْعَلُهُ وَقَالَ  
 هَذِهِ آيَاتُ الْبَرَاءَةِ يُرْسِلُ اللَّهُ عَذْرَاجِلَ لَا تَكُونُ لَمُوتٍ  
 أَحَدٍ وَلَا يَحْيَا ۖ وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِمَا عَبْدَهُ فَإِذَا  
 رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَادْعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَدُعَائِهِ  
 وَاسْتَغْفَارِهِ \*

**بَابُ ۶۷۷** الدُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ قَالَ أَبُو  
 مُوسَى وَعَاصِمَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۹۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ  
 حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُثَنِّيَةَ ابْنَةَ  
 شُعْبَةَ يَقُولُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَوَاتِ إِبْرَاهِيمَ  
 فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ لَمُوتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ  
 ۴ آيَتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لَمُوتِ أَحَدٍ وَلَا  
 يَحْيَا ۖ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَادْعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى يَخْلُعَ  
**بَابُ ۶۷۸** قَوْلِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَةِ الْكُسُوفِ  
 أَمَّا بَعْدُ وَقَالَ أَبُو اسْمَاءَ حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ  
 أَخْبَرَنِي قَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ  
 فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللَّهَ بِهَا  
 هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ \*

**بَابُ ۶۷۹** الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الْقَمَرِ

سورج گرہن کے وقت ذکر کرنا۔ اسے حضرت ابی عباس  
 نے روایت کیا۔

ابو بکر سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا  
 سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں دُتے ہوئے چلے  
 جیسے قیمت آگئی ہو۔ پس مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور نماز پڑھی، بہت  
 ہی لمبے قیام، رکوع اور سجود کے ساتھ میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے  
 کبھی نہیں دیکھا۔ اور فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جس کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کی  
 موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا  
 ہے۔ جب تم ایسی کوئی بات دیکھو تو اللہ کے ذکر، دعا اور استغفار  
 کی طرف دوڑا کرو۔

سورج گرہن کے وقت دعا کرنا۔ اسے حضرت ابو موسیٰ اور  
 حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔  
 زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو مولا  
 فوت ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ ابراہیم کی موت  
 کی وجہ سے گھن لگا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ  
 شک سورج اور چاند اللہ کی نشانوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو کسی  
 کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ایسا دیکھو تو اللہ  
 سے دعا کرو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ روشن ہو جائے۔

امام کا خطبہ کسوف میں اما بعد کہنا۔ ابو اسامہ، ہشام  
 قاطمہ بنت المنذر، حضرت اسامہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پس آپ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ  
 کی حمد بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا: اَمَّا بَعْدُ۔

چاند گرہن میں نماز پڑھنا



۹۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ۝

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُودُ آدَةً حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَتَابِلَ لِيَرَى النَّاسَ فَصَلَّى بِهِمَا رَكْعَتَيْنِ فَأَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَكَانَهُمَا لَا يَغْشِيَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بَيْنَكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ أَبْنَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ مَاتَ فَقَالَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ ۝

### بَابُ الرَّكْعَةِ الْأُولَى فِي الْكُسُوفِ أَطْوَلُ ۝

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمَا فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ الْأُولَى أَطْوَلُ ۝

### بَابُ الْجُمْهُرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُو سَعْدٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا أَمَرَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ مَرَّةً وَإِذَا دَفَعَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ بِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا ذَلِكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَعَادُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ أَدِيمَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَدِيمَ سَجْدَةٍ وَقَالَ لَدَاغِي دَعِيَّةٌ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

محمّد بن سعید بن عامر، یونس، حسن سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

حسن بھری سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا تو آپ اپنی چادر کو گھیسٹے ہوئے تشریف لائے یہاں تک کہ مسجد میں ملوہ افروز ہوئے۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے تو آپ نے ان کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور سورج مدش ہو گیا۔ فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انھیں کسی کی موت کے باعث گہن نہیں لگتا۔ جب ایسا ہو تو نماز پڑھو اور دعا کیا کرو، یہاں تک کہ وہ مدد ہو جائے اور اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت ابراہیم نالی سا جزاء نرت ہوا تو بعض لوگوں نے یہ بات کہی تھی۔

### نماز کسوف میں پہلی رکعت زیادہ لمبی ہو۔

عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز کسوف کی دو رکعتیں چار رکوعوں کے ساتھ پڑھیں اور پہلی رکعت زیادہ طویل تھی۔

### نماز کسوف میں جہری قرأت کرنا

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں قرأت جہری کی۔ جب قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کی اور رکوع کیا۔ جب رکوع سے اٹھے تو سبّحہ اللہ، لَعْنُ جِدَّةٍ اور رَبَّنَا ذَلِكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر نماز کسوف میں دوبارہ قرأت کی یعنی دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے۔ — اضافی وغیرہ، زہری، عمرہ، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا تو ایک آدمی نے الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ کے ساتھ

الشَّمْسُ حَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ دَارِبَهُ سَجْدَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَعْمٍ سَمِعَ ابْنَ زُهَيْرٍ يَقُولُ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ أَخُوكَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا صَلَّى إِلَّا رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ إِذَا صَلَّى بِالْمَدِينَةِ وَقَالَ أَجَلُكَ أَنْتَ أَخْطَا السَّنَةَ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَكُثَيْبُ بْنُ حُصَيْنٍ سَنَ الزُّهْرِيِّ فِي الْجَهْمِ ۝

نہاں۔ آپ آگے بڑھے اور چار رکعوں اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ عبدالرحمن بن نعم نے ابن شہاب سے اسی طرح سنا ہے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ سے کہا۔ آپ کے بھائی ہان حضرت عبداللہ بن زہیر نے کہا کیا کہ صبح کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھیں جب کہ انھوں نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھی۔ نہایت کہ ان سے سنت میں غلطی ہوئی۔ متابعت کی اس کی سیلیمان بن کثیر اور سلیمان بن حصین نے زہری سے جبر کے بارے میں۔

## أَبْوَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

## سجدة تلاوت کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

اللہ تعالیٰ سے شروع جو پڑا ہر بان نہایت رحم کرنے والا ہے

قرآن کریم میں تلاوت کے سجدے اور ان کا سنت ہونا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ وَسُتْرُهَا ۝

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سرورہ و النجم پڑھی اور سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ تھے انھوں نے بھی سجدہ کیا سرورہ ایک لڑکے کے کہ ایک مٹھی کنکر یا مٹی لے کر اسے پیشانی سے لگا لگا کر کہا کہ میرے بے بی کا بی ہے پس میں نے بعد میں اسے دیکھا کہ کنکر کی رات میں نکل گیا گیا تھا۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَشْجَعَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّجْوِيزَ مَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مِنْ مَعَهُ عَيْرُ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِيْنِي هَذَا فَرَأَيْتُهُ بَعْدُ قُبُلَ كَافِرَاءَ ۝

سورہ تنزیل میں سجدہ کا ہونا

بَابُ سَجْدَةِ تَنْزِيلِ السُّجْدَةِ ۝ ۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ أَلَمْ تَنْزِيلِ السُّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ ۝

محمد بن یوسف، سفیان، اسد بن ابراہیم، عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں سورہ الم تنزیل السجدہ اور ہَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ یعنی سورہ الدھر پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ سَجْدَةِ ص ۝ ۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَآبُو الثَّعْمَانِ

سورہ ص میں سجدے کا ہونا۔

سلیمان بن حرب اور ابو الثمان، حماد بن زید، الربیع، عکرمہ سے



## أَبْوَابُ سُجُودِ الْقُرْآنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ وَوَسَّيَتْهَا

۱۰۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْدَرُ بْنُ  
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَشْجَثَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
النَّجْمَ مَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مِنْ مَعَهُ عَيْرُ شَيْخٍ  
أَخَذَ كَفَّارًا مِنْ حَصَى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ  
يَكْفِيَنِي هَذَا أَفَرَأَيْتُمْ بَعْدَ ذَلِكَ كَافِرًا

بَابُ سَجْدَةِ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ  
۱۰۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينُ  
عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ  
فِي صَلَواتِهِ الْقَبْرَ ثُمَّ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى  
الْإِنْسَانِ

بَابُ سَجْدَةِ ص  
۱۰۰۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو النُّعْمَانِ

## سَجْدَةُ تِلَاوَتِ كَابِيَان

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ

قرآن کریم میں تلاوت کے سجدے اور ان کا  
سنت ہونا۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سرورہ و النجم پڑھی  
اور سجدہ کیا تو برآپ کے ساتھ تھے انھوں نے بھی سجدہ کیا سرورہ  
ایک لڑکے کے کہ ایک مٹھی کنکر یا مٹی لے کر اُسے پیشانی سے  
لگوا لے گا کہ میرے بے پی کا پی ہے پس میں نے بعد میں اُسے  
دیکھا کہ کنکر کی رات میں نکل گیا تھا۔

سورۃ تنزیل میں سجدہ کا ہونا

محمد بن یوسف، سفیان، سعد بن ابی ہاشم، عبدالرحمن سے روایت ہے  
کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم جمعہ کے روز نماز فجر میں سورۃ الم تنزیل السجود اور هَلْ  
أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ یعنی سورۃ الدھر پڑھا کرتے تھے۔

سورۃ ص میں سجدے کا ہونا۔

سلمان بن حرب اور ابوالنعمان، حماد بن زید، الربیع، عمارہ سے

روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سرورِ مہمان کا سجدہ تا کیسے ہی سجدوں میں سے نہیں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

سورہ والنجم کا سجدہ ۵۔ اسے حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورہ والنجم پڑھی تو سجدہ کیا اور لوگوں میں سے کوئی بات نہ رہا مگر اُس نے سجدہ کیا، ہوائے اُن میں سے ایک آواز کے کہ ایک ٹھٹھی لگ رہی ہے یا سنی کے پریشانی سے لگال لگا کہ میرے بے کانی ہے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ میں نے بعد میں اُسے راہِ نبوی خلف کر دیکھا مگر نہ کہ حالت میں قتل کیا گیا تھا۔

مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے اُس کا کوئی دھن تو نہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سجدہ کرنا کرتے۔

مسند عبد الوہاب، ابواب، مکریم، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورہ والنجم کا سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکوں نیز جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔ روایت کیا اسے ابراہیم بن طہمان نے ابواب سے۔

جس نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا۔

سلمان بن داؤد ابوالریح، اسماعیل بن حنبل، زید بن حنیف، ابی قسطنطین، عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انھوں نے سنت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا: انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور سورہ والنجم پڑھی تو آپ نے اُس میں سجدہ نہیں کیا۔

زید بن عبداللہ ابن قسطنطین نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم پڑھی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ لَيْسَ مِنْ عَذَائِكُمُ السَّجْدُ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا ۖ

**باب ۶۸۵ سَجْدَةُ النَّجْمِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ**

۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصَى أَوْ تَرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِيَنِي هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ كَافِرًا ۖ

**باب ۶۸۶ سَجْدَةُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكِ فَبَسَّ لَيْسَ لَهُ وَضُوءٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلَى غَيْرِ وَضُوءٍ ۖ**

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاهِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ ۖ

**باب ۶۸۷ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ** ۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الزَّيْعَرِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ حُصَيْفَةَ عَنْ ابْنِ قُسْطَنْطِينَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَرَعَاهُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا ۖ

۱۰۰۸۔ حَدَّثَنَا أَدُمُ بْنُ أَبِي أَيُّوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ قُسْطَنْطِينَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ ۖ



## سورۃ الشقاق میں سجدہ

الوسلہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ سورۃ الشقاق پڑھی اور سجدہ کیا میں نے کہا: اے ابو ہریرہ کیا آپ نے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا: انبا یا کہ انبا کہ جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہو تا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

جس نے قاری کے سجدے کی وجہ سے سجدہ کیا۔

حضرت ابن مسعود نے حضرت تمیم بن مذہیم سے فرمایا جو لوگ تھے اور ان کے سامنے آیت سجدہ پڑھی کہ سجدہ کرو کیونکہ اس میں تم ہم سے آگے ہو۔

مسند بخاری، عبد اللہ بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے سامنے ایسی سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہمارے بعض کو تو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہ ملتی۔

جب امام آیت سجدہ پڑھے تو لوگوں کی بھیڑ لگ جانا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیت سجدہ پڑھتے اور ہم آپ کے پاس ہوتے تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ کرتے پس ہمارا اتنا ہجوم ہو جاتا کہ ہم میں سے بعض کو پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہ ملتی جس پر ہم سجدہ کرتے۔

جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے سجدہ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیا۔ حضرت عمران بن حصین سے کہا گیا کہ ایک آدمی آیت سجدہ سنے اور اس کے لیے نہ بیٹھے۔ فرمایا کہ تمہارے خیال میں وہ اس کے لیے بیٹھتا۔ گویا اس پر واجب نہ ہوتا۔ حضرت سلمان نے فرمایا کہ ہم اکیسے نہیں آئے۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ اس پر بھی سجدہ ہے جو اسے سنے۔ زہری نے کہا کہ سجدہ نہ کرے مگر جب بارش ہو تو جب تم سجدہ کرو اور سرخیں نہیں بلکہ حضرتیں ہو تو قیل کی جانب منہ کر دو۔ اگر تم

## باب ۶۸۸ سجدة إذا السماء انشقت

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَافِيمٍ وَمُعَاذُ بْنُ قُصَالَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انشقت فَسَجَدَ بِهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَمْ أَرَكَ تَسْجُدُ قَالَ لَوْلَا أَرَأَيْتَ مَا قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجِدْ لِمَا سَجَدُ ۝

باب ۶۸۹ مَنْ سَجَدَ لِسُجُودِ الْقَارِئِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِمَ يَمُرُّ بِجَدِّهِ وَهُوَ عَلَامٌ فَقَرَأَ عَلَيْهِ سَجْدَةً فَقَالَ اسْجُدْ فَإِنَّكَ إِمَامٌ مَنَافِيهَا ۝

۱۰۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّورَةَ الْاٰخِرَةَ فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَتَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدًا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ ۝

باب ۶۹۰ إِذَا حَامِلُ النَّاسِ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ السَّجْدَةَ ۝

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَتَسْجُدُ مَعَهُ فَتَزْجُرُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدًا مَوْضِعًا لِسُجْدِ عَلَيْهِ ۝

باب ۶۹۱ مَنْ رَأَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوجِبِ السُّجُودَ وَفَقِيلَ لِعِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ الرَّجُلُ لَيْسَ بِالسَّجْدَةِ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا كَأَنَّهُ لَا يُوجِبُ عَلَيْهِ وَقَالَ سَلْمَانُ مَا لِهَذَا أَغْدَوْنَا وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنْ اسْتَمَعَهَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَسْجُدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ ظَاهِرًا فَإِذَا اسْجَدْتَ وَ

سوار ہو تو پھر تمہارا منہ خواہ کسی طرف ہو اور سائب بن یزید فقہ  
گو سے آیت سجدہ سن کر سجدہ نہیں کرتے تھے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، ابوالکیر بن ابولمیکہ  
عثمان بن عبد الرحمن تمیمی، ربیعہ بن عبد اللہ بن ہذیل تمیمی۔ ابوبکر نے کہا  
ربیعہ بہترین لوگوں میں سے ہیں۔ جب ربیعہ تمیمی حضرت عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو وہ جمعہ کے روز منبر پر سورہ نمل  
پڑھ رہے تھے۔ جب آیت سجدہ آئی تو نیچے اترے اور سجدہ کیا اور  
لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ جب اگلا جمعہ آیا تب بھی وہی صورت  
پڑھی اور جب آیت سجدہ آئی تو فرمایا: اے لوگو! ہم سجدہ سے  
آگے گزرتے ہیں جس نے سجدہ کیا تو اچھا کیا اور جو سجدہ نہ کرے تو اُس  
پر کوئی گناہ نہیں اور حضرت عمر نے سجدہ نہ کیا۔ نافع نے حضرت  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سجدہ  
فرض نہیں کیے ہیں بلکہ یہ بات ہماری مرضی پر منحصر ہے۔

جس نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ  
کیا۔

ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنه کے ساتھ نماز مشاء پڑھی۔ انھوں نے سورہ الشقاق پڑھی اور سجدہ  
کیا میں عرض گزار ہوا کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں نے اس پر ابو القاسم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تھا لہذا ہمیشہ سجدہ کرتا  
رہوں گا یہاں تک کہ ان سے جا ملوں۔  
جو بھی پڑھنے کے باعث سجدہ کرنے کے لیے جگہ نہ  
پائے۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ سورت پڑھتے جس میں سجدہ ہوتا  
تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم میں سے  
بعض کو تو بٹانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہیں ملتی تھی۔

لَا سَكْرَ وَأَنْتَ فِي حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ  
فَإِنْ كُنْتَ لَا كِبَاً فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ  
وَجْهُكَ وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ لَا يَسْجُدُ  
لِسُجُودِ الْقَاصِ \*

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ  
بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو  
بَكْرٍ بْنُ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّيْمِيِّ  
عَنْ رَيْبَعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْهَدْيِ الشَّيْمِيِّ قَالَ  
أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَيْبَعٌ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ عِنْدَ حَضَرِ رَيْبَعٍ  
مِنْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمَنَابِقِ  
التَّحْلِ حَتَّى إِذَا جَاءَتِ السَّجْدَةُ نَزَلَ فَسَجَدَ دَسَجَدَ  
النَّاسُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةَ قَرَأَ بِهَا حَتَّى  
إِذَا جَاءَتِ السَّجْدَةُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا  
بِالسُّجُودِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ  
فَلَا ائْتَمَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْجُدْ عُمَرُ وَكَانَ نَافِعٌ عَنْ ابْنِ  
عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ السُّجُودَ إِلَّا أَنْ لَشَاءَ \*

بَاب ۶۹۲ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ فِي الصَّلَاةِ  
فَسَجَدَ بِهَا \*

۱۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ  
مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ فَسَجَدَ  
فَقُلْتُ مَا هَذِهِ قَالَ سَعِدْتُ بِهَا خَلَفَ أَبِي الْقَاسِمِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَذَالَ أَسْجُدُ فِيهَا حَتَّى الْقَاءَ  
بَاب ۶۹۳ مَنْ لَمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِلْسُّجُودِ  
مِنَ الرِّجَالِ \*

۱۰۱۴۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي  
فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا



مَكَانًا لِمَوْضِعٍ بِجَبَّةٍ هَتَمَ

## أَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ ۶۹۴ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ وَكَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ

۱۰۱۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَالِصِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ فَتَحَنَّنَ إِذَا سَادَ تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرَ نَا وَإِنْ زِدْنَا أَتَمْنَا ۱۰۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَاقَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَكُمُّ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَتَمْنَا بِهَا عَشْرًا

بَابُ ۶۹۵ الصَّلَاةُ بِمَنَى

۱۰۱۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي تَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ وَإِلَى بَكْرِ وَعُمَرَ مَعَ عُمَانَ صَدْرًا مِنْ أَمَانَتِهِ ثُمَّ أَتَاهَا

۱۰۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَتَانَا أَبُو اسْحَقَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ عَنْ وَهَبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنْ مَا كَانَ بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ

۱۰۱۹- حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ صَلَّى بِنَا عُمَانُ بْنُ عَفَّانَ بِمَنَى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَوَقِفٌ فِي ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ

## نماز قصر کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جوڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قصر کے متعلق حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے۔

حکم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انیس روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ لہذا ہم سفر میں انیس روز تک قصر کرتے رہتے ہیں اور جب زیادہ دن ہو جائیں تو پوری پڑھتے ہیں۔

یحییٰ بن اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ در در رکعتیں پڑھنے میں تنگ کہ ہم مدینہ منورہ میں لڑے میں نے کہا: آپ مکہ مکرمہ میں کچھ ٹھہرے! فرمایا کہ اس میں دس روز ٹھہرے۔

منی میں نماز پڑھنا

نانع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منی میں در رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے ساتھ اور حضرت عثمان کے ساتھ اللہ کے خلاف ہیں بھی۔ پھر وہ لڑی پڑھنے لگے۔

ابو الولید شعیبہ، ابواسحاق ہارثی سے روایت ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت امن کے اند میں منی میں در رکعتیں پڑھیں۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے عبدالرحمن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت عثمان بن عفان نے ہمیں منی میں چار رکعتیں پڑھیں یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی گئی تو انھوں نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنے کے بعد فرمایا: میں نے

# ابواب تقصیر الصلوة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۶۹۴ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ وَكَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ

۱۰۱۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ يُقْصِرُ فَتَحْنُ إِذَا سَادَرْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَإِنْ زِدْنَا أَتَمْنَا ۱۰۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو مُعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَقِمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَتَمْنَا بِهَا عَشْرًا

باب ۶۹۵ الصَّلَاةُ بِمَنَى

۱۰۱۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي تَائِفٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَ عُمَانَ صَدْرًا قَرْنًا مَاتَرَةً ثُمَّ أَتَاهَا ۱۰۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا سَخْنٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ عَنْ وَهَبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنْ مَا كَانَ بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ ۱۰۱۹- حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ صَلَّى بِنَا عُمَانَ بْنَ عَفْكَانَ بِمَنَى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَقِينَا فِي ذَلِكَ لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ

# نماز قصر کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قصر کے متعلق حکم اور کتنے قیام پر بھی قصر کرے۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انیس روز ٹھہرے اور نماز قصر کرتے رہے۔ لہذا ہم سفر میں انیس روز تک قصر کرتے رہتے ہیں اور جب زیادہ دن ہو جائیں تو پوری پڑھتے ہیں۔

یحییٰ بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ دو دو رکعتیں پڑھتے یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے میں نے کہا کہ آپ مکہ مکرمہ میں کچھ ٹھہرے؟ فرمایا کہ اس میں دس روز ٹھہرے۔

منیٰ میں نماز پڑھنا

تائیف سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر حضرت عمر کے ساتھ اور حضرت عثمان کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ خلافت میں بھی پھر وہ پوری پڑھنے لگے۔

ابو الولید شعیبہ ابواسحاق ہارث سے روایت ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت اس کے اند میں منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔

ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے عبدالرحمن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت عثمان بن عفان نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی گئی تو انھوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ کہنے کے بعد فرمایا کہ میں نے



رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور میں نے حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش! میں جانا کہ ان چاروں سے دو متبول رکعتیں ہمارے حصے میں آجائیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دورانِ حج کتنے روز قیام فرمایا۔

ابو العالیہ براہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب جو تھمی ذی الحجہ کو حج کا نلیہہ کہتے ہوئے آئے تو آپ نے انھیں حکم دیا کہ اسے عمرہ بنالیا جائے مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔ متابعت کی اس کی عطا نے حضرت جابر سے۔

کتنی مسافت پر نماز قصر کرے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دن رات کی مسافت کو سفر کا نام دیا ہے جب کہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس تصر کرتے اور روزہ چھوڑتے چار برود کے سفر پر اور وہ سولہ فرسخ ہوتے ہیں۔

اسحاق، ابوالسائبہ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عمت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔

مسدد، یحییٰ، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عمت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔ متابعت کی اس کی احمد ابن مبارک، عبید اللہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی عمت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ۔

آدم، ابن ابوزب، سعید مقبری، ان کے والد ابی جہد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی عمت کے لیے جائز نہیں ہے جو اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ ایک رات دن کا سفر کرے اور اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو۔

فَاسْتَرْجِعْ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَقِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَاتِلَتَانِ

باب ۶۹۶ كَمَا أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ

۱۰۲۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا مِهْبَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ الْعَلَاءِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لَصُبْحِ رَابِعَةِ يَلْبُوثُونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوا عُمَرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ تَابَعَهُ عَطَا عَنْ حَابِرٍ

باب ۶۹۷ فِي كَيْفِ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرِيَّ مَا ذَلِيلُهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَقْصُرَانِ فِي بَطْنِ فِي أَرْبَعَةِ بُرُودٍ وَهُوَ سِتَّةَ عَشَرَ فَوْسَخًا

۱۰۲۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ

ذِي مَحْرَمَةٍ ۱۰۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي تَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَ مَا ذُو مَحْرَمٍ تَابَعَهُ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۲۳- حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ لِمَرْأَةٍ ذَمٌّ إِلَّا اللَّهُ وَالْيَوْمُ الْآخِرُ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ

منابت کا اس کی کچی بن ابی کثیر اور اسیل اور امام مالک، ہنفری نے  
حضرت ابو ہریرہ سے۔

تھکر کے جب اپنی بستی سے نکل جائے۔ حضرت علی بن  
الوطالب نے تھکر لے کر وہ گھروں کو دیکھ رہے تھے۔ جب واپس  
لوٹے تو ان سے کہا گیا۔ یہ کونہ ہے۔ فرمایا کہ جب تک ہم  
داخل نہ ہو جائیں۔

محمد بن المنکدر اور ابی اسیم بن میسر سے روایت ہے کہ حضرت انس  
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں نماز گھر کی چار رکعتیں پڑھیں اور نماز  
عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
فرمایا۔ پہلے پہل دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں۔ پس سفر کی نماز تو برقرار  
رہی اور حضر کی نماز بڑھادی گئی۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ سے  
کہا، حضرت عائشہ کس طرح بڑھاتی تھیں؟ فرمایا کہ انھوں نے تاریل کی  
جیسے حضرت عثمان نے تاریل کی تھی۔

سفر میں نماز مغرب کی تین رکعتیں

پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی منظور ہوتی  
تو مغرب میں تاجز کرتے یہاں تک کہ اسے اور عشاء کو جمع کر لیتے۔ سالم  
کا بیان ہے کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو حضرت عبداللہ بن عمر بھی اسی  
طرح کیا کرتے۔ یث، یونس، ابی شہاب، سالم سے روایت  
ہے کہ حضرت ابن عمر مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کر لیا کرتے۔  
سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے مغرب میں تاخیر کی کیونکہ انھیں  
اپنی اہلیہ محترمہ یعنی حضرت صفیہ بنت ابی عبید کے سخت بیمار ہونے  
کی خبر ملی۔ میں نے ان سے کہا۔ نماز نہ پڑھا کہ چلتے رہو۔ پھر ان سے  
کہا۔ نماز نہ پڑھا کہ چلتے رہو۔ یہاں تک کہ وہ بائیں میل چل کر اُسے  
اور نماز پڑھی۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی

مَعَهَا حُرْمَةٌ تَابَعَهُ يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَهُمْ قِيلَ وَ  
مَا لَكَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؟

بَاب ۶۹۸ يَقْصُرُ إِذَا أَخْرَجَ مِنْ مَوْضِعٍ  
وَأَخْرَجَ عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَصَرَ وَهُوَ يَذِي  
الْبُيُوتَ فَلَمَّا رَجَعَ قِيلَ لَهُ هَذِهِ الْكُوفَةُ قَالَ  
لَا حَتَّى نَدْخُلَهَا ؟

۱۰۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَنَسِ  
ابْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ  
رَكْعَتَيْنِ ؟

۱۰۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
الصَّلَاةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ فَأَقْرَبَتْ صَلَاةُ السَّحْرِ  
وَأَتَمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَمَا  
بِأَلْ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ تَأْذَنُ مَا تَأْذَنُ عُمَانُ ؟

بَاب ۶۹۹ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي  
السَّحْرِ ؟

۱۰۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ  
السَّحَرُ فِي السَّحْرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ  
الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ يَقْعَلُهُ إِذَا  
أَعْجَلَهُ السَّحَرُ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ  
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَزْدَلِفَةِ قَالَ سَالِمٌ وَأَخْبَرَنِي  
عُمَرُ بْنُ الْغُبَرِ وَكَانَ اسْتَصْرَحَ عَلَى أَمْرَاتِهِ صَفِيَّةُ بِنْتُ  
أَبِي عُبَيْدٍ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ يَرُفَعُ لَكَ الصَّلَاةُ  
فَقَالَ يَرُفَعُ عَلَى سَارِوَيْكَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ



طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ پہنچنے کی جلدی ہوئی حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ جب آپ کو پہنچنے کی جلدی ہوئی تو مغرب کی اقامت کہہ کر نماز پڑھ لیتے۔ سلام پھیر کر کچھ دیر ٹھہرتے۔ پھر عشاء کی اقامت ہوئی اور نماز عشاء کی دُور گھنٹیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر نماز عشاء کے بعد نوافل نہ پڑھتے، یہاں تک کہ آدمی رات کو قیام فرماتے۔

سواری پر نوافل پڑھنا خواہ اس کا منہ کسی طرف ہو۔

علی بن عبد اللہ حمید الکلی، معمر بن ہریر، عبد اللہ بن عامر سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سواری پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ اس کا منہ کسی طرف ہو۔

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، محمد بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقلی سواری پر بغیر قبلہ رخ بھی پڑھ لیا کرتے۔

عبد الامریٰ ابن حماد، و یحییٰ، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سواری پر نماز پڑھ لیتے اور اُسی پر وتر پڑھ لیا کرتے اور بتاتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کر لیا کرتے تھے۔

سواری پر اشارے سے نماز پڑھنا

موسیٰ بن اسماعیل، عبد العزیز بن مسلم، عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر میں سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ اُس کا منہ کسی طرف ہوتا اور اشارہ کرتے۔ حضرت عبد اللہ نے ذکر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کر لیا کرتے تھے۔

فرض نماز کے لیے سواری سے اترنا

عبد اللہ بن عمر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيَهَا فَلَمَّا سَلَّمَ ثُمَّ قَلَّمَا يَبْعَثُ حَتَّى يُقِيمَ الْوُضْءَ فَيُصَلِّيَهَا وَكَعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْلَمُ وَلَا يَسِيرُ بَعْدَ الْوُضْءِ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ ۝

**بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّائِبَةِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ ۝**

۱۰۲۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ ۝

۱۰۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ حَمَادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ دَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ ۝

۱۰۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ ثَابِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَيُؤْتِرُ عَلَيْهَا وَيُخَبِّرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ ۝

**بَابُ الْإِيْمَاءِ عَلَى الدَّائِبَةِ ۝**

۱۰۳۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دِينَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَيْمًا تَوَجَّهَتْ بِهِ يُؤْمِي وَذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ ۝

**بَابُ يَنْزِلُ لِلْمَكْتُوبَةِ ۝**

۱۰۳۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ

رَبِّعَةً أَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُسَبِّحُ  
يُحَمِّدُ بِرَأْسِهِ قَبْلَ آتِي وَجْهِ تَوَجُّهَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ  
وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ  
سَالِمٌ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ مِنَ اللَّيْلِ وَ  
هُوَ مُسَافِرٌ مَا يَبَالِي حَيْثُ مَا كَانَ وَجْهَهُ قَالَ ابْنُ  
عُمَرَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ  
عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ آتِي وَجْهِ تَوَجُّهَ وَيُؤْتِرُ عَلَيْهِمَا عَيْرَ  
أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ ۝

۱۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ  
قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَحْوَ الْمَشْرِقِ  
فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَكْتُوبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ  
الْقِبْلَةَ ۝

سر کے اشارے سے سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا خواہ سواری کا  
رخ کسی طرف ہو یا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرض نمازوں میں  
ایسا نہیں کیا کرتے تھے — یونس، ابن شہاب، سالم نے  
فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب مسافر ہوتے تو رات  
کے وقت سواری پر نماز پڑھ لیا کرتے اور پڑھنا کرتے خواہ اُس کا رخ  
کسی طرف ہوتا — حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نفل نماز کو سواری پر پڑھ لیتے خواہ اُس کا رخ کسی طرف ہوتا  
اور اُسی پر وتر بھی لیکن آپ فرض نماز کو اُس (سواری) پر نہیں  
پڑھا کرتے تھے۔

مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، ہشام، یحییٰ، محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے  
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھ لیتے مشرق  
کی طرف منہ کر کے۔ جب فرض نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو سواری  
سے نیچے اتر آتے اور قبلہ کی جانب رخ فرماتے۔

ف: سواری پر نماز پڑھنے کے بارے میں چند باتیں یاد رکھنا ضروری ہے۔ ۱۔ نفل نماز چلتی ہوئی سواری پر بھی ہو جاتی ہے  
خواہ سواری اونٹ، گھوڑا وغیرہ ہو یا ہوائی جہاز اور ریل گاڑی وغیرہ۔ اس صورت میں جدھر سواری کا منہ ہے اُدھر منہ کر کے نماز  
پڑھے قبلہ نہ ہو نا ضروری نہیں ۲۔ فرض نماز چلتی ہوئی سواری پر نہیں ہوتی، بل ٹھہری ہوئی سواری پر ہو جاتی ہے لیکن قبلہ نہ ہو  
نا ضروری ہے ورنہ سواری سے اتر کر نماز پڑھے۔ ۳۔ نماز وتر چلتی ہوئی سواری پر پڑھنے منسوخ ہیں۔ ۴۔ ان کا حکم اب فرضوں جیسا  
ہے ۵۔ اس حالت میں نوکدہ منتول کا حکم فرضوں کے ساتھ اور غیر نوکدہ کا نوافل کے ساتھ ہے۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ



# پارہ ۵

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

۱۰۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَتَّابٌ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ اسْتَقْبَلَنَا السَّاحِبِيُّ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ فَلَقِينَاهُ بِعَيْنِ الشَّامِ فَرَأَيْنَاهُ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَجْهَهُ مِنْ ذَا الْجَنَابِ يَغْنِي عَنْ كِسَارِ الْقَبْلَةِ فَقُلْتُ رَأَيْتُكَ تُصَلِّي بِغَيْرِ الْقَبْلَةِ فَقَالَ لَوْلَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ رَوَاهُ ابْنُ كَهْمَانَ عَنْ هَجَّاجٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### بَابُ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلَاةِ وَقَبْلَهَا

۱۰۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَكَ تَسْبِيحًا فِي السَّفَرِ وَقَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

۱۰۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَفْصٍ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَرِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رُكْعَتَيْنِ وَابًّا بَكْرًا وَعُمَرًا وَعُثْمَانَ كَذَلِكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

### گدھے پر نفل نماز پڑھنا

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال کیا جب کہ وہ شام سے آ رہے تھے۔ پس ہم ان سے عین النمر کے پاس لے میں نے انہیں گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور رخ کسی اور طرف تھا یعنی قبلہ سے بائیں جانب میں عرض گزار ہوا کہ میں نے آپ کو قبلہ رخ کے علاوہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے فرمایا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا کئے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ کرتا۔ روایت کیا اسے ابن طحان، حجاج، انس بن سیرین، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

### جو سفر میں نماز کے بعد اور پہلے نوافل نہ پڑھے۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، عمر بن محمد، حفص بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سفر کیا تو فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں رہا ہوں لیکن میں نے سفر کے دوران آپ کو نوافل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے (۲۱:۲۲)

عسائی بن حفص بن عامر کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں تو آپ سفر میں دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے نہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اسی طرح کیا کرتے۔

١٠٣٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا  
جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ  
الْمَعْلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



بن ابی کثیر، حفص بن جعید، انس سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں نماز مغرب اور نماز عشاء کو ملا لیا کرتے۔ متابعت کی ہے اس کی علی بن مبارک نے حرب، یحییٰ، حفص، حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمع فرمائیں۔

**جب مغرب و عشاء کو جمع کریں تو کیا اذان و اقامت کہی جائے؟**

سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر کے دوران پہنچنے کی جلدی ہوتی تو نماز مغرب میں تاخیر کر لیتے، یہاں تک کہ اُسے اور نماز عشاء کو جمع کر لیتے۔ سالم نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بھی ایسا ہی کرتے کہ جب پہنچنے کی جلدی ہوتی اور مغرب کی اقامت ہوتی تو اُس کی تین رکعتیں پڑھتے۔ پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر ٹھہرتے یہاں تک کہ عشاء کی اقامت کہی جاتی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیتے اور ان کے درمیان کوئی ایک رکعت بھی نہ پڑھتے اور نہ نماز عشاء کے بعد یہاں تک کہ آدھی رات کو قیام کرتے۔

اسحاق بن عبد الصمد، حرب، یحییٰ، حفص بن جعید، انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر میں ان دونوں نمازوں کو جمع فرمایا کرتے تھے یعنی نماز مغرب اور نماز عشاء کو۔

**سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرنا تو ظہر کو عصر تک مؤخر کرے۔** اس سلسلے میں حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

حسان واسلمی، فضال، عقیل، ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر میں عصر کے

یَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرٍ سَيِّئٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَعَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْأَسَدِ عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ وَكَأَبَعٌ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَحَرْبٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ حَفْصِ بْنِ أَبِي جَمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**بَابُ هَلْ يُؤْذَنُ أَوْ يُقِيمُ إِذَا جُمِعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ**

۱۰۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْعُلُهُ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَيُقِيمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَمًا يَلْبِثُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيُهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَلَا يُسَيِّعُ بَيْنَهُمَا بِرُكْعَةٍ وَلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسُجْدَةٍ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

۱۰۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْأَسَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ بَعْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

**بَابُ يُؤَخَّرُ الظُّهْرُ إِلَى الْعَصْرِ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيلَ الشَّمْسُ فِيهِ ابْنُ عَجَلَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

۱۰۴۱۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ الدَّاسِعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ قُضَالَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَحَدًا نَظَرًا  
إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ جَمَعَهُ بَيْنَهُمَا كَذَاذَا نَظَرْتُ صَلَّى نَظَرًا  
ثُمَّ رَكِبَ ۝

وقت تک تاخیر کر لیتے۔ پھر دونوں کو جمع کر لیتے اور جب ڈھل  
جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر پھر سوار ہوتے۔

ف: چنانچہ فرمان خداوندی ہے۔ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا۔ (۱۰۳: ۴۳) لہذا ہر نماز اس  
کے متعین وقت کے اندر پڑھنی ضروری ہے۔ کہاں جمع کے بعد نماز پڑھنا چاہیے تاکہ اسے جو فعلی رسول کے تحت ہے باقی  
کسی وقت کسی ضرورت یا مجبوری کے تحت دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت میں ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ اس حدیث میں بھی  
یہی ہے کہ ظہر کی نماز اس کے آخری وقت میں پڑھنی اور عصر کی نماز اس کے ابتدائی وقت میں ادا کی۔ گویا دونوں نمازی اپنے اپنے  
وقت کے اندر ادا کی گئیں۔ یہ نہیں ہوا کہ دونوں نمازوں کو ایک ہی نماز کے وقت کے اندر ادا کیا جاتا۔ اس سلسلے میں بعض علماء  
نے بڑی غلطی نہیں پیدا کر رکھی ہے جس کو مثال کے غرض سے سرمایہ ملت کے ایک نگہبان اور چودھویں صدی کے مجدد، امام احمد  
رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (الترغیۃ ص ۱۲۴) نے اس مسئلے کی بڑی محققانہ اور عدیم المثال تحقیق پیش کرتے ہوئے  
ماہر البحرین کے نام سے ایک تاریخی رسالہ لکھا تھا۔ یہ رسالہ فتاویٰ رضویہ، جلد دوم کے اندر موجود ہے۔

جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرے تو نماز ظہر  
پڑھ کر سوار ہو۔

تقیہ مفصل بن فضل، اُعیل، ابن شہاب سے روایت ہے کہ  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو نماز ظہر میں  
عصر کے وقت تک تاخیر کر لیتے۔ پھر اترتے اور دونوں کو جمع کر  
لیتے۔ اگر کوچ کرتے سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو نماز ظہر پڑھ  
کر پھر سوار ہوتے۔

بیٹھ کر نماز پڑھنا

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کاشانہ اقدس میں نماز  
پڑھی اور شکایت کے باعث آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں  
نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ آپ نے انھیں اشارہ کیا کہ  
بیٹھو: اور جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے  
کہ اُن کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کے رکوع کو اور جب رکوع رکوع کو  
نہری سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کا دایاں  
پہلو خمی ہو گیا یا پھل گیا۔ ہم آپ کی خدمت میں بیعت کی غرض سے حاضر

بَابُ إِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا نَظَرْتَ  
الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ۝

۱۰۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ  
فَضَالَةَ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ  
أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَحَدًا نَظَرًا إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ  
فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ نَظَرْتَ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ  
صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ ۝

بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ ۝

۱۰۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
وَسَّامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَأَوْهُ يَوْمَ قِيَامًا  
فَكَشَا لِيَهُمْ أَنْ يَجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ  
الْإِمَامُ لِيُؤْتِيَهُمْ قَادًا ارْكَعُوا فَإِذَا ارْكَعُوا قَارِعُوا  
۱۰۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَنَدَّشَ أَوْ فُجِّشَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوذُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ  
فَصَلَّى قَاعِدًا أَفْصَلَيْتُمْ نَعُوذًا وَقَالَ لَنَا جُعِلَ الْإِمَامُ  
لِيُؤْتِيَهُمْ قَرَأَ أَكْبَرَ فَكَبَّرُوا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَقْرَأَ قَرَأَ  
فَارْفَعُوا فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدِهِ فَقُولُوا رَبَّنَا  
وَكَلِّ الْحَمْدَ

۱۰۴۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رُوْحُ  
بْنُ عِيَادَةَ أَخْبَرَنَا جَسِينٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْقَهْمِ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ  
قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حُصَيْنٍ وَكَانَ مَبْسُورًا قَالَ  
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ  
قَاعِدًا فَقَالَ إِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى  
قَاعِدًا فَلَمْ يَصِفْ أَجْرًا فَقَدْ هَوِيَ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَمْ  
يَصِفْ أَجْرًا فَقَاعِدٌ

### بَابُ صَلَاةِ الْقَاعِدِ بِالْإِيمَاءِ

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ  
أَنَّ عُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ وَكَانَ رَجُلًا مَبْسُورًا وَقَالَ أَبُو  
مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَهُوَ  
أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَمْ يَصِفْ أَجْرًا فَقَامَ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَمْ  
يَصِفْ أَجْرًا فَقَاعِدٌ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ نَوَاحِي عَنِّي مَضْطَجِعًا هُنَا  
بَابُ إِذَا لَمْ يُطِيقْ قَاعِدًا أَصَلَّى عَلَى  
جَنْبٍ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ لَهْمٍ يَقْدِرُ أَنْ يَتَحَوَّلَ إِلَى  
الْقِبْلَةِ صَلَّى حَيْثُ كَانَ وَجْهَهُ

۱۰۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ  
كُهَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْمُكَلَّبِ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ  
عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ رِجْلُ

ہوئے تو نازک وقت ہو گیا تو آپ نے بیٹھ کر نازک حالتی آدمی نے بھی  
بیٹھ کر پڑھی فرمایا کہ امام اسی لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔  
جب وہ بکیر کہے تو بکیر کہو اور جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور  
جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ اور جب سَمِعَ اللَّهُ رِبَّنَا حَمْدًا  
کہے تو رَبَّنَا وَكَلِّ الْحَمْدُ کہو۔

احاق بن منصور، روح بن عبادہ، جسی بن محمد بن بکریدہ، حضرت عمران  
بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا۔ عبد الصمد بن کے والد ماجد جسی بن بکریدہ  
سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنہیں  
بواسیر کی شکایت تھی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیٹھ کر  
نماز پڑھنے والے کے متعلق پوچھا تو فرمایا، ماگر کھڑا ہو کر پڑھے تو افضل  
ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اسے کھڑا ہونے والے کی نسبت نصف  
ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسے بیٹھ کر پڑھنے والے  
کی نسبت نصف ثواب ملے گا۔

### بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا

عبد اللہ بن بکریدہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے فرمایا جنہیں بواسیر تھی اور ایک دفعہ ابو عمر نے فرمایا کہ حضرت  
عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ فرمایا کہ جو کھڑا ہو کر  
پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو کھڑا ہونے والے سے نصف ثواب ہے  
اور جو لیٹ کر پڑھے تو اسے بیٹھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ امام ابو عبد اللہ  
بخاری نے فرمایا کہ نائما سے مراد یہاں میرے نزدیک لیٹ کر ہے۔

جب بیٹھ کر نہ پڑھے سکے تو لیٹ کر پڑھے۔ علامہ نے  
فرمایا کہ اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کر سکے تو چاہے جدھر منہ کرے نماز پڑھے  
ے۔

عبد اللہ بن عبد اللہ، ابراہیم بن ابی ہاشم، جسی بن مکثب، ابن بکریدہ سے روایت  
ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اے مجھے بواسیر تھی تو  
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا



کہ کھڑے ہو کر پڑھا کرے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو تو اپنی کمر پٹ پر (یعنی لیٹ کر پڑھ لیں)

جب بیٹھ کر پڑھے پھر تنگی یا مرض میں کمی محسوس کرے تو باقی نماز کو پوری کرے۔ حسن کا قول ہے کہ اگر مومن چاہے تو دو رکعتیں کھڑا ہو کر اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھے۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد کو ائمہ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں تک کہ جب عمر رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر قرأت کرتے اور جب رکوع میں جلنے کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو جاتے اور میں یا چالیس آیتوں کے قریب قرأت کر کے پھر رکوع میں جاتے۔

عبد اللہ بن یوسف امام مالک عبد اللہ بن زید اور ابو انضر مولیٰ عمر بن عبد اللہ البوسلہ بن عبد الرحمن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھ گئے ہی قرأت کرتے جب آپ کی قرأت میں سے تیس یا چالیس آیتوں کے قریب رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور انھیں کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے۔ پھر درہری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے جب نماز سے ناراض ہو جاتے تو دیکھتے، اگر میں باگ رہی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور اگر میں سوئی ہوئی ہوتی تو لیٹ جاتے۔

رات کو تہجد پڑھنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور رات کے کچھ حصے میں تہجد پڑھنا یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے (۷۹:۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے کھڑے ہوتے تو کہتے: اے اللہ سب تمہاری تعریفیں تیرے لیے ہیں تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے تیرے لیے سب تعریفیں ہیں اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کی بادشاہی تیرے لیے ہے اور

بَوَاسِرٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ ۝

**باب ۱۳۱** إِذَا صَلَّيْتَ قَاعِدًا أَلْتَمَصْهُ إِذَا وَجَدَ خَفَافَةً تَتَمَّ مَا بَقِيَ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّ شَاءَ الْمُرِيضُ صَلَّيْ رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا وَرَكْعَتَيْنِ قَاعِدًا ۝

۱۰۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْمُرِيضِينَ إِذَا أَخْبَرْتَهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى آسَنَ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَكُونَ قَامًا فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ ۝

۱۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا ذَقِيقًا وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ مَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ يَرُكُّ ثُمَّ سَجَدَ يَفْعَلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ فَإِذَا أَقْضَى صَلَاتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَكُنِّي تَعَدَّتْ مَعِيَ وَإِنْ كُنْتُ لَا مَعِيَ اْمُطَجِعَ ۝

**باب ۱۳۲** التَّهَجُّدُ بِاللَّيْلِ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ ۝

۱۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيُّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ وَ



سب تو بخیر تھے یہ کہ میں تو اس کا نور اور نور میں اور جو کچھ ان میں ہے  
سب کا نور ہے اور تیرے لیے سب تو بخیر ہیں اور تیرے ہی ہے تیرا  
وہ برحق ہے تیرا دیدار برحق ہے تیرا کلام برحق ہے، جنت برحق ہے  
عدن برحق ہے، نبی سارے برحق ہیں، محمد مصطفیٰ برحق ہے اور قیامت  
برحق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی، تجھ پر ایمان  
لایا، تجھ پر سچو سر کیا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیری خاطر جگر اور دانا معلوم تیرے  
پُر دیا۔ پس مجھے بخش دے جو میں نے اگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا  
اور جو چھپا کر رکھا اور جو لایا نہ کیا۔ تو ہی سب سے پہلے ہے اور تو ہی سب  
کے بعد ہے، انہیں ہے کوئی معبود مگر تو اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں  
سینا علیہ السلام ابراہیمؑ و اسود نہیں ہے طاقت اور قوت مگر اللہ  
کے ساتھ نہیں، سینا علیہ السلام، طاووس حضرت ابن عباسؓ نے نبی اکرم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

### رات کے قیام کی فضیلت

سلم سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ  
میں جب کہ خواب دیکھتے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میان  
کرتے۔ مجھے بھی تمنا ہوئی کہ کوئی خواب دیکھوں اُسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم سے بیان کروں میں اُن دنوں دورانِ مکہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد کے اندر سونا کرتا تھا میں نے  
خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے جہنم کی طرف  
لے گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ طرح پرچہ دیکھو اور اُن کے دوستوں تھے اس  
میں کچھ لوگ ایسے ہی تھے جنہیں میں جانتا ہوں۔ پس میں کہنے لگا میں  
جہنم سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں۔ پھر میں ایک دو مرا فرشتہ ملا۔ میں نے  
مجھ سے کہا کہ نہ درو میں نے یہ خواب حضرت حفصہ سے بیان کیا  
فرمایا کہ عبداللہ! اچھا آدمی ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ وہ رات کو نماز  
پڑھا کرتے۔ اس کے بعد وہ رات کو نہیں سوتے تھے مگر  
تھوڑی دیر۔

لَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمَنْ فِيهِنَّ  
وَلَكَ الْحَمْدُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ  
الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَالْحَقُّ  
حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ اسْتَنْتُ وَبِكَ  
أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ فَالْيَاكَ أَتَيْتُ وَبِكَ غَضَمْتُ  
وَالْيَاكَ حَاكَمْتُ فَاعْرِضْ لِي مَا فَكَمْتُ وَمَا أَخَرْتُ وَمَا  
أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمَقْلُومُ وَأَنْتَ الْمُخْفَرُ لَا  
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أُولَئِكَ فَدَعَاكَ قَالَ سَلِيمَانُ  
الْكُرُومُ أَيْمَانِيَّةً وَرَأْسُ حَوْلٍ وَلَا حَوْلَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ سَلِيمَانُ  
قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ سَمِعْتُ مِنْ عَدْنٍ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

### باب فصل قیام اللیل

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
هشام قال أخبرنا معمر بن محمد بن معمر قال حَدَّثَنَا  
عبد الرحمن بن أبي قال أخبرنا معمر بن الزهري عن سَالِمٍ  
عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا فَخَصَّهَا عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ لَيْتَ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَخَصَّهَا عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ عَدْنًا مَا مَعَهَا  
وَكُنْتُ أَنَا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَانَ مَكْنُونٌ أَخَذَ إِيَّيْ  
فَكَهَنَ بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ السَّجْدَةِ  
إِذَا هِيَ قَرْنَانِ حَذَا فَرَفَعَهَا أَنَا سَقِيَةً بِرُؤْيَا فَمَنْ لَيْتَ  
أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخَارِقِ أَلْ فَلَقِيْتُكَ مَلَكًا  
أَخَذَ فَقَالَ لِي كَمْ كَرَّرْتُ فَخَصَّصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ  
فَخَصَّصْتُهَا حَفْصَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ يَعْزُ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ  
كَانَ بَعْدَ لَا يَتَأَمَّرُونَ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا



## باب ۱۱ طَوَّلِ السُّجُودِ فِي قِيَامِ

۱۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي  
أَحَدِي عَشْرَةَ رُكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتُهُ يَسْجُدُ السُّجُودَ  
مِنْ ذَلِكَ قَدَارَ مَا يَقْدِرُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ  
يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَرْكَعُ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ  
يَصْطَلِحُهُ عَلَى نِيَّةِ الْإِيمَانِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُسَادِي  
لِلصَّلَاةِ

## باب ۱۲ تَرْكُ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ

۱۰۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَوَكُّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ اشْتَكَى النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ  
۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُوبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ سَاجِدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَبْطَأَ  
عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَزَلَّتْ وَالضُّحَى وَاللَّيْلُ إِذَا سَجَى مَا  
وَدَّعَكَ رَبِّكَ وَمَا قَلَى

## باب ۱۳ تَحْرِيطُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ  
إِحْتِجَابٍ وَطَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَاطِمَةً وَعَلِيًّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَيْلَةً لِلصَّلَاةِ  
۱۰۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ  
لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْهَيْئَةِ  
مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُؤَقِّطُ صَوَابَ الْحَجَرِ  
يَلْتَوُبُ كَارِسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ

## رات کے قیام میں ایسے سجدے کرنا

ابو الیمان، شعیب زہری، عروہ سے روایت ہے کہ انھیں حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارہ  
رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور اپنی اس نماز میں آپ سجدے ایسے کرتے  
جتنی دیر میں تمہیں سے کوئی بچا اس آیتیں پڑھے، اس سے پہلے کہ وہ اپنا  
سر اٹھائے اور آپ نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے اور پھر  
اپنی داہنی گود پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ بوذن حاضر بارگاہ ہو کر  
آپ کو نماز کی اطلاع دیتا۔

## مریض کا قیام لیل کو ترک کرنا

ابو نعیم، سفیان، اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جندب  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
بیمار ہوئے تو ایک یا دو راتیں قیام نہ فرمایا۔

اسود بن قیس سے روایت ہے کہ حضرت جندب ہی عبد اللہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے  
سے حضرت جبریل علیہ السلام کچھ مذکور کے رہے تو قریش کی ایک  
عورت نے کہا: اے اُس کا شیطان اس سے تلگ آگیا ہے پس وحی نازل ہوئی  
چاشت کی قسم اور رات کی جب برڈا لے کر تمہیں تمہارے رب نے بھیجا  
نہ کروہ جانا (۱۹۳، ۱۹۴)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کی نماز اور نوافل  
کی ترغیب دینا بغیر واجب قرار دئے۔ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی علیہما السلام کو رات کی  
نماز کے لیے جگایا۔

ابن مقابل، عبد اللہ، عمر، زہری، ہند بنت عارث نے حضرت ام سلمہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک  
رات بیدار ہوئے تو فرمایا: آج رات کتنے نئے نازل کیے گئے  
ہیں اور کتنے خزانے اُتارے گئے ہیں۔ ہے کوئی جوان مجھ سے والی عورت  
کو جگائے دنیا میں کتنی ہی ملبوس ہونے والی عورتیں آخرت میں ننگی  
ہوں گی۔



ف اس حدیث سے تین باتیں معلوم ہو رہی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ فتنوں اور رحمت البیہ کے غزالوں کو نازل ہوتے ہوئے کوئی نہیں دیکھ سکتا کیونکہ یہ نظر آئے والی چیزیں نہیں ہیں۔ لیکن نگاہ و معطی سے وہ بھی پوشیدہ نہیں اور آپ انہیں بھی نازل ہوتے ہوئے دیکھ لیا کرتے تھے۔ دوسری بات یہ کہ شب بیداری آپ کو بہت مضروب تھی جس کی آپ ترغیب دیا کرتے تھے۔ تیسری بات یہ کہ عورتیں اگر ایسا لباس پہنیں جس میں ان کے جسم کی ہیئت نظر آئے۔ خواہ باریک ہونے کے باعث یا تنگ ہونے کی وجہ سے تو وہ قیامت میں منگی ہوں گی۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک رات ان کے اور فاطمہ علیہا السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ کیا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہماری جانبیں اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے تو اٹھ جاتے ہیں۔ جب ہم نے یہ کہا تو آپ ٹوٹ گئے اور ہماری طرف بالکل متوجہ نہ ہوئے۔ پھر ہم نے سنا کہ آپ رات پر اٹھ مار کر فرما رہے تھے۔ اور انسان سب سے بڑھ کر جب گڑا لوہے (۵۲۱۱۸)

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَ وَقَاطِمَةً يَدَيْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً فَقَالَ لَا تَصُولِيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ قَرِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثْنَا فَانْقَضَى حِينَ قُلْنَا ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى شَيْئٍ ثُمَّ سَمِعْتُ مَوْهُ مَوْلٍ يَضْرِبُ فِئْدَةً وَهُوَ يَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جِدَلًا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمل کو ترک کر دینے والا کمال کا کرنا آپ کو محبوب ہوتا، اس ڈر سے کہ لوگ اس کام کو کریں گے تو ان پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پاشت بالکل نہیں پڑھی (پابندی سے) لیکن میں اسے پڑھتی ہوں۔

۱۰۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْدًا الْعَمَلُ وَهُوَ يَتَأَنَّى أَنْ يَعْمَلَ بِشَيْءٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيَفْرَضَ عَلَيْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الصُّلْحَى قَطُّ وَرَأَى لَهَا سَبْحَهَا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، عروہ بن زبیر نے اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اگلی رات نماز پڑھی تو لوگ اور زیادہ ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات بھی اٹھے ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف تشریف نہ لائے۔ جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور مجھے تمہارے پاس آنے سے نہیں روکا مگر اس اندیشے نے کہ یہ تم پر فرض کر دی جائے گی اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ لَجَمَ مَعَهُ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّلَاثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الْيَا حَى صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا آتِي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيَّكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ۔

فہا اس حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ دو تین روز نماز مسجد میں پڑھی جس میں بعض صحابہ کرام بھی آپ کے پیچھے آپڑتے تھے، وہ نماز تہجد تھی اسے خواہ مخواہ نماز تراویح ثابت کرنے اور پھر تراویح کی آٹھ رکعتیں منوانے پر زور لگانا درست نہیں ہے یہ ان حضرات کی ایسی کاوش ہے جس کی تائید ان لوگوں سے پہلے امت محمدیہ کے کسی فریق نے بھی نہیں کی۔ تراویح کا معاملہ الگ ہے جو اگرچہ سنت سے ثابت ہے لیکن اس کا مسجد میں باجماعت پڑھنا، ہمیشہ پڑھنا اور بالاتفاق بیس رکعت پڑھنا یہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کی سنت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قیام کہ پیروں پرورم  
آجاتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا یہاں تک کہ  
قدم مبارک پھٹ جاتے۔ انْفَطَرْتُ بَيْنِي الشَّقَوْتُ جیسے  
انْفَطَرْتُ سے انْشَقَّتْ ہے۔

نیا د سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سفیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کھڑے  
ہوتے تو آپ کے پیروں یا پندلیوں پرورم آجاتا۔ آپ سے کہا  
جاتا تو فرماتے: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟  
جو صبح کے وقت موٹے

علی بن عبد اللہ سفیان، عمرو بن دینار، عمرو بن اوس سے روایت  
ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انھیں  
بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ  
کے نزدیک سب سے پیاری نماز حضرت داؤد علیہ السلام والی ہے  
اور سب سے پیارا روزہ صیام داؤد ہے۔ وہ نصف رات تک  
سوتے اور ایک تہائی رات قیام کرتے اور پھر چٹھا حصہ سوتے  
نیز وہ ایک روز روزہ رکھا کرتے اور ایک روز چھوڑ دیا  
کرتے۔

مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کونسا عمل زیادہ  
محبوب تھا فرمایا کہ جو ہمیشہ کیا جائے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ  
کب قیام فرماتے؟ فرمایا کہ اس وقت قیام فرماتے جب مرغ  
کی اذان گھنٹے۔

محمد بن سلام، ابو الاحوص سے روایت ہے کہ اشعث نے فرمایا:-  
آپ جب مرغ کی اذان سنتے تو کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے۔

بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى يَرْمِ قَدَمَاهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا حَتَّى تَفْطَرُ قَدَمَاهُ وَالْفُطُورُ  
السُّتُورُ انْفَطَرْتُ انْشَقَّتْ

۱۰۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ  
زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِنْ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُومُ لَيُصَلِّيَ حَتَّى تَرْمِ قَدَمَاهُ  
أَوْ سَاكَاةً يَقَالُ لَهَا قِيْقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا-

بَابُ مَنْ تَامَرَ عِنْدَ السَّحَرِ  
۱۰۵۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُبَيْحَانُ  
قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرُو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ  
أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ  
أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ  
الَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُومُ يَوْمًا  
وَيَفْطِرُ يَوْمًا-

۱۰۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ أَشْعَثَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ  
سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَيْ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَأَئِمُّ قُلْتُ  
مَتَى كَانَ يَقُومُ قَالَتْ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّامِرَ خ-

۱۰۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو  
الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ إِذَا سَمِعَ الصَّامِرَ تَامَ



کھلتی

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَلْقَاهُ السَّحَرَةُ خِيَدِي  
إِلَّا تَأْتِيَانِي تَعْبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**باب (۲۱) مَنْ تَسَحَّرَ فَلَمْ يَكْمُحْ حَتَّى  
صَلَّى الصُّبْحَ**

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ  
ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُورِهِمَا  
قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى  
فَلَمَّا لَاحَظَ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَقَدَرَمَا يَقْدَرُ الرَّجُلُ

خَمْسِينَ آيَةً

**باب (۲۲) طُولُ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ**

۱۰۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمْ  
يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ فَلَمَّا وَمَا هَمَمْتُ قَالَ  
هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۶۵۔ حَدَّثَنَا حَقُّ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي ذَاتِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ  
لِلْمُعْجِدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشْرُصُ فَاهُ بِالشَّوَاكِ

**باب (۲۳) كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ**

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ

موسیٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن سعد، انس بن مالک کے واسطے سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے بوقت سحر آپ کو اپنے پاس نہیں پایا مگر سوئے ہوئے یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو۔

جس نے سحری کھائی اور نہ سوبیا یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھی۔

جعقوب بن ابراہیم، روح، قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سحری کھائی۔ جب دونوں سحری کھا کر فاسخ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نازکے بے کھڑے ہوئے اور ناز پڑھی۔ ہم (قتادہ وغیرہ) نے حضرت انس سے کہا کہ ان کے سحری سے فاسخ ہونے اور نماز شروع کرنے میں کتنا وقفہ تھا؟ فرمایا کہ کتنی دیر میں آدمی پچاس تا تیس پڑھے۔

**رات کی نماز میں طویل قیام کرنا**

ابو ذر ازل سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک رات میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ برابر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں نے برا ارادہ کیا۔ ہم نے کہا کہ کیا ارادہ کیا؟ فرمایا۔ میں نے ارادہ کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

حفص بن عمر، خالد بن عبد اللہ، حُصَیْن، ابوداؤد نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب رات کے رت بہجہ کے بے کھڑے ہوتے تو اپنے منہ کو سواک سے صاف کر لیا کرتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی تھی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں کتنی نماز پڑھا کرتے تھے؟

ابو الیمان، شعب، زہری، مسلم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا کہ دو رکعتیں اور جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت کے ساتھ وتر پڑھاؤ۔

مسند یحییٰ شعیبہ، ابو حمزہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعتیں ہوتی تھیں یعنی رات میں۔

احاق عبید اللہ، اسرئیل، ابو حصین، یحییٰ بن وثاب، مسروق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا، رات اور اور نو اور گیارہ رکعتیں، فجر کی دو رکعتوں کے علاوہ۔

عبید اللہ بن موسیٰ، حنظلہ، قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے جن میں وتر اور فجر کی دو رکعتیں بھی ہوتیں۔

ف: شروع میں وتر کے بارے میں یہی معمول تھا کہ تہجد کی نماز پڑھ کر اس کے ساتھ وتر کی ایک رکعت پڑھ کر سب کو وتر بنایا جاتا تھا۔ اس وقت دیگر نوافل کی طرح نماز وتر بھی نفلی نماز شمار ہوتی تھی۔ اسی لیے وتر کی رکعتیں روایات میں مختلف آئی ہیں اس روایت کی رو سے وتر کی تین رکعتیں ثابت ہوتی ہیں یعنی تہجد کی آٹھ رکعتیں، وتر کی تین رکعتیں اور سنت فجر کی دو رکعتیں آخر میں وتر کی نماز نفلی نہیں بلکہ فرضوں سے لاحق یعنی واجب قرار پائی اور وتر کی تین رکعتیں پڑھی جاتی تھیں، جیسا کہ دیگر روایات سے ثابت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رات کو قیام کرنا اور سونا اور جو رات کے قیام سے منسوخ ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے مجرم! مارنے والے رات میں قیام فرماؤ۔“ آدمی رات یا اس سے کچھ کم کر دیا یا اس پر کچھ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ جنگ عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔ بے شک رات کا ٹھنا وہ زیادہ دہاؤ ڈالتا ہے اور رات خوب سیدھی نکلتی ہے بے شک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں۔ اُسے معلوم ہے کہ بے مسلمانوں!

الزہری قال أخبرني سائر بن عبد الله أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال إن رجلاً قال يا رسول الله كيف صلوة الليل قال مثنى مثنى فإذا خفت الصبح فوتر بواحدة \*

۱۰۶۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَمزة عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ صَلَوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَغْنِي بِاللَّيْلِ \*

۱۰۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَخِيهِ قَالَ أَخْبَرَنَا اسْرئِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاحِدَى عَشْرَةَ سَوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ \*

۱۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوُتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ \*

بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَنَوْمِهِ وَمَا لَيْسَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ قُلْ لِمَ لَلَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا نَصْفُهُ أَوْ النِّصْفُ مِنْهُ قَلِيلًا أَوْ زِدْ عَلَيْهِ رَقْلُ الْقُرْآنِ تَرْتِيلًا إِنَّا سَأَلْنَاكَ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَوِيلًا إِنَّ تَأْسِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَقْوَمُ قِيلًا إِنَّكَ لَفِي التَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا وَقَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ



تم سے رات کا شمار نہ ہو سکے گا تو اس نے اپنے کمر سے تم پر رجوع فرمائی اب قرآن میں سے جتنا تم پر آسان ہو اتنا پڑھو۔ اُسے معلوم ہے کہ منقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے، اللہ کا فضل تلاش کرنے اور کھانا اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے۔ تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی آگے بھجوں گے اُسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نشا حبشہ کی زبان میں ٹھہرنے کو کہتے ہیں اور وطاء سے مراد موافقۃ القرآن یعنی کان آنکھ اور دل سے زیادہ موافقت رکھنے والا۔ رَلِیُوا اَطِیُوا سے رَلِیُوا رَفَعُوا۔ مراد ہے۔

حمید سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی مہینے میں دن سے چھوٹے تو ہم گمان کرتے کہ ایسی مہینے نہیں رکھیں گے اور روزے رکھنے لگتے تو ہم گمان کرتے کہ اب اس مہینے سے ایک بھی نہیں چھوڑیں گے اور تم اگر آپ کو رات کے وقت نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے اور اگر سو یا بوا دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔ متابعت کا اس کا سیلان اور ابو قحافہ الاعمش نے حمید سے۔ جب رات کو نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدڑی پر گرہ لگا دیتا۔

عبداللہ بن یونس، امام مالک، ابوانثراد، اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی سوئے تو شیطان اُس کی گدڑی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر چھوٹا کتاب ہے کہ سو جا، ابھی بہت رات باقی ہے۔ اگر وہ جاگ اُٹھے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وہ سو کرے تو درمی گرہ کھل جاتی ہے اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور صبح کے وقت وہ خوش و خرم اور ہشاش بشاش ہوتا ہے ورہ صبح کے وقت طبیعت اچھا اور اندر ہوتا ہے۔

لَنْ تَحْصُوهُ كِتَابَ عَلَيْكُمْ قَا قَرُّوْا مَا تَشْتَرُوْا مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی وَ اٰخَرُوْنَ يَصْرِیُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اٰخَرُوْنَ یُقَارِلُوْنَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ قَا قَرُّوْا مَا تَشْتَرُوْنَ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِنْ خَیْرٍ یَّجِدْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرٌ وَّاَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَشَأْ قَامَ بِالْحَبَشَةِ وَ طَاءَ قَالَ مَوَاطَاةُ الْقُرْآنِ اَشَدُّ مَوَافَقَةً لِّسَمْعِهِ وَ بَصَرِهِ وَ قَلْبِهِ لِیُوَاطِّیُوْا لِیُوَافِقُوْا ۝

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّ سَمْعَةَ أَسَاءَتْ رَفِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مِنْ الشَّهْرِ حَتّٰی نَظُنَّ اَنْ لَا یَصُومَ مِنْهُ وَ یَصُومُ حَتّٰی نَظُنَّ اَنْ لَا یُطْرَقَ مِنْهُ شَیْئًا وَ كَانَ لَا تَشَاءُوْنَ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّیْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَیْتَهُ وَلَا تَأْتِمُرُ اِلَّا رَاَیْتَهُ تَابَعَهُ سُلَیْمَانُ وَ ابُو خَالِدٍ الرَّحْمَنُ عَنْ حُمَیْدٍ ۝

**بَابُ ۲۵ عَقْدُ الشَّیْطَانِ عَلٰی قَافِیَةِ الرَّاسِ اِذَا اَلْهَرِیْصِلَ بِاللَّیْلِ ۝**

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزَّوَادِ عَنْ اَلْعَدْرِجِ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْقُدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَةِ رَاسِ اَحَدٍ كَمَا اِذَا هُوَ تَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَیْكَ لَیْلٌ طَوَّلٌ قَا قَدْ فَرَّانِ اسْتَنْقِظْ فَاِنَّكَ اِنَّهٗ اَنْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ فَاَنْ تَوَضَّأَ اَنْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ فَاِنْ صَلَّى اَنْحَلَّتْ عُقْدَتُهُ فَاَصْبَحَ لَشَیْطَانًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَلَا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ كَسَلَانَ ۝

مؤمل بن ہشام، اسماعیل، عوف، ابو رجاء، اسماعیل، عوف، حضرت سمروہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب کے بارے میں فرمایا: جس کا سر پتھر سے کچلا جائے تو یہ وہ شخص ہے جو قرآن مجید کو یاد کرتا ہے اور پھر اسے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز کو چھوڑ کر سو جاتا ہے۔

۱۰۷۲۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّحْمَا قَالَ أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَتَامُرُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ۝

بَاب (۲۶) إِذَا تَامَ رَوْكُهُ يَصِلُ بِأَلِ الشَّيْطَانِ فِي أَذْنِهِ ۝

جو نماز پڑھے بغیر سوجائے تو شیطان اُس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔

مسند، ابوالاحسن، منصور، ابوداؤد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ایک شخص کا ذکر ہوا تو کہا گیا کہ وہ ہمیشہ صبح تک سویا رہتا ہے اور نماز کے لیے نہیں اٹھتا۔ فرمایا کہ اُس کے کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي ذَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقِيلَ مَا زَالَ تَأْتِيهِ حَتَّى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ بِأَلِ الشَّيْطَانِ فِي أَذْنِهِ ۝

رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا۔  
ارشاد رہا ہے کہ وہ رات کو کم سوتے ہیں یہ مایہ ناز نون کا مترادف ہے۔  
اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں ۝

عبداللہ بن مسعود امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ اور ابویوسف رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے جب کہ رات کا نہائی حصہ باقی رہ جائے اور فرماتا ہے: ہے کوئی جو مجھ سے دعا کرے کہ اُس کی دعا کو قبول کروں۔ ہے کوئی جو مجھ سے سوال کرے کہ اُسے دوں۔ ہے کوئی جو مجھ سے معافی چاہے کہ اُسے بخش دوں۔

جورات کے پہلے حصے میں سوئے اور آخری میں جھلگے۔  
حضرت سلمان سے حضرت ابووداد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: سو جاؤ اور جب رات کا آخری حصہ ہوا تو کہا: کھڑے ہو جاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سلمان نے ٹھیک کہا۔

بَاب (۲۷) الدُّعَاءُ وَالصَّلَاةُ مِنَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ وَقَالَ كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ فَأَيَّاجِعُونَ أَيْ مَا يَتَامُونَ وَيَأْتِيهِمْ سَحَارُهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝

۱۰۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ ۝

بَاب (۲۸) مَنْ تَامَ آوَّلُ اللَّيْلِ وَآخِرُهَا إِخْرَهُ وَقَالَ سَلَمَانُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْخَيْرِ اللَّيْلِ قَالَ قُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلَمَانُ ۝



ابو الولید شعبہ، سلیمان بن عبیدہ، ابو اسحاق، اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ صند پہلے تھے میں سوتے اور آخری تھے میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ پھر اپنے بستر کی طرف لوٹتے جب مؤذن اذان کہتا تو اٹھتے اور اگر حاجت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے تشریف لے جاتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رمضان وغیرہ میں رات کا قیام۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، سید بن ابی سعید، سفیری، ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کے ادا کرنے کی خوبصورتی اور لمبائی کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوں، یا رسول اللہ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

ف۔ اس حدیث سے ثابت ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تہجد کی زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں پڑھی ہیں اور ان کے بعد جو تین رکعتیں پڑھتے تھے وہ نماز وتر ہوتی تھی۔ ان تہجد کی آٹھ رکعتوں کو تراویح بتانا زنا مغالطہ ہے۔ یہ آٹھ رکعتیں تو وہ ہیں جو رمضان اور غیر رمضان جملہ مہینوں میں پڑھی جاتی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معمول بنا کر نماز تراویح کو پڑھی یا پڑھائی ہی نہیں ہے۔ نیز یہ بات بھی اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ سوتے میں بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دل نہیں سوتا تھا یعنی آپ خواب کی حالت میں بھی اپنے اور امت کے حالات سے بے خبر نہیں ہوتے تھے۔ لہذا بیداری کے اوقات کا نو پوچھنا ہی کیا معلوم ہوا کہ آپ ہر حالت میں شان یکسانی رکھتے تھے۔ یعنی آپ کی ہر حالت ہی خدائی تھی۔

محمد بن شعیب، یحییٰ بن سعید، ہشام کو ان کے والد ماجد نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کی نماز میں ذرا بھی قرأت بیٹھ کر پڑھتے مگر جب نماز زیادہ ہو گئی تو بیٹھ کر قرأت کرنے لگے اور جب

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسودِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَتِمُّ آدَاكَ وَيَقُومُ الْخُرُوجَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَذِنَ الْمُؤَدِّنُ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ يَحْتَاجُ اغْتَسَلَ وَلَا تَوَضَّأُ وَخَدَّحَ

بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ

۱۰۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةِ رَكْعَةٍ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَشْكُلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْتِمُّ قَبْلَ أَنْ تُؤْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامَانِ وَلَا يَتِمُّ قَلْبِي

۱۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكَثِّفِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةٍ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى

کسی صحت سے پیش یا چالیس آیتیں رہ جائیں تو انہیں کھڑے ہو کر پڑھتے اور پھر رکوع کرتے۔

رات دن با وضو رہنے کی فضیلت اور رات دن میں وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے نماز فجر کے وقت فرمایا: اے بلال مجھے اپنا وہ امید افزا مل بناؤ جو تم نے اپنے دور اسلام میں کیا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ میرے نزدیک تو امید افزا ایسا کوئی عمل نہیں ہے ماسوائے اس کے کہ رات یا دن کا کسی بھی صحت کے اندر میں نے وضو کیا تو اس کے ساتھ نماز ضرور پڑھتا ہوں جس کا پڑھنا میرے لیے لکھا جا چکا ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ دَقَّ نَعْلَيْكَ سے جوتوں کی حرکت مراد ہے۔

عبادت میں جو مشقت اٹھانا مکروہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو دو ستونوں کے درمیان رتی بنیجا ہوئی تھی۔ فرمایا کہ یہ رتی کیسی ہے! لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ رتی زینب کی ہے۔ جب تھک جائے تو اس سے ٹک جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کھول دو تم میں سے جو بھی نماز پڑھے تو اپنی خوشی سے پڑھے اور جب تھک جائے تو بٹھارے۔ شام بن عمرہ کے والدہ اسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: یہ کون ہے! میں عرض گزار ہوئی کہ فلاں عورت ہے جو رات کو نہیں سوتی اور اس کی نماز کا ذکر ہوا، فرمایا کہ جانے دعا تم پر وہی اعمال ہیں جن کی تم میں طاعت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتا تا جب تک تم اکتا نہ جاؤ۔

جورات کو قیام کرتا ہو تو پھر اُسے ترک کر دینا

اِذَا كَبُرَ قَرَأَ حَالِيسًا فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ ۝

**بَابُ فَضْلِ الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَفَضْلِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْوُضُوءِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ**  
۱۰۷۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَدِ عَنْ أَبِي حَتَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّي سَمِعْتُ دَقَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْحَجَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَيْ لَعَلَّ أَتَطَهَّرُ طَهْرًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهْرِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ دَقَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ ۝

**بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الشَّدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ ۝**

۱۰۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَبْلُ قَالُوا هَذَا احْبِلْ لَزَيْنَبَ فَإِذَا افْتَرَّتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُلُوكَ لِيُصَلِّيَ أَحَدُكُمْ نَشَاطًا فَإِذَا افْتَرَفَلِقَعْدًا، قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي إِسْدٍ فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ فَلَانَةُ لَأَتَنَامُ بِاللَّيْلِ فَيَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا ۝

**بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ**



مکروہ ہے۔

عباس بن حسیب، ہشیر، اوزاعی، محمد بن مقاتل، ابو الحسن، عبد اللہ، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ بن عبد الرحمن، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، اے عبد اللہ! فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ پہلے رات کو قیام کیا کرتا تھا اور پھر رات کو قیام کرنا ترک کر دیا۔ ابن ابی العشرین اوزاعی، یحییٰ، عمر بن حکم بن ثوبان سے روایت ہے کہ مجھ سے ابو سلمہ نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اور متابعت کی ہے اس کی عمرو بن ابی سلمہ نے اوزاعی سے۔

### عبادت میں میانہ روی اختیار کرنا

ابو العباس نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم رات کو قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔ عرض گزار ہوا کہ واقعی میں ایسا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ جب تم یہ کرتے ہو تو تمہاری آنکھیں بھی کمزور ہوں گی اور تمہاری طبیعت بھی سست پڑے گی، جب کہ تم پر اپنی زبان اور اپنے گھروالوں کا بھی حق ہے لہذا روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ قیام کرو اور سویا بھی کرو۔

رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت

جنادہ بن ابی امیہ نے حضرت جنادہ بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رات کو اٹھے اور کہے: ”نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ“ وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں۔ وہ ہر چیز پر قسمت رکھتا ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ پاک ہے اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ۔ پھر کہے: ”اے اشیا“

لِمَنْ كَانَ يَقُومُ؟

۱۰۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحُسَيْنِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ وَقَالَ هَاشِمٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْعَشِيرِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ مِثْلَهُ وَتَابِعَهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ؟

### باب ۳۳

۱۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتَ إِيَّاهُ ذَلِكَ قَالَ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَبِمَتْ عَيْنُكَ وَكَفِهَتْ لَفْسُكَ وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا وَلَا هَٰذِلِكَ حَقٌّ فَصُمْ وَأَطِرْ وَقُمْ وَنَهْ؟

### باب ۳۴ فصل من تعاد من الليل

۱۰۸۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٍو بْنُ هَافِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَادَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَبِحَمْدِ اللَّهِ وَكَذَلِكَ إِذَا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

مجھے بخش دے۔ یا اللہ دعا کرے تو قبول کی جائے گی اور اگر منکرے تو نماز قبول کی جائے گی۔

بشیر بن البرسان سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جب کہ وہ واقعات بیان کر رہے تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کر رہے تھے اور کہا کہ تمہارے بھائی حضرت عبداللہ بن رواحہ لغوبات نہیں کہتے مثلاً۔

۱۱۔ میں اللہ کے رسول ہیں جو اس کی کتاب پڑھتے ہیں جب کہ دشمن فخر طوع ہو جائے ۱۲۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دل میں رکھتے ہیں کہ انھوں نے جو فرمایا وہ واقع ہو گا ۱۳۔ وہ رات گزرتے ہیں تو بستر سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہیں جب کہ دشمن بستر پر لیٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ متابعت کی اس کا نقل ہے اور زبیدی، زہری، اسد اللہ اعمری نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے میں جنت میں جس جگہ جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اڑا کر لے جاتا ہے میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو فروگئے اندر وہ مجھے جہنم کی طرف لے جانے لگے انھیں ایک فرشتہ ملا اس نے کہا نہ ڈرو اور اسے چھوڑ دو۔ پس حضرت خضہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دونوں میں سے میرا ایک خواب بیان کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ اچھا آگے ہے کاش کہ وہ رات کو نماز پڑھا کرے۔ پس حضرت عبداللہ رات کو نماز پڑھنے لگے اور لوگ برابر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنے خواب بیان کرتے کہ وہ شب قدر آخری عشرے کی ساتویں رات ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ آخری عشرے کے متعلق تمہارے خوابوں میں مطابقت ہے۔ پس جو اسے تلاش کرنا چاہے وہ آخری عشرے میں تلاش کرے۔

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی کرنا

عبداللہ بن یزید، سعید بن ابوالیوب، جعفر بن ربیع، عمار بن مالک ابوسلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

يَا لَهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتَجِيبَ قَاتٍ تَوْصًا قَبِلَتْ صَلَاتُهُ ۝

۱۰۸۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَدِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي سَنَانٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يُصُصُّ فِي قَصَبٍ وَهُوَ يَقُولُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَخَاكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفْتُ يَعْنِي بِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ ۝

وَقَبِلْنَا رَسُولَ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ إِذَا انْشَأَ سَمِعَهُ قَرَأَ مِنَ الْقُرْآنِ طَلَعُ أَرَاكَ الْهُدَى بَعْدَ الْغَى فَقُلُوْنَا بِهِ مَوْفِقَاتٌ أَنْ مَا قَالَ وَاقِعُ بَيْتٌ مَجَافِي جَنَّةٍ عَنْ فَرَاشِهِ إِذَا اسْتَقَلَّتْ بِالْمَشْرِكَينِ الصَّلَاحُ تَابَعَهُ عَقِيلٌ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۝

۱۰۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ كُوفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَأَكُنَّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِبَ رَسُولِي قِطْعَةً لَا سَتِيْقِي كَمَا فِي لَوْلَا أَيْدِي مَكَاتِمَ الْجَنَّةِ لَا طَارَتْ إِلَيْهِ وَلَا كُنْتُ كَانِ اثْنَيْنِ آتِيَا فِي أَرَادَانِ يَدِي هَبَا فِي إِلَى النَّارِ فَتَلَقَّا هُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لَهُ تَرَعُ خَلِيَا عَنْهُ فَقَصَصْتُ حَفْصَةً عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدَا رُؤْيَايَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَكَانُوا لَا يَزَالُونَ يَقْضُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا أَنَهَا فِي اللَّيْلِ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَتْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ كَمَا كَانَ مُتَحَرِّبُهَا فَلَيْتَ تَحَرَّبَهَا مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ۝

بَابُ الْمَدَامَةِ عَلَى رُكْعَتِي الْفَجْرِ

۱۰۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ زَيْبَةَ عَنْ عَمْرِاءَ



نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھی۔ پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں اور دو رکعتیں بیٹھ کر اور دو رکعتیں (فجر کی) اذان راقامت کے درمیان۔ انہیں آپ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

فجر کی دو رکعتوں کے بعد داہنی کروٹ پر لیٹنا

عبد اللہ ابن یزید، سعید بن ابی الربیع، ابوالاکوہد عروکہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعتیں پڑھ لیتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔

جو دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرے اور نہ لیٹے۔

بشر بن حکم، سفیان، سالم بن انس، ابوالانضر، ابوسلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے اور میں جاگ بولی، موقوف تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے، یہاں تک کہ نماز کے لیے بلائے جاتے۔

نوافل کی دو رکعتیں پڑھنے کا بیان۔ حضرت عمار، حضرت ابوہریرہ حضرت انس، جابر بن زید، عکرمہ اور زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہی منقول ہے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے فرمایا کہ میں نے اپنی سرزمین کے فقہاء کو نہیں پایا مگر وہ دن میں ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کاہن میں استخارہ کرنا سکھایا کرتے جیسے قرآن مجید کی سورت سکھاتے۔ فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھے، پھر لوں کہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت

بِئْنَ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ وَرَكَعَتَيْنِ جَالِسًا وَرَكَعَتَيْنِ بَيْنَ النَّدَاءِ بَيْنَ وَكَمْ يَكُنْ يَدَّعِيَهُمَا أَبَدًا

باب (۳۶) الصُّجُودُ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ أَحَدًا رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَجِيدُ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَكْثَمِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ

باب (۳۷) مَنْ تَحَدَّثَ بَعْدَ الرَّكَعَتَيْنِ وَكَمْ يَضْطَجِعُ

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْحَكِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدِيَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّصْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيِقِظًا تَحَدَّثْتُ وَلَا اضْطَجَعَ حَتَّى يُؤَدَّ بِالصَّلَاةِ

باب (۳۸) مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنً مَثْنً وَيَدَّ كَرُذَلِكَ عَنْ عَمَّارٍ قَالِي ذَرَوْا نِسَ وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَعِكْرَمَةُ وَالزُّهْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ مَا أَدْرَكْتُ فَقَهَا أَرْضَنَا إِلَّا لَيْسَلُمُونَ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنَ النَّهَارِ

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هُمَا أَحَدُكُمَا بِأَلَمٍ فَلَْيُكْرَرْ رَكَعَتَيْنِ

مَنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ تَصَلَّى قُلُوبُ الْمُسْلِمِينَ فِي اسْتِخَارَتِكَ بِعِلْمِكَ  
وَأَسْقِدُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ  
فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ  
الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي  
فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي  
فَاجْعَلْهُ قَاضِيًا لِي وَبَشِيرًا لِي تَعْلَمَ بِكَ لِي وَفِيهِ كَانَ  
كُنْتُ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي وَدِينِي وَمَعَاشِي وَ  
عَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي فَاجْعَلْهُ قَاضِيًا  
عَنِّي وَاصْرِفْهُ عَنِّي وَادْفَنْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ لَكَ  
أَرْضِيئِي قَالَ دَلَيْسَتِي حَاجَةٌ ۝

کے سبب طاقت پہنچا ہوں اور تیرے عظیم فضل میں سے سوال کرتا ہوں کہ اگر تیرے  
قدت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں  
جانتا اور تو چھپی باتوں کا خوب جانتے والا ہے۔ اے اللہ اگر تیرے  
علم میں یہ کام میرے دین میری معاش میرے اخروی معاملے یا انجام  
کام میں میرے لیے بہتر ہے تو اسے میرے لیے مقدر فرما دے اور میرے  
لیے آسان کر دے، پھر اس میں مجھے رکت دے۔ اور اگر تیرے علم میں  
یہ کام میرے دین میری معاش میرے اخروی معاملے یا انجام کام میں میرے  
لیے بُرے ہے تو اسے مجھے دُعا کو اور اُس سے مجھے دور رکھو اور میرے لیے  
بھلائی کو مقدر فرماؤ خواہ کہیں ہو۔ پھر مجھے رشتی کر دے۔ فرمایا اور اپنی  
 حاجت کا نام لے۔

ف: ہر اہم کام سے پہلے استخارہ کرنا سنت ہے۔ یہ گو یا خدا سے مشورہ لینا ہے۔ چار رکعت نفل پڑھنے کے بعد مذکورہ دعا  
پڑھی جاتی ہے اور نماز استخارہ پڑھنے والا اس دعا کے بعد بارگاہِ خداوندی میں اپنی حاجت عرض کرے۔ اللہ رب العزت اس کی  
رہنمائی فرمائے گا۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ۔

۱۰۸۹۔ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي بَرْزَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
سَعِيدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
سُلَيْمٍ الزُّبَيْرِيِّ سَمِعَهُ أَبَا قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ  
أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ۝  
۱۰۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ ۝

مکی ابن ابراہیم، عبد اللہ بن سعید، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عمرو بن سلیم زبیری  
حضرت ابو قتادہ بن ربیع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو  
تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے  
روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر تشریف  
لے گئے۔

ابن ابی بکر، یحییٰ، ابن شہاب، سالم سے روایت ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں  
نہر کے بعد، دو رکعتیں جمعہ کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور  
دو رکعتیں عشاء کے بعد۔

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ  
وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ  
بَعْدَ الْوُشَاةِ ۝

آدم، شعبہ، عمرو بن دینار، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عُمَرُ



سے روایت ہے کہ خطبہ دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو یا نکل آیا ہو تو چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا أَحَالَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامَ يَخْطُبُ أَوْ كَذَلِكَ فَخَرَجَ فَلْيَصِلْ رَكْعَتَيْنِ ۝

بخاری سے روایت ہے کہ کئی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی رہائش گاہ پر گیا اور انھیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: میں آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تھے۔ میں نے حضرت بلال کو دروازے کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔ میں نے کہا: اے بلال! کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی؟ کہا: ہاں میں نے کہا: کہاں؟ کہا کہ ان دونوں ستونوں کے درمیان پھر باہر تشریف لے آئے اور دو رکعت نماز کعبہ کے سامنے پڑھی۔ امام ابو عبد اللہ بخاری کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نماز چاشت کی دو رکعتوں کی وصیت فرمائی۔ حضرت قتبان نے فرمایا: اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر میرے پاس تشریف لائے جب کہ دن چڑھ چکا تھا۔ ہم نے آپ کے پیچھے بنائی اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ فجر کی دو رکعتوں کے بعد بات چیت کرنا۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اگر میں جاگ رہی ہوں تو مجھ سے باتیں کرتے دنہ لیٹ جاتے ہیں نے سفیان سے کہا: بعض انھیں فجر کی دو رکعتیں بتاتے ہیں؟ فرمایا کہ یہ بات ہے۔

فجر کی دو رکعتوں کی پابندی اور جس نے انھیں نوافل کہا۔

بیان عمر و یحییٰ بن سعید ابن جریج، عطافہ عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نوافل میں سے کسی اور نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ پابندی نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۰۹۳۔ سَمِعْتُ أَبَا نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفٌ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ أَيْ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي مَنْزِلِهِ قُوتِلَ لَهُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَّ الْكَعْبَةَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ فَكَبَّرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَلَجِدُ بِلَا لَعْنَةِ الْبَابِ فَأَتَمَّ فَقُلْتُ يَا بِلَالُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ لَعَمْرُكَ قُلْتُ قَالَيْنِ قَالَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوْنَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي رُجْمِ الْكَعْبَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُكْعَتِي الصُّبْحِيِّ وَقَالَ عِنَبَانُ عَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَقْنَا وَرَأَوْهُ قَدْ كَمَّ رَكْعَتَيْنِ

بَابُ ۳۹ الْحَدِيثُ يَعْنِي بَعْدَ رُكْعَتِي الْفَجْرِ ۝

۱۰۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعْتُ فَلَمْ يُسْفِئَا فَإِنْ بَعْضُهُمْ يَرَوِي رُكْعَتِي الْفَجْرِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ذَاكَ

بَابُ ۴۰ تَعَاهُدِ رُكْعَتِي الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا ۝

۱۰۹۵۔ سَمِعْتُ أَبَا بِيَانٍ بْنَ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّوَاتُلِ أَشَدَّ مِنْهُ

تَعَاهِدًا عَلَى رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۝

## بَاب مَا يُقْرَأُ فِي رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۝

۱۰۹۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَوْ بِالصُّبْحِ

رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ۝

۱۰۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هُوَيْنٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرُّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى إِذَا قَالَ قَدْ أَيْمَنَ الْكِتَابِ

## بَابُ الطُّلُوعِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ ۝

۱۰۹۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا تَائِفُ بْنُ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً قَبْلَ الطُّلُوعِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الطُّلُوعِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْوُضْءِ فَسَجَدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ قَامَا الْمَغْرِبَ وَالْوُضْءُ فِي بَيْتِهِ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ تَائِفٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أَهْلِهِ تَابَعَهُ كَثِيرٌ مِنْ قُرُقَدٍ وَأَيُّوبُ عَنْ تَائِفٍ حَدَّثَنَا نَبِيُّ أَخِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُطْلَعُ الْفَجْرُ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا أَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا تَابَعَهُ كَثِيرٌ مِنْ قُرُقَدٍ وَأَيُّوبُ عَنْ تَائِفٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ تَائِفٍ بَعْدَ الْوُضْءِ فِي أَهْلِهِ ۝

## فجر کی دو رکعتوں میں کیا پڑھے؟

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے۔ پھر جب اذان سننے تو صبح کی دو ہلکی رکعتیں پڑھا کرتے۔

نہج بن بشر، محمد بن جعفر، شعیب، محمد بن عبد الرحمن، ان کی چھوٹی جان عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم — احمد بن یونس، یحییٰ بن سعید، محمد بن عبد الرحمن، عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز سے پہلے ان دو رکعتوں کو ہلکی پڑھتے یہاں تک کہ میں کہتی رہتی کہ یہ صرف سورۃ فاتحہ کے ساتھ پڑھی ہیں!

## فرض نمازوں کے بعد نوافل

تائیف سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں جمعہ کے بعد اور مغرب و عشاء کی اپنے گھر میں — ابن ابی الزناد، موسیٰ بن عقبہ، تائیف نے بعد الوضوء فی اہلہ۔ روایت کی متابعت کی اس کی کثیرین فرقہ اور ایوب نے تائیف سے۔ انھوں حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ مجھ سے میری بہن حضرت حفصہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجر طلوع ہو جانے کے بعد ہلکی سی دو رکعتیں پڑھا کرتے اور اُس وقت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانہ اندر میں داخل نہیں ہوا کرتا تھا۔ متابعت کی اس کی کثیرین فرقہ اور ایوب نے تائیف سے اور ابن ابی الزناد موسیٰ بن عقبہ نے تائیف سے بعد العشاء فی اہلہ۔ روایت کیا ہے۔



جو فرض نمازوں کے بعد نوافل نہ پڑھے

ابو الشفاء جابر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آٹھ رکعتیں اٹھی اور سات رکعتیں اٹھی۔ میں عرض گزار ہوا، اے ابوالشفاء! میرے خیال میں ظہر کے بعد تاخیر اور عصر میں جلدی کی ہوگی نیز غشا میں جلدی اور مغرب میں تاخیر کی ہوگی! فرمایا کہ میرا بھی یہی گمان ہے۔

سفر میں نماز چاشت پڑھنا

محدث سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا آپ نماز چاشت پڑھتے ہیں؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت عمر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا اور حضرت ابوبکر؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! فرمایا کہ میرے خیال میں وہ بھی نہیں۔

عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ہم سے کہا ہے حدیث بیان نہیں کی کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا سوائے حضرت اُمّ بانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ انھوں نے فرمایا کہ نتیجہ مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدسی میں داخل ہوئے تو قفل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کو اس سے کبھی پھلکی نماز پڑھتے ہوئے ہرگز نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ آپ نے رکوع اور سجدے پورے کیے تھے۔

جو نماز چاشت نہ پڑھے اور اس میں وسعت جانے۔

آدم، ابن البرزب، زہری، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں پڑھتی ہوں۔

حالت حضر میں نماز چاشت پڑھنا۔ اسے عثمان بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

بَابُ ۴۳ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ بَعْدَ مَكْتُوبَةٍ

۱۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هَمْدَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ وَجَاهِدًا قَالَا سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا قَسَبًا جَمِيعًا قُلْتُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَفَلَمْ تَأْخُذْ بِالظُّهْرِ وَجَعَلَ الْعَصْرُ وَجَعَلَ الْغَدَاةُ وَالْحَوَالِغُ قَالَ قَالَا أَفَلَمْ تَأْخُذْ؟

بَابُ ۴۴ صَلَوةُ الصُّلْحَى فِي السَّفَرِ

۱۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَوْبَةَ عَنْ مُوَيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِيُؤْنِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الصُّلْحَى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ قَالَا بَوَّكْرٌ قَالَ لَا قُلْتُ فَالْتَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِخْلَافَ

۱۱۰۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُولُ مَا حَدَّثَنَا أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّلْحَى غَيْرَ مَرَّةٍ فِي قَائِمًا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهُمَا يَوْمَ فَتَرَكَهُمَا فَاعْتَسَلَ فَصَلَّى ثَمَانِيًا كَعَاتٍ فَلَمْ أَرِ صَلَوةً قَطُّ اخْفَ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُبَيِّحُ التَّوَدُّعَ وَالسُّجُودَ

بَابُ ۴۵ مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصُّلْحَى وَرَأَاهُ وَاسِعًا

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُمَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ الصُّلْحَى قَلْبًا وَلَا سَبَّحَهَا

بَابُ ۴۶ صَلَوةُ الصُّلْحَى فِي الْحَضَرِ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو عثمان ہندی سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے خلیل رحمتِ دو عالم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے کہ مرتے دم تک انہیں نہ چھوڑوں۔ ہر پہینے میں تین روزے رکھنا، نمازِ چاشت پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْ هَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحَرِثِيِّ هُوَ ابْنُ قُرَيْشٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدْعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ صَوْمٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةُ الصُّبْحِ وَنَوْمٌ عَلَى وَتَرٍ ۚ

۱۱۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا اسْتَطِيعَ الصَّلَاةُ مَعَكَ لَصَنَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا ذَعَاكَ إِلَى بَيْتِهِ وَنَضَحَ لَكَ كَرْفَ حَصِيرٍ بِمَاءٍ فَصَلِّ عَلَيْهِ لِكُلِّتَيْنِ وَقَالَ فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ بَنُ جَارُودٍ لَا لَيْسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى غَيْرَ ذَلِكَ الْيَوْمِ ۚ

### باب رکعتیں قبلِ الظہر

۱۱۰۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعُشْرِ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا حَدَّثَنَا ثَنِي حَفِصَةُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَذَنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ۚ

۱۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدْعُو لِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْعِشَاءِ تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَعَمْرُو عَنْ شُعْبَةَ ۚ

### باب رکعتیں قبلِ المغرب

انس بن سیرین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، فرمایا کہ انصار میں ایک بخاری بھر کم آدمی تھا وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میں آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ پس اُس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ کھانا تیار کیا اُردا آپ کو اپنے گھر بلایا اُردا آپ کے لیے چٹائی کے ایک سرے پر پانی چھڑکا، تو آپ نے اُس پر دو رکعتیں پڑھیں فلاں بن فلاں بن جارود نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ چاشت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا کہ اُس روز کے علاوہ میں نے کبھی آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

### نمازِ ظہر سے پہلے دو رکعتیں

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس رکعتیں یاد کر رکھیں ہیں یعنی دو رکعتیں اس کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اپنے گھر میں اور دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے اور اس وقت کوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس میں داخل نہیں ہوا کرتا تھا کہ مجھے حضرت حفصہ نے بتایا کہ جب فجر طلعتا، ہونے پر مؤذن اذان کہتا تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔

محمد بن منشر کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتوں اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتوں کو نہیں چھوڑا کرتے تھے۔

### نمازِ مغرب سے پہلے نماز پڑھنا



ابو عمر عبد الوارث، حسین بن ابی بکریدہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز مغرب سے پہلے نماز پڑھ لیا کرو تیسری دفعہ فرمایا کہ جو چاہے، یہ تپا پسند فرماتے ہوئے کہ مبادا لوگ اسے سنت قرار دے لیں۔

محدث بن عبد اللہ بن زید سے روایت ہے کہ میں حضرت عقبہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: کیا آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے ہیں حضرت عقبہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عبد مبارک میں ہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اب آپ کو کیا چیز روکتی ہے؟ فرمایا کہ شغولیت (روکتی ہے)

**نوافل باجماعت پڑھنا۔** اسے حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حضرت محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھایا کرتا جب کہ میرے اصرار کے درمیان ایک نالماصل تھا اور جب بارشیں ہوتیں تو میرے لیے مسجد تک جانا دشوار ہوتا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میری نظر کمزور ہے اور وہ نالہ جو میرے اور میری قوم کے درمیان ہے جب بارشیں آتی ہیں تو بہنے لگتا ہے اور میرے لیے پہنچنا دشوار ہو جاتا ہے میں پابست ہوں کہ آپ تشریف لائیں اور میرے غریب فاقے میں نماز پڑھیں تاکہ اس بگ کو میں نماز کی جگہ بنا لوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا کروں گا۔ اگلے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دن چڑھے تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اجازت مانگی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ بیٹھے نہیں بلکہ فرمایا کہ تم اپنے گھر میں کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں! پس میں نے ایک جگہ کی

۱۱۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْمُرَزِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالُوا فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً ۝

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْيُؤُبِ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْقَدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ أَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ أَلَا أُعْجِبُكَ مِنْ أَبِي تَيْمِيمٍ يَزُكُّكُمْ كَقَعْتِ بْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِمَا يَفْعَلُكَ الْآنَ قَالَ الشُّغْلُ ۝

**باب ۲۹۹ صَلَاةُ التَّوَائِلِ بِجَمَاعَةٍ ذَكَرَهُ**  
اَلْاَسَدُ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الزَّيْبِعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ حَجَّةَ مَجَّةً فِي وَجْهِهِ مِنْ يَمِينِهِ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ فَذَعَمَ مُحَمَّدٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ شُهَدَاءِ بَدْرٍ أَنَّهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ أَصْبَحُ يَقْرَأُ بَيْنِي سَائِلٍ وَكَانَ يَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَإِذَا جَاءَتْ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِنَابُهَا زَهْرَةً قَبْلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَتُكْرِمُ بَصَرِي وَإِنِ الْوَادِي الدِّيْنِي بَيْنِي وَبَيْنَ قَوْمِي لَيَسِيلُ إِذَا جَاءَتْ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَيَّ اجْتِنَابُهَا زَهْرَةً قَدْ دُرْتُ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي مِنْ بَيْتِي مَكَانًا اتَّخِذْهُ مُصَلًى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ فَعَدَا عَلَيَّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَا بُوَيْكِرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 بَعْدَ مَا اشْتَدَّ الظَّهَارُ فَاسْتَاذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْنَتْ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ إِنْ نَحْبُ  
 أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَاشْرُوتُ لَكَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي  
 أَحَبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَكَذَّبَ وَصَفَّقْنَا دِرَاهِمًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا  
 حِينَ سَلَّمَ فَحَبَسْتُ عَلَى خِزْيَةِ يُصْنَعُ لَهُ فُسَيْمَةُ أَهْلِ  
 الدَّارِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَكَانَ  
 يَجَالُ مِنْهُمْ حَتَّى كَثُرَ الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ  
 مِنْهُمْ مَا فَعَلَ مَلَأَكَ لَا أَرَاهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ذَاكَ  
 مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَلِكَ الْآنَ تَرَاهُ قَالَ لَكَ الْآنَ  
 اللَّهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَعْلَمُ  
 أَمَا لَنْحُنْ قَوْلَهُ لَا نَرَى دُكَّةً وَلَا حِدِيثًا إِلَّا إِلَى  
 الْمُنَافِقِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ  
 اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّاسِ مَنْ قَالَ لَكَ الْآنَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي  
 بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ مَعْمُودٌ فَحَدَّثْتُهَا قَوْمًا فِيهِمْ أَبُو  
 أَيُّوبَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
 عَرْدِيَةِ النَّبِيِّ تُوَفِّي فِيهَا وَيَزِيدُ بِنُ مَعَاوِيَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ  
 التَّوَرُفَانِ تَكْرَاهَا عَلَى أَبِي أَيُّوبَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَظُنُّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتُ قَطُّ فَكَبَّرَ ذَلِكَ  
 عَلَى فَبَعَلْتُ لِلَّهِ عَلَى أَنْ سَلَّمَ بِي حَتَّى أَقْفَلَ مِنْ عَرْدِيَةِ  
 أَنْ أَسْأَلَ عَنْهَا عِدْلَانِ بَنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ  
 وَجَدْتُ حَيًّا فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ فَقَفَلْتُ فَأَهْلَلْتُ  
 بِحَجَّةٍ أَوْ بَعَثْتُ لَمْ يَرَوْهُ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ نَأَيْتُ  
 بَنِي سَالِمٍ فَادَّيْتُهُمْ شَيْخٌ أَعْمَى يُصَلِّي لِقَوْمِهِ فَلَمَّا  
 سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَخَبَرْتُهُ مَنْ أَنَا لَمْ  
 يَسْأَلْنِي عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ فَحَدَّثْتُهُ كَمَا حَدَّثْتَنِي  
 أَوَّلَ مَرَّةٍ

طرف اشارہ کر دیا جو مجھے بتا رہی تھی کہ آپ اس میں نماز پڑھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور بیکری اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بنالی تو آپ  
 نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیر دیا۔ آپ کے ساتھ ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔  
 آپ کو خیرہ کھانے کے لیے روک دیا گیا تو آپ کے لیے تیار کیا جا رہا تھا  
 جب ہمایوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے غریب خانے  
 میں ہیں تو لوگ ٹوٹ پڑے یہاں تک کہ گھر میں جمع ہو گیا۔ ان میں سے ایک  
 آدمی نے کہا: مالک کو کیا ہوا کہ وہ نظر نہیں آتا؟ ان میں سے دوسرے آدمی  
 نے کہا: کیونکہ منافق ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کو دوست نہیں رکھتا۔ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کہو، کیا دیکھتے نہیں ہو کہ اس نے رفلے  
 کے لیے (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کہے۔ اس آدمی نے کہا: اللہ  
 اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ورنہ خدا کی قسم، ہم نے تو اس کا رُحمان اور  
 اس کی شکر منافقوں کے ساتھ ہی دیکھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جہنم پر وہ شخص حرام کر دیا ہے جس نے رفلے الہی  
 کے لیے (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) کہا۔ حضرت محمود کا بیان ہے کہ میں نے  
 کچھ حضرات سے یہ حدیث بیان کی جن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کے میزبان حضرت ابوالیوب بھی تھے، اس غزوہ کے دوران جس میں انھوں  
 نے وفات پائی، مزین روم میں اور یزید بن معاویہ ان پر حاکم تھا حضرت  
 ابوالیوب نے مجھ پر اعتراض کیا اور کہا: خدا کی قسم میں گمان نہیں کرتا کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہو۔ یہ بات مجھ پر گراں گزری اور میں نے  
 منت مانی کہ اللہ تعالیٰ مجھے سلامت رکھے اور اس غزوہ سے لوٹا تو حضرت عتبہ  
 بن مالک سے پوچھوں گا اگر انھیں ان کی قوم کی مسجد میں زندہ پایا۔ پس میں واپس  
 لوٹا تو میں نے حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ پھر چل دیا یہاں تک کہ مدینہ منورہ  
 پہنچا تو بنی سالم میں گیا حضرت عتبہ بہت بوڑھے اور نابینا ہو چکے تھے  
 اور اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب انھوں نے نماز سے سلام پھیرا  
 تو میں نے انھیں سلام کیا اور بتایا کہ میں کون ہوں۔ پھر میں نے اس حدیث  
 کے متعلق پوچھا تو انھوں نے اسی طرح بیان کی جیسے پہلی مرتبہ  
 بیان کی تھی۔



## بَابُ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ \*

۱۱۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي يُونُسَ وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَواتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا هَافُورًا، تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّهْمَانِ عَنْ أَبِي يُونُسَ \*

## بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ

وَالْمَدِينَةِ \*

۱۱۱۱- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرَبَعًا قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً ثُمَّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُذَافَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْدُ الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى \*

۱۱۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ رِيَاحٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو اللَّهُ الْأَعْوَدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو اللَّهُ الْأَعْوَدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ \*

## بَابُ مَسْجِدِ قُبَاءَ \*

۱۱۱۳- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الصُّبْحِ إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمٍ يُقَدِّمُ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يُقَدِّمُهَا صُحْبِي فَيُطَوِّفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ فَإِذَا ادْخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ

## گھر میں نوافل پڑھنا

عبد الاکلی بن حماد، ربیع، ایوب اور عبید اللہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبروں نہ بناؤ۔ متابعت کی اس عبد الوہاب نے ایوب سے۔

## مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت۔

حفص بن عمر، شعبہ، عبد الملک، قمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چار مرتبہ سنا فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا۔ علی، سفیان، زہری، عبید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کجاوے نہ کہے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف: (۱) مسجد حرام (۲) کعبہ (۳) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد اور (۴) مسجد اقصی (بیت المقدس)

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن ربیع اور عبید اللہ بن ابی ہریرہ الاقر، ابوسعید اللہ الاقر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری مسجد کا نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کی۔ نماز کے۔

## مسجد قباء کا بیان

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز چاشت نہیں پڑھتے تھے مگر دو روز ایک جس روز کہ کمرہ پہنچتے کیونکہ وہ اس میں چاشت کے وقت پہنچتے پس بیت اللہ کا طواف کرتے اور مقام ابراہیم کے مجھے دو رکعتیں پڑھتے اور دوسرے جس روز مسجد قباء میں جاتے اور اس میں نہ ہر پہنچتے کو جاتے اور جب مسجد میں داخل ہو جاتے تو یہ ناپسند کرتے کہ نماز پڑھے بغیر اس میں سے نکل آتے۔ وہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ

أَنَّ يَحْمُودَ وَنَدَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهِ قَبَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُهُ ذَاكِبًا وَمَا  
شَيْئًا قَالَ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي  
يَصْنَعُونَ وَلَا أَصْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي آتِي سَاعَةً  
شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَحْزَنُوا طُلُوعَ الشَّمْسِ  
وَلَا غُرُوبَهَا ۝

### بَاب (۵۳) مَنْ آتَى مَسْجِدَ قَبَاءَ كُلِّ

سَبْتٍ ۝

۱۱۱۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْعَزِيزِ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَأْتِي مَسْجِدَ قَبَاءَ كُلِّ سَبْتٍ مَا شَاءَ ذَاكِبًا، وَكَانَ  
عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُفَعِّلُهُ ۝

### بَاب (۵۴) إِيْتَانِ مَسْجِدِ قَبَاءَ مَا شَاءَ ذَاكِبًا ۝

۱۱۱۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءَ ذَاكِبًا وَ  
مَا شَاءَ زَادَ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ يُصَلِّي  
فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ۝

### بَاب (۵۵) فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمَنْبَرِ

۱۱۱۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْحَةٌ  
مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ ۝

۱۱۱۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي حُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں سوار ہو کر اُرد پیدل تشریف لایا کرتے، وہ  
فرمایا کرتے کہ میں اُسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے  
ہوئے دیکھا اور میں کسی کو منع نہیں کرتا خواہ وہ رات اور دن کی جس ساعت  
میں چاہے نماز پڑھے سوائے اس کے کہ سورج طلوع ہونے اور سورج  
غروب ہونے کے وقت قصد نہ کرے۔

### جو ہر ہفتے کو مسجد قبا میں آئے

موسى بن اسماعيل، عبد العزيز بن مسلم، عبد الله بن دينار سے روایت  
ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم مسجد قبا میں ہر ہفتے کو پیدل اور سوار ہو کر تشریف لایا کرتے  
اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے۔

### مسجد قبا میں پیدل اور سوار ہو کر آنا

مسدد بن یحییٰ، عبید اللہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد قبا میں  
سوار ہو کر اُرد پیدل تشریف لایا کرتے۔ ابن عمر، عبید اللہ  
نافع سے یہ بھی مروی ہے کہ اُس میں دو رکعتیں پڑھا کرتے۔

### قبر انور و منبر رسول کے درمیانی حصے کی فضیلت

عبد اللہ بن یونس، امام مالک، عبد اللہ بن ابوبکر، حماد بن تمیم  
حضرت عبد اللہ بن زید مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے کاشانہ اقدس اور  
میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ  
ہے۔

مسدد بن یحییٰ، عبید اللہ، حبیب بن عبد الرحمن، حفص بن عاصم،  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے کاشانہ اقدس اور میرے منبر کا



وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَسْجِدِي رَوْحَةٌ مِنْ رِيَّانِ الْجَنَّةِ وَمَسْجِدِي عَلَى حَوْضٍ ۝

درمیانِ حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

ف: یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس اور آپ کے منبر شریف کے درمیان والی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور حوض پر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منبر آپ کے حوض پر ہوگا۔ لفظ حوضی سے معلوم ہو رہا ہے کہ خدائے ذوالجلل نے حوض کو شاپ کر دیا میں ہی عطا فرادیا تھا جیسا کہ سورہ الکوثر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوثَرَ یعنی بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا فرادیا۔ کوثر کی اگرچہ بہت سی تفسیریں ہیں جن میں سے ایک تفسیر حوض کوثر بھی ہے یعنی اس آیت میں پروردگار عالم نے فرمایا ہے کہ اے محبوب! ہم نے تمہیں حوض کوثر عطا فرادیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

### بیت المقدس کی مسجد

قرعہ مولیٰ زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چار مرتبہ بیان فرماتے ہوئے سنا جو مجھے بہت پیارا اور دلکش محسوس ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا حرم کے ساتھ اور دو دنوں میں روزہ نہ رکھا جائے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کو اور دو نمازوں کے بعد نماز نہ پڑھے یعنی صبح کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے اور کجاوے نہ کرے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری مسجد کی طرف۔

نماز میں نماز کے کسی کام کی خاطر ہاتھ سے مدد لیتا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نماز میں جسم سے جو چاہے مدد لے۔ ابوالہماق نے نماز میں اپنی ٹوپی رکھی اور اُسے اٹھایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پتیلی کو اپنے بائیں پہنچے پر رکھا مگر بعد کو کھجالیے اور کپڑے کو درست کر لیتے۔

کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انھیں بتایا کہ انھوں نے اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رات گزاری جو ان کی نالہ تھیں۔ فرمایا کہ میں بستر کے عرض میں بیٹ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طول میں بیٹے اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے یہاں

بَابُ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ ۝  
۱۱۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ قَزْعَةَ مَوْلَى زَيْنَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَحْدِثُ بِأَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبَنِي قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا مَعَ مَا نَوَّجُهَا أَوْ دَوْمَحْمَدًا وَلَا هُمَّ فِي يَوْمَئِذٍ الْفَطْرِ وَالْأَضْحَى وَلَا صَلَاةٌ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَقْرُبَ وَلَا تَشْدُ الرِّجَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْمَدَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي ۝

بَابُ اسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلَاةِ  
إِذَا كَانَ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْتَعِينُ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ جَسَدِهِ بِمَا شَاءَ وَوَضَعَ أَبُو سَعَادٍ قَلْبُوتَهُ فِي الصَّلَاةِ وَرَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَفَّهُ عَلَى رُصْفِهِ لَا يَسِرُّ إِلَّا أَنْ يَحُلَّ جِلْدًا أَوْ يُصَلِّمَ ثَوْبًا ۝

۱۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا طَلْحٌ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَخْبَرَكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ بَابَ عِنْدَ مَيِّمُوتَةِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ قَامَتْ طَجَعَتْ عَلَى عَرَضِ الْوَسَادَةِ

اَضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاهْلًا فِي  
طَوْلِهَا قَتَامُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى  
انْتَصَفَ اللَّيْلَ أَدْقَبَهُ بِقَدِيلٍ أَدْبَعَهُ بِقَدِيلٍ ثُمَّ  
اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ  
الْوُجُوهَ عَنْ دُجْرِهِمْ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ آيَاتِ خَوَارِجِهِمْ  
سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا  
فَأَحْسَنَ دُشُونَهُ ثُمَّ قَامَ يَصِلِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْكٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ  
ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنَّتِهِمْ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَالْغَدَا عَلَى الْيُمْنَى  
يَقُولُهَا بِيَدِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ  
ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ  
اَضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمَكُونُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ  
خَوَافَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

الصَّلَاةُ:

١١٢٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُضَيْلٍ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَسْلِمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهِيَ فِي الصَّلَاةِ فَيُرَدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ  
سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا  
١١٢١ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ  
مَنْصُورٍ السَّوْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سَفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۝

١١٢٢ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى قَالَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى  
عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شَبِيْلٍ عَنْ اَبِي عَمْرٍو  
الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَانَ كُنَّا لَنَتَكَلَّمُ فِي  
الصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ

ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، اسماعیل، عاتش بن شیبیل، ابو عمر و شیبانی سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے اندر ہم ناترہ میں کلام کر لیا کرتے اور ہم میں سے ہر کوئی اپنے ساتھی سے حاجت بیان



کر دیتا یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی، نمازوں کی حفاظت کرو (۲۳۸: ۲)  
پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرما دیا گیا۔

نماز میں مردوں کے لیے سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنے کا جواز۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی عمرو بن لوط کے درمیان صلح کرنے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خدمت میں حاضر ہو کر کہا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کورن پڑ گیا لہذا آپ لوگوں کی امامت فرمائیں۔ فرمایا: اچھا اگر آپ حضرات چاہتے ہیں۔ پس حضرت بلال نے نماز کی امامت کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ کر نماز پڑھنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے پی صف میں کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے التصفیٰ شروع کر دیا حضرت بلال نے فرمایا: جیسے ہو التصفیٰ کیا ہے یہ وہی تال بجالت ہے اور حضرت ابوبکر نماز میں اور مرد حضرات دیکھا کرتے تھے۔ جب زیادہ بجائیں تو متوجہ ہوئے اور دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میدان میں آئے انھیں اپنا بگڑ بنے کا اشارہ فرمایا حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر الحمد للہ کہا اور پھر پیچھے کو اٹھے باؤں لوٹ آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھا لی۔

جس نے کسی قوم کا نام لیا یا نماز میں کسی کو مخاطب کیے بغیر سلام کیا اور وہ جانتا نہ ہو۔

عمرو بن عیسیٰ، ابوعبد الصمد عبدالعزیز بن عبد الصمد، حصین بن عبد الرحمن ابوداؤد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نماز میں تجھت کہتے نام لیتے اور ایک دوسرے کو سلام کر لیا کرتے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سنا تو فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ تمام زبانیں عبادتیں اللہ کے لیے ہیں اور بدلتی اور بالی بھی سلام ہو آپ پہلے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور رسول ہیں جب تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو سلام کر لیا۔ خواہ

أَحَدُنَا صَاحِبَهُ بِحَاجَتِهِ حَتَّى تَنَزَّلَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ  
الْأَيَّةِ فَأَمَرْنَا بِالشُّكُوتِ ۝

**بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالْحَمْدِ فِي الصَّلَاةِ لِلرِّجَالِ ۝**

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْدَحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ رِيَالُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ حَبِيسُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُتِرَ النَّاسُ قَالَ نَعْمَ إِنْ شِئْتُمْ فَأَقَامَ رِيَالٌ لِلصَّلَاةِ تَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فِي الصُّفُوفِ يَشْفُقُهَا شَقًّا حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيَةِ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدَارُونَ مَا التَّصْفِيَةُ هُوَ التَّصْفِيَةُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا التَّفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ كَأَنَّهُ قَرَأَ أَبُو بَكْرٍ يَدِيهِ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فَرَأَوْهُ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ۝

**بَابُ مَنْ سَتَى قَوْمًا أَوْ سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى غَيْرِهِ مُوَاجِهَةً وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ۝**

۱۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَصِينُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي ذَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ التَّحِيَّةَ فِي الصَّلَاةِ وَنُحَيِّ وَنُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ فَمَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُولُوا الْحَيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلطَّيِّبَتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ كَانَ ذَلِكَ إِذَا عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِنَّكُمْ لَرَأَا

وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔

فَعَلِمْتُمْ ذَلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَلَاحٌ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۝

### بَابُ التَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ ۝

۱۱۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّصْفِيقُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ۝

۱۱۲۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّصْفِيقُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ ۝

### بَابُ مَنْ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فِي صَلَاتِهِ أَوْ تَقَدَّمَ بِهَا مَرَّتَيْنِ لَمْ يَرْوَاهُ سَهْلٌ

۱۱۲۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ يُؤْتَسَّرُ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ بَنِي مَالِكٍ الْأَشْجَلِيُّ بَيْنَاهُمْ فِي الْعَجْرِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِهِمْ فَفَجَأَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَظَنُّوا إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُغُوفٌ فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَتَكَصَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى عَوْبَتِهِ وَظَنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُمْ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يَفْتَتِنُوا فِي صَلَاتِهِمْ فَدَحَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ لَا وَهَّ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنَّ التَّوَالُفَ دَخَلَ الْحُجْرَةَ وَارْتَضَى السُّتُورَ وَتَوَلَّى ذَلِكَ الْيَوْمَ ۝

### مآلی بجانا عورتوں کے لیے ہے

علی بن عبد اللہ سفیان، زہری، ابوسعید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

یحییٰ، وکیع، سفیان، ابوعازم حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔

جو نماز میں پچھے کو بٹے یا کسی کام کے لیے آگے بڑھے۔ اسے حضرت سہل بن سعد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے روز جب مسلمان نماز فجر میں تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انھیں نماز پڑھا رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے سامنے ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹا دیا۔ آپ نے انھیں صفت بستہ دیکھ کر تبسم ریزی فرمائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں نے اپنی نماز توڑنے کا ارادہ کیا خوش ہو کر کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ پوری کر اور پھر حجرے میں داخل ہو گئے، پردہ گرا دیا اور اسی روز وفات پائی

فہذا اس حدیث میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روز وصال کا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ نے پیر کے روز دن کے وقت وصال فرمایا تھا۔ اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خفیہ بلا نصل ہونے کا بڑا واضح اشارہ موجود ہے۔ حضرات خلفائے راشدین میں بالاتفاق سب سے پہلا نمبر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا ہے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی امامت کے لیے نامزد فرمادیا تھا۔ اسی لیے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ



نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو ہمارا دینی امور میں امام بنادیا تھا تو ہم نے اپنے دنیاوی امور میں بھی انہیں اپنا امیر بنالیا۔  
**بَابُ ۶۱۳ إِذَا دَعَتِ الْأَمْرُ وَلَدَهَا فِي**

### الصَّلَاةِ \*

۱۱۲۷ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَادِبَ امْرَأَةً لَهَا مَهْرٌ وَهُوَ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِي قَالَتْ اللَّهُمَّ لَا يَمُوتُ جُرَيْجٌ حَتَّى يَنْظُرَ فِي وَجْهِ الْمَيِّتِ وَكَانَتْ تَأْوِي إِلَى صَوْمَعَةٍ رَأَيْتُ تَرَى الْعَمَمَ قَوْلًا قَوْلًا لَهَا وَمَنْ هَذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَةٍ قَالَ جُرَيْجُ آيَنَ هَذِهِ الَّتِي تَرَعَمَانِ وَلَدَهَا قَالَتْ يَا بَابُوسُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ رَأَيْتُ الْعَمَمَ

### بَابُ ۶۱۴ مَسِحُ الْخَصَا فِي الصَّلَاةِ

۱۱۲۸ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَيْقِبُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ قَاعًا فَوَاحِدَةً \*

### بَابُ ۶۱۵ بَسْطُ التَّوْبِ فِي الصَّلَاةِ

#### السَّجُودِ \*

۱۱۲۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا غَالِبٌ عَنْ يَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الْأَسَدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَإِذَا أَلَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُسَبِّحَ وَجْهَهُ مِنَ الْكَلْبِ بَسْطَ تَوْبًا فَسَجَدَ عَلَيْهِ \*

### بَابُ ۶۱۶ مَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي

#### الصَّلَاةِ \*

۱۱۳۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت نے اپنے بیٹے کو آواز دی اور وہ اپنے عبادت خانے میں تھا والدہ نے کہا: اے جُرَیج! اُس نے کہا: اے اللہ میری والدہ کو نماز دہو نہ دو باہر کہا: اے جُرَیج! کہا: اے اللہ میری والدہ اور میری نماز والدہ نے سہارا کہا: اے جُرَیج! اس نے کہا: اے اللہ میری والدہ اور نماز والدہ نے کہا: اے اللہ جُرَیج! نہ مرے یہاں تک کہ کسی زانیہ کا منہ دیکھ لے عبادت خانے کے قریب ایک عورت بکریاں چرایا کرتی تھی اُس نے لڑکا جنا: اُس سے کہا گیا کہ یہ لڑکا کس کا ہے! کہا کہ جُرَیج! کہہ: وہ اپنے عبادت خانے سے اُتر آئے تھے جُرَیج نے کہا کہ وہ عورت کہاں ہے جو یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ میرا بیٹا ہے! کہا: اے ابو ہریرہ تمہارا باپ کون ہے! اُس کے نے کہا کہ ایک چرواہا ہے۔

### نماز میں انگریاں ہٹانا

ابو نعیم، شیبان، یحییٰ، ابوسلمہ حضرت معیقِب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں فرمایا جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کرے۔ فرمایا کہ اگر کرتا ہے تو ایک دفعہ کرے۔

### نماز میں سجدے کے لیے کپڑا بچھنا

بکر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے اور ہم میں سے کسی سے اپنی پیشانی زمین پر ٹھہرائی نہ باقی وہ کپڑا بچھا لیتا اور اُس پر سجدہ کرتا۔

### نماز میں کتنا عمل جائز ہے

عبد اللہ بن مسلمہ، امام مالک، ابوالانضر، ابوسلمہ سے روایت ہے کہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں اپنے دونوں پیرنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قبلہ کی جانب پھیلائے رکھی اور آپ نماز پڑھ سہ ہوتے۔ جب سہمہ کہتے تھے وہاں سہمہ تو یہی انہیں پٹائی تھی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تو پھیلا لیتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک نماز پڑھ چکے تو فرمایا: شیطان میرے سامنے آیا اور میری نماز تڑوانے پر بڑا زور لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر تسلط دیا تو میں نے اُسے پھیل دیا اور ارادہ کیا کہ اسے ایک ستون سے باندھ دیا جائے، یہاں تک کہ صبح ہو اور لوگ اسے دیکھیں تو مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ کہنا یاد آگیا: اے رب! مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے (۲۵: ۳۸) پس اللہ تعالیٰ نے اُسے ذیل کے کہے کو یاد دیا۔ نضر بن حنبل نے قَدْ عَثَہُ کہا ہے ذال کے ساتھ یعنی میں نے اُس کا گلا گھونٹا اور قَدْ عَثَہُ ارشاد ربّانی یَوْمَ یَدْعُونَ اِیَّیْ دَعْوَہٗ یعنی دُعا کرتے ہیں، اس طرح ہے جب کہ صحیح قَدْ عَثَہُ ہے کہ یہ کہیں میں کی تشدید اور تاک کے ساتھ ہی کہا گیا ہے۔

جب نماز کے دوران کسی کا جاتور بھاگ جائے۔  
تتا وہ نے فرمایا کہ اگر چور کسی کا کپڑا لے جائے تو چور کا پیچھا کرے اور نماز چھوڑ دے

الذوق بن قیس سے روایت ہے کہ ہم ابوہریرہؓ میں حرویرہؓ (فارحون و ہابیون) سے جنگ کر رہے تھے۔ جب میں ایک نہر کے کنارے پر تھا تو ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور اُس کے گھوڑے کی لگام اُس کے ہاتھ میں تھی۔ سواری بک رہی تھی اور وہ اُس کا پیچھا کر رہا تھا۔ شعبہ نے کہا کہ وہ حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ فارحون میں سے ایک آدمی کہہ رہا تھا: ذرا اس بوڑھے کی کتوت تو دیکھو جب وہ بزرگ تارخ ہوئے تو فرمایا: میں نے تمہاری بات سنی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چھا سلت یا آٹھ غزوات میں شرکت کی سعادت پائی اور میں اگر اپنی سواری کے ساتھ لوٹا تو یہ بات مجھے کسے پکاری ہے کہ میں اسے چھوڑ دوں اور یہ اصل میں ہائے مدیہ شریفہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا

عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُمُّ رَجُلٍ فِي قَبْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَمِينِي قَوَّادًا سَمِعْتُ عَمْرِي يَرْفَعُهَا قَرْدًا قَامَ مَدَدُ ثَمَاهَا ۚ

۱۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّى صَلَوةً قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ بِي فَخَشَا عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ قَامَ مَكْنِي اللَّهُ مِنْهُ فَدَعَا عَنْهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُوْتِقَهُ اِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا فَتَنْظُرُوا اِلَيْهِ فَاذْكُرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبِّ هَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِحَدِيثٍ مِنْ بَعْدِي قَرَدًا اللَّهُ تَحَاسِبًا لَمْ قَالَ النَّضْرُ بْنُ حَنْبَلٍ قَدْ عَثَہُ بِاللَّامِ اَيَّ خَنَقْتُ وَقَدْ عَثَہُ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ يَوْمَ يَدْعُونَ اِیَّیْ دَعْوَنَ وَالصَّوَابُ قَدْ عَثَہُ اِلَّا اِنَّہُ كَذَّاقَالَ بِتَشْدِيدِ الْعَيْنِ وَالشَّاءِ ۚ

بَابُ ۶ اِذَا انْفَلَتِ الدَّائِبَةُ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ قَتَادَةُ اِنْ اخَذَ ثَوْبُهُ يَتْبَعُ السَّارِقَ وَيَدْعُ الصَّلَاةَ ۚ

۱۱۳۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الذَّحْوِيُّ بْنُ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا بِالْأَهْوَازِ لِقَاتِلِ الْحَدَوَرِيَّةِ فَبَيْنَا اَنَا عَلَى جُرْنٍ نَهْرٍ اِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي قَوَّادًا لِحَامِدًا ابْتَدَأَ بِمِدَّهِ فَجَعَلَتِ الدَّائِبَةُ تَنَازَعُهُ وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا قَالَ شُعْبَةُ هُوَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْحَوَارِجِ يَقُولُ اللَّهُمَّ افْعَلْ بِهَذَا الشَّيْخِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ وَاِنِّي غَرَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ اَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَتَمَّانَ وَشَهْدَتُ تَبَسِيرًا وََاِنِّي لَنْ كُنْتُ اَنْ اُرَاجِعَ مَعَ دَائِبِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُدْعَاهَا تَرْجِعُ اِلَى مَا لَوْهَا فَيُشَقُّ عَلَيَّ ۚ ۱۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ



سورت کو گھر ہی لگا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھتے کھڑے ہوئے اور ایک لمبی سورت پڑھی۔ پھر بارگوش کیا۔ پھر سر اٹھایا تو دوسری سورت شروع کر دی۔ پھر رکوع کیا اور پورا کیا اور سجدہ کیا۔ پھر اسی طرح دوسری رکعت میں کیا۔ پھر فرمایا کہ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں سے دو نشانیاں ہیں۔ جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ ہٹ جائے میں نے اسے ہٹا کر ہر حجر کو دیکھ دیا جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اب دیکھیں میں نے اللہ کیا کہ ایک خوشہ توڑ لوں جب کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا اور میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے جب کہ تم نے مجھے پیچے ہٹتے دیکھا اور میں نے اس میں عمرو بن لُحی کو دیکھا جس نے ساٹھ کراہم نکال دی تھی۔

نماز میں تھوکنے اور بھونکنے ماننا جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے منقول ہے کہ نماز کسوت میں سجدے کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھونک ماری تھی۔

ناقص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ والی دیوار میں بلغم دیکھا تو مسجد والوں پر ناراض ہوئے اور فرمایا اگر جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے لہذا نہ تھو کے یا بلغم نہ پھینکے۔ پھر اترے اور ہاتھ سے اسے کھینچ دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تھو کے تو چاہیے کہ اپنے بائیں جانب تھو کے۔

محمد بن عبد بن شیبہ، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز میں ہو وہ اپنے رب سے مناجات کرتا ہے۔ پس وہ اپنے سامنے نہ تھو کے اور نہ اپنے دائیں جانب بلکہ اپنے بائیں جانب، بائیں پیر کے نیچے تھو کے۔

جس نے بے خیر سے نماز میں تالی بجائی تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اس کے متعلق حضرت ہبل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ حَسَبَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُورَةَ طُورٍ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ سُورَةَ أُخْرَى ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ قَعَلَ ذَلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ لِهَؤُمَا ابْنَتَايَا مِنَ الْيَتَامَى اللَّهُ قَوَادِرَ أَرَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُفَرِّجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا أَكُلَ شَيْءٍ فَوَعَدْتُ حَتَّى لَقَدْ رَأَيْتُ أَيْدِيَّ أَنْ أَخَذْتُ قِطْعًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُ مَوْنِي جَعَلْتُ أَلْقَمًا وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ بِحُطْمِ بَعْضِهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُ مَوْنِي تَاخَرْتُ وَلَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرُو بْنَ لُحَيْ تَمُورَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَابِ

**باب ۶۸** مَا يَجُوزُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْثِ فِي الصَّلَاةِ وَيُنْكَرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو لَفَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَجُودِهِ فِي كُوفٍ

۱۱۳۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَازِمٌ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ ثَابِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَتَغَيَّظَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَبْلَ أَحَدِكُمْ قَوَادِرَ إِنْ كَانَ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَبْرُقَنَّ أَوْ قَالَ لَا يَنْتَخِضَنَّ ثُمَّ نَزَلَ فَحَثَّهَا بِيَدِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا بَرَقَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْرِزْ عَلَى يَسَارِهِ

۱۱۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ قَاتَةٌ يَتَأَجَّى رَبُّهُ فَلَا يَبْرُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَلْيَنْزِلْ عَنْ رُكْلِهِ تَحْتَ قَدَمِ الْيُسْرَى

**باب ۶۹** مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِمَّنِ الرِّجَالِ فِي صَلَاتِهِ لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ فِيهِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جب نمازی سے کہا جائے کہ آگے بڑھ یا انتظار کر اور اُس نے انتظار کیا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ابوحازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور وہ چھوٹی ہونے کے باعث اپنی ازاروں کو اپنی گردنوں سے باندھ لیا کرتے۔ پس عورتوں سے کہا گیا کہ وہ اپنے سروں کو نہ اٹھایا کریں یہاں تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں۔

نمازیں سلام کا جواب نہ دے

مقدمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کر لیا کرتا جب کہ آپ نماز میں ہوتے اور مجھے جواب مرحمت فرما دیتے جب ہم لمبے (جشن سے) تو میں نے سلام کیا اور آپ نے جواب نہ دیا بلکہ فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

عطاء بن الرباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ایک کام کے لیے بھیجا میں گیا اور اسے کر کے واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ نے جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں خیال آیا تھا شاید اسے ہنسنا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہو گئے کہ میں نے دیر کر دی میں نے پھر سلام عرض کیا۔ آپ نے پھر جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے دل میں پہلے سے زیادہ خدشہ پیدا ہوا۔ پھر سلام کیا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا کہ مجھے جواب دینے سے اس بات نے روکا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اپنی نواہی پر اور بغیر قلیلہ رُف تھے۔

نمازیں کوئی ضرورت پیش آئے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھانا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ إِذَا قِيلَ لِلْمُصَلِّيِّ تَقَدَّمَ أَوْ  
انْتَظَرَ فَإِنَّتَظَرَ فَلَا بَأْسَ

۱۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ  
النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ  
عَاقِدُونَ أَزْهِمَهُمْ مِنَ الْقَصْرِ عَلَى رِقَابِهِمْ فَيَقِيلُ لِلنَّاسِ  
لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَسْكُوَ الرِّجَالُ جُلُوسًا

بَابُ لَا يَرُدُّ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ

۱۱۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَسْلِمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيُرَدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ  
عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُعْلًا

۱۱۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعٍرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا

كَثِيرُ بْنُ شَذِيزٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَلْعَةٍ لَمْ أَتُطَلِّقْ ثُمَّ رَجَعْتُ  
وَلَمْ أَتُطَلِّقْهَا لَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللَّهُ  
أَعْلَمُ بِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَيَّ الْبَطَالَ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ  
يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سَلَّمْتُ  
عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ لِأَنِّي  
كُنْتُ أَصَلِّي وَكَانَ عَلَيَّ لِحْيَتِي مُتَوَحِّجَةً إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ  
بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ لِأَمْرِ

يَنْزِلُ بِهِ

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي



حَازِمٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَقُومُونَ كَانُ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ يُصَلِّيهِ بَيْنَهُمْ فِي أَنْاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَحَسِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَازِمٌ الصَّلَاةُ فَجَاءَ يَلَالًا إِلَى ابْنِ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا ابْنَ بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَسِبَ وَقَدْ حَازِمٌ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَكُونَ لِلنَّاسِ قَالَ لَعَلَّنِي شَيْءٌ فَأَقَامَ يَلَالًا الصَّلَاةَ وَكَفَدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْكَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَسُولٍ فِي الصُّلُوفِ يَشْكُو لَهَا شَيْئًا حَتَّى قَامَ فِي الصُّلُوفِ فَخَذَّ النَّاسُ فِي التَّصْفِيحِ قَالَ سَهْلٌ التَّصْفِيحُ هُوَ التَّصْفِيحُ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَكْتُمُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّقَاتِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشَارَ إِلَيْهِ بِأَمْرِهِ أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَهُ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَوْمُ قَرَأَ حَتَّى قَامَ فِي الصُّلُوفِ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ تَأْتِيَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنَّاسِ مَنْ تَأْتِيهِ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ ثُمَّ التَّقَاتِ إِلَى ابْنِ بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا ابْنَ بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَتَشَرُّتَ إِلَيْكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَتَّبِعُنِي لِإِنَّ ابْنَ أَبِي مُخَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ قبائلی نے بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ شکر رنجی ہے۔ آپ اپنے اُن اصحاب میں صلح کروانے تشریف لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رہے اور نماز کا وقت ہو گیا حضرت بلالؓ نے اُکھڑت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا اے ابو بکر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو توڑ کرنا پڑ گیا اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی اُلمت کیسے گے؟ فرمایا: ہاں اگر تم چاہتے ہو۔ پس حضرت بلالؓ نے نماز کی اقامت کہی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھ گئے اور تکبیر کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور چلتے آدھ منوں کو جیسے تھے ہوئے پہلی صف میں آکر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے ہائی بھائی حضرت سہلؓ نے فرمایا کہ اَلتَّصْفِيحُ وہی تالی بجا نا ہے اور حضرت ابو بکرؓ نماز میں ابھر اُدھر متوجہ نہیں ہوا کرتے تھے۔ جب زیادہ تالیاں بجائیں تو متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا آپ انھیں اشارے سے حکم فرماتے ہیں کہ نماز پڑھتے ہو حضرت ابو بکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور اُٹھے بیروں پیچھے ہٹ گئے وہاں تک کہ صف میں کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے تو لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب غارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو تالیاں بجلانے لگتے ہو تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے اور جس کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو اُسے سُبْحَانَ اللہ کہنا چاہئے پھر حضرت ابو بکرؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا تو تمہیں کس چیز نے روکا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہتے حضرت ابو بکرؓ عرض گزار ہوئے کہ اے ابو بکر! افسوس کے لیے مناسب نہیں تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

ف: اس حدیث سے ایک تو یہ بات معلوم ہوئی کہ نماز کا وقت ہو جانے پر اگر امام موجود نہ ہو تو جس دوسرے آدمی کو لوگ پسند کریں وہ اہمست کر سکتا ہے دوسری یہ بات معلوم ہوئی کہ دورانِ نماز اگر امام کو کسی ضروری بات کی جانب متوجہ کرنا پڑ جائے تو مرد سُبْحَانَ اللہ کہیں اور عورتوں کو تالی بجا لے سکا حکم تھا لیکن عورتوں کو مردوں کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا قرآنِ اُولیٰ میں ہی بند کر دیا گیا تھا۔ تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ نماز میں قیام کے وقت اگر چہ سجدے کی جگہ پر نظر رکھنا سنت ہے لیکن اُس وقت تمام صحابہ کرام سجدے کی جگہ سے ہٹا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھنے لگے تھے اور انہوں نے تالیاں بجا کر حضرت ابو بکر صدیقؓ



رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ نماز پوری ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم دورانِ نماز میری طرف کیوں متوجہ ہوئے اور کیوں مجھے دیکھنے لگے تھے؟ آپ ایسا کیوں فرماتے جبکہ محبوب پروردگار کی جانب متوجہ ہونا ہی تو عبادتوں کی جان اور روح ایمان ہے۔ جو نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال کو گم نہ بل کے خیال سے بدتر اور شرک بتاتے ہیں حقیقت میں وہ ایمان کی چاشنی ہی سے آشنا ہیں۔ ان سے سرفہی کہا جا سکتے۔

لطف نے تجھ سے کیا کہوں زاہدا  
لمئے کبخت تو نے پی ہی نہیں

نماز میں کمزور ہاتھ رکھنا

ابوالنعمان، حماد، یحییٰ، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز میں کمزور ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ ہشام اور ابو ہلال، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

عمرو بن علی، یحییٰ، ہشام، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: منع کیا گیا ہے کہ آدمی کو گھوٹ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔

نماز میں آدمی کا کسی چیز کو سوجھنا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں شکر کا بندہ ہوں کہ تارہتا ہوں اور میں نماز میں ہوتا ہوں۔

ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر پڑھی۔ جب سلام پھیرا تو بلدی سے کھڑے ہو گئے اور اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر تشریف لائے آدمیوں کے چہروں پر چھری کے ہاش جبرائی کے اثرات دیکھ کر فرمایا: مجھے نماز میں سونے کا ایک ٹکڑا یاد آگیا جو ہمارے پاس تھا میں نے ناپسند کیا کہ وہ ہمارے پاس شام کرے یا رات گزارے لہذا میں نے اسے تقیم کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان ہوا نکالتا ہوا بیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان کی آواز سنائی

## بَابُ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّحْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُعْتَمِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ هِشَامٌ وَالْبُؤْهَلَاءُ عَنِ ابْنِ سَعْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نُهِيَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَوِماً.

## بَابُ يُفَكِّرُ الرَّجُلُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي لَا أَجْهَدُ جَيْشِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ

۱۱۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا دُرُودٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِيعًا وَدَخَلَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ وَدَرَى مَا فِي دُجُوهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعْجِبِهِمْ لِمَوْعِظِهِ فَقَالَ ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ تَبَرَّأْتُ عَمَّا فَكَّرْتُ أَنْ يُنْشِئَ أَوْ يَنْشِئَ عِنْدَنَا قَامَرَةٌ يُقْتَمِعُ ۱۱۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزَّعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدِنَ بِالصَّلَاةِ



نہیں دیتی جب مؤذن خاموش ہو جائے تو آجاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو بھاگتا ہے جب وہ خاموش ہو تو آجاتا ہے اور برابر ادنیٰ سے یہی کہتا رہتا ہے کہ یہ بات یاد کر جو اسے یاد نہیں ہوتی یہاں تک کہ اسے یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسا کہے تو بیٹھا ہوا دو سجدے کر لے اور اسے سنا ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

محمد بن منشی عثمان بن عمر ابن ابی ذؤب، سید مغیری سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے میں ایک آدمی سے بلاؤ اور اس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گزشتہ رات نماز عشاء میں کوئی سورتیں پڑھی تھیں؟ اس نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ میں نے کہا: کیا آپ موجود نہیں تھے؟ کہا: کیوں نہیں۔ میں نے کہا: بے معلوم ہے کہ حضرت فلاں فلاں سورتیں پڑھی تھیں۔

جب فرض کی دو رکعتوں کے بعد کھڑا ہو جائے تو سجدہ سہو کس طرح کرے؟

عبداللہ بن یوسف مالک بن انس، ابن شہاب، عبدالرحمن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن جحیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کسی نماز کی دو رکعتیں پڑھائیں اور قدمہ میں بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ جب نماز پوری کر لی اور ہم نے آپ کے سلام پھیرنے کو دیکھا تو آپ نے سلام پھیرنے سے پہلے تکبیر کہی اور بیٹھے ہوئے دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمن اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن جحیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ظہر کی دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے اور ان کے درمیان میں نہ بیٹھے۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی تو دو سجدے کیے۔ پھر اس کے بعد سلام پھیرا۔

أَبَدَّ الشَّيْطَانُ لَهُ صَوَاطِحِي لَا يَسْمَعُ التَّأْذِينَ قَاذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ أَقْبَلَ قَاذَا يُؤَبِّ أَدْبَرَ قَاذَا سَكَتَ أَقْبَلَ فَلَا يَذَالُ بِالنَّسْرِ يَقُولُ لَهُ أَدْبَرَ مَا لَكَ يَكُنْ يَدُكَ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذَا فَعَلَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَيَسْمَعُهُ أَبُو سَلَمَةَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۝

۱۱۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَوْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِقْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ النَّاسُ الْكُفْرُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلَى قُلْتُ لَكِنْ أَبَا أُدْرِى قَرَأَ سُورَةَ كَذَاكَ ۝

**باب ما جاء في السَّهْوِ إِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَيْ الْفَرِيضَةِ ۝**

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَخَّيْتُ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا سَلِيمَةً كَبَّرَ قَبْلَ السَّلَامِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ ۝

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنْ اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ يَحْلِسْ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ ۝

## بَابُ إِذَا صَلَّيْ خَمْسًا

۱۱۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لظَهْرِ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَرَيْدَا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَمَاذَا قَالَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا صَلَّيْتَ

بَابُ إِذَا صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ أَوْ فِي ثَلَاثٍ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِثْلَ سُجُودِ الصَّلَاةِ أَطْوَلَ

۱۱۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو حَدَّادٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْقَضَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صُعَابَ أَحَدٌ مَا يَقُولُ قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ الْخُرُوجَيْنِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ سَعْدٌ وَذَلِكَ عُرْوَةٌ ابْنُ الزُّبَيْرِ صَلَّى مِنَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فَسَلَّمَ وَكَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى مَا بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ لِهَكَذَا أَفْعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَنْ لَمْ يَكْتُمِ هَدْيَ سَجْدَتَيْ الشَّهْرِ وَسَلَّمَ أَنَسُ وَالْحَسَنُ وَلَمْ يَكْتُمِ هَدْيَا وَقَالَ قَتَادَةُ لَا يَكْتُمُ هَدْيَا

۱۱۴۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي عَمِيْمَةَ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ أَمْ كَسِمْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ الْخُرُوجَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ

## جب پانچ رکعتیں پڑھ لی جائیں

ابوالولید شعبہ، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز بڑھ گئی ہے! فرمایا کہ کیا بات ہے! عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ نے سلام پھیر لینے کے بعد (سہو کے) دو سجدے کیے۔

جب دو یا تین رکعتوں پر سلام پھیر دے تو سہو کے دو سجدے نماز کے سجدوں جیسے کرے یا ان سے لمبے!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ ذوالیحدین آپ کی بارگاہی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا یہ سچ کہہ رہے ہیں! لو کہ عرض گزار ہوئے، ہاں! پس آپ نے آخری دو رکعتیں پڑھیں اور پھر دو سجدے کیے۔ جس کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر کو دیکھا کہ مغرب کی نماز میں دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اور کلام کیا پھر باقی نماز پڑھ کر دو سجدے کیے اور فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

جو سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے حضرت انس اور حسن تشہد نہیں پڑھتے تھے۔ قتادہ نے کہا کہ تشہد نہ پڑھے۔

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو رکعتوں پر نماز سے فارغ ہو گئے ذوالیحدین عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ذوالیحدین سچ کہتے ہیں! لوگوں نے کہا، ہاں! پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آخری دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور اپنے سجدوں جیسا یا ان سے لمبا سجدہ کیا۔ پھر مبارک اٹھایا۔



كَبَّرَ سَجْدَةً مِثْلَ سَجْدَةٍ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ +

۱۱۵۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ  
سَلَمَةَ بْنِ عُلْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدٍ فِي سَجْدَتِي السَّهْوُ  
تَشْهَدُ قَالَ لَيْسَ فِي حَدِيثٍ آتِي هَذِهِ +

**باب ۱۱** مَنْ يُكَبِّرُ فِي سَجْدَتِي السَّهْوُ  
۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدِي صَلَاتِي الْعِشِيِّ قَالَ مُعْتَدٌ  
وَأَكْثَرُ ظَنِّي الْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي  
مُقَدِّمِ الْمَسْجِدِ كَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِمَا وَقَرَأَ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَخَمْرٌ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا إِنَّ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سُرْعَانَ النَّاسِ  
فَقَالُوا أَتُصَرِّتُ الصَّلَاةَ وَرَجُلٌ يَدْعُوهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَوَالْيَدَيْنِ فَقَالَ أَسْبَغْتُ أَمْرُصْرَتٍ فَقَالَ

لَمْ أَكْسَ وَلَمْ تُقْصِرْ قَالَ بَلَى قَدْ لَبِثْتُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ  
ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجْدَةٍ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ  
رَأْسَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سَجْدَةٍ اَوْ

اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْوَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُيَيْنَةَ الْأَنْدَلُسِيِّ  
حَلِيفِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَتْهُ

صَلَاتُهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ فَكَبَّرَ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ قَرَنَهُ  
جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَ هُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ النَّبِيِّ  
مِنَ الْجُلُوسِ تَابِعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي التَّكْبِيرِ  
**باب ۱۲** إِذَا الْمَيِّدُ رَكَعَ صَلَاتَهُ ثَلَاثًا أَوْ

أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ +

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ  
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

سليمان بن حرب، حماد اسلمہ بن علقمہ کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن سیرین  
سے کہا، کیا سہو کے سجدوں کے بعد تشہد ہے؟ فرمایا کہ حضرت ابوہریرہ  
کی حدیث میں تو ہے نہیں۔

جو سہو کے سجدوں کے لیے تکبیر کے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دن کی کوئی ایک نماز پڑھائی۔ محمد بن سیرین کا بیان  
ہے کہ میرا زیادہ تر یہی گمان ہے کہ عصر کی دو رکعتیں پھر سلام پھیر دیا۔ پھر  
ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے جو مسجد کے سامنے تھی اور اس پر ہاتھ  
رکھ لیا۔ لوگوں میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر بھی تھے لیکن بات کرتے ہوئے  
دُرسے اور بلدی دالے چلے گئے اور کہا کہ نماز کم ہو گئی۔ ایک شخص جن کو  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذوالیدین کے لقب سے پکارا کرتے، وہ عرض  
گزار ہوئے۔ کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہو گئی؟ فرمایا کہ نہ میں بھولا نہ کم ہوئی۔  
عرض کی بلکہ آپ بھول گئے۔ پس آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا  
پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اپنے سجدوں میں یا اُن سے لیا۔ پھر سر اٹھایا  
اور تکبیر کہی۔ پھر سر رکھا اور تکبیر کہہ کر سجدہ کیا، اپنے سجدوں میں یا  
اُن سے لیا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

حضرت عبداللہ بن جحینہ اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو

نبی عبد اللہ کے حلیف تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ظہر میں  
کھڑے ہو گئے جب کہ بیٹھا پایا ہے تھا جب آپ نے نماز پوری کر لی تو  
سہو کے دو سجدے کیے اور ہر سجدے کے لیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہی،  
اس سے پہلے کہ آپ سلام پھیرتے۔ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدے کیے  
یہ اس کے بعد میں تھا جو آپ قعدہ کرنا بھول گئے تھے۔ تکبیر کے باوجود  
میں اس کی ابن جریج نے ابن شہاب سے متابعت کی ہے۔

جب یاد نہ رہے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو بیٹھ  
کر دو سجدے کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے  
تو شیطان بیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور اس کی بوائی لگتی جاتی ہے، یہاں

تک کہ اذان سنائی نہیں دیتی جب اذان ختم ہوتی ہے تو آجاتا ہے۔ جب اقامت کہی جائے تو دوڑ جاتا ہے اور اقامت ختم ہونے پر آجاتا ہے۔ یہاں تک کہ آدمی کے دل میں دوسرے ڈالتا ہوا کہتا ہے کہ فلاں فلاں باتوں کو یاد کرو گے یا نہیں تو میں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی بھول جائے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی، تین رکعتیں یا چار تو بیٹھا ہوا اسہو کے دو سجدے کرے۔

فرائض و نوافل میں سجدہ سہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وتر کے بعد دو سجدے کیے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آجاتا ہے اور اُسے بھلاتا ہے یہاں تک کہ یاد نہیں رہتا کہ کتنی نماز پڑھی ہے جب تم میں سے کوئی اس صورت حال سے دوچار ہو تو وہ بیٹھا ہوا اسہو کے دو سجدے کرے۔

جب نماز کے دوران کلام کرے اور ہاتھ سے اشارہ کرے اور اُسے مٹے۔

گزیب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس، حضرت مسور بن مخزوم اور حضرت عبدالرحمن بن ازہر نے انہیں حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیجا اور فرمایا: ہم سب کا سلام عرض کرنا اور ان سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق پوچھنا اور عرض کرنا کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ انہیں پڑھتی ہیں جب کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں ان پر حضرت عمر کے ساتھ لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ گزیب کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ پیغام پہنچایا جس کے لیے مجھے بھیجا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ام سلمہ سے پوچھو۔ پس میں ان حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کا ارشاد عرض کر دیا۔ انہوں نے مجھے حضرت ام سلمہ کے پاس وہی پیغام دے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ  
وَلَمْ يَضُرَّ طَائِفًا حَتَّى لَا يَسْمَعَ الْإِذَا نَ فَإِذَا أَقْبَضَ الْإِذَا نَ  
أَقْبَلَ فَإِذَا نُوبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا أَقْبَضَ الشَّيْطَانُ أَقْبَلَ  
حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا وَكَذَا أَفَا  
لَمْ يَكُنْ يَذْكُرْ حَتَّى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَذْكُرْ كَمْ صَلَّى فَإِذَا  
لَمْ يَذْكُرْ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ  
وَهُوَ جَالِسٌ

بَابُ السَّهْوِ فِي الْفَرَضِ وَالنَّطَوِّعِ  
وَسَجْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَجْدَتَيْنِ  
بَعْدَ وَتَرِهِ

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ أَحَدُكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي حَتَّى الشَّيْطَانُ فَلْيَسْ  
عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَذْكُرْ كَمْ صَلَّى فَإِذَا دَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ  
فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

بَابُ إِذَا كَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَاشَارَ  
بِيَدِهِ وَأَسْكَمَ

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ  
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ بَكْرِ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ  
عَبَّاسٍ وَالْمُسَوِّدَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَذْهَرَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالُوا أَرَدْنَا  
عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ أَجْمَعٍ وَأَسْأَلُهَا عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ  
صَلَاةِ الْعَصْرِ قُلْ لَهَا إِنْهَا أَخْبَرَنَا أَنَّكَ نَفَيْتَهُمَا وَ  
قَدْ بَلَّغْتَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُمَا  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ  
الْخَطَّابِ عَنْهُمَا فَقَالَ كُرَيْبٌ قَدْ خَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلْتَنِي فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ  
سَلَمَةَ فَخَرَجَتْ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرَتْهُم بِمَا يَقُولُهَا كَرَدْتُ إِلَى



کچھ مجاہد حضرت عائشہ کے لیے دیا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ پھر میں نے نماز عصر پڑھ لینے کے بعد آپ کو انھیں پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ آپ تشریف لائے اور میرے پاس انصار کے بنی حرام میں سے ایک عورت بھی میں نے آپ کی طرف ایک لونڈی کو بھیجا اور اس سے کہا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو کر عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ کو ان سے منع فرماتے ہوئے سنا اور آپ کو انھیں پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔ لونڈی نے یہی کیا تو آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور وہ ہٹ گئی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے بنت ابولہب! تم نے صبح کے بعد دو رکعتوں کے مسئلے کو چاہے تو میرے پاس عبد القیس کے لوگ آئے جن کے ہاوت میں تمہارے بعد دو رکعتیں نہ پڑھ سکا۔ یہ دونوں وہی ہیں۔ نماز میں اشارہ کرنا۔ گریب، حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

أَمْرُ سَلَمَةَ بِمَعْلُ مَا أَرْسَلَنِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَمْرُ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا ثُمَّ دَلَيْتُهُ يُصَلِّيَهُمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِّنْ بَنِي حَوَارٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهَا يُجَارِيَةٌ فَفَعَلْتُ كَقَوْلِي جَعَلَنِي قَوْلِي لَهُ قَوْلٌ لَّكَ أَمْرُ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ ذَاكَ تَصَلِّيَهُمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَخِرِي عَنْهُ فَقَعَلْتُ الْجَارِيَةَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمَّا أَتَانِي نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّمْرِ فَهُمَا هَاتَانِ ۝

**باب ۱۳۱۱ الإِشَارَةُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ هُ كَرِيبٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

۱۱۵۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّائِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ يَدْعُهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمْ بَيْنَهُمْ فِي أَتَانٍ مَعَهُ فَحَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حَسَّ دَخَانَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَكُونَ النَّاسَ قَالَ لَعَلَّنِي شَيْءٌ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ لِلنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فِي الصُّغُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَخَذَّ النَّاسُ فِي الصُّغُوفِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا اكْتَمَلَ النَّاسُ التَّفَتُّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت اہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پتہ لگا کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان کچھ شکر رنجی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ لوگ اپنے ساتھ لے کر ان میں صلح کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رکنا پڑا اور نماز کا وقت ہو گیا حضرت بلال نے اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ اے ابوبکر! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توروں کے ہوئے ہیں اور نماز کا وقت ہو گیا تو کیا آپ لوگوں کی ہامت کریں گے؟ فرمایا، ہاں اگر تم چاہتے ہو حضرت بلال نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر کبیر تحریر یہ کہی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور صفوں میں سے چلتے ہوئے پہلی صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے نالی بجائی لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں ادھر کومر توجہ نہیں کیا کرتے تھے جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکم دیتے ہیں کہ نماز پڑھنے میں حضرت ابوبکر نے ہاتھ اٹھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا اور اُسے پاؤں پیچھے آگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْءَا أَنْ يُصَلِّيَ دَرَكَةً أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ فَحَمِدَ اللَّهُ وَرَجَعَ الْعَهْقَرَى وَرَأَوْهُ حَتَّى  
كَامَرَفِي الصَّغِيَةِ فَتَعَدَّ مَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَصَلَّى لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا  
النَّاسُ مَا لَكُمْ جِئْتُمْ تَابِكُمْ شَيْءٌ عَزَّ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ  
فِي التَّصْفِيَةِ إِنَّمَا التَّصْفِيَةُ لِلرِّسَالَةِ مِنْ تَابَةِ شَيْءٍ فِي  
صَلَاتِهِمْ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَقَالَ لَا يَمْعَمُ أَحَدٌ جِئْتُمْ  
يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ إِلَّا التَّفَتُّ يَا أَيُّهَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ  
تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ جِئْتُمْ أَشْرُتُ إِلَيْكَ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا كَانَ يَتَّبِعُنِي لِإِيْنِي فَعَاذَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ  
وَهْبٍ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ وَهَّابٍ عَنْ قَاطِمَةَ عَنْ أُمِّهَا  
قَالَتْ كُنْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تَصَلِّيُ  
قَارِئَةً وَالنَّاسُ قِيَامٌ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ  
بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَقَالَتْ يَدْرُسُهَا أَيْ نَعْمُ  
۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكِلٌ جَالِسًا وَصَلَّى دَرَكَةً قَوْمٌ قِيَامًا  
فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اجْلِسُوا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ  
الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّرَ قَاذَا رُكْعَةً قَاذَا رُكْعَةً هَذَا أَرْفَعُ قَارِعُوا  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الجنائز

بَابُ فِي الْجَنَائِزِ

وَمَنْ كَانَ الْخِدْمَةُ لَكَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ وَ  
قِيلَ لَوْ هَبْ بَيْنَ مُنْتَبِهٍ أَلَيْسَ لَكَ اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ

لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا  
اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ نمازیں کوئی چیز دیکھتے ہو تو تائبیاں  
بجانے لگتے ہو۔ تالی توحوت کے لیے ہے۔ اگر نمازیں کوئی چیز  
دیکھو تو سُبْحَانَ اللَّهِ کہو، کیونکہ جو بھی سُبْحَانَ اللَّهِ کہے گا وہ  
ضرور متوجہ ہوگا۔ اے ابوبکر! تمہیں کس چیز نے روکا کہ لوگوں کو نماز پڑھانے  
بستہ جب کہ میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ  
عنه عنہ غصہ گزار ہوئے۔ ابن ابی قحافہ نے کہ یہ مناسب نہیں تھا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھے

قاظم سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا  
میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی تو وہ کھڑی ہو  
کر نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی کھڑے تھے میں نے کہا: لوگوں  
کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ  
کیا۔ میں نے کہا، کوئی نشانی انہوں نے اپنے سر کے ساتھ ہاں کہا۔  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے  
کاشانہ اقدس میں نماز پڑھی اور شکایت کے باعث بیٹھ کر اور لوگوں  
نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر آپ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔  
جب فارغ ہوئے تو فرمایا: امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی  
کی جائے جب رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو سر اٹھاؤ۔  
اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرتے والا ہے۔

## جنائزوں کا بیان

جنائزوں کے بارے میں

جس کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو۔ وہب بن منبہ سے کہا  
ایک کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ جنت کی کنجی نہیں ہے! فرمایا: کیوں نہیں



لیکن کوئی ایسی کچھ نہیں جس کے دنگل نہ ہوں۔ اگر تم داندانوں والی کبھی سے کر گئے تو کھل جائے گا ورنہ تمہارے لیے نہیں کھلے گا۔

مرد بن سوید سے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھے بتایا یا فرمایا کہ مجھے بشارت دی کہ میری امت سے جو مرے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا: اگرچہ زنا اور چوری کرے کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا کہ جو مر جائے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

### جناروں کے پیچھے جانے کا حکم

سُوید بن مقرن سے روایت ہے کہ حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا ہے یعنی جنارے کے پیچھے جانے، بیمار کی عیادت کرنے، دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم پوری کرنے، نیر سلام اور چٹنگ کا جواب دینے کا حکم فرمایا اور چاندی کے برتنوں سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیباچ، قتی اور استبرق کے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

محمد بن عمرو بن ابوسلمہ اور زامی، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازوں کے پیچھے جانا، دعوت قبول کرنا اور چٹنگ کا جواب دینا۔ متابعت کی اس کی عبدالرزاق نے اور کہا کہ یہیں معمر بن خدیج اور روایت کیا ہے سلام نے عقیل سے۔

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحُهَا إِلَّا لَكَ أَسْنَانٌ فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَكَ أَسْنَانٌ فَتَحَ لَكَ وَلَا لَكَ يَفْتَحُ لَكَ ۝

۱۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مَهْدِي بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنِ الْمَعْرُورِيِّ سُوَيْدَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَبَّرَنِي أَوْ قَالَ بَشَّرَنِي أَنَّهُ مِنْ مَمَاتٍ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا فَخَلَّ الْجَنَّةَ قُلْتُ فَلَنْ زِلِي قَالَ فَلَنْ زِلِي وَإِنْ سَوَى ۝

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَيْعِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا فَخَلَّ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مِنْ مَمَاتٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ۝

### باب ۱۵۱۱: الْأُمُورِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ ۝

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ عَنْ مُقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَكُنْهَاتِهَا عَنْ سَبْعٍ أَمْرًا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِينَ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْقَسِيمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْيِيتِ الْعَاطِسِ وَكُنْهَاتِهَا عَنْ الْبَيْتَةِ الْفُضْرَةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ وَالذَّيْبِاجِ وَالْقِسِيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ ۝

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَكَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْيِيتُ الْعَاطِسِ تَابِعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ دَوَاهُ سَكَمَةَ عَنْ عَقِيلٍ ۝

میت کے پاس جاتا جب کہ مرنے کے بعد اسے کفن میں لپیٹ دیا گیا ہو۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زویہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں بتاتے ہوئے فرمایا۔  
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مسخ والے گھر سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے، اسے اُترے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ لوگوں سے بات نہ کی وہاں تک کہ حضرت عائشہ کے پاس پہنچے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت کرنا پاتے تھے جن میں نبی چادر اڑھا لی ہوئی تھی۔ چہرہ مبارک کھولا، پھر ٹھکے اور آپ کو بوسہ دیا۔ پھر روپڑے اور کہا بیانی اللہ امیرت مال باپ آپ پر قربان اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جیسے نہیں کرے گا جو موت آپ کے لیے کھلی گئی تھی وہ وار ہوگی۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ حضرت ابوبکرؓ نکلے اور حضرت عمرؓ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ بیٹھ جاؤ تو انھوں نے انکار کر دیا۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے تشہد پڑھا تو لوگ ان کے پاس آگئے اور حضرت عمرؓ کو چھوڑ دیا فرمایا۔ اما بعد جو تم میں سے عمرہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کرتا ہے تو عمرہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پا گئے اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، وہ نہیں مرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، نہیں ہیں عمرہ کرنا ایک رسول، شاہدین تک (۱۲۴) خدا کا قسم گویا لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ نے اس کی تلاوت کی تو جس شخص نے بھی سنی وہ اسے پڑھنے لگا۔

حضرت ام العلاء انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ جب ہاجرین کو زور و انداز کے ذریعے تسلیم کیا گیا تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے میں آئے۔ ہم انھیں اپنے گھروں میں لے گئے لیکن انھیں ایک جان لیوا بیماری لاحق ہو گئی جب انھوں نے وفات پائی اور غسل دے کر ان کے کپڑوں میں کفن دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے کہا۔ اے ابوالسائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے۔ میں آپ کے متعلق گواہ ہوں کہ

بَابُ ۱۶۷ الدُّخُولُ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي كَفْنِهِ

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَفَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْقَبْرِ مِنْ مَشْكِنِهِ بِالشَّيْءِ حَتَّى تَذَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا يَكُونُ النَّاسُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَتَقَرَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَبَّحٌ بِرُجْزٍ كَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَالَ يَا بِي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَيْنِ أَفَّا الْمَوْتُ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْكَ فَقَدْ مَتَّهَا قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَرَّجَ وَغَمَّرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَكُونُ النَّاسُ فَجَلَسَ قَائِلِي فَتَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا الرَّسُولُ إِلَى الشَّاكِرِينَ اللَّهُ لَكَ النَّاسُ لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ حَتَّى تَلَاَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَلَاَهَا مِنْهُ النَّاسُ كَمَا يَسْمَعُ بِشَرِّ الْأَيْتُوهَا

۱۱۶۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ بَرْتَابِتُ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءَ أَمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَسَمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ فَأَنْزَلَنَاهُ فِي أَهْلِيْنَا فَوَجَّعَ وَجَعًا لَدَيْنِي تَوَفِّيَ فَيَدْرِي فَلَمَّا تَوَفِّيَ دَغِيسِلَ وَكُفِّنَ فِي الْوَرَاكِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ



اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت دی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عزت دی ہے؟ میں عرض گزار ہوں: یا رسول اللہ! میرا آپ پر قرائن اللہ تعالیٰ کو عزت دے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ان پر عزت وارد ہوگی اور خدا کی قسم میں اس کے بعد یہ جہاں کی اُبد تک رہوں گا۔ لیکن خدا کی قسم اگرچہ میں اللہ کے رسول ہوں لیکن اپنے آپ تو میری نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ عرض گزار ہوئے تو خدا کی قسم اس کے بعد میں کبھی کسی کی پاکی کا دعویٰ نہیں کروں گی۔

ف۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ خدا کی قسم میں بھی نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کے رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا ہو گا۔ اس ارشاد و گرامی میں درایت کی نفی کی گئی ہے یعنی خدا کے بغیر بتائے اپنے آپ تو میں بھی نہیں جانتا۔ یہ بات لفظ نا اذہبی سے صاف معلوم ہو رہی ہے۔ علاوہ بریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس انصاری عورت سے جو فرمایا کہ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ۔ یہ بھی اسی مفہوم پر دال ہے کہ تمہیں کیسے معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عزت دی ہے؟ نیز اگلی حدیث میں تو مَا يَفْعَلُ بِي كَيْفَ مَا يَفْعَلُ بِهِ ہے۔

سید بن عقیل نے حدیث سے اسی طرح روایت کی اور تابع بن زید نے عقیل سے مَا يَفْعَلُ بِهِ روایت کیا ہے اور متابعت کی اس کی شیب اور عمرو بن دینار اور عمر نے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا تو میں اُن کے چہرے سے کپڑا بٹا کر رونے لگا۔ مجھے منع کیا گیا لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے منع نہیں فرمایا۔ میری چھوٹی جان حضرت فاطمہ بھی رونے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم روتی ہو یا نہیں روتی ہو لیکن فرشتے اپنے پروں سے برابر ان پر سایہ لگائیں گے یہاں تک کہ تم انہیں اٹھاؤ گے متابعت کی اس کی ابن جریر نے کہ مجھے ابن المنذر نے بتایا اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔

کسی کے مرنے کی اُس کے ورثاء کی طرف سے خبر دینا۔

اسامیل، امام مالک، ابن شہاب، سید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جناحی کے فوت ہونے کی اُسی روز خبر دی جس روز کہ انھوں نے وفات پائی۔ آپ جنازہ گاہ کی طرف نکلے، لوگوں نے جھین بنائیں اور آپ نے

وَحَمْدًا لِلَّهِ عَلَيْكَ يَا سَائِبَ قَسَمًا دَرَىٰ عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَكَ فَقُلْتُ يَا بَنِي آدَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ قَعْدٌ جَامِعٌ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ إِنْ لَكَ حَوْلُ الْعِيدِ وَالْمَوْتِ مَا أَذِيهِ وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِي فَكَانَتْ قَوْلُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَحَدًا أَبَدًا۔

۱۱۴۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيٍّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ وَمُثَنَّى وَكَانَ تَابِعُهُ بْنُ بَرْدٍ عَنْ عَقِيلٍ مَا يَفْعَلُ بِهِ وَكَابَعَةُ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَعْمَرٌ۔

۱۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ إِبْنُ جَعْفَرٍ أَكْثَفَ الثُّوبَ عَنْ وَجْهِهِ ابْنِي دِينَارٍ عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَهْتَانِي فَبَعَلْتُ عَمْرِي فَاظْمَنَ مَبْعِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْعِيكَيْنِ أَوْ لَا تَبْعِيكَيْنِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تَظْلُمُكَ بِأَجْنَحَتَيْهَا حَتَّى رَفَعُوهُ تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُثَنَّى بِمَعْمَرٍ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْبَغِي إِلَى أَهْلِ الْبَيْتِ

بِنَفْسِهِ۔

۱۱۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعِيَ الْجَنَائِزَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ

چار تکبیریں کہیں۔

وَلَا تَكُنْ مِنَ الْخَائِبِينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم ازیں نے لے لیا۔ وہ شہید کر دئے گئے پھر جہنم نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دئے گئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا۔ وہ بھی شہید کر دئے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے، پھر بغیر امیر بنائے اُسے خالد بن ولید نے لے لیا اور اُسے فتح رحمت فرما دی گئی۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا  
يُوسُفُ بْنُ جُمَيْدٍ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الزَّابِيَةُ  
زَيْدًا فَأَصِيبَتْ ثُمَّ أَخَذَتْهَا جَعْفَرُ فَأَصِيبَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا  
عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَتْ وَاتَّعَى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَنَ رِقَانٍ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ  
الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ مَرْقَةٍ فَقَتَلَ لَهَا

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں بیٹھ کر جنگ موتہ کے علمبرداروں کی خبر دیتے رہے کہ اب جہنم افعال نے سنبھال لیا ہے۔ اب وہ شہید ہو گئے ہیں۔ غرضیکہ آخر تک وہیں سے بتا دیا کہ اب سیف اللہ (حضرت خالد بن ولید) نے جہنم اٹھا لیا ہے۔ حالانکہ انہیں سپہ سالار بنایا نہیں گیا اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے ہاتھوں فتح دے دی ہے۔ یہ نگاہ مصطفیٰ کی معجز نمائی ہے کہ آپ کی نگاہوں میں دور و نزدیک کا معاملہ قدرت نے یکساں کر دیا تھا۔ جس طرح آپ نزدیک کی چیزوں کو دیکھتے تھے اُسی طرح دور کی چیزیں بھی آپ کو نظر آتی تھیں۔ یہاں تک کہ زمین پر بیٹھ کر آپ جنت و دوزخ کا بھی مشاہدہ فرمایا کرتے تھے جیسا کہ بعض اُماد پیشہ مطرہ میں ایسے شاہدوں کا ذکر آیا ہے۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

جنازے کی اطلاع دینا۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔

نفسی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کیا کرتے تھے۔ رات کو فوت ہوا اگلے رات میں ہی دفن کر دیا گیا۔ جب صبح کے وقت آپ کو بتایا تو فرمایا: تمہیں کس نے منع کیا کہ مجھے بتا دیتے عرش گزار ہوئے کہ رات کے باعث ہم نے ناپسند کیا کہ آپ کو شفقت میں ڈالیں کیونکہ رات اندھیری تھی۔ آپ اُس کی قبر پر گئے اور نماز پڑھی

بَابُ الْإِذْنِ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ أَبُو  
رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَذِّنُكُمْ فِي  
۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِبْنِ  
إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ السَّائِدُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِدُ فَمَاتَ بِاللَّيْلِ فَذُفِرَتْ لَهُ نِيْلًا فَلَمَّا  
أَصْبَحَ أَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تَعْلُمُونِي قَالُوا كَانَ  
اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا وَكَانَتْ ظُلُمَةٌ أَنْ تُشَقَّ عَلَيْكَ قَاتِي قَبْرَهُ  
فَصَلَّى عَلَيْهِ

اس کی نفیست جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ صبر کرنے والوں کو بشارت دو۔

ابوہریرہ اور ابی الدرداء عبد العزیز حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے بچے فوت ہو جائیں جو سن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں مگر

بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدٌ  
فَأَحْسَبُ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ  
۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مِنْ مُسْلِمٍ مَاتَتْ لَهَا



اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، بچوں پر فضل و رحمت کے باعث۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عورتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں، ہمارے لیے ایک دن مقرر کر کے نصیحت فرمایا کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ اس کے لیے جہنم سے اڑ ہوں گے۔ ایک عورت عرض گزار ہوئی اور دُعا فرمادیا کہ دُعا بھی — شریک ابن امیہانی، ابومالح حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ جو سب بچے کو نہ پہنچے ہوں۔

علی، سفیان، زہری، ساجد بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں فوت ہونے کی مسلمان کے تین بچے گمراہ قسم پوری کرنے کو جہنم کے اوپر سے گزرے گا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے کہا: تمہیں اس سے ہر گز ٹھکانے کے اوپر سے گزرے گا۔

قبر کے پاس بیٹھی ہوئی عورت سے کسی مرد کا کہنا کہ مبرک۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور مبرک و در۔ میت کو بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دینا اور وضو کرانا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سید بن زید کے صاحبزادے کو خوشبو لگائی، اسے اٹھایا، نماز پڑھی اور وضو کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا خواہ زندہ ہو یا مردہ، سعید نے فرمایا کہ اگر ناپاک ہوتا تو میں اسے ہاتھ نہ لگاتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

فہر بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ

لَكَ لَمْ يَسْلُغُوا الْجَنَّةَ إِلَّا ادْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ يَفْصِلُ  
لِقَمَرِهِمْ رَأْيَاهُمْ۔

۱۱۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي سُوَيْدٍ تَعْنِي  
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اجْعَلَ لَنَا يَوْمًا فَوْعَظْهُنَّ وَقَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَ لَهَا  
ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كَانُوا حِجَابًا مِنَ النَّارِ قَالَ ابْنُ  
الْأَثَرِ قَالَ وَالثَّانِ قَالَ شَرِيكَ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ  
حَدَّثَنِي أَبُو سَالِحٍ عَنْ أَبِي سُوَيْدٍ قَالَ ابْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
لَمْ يَسْلُغُوا الْجَنَّةَ۔

۱۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمَةَ سَمِعَ ابْنَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ مُسْلِمٌ  
ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كَيْدِهِ النَّارُ إِلَّا حَلَّتْ الْقِسْمُ قَالَ أَبُو  
عَبْدِ اللَّهِ فَلَنْ مَحَلُّهَا لَا دَارَ دَهَا۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ

إِصْبِرِي۔

۱۰۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ  
الْأَسَدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرِ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ **بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ**  
وَالسَّيِّدِ وَحُطِّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ابْنُ  
لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الْمُسْلِمُ لَا  
يَبْجُسُ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا وَقَالَ سَعِيدُ لَوْ كَانَتْ  
نَجَسًا مَا مَسَسْتُهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَا يَبْجُسُ۔

۱۱۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي

عہدائے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب آپ کی صاحبزادی کا انتقال ہوا تو فرمایا کہ اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور مناسب نظر کر کے تو اس سے بھی زیادہ اور مناسب نظر آئے تو ہیری کے تھوں والا پانی استعمال کرنا اور آخر میں کافور یا کافور کی کوئی چیز لگا دینا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع دی گئی۔ آپ نے ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اکیڑا سے پیٹ دو۔

مستحب ہے کہ طاق مرتبہ غسل دیا جائے۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اسے تین یا چار یا پانچ مرتبہ غسل دینا یا اس سے بھی زیادہ، پانی اور ہیری کے تھوں سے اور کافور کو آخر میں رکھنا۔ جب فارغ ہو جائے تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی گئی۔ آپ نے اپنی ازاردی اور فرمایا کہ اسی میں پیٹ دو۔ یونہی کا بیان ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت عیسیٰ بن جریج نے مدینہ کی طرح اور حدیث حضرت عیسیٰ بن جریج سے ہے۔ اسے طاق دفعہ غسل دینا یعنی تین، پانچ یا سات مرتبہ اور اگر میں آپ نے یہ بھی فرمایا۔ داہنی جانب اور اعضائے وضو سے شروع کرنا اور اگر میں حضرت ام عطیہ نے فرمایا۔ ہم نے گلے سے سر کے بالوں کے تین حصے کر دیے۔

میت کی داہنی جانب سے شروع کرنا

علی بن عبد اللہ، اسماعیل بن ابراہیم، خالد بن حفصہ بنت سیرین نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے وقت فرمایا، داہنی جانب سے ابتدا کرنا اور اعضائے وضو سے۔

میت کے اعضائے وضو سے شروع کرنا

یحییٰ بن یزید، وکیع، سفیان، خالد بن حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، جب ہم

مَا لَكَ عَنْ أَيُّوبَ السُّخْتِيَّ فِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَقَّيْتُ اهْتَدَتْ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنِي فِي الْآخِرَةِ كَأُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَأُورٍ فَإِذَا قَرَعْتَنِي فَأَذِّنِي فَلَمَّا قَرَعْنَا أَذَنَاهُ فَكُفَّنا حَقْوَهُ فَقَالَ اشْعُرْنَهَا بِإِذَا هِيَ إِذَا رَأَتْ

۱۱۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنِي فِي الْآخِرَةِ كَأُورًا فَإِذَا قَرَعْتَنِي فَأَذِّنِي فَلَمَّا قَرَعْنَا أَذَنَاهُ قَالَ لِي ابْنَتَا حَقْوَهُ فَقَالَ اشْعُرْنَهَا بِإِذَا هِيَ فَقَالَ أَيُّوبُ حَدَّثَنِي حَقِصَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَقِصَةَ اغْسِلْنَهَا وَتَرَا وَكَانَ فِيهِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَكَانَ فِيهِ أَنَّه قَالَ أَمَّا بِسَمَائِهَا وَمَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيهِ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَمَشَطْنَاَهَا ثَلَاثَةَ مَرَّاتٍ

بَابُ يَبْدَأُ بِمَيِّاتِ الْمَيِّتِ

۱۱۴۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَفْصَةَ بَنِي سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ أَمَّا أَنْ يَمْسِكَ مِنْهَا وَمَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهَا

بَابُ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَيِّتِ

۱۱۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْوَانَ حَدَّثَنَا كُثَيْبٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ حَقِصَةَ بَنِي سِيرِينَ



عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا خَسِلْنَا بِنْتُ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا وَهْنٌ تَغْسِلُهَا  
أَبْدَانًا بِمَيِّمَتِهَا وَمَوَافِرِ الْوُضُوءِ \*  
**بَابُ ۹۵** هَلْ تُكْفَنُ الْمَرْأَةُ فِي أَزَارِ  
الرَّجُلِ \*  
۱۱۷۸

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ  
عَرَبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ تَوَقَّيْتُ بِنْتَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اغْسِلْنَاهَا ثَلَاثًا  
أَوْ خَمْسًا أَذْكَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ فَإِذَا كَرَعْتُنَّ  
فَإِذْ تَنِي فَلَمَّا كَرَعْنَا أَذْكَاهُ فَتَزَعُ مِنْ حِمْوَةٍ إِزَارَةً  
فَكَأَنَّ شَعْرَهَا آيَاهُ \*  
**بَابُ ۹۶** يَجْعَلُ الْكَافُورُ فِي الْخِيَرَةِ \*  
۱۱۷۹

حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ  
عَنِ ابْنِ أَبِي عَرَبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ تَوَقَّيْتُ  
إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ  
فَقَالَ اغْسِلْنَاهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَذْكَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنْ  
رَأَيْتُنَّ بِمَيِّمَةٍ فَسَدِرُهَا وَاجْعَلْنِي فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ  
شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا كَرَعْتُنَّ فَإِذْ تَنِي قَالَتْ فَلَمَّا تَنَيْنَا  
أَذْكَاهُ فَاسْلُ الْكِتَابَ حِمْوَةً فَقَالَ أَشْعُرُهَا آيَاهُ وَهَنْ  
ابْنُ أَبِي عَرَبٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِحَجْرٍ  
وَقَالَتْ إِنَّهُ قَالَ اغْسِلْنَاهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ  
أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ \*  
**بَابُ ۹۷** نَقِضْ شَعْرَ الْمَرْأَةِ وَقَالَ  
ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ أَنْ يُنْقَضَ شَعْرُ الْمَيِّتِ  
۱۱۸۰

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عَرَبٍ سَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ  
قَالَتْ حَدَّثَنَا أُمُّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ  
رَأْسَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دینے لگیں تو آپ نے  
ہم سے فرمایا اس آدمی غسل دے رہی تھیں کہ وہ اپنی جانب اور اعضاء  
وضو سے ابتدا کرتا۔  
کیا عورت کو مرد کی ازار کا کفن دیا جاسکتا ہے؟

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئی تو آپ نے ہم سے فرمایا  
اسے تین یا پانچ دفعہ غسل دینا اور مناسبت نظر آئے تو اس سے بھی  
زیادہ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا جب ہم فارغ ہوئیں  
تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے کمرے سے ازار کھول کر فرمایا کہ اسی میں  
پھیٹ دو۔

### آخر میں کا فور ملانا

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی وفات پا گئیں تو آپ تشریف لائے اور  
فرمایا۔ اسے تین یا پانچ دفعہ غسل دینا یا مناسبت نظر آئے تو اس سے  
بھی زیادہ اور ہو سکے تو بانی اور میری کے پتے ہوں اور آخر میں کا فور  
ملانا یا کا فور والی کوئی چیز جن فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ وہ  
فرماتی ہیں کہ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع کر دی۔ آپ نے ہمیں  
اپنی ازار دی اور فرمایا کہ اسی میں پھیٹ دو۔ ایوب، حفصہ نے  
حضرت اُمّ عطیہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس میں ہے کہ آپ نے  
فرمایا تین، پانچ یا سات دفعہ یا تمہاری رائے ہو تو اس سے بھی زیادہ  
حضرت اُمّ عطیہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے ان کے سر کے  
بالوں کے تین حصے کیے۔

عورت کے سر کے بال کھولنا ابن سیرین نے کہا کہ میت  
کے بال کھولنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

احمد بن عبد اللہ بن وہب، ابن جریر، ایوب، حفصہ بنت سیرین سے  
روایت ہے کہ ہمیں حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انھوں  
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے سر کے بال کھول کر  
تین حصوں میں تقسیم کیے۔ پہلے غسل دیا اور پھر تین حصوں میں تقسیم

کیا۔

مینت کو کس طرح لپیٹا جائے۔ حسن کا قول ہے کہ پانچویں  
پلڑے سے دونوں رانیں اور سیرین کے نیچے والا حصہ باندھا  
جائے۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت امّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو  
انصار کی ایک عورت تھیں اور شرف بیعت حاصل کیا تھا، اپنے بیٹے سے  
ملنے کے لیے ہجرت تشریف لائیں لیکن وہ نہ جاتا تو ہم سے حدیث بیان کرتے  
ہوئے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور  
ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ فرمایا کہ اسے تین یا پانچ  
یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا اور مناسب نظر آئے تو پانی اور سیری  
کے پتوں سے اور آخر میں کافور ملانا جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع  
کرنا۔ جب ہم فارغ ہوئیں تو آپ نے ہماری طرف اپنی ازار ڈال دی اور  
فرمایا کہ اس میں پسٹ دینا اھاس سے زائد کچھ نہ ہو۔ مجھے نہیں معلوم  
کتاب کی کونسی صاحبزادی تھی۔ راوی کا گمان ہے کہ الاشعار سے مراد  
پیشا ہے ابن سیرین بھی عورت کے لیے اسی طرح حکم دیا کرتے  
کہ پسٹ جائے اور ازار نہ باندھی جائے۔

کیا عورت کے بالوں کی تین ٹہنیں بتا دی جائیں؟

امّ ہنبل سے روایت ہے کہ حضرت امّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
فرمایا، ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بالوں اور  
کے تین ٹہنیوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ————— روایت ہے  
کہ عثمان نے فرمایا، ایک پیشانی کے بالوں کی اور دو وائیں بائیں  
طرف کی۔

عورت کے بال اُس کے پیچھے کی طرف ڈال دئے جائیں

حفظہ سے روایت ہے کہ حضرت امّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو  
گیا تو آپ نے فرمایا، اسے سیری کے پتوں کے ساتھ طاق مرتبہ غسل دینا  
یعنی تین یا پانچ یا اس سے زیادہ دفعہ اور اگر مناسب سمجھو تو آخر میں کافور  
یا کافور کی کوئی چیز ملا لینا اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرو دینا جب

نَفْسُهُ ثُمَّ عَسَلَتْهُ ثُمَّ جَعَلَتْهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ \*  
بَابُ ۹۸ كَيْفَ الْإِشْعَارُ لِمَيِّتٍ قَالَ  
الْحَسَنُ الْخُرْقَةُ الْخَامِسَةُ تُشَدُّ بِهَا الْفَقْدَانُ  
وَالْوَرَكَيْنِ تَحْتَ الذَّرْعِ \*

۱۱۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ الْيَوْبَ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ  
يَقُولُ جَاءَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَمْرًا مَرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ  
مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بَايَعْنَ قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تَبَادُرًا بَيْنَ لَهَا فَلَمْ  
تُدْرِكْهُ فَحَدَّثَنَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَعَنْ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا  
أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتِنَّ ذَلِكَ بِمَكَوٍ قَسَدٍ  
وَأَجْعَلْنَ فِي الْأَخْرَجَةِ كَأَفْرَا ذَا ذَرَعَتَيْنِ فَإِذَا ذَرَعَتَانِ قَالَتْ  
فَلَمَّا ذَرَعَتَانِ أَلْفِي الْيَتَا جَعَلَهُ فَقَالَ اشْعُرْنَهَا آيَاتَهُ دَلَمَ  
يَزِدُّ عَلَى ذَلِكَ وَلَا أَحَدِي أَتَى بَنَاتِهِ وَزَعَمَ أَنَّ الْأَشْعَارَ  
الْفَقْدَانُ فَيَذَرُكَ كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَأْمُرُ بِالْمَرَأَةِ أَنْ  
تُشْعَرُ وَلَا تُؤَرَّرَ \*

بَابُ ۹۹ هَلْ يَجْعَلُ شَعْرُ الْمَرَأَةِ ثَلَاثَ  
قُرُونٍ \*

۱۱۸۲۔ حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ  
عَنْ أُمِّ الْهَيْثَمِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
صَفَرْنَا شَعْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبِي  
ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَقَالَ وَكِيعٌ قَالَ سُفْيَانُ كَأَصِيَّتِهَا وَ  
قَدَرْتِهَا \*

بَابُ ۱۰۰ يُلْقَى شَعْرُ الْمَرَأَةِ خَلْفَهَا \*

۱۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَقِصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَوَقَّيْتُ أَحَدِي بَنَاتِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِالنِّسْدِ وَرَوَّائِلُنَا  
يُخَمَّسُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتِنَّ ذَلِكَ وَأَجْعَلْنَ



کفن کے لیے سفید کپڑا

دو کپڑوں کا کفن

سید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، ایک آدمی جو عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا، وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اُسے کچل دیا یا کچلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ، نہ اسے خوشبو لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا تاکہ قیامت کے روز یہ تبلیغ نہ ہو اُسے۔

میت کو خوشیوں لگانا

سید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، جب کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا اور سواری نے اسے کھل ڈالا یا فرمایا کہ وہ کھلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اسے خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر چھپاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے تلبس کرتا ہوا اٹھائے گا۔

احرام والے کو کس طرح کفنیایا جائے!

سیدنا مجاہدؒ نے حضرت ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو اونٹ نے کچل دیا اور ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وہ احرام باندھے ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پیری کے بتوں والے پانی سے غسل دو۔

بَابُ الثِّيَابِ الْبَيْضِ لِلْكَفَنِ ۝

۱۱۸۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنِيَ  
فِي ثَلَاثَةِ أَكْرَابٍ يَمَانِيَّةٍ بَيْضٍ سَحْرَلِيَّةٍ مِنْ كُرْسِيِّ لَيْسَ  
فِيهِمْ قَبِيضٌ وَلَا عِمَامَةٌ ۝

بَابُ ٨٠٢ الْكُفْرِ فِي تَوْبَتَيْنِ :

١١٨٥ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
يَسْتَنَّا رَجُلٌ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَفَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ  
وَقَالَ أَدْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْرُلُوهُ  
بِمَاءٍ قَسَدٍ وَكِفْلُوكَ فِي تَوْبَتَيْنِ وَلَا تَحْطَرُّهُ وَلَا تَحْتَرُّوا  
لِلْأَسَدِ قَرْنَةً يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَلَكِيًّا

بَابُ ٨٠٣ الْحَوْطُ لِلْمَيِّتِ :

١١٨٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَعْرِفُهُ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَأْسِهِ فَاقْصَعَتْهُ أَوْ قَالَ فَاقْصَعَتْهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ سُلُوكٍ يُمَاتُونَ  
بِسُورَةِ الْكَافِرَةِ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحْمَلُونَ وَلَا تُحْمَرُونَ أَرَأَيْتُمْ  
فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُبَلِّغًا

بَابُ كَيْفَ يُكْفَنُ الْمَحْرَمُ

٤٨١ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي كَثَّةٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَجُلًا قَصَّ بَعِيرَهُ وَخَنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ



اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے نہ خوشبو لگاؤ اور نہ اس کے سر کو چھادو  
کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

سید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے  
فرمایا: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں ٹھہرا  
ہوا تھا تو وہ اپنی سواری سے گر پڑا تو آپ نے کہا کہ سواری نے اُسے کھل دیا  
عمر و نے کہا کہ وہ کھلا گیا اور فوت ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے ہیری  
کے تھوڑے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ نہ اسے خوشبو  
لگانا اور نہ اس کا سر چھپانا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اٹھائے  
گا۔ ایسا ہی ہے کہ تلبیہ کہے اور عمر و نے کہا کہ تلبیہ کہتا ہوا۔  
قیص کا کفن دینا جو سلی ہو یا نہ سلی ہو اور بغیر قیص کے  
کفن دینا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن  
ابی قریظہ ہو گیا تو اس کا بیٹا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر  
ہو کر عرض گزار ہوا: ابا بنی قیص عطا فرمائیے کہ اس میں انھیں کفناؤں اور ان  
پر نماز پڑھے اور دعائے مغفرت فرمائیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے اُسے اپنی قیص عطا فرمادی اور فرمایا کہ مجھے اطلاع کر دینا تاکہ اُس پر  
نماز پڑھوں پس اطلاع دی گئی۔ جب آپ نے اُس پر نماز پڑھنے کا ارادہ  
کیا تو حضرت عمر نے آپ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: کہا اللہ تعالیٰ نے  
آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ ارشاد ہوا کہ مجھے  
دو دن بالکل کا اعتبار دیتے ہوئے فرمایا ہے، اُن کے لیے دعائے مغفرت کو یاد نہ کرو  
اُن کے لیے شتر تیرے دعائے مغفرت کو تب بھی اللہ انھیں نہیں بخشے گا (رو ۱۰۹) پس آپ نے  
اُس پر نماز پڑھی تو وہ نازل ہوا: اُن میں سے کسی پر بھی نماز نہ پڑھنا (رو ۱۰۹)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
عبد اللہ بن ابی کے پاس تشریف لے گئے جب کھڑے دفن کر دیا تھا۔ اُسے نکالا  
گیا تو آپ نے اُس کے سر میں اپنا عاب دہن ڈالا اور اُسے اپنی قیص  
پہنائی۔

قیص کے بغیر کفن دینا

ابو نعیم، سفیان، ہشام، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ  
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین

پہناؤ: قسیدہ و کفن و فی ثوبین ولا تحنطوا طیباً ولا  
تخیمروا رأسہ فان الله یبعثہ یوم القیامۃ ملکین  
۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ  
وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَعْرِفُهُ فَوَقَّعَ عَنْ لِحَاظِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَوَقَّعَتْهُ وَقَالَ  
عُمَرُ فَاقْصَعَتْهُ فَمَاتَ فَقَالَ أَغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَقَسِدِرٍ وَ  
كَقَنْوَةٍ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَحْنَطُوا وَلَا تَحْمِرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ  
يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَيُّوبُ بَلَّيْتُ وَقَالَ عُمَرُ وَمَكِّيَّةُ  
بَابُ الْكَفَنِ فِي الْقَبْرِ ۝

۱۱۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمَا  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي تَمَّازٍ كُوفِي جَاءَهُ ابْنُ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي قَبْرِي صَاحِبُ الْقَبْرِ  
فِيهِ وَصَلٍ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرِيصَهُ فَقَالَ إِذْ فِي أَصْلِي عَلَيْهِ قَدْ ذَنَبْتُمَا  
أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَيْسَ  
اللَّهُ تَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُسَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ  
قَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ  
مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَتَوَلَّى وَلَا تُصَلِّ عَلَى  
أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا ۝

۱۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ  
عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَآقَى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي بَعْدَ مَا دَفِنَ فَأَخْرَجَهُ  
فَنَفَثَ فِي فَيْدٍ مِنْ رَيْحٍ وَابَسَهُ قَبْرِيصَهُ ۝

بَابُ الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَبْرِصٍ ۝  
۱۱۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ  
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتِ كُنْتُ كُفِّنَ النَّبِيَّ صَلَّى



ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوتے کھانا لایا گیا اور وہ روزے سے تھے۔ فرمایا کہ حضرت مُصعب بن مُجیر شہید کیے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انہیں ایک چادر کا کفن دیا گیا اگر ان کے سر کو چھپایا جاتا تو میرے گم جاتے اور پیروں کو چھپایا جاتا تو سر گم جاتا اور میرے خیال میں فرمایا، حضرت حمزہ شہید کیے گئے



اور وہ مجھے بہتر تھے۔ پھر ہمارے لیے دنیا خوب کشادہ کر دی گئی یا فرمایا کہ ہمیں دنیا کا مال عطا فرمادیا گیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ ہماری نیکیوں کا جلدی بدلہ لے رہا ہو۔ پھر رونے لگا اور کھانا چھوڑ دیا۔

جب کفن نہ ملے مگر جو سر کو چھپائے یا قیدموں کو تو سر کو چھپایا جائے۔

تحقیق سے روایت ہے کہ حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رملے الہی کے لیے ہجرت کی اور ہمارا اجر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کر میں لے لیا۔ ہم میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا۔ ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر بھی ہیں اور ان میں سے وہ بھی ہے جس کے چل پک گئے اور وہ کھلایا ہے۔ یہ غزوہ اُحد میں شہید ہوئے اور ہمیں ان کے کنن کیے کچھ نہ ملا مگر ایک چادر جب اُس سے ان کا سر چھپاتے تو پیر کھل جاتے اور سب پیروں کو چھپانے کو کھل جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے سر کو چھپا دیا جائے اور ان کے پیروں پر اتر کر خروال دی جائے۔

وَأَرَاهُ قَالَ وَقِيلَ حَمْرُهُ وَهُوَ خَيْرٌ لِّمَتِّي ثُمَّ بَسَطْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بَسَطْنَا أَوْ قَالَ أَعْطَيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أَعْطَيْنَا وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتِنَا وَعَمِلَتْ لَنَا لَمْ جَعَلْ يَبْلُغُنِي حَتَّى تَبْرَكَ الطَّعَامُ

بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلَّا مَا يُوَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدْ مَيَّ غَطَّى رَأْسَهُ

۱۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ابْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا خَبَابُ بْنُ رِجْوَةَ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُكِمُ وَجْهَهُ اللَّهُ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمَيَّ مَنَ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَمَنَا مَنْ أَيْبَعَتْ لَهُ قُرْبَتُهُ فَهَوَّ يَهْدِيهَا قِيلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يَجِدْ مَا نَكْفِيهِ إِلَّا بُرْدَةٌ إِذَا أَعْطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَإِذَا أَعْطَيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرْنَا الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لُغَطِي رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْأَذْخِرِ

ف: اس حدیث اور گزشتہ حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ صحابہ کرام کی زندگیاں معص رضائے الہی کے لیے وقف ہو کر رہ گئی تھیں۔ وہ حضرات ہمیشہ تکبر، انحراف، متفرق رہنے سے۔ ہیں میں چاہیے کہ ہر کام صرف رضائے الہی کے لیے کریں کیونکہ اگرچہ انہیں کاموں پر مرتب ہو گا جو صرف رضائے الہی کے لیے کیے گئے ہوں گے اور وہیں انہیں خودی اور دائمی زندگی کو سنوارنے میں ہر وقت کوشاں رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بزرگوں کے نقوش قدم پر چلائے آئیں۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کفن تیار رکھا اور آپ نے اُس پر اعتراض نہ کیا۔

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ہوئی عائشہ والی چادر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تم جانے ہو کہ بڑھ کیا ہے؛ لوگوں نے کہا کہ چادر۔ فرمایا۔ ہاں۔ عورت عرض گزار ہوئی کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے لے لی اور آپ کو ضرورت بھی ملے گی۔ آپ اسے ازار بنا کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ فلاں نے اُس کی تعریف کی اور کہا کہ کتنی اچھی ہے یہ مجھے پہنا دیجیئے۔ لوگوں نے کہا تم نے اچھا نہیں کیا

بَابُ مَنْ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْكُرْ عَلَيْهِ

۱۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنَسُوجَةٍ فِيهَا خَاشِئَةٌ فَأَتَدَرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَسَجَمُهَا يَبِيحُ فَوُجِّتُ لَكُمْ كُفُّهَا فَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَلِكًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِذَا رَأَتْ فَحَسَنَهَا فَلَاكُ فَقَالَ الْكُفُّ مَا أَحْسَنَهَا قَالِ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنَتْ



کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت تھی اور پھر تم نے یہ جانتے ہوئے سوال کر دیا کہ آپ کسی کا سوال رو نہیں فرماتے کہہا کہ خدا کی قسم میں نے یہ پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ اس لیے مانگی ہے کہ اسے اپنا کفن بناؤں۔ حضرت پہل نے فرمایا کہ وہی اس کا کفن ہوئی۔

عورتوں کا جنازے کے پیچھے جانا

قیصہ بن عتبہ رضی اللہ عنہما نے ام المومنین سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے اور اسے ہمارے لیے ضروری نہیں ٹھہرایا۔

عورت کے لیے اپنے عاوند کے علاوہ دوسرے کا سوگ مسند پشیر بن مفضل، سلمہ بن علقمہ، محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا فوت ہو گیا۔ جب تیسرا دن ہوا تو انھوں نے زرد خوشبو منگا لی اور اسے لگا کر فرمایا: ہمیں غاوند کے علاوہ دوسرے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

حمید بن سفیان، ایوب بن موسیٰ، حمید بن نافع، زریب بنت ابوسلمہ روایت ہے کہ جب شام سے حضرت ابوسفیان کے فوت ہونے کی خبر آئی تو تیسرے روز حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زرد خوشبو منگا لی اور اسے اپنے رخساروں اور کلائیوں پر لگا کر فرمایا: اگرچہ میں اس سے بے نیاز ہوں لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اشہر آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر غاوند کا کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

حمید بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت زریب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے جو اشہر آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر غاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔ پھر میں حضرت زریب بنت عیسیٰ کے پاس گئی جب کہ ان کا بھائی فوت ہوا تو انھوں نے خوشبو منگا کر لی اور فرمایا: اگرچہ مجھے خوشبو

کے ساتھ نہ تھی مگر اللہ علیہ وسلم محتاجا الیکما شہد سالتہ وعلمت انہ لا یزید قال ائی واکلہ ما سالتہ لا لبسہ اثم سالتہ لیكون کفنی قال سهل فکان کفنی

## باب ۱۱۲ اتباع النساء الجنائز

۱۱۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَقْبَةَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَمْرِ الْهَذِيلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَيْتُنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا

## باب ۱۱۳ حياء المرأة على غير زوجها

۱۱۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عُلَيْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قُلْتُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْيَوْمَ الثَّلَاثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهَا وَقَالَتْ نَهَيْتُنَا أَنْ نَعْبُدَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مَوْسَى قَالَ أَخْبَرَنِي حَمِيدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زُرَيْبِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا حُجَّ لِي أَبِي سَفْيَانُ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّلَاثِ فَتَمَسَّحَتْ بِهَا وَذَرَعِيهَا وَقَالَتْ ائْتِي فَمَنْتُ عَنْ هَذَا لَغَيْبَةٍ لَوْلَا ائْتِي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوَمَّنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحْدِثَ عَلَى مَيِّتٍ قَوْلَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحْدِثُ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

۱۲۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زُرَيْبِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوَمَّنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحْدِثَ عَلَى مَيِّتٍ قَوْلَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زُرَيْبِ بْنِ



کہ کوئی فرصت نہیں لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی عورت کے لیے جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان رکھتی ہو کہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر غاوند کا چار ماہ دس دن ہے۔

### قبروں کی زیارت کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزے جو قبر کے پاس رو رہی تھی فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اُس نے کہا: پر سے جائے۔ آپ کو کیا معلوم کہ مجھے کیا مصیبت پہنچی ہے، اُس سے کہا گیا کہ وہ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے در اقدس پر آئی اور اس پر کوئی دربان نہ پایا عرض گزار ہوئی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ فرمایا کہ صبر و صبر کی ابتدا ہی ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کے باعث عذاب دیا جاتا ہے جب کہ اُن میں نوحہ خوانی کا رواج ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچاؤ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر کوئی گمراہ ہے اور اُس سے اُس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اگر یہ اُن کا رواج نہ ہو تو ایسا ہے جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور وہ اس ارشاد و بیان کی طرح ہے: اگر کوئی اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے دوسرے کو بلائے تو ذرا بھی دوسرے کو نہیں اٹھایا جائے گا اور بغیر نوحہ کے رونے کی اجازت ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو ظلم سے قتل کیا جائے تو اُس کے خون کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے بیٹے پر ہوگا جس نے قتل کی رسم جاری کی۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ کے لیے پیغام بھیجا کہ اس کا بیٹا قریب المرگ ہے لہذا تشریف لائیے۔ آپ نے جواب بھیجا کہ

بِئْسَتْ جَحِشٌ حِينَ تُؤْتِي أَخَوَهَا فِدَاعَتَ بِطْنٍ فَسَتْ  
لَمْ تَقَالَتْ مَالِي بِالطَّبِيبِ مِنْ حَلَجَةٍ غَيْرَ آتِي مَعْتِ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمِينِ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ  
تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحُدُّ عَلَى مِيتَةٍ كَوْفٌ ثَلَاثَ  
إِلَّا عَلَى ذَرْبِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا \*

### بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ \*

۱۲۰۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ شَيْخُنَا قَالَ سَمِعْتُ عَنِ  
الْحَسَنِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بِمَرْأَةٍ تَتَّبِعِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ  
أَمِيرِي قَالَتْ أَلَيْسَ عِنْدِي قَوْلُكَ لَمْ تَصِبْ بِمُصِيبَتِي  
وَلَمْ تَعْرِفْ فَوَقِيلَ لَهَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَاتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَعِدْ عِنْدَهُ  
بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ لَأَتِيَنَّكَ الصَّبْرُ عِنْدَ  
الْقَبْرِ مِنَ الْأَوَّلَى \*

### بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا  
كَانَ التَّوْحُّدُ مِنْ سُنَّتِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى قَوْلًا  
الْفُسْكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُغْمٌ رَاحٍ وَمَسْكُوفٌ عَنْ رَحْمَتِهِ  
فَإِذَا الْمَيِّتُ مِنْ سُنَّتِهِ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى وَهُوَ  
كَقَوْلِهِ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَى جِوَارِهَا لَا  
يُحْمَلُ مِنْهُ شَيْءٌ وَمَا يُرْخَصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِي غَيْرِ  
تَوْحُّدٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ  
نَفْسٌ ظَلَمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلُ كِفْلٌ  
مِنْ دَمِهَا وَذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ \*

۱۲۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْحِدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَةُ  
بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْسَلَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ



١٢٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي نَجْرٍ قَالَ قَالَ الْخَبَرِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَالِكَةَ قَالَ تَرَفِيتُ ابْنَةَ لَعْنَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَكَّةَ وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَاتَى كِبَارُ بَنِي هَاشِمٍ أَوْ قَالَ جَلَسَتْ إِلَى أَحَدِهَا ثُمَّ جَاءَ الْإِخْرَفُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لِعُمَرَ بْنِ عُمَانَ أَلَا تَمْنَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْمَيِّتَ لِيُعَذَّبَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعْضُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ صَدَقْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا أَهْرَبَ رَكِبَ نَحْتِ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ أَذْهَبَ فَأَنْظُرَ مَنْ هُوَ لَوْ أَنَّ التَّرَكُّبُ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا صَهْبِيٌّ فَأَخْبَرْتُهُ

کہا۔ وہ امیر المؤمنین سے ملے۔ جب حضرت عمرؓ کو زخمی کیا گیا تو حضرت مہیبؓ آئے روتے اور کہتے: ہاے بھائی! ہاے ساتھی! حضرت عمرؓ نے کہا: اے مہیب! کیا تجھ پر روتے ہو؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب حضرت عمرؓ فوت ہو گئے تو اس بات کا میں نے حضرت عائشہؓ سے ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے عمر فرمائے۔ خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دے گا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے بڑھا دیتا ہے اور فرمایا کہ تمہارے لیے قرآن مجید کافی ہے کہ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (۷۳۹)۔ اُس وقت حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہنسنا اور رلاتا ہے۔ ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم حضرت ابن عمرؓ نے کچھ بھی نہیں کہا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، عبداللہ بن ابی بکر، ان کے والد ماجد عمرو بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ انھوں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ایک بیوی عورت کے پاس سے گزرتے جس پر اس کے گھوڑے رو رہے تھے۔ فرمایا کہ یہ اس پر رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

اسامیل بن غیل، علی بن مسعود، ابویہ، ابیہ، ابیہ سے روایت ہے کہ ان کے والد مخرم نے فرمایا: جب حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کیا گیا تو حضرت مہیبؓ چلا آئے، ہاے بھائی! حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زندوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے۔

میت پر نوحہ کرنے کی کراہت۔ حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انھیں چھوڑو یہ ابوسلمان پر روتی رہی جب تک سر پر مٹی نہ پڑے اور آواز بند نہ ہو نفع سرد مٹی نفع سے آواز

فَقَالَ ادْعُنِي فَدَجَعْتُ إِلَى مَهْيَبٍ فَقُلْتُ ارْجِعْ فَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا أَصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ مَهْيَبٌ يَبْكِي يَقُولُ وَآخَاهُ وَصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا مَهْيَبُ اتَّبِعْنِي عَلَى وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ مَا كَانُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ فَرَاكَ لِمَا شَهِدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ وَاللَّهُ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِمَا كَانُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ وَكَفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِمَا كَانُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ وَقَالَتْ حَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذَلِكَ وَاللَّهُ هُوَ أَصْحَابُكَ وَابْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَمَنْ مَنَعَكَ وَاللَّهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَيْئًا

۱۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّمَا مَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ لَوْ هُمْ لَمْ يَكُونُوا عَلَيْهَا وَانْهَى النَّعْدَابُ فِي قَبْرِهَا

۱۲۰۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَزَلٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعَادٍ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَعَلَ مَهْيَبٌ يَقُولُ وَآخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ مَا كَانُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ

بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ النَّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَاهُمْ يَكُونُ عَلَى ابْنِ سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَفْعًا أَوْ لَقَلَقُوا النَّفْعَ النَّحْيُ



مراد ہے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ مجھ پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا کسی اور پر جھوٹ باندھنا۔ جو میرے متعلق جان بوجھ کر جھوٹ باندھنا اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا۔ جو کسی پر نوہر کرے تو اس کو عذاب دیا جاتا ہے جس پر نوہر کیا گیا۔

عبدان، ان کے والد ماجد شعبہ قتادہ، سعید بن مسیب، حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میت کو اس کی قبر میں اس نوہر کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے جو اس پر کیا گیا۔ — متابعت کی اس کہ عبد الاعلیٰ، زید بن نزیل، سعید بن قتادہ سے اور آدم بن شعبہ سے روایت کی میت کو زندہ کی جیسے نکالنے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔

### میت پر فرشتوں کا سایہ فگن ہونا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غزوة احد کے روز جب میرے والد محترم کی لاش لائی گئی تو ان کا شہ کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ انھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا اور کپڑے سے ڈھاپ دیا گیا۔ میں کھول کر دیکھنے گیا تو میری قوم نے مجھے روکا۔ دوبارہ کھول کر دیکھنے کے لیے گیا تب بھی میری قوم نے مجھے منع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا تو کپڑا اٹھا دیا گیا۔ آپ نے چہنچہ والی کی آواز سنی تو فرمایا۔ یہ کون ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ عمر کی بیٹی یا اس کہہ رہی ہے۔ فرمایا کہ کسی نے روتی ہو یا فرمایا کہ نہ روؤ کیونکہ اٹھائے جانے تک فرشتے برابر اپنے پر وں سے ان پر سایہ فگن رہیں گے۔

وہ ہم میں سے نہیں جس نے گریبان پھاڑا

ابو نعیم، سفیان، ترمذی، ابی یوسف، مسروق، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو منہ بیٹھے گریبان پھاڑے اور دور جاہلیت جیسی چیز پکارتے ہوئے وہ ہم میں سے نہیں۔

### التَّكْبِيرُ عَلَى الرَّأْسِ وَاللَّقْلَقَةُ الصَّوْتِ \*

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رَيْبَعَةَ عَنِ الْمَغِيرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَى لَيْسَ كَذِبًا عَلَى أَحَدٍ مَنِ كَذَبَ عَلَى مَنْعُودٍ فَلَهُ تَكْبِيرٌ مَقْعَدًا مِنَ النَّارِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَبِعَ عَلِيًّا يُعَذَّبُ بِمَا نَبِغَ عَلَيْهِ \*

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهٖ بِمَا نَبِغَ عَلَيْهِ تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَقَالَ أَدْرَمَ عَنْ شُعْبَةَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِمَا نَبِغَ عَلَيْهِ \*

### بَابُ

۱۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُسَكِّدِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جِيءَ بِأَيِّ يَوْمٍ أَحَدٍ قَدْ مَاتَ بِهِ حَتَّى وَضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غُطِّيَ ثَوْبًا فَذَهَبَتْ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَتَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ ذَهَبَتْ أَكْشِفُ عَنْهُ فَتَهَانِي قَوْمِي فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَاحِبَةٍ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقَالُوا ابْنَةُ عُمَرَ أَوْلَحْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلَمْ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظَلِّلُ لِكُنْحَةٍ بِهَا حَتَّى رَفَعَهُ \*

### بَابُ لَيْسَ مِمَّا مِنْ شَقِّ الْجُيُوبِ \*

۱۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا زَيْدُ الْيَامَنِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِمَّا مِنْ لَطَمِ الْحَدِّ وَدَشَقِ الْجُيُوبِ وَدَعَا يَدْعُو الْجَاهِلِيَّةِ \*

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن خولہ کا افسوس کیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عبادت کے لیے تشریف لائے جب کہ میری بیماری نے شدت اختیار کر لی تھی۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں سخت بیمار ہوں، میرے پاس کافی مال ہے اور ایک ٹکڑی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں! آپ نے فرمایا: نہیں میں عرض گزار ہوا: نصف! فرمایا کہ نہیں۔ عرض کی کہ تہائی! فرمایا کہ تہائی بھی زیادہ ہے تم اگر اپنے وارثوں کو غنی چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ محتاج رہیں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم رضائے الہی کے لیے جو بھی خرچ کرو گے اس کا اجر ملے گا یہاں تک کہ جو کچھ اپنی نبوی کے منہ میں ڈالو گے عرض گزار ہوا کہ یہ رسول اللہ! اپنے ساتھیوں سے پیچھے چھوڑ دیا جائے گا! فرمایا کہ تم پیچھے نہیں چھوڑے جاؤ گے بلکہ کہتے ہی نیک کام کرو گے جن سے درجہ اور مقام زیادہ ہو گا اگر شاید پیچھے چھوڑ دئے جاتے تو کچھ لوگ تم سے فائدہ حاصل کرتے اور کچھ لوگوں کو نقصان پہنچتا۔ اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو پوری فرما اور انھیں واپس نہ لو! لیکن سعد بن خولہ کا افسوس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا افسوس کیا کیونکہ وہ مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئے تھے۔

مصیبت کے وقت بال نوچنے سے منع فرمایا گیا ہے  
عمر بن موسیٰ، یحییٰ بن عمرو، عبدالرحمن بن جابر، قاسم بن مجیر، ابو بکر بن البرمکی سے روایت ہے کہ حضرت البرمکی کی بیماری لوٹ آئی اور ان پر غشی طاری ہو گئی۔ ان کا سر گھر کی کسی عورت کی گود میں تھا۔ یہ اُسے روک نہیں سکتے تھے جب افاقہ ہوا تو فرمایا کہ اس کام سے میں بھی لاتعلق ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتعلق تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چیخنے والی، بال نوچنے والی اور سر پٹنے والی سے لاتعلق تھے۔

باب ۸۱۹ رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ ابْنِ خَوْلَةَ

۱۲۱۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ ابْنِ وَهَّابٍ عَنْ قَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِيحُنِي إِلَّا ابْنَةُ أَقَا نَصْدَاقِي بِشَلْطَى مَالِي قَالَ لَا فَقُلْتُ يَا شَطْرُ فَقَالَ لَا كُفَّ قَالَ النَّبِيُّ: الْكُفُّ كَيْفَ أَكُفُّ أَوْ كَيْفَ يَرَاكَ أَنْ تَذَرُ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرَ مَنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَلَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا رِجَاءَ اللَّهِ إِلَّا أُحْزِنْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَعْمَلُ فِي نِي أَمْرَاتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَعْتُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَخْلَعُ فَتَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا أُرِدَّتْ بِهِمْ دَرَجَةٌ وَرَفَعَتْ لَكَ لَعْلَكَ أَنْ تَخْلَعُ حَتَّى يَنْتَوِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيَقْرَبُكَ أَحَدُونَ اللَّهُمَّ آمِنْ لَا مَصْحَابِي وَجَدْتُهُمْ وَلَا تَرُدُّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَاقِيَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرِنُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

باب ۸۲۰ مَا يَنْهَى مِنَ الْخَلْقِ عَمَدِ الْمُصِيبَةِ وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَجَعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا فَنَبِيَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَرٍ أَمْرًا مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَّا أَقَا قَالَ أَتَا بَرِيءَ عَمْرٍو مِنْ بَرِيءٍ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقِقَةِ



جو رخساروں کو پیٹے وہ ہم میں سے نہیں

محمد بن بشر، عبدالرحمن، سفیان، انیس، عبداللہ بن مرقہ، اسروق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رخسار سے پیٹے، گریبان پھاڑے اور دو درجاہلیت کی طرح پیچھے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مصیبت کے وقت واویلا کرنے اور دو درجاہلیت کی طرح پیچھے سے منع فرمایا گیا ہے۔

اسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رخسار سے پیٹے، گریبان پھاڑے اور دو درجاہلیت کی طرح پیچھے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

جو مصیبت کے وقت اس طرح بیٹھے کہ اظہار غم ہو۔

عمرو سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک ابن ماریہ، جعفر اور ابن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو آپ غم زدہ ہو کر بیٹھ گئے اور میں دروازے کی دندلوں سے دیکھ رہی تھی ایک آدمی اگر عرض گزار ہوا کہ حضرت جعفر کی تدفین ہو رہی ہیں۔ آپ نے حکم دیا کہ انہیں منع کرو۔ وہ جا کر دوبارہ حاضر ہوا کہ ہمارے گھر کو وہ کہنا نہیں مانتیں۔ فرمایا کہ انہیں منع کرو مگر بارہ حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! خدا کا قسم وہ ہم پر غالب آگئیں، فرمایا کہ ان کے منہ میں مٹی بھونک دو میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے، تو نے وہ کام دیکھا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا پھر بھی تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج پہنچانا نہ چھوڑا۔

عمرو بن علی، محمد بن فضیل، عاصم الاحول سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب قاریوں کو شہید کیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی میں نے رسول اللہ

باب ۸۲۱ لیس منّا من صرب الخدود

۱۲۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُسُفَاحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ صَرَبَ الْخُدُودَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

باب ۸۲۲ مَا يَنْهَى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى

الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

۱۲۱۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ صَرَبَ الْخُدُودَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

باب ۸۲۳ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

يُعْرِفُ فِيهِ الْخُذْنُ

۱۲۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعَلَ فِي ابْنِ رِوَالَةَ جِلَسَ يُعْرِفُ فِيهِ الْخُذْنُ وَأَنَا أَنْظَرُ مِنْ صَارَ الْبَابِ شَقَّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ لِسَاءَ جَعَلِي وَكَذَلِكَ هُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَّهَمَهُنَّ فَذَهَبَ لَهَا أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطْعَمَ فَقَالَ أَنَّهُمْ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللَّهِ عَلَيْكُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَعَمْتُ أَتَاهُ قَالَ فَاحْتُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أَرَعَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِنَاءِ

۱۲۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس موقع سے زیادہ غمگین کبھی نہیں دیکھا۔

كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَزَنَ حَزَنًا  
قَطًّا أَشَدَّ مِنْهُ ۝

**باب ۸۲** مَنْ لَمْ يَظْهَرْ حُزْنَ عِنْدَ  
الْمُصِيبَةِ وَقَالَ مُحْتَدُّ بْنُ كَعْبٍ الْقَدَرِيُّ  
الْجَزْعُ الْقَوْلُ السَّيِّئُ وَالظَّنُّ السَّيِّئُ وَقَالَ  
يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا أَشْكُوا بَنِي وَحْشِي  
إِلَى اللَّهِ ۝

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَكِيمِ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ بْنُ عَمِيْنَةَ  
أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ  
بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ نَفَى اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ، أَشْكِي ابْنَ لَدُنِّي طَلْحَةَ  
قَالَ قَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتْ أُمُّ رَأْسُ أَقْدَقْدَ  
مَاتَ هَيَاتَ شَيْئًا وَفَتَحَتْ فِي حَوَائِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا لَحِزَ  
أَبُو طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ السَّلَامُ قَالَ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَ  
أَجْبَأَ أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَحَ وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا كَصَافِقَةٍ  
قَالَ قَمَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا ارَادَ أَنْ يَخْرُجَ  
أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ  
مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ  
أَنْ يُبَارِكَ لَكُمْ فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ سَعْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ  
مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ رَأَيْتُ لُهُمَا سَعَةً أَوْلَادٍ كُلُّهُمَا قَدْ قَدَّرَ  
الْقُدْرَانُ ۝

جو مصیبت کے وقت اپنے غم کو ظاہر نہ کرے  
محمد بن کعب قدری نے فرمایا کہ حرص و فرس سے مراد بڑے غمگینا اور  
بڑا گمان رکھنا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا۔ میں اپنی پریشانی  
اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں (۱۲: ۸۶)

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو  
فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابی طلحہ کا لڑکا بیمار تھا تو فوت ہو گیا اور حضرت ابی طلحہ  
گئے ہوئے تھے۔ جب ان کی بیوی نے دیکھا کہ وہ فوت ہو گیا تو کھنا  
کو گھر کے ایک گوشے میں رکھ دیا۔ جب حضرت ابی طلحہ آئے تو کہا، لڑکا  
کیسا ہے! عرض کیا کہ اُس کی جان کو آرام ہے اور مجھے اُمید ہے کہ راحت  
پا رہا ہے حضرت ابی طلحہ ظاہر میں ہی سمجھے۔ رات گزاری اور صبح کو غسل  
کے کے باہر جانے کا ارادہ کیا تو بتایا گیا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ پس نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو بتایا جو دونوں کے درمیان تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کی رات کو مبارک کرے۔ انصار کے ایک  
آدمی نے کہا۔ میں نے دیکھا کہ دونوں کے گھر تو لڑکے ہوئے اور  
مردے ہی قرآن مجید کے قاری تھے۔

ن: حضرت ابی طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر سے واپس آنے والے تھے۔ اسی روز ان کا نو عمر صاحبزادہ فوت ہو گیا۔ ان  
کی اہلیہ محترمہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بچے کو غسل دینے کے لئے ایک کونے میں لٹا دیا اور اپنے خاوند کے بیٹے کھانے  
پینے کا سامان بھی تیار کر دیا۔ یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ وہ سفر سے ہارے تھکے آئیں گے اور بچے کے فوت ہونے کی خبر سن کر کچھ بھی نہیں  
کھائیں گے بلکہ مزید برائیاں بچے کے فوت ہونے کا انوس بھی ہو گا۔ انہوں نے اپنے خاوند کو راحت پہنچانے کے لیے یہ سارا اہتمام کیا اور  
اپنے خاوند کا اس درجہ احترام کرنے کے باعث پردہ و کارِ عالم نے ان حضرات کی اس رات میں برکت دی۔ اس برکت کا اعلان اپنے  
محبوب و نامائے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کر دیا اور انھیں کو لڑکے کا مٹا فرمائے جو سب کے سب قاری ہوئے۔  
معلوم ہوا کہ عورت جس درجہ خاوند کی تابعدار اور خیر خواہ ہوگی۔ اولاد اتنی ہی نیک ہوگی اور اولاد میں برکت ہوگی ہر عورت کو  
چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کی تابع رہے اور خیر خواہ رہے کیونکہ۔۔۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝

بے ادب مال با ادب اولاد جن سکتی نہیں



مصر ہے جو صدر پیش آتے وقت ہو

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ اچھا انصاف کرنے والے اللہ اپنے لوگ وہ ہیں کہ جب انھیں مصیبت پہنچے تو کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اُسی کی طرف لڑنے والے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اپنے رب کی طرف سے مہربانی اور رحمت ہے اور یہی راہ یافتہ ہیں (۱۵، ۱۲) اور ارشاد دہائی ہے، ہر روز نماز سے مدد حاصل کرو اور بڑی بھاری ہے مگر ڈرو اللہ پر نہیں (۲۵، ۱۲)

محمد بن بشائر غنڈر شعبہ ثنات حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مرد سے کہ ابتدا میں ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان کہ بے شک ہم تیرے غم میں مبتلا ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آنکھ دھوئی ہے اور دل منوم ہے۔

ثنات سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوسفیہ کو ہمارے پاس تشریف لے گئے جو حضرت ابراہیم کی دایا کا شوہر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم کو لے کر لڑا اور نوکھا۔ اس کے بعد آپ دوبارہ تشریف لے گئے اور حضرت ابراہیم دم توڑ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشمان مبارک بنے گئیں تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے آپ سے کہا: یا رسول اللہ! آپ فرمایا کہ اے ابن عوف! یہ رحمت ہے پھر درری و نہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک آنکھ بہت ہے اور دل منوم ہے اور ہم نہیں کہتے مگر ہمارے رب کی راضی کرے اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی میں غمگین ہیں۔ روایت کیا اے موسیٰ، یسلمان بن منیرہ، ثنات، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

بَاب ۸۲۵ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ الْأُولَى  
وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نِعْمَ الْوَدَّانِ وَلِعَمَّ الْوَدَّانِ الْدَيْنَ إِذَا أَصَابَهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَأَنَّا إِلَيْهِ لَاجِعُونَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ  
وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ فَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْغَاشِقِينَ

۱۲۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ الْأُولَى

بَاب ۸۲۶ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بِكَ لَمَخْذُودُونَ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ

۱۲۱۹- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ هَوْبٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْغَنِيِّ وَكَانَ ظَنُّنَا أَنَّهُ يَمُوتُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ يُجَرِّدُ بَنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّمَا رَحِمَةُ اللَّهِ تَدْمَعُ أَبْغَضِي فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَلَا تَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَإِنَّا بِمَا يَفْرَاقُكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَخْذُودُونَ رَوَاهُ مُوسَى عَنْ سُكَيْمَانَ ابْنِ الْمُغَيَّرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



## مریض کے پاس رونا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن جوادہ بیمار ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ساتھ حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ جب اندھا اُٹھ ہوئے تو انہیں گھر والوں کے حجرِ مطہ میں پایا۔ فرمایا: کیا فوت ہو گئے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونے لگے۔ جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے فرمایا:۔۔ سنتے ہو، بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے بننے اور دل کے منوم ہونے پر عذاب نہیں دیتا بلکہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ اور زبان کی طرف اشارہ کیا یا رحم فرما ہے اور بے شک میت کو اُس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تولا لٹھی سے پیٹتے پتھر مارتے اور مہم میں مٹی ڈال دیتے۔

گریہ وزاری کی ممانعت اور اُس پر زجر و توبیخ کرنا

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: جب زید بن عاصم، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کے شہید ہو جانے کی خبر ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غم زدہ ہو کر بیٹھ گئے اور مجھے دروازے کی درازوں سے پتہ لگا۔ ایک آدمی آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حضرت جعفر کی قوتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے انہیں منع کرنے کا حکم فرمایا۔ وہ گیا اور پھر حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوا: انہیں روکا لیکن وہ کہنا نہیں مانتیں۔ آپ نے دوبارہ حکم دیا کہ انہیں منع کرو۔ وہ گیا اور پھر حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: خدا کی قسم، وہ مجھ پر یا ہم پر غالب آگئیں یہ شک محمد بن حوشب کہے میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلِ مکہ کے مندر میں مٹی جو نیک دور میں نے کہا۔ اللہ تیری ناک خاک آلودہ کرے، خدا کی قسم، تو یہ کام کرنے والا نہیں لیکن تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رنج پہنچانا ترک نہ کیا۔

## باب ۸۲۸ ابناؤ عند المریض

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَوْحَدٍ بْنُ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكَيْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي عَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ قَدْ قَضَى قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْعُمَرُ بَكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكُوا فَقَالَ أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعٍ الْعَيْنِ وَلَا يُعَذِّبُ الْقَلْبَ وَتَكُنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا وَأَشْأَطُ لَيْسَانِهِ أَوْ يَرَحُّهُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِبَكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُضْطَرِبٌ فِيهِ بِالْعَصَلِ وَبِزَيْمٍ بِالْحِجَابَةِ وَبِجَنِّي بِالْثَرَابِ

## باب ۸۲۹ مَا يَنْهَى عَنِ التَّوَجُّعِ وَالْبَكَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذَلِكَ

۱۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَوْحَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ قَالَ تَجَمَّعَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ لَهَا جَاءَ قَتْلُ لَيْلَى بِنِ حَارِثَةَ وَجَعَمَ قَتْلُهَا اللَّهُ بَيْنَ رَوَاحَةِ حَبَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ أَنَا أَظْلِمُ مِنْ شَقِي الْأَبَاقِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ رِثَاءَ جَعَمَ ذَكَرَ بَكَاءُ هُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَذَكَرَ لَهْنَهُنَّ كَيْ يَطْعَمَهُ فَأَمَرَهُ الْقَائِمَةُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ فَاللَّهُ لَقَدْ عَلَبَنِي أَوْ غَلَبَنِي الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدٍ بِنِ حَوْشَبٍ فَزَعَمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَحْتُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التَّوَجُّعَ فَقُلْتُ أَرَعُمَا اللَّهُ أَنْفَكَ هُوَ اللَّهُ مَا أَقْتِ بِقَاعِلٍ وَمَا تَرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



وَسَلَّمَ مِنَ الْعَتَلَةِ ۝

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو يُوَيْسَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا تَمُوتَ فَمَا دَوَّيْتُ وَمَا امْرَأَةٌ  
فَعَلَتْ خَيْرًا مِنْ شَرِّهِ أَوْ سَلَّمَ فَأَوْرَعَهُ وَأَبْنَدَ أَيْ سَكَا  
(امْرَأَةً مُعَاوِدًا امْرَأَتَيْنِ أَوْ ابْنَةً أَوْ سَبْرَةً فَمَا امْرَأَةٌ مُعَاوِدٌ  
فَمَا امْرَأَةٌ أَخَذَى ۝

### بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ ۝

۱۲۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَيْبَعَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ  
فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ خَبَرَنِي  
سَالِحٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَامِرٌ عَنْ رَيْبَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ  
أَوْ تُوَضَّعَ ۝

### بَابُ مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ ۝

۱۲۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ  
تَارِفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ عَامِرِ بْنِ رَيْبَعَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا  
رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ  
حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ يُضَلِّفَهَا أَوْ تُوَضَّعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُخَلِّفَهَا  
۱۲۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمِقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ فِي  
جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ  
فَجَلَسَ قَبْلَ أَنْ تُوَضَّعَ فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ  
أَبُو هُرَيْرَةَ صَدَقَ ۝

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد  
لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں۔ ہم میں سے کسی نے یہ بات ملحوظ نہ رکھی موائے  
پانچ عورتوں کے یعنی اُمّ سلیم، اُمّ العلاء، ابوسبرہ کی بیٹی اور معاذ کی  
بیوی اور باقی مدحدہ توں امد بنت ابوسبرہ جو معاذ کی بیوی تھیں اور  
ایک دوسری عورت ۔

### جنائز کے لیے کھڑا ہونا

علی بن عبد اللہ سفیان، زہری، سالم، ابن کے والد ماجد حضرت  
عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ  
تم سے دور ہو جائے۔ سفیان، زہری، سالم، ابن کے والد ماجد  
حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بقول حمید  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں تک کہ تمہیں چھوڑ  
جائے یا رکھ دیا جائے۔

### جب جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے!

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:  
جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے اور اُس کے ساتھ نہ جانا ہو تو کھڑا  
ہو جائے یہاں تک کہ وہ آگے یا پیچھے چلا جائے یا آگے جانے  
سے پہلے رکھ دیا جائے۔

سید مقبری نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ ہم ایک  
جنازے میں تھے تو حضرت ابوسبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان کا ہاتھ  
پکڑا اور جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے۔ پس حضرت  
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے اور مروان کا ہاتھ پکڑ  
کر فرمایا: خدا کی قسم تم یہ جانتے ہو کہ یہ شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پس حضرت ابوسبرہ نے فرمایا کہ انہوں  
نے سچ فرمایا ہے۔

جو جنازے کے ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ اُسے لوگوں کے کندھوں سے اتار کر رکھ دیا جائے۔ اگر بیٹھ گیا تو کھڑے ہونے کو کہا جائے۔

مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابوسعید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔ جو ساتھ جائے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھ دیا جائے۔

جو یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو

عبد اللہ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ ہم بھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ہبل بن خنیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما قادیسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ دونوں کھڑے ہو گئے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ تو یہودی کے کافر ذمی کا ہے۔ دونوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ عرض کی گئی کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ فرمایا کہ یہ آدمی نہیں۔ ابو حمزہ اعمش، عمرو بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت قیس اور حضرت ہبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ذکر یا شعی، ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید اور حضرت قیس جنازے کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔

عورتوں کے علاوہ جنازہ مرد اٹھائیں

عبد الغفر بن عبد اللہ، لیث، اسمعید مقبری، ان کے والد ماجد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ

بَاب ۸۳۱ مَنِ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تُوَضَّعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ فَإِنْ قَعَدَ أَمَرَ بِالْفِتْيَانِ

۱۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي إِسْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَوِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تُوَضَّعَ

بَاب ۸۳۲ مَنْ قَامَ لِحَنَازَةٍ يَهُودِيٍّ

۱۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ قُسَيْطٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُبَشِّرِ اللَّهِ بْنِ مُقْسِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَرْنَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا بِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا

۱۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَرَا عَلَيْهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَا فَوَقِفَا لَهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْرًا مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ فَقَالَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَوَقِفَا لَهَا إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ فَقَالَ أَيْسَرُ لَفْسًا وَقَالَ أَبُو حَمْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ مَعَ قَيْسٍ وَسَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَا: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِكُرِّيَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ وَقَيْسُ بْنُ يَعْقُوبَ مِنَ الْجَنَازَةِ

بَاب ۸۳۳ حَمَلُ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُونَ

النِّسَاءِ

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْيَاقُوتُ عَنْ سَوِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَوِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:



اُسے اپنی گردنوں پر اٹھالیں۔ اگر وہ نیک ہو کہتا ہے اس مجھے جلدی لے  
چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے رہا مے افسوس! مجھے کہاں لے  
جا رہے ہو! اُس کی آواز کو ہر چیز سُنتی ہے سوائے انسان کے اگر  
انسان سُن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔

جنازہ جلدی لے جانا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
فرمایا: تم اس کے ساتھ چل رہے ہو۔ اس کے آگے پیچھے اور دائیں  
بائیں چلو۔ دوسروں نے بھی قریباً ہی فرمایا ہے۔

علی بن عبد اللہ سیفان، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا: جنازہ کو جلدی لے چلو۔ اگر نیک ہے تو بھلائی کو آگے بھیج  
سے ہو اور اگر کچھ اُسے تو بُرائی کو اپنی گردنوں سے اُتار رہے  
ہو۔

چار پائی پر میت کا کہنا کہ مجھے جلدی لے چلو

سعید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابو سعید  
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا  
کہ تے جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جائے اور لوگ اُسے اپنی  
گردنوں پر اٹھالیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے کہ جلدی لے چلو اور  
اگر نیک نہیں ہے تو اپنے گھروالوں سے کہتا ہے رہا مے افسوس  
کہاں لے جا رہے ہو! اُس کی آواز کو ہر چیز سُنتی ہے سوائے انسان  
کے۔ اگر انسان سُن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

ف: اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ ہر مرد و زن و دل کی آواز سننا ہے خواہ مرنے والا نیک ہو یا بد۔ بعض لوگ

اس بات کا خواہ مخواہ انکار کرتے اور لائق دلائل کا استہزاء کرتے رہتے ہیں۔ مردہ تو بوتا ہی اور زندہ  
لوگوں سے گنگو بھی کہتا ہے لیکن وہ اُس کی آواز کو سن نہیں پاتے۔ جیسا کہ اس حدیث میں واضح طور پر مذکور ہے۔ ابنائے زمانہ کو  
چاہیے کہ حقائق کو تسلیم کر لیا کریں۔ واللہ یمہدی من یشاء الی صراط مستقیم، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات الموات کے  
میں صریح سننا کا ثبوت پیش کرتے ہوئے چار سو پچاس دلائل قائم کیے ہیں، الحمد للہ! ایک صدی گزرنے پر بھی صریح سننا کا کوئی ٹرس  
سے بڑا شکر ان میں سے کسی ایک دلیل کو توڑ نہیں سکا۔ حق و صداقت کی نشانی یہی ہوتی ہے کہ نہ کہ ان اللہ لا یمہدی الکیڈ الخاریتین

جس نے امام کے پیچھے جنازہ پر دو یا تین صفیں

اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرَّجَالُ عَلَى أَعْتَابِهِمْ  
فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِ مَوْتِي فَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ  
صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْرَهَا  
كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ صَوْرَهُ

باب ۱۳۲ الشَّرْعَةُ بِالْجَنَازَةِ وَقَالَ  
الْحَسَنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْتُمْ مُشْتَبِعُونَ وَأَمْسَحُ  
بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ كَيْفِيزْهَا وَعَنْ  
شَمَالِهَا وَقَالَ غَيْرُهُ قَرِيبًا مِنْهَا

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ  
قَالَ حَوْظَنَاهُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَسْرِ عُولًا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكَ صَلَاحَةً فَخَيْرٌ لِقَوْلِ مَوْتِهَا  
وَإِنْ تَكَ سُلُوبًا فَلِكُ كَثْرَتِ تَصْنَعُونَ عَنْ رِقَابِكُمْ

باب ۱۳۱ قَوْلُ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجَنَازَةِ  
قَدِ مَوْتِي

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْكَئِثِيُّ  
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَمِعَهُ أَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَدَّادِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرَّجَالُ عَلَى أَعْتَابِهِمْ  
فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِ مَوْتِي فَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ  
قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْرَهَا  
كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهُ الْإِنْسَانُ لَصَغِيَ

باب ۱۳۲ مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ

بنائیں۔

مسند، البیہ، قتادہ، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھائی تو میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

نماز جنازہ کے لیے صفیں بنانا

سید سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نجاشی کے فوت ہونے کی خبر سنائی۔ پھر آگے بڑھے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے چار تکبیریں کیں۔

تبعی سے روایت ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جو موجود تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک الگ تھلک قبر و تشریف لے گئے تو لوگوں نے صفیں بنائیں اور آپ نے چار تکبیریں کیں۔ میں نے کہا کہ آپ لوگوں نے بتایا! فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

ابو ایمن بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریر، عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ایک نیک آدمی وفات پا گیا ہے اور اُس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ ہم نے صفیں بنالیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور ہم صف بستہ تھے۔ ابو الزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں دوسری صف میں تھا۔

جنازے پر مردوں کے ساتھ لڑکوں کی

صفیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس کو اسی رات دفن کیا گیا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کب دفن کیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ گزشتہ رات۔ فرمایا کہ مجھے کیوں نہیں بتایا؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم نے انہی رات میں دفن کیا اور نہ سہ کیا کہ آپ کو جگائیں۔ آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے پیچھے صفیں بنالیں حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں انھیں میں تھا اور اُس پر نذر پڑی۔

عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ \*

۱۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ كَثَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوْ الثَّلَاثِ \*

بَابُ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ \*

۱۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْرُوفٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي أَصْحَابِي الْغَنَائِيُّ لَمَّا تَقَدَّمَ قَصْفُوا خَلْفَهُ كَذَبَرَا رِيعًا \*

۱۲۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنِيَ عَلَى قَبْرِ مَنْبُوحٍ فَصَفَّوْهُ وَكَذَبَرَا رِيعًا، قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا \*

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّكَ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ تَوَقَّى الْيَوْمَ مَجْلُ صَالِحٍ مِنَ الْجَبَدِ قَهْلَةً فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَّفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَتَعْنُ صُفُوفٌ، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي \*

بَابُ صُّفُوفِ الصِّبْيَانِ مَعَ

الرِّجَالِ عَلَى الْجَنَازَةِ \*

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرِ قَدْ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَنِي دُفْنٍ هَذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ أَفَلَا أَذْهَبُ؟ قَالُوا دَفْنَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ فَكُفُّوا عَنْهُ أَنْ تُؤْخَذَ فَكَمَرُ فَصَفَّفْنَا خَلْفَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَنَا فِيهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ \*



## نماز جنازہ کا طریقہ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو اور فرمایا کہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھو آپ نے اس کا نام نماز قرار دیا حالانکہ اس میں رکوع اور سجدے نہیں ہیں اور نہ اس میں کلام کیا جاتا ہے بلکہ صرف تکبیر اور سلام پھیرنا ہے۔ حضرت ابن عمر یہ نماز نہ پڑھا کرتے مگر باوجود ہر رکوع اور سورۃ طلع یا غروب ہوتے وقت نہ پڑھتے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے جس بصری نے فرمایا کہ میں نے لوگوں کو ایسی پرپایا کہ جنازہ کا زیادہ مستحق وہی ہے جس کو لوگ فرض نمازوں میں پسند کرتے ہوں اور جب عید کے روز یا جنازے کے وقت وضو ٹوٹ جائے تو پانی طلب کرے اور تیمم نہ کرے اور جب ایسے وقت جنازہ میں شامل ہو کہ لوگ نماز جنازہ پڑھ رہے ہوں تو تکبیر کر رکعت کے ساتھ شامل ہو جائے۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ رات ہو یا دن اور سفر ہو یا حضر مگر تکبیر میں چار ہی کہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پہلی تکبیر نماز شروع کرنے کی تکبیر ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: اُن میں سے جو مر جائے اُس کی نماز جنازہ کبھی نہ پڑھو۔ اس میں صفیں ہوتی ہیں اور امام۔

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا تھا۔ پس آپ نے ہدایت فرمائی اور ہم نے آپ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے ابو عمر! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

## جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم نے اُس پر نماز پڑھ لی تو اُس کا حق ادا کر دیا جو تم پر تھا۔ محمد بن ہلال نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک نماز جنازہ پڑھنے کے بعد اجازت لینے کی ضرورت نہیں لیکن جو نماز پڑھ کر لوٹ گیا اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: جو جنازے کے ساتھ گیا اُس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ

## باب ۱۳۹ سُنَّةُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ وَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ وَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ النَّجَاشِيُّ سَتَاهَا صَلَاةٌ لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ وَلَا سُجُودٌ وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهَا وَفِيهَا تَكْبِيرٌ وَتَسْلِيمٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّي إِلَّا طَاهِرًا وَلَا يُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ أَذْكَتُ النَّاسِ وَأَحَقُّهُمْ عَلَى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَضَوْهُمْ لِمَا يُفْنِيهِمْ فَلَمَّا أَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيدِ أَوْ عِنْدَ الْجَنَائِزِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَلَا يَتِيمُهُمْ فَلَمَّا أَتَى إِلَى الْجَنَائِزِ وَهُمْ يُصَلُّونَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيرَةٍ: وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ يَكْتَبُ بِالنَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ أَرْبَعًا وَقَالَ أَلَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَكْبِيرَةُ الْوَاحِدَةِ اسْتِفْتَاةُ الصَّلَاةِ وَقَالَ لَا تُصَلِّي عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا - وَفِيهِ صُفُوفٌ قَلَامًا \*

۱۳۳۷ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ نِسْبَتِهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ مَنْبُوتٍ فَأَمَّنَا فَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ فَقُلْنَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا \*

## باب ۱۴۰ قَضَى الْإِتِمَامَ الْجَنَائِزِ وَقَالَ

زَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الدِّينَ عَلَيْكَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مَا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَائِزِ إِذَا نَأَا وَلَكِنْ مَنْ صَلَّى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قِيرَاطٌ \*

۱۳۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حُرَيْرُ بْنُ حَارِثٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يَقُولُ مَنْ تَبِعَ جَنَائِزَهُ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَقَالَ

زیادہ روایتیں کرتے ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوہریرہ کی تصدیق کی اور فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا ہے حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ہم نے تو بہت سے قبر اٹھوں کا نقصان اٹھایا اور میں نے اللہ کے حکم کو ضائع کیا۔

جو دفن ہونے تک ٹھہرا رہے

عبد اللہ بن مسلمہ، ابن ابی ذؤب، سعید بن ابی سعید مقبری، ان کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا — احمد بن شعیب بن سعید، ابن کے والد ماجد، یونس، ابن شہاب، عبد الرحمن بن عوف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مزار سے میں شامل نماز تو اس کے یہ ایک غیر طوابع ہے اور جو دفن ہونے تک شامل رہا تو اس کے بے دو قیراط ہیں، کہا گیا کہ قیراط کیا ہیں؟ فرمایا کہ دو بڑے پہاڑوں جیسے ہیں۔

لوگوں کے ساتھ لڑکوں کا نماز جنازہ پڑھنا۔

یعقوب بن اسلم، یحییٰ بن ابی یوسف، زائدہ، ابواسحاق شیبانی، عامر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس تشریف لے گئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ گزشتہ رات دفن کیا یا دفن کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے آپ کے پیچھے دفن بنائی اور آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

نماز جنازہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھنا

سعید بن مسیب اور ابوسلمہ دونوں سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بخاشی شاہ حبشہ کے فوت ہونے کی خبر اسی روز دی جس روز کہ وہ فوت ہوئے۔ فرمایا کہ اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ

أَتَى أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَصَدَّقَتْ يَعْنِي عَائِشَةَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَكَأَنَّ سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَعَى اللَّهُ عَنْهُمَا لَعَنَ كَرَطَنَا فِي قَدَارِ رَيْبِ كَيْفِ كَرُمَتْ صَبِيحَتُ مَنْ أَمَرَ اللَّهُ؟

بَاب ۸۲۱ مَنِ انْتَقَرَ حَتَّى تُدْفَنَ

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَتَى أَهْلَ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَحَدَّثَنِي هَمْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّ أَهْلَ هُرَيْرَةَ نَعَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ فَكَفَرٍ وَبِرَّاطٍ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قَبْرٌ طَائِفٌ وَمَا الْعَبْدُ طَائِفٌ قَالَ وَمِثْلُ الْجَبَنِ لِلْعَظِيمِ

بَاب ۸۲۲ صَلَوةُ الصَّبِيِّانِ مَعَ الْقَائِمِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَبْرِاهٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زَائِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ، أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرًا فَقَالُوا هَذَا دُفِنَ أَوْ دُكِنَ الْمَارِحَةُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَصَفَقْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ صَلَّيْنَا عَلَيْهِمَا

بَاب ۸۲۳ الصَّلَوةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِالنَّصْلِ وَالْمَسْجِدِ

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ يَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَعَنِ ابْنِ



رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں سے عید گاہ میں صفیں بنوائیں اور اس پر چار تکبیریں کہیں۔

ابراہیم بن المنذر البوضور، موسیٰ بن عقبہ، نا فح، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مرد اور ایک عورت کو لے کر حاضر ہوئے جنھوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو سمجھ کے پاس جناح گاہ کے قریب سنگسار کر دیا گیا۔

### قبروں پر مسجدیں بنانے کی کراہت

جب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت ہوئے تو ان کی اہلیہ محترمہ نے ان کی قبر پر ایک سال تک خیمہ لگائے رکھا۔ جب انھیں تو بلند آواز سے کہی جو کہہ رہا تھا، کیا جو چیز گم ہوئی تھی وہ تمہیں مل گئی؟ دوسرے نے جواب دیا: بلکہ بایں ہو کر لوٹ گئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس منہ میں نہ فرمایا جس کے اندر وفات پائی تھی کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے جنھوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو مسجدیں بنالیں۔ حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر کھل رہتی لیکن خدشہ ہی تھا کہ مبادا اُسے مسجد بنا لیا جائے۔

نفاس والی کی نماز جنازہ جب کہ وہ حالت نفاس میں مرے۔

عبداللہ بن بکر مدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نفاس والی عورت پر نماز پڑھی جو فوت ہو گئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

### عورت اور مرد کے لیے کہاں کھڑا ہو؟

ابن بکر مدہ سے روایت ہے کہ حضرت سمروہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے ایک

شہابیہ قال حدثني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم صف بهم بالمصلى فكبر عليه أربعاً

۱۲۴۲ - حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَالِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَأَةٍ زَنِيَا قَامَا مَعَهُمَا فَرَجَا قَرِيبًا مِنْ مَوْضِعِ الْجَنَازَةِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ اخْتِذَاكَ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقُبُورِ وَلَتَمَاتِ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَرِيتَ امْرَأَتَهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِ سَنَةِ ثُمَّ رَفَعَتْ فَمِنْهُمَا صَاحِبًا يَقُولُ: الْإِكْهِيلُ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا فَاجَابَهُ الْإِخْرَبِيُّ يَسْئُرُوا فَأَنْقَلَبُوا

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ هِلَالٍ مَوْلَى زَيْنٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرْفُوعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَأَقْبَدُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَمَسْجِدًا أَقَالَتْ ذَلِكَ لَا يَزِيدُنَا قَبْرَهُ غَيْرَ أَفِي أَخْشَى أَنْ يُنْجَعَدَ مَسْجِدًا

بَابُ ۱۲۵ الصَّلَاةُ عَلَى النَّفْسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا

۱۲۴۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا فَسَطَّهَا

بَابُ ۱۲۶ آيِن يَقُومُ مِنَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ ۱۱۴۵ - حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جَنْدَبٍ

موت کی نماز جنازہ پڑھی جو نفاس میں فوت ہوئی تھی آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں۔ جمید سے روایت ہے کہ ہیں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی تو تین تکبیروں پر سلام پیر دیا اُن سے کہا گیا تو قبلہ ہو کر چوتھی تکبیر بھی اور پھر سلام پھیرا۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی اُسی روز خبر دی جس روز کہ وہ فوت ہوئے اور لوگوں کے ساتھ عید گاہ کی طرف نکلے تو لوگ صف بستہ ہو گئے اور آپ نے اُس پر چار تکبیریں کہیں۔

محمد بن سنان، سلیم بن حیان، سعید بن میناء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی کے نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون اور عبد الصمد نے سلیم سے احمد ہی روایت کیا ہے اور اس کی عبد الصمد نے متابعت کی ہے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا كَانَ صَلَاتُهُ وَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا.

بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَائِزِ اَرْبَعًا وَقَالَ جَمِيدٌ صَلَّى بِهَا النَّبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَتَبَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَكَتَ فَقِيلَ لَهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقَبِيلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ الرَّابِعَةَ ثُمَّ سَكَتَ.

۱۲۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالُكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْبَيْتِ فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعَةً تَكْبِيرَاتٍ.

۱۲۴۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيَّةِ فَكَتَبَ اَرْبَعًا وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَرَجَ سَلِيمُ أَصْحَمَةَ وَكَاتَبَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ.

فہ اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہو رہی ہیں کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی اصمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ملک دار الکفر میں وفات پائی تو وہاں اُن کی نماز جنازہ پڑھی نہیں گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں مسلمانوں کو ساتھ لے کر غائبانہ اُن کی نماز جنازہ پڑھی اور یہ حضور کی خصوصیات سے ہے کیونکہ نجاشی کا جنازہ حضور سے غائب نہیں تھا۔ دوسرے لوگوں کے لیے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ نماز جنازہ میں صرف چار تکبیریں ہیں۔

چودھویں صدی کے مجدد برحق اور عالم اسلام کے مایہ ناز فقیہ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الباہی الحاجب کے تاریخی نام سے ایک نہایت متفقانہ رسالہ خاص اسی مسئلے میں تصنیف فرمایا جس کی چند عبارتیں پیش کی جاتی ہیں۔

”یہ پچاسی کتب ستون و شرح و فتاویٰ کی دستاویزات عبارات ہیں۔ عرض صورت مذکورہ استثناء کے سوا نماز جنازہ کی سحر و ناجائز و گناہ ہونے پر مذہب حنفی کا اجماع قطعی ہے اور اس کا مخالف مخالف مذہب حنفی ہے۔“ مذہب مذہب حنفی میں جنازہ غائب پر بھی بعض ناجائز ہے۔ اگر حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر بھی اجماع ہے۔

حضور پر نور سید عظیم النور، المومنین رؤف رحم علیہ وعلی الہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو نماز جنازہ مسلمانوں کا کمال اہتمام تھا۔ اگر کسی وقت رات کی اندھیری یا دوپہر کی گرمی یا حضور کے آرام فرماتے کے سبب صحابہ نے حضور کو اطلاع نہ دی اور دفن کر دیا تو ارشاد فرماتے۔ ابانہ کرو مجھے اپنے جنازوں کے لیے بلایا کرو۔ بایں ہر حال انھم نہ اقدس میں مدہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دوسرے مواقع میں وفات پائی۔ کبھی کسی حدیث میں صریح سے ثابت نہیں کہ حضور نے غائبانہ اُن کے



جنازہ کی نماز پڑھی۔ کیا وہ محتاج رحمت والا نہ تھے۔ معاذ اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عام طور پر ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا ہی دلیل روشن و واضح ہے کہ جنازہ غائب پر نماز ناممکن بھی ورنہ مزد پڑھنے کے مقتضی کمال و فرد موجود اور مانع منقود لاجرم نہ پڑھنا قصداً ہاں نہ ہنا تھا اور جس امر سے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے غرض مایع بالقصد احتراز فرمائیں اور ضرور ہر فری و مشروع نہیں ہو سکتا۔ واقعہ ہر معونہ ہی دیکھیے۔ مدینہ طیبہ کے شتر جگر پاروں، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص ہیلر اکبر ملے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کفار نے دغا سے شہید کر دیا مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کا سخت و شدید غم و الم ہوا۔ ایک مہینہ کامل خاص نماز کے اندر کفار نہا ہنجا پر لعنت فراتے رہے مگر ہرگز منقول نہیں کہ ان پیارے محبوبوں پر نماز پڑھی ہو۔ اہل انصاف کے نزدیک کلام تو اسی قدر سے تمام ہوا۔

آفتاب کی طرح روشن ہو گیا کہ نماز غائب و مکرار نماز جنازہ دونوں ہمارے مذہب میں ناجائز ہیں اور ناجائز گناہ ہے اور گناہ میں کسی کا اتباع نہیں ہے تو امام کا شافعی مذہب ہونا اس ناجائز کو ہمارے لیے کیونکر جائز کر سکتا ہے؟ غرض مذہب مہذب حنفی کا تو یہ حکم ہے، باقی جو کوئی غیر مقلد بنا چلے تو آجکل آزادی دے لگائی کی ہوا چل رہی ہے۔ ہر شخص کو بے مہار ہونے کا اختیار ہے اور اس کے رد میں محمد اللہ تعالیٰ ہمارے رسائل النبی الاکید و غیرہ کافی۔ واللہ المستعان علی اہل لطیفان۔

نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا حسن بصری نے فرمایا کہ  
بچے پر سونا تاکہ پڑھے اور کہتے اے اللہ اے ہمارے  
یہ آگے جانے والا پیچھے کام آنے والا اور باعث اجر مانا۔

**باب ۸۲۸ قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى  
الْجَنَائِزِ وَقَالَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ عَلَى الْفَقِيرِ بِفَاتِحَةِ  
الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لَنَا قَرِطًا وَسَلَفًا  
وَأَجْرًا**

محمد بن بشر، غندر، شعبہ سعد طحس سے روایت ہے کہ میں  
نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی۔ محمد بن  
کثیر، سفیان، سعد بن ابراہیم، طحس بن عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے  
کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیچھے ایک جنازہ  
پر نماز پڑھی۔ انھوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی اور فرمایا: اتنا کہ لوگوں کو معلوم  
ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔

دفن کرنے کے بعد قبر پر نماز پڑھنا

۱۲۴۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
مَعَى جَنَائِزِهِ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَعْلَمُوا أَنَّهُمَا سَنَةٌ  
**باب ۸۲۹ الصَّلَاةُ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا  
يُدفن**

شعبی سے روایت ہے کہ مجھے اُس شخص نے بتایا جو نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلک قبر کے پاس سے گزرا  
کہ آپ نے لامت کی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ میں عرض  
گزار ہوا کہ اے ابو عمر! آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا کہ حضرت ابن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔

ابورافع سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۲۴۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي  
مَنْ مَدَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ مَنْبُوءٍ  
فَأَتَاهُمُ وَصَلُوا خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا يَا أَبَا عَرِيدٍ  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۱۲۵۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ

رَبِّهِ عَنْ قَائِلٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 أَنَّ أَسْوَدَ رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً كَانَ يَقُومُ الْمَسْجِدَ قِمَاتٍ وَلَمْ  
 يَعْلَمْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهِ قَدْ كَرِهَ ذَاتَ  
 يَوْمٍ فَقَالَ مَا قَعَلْتُ ذَلِكَ الْإِنْسَانُ قَالُوا مَاتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 قَالَ أَفَلَا أَذْنُبُ مَوْتِي فَقَالُوا لَأَنْتَ كَذَّابٌ أَقْسَمْتُ قَالَ  
 مَحْقُورًا شَانَهُ قَالَ قَدْ لَوْنِي عَلَى قَبْرِهِ فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى  
 عَلَيْهِ \*

**باب ۱۵۱ المیت یسمہ خفق النعال**  
 ۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا بَنُ دُرَيْجٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ  
 قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَبْدُ إِذَا دُفِنَ فِي قَبْرِهِ وَلَوْنِي وَذَهَبَ  
 أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَدْرَ نَعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَاتُ  
 فَاقْعَدَا هُيْئَئِذٍ لَكَ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ  
 مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
 دُرَيْسُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ عَنِ النَّارِ أَبَدًا لَكَ اللَّهُ  
 بِهِ مَقْعَدٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَيَا أَيُّهَا جَمِيعًا ذَا مَا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ يَقُولُ لَا أَذْرِي  
 كُنْتُ أَكُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ يَقُولُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَكَلَيْتَ  
 ثُمَّ يَضْرِبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيُصَيِّمُ  
 صَبِيحَةً لَيَسْمَعَنَّ مِنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ \*

نے فرمایا ایک سیاہ نام آدمی با عورت مسجد میں جھار دیا کرتا تھا وہ  
 فوت ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی وفات کے متعلق  
 نہ بتایا گیا۔ ایک روز اس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اُس آدمی  
 نے کیا کیا لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ تو فوت ہو گیا  
 فرمایا کہ مجھے کیوں نہ بتایا لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس کا دانتوں میں  
 اور اس کا حال بیان کیا۔ فرمایا کہ مجھے اُس کی قبر بتاؤ۔ پس اُس کی قبر  
 پر تشریف لے گئے اور اُس پر نماز پڑھی۔

### مردہ جنوں کی آہٹ مستتابے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے کو جب اُس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور  
 اُس کے ساتھی واپس چل دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اُن کے جنوں کی آہٹ  
 سُن رہا ہوتا ہے تو اُس کے پاس دو فرشتے اُکڑے بٹھالیتے ہیں اور  
 کہتے ہیں۔ اُو اُس شخص کے متعلق کیا کہتا ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کے۔ وہ کہتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور  
 اُس کے رسول ہیں۔ اُس سے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ کہ  
 اس کے بدلے تجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں دکھائے جاتے ہیں اور اگر وہ کافر یا منافق  
 ہے تو کہتا ہے کہ مجھے معلوم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے  
 اُس سے کہا جائے گا کہ نہ تُو نے جانا اور نہ سمجھا۔ پھر اُسے لوہے کے  
 ہتھوڑے سے مارا جاتا ہے، کانوں کے درمیان تو جیخٹا پلٹا جاتا ہے  
 جس کو نزدیک والے سب سنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے۔

ف : اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ تمام مردے سنتے ہیں لہذا سماع موتی کا انکار کرنا دین سے بے خبر  
 ہونے کی دلیل ہے یا اہل حق کی مخالفت میں اس کا انکار کیا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ عذاب قبر برحق ہے۔ تیسری  
 بات یہ کہ قبر میں دو فرشتے ہر مرنے والے سے سوال کرتے ہیں۔ چوتھی بات یہ کہ ہر قبر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جلوہ  
 گری ہوتی ہے۔ پانچویں بات یہ معلوم ہوئی کہ ہر ایک کی نجات و رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہچاننے پر موقوف ہے اور قبر  
 میں صرف ایمان کی انکسوں سے ہی اُس جان ایمان کو پہچانا جاسکے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جو کسی مقدس جگہ یا اُس کے قریب دفن ہونا  
 پسند کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت

**باب ۱۵۲ مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الدَّفْنِ**  
 الْمُقَدَّرَ سَرَّ أَوْ هَوَّاهُ \*

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا



مَعْمَرُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 فَلَمَّا جَاءَهُ صَغُرَ فَدَجَّعَ لِي رِيحٍ فَقَالَ أُرْسِلْتَنِي إِلَى عَبْدِ  
 لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ فَدَدَ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ  
 لَدَيْكُمْ يَدٌ عَلَى مَتْنٍ تَوْرٍ فَلَهُ يَكُلُ مَا عَطَتْ يَدُ يَدُ  
 يَكُلُ شَعْرَةً سَنَةً قَالَ آتَى رَبِّي كُفْرًا مَا دَا قَالَ لَتَمُوتَ  
 قَالَ قَالَتِ النَّاسُ قَالَ اللَّهُ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمَقْدِسَةِ  
 رَمِيَةً بِحَجَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قُلُوكُنْتُ لَمْ لَا رَيْتُمْ قَبْرَكَ إِلَى حَائِطِ النَّظَرِ عِنْدَ الْكَيْتِ  
 الْأَحْمَرِ

### بَابُ ۱۵۲ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ وَدَفْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْلًا

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
 عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ  
 بِلَيْلَةٍ قَامَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَكَانَ سَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا  
 فَقَالُوا قَالُوا دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ

بَابُ ۱۵۳ بِنَاءُ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ  
 ۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
 هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا  
 اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ بَعْضُ نِسَائِهِ  
 كَنِيْسَةً رَأَيْتُهَا بِأَرْضِ الْعَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَّةٌ وَكَانَتْ  
 أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اتَّتِ أَرْضَ الْحَبَشَةِ  
 فَذَكَرَتْهُمَا مِنْ حُسْنِهَا وَنَصَاوِيرِهَا فَدَفَعَهَا رَأْسَهُ فَقَالَ  
 أُولَئِكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ  
 مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ أُولَئِكَ رِشَادُ  
 الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ

بَابُ ۱۵۴ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْأَةِ  
 ۱۲۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّانٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجا گیا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو انھوں نے  
 آنکھ بھڑادی۔ پس اپنے رب کی بارگاہ میں لوٹے اور عرض گزار ہوئے  
 تو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ  
 نے اُن کی آنکھ ٹوٹا دی اور فرمایا، اُن سے کہو کہ ایک بیل کی پیٹھ پر ہاتھ  
 رکھیے۔ ہاتھ سے جھٹنے بال دھانے جائیں تو ہر بال کے بدلے ایک  
 سال عرض گزار ہوئے کہ یا رب! پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ چھ مہینے عرض  
 کی تو ابھی وہی اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے ارض مقدس سے قریب  
 کر دے تبھر کی مار کے برابر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں اُن کی قبر دکھاتا جو راستے سے ایک  
 طرف سرخ ٹیلے پر ہے۔

رات کے وقت دفن کرنا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

تسبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے  
 فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی پر نماز پڑھی جس کو رات  
 کے وقت دفن کیا گیا تھا۔ آپ نے اُس کے متعلق پوچھنے ہوئے فرمایا  
 یہ کون ہے! لوگ عرض گزار ہوئے کہ غلام ہے جو گزشتہ رات  
 دفن کیا گیا تھا۔ پس اُس پر نماز پڑھی۔

### قبر پر مسجد تعمیر کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو بعض ازواج مطہرات نے  
 ذکر کیا کہ انھوں نے سرزمین حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس کو ماریہ کہا جاتا  
 ہے اور ملک حبشہ سے حضرت اُمّ سلمہ اور حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہما آئی تھیں۔ انھوں نے اُس کی خوبصورتی کا ذکر کیا اور اُن تصویروں  
 کا جو اُس میں تھیں چنانچہ آپ نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا۔ اُن میں جب  
 کوئی نیک آدمی مرے گا تو اُس کی قبر پر مسجد بنائیں پھر اُس کی تصویر بنا  
 کر اُس میں رکھ دیں۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین  
 مخلوق ہیں۔

عورت کی قبر میں کون داخل ہو؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ

سَلِمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ شَهِدْنَا بِمَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلَى الْقَبْرِ قَرَأَتْ  
عَيْنِيهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مَنْ أَحَدٍ لَمْ يَكُنْ يَرِي  
الْجَنَّةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَأَنْزِلْ فِي قَبْرِهَا فَتَنَزَّلْ  
فِي قَبْرِهَا فَتَقَبَّرْهَا قَالَ ابْنُ مُبَارَكٍ قَالَ فُلَيْحَةُ أَرَأَيْتَ  
الدَّيْبَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِيَقْرَأُوا لِي بِكَتَبَتُوا ۝

### باب ۱۵۵ الصَّلَاةُ عَلَى الشَّهِيدِ ۝

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ  
مَالِكٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ  
قَتَلَى أَحَدٍ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخَذْنَا  
لِلْعَمَلِ قَرَأَا إِشِيرَ لَنَا إِلَى أَحَدِيهِمَا فَتَدْمَعُ فِي النَّحْوِ فَقَالَ  
أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَذَا يَوْمَ الْعِمَّةِ وَأَمْرِي فِي هَذِهِ يَوْمَ  
وَلَمْ يُعْشَلُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ ۝

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ  
عَامِرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ  
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا  
فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أَحَدٍ صَلَاةً عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ  
إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ لِي قَرِطٌ لَكُمْ قَاتَا شَهِيدًا عَلَيْهِ كُفْرَانِي  
وَاللَّهُ لَا تَنْظُرُ عَلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَقَاتِنِي  
حَدَّثَنَا الْأَرْمَنِيُّ وَأَوْ مَقَاتِنِي الْأَرْمَنِيُّ وَإِنِّي وَاللَّهُ مَا الْخَافُ  
عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْضِي وَلَكِنْ الْخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ  
تَتَأَكْسَرُوا فِيهَا ۝

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ماحجزادی کے جنازے میں شریک ہوئے  
اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے  
دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا  
ہے جو آج رات اپنی بیوی کے پاس نہ گیا ہو؟ حضرت ابو طلحہ عرض گزار  
ہوئے کہ میں ہوں فرمایا کہ اسے قبر میں آتا رو۔ یہ قبر میں اترے اور انھیں  
قبر میں رکھا۔ ابن مبارک نے فلیحہ سے الذئب روایت کیا امام  
ابوداؤد نے فرمایا کہ یقیناً نواسے مراد لیکن شیبہ ہے۔  
شہید کی نماز جنازہ

عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر  
بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
شہداء اے اہل میں سے دو دو حضرات کو ایک کپڑے میں اکٹھا کر دیتے  
تھے پھر فرماتے کہ ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ آتا ہے؟ جب دونوں  
میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اُن میں پہلے اُسے رکھ جاتا  
اور فرمایا کہ قیامت کے روز میں ان لوگوں کا گواہ ہوں اور انھیں  
خون آلودہ ہی غسل کے بغیر دفن کیا گیا اور ان پر نماز جنازہ نہیں  
پڑھی گئی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز شہداء اے اہل پر نماز پڑھنے کے لیے  
تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ پھر منبر پر صلوہ افزہ  
ہو کر فرمایا، میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں اور بے شک  
فدا کی قسم میں اپنے حوض کو اب بھی دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں  
کی گنجیاں عطا فرمادی گئی ہیں یا زمین کی گنجیاں اور بے شک فدا کی قسم  
مجھے تمہارے متعلق ڈر نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کرنے لگو گے  
بلکہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم دنیا کی محبت میں نہ بھنس جاؤ۔

۱۵: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر گواہ مصطفیٰ کا یہ عالم تھا کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے حوض کو دیکھ لیا کرتے تھے جن کا  
خیال یہ ہے کہ حضور دیوار کے پرے بھی نہیں دیکھ سکتے تھے وہ مقام مصطفیٰ سے بے خبر ہیں رثانیاً اس حدیث میں حضور نے  
حوض کو ذکر کیا حوض فرمایا ہے کیونکہ پروردگار عالم نے وہ آپ کو عطا فرمادیا ہے۔ معلوم ہوا کہ خدا کی خدائی میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی بادشاہی حق اور مستحکم ہے۔ ثانیاً۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حضور کو اپنی امت کے شرک میں مبتلا



ہونے کا کوئی غدر نہ نہیں تھا کیونکہ آپ نے شرک کی جڑیں کاٹ دی تھیں، اس کے باوجود جن کو امت محمدیہ کا سوا بڑا بڑا شریک میں رہا ہوا نظر آ رہا ہے وہ خود ہی دیکھنے والی نگاہوں سے محروم ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔  
**باب ۵۵۱** ذَقِنَ الرَّجُلَيْنِ وَالشَّلَاةِ فِي قَبْرِ

عبدالرحمن بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انھیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے اُحد میں سے دو دو کو جمع فرما دیا تھا۔

جس کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جاتا  
 ابو الولید، لیث، ابن شہاب، عبدالرحمن بن کعب، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غزوہ اُحد کے روز فرمایا: انھیں خون سمیت دفن کرو اور غسل نہ دو۔

لحد میں کون پہلے رکھا جائے اور لحد اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ایک جانب ہوتی ہے۔ ہر ظالم لحد ہے اور متمسکاً کا مطلب ہے ہٹے کہ لحد قبر اگر سیدھی ہو تو اسے طرح کہتے ہیں

عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے تھے پھر فرماتے کہ قرآن مجید کس کو زیادہ آتا تھا جب دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں پہلے رکھا جاتا اور فرمایا کہ میں ان پر گواہ ہوں اور خون سمیت انھیں دفن کرنے کا حکم فرمایا اور ان پر نماز نہیں پڑھی اور نہ انھیں غسل دیا۔  
 — اور اسی زمرہ میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے اُحد کے متعلق فرماتے: ان میں سے قرآن مجید کس کو زیادہ یاد تھا جب ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو اسے اُس کے ساتھی سے پہلے لحد میں رکھا جاتا۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میرے والد ماجد اور چچا جان کو ایک چادر میں کھنکھایا گیا سلیمان بن کثیر زہری نے کہا کہ مجھ سے یہ حدیث اُس نے بیان کی جس نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی۔

۱۲۵۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَيْثٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ **باب ۵۵۲** مَنْ لَمْ يَغْسِلِ الشَّهْدَاءَ ۱۲۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفِنُوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ يَغْسِلَهُمْ

**باب ۵۵۱** مَنْ يُقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ دُمِّي اللَّحْدِ رَكَةً فِي كَاحِيَةٍ وَكُلُّ جَائِزٍ مُلْحَدٌ فَلِلْحَدِّ مَعْدِلٌ لَا وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرْبًا

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَالٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْبَرُ أَخَذَا لِلْقُرْآنِ قِوَادًا أَوْ شَيْئًا إِلَى أَحَدٍ هَا قَدْ مَدَّ فِي اللَّحْدِ قَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ وَأَمْرِي بِهِمْ يَدُ مَا يَشَاءُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَغْسِلْهُمْ وَأَخْبَرَنَا أَبُو ذَرٍّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَقْتُلُنِي أُحُدٌ أَيْ هَؤُلَاءِ أَكْبَرُ أَخَذَا لِلْقُرْآنِ قِوَادًا أَوْ شَيْئًا إِلَى رَجُلٍ قَدْ مَدَّ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهِ وَقَالَ جَابِرٌ فَلَقْنِ ابْنِ أَبِي ذَرٍّ فِي نَفْسِهِ وَلَوْ دَعَا وَقَالَ سُلَيْمَانُ ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا مَنْ سَمِعَ

جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## بَابُ ۱۵۹ الْأَذْحَرُ وَالْحَشِييشُ فِي الْقَبْرِ

۱۲۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللَّهُ مَكَّةَ فَلَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي أَجَلْتُ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يَخْتَلِي خَلَاهَا وَلَا يَعْصُدُ شَجَرُهَا وَلَا يَنْفَرُ صَيْدُهَا وَلَا تَلْتَقِطُ لِقَطَتُهَا إِلَّا لِمَعْرِي فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ إِلَّا الْأَذْحَرُ لَصَاعَتِنَا وَ قُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْأَذْحَرُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقُبُورُنَا وَبُيُوتُنَا وَقَالَ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقْبِضُهُمْ وَيَبْرِئُهُمْ

## قَبْرِ مِسْ إِذْ خَرَّ أَوْ رُكَّاسِ اسْتِمَالِ كَرْنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام فرمایا ہے پس یہ حلال نہیں ہوا مجھ سے پہلے کسی کے لیے اور نہ کسی کے لیے میرے بعد میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا نہ اس کی گھاس اٹھا دی جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھڑکا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔  
اذخر کے ہوا کہ وہ ہمارے سنا اور قبروں کے لیے ہے۔ فرمایا۔  
چلو اذخر کے ہوا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ہماری قبروں اور ہمارے گمروں کے لیے۔ حضرت صہیبہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا۔ طاووس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی کہ لوہاروں اور گھروں کے لیے۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم کی گاس کاٹنے کو ناجائز قرار دیا لیکن حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر اذخر کا اشتناء فرمادیا۔ معلوم ہوا کہ یہ در و درگاہ عالم نے اپنے محبوب کو تشریفی احکام کا اختیار بھی عطا فرمادیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کی کسی وجہ سے میت قبر یا لحد سے نکالی جائے؟

## بَابُ ۱۶۰ هَلْ يُخْرِجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ

۱۲۶۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَمَةَ أَدْخَلَ حَقْرَةً فِي صَرِيحٍ فَالْخُورَجَ قَوْضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رَيْقِهِ وَالْبَسَ قِمِيصَهُ فَأَلْفَهُ اللَّهُ أَعْلَمَهُ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قِمِيصًا قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِمِيصَانِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أَيْ قِمِيصَكَ الَّذِي يَسِيءُ جِلْدَكَ قَالَ سُفْيَانُ فَيَبْرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسَ عَبْدُ اللَّهِ قِمِيصَهُ مَكَافَاةً لِمَا صَنَعَهُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لے گئے اس کے بعد کدائے گڑھے میں داخل کر دیا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا تو اُسے نکال لایا۔ پس اُسے اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ اس پر اپنا لحاف دھن ڈالا اور اپنی قمیص اُسے پہنائی۔ سفیان سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر دو قمیصیں تھیں عبد اللہ کا بیاض عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میرے باپ کو وہ قمیص پہنائیے جو جسم اطہر سے لگی ہوئی ہے۔ سفیان نے فرمایا، لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس لیے عبد اللہ کو قمیص پہنائی کہ اُس کے اصل کا بدلہ ہو جائے۔



باب (٨٢) إِذَا اسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ  
يُصَلِّي عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ  
وَقَالَ الْحَسَنُ وَسُرَيْحٌ وَابْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ إِذَا  
اسْلَمَ أَحَدُهُمَا قَالَ لَوْ دُمِعَ الْمُسْلِمُ وَكَانَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ رَفَى اللَّهُ عَنْهُمَا مَعَ أُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ  
وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيهِ عَلَى دِينِ قَوْمِهِ وَقَالَ الْإِسْلَامُ  
يَعْلَمُوا وَلَا يَعْلَمُوا \*



۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی



لو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اُس کے سر کے پاس بیٹھ کر اُس سے فرمایا: اسلام قبول کرے۔ اُس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اُس کے پاس تھا اور اُس سے کہا: ابوالقاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بات مان لو۔ وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیفراتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچا دیا۔

عبید اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوجاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: میں اور میری والدہ ماجدہ مکہ و مدینہ میں شہر تھے میں لوگوں میں سے اور والدہ محترمہ عورتوں میں سے

ابن شہاب سے روایت ہے کہ وہ ہر نفرت ہونے والے بچے پر نماز پڑھتے خواہ وہ زانیہ ہی کا ہوتا کیونکہ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ اگر اُس کے والدین یا صرف والد اسلام کا منہ دی ہو تو اگرچہ اُس کی ماں اسلام کے برا اصدیقین پر ہو، تو جو پیدا ہو کر چلا یا اُس پر نماز پڑھی جائے گی اور جو نہ چلا یا اُس پر نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ وہ ماقط ہوا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کیا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں جیسے ہر موشی صحیح مسلم پیدا ہوتا ہے کیا تم ان میں سے کسی کو کانا کنا ہوا دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابوہریرہ فرماتے: اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا (۲۵:۳۰)

ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی پیدا ہونے والا نہیں مگر وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔ جیسے کوئی موشی بچہ جننا ہے تو کیا تم ان میں سے کسی کو کانا کنا دیکھتے ہو؟ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کے پیدا کرنے میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ یہ مضبوط اصول ہے (۲۵:۳۰)

هُوَ ابْنُ نَيْبٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلَامَةً يَهُودِيٍّ يَحْدُثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْهُمْ فِي كَاهِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرُودُ فَفَقَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلَمَ فَنَظَرُوا إِلَى رَأْسِهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ أَطْعَمَ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ.

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَأْسِي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ أَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَرَأْسِي مِنَ النِّسَاءِ.

۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ يُصْنَعُ عَلَى كُلِّ مَوْلُودٍ مُتَوَقِّيَ طَلَنَ كَانَ لِقَيْتَمَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَلِدَ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ يَدْعَى أَبَوَاهُ الْإِسْلَامَ أَوْ أَبَوَاهُ خَاصَّةً قَرَأَ كَأَنَّهُ أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ وَلَا اسْمَ لَهُ صَارَ بِهَا صَاحِبٌ عَلَيْهِ وَلَا يُصْنَعُ عَلَى مَنْ لَا يَسْتَهْدِي مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ سَقَطَ قَرَأَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مَجَسَّانِيٍّ كَمَا تَسْتَجِبُ الْبَيْهَمَةُ بِبَيْهَمَةٍ جَمْعُهَا هَلْ يَحْشُونَ فِيهَا مِنْ جَدِّ عَدَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِطْرَةُ اللَّهِ الَّتِي فِطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا الْآيَةُ.

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مَجَسَّانِيٍّ كَمَا تَسْتَجِبُ الْبَيْهَمَةُ بِبَيْهَمَةٍ هَلْ يَحْشُونَ فِيهَا مِنْ جَدِّ عَدَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِطْرَةُ اللَّهِ الَّتِي فِطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ

اللَّهُ ذَٰلِكَ الَّذِي يُنْفِخُ النَّفْسَ

**بَابُ ۸۶۳ إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**

۱۲۷۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ حَلَّوهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَّجَهُ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ بْنُ وَهَّابٍ وَهَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ ابْنِ الْمُخَوَّرَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فِي طَالِبٍ بَأَعْوَجُ كُلِّ لَدُنْهِ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ اتْرَعْبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُودُ أَنْ يَتَلَكَ الْقَوْلَ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ اخْرُجْ مَا كَلِمَتُهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَابْنُ أَبِي أَن يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَّا وَاللَّهِ لَا تَسْتَغْفِرُكَ لَكَ مَا لَمْ أُنْعَمْكَ فَإِنَّزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ الْوَلِيَّةُ

**بَابُ ۸۶۴ الْجَرِيدُ عَلَى الْقَبْرِ وَأَوْصَى بِرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَجْعَلَ فِي قَبْرِهِ جَرِيدًا إِنْ وَرَأَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فُسْطًا طَاعًا عَلَى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا غُلَامُ فَإِنَّمَا يُطْلَعُ عَمَلُهُ وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ رَأَيْتُنِي وَفُحْنُ شُبَّانٍ فِي زَمَنِ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَشَدَّ نَا وَشَبَّ الْبَنِي يُثِيبُ قَبْرَ عُمَانَ مِنْ مَطْعُونٍ حَتَّى يُجَاوِزَهُ وَقَالَ عُمَانُ ابْنُ حَكِيمٍ أَخَذَ بِسِدِّي خَارِجَةً فَاجْلَسَنِي عَلَى قَبْرِ وَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَمِّهِ يَزِيدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ إِنَّمَا كَرِهَ ذَلِكَ لِمَنْ أَحَدَتْ عَلَيْهِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَجْلِسُ عَلَى الْقَبْرِ**

جب مشرک نے مرتے وقت کہا۔

سید بن مسیب کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ جب ابوطالب وفات قریب آیا تو ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے گئے۔ ان کے پاس ابو جہل بن ہشام اور عبد اللہ بن ابوامیہ بن مخیرہ کو پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابوطالب سے فرمایا: اے چچا! لا الہ الا اللہ کہیے میں اللہ کے پاس آپ کا گواہی دوں گا! ابو جہل اور عبد اللہ بن ابوامیہ نے کہا: اے ابوطالب! کیا آپ عبد المطلب کی منت سے پھر جائیں گے! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر اسے ان پریش کرتے رہے اور بات کو دہراتے رہے یہاں تک کہ ابوطالب نے آخر میں کہا: اور ان سے یہی کلام کیا کہ میں عبد المطلب کی منت پر ہوں اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن خدا کی قسم میں برابر آپ کے لیے مائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے روک نہ دیا گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالْآلِ آیت نازل فرمائی۔

قبر پر لٹنی گاڑنا۔ حضرت ریدہ السلمی نے وصیت کی کہ ان کی قبر پر رندہ ٹہنیاں نصب کی جائیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عبد الرحمن کی قبر پر خیمہ دیکھ کر فرمایا: بیٹے! اسے اکھاڑ لو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت خالد بن ولید نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں دیکھا جب کہ میں نوجوان تھا کہ ہم میں سب سے زیادہ پھلانگ لگانے والا اس کو کھینچا تھا جو حضرت عثمان بن مظعون کی قبر کو پھلانگ جاتا عثمان بن حکیم نے کہا کہ حضرت فارحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک قبر پر بٹھا دیا اور مجھے اپنے چچا ابان یزید بن ثابت کے حوالے سے بتایا کہ اس پر پشیاں نہ کرنا کہ وہ بھگیا گیا ہے اور نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قبروں پر بیٹھا کرتے تھے۔



حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے جن کو عذاب دیا جا رہا تھا فرمایا کہ ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کبیر و گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ایک پیشاب کی چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا یہ کیوں کیا؟ فرمایا کہ شاید ان کے عذاب میں تخفیف رہے جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔

فانگاہ مسطفی کا یہ عالم ہے کہ ان دونوں شخصوں کو تو قبر میں عذاب ہو رہا تھا لیکن آپ نے اس کا شاہدہ فرمایا۔ حالانکہ یہ بات دوسرے انسانوں کو معلوم نہیں ہو سکتی، دریں حالات حضور کے دیکھنے کو دوسرے انسانوں کی طرح ماننا مقام مسطفی سے بے خبری اور غلط مسطفی کے انکار پر مبنی ہوگی آپ کے علم و شاہدے کا تو یہ حال ہے کہ آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ان دونوں کو کن باتوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ قبروں پر تر چیز ڈالی جائے تو وہ تسبیح بیان کرے گی اور مردے کے عذاب میں تسبیح کی برکت سے تخفیف کی امید ہے۔ اسی لیے بزرگوں کی قبروں پر پھول ڈالے جاتے ہیں۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

عالم کا قبر کے پاس نصیحت کرنا اور اس کے ساتھیوں کا اس کے ارد گرد بیٹھ جانا۔ مَخْرُجُونَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سے مراد قبروں سے نکل کھڑا ہونا ہے۔ بُعِثُوا اُجْرَارِی جائبیں کی بُعِثُوا حَوْضِی یعنی میں نے اس کے نچلے حصے کو اوپر کر دیا۔ اِلَّا یَقَاضُ تِيز دُونَنا۔ اعراس نے الی نصب سے ملو الی شئی منصوب بتایا یعنی بلندی کی طرف سبقت کریں گے النفس سے واحد اور النفس مصدر ہے۔ قبروں سے نکلنے کا دن یُسُورًا نکل لیں گے ابو عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

ہم بقیع غرقہ میں ایک جنازے کے ساتھ تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ آپ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی تو چھڑی کو زمیں پر مارنے رہے پھر فرمایا۔ تم میں سے کوئی فلاں روح ایسا نہیں کہ اس کا ٹھکانا جنت یا جہنم میں لکھ نہ دیا گیا اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ وہ فسق ہے یا سید۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کریں اور غلہ چھوڑ دیں! ہمیں جو ہم میں سے سعادت مندوں جیسے کام کرے گا اور جو ہم میں سے بد بخت ہوگا وہ بد بختوں جیسے کام کرے گا۔ فرمایا کہ سعادت مندوں کے لیے سعادت

۱۲۷۱ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ لَّهُمَا لِيُعَذَّبَا بِمَا وَ مَا يُعَذَّبَانِ فِي كَيْفٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتُرُ مِنَ الْقَبْرِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمِشُّ بِالْقَيْمَةِ ثُمَّ أَحَدٌ حَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ فَشَقَّهَا بِنَصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّ أَنْ يَخْتَفِ عَنْهُمَا مَا لَهُمَا يَبِيسَا ؟

باب ۸۶۵ مَوْعِظَةُ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ وَتَعْوِذُ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ يَخْرُجُونَ مِنَ الْاَجْدَاثِ الْاَجْدَاثُ الْقُبُورُ يُعْثَرُثُ اُثْرُهَا بَعَثَتْ حَوْضِي اَمِي جَعَلْتُ اسْفَلَ اَعْلَاهُ اِلَّا يَقَاضُ اِلَيْهِمْ وَقَدْ اِلَا اَعْمَشُ اِلَى نَصْبِ اِلَى شَيْءٍ مِّنْصُوبٍ يَسْتَبِقُونَ اِلَيْهِ وَالنَّصْبُ وَاحِدٌ وَالنَّصْبُ مَصْدَرٌ يَوْمَ الْخُرُوجِ مِنَ الْقُبُورِ يَسْلُونَ يَخْرُجُونَ ؟

۱۲۷۲ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي حَزْرَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْعَرْقَدِ فَاتَّكَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدَ حَوْلَهُ وَمَعَهُ خَصْرَةٌ وَكُنْتُ كَجَعَلٍ يَتَكَلَّمُ بِمَوْعِظَةٍ لَّهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مِّنْغُورَةٍ اِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالتَّائِبِ اِلَّا قَدْ كُتِبَ سَقِيَّةٌ اَوْ سَعِيدَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعِيَ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُصِوِّرُ اِلَى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ



کے کام آسان کر دے جاتے ہیں اور بد بختوں کے لیے بد بختی والے عمل آسان کر دے جاتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: جس نے دیا اور ڈرا (۵: ۹۲)۔

### خودکشی کرنے والے کا حکم

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کی جان بوجھ کر چھوٹی قسم کھائی، وہ کسی طرح ہے جو اس نے کہا: جس نے خود کو کسی ہتھیار سے قتل کیا وہ جہنم میں اُسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مسجد میں ہم سے حدیث بیان کی۔ پس ہم بھولے نہیں اور نہ ہمیں یہ ڈر ہے حضرت جناب کبھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منسوب کر کے چھوٹ بولیں گے۔ فرمایا کہ ایک زخمی آدمی نے خود کو قتل کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے خود ہی جان دے دی تو میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

ابو الیمان، شعیب، ابوالنزاہ، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنا گلا گھونٹا وہ جہنم میں گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنم میں نیزہ مارتا رہے گا۔

منافقوں پر ناز پڑھنے اور مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کی کراہت۔ اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب عبد اللہ بن ابی بن رسول فوت ہوا تو اس پر ناز پڑھنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو بنی ماضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا آپ ابن ابی پر ناز پڑھیں گے حالانکہ اُنھوں نے فلاں روز یہ بات اور فلاں روز یہ بات کہی تھی، جنھیں میں گناہگار رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِمَا سَلَامٌ كَانَ مِن مِّنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَنُصِرُوا إِلَىٰ عَمَلٍ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُكْسَرُونَ بِعَمَلٍ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُكْسَرُونَ بِعَمَلٍ الشَّقَاوَةِ كَقَوْلِهِ قَامَا مَنْ أَعْطَىٰ وَآتَىٰ الْآيَةَ ۝

### باب ۸۶۶ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ ۝

۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الصَّعَالِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِعِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَادِيًا مُّتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِعِدَّةٍ عِدَّةٍ بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَ قَالَ الْحَسْبُكَ بَرْقُ مِقَالٍ حَدَّثَنَا لُجَيْدُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ فَمَا لَيْسَ بَيْنَا وَمَا خُفَّ أَنْ يَكُنْ بِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ قَتَلَ نَفْسًا فَقَالَ اللَّهُ بَدَّرَ فِي عَبْدِي بِتَقْصِيرٍ حَكَمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ۝

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعُمُهَا يَطْعُمُهَا فِي النَّارِ ۝

باب ۸۶۷ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُسْلِقِينَ وَالْإِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَتَمَاتَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي بَرْقٍ سَكُونُ رَحْمَى لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعْتُ لِلْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْخَصِلُ عَلَى



تعالیٰ علیہ وسلم نے جنم دینے کا افسوس فرمایا۔ اس طرح بچے بٹھاؤ  
جب میں نے اصرار کیا تو فرمایا کہ مجھے اختیار دیا گیا ہے لہذا میں نے یہی  
اختیار کیا اگر وہ شترے زیادہ دفعہ دعا کرنے پر مجباً جائے تو میں زیادہ  
دفعہ دعا کروں۔ رووی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس  
پر نماز پڑھی۔ جب واپس لوٹے تو تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ سورۃ برات  
کی دو آیتیں نازل ہو گئیں کہ ان میں سے کسی پر نماز پڑھو خواہ کبھی مرے سے  
فاسق موت تک اس روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
بارگاہ میں جو حیرت کی بعد میں مجھے اُس پر تعجب ہوا۔ اس راز کو اللہ اور  
اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

### لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک  
جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کی اچھی تعریف کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اُس کا بُرائی  
کے ساتھ ذکر کیا۔ فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض  
گزار ہوئے کہ کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا کہ تم نے اس کا بھلائی کے  
ساتھ ذکر کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور اس کا بُرائی کے  
ساتھ ذکر کیا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو گئی کیونکہ تم زمین میں اللہ تعالیٰ  
کے گواہ ہو۔

عبد اللہ بن بکریدہ سے روایت ہے کہ ابوالاسود نے فرمایا۔ میں  
مدینہ منورہ حاضر ہوا تو وہاں ایک بیمار کی پھل ہوئی تھی۔ میں حضرت عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھ گیا۔ وہاں سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں  
نے اس کا بھلائی کے ساتھ ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔  
واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ اُس کا بھی بھلائی کے ساتھ ذکر کیا۔ حضرت عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو اپنے  
اُس ساتھی کا ذکر بُرائی کے ساتھ کیا۔ فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ چنانچہ  
ابوالاسود کا بیان ہے کہ میں عرض گزرا ہوا۔ یا امیر المؤمنین! کیا چیز واجب  
ہو گئی۔ فرمایا کہ میں وہی کہتا ہوں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
جو مسلمان کے بچے ہونے کے بعد آرائی گوئی وہی تو اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل

اَللّٰهُمَّ وَلَكَ اَتَمُّ الشُّكْرِ اَتَمُّ الشُّكْرِ اَتَمُّ الشُّكْرِ اَتَمُّ الشُّكْرِ  
قَوْلُهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
اَلْحَمْدُ لِعَلِّيْ يَا عُمَرُ فَلَمَّا اَكْتُمْتُ عَلَيْهِ عَالَ اِنِّيْ خَيْرٌ لِّكَ  
فَاَخْبَرْتُ لَمَّا عَمَلْتُ اِنِّيْ اَنْزَلْتُ عَلَى السَّبْعِيْنَ فَغَفَرْتُ  
لِزِدْتُ عَلَيْهِمَا قَالَ فَصَلِّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَمَرَ بِتَكْنُفِ الْاَيْسَرِ اَحْمَدُ نَزَلَتْ  
الْاَيَاتَانِ مِنْ بَرَاكَةِ وَلَا تَصَلِّ عَلَى اَحَدٍ مِنْهُمْ مَّرَاتٍ  
اَبَدًا اِلَّا وَهْمًا وَشَقْوَةً قَالَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ خُدَّائِيْ  
عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَاللّٰهُ وَ  
رَسُولُهُ اَعْلَمُ

### باب ۸۶۸ ثناء الناس على الميت

۱۲۷۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو حَمَزَةَ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ  
مُرَدِّدًا جَنَازَةً قَالُوا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِبَتْ لَهَا خَيْرٌ يَا اَحْمَدُ قَالُوا عَلَيْهَا شَرًّا  
فَقَالَ وَجِبَتْ لَهَا خَيْرٌ يَا اَحْمَدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنَا  
وَجِبَتْ قَالُوا هَذَا اَشْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجِبَتْ لَهَا الْجَنَّةُ  
وَهَذَا اَكْتَبَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجِبَتْ لَهَا النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاؤُ  
اللّٰهِ عَلَى الْاَرْضِ +

۱۲۷۷۔ حَدَّثَنَا اَعْيَانُ بْنُ مَسْلُومٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ  
الْقُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسود قَالَ  
كَوْنَتْ الْمَدِيْنَةُ فَقَدْ وَقَعَتْ بِهَا مَرَضٌ فَجَلَسْتُ اِلَى عَمْرِ  
بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ قَالَتِي  
عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجِبَتْ لَهَا  
مَرِيءُ الْخَيْرِ قَالَتِي عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ  
عَنْهُ وَجِبَتْ لَهَا مَرِيءُ الْاَلَةِ قَالَتِي عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ  
وَجِبَتْ فَقَالَ اَبُو الْاَسود فَقُلْتُ مَا وَجِبَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ  
قَالَ قُلْتُ لَمَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُسْلِمُ  
شَهِيدٌ لِّاَبِيْعٍ يَخْبِرُ اَخِيْعَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ

کرے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے، اے اتریں! فرمایا کہ میں بھی ہم عرض گزار ہوئے کہ  
وَقَدْ أَفْرَأَا کہ وہ بھی پھر ہم نے ایک کے متعلق نہیں پوچھا۔

عذاب قبر کے متعلق روایتیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔  
جب ظالم موت کے شکنجے میں ہوں گے اور فرشتوں نے اپنے ہاتھ پھیلے  
ہوئے ہوں گے باقی جانوں کو نکالوا آج تمہیں ذات آمیز عذاب دیا  
جائے گا۔ اَلْهُوْنُ دہی اَلْهُوَانُ ہے اھ اَلْهُوْنُ یعنی زری  
ارشاد باری تعالیٰ ہے، اہم اُنھیں رد دتہ عذاب دیں گے۔ پھر بڑے  
عذاب کی طرت لڑنے جائیں گے۔ نیز ارشاد ربانی ہے:۔ اور فرعون  
کے ساتھیوں برا عذاب ملے گا۔ صبح و شام اُن پر جہنم پیش کی جاتی ہے اور  
جس روز قیامت قائم ہو تو فرعون کے ساتھیوں کو سخت عذاب  
میں داخل کرنا۔

حفص بن عمر، شعیبہ، علقمہ بن مرثد، سعد بن جبیدہ، حضرت براء  
بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا، جب مومن کو اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے  
پاس ایک خشتہ آٹک ہے پھر گواہی دیتا ہے کہ میں نے کوئی معبود مگر  
اللہ اور محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول نہیں۔ اسی کے متعلق ارشاد ربانی ہے:۔

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط بات پر قائم رکھتا ہے (۲۴: ۱۲)

علی بن جبیدہ، یعقوب بن ابراہیم، النکس والد ماجد، صالح،  
نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں بتاتے  
ہوئے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کڑھے دانت کفار کے پاس  
نفسیت سے گئے اور فرمایا، جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے  
اُسے سچا پایا۔ عرض کی گئی کہ آپ مردوں کو پکار رہے ہیں! فرمایا کہ تم  
ان سے زیادہ نہیں کہتے لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔

محمد بن بشر، عئذہ سے روایت ہے کہ شعیبہ بن ہم سے یہی  
حدیث بیان کی اور یہ بھی فرمایا کہ آیت یُسَيِّتُ اللہُ الَّذِینَ اَصْنَعُوا۔  
عذاب قبر کے بارے میں نازل فرمائی گئی تھی۔

عبد اللہ بن محمد، سفیان، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا، اسے شک وہ (کفار) اب جلتے ہیں کہ میں جو

قَالَ وَثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ  
عَنِ الْوَالِدِ ۞

**باب ۱۶۹** مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ وَ  
قَوْلِهِ تَعَالَى إِذَا الظَّالِمُونَ فِي عَمَارَاتِ الْمَوْتِ وَ  
الْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمْ  
الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ لِمَنْ هُوَ الْهُونُ وَ  
الْهُونُ الرِّقُّ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ سَنُعَذِّبُهُمْ  
مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَى عَذَابٍ عَظِيمٍ وَقَوْلُهُ  
تَعَالَى وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ النَّارُ  
يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ  
أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ۞

۱۲۷۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُرَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ  
عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أُفْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُمِّي ثُمَّ سَمِعَ أَنَّ لَدَا لَإِلَّا اللَّهُ  
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُسَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ  
أَمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّانِي ۞

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
بُرْزَيْلٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ عَنْ أَبِي  
عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ أَطْلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْقَلْبِ فَقَالَ وَجَدْتُ مَا وَعَدَ  
رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيلَ لَكَتَدْعُوا أَمْوَالًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَكْمَرِ  
مِنْهُمْ وَلَكِنْ لَا يُحِبُّونَ ۞

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ بِهَذَا وَرَأَيْتُ ثَبَّتَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا نَزَلَتْ فِي  
عَذَابِ الْقَبْرِ ۞

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّمَا



کہتا تھا وہ سچ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تم مردہ دلوں کو نہیں مٹا سکتے (۸۰:۲۷)۔

مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی صحت اُن کے پاس آئی اور عذابِ قبر کا ذکر کیا اور اُن سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذابِ قبر سے بچائے۔ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عذابِ قبر کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ اُن کے لیے عذابِ قبر ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کئی بار دیکھا ہے۔ ہوتے نہیں دیکھا مگر عذابِ قبر سے بچا ہوا مانگتے۔

یحییٰ بن یسکان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ فرماتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دیتے کھڑے ہوئے تو قبر کی آرائش کا ذکر کیا کہ اُس میں آدمی کو آرایا جائے گا جب آپ نے اس کا ذکر فرمایا تو مسلمان پچھنے لگے۔ غنڈہ رتے کہا کہ عذابِ قبر کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کو جب اُس کی قبر میں لکھا جائے کہ اُس کے ساتھ لوٹتے ہیں اور وہ اُس کے خواتین کی آمٹن رہا ہوتا ہے تو اُس کے پاس تدفین آتے ہیں اُسے بچھا کہتے ہیں، تو اس شخص کے متعلق کیا کہا جاتا تھا۔ یعنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مارا موسیٰ ہو تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے بندے اُس کے رسول ہیں، اُس سے کہا جائے گا کہ جہنم میں اپنے ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے جہنم میں ٹھکانا دے دیا ہے۔ پس دونوں کو دیکھا۔ قتادہ نے ہم سے ذکر کیا کہ اُس کی قبر وسیع کر دی جائے۔ پھر مدینہ میں اس کی طرف لڑتے ہوئے فرمایا اگر منافق یا کافر ہو تو اُس سے کہا جائے گا: تو اس شخص کے متعلق کیا کہا جاتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں، میں وہی کہتا ہوں جو لوگ کہتے تھے۔ اُس سے کہا جاتا ہے: تو نے نہ جانا اور نہ سمجھا۔ اُسے لوہے کے گڑ سے مارا جاتا ہے تو

لَيَعْلَمُونَ إِلَّا أَنْ مَّا كُنْتُ أَقُولُ حَقٌّ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّكَ لَا تُصِيبُ الْمَوْتِي ۖ

۱۲۸۲ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ سَمِعَتْ الْأَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكَ اللَّهُ عَذَابَ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ لَهَا عَذَابُ الْقَبْرِ مَا لَيْتَ عَائِشَةَ تَرَى اللَّهَ عَلَيْهَا كَمَا نَأْيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ صَلَاتِهِ لَا تَعُوذُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ ۖ

۱۲۸۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَمْعَةَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي تَمِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فَنَنَ عَذَابَ الْقَبْرِ الَّذِي يَفْتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ فَهَرَّ لَشَيْءٍ مَنَاجَةً زَادَ عِنْدَ رَجَاءِ ابْنِ الْقَبْرِ ۖ

۱۲۸۴ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَدْنَةَ تَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وَضَعَهُ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَدْنَةَ حَبَابَةٍ وَذَكَرَهُ لَيْسَ لَهُ قَوْلٌ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّهُ مَكِينٌ لِيَقْعُدَ بِهِ فَيَقُولَ مَا كُنْتُ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ يُمَحِّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَوَلَّهُ فَيَقُولُ لَمْ أَنْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَمَدَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَذَكَرُوا مَا جَمَعُوا، قَالَ وَقَتَادَةُ وَذَكَرْنَا أَنَّ لَيْسَ لَهُ فِي قَبْرِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَبِي أَنَسٍ قَالَ وَأَمَّا الْمُتَنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيَقُولُ لَمْ مَّا كُنْتُ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَقُولُ لَا دَرِيَّةَ وَلَا تَلَيْتَ وَيَضْرِبُ بِمِطْرَقٍ مِنْ حَدِيدٍ مَضْرِبَةً

چیننا چلا تا ہے جس کو سب قریب والے گنتے ہیں سوائے جنوں اور انسانوں کے

عذاب قبر سے پناہ مانگنا

محمد بن شعیب، یحییٰ، شعبہ ابون بن ابو جحیفہ، ان کے والد ماجد حضرت

برادر بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت ابی انیس رضی اللہ تعالیٰ

عنہم نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور

سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ نے ایک آواز نہی تو فرمایا: یہودی کو اس

کے قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔ — نصر شعبہ ابون، ان کے والد ماجد

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابی انیس رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

مسلم، و بیہ، ابوی بن عقبہ حضرت بنت خالد بن عبد العاص

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم سے سنا کہ آپ عذاب قبر سے پناہ مانگ رہے تھے۔

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے: اے اللہ

میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور جہنم کے عذاب سے

اور زندگی و موت کے تقئے سے اور سرخ دجال کے تقئے سے۔

غیبت اور پیشاب کے باعث عذاب قبر ہونا

حضرت ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا کہ ان دونوں

کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ کیسے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دئے

جا رہے، پھر فرمایا: بلکہ ان میں سے ایک جھلی کھایا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب

کی جھیلوں سے نہیں پیتا تھا۔ پھر آپ نے ایک سبز مٹی توڑی اور اس

کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ جب

تک یہ خشک نہیں ہوں گی شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی

ہے۔

فَيُصِيبُهُمْ مِصْرَةٌ يَسْمَعُ مِنْ تَلِيٍّ غَيْرِ الثَّقَلَيْنِ

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۲۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَثَرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جَحِيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَّهَتْ الشَّمْسُ

فَسَمِعَهُ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودٌ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا، وَقَالَ لِنَصْرٍ

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنٌ يَمَعْتُ أَبِي سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنْ

أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ

۱۲۸۶ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ

عُقَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ خَالِدٍ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْعَاصِ

أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۱۲۸۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ

حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللَّهَ

إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ

فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ

بَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغَيْبَةِ وَالْأَبْوَالِ

الْبَابُ

۱۲۸۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ

مُجَاهِدٍ عَنْ كَاذِبٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا

لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَيْدٍ لَكُمْ قَالَ بَلَى أَمَّا أَحَدُهُمَا

فَكَانَ يَسْتَعِي بِالْيَمِيمَةِ وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَدْرِمُ يَوْمَهُ

قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عَوْداً رَطْباً فَكَسَرَهُ بِإِصْبَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ

وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ

يَبْسَا



بَابُ الْمَيْتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعِشِيِّ

١٢٨٩ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ  
عَدُوٍّ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِي  
الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَنْ اُحَدِّثَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرْضُ عَلَيْهِ  
مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ  
فَلَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هَذَا اِمْقَعْدُكَ حَتَّى  
يُبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ +

بَابُ ٨٤٣ كَلَامُ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ.

١٢٩٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
أَبِي سَوَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَدَّادِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَأَحْمَلَهَا الرَّجُلُ عَلَى أَعْتَاقِهِ فَقَرَأَ  
الْحَمْدَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَجْرٌ إِلَّا بِمَا قَرَأَ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ  
قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلَّ  
شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَبَحَ

بَابُ مَا قَالَ فِي أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ  
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ لَكَ ثَلَاثٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ  
يَبْلُغُوا الْحَدِيثَ كَانَ لَكَ

١٢٩١ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ تَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مَنْ أَوْلَاهُ  
يَبْلُغُوا الْحِلَّاتِ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ يَقْضِي حَقَّهَا لَهُمْ

١٢٩٢ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَدِيقِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى ابْنُ كَلْبَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْغَبًا فِي الْجَنَّةِ

میت کو صبح و شام اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

حضرت محمد اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ سب کون کر رہا ہے  
 تو صبح و شام اُس کو اُس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے، خواہ وہ اہل جنت  
 سے ہو یا اہل جہنم سے اور اُس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے  
 یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تجھے اُٹھائے گا۔

میت کا چار پائی پر کلام کرتا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک ہے تو کہتا ہے: جلدی سے جلدی سے چلو آؤ اگر نیک نہیں تو کہتا ہے: اے اللہ! اس کو کہاں سے مار رہے ہیں! اس کی آواز کما شنو کے سوا ہر چیز سنیتی ہے۔ اگر انسان سننے کو بے ہوش ہو جائے۔

مسلمانوں کی اولاد کا حکم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نئے بنجائے علیہ وسلم سے روایت کہ جس کے سینہ بچے  
فوسہ ہو جائیں جو حسن بلوغ کو نہ پہنچے ہوں تو وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ  
ہو، مگر گے یا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

عبد العزیز بن حمصیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-  
لو گدایں سے جس مسلمان کے تین بچے قوت ہو جائیں جو سرخ بلور کو نہ پہنچے  
اُن کو تو اُن کے باعث اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے اُسے جنت  
میں داخل فرمائے گا۔

مدی بن ثابت نے حضرت ابراہیم بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جب حضرت ابراہیم (ص) کے صاحبزادے فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں اُس کی ایک دودھ پلاتے والی ہے۔

# پارہ ۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۵۶ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَسْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ أَلَمْ تَرَ إِذَا أَخْلَقَ اللَّهُ نَفْسًا كَانَتْ أَعْمَى عَمِلَتْ

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا قُطَيْبَةُ بْنُ يَزِيدَ النَّخَعِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ أَلَمْ تَرَ إِذَا عَمِلَتْ نَفْسًا كَانَتْ أَعْمَى عَمِلَتْ

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُؤْكَدٍ كُودٌ كُودٌ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَوَّاهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَوْ يَضْرِبُهُ أَوْ يَمْسُكُ سَائِمٌ كَمَثَلِ الْبُحَيْمَةِ شَتَّجُ الْبُحَيْمَةِ هَلْ تَرَى فِيهَا جِدَّ عَاهٍ

باب ۵۷

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ هُوَ ابْنُ حَارِثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ مَنْ دَامَى مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَصَهَا فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللَّهُ فَسَأَلْنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ دَامَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لَيْتَنِي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتَيْنِي فَأَخَذَ ابْنِي فَأَخْرَجَنِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَأَوَّاهُ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ يَدُودٌ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا

مشركوں کی اولاد کا حکم

جہان بن موسیٰ، عبد اللہ شعیب، ابو یسر، سعید بن جبیر، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکوں کی اولاد کے متعلق فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا اور وہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

ابو الیمان، شعیب، زہری، عطاء بن یزید، حبشی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکین کے بچوں کے متعلق پوچھا کیا تو فرمایا۔ جو وہ کرنے والے تھے اُسے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ پس اُس کے والدین اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جیسے جانور کہ جب وہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تم کسی کے کس کس دیکھتے ہو؟

بعض گناہوں کی سزا

حضرت سمروہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز پڑھ لیتے تو چہرہ انور ہماری طرف کر کے فرماتے۔ تم میں سے آج رات کسی نے خواب دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہو تو بیان کرے۔ پس جو اللہ جانتا ہے کہہ دیتے۔ ایک روز آپ نے ہم سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے نہیں فرمایا تو آج رات میں نے دیکھا کہ دُؤ آدمی میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا اور ایک کھڑا تھا۔ ہمارے بعض ساتھیوں نے موسیٰ سے روایت کیا کہ



عَنْ مُوسَى كَلْبٍ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ فِي رِشْدِهِ قَدْ حَدَّثَنَا عَنْ يُونُسَ  
قَالَ كُنْتُ يَوْمَئِذٍ فِي رِشْدِهِ فِي الْأَمْرِ مِثْلَ ذَلِكَ وَكُنْتُ يَوْمَئِذٍ  
هَذَا أَمِيرُودُ فَيَضَعُ رِشْدَهُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ انْطَلَقْتُ  
فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُصْطَجِعٍ عَلَى قَعَاءٍ وَرَجُلٍ  
قَائِمٍ عَلَى رَأْسِهِ يَغْتَنِيهِ أَوْ صَخْرَةً فَيَنْشُدُ خَيْرَهَا رَأْسَهُ  
فَإِذَا اضْطَرَبَتْ تَدْرُكُهُ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْنَا لِيَأْخُذَهُ  
فَلَمَّا يَرِجُّهُ إِلَى هَذَا احْتَى يَلْتَمِسُ رَأْسَهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا  
هُوَ قَعَاءُ الْيَمْرِ فَضَرَبَهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ انْطَلَقْتُ فَانْطَلَقْنَا  
إِلَى نَقِيبٍ مِثْلَ الشَّوْبِ فَلَمَّا حَضَرْتُ قَامَ سَعْلُهُ فَرَأَيْتُهُ سَوَّجَدُ  
تَحْتَهُ نَارٌ فَإِذَا اقْتَرَبَ انْقَعَبُوا حَتَّى كَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا فَإِذَا  
حَمِدَتْ سَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا رِجَالٌ فَلَمَّا دَنَا قَعَاءُ فَقُلْتُ  
مَا هَذَا قَالَ انْطَلَقْتُ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دِيمٍ  
فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسْطِهِ النَّهْرِ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَ  
وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَارِثٍ وَعَلَى شَيْطَانِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ  
يَدَيْهِمَا حِمَارٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَإِذَا ارْتَدَّ  
أَنْ يَخْرُجَ رِمَاةُ الرَّجُلِ بِحَجَرٍ فِيهِ قَرْدَةٌ حَيْثُ كَانَتْ  
فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَرَجَّحْتُ كَمَا  
كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ انْطَلَقْتُ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا إِلَى  
سَرُوضَةٍ خَضِرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ  
وَصِيبَانٌ وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ  
نَارٌ تَوْقِدُهَا فَصَعِدَ إِلَى فِي الشَّجَرَةِ فَإِذَا خَلَّوْا دَامَ مَا  
لَمْ يَرْقُطْ أَحْسَنَ وَأَفْضَلَ مِنْهَا فِيهَا رَجَالٌ شَبُوهُ وَشَبَابٌ  
وَنِسَاءٌ وَصِيبَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَانِي إِلَى الشَّجَرَةِ  
فَأَمَّا كُنْتُ قَائِمًا فَهَذَا أَحْسَنُ فَأَكْثَلُ فِيهَا طَيْرٌ وَفَقَاتُ  
فَلَمَّا كُنَّا فِي الْبَيْتِ فَالْحَبْرَانِ كَمَا رَأَيْتُ قَالَ لَكُمْ أَمَّا  
الَّذِي رَأَيْتُمْ يَشُقُّ رِشْدَهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذِبِ  
فَنَحْصَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَفَاقَ فَيَضَعُ رِشْدَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ  
وَالَّذِي رَأَيْتُمْ يَشُدُّ رَأْسَهُ فَجَعَلَ عِلْمُهُ اللَّهُ الْعَرَّانُ قَامَ  
عَنْ يَالَيْلٍ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِاللَّيْلِ يَفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ

لوہے کا ایک ٹکڑا ہے جیسے اس کے جڑے میں داخل کرتا ہے اور گندے تک  
پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح دوسری طرف کرتا ہے اور پہلے جڑ جاتا ہے پھر دوسرا  
اسی طرح کرتا ہے۔ میں نے کہا اس پر کیا ہے۔ کہا آگے چلیے ہم آگے گئے تو ایک  
شخص کے پاس پہنچے جو چیت بیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی اس کے سر پر دستہ یا  
پتھر بٹھاتا تھا جس سے اس کا سر بھڑکتا تھا جب وہ مارتا تو پتھر ٹھک  
جاتا۔ وہ اسے لینے جاتا تو واپس آنے سے پہلے اس کا سر درست ہو جاتا  
جیسا کہ پہلے تھا۔ پھر اسی طرح مارتا ہے میں نے کہا یہ کون ہے کہا کہ آگے  
چلیے تو ایک تندرست شخص کے پاس پہنچے جو اوپر سے تلگ اٹھنے سے  
دیسے تھا۔ اس کے نیچے آگ جھلک رہی تھی جب اس میں جوش آتا تو لوگ  
نکلنے کے قریب ہوتے اور نرم پڑتی تو نیچے چلے جاتے۔ اس میں مرد و  
عورت سب ننگے تھے۔ میں نے کہا اس پر کیا ہے کہا آگے چلیے۔ ہم  
آگے گئے یہاں تک کہ ایک خون کی نہر پہنچے جس کے درمیان میں ایک  
آدمی کھڑا تھا۔ یزید بن ہارون وجہ بن جریر، جریر بن حارث نے کہا نہر  
کے کنارے پر ایک آدمی تھا جس کے سانسے پتھر سے نہر والا آدمی جب آگے  
بڑھتا اور نکلنے کا ارادہ کرتا تو یہ آدمی اس کے سر پر پتھر مار کر اسے سلی جگہ  
پر لوٹا دیتا جب بھی وہ نکلنے کا ارادہ کرتا تو اسی طرح اس کے سر پر پتھر مار کر اسی  
جگہ لوٹا دیتا میں نے کہا اس پر کیا ہے۔ دونوں نے کہا۔ چلیے ہم آگے چلے تو  
ایک سرسبز باغ میں پہنچے۔ اس میں ایک بہت بڑا درخت تھا جس کی جڑ میں  
ایک بوڑھا آدمی بچے تھے جب کہ ایک آدمی درخت کے قریب اپنے سانسے  
آگ جلا رہا تھا۔ دونوں بچے کے ایک درخت پر چڑھ گئے اور مجھے ایک  
گھوڑے لے گئے جو بڑا خوبصورت اور عمدہ تھا جس میں بوڑھے اور جوان  
تھے میں نے کہا کہ تم نے مجھے ساری رات بھر ایسا بے لہذا مجھے بتاؤ جو میں نے  
دیکھا ہے دونوں نے کہا، ماچا جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کے جڑے چیرے  
ہاں یہی تو بہت جھٹا ہے، جھٹا ہی بتانا افسوس انہیں نے کر  
دیا میری اوائی تھی۔ اس کے ساتھ قیامت کی آواز سنائی دیتی تھی کہ جیسے  
آپ نے دیکھا کہ اس کا سر بھڑکتا تھا اسے تو اس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید  
سکھایا تو اس کے باوجود اس کو سو جاتا اور دن میں اس پر عمل نہ کرتا اس کے  
ساتھ قیامت تک ہی ہوتا رہے گا اور جس کو آپ نے گڑھے میں دیکھا وہ  
ننا کا تھے اور جس کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ خود بخود تھا اور جس بوڑھے



الْيَقِينَةَ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّعْبِ فَهُمْ الرَّاغَةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ  
فِي النَّعْبِ أَكَلُوا الزَّيْتُونَ وَالشَّيْبَةَ الَّتِي فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ  
إِمْرَأَتُهُمُ وَالْبَنِيَّانِ حَوْلَهُ وَأَوَّلُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّاسَ  
لِكُلِّ حَلِيزَةٍ النَّاسِ وَالَّذِي أَرَادَ إِلَى الرَّحَى دَخَلَتْ دَارُهَا مَتَى  
الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَكَانَ الشَّهَادَةُ وَأَنَا جَنَابُكَ  
وَهَذَا أَيْضًا كَيْتِلٌ قَدْ رَقَمَ نَاسُكَ قَدْ هَتَّ نَاسُكَ فَرَادَا فَسَوَى  
مِثْلَ السَّحَابِ قَالَا خَلَّتْ مَنَازِلُكَ فَعَلَّتْ دَعَايَ أَدْخَلَ  
مَنْزِلِي قَالَا لَأَنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمْرٌ لَمْ تَشْكُ مِنْهُ فَلَوْ اسْتَمَلَّتْ  
أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ.

**باب ۱۱۷۷** مَوْتُ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ.

۱۲۹۷. حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ  
فَقَالَ فِي كُمٍ كَفَنْتُمْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فِي  
ثَلَاثَةِ أَثَوَابٍ بَعْضُ سَحَرٍ لَيْسَ فِيهَا فَيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ  
وَقَالَ لَهَا فِي أَيِّ يَوْمٍ تُوِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَتْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالَتْ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ  
قَالَ أَرَجُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ الْكَيْلِ فَظَنَرُ إِلَى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ  
يُمَرُّ مِنْ فَيْصِهِ سَدٌّ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ اغْسِلُوا تَوِي  
هَذَا أَوْ زَيْدٌ فَأَعْلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفَنُوهُ مِنْهُمَا قُلْتُ إِنَّ هَذَا  
خَلَّى قَالَ إِنْ أَلَمْتُ أَحَدًا بِالْحَبِّ يَدُّهُ مِنَ الْعَيْتِ لَأَسَاهُ  
بِلَهْلَكَةٍ لَمْ يَكُنْ حَتَّى أَمْرُ الْيَلَّةِ السَّلَاةِ وَدَفِنَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ.

**باب ۱۱۷۸** مَوْتُ الْفُجَاءَةِ بَغْتًا.

۱۲۸۸. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
أَنَّ رَجُلًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَمِيتُ لَتِ  
نَفْسُهَا وَأَظْهَرْتُ لَوْتُكَ لَمَسْتُ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ  
تَصَدَّقَتْ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ.

**باب ۱۱۷۹** مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَاقْبِرْهُ أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ أَقْبَرُهُ إِذَا

کو آپ نے درخت کی جڑ میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے  
گردن کی اولاد تھی اور جو آگ جلا رہا تھا وہ طوطہ جہنم تھا اور پہلا گھر جن  
میں آپ داخل ہوئے وہ عام مسلمانوں کا گھر تھا اور یہ دوسرا شہداء کا گھر ہے  
یہیں جموں کی ہڈیاں آویسے رکھ دی گئی ہیں۔ اپنا سر اٹھائیے۔ میں نے سر اٹھایا  
تو میرے اوپر بادل بھی چھینے لگا۔ دونوں نے کہا یہ آپ کی قیام گاہ ہے  
میں نے کہا۔ مجھے چھوڑیے گا اپنے گھر میں جاؤں۔ دونوں نے کہا ہ۔  
ابھی آپ کی عمر بڑھ رہی ہے جو پوری نہیں ہوئی۔ اگر پوری ہو جائے تو اپنی  
قیام گاہ میں تشریف لے آنا۔

**پیر کے روز کی موت**

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہیں حضرت  
ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئی تو فرمایا۔ تم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو کتنے کپڑوں کا کنس دیا؟ عرض گزار ہوئی کہ تین سو تین کپڑوں کا جن میں  
تین بیس تھی اور یہ تمام۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے کس روز وفات پائی۔ انھوں نے کہا کہ پیر کو فرمایا کہ آج کیا دن ہے؟  
انھوں نے کہا کہ پیر فرمایا کہ مجھے اُمید ہے کہ آج رات سے پہلے پھر اس  
کپڑے کو دیکھا جس میں بیمار ہوئے تھے تو اہل پرزہ خان کا نشان تھا فرمایا  
کہ میرے اس کپڑے کو دھو ڈالو اور اس پر دو کپڑوں کا اضافہ کر کے مجھے  
اُن میں کفنا دینا میں نے کہا کہ یہ تو بوسیدہ ہیں۔ فرمایا کہ مردوں کا نسبت  
نفس سے کپڑے کے زیادہ تھی یہی کیونکہ یہ پیپ کے پتے ہیں۔ پھر  
وفات نہ پائی یہی تک مکمل کرات کو مکمل ہوا اور صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیئے گئے۔

**ناگہانی موت کا بیان**

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میری والدہ ماجدہ  
ایک ایک فوت ہو گئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ گفتگو کر میں تو صدقہ دیتیں  
اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انھیں ثواب ملے گا؟  
فرمایا۔ ہاں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت ابوبکر و  
حضرت عمر کی۔ فاقبِرْہ سے مراد ہے کہ میں نے اُس آدمی کے لیے قبر بنائی



جَعَلَتْ لَهُ قَبْرًا وَ قَبْرَتَهُ دَفَنَتْهُ كَيْفَانَا يَكُونُونَ فِيهَا  
أَحْيَاءٌ وَيَكُونُونَ فِيهَا أَمْواتًا۔

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ  
هَشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ  
يَحْيَى بْنُ أَبِي نَكْرَةَ عَنْ هَشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
إِن كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَسْقِي الْمَوْتَى  
أَيُّنَ أَنَا أَيْدِيَّ أَيْنَ أَنَا غَدًا لَاسْتَبْطَاءَ يَكُونُ عَائِشَةُ قُلْنَا كَانَ  
يُؤْمِنُ بِقَبْرِهُ اللَّهُ يَبْنِي سَعْرِي وَهَوْرِي وَدُفْنِي فِي بَيْتِي۔  
۱۳۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَوَانَةَ  
عَنْ هِلَالٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعٍ أَدَّى لَمْ يَقْضِ مِنْهُ لَعَنَ  
اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اخْتِذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَهُمْ مَسْجِدٌ  
يُكْرَهُ ذَلِكَ أَسْرَفَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنَّهُ خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ  
مَسْجِدًا عَنْ هِلَالٍ قَالَ كُنَّا فِي عُرْوَةَ بَنَ الرَّبِيعِ  
وَلَمْ يَكُنْ لِي۔

۱۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا  
أَبُو جَوَانَةَ عَنْ عَيَّاشٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ الشَّامِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدًا۔

۱۳۰۲۔ حَدَّثَنَا خُزَيْمَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ  
هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقَا سَطَطَ عَلَيْهِمُ الْخَالِطِيُّ فِي نَهَارٍ قَلِيلٍ  
بَنِي قَبِيلٍ لَمْ يَلَوْا أَحَدًا فَاذْهَبُوا فَمَدَّ لَهُمْ قَدَمَ فَعَمُوا وَهَذَا  
فَلَمَّا انْشَاءَ قَدَمُ الْبَكْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَدَّ وَجْهًا أَحَدًا  
يَعْنِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَمْ يَكُنْ عُرْوَةَ لَدَا اللَّهِ مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عَمْرٍو عَنْ هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ لَا تَكْذِبْنِي مَعَهُمْ وَ  
ادْفِنِي مَعَ صَلَاحِي بِالْبُقْعَةِ كَذَلِكَ أَرَادَ لِي بِهَذَا أَبَدًا۔

۱۳۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْمَعْنِيِّ  
قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَحُلْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ  
الْأَوْزَعِيِّ قَالَ مَا بَيْتُ عَمْرِو بْنِ الْعُظَايِبِ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو

جب میں نے اُس کے قبر بنائی تو دفن کر دیا۔ کتنا امانی زندگی اُس میں رہی  
گئے اور مَرُوسے اُس میں دفن ہوں گے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مرض میں عُد کے قُود پر فرمایا کرتے  
آج میں کہاں ہوں! کل میں کس کے پاس ہوں گا! حضرت عائشہ کی باری کے  
ہاوت امیر ہار لایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو بخش فرمایا آپ کو کبھی نہ پہنچے پہلو  
اور میرے سینے کے درمیان تھے اور میرے گھر میں دفن کیے  
گئے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اُس مرض میں جس سے  
تندست ہو کر کھڑے نہ ہو سکے، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہود  
و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو مسجد بنالیا مگر یہاں  
نہ ہوئی تو آپ کی قبر مبارک کھلی رکھی جائے مگر یہی ڈر تھا کہ وہ مسجد نہ بنالی  
جائے یہاں سے منقول ہے کہ عروہ بن زبیر نے میری کنیت رکھ دی  
حالانکہ میری اولاد نہیں تھی۔

محمد عبد اللہ ابوبکر بن عیاض، سفیان الثمالی سے روایت ہے  
کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو کوہان نما  
دیکھا۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ابیہ سے روایت کی ہے کہ جب  
ولید بن عبد الملک کے زمانے میں دیوار اُن پر گری تو ایک شیر ظاہر ہوا لوگ  
ڈر گئے اور سمجھے کہ شاید میری نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیر مبارک  
ہے، انھیں پہچاننے والا کوئی نہ دیا یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا۔  
خدا کی قسم، یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پیر نہیں بلکہ حضرت عمر کا پیر ہے  
حضرت عائشہ نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو وصیت کی کہ  
مجھے ان کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ میری سونکوں کے ساتھ دفن کرنا۔ میں  
کبھی اپنی برتری نہیں جتاؤں گی۔

عمرو بن ميمون اودى سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے فرمایا۔ اے عبد اللہ بن عمر! اُمّ المؤمنین  
حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس جاؤ اور کہنا کہ عمر بن خطاب آپ کو



اسلام کہتے ہیں، پھر لو جھٹھکے ہیں کہ مجھے میرے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کر دیا جائے حضرت صدیقہ فرماتی ہیں کہ وہ جگہیں اپنے لیے جانتی تھیں لیکن آج میں نے انہیں اپنے اُپر ترجیح دی جب واپس لوٹے تو فرمایا کہ کیا خیر لائے ہو عرض گزار ہوئے کہ امیر المؤمنین! آپ کے لیے اجازت دے دی فرمایا کہ اس آرام گاہ سے کوئی جگہ میرے نزدیک زیادہ اہمیت والی نہ تھی جب میرا وصال ہو جائے تو مجھے اٹھا کر لے جانا اور سلام عرض کرنا پھر کرنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب کرتے ہیں مگر مجھے اجازت مل جائے تو وہاں دفن کر دینا ورنہ مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا میں خلافت کے لیے کسی کو ان لوگوں سے زیادہ مستحق نہیں جانتا جن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پانے تک راضی رہے۔ میرے بعد جس کو لوگ خلیفہ بنا لیں وہی خلیفہ ہے، لہذا اس کی بات سناؤ اور حکم بناؤ۔ پس نام لے کر عثمان علی طلحہ زبیر و عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص۔ اسی اثنا میں ایک انصاری نوجوان حاضر ہوا گاہ ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین! آپ کو بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت کہ اسلام میں آپ کا جو مقام ہے وہ آپ جانتے ہیں، پھر خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے عدل و انصاف کیا اور ان سب کے بعد شہادت پالہ فرمایا کہ بھتیجے! کاش مجھے برابری پر جھوٹ دیا جائے کہ نہ عذاب ہو نہ ثواب۔ میں اپنے بعد خلیفہ بننے والے کو اولین مہاجرین کے ساتھ نیکی کرنے کا وصیت کرتا ہوں کہ ان کے حق کو پہلے ادا ان کی عزت کی حفاظت کسے اور اُسے انصاف کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ وہ اچھے لوگ ہیں جنہوں نے ایمان کے گھر میں پناہ دی کہ ان کے اچھوتہ کا قصہ کہ جائے ادا ان کے بڑے سے درگزر کیا جائے اور ان کے عقائد ان کے مملکت کے حکم وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ معاہدہ نبھایا جائے اور ان کے علاوہ دوسروں سے اڑ جائے اور ان برطاعت سے زیادہ بوجھ نہ رکھا جائے۔

فما حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ صاحبِ فائز تھیں لہذا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ان سے روضہ رسول میں دفن ہونے کی اجازت حاصل کرنا ضروری تھا۔ آپ نے اپنے جانشین کے بارے میں جو فارمولہ تجویز فرمایا اس کے بہتر اور کوئی ایکشن نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے جانشین مقرر ہونے والے کے لیے جو وصیت فرمائی وہ اسلامی ملک کے سربراہ کے لیے ہمیشہ دستور العمل کا کام دے سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

**بَابُ مَا يَهَيَّئُ مِنَ سَبْتِ الْأَمْوَاتِ**

۱۳۰۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا الْإِسْمَاعِيلِيُّ عَنْ  
جَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَسْتَبِئُ الْأَمْوَاتَ فَإِذَا مَرَّ قَدْ أَفْضَلَ إِلَى مَا قَدْ مَوَّاتَا بَعْدَ

مردوں کو سب و شتم کرنے کی ممانعت،  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مردوں کو سب و شتم نہ کرو کیونکہ جو انہوں  
نے آگے بھیجا تھا اس تک پہنچ گئے ہیں۔ متابعت کی اس کی



علی بن الجعد اور محمد بن عمروہ اور ابن عدی نے شعبہ سے اور عوطیت  
کیا اسے عبد اللہ بن عبد القدوس، اعش اور محمد بن انس نے  
اعش سے۔

شعبہ مردوں کا ذکر

عمر بن حفص، ابن کے والد ماجد، اعش، عمرو بن مرة، سعید بن  
جابر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ  
ابو سعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا: "تو ہمیشہ بڑا  
بے ٹوپی سوئے لب نازل ہوئی۔"  
اللہ کے نام سے شروع ہوا ہر ماہانہ بہت رحم کرنے والا ہے۔

## زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ کا وجوب۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "نماز قائم کرو اور  
زکوٰۃ دو (۲۴۲) حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت ابو سعید نے  
مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کئے ہوئے فرمایا  
وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔

ابو امام محاک بن مخلد، زکیا بن اسحاق، یحییٰ بن عبد اللہ بن صفی  
ابو سعید حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا  
"انھیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ انھیں سے کوئی معبود مگر اللہ اور میں  
اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ اس بات کو مان لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے  
ان پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازی فرض کی ہیں۔ اگر وہ اسے بھی مان  
لیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو  
ان کے پیروں سے لی جائے گی اور ان کے عزیزوں میں لوٹائی جائے  
گی۔"

حفص بن عمر، شعبہ، محمد بن عثمان بن عبد اللہ بن مویب، موسیٰ بن  
طلحہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک  
ادی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا: "مجھے ایسا  
عمل بتائیے جو حشت میں داخل کر دے۔" فرمایا: "اسے کیا ہو گیا اور

عَلَى بْنِ الْجَعْدِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍوَةَ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ  
وَقَدْ أَهَدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقَدُوسِ عَنِ الْأَعْمَشِ وَ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ۔

باب ۵۸۵ ذلک شذائس النعمانی۔

۱۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ  
الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُزَاةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَالَكَ سَائِرُ  
الْيَوْمِ فَتَزَلَّتْ تَبَّتْ يَدَايَ لَهَبٍ وَ تَبَّتْ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الزکوٰۃ

باب ۵۸۵ دُجُوبُ الزَّكَاةِ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
حَدَّثَنَا أَبُو سُوَيْدٍ أَنَّ كَرْدَ حَدَّثَنَا السَّيِّحِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُرْنَابَا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ  
وَالصَّلَاةَ وَالْعَدَبَ۔

۱۳۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الصَّنَّاعِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
سَائِرٍ عَنْ سُهَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ  
أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ السَّيِّحِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا  
إِلَى الْيَمَنِ قَالَ ادْعُهُمْ إِلَى شِرَاعَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآيَ  
رَسُولِ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَصَاغُوا إِلَيْكَ فَأَعْلِمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ  
قَدْ اخْتَرَضَ عَلَيْكُمْ خَمْسَ صَوَابٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَبَيْلَةٍ فَإِنْ  
عُدَّاهُمْ إِلَيْكَ فَاعْلَمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ اخْتَرَضَ عَلَيْهِمْ  
صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ وَوَحْدًا مِنْ أَهْلِيَاءِهِمْ وَتَرَدُّدًا  
فِي فُقَرَاءِهِمْ۔

۱۳۰۷۔ حَدَّثَنَا حَنْفَرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ  
طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ جُلَّاءَ قَالَ لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي لَجَنَةِ قَالَ مَا لَمْ يَأَلَهُ وَقَالَ

کیا ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھلا اسے کیا ہو گیا تم اللہ کی عبادت کرو، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور صِلہ رچی کرو۔ بہتر شیعہ، محمد بن عثمان اور اُن کے والد ابید عثمان بن عبد اللہ موسیٰ بن طلحہ حضرت ابوالیوسف نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ محمد غیر محفوظ ہو اور وہ عمر و بنو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ مجھے ایسا مل بلیے جو حجت میں لے جائے۔ فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو عرض گزار ہوا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا جب وہ واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی جنتی آدمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

مسند دیلمی، ابوحیان، ابوزرعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث کی طرح فرمایا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبد القیس کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں جب کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے کفار شامل ہیں لہذا ہم آپ کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہو سکتے مگر حرمت والے مہینوں میں۔ ہیں ایسی چیزیں بتائیے جن پر خود عمل کریں اور اُن حضرات کو دعوت دیں جنہیں پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان رکھنا اللہ کی راہ میں دینا کہ تمہیں ہے کوئی مسجد مگر اللہ کا قصے اٹھا نہ کیا کہ اس طرح اُون نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مال غنیمت سے غصے ادا کرنا اور تمہیں کسو کے توبہ، ہنر لکھی برتنہ جو بی برتن اور مال گمے موٹے برتن سے روکا ہوں یہ ایمان اور ابوالحسنان نے حاد سے روایت کی کہ اللہ پر ایمان رکھنا اور

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبًّا مَا لَكَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ قَالَ بَشَرًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ وَأَبُو عُمَانَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَثَى أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مَحْفُوظٍ إِنَّمَا هُوَ عَمَلٌ وَ-

۱۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي كَثِيرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْكَتُوبَةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَقْرُوصَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ قَالِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَرَى يَدُ عَلَى هَذَا أَفْلَحًا وَلِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا-

۱۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي هَذَا- ۱۳۱۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِيمٌ وَقَدْ عَنِ الْقَبْرِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا النِّحْيَ مِنْ رِبْعَةٍ قَدْ جَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كَفَّارٌ مَضَى وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمَنْ نَأْسِيهِ نَأْخُذُكَ عَنْكَ وَنَذْهَرُ الْبَرَّ مِنْ وَرَأْفَتِنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ وَأَنْهَكَ عَنْ أَرْبَعِ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدِ سَيِّدٍ هَكَذَا أَمَّا قِيَامُ الصَّلَاةِ وَإِتْلَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدَّوَ الْحُمْسَ مَا عَيْنُكُمْ وَأَنْهَكَ عَنْ الدُّنْيَا وَالْأَعْنَمِ وَالْفَيْرِ وَالْمَرْقَتِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَأَبُو السَّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَشَهَادَةِ أَنْ



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُوذُکَ اپنے مالک کے پاس اپنی اُس حالت سے مومنے ناسے ہو کر آئیں گے جب کہ ان میرے حق ادا نہیں کیا تھا اور اُسے اپنے پیروں سے رُفندی لگے۔ بکریاں اپنے مالک کے پاس اپنی پہلی حالت سے مومنے ناسے آئیں گی جب کہ ان میرے حق ادا نہیں کیا تھا۔ اُنہوں نے اُسے لہجہ کھڑوس سے کہیں گی اور سینگوں سے اُپر لگا لگا کر اُن کے کھنکھاتے ہوئے اُسے پانی پر دوہا جائے۔ تم میں سے کوئی قیامت کے روز آئے گا کہ لکیری

اُس نے اپنی گردن پر اٹھائی ہوگی جو میرا ہی ہوگی۔ کہے گا، یہاں کہا میں کہوں گا کہ آج میرے لیے کوئی امان نہیں ہیں نے حکم پہنچا دیا تھا۔ کوئی اونٹ کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا جو بلیا سا ہوگا۔ کہے گا، یہاں کہا میں کہوں گا کہ آج مجھے نیرا اختیار نہیں کیونکہ میں نے حکم پہنچا دیا تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اُس نے اس کی زکوٰۃ نہ دی تو قیامت کے روز اُس کے مال کو کچھ سانپ کی شکل دی جائے گی جس کے سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے۔ قیامت کے روز اُسے اُس کا طوق پہنا جائے گا، پھر اُس کے دونوں جبڑوں کو بٹسے گا، پھر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا غلام ہوں۔ پھر اپنے یہ آیت پڑھی اور وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اُس مال میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے ایسا گناہ نہ کری کہ وہ ان کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ ان کے لیے بُرا ہے۔ جس کے ساتھ بخل کرتے تھے قیامت کے روز اُس کا طوق پہنائے جائیں گے۔

جس مال کی زکوٰۃ دی جائے وہ کمتر نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔  
خالد بن اکرم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک اعرابی نے کہا کہ مجھے ارشاد دے۔ والذین یکثرون الذهب والفضۃ یتشعلن بتایعہ حضرت ابن عمر نے فرمایا، جس نے مال جمع کیا اور اُس کی زکوٰۃ نہ دی تو اُس کے لیے خرابی ہے۔ یہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ جب یہ حکم نازل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مالوں کے پاک کرنے کا سبب بنا دیا۔

اسحاق بن یزید شعیب بن اسحاق، اوزاعی، یحییٰ بن ابی کثیر، عمرو بن عبیہ بن عمارہ، ابن کے والد ماجد ابو عمارہ بن الواحس، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ اوقیہ رجاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ دینار (دنانیر) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

عَلَى الْمَالِ قَالَ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارِفُ فَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمَانُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَغْتَ وَلَا يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمَانُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَغْتَ۔

۱۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّخَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ فَلَمْ يَكُفْ مَالَهُ مِثْلَ مَا لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا أَفْرَعَهُ تَرَبِّيبَانِ يَطْوِفُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِمَا مَتْنِيهِ يَغْرِى بِشِدْقِيهِ ثُمَّ يَقُولُ آتَا مَالَكَ كَذَا ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنَّهُمْ آتَاهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخُلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

۱۳۱۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَرُوسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَةَ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي عُرْوَةُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ يَكْتُمُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ كَتَمَهَا فَلَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِثْلُهَا قَوْلُهُ لَكُمْ آتَاكَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا أَنْزَلَتْ جَعَلَهَا اللَّهُ طَمَرًا لِلْأَمْوَالِ۔

۱۳۱۶۔ حَدَّثَنَا اسْلَقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْلَقٍ قَالَ أَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عُمَرَو بْنَ يَحْيَى بْنَ عُمَارَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ قَالَ السَّيِّ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ



صَدَقَهُ وَلَا يَمَادُونَ خَمْسَ دَوْدٍ صَدَقَهُ وَلَكَيْسَ فِيمَا  
دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَهُ.

۱۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ سَمِعَ هُشَيْمًا قَالَ  
أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سُرَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ بِالنَّزَكَةِ  
قُلُودًا أَنَا بِأَيِّ حَيْثُ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنْزَلَكَ مِنْ ذَلِكَ هَذَا قَالَ كُنْتُ  
بِالسَّامِ فَأَخْلَفْتُ أَنَا وَمَعَاوِيَةُ فِي الَّذِينَ يَكْزُرُونَ  
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ  
فَزَلْتُ فِي أَهْلِ كَيْتِيبٍ فَقُلْتُ تَزَلْتُ فِيمَا وَفِيهِمْ فَكَانَ بَيْنِي  
وَبَيْنَهُ فِي ذَلِكَ وَكَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ يَخْشَوْنِي فَكَتَبَ إِلَيَّ  
عُثْمَانُ أَنَّ أَقْدَمَ الْمَدِينَةِ فَقَعْدُ مَتَمَّهَا فَكَثُرَ عَلَى النَّاسِ  
حَتَّى كَانَهُمْ لَا يَرَوْنِي قَبْلَ ذَلِكَ فَكَثُرَتْ ذَلِكَ لِعُثْمَانَ  
فَقَالَ لِي إِنْ شِئْتَ كَتَبْتُ لَكَ قَرِيبًا فَذَلِكَ الَّذِي أَنْزَلَنِي  
هَذَا الْمَنْزِلَ وَلَوْ أَمَرُوا عَلَى حَبَشِيٍّ لَسِيفُهُ وَأَطْلَعُهُ.

۱۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ  
حَدَّثَنَا الْجَوْنِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَخْنَفِ بْنِ الْقَيْسِ قَالَ  
جَلَسْتُ حَمْرًا سَلَمُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا الْجَوْنِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ الشَّيْخَانِ الْأَخْنَفِ بْنِ الْقَيْسِ  
حَدَّثَنِي قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَلِكٍ مِنْ قُرَشٍ فَجَاءَ سَرَجٌ  
خَشَنُ الشَّعْرِ وَالْبَيَاضِ وَالْهَيْبَةُ حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ فَتَمَّ  
لَمْ قَالَ لَهَا لَكَ مِنْ بَنِي مُضَرَ عَلَى عَلِيٍّ فِي نَارِ حَرِّهِمْ شَدَّ  
يُؤْمِنُ عَلَى حَلْمَةِ لَدَائِي أَحَدِهِمْ عَلَى يَدِهِمْ مِنْ لَفْظِ  
كَتَبَهُ وَيُؤْصَعُ عَلَى لَفْظِ كَتَبَهُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَلْمَةِ  
تَدْرِيهِ يَتَرَكُزُ لِي تَدْرِي جَلَسْتُ إِلَى سَارِيَةٍ وَتَبَعَتْهُ وَجَلَسْتُ  
إِلَيْهِ وَأَنَا أَذْرِي مَنْ هُوَ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ  
كَرِهُوا الَّذِي قُلْتُ قَالَ إِنْ لَمْ لَا يَقُولُونَ شَيْئًا قَالَ لِي خَلِيلِي  
قَالَ قُلْتُ وَمَنْ خَلِيلُكَ فَقَالَ الْيَقِينُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَا أَبَا ذَرٍّ شَيْعُرُ أَحَدٌ قَالَ فَتَنَظَرْتُ إِلَى الشَّيْخَيْنِ مَا بَقِيَ  
مِنَ النَّهَارِ وَأَنَا أَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہلے وہاب سے معاہدہ ہے کہ آپ ہر ماہ سے گولہ قودہاں حضرت  
ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے میں عرض گزار ہوا کہ آپ یہاں کیوں مقیم ہیں!  
فرمایا کہ میں شام میں تھا لیکن اورو حضرت معاویہ کا آیت والذین یکنزون  
الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ میں اختلاف ہو گیا وہ کہتے  
کہ اہل کتاب کے متعلق نازل ہوئی ہے میں نے کہا کہ ان کے اورو ہمارے متعلق نازل ہوئی  
ہے اس پر پیر اورو ان کا اختلاف رہا اور انھوں نے حضرت عثمان کو میری شکایت کھی بھیجی  
حضرت عثمان نے مجھے مدینہ منورہ آنے کے لیے لکھا میں پہلا گیا تو لوگوں کا میرے  
گردہجوم لگ گیا گیا پلے انھوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں تھا میں نے حضرت عثمان  
سے اس بات کا ذکر کیا تو مجھ سے فرمایا اگر آپ جاہیں تو میرے نزدیک مقیم  
ہو جاہمہ اس بات نے مجھے یہاں آباد کیا ہے۔ اگر مجھ پر جتنی کو بھی  
حکم بنایا جائے تو میں اس کی اطاعت کروں گا۔

اخفت بہا نہیں سے معاہدہ ہے کہ میں قریش کے ایک محل میں بیٹھا  
تھا کہ ایک آدمی آیا جس کے پاس اورو سم کی میت بھٹی تھی۔ وہ اُن کے پاس  
بٹھا ہوا اورو سلام کر کے کہا کہ اوروں کو تمہارے بشارت ہو جس کو معلوم میں گم کے  
اُن کے پیچھے پہنچا ہوا ہے کہ وہ اُن کے کندھوں کی طرف سے نکل جائے گا  
اور کندھوں کی ہڈی کے پاس رکھا جائے گا تو چھٹی کی طرف سے نکل آئے گا وہ  
اسی طرح حرکت میں رہے گا۔ پھر وہ جا کر ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے۔ میں  
پچھے گیا اورو اُس کے پاس بیٹھ گیا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ میں نے  
کہا کہ جو آپ نے فرمایا اُسے لوگوں نے پسند نہیں کیا۔ فرمایا کہ انھیں عقل نہیں  
ہے حالانکہ میرے لعل نے فرمایا ہے میں نے عرض کیا کہ کون لعلی اللہ  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اورو اورو کو دیکھتے ہو!  
میں نے سورج کی طرف دیکھا کہ دن باقی نہیں رہا اورو میں نے سمجھا کہ شاید طلعت  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے کسی کام کے لیے بھیجیں گے عرض گزار ہوا  
ہاں فرمایا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس اورو پہاڑ کے برابر  
سونا ہو اورو اُسے ماوراء میں خرب گردوں سے ملے ہیں دنیا کے  
جب کہ یہ لوگ عقل نہیں رکھتے اورو دنیا جمع کرتے رہتے ہیں۔  
فدا کہ قسم میں ان سے دنیا کا سوال نہیں کروں گا اورو نہ دینی مسئلہ

پلوں چوں گاہاں تک کہ خدا سے جا ملوں

### مال کو راہِ حق میں خرچ کرنا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حمد جائز نہیں مگر دُعا بالوہب جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اُسے راہِ حق میں خرچ کرے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت دی تو اُس کے مطابق قبیلے کرے اور اُس کی تعلیم دے۔

خیرات میں دکھاوا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسانِ خدا کو اور تکلیف دے کر ضائع نہ کرو، اُس کی طرح جو لوگوں کو دکھانے کے لیے مال خرچ کرتا ہے جب کہ اللہ اور آخری دن پر ایمان نہیں رکھتا۔ --- (۲۴۱۲)

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مُلْدَاوہ ہے جس پر کوئی چیز نہ ہو اور عکرمہ نے کہا کہ وابل سے مراد سخت بارش ہے اور اظفل تری یا شبنم۔

پھر عکرمہ کے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا اور نہیں قبول کیا جائے گا مگر حلال کمائی سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اے اہم بات کہنا اور معاف کر دینا اُس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد تکلیف دی جائے اور اللہ بے پروا مہم والا ہے۔ (۲۴۱۳)

حلال کمائی سے خیرات کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ سُود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا چاہتا ہے اور اللہ ہر ناشکر سے گناہگار کو پسند نہیں کرتا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی، اُن کے لیے اجر ہے اُن کے لب کے پاس اور نہ اُن کے لیے خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں گے (۲۴۱۴، ۱۴۶۶، ۲۴۱۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے خیرات کی اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا مگر حلال کمائی سے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے داہنے دستِ قدس میں لیتا ہے۔ پھر خیرات کرنے والے کے لیے اُس کی

میرسلنی فی حَاجَۃٍ لَّہٗ قُلْتُ لَعَمْرَآ مَا أَحْبَبْتُ أَنْ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَہَبًا أَنْفَعَهُ لَکَ إِلَّا ثَلَاثَ دَنَائِرٍ وَإِنْ هُوَ لَکَ لَا یَقُولُونَ شَیْئًا إِنَّمَا یَجْمَعُونَ الدُّنْیَا وَلَا لِلَّهِ لَا اسْتَغْنَمُوا دُنْیَا وَلَا اسْتَغْنَمُوا عَنْ دِیْنٍ حَتَّى لَا تَلْقَى اللَّهَ بِالْجَبَالِ انْفَاقِ السَّالِ فِي حَقِّہِ۔

۱۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا یَحْيَى عَنْ إِبْنِ سَبْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَنِسٌ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ لِي فِي شَيْءٍ سَجَلُ آتَاہُ اللَّهُ مَا لَا فَسَلَطَہُ فِي هَلْکِہِ فِي الْحَوِّ وَرَجُلٌ آتَاہُ اللَّهُ حِکْمَہُ فَهُوَ یَقْضِی بَہَا وَیَعْلَمُہَا۔

بَابُ ۱۱۰۔ الِیَّ یَاوِی الصَّدَقَۃُ یَقُولُہُ تَعَالَى یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى کَالَّذِی یُؤْتِی مَالَہٗ سَخَاءً النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاللَّهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکَافِرِیْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَدَ الْبَیْسُ عَلَیْکَ شَیْءٌ وَقَالَ عِکْرِمَہُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِیدٌ وَالظَّلُّ الْبَدَیُّ۔

بَابُ ۱۱۱۔ لَا یَقْبَلُ اللَّهُ صَدَقَۃً مِنْ غُلُولٍ وَلَا یَقْبَلُ إِلَّا مِنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ یَقُولُہُ تَعَالَى قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَۃٌ خَیْرٌ مِنْ صَدَقَۃٍ یَتَّبِعُہَا آذَى وَلَا لِلَّهِ غَنَیٌّ حَنِیمٌ۔

بَابُ ۱۱۲۔ الصَّدَقَۃُ مِنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ یَقُولُہُ تَعَالَى یَنْعَمُ اللَّهُ الرِّبَا وَیُرِی الصَّدَقَۃُ وَاللَّهُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اِشْمِ اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوا وَهَبُوا الصَّدَقَۃُ وَآقَامُوا الصَّلَاۃَ وَآتَوُا الزَّکَاۃَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّہُمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْہُمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُونَ۔

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَبِّحٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ إِبْرَہِیْمَ عَنْ إِبْرَہِیْمَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَصَدَّقَ یَعْدِلُ نَمْرَۃً مِنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللَّهُ



پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچہ کے کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ نیکی پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ متابعت کی اس کی سیمان نے ابن دینار نے اور روایت کیا اسے ورقاء، ابن دینار، سعید بن مسروق، ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسے مسلم بن ابو مرجم، ابن عمر بن سلم، اور سہیل، ابو صالح حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

رد ہونے سے پہلے صدقہ دینا

حضرت عدۃ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، خیرات کیا کرو کیونکہ تمہارے اوپر ایک ایسا نمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنا صدقہ پیسے پھرے گا اہل سے قبول کرنے والا نہیں ملے گا۔ آدمی کہے گا کہ اگر آپ کل آتے تو میں دے لیتا جب کہ حاج مجھے اس کی ضرورت نہیں رہی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں مال کی کثرت ہو جائے گی اور وہ بتا پھرے گا یہاں تک کہ مال والا ارادہ کرے گا کہ کوئی اس کا صدقہ قبول کرے، یہاں تک کہ جب وہ دے گا تو جس کو دینے لگے وہ کہے گا کہ مجھے تو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

محل بن علیہ طائی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا تو وہ آدمی آئے جن میں سے ایک نے بھوک کی آواز دوسرے نے رہزنی کی بات تو یہ کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہزنی کی بات تو یہ ہے کہ تمہارے دونوں ہاتھ پر وہ دقت آئے گا کہ تمہاری طرف قافلہ بنیر لگاؤں کے رفاہ ہو کر آئے گا اور وہی بھوک کی بات تو قیامت قائم نہیں ہوگی کہ آدمی صدقہ پیسے پھرے گا اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا پھر تم میں سے کوئی اللہ کی بارگاہ میں اس طرح کھڑا ہوگا کہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوگا اور نہ کوئی ترہان جو اس کی ترہائی کرے۔ پھر اس

إِلَّا الْقَلِيبَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُهَا سَعِيدِينَ ثُمَّ يُرِيهَا لِعَصَاحِبِ كَمَا يُرِي آحَدَكُمْ فَلَوْهَ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دِينَارٍ قَالَ وَرَفَاءُ عَنْ أَبِي دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَاءُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مُرَيْزَةَ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَةَ وَسَهِيلٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۹۹ الصدقة قبل الرد

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ نَازِعَاتٌ يَتَمَشَّى الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتُ بِهَا يَأْتِي الْمَسْكِينُ لَقَبِلْتُهَا فَإِنَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا

۱۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْعُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَجُودَ فِيكُمْ الْمَالُ يُقْبَضُ حَتَّى يُعْمَدَ رَأْسُ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلْ صَدَقَةً وَحَتَّى يَغْرِضَهُ يَقْبُولُ الَّذِي يَغْرِضُهُ خَلِيْفَةُ لَا أَسْبَغَ لِي

۱۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَسْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعِيزُ بْنُ خَلِيفَةَ الْقَطَّانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُؤَ بْنَ حَارِثٍ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعِيْلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَطَعُ السَّبِيلَ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى تَخْرُجَ الْوَيْلَةُ إِلَى مَكَّةَ يَغْتَرِ خَفِيرٌ وَأَمَّا الْعِيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقْعُومُ حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا

سے کہا جائے گا کہ کیا تجھے مال نہیں دیا گیا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔ پھر کہا جائے گا کہ کیا تیری طرف سے رسول نہیں بھیجا تھا؟ کہے گا: کیوں نہیں۔ پس اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پھر اپنے بائیں جانب دیکھے گا تب بھی آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ پس تم میں سے ہر ایک کو جہنم سے پھینکا جائے خواہ ایک کھجور کی کے ذریعے اُفد اگر یہ میسر نہ ہو تو ابھی بات کے ذریعے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا امانہ آئے گا کہ آدمی صدقہ دینے کے لیے سونایے پھرے گا لیکن اُسے سینے والا نہیں ملے گا اور ایک آدمی ایسا بھی نظر آئے گا جس کی تحویل میں چالیس عورتیں ہوں گی اور ایسا مردوں کی کسی اُفد عورتوں کی کثرت کے باعث ہو گا۔

اگ سے پھونخواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر یعنی تھوڑا صدقہ اُفد اُن لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی رضا تلاش کرتے ہوئے خرچ کرتے ہیں، اُس باغ جیسی ہے جو ٹیلے پر ہو۔۔۔ مِنْ كُلِّ الشَّجَرَةِ ایت۔ (۲۶۶/۲۶۵۱۲)

ابو قتدہ سلمہ عبید اللہ بن سعید، ابو النعمان مکر بن عبد اللہ بصری شیعہ سلیمان، ابو داؤد سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب صدقہ کے متعلق آیت نازل ہوئی تو ہم مزدوری کیا کرتے تھے۔ ایک آدمی آیا اور بہت سا مال خیرات کیا۔ لوگوں نے کہا کہ دکھا دیا گیا ہے۔ دوسرا آدمی آیا اور ایک صاع خیرات کی لوگوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو صاع کی کیا پروا۔ پس آیت نازل ہوئی اور جو لوگ مشقت سے کمانے والے مسلمانوں کو صدقات کے بارے میں مطعون کرتے ہیں مال و مکہ وہ لوگ حامل نہیں کرتے مگر اپنی محنت سے (۷۹۱۹)۔

تحقیق سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی مزدوری کرنے بازار کی طرف چلا جاتا اور ایک مُد حاصل کرتا جب کہ آہ ہم میں سے بعض کے پاس ایک لاکھ درہم بھی ہیں۔

مِنْهُ ثُمَّ لَيَقْفُنَّ اَاحَدٌ كُرْبَيْنٍ يَكْسِي لَكَ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَجْهًا وَلَا رَجْعَانٌ يَنْزِعُ لَكَ ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَكَ اَلَمْ اَوْزِكَ مَا لَا فَيَقُولَنَّ بَلَى ثُمَّ لَيَقُولَنَّ اَلَمْ اَرْسِلْ اِلَيْكَ رَسُولًا فَيَقُولَنَّ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَسِينِهِ فَلَا يَرَى اِلَّا النَّاسَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى اِلَّا النَّاسَ فَلْيَشْفِقَنَّ اَاحَدٌ كُسا النَّاسَ وَلَوْ بِشِقِّ شَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَيَكَلِمَةُ طَيِّبَةٍ۔

۱۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَامَةَ عَنْ بَرْبَدٍ عَنْ اَبِي بَرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ نَهْمَانٌ يَطْلُوهُمَا الرَّجُلُ فِيهِ بِالْعَدَدِ فَيَقْبِضُ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَأْخُذُ هَاهُنَا وَيَرَى التَّاجِلَ الْوَاحِدُ يَتَّبِعُهُ اَرْبَعُونَ امْرَاةً يَلْدُنَّ يَدَهُ مِنْ فَلَاحِ الزَّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ۔

۱۵۹۱۔ اَتَقُوا النَّاسَ وَلَوْ بِشِقِّ شَمْرَةٍ وَالْقَلْبِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ اِيتَاعًا مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَنْبِيئًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَسَدٍ يَرْبُوهُ اِلَى قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ الشَّجَرَةِ۔

۱۳۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو قَدَامَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ هُوَ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي دَاوُدَ عَنْ اَبِي مُسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نَحْمِلُ نَحْنُ مَرَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ فَقَالُوا امْرَاةً وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ فَقَالُوا اِنَّ اللَّهَ لَغَفِيٌّ عَنْ صَاعٍ هَذَا اَفْ نَزَلَتْ اَلَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ اِلَّا جُهْدَهُمْ اَلَا يَهُـۥ۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اَلْحَمَّشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي مُسْعُودٍ اَلْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اَمْرًا بِالْقَضَاءِ اِلَّا طَلَقَ اَحَدًا نَاوَا ۱۱۔ فَيُحَامِلُ فَيُعِيبُ اَلْمُدَّ وَ اَنْ



لِيَعْنِيَهُمَا لِيَوْمَ لَيْسَ آتٍ

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عِدِيَّ بْنَ حَارِثٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّاسَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

۱۳۲۸۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ امْرَأَةً مَعَهَا ابْنَتَانِ كَمَا تَسْأَلُ فَلَمْ يَخُذْ عِنْدِي شَيْئًا عِزَّةً تَمْرَةً فَأَعْطَيْتُهُمَا أَيَّاهَا فَتَقَسَّمَتْهُمَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنْ لَهُ سِقْرَاتِنِ النَّاسِ

باب ۹ فصل صدقة الشحيح الصحيح يقول تعالى فَاذْكُرُوا مِمَّا آتَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِي أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ إِلَىٰ أَخِرِهَا وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَتِفَقُوا بِمَنَاسِرِ دَعْوَتِكُمْ رَبِّ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ الْآيَةُ

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي الصَّدَقَةَ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْفَيْحَى وَلَا تُهْمِلُ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغْتَ الْخُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

باب ۹

سليمان بن حرب، اشعیر، ابو اسحاق، احمد الشریعی، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جہنم سے جو خواہ مجبور کا ایک پھلکا دے کر۔

یشر بن محمد، عبد اللہ، معمر بن زہری، عبد اللہ بن ابوبکر بن حزم، عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میرے پاس ایک عورت آئی جس کی دو بیٹیاں اس سے کھانا مانگ رہی تھیں، میرے پاس اس وقت ایک مجبور کے بچہ کا تھما میرے دی اُسے دے دی۔ اُس نے وہ دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی اور خود نہ کھائی۔ پھر کھڑی ہوئی اور چلی گئی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے تو میں نے آپ کو بتایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ان بیٹیوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا تو وہ اُس کے لیے جہنم سے آٹھ ہوں گی۔

فصلت الصدقات میں صدقہ دینے کی فضیلت، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اذکر مِمَّا آتَاكُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَاْتِیْ أَحَدَکُمْ الْمَوْتُ اِلٰی اٰخِرِهَا وَقَوْلُهُ تَعَالٰی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَتِفَقُوْا بِمَنَاسِرِ دَعْوَتِکُمْ رَبِّ قَبْلِ اَنْ یَاْتِیْ یَوْمٌ لَا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ الْآیَةُ

موسیٰ بن اسماعیل، عبد الواحد، عمار بن قنقاع، ابو زہرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کوئی صدقہ ثواب کے لحاظ سے بڑا ہے! فرمایا جب کہ تم صدقہ دو اور مندرست ہو، مال کی ضرورت ہو اور تنگ رستی سے خائف ہو اور مسالاری کا اشتیاق ہو۔ اتنی دیر نہ کرو کہ وہ جان گلے میں آپھنسے اور کہے کہ اتنا فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے حالانکہ اب تو وہ فلاں کا بوجھکا۔

سخاوت کا بیان

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَمَّانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَنْعَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَيْنَا أَسْرَعَكُمْ بِكَ لِحُوقَاتٍ قَالَ  
أَطْلُوكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَزْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةً  
أَطْلُوكُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدَ أَشْأَاكَانَتْ طُولُ يَدِهَا  
الْصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعُنَا لِحُوقَاتِكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكَانَتْ تُرِيحُ الصَّدَقَةَ۔

**باب ۹۹** صَدَقَةُ الْعَلَانِيَةِ وَقَوْلُهُ الَّذِينَ  
يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِالْبَيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً  
كُلُّهُمَا جَزَاءٌ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ  
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔

**باب ۱۰۰** صَدَقَةُ السِّرِّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ  
بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ  
بِمَعِينَتِهِ وَقَوْلُهُ إِنْ تُبْدِ وَالصَّدَقَاتُ فَنِعِمَّا هِيَ  
وَأَنْ تُخْفَاهَا وَتُؤْتِيَهَا الْفَقِيرَ أَفْهَوْ خَيْرٌ لَكُمْ وَ  
يَكْفُرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ۔

**باب ۱۰۱** إِذَا تَصَدَّقْتَ عَلَى خَلْفَتِكَ  
هُوَ لَكَ يَغْلُكُ۔

۱۳۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ مَنِ  
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَا تَصَدَّقَنَّ  
بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ  
فَأَصْبَحَ حَوَائِثَ تَوَنُّنَ تَصَدَّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ  
لَكَ الْعَمْدُ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ  
فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحَ حَوَائِثَ تَوَنُّنَ تَصَدَّقَ  
الزَّانِيَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْعَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ  
لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي

مسروق نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم سے عرض کی کہ ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گا؟  
فرمایا کہ میں کے ہاتھ سب سے پہلے ہیں۔ انھوں نے چوڑی لے کر انھیں مانگنا  
تو ان میں حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے پہلے تھے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا  
کہ بے ہاتھوں سے زیادہ صدقہ دینا مراد تھا اور ہم میں سب سے پہلے  
وہی (حضرت زینب بنت جحش) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملیں  
کیونکہ انھیں خیرات کرنا بہت محبوب تھا۔

علانیہ صدقہ دینا۔ ارشاد ربانی ہے جو اپنے مالوں کو خرچ  
کرتے ہیں رات میں اور دن میں، چھپا کر اور علانیہ۔ ان کے لیے اجر ہے  
اُن کے رب کے پاس اور نہ اُن پر خوف ہے اور نہ وہ غم کھائیں  
گے (۲۴:۲)

چھپا کر صدقہ دینا۔ حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی اس طرح چھپا کر خیرات کرتا ہے کہ اُس کے  
بائیں ہاتھ کو پتھر نہیں ہوتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ارشاد ربانی ہے۔  
اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تب بھی اچھا ہے اور اُسے چھپا کر فقرا کو  
دو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے اور تم سے تمہاری برائیاں دور کرے  
گا اور اللہ بخیر ہے جو تم کہتے ہو (۲۴:۱۲)

جب بے خبری میں کسی مالدار کو صدقہ دے  
دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی صدقہ کہنے کی غرض سے مال  
لے کر نکلا اور اُس نے ایک چمک کو دے دیا۔ صبح لوگوں نے چرچا کیا کہ  
اُس نے چور کو صدقہ دیا ہے۔ عرض گزار ہوا کہ اے اللہ! سب تعریفیں  
تیرے لیے ہیں، میں صدقہ دوں گا۔ وہ مال لے کر نکلا اور زانیہ کو دے  
دیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے چرچا کیا کہ اُس نے زانیہ کو صدقہ دیا  
ہے۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ میں صدقہ ضرور دوں گا  
وہ مال لے کر نکلا تو ایک مالدار کو دے دیا۔ صبح کو لوگوں نے چرچا کیا کہ  
اُس نے مالدار کو صدقہ دے دیا۔ کہا اے اللہ! سب تعریفیں تیرے



یہ ہے، خواہ چھوڑا نہ اور غنی کو دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تم نے چھوڑا جو  
مدتہ رہا تو شاید وہ چوری کرنے سے لگ جائے اور زانیہ، شاید وہ  
زناسے باز آجائے اور مالدار شاید عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ  
نے اُسے جو مال دیا ہے اُس میں سے خرچہ کرنے لگے۔

جب بیٹے کو مدقہ دے دیا اور اُسے معلوم نہ تھا

حضرت من بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی نیز میرے والد ماجد اور  
میرا بھائی بھی۔ انھوں نے میرا نکاح کر دیا میں نے بھگڑا آپ کے حضور پیش  
کیا اور حضرت ابو زید نے مدقہ دینے کے لیے کچھ دینا نہ نکالے تھے جو  
مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ چھوڑے۔ میں گیا اور اُس سے انھیں لے آیا۔  
فرمایا کہ خدا کی قسم، میرا تمہیں دینے کا ارادہ نہیں تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقدمہ پیش کر دیا۔ آپ نے اُن سے فرمایا،  
اے ابی زید! تمہیں تمہاری نیت کا اجر مل گیا اور اُسے من! تم نے  
جو لے لیا وہ تمہارا ہے۔

دائیں ہاتھ سے خیرات کن

حضرت بن عامر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، راست آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ  
اپنے خاص سامنے میں رکھے گا جس روز کہ اُس کے سامنے کے ہوا کوئی سایہ  
نہیں ہوگا، ملک عدل کرنے والا، نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا  
وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں اٹکا رہتا ہے وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے  
محبت کرتے ہیں، اُن کے لیے اکٹھے ہوتے اور اُن کے لیے بچھڑتے  
ہیں، وہ آدمی جس کو مالدار اور خوب صورت عورت چلائے تو کہہ دے کہ  
میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ آدمی جو چھپا کر خیرات کتابے یہاں تک کہ اس  
کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں ہوتا کہ وہیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ آدمی جو  
تمہاری میں اللہ کا ذکر کرے تو اُس کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں۔

بَيِّنَ عَنِّي فَأَصْبَحُوا يَتَّخِذُونَ نَصَدَقَ عَلَى عَنِّي فَقَالَ  
الْكُفْرُ لَكَ الْعَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَرَفٍ  
فَأَنَّى تَقِيْلُ لَهُ إِنَّمَا صَدَقْتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّكَ أَنْ  
تَسْتَعِثَّ عَنْ سَرَقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّكَ أَنْ  
تَسْتَعِثَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَرَفُ فَلَعَلَّكَ يَغْتَبِرُ كَيْفَعُونَ  
مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

باب ۱۳۳۲۔ إِذَا نَصَدَقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ۔  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِسْرَاقُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيُوزَيْرِ يَقْرَأُ مَعْنُ بْنُ يَزِيدَ  
حَدَّثَنَا قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَا وَابْنِي وَجَدِي وَخَطَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَخَاصَمْتُ الْكُفْرَ  
وَكَانَ ابْنِي يَزِيدُ آخِرَ مَنْ دَنَا يَرِيضُ قِيَّ بِهَا فَوَضَعَهَا حَيْثُ  
يَعْمَلُ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَنْتَيْتُهَا بِرِمَا  
فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أَسَدْتُ لِي آيَاتٍ فَخَاصَمْتُ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ  
وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ.

باب ۱۳۳۳۔ الصَّدَقَةُ بِالْيَمِينِ۔  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ  
بْنِ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ السَّيِّحِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ  
إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَاطِبُكَ تَشَافِي عِبَادَةَ اللَّهِ وَرَجُلٌ  
مُتَعَلِّقٌ قَلْبُهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ  
اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ  
ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ  
نَصَدَقَ بِصَدَقَةٍ فَأَلْفَهَا حَالِي لَا تَكْلُمُ شَيْئًا لَهُ  
مَنْ يَحْيِيهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَاغْنَتْ  
عَيْنَاهُ.

ف: قیامت کے بعد تمام انسان میدانِ مشرب میں جمع کیے جائیں گے سورج سوا نیزے پر ہوگا جس سے زمین تپ کر تانے

کی طرح ہو جائے گی۔ ۱۔ ابتدا میں عرش الہی کے سایہ کے علاوہ اور کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ سب لوگ دھوپ میں تڑپ رہے ہونگے سوائے مقررین بارگاہ الہیہ کے وہ عرش الہی کے سائے میں ہوں گے اور اُن کے علاوہ سات قسم کے وہ مسلمان بھی عرش الہی کے سائے میں ہوں گے جن کو اس حدیث میں بیان فرمایا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ مذکورہ ساتوں عمل اعلیٰ درجے کی نیکیاں ہیں

۱۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَنَسِيًا فِي عَلَيْكُمْ مَنَافِعُ تَمِشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَسْقُوهُ الرَّجُلُ كَوِجَتٍ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَلَّهَا مِنْكَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا۔

۱۳۳۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جُرَيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا يَمَّا انْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔

جو خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود اپنے ہاتھ سے نہ دے۔ حضرت ابو موسیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرتی ہے جو باعث فائدہ ہو تو اس کو خرچ کرنے کا ثواب ہو تاکہ اور اس کے خاندان کو کمانے کا اور خزانچی کے لیے بھی اتنا ہی ثواب ہے۔ ان میں سے ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

صدقہ وہی ہے کہ مالدار کی قائم رہے۔ جو صدقہ کرے اور خود محتاج ہو یا اس کے گھر والے محتاج ہوں یا اس پر قرض ہو۔ پس ضروری یہ ہے کہ صدقہ سے قرض ادا کیا جائے یا غلام آزاد کیا یا سہ کیا تو اسے لوٹا یا جائے گا۔ اسے حق نہیں کہ دوسروں کا مال تلف کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تلف کرنے کے لیے لوگوں کا مال لے اللہ تعالیٰ اسے تلف کر دے گا مگر جب کہ وہ میرا اور اپنی جان پر ایثار کرنے میں مشہور ہو، خواہ وہ غلام ہو جیسے حضرت ابوبکر جب کہ انہوں نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا اور اسی طرح انصار کا ہاجرین پر ایثار کرنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے یہ حق نہیں کہ صدقہ کی اُمس لوگوں کا مال ضائع کرے حضرت کعب بن مالک عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنے سارے مال کو اللہ اور اس کے

۱۳۳۶۔ لَا يَصَدَّقُ إِلَّا عَنْ ظَهْرِي وَمَنْ نَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَالْذِينَ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَىٰ مِنْ الصَّدَقَةِ وَالْعَيْشِ وَالْهَبَةِ وَهُوَ دُعَاؤُهُ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَلَفَّ أَمْوَالُ النَّاسِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَنْ يَتَلَفَّهَا أَتْلَفَهَا اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا بِالصَّبْرِ فَيُؤْتِرُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ كَيْفَعِلَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ وَكَذَلِكَ أَتَى الْأَنْصَارُ الْمُهَاجِرِينَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُنْصِفَ أَمْوَالُ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ كَعْبٌ



رسول کو دے کر اس سے الگ ہو جائے فرمایا کہ اپنا کچھ مال رکھ لو، یہ تھا ہے  
یہ بہتر ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اپنا خیر والا حصہ رکھ لیتا ہوں۔

بْنُ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوَكُّبِي أَنْ أَتَخَلَّمَ  
مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ أَمْسِكْ  
عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِلَى أَمْسِكْ  
سَهْغِي الَّذِي بِخَيْبَرٍ.

۱۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
يُوسُفَ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ  
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ  
الْصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِيٍّ وَأَبَدُ أَبِي مَعْنٍ تَعُولُ.

۱۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَيْسَ الْغُلِيَّا خَيْرَ مِمَّنَ الْيَدِ  
السُّفْلَى وَأَبَدُ أَبِي مَعْنٍ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ  
ظَهْرِ غِيٍّ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يَعْطِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَسَقَفْ يَنْفِقْ  
اللَّهُ وَعَنْ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

۱۳۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالْمُتَعَفِّفَ  
وَالْمَسْأَلَةَ أَلَيْسَ الْغُلِيَّا خَيْرَ مِمَّنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ لَيْسَ الْغُلِيَّا  
هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ.

بَابُ الْمَتَانِ بِمَا أُعْطِيَ يَقُولُهُ عَزَّ وَجَلَّ  
الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ  
مَّا أَنْفَقُوا مَتًّا وَلَا أَدْمَى أَلَا يَ.

بَابُ مَنْ أَحَبَّ تَنْجِيلَ الصَّدَقَةِ  
مِنْ يَوْمِهَا.

۱۳۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ  
أَبْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ صَلَّى

عبد اللہ، عبد اللہ بن یونس، زہری، سعید بن مسیب، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔  
بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالدار کی قائم رہے اور اپنے زیر کفالت لوگوں  
سے اٹھنا کہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اور پورا مال ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور  
ابتدا اپنے زیر کفالت افراد سے کہے اور بہتر صدقہ وہ ہے کہ مالدار کی  
قائم رہے جو سوال کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا جو مستحق ہے  
اللہ تعالیٰ اسے مستحق رکھے گا۔ وہیب، ہشام، ابن کے والد ماجد حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
روایت کیا ہے۔

ابو النعمان، حماد بن زید، ایوب، ثابت، حضرت ابن عمر سے روایت  
ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔  
عبد اللہ بن مسلمان، مالک، ثابت، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب کہ آپ منبر  
پر تھے تو صدقہ سوال سے پہلے اللہ تعالیٰ کرنے کے متعلق فرمایا: اور  
والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور پورا مال ہاتھ خیر کہنے والا  
ہے اور نیچے والا سوال کرنے والا ہے۔

دے کر احسان جتنا مال۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: جو اپنے مال  
خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر خرچ کرنے کے بعد احسان نہیں  
جتا دیتے اور تکلیف نہیں دیتے (۲۶۳:۱۲)  
جو صدقہ دینے میں جلدی کرنے کو پسند کرے

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی اور پھر بلدی سے کاشانہ اقدس

میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا پوچھا گیا تو فرمایا، میں گھر میں سونا چھوڑ آیا تھا۔ مجھے ناپسند ہوا کہ اس کے ساتھ رات گزاروں تو اسے تقسیم کر دیا۔  
صدقہ کی ترغیب دینا اور اس کی سفارش کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے روز تشریف لائے تو دو رکعتیں پڑھیں۔ ان سے پہلے اور بعد میں غارِ زبرجی پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ کے ساتھ تھے تو انہیں نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا پس عورتیں بالیاں اور کنگن پھینکنے لگیں۔

موسٰی بن اسماعیل، عبد الواحد، ابو بردہ بن عبد اللہ بن ابو بردہ، ابو بردہ بن الوہب سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب کوئی سائل آتا یا آپ کے حضور کوئی حاجت پیش کی جاتی تو فرماتے، اسے سفارش کرو تاکہ تمہیں ثواب ملے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے فیصلہ کرے تاکہ جو وہ چاہے۔

صدقہ بن فضل، عبدہ، ہشام، فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ روکو ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔  
عثمان بن ابو شیبہ نے عہدہ سے عداوت کی کہ فرمایا، اے گناہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں گن کر دے گا۔

استطاعت کے اندر صدقہ دینا

ابو عاصم، ابن جریر — محمد بن عبد الرحیم، مجاہد بن محمد ابن جریر، ابن ابی لبیکہ، عبد بن عبد اللہ بن زبیر، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو فرمایا، بندہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بند کرے گا اور استطاعت کے مطابق خیرات کرتی رہا کرو۔

الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَحَ ثُمَّ دَخَلَ بَيْتَهُ فَلَمْ يَلْبِثْ أَنْ خَرَجَ فَقُلْتُ أَدْقِيلُ لَهُ فَقَالَ كُنْتُ خَلَفْتُ فِي الْبَيْتِ ثَبْرَيْنِ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَبِيتَهُ فَقَسَمْتُهُ بِأَنِّي أَشْخِرُ نَفْسِي عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا۔

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ لَمْ يَصِلْ قَبْلَ وَلَا بَعْدَ ثُمَّ مَالَ عَلَى لَيْسَاءٍ وَبِلَالٍ مَعَهُ فَوَعظَهُمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُنْصَدَقُوا فَنَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلُوبَ وَالْخُرُصَ۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طَلَبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةً قَالَ اشْفَعُوا تَوْجَرُوا وَيَقْضَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَلُّوْا فَيَوَلُّوا عَلَيْكُمْ۔

۱۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا تَقْضِي فَيَقْضَى اللَّهُ عَلَيْكُمْ۔

بَابُ ۹ الصَّدَقَةِ فِيْمَا اسْتَطَاعَ۔

۱۳۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ جَهْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَوَلُّوْا فَيَوَلُّوا عَلَيْكُمْ إِنْ رَضِخِي مَا اسْتَطَعْتِ۔



**باب ۹۰ الصدقة تکفیر الخطیئة**

۱۳۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خُزَيْمَةُ بْنُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَيْدِيكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْفِتْنَةِ قَالَ كُنْتُ أَنَا أَحْفَظُهَا كَمَا قَالَ قَالَ لَأَنْتَ عَلَيْهِ لَجَرِيحٌ فَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَحَلِيسِهِ فَكُفِّرْهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَغْرُوفُ قَالَ سُبْحَانَ قَد كَانَ يَعْزِلُ الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هَذِهِ أُرِيدُ وَلَكِنِّي أُرِيدُ الَّتِي تَبْعُوجُ كَمُوجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَأْسٌ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَكَ بَابٌ مَغْلُوقٌ قَالَ فَيَكْسُرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَكْسُرُ قَالَ فَإِنَّ إِذَا كُسِرَ فَلَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا قَالَ قُلْتُ أَجَلُ فِيمُنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مِنَ الْبَابِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلَهُ قَالَ سَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَالَ فَقُلْنَا فَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ عَدِيْلَةَ وَذَلِكَ إِلَى حَدِّ ثَنَةِ حَدِّهَا لَيْسَ بِالْأَعْلَى لَيْطُ-

**صدقة گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔**

حضرت مدلیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہر تم میں سے فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کس کو یاد ہے؟ ہم نے کہا کہ مجھے خوب یاد ہے۔ فرمایا کہ آپ اس کے لیے دیر تک یہ کہے ہیں کہ جو فتنہ آدمی کے گھروں اور اولاد اور مہسایوں میں ہے اس کو نماز، صدقہ اور نیکیاں دفع کر دیتی ہیں۔ سلیمان نے کہا کہ وہ فرمایا کرتے ہیں کہ صدقہ اور نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا۔ فرمایا کہ میں نہیں پوچھتا بلکہ اُس کے متعلق پوچھتا ہوں جو سمندری موجوں کی طرح اٹھ اٹھیں مارے گا۔ کہا کہ اسے امیر المؤمنین! آپ کو اُس کا کیا خطرہ جب کہ اُس کے اور آپ کے درمیان بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ ہم نے کہا۔ بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا کہ جب وہ توڑ دیا تو پھر کبھی بند نہیں ہو سکے گا۔ میں نے کہا۔ یہی بات ہے۔ ہم دروازے کے متعلق سوال کرتے ہوئے ڈرے۔ پس ہم نے مسروق سے پوچھنے کے لیے کہا انھوں نے پوچھا تو فرمایا وہ خود حضرت عمر تھے۔ ہم نے کہا حضرت عمر اس بات کو جانتے تھے؟ فرمایا ہاں جیسے اگلے دن کے بعد اُن سے ان سے جو حدیث بیان کی اُس میں غلطیاں نہیں ہیں۔

ف: سلام ہو کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود امت محمدیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں میں سے ایک بہت بڑی رحمت اور پروردگار عالم کے انعامات میں سے بہت بڑا انعام تھا۔ آپ کے باعث اسلام کو بڑی ہی تقویت پہنچی۔ کفر کی بڑی بڑی طاقتیں بھی سرنگوں ہو گئیں اور آپ کے باعث مسلمانوں میں فتنے سر اٹھانے میں کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ آپ کا وجود امت محمدیہ اور فتنوں کے درمیان پہاڑ کی طرح حائل تھا۔ امت محمدیہ کو آپ کے وجود پر ہمیشہ ناز رہے گا اور دشمنان اسلام کے دلوں میں آپ ہمیشہ کھٹنے کی طرح کھٹکتے رہیں گے۔ خدا کے دوا لہن ہمارا اُن کے اور تمام صحابہ کرام کے غلاموں اور جاہلے والوں میں حشر و نشر فرمائے آمین۔

**باب ۹۱ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشَّرِّكَ ثَمَّ اسْلَمَ**

۱۳۴۶- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعْتَمِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَدُوَّةَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ جَزَاءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شَيْئًا كُنْتُ أَتَخَشَّ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَقَاقِرٍ وَصِلْتُ سَرِيعًا فَمَلَّ فِيهَا مِنْ أَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

**جس نے شرک کی حالت میں صدقہ دیا پھر مسلمان ہوا**

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ کیا میں نے دوزخ جاہلیت میں جو نیکیاں کیں یعنی صدقہ دیا، غلام آزاد کیے اور صلہ رحمی کی، تو کیا مجھے اُن کا ثواب ملے گا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنی پہلی نیکیوں کی وجہ سے ہی تو تمہیں دولت اسلام ملی ہے۔

خادم کا بغیر فساد کے اپنے مالک کی اجازت سے  
صدقہ دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت اپنے خاوند کے کھانے سے  
بغیر فساد کے صدقہ کرے تو اسے ثواب ملے گا اور اس کے خاوند کو  
کمانے کا اور خزانچی کو بھی اُن کی طرح۔

محمد بن العلاء ابواسامہ، برید بن عبد اللہ البرکدہ نے حضرت ابو موسیٰ  
اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا: مسلمان خاندن جو امانت کے ساتھ مالک کے حکم کی تعمیل کرے  
اور کبھی فرمایا، جو اسے حکم دیا مانتا ہے اس کے مطابق دلی رضا مندی سے  
دے اور جس کے لیے حکم دیا گیا ہے اس کے پروردگار سے تودہ بھی خیرات  
کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

عورت کا ثواب جب کہ وہ فساد کے بغیر اپنے خاوند کے  
گھر سے صدقہ دے یا کھانا کھلائے۔

آدم، بشیر، منصور اور امش، ابو ہریرہ، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے صدقہ کرے — عمرو بن حفص،  
ان کے والد ابیہ، امش، شقیق، مسروق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب  
عورت جھگڑے کے بغیر اپنے خاوند کے گھر سے کھانا کھلائے تو اسے  
ثواب ملے گا اور اتنا ہی خاوند کو اور اُسی کے برابر خزانچی کو خاوند  
کو اس لیے کہ اس نے کھانا کھایا اور عورت کو اس لیے کہ اس نے خرچہ  
کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت جھگڑے کے بغیر اپنے  
خاوند کے گھر سے خرچہ کرے تو اسے ثواب ملے گا اور خاوند کو کمانے  
کی وجہ سے اور خزانچی کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔

اللہ علیہ وسلم اسلمت علی ما سلفت من خیر۔  
باب ۹۰ أمر الخادم إذا تصدق بامر صاحبه  
غير مفسد۔

۱۳۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أَتَصَدَّقْتَ الْمَرْأَةَ مِنْ طَعَامٍ مِنْ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدٍ كَانَ  
لَهَا أَجْرُهَا وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَارِجِ مِثْلُ ذَلِكَ۔

۱۳۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُرَّةَ عَنْ  
أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْخَارِجِ  
الْمُسْلِمِ الْأَمَانُ الَّذِي يُفِيدُ زَوْجَهَا قَالَ يُعْطَى مَا أَمَرَ بِهِ  
كَامِلًا مُؤَدَّرًا طَيِّبٌ بِهِ نَفْسُهُ فَيَكْفِيهِ إِلَى الَّذِي أَمَرَ لَهُ  
بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

باب ۹۱ أجور المرأة إذا تصدقت أو أطعمت من  
بيت زوجها غير مفسد۔

۱۳۴۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ إِذَا  
تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا مِثْلُ خَرَجِ خَزَانَةٍ  
حَفِصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ  
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ  
مُفْسِدٍ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ وَلِلْخَارِجِ مِثْلُ ذَلِكَ  
لَهُ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ  
طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدٍ فَلَهَا أَجْرُهَا وَلِلْزَوْجِ بِمَا



اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس نے دیا اور خدا سے ڈرا اور  
اپنی بات کی تصدیق کی تو غریب ہم اُسے آسانی تک پہنچا دیں گے اور جس  
نے بخل کیا اور مستغنی ہوا (۹۲ تا ۸) اے اللہ! مال خرچ کرنے والے  
کو ثواب عطا فرما۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں کہ بندے صبح کتے  
مگر وہ فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اُن میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ!  
مال خرچ کرنے والے کو بدلہ دے۔ دوسرا کہتا ہے: اے اللہ!  
بخل کو بربادی دے۔

صدقہ دینے والے اور بخل کی مثال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بخل اور صدقہ دینے والے کی مثال اُن دو  
آدمیوں جیسی ہے جن کے اوپر لوہے کے بُتے ہوں۔ ابوالیمان،  
شیب، ابوالترناد، عبدالرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے  
سنا: بخل اَصَالِ خَرِیج کرنے والے کی مثال اُن دو آدمیوں جیسی ہے  
جن کے اوپر لوہے کے بُتے ہوں، چھاتی سے حق تک۔ خرچ کرنے والا  
جب مال خرچ کرتے تو مجرور سے ہو کر اُس کے جسم پر پھیل جاتا ہے۔  
یہاں تک کہ اُس کی انگلیوں اور نشانوں کو بھی چھپا لیتا ہے اور بخل  
جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتے تو ہر قطرہ اپنی جگہ سے چٹ جاتا ہے۔  
وہ اُسے کھونا پاتا ہے لیکن کھول نہیں سکتا۔ متابعت کی حسن بن سلمہ نے  
طاؤس سے جُنَیْن کے متعلق اور حنظلہ نے طاؤس سے جُنَیْن روایت  
کی۔ لیث، جعفر ابی ہریرہ، حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم سے جُنَیْن کا لفظ روایت کیا۔

کماؤ اور تجارت سے صدقہ دینا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
اے ایمان والو! خرچ کو پاک روزی سے جو تم نے کماؤ اور جو ہم

الْكَسْبَ وَاللِّغَازِينَ مِثْلَ ذَلِكَ.

**باب ۹۹** قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَتْ مَا مَنِّ آعْطَى  
وَاللَّهُ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى  
أَتَا مَنِّ بَخِلَ فَاَسْتَغْنَى الْأَمِيَّةَ اللَّهُمَّ اعْطِ مُنْفِقًا  
مَالًا خَلْقًا.

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمٍ  
عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مَرْزُوحٍ عَنْ أَبِي الْحَبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ كَرِيمٍ يُعْطِي الْبَغِيَّ  
فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَخْرُجَانِ يَقُولَانِ حَمْدُكَ اللَّهُمَّ اعْطِ مُنْفِقًا  
خَلْقًا وَيَقُولُ الْأَمْرُ اللَّهُمَّ اعْطِ مُنْفِقًا تَلْفًا.

**باب ۱۰۰** مِثْلُ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ.

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ  
حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي سَيِّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ  
كَمِثْلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا  
أَبُو الْإِمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ نَادٍ  
أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ  
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلُ  
الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمِثْلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ  
تُكْدِمُهُمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُفْقِدُ إِلَّا اسْتَبَقَتْ  
أَوْ وَفَّقَتْ عَلَى جُلْدٍ حَتَّى يَفْنَى بَنَانُهُ وَتَغْفِرَ أَثَرُكَ وَأَمَّا  
الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُفْقِدَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ كَلْعَةٍ  
مَكَانَهَا فَهُوَ يُسْعِفُهَا فَلَا تَنْسِيهِ تَابِعُهُ الْحَسَنُ بْنُ  
مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي الْجُبَّتَيْنِ وَقَالَ حَنْظَلَةُ  
عَنْ طَاوُسٍ جُبَّتَانِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ  
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّتَانِ.

**باب ۱۰۱** صَدَقَاتِ الْكَسْبِ وَالْبَحَارَةِ يَقُولُ  
اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ

نے زمین سے تھاسے لیے نکال۔۔۔ غنی؟ حنیڈ تک۔

(۲۶۷:۲)

صدقہ ہر مسلمان پر ہے۔ جو نہ کر سکے تو نیکی کے کام کرے۔

سعید بن ابی بردہ، ابن الدیراجہ، ابن کے جبرائیل سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ! جس میں طاقت نہ ہو؟ فرمایا تو ہاتھ سے کام کے خود نفع مال کے اور صدقہ دے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ نہ کر سکے؟ فرمایا تو منکلم حاجت مند کی مدد کرے۔ عرض گزار ہوئے کہ اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا تو نیکی کے کام کرے اور بڑے کاموں سے رُکے تو اُس کے لیے ہی صدقہ ہے۔

زکوٰۃ اور صدقہ سے کتنا دیا جائے اور جس نے ایک بکری دی۔

حفصہ بنت یزید سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اُس سیدہ العاریہ کے پاس ایک بکری بھی گئی۔ اس نے کچھ گوشت اُس میں سے حضرت عائشہ کے لیے بھیج دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تھاسے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں مگر اُس بکری کا گوشت جو تیسبہ کے لیے بھیج گئی تھی۔ فرمایا: لاؤ کیونکہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گئی۔

چاندی کی زکوٰۃ

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک عمرو بن کھلی مازنی، ابن کے والدیراجہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ دسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

محمد بن منشی، عبد الوہاب، یحییٰ بن سعید، عمرو، ابن کے والدیراجہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اُسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ غَنِيَ حَمِيدٌ

بِأَبْلَا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَقَالَ يَعْمَلْ بِنَيْفٍ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَصَدَّقَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ الْمَلْهُومَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُسِسْكَ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ

بِأَبْلَا قَدْ دُرُّكُمْ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَمَنْ أَعْطَى شَاكًا

۱۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ بُعِثْتُ إِلَى نِسْبَةِ الْأَنْصَارِ بِبَيْتِ بِشَافَةَ وَأَمْرُ سَلَّتْ إِلَيَّ عَائِشَةُ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُمْ تَقُولُونَ لَا إِلَّا مَا أَرْسَلْتُ بِهِ لَكُنَّ مِنْ ذَلِكَ الشَّقَاةِ فَقَالَ مَا بَلَغَتْ مَحَلَّهَا

بِأَبْلَا زَكَاةُ الْوَرَقِ

۱۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى النَّمَازِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ ذَوْبٌ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

۱۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ أَبَاكَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا -

**باب ۱۰** الْعَرْضُ فِي الزَّكَاةِ وَقَالَ طَاوُسٌ  
قَالَ مُعَاذُ لَاهِلِ الْيَمَنِ اُسْتُوفِيَ بَعْرُضُ ثِيَابِ خَمِيصٍ  
اَوْ لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانُ الشَّعِيرِ وَالذَّرَّةِ اَهْوَنُ  
عَلَيْكُمْ وَخَيْرُ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْمَدِينَةِ وَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآمَنَّا  
خَالِدًا فَقَدْ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ وَاعْتَدَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ  
وَلَوْ مِنْ خُلْتِكُنْ فَلَمْ يَسْتَنْ صَدَقَةَ الْعَرْضِ مِنْ  
غَيْرِهَا فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَلْقَى مَرْصَهَا وَخَابِرًا كَعِصَى  
الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ مِنَ الْعَرَضِ -

۱۳۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي شِمَاةٌ أَنَّ السَّاحِدَةَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ كَتَبَتْ  
لَهُ ابْنَتِي أَمَّا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُ يَنْتِ  
مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ يَنْتِ لَبُونٌ فَإِنَّهَا تَقْبَلُ  
مِنْهُ وَيُطْبِخُ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِينَارًا أَوْ شَاتَيْنِ  
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ يَنْتِ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ  
أَنْ لَبُونٌ فَإِنَّهُ يَقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ -

۱۳۵۸- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمِيُّ بْنُ  
أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ  
فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَأَمَّا هُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ تَأْشِيرُ  
ثَوْبَهُ فَوَعَّظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ  
الْمَرْأَةُ تَلْقَى وَأَشَارَ أَيُّوبُ إِلَى أُذُنِهِ وَإِلَى حَلْقِهِ -

**باب ۱۱** لَمْ يَجْمَعْ بَيْنَ مُتَفَرِّقِي وَلَا يَفْتَرِقُ  
بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَبُذِّلَ لِعَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَلَّةٌ -

۱۳۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي شِمَاةٌ أَنَّ السَّاحِدَةَ

زکوٰۃ میں سامان لینا حضرت معاذ بن جبل نے اہل یمن سے فرمایا  
کہ میرے پاس زکوٰۃ میں جو اور کئی کی جگہ مینی چادر اور دوسرے کپڑے لاؤ  
یہ تمہارے لیے آسان اور ہرگز منورہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
اصحاب کے لیے بہتر ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد  
نے تو اپنی زبردیں اور تمہارا وقت کر رکھے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ دو خواہ اپنے زیوروں سے۔ آپ نے زکوٰۃ  
سے سامان وغیرہ کا استثناء نہیں فرمایا۔ اور عورتیں اپنی بالیاں اور ہار  
ڈانے لگیں اور سامان میں سے آپ نے سونے اور چاندی کی شخصیات  
نہیں فرمائی۔

محمد بن عبد اللہ ابن کے والد ماجد تمامہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ  
عنه سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے انھیں لکھ بھیجا جو اللہ اور اس کے  
رسول نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی ایک سالہ اونٹنی واجب آتی ہو اور وہ  
اُس کے پاس نہ ہو بلکہ دوسرا اونٹنی ہو تو وہی لے ل جائے اور زکوٰۃ لینے  
والا اُسے بیٹش درہم یا دو کبریاں ادا کرے۔ اگر اُس کے پاس ایک  
سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ دوسرا اونٹ ہو تو وہ قبول کر لیا جائے گا اور اس  
کے ساتھ مالک کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے غلبہ سے پہلے نماز پڑھی  
آپ نے دیکھا کہ عورتوں کو آپ کی آواز سنائی نہیں دیتی تو آپ ان کے  
پاس تشریف لے گئے انھیں وعظ و نصیحت کی اور صدقہ دینے کا  
حکم فرمایا تو عورتیں زیور ڈالتے لگیں۔ ایوب راوی نے اپنے کانوں اور  
حلق کی طرف اشارہ کیا۔

دو متفرق مال جمع کیے جائیں اور دو اکٹھے مال  
متفرق کیے جائیں۔ منقول ہے کہ سالم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

تمامہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت  
ابوبکر نے وہ چیزیں اُس کے لیے لکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرض کی تھیں کہ زکوٰۃ کے دسے متفرق چیزوں کو جمع نہ کیا جائے اور جو چیزیں اکٹھی ہوں انہیں متفرق نہ کیا جائے۔

جب مال دو حصے داروں کا ہو تو دونوں سے برابر زکوٰۃ لی جائے گی۔ عاؤس اور عطاؤس نے فرمایا کہ جب دونوں مال اکٹھے مال کو بانٹتے ہوں تو ان کے مالوں کو جمع نہیں کیا جائے گا۔ سفیان نے فرمایا کہ زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک اس کے پاس پوری ایس کمبیاں اور اس کے پاس چالیس کمبیاں نہ ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے ان کے لیے لکھ دیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرض پایا تھا کہ جو مال دو حصے داروں کا ہو تو ادائیگی کے بعد اپنا حصہ برابر سمجھ لیں۔

**اَوْنُطُ** کی زکوٰۃ۔ اسے حضرت ابوبکر حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

علی بن عبد اللہ ولید بن مسلم، اوزاعی، ابن شہاب، عطاء بن ابی ریحان، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تم پراؤس! ہجرت تمہارے لیے مشکل ہے۔ کیا تمہارے پاس اَوْنُطُ ہیں جن کی تم زکوٰۃ بھی دیتے ہو؟ عرض گزار ہوا: ہاں۔ فرمایا تو مندر کے اس پار عمل کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں سے ذرا بھی کم نہیں ہونے دے گا۔

جس پر ایک سالہ اونٹنی لازم آتی ہو لیکن اس کے پاس نہ ہو۔

محمد بن عبد اللہ انفاسی، ابی کے والد عبد اللہ ثمالہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر نے ان کے لیے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی، جس کا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ جس پر زکوٰۃ کی چار سالہ اونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس نہ ہو بلکہ تین سالہ ہو تو تین سالہ ہی قبول کر لی جائے گی نیز ساتھ ہی دو کمبیاں لی جائیں گی جب کہ موجود ہوں ورنہ بیس درہم اور جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اونٹنی

أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الْإِنِّي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقِي وَلَا يَفْرِقُ بَيْنَ مُجْتَمِعِ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ.

**بَابُ مَا كَانَ مِنَ الْخَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَقَالَ طَاوُسٌ وَعَطَاءُ إِذَا عَمِلَ الْخَلِيطَانِ أَمْوَالَهُمَا فَلَا يَجْمَعُ مَا لَهُمَا فَالْمُسْفِينُ لَا تَجِبُ حَتَّى يُتَمَرَّ لِهَذَا أَوْ لِبَعُوثٍ شَاةٍ وَلِهَذَا أَوْ لِبَعُوثٍ شَاةٍ.**

۱۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي شَامَةُ أَنَّ النَّسَّاءَ حَدَّثَتْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ الْإِنِّي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ مِنَ الْخَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ.

**بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ ذِكْرُ أَبِي بَكْرٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.**

۱۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَكِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْهَضْرِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَهَيْكَلُ إِنْ شَأْنُهَا فَهَكَذَا لَكَ مِنْ إِبِلٍ ثَوْنٌ وَصَدَقْتُمَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْمَلْ مِنْ ذَوَاتِ الْإِبِلِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.

**بَابُ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ سِتٍّ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ.**

۱۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَمَّاسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي شَامَةُ أَنَّ النَّسَّاءَ حَدَّثَتْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْوَجْعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حَرْعَةٌ وَعِنْدَهُ حَرْعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحَقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ



إِنْ اسْتَيْسَرَ قَالَهُ أَوْ عَشْرَيْنَ دَرَاهِمًا وَمَنْ بَلَغَتْ  
عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحَقِّهِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحَقُّ وَ  
عِنْدَهُ الْحَدَّةُ فَإِنَّهَا تَقْبَلُ مِنْهُ الْحَدَّةُ وَيُعْطِيهِ  
الْمُصَدِّقُ عَشْرَيْنَ دَرَاهِمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ  
صَدَقَةُ الْحَقِّهِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا يَنْتَ لَبُونِ فَإِنَّهَا تَقْبَلُ  
مِنْهُ يَنْتَ لَبُونِ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عَشْرَيْنِ دَرَاهِمًا  
وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ يَنْتَ لَبُونِ وَعِنْدَهُ حَقُّهُ  
فَإِنَّهَا تَقْبَلُ مِنْهُ الْحَقُّهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عَشْرَيْنِ  
دَرَاهِمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ يَنْتَ لَبُونِ  
وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ يَنْتَ تَخَاضُ فَإِنَّهَا تَقْبَلُ  
مِنْهُ يَنْتَ تَخَاضُ وَيُعْطِي مَعَهَا عَشْرَيْنِ دَرَاهِمًا  
أَوْ شَاتَيْنِ.

## باب ۱۳۶۳ زکوٰۃ النعم

۱۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْأَنْصَارِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ  
لِتَأْخُذَ بِهِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
هَذِهِ قَرِيبَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ رَسُولُهُ فَمَنْ  
سُئِلَ مِنْ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سَأَلَ عَنْهَا  
فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعَشْرِينَ مِنَ الْإِمْلِ فَلَا وَنَهَلِمَنِ النِّعَمِ مِنْ  
كُلِّ خَمْسٍ شَاةٍ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعَشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ  
فَفِيهَا يَنْتَ مَخَاضُ أَنْتَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ  
وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا يَنْتَ لَبُونِ أَنْتَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَأَرْبَعِينَ  
إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حَقُّ طَرِيقَةِ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ  
وَاحِدَةً وَثَمَانِينَ إِلَى خَمْسِينَ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَرَّةٌ  
فَإِذَا بَلَغَتْ يَمِينِي سِتَّةً وَسَبْعِينَ إِلَى ثَمَانِينَ فَفِيهَا بَنَاتُ  
لَبُونِ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَثَمَانِينَ إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ

لازم آئے اور اس کے پاس تین سالہ نہ ہو بلکہ چار سالہ ہو تو چار سالہ ہی قبول  
کر لی جائے گی اور مصدق اُسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور  
جس پر زکوٰۃ کی تین سالہ اونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس دو سالہ ہو  
تو اس سے دو سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور اس سے بیس درہم یا دو  
بکریاں بھی لی جائیں گی اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اونٹنی لازم آئے اور اس  
کے پاس تین سالہ ہو تو اس سے بیس سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور زکوٰۃ  
پیسے والا اُسے بیس درہم یا دو کیڑیل دے گا اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ  
اونٹنی لازم آئے لیکن اُس کے پاس نہ ہو بلکہ اُس کے پاس ایک سالہ ہو تو  
اُس سے ایک سالہ ہی قبول کر لی جائے گی اور وہ اُس کے ساتھ بیس  
درہم یا دو بکریاں بھی دے گا۔

## بکریوں کی زکوٰۃ

محمد بن عبد الرحمن مشی انصاری، ان کے والد ماجد، ثمامہ بن عبد اللہ  
بن انس حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر  
نے اُن کو لکھ کر یہ تحریر بھیجی کہ انھیں بحرین کی طرف بھیجا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے  
یہ وہ فرض زکوٰۃ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض  
کی اور جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا مسلمانوں میں سے جس سے  
اس کے مطابق مانگا جائے وہ دے اور جس سے زیادہ مانگا جائے تو  
وہ نہ دے جو پچیس اونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ پر ایک بکری  
دے۔ جب پچیس ہو جائیں تو پینتیس تک اُن میں ایک ایک سالہ اونٹنی  
ہے۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو اُن میں ساٹھ تک تین سالہ اونٹنی ہے  
جو قابل جنتی ہو۔ جب اکتھ ہو جائیں تو پچھتر تک اُن میں ایک چار  
سالہ اونٹنی ہے۔ جب چھتر ہو جائیں تو نو تک اُن میں دو دو  
سالہ اونٹنیاں ہیں۔ جب اکیس ہو جائیں تو ایک سو میں تک اُن میں  
دو تین سالہ اونٹنیاں ہیں جو قابل جنتی ہوں۔ جب ایک سو سے  
بڑھ جائیں تو ہر چالیس میں ایک دو سالہ اور ہر پچاس میں ایک تین

سال اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ ان کا مالک چاہے اور جب پانچ ہوں تو ان پر ایک بکری ہے اور چارے والی بکریوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ جب چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں تو ان پر ایک بکری اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو دو بکریاں اور جب دو سو سے تین سو تک ہوں تو تین بکریاں جب تین سو سے زیادہ ہوں تو چار بکریاں ایک بکری جب کسی کے پاس چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ ان کا مالک چاہے اور چاندی میں چالیس سو حصہ ہے اگر کسی کے پاس ایک سو نو سو حصہ درہم ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب کہ ان کا مالک چاہے۔

زکوٰۃ میں بوڑھی اور معیوب بکری نہیں لی جائے گی اور نہ مگر جب کہ مصدق چاہے۔  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے لیے لکھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھی اور معیوب بکری نہ نکالی جائے اور نہ مگر جس کو زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے۔

### زکوٰۃ میں بکری کا بچہ لینا

ابو الیمان، شعیب، نہری — یث، عبدالرحمن بن خالد، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم اگر وہ بکری کا بچہ بھی روک لیں گے جس کو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو روکنے کی وجہ سے میں ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ بات یہ تھی جو میں نے دیکھی کہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لیے حضرت ابو بکر کا سینہ کھول دیا تھا اور میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔

زکوٰۃ میں لوگوں کے مال سے عمدہ مال نہ لیا

فَإِذَا هِيَ حَتَّىٰ طَرَفَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا إِذَا هِيَ عَلَىٰ عَشْرِينَ دِمَاسَةً فَيَنْتَ كُلَّ أَرْبَعِينَ يَنْتَ لَبُونِ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حَقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعُونَ إِلَّا يَلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ سَرَّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ إِلَّا يَلِ فَيَنْتَ شَاةٌ وَفِي صَدَقَةِ النِّعَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَىٰ عَشْرِينَ دِمَاسَةً فَإِذَا إِذَا هِيَ عَلَىٰ عَشْرِينَ دِمَاسَةً إِلَىٰ مِائَتِينَ شَاةً فَإِذَا إِذَا هِيَ عَلَىٰ مِائَتِينَ إِلَىٰ ثَلَاثِ مِائَةٍ فَيَنْتَ ثَلَاثُ شَاةٍ فَإِذَا إِذَا هِيَ عَلَىٰ ثَلَاثِ مِائَةٍ فَيَنْتَ كُلَّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةً الرَّجُلِ نَافِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ سَرَّهَا وَفِي التَّرْقُوتِ بَعْدَ الْعَشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ دِمَاسَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ سَرَّهَا۔

**باب ۱۳۶۴** لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ۔  
۱۳۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْنُ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخَانَا أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرَمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ۔

**باب ۱۳۶۵** أَخَذَ الْعَنَاقُ فِي الصَّدَقَةِ۔  
۱۳۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الثَّوْرِيِّ عَنْ ح وَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤْذُونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَانَتُهُمْ عَلَىٰ مَنَعِهَا قَالَ هُمْ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَرَأَيْتَ أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ بِالْقُنَالِ فَعَرَفْتُ أَنََّّهُ الْحَقُّ۔

**باب ۱۳۶۶** لَا تُؤْخَذُ كَسَاةُ أَمْوَالِ النَّاسِ



جائے۔

امیر بن بسطام، یزید بن نضر، روح بن قاسم اسماعیل بن امیہ، یحییٰ بن عبد اللہ بن صفی، ابوسعید حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو مکین کی طرف بھیجا تو فرمایا، تم ایسی قوم کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ پس سب سے پہلے انھیں اللہ تعالیٰ کے حق عبادت کی دعوت دینا جب انھیں اللہ تعالیٰ کی معرفت ہو جائے تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ سات درن میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ ایسا کریں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ ان کے مال میں سے لیا جائے گا اعدان کے غنموں کو دیا جائے گا۔ جب وہ اسے بھانپیں تو ان سے لے لینا اور لوگوں کا مدد مال چھانٹ لینے سے بچنا۔

پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، محمد بن عبد الرحمن بن ابوصعدہ مازنی ان کے والد ماجد حضرت ابوسعید صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ وستی سے کم کمجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

گائے کی زکوٰۃ۔ ابو حمید سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسے پہچانوں گا جو خدا کی بارگاہ میں گائے کے پیش ہوگا جو کھراڑی ہوگی خراڑ سے مراد ہے آواز بلند کرنا جیسے گائے کھراڑی ہے۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا یہ قسم ہے اُمّی ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یا قسم ہے اُمّی ذات کی جس کے سوا کوئی سمجھ نہیں یا جس طرح بھی قسم کھاؤ کوئی آدمی نہیں جس کے پاس اونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز وہ جالور اس طرح لائے جائیں گے کہ پہلے سے بڑے اور موٹے ہوں گے۔ وہ اسے

فی الصدقۃ۔

۱۳۶۶۔ حَدَّثَنَا اُمِّيَّةُ بْنُ اِسْطٰمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيِّدُ بْنُ سُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا دُرُّمٌ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمِّيَّةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا اَعْلٰى الْيَمَنِ قَالَ لَكَ تَقْدِمُ عَلَى قَوْمٍ اَهْلٌ كِتَابٌ فَتَكُنْ اَوَّلَ مَنْ تَدْعُوهُمْ لِابْرِ عِبَادَةِ اللهِ فَاِذَا هَرَقُوا اللهُ فَاخْبِرْهُمْ اَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَٰتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَاِذَا فَعَلُوا فَاخْبِرْهُمْ اَنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً تُوْفَقُ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَاؤِهِمْ فَاِذَا اطَاعُوا بِهَا فَاخْذِ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَارَةً اَمْوَالِ النَّاسِ۔

بَابُ الْبَقَرِ لَيْسَ فِيْهَا دَوْنُ خَمْسٍ ذُوْ صَدَقَةٍ۔ ۱۳۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ النَّمَاذِيِّ عَنْ اَبِيٍّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْهَا دَوْنُ خَمْسَةٍ اَوْ سِتِّينَ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْهَا دَوْنُ خَمْسٍ اَوْ اَتَى مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْهَا دَوْنُ خَمْسٍ ذُوْ دِينَارٍ اِلَّا بِرِصْدَةٍ۔

بَابُ الْبَقَرِ زَكٰوةُ الْبَقَرِ فَقَالَ اَبُو حَبِيْبٍ قَالَ السَّيِّئُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَرَفَنَ مَا حَاجَاَ اللهُ رَحْلُ يَبْعَثُ بِهَا خَوَارِزُ وَيَقَالُ خَوَارِزُ جَارِزُونَ يَرْفَعُونَ اَصْوَاتَهُمْ كَمَا تَجَارِسُ الْبَقَرَةُ۔

۱۳۶۸۔ حَدَّثَنَا اَعْمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اَلْحَمَّشُ عَنْ الْعَمْرُوِّ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ اِنَّهُ قِيْلَ لَالِيُوْ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اَوْ قَالَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُوْنُ لَهُ اِمْلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ اَوْ دَوْنُ حَقِّهَا اِلَّا اَنِّيْ رَمَا يَوْمَ اَلْقِيَمَةِ اَعْطَاهُ مَا تَكُوْنُ وَاسْمَتُ

اپنے گھروں سے نو دینیں گے اور اپنے سینگوں سے ہاریں گے جب آخری جانور بھی اُس کے اوپر سے گز جائے گا تو پہلا پھر آجائے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو۔ روایت کیا اسے مجتہد ابو صالح حضرت ابو ہریرہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کے لیے دوسرا ثواب ہے، قربت کا اور زکوٰۃ کا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں مجبور کے باغات کے لحاظ سے حضرت ابو طلحہ انصار میں سب سے مالدار تھے اور انھیں اپنے سارے باغات میں بیر عا سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس میں تشریف لے جاتے اور اُس کا صاف پانی پیا کرتے تھے حضرت انس کا بیان ہے کہ جب آیت اترم بھلائی کو نہیں پا سکتے یہاں تک کہ اپنی اُسی چیز میں سے خرچ کرو جو تمہیں محبوب ہے ۵ (۹۲:۳) نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھلائی کو نہیں پا سکتے جب تک اپنی پیاری چیز میں سے خرچ نہیں کرو گے اور مجھے اپنے تمام مالوں میں بیر عا باغ سب سے پیارا ہے۔ لہذا وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے، اُس کے ثواب اور ذخیرے کی اللہ کے پاس امید رکھتا ہوں پس یا رسول اللہ! آپ کی جو چاہیں کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاہد یہ سوراۃ انفیث اور نفخ بخش ہے تم نے جو کہا وہ میں نے سُن لیا میرے خیال میں یہ پختہ صورت طرزِ بیان الٰہی ہے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد کہا کہ یا رسول اللہ! میرا یہ طریقہ کھانا کچھ ہر حضرت ابو طلحہ نے پہلے رشتہ داروں اور چار زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ شہادت کی اس گواہی نے جبکہ نبی بن علی اور کمال نے لکھا ہے کہ اسے رابعیہ کے ساتھ روایت کی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے لیے عید گاہ تشریف لے گئے۔ جب فارغ ہوئے تو لوگوں کو نصیحت کی اور انھیں صدقہ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ لوگو! صدقہ دو پیر معز توں کے پاس سے گزرتو فرمایا، اور تو! صدقہ دو کیو مکہ میں نے جہنم میں تمہیں زیادہ دیکھا ہے عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! وہ کس لیے؟ فرمایا کہ تم میں سے کون اور فائدہ کی ناشکری زیادہ کرتی ہو میں نے عقل اور دین میں تم سے

تَطَوُّهُ بِاخْفَافِهَا وَتَشْطَحُهُ بِقَرْوَتِهَا مَكْمًا حَامًا مَثَّ عَلَيْهِمْ اَخْرَجَهَا رَدَّتْ عَلَيْهِمْ اُولَئِكَ مَا حَاطَى يَفْضِي بَيْنَ النَّاسِ سَمْعًا بِكَتْمٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۲۹ الزکوٰۃ علی الاقارب وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لَکُمُ الْاَحْبَارُ الْيَقَرَابَةُ وَالصَّدَقَةُ۔

۱۳۶۹۔ حَلَّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَسَاكٍ عَنْ ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَا لَمْ يَمُتْ فَجَلَّ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْزُ حَاءٍ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنِّي أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ يَبْرَحُهَا وَانْهَاهَا صَدَقَةً لِلَّهِ أَرْجُو بَرَّهَا وَذَخَرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ ذَلِكَ هَالِكٌ تَرَاهُ ذَلِكَ مَالٌ تَرَاهُ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنَّ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفَعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَسْمَعُهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَيْتِهِ تَابَعَهُ رَوْحٌ وَقَالَ هُنِي بَنُ لَيْكِلِي وَاسْتَعْبِلَ عَنْ مَالِكٍ تَرَاهُ بِالْيَأْأِ۔

۱۳۷۰۔ حَلَّ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْثَمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَةَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِي أَوْ فُطَيْرٍ إِلَى فُطَيْرٍ إِلَى الْمَنْصَلِ لَمْ أَنْفَرْ فَوَعِظَ النَّاسَ وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَصَدَّقُوا فَمَرَّ عَلَى الْيَتَامَى فَقَالَ يَسْعَى الْيَتَامَى وَتَصَدَّقْ



ناقص نہیں دیکھا تم ایک مثل منداوی کی مت بھی مارو تھی ہو جب فارغ ہوئے  
تو اپنے کاشانہ اقدس کی طرف لوٹے۔ تو حضرت ابن مسعود کی ایسی محترمہ نے  
حاضر ہو کر اجازت مانگی عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ زینب آتا چاہتی ہیں  
فرمایا کہ کوئی زینب! عرض کی گئی کہ ابن مسعود کی بیوی فرمایا اچھا انھیں  
اجازت دے دو۔ انھیں اجازت ملی تو عرض گزار ہوئیں: یا نبی اللہ  
آج آپ نے صدقہ کا حکم فرمایا میرے پاس ایک زید ہے جو میں خیرات  
کرنا چاہتی ہوں۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جنھیں تم صدقہ دو ان سے وہ  
اُور ان کا بیٹا زیادہ مستحق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
ابن مسعود نے یہ سنا کہا واقعی تمہارا غاوند اور تمہارا بیٹا ان سے زیادہ  
مستحق ہیں جنھیں تم صدقہ دو۔

فَإِنِّي أُرِيكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَا وَبِحَرِّ ذَالِكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَكْثُرُونَ اللَّعْنُ وَتُكْفَرُونَ الْعَشِيرَ  
مَا رَأَيْتُ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلَّتِ الرَّجُلِ  
الْحَاظِمِ مِنْهُ أَحَدُكُمْ يَتَعَشَّرُ الْإِسْلَامَ ثُمَّ أَنْصَرَفَتْ فَلَمَّا  
صَلَتْ عَلَى مَنَزِلِهِمْ جَاءَتْ سَرِيْنَبُ ابْنُ مَسْعُودٍ تَسْتَلِزْنَ  
عَلَيْهِمْ فَوَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ سَرِيْنَبُ فَقَالَ أَغْلِظْ لَهَا  
فَقِيلَ لَهَا مَرَّةً يَا سَرِيْنَبُ قَالَ تَعْمَلُ فَنَدْنُو لَهَا  
فَأَذِنَ لَهَا قَالَتْ يَا سَرِيْنَبُ اللَّهُ إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ  
بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ لِي حَوْلٌ فَلَمَزْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ  
فَرَفَعَهَا ابْنُ مَسْعُودٍ آتَى وَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقَ  
بِهِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأَجَلِي وَوَلَدُ أَحَقُّ مَنْ  
تَصَدَّقَ بِهِ عَلَيْهِمْ

**باب ۹۱** لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي قَرَبِهِ صَدَقَةٌ  
۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ  
عَمْرِائِ بْنِ سَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ  
لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي قَرَبِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ  
**باب ۹۲** لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَنِيْدِهِ صَدَقَةٌ

۱۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ  
عَنْ حُثَيْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ  
حَرْبٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
حُثَيْمِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ  
صَدَقَةٌ فِي عَنِيْدِهِ وَلَا فِي قَرَبِهِ

**باب ۹۳** الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتَامَى  
۱۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مُوَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ

مسلمان پر اس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔  
آدم شعیبہ عبد اللہ بن دینار سلیمان بن یسار عراق بن مالک  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ  
نہیں ہے۔

مسلمان پر اس کے غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے  
مسدد، یحییٰ بن سعید، قشیر بن عراق بن مالک، ابن کے والد ماجد  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
روایت کی۔ سلیمان بن حرب، وہیب بن خالد، قشیر بن عراق بن  
مالک، ابن کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام  
اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے (یعنی فرض نہیں ہے)۔

### یتیموں کو زکوٰۃ دینا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک  
رضی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر طوطہ افروز ہوئے اور ہم آپ

کے ارد گرد بیٹھ گئے تو فرمایا: اپنے بعد میں تمہارے متعلق اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا کی زریب و زینت کھول دی جائے گی۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا بھلائی کے بعد بُرائی آئے گی؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اُس نے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہوا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کر رہے ہیں جب کہ آپ سے نہیں کہتے ہم نے دیکھا کہ آپ پر وہی نازل ہو رہی تھی پھر آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا: سائل کہاں ہے؟ گویا وہ آپ کو اچھا لگدہ فرمایا کہ بھلائی کبھی بُرائی نہیں لاتی۔ مگر فصلِ ریح ایسی سبز گھاس بھی اگاتی ہے جو جانور کو مارتی یا بیمار کر دیتی ہے یہاں تک کہ جیب دونوں کو کین بھر جائیں اور وہ سورن کی طرف منہ کر کے گویا زور پیشاب کرے اور جسے یہ مال سرسبز اور شیریں ہے وہ مسلمان مالک اچھا ہے کہ اُس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیتا ہے جو بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور جو بغیر حق کے اُسے لیتا ہے وہ ایسا ہے کہ کھائے اور میر نہ ہو اور قیامت کے روز وہ اُس پر گواہ ہوگا۔

**شمس اور زریب کفالت بچوں کو زکوٰۃ دیتا۔ اسے حضرت ابوسعید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔**

عمر بن حفص بن غیاث، ان کے والد ماجد اعمش، شفیق، عمرو بن عمارت حضرت زریب زوجہ عبد اللہ — ابراہیم، ابو عبیدہ، عمرو بن حارث حضرت زریب زوجہ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ مدفنہ کو درخواہ ایتے زیوروں سے اور حضرت زریب اپنے خاندان حضرت عبد اللہ بن مسعود پر خرچہ کرتی تھیں اور اپنے زیر کفالت یتیم بچوں پر انھوں نے حضرت عبد اللہ سے گزارش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پیچھے کہ کیا میرے لیے یہ ہائز ہے کہ میں زکوٰۃ سے آپ پر اُقد اپنے زیر کفالت بچوں پر خرچہ کروں۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تم خود پر خرچہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مل پڑی تو انھار کی ایک عورت کو دروازے پر پایا اور اُس کی حاجت بھی میرے جیسی تھی

بُنِيسَاءُ تَه سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ وَمَتَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يَنْتَحِمُ عَلَيْكُمْ مِنْ سَهْمَةِ الدُّنْيَا وَنِيَّتُهَا فَقَالَ سَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ نَكَلَمُكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَكَلِمُكَ فَمَا آيُنَا أَنْتَ بِنَزَلٍ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنِ الرَّحْمَنِ وَقَالَ آيُنَ السَّائِلُ فَكَانَتْ حِمْدُهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنْ مَتَا يَنْتَحِمُ الشَّرُّ يَنْتَحِمُ أَوْ يَكْلِمُ إِلَّا أَكَلَهُ الْخَصِرُ أَكَلْتُ حَقَّ إِذَا امْتَدَّتْ خَلَصَتْ نَاهَا اسْتَقْبَلْتُ عَيْنَ السُّلَمِ فَتَلَطَّتْ وَبَالَتْ وَارْتَعَتْ وَأَنَّ هَذَا الْمَالُ خَيْرٌ مَخْلُوقٌ فَزَعَمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا آخِطَى مِنْهُ الْمُشْرِكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَنَهُ مَنْ يَأْخُذُكَ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ شَرِيذًا عَلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

**باب ۹۳ الزکوٰۃ علی المؤمنین و المؤمنات فی الخیرات للہ**  
 أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۱۳۴۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ مَوْحٍ عَنْ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدْ كَرِهْتُ لِرَبِّكَ هَيْمَ فَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءٌ قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَصَدَقْنَا وَلَكِنْ مِنْ حُلِيِّكَ كَمَا نَتَّ زَيْبُ شَقِيقٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ فِي حَجَرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْعَلِي عَنِّي أَنْ أَفْنَى عَلَيْكَ وَعَلَى آيَاتِي فِي حَجَرِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَعْتُ إِلَى رَسُولِ



چنانچہ حضرت بلال ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھیے کہ اگر میں اپنے خاوند اور اپنے زیرِ کفالت یتیم بچوں پر خرچ کروں تو کیا میرے لیے جائز ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے متعلق نہ بتا دو۔ اندھے آؤ آپ سے پوچھا تو فرمایا: وہ کون ہیں؟ عرض کی زینب فرمایا کہ کونسی زینب؟ عرض گزار ہوئے عبداللہ بن مسعود کی بیوی فرمایا: ہاں ان کے لیے دوسرا امر ہے، ایک قربت کا اجر اور دوسرا صدقہ کرنے کا۔

ہشام بن اسماعیل نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت زینب بنت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا مجھے ثواب ملے گا اگر میں حضرت ابوسلمہ کی اولاد پر خرچ کروں جب کہ وہ میری بھی اولاد ہے۔ فرمایا کہ ان پر خرچ کرو کیونکہ ان پر خرچ کرنے کا تمہیں ثواب ملے گا۔

ارشاد خداوندی ہے: اگر دن چھڑانے والوں اور مقروض لوگوں پر اور راہِ خدا میں خرچ کرنا۔ حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ انھوں نے زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کیے اور حج کے لیے دیا۔ حسن بصری نے فرمایا کہ اگر زکوٰۃ کے مال سے اپنے باپ کو خرید لے تو جائز ہے اور مجاہدین کو دے اور جو حج ذکر سکنا ہو اسے دے۔ پھر یہ آیت نکالتے کہ صدقات فقرا کے لیے ہیں۔ ان میں سے جس کو دے جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالہ نے تو اپنی زندگی میں بھی فلاں راہ میں وقف کر رکھی ہیں۔ ابوالاس سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں زکوٰۃ کے اونٹ پر سوار کر کے حج کے لیے بھیجا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا تو بتلایا کہ ابن جہل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے نہیں دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جہل کو تو یہی برا لگا کہ وہ تنگ دست تھا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اسے غنی کر دیا۔ رہی خالد کی بات تو تم خالہ پر ظلم کرتے ہو جب کہ اس نے تو اپنی زندگی میں اور بتجاری بھی اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں۔ رہی عباس بن عبدالمطلب کی بات تو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ یہ ان کی زکوٰۃ ہے اور لوگ ہی مال اور متابعت کی اس کی البرا انشاء

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جَدَّتْ امْرَاَتَيْنِ الْاَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حُلُجَّتْهُمَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا يَدَانِ فَقُلْنَا سَلِ الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ جَزِيٍّ عَنِّي وَآتِ أَنْتَصَدَّقَ عَلَى ذَوِيَّ وَأَيْتَامَ بَنِي فِي حَجَرِي وَقُلْنَا لَا تُخْرِجُنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ نَرِيْبُ فَقَالَ آتِ الْبَيْتَ يَا بَيْتَ قَالَ امْرَاَتُهُ عَدِلَ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ لَهَا أَحْجَرَانِ أَحْرَا الْقَرَابَةِ وَأَحْرَا الصَّدَقَةِ۔

۱۳۷۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَحْرَجَانِ أَنْفِقَ عَلَى بَنِي بَيْتِي وَبَنِي بَيْتِي هُمَا بَنِي فَقَالَ أَنْفِقْ عَلَيْهِمَا فَذَلِكَ أَحْرَجُ مَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمَا۔

باب ۹۳۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَفِي الْبَيْتِ قَابِ وَالْغَارِ مِثْلُ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيَذْكُرُونَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُفْتِقُونَ مِنْ زَكَاةٍ مَالِهِ وَيُعْطِي فِي الْحَجِّ وَقَالَ النُّعْمَانُ ابْنُ أَشْجَثَ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنْ زَكَاةٍ جَانِ وَيُعْطِي فِي الْمَجْدِ مِثْلِ وَالَّذِي لَمْ يَحْجْ ثُمَّ تَلَا اسْمَا الصَّدَقَاتِ لِلْفُقَرَاءِ أَوْ الْآيَةِ فِي آيَةٍ مَا أُعْطِيَتْ أَحْرَجَتْ وَقَالَ السَّيِّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ خَالِدًا لَاحْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيَذْكُرُونَ ابْنَ لَاسٍ حَمَلْنَا السَّيِّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِبِلٍ الصَّدَقَةَ لِلْحَجِّ۔

۱۳۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَدَّقَةُ فَقِيلَ مَنْعَ ابْنِ جَسِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ السَّيِّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقُمُ ابْنُ جَسِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَاعْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَاتَّكُمُ تَطْلِمُونَ خَالِدًا قَدْ احْتَبَسَ أَذْرُعَهُ وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمَّ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَمِثْلَهَا  
مَعَهَا تَابِعَهُ ابْنُ أَبِي النَّادِ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ  
عَنْ أَبِي النَّادِ هِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلَهَا مَعَهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ  
خَالَفَتْ عَنْ الْأَعْرَجِ مِثْلَهُ.

بِالْبَلَدِ ۝ اِستَغْفِرُكَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ -

١٣٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَنَسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَ الْوَارِثُوهَ صَلَّى اللَّهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ  
حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ  
فَلَنْ أَذْخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِثَّ لِيَعِثَّهُ اللَّهُ وَمَنْ  
يَسْتَعِثَّ لِيُغْنِيَهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْغِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ  
أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ -

١٣٤٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَزِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا  
لَإِنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَخْطُبُ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ  
مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا فَيَسْأَلَهُ أَنْ يُعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ.

١٣٤٩- حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكْفُ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ -

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باعزت طریقے پر عمل بہتر ہے۔ کیونکہ کما کر کھانے میں عزت ہے اور بسیک مانگنا کہ اس ذلیل عادت سے نجات دلائیں۔ مجبور لوگوں کی کفالت کیا جائے۔ اس میں مسلمانوں کی عزت ہے اور ملی غیرت کا اعزاز۔

۱۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ

عروہ بن زبیر اور عبید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عکرم بن



حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا تو پھر عطا فرمایا۔ پھر فرمایا، اسے حکیم ایہ مال سرسبز اور شیریں ہے۔ جو اسے نفس کی لا تعلقی سے لیتا ہے تو اس میں اسے برکت دی جاتی ہے اور جو اسے دلیلا لپٹے سے لیتا ہے اس میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کا طمع ہے کہ کھائے اور پھر نہ ہو۔ اور والا ہاتھ نیچے داسے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میں اس قسم ہے اس فات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا کو خیر یاد کہہ جاؤں حضرت ابو بکر نے حضرت حکیم کو مال دینے کے لیے بلایا تو انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اسے گرو مسلمان ہیں! میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس مال کی نئی سے حضرت حکیم کو ان کا حق دیا لیکن انھوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت حکیم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی سے بھی مال لینا قبول نہیں کیا یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

جس کو اللہ تعالیٰ سوال اور لاپچ کے بغیر دلالتے۔ اور ان کے مالوں میں سائل اور مال سے محروم لوگوں کا حق ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا۔ میں عرض گزار ہوا کہ جو مجھ سے زیادہ تنگ دست ہو اسے عطا فرما دیجیے۔ فرمایا کہ اس مال کو لے یا کرو جو تمہیں لاپچ اور سوال کے بغیر ملے اور لاپچ کی وجہ سے نہ لیا کرو۔

جو مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آدمی برابر لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے یہاں کہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالِ خَيْرٌ لَكَ حُلُوًّا فَمَنْ أَخَذَهُ سَخَاوَةً نَفْسٍ بَوْرَكَ لَهُ فَبَيَّزْهُ أَوْ مَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافٍ نَفْسٍ لَمْ يَبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ الْكَذِبُ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَكْثُرُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ شَقْرَانِ عُمَرُو عَاكَ يُعْطِيهِ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْإِسْهَكِ لَمْ يَلْعَشْرُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ إِنْ أَغْرَضَ عَلَيْهِ حَقُّهُ مِنْ هَذَا الْكَيْفِ فَيَأْتِي أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَزِدْ أَحَدًا مِنْ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تُوَفِّيَ.

**باب ۹۳** مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ نَفْسٍ قَرِئَ أَمْوَالُهُمْ حَقَّ لِلْسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ.

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيَّ مِنِّْي فَقَالَ خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَإِلَّا فَلَا تُشِيعْهُ نَفْسَكَ.

**باب ۹۴** مَنْ سَأَلَ النَّاسَ كَثْرًا.

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْزَلَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

کی ایک ٹوٹی بھی نہیں ہوگی۔ فرمایا کہ قیامت کے روز سورج لوگوں کے قریب آجائے گا، یہاں تک کہ سینہ نصف کانوں تک پہنچ جائے گا۔ وہ اسی حالت میں حضرت آدم سے مدد چاہیں گے، پھر حضرت نوح سے، پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ عبد اللہ، لیث، ابن ابی جعفر سے روایت ہے کہ آپ شفاعت کریں گے کہ مخلوق کے درمیان فیصلہ ہو، یہاں تک کہ باپ شفاعت کا حق تمام میں گئے۔ اُس روز اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا تاکہ تمام جمع ہونے والے آپ کی تعریف کریں۔ مسنی، وُصیب نعمان بن راشد زہری کے بھائی مہر اللہ بن مسلم، حمزہ بن عبد اللہ و حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کے متعلق روایت کی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وہ لوگوں سے پیٹ کر سوال نہیں کرتے۔" غنی کتب شمار ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو ازنا مال نہ ملے جو مستحق کر دے۔ "اُن خزانہ کے لیے جو اللہ کی راہ میں روک بیٹھے ہیں، سوال سے بچنے کے باعث بے خبر انھیں مالدار سمجھتے ہیں۔۔۔۔۔ تاہلین" (۲۴۳:۲)۔

مجاہد بن منہال، شعبہ، محمد بن زیاد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "مسکین وہ نہیں جو ایک دو تقویٰ کے لیے پھر رہا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جو مال دار نہیں لیکن شرمناک ہے اور لوگوں سے پیٹ کر سوال نہیں کرتا۔"

یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل بن علیہ، خالد الحداد، ابن اسود، شعبہ، کاتب مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے لکھا کہ میرے بیٹے ایسی چیز کہیے جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انھوں نے ان کے بیٹے لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے یتیم باقوں کو ناپسند فرمایا ہے۔ بیکار، گھگھو، مال فاسد کرنا اور ضرورت کے بغیر سوال کرنا۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةٌ لَخَيْرٍ وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ تَذُو يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نَصْفَ الدُّنْيَا فَيُنَافِئُ كَذَلِكَ اسْتَفْثَا أَيَادِيكُمْ ثُمَّ يَمُوسِي ثُمَّ يُمَحِّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَحْبَبُ لِلَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ يُسَمُّهُ لُقْمَةُ بَيْنَ الْخَلْقِ قِيَمَتِي حَتَّى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْأَبَابِ يَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللَّهُ مَقَامًا مَحْسُودًا يَتَحَبَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْكُمْ وَقَالَ مُعَلَّى حَدَّثَنَا وَصَيْبٌ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزَّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْأَلَةِ۔

بَابُ ۳۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ الْحَافَا ذَكَرَ الْغَنَى وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَجِدُ غَنًى يُغْنِيهِ لِلْفَقَرِ أَوْ الذِّبْنَ أَحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حَتْرًا فِي الْأَرْضِ مِنْ خَشْيَتِهِمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءُ مِنْ التَّعَفُّفِ إِلَى قَوْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ۔

۳۸۳ حَدَّثَنَا حَاجُّ بْنُ مِهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي سَرَّكَهُ الْأَكْلَةُ وَلَا كَلْبَانٍ وَلَكِنَّ الْمُسْكِينَ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غَنًى وَیَسْتَحْيِي وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ الْحَافَا۔

۳۸۴ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إسماعیل بن علیہ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ مَعْنِ بْنِ أَشْوَمٍ عَنِ السَّعْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنْ كَتَبَ إِلَى يَشِينِجَ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ۔



۱۳۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدُوٍّ الْبُزْجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَطَاقًا نَاسًا فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَلًا فِيهِمْ لَمْ يُعْطِ  
وَهُوَ عَجَبٌ لِي فَقَضَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَمْرًا مُؤْمِنًا  
قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ عَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ  
فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ إِنِّي  
لَأَمْرًا مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ عَلَبَنِي  
مَا أَهْلَكَ فِيهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللَّهِ  
إِنِّي لَأَمْرًا مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ  
إِنِّي لَأَعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ مَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةً أَنْ يَكُونَ  
فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ  
مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ بِهَذَا فَقَالَ لِي فِي حَدِيثِ  
فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي  
وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ أَتَيْتُكَ أَمَى سَعْدُ لِي لَأَعْطِي الرَّجُلَ قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ فُكِّبَكُمْ وَأَقْبَلُوا مَحْكَبًا أَكْبَتَ الرَّجُلُ إِذَا  
كَانَ فِعْلُهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَى أَحَدٍ فَإِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتُ كَبَهُ  
اللَّهُ يَوْجِبُهُ وَكَبَبْتُهُ أَنَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَلَاحُ بْنُ كَيْسَانَ  
هُوَ الْكَبَرُ مِنَ النَّهْرِيِّ وَهُوَ قَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ.

۱۳۸۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيُسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ  
عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ الْقَمَّةُ وَالْقَمَتَانِ وَالْقَمَرَةُ وَالْقَمَرَانِ  
وَلَكِنَّ الْيُسْكِينَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يَمْنَعُنْ  
يَهُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ.

۱۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
إِنِّي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ

عاصم بن شعیب سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مال معا فرمایا اقد میں بھی ان میں بیٹھا ہوا  
تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک آدمی کو چھڑ دیا۔  
اقد سے مال نہ دیا جب کہ وہ ان میں سب سے اچھا تھا میں اٹھ کر رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس گیا اقد آہستہ سے عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ  
فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کا قسم، میں تو اُسے مؤمن یا مسلمان سمجھتا ہوں میں تھوڑی  
دیر خاموش رہا اور پھر مجھ پرنا معلوم مذہب غالب آیا تو عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ  
فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کا قسم، میں تو اُسے مؤمن یا مسلمان سمجھتا ہوں میں  
تھوڑی دیر خاموش رہا اور پھر مجھ پرنا معلوم مذہب نے غلبہ کیا اور میں عرض  
گزار ہوا یا رسول اللہ فلاں کو کیا ہوا جب کہ خدا کا قسم، میں تو اُسے مؤمن یا مسلمان  
سمجھتا ہوں تین مرتبہ آپ نے فرمایا کہ میں ایک شخص کو مال دیتا ہوں جب کہ دوسرا  
مجھے اُس سے محبوب ہوتا ہے، اس حدیث کے تحت کہ مراد وہ اوندھے منہ جہنم میں گر  
جائے۔ (ان کے والد ماجد صالح، اسماعیل بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے  
اپنے والد ماجد کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو انھوں نے اپنی حدیث میں  
فرمایا، پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مارا اور انھیں میری گردن  
اقد کندھوں کے درمیان جم کے فرمایا، رسماً آگے آؤ میں ایک آدمی کو مال  
دیتا ہوں ماہم ابو عبد اللہ نے فرمایا، فُكِّبَكُمْ كَيْفَ كُنْتُمْ اَكْبَتُ دَسَّ كُنْتُمْ مُكْبَبًا  
یہ اَكْبَتَ الرَّجُلُ سے ہے جب کہ اس کا فعل کسی پر واقع نہ ہو اور جب  
اس کا فعل کسی پر واقع ہو تو کہتے ہیں كَبَبْتُهُ اللَّهُ يَوْجِبُهُ وَكَبَبْتُهُ أَنَا  
اہم ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ صالح بن کيسان یہ زہری سے  
جسے تھے اقد انھوں نے حضرت ابن عمر کو پایا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یُسْكِينٌ وہ نہیں ہے کہ ایک دُعا نقمیں یا ایک  
دُعا مجھوروں کی خاطر لوگوں کے پاس پھیرے لگاتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے  
جس کے پاس مال نہیں کہ اُسے بے نیاز کر دے اور نہ اُس کا کسی کو علم ہو کہ  
اُسے خیرات دے اور نہ وہ کھڑا ہوتا ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کوئی رتھی لے اور پھر



صبح کے وقت میرے خیال میں فرمایا یہاں کی طرف جا کر کھڑیاں لے آؤں  
بیچ کر کھائے اور صدقہ دے تو یہ اُس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے

سوال کرے۔  
تعمیروں کا اندازہ کرنا

حضرت ابو حمزہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ تبوک کیا۔ جب ہم وادی القری  
میں پہنچے تو ایک عورت اپنے باغ میں تھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے اپنے اصحاب سے کہا کہ اندازہ لگاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
دس دینار کا اندازہ کیا۔ اُس عورت سے فرمایا کہ تیری کھجوریں برآمد ہیں ان کا حساب رکھنا  
جب تم تبوک پہنچے تو فرمایا۔ آج رات بہت سخت آنکھیں آئے گی لہذا کوئی کھڑانا ہلوانہ  
جس کے پاس اونٹ ہو وہ اُس کا کھٹنا بانٹ دے ہم نے وہ بانٹ دئے اور  
سخت آنکھیں آئی ایک آدمی کھڑا ہوا تو اُسے پہاڑ کے دامن میں پھینک دیا۔ اللہ  
کے بادشاہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک سفر خرچہ اور چادر  
بطور تحفہ بھیجی۔ آپ نے اُس کا ملک اُسی کے لیے لکھ دیا۔ جب وادی القری  
میں آئے تو اس عورت سے کہا۔ تمہارا سے باغ سے کیا حاصل ہوا عورت نے  
کہا۔ دس دینار دس کھجوریں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندازہ کیا تھا۔  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلد میری تنوع پہنچتا چاہتا ہوں،  
جو تم میں سے جلد چلتا چلے تو میرے ساتھ چلے۔ ابن بکارت نے ایک لفظ کہا  
جس کا مطلب ہے کہ میری نظر آ رہی ہے کہ وہ طالب ہے۔ جب اُنہوں نے نظر آ رہی تو فرمایا  
یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ یہاں میں نہیں  
بتاؤں کہ انصار کے گھرانوں میں کونسا بہتر ہے! لوگ عرض گزار ہوئے کہ  
یہ کہیں نہیں فرمایا کہ نبی نماز کا گھرانا، پھر نبی عید الاضحیٰ کا گھرانا، پھر نبی ساعدہ کا  
گھرانا نبی عاتش بن الحزرج کا گھرانا اور انصار کا ہر گھرانا بہتر ہے۔  
امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ ہر وہ باغ جس کے گرد دیوار ہو وہ صدیقہ ہے۔  
ہے اور جس کے گرد دیوار نہ ہو اُسے صدیقہ نہیں کہا جاتا۔ سلیمان بن بلال  
نے عمرو سے روایت کی کہ نبی عاتش بن الحزرج کا گھرانا پھر نبی ساعدہ  
سلیمان، سعد بن سید، عمارہ بن عزیہ، عباس نے اپنے والد  
ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
اُنہوں پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے

اِنِّیْ هٰمِیْۃٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَآیْ تِلْخَذُ  
اَحَدٌ کُمْ حَبْلَہُ ثُمَّ یَنْدُوْا اَحْسِبُہُ قَالَ اِلَیَّ الْجَبَلُ فِیْ حَبْلِہُ  
فَیَنْبِیْعُ فِیْ اَمْلٍ وَیَصْدَقُ حَبْلُہُمْ اَنْ یَّسْأَلَ لِنَاسٍ۔

باب ۹۳۶ خَرَصُ النَّبِیِّ

۱۳۸۸۔ اَحَدٌ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی عَنْ عَبَّاسِ السَّاعِدِیِّ عَنْ اَبِیْ حُسَیْدٍ  
السَّاعِدِیِّ قَالَ خَرَصَ نَامِعٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ  
تَبُوْکَ فَلَمَّا لَحِقَ وَادِیَ الْقُرَیِّ اِذَا امْرَاةٌ فِیْ حَبْلِیْقَةٍ لِّهَا  
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَهَا صَحَابِیْ اَخْرُصُوْا  
وَخَرَصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسَةَ اَوْسُنٍ فَقَالَ  
لَهَا اَحْصِیْ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا اَتَتْ تَبُوْکَ قَالَ اَمَّا  
اِنَّہُ سَتَهْبُ الْبَلِیَّةَ سَیِّئٌ شَدِیْدٌ وَلَا یَقُوْمُنَّ اَحَدٌ  
وَمَنْ كَانَ مَعَہُ بَعِیْرٌ فَلِیَعْقِلْہُ فَعَقَلْنَاهَا وَهَبْتُ سَیِّئٌ  
شَدِیْدٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَالْتَمَسَ یَحْبِلُ لِحِیٍّ فَاَهْدٰی مَلِیْکٌ  
اِلَیْہِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِجْلًا بَیْضًا وَ  
کَسَاةً بَرْدًا اِذْ کَتَبَ لَہُ بِبَخْرِہُ فَلَمَّا اِنِّیْ وَادِیَ الْقُرَیِّ  
قَالَ لِلْمَلِیْکَةِ کَمْ جَلَوْتُ حَبْلَیْقَتِیْ کَالثَّ عَشْرَةِ اَوْسُنٍ  
خَرَصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ  
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ مُتَعَجِّلٌ اِلَیَّ السَّیِّئَةِ فَمَنْ اَرَادَ مِنْکُمْ اَنْ  
یَّتَعَجَّلَ مَعِیْ فَلِیَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ کَلِمَةً مَّعْنَاهُ  
اَسْرَفَ عَلَی الْمَرْئِیَّةِ قَالَ هٰذَا طَابَہُ فَلَمَّا رَاَیْ اَحَدًا قَالَ  
هٰذَا جَبَلٌ یُّجْبِنُا وَیُجْبِیْہُ اِلَّا اَخِیْرُکُمْ خَیْرٌ دُوْرًا لِّانْصَارِ  
قَالُوْا بَلْ قَالَ دُوْرًا بَنِی النَّجَارِ ثُمَّ دُوْرَ بَنِی عَبْدِ الْاَشْهَلِ  
ثُمَّ دُوْرَ بَنِی سَاعِدَةَ اَوْ دُوْرَ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ  
وَفِیْ حَبْلِ دُوْرٍ لِّانْصَارِیْنِیْ خَیْرًا قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰہِ كُلُّ  
بُیْسَانٍ عَلَیْہِ حَاطٌ فَہُوَ حَبْلِیْقَةٌ وَمَا لَہُ یَکُنْ عَلَیْہِ  
حَاطٌ لَا یُقَالُ حَبْلِیْقَةٌ وَقَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا  
عَمْرُو بْنُ اَسْرَیْنِی الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِی سَاعِدَةَ  
وَقَالَ سُلَیْمَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ عَزِیْکَ



ہیں۔

عَنْ عُبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اخَذَ جَبَلٌ يُجْبَنُا وَنُحْبَةُ.

**باب ۹۳** الْعَشْرُ فِيمَا يُسْفَرُ مِنْ تَمَاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ  
الْبَارِي وَلَمْ يَرَعِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْعَسَلِ شَيْئًا.

۱۳۸۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ وَهَّابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ مَرْيَدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَفَرَتِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَوْ كَانَ عَشْرًا يَتَا  
الْعَشْرَ وَمَا سَفَرَتْ يَتَا الْعَشْرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

هَذَا تَفْسِيرُ الْأَقْلِ لِأَنَّهُ لَمْ يَوْقِفْ فِي الْأَقْلِ يَغْنُ  
حَدِيثُ ابْنِ عُثْمَرَ فِيمَا سَفَرَتِ السَّمَاءُ وَالْعَشْرُ وَبَنِي فِي  
هَذَا أَوْقَفَتْ وَالزِّيَادَةُ مَقْبُولَةٌ وَالْمُسْتَفْرَغُ يَقْضِي عَلَى الْمُبْرَمِ  
إِذَا أَمَّا أَهْلُ الشَّهْرِ كَمَا نَهَى الْفَعْلُ بَنِي هَذَا أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْضِ فِي الْكُفْرِ وَقَالَ  
بِلَالٌ قَدْ صَلَّى فَأَخَذَ يَقُولُ بِلَالٍ وَتَرَكَ قَوْلَ الْفَعْلِ.

**باب ۹۴** لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْ مِثْلِهِ صَدَقَةٌ.

۱۳۹۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ أَبِي مَرْثُةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا أَقَلَّ  
مِنْ خَمْسَةٍ أَوْ مِثْلِهِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْإِبِلِ  
الَّذِي صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقَلِّ مِنْ خَمْسٍ وَأَوْقِ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ.

**باب ۹۵** أَخَذَ صَدَقَةَ الْفَرَسِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَهَلْ  
يَتْرُكُ الصَّبِيُّ فَيَسْتَسْتَمِرُّ الصَّدَقَةَ.

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيِّ  
قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
يُؤْتِي بِالنَّخْلِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجْعَلُ هَذَا يَتْمِرُهُ وَهَذَا  
مِنْ تَمْرِهِ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِّنْ تَمْرٍ فَيُعَلِّقُ الْحَسَنُ

بارانی اور نہری فصل میں عشر ہے۔ عمری عبد العزیز کے  
نزدیک شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ابوبکر سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس فصل کو آسمان یا چشمے سے سیراب کریں یا  
خود بخود سیراب ہو اس میں عشر ہے اور جس کو کنوئیں سے پانی دیا جائے اس میں  
نصف عشر ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ پہلے حصے کا تفسیر ہے  
کیونکہ حدیث ابن عمر میں ہے کہ جس کو آسمان سے سیراب کرے تو وہ اس میں  
تیسہ حصہ اور فصاحت کا گئی ہے اور ایسی زیادتی مقبول ہے اور حدیث مفسر  
حدیث مبہم کا فیصلہ کرتے ہیں کہ اسے مخفا حصے سے روایت کیا ہو جیسے  
حضرت فضل بن عباس نے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ  
میں نماز نہیں پڑھی اور حضرت بلال نے فرمایا کہ پڑھی تو حضرت بلال کے قول  
کو لے لیا اور حضرت فضل کا قول چھوڑ دیا گیا۔

پانچ وقت سے کم میں زکوٰۃ نہیں

مسند بخاری، امام مالک، محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی نعیم

ان کے والد ابوبکر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، آٹھ پانچ وقت سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ  
نہیں، آٹھ پانچ سے کم ہیں تو ان پر زکوٰۃ نہیں اور چاندی پانچ کوثر  
سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

کھجوروں کے توڑتے وقت ان کی زکوٰۃ لینا اور کیا زکوٰۃ  
کی کھجوروں میں سے بچھلے سکتے ہیں؟

محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ حضرت ابوسبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
فرمایا، کھجوریں اُتارنے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت  
میں بھی لائی جاتیں۔ کبھی کوئی لٹا کہ میں اس کی کھجوریں ہیں اور کبھی کوئی کہ میں اس  
کی ہیں، یہاں تک کہ آپ کے پاس ڈھیر لگ جاتا۔ حضرت حسن اور حضرت  
حسین ان کھجوروں سے کھلا کرتے، ان میں سے ایک نے کھجور اٹھا کر

منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دیکھ لیا اور اُس کے منہ سے نکلوا دی اور فرمایا کہ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ آلِ محمد زکوۃ کا مال نہیں کھاتے۔

جس نے اپنے پھل، درخت، زمین یا فصل بیچی اور اُس پر عشر یا زکوۃ واجب تھی تو کیا دوسرے مال سے زکوۃ ادا کرے یا اُس کے پھل بیچے اور اُن پر زکوۃ نہیں تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ پھل نہ بیچو جب تک اُن کا کام نہ ہونا ظاہر نہ ہو جائے جب کام نہ ہونا ظاہر نہ ہو جائے جب کام نہ ہونا ظاہر نہ ہو جائے تو فروخت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہ تخصیص نہیں ہے کہ اُس پر زکوۃ واجب ہو یا واجب نہ ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا جب تک اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ جب اُن سے نفع بخش ہونے کے متعلق پوچھا جاتا تو فرماتے کہ جب خطرہ مل جائے۔

عبداللہ بن یوسف، لیث، خالد بن زید، عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ اُن کا نفع بخش ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔

قیس، امام مالک، مجید حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ پک ہائیں اپنی سرخ ہو جائیں۔

کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے؟ دوسرے کا صدقہ خریدنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مصدق کو خاص اُسی کے خریدنے سے منع کیا اور دوسروں سے منع نہیں فرمایا۔

یحییٰ بن یزید، لیث، عقیل، ابن شہاب، سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں خیرات کیا۔ پھر اُسے پکٹا ہوا پایا تو اُسے خریدنے کا ارادہ

وَالْحَسِينُ يُلْعَبَانِ بِذَلِكَ التَّمْرِ فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا مَعْرَةً فَجَعَلَهُ فِي فِيهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ فِيهَا فَقَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ الْخَمْدَ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ؟

**باب ۱۳۹۱** مَنْ بَاعَ شَهَامَةً أَوْ مَخْلَةً أَوْ أَسْرَ مِنْهُ أَوْ نَزَعَهُ وَقَدْ وَجِبَ فِيهِ الْعُشْرُ أَوْ الصَّدَقَةُ فَآذَى الزَّكَاةَ مِنْ غَيْرِهِ أَوْ بَاعَ شَهَامَةً وَلَمْ يَحِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّبِعُوا الشَّعْرَةَ حَتَّى يَبْدُ وَصْلَاهَا فَلَمْ يَحْظُرِ النَّبِيُّ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى أَحَدٍ وَلَمْ يَخْضَ مِنْهُ وَجِبَتْ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ مِمَّنْ لَمْ يَحِبْ.

۱۳۹۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الشَّعْرَةِ حَتَّى يَبْدُ وَصْلُهَا وَكَانَ إِذَا سُرِيَ عَنْ صَلَاتِهَا قَالَ حَتَّى تَذْهَبَ هَاهُنَا۔

۱۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ الْوَيْكَانِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الشَّعْرَةِ حَتَّى يَبْدُ وَصْلُهَا۔

۱۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الشَّعْرَةِ حَتَّى تَذْهَبَ قَالَ حَتَّى تَخْشَبَ۔

**باب ۱۳۹۵** هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَةً وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِي صَدَقَةً غَيْرَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَاءَ نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشَّرَاءِ وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ۔

۱۳۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هَشْرَمٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ



کیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ۔ اسی لیے حضرت ابن عمر جب کوئی صدقہ کی ہوئی چیز خرید بیٹھتے تو اسے بطور صدقہ دے دیتے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے ایک شخص کو جہاد کے لیے گھوڑا دیا تھا اس نے وہ ناکاہ کر دیا میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا اور میرا خیال تھا کہ اسے خریدنے کی اجازت ہوگی۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: اپنے صدقہ کو نہ لوٹاؤ خواہ وہ تمہیں ایک درہم میں ملے کیونکہ اپنے صدقہ کو لوٹانے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو چاٹنے والا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے صدقہ کا حکم؟

محمد بن زیاد نے سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس بن علی نے صدقہ کی کچھ روپیوں سے ایک کھجور لے کر منبر پر رکھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھو، تاکہ اسے نکال دیں پھر فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

ازواجِ مطہرات کے آنا دکر وہ غلاموں کو صدقہ دینا۔

مُسْنَدُ ابْنِ جَبْرِ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرد بکری دیکھی جو حضرت سیدہ کی آزاد کردہ لونڈی کو زکوٰۃ میں دی گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اس کی کال سے فائدہ کیں نہ اٹھایا! لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مردار ہے۔ فرمایا کہ اس کو کھانا ہی حرام کیا گیا ہے۔

احمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آزاد کرنے کے لیے بریدہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اور اس کے مالکوں نے شرط رکھی

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهُ يُبَايِعُ فَأَمَّا إِذَا أَنْ تَشْتَرِيَهُ ثَمَّةً أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَأْذَنَهُ فَقَالَ لَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ فَيَذَلَّكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَتْرُكُ أَنْ يَتَّبَعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً.

۱۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ سُرَيْدِ بْنِ أَسْلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ هَمْرَ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عَنْدهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهَ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَذَكَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِيهِ وَلَا تَعْدُ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنْ أَعْطَاكَ يَدِي سَأَلْتُهُ فَإِنْ أَلْفَاهُ فِي صَدَقَتِكَ كَالْعَاهِدِ فِي قَيْدِهِ.

بَابُ ۹ مَا يَذْكُرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ.

۱۳۹۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رَوَاهُ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَمَرَةً مِنْ ثَمَرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فَنِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْفَ يَطْرَحُهَا ثَمَّةً قَالَ أَمَا شَعَرْتَ أَنَا لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.

بَابُ ۱۰ الصَّدَقَةُ عَلَى مَوَالِي أَسْرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً ثَمِيَّةً لِعَطِيئَتِهَا مَوْلَاهُ كَيْفَ يَمُوتُ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَا انْتَفَعْتُمْ بِجُلْدِهَا قَالُوا لَا أَتَاهَا مَيْتَةً قَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا.

۱۳۹۹۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ابْنِ بَرْدٍ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ

کہ ولادہ ان کے لیے ہوگا۔ حضرت عائشہؓ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے خبیثہ لوگوں کو دلاؤ تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ وہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور گوشت پیش کیا گیا تو میں عرض گزار ہوئی: یہ بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے۔

علی بن عبد اللہ بن یزید زریع، قالہ حصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے، عرض گزار ہوئیں کہ نہیں مگر وہی گوشت جو سیرین نے ہمارے لیے بھیجا، اس بکری سے جو اسے بطور صدقہ دی گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ اپنے مقام پر پہنچ گئی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا جو بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ وہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔  
— ابو داؤد، شعبہ، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔

امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں۔

ابو عبد اللہ بن ابی عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابی ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا جب کہ انھیں زمین کی طرف بھیجا، غنیمت تمہارے سامنے اہل کتاب کی قوم آئے گی جب تم ان کے پاس پہنچو تو انھیں یہ گواہی دینے کی دعوت دینا کہ نہیں ہے کوئی میسر مگر اللہ نے تمہارے شک محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو انھیں بتانا کہ دین رات میں ان پر پانچ غایر فرض کی گئی ہیں۔ اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو انھیں بتانا کہ ان پر زکوٰۃ فرض کی گئی ہے جو ان کے امیروں سے لے کر ان کے غریبوں

اَنْ يَشْتَرِي بِرَبْرَةٍ لِلْعَتْنِ وَاَرَادَ مَوَالِيَهَا اَنْ يَشْتَرُوا وَلَدَهَا فَكَرِهَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيَهَا فَاِنَّمَا الْوَلَدُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَتْ وَاِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْحِقُ فَقُلْتُ هَذَا مَا تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى رَبْرَةٍ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

باب ۹۲۲ اِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ.

۱۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثْتُ بِهِ إِلَيْنَا سِيرَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتُ لَهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَجْلَهَا.

۱۴۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَحْمٍ تُصَدَّقُ بِهِ عَلَى رَبْرَةٍ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ أَنَّنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۹۲۳ اخذ الصَّدَقَةِ مِنَ الْأَعْيُنِيَّةِ وَشَرْدُ فِي الْغَنَمِ أَوْ حَيْثُ كَانُوا.

۱۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا ذَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ تَوَلَّى بَنِي عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْدِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ الْكِتَابِ فَوَإِذَا جِئْتَهُمْ فَأَذْغِمْهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ فَرَّضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ



کو دی جائے گی، اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں تو ان کے مالوں میں سے چھانٹ کر عہد مال لینے سے پہلے اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ اُس کے اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں ہوتا۔

فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَأَعْلَمَهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةٌ تَوْخَذُ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَّاشِعَامُوا إِلَيْهِمْ وَآتَيْنَ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَلَا تَهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ.

ف: کسی کمزور پر ظلم کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر مسلط کرنے کا مترادف ہے اللہ تعالیٰ اس بات سے بہت ناراض ہوتا ہے کہ اُس کے غریب کمزور اور بے سہارا بندوں کو تنگ کیجائے اور اُس شخص سے بہت خوش ہوتا ہے جو غریبوں، کمزوروں اور بے سہارا بندوں کی مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے کمزور اور مظلوم بندوں کی پکار کو بہت جلد سنتا ہے اور ان تک دل لوگوں کا مددگار بن جاتا ہے جو اُس کے غریب اور نادار بندوں کی مدد کرنا اپنا شعار بنالیتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔  
باب ۳۲ صلوٰۃ الاسلام و ذکر عائشہ بصاحب الصدقۃ و قولہ تعالیٰ حُذِرْتُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةٌ تُطْفِئُ سَعِيرًا وَ تُنْكِرُ بَيْعُهَا وَ حِلُّ هَلِيمِ الْأُمِّيَّةِ۔

حضرت عبداللہ بن ابی الوادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی قوم زکوٰۃ کے معاملہ ہونے کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے، اسے اللہ آل فلاں پر رحم فرما۔ میرے والد ماجد بھی زکوٰۃ کے معاملہ ہوئے تو کہا۔ اسے اللہ آل ابی الوادی پر رحم فرما۔

جو مال سمندر سے نکالا جائے، حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ خبردار کہ نہیں بلکہ اسے سمندر بھیجتا ہے۔ جن بھری نے فرمایا کہ عزیز اور موتوں میں تم سب سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکاری میں جس مقرر فرمایا ہے، اُس میں نہیں جو چیز پانی میں پائی جائے، ریش، جعفر بن برید، عبدالرحمن بن ہریرہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نبی اسرائیل کے کسی فرد نے نبی اسرائیل کے دوسرے فرد سے ایک ہزار دینار قرض لیے۔ وہ نے کہ سمندر کی طرف گیا لیکن کشتی نہ لی۔ اُس نے ایک لکڑی لی، اُس میں جگہ بنائی اور ہزار دینار اُس میں داخل کر کے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی۔ پس وہ شخص باہر نکلا جس نے قرض دیا تھا اور اس لکڑی کو ایندھن کے لیے گھر والوں کے پاس لے گیا۔ حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اُسے پیرا تو مال ملی گیا۔

۱۴۰۳۔ حَلَّ شَنَاخَصُ بْنُ مَسْرَقٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاكُمْ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِي فَلَانٍ فَإِنَا كَأَنِّي بِصَدَقَتِهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِي أَبِي أَوْفَى۔  
باب ۳۲ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرَكَاةٍ هَوْشِيٍّ دَسْرَةَ الْبَحْرِ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمْسُ وَلَا تَسَاجِعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزَّكَاءِ الْخُمْسُ لَيْسَ فِي الذِّئْبِ يُصَابُ فِي الْمَاءِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَجَلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَدَّرَ هَلَاكِيَهُ فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمَّا رَجَدَ مُرْكَبًا فَاتَّخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَوَازَا بِالْخَشَبَةِ فَاتَّخَذَ لِأَهْلِهِمْ حَطَبًا فَذَكَرَ الْعَدِيدُ

فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ النَّمَالَ.

**باب ۹۵** فِي الزَّكَاةِ الْخُمْسُ وَقَالَ مَالِكٌ وَابْنُ  
لَا دُرَيْسَ الزَّكَاةُ مِنْ الْجَاهِلِيَّةِ فِي قَلِيلٍ وَكَشَفَ نَوَافِلَ  
الْخُمْسِ وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِزَكَاةٍ وَقَدْ قَالَ السَّيِّدُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ جَبَارُؤُفِي الزَّكَاةِ الْخُمْسُ  
وَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ  
مِائَتَيْنِ خَبْصَةً وَقَالَ الْخُمْسُ مَا كَانَ مِنْ زَكَاةٍ فِي  
أَرْضِ الْعَرَبِ فَفِيهَا الْخُمْسُ وَمَا كَانَ مِنْ أَرْضٍ اسْلَمَ فِيهَا  
الزَّكَاةُ فَلَمْ يَجِدْ لِنُقْطَةٍ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَصَرَ فِيهَا  
فَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمْسُ وَقَالَ بَعْضُ  
النَّاسِ الْمَعْدِنُ بِزَكَاةٍ مِثْلُ دَفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ  
أَزْكَوُ الْمَعْدِنُ إِذَا أَخْرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ قِيلَ لَهُ فَقَدْ يُقَالُ  
لِمَنْ وَجِبَ لَهُ الشَّيْءُ أَوْ لِمَنْ جَاءَ كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ شَرَكُهُ  
أَمْ كُنْتَ شَرًّا قَصَصَ وَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَكُنْ تَمَكُّنُهُ  
وَلَا يُؤَدِّي الْخُمْسَ.

۱۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَلَّبِ وَعَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجَمَاءُ جَبَارُؤُفِي الزَّكَاةِ الْخُمْسُ  
جَبَارُؤُفِي الزَّكَاةِ الْخُمْسُ.

**باب ۹۶** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَ  
مَحَاسِبَةُ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ.

۱۴۰۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلَدُ اسْمُهُ  
قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ السَّاعِدِيِّ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
مَنْ قَامَ بِمَنْ يَكُنِي يَدْعِي ابْنَ النَّبِيِّ فَلَمَّا جَاءَ مَحَاسِبُهُ

**باب ۹۷** اسْتِغْبَالُ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَالْبَانِيَا  
لِابْنِ النَّبِيِّ.

۱۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ

رکاز میں سے خمس دینا۔ امام مالک اور ابن ادریس نے فرمایا  
کہ رکاز باملیت کا خزانہ تھا، قلیل ہو یا کثیر اس میں خمس ہے۔ معدنیات رکاز  
نہیں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کان میں دبت جانے والے  
کانوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے اور عمر بن عبد العزیز نے معدنیات  
ہر دو سو پر پانچ ہے جس بھر کا قول ہے کہ جو رکاز دار الحرب میں ہو  
اُس میں خمس ہے اور جو دارالاسلام میں ہو اُس پر زکوٰۃ ہے۔ اگر دشمن  
کی زمین میں کوئی گری بڑی چیز ملے تو اسے بچانا جائے، اگر دشمن کہے  
تو اُس میں خمس ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ معدنیات رکاز ہیں باملیت  
کے دینے کی طرح۔ کیونکہ اگر کوئی معدن کہا جاتا ہے جب اُس سے  
کوئی چیز نکالی جائے جس کے لیے کوئی چیز ملے جاتی جائے یا بہت  
ہی زیادہ نفع ہو یا پھل بڑھ جائے تو ان کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔ پھر خود  
اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے چھانے میں کوئی مضائقہ  
نہیں اور خمس نہ ہے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابی شہاب، ابن مسیب، ابی سلمہ بن  
عبد الرحمن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پائے کے رنڈے ہوئے، کونٹوں  
میں گر کر مرے ہوئے اور کان میں دبت کر مرے ہوئے کا کوئی  
کانوان نہیں اور رکاز میں خمس ہے۔

ارشاد خداوندی ہے: اور اُن پر کام کرنے والے اور  
مصدقین سے امام کے ساتھ حساب لینا۔

ہشام بن عروہ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ  
سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبی اکرم  
کے ایک آدمی کو نبی اکرم کے صدقات پر عامل بنایا جس کو ابن ابی لیثہ کہا  
جاتا تھا۔ جب وہ آیا تو آپ نے اُس سے حساب لیا۔  
زکوٰۃ کے اونٹوں اور اُن کے دودھ کو مسافروں کے استعمال  
میں لانا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب کے لوگوں کو



مدینہ منورہ کی ہوا موافق نہ آئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بھارت دی کہ زکوٰۃ کے اونٹوں میں چلے جائیں اور وہاں ان کا دودھ اور پشیاں پیئیں انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آدمی بھیجے جو انھیں لے کر آئے پس ان کے ہاتھ پیر کاٹ دئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلاخیاں پھیر دی گئیں اور انھیں ہتھولی زمین میں ڈال دیا جہاں وہ پتھر جلاتے تھے۔ متابعت کی اس کی ابو قتلابہ اکثابت اور مجید نے حضرت انس سے۔

حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغنا۔

ابراہیم بن منذر، ولید، ابو عمرو و اندامی، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی الوظم سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں صحیح کے وقت عبد اللہ بن ابی الوظم کی تنجک کروانے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہار گاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ لگنے کا آئینہ تھا جس سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

صدقہ فطر کا قرض ہونا۔ ابو العالیہ، معاذ ابن سیرین نے صدقہ فطر کو قرض شمار کیا ہے۔

یحییٰ بن محمد بن الحسن، محمد بن جعفر، اسماعیل بن جعفر و عمر بن نافع، ابن کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فطرانے کی زکوٰۃ فرض فرمائی ہے کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جوہر غلام ادا آنا صاع اور غصت، پھوٹے اور بڑے مسلمان کی طرف سے ادا حکم فرمایا کہ اسے لوگوں کے غازیہ کیلئے نکلتے سے پہلے ہی ادا کر یا جائے۔

صدقہ فطر غلام وغیرہ ہر مسلمان پر ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ

قَالَ حَدَّثَنَا قَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا تَيْنَ عُرَيْنَةَ أَجْتَوَا أَمَكِيْنَةً فَفَرَّخَصَ لَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا الرَّاعِي وَاسْتَأْذَنُوا الدَّوْدَ فَارْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِرِمٍ فَقَطَعَهُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَنَزَلَ بِهِمْ بِالْحَرَّةِ يَعْصُرُونَ الْحِجَارَةَ تَابِعَهُ أَبُو قِلَابَةَ وَثَابِتٌ وَحَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ۔

باب ۹۵۱ وَسُورَ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِسِيْدِ ۴۔

۱۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُثَنِّينَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَدْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنُوا لَدُنْهُ بَنِي أَبِي طَلْحَةَ لِيُحْكَمَ فَوَافَقْنَاهُ فِي يَدِهِ الْيُسْخِمَ لَيْسَ إِبِلَ الصَّدَقَةِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
باب ۹۵۲ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَرَأَى أَبَا الْعَالِيَةِ وَعَطَاءُ وَابْنُ سِيرِينَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ قِرْنُصَةً۔

۱۲۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالْأَنْثَى وَالْمُتَعَمِّرِ وَالْمُكَيَّرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ يُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ۔

باب ۹۵۳ صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

۱۲۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جوہر آنا اور غلام، برادر اور عورت مسلمان پر فرض فرمائی ہے۔

### صدقہ فطر ایک صاع کھجوریں

قیس بن عتبہ، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم صدقہ فطر میں ایک صاع کھجور کھاتے کو دیا کرتے تھے۔

### صدقہ فطر میں ایک صاع کھانا ہے۔

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، زید بن اسلم، عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی السرح عامری سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم زکوٰۃ فطر کا ایک صاع کھانا نکالا کرتے یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش ہیں۔

### صدقہ فطر کی ایک صاع کھجوریں ہیں۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کے لیے حکم دیا کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو دے جائیں۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ لوگوں نے اس کی جگہ دو مد گندم مقرر کر لی۔

### ایک صاع کشمش

عبد اللہ بن یونس، زید بن ابیہکیم، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبد اللہ بن سعد بن ابی السرح سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں ایک صاع کھانا یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کشمش دیا کرتے تھے۔ جب حضرت معاویہ کا دور آیا اور گندم کی درآمد شروع ہوئی تو انھوں نے فرمایا: میرے خیال میں اس کا ایک مد دوسری اجناس کے دو

مالک عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلَ صَلَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا تَيْنِ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرَ أَنْتَ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ

باب ۵۵۲ صدقة الفطر صاع من

شعير.

۱۴۱۰- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُثْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَقْلِمُ الْعِدَّةَ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ

باب ۵۵۳ صدقة الفطر صاع من

طعام.

۱۴۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَرْحٍ الْغَامِرِيِّ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ كُنَّا نَخْرُجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ أَفْطَرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبَدٍ

باب ۵۵۴ صدقة الفطر صاع من تمر.

۱۴۱۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ تَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَجَعَلَ النَّاسُ عِدَّةَ مَدِينٍ مِّنْ حِنْطَةٍ

باب ۵۵۵ صاع من زبيب.

۱۴۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عِيَّاضٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَرْحٍ الْغَامِرِيِّ قَالَ كُنَّا نَقْلِبُهَا فِي زَهْمَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبَدٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتْ



السَّخَرَاءُ قَالَ أَرَأَيْتُمْ هَذَا يُعْدِلُ مُتَدِينٍ -

**باب ۹۵۸۴** الصَّدَقَةُ قَبْلَ الْبَيْعِ -

۱۴۱۴ - حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْفِئَةُ بْنُ مُيَسَّرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَأْفِيعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ -

۱۴۱۵ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ حَنْفِئَةُ بْنُ مُيَسَّرَةَ عَنْ سَيِّدِ بْنِ إِسْلَمَ عَنْ عِيَّازِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَخْرُجُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَكَانَ طَعَامُنَا الشَّعِيرَ وَالتَّيْنَبَ وَالْأَوْقَةَ وَالشَّعِيرَ -

**باب ۹۵۹۱** صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ وَقَالَ الرَّهْزِيُّ فِي الْمَمْلُوكِينَ لِلتَّجَارَةِ يُزَكَّى فِي التَّجَارَةِ وَيُزَكَّى فِي الْفِطْرِ -

۱۴۱۶ - حَدَّثَنَا أَبُو التَّعَمَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ تَأْفِيعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةُ الْفِطْرِ أَوْ قَالَ رَمَضًا عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي الشَّرَفَاقَةَ وَأَهْلَ لَمَدٍ يَتَزَوَّدُونَ الشَّرَفَاقَةَ لِيُعْطُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي مِنَ الشَّعِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّى إِنْ كَانَ لِيُعْطِيَ عَنْ نَبِيِّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيهَا الَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطَوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ يَوْمَ أَوْ يَوْمَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بَنِي يَعْنِي بَنِي تَأْفِيعٍ قَالَ كَانُوا يُعْطَوْنَ لِيَجْمَعُوا لِيُفْقَرُوا -

**باب ۹۶۰** صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ قَالَ أَبُو عُمَرَ وَرَأَى عُمَرُ وَعَلِيُّ بْنُ عُمَرَ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَطَاوُسُ وَطَاوُسُ وَطَاوُسُ وَابْنُ سَيَرٍ إِنْ يُزَكَّى مَالُ الْيَتِيمِ

مُدَّوَلَّهِ كَيْسٍ -

صدقة فطر نماز عید سے پہلے دینا

آدم، حنظل بن مسروق، موسیٰ بن عقبہ، تافیع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فطر کو لوگوں کے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے دینے کا حکم فرمایا۔

معاذ بن فضالہ، ابو عمرو حفص بن میسرہ، زید بن اسلم، عیاض بن عبد اللہ بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عید الفطر کے روز ایک صاع کھانا نکالا کرتے تھے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ ہماری خوراک میں جو کشمش، پنیر اور کھجوریں ہوا کرتی تھیں۔

صدقة فطر آزاد اور غلام سب پر ہے۔ زہری کا قول ہے جو غلام تجارت کے لیے ہو ان کی زکوٰۃ دی جائے اور ان کی طرف سے صدقة فطر دیا جائے۔

تافیع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقة فطر بعد قرآن و رمضان فرض کیا ہر مرد اور عورت، آزاد و غلام پر کہ ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جوہر۔ لوگوں نے گندم کے نصف صاع کو اس کے برابر قرار دیا۔ حضرت ابن عمر کھجوریں دیا کرتے۔ ایک دفعہ اہل مدینہ کھجوروں کے قحط میں مبتلا ہو گئے تو خود نے اور حضرت ابن عمر ہر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے دیا کرتے یہاں تک کہ میرے زانقے کے بیٹے کی طرف سے بھی اور حضرت ابن عمر ان لوگوں کو دیتے جو قبول کر لیا کرتے اور عید الفطر سے ایک دھڑ روز پہلے دے دیا کرتے تھے۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ نبی سے مراد تافیع کا بیجا ہے۔ فرمایا کہ لوگ جمع کرنے کے لیے دیتے نہ فقر کو۔

صدقة فطر ہر چھوٹے بڑے پر ہے۔ ابو عمرو نے فرمایا کہ حضرت عمر حضرت علی، حضرت ابن عمر حضرت جابر، حضرت عائشہ، طلحہ و علقمہ اور ابن مسروق کے نزدیک یتیم کے مال سے زکوٰۃ دی جائے۔ زہری نے

وَقَالَ الرَّهْمِيُّ يُذَكِّرُنِي مَالِ الْمُتَجَنِّبِينَ -  
 ۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
 قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ  
 أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ -  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب المناسک

بَابُ ۱۷ وَجُوبُ الْحَجِّ وَفَضْلُهُ وَقَوْلُ  
 اللَّهُ تَعَالَى وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ  
 مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ  
 اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ -

۱۴۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
 بِهَذَا عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ مَرْدِيْفُ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَتَمِ فَعَلٍ  
 الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ لَتِيحِي صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِ الْأَخْبَرِ  
 فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَرِغْتَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فِي  
 الْحَجِّ أَذْكَرْتُ أَيْ شَيْخًا كَثِيرًا لَا يَنْتَبُتُ عَلَى الزَّاحِلَةِ  
 أَفَاحْجُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ -

بَابُ ۱۹ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
 آمَنُوا مِمَّا رَوَيْنَا مِنْ كَلِمَةٍ فِيهِ عِمِينَ لَيْسَ بِكُلِّ  
 مَنَافِعٍ لَهُمْ فَوَجَّابًا أَنْ تَكُونَ الْوَاسِعَةُ -

۱۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
 وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَةً يُذِي الْحُلَيْفَةَ ثَرِيحًا  
 حِينَ تَسْتَوِي قَارِشَةً -

فرمایا کہ دیوار کے مال سے نکوۃ دی جائے۔  
 مسند یحییٰ، عید الشہداء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقہ فطر فرض  
 فرمایا ایک صاع جو یا ایک صاع جو بریں ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور  
 غلام کی طرف سے۔  
 اللہ کے نام سے شروع جو بڑا نہر بان نہایت رحم کرنے والا ہے

## حج کا بیان

حج کا وجوب اور اس کی فضیلت۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔  
 اَللّٰهُمَّ كَسَيْتُ لَكَ بِرَبِّتِ اللّٰهِ كَاجِبٌ جُورًا سَتَ كَاسْتَاوَتِ  
 رَكْعَتَا هُوَ اَوْ جُورًا شُكْرِي كَرَسَ تَوَ اللّٰهُ تَعَالٰی تَامَمَ جِهَانُوں سَبَّ نِيَا ز  
 ہے (۹۴:۱۳)

سلمان بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نفل بیٹھے  
 ہوئے تھے تو قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی نفل اُسے دیکھنے لگے اور وہ  
 ان کی طرف دیکھنے لگی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نفل کا منہ دوسری  
 طرف کر دیا وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں  
 پر حج فرض کیا ہے میرے والد محترم بہت بوڑھے ہو گئے اور سواری  
 پر بیٹھ نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا  
 ہاں اقدیرہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اَسْبَاسَ سَاسٍ لَّكُم مَّيْلَ اَيْمُنٍ لَّكُم  
 دُبِي اَوْ ثَمِيْنٍ پَر سَوَارٍ مَّوَكَّرٍ مَّوَدَّ دَارَ اسْتَوَلٍ سَ پَنِي مَلَكٍ تَاكُم اِنِّي  
 فَاكُم كَسَيْتُ لَكَ بِرَبِّتِ اللّٰهِ كَاجِبٌ جُورًا سَتَ كَاسْتَاوَتِ  
 رَكْعَتَا هُوَ اَوْ جُورًا شُكْرِي كَرَسَ تَوَ اللّٰهُ تَعَالٰی تَامَمَ جِهَانُوں سَبَّ نِيَا Z

احمد بن حنبل، ابی وہب، ابی یونس، ابی شہاب، سالم بن عبداللہ بخاری  
 روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے ذوالحلیفہ میں  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نبی سواری پر سوار ہو گئے اوداع  
 احرام اُس وقت باندھتے جب وہ سیدی کھڑی ہو جاتی۔



ابراہیم بن موسیٰ، ولید، اندلسی، عطاء، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ذی الحلیفہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احرام باندھنا اُس وقت ہوتا جب آپ کی سواری سیدھی ہو جاتی۔ روایت کیا اسے حضرت اس اور حضرت ابن عباس نے یعنی ابراہیم بن موسیٰ کی حدیث کو۔

**کجاوے میں بیٹھ کر حج کرنا۔** ابان، مالک بن دینار، قاسم بن محمد، حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ان کے بھائی حضرت عبدالرحمن کو بھیجا تو انھوں نے انھیں کجاوے میں بیٹھا کر تنعیم سے عمرہ کروایا اور حضرت عمر نے فرمایا کہ حج کے لیے کجاوے تیار رکھو کیونکہ یہ بھی ایک جہاد ہے۔ محمد بن ابوبکر، یزید بن نزیع، عمرو بن ثابت، ثمامہ بن عبد اللہ بن اس نے فرمایا کہ حضرت اس نے کجاوے میں بیٹھ کر حج کیا حالانکہ وہ بخل نہیں تھے اور بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کجاوے پر حج کیا اور اس میں سامان بھی تھا۔

**قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں:** یا رسول اللہ! آپ حضرت نے عمرہ کر لیا لیکن میں نے عمرہ نہیں کیا۔ فرمایا: اسے عبدالرحمن اپنی بہن کو لے جاؤ اور تنعیم سے عمرہ کرو لاؤ، انھوں نے اُنہی پر انھیں پیچھے بٹھا کر عمرہ کروایا۔

### حج میرور کی فضیلت

**عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، زہری، اسید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:** نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان رکھنا، عرض کی گئی، پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کن عرض کی گئی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ برائیوں سے پاک حج۔

۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى قَالَ اَخْبَرَنَا اَنُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ حَرْثٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ اَهْلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِمْ رَاحِلَتُهُ رَوَاهُ النَّسَّ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَعْنِي حَدِيثَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُوسَى۔

**باب ۹۶۱۳ الحَجَّ مِنَ الرَّحْلِ وَقَالَ ابَانٌ** حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ السَّيِّدَ بْنَ دُرَيْجٍ وَاسْتَمَرَ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَحَمَلَهَا عَلَى قَتَبٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْوَلَدِ الرَّحَالُ فِي الْحَجِّ فَإِنَّهُ أَحَدُ الْجِهَادِينِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَجَّ أَنَسٌ عَلَى رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ شَيْعًا وَحَدَّثَنَا السَّيِّدُ بْنُ دُرَيْجٍ حَدَّثَنَا حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَكَانَتْ سَاحِلَةً۔

۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا حَمْرُو بْنُ حُلَيْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا آيَةُ بْنُ تَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْمُرْتُمُوهُمْ أَعْمُرُوا قَالَ يَلْعَبِدُ الرَّحْمَنِ إِذْ هَبَّ بِأَخْوَتِكَ فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَأَعْقَبَهَا عَلَى نَاقَةٍ فَأَعْمَرَتْ۔

### باب ۹۶۱۴ فَعَمِلَ الْحَجَّ الْمَبْرُورَ۔

۱۶۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَى الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

ابن طاہوس نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل  
مہینہ کے لیے ذوالحجۃ، اہل شام کے لیے محرم، اہل نجد کے لیے قرآن المنزل  
اہل یمن کے لیے سلیم مقرر فرمایا کہ یہ ان کے میقات ہیں اور ان کے بھی حدود ہیں



جگہ سے حج اور عمرہ کا ارادہ کر کے آئیں اور حرم کے اندر پہنچنے والا ہے تو وہ جہاں سے چلا ہے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والا مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھے۔

اہل مدینہ کا میقات اور وہ ذوالحلیفہ پہنچنے سے پہلے احرام نہ باندھیں۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اہل شام مجحفہ سے، اہل نجد قرن سے حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اور اہل یمن یلم سے احرام باندھیں۔

### اہل شام کے احرام باندھنے کی جگہ

طاہس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اہل شام کے لیے مجحفہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلم میقات مقرر فرمایا۔ یہ ان کے لیے ہیں اور جو دوسری جگہوں سے حج اور عمرہ کے ارادے سے آتے ہیں جو وہاں کے رہنے والے نہیں اور جو وہیں رہتے ہیں اور حج اور عمرہ کا ارادہ کریں تو اپنے گھر سے احرام باندھیں اور اسی طرح اہل مکہ بھی مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔

### اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ

علی، سفیان، دہری، سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میقات مقرر فرمائے۔ احمد ابن وہب، یونس، ابن شہاب، مسلم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ ہے اور اہل شام کا میقات مجحفہ یعنی مجحفہ اور اہل نجد کا قرن۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا، لوگوں کا گمان ہے جب کہ میں نے نہیں سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اور اہل یمن کا میقات یلم ہے۔

وَلَا يَهْلِي الْيَمِينَ يَكْتُمُ هُنَّ لَهَنَ وَلَيْسَ أَفَى مِنْ غَيْرِهِنَّ وَمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ انْشَأَتْ أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ.

باب ۹۶۸ - مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا يَهْلُوا قَبْلَ ذِي الْحَلِيفَةِ.

۱۲۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْمُجَفَّةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ هَذَا لِلَّهِ وَلِكُنِّيَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مَنْ يَكْتُمُ.

باب ۹۶۹ - مِيقَاتِ أَهْلِ الشَّامِ.

۱۲۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَائِفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذِي الْحَلِيفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْمُجَفَّةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَكْتُمُ فَهَنْ لَهَنَ وَلَيْسَ أَفَى حَلِيفَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ أَهْلَيْنِ لَيْسَ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ مَمْلُوكٌ مِنْ أَهْلِهِمْ وَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلُونَ مِنْهَا.

باب ۹۷۰ - مِيقَاتِ أَهْلِ نَجْدٍ.

۱۲۳۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذُو الْحَلِيفَةِ وَ مِمَّنْ أَهْلُ الشَّامِ مُجَفَّةٌ وَ هِيَ الْمُجَفَّةُ وَأَهْلُ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

١٢٣٢. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بَيْنَ الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى  
بَهَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ -



نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شجرہ کے راستے سے گزرتا۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شجرہ کے راستے سے نکلتے اور معمر کے راستے سے داخل ہوا کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور جب وہیں لوٹتے تو فدوا الحلیفہ میں، وادی کے درمیان اور صبح تک وہیں رات گزارتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ عقیق مبارک وادی ہے۔

محمد بن یزید، ولید بن شریک، بکر بن نسی، اور زعمی، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے وادی عقیق کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ رات میرے پاس میرے رب کا طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اور فرمائیے کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

سلم بن عبداللہ نے اپنے والد ابوجہد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معمر بن زید الحلیفہ یعنی وادی کے وسط میں تھے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیں اور سالم نے ہمارے ساتھ تلاش کر کے اُسی جگہ اونٹ بٹھایا جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قضا بٹھایا کرتے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُترنے کی جگہ تھی اور یہ اُس مسجد سے نیچے ہے جو وادی کے درمیان میں ہے، یہ اُن کے اور راستے کے درمیان ہے۔

کپڑے میں خوشبو لگی ہو تو تین مرتبہ دھونا

صفوان بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دکھانا جب کتاب پر رومی نازل ہو رہی ہو چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۹۱۵۹ خُرُوج النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ۔

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عُبَايَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرِّسِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى حَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِوَادِي الْحَلِيفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَمَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ۔

۹۱۶۰ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُقَيْقُ وَادٍ مُبَارَكٌ۔

۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَبَشِيرُ بْنُ بَكْرِ بْنِ النَّبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ عُبَايَةَ يَقُولُ لَمْ يَسْمَعْ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَادُّ الْعُقَيْقَ يَقُولُ آتَانِي الْبَكَّةَ أَلَيْسَ مِنْ تَرْتِيقٍ فَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمَرَةُ فِي حَجَّةٍ۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُصَيْبُ بْنُ سُلَيْكَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَهُوَ فِي مُعَرِّسٍ يَذِي الْحَلِيفَةَ بِبَطْنِ الْوَادِي قِيلَ لَكَ يَبْطَحُ الْمُبَارَكَةُ وَقَدْ أَنَاخِرْنَا سَلَمَةَ تَوْحَى السُّنَاخَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُبْنِغُ يَتَحَوَّلِي مُعَرِّسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَ مُعَرِّسٍ وَطَرِيقِ الْوَادِي وَسَطًا مِنْ ذَلِكَ۔

۹۱۶۱ حَسْبُ الْخَلْقِ ثَلَاثُ مَرَاتٍ مِنَ الشَّيَاطِينِ۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْقِلَ أَخْبَرَنَا أَنَّ يَعْقِلَ قَالَ لِعُمَرَ أَرِنِي النَّبِيَّ

١٣٣٠. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ وَلِحُلِهِ  
قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.



بَابُ ۹۰۹ مَنِ اهْلًا مَلَكَدًا۔

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَلَكَدًا۔

بَابُ ۹۱۰ إِذَا هَلَاكَ مِنْ دَسْجِدٍ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔  
۱۲۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ مَا أَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ جِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

بَابُ ۹۱۱ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ۔  
۱۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْجَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ نَعْلًا بَيْنَ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا تَمَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ دُرٌّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحْرِمُ لَا سَهْرَ وَلَا يَتَزَجَّلُ وَلَا يَحُلُّ جَسَدَهُ وَيُلْبِغِي الْقَمْلَ مِنْ رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ فِي الْأَمْرِينِ۔

بَابُ ۹۱۲ الزُّكُوفُ وَالْإِمْرَتَانِ فِي الْحَجِّ۔  
۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ لَا يَلْبَسُ مِنَ الثَّيْبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَسَامَةَ كَانَ يَرُدُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُرْدَلَفَةِ ثُمَّ ارْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُرْدَلَفَةِ إِلَى مَنًى قَالَ فَكَلَّا هُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو بالوں کو حجامک احرام باند سے

اصبغ ابن وہب، یونس ابن شہاب، اسلم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلبیہ کے کے (داخل کو حجامک) تلبیہ کہہ رہے تھے۔

مسجد ذوالحلیفہ کے نزدیک تلبیہ کہنا

علی ابن عبد اللہ سفیان، مالک بن مغیرہ اسلم بن عبد اللہ نے حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن مسلم، امام مالک، رسول بن مغیرہ، اسلم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہی شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لیٹک کہنا مگر مسجد کے پاس سے یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے۔

احرام والا کیسے کپڑے پہنتے؟

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ثابہ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ احرام والا کیسے کپڑے پہنتے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قمیض عمامہ شلوار ٹوپی اور موز سے نہ پہنتے۔ ہاں اگر کسی کو حوتے میسر نہ ہوں تو وہ موز پہن لے لیکن انھیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر کے اور وہ کپڑے نہ پہنوجی میں زعفران یا درنگی ہونی ہو۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ احرام والا اپنا سر دھو سکتا ہے لیکن لکھی نہ کرے۔ اپنے جسم کو کچھالے اور جو میں اپنے سر اور جسم سے نکال کر زمین پر ڈال دے۔

حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا

عبد اللہ بن محمد، وہب بن جریر، ان کے والد ماجد یونس ابن ابی زہری، مجید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ساری پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے عرفات سے مزدمل تک حضرت امامہ بیٹھے پھر مزدلفہ سے منی تک حضرت فضل بیٹھے۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برابر تلبیہ دیکر بکھتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر ٹکریاں ماریں۔

يَلْبَسِي حَتَّى سَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

**باب ۹۵ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ**  
 الْأَمْرِيَّةُ وَالْأَمْرِيُّ وَلَيْسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصَّرَةَ  
 وَهِيَ مُحْرِمَةٌ وَقَالَتْ لَا تَلْبَسُ وَلَا تَبْرَقُ وَلَا تَلْبَسُ  
 ثَوْبًا كَوْرِي وَلَا نَعْلًا وَلَا خِطَّيْنِ وَقَالَ جَابِرٌ لَا أَرَى  
 الْمُعَصَّرَ طَيِّبًا وَلَا تَرَى عَائِشَةَ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ وَ  
 الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ وَالْمُوتَرِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ وَقَالَ  
 إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ يَبْنِيَ لَهَا ثِيَابُهُ.

۱۲۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ  
 حَدَّثَنَا مُطِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حَلْفَةَ  
 قَالَ أَخْبَرَنِي مُكْرِبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ  
 وَادَّهَنَ وَلَيْسَ إِذْ ذَاكَ وَرِدَّاءُهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمَّا بَيْنَهُ  
 عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَمْرِيَّةِ وَالْأَمْرِيَّ أَنَّ تَلْبَسُ إِلَّا الْمَرْعُوفَةَ  
 الَّتِي تَرُدُّ عَلَى الْجِلْدِ فَاصْبَحَ يَذِي الْحُلِيفَةَ رَكِبَ  
 رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى نَبِيذٍ أَوْ أَهْلٍ هُوَ وَأَصْحَابُهُ  
 وَقَدْ بَدَأَ نَهْ وَذَلِكَ لِخَمْسِينَ بَعْدَ مَنْ ذِي الْقَعْدَةِ  
 فَفَرِمَ مَكَّةَ لِحَمَلِ بَعْلٍ لِيَا لَخَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَنَظَرُوا  
 بِالْبَيْتِ وَسَلَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَجِدْ مِنْ  
 أَجْلِ بَدْءِ لَيْلَتِهِ فَلَمَّا شَرَعَ نَزَلَ بِهِ عَلَى مَكَّةَ  
 عِنْدَ الْعُجُونِ وَهُوَ مَهْلِكٌ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَأْ لَكُفَّةً بَعْدَ  
 طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمْرًا صَحَابَهُ أَنْ  
 يَنْظُرُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَنْزِيْقُصُوا  
 مِنْ زُرْعَةٍ يَمْنَعُ يَحِلُّوا وَذَلِكَ لِيَنْ تَمُوتَ مَعَهُ  
 بَدْءُهُ فَلَمَّا هَاوَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَمَيَّ لَهُ  
 حَلَالٌ وَالطَّيِّبُ وَالثِّيَابُ.

**باب ۹۶ مِنْ ثَمَاتِ يَذِي الْحُلِيفَةَ حَتَّى اصْبَحَ**  
 قَالَ أَبُو عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ۱۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

احرام والا چادر اور ازار وغیرہ کیا کپڑے میں سکتا ہے؟  
 حضرت عائشہ نے حالت احرام میں رنگا ہوا کپڑا پہنا اور فرمایا کہ غور میں نقاب  
 و ڈالیں اور برقعہ نہ پہنیں اور نہ ایسا کپڑا پہنیں جو دریں یا زعفران سے رنگا  
 ہوا ہو۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے کئے ہوئے کپڑے کی خوشبو نہیں بھتا  
 حضرت عائشہ نے زیور، سیاہ یا گلابی کپڑے اور موزوں میں عورت کے  
 لیے معائنہ نہیں سمجھا۔ ابراہیم نے فرمایا کہ کپڑے تبدیل کرنے میں کوئی  
 مضائقہ نہیں۔

کپڑے سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
 نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصحاب کے اصحاب میں سے تھے  
 کہ تیل لگا کر نیز ازار اور چادر پہن کر روانہ ہوئے۔ آپ نے چادر اور ازار  
 پہننے سے منع نہیں فرمایا مگر جو کپڑا اس طرح زعفران سے رنگا ہوا ہو کہ زعفران  
 جسم پر چھڑے۔ صبح کے وقت ذوالحلیفہ میں جب اپنی کواری پر سوار ہوئے  
 اور وہ بیدار کی طرف سیدھی ہو گئی تو آپ نے اصحاب کے اصحاب نے تلبیہ  
 کہا اور اپنے جانوروں کے گلے میں تلاوہ ڈالا اور یہاں وقت کی بات ہے  
 جب ذی قعدہ میں پانچ دن باقی تھے۔ ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ مکرمہ  
 میں پہنچے۔ پس بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کا وہ  
 قربانی کے جانور کو تلاوہ پہنایا تھا اس لیے احرام نہیں کھولا۔ پھر مکہ مکرمہ میں  
 حجون کے پاس اُتے اور آپ کا احرام باندھ ہوئے تھے اور طواف  
 کے بعد آپ کعبہ کے نزدیک نہیں گئے یہاں تک کہ عفت سے لوٹے اور  
 اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کریں  
 پھر اپنے سر کے بال کٹوائیں اور احرام کھول دیں۔ یہ اس کے لیے تھا۔  
 جس نے قربانی کے جانور کو قلا وہ نہیں پہنایا تھا، لہذا جس کے ساتھ اس  
 کی بیوی ہو تو وہ اس کے لیے حلال ہے نیز خوشبو اور کپڑے بھی۔

جو صبح تک ذوالحلیفہ میں رات گزارے۔ اسے حضرت ابن عمر  
 نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن محمد، بشام بن یونس، ابن جریر، ابن المنذر سے روایت



احرام باندھنے اور سوار ہونے سے پہلے تحمید، تسبیح

اور تکبیر کہنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مینہ منہ میں ٹہر کر ہمارے کتے پر پڑھیں اور اقدس ہم آپ کے ساتھ تھے اور عصر کی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر صبح تک وہاں رات گزاری۔ جب سوار ہو گئے اور دم بیدار ہو کر سیدی ہو گئی تو اُتھڑے اللہ، سُبْحَانَ اللہ اور اللہ اکبر۔ کہا پھر صبح اور عصر کا تلبیہ کہا اور لوگوں نے بھی جب پہنچ گئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھونے کا حکم فرمایا اور لوگوں نے انھوں کو الجھ کا احرام باندھ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے اونٹ اپنے دست مبارک سے ٹھیکے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مینہ منہ میں سینکوں دانے ڈونڈ دیے۔ ذی فطر کے روز امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جس نے اسے لوب ایک دانہ نہ دیا اسے بدعت کہہ دے۔

جو اس وقت تلبیہ کہے جب سواری سیدی کھڑی ہو جائے۔

ابو نعیم، مجریج، صالح بن کيسان، ناقد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وقت تلبیہ کہا جب آپ کی سواری سیدی کھڑی ہو گئی۔

قبلہ ہو کر احرام باندھنا۔ ابو عمر عبد الواسط، ابوب، ناقد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب صبح کی ناز ذوالحلیفہ میں پڑھتے تھے تو سواری کا حکم فرماتے۔ سواری تیار کر دی جاتی تو اس پر سوار ہوتے جب سیدی ہو جاتی تو قبلہ ٹھہرتے ہو کر تلبیہ شروع کر دیتے یہاں تک کہ حرم میں پہنچ جاتے پھر رگ جاتے اور جب ذی طوی میں ہوتے تو وہیں رات گزارتے اور صبح کی ناز پڑھ کر غسل کرتے۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ متابعت کی اس کی اسامیل نے ابوب سے غسل کے بارے میں۔

هَذَا الرُّكُوبَ عَلَى الدَّائِبَةِ۔

۱۲۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ وَفَعَلَ مَعَهُ يَا لَمُدِّيَنَ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْتِ فَخَمَلَ اللَّهُ وَسَبَّحَ وَكَرَّمَ ثُمَّ أَهَلَ بِحِجَّتِهِ وَعُمَرَةُ وَأَهْلَ النَّاسِ بِهَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَخَلُّوا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّوْبَةِ أَهَلُوا بِالنَّحْرِ قَالَ وَغَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بَنَاتِ يَدَيْهِ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَمُدِّيَنَ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَعْضُهُمْ هَذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَرْجَمِلَ عَنْ أَنَسٍ۔

بَابُ ۹۰ مَنْ أَهَلَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

۱۲۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَهَلَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَارِطَةً۔

بَابُ ۹۱ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَهَلَ بِالْعَدَاةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُجِلَتْ ثُمَّ رُكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يَلْبِسُ حَتَّى يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يَنْسِكُ حَتَّى إِذَا أَهَلَ ذَا طَوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِذَا أَهَلَ الْعَدَاةَ اغْتَسَلَ وَنَحَرَ عَمَّا نَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ تَابِعُهُ إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ فِي الْغُلِّ۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو التَّرْبِيعِ قَالَ

سليمان بن داود ابو التريبع، قاض ناقد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر



رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب کہ مکہ مکرمہ کی طرف نکلنے کا ارادہ کرتے تو تین لگاتے جس میں ایک خانہ شہنہ ہوتی، پھر مسجد ذوالخلیفہ میں آتے اور نماز پڑھتے پھر سوار ہوتے اور جب ہواری سیدھی ہو جاتی تو کھڑے ہو کر احرام باندھتے پھر لڑا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

وادی میں اترتے وقت تلبیہ کہنا۔

مجاہد سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے تو لوگوں نے کہا کہ اگر کدو اٹھائیں تو فرمایا کہ اُس کی دونوں سکیوں کے درمیان کا فرکھا ہوا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں نے نہیں سنا لیکن آپ نے فرمایا۔ رہے حضرت موسیٰ توجیب وادی میں اترتے ہیں تو گویا میں انہیں تلبیہ کہتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

حیض اور نفاس والی عورتیں کس طرح احرام باندھیں اہل گفتگو کرنا۔ اسْتَهْلَلْنَا، اَهْلَلْنَا اور اَهْلَلْنَا سب سے مراد ظاہر ہونا ہے اسْتَهْلَلْنَا المطر سے مراد ہے بادل سے نکلا اور اِهْلَلْنَا لَخَيْرُ التَّوْبَةِ اسْتَهْلَلْنَا الصَّبِيحِ سے مانگو ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر پرہیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھے پھر احرام نہ کھوے مگر جب دونوں سے فارغ ہو جائے جب میں کہ مکہ میں پہنچ تو حیض شروع ہو گیا اور میں نے بیت المقد اور منادمرہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو فرمایا، اپنا سر کھول دو اور ٹھیک کر لو نیز حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ چھوڑ دو میں نے یہی کیا جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کا مقام ہے روہ فرماتی ہیں کہ انھوں نے بیت المقد منادمرہ کا طواف کیا جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر احرام کھول دیا اور پھر منیٰ سے لوٹنے کے بعد دوسرا طواف کیا اور جنھوں نے حج و عمرہ دونوں کو

حَدَّثَنَا مُلَيْمٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ مُحَمَّدٍ إِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ أَذْهَنَ يَدُهُنَ لَيْسَ لَهُ لَأَمَّةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ بَاتِي بِسُجْدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكَبُ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَرَأَ ثُمَّ أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا لَا يَنْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

باندھنا ۹۹ التلبیہ ۱۰۱ إذا انحدرا الوادی۔

۱۴۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَدْ كُنَّا الدَّجَالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ هَيْبَتَيْكَ كَذِبًا قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَنَا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيْتِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي۔

باب ۹۹ كَيْفَ تَهْلُ الْحَائِضُ وَالنَّفَسَاءُ أَهَلَّ تَحْتَمُّ بِهِ وَاسْتَهْلَلْنَا وَاهْلَلْنَا الْهَلَالُ كُلُّهُ مِنْ الظُّمُورِ وَاسْتَهْلَلْنَا الْمَطَرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ وَمَا أَهْلَ يَغْتَرِ اللَّهُ بِهِ وَهُوَ مِنْ اسْتَهْلَلِ السَّيِّئِ۔

۱۴۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَهْلِلْ حَتَّى يَهْلِلَ بِهَا سَبْعِينَ يَوْمًا فَقَرَأْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطْعِ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَرْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقَضَى رَأْسُكَ وَأَمْنَتْ بَطْنُ وَأَهْلِي بِالْحَجِّ وَدَعَى لِعُمْرَةٍ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا اقْتَضَيْنَا الْحَجَّ أَوْلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ إِلَى النَّعِيمِ فَلَمَّا تَرْتُ فَقَالَ هَلْ كَانَ عُمْرَتُكَ قَالَتْ كُنَّا الْبَيْنَ كَانُوا أَهْلُوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّوْا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ

جمع کیا تھا انھوں نے ایک ہی طواف کیا۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی کو حکم دیا کہ اپنے احرام پر قائم ہو۔ اور سراقہ کے قول کا ذکر کیا۔ — محمد بن بکر نے ابو جرحہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا۔ اسے ملکہ کی چیز کا احرام باندھا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ فرمایا تو تم قسربانی دو اور اسی طرح احرام میں رہو جیسے اب ہو۔

حسن بن علی النخعی، عبد الصمد سلیم بن جہان، مروان الاسمر سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرت علی بن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: کس چیز کا احرام باندھا؟ عرض گزار ہوئے کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا: اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم کے پاس میں بھیجا میں حاضر بارگاہ ہو تو آپ بطحا میں تھے۔ فرمایا: کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ جس چیز کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ فرمایا: کیا تمہارے پاس ہنک ہے؟ عرض گزار ہوا: نہیں۔ آپ نے مجھے بیت اشکافوں کے لئے حکم فرمایا میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا کہ میں نے احرام کھول دیا میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا تو اس نے کٹگی کر دی اور میرا سر دھویا۔ جب حضرت عمر کا دور آیا تو فرمایا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے ارشاد دینی ہے کہ حج اور عمرہ پورا کرو اور اگر ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو بدی فر کرنے تک آپ نے احرام نہیں کھولا۔

وَمَا أَتَى الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَا مَكَاتًا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

**باب ۹۹** مَنْ أَهَلَ فِي مَنْزِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلَّ لِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۵۶۔ حَدَّثَنَا الْمُكَنِّيُّ بْنُ إِسْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حَبِيبُ أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُعْطِيَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَذَكَرَ قَوْلَ سَرَّاقَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَا أَهَلَّتْ يَا عَلِيُّ قَالَ يَمَا أَهَلَ بِمِائَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدُوا وَمَكَتَ حَرَامًا كَمَا أَتَتْ۔

۱۴۵۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهَذَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَبَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ يَمَا أَهَلَّتْ قَالَ يَمَا أَهَلَ بِمِائَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ يُتَبَيَّنَ الْهَذْيُ لَأَهَلَّتْ۔

۱۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيْنُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِي بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ يَمَا أَهَلَّتْ فَقُلْتُ أَهَلَّتْ وَهَلَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَذْيٍ قُلْتُ لَا فَأَمَرَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَخَلَّتْ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَسَطَنِي وَأَوْغَلَّتْ رَأْسِي فَقَدِمَ عُمَرُ فَقَالَ أَنْ تَأْخُذَ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالنِّكَاحِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ وَأَنْ تَأْخُذَ بِسُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ عَنِّي نَحْوُ الْهَذْيِ۔



ارشاد خداوندی ہے کہ حج کے معروف مہینے ہیں جو ان میں حج کرے تو حج میں یہ وہ بات نافذ رہے اور جھگڑا نہ کرے۔ تم سے پتہ چلے گا کہ اسے میں پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ یہ لوگوں کے وقت معلوم کرنے اور حج کے لیے ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ حج کے مہینے ثوال، ذی قعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ حج نہ کرے مگر حج کے مہینوں میں اور حضرت عثمانؓ یہ ناپسند فرماتے کہ کوئی خراسان یا کربلا سے احرام باندھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینوں اور حج کے دن راتوں میں نکلے ہم صرف کے مقام پر اترے تو آپ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا انتم میں سے جس کے پاس بدی نہیں ہے اور وہ اسے عمرہ بنانا چاہے تو ایسا کرے اور جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ ایسا نہ کرے۔ آپ کے اصحاب میں سے بعض نے کیا اور بعض نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امداد آپ کے اصحاب میں سے بعض لوگ طاقت رکھتے تھے اور ان کے پاس قربانی کے جانور تھے لہذا وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی فرمایا، ماری بھولی اکھوں سے دیکھو ہوا مرض گزار ہوئی کہ آپ نے اپنے اصحاب سے جو فرمایا وہ میں نے سنا لیکن میں عمرہ نہیں کر سکتی۔ فرمایا کہ کیا بات ہوئی؟ عرض گزار ہوئی کہ میں غار نہیں پرستی فرمایا کہ تمہارا کوئی نقصان نہیں تم بھی حضرت آدمؑ کی بیٹیوں میں سے ایک ہو۔ تمہارے لیے بھی اللہ نے وہی کھانا جو ان کے لیے لکھا، لہذا تم حج کرو، ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دو توں چیزیں نصیب کر دے۔ ہم اپنے حج کے سلسلے میں مٹی پہنے تو میں پاک ہو گئی۔ پھر میں مٹی سے نکلی تو میں نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر میں آپ کے ساتھ آخری کربہ میں نکل اور آپ محبت میں ٹھہرے اور آپ کے ساتھ ہم بھی اترے تو آپ نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرؓ کو بلا کر فرمایا، اپنی بیٹی کو حرم سے لے جاؤ تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندھ لے۔ پھر فارغ ہو کر دونوں یہاں آؤ میں تمہارے آنے کا انتظار کروں گا۔ پس ہم نکلے اور جب میں امداد طواف سے فارغ ہوئے تو میں صبح کے وقت حاضر راگاہ ہو گئی۔ فرمایا، کیا تم فارغ ہو گئے؟ عرض گزار ہوئی ہاں۔ آپ نے اپنے اصحاب کو کوچ کا حکم فرمایا۔ پس لوگ مدینہ منورہ کی طرف

باس ۹۹۳ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ النَّاسِ وَالْحَجُّ وَقَالَ ابْنُ عَسَى أَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرَتَا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَالَ ابْنُ عَسَى مِنْ تَمَنِ السَّنَةِ أَنْ لَا يُحْرَمَ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْعَمَةِ وَكَرِهَ عُثْمَانُ أَنْ يُحْرَمَ مِنْ خُرَاسَانَ أَوْ كُرْمَانَ.

۱۲۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَفَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَحَرَّمَ الْحَجُّ فَتَزَلْنَا بِسَرَفٍ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهُ هَدًى فَاحْبَبْ أَنْ يَجْعَلَهَا هَمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا هَالِكَ فَالْأَخْذُ بِهِمَا السَّائِرَ لَهَا مِنْ أَصْحَابٍ قَالَتْ فَلَمَّا رَسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِجَالِ بْنِ أَصْحَابِهِ فَمَا نَأَى أَهْلُ قَوْمِهِ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعَمَةِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَانِي فَقَالَ مَا يَكْنِيكَ يَا هُنْتَاةُ قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِأَصْحَابِكَ فَمَنْعَتِ الْعَمَةَ قَالَتْ وَمَا شَأْنُكِ قُلْتُ لَا أَصِلُ قَالَ فَلَا يَصْرُفُ إِنَّمَا أَنْتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَا كَتَبَ عَلَيْهِمْ فَكُونِي فِي حَجِّكِ فَصَلِّي لِلَّهِ أَنْ يَرْزُقَكِهَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِي حَجَّتِهِمْ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى فَطْمَةَ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ حَجِّي فَأَقْبَعْتُ بِالْبَيْتِ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي النَّهْيِ الْآخِرِ حَتَّى نَزَلَ السَّعْتَبُ وَنَزَلْنَا مَعَهُ فَنَظَرْنَا إِلَى الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُرَيْجٍ فَقَالَ أَخْرَجَ أَخِيكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلَمْ يَمَلْ الْعَمَةَ ثُمَّ أَفْرَغَتْهُ أَيْتِيَاهَا هَاهُنَا فَإِنِّي أَنْظُرُ كَمَا حَتَّى تَأْتِيَانِي قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا فَرَعْنَا وَفَرَعْنَا مِنَ الْقُلُوبِ ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَعْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ فَأَذِنَ بِالرَّحِيلِ فِي



تو مجھ کو چل پڑے۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا یضیئہ یہ ضار یضیئہ  
ضیئہ ہے۔ یہ بھی کہا جاوے کہ ضار یضیئہ ضار۔ اور  
ضار یضیئہ ضار ہے۔

حج میں منع، قرآن اور افراد و جس کے پاس قربانی کا جانور  
نہ ہو اس کا حج فسخ کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور یہی سمجھتے تھے کہ یہ حج ہے جب  
ہم پہنچ گئے اور بیت اللہ کا طواف کر لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
حکم فرمایا جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول دے لہذا حج قرانی  
کا جانور نہیں لایا تھا اس نے احرام کھول دیا اور جس کی عورتیں بھی نہیں لائی  
تھیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آگیا اور میں نے بیت اللہ کا طواف  
نہیں کیا تھا جب حبشہ کی رات آئی تو میں عرض گزار ہوئی، یا رسول اللہ لوگ  
حج اور عمرہ کے لئے نہیں گئے اور میں صرف حج کے۔ فرمایا کہ جس رات مکرّمہ  
میں آئے تو تم نے طواف کیا؟ عرض کیا، نہیں۔ فرمایا تو اپنے بھائی کے ساتھ  
تینیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا اور پھر فلال فلال جگہ حضرت صفیہ نے کہا  
میرا یہی خیال تھا کہ میں آپ کو روکوں گی۔ فرمایا کہ باوجود ستر مذہبی کیا قربانی کے  
روز تم نے طواف نہیں کیا؟ عرض گزار ہوئی، کیوں نہیں۔ فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں  
جمل پر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے جب  
کہ آپ مکہ مکرمہ کی چڑھائی چڑھ رہے تھے اور میں اس پر چڑھنے والی  
تھی لہذا میں چڑھی اور آپ اترے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، ابوالاسود محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، عروہ  
بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا  
ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم  
میں سے بعض نے عروہ کا، بعض نے حج عروہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا  
احرام باندھا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا۔ پس جس  
نے حج کا احرام باندھا یا حج عروہ دونوں کو جمع کیا تو انھوں نے قربانی کے  
دن تک احرام نہیں کھولا۔

محمد بن بشر، عروہ، شعبہ، مسلم، ابی بن حنین، مروان بن حکم سے روایت

أَصْحَابِهِ فَأَتَمَّ النَّاسُ فَمَرَّتْ بِهَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَضِيئُ مِنْ ضَارٍ يَضِيئُ ضَارٌ يُقَالُ ضَارٌ  
يَضِيئُ ضَارٌ وَضَارٌ يَضِيئُ ضَارٌ.

**باب ۹۹ التَّمَتُّعُ وَالْقِرَانُ وَالْإِفْرَادُ بِالْحَجِّ وَتَسْمِيَةِ  
الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ.**

۱۴۶۰۔ حَدَّثَنَا هُثَيْبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنِ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا  
تَعَلَّقْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدْيِ أَنْ يَحِلَّ هَلْ مِنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ  
الْهَدْيِ وَنِسَاءُ لَمْ يَسْقُنَ فَاحْكُلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ  
فَحَضَنْتُ فَلَمَّا طَعْتُ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَارْجِعُ  
أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ وَمَا طَعْتُ كَيْلِي قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا  
فَإَذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلِي بِعُمْرَةٍ شَمْرَ  
مَوْعِدٍ كَذَا وَكَذَا وَقَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أَرَاهُ إِلَّا  
حَاسِبًا سَكَنًا فَقَالَ عَفْرَاءُ حَلَفْتُ أَوْ مَا طَعْتُ يَوْمَ النَّحْرِ  
قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ إِنِّي قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِينِي  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ لِي مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهِ  
أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ تَنَاهَا.

۱۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُوَيْلٍ  
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ  
فِيْنَا مَنْ أَهْلُ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَ  
مِنَّا مَنْ أَهْلُ بِالْحَجِّ وَأَهْلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهْلُ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَ  
الْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ.

۱۴۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ



ہے کہیں حضرت عثمان اور حضرت علی کے دور میں موجود تھا۔ حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے کہ دونوں کو جس کیا جائے جب حضرت علی نے یہ دیکھا تو دونوں کا احرام باندھ دیا نیز عمرہ و حج دونوں کا تلبیس کہا اور فرمایا: میں کسی ایک کے کہنے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں پھوڑ سکتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ مجھ کے ہمینوں میں عمرہ کو نماز میں پڑھنے والے بدترین کاموں میں شمار کیا کرتے تھے اور عمرہ کو صغر بنا دیا کرتے اور کہتے کہ جب اونٹ کی بیٹھ کا زخم بھر جائے اور داغ مٹ جائے تو صغر کے گرد جانے پر عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ کرنا ملال ہو سکتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حج کا احرام باندھ کر بارہوا لگھ کو پہنچے۔ آپ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ اسے عمرہ بنالیں۔ یہ لوگوں نے بہت بڑی بات سمجھی اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیسے ملال! فرمایا کہ پوری طرح ملال۔

محمد بن شعیب، غندر، شعبہ، قیس بن مسلم، طارق بن شہاب، حضرت ابو یوسف اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے انھیں احرام کھول دینے کا حکم دیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ عمرہ کا احرام کھول دیا حالانکہ آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے ہیں اور قربانی کے جانور کو قلاوہ پہنایا ہے لہذا میں احرام نہیں کھول سکتا یہاں تک کہ قربانی کر لوں۔

ابو عمرو نعیم بن عمر بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے تمتع کا ارادہ کیا تو لوگوں نے مجھے منع کیا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے مجھے حکم دیا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی مجھ سے کہہ رہا ہے: حج مبرور اور عمرہ مقبول۔ میں نے حضرت ابن عباس کو بتایا تو فرمایا: یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے پھر مجھ سے فرمایا: میرے پاس ٹھہرو! میں اپنے مال سے تہاراد کیفہ مقرر کروں گا۔ شعبہ نے مجھ سے کہا تو میں نے کہا:

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُمَرَ بْنَ الْكَافَرِ بْنِ الْمُتَعَلِّقِ وَأَنَّهُمْ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَأَى عَلِيٌّ أَهْلًا بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمَرَةَ وَحَجَّةٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِأَدْمَسَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَدٍ۔

۱۲۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يُرَوْنُ أَنَّ الْعُمَرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفْرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الذُّرُّ وَعَقَا الْأَثَرُ وَأَسْلَخَ صَفْرَ حِلَّتِ الْعُمَرَةُ لَمْ نَعْمَقُ قَدِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْطَابَهُ صَيْفَةٌ رَأَيْتُهَا فِي بَنِي الْعِمِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوا عُمَرَةً فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عَنْهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ كُلُّهُ۔

۱۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِالْحِلِّ۔

۱۲۶۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ وَحْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمَرَةٍ وَلَمْ يَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمَرَتِكَ قَالَ لَاقِي لَبَدْتُ رَأْسِي وَقُلْتُ هَدَيْتَنِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

۱۲۶۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمزة نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الْعُضْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ فِي نَاسٍ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَمَرَنِي فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَانَ رَجُلًا يَقُولُ لِي حَبِّمْ تَكْوِيرًا وَعُمَرَةً مُتَعَلِّقَةً فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِي أَقِمَّ عِنْدِي وَاجْعَلْ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ لِي

شُعْبَةُ فَقُلْتُ لَرَفَقَالُ لِلزُّوْيَا الَّتِي سَأَلْتُ.

۱۴۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ قَالَ قَدِمْتُ مَتَمِّعًا مَكَّةَ بِعُمَرَةَ فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّكْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَالَ أَنَا مِنْ تَيْنِ أَهْلِ مَكَّةَ نَصِيرُ الْأَنْ حَجَّكَ مَكِّيَّةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَطِيَّةٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ صَحَّحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ سَاقِ الْبُذْنِ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرِدًا فَقَالَ لَهُمْ أَهَلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصَرُوا أَشْتَرَقِيمُوا أَحِلَّ الْأَحْيَى إِذَا كَانَ يَوْمَ التَّكْوِيَةِ فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مَتْعَةً فَقَالُوا كَيْفَ فَعَلَهَا مَتْعَةً وَقَدْ سَمِعْنَا الْحَجَّ فَقَالُوا مَا أَمَرْتُمْ فَلَا آتِي سَفَتُ الْهَدْيِ لَعَلَّكَ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُمْ وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ فَفَعَلُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَبُو شَهَابٍ لَيْسَ لَهُ مُسْنَدٌ إِلَّا هَذَا.

۱۴۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْمَرِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اخْتَلَفَ عَنِ وَعُثْمَانُ وَهَمَّا يَعْنَانِ فِي الْمَتْعَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ تَأْتِي إِلَى أَنْ تَنْهَى عَنْ أَمْرِ فَعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُمَانُ دَهْنِي عَنْكَ قَالَ فَلَنَأْتِيَا ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ يَهْمَا جَمِيعًا.

باب ۹۹۔ مَنْ لَبَّى بِالْحَجِّ وَسَمَاكَ.

۱۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُتَيْبُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْنَا هَا عُمَرَةَ.

باب ۱۰۰۔ التَّمَتُّعُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

کسی نے انفرمایا وہی خواب جو تم نے دیکھا۔

ابو شہاب سے روایت ہے کہ میں تمتع کیے ہوئے عمرو کے ساتھ آٹھویں ذوالحجہ سے تین روز پہلے مکہ میں پہنچ گیا۔ اہل مکہ میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اب تمہارا حج مکہ ہو جائے گا میں اس کا حکم دریافت کرنے ملائی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا کہ مجھے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا جب کہ آپ کے ساتھ قربانی کے جانور مانگ کر لے گئے تھے اور حج مرفوعہ احرام باندھا تھا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ بیت اللہ صفا و مروہ کا طواف کر کے احرام کھول دینا۔ بال کثرت اللہ ادر طلال ہو جانا۔ پہلے تک کہ جب ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ ہو تو حج کا احرام باندھ لینا اور جو کچھ تم کہ چکے اس کا تمتع کرو لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم تمتع کس طرح کریں جب کہ ہم نے حج کا ہم پہلے فرمایا کہ اگر میں قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا تو خود بھی وہی کرتا جو تمہیں حکم دیا ہے۔ لیکن میرے لیے کوئی حرام چیز حلال نہیں ہو سکتی جب تک میں قربانی نہ دے لوں، لہذا ہی کرو۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ ابن شہاب کی اور کوئی مسند نہیں ملے گی۔

قتیبہ بن سعید حجاج بن محمد الامور شعبہ عمرو بن مروہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت علی اور حضرت عثمان میں عثمان کے مقام پر تمتع متعلق اختلاف ہو گیا۔ چنانچہ حضرت علی نے کہا کہ آپ ایسے فعل سے روکتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا حضرت عثمان نے کہا کہ مجھے میرے مال پر چھوڑ دے۔ جب حضرت علی نے یہ بات دیکھی تو دونوں کا اٹھا احرام باندھ دیا۔

جو حج کا نام لے کر تلبیہ کے

مسدد و حماد بن زید، ایوب مجاہد حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پہنچے اور ہم حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو ہم نے اسے عمرو بنا لیا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عبد مبارک میں تمتع کرنا۔

مطہر سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ



نے فرمایا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تمتع کیا اور قرآن نازل ہوا کیونکہ ایک آدمی نے اپنے رائے سے جو چاہا کہہ دیا تھا۔

ارشاد خداوندی ہے: یہ اُس کے لیے ہے جس کے گھر والے مسجد حرام کے قریب نہ رہتے ہوں۔ اور کہا ابو کامل فضیل ہی حسین بصری نے۔

مکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج تمتع کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: ہاجرین و انصار اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے حجة الوداع کے موقع پر احرام باندھا اور ہم نے بھی جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے احرام کو گھ اور عمرہ کا بنا لو مگر جس نے ہدی کو قلاعہ پہنایا ہے ہم نے بیت اللہ اور مفاہم و مردہ کے درمیان طواف کیا ہم ابغیا بویوں کے پاس آئے اور کپڑے پہنے۔ فرمایا کہ جس نے ہدی کو قلاعہ پہنایا ہے وہ اُس وقت تک حلال نہ ہو جب تک قربانی اپنے مقام پر پہنچ نہ جائے۔ پھر آٹھ ذوالحجہ کی شام کو فرمایا کہ ہم حج کا احرام باندھ لیں۔ جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوئے تو ہم نے بیت اللہ اور مفاہم و مردہ طواف کیا۔ حج مکمل ہو گیا اور ہم پر قربانی تھی جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: جس کو قربانی میںسر آئے۔ جسے میںسر نہ ہو تو تین دن کے روزے دوران حج اور سات دنوں کے جب اپنے شہروں کو لوٹ جائیں۔ بکری کفایت کرتا ہے۔ لوگوں نے ایک سال میں حج و عمرہ کی دو عبادتیں اکٹھی کیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کیا اور اُس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے اور لوگوں کے لیے یہ باج کیا جو مکہ مکرمہ میں نہ رہتے ہو جیسا کہ ارشاد ربانی تعالیٰ ہے: یہ اُس کے لیے ہے جو مسجد حرام کے نزدیک نہ رہتا ہو اور حج کے چھینے دی ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے یعنی شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ جو ان مہینوں میں تمتع کرے تو اُس پر قربانی یا روزے ہیں اتر کر جماع۔ گناہ۔ جھگڑا۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب حج

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَسْتَعْنَا عَلَى هَذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ بَرَأِيَهُ مَا شَاءَ۔

باب ۹۹ قول الله عز وجل ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام وقال أبو كامل فضيل بن حسين البصري۔

۱۴۷۱۔ حدثنا أبو معشر البراء قال حدثنا هانئ ابن عياث عن عكرمة عن ابن عباس أنه سئل عن تمتع الحجة فقال أهل المهاجرون والأنصار و أزواج النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع و أهلنا فلما قدمنا مكة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا أهلنا نكحوا الحج والعمره لا آمن قلنا الهدي طفنا بالبیت وبين الصفا والمروة و اتينا النساء و لبسنا الثياب و قال من قلنا الهدي فانه لا يحل له حتى يبلغ الهدي محله ثم امرنا بعشيرة التروية أن نهل بالحج فاذا فرغنا من المناسك جئنا فطفنا بالبیت وبالصفا والمروة ففدتم وعلينا الهدي كما قال الله عز وجل فما استيسر من الهدي فمن له حيد فصيام ثلاثة أيام في الحج وسبعة إذا رجعتم إلى أمصاركم الشاة تجزئ فجمعوا نسكين في عام بين الحج والعمره فان الله أنزله في كتابه وسنة نبيه صلى الله عليه وسلم و أباحه للناس غير أهل مكة قال الله تعالى ذلك لمن لم يكن أهله حاضري المسجد الحرام و أشهر الحج التي ذكر الله تعالى في كتابه شوال و ذوالقعدة و ذوالحجة فمن تمتع في هذه الأشهر فعليه دم أو صوم و الوقت الجامع و الفسوق المعاصي و الجدال المراء۔

باب ۹۹ الاغتسال عند دخول مكة۔

۱۴۷۲۔ حدثنا يعقوب بن إبراهيم ثنا ابن علية

کے نزدیک پہنچتے تو لمبیہ کہا موقوف کر دیتے۔ پھر ذی طویٰ میں رات گزارتے اور وہاں صبح کی نماز پڑھ کر غسل کرتے اور بیان فرماتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

مکہ مکرمہ کے اندرون اور رات میں داخل ہونا  
ناقص سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی طویٰ میں رات گزاری یہاں تک کہ صبح ہو گیا۔ پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حضرت ابن عمر بھی اسی طرح کیا کرتے۔

مکہ مکرمہ میں کس طرف سے داخل ہو۔  
ناقص سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں شنیعہ العلیا (دو بجی گھاٹی) کی طرف سے داخل ہوتے اور شنیعہ السفلی کی جانب سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

مکہ مکرمہ کی کس طرف سے نکلے  
مسند بن مسعود یسری، یحییٰ، حمید اللہ نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کدوا کے مقام پر شنیعہ العلیا سے داخل ہوتے جو لہجاء میں ہے اور شنیعہ السفلی سے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے۔

حمیدی اور محمد بن شعیب، سفیان بن عیینہ، ہشام بن عروہ، ابی کعبہ الدیلمی  
ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بلند حصے کی طرف سے اُس میں داخل ہوئے اور پچھلے حصے کی جانب سے باہر تشریف لائے۔

حمود، ابوالاسود، ہشام بن عروہ، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کدوا کی جانب سے داخل ہوئے اور کدی سے مکہ مکرمہ کے اوپر والی جانب سے باہر تشریف لائے۔

أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ تَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا دَخَلَ أَكْفَى الْحَرَمِ أَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَبْدُو بِذِي طَوًى ثُمَّ يَصَلِّي بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ -  
باب ۹۹۹ دُخُولُ مَكَّةَ نَهَارًا وَلَيْلًا -

۱۴۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا تَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ -

باب ۱۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا تَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الشُّنَيْعَةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الشُّنَيْعَةِ السُّفْلَى -  
باب ۱۴۴۵ - مِنْ ابْنِ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ -

۱۴۴۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ مُسَرِّهٍ الْبَصْرِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاوٍ مِنَ الشُّنَيْعَةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الشُّنَيْعَةِ السُّفْلَى -

۱۴۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَحَّهِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَامَةَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا -

۱۴۴۶ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاوٍ وَخَرَجَ مِنْ كَدْيٍ مِنَ أَعْلَى مَكَّةَ -



ہشام بن عروہ کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کدواں کی طرف یعنی مکہ مکرمہ کی طرف سے داخل ہوئے، ہشام کا بیان ہے کہ حضرت عروہ دونوں جانب یعنی کدواں اور کدوی سے داخل ہوتے بلکہ زیادہ تر کدوی سے داخل ہوتے کیونکہ دونوں میں سے یہ راستہ ان کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب ہوتا۔

عبد اللہ بن عبد الوہاب، ماتم، ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کدواں سے یعنی مکہ مکرمہ کے بلحاظ جتنے سے داخل ہوئے اور حضرت عروہ اکثر کدوی کی جانب سے داخل ہوتے اور دونوں میں سے یہ راستہ ان کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب ہوتا۔

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح کے سال کدواں کی جانب سے داخل ہوئے اور حضرت عروہ ان دونوں جانب سے داخل ہوا کرتے لیکن اکثر کدوی کی جانب سے کیونکہ دونوں میں سے یہ ان کی رہائش گاہ کے زیادہ قریب تھا۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ کدواں اور کدوی دو بستیاں ہیں۔

مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اُن کی تعمیر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے مرجع اُرد جائے امن بنایا تو مقام ابراہیم کو مانا کی جگہ بنا دیا اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف، اشکاف اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھنا اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب اس شہر کو امن والا بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو رخصتی دے پھیلے جو ان میں سے اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھیں۔ فرمایا کہ جو کفر کرے گا تو اسے تھوڑا فائدہ دیں گا، پھر اُسے عذاب جہنم کی طرف مجبور کر دیں گا اور وہ بُرا ٹھکانا ہے اور جب ابراہیم و اسماعیل بیت اللہ کی دیواریں اُٹھا رہے تھے۔ اے رب! اسے ہم سے قبول کر بے شک تو کُسنے اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا تابع فرمان رکھنا اور ہمارا والد و داد میں سے ایک گروہ کو اپنا مصلح رکھنا۔ ہمیں عبادت کرنے کے طریقے دکھا اور ہماری طرف رجوع فرما۔ بے شک تو بہت توبہ قبول کرتے

۱۴۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامُ وَكَانَتْ عُرْوَةُ يَدْخُلُ عَلَى كَلْبَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَكَدَى وَكَانَتْ يَدْخُلُ مِنْ كَدَى وَكَانَتْ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ۔

۱۴۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ أَكْثَرَمَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَى وَكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ۔

۱۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كُلَّ يَوْمٍ وَكَانَ أَكْثَرَمَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَى أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِنَّهُ كَدَاءٌ وَكَدَى مَوْضِعَانِ۔

بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمِّنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدُنَا لَهُ إِنبَاءً هَيْمَ وَلَا سَمْعِيْلَ أَن طَهِّرَ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَكَ مِنْ الثَّمَرَاتِ مِنَّ آمِنٍ مِنْهُمْ يَا اللَّهُ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَأُمْتِعْهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ وَإِذْ يَفْعُرُ بِرَأْسِهِمُ الْقَوَاوِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَلَا سَمْعِيْلَ رَبَّنَا فَتَغَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ

والا مہربان ہے۔

عبداللہ بن محمد، ابو عامر، ابن جریر، عمر بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جب کہ میری تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت عباسؓ بھی پتھر حملے لگے حضرت عباسؓ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنی ازار گردن پر رکھ لو۔ آپ نے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور انھیں آسمان سے لگ گئیں فرمایا کہ میری ازار دو۔ چنانچہ وہ آپ کے جسم سے باہر دے گئی۔

عبداللہ بن مسلم، امام مالک، ابن شہاب، مسلم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد بن ابوبکر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زود مہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے جب کہ تعمیر کیا تو حضرت ابراہیمؑ والی مینا دوں سے کم کر دیا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ کیا اسے حضرت ابراہیمؑ والی مینا دوں پر نہیں بنایا گیا؟ فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کو کفر سے نکلے ہوئے تھوڑا وقت نہ گزرا ہوتا تو تم میں ایسا کر دیتا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: جب حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بات سنی تو میرے خیال میں ایسی بے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن دونوں گنوں کو بوسہ دینا چھوڑ دیا تھا جو ہجرہ سود کے نزدیک ہیں کیونکہ بیت اللہ کو حضرت ابراہیمؑ والی مینا دوں پر نہیں اٹھایا گیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیت اللہ کے دیوار کے متعلق پوچھا کہ وہ اُس میں شامل ہے؟ فرمایا: ہاں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ پھر اسے بیت اللہ میں کیوں شامل نہیں کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس پونجی کم تھی۔ میں نے عرض کی کہ مدعا اسے کہ میں اُنچا کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم نے اس سے کیا کہ جسے چاہیں داخل ہونے دیں اُنہیں جسے چاہیں روک دیں اور اگر تمہاری قوم کو جاہلیت سے نکلے ہوئے تھوڑا وقت نہ گزرا ہوتا جس کا مجھے شبہ ہے کہ اُن کے دل انکار کریں گے ورنہ دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر دیا جاتا اور دروازے کو زمین سے ملا دیا جاتا۔

السَّحَابُ

۱۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَحَّارَةُ فَقَالَ الْغَنَاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ أَرَاكَ عَلَى رَقَبَتِكَ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاكَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ أَرَى فَشَدَّ الْكَبِيْرَ

۱۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ تَمَّالٍ لِيَعْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ بَنَى كِبْرًا أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أَلَمْ تَرَ أَنَّ قَوْمًا رَجَعُوا إِلَى الْكَعْبَةِ أَفْصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ تَوَلَّاهُ جَدُّانُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَيْسَ كَأَنْتِ عَائِشَةُ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَاحَ الرُّكْنَيْنِ الدِّينِ بِلِيَانِ الْحَبَرِ لَا آتِ الْبَيْتَ كَرِيْتَمَ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ

۱۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَكُوفِ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِدَارِ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَصَرَتْ بِهِمُ التَّفَقُّةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِمْ مُرْتَفَعًا قَالَ فَعَلْ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيَلْجُؤُوا مِنْ شَأْنِهِمْ وَيَسْتَعْوُوا مِنْ شَأْنِهِمْ وَأَوْكُلُوا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَنْهُمْ بِالْحَاجِلِيَّةِ فَخَافَتْ أَنْ تُشْكِرَ قَوْمُكُمْ أَنْ أَدْخَلَ الْجِدَارَ فِي الْبَيْتِ وَأَنَّ الصِّقَ بَابُهُ بِالْأَمْرِضِ



۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ  
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّاهُ إِثْرُ  
قَوْلِكَ يَا لَكُمْ بِانْقِصَانِ النَّبِيِّ ثُمَّ لَبَّيْتُهُ عَلَى سَاسِ  
إِبْرَاهِيمَ فَإِنْ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بَنَاتُهُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا  
وَقَالَ أَبُو مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا يَعْنِي أَبَا.

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ  
قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ  
حَدَّثْتُ عَنْهُمْ بِمَا هَلَيْتُ لَمْ مَرْتُ بِالنَّبِيِّتِ فَهَدَيْتُ فَادْخُلْتُ  
فَبَيَّرْتُ مَا أَخْرَجَ مِنْهُ وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَمْحُصِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ  
بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِمْ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ  
فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنُ التَّيْبِ عَلَى هَدْيِهِ قَالَ يَزِيدُ  
وَشَهِدْتُ ابْنَ التَّيْبِ يَجِدُنِ هَدْمَهُ وَبَنَاكَ وَادْخَلَ فِيهِ  
مِنَ الْحَجَرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِمَارَةً كَأَسْمَةِ  
الرَّحْلِ قَالَ جَرِيرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ مَوْضِعُهُ قَالَ لَرَيْتُكَ الْآنَ  
فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحَجَرَ فَأَشَارَ لِي مَكَانٍ فَقَالَ هُنَا قَالَ  
جَرِيرٌ فَحَضَرْتُ مِنَ الْحَجَرِ مِثْلَ أَذْرُعٍ وَنَحْوَهَا.

بَابُ فَضْلِ الْحَرَمِ وَقَوْلُهُ إِشْمًا أَمَرْتُ أَنْ  
أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدِ الَّذِي حَرَّمَكَ لَهُ مَكُنَّ  
شَيْخٌ قَدْ أَمَرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَوْلُهُ  
أَوْ لَمْ تُمَكِّنْ لَهُمْ حَرَمًا أَمَنَاتُ جَبِي إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ  
كُلِّ شَيْءٍ تَرَاقَتْ لَدُنَا وَلَكِنْ  
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

۱۲۸۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ قُحَايِبٍ عَنْ طَاوُسٍ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَيْمٍ  
مَكَتَرَانِ هَذَا النَّبِيُّ حَرَمَهُ اللَّهُ لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُفَرَّقُ

ہشام کے والد ابی جہد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر  
تمہاری قوم کے کفر کو تھوڑا ہی عرصہ نہ گزرا ہوتا تو میں بیت اللہ کو گریہ کر حضرت  
ابراہیم والی مینا دوں پر تعمیر کرتا قریش نے اس کی مینا دوں کو کم کر دیا ہے  
اقد میں اس کے لیے خلع بناتا۔ ابی معاویہ نے ہشام سے روایت کی کہ  
خلع سے مراد دروازہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اے عائشہ! اگر تمہاری قوم کی  
جاہلیت کے زمانے کو تھوڑا عرصہ نہ ہوتا تو میں مکہ دیتا کہ بیت اللہ  
کو گریہ کر اس میں وہ حصہ شامل کیا جائے جو اس سے نکال دیا تھا۔ اور اس کی گریہ  
زمین کے برابر رکھتا اور اس کے قود دروازے رکھتا، ایک مشرقی اقد دوسرا  
مغربی اور حضرت ابراہیم والی مینا دوں پر تعمیر کرتا۔ یہی چیز تھی جس نے حضرت  
ابن زبیر کو اسے گرانے پر مجبور کیا۔ یزید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن زبیر  
کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ وہ گریہ کر رہا ہے تھے اور حجر ہونٹ کا جگہ شامل  
کرتی تھی میں نے حضرت ابراہیم کی مینا دوں کے پتھر دیکھے جو اونٹ کے کوبان کی  
طرف تھے جریہ کا بیان ہے کہ میں نے اُن سے کہا اُس کی جگہ کہاں ہے؟ فرمایا  
کہ میں ابھی دکھاتا ہوں میں اُن کے ساتھ حجر میں داخل ہوا تو انھوں نے ایک  
جگہ کھنڈ اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں میں نے حجر سے پیمائش کی تو پتھر گز  
کے قریب تھی۔

حرم کی تفصیل۔ کلام الہی میں ہے: بے شک مجھے حکم دیا گیا  
ہے کہ اس شہر کے سب کعبات کو جس نے اسے حرم بنایا اقد ہر چیز اسی کی  
ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اُس کی اطاعت کرنے والوں میں رہوں؟  
نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: کیا ہم نے انھیں امن و امان حرم میں آباد نہیں  
کیا جس کی طرف کھانے کے لیے ہر قسم کے پھل کھینچے آتے ہیں، ہمارے  
پاس سے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (۵۷: ۲۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا کہ اس گھر کو اللہ نے حرام کیا ہے۔  
اس کا کاشانہ توڑا جائے اور اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور اس کی  
گری ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے۔

صَيْدُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لِتَقَطُّ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا۔

بَابُ تَوْبِيتِ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِدَائِهَا  
قَالَ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ  
خَاصَّةٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الْإِنِّ كَفَرُوا  
وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْ  
بَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِالْحَادِ يُطْلَبُ مِنْ قَتْلِهِ  
عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَادِ الطَّارِئُ  
مَعْكُوفًا مَحْبُوسًا۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ  
يُونُسَ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو  
بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
تَنَزَّلُ فِي دَارِكِ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِجَالِ  
أَوْ دُورٍ وَكَانَ عَقِيلٌ قَرِيبًا أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَكَانَ بَرُّهُ  
جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لَا تَهْمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ  
قَطْلُ الْكَافِرِينَ فَكَانَ هَمُّنِ الْخَطَابُ يَقُولُ لَا يَبِيتُ  
الْمُؤْمِنُ الْكَافِرُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ وَكَانُوا يَتَذَكَّرُونَ قَوْلَ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجْهَهُمْ لِلدِّينِ  
وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَانصَرَفُوا ذَلِكَ  
بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِكُلِّ بَعْضٍ الْآيَةُ۔

بَابُ تَزْوِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ۔  
۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
هُرَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ارْتَدَّ دُورُ مَكَّةَ  
مَنْزِلَنَا عَدْلًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى يَخِيفُ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ  
تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ۔

۱۲۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ قَالَ  
حَدَّثَنَا الزُّوَّارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور خرید و فروخت بے قیاس  
طور پر مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
”بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کے راستے اور مسجد حرام سے روکتے  
ہیں جس کو ہم نے لوگوں کے لیے یکساں رکھا ہے کہ وہاں رہیں اور مسافر تو جو  
اس میں شریعت کے ساتھ ظلم کا ارادہ کرے اسے ہم دردناک مذاہب عیسائی  
کے امام ابو حنیفہ نے فرمایا۔ انبیاؤں کے مراد ہے باہر سے آنے  
والا مکتوفہ یعنی مجبور، رک کا ہوا۔

عمر بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ  
عناہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ آپ مکہ مکرمہ کے اندر اپنے کاشانہ اللہ  
میں کہاں اتریں گے؟ فرمایا یہاں کیا خفیل نے کوئی جملہ دیا گھر چھوڑا ہے!  
ابو طالب کے وارث عقیل اور طالب ہوئے تھے جب کہ حضرت جعفر  
اور حضرت علی کو کچھ نہیں ملا تھا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے جبکہ عقیل اور  
طالب کافر تھے۔ حضرت عمر بن خطاب فرمایا کہ نے کہ میں کافر کی میراث  
نہیں پاتا۔ ابی شہاب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں تاویل کرتے  
ہے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں  
سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی ان میں  
سے بعض بعض کے ولی ہیں (۸۲: ۸)۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مکہ مکرمہ میں نزول اجلال۔  
ابو ایمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ مکہ مکرمہ  
میں پہنچنے والے تھے کہ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ  
میں ہوگا جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی قسمیں کھائی تھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ یوم النحر سے اگلے روز آپ منیٰ میں تھے کہ  
کل ہم خیف بنی کنانہ میں ٹھہریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قائم رہنے کی



قسمیں کھا لی تھیں، اسی منصب میں۔ جو ان کو کفر لیش اور کائنات نے بنی ہاشم  
اور بنی عبدالمطلب یا بنی مطلب کے خلاف حلف اٹھایا تھا کہ نہ ان سے شادی  
بیاہ کریں اور نہ خرید و فروخت۔ یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو ان کے سپرد کر دیں۔ سلامہ، حقیل اور یحییٰ بن حجاج، اوزاعی  
ابن شہاب سے روایت ہے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب اہم ابوہریرہ  
بخاری نے فرمایا کہ بنی مطلب زیادہ مناسب ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے رب  
اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو دُرُکھ کہ ہم تمہیں  
کی عبادت کریں۔ اے رب! انھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔۔۔  
لَعَلَّہُمْ یَشْکُرُونَ تک (۲۵:۱۱۴)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اللہ نے کعبہ کو حرمت والا گھر  
اور لوگوں کے گزارے کا ذریعہ بنایا ہے اور حرمت والا مہینہ۔۔۔  
تَمَّیٰ عَلَیْہِمْ تک (۹۴:۵)

علی بن عبد اللہ، سفیان، زیاد بن سعد، زہری، سعید بن مسیب  
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کعبہ کو چھوٹی پندلیوں والا حبشی برباد کرے  
گا۔

یحییٰ بن کثیر، حقیل، ابن شہاب، ہر وہ نے حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، محمد بن  
ابو حفصہ، زہری ہر وہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا نے فرمایا:۔۔۔ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورے  
کا روزہ رکھا کرتے اور اسی روز کعبہ کو غلاف پٹایا جاتا۔ جب اللہ تعالیٰ  
نے رمضان کے روزے فرض کیے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا:۔۔۔ جو چاہے اسی کا روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

احمد بن حنبل، ابن کثیر، والد ماجد، ابراہیم، حجاج، قتادہ، عبد اللہ بن  
ابو قتیبہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

التَّحَرُّوْهُ وَہُوَ یَحِیُّ عَنْ نَّارِ لَوْ نَ غَدَا یَحْیِیْ بَنِیْ کَنَانَةَ  
حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ بِعَیْنِ بَنِیْ لَکَ الْمُحْصِیْ فَاِذَا لَکَ  
اَنْ تَقَرِّبَ اَوْلَادَکَ اَنْ تَحَالَفَتْ عَلَی بَنِیْ هَاشِمٍ وَبَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
اَوْ بَنِیْ الْمُطَّلِبِ اَنْ لَا یَنَکِّحُوْهُمْ وَلَا یَبِیْعُوْهُمْ حَتّٰی یُسَلِّمُوْا  
اِلَیْہِمْ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلَامٌ عَلَیْہِمْ عَنْ حَقِیْلٍ  
وَعِیْثِ بْنِ الْمُشْتَعَالِ عَنْ اَبُو نَازِعٍ اَخْبَرَنِیْ اَبْنُ شَہَابٍ  
قَالَ بَنِیْ هَاشِمٍ وَبَنِیْ الْمُطَّلِبِ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰہِ  
بَنِیْ الْمُطَّلِبِ اَشْبَہُ۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَارْذَلْ اِبْرٰہِیْمُ  
رَبِّیْ اَجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَاَجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ  
تَعْبُدَ اِلٰہًا سِوَا رَبِّیْ اِنَّہُمْ اَصْلَکُنْ کَثِیْرًا وَاَنْتَ الْغَافِلُ  
اِلٰی قَوْلِہٖ لَعَلَّہُمْ یَشْکُرُوْنَ۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَةَ الْبَیْتِ  
الْحَرَامَ قِبْلًا لِّلْمُتَّحِیْنِ وَالشَّہْرَ الْحَرَامَ وَالْیَوْمَ الْعَظِیْمَ  
وَاَنَّ اللّٰہَ یُکْمِلُ شَیْءٍ عَلَیْہِمْ۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِیْنُ  
قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الرَّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ  
الْمُسَبِّبِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
قَالَ یُخْرَبُ الْکَعْبَةُ ذَوَا التَّوْبِیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ  
عَقِیْلِ بْنِ اَبْنِ شَہَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِیْ  
حَمَّادُ بْنُ مَحْدَلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْہِمْ قَالَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ  
ابْنُ اَبِیْ حَفْصَةَ عَنِ الرَّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانُوْا یَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ اَنْ یُفْرَضَ رَمَضَانُ وَ  
كَانَ یَوْمًا تَسْتَفِیْرُ الْکَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللّٰہُ رَمَضَانَ  
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَآءَ اَنْ  
یَصُوْمَہُ فَلِیْصُنَّہُ وَمَنْ سَآءَ اَنْ یَنْزِلَہُ فَلِیَنْزِلَہُ۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو  
قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرٰہِیْمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ

حجر اسود کے بارے میں  
عاجی بن ریمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجر اسود  
کے پاس آئے اور اُسے بوسہ دے کر کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو تجر ہے



جو دو نقصان پہنچا سکتا ہے امد نہ نفع۔ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے برسہ برسہ مہتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے برسہ نہ دیتا۔

خانہ کعبہ کو بند کر کے بیت اللہ کی جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔

سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید حضرت بلال اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم میں داخل ہوئے۔ انھوں نے دروازہ بند کر دیا اور جب کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا۔ مجھے حضرت بلال ملے تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی؟ کہا، ہاں دو تین مہینے ستونوں کے درمیان پڑھی۔

### کعبہ میں نماز پڑھنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کعبہ میں داخل ہوتے تو اساتے کی طرف چلتے چلے جاتے جہاں سے داخل ہوئے تھے اور دروازے کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے رہتے یہاں تک کہ ان کے اور ساتوں والی دیوار کے درمیان قریب آتے اور کافا صمد رہ جاتا کیونکہ اس جگہ نماز پڑھنے کا قصد کرتے جو انھیں حضرت بلال نے بتائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی تھی اور اس میں کسی کے لیے مضائقہ نہیں ہے کہ بیت اللہ میں جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھے۔

ف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اس جگہ پر خاص طور پر نماز پڑھنا جہاں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہوتی اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ صحابہ کرام کی نظر میں زمین کا وہ حصہ متبرک ہو جاتا تھا جس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جیم اطہر مس ہوا ہوتا۔ اسی لیے دولت عثمانیہ کے راسخ العقیدہ مسلمانوں نے ایسی تمام جگہوں پر یادگاریں تعمیر کر دی تھیں لیکن جب دشمنان رسول کا جزیرہ عرب پر تسلط ہوا تو انہوں نے محبت و عقیدت کی ان تمام نشانیوں کو مسمار کر کے اپنے دل کی لگی بھائی اور سچے مسلمانوں کے قلب و جگر کو چھلنی کر کے رکھ دیا۔ اللہ تعالیٰ سارے ہی مسلمان کھلانے والوں کو خوشتر نہی کی دولت عطا فرمائے، آمین۔

جو کعبہ میں داخل نہ ہو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح کرتے اور داخل نہ

أَنَّهُ جَاءُوا إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَالُوا إِنِّي لَأَهْلِكُكَ أَنْتَ حَجَرٌ لَا تَنْصُرُ وَلَا تَنْفَعُ وَكَوَلَا آفِي لَأَنْتَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْلِكَ مَا قَبْلُكَ۔  
بِاسْمِكَ إِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي آفِي نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ۔

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَوَّيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاعْلَقُوا عَلَيْهِمْ الْأَبَابَ فَلَمَّا قَعَرُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَقَالَ لَسْتُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعْبُدُ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيِّينَ۔

### بِاسْمِكَ الصَّلَاةُ فِي الْكَعْبَةِ۔

۱۴۹۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قَبْلَ الدَّخْلِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قَبْلَ الظُّهْرِ يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قَبْلَ دُخُولِهِ قَرِيبًا ثَلَاثِينَ أَذْيَمًا فَيُصَلِّي بِنُحْوَى الْمَكَانِ الَّذِي أَخْبَرَ بِلَالٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُصَلِّي فِي آفِي نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ۔

بِاسْمِكَ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ وَكَتَبَ

ہوتے۔

اسامیل بن ابوقالید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابوالفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرو کی تو طوات کیا اور مقام اہل بیت کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور ایک آپ کے ساتھ تھا جو آپ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا اس سے لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے کہا، نہیں۔

### جو اطراف کعبہ میں تکبیر کے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے سے انکا فرمایا کیونکہ اس میں بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے حکم فرمایا تو انھیں نکال دیا گیا اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کے بت بھی نکالے گئے جن کے ہاتھوں میں پائے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس اللہ انھیں ہلاک کرے خدا کی قسم یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان دونوں نے ہرگز پائے نہیں پھینکے۔ آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تکبیر بھی اور اس میں غار نہ پڑھی۔

رمل کی ابتدا کیسے ہوئی تھی؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے اصحاب بھی تو مشرکوں نے کہا کہ تمہارے پاس وہ لوگ آ رہے ہیں جنہیں شرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں حکم فرمایا کہ تین پھیروں میں دوڑ کر چلیں اور دونوں رکوں کے درمیان حب معمول چلیں اور آپ کو یہ حکم دینے سے کسی نے خدو کا کردہ تمام پھیروں میں دوڑ کر چلیں مگر ان کی سہولت کے خیال نے۔

جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجر اسود کو بوسہ دے اور تین دفعہ رمل کرے۔

سالم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو پہلا طواف کرتے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیا اور سات میں سے تین طوافوں

ابن عمر بن خطابؓ کثیراً و لا یدخل۔

۱۴۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَنِ بْنِ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُنَّ يَسْتَرَةٌ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا۔

بَابُ الْكَعْبَةِ مَنْ كَتَبَ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ۔

۱۵۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ ابْنَ أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْإِلَهِةُ فَاتَرِبَهَا فَخَرَجَتْ فَخَرَجُوا صَوْرَةً لِابْرَاهِيمَ وَفِي سَمْعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي أَيْدِيهِمَا الْأَنْهَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلُوهُمْ اللَّهُ أَمَّا وَاللَّهِ قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمْ لَمْ يَسْتَفْسِمَا بِهَا فَطَفَدَا خَلَّ الْبَيْتَ فَكَتَبَ فِي نَوَاحِيهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ۔

بَابُ الْكَعْبَةِ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ التَّرْمِيلِ۔

۱۵۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَتْهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدُمُ عَلَيْكُمْ وَفَدَّوْهُمْ حَتَّى يَتَرَبَّ فَاتَرَهُمُ السَّحَابُ أَنْ يَرْمَلُوا الْأَشْوَاطَ السَّلَاسَةَ وَأَنْ يَمْسُكُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَنْفَعَا أَنْ يَأْتَرَهُمْ أَنْ يَرْمَلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا أُلْقُوا عَلَيْكُمْ۔

۱۵۰۲۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَأَيْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ



کے اندر آپ دوڑے۔

حج اور عمر میں رمل کرنا

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین پھیروں میں رمل کیا اور چار میں حسب معمول پٹے حج اور عمر میں۔ متابعت کی اس کی بابت نے اور کہا کہ حدیث بیان کی بحسبے کشیوں فرقہ حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اودسے کہا، رعدا کی قسم، میں خوب جانتا ہوں کہ تو چمڑے۔ نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اودسہ نفع مار گریں گے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ دیتا۔ پھر فرمایا: ہمارا رمل سے کیا واسطہ؟ ہم نے یہ شرکوں کو دکھانے کے لیے کی جن کو اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا۔ پھر فرمایا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا لہذا ہم اسے چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نگلی اور آسانی میں ان دونوں رکعتوں کو بوسہ دینا ترک نہیں کیا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے نافع سے کہا، کیا حضرت ابن عمر دونوں رکعتوں کے درمیان حسب معمول چلتے؟ فرمایا کہ حسب معمول چلتے مگر آسانی سے بوسہ دے سکیں۔

لکڑی کے ذریعے حجر اود کو بوسہ دینا

احمد بن صالح اور یحییٰ بن یحییٰ، ابن وہب، ابن شہاب، ابن عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجر اوداع میں اپنے اڈٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اود کو لکڑی کے ساتھ بوسہ دیا۔ متابعت کی اس کی درادری نے زہری کے بجائی سے اود انھوں نے اپنے چچا سے۔

جو بوسہ نہ دے مگر صرف دونوں یا ان رکعتوں کو محمد بن بکر

الرُّكْنِ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَحْبُثُ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ۔

بَابُ الْجَلِّ فِي الرَّمْلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ شَرَفُ بْنُ الشَّعْبَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرَفُ بْنُ الشَّعْبَانِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ تَابَعَهُ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي كُثَيْبُ بْنُ مَرْثُودٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِلرُّكْنِ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَطُوفُ إِلَّا بِحَجَرٍ لَا يَقْضِي وَلَا تَنْفَعُ وَلَا لَا إِلَهَ إِلَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَلَمَكَ فَاسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ فَمَا لَمَّا دَلَّ الرُّكْنَ لَأَتَمَّا كُنَّا رَأَيْنَا بِنَا الْمَشْرُكِينَ وَقَدْ هَلَكُوا اللَّهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تُحِبُّ أَنْ تَكْرُكَهُ۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا سَدُّ بْنُ حَدَّادٍ شَرَفُ بْنُ الشَّعْبَانِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ وَمَنْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ لِنَافِعٍ أَمَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَلِمُ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ لَا أَمَّا كَانَ يَسْتَلِمُهُ لِيَكُونَ اسْتِلَامُهُ سَلَامًا۔

بَابُ الْجَلِّ اسْتِلَامُ الرُّكْنِ بِالنَّيْحِ جَنِّ۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَاقَةَ الْعَبْدِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِصْحَبِهِ تَابَعَهُ الدَّرَادُورِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ۔

بَابُ الْجَلِّ مَنْ لَمْ يَسْتَلِمِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ

ابن جریج ہمدانی روایت کیا کہ کون ہے جو بیت اللہ کی چیز سے پرہیز کرے جب کہ حضرت معاویہ تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابن عباس نے اُن سے کہا، ہم تو بوسہ نہیں دیتے مگر ان دونوں رکوعوں کو۔ انھوں نے کہا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز چھوڑنے والی نہیں ہے اور حضرت ابن زبیر بھی تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ابوعبید نے فرمایا، میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے کسی رکوع کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا مگر دونوں یا ان دونوں کو۔

حجر اسود کو بوسہ دینا

نہی کیا اسلم سے روایت ہے کہ اُن کے والد الحارث نے فرمایا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور کہا، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

زبیر بن عوف سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا تو فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے اور چوتے ہوئے دیکھا اس نے کہا کہ اگر میں بھیڑ میں ہوں، اگر میں مغلوب ہو جاؤں، فرمایا کہ یہ باتیں میں میں رہنے دو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے بوسہ دیتے اور چوتے ہوئے دیکھا۔ محمد بن یوسف فروزی نے ابوجعفر کی کتاب میں ہایا کہ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا، زبیر بن عوف کوئی آدمی نہیں ہے جس نے عمر بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیت اللہ کے کسی رکوع کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا مگر دونوں یا ان دونوں کو۔

جو حجر اسود کی طرف اشارہ کرے جب کہ اُس کے پاس آئے

محمد بن شقی، عبد الوہاب، قتادہ وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اونٹ پر بیت اللہ کا طواف کیا اور جب حجر اسود کے پاس آئے تو ایک چیز کے ساتھ اُس کی طرف اشارہ کرتے۔

حجر اسود کے پاس تکبیر کہنا

مسدد، قتادہ بن عبد اللہ، قتادہ، قتادہ، قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت

الیمانیہ بن وہب قال محمد بن بکر أخبرنا ابن جریج أخبرني عمرو بن دينار عن أبي الشعثاء أنه قال ومن يتفق شيئا من البيت وكان معاوية يستلم الأركان فقال له ابن عباس إنه لا تستلم هذين الركنين فقال له ليس شيئا من البيت بهما جود كان ابن الزبير يستلمه من كلهن.

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَابِتٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُ الْبَيْتَ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

بَابُ تَقْيِيلِ الْحَجَرِ

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا وَاقِعٌ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسَدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبْلَ الْحَجْوَةِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا سَدُّ بْنُ سَنَادٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَفَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنْ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ أَرَأَيْتَ أَنْ رُوحِي مِنْ أَرَأَيْتَ أَنْ عَلِيٌّ قَالَ أَجْعَلُ أَرَأَيْتَ يَا لَيْهِنْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَزَقِيُّ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ بْنُ عَدِيٍّ كُوفِي وَالزُّبَيْرِيُّ بْنُ عَرَفَةَ بَصْرِيٌّ.

بَابُ لَوْلَا مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا آتَى عَلَيْهِ

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَقَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كَلَّمَا آتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ.

بَابُ لَوْلَا الْكَلْبِ عِنْدَ الرُّكْنِ

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا سَدُّ بْنُ سَنَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَدِيٍّ



ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اُڑھ کر پھر ہوا کر کیا۔ جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کر دیتے جو پاس ہوتی اور کبیر کہتے۔ متابعت کی اس کی ابراہیم بن جہان نے قالد الخداس سے۔

جو کہ مکہ آئے تو اپنے گھر جانے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرے، پھر دو رکعتیں پڑھے، پھر صفا کی طرف نکلے۔

عمرہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو پہلے حقو سے ابتدا کی، پھر طواف کیا، پھر مرو نہیں کیا۔ پھر حضرت ابوبکر و حضرت عمرؓ نے اسی طرح حج کیا۔ پھر میں نے ابوالخیر کے ساتھ حج کیا تو طواف سے ابتدا کی گئی۔ پھر میں نے ہاجرین و انصار کو دیکھا کہ ایسا ہی کرتے ہیں اور مجھے میری والدہ محترمہ نے بتایا کہ انھوں نے، ان کی بہن نے حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ حج کیا تو انھوں نے نماز سے عمرو کا احرام باندھا اور جب حجر اسود کو بوسہ دے لیا تو احرام کھول دئے۔

ابراہیم بن منذر، ابو عمرو انس بن عیاض، موسیٰ بن عقبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب حج اور عمرہ میں طواف کر لیا کرتے تو پہلے تین طوافوں میں دوڑتے اور چار میں چلتے۔ پھر دو رکعتیں پڑھتے۔ پھر صفا اور مزدہ پہاڑیوں کے درمیان پھیرے لگاتے (طواف کرتے)۔

ابراہیم بن منذر، انس بن عیاض، یحییٰ اللہ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا پہل دفعہ طواف کرتے تو پہلے تین طوافوں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور آپؐ نے کے درمیان میں بھی دوڑتے جب کہ صفا اور مزدہ کے درمیان طواف کرتے۔

عورتوں کا مردوں کے ساتھ طواف کرنا۔ عمرو بن ثعلبہ

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى نَعْلَيْهِ كَمَا أَنَّ الرُّكْنَ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ عِنْدَهُ وَكَبَّرَ تَابِعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ.

باب ۱۳: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا.

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْرُو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ذَكَرْتُ لِعُمْرَةَ قَالَ فَأَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةَ تَزَجُّجَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمْرَةُ مِثْلَهُ ثُمَّ حَجَّجْتُ مَعَ ابْنِ الرَّبِيعِ فَأَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوْفُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَهُ وَقَدْ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ أَهْلًا أَهَلَّتْ هِيَ وَأَهْلُهَا وَالرُّبُكِيُّو فُلَانٌ وَفُلَانٌ يَعْمرُونَ وَلَنَا مَسْخُورُ الرُّكْنِ حَلُّو.

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ الْأَسَدِيُّ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ مُوسَى عَنْ عَقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدُمُ سَعْيَ ثَلَاثَةِ أَطْوَافٍ وَسَعْيَ أَرْبَعَةٍ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

۱۵۱۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوْفَ الْأَوَّلَ يَحْبُثُ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعَةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنِ الْمَيْسِلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

باب ۱۵: طَوَافُ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ وَقَالَ

لِيَقْرَأُوا مِنْ عِلِّيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ  
مُحَرَّبٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذَا مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ  
النِّسَاءَ الطَّوَاتِ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ  
وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ بَعْدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ قَالَ إِي  
لَعَمْرِي لَقَدْ أَذْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ  
يُخَالِطُهُنَّ الرِّجَالُ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَخَالِطُهُنَّ كَانَتْ  
عَاشَتُهُ تُطَوِّفُ حُجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تَخَالِطُهُمْ  
فَقَالَتْ امْرَأَةٌ أَنْطَلِقِي تَسْتَلِمِي بَيَّاتُ الْمُؤْمِنِينَ  
قَالَتْ أَنْطَلِقِي عَنْكَ وَأَبْتَ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ  
بِالْبَلْبَلِ فَيُطْفَنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلَكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ  
الْبَيْتَ فَمِنْ حِينَ يَدْخُلْنَ وَأَخْرِجَ الرِّجَالُ وَكُنْتُ  
إِنِّي عَاشَتُهُ أَنَا وَهَبِيكُ بْنُ عَمِيرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي  
حُجْرَتِ شَيْخٍ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ تُزَكِّي  
لَهَا عِشَاءً وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذَلِكَ وَرَأَيْتُ  
دِرْعًا مَوْزَدًا.

۱۵۱۵- حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
بُنْتِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا  
وَسَلَّمَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ دَرَاءِ النَّاسِ أَنْتِ  
لَا كِمَّةَ قَطَعْتُ مِنْ دَرَاءِ النَّاسِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَصِلُ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ  
وَالْقُورُ وَكِتَابٌ مُسْطُورٌ.

بَابُ هَجْرَةِ النَّكَلَامِ فِي الطَّوَاتِ -

۱۵۱۶- حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ  
أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْوَلٍ  
أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ

ابن جریر صحیح، عطاء سے روایت ہے کہ جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں  
کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تو کہا: آپ انہیں کیسے منع کرتے  
ہیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے مردوں کے  
ساتھ طواف کیا۔ میں نے کہا کہ پردے کے حکم کے بعد یا پہلے؟ کہا کہ میری  
عمر کی قسم، میں نے پردے کے حکم کے بعد دیکھا۔ میں نے کہا کہ مرد ان میں کس طرح مخلوط  
ہو جاتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ مرد ان میں مخلوط نہیں ہوتے تھے، حضرت عائشہ  
مردوں سے ایک طرف رہ کر طواف کرتیں اور ان میں مخلوط نہ ہوتیں۔ ایک عورت  
نے کہا کہ اسے اُم المؤمنین! پہلے کہ جبر اسود کو بوسہ دیں، فرمایا کہ تم چلی جاؤ اور  
خود جانے سے انکار کر دیا۔ وہ رات کو نکلتیں اور مردوں کے ساتھ طواف  
کرتیں کہ سچائی نہ جائیں لیکن فائدہ کہیں داخل ہونا چاہتیں تو مردوں کے نکل جانے  
کا انتظار کرتیں یہی ابو سعید بن عمیر حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب  
کہ وہ جوہر شہید ہیں، عیض گزار کھانے کا پردہ کیا تھا؟ فرمایا کہ وہ  
تک کہتے ہیں تمہیں، پس پردہ تنہا ہوا تھا جب کہ ان کے اور بچے کے  
درمیان حجاب نہ تھا اور میں نے گلابی کرتہ دیکھا۔

اسامیل، امام مالک، محمد بن عبد الرحمن بن نوفل، عروہ بن زبیر، زینب بنت  
الوسلہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت اُم سلمہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنی  
بیماری کا شکایت کیا، فرمایا کہ تم مردوں سے پیچھے طواف کر لینا۔ چنانچہ میں  
نہ مردوں سے پیچھے طواف کیا اور اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم بیت اللہ میں نماز پڑھ رہے تھے اُکڑا آپ سورۃ والطور کی تلاوت  
فرما رہے تھے۔

طواف کے دوران کلام کرنا

طاووس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو آپ  
ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے اپنا ہاتھ دوسرے آدمی کے  
ساتھ تھمے، یہی ایک اور چیز سے باندھ رکھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



نے اس کو اپنے دست مبارک سے کاٹ دیا اور فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑ لو۔

جب دوران طواف کوئی تسمہ یا تاپسندیدہ چیز دیکھے اور اسے کاٹ دے۔

ابوہم، ابن جریج، سلیمان اہول، عمار بن حنظل، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے لیکھ دی کہ کوئی دوری وغیرہ سے بندھا ہوا دیکھا تو آپ نے وہ کاٹ دی۔

تنگابیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ مشرک حج کرے۔

بخاری بن بکیر، لیث، یونس، ابن شہاب، محمد بن عبد الرحمن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حجۃ الوداع سے پہلے حج کا ایہ سنا کہ چند لوگوں کے ساتھ یوم النحر کو یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی تنگابیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

طواف میں توقف کرنا عطاؤں کے بارے میں فرمایا جو طواف کر رہا ہو تو نماز کی آمانت ہو جائے یا اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے تو سلام پھیرنے پر اسی جگہ سے طواف شروع کر دے جہاں سے منقطع ہوا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عبد الرحمن بن ابوبکر سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طواف کیا اور سات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ ناقص سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ہرات پھیروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے۔ اسماعیل بن ابیہر کا بیان ہے کہ میں نے زہری سے کہا کہ عطاؤں نہاتے ہیں، فرض نماز طواف کی دو رکعتوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے۔ فرمایا کہ سنت ہی افضل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سات طواف نہیں کیے مگر دو رکعتیں پڑھیں۔

عمرو سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال

يَذْكُرُ إِلَى النَّاسِ بِسَيْرٍ أَوْ خَيْطٍ أَوْ شَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ خُذِيهِ۔

بَابُ إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا بِكَرِهَةٍ فِي الطَّوَافِ فَقَطَعَهُ۔

۱۵۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُكَيْمَانَ الْأَعْمَلِيِّ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَتَابٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِرِمَامٍ أَوْ غَيْرِ فَقَطَعَهُ۔

بَابُ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ۔

۱۵۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ سَمِعْتُ نُسَّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ رَوَاهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَاهُ بَكَرُ بْنُ بَعَثَ فِي الْحَبَّةِ الَّتِي آمَرُوا عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فَرُهِطَ يُؤْتُونَ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

بَابُ إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَطُوفُ فَنَقَامُ الصَّلَاةِ أَوْ يَذْفَعُ عَنْ مَكَارِهِمْ إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلَى حَيْثُ قَطَعَ عَلَيْهِ فَيَكْنِي وَيَذْكُرُ نَحْوَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ۔

بَابُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لِسَبْعِ رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي لِكُلِّ سَبْعِ رَكَعَتَيْنِ وَقَالَ إِسْلَمُ بْنُ أُمِّ مَيْمَنَةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ إِنْ عَطَاءٌ يَقُولُ تُجْزِيهِ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكَعَتِي الطَّوَافِ فَقَالَ السُّنَّةُ أَفْضَلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ لَأَصْلِي رَكَعَتَيْنِ۔

۱۵۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ عَمْرِو

قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ يَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى أَمْرٍ أَيْتَنِي الْعُرْفَةُ  
قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ  
صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ  
وَقَالَ قَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَ  
سَأَلْتُ سَائِرَ مَنْ عَمِلَ اللَّهُ فَعَالَ لَا يَقْرُبُ أَمْرًا تَحْتَى  
يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ -

بَابُ ثَلَاثٍ مَنْ لَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى  
يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوْفِ الْأَوَّلِ -  
۱۵۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ  
قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ  
عَمْرِئِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ سَبْعًا وَسَلَّى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ  
وَلَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى يَرْجِعَ مِنْ عَرَفَةَ -  
بَابُ ثَلَاثٍ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوْفِ غَارِ جَارَتِ  
الْمَسْجِدِ وَصَلَّى عَمْرًا غَارِ جَارَتِ الْحَرَمِ -

۱۵۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ  
أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكُوتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكْرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ  
عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَوْحِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ  
أَرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ يَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ  
وَأَدَّاتِ الْخُرُوجِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
أَقِمْتَ الصَّلَاةَ لِلصُّبْحِ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكَ وَالنَّاسُ  
يُصَلُّونَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ وَلَمْ تُصَلِّ حَتَّى خَرَجْتُ -

بَابُ ثَلَاثٍ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوْفِ  
خَلْفَ الْمَقَامِ -

کیا کہ کیا کوئی آدمی عمرہ میں صفا و مرہ کے درمیان طواف کرتے سے پہلے اپنی بیوی  
سے محبت کر لے گا کہ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے  
ترویبت اللہ کے سات طواف کیے پھر مقام ابراہیم کے چھپے دو رکعتیں پڑھیں  
اور صفا و مرہ کے درمیان طواف کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہاے  
یہے بہترین نمونہ ہے میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا  
تو فرمایا کہ اپنی بیوی سے محبت نہ کرے جب تک صفا و مرہ کے درمیان  
طواف نہ کرے -

جو کعبہ کے قریب نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات  
چلا جائے اور طواف اول کے بعد واپس لوٹے -  
محمد بن ابوبکر فضیل، موسیٰ بن عقبہ کرب سے روایت ہے کہ حضرت  
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ  
تشریف فرما ہوئے تو سات طواف کیے اور صفا و مرہ کے درمیان سعی کی  
اور اس طواف کے بعد کعبہ کے نزدیک نہ گئے یہاں تک کہ عرفات سے  
واپس لوٹے -

جس نے طواف کی دو رکعتیں مسجد سے باہر پڑھیں - اور  
حضرت عمر نے حرم سے باہر پڑھیں -  
عمرہ نے زینب سے روایت کی ہے کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی -  
عمرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زود طہرہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ آپ  
مکہ مکرمہ میں تھے اور روانگی کا ارادہ تھا اور حضرت اُمّ سلمہ نے بیت اللہ کا  
طواف نہیں کیا تھا مگر روانہ ہونا چاہتی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے ان سے فرمایا، جب نماز فجر کی اقامت کہی جائے تو تم اپنے اونٹ پر طواف  
کر لینا اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں گے - انھوں نے یہی کیا اور نماز پڑھی  
بلکہ علی گئیں -

جو طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے  
پڑھے -



عمر بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور تمام ابراہیم کے بیچھے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر مناد مردہ کی طرف تشریف لے گئے۔ ارشاد ربانی ہے:-  
تمہارے لیے رسول اللہ کے طرز عمل میں اچھا نمونہ ہے۔

فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما طواف کی دو رکعتیں سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھتے اور حضرت عمر فاروق کے بعد طواف کر کے سوار ہوئے اور دو ذری طویٰ میں پڑھیں۔

عرو بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ بعض لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور پھر ایک واسطے کے پاس بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ بیٹھے رہے اور جب وہ ساتویں آئی جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔

ابراہیم بن منذر، ابو حمزہ، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سورج طلوع ہوتے وقت اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔

عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ نماز فجر کے بعد طواف کرتے اور دو رکعتیں پڑھتے عبد العزیز سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کو نماز عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ بتاتے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی ان کے حجرے میں داخل ہوتے تو دو رکعتیں پڑھتے۔

مریض سوار ہو کر طواف کرے۔

مکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اُذُن پر سوار ہو کر

۱۵۲۲۔ حَدَّثَنَا إِدْمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ وَثْنٍ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ الْبَيْتَ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

باب ۳۱ الطَّوَّافُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَصِلُ رَكْعَتَيِ الطَّوَّافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَزَكَّابَ حَتَّى صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَذِي طَوْحَى۔

۱۵۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا طَافُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالُوا يُصَلُّونَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوا حَتَّى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الْكُفْرَةُ فِيهَا الصَّلَاةُ قَامُوا يُصَلُّونَ۔

۱۵۲۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ السُّنْدَرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا۔

۱۵۲۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُبَيْرَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَصِلُ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخْبِرَانِ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا صَلًّا مَسًّا۔

باب ۳۲ الْمَرِيضُ يَطُوفُ رَاكِبًا۔

۱۵۲۶۔ حَدَّثَنَا سُحَيْبُ بْنُ الْوَاثِلِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ

کیا جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو کسی چیز سے اشارہ کر دیتے جو دستِ اقدس میں ہوتی اور تکبیر کہتے۔

زینب بنت اُم سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی بیماری کی شکایت کی تو فرمایا اُم سلمہ سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لینا۔ پس میں نے طواف کیا اللہ تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کے ایک گوشے میں نماز پڑھ رہے تھے آصاف سہوہ والحد کی قرأت فرما رہے تھے (نمازِ فجر پڑھاتے ہوئے)۔

### حاجیوں کو پانی پلاتا

عبداللہ بن محمد بن ابوالاسود، ابو عمرو، مجید اللہ، تابع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، حضرت عباس بن عبدالمطلب نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ کے اندر رہ کر حاجیوں کو پانی پلانے کی اجازت مانگی تو انھیں اجازت دے دی گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبیل کے پاس تشریف لائے اور پانی مانگا حضرت عباس نے فرمایا اسے فصلِ اپنی والدہ ماجدہ کے پاس ہاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ان کے پاس سے پانی لاؤ فرمایا کہ مجھے پلاؤ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! لوگ اس میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ فرمایا، مجھے پلاؤ۔ پس اُس میں سے پیار پھر زمزم کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں لوگ پی اور پلا رہے تھے فرمایا کہ کرتے رہو کہ تم تک کام کر رہے ہو اگر تمہارے قاب آنے کا خیال نہ ہوتا تو میں بھی اُترتا اور اس پر رسی ڈالتا اور اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔

زمزم کا بیان عبداللہ بن عباس، ابوہریرہ، حضرت انس بن مالک نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میری چھت کھولی گئی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا آتَى عَلَى لَوْكُنِ اشَارَ لَيْسَ شَيْءٌ فِي يَدِهِ وَكَتَبَ.

۱۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّي أَشْكِي فَقَالَ طَوِّفِي مِنْ قِلَابِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطَعَفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُنِي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالْظُّوْرِ وَكِتَابٍ مُسْطَوِّرٍ بِأَجْلِ سِقَايَةِ الْحَاجِّ.

۱۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْدِيَ بِمَكَّةَ لِيَأْتِيَ مِنِّي مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِمْ فَأَذِنَ لَهُ.

۱۵۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ إِذْ هَبْ إِلَيَّ أَيْتَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُمْ إِلَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا فَقَالَ اْعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ كَوْلَا أَنْ تَعْلَمُوا النَّزْلُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ يَعْزِي عَاتِقَهُ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ.

بَابُ مَا جَاءَ فِي زَمْزَمَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يَحْدِثُ أَنَّ رَسُولَ



پس جبریل نازل ہوئے اور میرا سینہ کھولا۔ پھر اسے زمزم کے پانی سے دھویا۔ پھر مونے کا ایک ٹکٹ لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں اندر لے دیا گیا۔ پھر وہ سی دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان دنیا کی طرف لے گئے۔ پس جبریل نے آسمان دنیا کے خازن سے کہا: کھول دے۔ کہا: کون ہے؟ کہا: جبریل۔

نور بن سلام، فزاری، شعبی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آب زمزم پلایا اور آپ کھڑے تھے۔ عامر کا بیان ہے کہ مکہ میں نے تم کھا کر کہا کہ اس روز نہیں تھے آپ مگر اونٹ پر۔

### قرآن کرنے والے کا طواف

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: حجۃ الوداع کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا باند ہو وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھو اور احرام نہ کھوے مگر دونوں کا میں مکہ مکرمہ پہنچی تو مجھے حین آگیا۔ جب ہم اپنے حج سے فاسخ ہوئے تو مجھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنم کی طرت بھیجا اور میں نے عمرہ کیا۔ فرمایا کہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔ پس جنھوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انھوں نے طواف کیا پھر احرام کھول دیا اور منی سے لوٹنے پر دوسری دفعہ طواف کیا اور جنھوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا انھوں نے صرف ایک مرتبہ طواف کیا۔

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ماہر سے عبد اللہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان کی سواری گھوڑی تھی۔ کہا کہ مجھے اس سال لوگوں میں بڑائی ہونے کا اندیشہ ہے کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روکیں گے، لہذا آپ ٹھہرے رہیں۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نکلے تو کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوئے اگر وہ میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوں گے تو میں وہی کروں گا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فَرَجَ سَفِينِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَتَزَلَّ جَبْرِئِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءٍ مِنْ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُشْتَلِحٍ حِكْمَةً وَأَيُّ مَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَعَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَفَرَجَ بَرِيَّتِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ جَبْرِئِيلُ لِيَخَازِنَ السَّمَاءَ الدُّنْيَا افْتَحَ قَالَ مِنْ هَذَا قَالَ جَبْرِئِيلُ۔

۱۵۳۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَنَزَارِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَالَ عَائِشَةُ فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ۔

### باب ۱۳ طَوَافُ الْقَارِينِ۔

۱۵۳۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ سِنَانٍ بِنِ شِهَابٍ عَنْ هُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِيءٌ فَلْيُهْلِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ شَذْلًا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا فَفَعَلْتُ مَكَّةَ قَاتَانًا حَائِضٌ فَلَمَّا قَضَيْنَا حَجَّنا أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ خَمِينٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمُرَتِكَ فَطَوَّافُ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَوَّافُوا طَوَّافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّمَا طَوَّافُوا طَوَّافًا وَاحِدًا۔

۱۵۳۲۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ تَائِفِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو دَخَلَ ابْنَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَظَهَرَتْ فِي الدَّارِ فَقَالَ لَوْ لَأَمِنْ أَنْ يَكُونَ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَيَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَلَمَّا قَامَتْ فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَ بَيْنِ الْبَيْتِ

جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا کیونکہ تمہارے لیے رسول اللہ کے طرز عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بنانا ہوں کہ میں نے اپنے عمر کے ساتھ حج واجب کر لیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ مکہ مکرمہ پہنچے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

اِنَّ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ اَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثَنَّى قَالَ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ مَعَ عُمَرُو حَجَّاقَالَ ثَنَّى قَدِيمَ فطافَ لَهَا طَوَافًا قَاحِدًا.

۱۵۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ تَائِعِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ سَنَةِ الْحَجَّاجِ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَارِثُونَ بَيْنَهُمَا قِتَالٌ فَلَمَّا تَخَفْتُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذْ نَاصَنَعَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ عُمَرَةَ ثَنَّى خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِطَلْهِي السَّيِّدِ أَوْ قَالَ مَا شَاءَ الْحَجَّ وَالْعُمَرَةَ إِلَّا وَاحِدًا أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أُوجِبْتُ حَجَّاقَالَ مَعَ عُمَرُو وَ أَهْدَى هَذِهِ الشَّرَاةَ بِقُدَيْدٍ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ فَلَمْ يَنْحَرُوا وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرَمٌ مِنْهُ وَلَمْ يَخْلُقْ وَلَمْ يَقْضِ حَلْيَ كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ فَنَحَرُوا وَحَلَقُوا وَ رَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمَرَةَ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ التَّوَافُّ عَلَى وَصُوعٍ.

۱۵۳۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَصَّأَ طَوَافَاتٍ بِالْبَيْتِ مَشَرًا ثُمَّ لَكَّنَ عُمَرَةَ ثَنَّى حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثَنَّى لَمْ يَكُنْ عُمَرَةَ ثُمَّ عُمَرُو مِثْلُ

بِأَوْضَاطٍ كَرْنَا

محمد بن عبد الرحمن بن نوفل قرشی نے عمرہ بن زبیر سے پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کیا تو مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ پہلی چیز جس سے آپ نے ابتدا فرمائی، یہ ہے کہ وضو کر کے بیت التلاک طواف کیا، پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت ابو بکر نے حج کیا تو پہلی چیز جس سے ابتدا کی وہ طواف بیت اللہ تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت عمر نے اسی طرح کیا۔ پھر حضرت عثمان نے حج کیا تو میں نے دیکھا کہ پہلی چیز جس سے انہوں نے ابتدا کی وہ بیت التلاک طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن عمر پھر میں نے اپنے والد ابیہ حضرت زبیر بن العوام



ذَلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُمَانُ فَأَيَّتَهُ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافَ  
بِالْبَيْتِ شَعْرَةً لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ شَعْرَةً مَعْجُوبَةً وَعَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عُمَرَ شَعْرَةً حَاجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ  
فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ  
عُمَرَةَ شَعْرَةً رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ  
ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةَ شَعْرَةً مِنْ رَأَيْتُ فَعَلَ  
ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يَفْضُضْهَا عُمَرَةَ وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ  
عَنْهُمْ فَلَا يَسْتَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ يَمْتَنُ مَعْنَى مَا كَانُوا  
يَبْدُونَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَفْعَلُوا أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ  
بِالْبَيْتِ لَعَلَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُنْفَى وَخَالَتِي حَيْثُ  
تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَأَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ  
تُحِلُّنِي لَهَا لَا تَحِلُّانِ وَقَدْ أَخْبَرَنِي أُنْفَى أَنَّهُمَا أَهَكَثَ  
هِيَ وَأَخْتَهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ يُعْمَرَةُ فَلَا مَسَاحَا  
الرَّكْنَ حَلُّوا.

بِالْبَيْتِ وَجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَجَعَلَ مِنْ  
شَعَائِرِ اللَّهِ.

۱۵۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَسَامِينِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُمَرَةُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا  
أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنَ شَعَائِرِ  
اللَّهِ فَسَنَ حَجَّ الْبَيْتِ أَوْ اعْتَمَرْنَا جَنَانَهُ عَلَيْنَا يَطُوفُ  
بِهِمَا قَوْلُ اللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جَنَانٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِشَيْءٍ قُلْتُ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هَذَا لَوْ  
كَانَتْ كَمَا أَذَلَّتْهُمَا كَانَتْ لاجْنَانٍ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا  
وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا أَقْبَلَ أَنْ يَسْكُنُوا  
يُحِلُّونَ يَسْتَأْذِنُ الْغُلَامِ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ ذُنُوبًا وَعِنْدَ  
الْمُشْكِلِ فَكَانَ مِنْ أَهْلِ يَسْحَرُجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا اسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا  
نَسْحَرُجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ

کے ساتھ چکی تو پہلی چیز جس سے انھوں نے ابتدا کی وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔  
پھر عمرہ نہ ہوا پھر میں نے مہاجرین و انصار کو یہی کرتے دیکھا اور عمرہ نہ ہوا۔  
پھر آخر میں جن کو میں نے دیکھا حضرت ابن عمرؓ میں جنھوں نے اسے توڑ کر  
عمرہ نہیں بنایا یہ حضرت ابن عمرؓ ہیں، وہ ان سے بھی نہیں پوچھتے اُنہ کی  
پچھلے بزرگ کو دیکھتے ہیں کہ وہ کس چیز سے ابتدا کرتے تھے۔ یعنی طواف  
بیت اللہ کے لیے ہی قدم بڑھاتے اور پھر بھی احرام نہ کھوتے۔ میں نے  
اپنی والدہ ماجدہ اُمّ خالدہؓ سے کہا کہ وہ طواف بیت اللہ کے سوا اور  
کسی چیز سے ابتدا نہ کریں اور پھر بھی احرام نہ کھولیں۔ مجھے میری والدہؓ  
مخبر نے بتایا کہ انھوں نے اور ان کی بہن نے اور حضرت زبیرؓ نے اور  
فلان فلان نے اس وقت احرام کھولا جب حجر اُمود کو بوسہ دے  
یا۔

صفا و مروہ کی سعی کا وجوب اصرار شعائر اللہ  
میں۔

عمرہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہؓ مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسے شک معاف  
مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس  
پر گناہ نہیں لگتا۔ دونوں کا طواف کرے (۱۵۸۱:۲) تو خدا کی قسم کسی پر  
گناہ نہیں کہ وہ صفا و مروہ کا طواف نہ کرے مگر یا کہ اسے بعد کے بقعے پر  
غلط بات کہی ہے اگر یہی بات ہوتی جو تم نے تاویل کی تو یوں حکم ہوتا کہ  
اس پر کوئی گناہ نہیں جو ان دونوں کا طواف نہ کرے بلکہ یہ حکم انصار کے  
بارے میں نازل ہوا جو اسلام لانے سے پہلے منات نامی بت کے پاس  
احرام باندھتے جس کی وہ پرہیز کیا کرتے تھے جو شغل کے پاس تھا۔ پس جو  
احرام باندھ لیتا وہ صفا و مروہ کا طواف بڑا بھٹا جب وہ مسلمان ہو گئے  
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھتے ہوئے  
عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کا طواف کرنے کو بڑا  
بھٹتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ اسے شک معاف مروہ

اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان طواف کو سنت قرار دیا ہے۔ پس کسی کو حتیٰ نہیں پہنچتا کہ ان دونوں کے درمیان طواف کرنے کو ترک کرے۔ پھر عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ان دونوں کو بتایا تو انھوں نے فرمایا، یہ علمی بات ہے جو میں نے نہیں سنی۔ میں نے متعدد اہل علم حضرات سے سنا کہ وہ حضرت عائشہؓ کے برعکس بیان کرتے کہ جو منات کے پاس احرام باندھتے وہ سارے مفاد مردہ کا طواف کیا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور صفا و مردہ کا ذکر کیا تو لوگ عرض گزار ہوئے، اے رسول اللہ! ہم مفاد مردہ کا طواف کیا کرتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم نازل فرمایا اور صفا کا ذکر نہیں کیا تو کیا مفاد مردہ کا طواف کرنے میں ہم پر کوئی گناہ ہے! پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی، ”بے شک مفاد مردہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں“ ابو بکرؓ نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آیت اُن دونوں جاحظوں کے متعلق نازل ہوئی ایک وہ جو دور جاہلیت میں مفاد مردہ کے طواف کو بڑا سمجھتے پھر دوسرے وہ جو اسلام میں ان کے طواف کو اس لیے بڑا سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا حکم فرمایا ہے اور صفا کا ذکر نہیں کیا۔ یہاں تک کہ طواف بیت اللہ کے بعد اس کا ذکر بھی کر دیا گیا۔

الضَّعَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْأَيَّةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَدْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرَكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا شَمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَهَذَا سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ أَنَّ النَّاسَ الْأَمَنَ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ مِنْ كَانَ يُهْلِكُ لِعِمْنَةٍ كَانُوا يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالضَّعَا وَالْمَرْوَةِ كُلَّمَا ذَكَرَ اللَّهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الضَّعَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَطُوفُ بِالضَّعَا وَالْمَرْوَةِ وَلَئِنْ اللَّهُ تَعَالَى أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الضَّعَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطُوفَ بِالضَّعَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الضَّعَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْأَيَّةُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَمَعُوا هَذِهِ الْأَيَّةُ تَزَلَّتْ فِي الْفَرِيقَيْنِ كُلِّهِمَا فِي الذَّبِيفِ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالضَّعَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ لَمْ تَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنْ اللَّهَ أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الضَّعَا حَتَّى ذَكَرَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ -

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّغْيِ بَيْنَ الضَّعَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ السَّغْيُ مِنْ دَارِ بَنِي عَمِيٍّ إِلَى زُقَاتٍ بِرِجْلِ أَبِي حُسَيْنٍ -

۱۵۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُسَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ حَبَّ ثَلَاثًا مَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الضَّعَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِمَ نَافِعٌ أَكَانَ عَبْدًا لِلَّهِ يَمْسَحُ إِذَا لَمْ يَلْزُكُنِ الْيَمَانِي قَالَ لَا لِأَنَّ يَزَاجِمَ عَلَى الثَّمَلَيْنِ فَوَانَهُ

صفا و مردہ کے درمیان سعی کرنے کا بیان۔ حضرت ابو عمرؓ نے فرمایا کہ یہ سعی در درختی عباد سے نبی ابو حسین کے کوپے تک ہے۔

محمد بن عیسیٰ بن یونس، عبید اللہ بن عمر، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پہلا طواف کرتے تو تیس پھیروں میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور جب صفا و مردہ کے درمیان طواف کرتے تو میل کے درمیان میں دوڑتے میں دیکھتا تھا، نافع سے کہا کہ حضرت عبد اللہ جب رکن یثربی کے پاس پہنچتے تو چلتے تھے، فرمایا، نہیں مگر جب رکن یثربی کے پاس بھیڑ کی وجہ سے رکاوٹ ہو جاتی تو اسے بھڑکنے سے بچ کر بوسہ دے دیتے۔



كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ.

۱۵۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ تَرْجُلِ طَافٍ بِالْبَيْتِ فِي عُمُرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَّامِي أَمْرَاتُهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رُكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَفْرِقُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

۱۵۳۸۔ حَدَّثَنَا الْحَكِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۱۵۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لَأَنْسَ بَيْنَ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ السَّعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ نَعَمْ لِأَنَّهُمَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا.

۱۵۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ عَبَّاسٍ يَمْلِكُهُ.

ہوتے۔

عمر بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اُس شخص کے متعلق پوچھا جو عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کرے لیکن مفادمرہ کے درمیان نہ کرے کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے! فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچے تو آپ نے بیت اللہ کے سات طواف کیے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور مفادمرہ کے درمیان سات طواف کیے اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طرز عمل میں بہترین نمونہ ہے۔ ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے پوچھا تو فرمایا اس کے نزدیک نہ جائے یہاں تک کہ مفادمرہ کے درمیان طواف کرے۔

عمر بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر مفادمرہ کے درمیان سات رکعتیں پڑھیں۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طرز عمل میں بہترین نمونہ زندگی ہے۔

عاصم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا، کیا آپ مفادمرہ کے درمیان سات رکعتیں پڑھتے تھے؟ فرمایا ہاں کیونکہ یہ بات جاہلیت کے شعائر میں سے تھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔ بے شک مفادمرہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بیت اللہ کا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے۔

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ اور مفادمرہ کے درمیان طواف کرتے ہوئے اس لیے دوڑے کہ مشرکوں کو اپنی قوت دکھائیں۔ حُمَیْدِی نے کچھ اضافہ کیا ہے اور سفیان، عمرو، عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی کے مطابق روایت کی ہے۔

ف: سلام بھلا کہ غیر مسلموں کو اپنی طاقت و قوت دکھانا اسلام کے تقاضوں سے ہے۔ اس میں مسلمانوں کی عزت ہے کہ کافروں پر ان کی دھاک بھیجی رہے گی اور ایسا کرنے سے مسلمانوں کی دھاک بندھی رہتی ہے۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

حافظہ سارے مناسک پورے کرے سوائے طواف

بِالْبَيْتِ تَقْضَى الْحَاجَةُ الْمُنَاسِكَ كُلِّهَا

إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَإِذَا سَأَلَ عَلَى غَيْرِ وَصْوَةٍ  
مِنْ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ  
۱۵۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَلْبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَ  
لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ فَكُنْتُ  
ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
إِفْعَلِي كَمَا يَفْعَلُ الْحَائِضُ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ  
حَتَّى تَطْهَرِي.

۱۵۴۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَ قَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَهْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ  
وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَذِي غَيْرَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْعَةً وَقَدِمَ عَلَى رَجُلٍ  
الْيَمَنِ وَمَعَهُ هَذِي فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَصْحَابُهُ أَنْ يَحْمِلُوا هَاهُنَا وَهَاهُنَا فَقَالُوا  
يُغْضَرُونَ لَنَا وَلِأَهْلِ مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَذِي فَقَالُوا  
تَنْطَلِقُونَ إِلَى مِثْلِي وَذَلِكَ أَحَدٌ نَأْيَ فُطْرٍ مَدِينًا فَسَلَّمَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَا اسْتَقْبِلْتُمُنَّ  
أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنْ مِثْلِي  
الْهَذِي لَأَخْلَلْتُ وَحَاضَتْ عَائِشَةُ فَتَسَكَّتْ  
الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا  
طَهَرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
تَنْطَلِقُونَ بِحُجَّتِي وَحُمْرِي وَأَنْطَلِقُ بِحُجَّتِي فَأَمَرَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرِجَ مَعَهَا إِلَى النَّبِيِّ  
فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ.

۱۵۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا

بیت اللہ کے اور جب کوئی وضو کے بغیر صفا و مروہ کے درمیان  
سعی کرے۔

عبد الرحمن بن قاسم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ  
مدینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں مکہ مکرمہ پہنچی تو میں حائضہ تھی تو بیت اللہ  
کا طواف نہ کیا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا، اسی طرح کرو جیسے  
دوسرے حاجی کرتے ہیں سو اسے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرو یہاں  
تک کہ تم پاک ہو جاؤ۔

محمد بن منشی، عبد الوہاب — خلیفہ، عبد الوہاب، حبیب المعلم، عطاء  
سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے  
کسی کے پاس بھی قرطانی کا جانور نہیں تھا سو اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور  
حضرت ابولطعم کے حضرت ملائین سے آئے اُن کے پاس قرطانی کا جانور تھا  
تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسی کا احرام باندھ لیا جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے باندھ لیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے  
عمرہ بنائیں اور طواف کر کے ہال کٹوائیں اور احرام کھول دیں سو اسے اسی  
کے جس کے پاس قرطانی کا جانور ہو۔ لوگوں نے کہا کہ ہم سنی جاہلید گے اور ہم  
میں سے بعض کا سنی پگ رہی ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو  
فرمایا، اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا جواب معلوم ہوتا تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے  
پاس ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت عائشہ کو جیسا آگیا تو انھوں  
نے طواف بیت اللہ کے سوا دوسرے مناسک ادا کیے۔ جب پاک ہوئیں  
تو بیت اللہ کا طواف کیا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! آپ حضرات  
حج اور عمرہ کر کے لوٹ رہے ہیں اور میں صرف حج کر کے۔ آپ نے  
حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم تک پہنچاؤ۔ پس  
میں نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم اپنی کنواری



لو کہیں کہ باہر نکلنے سے روکا گئے۔ ایک حدیث آئی جو حضرت بنی فہم میں ہے  
 تو میں نے بتایا کہ میں کہ بنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک  
 کے نکاح میں تھی جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات  
 میں شرکت کی تھی اور اس کی بہن نے سات غزوات میں اس نے کہا کہ ہم غمیں  
 کہ ہم ہٹی اور بیماروں کا علاج کرتی تھیں میری بہن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم سے پوچھتے ہوئے عرض گزار ہو کہ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر  
 نہ ہو تو کیا کوئی مٹھا لے کر وہ باہر نہ لے سکے؟ فرمایا کہ ساتھ والے اسے اپنی  
 چادر کا ایک ٹکڑا رکھائے رکھے تاکہ وہ بھلائی اور مسلمانوں کی دعائیں شامل  
 ہو۔ جب حضرت ام حبیبہؓ نے تو میں نے ان سے پوچھا یا پوچھنے کے لیے کہا  
 اور وہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتی تو سیرا  
 باپ قربان میں نے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایسا  
 اور ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے! کہا ہاں میرا باپ قربان رقمایا کہ کناریاں  
 اور پردے والیاں نکلیں یا پردے والیاں اور کناریاں نکلیں اور حیض والی  
 بھی بھلائی اور مسلمانوں کی دعائیں شامل ہوں جب کہ حیض والی عورتیں عید گاہ  
 سے الگ رہیں میں نے کہا۔۔۔ عائشہؓ! کہا کہ کیا وہ عرفات اور فحل  
 مقامات پر حاضر نہیں ہوتیں؟

مکہ مکرمہ والے کا لطمہ وغیرہ سے احرام باندھنا اور حاجی کے  
 پہلے جب وہ نئی کمرن نکلے عطارد سے پوچھا گیا کہ کیا تجا ورج کا تلبیہ کہے  
 فرمایا کہ حضرت ابن عمرؓ انھوں نے ذوالحجہ سے تلبیہ کہتے جب کہ ظہر کا نماز پڑھتے  
 اور اپنی سواری پر دم جاتے۔ عبد اللہ عطاء حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ ہم  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ پہنچے تو ہم نے انھوں نے ذوالحجہ تک  
 احرام باندھ رکھا اور ہم نے مکہ مکرمہ کو اپنے پیچھے کیا تو حج کا تلبیہ کہا  
 ابراہیم نے حضرت جابرؓ سے روایت کی کہ ہم نے بعلب سے احرام باندھا  
 فہید بن جریج نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں جب کہ  
 میں مکہ مکرمہ میں ہوتا ہوں کہ لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھ بیٹے میں لیکن  
 آپ انھوں نے ذوالحجہ تک احرام نہیں باندھتے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت تک احرام باندھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک

اسلمہ بن ابی بکر عن ابی بکر عن حصہ قال قلت لئنما نلتع  
 فہو یقینا ان یتخرجن فقد مت امرأۃ فزت قلت ففتر  
 بنی خلیف فحدثت ان اختہا کانت تحت رجل من  
 اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخذ غزا  
 مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثی عشرۃ  
 غزوۃ وکانت اخی فی مہر غزوات قال کانت ذی  
 الکلی وبقوم علی المرصی فسالته اخی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم فقالت هل علی احدنا باس ان  
 لریکن لہا جلباب ان لا یخرج قال لیس لہا صاحبہا  
 من جلبابہا ولشہد الخیر ودعوۃ المؤمنین فلما  
 قد مت ام عطیۃ سالہا او قالت سالہا قالت و  
 کانت لا تذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابدا  
 الا قالت یا نبی فقلت اسمعت رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم یقول کذا وکذا قالت نعم یا نبی فقالت  
 لتخرج العواتق وذوات الخدود والنساء ذوات  
 الخدود والخیض ولشہدن الخیر ودعوۃ المؤمنین  
 وتعتزل الخیض المصلی فقلت الخائف فقلت او  
 لیس تشهد عرفۃ وتشہد کذا وتشہد کذا۔

باب الاہلال من البطحاء  
 وغیرہا للمکرم وللحاج اذا خرج من مہم  
 سئل عطاء عن المهاجری یلبی الحجۃ فقال  
 کان ابن عمر یلبی یوم الترویۃ اذا صلی الظہر  
 واستوی علی راحلہ وقال عبد الملک عن  
 عطاء عن حابر قال قد منامع النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم فاهلنا حتی یوم الترویۃ وجعلنا  
 مکۃ یظہر لتینا بالبحر وقال ابو الزبیر عن  
 جابر اہلنا من البطحاء وقال عبید بن جریج  
 لابن عمر ما یتک اذا کنت بمکۃ اهل الناس  
 اذا ادا الیہلال ولت یصل حتی یوم الترویۃ

آپ اپنی سواری پر بھی طرح سوار نہ ہو جاتے۔

آٹھویں ذوالحجہ کو نماز ظہر کہاں پڑھے؟

عبد العزیز بن رفیع سے روایت ہے کہ میں پوچھتے ہوئے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے وہ چیز بتائیے جو آپ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یاد ہو کہ آٹھویں ذوالحجہ کو آدمی ظہر عصر کی نماز کہاں پڑھے؟ فرمایا کہ منی میں۔ عرض کی کہ تیرے وہیں ذوالحجہ کو نماز عصر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ ابلجہ میں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح کرو جیسے تمہارے حج کے امیر کرتے ہیں۔

علی، ابوبکر بن عباس، عبد العزیز سے روایت ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ اسماعیل بن ابان، ابوبکر عبد العزیز سے روایت ہے کہ میں آٹھویں ذوالحجہ کو منی کی طرف نکلا تو مجھے گدھے پر سوار ہو کر ملتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آج کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر کہاں پڑھی؟ فرمایا کہ دیکھتے رہنا، جہاں تمہارے حج کے امیر پڑھیں تم بھی وہیں پڑھنا۔

فَقَالَ لَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي حَتَّى تَنْبَغِيَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ  
بِأُطْبَلُجَا أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرُ فِي يَوْمِ التَّرْوِيَةِ.

۱۵۴۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اسْحَقُ الرَّزَاقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سَرَفِيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَمِيرُ مَنْ يَسْتَبِيْنُ مَقْلَكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمَنَى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرُ يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ بِالْأُطْبَلُجِ ثُمَّ قَالَ أَفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرَاؤُكَ.

۱۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيِّعٍ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ قَالٍ لَقَدْ لَقَيْتُ أَنَسًا وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى مَنْى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقَيْتُ أَنَسًا ذَاهِبًا إِلَى حِمَارٍ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ قَالَ انْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي أَمْرَاؤُكَ فَصَلِّ.



# پارہ ۷

يَسْمُوهُ اللّٰهُ التَّحْلِيْلُ التَّحْنِيْمُ

منی میں نماز پڑھنا

ابراہیم بن منذر، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، مجید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منی میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان نے اپنے عہد کے ابتدائیں۔

ابو اسحاق عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن وہب غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منی میں ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور ہم پہلے سے تعداد میں زیادہ اور ان میں تھے۔

عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابوبکر کے ساتھ دو رکعتیں اور حضرت عمر کے ساتھ دو رکعتیں پھر تنہا سے راستے بھر گئے۔ کاش امیر سے مجھے میں چار میں سے دو مقبول رکعتیں آئیں۔

یوم عرقہ کا روزہ

عمیر مولیٰ ام الفضل نے حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ وہ لوگوں سے عرقہ کے روزہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد میں شک کیا تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مشروب بھیجا۔ آپ نے وہ نوش فرمایا۔

منی سے عرفات کو لوٹے تو تلبیہ اور تکبیر کہنا۔

محمد بن ابوبکر ثقفی سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جب کہ دونوں منی سے عرفات کو جا رہے تھے

بِالْكَبَلِ الصَّلَاةُ بِمَعْنَى

۱۵۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتُمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَى بِرَكْعَتَيْنِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُمَانُ صَدْرَاتِنِ خِلَافَتِهِ

۱۵۴۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخَزَائِمِيِّ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا كُنَّا قَطُّ وَأَمَنَ بِمَعْنَى رَكْعَتَيْنِ

۱۵۴۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُورٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطَّرِيقُ فَيَا لَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكْعَتَيْنِ مُتَقَبَّلَتَيْنِ

بِالْجَنَّةِ مَرْجَمُ يَوْمَ عَرَفَةَ

۱۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ يَقُولُ أَمَّا الْفَضْلُ عَنْ النَّاسِ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ

بِالْكَبَلِ الشَّلِيَّةِ وَالْكَبَلُ إِذَا عَدَى مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ

۱۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا عَادِيَانِ

کہا کہ روز آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ پیچھے والے اگر کوئی تکبیر کہتا تو کوئی انکار نہ کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تو کوئی اعتراض نہ کرتا۔

عرفہ کے روز دوپہر کو روانہ ہونا

بعد اللہ نے حجاہ کے لیے لکھا کہ حج کے متعلق حضرت ابن عمر کی مخالفت نہ کرے اور یہ سفر کو میں (مسلم) ان کے ساتھ تھا جب کہ سورج ڈھل گیا۔ چھپنے کے پاس سے حجاہ چلایا باہر نکلا تو اس کے اوپر کہم سے رنگی ہوئی پاؤں پر تھی۔ کہا اسے ابو عبد الرحمن! آپ کو کیا ہو گیا؟ فرمایا کہ اگر سنت پر عمل کرنا ہے تو روانہ ہو جاؤ۔ کہا۔ اسی وقت! فرمایا۔ ہاں۔ کہا۔ بہت دیر کی کہیں سو رہا ہوں، پھر چلوں گا۔ یہ اتر آئے۔ مجاہد نکلا تو میرے آگے ہاں کے درمیان چلتے لگا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور خوف میں بھری کہ وہ حضرت عبداللہ کی طرف دیکھنے لگا۔ جب حضرت عبداللہ نے دیکھا تو فرمایا، یہ کچھ کہا ہے۔ عرفات میں سواری پر وقوف کرنا۔

عزیز مول عبد اللہ بن عباس نے حضرت ام الفضل بنت مرث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ان پاس بعض لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں اختلاف کیا۔ بعض نے کہا کہ وہ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا کہ روزے سے نہیں ہیں۔ میں نے حضور کے لیے دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ اپنے اونٹ پر کھڑے تھے تو نوش فرمایا۔

عرفات میں دو نمازوں کو جمع کرنا۔ اور حضرت ابن عمر کی جب امام کے ساتھ پڑھنے سے غافرت ہو جاتی تو دونوں کو جمع کر لیتے۔ ریث عقیل، ابن شہاب، مسلم سے روایت ہے کہ جس سال حضرت ابن زبیر کے خلاف حجاج بن یوسف آگرا ہوا تھا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر سے بلوچھا کہ آپ عرفہ کے روز موتھ میں کیا کرتے ہیں؟ مسلم نے کہا کہ اگر سنت چاہتے ہیں تو عرفہ کے روزوں میں صلی ہی نماز پڑھنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا۔ ارے بچہ کہا ہے۔ بے شک وہ ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے جو سنت ہے۔ میں نے مسلم سے کہا کہ کیا ایسا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا؟ مسلم نے کہا۔ ہاں تم ان کی سنت کی پیروی ہی تو کرتے ہو۔

مِنْ عَمِّي إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهْلِكُ مِنَّا الْهَيْلُ فَلَا يَبْكُونَ عَلَيْهِ وَلَا يَخْتَرِمُنَا الْمَكْرُوهُ فَلَا يَبْكُونَ عَلَيْهِ.

بَابُ عَرَفَةَ التَّحْمِيصُ بِالْوُضُوحِ يَوْمَ عَرَفَةَ.

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَرْثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يَخْلِفَ ابْنُ عَمْرٍو فِي الْحَجِّ فَمَا عَمْرٍو؟ قَالَ لَمْ يَخْلِفْ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ عِنْدَ سَوَادِ بْنِ الْحَجَّاجِ فَخَوَّمَ وَعَلَيْهِ مِطْفَافٌ مُصَفَّرٌ فَقَالَ سَالِمٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ الرَّوَّاحُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الشَّيْءَ قَالَ هَذِهِ السَّاعَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْظِرْنِي حَتَّى يَخْتَلِفَ عَلَى بَابِي ثُمَّ أَخْرَجَ فَتَزَلَّ حَتَّى خَوَّمَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ مَالِكٍ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الشَّيْءَ فَأَقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَهَيِّئِ الْوُقُوفَ فَبَعَثَ يَنْظُرُنِي عَبْدُ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ صَدَقَ.

بَابُ عَرَفَةَ الْوُقُوفُ عَلَى الدَّائِرَةِ بِعَرَفَةَ.

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ حُمَيْرِ بْنِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى بَعْضِهِمْ لَبِّنْ وَهُوَ وَقَفَ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ.

بَابُ عَرَفَةَ الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاةِ بَيْنَ بَعْرِتِهِ وَكَانَ ابْنُ عَمْرٍو إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ أَنَّ يُونُسَ عَامَ نَزْلِ بَابِ النَّبِيِّ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ سَالِمُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الشَّيْءَ فَهَجِّرِ الصَّلَاةَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ إِنَّكُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الشَّيْءِ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَفَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



فَقَالَ سَالِمَةُ هَلْ تَتَّبِعُونَ فِي ذَلِكَ الْأُسْتَنَّةَ.

**باب ۱۵۵۱** قَصْرُ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ.

۱۵۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَى الْحَتَّاحِ أَنْ يَأْتِيَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْمَرٍ فِي الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ عَرَفَةَ حَاءَ ابْنُ مَعْمَرٍ وَأَمْعَدَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ أَوْ زَالَتْ فَصَاحَ عِنْدَ مُسْطَاطِهِ أَيْنَ هَذَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ مَعْمَرٍ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ الْاَنَّ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ أَنْظِرْنِي أَفِيضُ عَنْكَ مَاؤُفَ نَزَلَ ابْنُ مَعْمَرٍ حَتَّى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتُ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ الْبُسْتَةَ الْيَوْمَ فَأَقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَتُجِزِلِ الْوُقُوفَ فَقَالَ ابْنُ مَعْمَرٍ صَدَقَ.

**باب ۱۵۵۲** التَّجْزِيلُ إِلَى الْمَوْقِفِ.

**باب ۱۵۵۳** الْوُقُوفُ بِعَرَفَةَ.

۱۵۵۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ مُطْعَمِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَطْلُبُ بَيْعَةَ ابْنِ حَرْجٍ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو وَسَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ أَضَلَّكَتُ بَيْعَةَ ابْنِ حَرْجٍ فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَافْتَابَ لِي فَقُلْتُ هَذَا أَوَّلُهُ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَاءَ هُمَا.

۱۵۵۳- حَدَّثَنَا فَرْدَوْسُ بْنُ أَبِي الْمَعْرُوفِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ عَمْرٍو كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَرَاءَ إِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَكَلَتْ وَكَانَتِ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُونَ عَلَى النَّاسِ نَهْجُ الرَّجُلِ الرَّجُلُ لِيَتِيَابَ يَطُوفُ فِيهَا وَيَطُوفُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةُ لِيَتِيَابَ يَطُوفُ فِيهَا فَمَنْ كَرِهَ يَطُوفُ الْحُمْسَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَرِيَانًا وَكَانَ يُفِيضُ جَمَاعَةَ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ وَيُفِيضُ الْحُمْسَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ وَخَبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ هَذِهِ

عرفات میں خطبہ مختصر رکھنا

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مروان نے حجاج کے لیے لکھا کہ حج میں حضرت عبد اللہ بن عمر کی پیروی کرنا جب عرفة کا وفد آیا تو حضرت ابن عمر آئے اور میں ان کے ساتھ تھا جبکہ سو گھنٹے والا تھا یا دھول چکا تھا۔ یہ اُس کے غیصے کے پاس چلائے، وہ کہاں ہے! وہ ان کی طرف نکلا تو حضرت ابی بکر نے فرمایا، روانہ ہو جاؤ۔ کہا، ابھی سے! فرمایا، یہاں کہا کہ مجھے ہمت دیجیے کہ اپنے اوپر پانی بہاؤں، حضرت ابن عمر اتر آئے، یہاں تک کہ وہ نکلا اور میرے اور والد محترم کے درمیان چلنے لگا میں نے کہا کہ اگر آپ سنت مائل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر رکھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ حضرت ابن عمر فرمادے کہ تعالیٰ جنہا نے فرمایا کہ پیچہ کہلے۔

وقوف میں جلدی کرنا۔

عرفات میں قیام کرنا۔

علی بن عبد اللہ سفیان، عمرو، محمد بن جابر بن مطعم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، میں اپنا اونٹ تلاش کر رہا تھا۔ مسند، سفیان، عمرو، محمد بن جابر سے روایت ہے کہ ان کے والد محترم حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میرا اونٹ گم ہو گیا تھا تو میں اُسے تلاش کرنے یوم عرفہ کو گیا۔ میدان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرفات میں کھڑے دیکھا، میں نے کہا کہ یہ تو خدا کی قسم، قریش سے ہیں، ان کا یہاں کیا کام؟

ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عروہ نے فرمایا، لوگ دو جاہلیت میں ننگے طواف کرتے تو اُسے کھس کے اور کھس قریش اور ان کی اولاد ہے۔ کھس لوگوں پر احسان کرتے کہ مرد کی مرد کو کپڑے دیتا اور وہ ان میں طواف کرتا اور عورت کی عورت کو کپڑے دیتی اور وہ ان میں طواف کرتی اور جس کو کھس نہ دیتے وہ تنگ ہی بیت اللہ کا طواف کرتا اور دوسرے لوگ عرفات سے واپس لوٹتے لیکن کھس مزدلفہ سے، میرے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ یہ آیت کھس کے بارے میں نازل ہوئی ہے پھر وہاں سے واپس لوٹو جہالت لوگ لوٹتے ہیں چونکہ وہ مزدلفہ سے لوٹتے

تھے لہذا انہیں عرفات کہلوت بھی گیا۔

عرفات سے لوٹتے ہوئے کس طرح چلے؟

بشام بن عروہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا، حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا اور میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حجر الوداع میں کس طرح لوٹے تھے؟ فرمایا کہ تیز رفتار سے اور جب کھلا راستہ دیکھتے تو اور بھی تیز، بشام نے کہا کہ اَلنَّصُّ يَهْدِي الْعَنْقُ سے تیز ہے۔ رَجُوًّا؟ کہنا وہ جگہ اس کی جین فُجُوًّا ت اور فُجُوًّا ہے جیسے رُكُوًّا؟ اور رُكُوًّا؟ مَنَاصِل کا مطلب یہاں فرار ہونا نہیں ہے۔

عرفات اور مزدلفہ میں اترے۔

کُریب مولیٰ ابن عباس نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب عرفات سے واپس لوٹے تو گھاٹی کی طرف مائل ہوئے اور حاجت رفع کر کے وضو کیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز پر بعضی ہے؟ فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔

نافی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کیا کرتے ماسوائے اس کے کہ اس گھاٹی کی طرف بھی جاتے جس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گئے تھے، اُس میں باکرا حاجت رفع کرتے اور وضو کر کے نماز مزدلفہ میں ہی پڑھا کرتے۔

کُریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں عرفات سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بائیں گھاٹی کے پاس پہنچے جو مزدلفہ کے نچلے جانب ہے، تو سواری بٹھائی، پیشاب کیا۔ پھر آئے تو میں نے پانی ڈالا اور آپ نے ہلکا سا وضو کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزدلفہ آئے اور نماز پڑھی، پھر مزدلفہ کی جمع کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے فصل میٹھے۔ کُریب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس

الْأَيَّةُ نَزَلَتْ فِي الْحُمْرِ ثُمَّ أَيْضًا مِنْ حَيْثُ أَفْأَصَلَ النَّاسُ قَالَ كَانُوا أَيْضًا مِنْ جَمِيعٍ فَدَفَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ۔

باب ۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ وَآنَا جَالِسِينَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنْقُ فَإِذَا وَجَدَ فَجْرَةَ نَصَّ قَالَ هِشَامُ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنْقِ فَجْرَةٌ مَتَّسِعَةٌ وَالْجَمْعُ فَجَوَاتٌ وَفُجَاءَةٌ وَكَذَلِكَ رُكُودٌ وَرُكُودٌ لَا مَنَاصِلَ لَيْسَ حِينَ فَرَاغَ۔

باب ۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ نَرِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَفْأَصَلَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشَّعْبِ فَقَطَعُ حَاجَتَهُ فَنَوَضًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصَلِي فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَّا مَكَدٌ۔

باب ۵۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُرْمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ رَدَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمَزْدَلِفَةِ أَنَا نَحْنُ فَبَالَ ثُمَّ حَمَلَهُ فَصَبَّتْ عَلَيْهِ الْوُضُوءَ نَوَضًا وَوَضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتْ الصَّلَاةُ أَمَّا مَكَدٌ فَكُرَيْبٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمَزْدَلِفَةَ۔



رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت فہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے سے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلبیہ نہیں کہا یہاں تک کہ حجرہ منقبہ پر پہنچ گئے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کونٹے وقت سکون کا حکم دیا اقد آپ کا لوگوں کی طرف کوڑے سے اشارہ کرنا۔

سید بن جبیر مولیٰ والدہ کوئی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت کے رفیق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے سخت شور و قہقار مارتا اور دونوں کی آواز سن کر اپنے کوڑے سے اُن کی طرف اشارہ کیا اقد فرمایا۔ اے لوگو تمہارے لیے سکون ضرور ہے کیونکہ دوڑنے میں بھلائی نہیں ہے۔ اَوْضَعُوا سِوَرَكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ التَّحَلُّلِ سَہْہے یعنی تمہارے دنیاوی کھجور کا خلد ہمارا بیٹھہما یعنی ہم نے اُن دونوں کے درمیان جاری کیا۔

مزدلفہ میں دو نمازیں جمع کرنا

گرب نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوات سے لوٹے تو گھائی کی طرف اُترے، پیشاب کیا۔ پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا۔ میں عرض گزار ہوا۔ نماز فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے۔ پس مزدلفہ آئے تو اچھی طرح وضو کیا۔ پھر اقامت ہوئی اور نماز مغرب پڑھی۔ پھر ہر آدمی نے اپنے اونٹ کو اپنی رہائش گاہ پر بٹھایا۔ پھر اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

جو دونوں نمازوں کو ملائے اور نوافل نہ پڑھے۔

سہم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔ اُن میں سے ہر ایک اقامت کے ساتھ تھی اور دونوں کے درمیان یا دونوں کے بعد اور کوئی نماز نہیں پڑھی۔

فَصَلَّى ثُمَّ رَمَتْ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَاكَ جَمْعٍ قَالَ كَرِيبُ قَاتِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ مِنَ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يَلْتَمِسُ حَتَّى بَلَغَ الْحَجْرَةَ۔

باب ۵۵۸۔ آمرا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالسیکینۃ عند الإفاضۃ فلا شرتہا لیسہما بالتوسط۔

۱۵۵۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَرَاءُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو وَمَوْلَى الْمُظَلِّبِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى قَاتِبِ بْنِ الْكَوْفِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّكَ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَتَسَمِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ زَجْرًا شَدِيدًا أَوْ صَرًا أَوْ مَوَاظِلًا فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّيْكِينَةِ فَإِنَّ الْبَرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ أَوْ مَضْعُوعًا أَسْرَعُ إِخْلَافًا لَكُمْ مِنَ التَّحَلُّلِ بَيْنَكُمْ وَقَبْرًا خَلَفَ بَيْنَهُمَا۔

باب ۵۵۹۔ انجم بین الصلوتین بالمزدلفۃ۔

۱۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ عَقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّكَ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَزَلَ الشَّعْبُ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسَبِّحِ الرُّضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَا مَكَ فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّأَ فَاسْبَغَ ثَمَّ أَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَمَّ نَاحَ كُلِّ نَاسٍ بَعِيرَةً فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا۔

باب ۵۶۰۔ من جمع بينهما ما لم يَطْوَعْ۔

۱۵۶۰۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْحِجَلِ بِجَمْعٍ مَكِّيٍّ وَاحِدَةٍ وَنَهَمَا بِاقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

خالد بن خالد بن عیسیٰ بن ابی بن بلال، یحییٰ بن ابی سعید، عدی بن ثابت، عبد اللہ بن یزید قطعی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازوں کو جمع کیا۔

جو ان میں سے ہر ایک کے لیے اذان و اقامت کہے۔

عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحیح کیا۔ ہم عشا کی اذان یا اس کے قریب مزدلفہ پہنچے۔ انہوں نے ایک آدمی کو اذان و اقامت کہنے کا حکم دیا۔ پھر نماز مغرب پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر رات کا کھانا کھا کر کھایا۔ پھر میرے خیال میں آپ نے اذان و اقامت کا حکم دیا۔ عمرو نے کہا کہ میرے خیال میں یہ زہیر کا شک ہے۔ پھر عشا کی دو رکعتیں پڑھیں۔ جب فجر طلوع ہوئی تو فرمایا، ابے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت نماز نہیں پڑھا کرتے تھے مگر اس نماز کو، اس جگہ میں اور اس روز حضرت عبد اللہ نے فرمایا کہ یہ دونوں نمازیں اپنے وقت سے ٹھادی گئی ہیں و مغرب کی نماز جب کہ لوگ مزدلفہ میں آئیں اور نماز فجر طلوع ہو جائے۔ فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایسا ہی کیا کرتے۔

جو اپنے کمزور اہل خانہ کو رات ہی میں مزدلفہ کے اندر ٹھہرنے کے لیے بھیج دے کہ دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی بھیجے۔

یحییٰ بن یزید، یحییٰ بن یونس، ابن شہاب، اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے کمزور اہل خانہ کو رات کے وقت مزدلفہ بھیج دیتے تو وہ مشر حرام کے پاس ٹھہرتے اور حسبِ منشا ذکر الہی کرتے۔ پھر وہ کوٹتے اس سے پہلے کہ امام وقوف کرے اور وہ لوٹے جس کو ان میں سے نماز فجر کے لیے منی جانا ہو اور ان میں سے بعض وہ جو اس کے بعد بائیں جب وہ پہنچتے تو عمر و عقیلہ پر کلک دیاں مارتے اور حضرت ابن عمر فرمایا کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی

۱۵۶۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْقُتَيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِأَبْجَدٍ مِنْ آذَانٍ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔

۱۵۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَاتِبٍ أَنَّ الْمُزْدَلِفَةَ جِئْنَا الْأَذَانَ بِأَلْعَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ رَجُلًا قَاذَنًا وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَصَلَّى بَعْدَ هَارِ كَعْتَيْنِ ثُمَّ دَعَا بِعِشَاءٍ فَنَظَرْتُ ثُمَّ أَمَرَ أُمَّي قَاذَنًا وَأَقَامَ قَالَ عَمْرُو لَا أَعْلَمُ الشَّكَّ إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ ثُمَّ صَلَّى لِعِشَاءٍ كَعْتَيْنِ فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَصِلُ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا فِي هَذِهِ الصَّلَاةِ فِي هَذَا الْمَكَانِ مِنْ هَذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هُمَا صَلَاتَانِ هُمَا لَيْلٍ عَنْ وَفَرِي هُمَا صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ وَالْفَجْرَ جِئْنَا يَزِيدُ الْفَجْرُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

۱۵۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَأَلْتُكَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو يَقْدُمُ صَعْفَةَ أَهْلَهُ فَيَقْفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِأَلْمُزْدَلِفَةِ لَيْلٍ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا بَدَأَ اللَّهُ ثُمَّ يَرْجِعُونَ فَقِيلَ أَنْ يَقِفَ إِلَّا مَامَ وَقَبْلَ أَنْ يَنْفَعُ مِنْهُمْ مَنْ يَقْدُمُ مَعِيَ لِيَصَلِّيَ الْفَجْرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدُمُ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا قَامُوا أَوَّارُوا الْجَمْعَةَ وَكَانَ



بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
 ۱۵۶۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ سَقِيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا  
 وَمَنْ قَدَّمَ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ  
 الْمُزْدَلِفَةِ فِي صَنْعَةِ أَهْلِهِ -

علی، سفیان، عبید اللہ بن ابویزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ان میں تھا جن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے اپنے کمزور اہل خانہ میں سے مزدلفہ کی رات روانہ کیا تھا۔

۱۵۶۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ  
 حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْلى أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهُ تَوَكَّأَ  
 لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تَصَلَّى فَصَلَّتْ سَاعَةً  
 ثُمَّ قَالَتْ يَا بَنِي هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً  
 ثُمَّ قَالَتْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ  
 فَأَتَيْتُ لِفَارِغَتِنَا وَمَضَيْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ  
 رَجَعْتُ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا  
 يَا هَيْئَةَ مَا أَرَانَا لَا قَدْ هَلَسْنَا قَالَتْ يَا بَنِي رَأَتْ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آدِنَ لِلْفُطَيْنِ -

مسدد بن محمد نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے  
 کہ مزدلفہ کی رات وہ مزدلفہ میں ہی رہیں اور کھڑی ہو کر نماز پڑھنے لگیں۔ ایک  
 ساعت کے بعد فرمایا کہ اسے بیٹھے کیا چاند غروب ہو گیا! میں نے کہا، نہیں  
 پس ایک ساعت نماز پڑھی۔ پھر فرمایا، کیا چاند غروب ہو گیا! میں نے کہا  
 ہاں۔ فرمایا کہ کوپ کر دو۔ ہم نے کوپ کیا اور چپے رہے اور ہم پہنچے تو انھوں  
 نے جمروں پر کنگڑیاں ماریں۔ پھر وہیں ٹھہریں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھی  
 میں نے ان سے کہا، اماں! میرے خیال میں ہم نے اندھیرے میں پڑھی  
 فرمایا، بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو اجازت مرحمت  
 فرمائی ہے۔

۱۵۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُوَّابٍ الْقُسَيْمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
 اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبُطَةً فَأَذِنَ لَهَا -

محمد بن کثیر سفیان، عبد الرحمن بن قاسم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ  
 صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، حضرت سودہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم سے اجازت مانگی اور وہ بھاری بھر کم تھیں تو انھیں اجازت مرحمت  
 فرمادی گئی۔

۱۵۶۸ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ  
 عَنِ الْقُسَيْمِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ سَرَرْنَا  
 الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةَ أَنْ  
 تَدْخُلَ قَبْلَ حَظْمَةِ النَّاسِ تَكُنْ أَمْرًا بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا  
 فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَظْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ  
 ثُمَّ دَفَعْنَا بِدُفْعِهِمْ فَلَمَّا أَكُونُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ كَمَا اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَقَرٍّ مَجْرِبٍ -

قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 نے فرمایا، ہم مزدلفہ میں آتے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت سودہ  
 نے لوگوں کے روانہ ہونے سے پہلے جانے کی اجازت مانگی کیونکہ وہ سست  
 رفتار عورت تھیں تو انھیں اجازت ملی گئی۔ وہ لوگوں کی روانگی سے پہلے چل  
 دیں اور ہم ٹھہرے رہے اور صبح ہوئی تو ہم بھی چل دیے مگر میں بھی  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضرت سودہ کی طرح اجازت مانگ لیتی  
 تو ٹھہرنے کی نسبت مجھے زیادہ پسند ہوتا۔

صَلَّى صَلَوةً لِّغَيْرِ مِيقَاتِهَا لَا صَلَوةً بَيْنَ السَّعِيرَةِ  
وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهِمَا.  
۱۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَرْجَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ  
عَبْدِ اللَّهِ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَوةَ بَيْنَ  
كُلِّ صَلَوةٍ وَحَدَّثَنَا بِأَذَانٍ وَاقَامَةٍ وَالْعِشَاءَ بَيْنَهُمَا  
ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ  
الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ إِنْ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ هَاتَيْنِ الصَّلَوةَيْنِ  
خُرُتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هَذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبِ وَالْجُمُعَةِ فَلَا يَقْدُمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتَّى يُعْتَمُوا  
وَصَلَاةَ الْفَجْرِ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتَّى أَنْصَرَ  
ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ أَمِيرًا الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ لَهَا أَصَابَ  
السَّنَةَ فَمَا أَذَرِي أَقُولُهُ كَانَ أَسْرَعًا ثُمَّ دَفَعَ عُثْمَانَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رُمِيَ جَمْرَةَ  
الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ.

بِابِلِلَا مَتَى يَذْفَعُ مِنْ جَمْعٍ.  
۱۵۷۱۔ حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ شَهِدْتُ  
عُمَرَ صَلَّي بِجَمْعِ الصُّبْحِ ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ إِنْ  
الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ  
وَيَقُولُوا أَشْرِقَ شَيْءٌ وَإِنْ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.  
بِابِلِلَا التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ عِدَاةَ التَّخْرِجِ حِينَ  
يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَالْإِهْرَادَ فِي السَّيْرِ.

عبد اللہ بن رجاء السرمیل، ابوالاسحاق عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے  
کہ ہم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف نکلے  
پھر ہم مزدلفہ پہنچے تو دو نمازیں پڑھیں اور ہر ایک کے لیے اذان و اقامت  
کی اور ان دونوں کے درمیان رات کا کھانا کھایا۔ پھر فجر طلوع ہونے پر نماز  
فجر پڑھی۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں  
نمازیں یعنی مغرب اور عشاء کو اس جگہ میں اپنے وقت سے بٹا دی گئی ہیں لہذا  
لوگ اندھا بننے تک مزدلفہ نہیں آتے اور نماز فجر اس وقت ہے۔ پھر کھڑے  
سبہ یہاں تک کہ اُٹھایا ہو گیا۔ پھر فرمایا، اگر کوئی ایسا ہے جس کا وقت چل دیں تو  
سنت کو پالیں گے۔ یہ مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ پہلے فرمایا یا حضرت عثمان  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے روانہ ہو گئے تھے۔ وہ برابر تبلیہ کہتے سبہ یہاں تک  
کہ یوم النحر (قرآن کے روز) کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

### مزدلفہ سے کب واپس لوٹے۔

مجاہد بن منہال شعبہ، ابوالاسحاق عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں  
موجود تھا کہ حضرت عمر نے مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھی۔ پھر ٹھہرے سبہ اُٹھ  
فرمایا، مشرکین اُس وقت تک نہ لوٹے جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور  
کہتے۔ اے شبیر! چک۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کی مخالفت  
کی اور آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے لوٹے۔

یوم النحر کی صبح کو جمرہ پر کنکریاں مارتے ہوئے تبلیہ اور تکبیر  
کہنا اور راتے میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔



۱۵۷۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي يُونُسَ لَا يَنْبَغِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَذِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَمْرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرَدَفَ الْفَضْلُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مَيْمَنِي قَالَ فَيَكُلُّهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

بَابُ ۱۵۷۴۔ فَخَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتَ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلَهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

۱۵۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَيْبِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الشُّعْبَةِ فَأَمَرَنِي بِهَا وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ فِيهَا جَزُؤُهُ أَوْ بَقْعَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ شِذْلٌ فِي ذِمِّهِ قَالَ وَكَانَ نَاسًا كَرِهَ هَافِيْنَتْ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّا نَأْتِيَادِي حَبِيبَ عَبْدٍ وَرَدَّ مُتَقَبِّلَةً فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ سَمِعْتُ أَبِي الْقَاسِمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ آدَمُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَعُذْرَةُ عَنْ شُعْبَةَ عُمْرَةٌ مُتَقَبِّلَةً وَحَبِيبٌ مَبْرُورٌ۔

بَابُ ۱۵۷۵۔ مَرْكُوبُ الْبَدَنِ لِقَوْلِهِ وَالْبَدَنُ جَعَلَهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَادْكُرُوا أَسْمَ عَلَيْهَا صَوَافٍ فَرَادَا وَحَبِيتْ جُنُوبُهَا فَكَلُّوا

کہ جمرہ پر نکلیں اور بے نیکی کے ساتھ رمی الجمرۃ کر لیں۔  
زہری، جریر بن حرب، وہب بن جریر، ابن کے والد ماجد، یونس ابی، زہری، جعید، الترمذی، عبد اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید بیٹھے اور مزدلفہ سے مئی تک حضرت فضل، دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھوڑے تھوڑے وقفے پر کھڑے ہو کر کھڑے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ پر کھڑے ہو کر مار لیں۔

جو حج کے ساتھ عمرہ ملا کر تمتع کہے۔ پس میرے تو قربانی دے اور جس کو میرے ہو تو تین دن کے روزے دو اور حج اور سات لوٹنے پر یہ پورے دس ہوئے۔ یہ اس کے لیے ہے جو مسجد حرام کے قریب نہ رہتا ہو۔

ابو جمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تمتع کے متعلق پوچھا تو انھوں نے مجھے اس کا حکم دیا۔ میں نے فرمایا کہ تمتع پوچھا تو فرمایا، اس میں اونٹ یا گائے یا بکری ہے۔ یا قربانی کے جانور میں شرکت۔ بعض لوگ اسے ناپسند کرتے تھے تو میں سو گیا احد میں نے خواب میں ایک آدمی کو آواز دیتے ہوئے سنا۔ حج مبرور ہے اور تمتع مقبول ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس کی خدمت میں حاضر ہو کر انھیں بتایا تو کہا۔ اللہ اکبر یہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ آدم وہب بن جریر اور عُذْرَةُ نے شعبہ سے روایت کی کہ عمرہ مقبول اور حج مبرور ہے۔

قربانی کے جانور پر سوار ہونا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، مَقْرَأَہِ الْبَاقِیَہِ مَا نُرِیْہِمْ اَنْ یَّجْعَلُوا لِنَفْسِهِمْ اَسْمَآءَ ۚ فَاُولَٰئِکَ نُسَبِّحُہُمْ بِحَمْدِ رَبِّکَ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۚ فَاِذَا جَاؤُہَا فَکَلُوا ۚ عَلَیْہَا صَوَافٍ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُہَا فَکَلُوا

بشارت ہے کہ اگر وہ اس کو چاہے تو اس کو جہنم میں بھی بھیج دے گا۔  
 الْقَائِلُ سَأَلَ الْمُعْتَرِ دُوبَ جُزْئِيًا قَرْبَانِي كَمَا كَرِهَ  
 شَعَارُ اللَّهِ أَفْصَحَ مَثَلًا رَكْعَةً أَوَّلًا كَمَا كَرِهَ كَرْنَهُ كَمَا كَرِهَ  
 سَعَى الْغَيْبِ جَابِرُ مَكْرَانٍ سَعَى أَمَانٍ هَوْنَهُ كَمَا كَرِهَ كَرْنَهُ  
 سَعَى مَرَادٍ هَبْ زَيْنَ كَلْفٍ كَرْنًا أَوْ رَجَبٍ الشَّمْسُ رَاسِي سَعَى

ہے۔  
 عبداللہ بن یوسف امام مالک، ابو الزناد، اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا جو اپنے قربانی کے جانور کو مالک کے بارہا ہاتھ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض کی کہ قربانی کا ہے۔ دوسری یا تیسری دفعہ فرمایا تمہاری قربانی ہو، اس پر سوار ہو جاؤ۔

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنے قربانی کے جانور کو ہانک کر لے جا رہا ہے۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا۔ قربانی کا ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ عرض گزار ہوا۔ قربانی کا ہے۔ تیسری مرتبہ بھی فرمایا۔ اس پر سوار ہو جاؤ۔

جو قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جائے  
 سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حج کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا اور ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور لے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا احرام باندھا۔ لوگوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا تمتع کیا۔ لوگوں میں سے بعض وہ تھے جو قربانی کا جانور لے گئے تھے اور وہ بھی تھے جو نہیں لے گئے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے

وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ قَالَ مُجَاهِدٌ سَعَيْتِ الْبَدَنَ  
 لِبَدْنِيهَا وَالْقَائِلُ السَّائِلُ وَالْمُعْتَرِ الَّذِي  
 يَعْتَرِ الْبَدَنَ مِنْ غَيْرِ أَوْ فَيُنِيرُ شَعَارُ اللَّهِ  
 اسْتَغْطَامُ الْبَدَنِ وَاسْتِحْسَانُهُمَا وَالْعَيْنُ  
 عَشْفُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَيُقَالُ وَجِبَتْ سَقَطَتْ  
 إِلَى الْأَرْضِ وَمِنْهُ وَجِبَتْ الشَّمْسُ.

۱۵۷۵۔ حَلَّ شَاعِدُ اللَّهِ بَنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
 مَا لَكَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى  
 رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ إِنَّكُمْ بِهَا فَخَالِ إِنَّهَا  
 بَدَنَةٌ فَقَالَ أَرَكُمَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ أَرَكُمَا  
 وَتِلْكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ.

۱۵۷۶۔ حَلَّ شَاعِدُ اللَّهِ بَنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا  
 هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً  
 فَقَالَ إِنَّكُمْ بِهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ أَرَكُمَا قَالَ إِنَّهَا  
 بَدَنَةٌ قَالَ أَرَكُمَا تَلَاكَمَا.

بَابُ مَنْ سَاقَ الْبَدَنَ مَعَهُ.

۱۵۷۷۔ حَلَّ شَاعِدُ اللَّهِ بَنُ يَكْنِي قَالَ حَدَّثَنَا الْكَوْثَرُ  
 عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ  
 ابْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ  
 وَاهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْلًا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلًا بِالْحَجِّ  
 فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ



اور جس کو قربانی میں شریک نہ ہو اور ان کے بین دن روزے سے اور صلات کے  
جب اپنے گھر والوں میں لوٹے پس جب کہ مکہ پہنچے تو طواف کیا اور حجر اسود  
کو سب سے پہلے بوسہ دیا۔ پھر تین پھیروں میں دوڑے اور چار میں چلے طواف  
سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں، پھر سلام  
پھر دیا۔ فارغ ہو کر مناکل طرٹ آئے اور سارا مردہ کے سات طواف کیے  
پھر کوئی چیز طواف نہ ٹھہرائی جو اس میں حرام ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اپنا رخ پورا کر  
لیا اور یوم النحر کو قربانی ذبح کر لی اور دایں لڑے تو بیت اللہ طواف کیا  
پھر ہر چیز کو طواف کر لیا جو اس میں حرام ہوتی ہے۔ لوگوں میں سے جو بھی قربانی لیا  
تھا اس نے بھی اسی طرح کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا۔  
عمرہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے حج کے ساتھ عمرہ کا تہن کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ اسی طر  
تہن کیا جیسے مجھے سالم نے حضرت ابن عمر کے واسطے سے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے خبر دی۔

حجراتے میں قربانی کا جانور خیر بدے۔

عبداللہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ وہ اپنے والد ابید کی  
خدمت میں عرض گزار ہوئے، آپ ٹھہرے رہیں کیونکہ اس نے ہونے کے باعث  
آپ کو بیت اللہ سے روک نہ دیا جائے۔ فرمایا کہ اگر ایسا کیا تو میں وہی کروں گا  
جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔  
اور تمہارے لیے رسول اللہ کے طریق عمل میں بہترین نمونہ ہے اور میں تمہیں  
گواہ بنانا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا اور عمرہ کا احرام باندھ  
لیا۔ پھر نیلے یہاں تک کہ جب بیدار کے مقام پر تھے تو حج اور عمرہ کا احرام  
باندھا یا اور فرمایا کہ حج و عمرہ دونوں ایک جیسے ہیں۔ پھر تدبیر سے قربانی  
کا جانور خریدا جب پہنچ گئے تو دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور طواف

و یا الصفا والمرزوقہ وليقصر وليحليل ثم ليهل بالحج  
فمن لم يجد هذا فليصم ثلاثة ايام في الحج وسبعة  
اذا رجع الى اهله فطواف حين قديم مكة واستلم  
الركن اذل شيئا ثم خبت ثلاثة اطواف ومشى اربعاً  
فركع حين قضى طوافه بالببيت عند المقام ركعتين  
ثم سلك وانصرف فأتى الصفا فطاف بالصفا والمرزوق  
سبعة اطواف ثم لم يحل من شيئا حرم منه حتى  
قضى حجه ونحر هديه يوم النحر وافاض وطاف  
بالببيت ثم حل من كل شيئا حرم منه وفعل مثل ما  
فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهدى و  
سلك الهدى من الناس وعن عذرة ان عائشة رضي  
الله عنها اخبرته عن النبي صلى الله عليه وسلم في  
تمتع بالعمرة الى الحج فتمتع الناس معه ببش  
الذي اخبرني سائر عن ابن عمر عن رسول الله صلى  
الله عليه وسلم.

باب من اشترى الهدى من الظير  
٥٤٨ احكى لنا ابو النعمان قال حدثنا حماد عن  
ايوب عن نافع قال قال عبد الله بن عبد الله  
ابن عمر لا يبيع في اقم قرا في لا امنها ان  
ستصد عن البيت قال لا افعل كما فعل رسول  
الله صلى الله عليه وسلم وقد قال الله لقد كان  
لكم في رسول الله اسوة حسنة فاما اشهدكم اني قد  
اوجبت على نفسي العمرة فاهل بالعمرة قال ثم  
نحر سحلا اكان بالبكة اهل بالحج والعمرة  
وقال ما شان الحج والعمرة الا واحد ثم اشترى

احمد بن محمد، عبد اللہ، عمر بن زہری، عمرو بن زہری سے روایت ہے کہ  
حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُردم روانے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ایک بھائی سے زیادہ اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ سے  
نکلے۔ یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ کے مقام پر تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے ہاتھ کو تلاوہ پہنایا اور اِشعار کیا اور عمرہ کا احرام  
باندھ لیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قربانی کے ہاتھ کے لیے تلاوہ اپنے ہاتھ  
سے پڑھا۔ پھر اُسے تلاوہ پہنایا اور اِشعار کیا اور اُسے روانہ کر دیا۔ آپ پر  
کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو حلال تھی۔

اُونٹ اور گائے کے لیے تلاوہ پڑھا

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
فرمایا، میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہوا کہ احرام کھول دے  
جب کہ آپ نے نہیں کھولا۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جمائے اور ہری کو تلاوہ  
پہنایا ہے لہذا حلال نہیں ہو سکتا جب تک حج سے حلال نہ ہو جاؤں۔

عبد اللہ بن یوسف، لیث، ابن شہاب، عمرو بن زہری، عبد الرحمن  
سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھیجے اور آپ کی قربانی  
کے لیے تلاوہ میں بیتی۔ پھر آپ کسی چیز سے پرہیز کرتے جن سے کہ  
ایک احرام باندھنے والا پرہیز کیا کرتا ہے۔

مِنَ الْمَدِينَةِ قَلْدَةً وَأَشْعَرِيٍّ مِنَ الْحَلِيفَةِ  
يَطْعَنُ فِي شَيْءٍ سَنَامٍ الْأَيْمَنِ بِالشَّفْرِ قَوْصًا وَجْهَهَا  
قَبْلَ الْقِبْلَةِ بَارَكَةَ۔

۱۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرِمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِثْرَيْنِ  
أَصْحَابِهِمْ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْتِ الْحَلِيفَةِ قَلْدَةً لِّشَيْءٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ الْحَدَمَ بِالْعُمَةِ۔

۱۵۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ الْقَيْسِ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَتَلْتُ قَلْدَةً لِّبُذْنِ السَّيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتِ شَيْءٍ ثُمَّ قَلْدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَ  
أَهْدَاهَا فَسَلِّحُوا عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أَحِلَّ لَهَا۔  
بِالْبُذْنِ قَتَلَ الْقَلْدَةَ لِلْبُذْنِ وَالْبَقَرِ۔

۱۵۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا سَأَلُ النَّاسَ حَلَّوْا دُمَّ تَحْلُلُ  
أَنْتَ قَالَ لَئِنْ لَبَدْتُ رَأْسِي وَقَلَدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ  
حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ۔

۱۵۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلُ  
قَلْدَةً هَدِيَهُ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ  
الْمُنْحَرِمُ۔



رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر کسی کے لیے ملاوہ  
میں نے بٹا۔ پھر اس کا اشارہ کیا اور قلاوہ پہنایا یا میں نے اسے قلاوہ پہنایا۔  
پھر اسے بیت اللہ کی طرف بھیج دیا اور آپ مدینہ منورہ میں آئے۔ آپ پر کوئی  
بھی چیز حرام نہیں ہوئی جو آپ کے لیے حلال تھی۔

جو قلاوہ اپنے ہاتھ سے بٹے۔

عبداللہ بن یوسف، امام مالک، احمد، ابن ابی بکر بن عمر بن حزم، احمد  
بنت عبدالرحمن، زبیر بن ابی سنیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے  
یہ لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جو قربانی  
بھیج دے تو اس پر وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہیں، یہاں تک  
کہ اپنی قربانی دیکھ کر لے۔ عموماً بیان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات یوں  
نہیں جو حضرت ابن عباس نے کہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر  
کے لیے قلاوہ میں نے اپنے ہاتھ سے بٹا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے اسے اپنے دست مبارک سے قلاوہ پہنایا۔ پھر میرے والد محترم کے  
ساتھ اسے بھیجا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی  
جو اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہے وہاں تک کہ قربانی کا کالوہ نہ لگایا۔

بکریوں کو قلاوہ سے پہنانا

ابو نعیم، اعمش، ابراہیم، اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
ربیت اللہ کی طرف، بکریاں بھیجیں۔  
اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربان کے جانوروں کے لیے  
قلاوہ سے بٹے۔ پس بکریوں کو قلاوہ سے پہنائے اور آپ اپنے اہل خانہ میں  
احرام باندھے بغیر رہے۔

۱۵۸۴۔ احمد، ما عبد بن مسعود بن مسعود عن عائشہ قالت  
أفدح بن حبیب عن القسیم عن عائشہ قالت  
قلت قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم شتر أشعرها وقلدھا أو قلد شترها ثم بعث  
بھا إلى البکیت وأقام بالمدینة فما حرم علیہ  
شیء کان لہ حلال۔

باب کذا من قلد النملایم بیدہ۔

۱۵۸۴۔ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال أخبرنا  
مالک عن عبد اللہ بن ابی بکر بن عمر بن حزم  
عن عمرة بنت عبد الرحمن أنها أخبرته أن نساء بنی  
آل سفيان كتب إلى عائشة أن عبد اللہ بن عباس  
قال من أهدى هذا حرم ما یحرم علی  
الحاکم حتی یزحره ذیہ قالت عمرہ فقالت عائشہ  
لیس کما قال ابن عباس أنا قلت قلادیم ہدی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہی شتر  
قلدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہی  
ثم بعث بها مع ابنی فلکھرم علی رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم شیء آھلہ اللہ حتی یزحر الھدی۔

باب کذا تغلیر الغنم۔

۱۵۸۵۔ حدثنا أبو نعیم قال حدثنا الأعمش عن  
ابن ابراہیم عن الاسود عن عائشہ قالت أهدی السی  
صلی اللہ علیہ وسلم مزة غنما۔  
۱۵۸۶۔ حدثنا أبو النعمان قال حدثنا عبد الواحد  
قال حدثنا الأعمش قال حدثنا ابراہیم عن الاسود عن  
عائشہ قالت کنت أقیل النملایم للنبی صلی اللہ علیہ  
وسلم فقلد الغنم ونعیم فی آھلہ حلالاً۔

عَائِشَةُ قَالَتْ كُنْتُ أَفِيلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِعْتُ بِهَا ثَمْرَتِي نِكَتُ حَلَالًا.  
 ۱۵۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَّكَيَاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ تَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ لِيَهْدِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْقَلَائِدَ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ.

ابو نعیم، زکریا، عامر اسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربانی کے جانور کے بے قلاوے بٹے، آپ کے احرام باندھنے سے پہلے۔

### روٹی کے قلاوے بنانا

عمرو بن ملی، معاذ بن معاذ، ابن عون، قاسم سے روایت ہے کہ کم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ان کے قلاوے روٹے سے جو میرے پاس تھے۔

بَابُ بَيْعِ الْقَلَائِدِ مِنَ الْغَنَمِ.  
 ۱۵۸۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ عَنِ الْغَنَمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَامِثٍ مِنْ غَنَمٍ كَانَتْ عِنْدِي.

### جوتے کا ہار بنانا

محمد بن عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ، عمر بن یحییٰ بن ابی کثیر، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی قربانی کے جانور کو بانگ رہا تھا۔ فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ عرض گزار ہوا کہ یہ قربانی کا ہے۔ فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اسے سوار ہوئے دیکھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ چل رہے تھے اور اس کے گلے میں جوتا تھا۔ محمد بن بشر نے اس کی متابعت کی ہے۔

بَابُ بَيْعِ تَقْلِيدِ النَّعْلِ.  
 ۱۵۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَامَى رَجُلًا يَسُوقُ بَكْرَةً قَالَ اذْكِبْهَا قَالَ ائْتِهَا بَكْرَةً قَالَ اذْكِبْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا اذْكِبْهَا يَسِيرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِي عَنْقِهَا تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ.

عثمان بن عمر، علی بن مبارک، یحییٰ، عکرمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۵۹۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

قربانی کے جانور پر جھبول ڈالنا۔ اور حضرت ابن عمر جھبول کو نہ پھانسا کرتے مگر کوہان کی جگہ سے اور جب اسے خر کر بیٹے تو جھبول کو ہٹا دیتے، اس خوف سے کہ خون میں خراب ہو جائے گی اور پھر اسے خیرات کر دیتے۔

بَابُ بَيْعِ الْجِلَالِ لِلْبُذْنِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَشْتُرُ مِنَ الْجِلَالِ إِلَّا مَوْضِعَ السَّكَامِ وَلَا ذَاتَ حَرِّهَا تَزْعُمُ جِلَالُهَا مَخَافَةَ أَنْ يَفْسِدَ هَا الدَّمُ ثُمَّ يَصَدَّقَ بِهَا.



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصْدَقَ بِجَلَالِ الْبُكَدِ  
الَّتِي نَحَرْتُ وَبِجُلُودِهَا.

**باب ۱۵۹۳** - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَةَ  
حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقَبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ لَرَادِ بْنِ عُسَيْرٍ  
الْحَبَشِيُّ عَامَ حَبَبَةَ الْحَوْرِيَّةِ فِي هَبْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ  
فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَ  
نَحَافَاتٌ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَعَدَا كَاتِبُكُمْ  
فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسُوءَ حَسَنَةً إِذَا صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْتُ  
أَشْهَدُكُمْ أَنِّي أَوْجَبْتُ عُمَرَةَ حَتَّى كَانَ يَظَاهِرُ الْبَيْدَاءَ  
قَالَ مَا شَأْنُ الْحَبَشَةِ وَالْعُمَرَةَ إِلَّا هُوَ جَدُّ شَيْءٍ كَمَا أَجْمَعْتُ  
حَبَشَةً مَعَ عُمَرَةَ وَأَهْدَى هَذَا مَقْلَدَةً إِشْتَرَاكَ حَتَّى قَدِمَ  
فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ  
حَرَمٌ مِنْهُ حَتَّى يَوْمَ النَّحْرِ فَحَلَّتْ وَنَحَرُوا لَهَا أَنْ قَدْ قَضَى  
طَوَائِفَ الْحَبَشَةِ وَالْعُمَرَةَ لَطَوَائِفِ الْأَقْوَالِ ثُمَّ قَالَ كَذَلِكَ  
صَنَعَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

**باب ۱۵۹۴** - ذَبَحَ الرَّجُلُ الْبَقِيرَ عَنْ نِسَائِهِمْ مِنْ  
نَبِيٍّ أَمْرِهِ.

**۱۵۹۴** - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْسِنَ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَمْ نَرَى إِلَّا  
الْحَبَشَةَ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ وَسَخَى  
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَوْكِبِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ  
النَّحْرِ يَلْحِمُ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ غَوَّ رَسُولُ اللَّهِ

جس نے قربان کا جانور راستے میں خریدا اور اسے ہمارا پہنایا۔  
نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ  
کیا حضرت ابن زبیر کے عہد خلافت میں جس سال کہ خوارج نے حج کیا تھا۔ ان سے  
کہا گیا کہ لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے لہذا آپ کو روکے جانے کا خطرہ ہے  
فرمایا کہ تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طرز عمل میں بہترین نمونہ ہے میں وہی کروں  
گی جو حضور نے کیا میں تمہیں گولہ بتاتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا یہاں  
تک کہ جب بیدار کے میدان میں تھے تو فرمایا۔ حج اور عمرہ تو ایک ہی بات ہے  
میں تمہیں گواہ بتاتا ہوں کہ میں نے حج کو عمرہ کے ساتھ جمع کر لیا ہے اور قتلادہ پہنایا  
ہوا قربانی کا جانور بھی خرید لیا۔ یہاں تک کہ جب پہنچ گئے تو بیت اللہ اور  
مقارہ مردہ کا طواف کیا اللہ اس پر کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا اور کسی چیز کو اپنے لیے  
حلال نہیں کیا جو اس میں حرام ہوتی ہیں یہاں تک کہ یوم النحر کو سر منڈایا اور  
نحر کیا اور یہی شمار کیا کہ حج و عمرہ کے لیے جو پہلا طواف کیا تھا وہی کافی ہے  
پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا۔

آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر  
گائے ذبح کرنا۔

عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا فرمایا کہ میں نے ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ذی قعدہ کے  
پانچ دن باقی رہنے پر حج کے ارادے سے نکلے۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک  
پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور  
نہ ہو وہ جب طواف کرے اور مقارہ مردہ کے درمیان سہی کرے تو احرام کھول  
دے۔ یوم النحر کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے کہا۔ یہ  
کیا ہے کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف  
سے قربانی دیکھی ہے یہ بھیجی سے روایت ہے کہ میں نے یہ قاسم سے بیان کی تو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی کی جگہ پر قربانی کیا کرتے۔ تجلید اللہ  
نے فرمایا کہ جس جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی کیا کرتے تھے۔

ابراہیم بن منذر انس بن عباس، موسیٰ بن عقبہ، نافع سے روایت ہے  
کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنا قربانی کا گاہ نزد لہ سے سات کے آخری  
بچے میں بھیجتے یہاں تک کہ آزاد اور غلام حاجیوں کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے منخر میں پہنچ جاتا۔

**جو اپنے ہاتھ سے منحر کرے**

ابو ثعلبہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث  
بیان کرتے ہوئے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سات کھڑے ہوئے  
اُونٹ اپنے دست مبارک سے غریب کے اور مدینہ منورہ میں چھوٹے  
سینگوں والے دو اہلق مینڈے ذبح کیے۔  
اُونٹ کو باندھ کر منحر کرنا۔

نیا دین جیسے روایت سے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما کو دیکھا کہ ایک آدمی کے پاس تشریف لائے جس نے منحر کرنے کے لیے  
اپنے اُونٹ کو بٹھا رکھا تھا۔ فرمایا کہ اس کو کھڑا کر کے باندھ دو کہ محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ شعبہ، یونس نے اسے زیاد سے  
روایت کیا ہے۔

اُونٹ کو کھڑا کر کے منحر کرنا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ یہ محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
فرمایا کہ منوات سے کھڑے ہو کر اسے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں منبر کی چار رکعتیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو  
رکعتیں پڑھیں۔ پھر وہاں سات گزاری۔ صبح ہوئی تو اپنی سواری پر سوار ہوئے  
تو تہلیل و تہلیل کی۔ جب بیدار کی بلندی پہنچے تو دونوں کا اکٹھا تہلیل کیا

۱۵۹۵۔ الْحَارِثُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ اللَّهُ مَنْحَرُ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ الْمُسَدِّدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ  
وَبَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ جُمَرَةَ  
كَانَ يَبْعَثُ بِمَدْيَنَةٍ مِنْ جَمْعٍ تَرِي إِخْرَ اللَّيْلِ حَتَّى يَدْخُلَ بِهَا  
مَنْحَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ فِيهِمُ الْحَرُّ وَالْمَسْكُوتُ۔  
بَابُهَا مَنْ يَنْحَرُ بِهِ۔

۱۵۹۷۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ  
وَنَحَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ سَبْعُ بَكْرٍ فِيمَا  
وَضَعُوا بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَبَيْنِ مُخْتَصَرًا۔  
بَابُهَا نَحْرُ الْإِبِلِ مُقْتَدَرًا۔

۱۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَبْرِ قَالَ رَأَيْتُ  
ابْنَ عُمَرَ عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَتَاهُ مِنْ نَحْرٍ يَنْحَرُهَا قَالَ لَيْسَ  
فِيهَا مَقْتَدَرٌ سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي  
شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ أَخْبَرَنِي بِهَا۔

بَابُهَا نَحْرُ الْبَكْرِ قَائِمَةً وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ  
سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
صَوَاتٌ قِيَامًا۔

۱۵۹۹۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ  
أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ يَنْحَرُ أَرْبَعًا  
وَالْعَصْرَ يَنْحَرُ الْخَلِيفَةَ تَرْكَعَتَيْنِ فَمَاتَ بِهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ



۱۶۰۰۔ حَلَّ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ أَيُّوبَ  
عَنْ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْعَدِينِ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِزِي  
الْحُلَيْفَةِ ثَلَاثِينَ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ زُجَيْلٍ عَنْ أَنَسٍ ثَمَّ  
بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ لَمْ يَلْحَظْ حَتَّى  
إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدُ أَهْلًا هَنَ يَمْرُؤًا وَحَاجَةً  
بِالْبَلَدِ لَا يُعْطَى الْجَزَارُ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا۔

۱۶۰۱۔ حَلَّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمْتُ عَلَى الْبُذَيْنِ فَأَمَرَنِي  
فَقَسَمْتُ لِحَوْمِهَا لَعَنَ امْرَأَتِي فَقَسَمْتُ جَلَا لَهَا وَجُلُوْهَا  
قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْوِمَ عَلَى الْبُذَيْنِ  
وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جَزَارِهَا۔

قصاب کو قربانی کے گوشت سے کچھ نہ دیا جائے۔

محمد بن کثیر، سفیان، ابن ابی یحییٰ، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت  
ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے مجھے قربانی کے اونٹ کے پاس کھڑا ہونے کے لیے بھیجا پھر آپ نے حکم  
فرمایا تو میں نے اس کا گوشت تقسیم کیا پھر حکم فرمایا تو میں نے اس کی جھول اور  
کھالی تقسیم کر دی۔ سفیان، عبد الکریم، مجاہد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے  
روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اونٹ کے پاس کھڑا رہوں اور قصاب  
کو اس کی مزدوری میں اس میں سے کچھ نہ دوں۔

ن: قربانی کے جانور کا گوشت، کھال یا جھول وغیرہ کوئی بھی چیز قصاب کو اس کی اسبت میں دنیا جائز نہیں ہے۔ اسے

مزدوری علیحدہ دی جائے۔ گوشت جو غریبوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے اگر قصاب اس زمرے میں آئے تو قربانی کے  
گوشت میں سے یوں اسے بھی دیا جاسکتا ہے۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

بِالْبَلَدِ يَتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ۔

۱۶۰۲۔ حَلَّ ثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ أَنَّ  
مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ  
أَنَّ عَلِيًّا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ  
أَنْ يُقْوَمَ عَلَى بُذْنِهِ وَأَنْ يُقَسَّمْ بَيْنَهُ كُلُّهَا لِحَوْمِهَا وَ

قربانی کی کھالیں صدقہ کی جائیں

مسدد، یحییٰ، ابن جریر، حسن بن مسلم، عبد الکریم جزری، مجاہد،  
عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں حکم فرمایا کہ قربانی کے جانور کے پاس کھڑے  
ہیں اور جانور کا گوشت تقسیم کر دیں بلکہ اس کی کھال اور جھول بھی اور  
اس میں سے مزدوری میں کچھ نہ دیا جائے۔

سليمان قال سجدوا سجدة واحدة  
 اَنْ عَلَيَّا حَذَقَهُ قَالَ اَهْدِي السَّبِيحَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 مِائَةَ بَدَنَةٍ فَاَمَرَنِي بِلَحْمٍ مِمَّا فَتَسَمَّتْهَا شَقَا مَرَرَنِي  
 بِجِلْدٍ لَهَا فَتَسَمَّتْهَا شَقَا بِجِلْدٍ لَهَا فَتَسَمَّتْهَا.

**باب ثمان** وَاذْبَعُوا نَالِيًا بِنَدَاهِمْ مَكَانَ الْبَيْتِ  
 اَنْ لَا تُشْرِكُ فِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِي لِلطَّائِفِينَ  
 وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ وَاذْبَعُ فِي  
 النَّاسِ بِالْحَجِّ يَا تَوَكَّلْ بِحَالٍ وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ  
 يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِشَهِدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ  
 وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي آيَاتٍ مُتَعَلِّمَاتٍ عَلَى مَا  
 رَزَقَهُمْ مِنْ بَيْمَاتٍ اَلَّا يُعْلَمُوا مِنْهَا قَا أَطْعِمُوا  
 الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلِيُؤْثِرُوا عَنْهُمْ  
 وَلِيُطَوُّوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ذَلِكَ وَمَنْ يُعْظَمْ حُرْمَتِ  
 اللَّهِ فِيهِ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ.

**باب ثمان** مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُذْنِ وَيَأْتِيَنَّ  
 وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
 لَا يُؤْكَلُ مِنْ حَزَاءِ الصَّيْدِ وَالسَّكْدِ وَ  
 يُؤْكَلُ سِوَاهُ ذَلِكَ وَقَالَ عَطَاءٌ نِيَّا كُلُّ  
 وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُنْعَةِ.

۱۶۰۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
 حَدَّثَنَا عَطَاءُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ  
 كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَحْمٍ بَدَنِيٍّ فَتَوَقَّعْنَا مِثْلَ  
 فَرَحِ مَنْ لَنَا السَّبِيحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 كُلُوا وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ كُلَّ مَا تَزَوَّدُوا قُلْتُمْ لِعَطَاءٍ أَقَالَ  
 حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لَا.

۱۶۰۵ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ

ارشاد باری تعالیٰ اور جب کہ ہم نے براہیم کو اس گھر کا ٹھکانا  
 ٹھیک بنا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر صاف ستھرا رکھ  
 طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوۃ سجدے کرنے والوں  
 کے لیے اور لوگوں میں حج کی عام منادی کر دے۔ وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے  
 بیادوں اور سر دہلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آئی ہیں تاکہ وہ اپنے نام کے  
 پائیں اور اللہ کا نام لیں جیسے پہچانے ہوئے دونوں ہیں اس پر کہ انہیں روزی  
 دی جائے زبان چروائے۔ تو ان میں سے خود کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج  
 کو کھاؤ۔ پھر اپنا میل میل اتاریں اللہ اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا  
 طواف کریں بات یہ ہے اور جو اللہ کی عزتوں کی تعظیم کریں تو وہ اس  
 کے لیے اس کے رب کے پاس بھلا سے (۲۲، ۲۶، ۳۰ تا ۳۴)

قرآن کے جاتوں میں سے کیا کھایا جائے اور کیا صدقہ دیا جائے!  
 عید اللہ نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا: شکار کی مزدوری  
 اور زندہ چیز کھائی جائے اور ان کے سوا کھالی جائے۔ عطاؤں نے فرمایا کہ  
 تمتع کی قربانی سے خود کھائے اور دوسروں کو کھلائے۔

عطاؤں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے کہ  
 ہم اپنی منی والی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھایا کرتے تھے۔  
 پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت دی اور فرمایا: کھاؤ اور  
 زاد راہ بناؤ۔ پس ہم کھاتے اور زاد راہ بناتے۔ میں نے عطاء سے  
 کہا: کیا یہ فرمایا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ پہنچے! فرمایا: نہیں۔

عمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا



اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ لَحْمٍ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ شَرَّ  
يَحْيَى قَالَتْ عَاشَتْهُ قَدْ خَلَّ عَلَيْنَا يَوْمَ الشَّجَرِ لِحْمٍ يَفْرُ  
فَعُلْتُ مَا هَذَا أَفَقِيلُ ذَبَحَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
عَنْ أَمْرٍ وَاجِبٍ قَالَ يَحْيَى قَدْ كَرِهْتُ هَذَا الْحَدِيثَ  
لِلْقَاسِمِ فَقَالَ أَتَتَكَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

١٠٦- حَوْلَ شَأْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
هَشِيمٍ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ  
سُئْلٍ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
بَذْبَعٍ وَنَحْوِهِ فَقَالَ لَا حَرَجَ لِمَحْرَجٍ.

١٦٠٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ حَدَّثَنَا  
هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَلْقِ كِبَلَانَ  
يَذْبَحُ وَيُحْجِمُ فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ.

١٠٤٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ  
 هَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ  
 رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرْتُ قَبْلَ أَنْ  
 أَرْنِي قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْبَحَ قَالَ لَا  
 حَرَجَ قَالَ دَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْنِي قَالَ لَا حَرَجَ وَقَالَ  
 قَبْلَ الذَّبْحِ أَرْنِي عَنِ ابْنِ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ  
 الْقَاسِمِ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي ابْنُ حُثَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
 فَقَالَ أَرَأَاكَ عَنْ وَهَبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ  
 بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَقَالَ حَتَّادُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَادُ  
 بْنُ مَنصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

١٦٠٨. حَلَّتْ بِنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

محمد بن عبد اللہ بن حوشب، ہشیم، مشہور و عظام سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رجبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس کے مشفق پوچھا گیا جس نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا، فرمایا: کوئی مضائقہ نہیں، کوئی مضائقہ نہیں۔

احمد بن یونس، ابوبکر عبد العزیز بن رفیع، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا، میں نے ننگریاں مانتے سے پہلے زیارت کر لی! فرمایا کہ کوئی دُور نہیں۔ عرض کی کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر مُنڈا لیا! فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں۔ عبد الرحیم ہارزی، ابن خثیم، عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ قاسم بن یحییٰ، ابن خثیم، عطاء حضرت ابن عباس نے اِسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ عفان، مُسبب، ابن خثیم، سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حماد، قیس بن سعد اور عبد بن منصور عطاء حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

۱۶۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَرْبَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالطَّحَاءِ فَقَالَ أَحَبَبْتُ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ بَمَا أَهْلَكَ قُلْتَ لَتَيْكَ يَا هَذَا يَا هَذَا السَّيِّئُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ احْسَنْتَ انْطَلِقْ فَطَفَعْتُ يَا بَيْتِ وَيَا صَفَا وَالْعَمْرُوتُ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَقُلْتُ رَأَيْتُ نَحْنُ أَهْلُكَ يَا الْحَبِيبُ كُنْتُ أَذِي بِالنَّاسِ حَتَّى خَلَفْتُهُ عَمْرًا فَذَكَرْتُ فَقَالَ إِنْ تَأْخُذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاتَّعِزُّنَا يَا لِقَامٍ فَإِنْ تَأْخُذُ بِسُقْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَلْغِزَ الْهَدْيَ مَحَلَّةً

بِأَكْبَرِهِ مَنْ كَبَدَ سَأْسَهُ حَتَّى إِذَا احْتَرَمَ وَحَلَّتْ

۱۶۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَكَمْ غُلِّلَ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ لَئِنْ لَبَدْتُ رَأْسِي وَقَدِمْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلَّ حَتَّى أَنْحَرُ

بِأَكْبَرِهِ الْحَلِّي وَالْتَقِصِيرُ عِنْدَ الْإِهْلَالِ

۱۶۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ نَافِعُ كَاتِبُ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي حَجَّتِهِ

۱۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ بلحاظ میں تھے فرمایا: کیا تم نے حج کر لیا عرض گزار ہوا: ہاں۔ فرمایا تم نے کس چیز کا احرام باندھا عرض کیا کہ تلبیس میں کہا کہ کبھی چیز کا احرام جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔ جا رہے تھے اندر اوردن صفا و مروہ کا طواف کرو پھر پیش بنی قیس کی ایک عورت کے پاس گیا تو اس نے سرے سرے جو میں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا پس میں حضرت عمر کے دو غلافات تک لوگوں کو بھی فتویٰ دیتا رہا یہی نہ ان (حضرت عمر) سے کہا تو فرمایا: اگر ہم انہی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا کم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو لیں تو آپ احرام نہ کھولتے جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جاتی۔

جو احرام باندھتے وقت بالوں کو جھامٹے اور سر منڈانا۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انھوں نے عمرہ کا احرام کھول دیا اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا ہے۔ فرمایا کہ میں نے سر کے بال جھامٹے ہیں اور اپنی قربانی کے جانور کو قتل وہ پہنا یا ہے لہذا قربانی کرنے تک احرام نہیں کھول سکتا۔

احرام کھولتے وقت سر منڈانا اور بال ترشوانا۔

ابو الیمان شعیب بن ابو حمزہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حج میں سر مبارک کے بال اتروائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ



١١٣. حَلَّ شَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَمَّالَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَلِلْمَقْصِرِينَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَلِلْمَقْصِرِينَ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَلِلْمَقْصِرِينَ.

١٦١٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا  
يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ  
عَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَةً مِنْ  
صُغَائِلِهِ وَقَصَرَ بَعْضُهَا.

۱۶۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ  
لَحْسَنِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ  
عَاوِيَةَ قَالَ قَعَزْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَشْقَصٍ-

الباب ٨٩٠. تَقْصِيرُ الْمَتِّ شِعْبُ الْعَصَةِ.

١٦١. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ  
يُحْيَى حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبُ  
بْنُ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالْهَيْطَةُ أَمْرًا صَحْبَةً أَنْ يَتَوَفَّوْا بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا  
لَمُرُورَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُوا وَيَخْلُقُوا وَيَقْصُرُوا -

١٠٩٠. الَّتِي يَأْتِي فِي يَوْمِ النَّحْوِ وَقَالَ أَبُو النَّحْوِ  
عَائِشَةُ دَا بِنُ عَبَّاسٍ أَخُو النَّحْوِ

قربانی کے روز زیارت کرنا۔ ابو الزبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

١٦٤ - سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بْنَ مُبَكِّرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاصَتْ صَفِيَّةٌ فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا حَائِضٌ قَالَ حَاسِئُنَا هِيَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اخْرُجُوا وَيَذْكُرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَفَاضَتْ صَفِيَّةٌ يَوْمَ النَّحْرِ

بِالْبَيْتِ إِذْ أَرْمَى بَعْدَ مَا أَمْسَى أَوْ حَلَقَ قَبْلَ  
أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا.

١٦٨- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاهِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ أَنَّ السَّيِّدِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ  
لَهُ فِي الذُّبْحِ وَالْحُلَيْنِ وَالزَّمِيِّ وَالتَّقْدِيمِ وَالْثَّائِرِ  
فَقَالَ لَا خَرَجَ.

١٦١٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ  
زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ  
بِیَوْمِ النَّحْرِ بِمَنْ فَيَقُولُ لَا أُخْرِجُ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ



ابن شہاب عن عیسیٰ بن طلحہ عن عیسیٰ بن  
بن حمیرا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف فی  
حجۃ الوداع فجعلوا یسئلونہ فقال رجل لہ اشعر  
فعلقت قبل ان اذبح قال اذبح ولا تحرم فداء اخر  
فقال لہ اشعر فمحررت قبل ان ارمی قال ارم ولا تحرم  
فما سئل یومئذ عن شیء فمأسئل ولا اخر الا قال  
افعل ولا تحرم۔

۱۶۲۱۔ حدثنا سعید بن یحییٰ بن سعید حدثننا ابی  
حدثننا ابن جریج حدثنی الزہری عن عیسیٰ بن  
طلحہ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص حدثنہ  
انہ شہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب  
یوم النحر فقام الیہ رجل فقال کنت احسب ان کذا  
قبل کذا اشترقام اخر فقال کنت احسب ان کذا  
قبل کذا اعلقت قبل ان اذبح فمحررت قبل ان ارمی  
واشباہ ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
افعل ولا تحرم لہن کلہن فمأسئل یومئذ عن  
شیء الا قال افعل ولا تحرم۔

۱۶۲۲۔ حدثنا اسحق قال اخبرنا یعقوب بن  
ابراہیم حدثننا ابی عن صالح عن ابن شہاب  
حدثنی عیسیٰ بن طلحہ بن عیسیٰ بن طلحہ عن عیسیٰ بن  
عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال وقف النبی  
صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقۃ فذکر الحدیث  
تابعہ معمر عن الزہری۔

باب ۱۰۹ الخُطْبَةُ آیامِ مِئی۔

۱۶۲۳۔ حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنی یحییٰ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تم لو کہ قرآن کریم سے روایت کرنا چاہو تو اس سے روایت کرنا چاہو۔  
کرنے لگے۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ میں نے قرآن  
کرنے سے پہلے سر نہ کیا تھا؟ فرمایا کہ قرآن کریم کو اور کوئی مضائقہ نہیں دوسرا  
اگر عرض گزار ہوا کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ میں نے رے سے پہلے قرآن کریم  
فرمایا کہ اب رے کو اور کوئی ڈر نہیں۔ اُس روز جس چیز کی بھی تقدیم و تاخیر  
کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ اب کو اور کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ وہ موجود تھے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم النحر خطبہ دے  
رہے تھے۔ ایک آدمی آپ کی یاں لگا دیں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں نے  
فلاں کام سے پہلے فلاں کام کر لیا ہے؛ پھر دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا  
کہ میں نے فلاں کام فلاں کام سے پہلے کر لیا یعنی قرآن کرنے سے پہلے  
سر نہ کیا یا رے کرنے سے پہلے قرآن کریم کی یاں لگا دیں۔ سوائے نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سب کے متعلق فرمایا کہ اب کو اور کوئی مضائقہ نہیں  
اُس روز آپ سے جن بات کے متعلق بھی پوچھا گیا تو یہی فرمایا کہ اب کو اور  
کوئی ڈر کی بات نہیں ہے۔

اسحاق بن یحییٰ بن ابراہیم، ابن کمال والد ماجد صالح، ابن شہاب ابھی بن  
علی بن سعید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر کھڑے ہوئے اور  
پھر راقی مدبریت بیان کی۔ متابعت کی اس کی معمر نے زہری سے۔

آیامِ مِئی میں خطبہ دینا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یوم النحر

حَرَامٌ قَالَ فَإِنْ دِمَاءُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ وَأَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ  
حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا إِيَّيْكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ  
هَذَا أَفَاعَادَهَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ هَلْ  
بَلَغْتَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ قَالَ بَنُو عَبَّاسٍ وَالَّذِي  
لَفِي سِيِّدَةٍ أَنَّهُمُ الْوَصِيَّةُ لِي أُمَّتِهِ فَلْيَكْلِمُوا الشَّاهِدَ  
الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ  
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۶۲۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْهُ وَقَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ  
سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَعْرِفَاتٍ  
تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو

۱۶۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ  
حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَرَجُلٍ أَفْضَلُ  
فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
إِبْنِ بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اتَّذَرُونَ أَيْ يَوْمَ هَذَا أَقُلْنَا  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ  
بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيْ  
شَهْرٍ هَذَا أَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا  
أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ لَيْسَ ذَا الْحَجَّةِ  
قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيْ بَلَى هَذَا أَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ  
فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ

اس شہر میں اس لیے کہ حرمت ہے یہاں پر کبھی نہ ہو جائے  
اٹھا کر کہا ہر اسے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا؟ اسے اللہ کیا میں نے پہنچا دیا  
حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان  
ہے آپ نے اپنی اُمت کو وصیت فرمائی کہ حاضر اسے غائب تک پہنچا دے  
اور میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کر کے کافر نہ ہو جانا۔

حَفْصُ بْنُ غُمَرَ شَيْخٌ مَعْرُوفٌ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ وَحَفْصَةُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهُمَا سَے روایت ہے کہ میں نے عرفات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطبہ  
دیتے ہوئے سنا یعنی مذکورہ حدیث سنی — متابعت کی اس کی ابن  
عُیَیْنَةَ نے عمرو سے۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم النحر کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ یہ  
کون سا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں  
آپ خاموش رہے اور ہم سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے فرمایا کہ یہ  
یوم النحر نہیں ہے! ہم عرض گزار ہوئے کہ یہ کون ہے؟ فرمایا کہ یہ کون سا  
ہینہ ہے! ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول آپ  
خاموش رہے تو ہم سمجھے کہ اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ ذوالحجہ  
نہیں ہے! ہم عرض گزار ہوئے کہ ہر روز فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے! ہم عرض  
گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول آپ خاموش رہے تو ہم  
سمجھے کہ شاید اس کا کوئی اور نام لیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ حرمت والا شہر  
نہیں ہے! ہم عرض گزار ہوئے کہ ہر روز ہے۔ فرمایا تو تمہارے خون اور  
تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے



الْأَهْلُ بَلَّغَتْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ فَيُسَلِّمُ الشَّاهِدُ  
الْعَاشِقَ فَرَبُّهُ مَسْلُومٌ أَوْ عَمَى مِنْ سَلَامٍ فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي  
كَقَدَرِ أَنْصَرِبَ بَعْضُكُمْ بِقَابِ بَعْضٍ  
۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ  
هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَسْمَى أَنْتَدِرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
أَعْلَمُ فَقَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ مُحَرَّمٌ أَنْتَدِرُونَ أَيُّ بَلْ هَذَا  
قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلْ مُحَرَّمٌ أَنْتَدِرُونَ  
أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرُ حَرَامٍ  
قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ مَا فَكَّكُمْ وَأَمَّا لَكُمْ وَأَعْرَاضُكُمْ  
تَكُونُ يَوْمَ هَذَا فِي شَهْرٍ كَرِهْتُمْ هَذَا فِي بَلَدٍ كَرِهْتُمْ هَذَا وَقَالَ  
هَسَامُ بْنُ الْغَاثِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَقَفَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ التَّحْرِيبِ فِي  
الْجَمْعَةِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّرَ بِهَا وَقَالَ هَذَا يَوْمٌ  
الْحَجَّ أَزْكَى كَبَرِ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
اللَّهُمَّ أَشْهَدُ وَوَدَّ عَمَّا نَاسٌ فَقَالُوا هَذَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ  
بَابُ ۱۹۹۔ هَلْ يَبْدُؤُا أَصْحَابُ التَّيَقَاتِ آدَ  
غَيْرُ هُمْ بِمَكَّةَ كَيْلَى مَنَى۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے منیٰ میں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ دن کونسا ہے، لوگ عرض گزار  
ہوئے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور اس کا رسول، فرمایا کہ یہ حرمت والا دن ہے۔  
کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول  
بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ حرمت والا شہر کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا مہینہ ہے۔  
لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ بہتر جانتے اور اس کا رسول، فرمایا کہ حرمت والا  
مہینہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے خون، مال اور عزتوں کی طرح  
حرام کیا ہے، جسے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس  
شہر کا نام ہے۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم یوم النحر کو جبرائیل کے درمیان کھڑے ہوئے، جس مال کے آپ نے حج کیا  
اور فرمایا تھا کہ یہ حج اکبر کا دن ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم النحر  
گئے، اسے اللہ گواہ رہنا اور لوگوں کو وداع کیا تو انھوں نے کہا کہ یہ  
حجۃ الوداع ہے۔

کیا پانی پلانے والے اور دوسرے لوگ منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ  
میں گزاریں؟

محمد بن عبید بن میمون، عبید بن یونس، عبید اللہ نافع سے روایت  
ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے اجازت مرحمت فرمائی۔ عبید بن یونس، محمد بن بکر، ابن جریج، عبید اللہ  
نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے اجازت دی۔ محمد بن عبید اللہ بن شمر، ابن کے والد ماجد  
عبید اللہ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت  
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی پلانے کی غرض سے منیٰ کی راتوں میں مکہ مکرمہ

۱۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ  
بْنِ يُونُسَ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَبَحَ  
وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَكِيمٍ

خَالِدًا وَأَبُو حَنْظَلَةَ۔

۱۶۲۷۔ رَمِي الْجَمَارِ وَقَالَ جَابِرٌ رَمَى  
السَّبِيحَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صُحِّي وَ  
رَمِي بَعْدَ ذَلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ۔

۱۶۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ زَبْرَةَ  
قَالَ سَأَلْتُ إِبْنِ عَبَّاسٍ رَمَى الْجَمَارِ قَالَ إِذَا  
رَمَى إِمَامُكَ فَأَرِمِهِ فَلَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ فَقَالَ  
كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا انْأَمَّتِ الشَّمْسُ سَمِينًا۔

۱۶۲۹۔ رَمَى الْجَمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي۔  
۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ  
رَمَى عَبْدُ اللَّهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
إِنَّ نَاسًا يَزُومُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ هَذَا  
مَقَامُ الذِّئْبِ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ (صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا۔

۱۶۳۱۔ رَمَى الْجَمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ذَكَرَهُ  
ابْنُ عُمَرَ عَنِ السَّبِيحِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۳۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْحَكِيمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى وَجَعَلَ  
الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَبِيْنِي عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى  
بِسَبْعٍ وَقَالَ هَكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ  
الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

لنگریاں مارنا حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے یوم النحر کو چاشت کے وقت لنگریاں ماریں اور اس کے بعد  
زوال کے بعد بھی۔

دوبہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں؟ فرمایا کہ جب تمہارا امیر رمی کرے تو تم بھی  
رمی کرو ورنہ دوبارہ یہی پوچھا تو فرمایا ہم انتظار کرتے اور سورج  
محل جاتا تو رمی کرتے۔

وادی کے نشیب سے لنگریاں مارنا۔

عبد الرحمن بن زید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما نے وادی کے نشیب سے رمی کی تو میں عرض گزار ہوا۔ اے  
ابو عبدالرحمن! لوگ اوپر والے حصے سے رمی کرتے ہیں۔ فرمایا قسم ہے  
اس فات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یہ وہ مقام ہے جس میں نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سورہ البقرہ نازل ہوئی۔ عبداللہ بن ولید  
سفیان نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا ہے۔

جمرو پر سات لنگریاں مارنا۔ اسے حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

حفص بن عمر شعبہ حکم، ابراہیم، عبدالرحمن بن زید سے روایت ہے کہ  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جمرو کبریٰ تک پہنچے تو بیت اللہ  
کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب رکھا اور سات لنگریاں ماریں۔  
فرمایا کہ اسی طرح اس ہستی نے لنگریاں ماری تھیں جس پر سورہ البقرہ نازل  
ہوئی تھی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔



ابراہیم بن عبد الرحمن بن یزید انہ حجہ مع ابن مسعود  
فَلَا يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَبَعْلُ الْبَيْتِ  
عَنْ يَسَارَةٍ وَمِنْهُ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا مَقَامُ  
الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ -

**باب ۹۹** يَكْرَهُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۶۳۲ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ  
الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا الْبَقَرَةَ وَالسُّورَةَ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا الْإِبْرَاهِيمَ  
وَالسُّورَةَ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا الْيَسَاءَ قَالَ فَذَكَرْتُ لِإِبْرَاهِيمَ  
فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدٍ أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ سَعْدٍ  
حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِي حَتَّى  
إِذَا أَحَازَ بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ  
يَكْرَهُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ مِنْ هَهُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُكَ  
قَامَ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**باب ۱۰۰** مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ  
وَلَمْ يَنْتَفِعْ قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

**باب ۱۰۱** إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُولُ يُسْمِيهِ  
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ -

۱۶۳۳ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَلَمِ  
عَبْدِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ  
حَصَيَاتٍ يَكْرَهُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْمِيَ  
فَيَقُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقْدُمُ طَوِيلًا وَيَذْخُرُ  
يَرْفَعُ يَدَهُ ثُمَّ يَرْمِي الْوَسْطَى ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشَّامِلِ

سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب حجہ سے پہلے  
کبریٰ پر سات کنکریاں ماریں۔ بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں  
جانب رکھا پھر فرمایا کہ یہ وہی مقام ہے جہاں آپ پر سورۃ البقرہ نازل  
ہوئی تھی۔

ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے۔ اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

العمش سے روایت ہے کہ میں نے حمادہ کو منبر پر کہتے ہوئے سنا۔  
وہ صحت میں ہیں گائے کا ذکر ہے، وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر  
ہے اور وہ سورت جس میں نور

کا ذکر ہے۔ میں نے ابراہیم سے ذکر کیا تو انھوں نے عبد الرحمن بن یزید  
کے واسطے حدیث بیان کی کہ وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کے ساتھ تھے جب انھوں نے جمرہ عقبہ پر رمی کی وہ وادی کے نشیب میں  
اُترے، یہاں تک کہ جب درختوں کے سامنے ہو گئے تو سات کنکریاں ماریں  
اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی پھر فرمایا کہ تمہارے اس ذات کی حمد کے سوا کوئی معبود  
نہیں اسی جگہ وہ کھڑے ہوئے جن پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔

جو جمرہ عقبہ پر رمی کرے اُردو ہاں نہ ٹھہرے۔ اسے حضرت ابن عمر  
رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب دونوں جمروں پر رمی کرے تو نرم زمین پر قبلہ رو کھڑا  
ہو۔

عثمان بن ابی شیبہ، طلحہ بن یحییٰ، یونس، زہری، سالم سے روایت ہے کہ  
حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب ہر سات کنکریاں مارا کرتے  
اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر آگے بڑھتے، یہاں تک کہ نرم  
جگہ میں قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو جاتے اور بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے  
اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر جمرہ وسطیٰ پر رمی کرتے اور بائیں جانب نرم زمین  
پر جا کر کھڑے ہو جاتے اور قبلہ رو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے

اسامیل بن عبد اللہ ان کے برادر محترم سلیمان بن یونس بن زید ابن شہاب  
سلم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نزدیک  
و اسے جمرہ پر سات لگیاں مارا کرتے اور ہر لگاری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر  
نرم زمین تک آگے بڑھتے اور قبلہ رو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے۔ پھر بائیں  
دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر جمرہ وسطیٰ پر لمبی طرح کرتے پھر بائیں  
جانب کی نرم زمین کی طرف جلتے اور قبلہ رو ہو کر بہت دیر کھڑے رہتے  
دعا کرتے اور ہاتھوں کو اٹھاتے۔ پھر وادی کے نشیب سے جمرہ ذات النقبہ  
پر روکنے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے اور فرمایا کرتے کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اسی طرح کیا کرتے۔

دونوں جمروں کے پاس دعا کرنا۔ محمد بن عثمان بن عمرو بن  
زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مسجد منیٰ کے  
نزدیک رے جمرہ پر رومی کرتے تو سات لگیاں مارا کرتے اور ہر لگاری کو  
مارتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر سات کی طرف آگے بڑھتے اور قبلہ رو ہو کر ہاتھوں  
کو اٹھاتے ہوئے کھڑے ہوتے اور دعا کرتے۔ یہاں کافی دیر ٹھہرتے۔ پھر در سے  
جمرہ پر آتے اور اسے سات لگیاں مارتے اور ہر لگاری کے وقت تکبیر کہتے۔  
پھر وادی کے نزدیک بائیں جانب جاتے اور قبلہ رو ہو کر ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے  
دعا کرتے۔ پھر اس جمرہ کے پاس آتے جو جنبہ کے نزدیک ہے۔ اس پر سات  
لگیاں مارتے اور ہر لگاری کے وقت تکبیر کہتے۔ پھر لوٹ آتے اور اس کے پاس  
نہ ٹھہرتے۔ زہری کا بیان ہے کہ میں نے سلم بن عبد اللہ کو اسی طرح حدیث بیان  
کرتے سنا جیسے ان کے والد ابو عبد اللہ بن عمر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت  
کیا کرتے اور حضرت ابی عمر اسی طرح کیا کرتے۔

بَابُ رَحِمَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ  
الدُّنْيَا وَالْوُسْطَى.

۱۲۳۴۔ حَكِي تَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ  
سَلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْجِي الْجَمْرَةَ  
الْدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ثُمَّ يَكْبِتُ عَلَى الْأُتْرُكِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ  
يَتَقَدَّمُ فَيَسْجُدُ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا  
فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْجِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى كَذَلِكَ  
فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَسْجُدُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ  
قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْجِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ  
الْعُقْبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَفْعُ عَنْهَا وَيَقُولُ هَكَذَا  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعُلُ.

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ وَقَالَ  
مُحَمَّدُ بْنُ حَزَنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي نُورٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا  
رَجَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلَى مَسْجِدَ مِنَى يَرْفَعُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ  
يَكْبِتُ كُلَّ مَسَارَةٍ بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَقْدُمُ أَمَامَهَا فَيَقِفُ  
مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ سَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ  
الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْفَعُ بِسَبْعِ  
حَصَيَاتٍ يَكْبِتُ كُلَّ مَسَارَةٍ بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَقْدُمُ ذَاتَ  
الْيَسَارِ وَمَتَابِئِ الْوَادِي فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ  
سَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي هِيَ الْعُقْبَةُ  
فَيَرْفَعُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يَكْبِتُ كُلَّ مَسَارَةٍ بِحَصَاةٍ ثُمَّ  
يَنْصَرِفُ وَلَا يَفْعُ عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ سَمِعْتُ سَلَامَ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ مِثْلَ هَذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ السَّحْبِيِّ



www.KitaboSunnat.com  
 نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ان دونوں ہاتھوں سے خوشبو لگائی  
 طواف زیارت سے پہلے جب احرام کھونے لگے اور جب طواف  
 کرنے سے پہلے احرام باندھا اور اپنے ہاتھ پھیلائے۔

### طواف و راع

مسند سفیان، ابن طاووس، ابن کثیر، ابن ماجہ سے روایت ہے کہ  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا  
 آخری کام بیت اللہ کے ساتھ ہو مگر عائشہ کے لیے تخفیف ہے۔

اصح بن فرج، ابن وہب، عمرو بن حارث، قتادہ نے حضرت انس  
 بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے ظہر عصر مغرب اور عشاء کی غار پر صلی۔ پھر کچھ دیر محض میں ہوئے۔  
 پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہوئے اور اس کا طواف کیا۔ متابعت کی اس  
 کی یث نے۔ خالد، سعید، قتادہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

### جب طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آجائے۔

عبد الرحمن بن قاسم کے والد ابی سعید نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ  
 حضرت صفیہ بنت حنی کو حیض آگیا تو اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 سے ذکر کیا گیا۔ فرمایا کہ کیا وہ ہمیں روکے گی؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ  
 طواف زیارت کر چکی ہیں۔ فرمایا کہ پھر نہ کوئی بات نہیں۔

حکم سے روایت ہے کہ اہل مدینہ نے حضرت ابن عباس سے اس

عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا وَكَانَ أَضْلَى أَهْلٍ  
 تَمَامًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ طَيِّبَتْ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْ هَاتَيْنِ حِينَ أَخْرَمَ  
 وَلِحَيْلِهِ حِينَ أَهَلَ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا.  
**باب طواف الوداع**

۱۶۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّ شَاسُفِينُ عَنِ ابْنِ  
 طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ  
 النَّاسُ أَنْ يَكُونُوا إِخْرَجَهُمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ  
 خَفَّتْ عَنِ الْحَائِضِ.

۱۶۳۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ  
 عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
 مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ  
 رَقْدَةً بِالنَّحْصِ ثُمَّ تَنَزَّلَ إِلَى نَبِيَّتٍ فَطَافَ بِهِ  
 تَابِعُهُ الْكَلْبُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ  
 ابْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
**بَابُهَا** إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ  
 مَا أَفَاضَتْ.

۱۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
 عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
 أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَبِيبٍ نَزَّوْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسْتَنَاهُ قَالُوا لَا نَهَا  
 قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذَا.  
 ۱۶۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَتَّادٌ عَنْ

فلانس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا  
 عائشہ کو چلی جانے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہو۔ یہی  
 نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرمانے ہوئے سنا کہ نہ جائے۔ پھر اس  
 کے بعد فرمانے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت  
 فرمائی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ارادے سے نکلے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 پہنچے گئے تو آپ نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور آپ نے احرام نہیں  
 کھولا کیونکہ آپ کے پاس قرآن کا پورا نسخہ تھا۔ پس آپ کے ساتھ جو انوارِ مطہرات  
 اور اصحاب تھے سب نے طواف کیا اور جس کے پاس قرآن کا جانور نہیں تھا اس  
 نے احرام کھول دیا۔ پس انہیں حیض آگیا۔ ہم نے اپنے حج کے تمام مناسک ادا کیے  
 جب کو پہنچے کہ والدات آئی تو یہ عرض گزار ہوئیں، یا رسول اللہ! میرے بوا  
 آپ کے ہم سفر ہیں حج اور عمرہ کے لوٹ رہے ہیں۔ فرمایا کہ جس روز ہم آئے  
 تو تم نے بیت اللہ کا طواف کیا تھا ہمیں عرض گزار ہوئی کہ نہیں۔ فرمایا تو اپنے  
 بھائی کے ساتھ تنعیم کی طرف ہاتھ مارو اور عمرہ کا احرام باندھ لینا۔ ہمارے سنے  
 کی جگہ فلاں ہے۔ پس میں حضرت عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم کا احرام باندھ لیا اور عمرہ کا احرام  
 باندھ لیا۔ حضرت صفیہ بنت حنی کو بھی حیض آگیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم نے فرمایا۔ ہاں بھائی! تم تو ہمیں روک لوگی کیا تم نے یوم النحر کو طواف  
 کیا تھا ہمیں عرض گزار ہوئیں، کیوں نہیں۔ فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں، چلو میں آپ  
 سے اس وقت مل جاؤں گا جب آپ مکہ مکرمہ کی چڑھائی چڑھ رہے تھے اور میں اتنے  
 دلا تھی۔ لہذا میں چڑھی اور آپ اترے۔ مسجد کا بیان ہے کہ جریر نے منصور  
 سے لفظ لا کی متابعت نہیں کی۔

فَكَانَ فِيمَنْ سَأَلُوا أَمَّ سَلِمَةَ فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ  
 سَوَاهُ خَالِدٌ وَقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ۔  
 ۱۶۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهْبُ حَدَّثَنَا ابْنُ  
 طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَخَّصَ  
 لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَقَامَتْ قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ  
 عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُ يَقُولُ بَعْدَ أَنْ سَمِعْتُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ۔  
 ۱۶۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
 مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَبِيبِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ  
 قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ  
 لَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ  
 نِسَاءِهِ وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ  
 فَخَاصَّتْ هِيَ فَلَسَّكْنَا مَنَايِسَكْنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَ  
 لَيْلَةَ الْنَحْصَةِ لَيْلَةَ النَّفَرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ  
 أَصْحَابِيكَ يَرْجِعُ بِحِجَّةٍ وَعُمْرَةٍ غَيْرِي قَالَ مَا كُنْتُ  
 تَطُوفِي بِالْبَيْتِ لَيْلِي قَدْ مَنَاقَلْتُ لَكَ قَالَ فَاخْرُجِي  
 مَعَ أَخِيكَ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلِي بِعُمْرَةٍ وَمَوْعِدُكَ  
 مَكَانَ كَذَا أَوْ كَذَا فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ  
 فَأَهْلَيْتُ بِعُمْرَةٍ وَخَاصَّتْ صَفِيَّةُ بَيْتُ حَيْثُ قَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرِي حَلْفِي إِنَّكَ لِحَابِسَتُنَا  
 أَمَا كُنْتُ حُفَّتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَلَا بَأْسَ  
 لِنَفْرِي فَلَقِينَهُ مُصَوِّدًا أَعْلَى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ  
 أَوْ أَنَا مُصَوِّدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ قَالَ مُسَدِّدٌ قُلْتُ



رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ظہر کہاں پڑھی  
فرمایا کہ منی میں۔ میں عرض گزار ہوں کہ وہ ان کی کے روز نماز عصر کہاں پڑھی  
فرمایا کہ ابلج میں اذقہم اہل طرع کرو جیسے تمہارا امیر کرے۔

عبد المتعال بن طالب، ابن وہب، عمرو بن عمار، قتادہ، حضرت  
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نماز پڑھ لی تو تھوڑی دیر محض میں سوئے  
پھر بیت اللہ کی طرف سوار ہوئے اور اس کا طواف کیا دیہ الوداعی  
طواف ہوتا ہے۔

### مُحَضَّب

ہشام کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: وہ مقام جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ٹھہرتے تاکہ آسانی سے روانہ ہو سکیں، وہ مقام ابلج ہے۔

عطائہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا  
تخصیب کوئی چیز نہیں بلکہ وہ منزل صرت ایک ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نزول اجدال فرمایا کرتے تھے۔

کہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طوی میں اترنا اور مکہ  
منظرہ سے لوٹتے وقت بلحا میں اترنا جو ذوالحلیفہ میں  
ہے۔

ناقصہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دو تین بار  
کے درمیان ذی طوی میں رات گزارتے۔ پھر جب چاہے ہمارے مکہ مکرمہ

يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ  
مَرْفُوعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ  
الْعَرُوبَةِ قَالَ بَعْدَ قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى لِعَصَايَوْمِ السَّحْرِ  
قَالَ بِالْأَبْطَحِمْ أَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ امْرَأَةٌ.

۱۶۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنِ طَالِبٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ  
حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَ  
الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَفَعَهُ يَدَهُ بِالْمُحَضَّبِ ثُمَّ رَكِبَ  
إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ.

### بَابُ الْمُحَضَّبِ

۱۶۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلُ  
يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَكُونَ  
إِسْمُهُ لِيُخْرِجَهُ نَعْنَى بِالْأَبْطَحِمْ.

۱۶۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ  
عَمْرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ  
الْمُحَضَّبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ الْمَذْهَبِ فِي طَوَى قَبْلَ أَنْ  
يَدْخُلَ مَكَّةَ وَالْمَنْزِلُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بَيْنَ  
الْحَلِيفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ.

۱۶۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هُكَيْمَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ

١٢٢٤. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا  
خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ عَنِ الْمُصَنَّبِ  
فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ عَنِ نَافِعٍ قَالَ نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ  
كَانَ يُصَلِّي بِهَا يَعْرِضُ الْمُصَنَّبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ  
أَحْسَنُهُ قَالَ وَالْمَغْرِبَ قَالَ خَالِدٌ كَرَّ أَشْكُ فِي  
الْعِشَاءِ وَيَجْمَعُ هَجْعَةً وَيُنْكَرُ ذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بِأَنَّهُ مَن سَزَلَ يَدِي طُؤَى إِذَا رَجَعَ  
مِنْ مَكَّةَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ  
أَبِي بَعْنٍ شَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَتْ إِذَا  
أَقْبَلَ بَاتَ يَدِي طُؤَى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ  
وَرَأَى أَنْفَرَ مَدَّ يَدِي طُؤَى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ  
وَكَانَ يَدُ كُرَّانَ السَّجْدَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ -

بِالْبَلَدِ التَّجَارَةِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ.

١٦٢٨ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي هَيْثَمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ وَبْنَ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ ذُو الْحِجَازِ وَعُكَاظُ مَتَجَرِّ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ

عمر دین سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: دربر جاہلیت میں خود السجاز اور عکاظ لوگوں کے تجارتی بازار تھے جب اسلام آیا تو لوگوں نے ان میں جانا ناپسند کیا۔ یہاں تک



کی رات میں حضرت صفیہؓ کو عرس کیا اور وہیں گوارا ہو گیا کہ میرے فیصلے میں  
آپ حضرات کو میں روک لوں گی، فرمایا کہ یا نبیؐ سر منڈی، کیا تم نے یوم النحر  
کو راف کیا تھا؟ عرض گزار ہو میں اہل ہاں۔ فرمایا تو پھر چلو۔ **لحم ابو عبد اللہ**  
بخاری نے دوسری اسناد کے ساتھ ہی حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ  
صدیقہ نے فرمایا، ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نیکے اودھ  
ہی کی بات کرتے تھے جب ہم پہنچ گئے تو آپ نے احرام کھل دینے کا حکم  
فرمایا جب روانگی کی رات آئی تو حضرت صفیہ بنت حبیبہؓ کو حیض آ گیا۔ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سر منڈی، یا نبیؐ امیر سے خیال میں تم ہیں دو کو  
گی۔ کیا تم نے یوم النحر کو طواف کیا تھا؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا تو چلو۔ میں عرض  
گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں نے احرام نہیں کھولا۔ فرمایا کہ تنعیم سے عمرہ  
کر لو پس ان کے ساتھ ان کے بھائی جان گئے۔ ہم آپ کو رات کے آخری  
حصے میں ملے۔ فرمایا کہ تمہارے ملنے کی فلاں جگہ ہے۔

الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ خَلَصْتُ صَفِيَّةَ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أَسَاءَ لِي  
إِلَّا حَاسِبْتُكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَفْرَى  
خَلَقِي أَطَافَتْ يَوْمَ النَّفْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَإِنْفِرِي قَالَتْ  
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدًا حَدَّثَنَا مُحَاضِرًا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانْفِرَ  
إِلَّا الْحَبَجَ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرْنَا أَنْ لِحُولَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ  
النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقِي عَفْرَى مَا أَرَاهَا إِلَّا حَاسِبْتُكُمْ قَالَ  
كُنْتُ طُفْتُ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَإِنْفِرِي قُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ خَلَلْتُ فَأَعْتَمِرِي مِنَ التَّعِيمِ  
فَخَرَجَ مَعَهَا أَخُوهَا فَلَقَيْنَاهُ مَدْلَجًا فَقَالَ مَوْعِدُكَ  
مَكَانَ كَذَا وَكَذَا۔

## عمرہ کا بیان

عمرہ، اس کا وجوب اور فضیلت۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ  
کوئی ایسا نہیں جس پر حج عمرہ نہ ہو۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ  
اللہ کی کتاب میں اس کا ساتھی ہے کہ حج اور عمرہ اللہ کے لیے  
پورا کرو۔

عبد اللہ بن یوسف، لحم مالک، متی مولیٰ ابو یزید بن عبد الرحمن ابو صالح

## ابواب العمرۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ الْعُمْرَةِ، وَجُوبُ الْعُمْرَةِ وَقَضَائُهَا  
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَحَلْيُهُ  
حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
إِنَّهَا لَقَرِيْبَتَاهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ وَاتَّعَمُوا  
الْحَبَجَ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ۔  
۱۶۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

ف: پنج سرور وہ ہوتا ہے جس کے اندر کوئی برائی شامل نہ ہو یعنی حلال کمائی سے حج کیا۔ کسی پر ظلم نہ کیا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کیا ہو۔ حج کے تمام اسباب کو سنت کے مطابق ادا کیا ہو اور یہ سب کچھ محض رضائے الہی کے لیے کیا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے بندے کے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے اور ایسے حج کے بدلے میں اسے جنت ملتا ہے۔ **وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔**

جس نے حج سے پہلے عمرہ کیا۔

ابن جریر سے روایت ہے کہ عمرہ بن خالد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق پوچھا تو فرمایا: کوئی معاف نہیں۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا۔ — ابراہیم بن سعد، ابن اسحاق عمرہ بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے اسی طرح پوچھا۔

عمر بن مل، ابوعامر، ابن جریر، عمرہ بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسی طرح پوچھا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟

مجاہد سے روایت ہے کہ میں ادریس بن زید مجہد میں داخل ہوا تو وہاں حضرت عبداللہ بن عمرؓ حرمہ مالشہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے تھے۔ ہم نے ان کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ بدعت ہے پھر ان سے گزارش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار۔ ان میں سے ایک رجب میں۔ ہم نے ان کی بات کی تردید کو پسند کیا۔ ہم نے حجرے میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کا آواز سنی تو عرض گزار ہوئے۔ اہل بیت جان اے ام المومنین! کیا آپ سُن رہی ہیں جو حضرت ابو عبد الرحمنؓ کہہ رہے ہیں؟ فرمایا کہ کیا کہہ رہے ہیں؟ عرض کی، وہ کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے جن میں سے ایک رجب میں کیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

**بَابُ مَا مِنْ اَعْمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ۔**

۱۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَعْمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَحْجَّ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

۱۶۵۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

**بَابُ مَا كَرَّمَ اَعْمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔**

۱۶۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَنِصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى الْحُجْرَةِ عَائِشَةُ وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَوةَ الصُّبْحِ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ صَلَوةٍ يَقْرَأُ فَقَالَ يَدْعُو تَتَرَقَّى لَهُ كَرَّمَ اَعْمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَبِعَ إِحْدَاهُمُ فِي رَجَبٍ فَكَرَّمْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِئْثَانَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّاهُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ مَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عمرہ نہ کیا۔

میں نہیں کیا۔

قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار۔ ایک عمرہ مدینہ والا ذی قعدہ میں جب کہ مشرکوں نے آپ کو روکا۔ دوسرا عمرہ اگلے سال ذی قعدہ میں جب کہ ان سے صلح ہوئی۔ تیسرا عمرہ جمرانہ جس میں غالباً خنیں کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا۔ چارواں عمرہ کہتے ہیں کہ کتنے حج کیے؟ فرمایا کہ ایک۔

قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا جب کہ آپ کو واپس لوٹا گیا اور اگلے سال مدینہ کا عمرہ۔ ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

ہمام سے روایت ہے کہ آپ نے چار عمرے کیے۔ سارے ذی قعدہ میں سوائے اُس ایک کے جو اپنے حج کے ساتھ کیا۔ ایک عمرہ مدینہ والا، ایک اگلے سال تیسرا جمرانہ سے جب کہ خنیں کا مال غنیمت تقسیم کیا اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

امام ابن عثمان، شریح بن مسلم، البرہان بن یوسف، ابن کے والد ابو اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے سروق، عطاء و احمد ماہد سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے ذی قعدہ میں عمرے کیے۔ میں نے حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج کرنے سے پہلے دو مرتبہ ذی قعدہ میں عمرے کیے۔

رمضان میں عمرہ کرنا

عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ

اخبرني عطاة عن عروة ابن الزبير قال سألت عائشة قالت ما اعتمر رسول الله صلى الله عليه وسلم في رجب.

١٦٥٥- حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا هَتَامٌ عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْمَا اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعُ عُمَرَةٍ الْحَدِيثِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَلَّاهُ الْمُشْرِكُونَ وَعُمَرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَلَّاهُمْ وَعُمَرَةٌ الْيَعْرَانَةِ إِذَا قَسَمَ غَنِيمَةُ أَرَاهُ حَتَّى أَقْلُتُ كَرَحَجَةٍ قَالَ وَاحِدَةً.

١٦٥٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هَشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا هَتَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ رَدُّوا وَ مِنْ الْقَابِلِ عُمَرَةُ الْحَدِيثِيَّةِ وَعُمَرَةٌ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ.

١٦٥٧- حَدَّثَنَا هُدَيْبٌ حَدَّثَنَا هَتَامٌ وَقَالَ اعْتَمَرَ أَرْبَعُ عُمَرٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ هُمَرَةٌ مِنَ الْحَدِيثِيَّةِ وَمِنْ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَمِنْ الْيَعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمُ خَنِينَ وَعُمَرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ.

١٦٥٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي لَاسِقٍ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا وَعَطَاءً وَفُجَاهًا فَقَالُوا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَتَجَمَعَ وَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَجْعَلَ مَزْنَيْنِ بِالْبَلَاءِ عُمَرَةً فِي رَمَضَانَ.

١٦٥٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ

### محسب کی رات وغیرہ میں عمرہ کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب کہ ذوالحجہ کا ہاندھ نظر آنے والا تھا آپ نے ہم سے فرمایا کہ تم میں سے جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اُدھر جو احرام باندھنا چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ لے اُدھر میں قرآن کا نواز لے لانا تو عمرہ کا احرام باندھنا حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ ہم میں سے بعض نے حج کا احرام باندھا اُدھر بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں ان میں تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا جب عرفہ کا روز آیا تو مجھے حیض آگیا یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی تو فرمایا اے عمرہ چھوڑ دو سر کھول کر نکلی کرو اور حج کا احرام باندھ لو جب محسب والی رات آئی تو میرے ساتھ حضرت عبدالرحمن کو تنعیم کی طرف بھیجا تو میں نے اپنے عمرے کے بجائے عمرہ کا احرام باندھا۔

### تنعیم سے عمرہ کرنا

عمرو بن اوس نے حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ عائشہ کو پیچھے لجا کر تنعیم سے عمرہ کرو والاؤرسفیان کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نے عمرہ فرمنا اور کتنی ہی دفعہ عمر فرمنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس بھی قرآن کا نواز نہیں تھا سو اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوطالب کے اور حضرت علیؓ کے آئے تو ان کے پاس قرآن

### باجلہ العمرۃ لیلۃ الحصبۃ وغیرہا

۱۶۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو معاويةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِقِينَ لِبَهْلَالٍ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ لَنَا مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهْلَ بِالْحَيْمِ فَلْيُهْلَ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهْلَ بِعُمَرَةٍ فَلْيُهْلَ بِعُمَرَةٍ فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمَرَةٍ قَالَتْ فِيمَا مِنْ أَهْلِ عُمَرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِحَيْمٍ وَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ عُمَرَةٍ فَأَبْطَلَنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْفَضِي عُمَرَتَكَ وَارْفَضِي رَأْسَكَ وَامْتَشِطِي وَاهْنِي بِالْحَيْمِ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِلَى النَّعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمَرَةٍ تَحْتَ عُمَرَةٍ

### باجلہ عمرۃ النعیم

۱۶۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفِينُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَمِيعٍ عَنْ وَثْنِ أَوْسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُرَدَّ عَائِشَةُ وَيُعْمَرَهَا مِنَ النَّعِيمِ قَالَ سُفِينُ مَرَّةً سَبْعُ عُمَرَوَاتٍ كُنْتُ سَبْعَةَ مِنْ عُمَرَوَاتٍ

۱۶۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ هَبِيبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الْمُخَلِمِ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا وَأَصْحَابَهُ بِالْحَيْمِ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَذِي



عليه وسلم اذن لاهل بيته ان يجعلوه عماره يعصونها  
 بالنهي ثم يقصرونها ويجعلوا لامرهم الهدى فقالوا  
 نطعن الى منى وذكر احدنا يقطرون قبلهم النبي صلى الله عليه  
 فقال لو استقبلت من امرى ما استبدت ما اهديت  
 ولو لا ان معي الهدى لاحطت وان عائشة حاضت  
 فنتكت المناسك كلها غير انما لم تطف بالبيت  
 قال فلما طهرت وطافت قالت يا رسول الله تنطلقون  
 بعمره وحجته فانطلق بالحج فامر عبد الرحمن بن  
 ابي بكر ان يخرج معها الى النعيم فاعمرت بعد الحج  
 في ذي الحجة وان سراقه بن مالك بن جعشم نفى  
 النبي صلى الله عليه وهو بالعقبة وهو يمينها فقال انكم هذه  
 خاصته يا رسول الله قال لا بل للابد

**باب ١٢٣** الائمة بعد الحج بغير هدي  
 ١٢٣ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا يحيى حدثنا  
 هشام قال اخبرني ابي قال اخبرني عائشة قالت  
 خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مواقين  
 ليلال ذي الحجة فقال رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم من احب ان يهل بعمره فليهل و  
 من احب ان يهل بحجة فليهل ولو لا اني  
 اهديت لاهللت بعمره فيمنهم من اهل بعمره ومنهم  
 من اهل بالحجة وكنت بمن اهل بعمره فحضت  
 قبل ان ادخل مكة فاذا ركني يوم عرفة وانا خائض  
 فشكوت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال  
 دعي عمرتك وانقصي رأسك وامشي بالحج  
 ففعلت فلما كانت ليلة الحصة ارسل معي عبد الرحمن  
 الى النعيم فاذا بها اهللت بعمره مكان عمرته

کہا کہ ہم نہی ہمارے لئے اور ہم نے اس کو بھروسہ کیا کہ ہم اس کے  
 علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو فرمایا ہاں اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا جو بات اب سامنے  
 آئی تو میں ہدی نہ لاتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام  
 کھول دیتا حضرت عائشہ کو جیسا آگیا انھوں نے تمام مناسک ادا کیے تھے  
 لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا جب پاک ٹھوہیں تو طواف کر لیا عرض  
 گزار ٹھوہیں کیا رسول اللہ لوگ عمرہ اور حج کر کے ٹھوہیں گے اوس میں صرف حج  
 کر کے ماہی حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنیم تک  
 جاؤ۔ تو انھوں نے ذوالحجہ میں حج کے بعد عمرہ کیا حضرت سراقہ بن مالک بن  
 جعشم کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عقبہ میں ملاقات ہوئی جب کہ وہ ری  
 کر رہے تھے عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا یہ فاس آپ کے  
 لیے ہے یا فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے۔

**حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا**  
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب کہ ذوالحجہ کا پانچواں دن آئے والا تھا۔  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عمرہ کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ  
 لے اور جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ لے اور اگر میں تران کا جانور نہ  
 لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ ہم میں سے بعض نے عمرہ کا اور بعض نے حج کا احرام  
 باندھا میں عمرہ کا احرام باندھنے والوں میں تھی۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے  
 مجھے حیض آگیا اور عرفة کے روز میں حائضہ تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم سے شکایت کی تو فرمایا۔ اپنا عمرہ چھوڑ دو۔ رکھ کر گھسی کرو اور حج  
 کا احرام باندھ لو میں نے یہی کیا جب حبسہ کی رات آئی تو آپ نے حضرت  
 عبدالرحمن کو میرے ساتھ تنیم بھیجا یہ ان کے چچھے بیٹھیں اور عمرہ کا اپنے  
 عمرے کی جگہ احرام باندھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا حج اور عمرہ پورا کر دیا اور  
 اس سے ہدی مفقود نہ ہوئی اور کوئی چیز لازم نہ آئی۔

۱۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سُرَيْجٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ يَصُدُّهُ النَّاسُ يَنْسُكُونَ وَاصْدُرْ بِسُكِّ  
نَفَقِلْ لَهَا أَنْ تَطِيرَ فَإِذَا أَطْلَمَتْ فَأَخْرِجِي إِلَى  
الْشَّيْخِ فَأَهْلِي ثُمَّ إِثْنَيْنِ يَنْتَابِ كَدَّ أَوْلِيَّيْنِهَا عَلَى مَدِّ  
نَفَقَتِكَ أَذْنُصِيكَ۔

بَابُ لَلِ الْمُغْتَمِرِ إِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ  
خَرَجَ هَلْ يُجِزُّهُ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ۔

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ  
الْقَاسِمِ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَهْلِكًا  
بِالْحَجِّ فِي أَشْهُمِ الْحَجِّ وَحُجْمِ الْحَجِّ فَزَلْنَا بِسَرَفٍ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهَاصِبٍ مِنْ  
لَدُنْكَ تَعْلَهُ هَذِي فَاحْبَبِ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ  
وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
وَسَلَّمَ وَرَجَالَ عَيْنِ أَصْحَابِهِ ذَوِي قُوَّةٍ يَا لَهْذِهِ  
فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةٌ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَنَاكِئِي فَقَالَ مَا يَسْكُكِ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُ  
لِهَاصِبِكَ مَا قُلْتُ فَمِنْ عُمْرَةٍ قَالَ مَا شَأْنُكَ  
قُلْتُ لَا أَصِلُ قَالَ فَلَا يَصُفُّكَ أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ  
كُتِبَ عَلَيْكَ مَا كُتِبَ عَلَيْكَ فَكُونِي فِي حَبَّتِكَ عَسَى  
اللَّهُ أَنْ يَرَزُقَكِهَا قَالَتْ كَمْ كُنْتُ حَتَّى نَفَعَنِي نَائِمٌ مِنِّي  
فَزَلْنَا الْمُحْصَبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ خُومُ  
يَا خَيْتِكَ الْحَوْمَ فَلْتَهَلْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا مِنْ  
طَوَافِكُمَا أَنْتِظَرُكُمَا هَهُنَا فَاتَيْنَا فِي جَوْفِ الْكَلْبِ فَقَالَ

مسند ابی یزید ابی نعیم ابی اسود عاتشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہوئی  
اے رسول اللہ لوگ دونوں عبادتیں کر کے لوٹ رہے ہیں اور میں ایک  
عبادت کر کے لوٹ رہی ہوں۔ ان سے فرمایا گیا کہ انتظار کرو۔ جب تم  
پاک ہو جاؤ تو تنہا کی طرف نکلا اور احرام باندھ لینا۔ پھر فلاں جگہ آ جانا  
کیونکہ یہیں تمہارے غریب اور محنت کے مطابق ثواب ملے گا۔

مستمر جب عمرہ کا طواف کر کے نکل جائے تو کیا وہ طواف  
وداع کی طرف سے کافی ہے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حج کے  
میں نود میں جا کا احرام باندھ کر نکلے اور صرف کے مقام پر اترے۔ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو  
اور وہ چاہے تو اسے عمرہ بنائے اور جس کے پاس ہدی ہو وہ نہ کرے۔  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صاحب استقامت اصحاب کے پاس  
فرمانے کے ہاں تھے۔ لہذا انھوں نے عمرہ نہ بنایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی فرمایا کہ کہیں رو تو میں عرض  
کی کہ میں نے سنا ہے کہ آپ نے اپنے اصحاب سے کچھ فرمایا جس کے باعث  
میں عمرہ کرنے سے مجبور نہیں رہا یا، کیا بات ہے! عرض گزار ہوئی کہ  
میں نماز نہیں پڑھتی فرمایا کہ تمہارا کوئی نقصان نہیں کہ تم حضرت آدم کی  
بیٹیوں میں سے ہو، جو ان کے لیے دکھا گیا وہی تمہارے لیے ہے تم حج پر  
رہو قریب ہے کہ اللہ بھی نصیب کرے۔ میں اسی طرح رہی یہاں تک  
کہ جب ہم تم سے محصب میں اترے تو حضرت عبدالرحمن کو بلا کر فرمایا  
اپنی بہن کو حرم لے جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھ لینا جب دونوں اپنے  
طوافوں سے فارغ ہو جاؤ تو میں فلاں فلاں جگہ تمہارا انتظار کروں گا۔ ہم  
آدھی رات کے وقت آئے۔ فرمایا اتم فارغ ہو گئے! عرض کی، ہاں۔ آپ



www.alahazratnetwork.org

مفتوان بنی علیؑ نے اپنے والدِ اجد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ جبرائیل کے مقام پر تھے اس نے جبرائیل پر رکھا تھا جس پر خوشبو یا زعفران کا نشان تھا۔ عرض کی کہ عمر میں آپ مجھے کیا کہنے کا حکم فرماتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی آپ پر کپڑا ڈال دیا گیا۔ میں چاہتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھوں جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھیں؟ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو ایمان لے لیا۔ انھوں نے کپڑے کا ایک حصہ اٹھایا۔ میں نے دیکھا کہ آپ غرٹے رہے ہیں یا بیل کی طرح ڈیرا جب یہ کیفیت دیکھ کر تو فرمایا اعرہ کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے! اپنا جعبہ اُتار دو۔ اس سے خوشبو یا زعفران کا نشان دھو ڈالو اقد اپنے عمروں میں دھکی کر جو اپنے جج میں کتے ہو۔

ہشتم بی مرقہ کے والد ماجد جناب کریم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضہ مطہرہ  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے اور میں  
دعویٰ، اُن دونوں کم عمر تھا کہ ارشاد ربانی: اے بے شک صفا اور مردہ اللہ  
کا نشانوں سے ہیں جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں  
کہ ان دونوں کا طواف کرے " لہذا اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو اُس پر  
کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بات اگر یوں ہوتی جیسے تم کہہ  
سہے ہو تو اخطا ہوتے فَلَا جُنَاحَ اَنْ لَا يَطُوفَا بِهِمَا۔  
یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی جو منات کے لیے احرام باندھتے  
اور منات تذیر کے سامنے ہے اور وہ صفا اور مردہ کے درمیان طواف  
کرتا برا سمجھتے تھے۔ جب دور اسلام آیا اور لوگوں نے اس کے متعلق رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ بے شک  
صفا اور مردہ اللہ کا نشانوں سے ہیں جو بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو

بَابُ ثَلَاثِينَ مَتَّى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ وَقَالَ عَطَاءٌ  
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ  
أَصْحَابِ أَتُ يَجْعَلُونَهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُونَ  
بِهَا يَفْضَرُونَ فَارْجِعُوا

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا اسْتَفْهُنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ  
إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ لَعُمْرَةَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْتَمَرْنَا مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلَ  
مَكَّةَ طَافَ وَطَفْنَا مَعَهُ وَآلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَاتَّيْنَاَهَا  
مَعَهُ وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ يَرَوْهُ أَحَدٌ  
فَقَالَ لَهُ صَاحِبُ لِي أَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا قَالَ  
فَحَدَّثَنَا مَا قَالَ لِحَدِيثِهِ قَالَ بَشَرُوا خَدَيْجَةَ بَيْتِ  
مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَغَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ  
۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ  
طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَا ابْنَ أُمِّ آتَةَ فَقَالَ قَدِيمُ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا  
وَصَلَّى خَلْفَ الْإِثْمَامِ ثَلَاثِينَ وَطَافَ بَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ  
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ  
لَا يَفْضَرُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ  
شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ

عمرہ کرنے والا ایک احرام کھولے۔ عطاؤ نے حضرت جابر سے  
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اپنے  
عمرہ بنالیں۔ لہذا طواف کر کے بال چھوئے کرواؤں اور عمرہ کھول دیں۔

حضرت عبداللہ بن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ  
عمرہ کیا۔ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہو کر آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی  
آپ کے ساتھ طواف کیا۔ ہم اہل مکہ سے آپ کو چھپائے ہوئے تھے کہ  
سباؤ کوئی تبرار دے۔ میرے ایک دوست نے ان سے پوچھا، کیا  
حضور کعبہ میں داخل ہوئے؟ فرمایا کہ نہیں۔ پھر آپ نے ہم سے وہ حدیث  
بیان کی جو حضرت فدیکہ سے فرمایا۔ فدیکہ کو جنت میں موتی کے گھر کی  
بشاعت دو جس میں نہ شور و غل ہے اور نہ تکلیف۔

عمرہ بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے عمرہ میں بیت اللہ کا طواف کیا لیکن  
صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے، کیا وہ اپنی بیوی کے پاس جائے؟  
فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچے تو بیت اللہ کے سات طواف کے،  
مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات  
پہرے لگائے۔ اور کہا سے یہ رسول اللہ صلی اللہ کے طرز عمل میں بہترین  
نمذہ ہے۔ ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
پوچھا تو فرمایا کہ اس کے نزدیک نہ جائے جب تک صفا و مروہ کے  
درمیان طواف نہ کرے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں  
یلماد کے قلعہ پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا جہاں  
آپ فرمادے تھے۔ نہ پایا کہ کیا تم حج کرو گے؟ عرض کیا، ہاں۔ فرمایا کہ کس چیز



مَنْ يَسْمُكُ بِأُحْسَنِ طَعَامٍ بِبَيْتٍ وَيَا لَتَصْفَا  
النَّارُ وَتَقْأَحِينَ مَطْفُتٌ بِالنَّبِيِّتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْفَعِ  
تُتْرَا تَكُنْ امْرَأَةً مِنْ قَبِيْسٍ فَفَلَتْ لَأَيْسَى ثُمَّ أَهْلَكَتُ  
بِالْحَجِّ مَكْنُتٌ أَنْفِي بِهِ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ  
إِنْ أَخَذْنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالنَّهْيِ وَإِنْ أَخَذْنَا  
بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ  
حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ.

۱۶۴۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
مَوْلَى أَسْمَاءَ بَدَتْ إِيَّاهُ بِكَرْحَدَةٍ أَتَتْهُ كَانَتْ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ  
تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَبَشَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ لَقَدْ زَلْنَا  
مَعَهُ هُنَا وَهُنَا يَوْمَ مَرَجٍ خِفَافٌ قَلِيلٌ ظَهَرْنَا قَلِيلَةً أَرَادْنَا  
فَالْعَمْرُوتُ أَنَا وَأَخِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَمَوْلَانِ وَقُلْنَا فَلَمَّا  
مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَهْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعِشِيِّ بِالْحَجِّ  
بِالْحَبَشَةِ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ  
الْعَمْرُوتُ أَوْ الْقُدُورِ.

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ  
غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عَمَلٍ يَكْتُمُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْضِ  
ثَلَاثَ تَكْوِيْمَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يُرَائِيُونَ  
تَأْتِيُونَ عَائِدُونَ سَاجِدُونَ لِمَنْ تَنَاجَدُونَ صَدَقَ  
اللَّهُ وَعْدُهُ وَنَصْرَ عَبْدِهِ وَهَزَمَ الْأَعْرَابَ وَحْدَهُ  
بِالْحَبَشَةِ اسْتَقْبَالَ الْحَاجَّ النَّقَادِ مِينَتَ وَ  
الْثَلَاثَةَ عَلَى لَدَا بَنِي.

سرسے جو میں نکالیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ میں اسی کے مطابق فتویٰ  
دیتا رہا، یہاں تک کہ جب حضرت عمر کا وفات آیا تو انھوں نے فرمایا  
اگر ہم ان کی کتاب کو لیں تو وہ میں پر داکر نہ کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کو لیں تو اس وقت تک احرام نہ کھولا جائے  
جب تک قرآنی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے۔

عبد اللہ بن ابی اسلمہ بنت ابی کبیر سے روایت ہے کہ وہ حضرت اسلمہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کرتے جب کہ وہ حجوں پہاڑ کے پاس سے گزرتے  
اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ پر دروز نازل فرمائے، ہم ان کے ساتھ یہاں اترے اور  
ان دنوں ہم ایک ٹھیکے اورد کم تھے۔ ہماری سواریاں کم اور زاد راہ کم تھیں  
میں میری بہن عائشہ حضرت زبیر اور غلامان فلاں نے عمرو کیا۔ جب ہم بیت اللہ  
کو پہنچے تو ہم نے احرام کھول دیا۔ پھر شام کے وقت ہم نے حج کا احرام  
باندھ لیا۔

جب حج عمرو یا جہاد سے لوٹے تو کیا کہے؟

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو ہر اونچی  
جگہ پر تین دفعہ تکبیر کہتے۔ پھر بولیں کہا کرتے۔ ہم نہیں ہے کوئی معبود مگر  
اللہ وہ اکیلے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی  
کی بے سبب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ ہم آندے  
تو یہ کرنے والے عبادت کرتے والے، مجتہد کرنے والے اپنے رب کی  
ممد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد کی  
اور شکروں کو اکیلے نے شکست دی۔

آئے والے حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک  
جانور پر سوار ہونا۔

صبح کے وقت گھر آنا۔

بِالْحَبْلِ الْقُدُّومِ بِالْغَدَاةِ -

شام کے وقت گھر آنا۔

بِأَجْزَالِ الدُّخُولِ بِالنَّعْشِ.

مدینہ منورہ پہنچ کر رات کے وقت گھر والوں کے پاس نہ جائے  
 مسلم بن ابراہیم شعبہ، محارب سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رات کے وقت گھر والوں  
 کے پاس پہنچنے سے منع فرمایا ہے۔

باب ۱۲۵ لَظْفُ أَهْلِهِ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ.

جو مدینہ منورہ کے قریب سیحہ گراہی اُڑھنی کو تیز کرے  
 سید بن البریم، محمد بن جعفر، حمید سے روایت ہے کہ انھوں نے  
 حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا، جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی چڑھائیوں کو دیکھتے تو اپنی اُڑھنی  
 کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرا جانور ہوتا تو اُسے ایڑ لگاتے۔ امام ابو عبد اللہ  
 نے فرمایا کہ محدث بن حمیر نے حمید سے روایت کی کہ اُس (مدینہ منورہ)  
 کی محبت میں ایڑ لگاتے۔

يَا مُوسَىٰ مَنْ أَسْرَعُ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمُدَيْنَةَ.

١٦٤٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
 بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمِيدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا  
 يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ  
 مِنْ سَفَرٍ أَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ  
 وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَزَّكَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نَادَى الْحَارِثُ  
 بْنَ عُمَيْرٍ عَنْ حَمِيدٍ حَزَّكَهَا مِنْ حَتْمِهَا.

١٦٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ عَنْ حَمِيدٍ  
عَنِ ابْنِ أَبِي جَدْرَةَ قَالَ قَالَ جَدْرَةَ تَابِعَةُ الْخُرَيْبِ بْنِ عُمَيْرٍ

قیس، اسماعیل، حنظلہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دیواروں کو متابعت کی اس کی عمارت بن سکیر نے۔



إِنَّمَا سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ بَنَزَلَتْ  
هَذِهِ الْآيَةُ فَبَيْنَا كَانَتْ الْأَنْصَارُ إِذَا أَحْجُوا  
فَجَاءُوا السَّيِّدَ خُلُوعًا مِنْ قِبَلِ أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ وَلَكِنْ مِنْ  
ظُهُورِهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ  
فَكَانَتْ عَيْنُكَ عَلَيْهِ فَزَلْتَ وَلَيْسَ لِي بَأَن تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ  
ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبُيُوتَ مِنْ أَوْدَانِهَا وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا.

بَابُ ۱۶۸۰ - حَكَتْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ حَكَتْنَا مَالِكٌ  
عَنْ سَيِّحٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّعْفُ قُلْعَةٌ مِنَ الْعَنَابِ  
يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ فَإِذَا قَضَى  
نَفْسَتَهُ فَلْيَعَجِلْ إِلَى أَهْلِهِ.

بَابُ ۱۶۸۱ - حَكَتْنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَلَبَغَتْ عَيْنُ  
صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةً وَجَعٌ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ  
حَتَّى كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ  
جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَآلِهِ إِذَا جَدَّ بِهِ الشَّيْخُ أَحْرَأَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ ۱۶۸۲ - الْحُصْبُ وَجَزْأُ الْقَيْدِ وَقَوْلُ تَعَالَى  
فَإِنْ أَحْصَرْتُمْهُمْ فَانْمَأَسُوا مِنْ الْهَدْيِ  
وَلَا تَخْلُقُوا رءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ قَالَ  
عَطَاءُ الْأَحْصَارِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَخْبِسُهُ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ ۱۶۸۳ - الْحُصْبُ وَجَزْأُ الْقَيْدِ وَقَوْلُ تَعَالَى  
فَإِنْ أَحْصَرْتُمْهُمْ فَانْمَأَسُوا مِنْ الْهَدْيِ  
وَلَا تَخْلُقُوا رءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ قَالَ  
عَطَاءُ الْأَحْصَارِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَخْبِسُهُ.

نماز میں ہاتھوں سے کسی چیز کو چھو کر یا اس سے کسی چیز کو چھو کر  
تو اپنے گھروں میں دروازوں سے داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ پیچھے کھڑے  
ہو کر انصار میں سے ایک آدمی آیا اور وہ دروازے سے داخل ہوا تو اس  
پر اسے ملامت کی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی، بھلائی یہ نہیں کہ تم گھروں میں  
پیچھے کھڑے سے آؤ بلکہ بھلائی یہ ہے جس نے تقویٰ اختیار کیا اور گھروں  
میں دروازوں سے آیا کرو۔

سفرِ غزب کا ایک ٹکڑا ہے۔  
ابو امام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سفرِ غزب کا ایک ٹکڑا ہے جو نہیں کھانے پینے  
اور سونے سے روک دیتا ہے۔ جب کلمہ پڑھائے تو اپنے گھروں میں پہنچنے  
کی جلدی کرنی چاہیے۔

مسافر کو جب سفر میں جلدی ہو اور جلد گھر پہنچنا  
چاہے۔

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: میں کہہ کر  
کے راستے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا تو انھیں حضرت  
صفیہ بنت ابی ہبیبہ کے سخت بیمار ہونے کی خبر ملی، یہاں تک کہ شفق غائب ہونے  
کے بعد اترے تو غریب اور مشاویک دونوں غازیں جمع کر کے پڑھیں پھر فرمایا  
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب  
کو مؤخر کر کے دونوں کو جمع فرمایا کرتے۔

روکا جانا اور شکار کا بدلہ۔ ارشادِ ربانی ہے: اگر تم روکے جاؤ  
تو جو قربانی پیش کرے اور اپنے سر سے منڈا لے لے گا یہاں تک کہ قربانی اپنے مقام  
پر پہنچ جائے۔ عطاء نے فرمایا کہ اگر احصار ہر وہ چیز ہے جو اسے  
روکے۔

بھی عدیہ میں کے سالِ عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

نبی خداوندی محمد اور سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابن زبیر کے خلاف فوجیں اُتری ہوئی تھیں تو ان دونوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے التماس کی کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کوئی مصائب نہ ہوگا کہ میں ٹھہرے کہ وہ آپ کے اُرد بیت اللہ کے درمیان حائل ہوں گے۔ فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ہدی کو فخر کیا اور سر مبارک کے بال اُتروائے یہی تھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اُپر عمرہ واجب کیا اور ان شاء اللہ جاؤں گا۔ اگر بھجبت اللہ تک جانے دیا تو طواف کروں گا اور اگر میرے اور اس کے درمیان حائل ہوئے تو وہی کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا اور میں ان کے ساتھ تھا۔ پس ذوالحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ ایک ساعت چلنے کے بعد فرمایا دونوں کی ایک بات ہے لہذا میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا۔ پس احرام نہ کھولایا ہاں تک کہ یوم النحر کو قربانی کر لی اور فرمایا کہ تم کہ احرام نہ کھوے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے روز ایک طواف نہ کر لے۔

موسیٰ بن اسماعیل بخاریہ، نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بعض صاحبزادے عرض گزار ہوئے کہ کاش آپ اس سال یہیں رہیں۔

محمد بن یحییٰ بن صالح بن حماد بن مسلم یحییٰ بن ابی کثیر مکرّم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تو آپسے سرببارک کے ہال اُتروائے۔ اپنی انفرادی مطہرات سے مجامعت کی اور قرآن کے جانور کو ذبح کیا اور لگے

١٦٨٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَهْمَةَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَّةُ عَنْ تَارْفِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَالَةَ وَوَسَّامِ  
بْنِ هُبَالَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ  
كَبَّارِي نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَا لَا تَضْرِبْكَ أَنْ  
لَا تَحْجُمَ الْعَامَ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَحْثَالَ بَيْنُكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ  
فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَفَعَالَ  
كَفَّارِ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَتَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
هَدْيَهُ وَحَلَّقَ رَأْسَهُ وَأَشْهَدَ كُرَافِي قَدْ وَجِبَتْ الْعُمْرَةُ  
إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْطَلِقُ فَإِنْ حِلَّ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ  
وَرَأَيْتُ حَيْلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلًا بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ  
ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاجِدَا شَيْدَ كُرَافِي  
قَدْ وَجِبَتْ حَجَّتُهُمْ عَمْرِي فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى  
حَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَاهْدَى وَكَانَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ  
طَوَافًا وَاحِدًا يَوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ.

١٦٨٣. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ لَهُ لَوَاقِمَتٌ بِهَذَا -

١٦٨٥. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ  
حَدَّثَنَا معاويةُ بْنُ سَلامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ  
عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أُخْصِرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُلِقَ رَأْسُهُ وَجَامِعَ



كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ حُسِرَ أَحَدٌ كُمْ عَنْ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَالْصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فِيهِ يُدْعَى وَيُصَوِّمُ أَنْ يَحُجَّ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَوْهً.

**باب ١٦٨٤** أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ سُوْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ وَأَمَّا صَحَابُهُ فَبَدَلُوا.

**١٦٨٨** أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شَهَامٍ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ هَمْدَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ قَالَ وَحَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَسَالِمًا كَلَّمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْمَرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْمَرُ بْنُ فَحَالٍ كَفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَخَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالٌ وَهَلْ رَأَى سَهْ.

**باب ١٦٨٩** مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَخْصِرِ بَدَلٌ وَقَالَ مَرْوَمٌ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي جَحْظٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَدَلُ عَلَى مَنْ لَقِصَ حَجَّهُ بِالنَّكَاحِ قَامَتْ مَنْ حَبَسَهُ عَذَابًا أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا تَهْ يَحِلُّ وَلَا يَرْجِعُ فَلَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي وَهُوَ مُحْصَرٌ حَرَكَةً إِنْ كَانَتْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَبَعَتْ فَلَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَتَبَعَتْ بِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَذِي فَيَحِلَّ وَقَالَ مَالِكٌ

اگر تم میں سے کوئی ایسا ہو جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے کچھ بھول گیا ہو تو اسے حج کرنا چاہیے۔ یہاں تک کہ اگلے سال حج کرے اور قربانی دے یا روزے رکھے جب کہ قربانی کا مائدہ میسر نہ آئے۔ عبد اللہ مہرزہری، سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔

روکے جانے کی صورت میں سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا۔  
عمود عبد اللہ بن ابی جحظ، مروم نے حضرت مسعود بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر کے بال اُتروانے سے پہلے قربانی کا اُتر اپنے اصحاب کو بھی اس کا حکم دیا۔

محمد بن عبد الرحیم، ابو بدر شجاع بن ولید، عمرو بن محمد عمری، نافع، عبد اللہ اور سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہم عمرو کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو کفار قریش نے بیت اللہ سے روکا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کے جانور کو غر کیا اور سر مبارک کے بال اُتروائے۔

جس نے کہا کہ روک دے جانے والے پر کوئی بدل نہیں۔  
روم، شبل، ابن ابی ربیع، ابی جحظ، ابی جحظ نے فرمایا کہ بدل اس پر ہے جس نے اپنے حج کو لذت سے فاسد کیا اور جو روکا جائے یا معذور وغیرہ ہو تو اس کو بدل دے اور نہ لٹے اور اگر اس کے پاس بدی ہو تو اسے غر کرے جب کہ بھیج نہ سکتا ہو اور اگر بھیج سکتا ہے تو احرام نہ کھوے جب تک قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے، امام مالک وغیرہ نے کہا کہ قربانی کے جانور کو ذبح کر کے اور جس جگہ چاہے سر منڈائے اور اس پر قضا نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے قربانی کی سر منڈائے اور

الْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَدْكُرْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يَقْضُوا شَيْئًا وَلَا  
يَعُودُوا وَالْحَدِيثُ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ -  
١٦٨٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
ثَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ حِينَ خَرَجَ إِلَى  
مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ إِنْ صِدْتُ عَنْ  
الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلَ بَعْثَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهْلَ بَعْثَةٍ عَامَ الْحَدِيثِ ثُمَّ إِنْ  
عَبَدَ اللَّهُ بْنُ عُمَرَ نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ مَا أَمَرَهُمْ إِلَّا بِأَجْزِ  
فَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمَرَهُمْ إِلَّا بِأَجْزِ  
أَنِي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهَا طَوَافًا  
فَاجِدًا أَوْ رَأَى أَنَّ ذَلِكَ مُجْزِي عَنْهُ وَأَهْدَى -  
**باب ٣١** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ  
مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ  
صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ وَهُوَ خَيْرٌ فَاَتَا  
الصَّوْمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ -

١٦٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
إِنِّي لَنِلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَعَلَّكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ  
قَالَ نَعْمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعَمْ  
سِتَّةَ مَسَاكِينٍ أَوْ أَنْسُكْ بِشَاةٍ -  
**باب ٣٢** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَوْ صَدَقَةٍ وَهِيَ

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا  
جب کہ وہ ختنہ کے دوران مکہ مکرمہ کی طرف عمرہ کرنے نکلے کہ اگر مجھے بیت اللہ  
سے روکا گیا تو میں وہی کروں گا جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی امتیت میں کیا۔ حضور نے صدیقہ کے سال عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر  
حضرت عبداللہ بن عمر نے سوچا کہ یہ دونوں تو ایک ہیں تو اپنے اصحاب کی  
جانب متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب دونوں کا حکم ایک ہے تو میں نہیں گواہ بناتا ہوں  
کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا۔ پھر دونوں کے لیے ایک ہی  
طواف کیا اور اسے کافی خیال کیا اور قربانی کا جانور لے گئے۔

ارشادِ ربانی ہے: جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف  
ہو تو فدیہ ہے روزے یا صدقہ یا قربانی جب کہ وہ استطاعت رکھے  
اگر روزے میں دن کے ہیں۔

عبداللہ بن یوسف امام مالک حمید بن قیس، مجاہد، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ  
نے حضرت کعب بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید جو تم میں سے کسی کو عذر ہو جس کی وجہ سے  
یا رسول اللہ! پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سر میں  
دواؤں میں روزے رکھ لینا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک  
بکری کی قربانی کرنا۔

ارشادِ ربانی: اَوْ صَدَقَةٍ سے مراد ساٹھ مسکینوں کو کھانا



اس کے متعلق یہ روایت نازل ہوئی کہ جو کلمہ میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں  
تکلیف ہو (۱۸۳۱۲) پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آمین  
دن کے روزے رکھ لینا یا اسٹھ مسکینوں میں ایک فرق کھانا صدقہ کر دینا  
یا قربانی کرنا جو میرا آئے۔

فدیہ میں نصف صاع کھانا کھانا۔

عبد الرحمن مقل سے روایت ہے کہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا کہ ان سے فدیہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ یہ آیت خاص  
میرے متعلق نازل ہوئی اور حکم میں عام ہے۔ مجھے اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اور جو نہیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں  
فرمایا: مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تمہاری تکلیف یہاں تک پہنچ جائے  
گیا مجھے خیال نہیں تھا کہ تمہیں اتنی تکلیف ہو جائے گی۔ تمہارے پاس  
بکری ہے؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا تو تین دن کے روزے رکھ لینا یا  
اسٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا یعنی ہر مسکین کو نصف صاع۔

بکری کی قربانی

عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ کعب کے چہرے پر  
جو نہیں گر رہی تھیں۔ فرمایا: کیا جو نہیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ عرض کی: ہاں  
پس انہیں کم دیا کہ سر نہ اڑیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ واضح  
نہیں کیا تھا کہ اس سے وہ احرام سے باہر ہو جائیں گے بلکہ وہ پُر امید  
تھے کہ کم کر دیں داخل ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرمایا۔  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں کم دیا کہ ایک فرق کھانا یا اسٹھ مسکینوں

فَقَالَ يُؤْذِيكَ هَوَاتُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ  
أَوْ قَالَ احْلِقْ قَالَ فِي نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ  
مَرِيضًا أَوْ يَمِ أَوْ مِنْ رَأْسِهِ إِلَى الْخَوَافِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
وَسَلَّمَ عَنْهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقَ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ  
أَوْ أَسْكُ بِمَا تَيَسَّرَ۔

بَابُ ۱۱۱۱ الْأَطْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ  
نِصْفُ صَاعٍ۔

۱۶۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَحْمَرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ  
قَالَ جَلَسْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ  
فَقَالَ نَزَلَتْ فِي خَاصَّةٍ وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةٌ حُمِلَتْ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفِعْلُ بَيْنَنَا نَزَلَ  
عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى الْوَجْعَ بَلَّغَ بِكَ  
مَا أَرَى أَوْ مَا كُنْتُ أَرَى الْجُهْدَ بَلَّغَ بِكَ مَا أَرَى تَعُدُّ  
شَاةً فَقُلْتُ لَا فَقَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعَمْ سِتَّةً  
مَسَاكِينَ يَكُنْ مِنْ نِصْفِ صَاعٍ۔

بَابُ ۱۱۱۱ التَّسْكُ شَاةً۔

۱۶۹۳۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ حَدَّثَنَا مَادُوحٌ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ  
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي يَكْرِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاهُ فَإِنَّهُ يَسْقُطُ  
عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ يُؤْذِيكَ هَوَاتُكَ قَالَ لَكُمْ قَامِرَةٌ  
أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحَدِيثِ وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ  
يَحْلِقُونَ بِهَا وَهَذَا عَلَى طَرِيقِ أَنْ يَنْدَحُوا مَرَّةً

إِنِّي لَبِئْسَ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى دَقَمْلَهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ مِثْلَهُ -

باب ۱۶۷ قول الله تعالى فلا ترفث -

۱۶۹۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَبَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرَفَثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعْ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ -

باب ۱۶۸ قول الله عز وجل ولا تشدوا الحبل -

۱۶۹۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَبَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرَفَثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعْ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ -

ارشاد ربانی کہ رَفَث نہ ہو۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ جماع کیا ہو اور نہ گناہ کا کام تو یوں لوٹے گا جیسے اُس کی ماں نے ابھی جنا ہو۔

ارشاد ربانی کہ حج میں گناہ کا کام اور جھگڑا نہ ہو۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اس گھر کا حج کرے جس میں نہ جماع کرے اور نہ گناہ کا کام تو یوں لوٹے گا جیسے آج ہی اُس کی ماں نے جنا ہو۔

ف: حدیث ۱۶۵۰ میں وارد ہوا ہے کہ حج مبرور کا بدلہ جنت ہے۔ حدیث ۱۶۹۴ اور اس حدیث میں بتایا ہے کہ جس نے صحیح طریقے سے حج کیا اور اُس کے اندر کوئی نامناسب کام نہ کیا تو اُس کے تمام گناہ معاف فرما دیے جتنے ہیں اور وہ اس طرح ہو جائے جیسے اُس کی ماں نے اُسے آج ہی جنا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۶۹ قول الله تعالى لا تقتلوا الصيد وأنتم حرم ومن قتله منكم متعمداً فجزاء عيشة ما قتل من النعم يحكم به ذوا عدل منكم هدياً يبلغ الكعبة أو كفارة طعام مساكين أو عدل ذلك صياماً ليدنوق وبال أمره عفا الله عما سلف ومن عاد فينتقم الله منه والله عزيز ذو انتقام أحل لكم صيد البحر وطعامه متاعاً لكم وللسيارة وحرم عليكم صيد البر ما دامتم حرمًا قالوا الله الذي لا نبي بعده تحشرون -

ارشاد ربانی تعالیٰ ہے: شکار کو نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں سے جو اسے قتل کرے تو اُس کا بدلہ ہے کہ اُسی طرح کا جانور مویشی سے دے تم میں سے جو قصداً اُس کا حکم کریں، تو ربانی ہو کہ کعبہ کو پہنچتی یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اُس کے برابر روئے کہ اپنے کام کا وبال چکھے۔ اللہ نے معاف کیا جو ہو گزرا اور جواب کہے گا تو اُس سے بدلہ لے گا اور اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا رحمان ہے تمہارے لیے دیا کاشکارا اور اُس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے دُرجس کی طرف تمہیں اٹھنا ہے۔ (۹۵، ۹۶، ۹۷)



عبداللہ بن البرقادہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے سال میرے والد  
 مخزم گئے تو ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور انھوں نے نہ باندھا۔  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ دشمن لڑنا چاہتا ہے تو نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم مل پڑے میں بھی اپنے دوستوں کے ساتھ تھا جو ایک دوسرے  
 سے نہیں بہتے تھے۔ مجھے ایک گورخر نظر آیا تو میں اُس پر ٹوٹ پڑا اور زینو  
 مار کر اُسے ٹھنڈا کر دیا۔ لوگوں سے مدد چاہی تو انھوں نے مدد کرنے سے  
 انکار کر دیا۔ ہم نے اُس کے گوشت میں سے کھایا لیکن بچھڑنے کا ڈر تھا میں  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگا، کبھی گھوڑے کو تیز دھڑانا  
 اور کبھی آہستہ چلاتا۔ آدھی رات کے وقت مجھے نبی غفار کا ایک آدمی ملا۔ میں  
 نے کہا کہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا؟ اُس نے کہا کہ میں  
 نے حضور کو تعین میں چھوڑا سقیا پر قتل کر دیتے تھے۔ میں عرض گزار  
 ہوا کہ یا رسول اللہ آپ کے ساتھی آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرتے ہیں، انھیں  
 ڈر ہے کہ باوا آپ سے بچھڑ جائیں لہذا اُن کا انتظار فرمائیے۔ میں عرض گزار  
 ہوا کہ یا رسول اللہ اچانک ایک گورخر نظر آگیا اور میرے پاس آگیا اور اللہ  
 گوشت ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کو کھلا دو اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۱۶۹۶۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ  
 عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ ابْنُ  
 عَامٍ الْحَدِيدِيَّةَ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمِ وَحْدَهُ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا لِفِرْعَوْنَ فَأَنْطَلَقَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحِكُ  
 بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَظَنَرْتُ قَوَاذِا أَنَا بِحِمَارٍ وَحَيْثُ  
 فَحَسَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعْنَتْهُ فَأَثْبَتَتْهُ فَاسْتَعْنَتْ بِهِمْ فَأَبَوْا  
 أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نَقْطَعَ  
 فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعَهُ فَرَفَعَنِي  
 شَاوَأَ قَاسِمٌ سُرَّاءُ فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي  
 جَوْفِ الْبَيْلِ قُلْتُ أَيْنَ تَرُكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ تَرُكْتُهُ يَتَعَمَّهِ وَهُوَ قَدْ رَأَى السَّقْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ إِنْ أَهْلَكَ يَفْرَوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ  
 إِنَّهُمْ قَدْ خَشَوْا أَنْ يَنْظُرُوا لِمَا رَأَى فَانْظُرْ لَهُمْ فَتَرَاهُمْ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حِمَارًا وَحَيْثُ وَحَيْثُ مِنْهُ فَأَصْلَحْتُ  
 فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُّوْا هُمْ مُخْرِمُونَ

بَابُ الْبَلَاءِ إِذَا رَأَى الْمُخْرِمُونَ صَيْدًا فَضَحِكُوا  
 فَقَطَّنَ الْحَلَائِلُ

جب احرام دلے شکار کو دیکھ کر نہیں اور بغیر احرام  
 والا سمجھ جائے۔

عبداللہ بن البرقادہ سے روایت ہے کہ اُن کے والد ماجد نے فرمایا۔  
 ہم مدینہ کے سال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے۔ آپ کے صحابہ کرام  
 احرام میں تھے اور میں نہیں تھا۔ میں بتایا گیا کہ غرقہ میں دشمن ہے تو ہم اُن کی  
 طرف متوجہ ہوئے۔ میرے ساتھی نے ایک گورخر دیکھا تو ایک دوسرے کا طرف  
 ہنسنے لگے۔ میں نے اُسے دیکھ لیا تو گھوڑے پر سوار ہوا اور زینو مار کر اُسے

۱۶۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ التَّوَيْجِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
 الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ  
 حَدَّثَهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 عَامَ الْحَدِيدِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أَحْرِمِ فَأَثْبَتْنَا  
 بَعْدَ بَعْضِنَا فَتَوَجَّهْنَا نَحْنُ فَبَصُرَ أَصْحَابِي بِحِمَارٍ

أَرْفَعُ فَرَسِي شَاوَأَ سَبْرَ عَلَيْهِ شَاوَأَ فَلَقِيَتْ رَجُلًا  
مِنْ بَنِي غَفَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرْكُمْتَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرْكُمْتَ بَعْضَهُمْ  
وَهُوَ قَائِلٌ بِشَقِيَّا فَلَحَقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ لَاحَظَ  
أَصْحَابُكَ إِسْلَامَ الْيَهُودِ مِنْ عِلْمِكَ السَّلَامَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ  
وَبَرَكَاتِهِ وَلَئِنْ كُنْتُمْ قَدْ خَشِئْتُمْ أَنْ يَقْتُلَكُمْ الْعَدُوُّ وَنَكَ  
فَانْظُرْهُمْ فَنَعَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصَدْنَا حِمَارَ  
وَحْشِي قَانَ عِنْدَنَا فَاضْلِكْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ كُلُّوْا وَهُمْ يُخْرِمُونَ  
بِالْعَبَا لَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ الْحَلَالُ فِي  
قَتْلِ الصَّيْدِ

۱۶۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ  
حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى  
أَبِي قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ الشَّيْخِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالقَاحَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلَاثِ  
أَحْ وَحَدَّثَنَا هَلْبَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِينُ حَدَّثَنَا  
صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ  
قَالَ كُنَّا مَعَ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالقَاحَةِ  
وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ قَرَأَتُ أَصْحَابِي  
بِهَرَاءٍ فَنَ شَيْئًا فَظَنَرْتُ فَإِذَا أَحْمَارُ وَحْشِي يَغْنِي وَقَعَ  
سَوْطُهُ فَقَالُوا لَا تُعِينُكَ عَلَيْهِ شَيْءٌ إِنَّا مُحْرِمُونَ فَتَنَّاوَلْنَاهُ  
فَأَخَذْنَاهُ ثُمَّ أَتَيْتُ أَحْمَارَ مِنْ وَرَاءِ الْكُمَةِ فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ  
بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُّوْا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوْا فَأَتَيْتُ  
الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا مَأْمَنَ فَسَأَلْتُهُ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مارا گیا اور اس کی طرف سے جواب دیا کہ میں نے اسے مارا ہے۔  
میں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جا پہنچا اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ  
آپ کے بعض صحابہ سلام و رحمت عرض کرتے ہیں اور انہیں ڈر ہے کہ کہیں  
آپ کے اور ان کے درمیان دشمنی نہ ہو جائے لہذا ان کا انتظار فرمائیے۔  
پس یہی کیا تو میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! ہم نے گورخا شکار کیا اور ہمارے  
اس کی کافضل گشت ہے، وہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے  
ساتھیوں کو کھلاؤ اور وہ مالِ احرام میں تھے۔

احرام والا شکار کرنے میں غیر احرام والے کی مدد  
نہ کرے۔

نافع مولى ابو قتادہ نے کہا کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے تین میل  
کے فاصلے پر قاحہ میں تھے۔ ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قاحہ کے  
مقام پر تھے اور ہم میں سے بعض احرام والے اور بعض بغیر احرام تھے میرے  
ساتھی ایک دوسرے کو کوئی چیز دکھا رہے تھے میں نے دیکھا تو وہ گورخ تھا  
میرا کوڑا لگا رہا تو انہوں نے کہا: ہم اس پر آپ کی مدد نہیں کریں گے کیونکہ  
ہم حالت احرام میں ہیں۔ میں اُسے لے کر ایک کیلے کے پیچھے سے گورخ  
تک پہنچا اور اُسے زخمی کر کے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔ بعض نے کہا  
کہ کھاؤ اور بعض نے کہا نہ کھاؤ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ  
میں حاضر ہوا اور آپ آگے نکل گئے تھے۔ میں نے آپ سے پوچھا تو فرمایا  
کہ کھاؤ طلال ہے عمرو بن دینار نے ہم سے فرمایا کہ علاج کے پاس جاؤ اور  
اُن سے اس کا اور دوسری حدیثوں کے متعلق پوچھو اور وہ یہاں ہمارے



پاس تشریف لائے ہوئے تھے۔

احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے کہ غیر احرام والا اُسے شکار کہے۔

عبداللہ بن ابوقحافہ کو ان کے والد ماجد نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حج کے لیے نکلے اور لوگ آپ کے ساتھ نکلے ایک جماعت جن میں حضرت ابوقحافہ بھی تھے، اُن سے فرمایا کہ دیا کے کنارے سے جاؤ۔ اُنہیں آگیا۔ اُنھوں نے دیا کے مال کو اختیار کیا۔ جب روئے تو سب نے احرام باندھ لیا تھا مگر حضرت ابوقحافہ نے نہیں باندھا تھا۔ جب وہ چلے گئے تو اُنھوں نے گور خر دیکھے۔ حضرت ابوقحافہ نے ایک گور خر پر حملہ کر کے اُسے زخمی کر دیا اور ہمارے پاس لائے۔ لوگ اُتر پڑے اور اس کا گوشت کھیا اور کہا کہ ہم حالت احرام میں شکار کا گوشت کھا رہے ہیں۔ ہم نے اُس کا گوشت اٹھایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے تو لوگ عرض کر رہے ہوئے، یا رسول اللہ! ہم حالت احرام میں تھے اور حضرت ابوقحافہ نے احرام نہیں باندھا تھا ہم نے کئی گور خر دیکھے تو حضرت ابوقحافہ نے اُن پر حملہ کر کے اُن میں سے ایک مادہ کو شکار کر لیا۔ ہم اُتر پڑے اور اُس کا گوشت کھایا۔ پھر ہم نے کہا کہ کیا ہم شکار کا گوشت کھائیں حالانکہ ہم حالت احرام میں ہیں۔ ہم نے اُس کا باقی گوشت اٹھایا۔ فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اُس پر حملہ کر کے کاہم دیا یا اُس کی طرف اشارہ کیا ہر عرض کی، نہیں۔ فرمایا تو اُس کا باقی گوشت بھی کاہم۔

ن: اس حدیث اور اسی مضمون کی گزشتہ احادیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ جس نے احرام باندھا ہوا ہو وہ شکار نہیں کر سکتا۔ اور نہ کسی کو شکار کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ اگر غیر محرم نے شکار کیا ہو تو محرم اُس جانور کے گوشت میں سے کھا سکتا ہے جیسا کہ اس حدیث اور اس سے ملحقہ گزشتہ احادیث میں واضح طور پر وارد ہوا ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔ اگر احرام والے کے زندہ گور خر بھیجا جائے تو نہ لے۔

حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جشمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اُنھوں نے ایک گور خر بلورہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جب کہ آپ ابوامیہ و دان کے مقام پر تھے۔ آپ نے وہ واپس کر دیا جب اُن کے چہرے پر ایسی

فَقَالَ كُلُوهُ حَلَالٌ قَالَ لَنَا عَمْرُو اَذْهَبُوا اِلَى صَدِيقٍ فَسَلُوهُ عَنْ هَذَا اَوْ غَيْرِهِ وَفَدِمَ عَلَيْنَا هَهُنَا۔  
بِاسْمِ اللّٰهِ لَا يَشِيْذُ اِلَّا مَحْذُوْرًا اِلَى الصَّيْدِ يَكُوْفُ يَصْطَادُكَ الْهَلَاكُ۔

۱۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا هُمَانُ هُوَ ابْنُ مُوْهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوا مَعَهُ فَمَضَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَبَيْنَمَا ابْنُ قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْقَوْا فَاخْذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْتَهَوْا أَحْرَمُوا كُلَّهُمْ إِلَّا ابْنُ قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا يَسِيرُونَ إِذَا زَاوٍ أَحْمَرٌ وَخَيْشٌ فَحَمَلَ ابْنُ قَتَادَةَ عَلَى الْحِمْرِ فَحَقَّرَ مِنْهَا أَنَا نَا فَخَزَلُوْا فَاكُلُوا مِنْ لَحْمِهَا وَقَالُوا إِنَّا كُلُّ لَحْمٍ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرَمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَمْتَانِ فَلَمَّا أَقْرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَنَّا أَحْرَمْنَا وَقَدْ كَانَ ابْنُ قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حِمْرًا وَخَيْشًا فَحَمَلَ عَلَيْهَا ابْنُ قَتَادَةَ فَحَقَّرَ مِنْهَا أَنَا نَا فَخَزَلْنَا فَاكُلْنَا مِنْ لَحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا إِنَّا كُلُّ لَحْمٍ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرَمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا قَالَ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَكَ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا إِذَا شَاءَ لَيْسَ بِهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا۔

۱۷۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمْلًا

دیکھی تو فرمایا: میں اسے ہرگز واپس نہ کرتا مگر میں حالتِ احرام میں ہوں۔

**احرام والا کو نئے جانوروں کو مار سکتا ہے؟**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور ہیں جن کو مار دینے میں احرام والے پر کوئی گناہ نہیں۔ — عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہی فرمایا۔

زید بن جابر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک زبردست طہرہ نے مجھے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: احرام والا مارے

ابن عبداللہ بن وہب، یونس، ابن شہاب، سالم، حضرت عبداللہ بن عمر حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانوروں کو مار دینے کا کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر کوئی چوہا، بچھو اور کاٹنے والا لگے۔

یحییٰ بن سلیمان، ابن وہب، یونس، ابن شہاب، ہریرہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جانوروں میں سے پانچ ہیں جو مارے تو ذیہبی حرام میں بھی مار دے گا میں یعنی کتا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا لگے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ کی ایک غار میں تھے کہ آپ پر کوہ و المزلت نازل ہوئی۔ آپ اُس کی تکلیف فرما رہے تھے اور میں آپ کی زبان مبارک سے سُن کر یاد کر رہا تھا۔ آپ ابھی اُسی میں طبعِ انسان تھے ایک سانپ ہماری جانب پکا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مار دو۔ ہم اُس پر ٹوٹ پڑے تو وہ بھاگ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے شر سے بچ گیا جیسے تم اُس کے شر سے بچ گئے۔ — ائمہ

دَحْشِيًّا وَهُوَ يَلَا بُوَاءَ أَوْ يُوَدَّ أَنْ فَرَدَّ عَنْهَا فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ لَا تَأْتِيَنَّكَ نَزْدَةٌ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ.

**باب ہلا ما یقتل المَحْرُم من الذواہب۔**

۱۷۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الذَّوَابِّ لَيْسَ عَلَيْهَا مَحْرُمٌ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ مِمَّنْ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ.

۱۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي عُمَرَ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَحَدُ سَيِّدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَحْرُمُ.

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَلَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الذَّوَابِّ لَا حَرَمَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعُقَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْفَارَةُ وَالْعُقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الذَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يَقْتُلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعُقَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْعُقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا لَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بَيْعِي إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَتِ وَإِنَّهُ لَيَسْتَلُوهَا فَلَمَّا لَا تَلْقَاهَا مِنْ فِيهِ فَمَنْ فَاهُ لَمْ يَطْبُ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَتَّى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا قَاتِلِينَ مَا هَذَا هَبْتُ فَقَالَ لَنِي صَلَّى اللَّهُ



ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ نخی حرم میں ہے  
اور انھوں نے سانپ کو مارنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھا۔

عروہ بن زبیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا: اچھیل موزی جانتا ہے۔ میں نے نہیں سنا کہ آپ نے  
اس کو مارنے کا حکم دیا ہو۔

حرم کا درخت نہ کاٹا جائے۔ حضرت ابی جہل نے نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اس کا کاٹنا بھی نہ کاٹا جائے

حضرت ابو شریح صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عروہ بن زبیر سے فرمایا  
اے میرا چچے! ہانت دیجیے کہ آپ کو کون بات سناؤں جو رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ سے لگے روز ارشاد فرمائی اور اسے میرے  
کانوں نے سنا، ادلی نے یاد رکھا اور ارشاد فرماتے ہوئے میں نے حضور کو دیکھا  
کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: اکتہ مکہ کہ اللہ تعالیٰ نے حرمت  
والا بنایا ہے کسی انسان نے نہیں بنایا۔ پس کسی کے لیے جائز نہیں جو اللہ  
اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور نہ اس کا درخت  
کاٹے۔ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قتال کو اجازت کی سند  
بنائے تو اس سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اجازت  
دی تھی آپ کو نہیں دی۔ مجھے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے اجازت  
دی اور آج بھی وہ حرمت اسی طرح لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ جو موجود ہے  
وہ غائب تک پہنچا دے۔ حضرت ابو شریح سے کہا گیا کہ عروہ نے آپ  
کو کیا جواب دیا؟ فرمایا: اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی اور فساد کے بھلنے  
والے کو پناہ نہیں دیتا۔ خربتہ سے مراد فساد ہے۔

حرم کا شکار نہ بھڑکایا جائے۔

حضرت ابی ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيلَتْ شَرُّكُمْ كَسَاؤُكُمْ شَرُّهَا قَالَ ابُو عُبَيْدٍ  
لَا شَأْنَ أَزْدَانِي هَذَا اَنَّ مَنِي مِنَ الْحَرَمِ وَانْتَهَمْتُ لَمْ يَرْكَبَا  
يَقْتُلِ الْحَرَمَ يَأْسَا۔

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ يَلُونَكُمْ مُنْذِرٌ وَلَمَّا سَمِعَهُ أَمْرٌ يَقْتُلُهُ  
بِأَسْجَلِهِ لَا يُعْصِدُ شَجَرُ الْحَرَمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يُعْصِدُ شَوْكُهُ۔

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
أَبِي سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ  
لِعَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى  
مَكَّةَ أَشْذَنَ لِي آيَتُهَا إِلَّا بِشَرِّ أَحَدٍ شَكَّ  
قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِلْعَدُوِّ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ فَسَمِعْتُهُ أَذْنًا وَوَعَاهُ  
قُلُوبِي وَأَنْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِمُ اللَّهُ حَمِيدًا لِلَّهِ وَ  
أَشْهَى عَلَيْهِمْ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمُهَا اللَّهُ وَلَمْ يُخْرِجْهَا النَّاسُ  
فَلَا يَحِلُّ لِمَنْ يَزُورُ بِأَنَّهَا الْيَوْمِ الْهَذَا أَنْ يَسْفِكَ  
بِهَا دَمًا وَلَا يُعْصِدُ بِهَا شَجَرٌ فَإِنْ أَحَدٌ رَكِبَ لِقَاءَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَوْلُوا لَكَ أَنْتَ  
أَذِنَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْذِنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ  
لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَقَدْ عَلِمْتُ حُرْمَتَهَا الْيَوْمَ حُرْمَتَهَا  
بِالْأَمْسِ وَلِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ  
مَا قَالَ لَكَ عَمْرُو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ  
يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعْصِدُ حَاصِيًا وَلَا فَاتِمًا إِيَّاكُمْ  
وَلَا فَاتِمًا إِيَّاكُمْ خَرِبَةُ خَرِبَةُ بَلِيَّةٌ۔

بِأَسْجَلِهِ لَا يُعْصِدُ شَجَرُ الْحَرَمِ۔

۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَزَمَ مَكَّةَ فَلَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَا تَمَامُ حِلَّتِي فِي سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ لَا يَحْتَلِي حِلَّاهَا وَلَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا وَلَا تُلْقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا بِمَحْرَبٍ وَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الذَّخِيرُ لِمَا بَيْنَنَا وَقَبُورِي نَأْفِقُ إِلَّا الذَّخِيرَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَنْبِيئِي مَا لَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا هُوَ أَنْ يَنْزِلَ مِنَ الظِّلِّ يَنْزِلُ مَبَكَّانَهُ.

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام کیا ہے۔ یہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا اور میرے پیسے بھی دلوں کی ایک ساتوت ملال ہوئی نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے نہ اس کا درخت کاٹا جائے نہ اس کا شکار بھی کر لیا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے حضرت عباس رضی اللہ عنہ گزر ہوئے کہ یا رسول اللہ! ذخیر کے سوا کوئی اور ہمارے سنا روں اور قبروں کے کلام آتی ہے۔ فرمایا: بھیا! ذخیر کے سوا کوئی اور ہمارے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ لَا يُنْفَرُ صَيْدُهَا کیا ہے! سائے سے اٹھا کر اس کی جگہ سنبھالنا۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ کے حرام میں گھاس اکھاڑنے، درخت کاٹنے، شکار بھگانے اور گری پڑی چیز اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درخواست پر آپ نے ذخیر گھاس کا استعمال فرمادیا کہ ذخیر کو اکھاڑ کر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو اتنا ہا اختیار کر دیا تھا کہ تشریف احکام میں بھی آپ کو کسی قدر اختیار دے دیا تھا۔ سر دی کوں و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خداداد اختیار سات کو امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے الاسن والعلی کے اندر قرآن و حدیث کی روشنی میں بہت خوب بیان فرمایا ہے۔ ایمان کی حفاظت کے لیے اس رسالے کا مطالعہ بہت سودمند ثابت ہو سکتا ہے۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

**باب ۹۸ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ وَقَالَ أَبُو شَرِيحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا۔**

مکہ مکرمہ میں جنگ کرنا حلال نہیں۔ حضرت ابو شریح نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اس میں خون نہ بہایا جائے۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هَجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ فَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَأَنْفِرُوا فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَزَمَ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُزْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَلَئِنْ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُزْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْقَطُ لُقَطَتُهُ إِلَّا مِنْ عَرَفَها وَلَا يَحْتَلِي حِلَّاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الذَّخِيرُ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا: ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت ہے جب تم سے نکلنے کے لیے کہا جائے تو نکل آیا کرو کیونکہ اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا جس روز کہ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ اللہ کی حرمت کے باعث تا قیامت حرام ہے اور اس میں جنگ کرنا کسی کے لیے نہ مجھ سے پہلے ملال ہوا اور نہ میرے لیے ملال ہوا مگر دن کی ایک ساتوت کے لیے۔ پس وہ اللہ کی حرمت کے ساتھ قیامت تک حرام ہے۔ نہ اس کا کٹنا توڑا جائے اور نہ اس کا شکار بھی کر لیا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ گزر ہوئے کہ یا رسول اللہ! ذخیر کے سوا کوئی اور ہمارے سنا روں اور گھروں کے لیے ہے۔ فرمایا:۔



اچھا ذخر کے ہوا۔

احرام والے کپ پھنے لگو اتنا حضرت ابن عمرؓ نے اپنے عبا جزا دے کواہت اور میں داغ لگایا اور وہ دوا استعمال کی جاسکتی ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔ عطا سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابن عباسؓ کی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھنے لگوائے اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔ پھر فرماتے ہوئے سنا کہ حدیث بیان کی مجھ سے طاؤسؓ نے حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے۔ میں نے کہا کہ شاید انھوں نے دونوں سے سنی ہو۔

خالد بن مخلد، یحییٰ بن یحییٰ، ابو علقمہ، عبد الرحمن اعرس سے روایت ہے کہ حضرت ابن جحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لمی جل کے مقام پر عبا ت احرام کے اندر وسط سر میں پھنے لگوائے۔

احرام والے کا نکاح کرنا۔

ابو المغیرہ عبد اللہ بن جراح، داؤد بن اخطاب، ابو رباح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عبا ت احرام میں نکاح کیا۔

احرام والے مرد و عورت کے لیے جو خوشبو منع ہے۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ احرام والی درس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے۔

ناصح سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں عبا ت احرام میں کن کپڑوں کے پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیض، شلوار، ہمامہ اور ٹوپی نہ پہنے۔ اگر کسی کے پاس جو تے نہ ہوں تو روزے پہن لے لیکن ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے اور نہ وہ چیز پہنے جو زعفران یا درک سے رنگی ہوئی ہو اور نہ احرام والی عورت نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے۔ متابعت کی اس کی مولا بن عقبہ اور اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ اور جابر بن ابی ارقم نے نقاب اور دستاںوں کے بارے میں۔ عبید اللہ نے فرمایا کہ درس سے رنگا ہوا نہ ہو اور وہ کہا کرتے کہ احرام

وَلَا يُعْقِرُهُمْ قَالَ قَالَ لَا إِلَا ذَا خِرَ.

بَابُ الْجَاهِلِ الْحَجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ وَكَوَيْلُ بْنُ عَمْرٍاءَ وَهُوَ مُحْرِمٌ تَدَاوَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طَيْبٌ.

۱۷۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ هَمْدٌ أَقْبَلَ شَيْخٌ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ تَوَعَّظْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اخْتَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَقُولُ حَدَّثَنِي

طَاوُسٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَعَلَّهُ سَمِعَهُمَا- ۱۷۱- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ

يَدْلَجٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بِنِ ابْنِ عُلْفَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ جَحِينَةَ قَالَ اخْتَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بَلْبَعِي جَبَلِي فِي وَسْطِ النَّاسِ.

بَابُ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ ۱۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ ابْنِ

عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

بَابُ مَا يَنْهَى مِنَ الطَّيِّبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا يُوَدِّسُ أَوْ زَعْفَرَانٍ.

۱۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَمْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْأَحْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا الشَّرَاوِيلَ وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا الْبُرْنَسَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدُكُمُ اسْتَلْهُ لَعَلَّكَ

فَلْيَكْسِرِ الْخُفَّيْنِ وَيَقْطَعِ اسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شِيئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا أَوْزُسٌ وَلَا مُنْتَقِبُ الْمَرْأَةِ الْمُحْرِمَةِ وَلَا تَلْبَسُوا لُقْعَانَيْنِ تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَاسْرِعِيلُ



والی نقاب ڈال مکتی ہے لیکن رستانے نہ پہنتے۔ امام ہمام، ناقہ حضرت  
ابن عمر نے فرمایا کہ احرام والی نقاب نہ ڈالے اور ثابت کی اس کی  
بیث بن ابولیم نے۔

سید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
نے فرمایا اور ایک احرام والے آدمی کا واقعہ بیان کیا جس کو اس کی اوتھنی  
تے جان سے مار دیا تھا۔ اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا  
گیا تو آپ نے فرمایا: اسے غسل دو، کنھ پناؤ اور اس کا سر نہ چھپانا اور  
اسے خوشبو نہ لگانا کیونکہ یہ تبلیہ کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔

احرام والے کا غسل کرنا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ احرام والی  
حمام میں داخل ہو سکتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ کے نزدیک کھانے  
میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن خزيمة کا ابواء کے مقام  
پر احرام والے کے سرھونے کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ حضرت عبداللہ  
بن عباس نے کہا کہ احرام والا سرھو سکتا ہے اور حضرت مسور نے کہا کہ  
احرام والا سر نہیں دھو سکتا۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے مجھے حضرت ابوالرب  
انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیجا تو میں نے انھیں دو ٹوکڑیوں کے درمیان  
غسل کرتے ہوئے پایا اور ایک کپڑے سے پردے کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام  
عرض کیا تو فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا کہ عبداللہ بن جحش ہوں، مجھے حضرت  
عبداللہ بن عباس نے آپ سے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم حالت احرام میں اپنے سر کو کس طرح دھویا کرتے تھے۔ پس حضرت  
ابوالرب نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اُسے نیچا کر دیا، یہاں تک کہ مجھے  
اُن کا سر نظر آنے لگا پھر ایک آدمی سے اپنے اوپر پانی ڈالنے کے لیے کہا تو  
اُس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر ہاتھوں سے سر کو حرکت دی اور انھیں  
آگے پیچھے لائے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح  
کرتے ہوئے دیکھا۔

جوتے نہ ہونے کی صورت میں احرام والے کا مونہ پہننا

بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ وَجَوْبِرِيَّةَ وَابْنُ اسْحَقَ فِي  
النَّقَابِ وَالْقَفَانِيْنَ وَقَالَ عَبْدُكَ لِلَّهِ وَلَا وَرْسَ وَكَانَ  
يَقُولُ لَا تَنْتَقِبَ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقَفَانِيْنَ  
وَقَالَ مَا لَكَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا تَنْتَقِبَ الْمُحْرِمَةُ  
وَتَابَعَهُ لَيْثُ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ۔

۱۷۱۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَوْبِرُ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنِ الْحَكِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ وَفَضَّلْتُ بِرَجُلٍ مُّحَرِّمٍ يَأْتِيهِ فَقَتَلَتْهُ  
فَأَتَى بِمِ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
اَعْسَلُوْهُ وَكَفَنُوْهُ وَلَا تَقَطُّوْا رَاْسَهُ وَلَا تَقْرِبُوْهُ طِيْبًا  
فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمًا۔

باب ۵۱۱۔ اِلْحْتِسَالُ الْمُحْرِمِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَتَمَ وَكَفَنَ ابْنُ عُمَرَ  
عَائِشَةَ بِالْحِلِّ بَاسًا۔

۱۷۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَا لِكُ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنَيْنٍ  
عَنْ اَبِيْهِ اَنْ عَبْدًا لِلّٰهِ بَنَ عَبَّاسٍ وَالْمُسَوْرُ بْنُ مَخْرَمَةَ  
اِخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ  
الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ وَقَالَ لِمُسَوْرٍ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ  
فَارْسَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ اِلَى ابْنِ يُوْسُفَ لَا تَصَارِي  
فَوَجَلَّ تَهْ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتُرُ رِثْوَبَ  
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ جُنَيْنٍ اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ  
اَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ  
وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ اَبُو اَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الشَّرْبِ فَطَلَطَهُ  
حَتَّى بَلَغَ رَاْسَهُ ثُمَّ قَالَ لِرَّسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اَصْبَرُ  
فَصَبَّ عَلَى رَاْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهُ يَدِيْهِ فَاَقْبَلَ بِهَا  
فَادْبَرُوْا وَقَالَ هَكَذَا رَاَيْتُهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

باب ۵۱۲۔ لُبْسُ الْخُفَيْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ يَحِدِ



ابو الولید شعبہ عمرو بن دینار جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس انزار (تہمد) نہ ہو تو وہ پا جا مریں لے یعنی جو شخص حالت احرام میں ہو۔

احمد بن یونس، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ احرام والا کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ فرمایا کہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے اور وہ کپڑا نہ پہنے جو درمیان یا ورنہ سے رنگا گیا ہو۔ اگر کسی کو جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لے لیکن انھیں کاٹ لے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

اگر ان میں سے نہ ہو تو پا جا مریں لے۔

آدم، شعبہ عمرو بن دینار جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں عرفات میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس کے پاس انزار (تہمد) نہ ہو وہ پا جا مریں لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔

احرام والے کا ہتھیرا بند ہونا۔ حکم یہ کہ اگر دشمن کا خوف ہو تو ہتھیرا پہن لے اور قدیرہ دے۔ قدیرہ کے بارے میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی۔

ابو اسحاق نے حضرت بلال بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں عمرو کیا تو اہل مکہ نے آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہونے دیا، یہاں تک کہ انھوں نے فیصلہ کیا کہ مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہوں مگر تلواریں نیام میں کر کے۔

التَّعْلَانِ  
۱۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ مَنْ لَمْ يَحِجَّ التَّعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَمَنْ لَمْ يَحِجَّ إِذَا رَأَى فَلْيَلْبَسِ سَرَاوِيلَ الْمُحْرِمِ

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ طَانَ لَمْ يَحِجَّ التَّعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ وَلْيُحْطِمْهُمَا حَتَّى يَكُونَا اسْفُلَ مِنَ الْكُمَيْنِ

بَابُ هَلْ إِذَا لَمْ يَحِجَّ إِذَا رَأَى فَلْيَلْبَسِ

السَّرَاوِيلَ  
۱۷۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَحِجَّ إِذَا رَأَى فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَحِجَّ التَّعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَيْنِ

بَابُ لَبْسِ السَّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ إِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ لَيْسَ لِسَلَاحِهِمْ وَأُتْدَى لَمْ يَتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَنَسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَالِي أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَامَ أَهْلُهَا لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ

بِسَلَامٍ إِلَّا فِي قُرْبَابٍ

بِسَلَامٍ دُخُولِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ احْتِرَامٍ  
وَصَحَلِ ابْنُ عُمَرَ حَلَالًا قَدِ انْتَهَى إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَهْلَالِ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ  
وَلَعَنَ كُرُوحَ الْحَطَّابِينَ وَغَيْرَهُمْ

۱۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ  
طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ  
وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْكُلَمَ  
هُنَّ لَهُنَّ وَلَكِنْ أَنْتَ أَلَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مَنْ أَرَادَ  
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمَنْ حَيْثُ  
أَنْشَأَتْ أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

۱۷۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْيَعْقُوبُ  
فَلَمَّا نَزَّاهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ  
بِاسْتِئْثَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ

بِسَلَامٍ إِذَا لَمْ يَجَاهِلًا وَعَلَيْهِ قَبِيضٌ وَقَالَ  
عَطَاءٌ إِذَا تَطَيَّبَ أَوْ لَبَسَ جَاهِلًا أَوْ نَاسِيًا  
فَلَا كَفَّاسَةَ عَلَيْهِ

۱۷۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا  
عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانَا  
رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَبِهِ أَنْزُفَةٌ أَوْ خَوْفَةٌ كَانَ عُمَرُ  
يَقُولُ لِي تَحَبُّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ تَرَاهُ وَنَزَلَ عَلَيْهِ  
ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَقَالَ اصْنَعْ فِي عُمَرُكَ مَا تَصْنَعُ فِي  
حَجَّتِكَ وَحَصْرُ رَجُلٍ يَدَّ مَجْلٍ يَغْنِي فَاَنْتَزِعَ شَيْئَةً  
فَأَبْطَلَهُ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسَلَامٍ الْمُحْرِمِ مَوْتٌ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَأْمُرْ

حرم اور مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا۔ حضرت ابن عمر  
احرام باندھے بغیر داخل ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ  
جس کا ارادہ حج یا عمرہ کرنے کا ہے وہ احرام باندھ لے اور کھڑے ہوں  
وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور اہل نجد  
کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلم۔ بیان کے لیے بنی اور ہر  
اُن شخص کے لیے جو دوسرے مقامات سے آئیں اور یہاں سے گزریں  
اور ان کے ہوا دوسرے تو کوئی جہاں کا رہنے والا ہے وہی سے  
احرام باندھ لے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والے مکہ مکرمہ سے احرام  
باندھ لیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح کے  
سال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے  
سر مبارک پر مغفر تھا جب آپ نے اُسے اتار تو ایک شخص حاضر بارگاہ  
ہو کر عرض گزار ہوا کہ ابن خطل کعبہ کے پرودے سے لٹکا ہوا ہے فرما کہ اُسے  
قتل کر دو۔

جب بے خبر احرام باندھ لے اور اُس نے قمیض پہن  
رکھی ہو، عطا کا قول ہے کہ جب خوشبو لگا لے یا بے خبری میں یا بھول  
کر کپڑا پہن لے تو اُس پر کفارہ نہیں۔

صفوان بن یحییٰ کے والد ماجد سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو ایک آدمی آیا جس نے جُبَّہ پہن رکھا  
تھا اور اُس پر زعفران یا ایسی ہی کسی چیز کا نشان تھا۔ حضرت عمرؓ مجھ سے  
کہا کرتے تھے کہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ جب حضور پر وحی نازل ہو تو  
اُنھیں دیکھیں؟ آپ پر وحی نازل ہوئی اور جب وہ کیفیت معلوم ہوئی تو فرمایا  
اپنے عمرو میں وہی کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔ ایک آدمی نے دوسرے  
آدمی کا ہاتھ چبایا تو دوسرے نے اس کا اٹکا دانت نکال دیا۔ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے باطل قرار دیا۔

احرام والا عرفات میں فوت ہو جائے تو نبی کریم صلی اللہ



تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے حج کے باقی ارکان ادا کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔

سید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک آدمی عرفات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا کہ سواری سے گر پڑا جس نے اس کی گردن کھل دی یا وہ کھلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور ہیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگانا اور اس کا سر چھپانا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے اٹھائے گا کہ تلبیہ کہہ رہا ہو گا۔

سید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اپنی سواری سے گر پڑا جس نے اسے کھل دیا یا وہ کھلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور ہیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگانا، اس کا سر چھپانا اور نہ اسے حنوط ملنا کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

ف: اگر کوئی شخص حالت احرام میں وفات پائے تو اس کا احرام باقی رہتا ہے یا نہیں اور اس کی تجہیز و تکفین عام اموات کی طرح کی جائے گی یا دوسری طرح نیز یہ حکم خاص اسی شخص کے متعلق تھا یا فوت ہونے والے ہر محرم سے تعلق رکھتا ہے؟ مذکورہ تینوں باتوں کے اندر ائمہ مجتہدین کا اختلاف ہے۔ اس حدیث کی بناء پر امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کا موقف یہ ہے کہ وفات پانے پر بھی محرم کا احرام باقی رہتا ہے اور اس کی تجہیز و تکفین دوسرے فوت ہونے والوں کی طرح نہیں کی جائے گی۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اور امام ابوہریرہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وفات پانے کے بعد محرم کا احرام باقی نہیں رہتا لہذا اس کی تجہیز و تکفین دیگر عام اموات کی طرح ہوگی کیونکہ ان بزرگوں کے نزدیک احرام بھی دوسری مبادیوں کی طرح ہے۔ اگر دوسری کسی بھی عبادت کے دوران اس کا کسے والا فوت ہو جائے تو وہ عبادت اس کی موت پر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی کا ثواب آگے سے جاری رکھے یا اس کو وہی عبادت کرتا ہوا اٹھائے تاکہ وہ عبادت اس کے بندہ کامل ہونے کی شہادت بن جائے لیکن حقیقت میں وہ عمل موت پر ختم ہو جاتا ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے موقف کی بنیاد اسی حدیث پر ہے جبکہ امام ابوحنیفہ، امام مالک اور امام ابوہریرہ کے موقف کی بنیاد بعض دوسری حدیثوں اور بعض صحابہ کرام کے عمل اور نظریات پر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْذِيَ عَنْهُ لِقِيَّةُ الْحَبِخِ -

۱۷۲۳- حَلَّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ تَرْوَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا مَرَجُلٌ قَافَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْرَفَةَ إِذَا وَقَعَ عَنْ زَا حِلَّتْ فَوْقَ صَنْتِهِ أَوْ قَالَ قَافَتْ صَنْتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكِفْنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ أَوْ قَالَ ثَوْبِيٍّ وَلَا تَحْطُوهُ وَلَا تَحْمِلُوهُ وَلَا تَأْسَ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُلْتَبِيٍّ -

۱۷۲۴- حَلَّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا مَرَجُلٌ قَافَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْرَفَةَ إِذَا وَقَعَ عَنْ زَا حِلَّتْ فَوْقَ صَنْتِهِ أَوْ قَالَ قَافَتْ صَنْتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكِفْنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَحْمِلُوهُ وَلَا تَحْمِلُوهُ وَلَا تَأْسَ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُلْتَبِيًّا -



احرام والا امر جائے تو اس کے متعلق سنت

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا کہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ احرام باندھے ہوئے تھا اور وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن پہناؤ۔ اسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اس کا سر چھنا کیونکہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔

میت کی طرف سے حج اور منت پوری کرنا اور فائدہ کا نبوی کی طرف سے حج کرنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جہینہ کی ایک عورت بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میری والدہ ماجدہ نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر سکی یہاں تک کہ فوت ہو گئیں۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ فرمایا: ہاں تم ان کی طرف سے حج کرو۔ اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کر سکتی؟ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔

اس کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر ٹنگ نہ سکے۔

ابو عامر، ابن جریر، ابن شہاب، سلیمان بن یبار، حضرت ابن عباس نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت — مولیٰ بن اسماعیل، عبد العزیز بن ابوسلمہ، ابن شہاب، سلیمان بن یبار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: حجۃ الوداع کے سال قبل ختم کی ایک عورت حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے میرے والد ماجد بہت بوڑھے ہو گئے ہیں، سواری پر ٹنگ کر نہیں بیٹھ سکتے۔ لہذا میں حج کروں تو کیا ان کی طرف سے ادا ہو جائے گا؟ فرمایا: ہاں۔

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سواری پر بیٹھ کر

بَابُ السَّجْدَةِ الْمُحْرَمَةِ إِذَا مَاتَ۔

۱۷۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَقُوبٍ بْنُ أَبِي هَرِيرَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا نَاقَتَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَمْسُوهُ بِطَبِيبٍ وَلَا تَخْرِقُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُكْتَبًا۔

بَابُ الْحَجِّ وَالْتِدَارِ عَنِ الْمَيْتِ وَالرَّجُلِ يَحْجُجُ عَنِ الْمَرْأَةِ۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحْجَّ فَلَمْ يَحْجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحْجُجُ عَنْهَا قَالَ نَحْرُجُ عَنْهَا إِنْ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دِينَ أَلْكَتُ قَارِضِيَّةً أَقْضُوا اللَّهُ فَإِنَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ۔

بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ التَّجَوُّزَ عَلَى التَّرَاجُلَةِ۔

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً سَمِعَتْ وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَرِضَتْهُ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْكَرَتْ لِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى التَّرَاجِلَةِ فَمَهْلُ يَقْضِي عَنْكَ أَنْ تَحْجَّ عَنْكَ نَعَمْ۔

بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ التَّجَوُّزَ عَلَى التَّرَاجِلَةِ۔

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ قَالَةَ





کما خریج میں بیان کیا بابت دی اور ان کے ساتھ حضرت عثمان بن عفان اور  
حضرت عبدالرحمن بن عوف کو بھیجا۔

عائشہ بنت طلحہ سے روایت ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا تم آپ کی بعیت میں  
غزوات و جہاد میں شامل نہ ہو کر رہیں؟ فرمایا کہ تمہارے لیے سب سے اچھا  
اور عمدہ جہاد حج ہے، گناہوں سے پاک کر دیتا ہے۔ حضرت عائشہ نے  
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سن لینے کے  
بعد میں کبھی حج کو نہیں چھوڑتی ہوں۔

ابو سعید مولیٰ ابن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے  
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عورت سفر نہ کرے  
مگر اپنے کسی محرم کے ساتھ اور اس کے پاس گھر میں کوئی داخل نہ ہو مگر اس  
کے محرم کے ساتھ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں فلاں لشکر  
کے ساتھ ملنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور میری بیوی حج کے لیے جانا چاہتی  
ہے۔ فرمایا کہ اس لاپنی بیوی کے ساتھ جاؤ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم جب حج کے واپس لوٹے تو حضرت اُمّ سنان انصاریہ سے  
فرمایا کہ تم نے حج کیوں نہیں کیا؟ عرض گزار ہوئیں کہ ابو فلاں یعنی ان کے خاند  
کے پاس پانے دھونے والے تھوڑے ہیں۔ ایک پردہ حج کرنے گئے  
اور دوسرا ہماری زمین کو باقی دیتا ہے۔ فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے  
یا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ روایت کیا اسے ابن عمر رضی  
عطا و حضرت ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
نبی اللہ عبد اکرم عطا و حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

قرن مولیٰ زیاد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا  
جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا

اِنَّ عُمَرَ لَمِنْ وَاَحِبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْخَيْرِ حَجَّةٍ حَجَّتَهَا فَبَعَثَ مَعَهُ عُثْمَانَ  
بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ

۱۴۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا  
حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ بِنْتُ  
طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَغْزُو وَنُجَاهِدُ مَعَكَ فَقَالَ  
لَكُنْ أَحْسَنَ الْجِهَادِ وَاجْعَلْهُ الْحَجَّ حَجَّ مَبْرُورٍ  
فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَا أَدْرِي الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُنَبِّهٍ  
عَنْ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي مَعْبُودٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْفُرِ  
الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ  
إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ  
أُخْرَجَ فِي جَيْشٍ كَذَا وَكَذَا وَأَمْرًا فِي تَرْبِيبِ الْحَجَّ فَقَالَ  
أُخْرَجَ مَعَهَا

۱۴۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ  
أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّتِهِ  
قَالَ لَا تَمْرُسَانِ إِلَّا تَصَارِيهَ مَا مَنَعَكَ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ  
أَبُو فَلَانٍ لَعْنَتِي رَدَّ جِهًا كَانَ لَنَا خِجَانٌ حَجَّ عَلَيْنَا  
وَالْأُخْرَى سَقَى أَرْضَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمَرَةَ فِي رَمَضَانَ  
تَقْضِي حَجَّهَا أَوْ حَجَّةً مَعِيَ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ  
سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ عَنْ عَبْدِ الْكَلِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۴۳۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ هَبِيلِ بْنِ لَيْلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ قُرَّةَةَ مَوْلَى زَيْدٍ قَالَ



تھا فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چار باتیں ایسی سنی ہیں یا فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہیں جو مجھے بہت پسند آتی ہیں یا کہ کوئی عورت دو روز کا سفر نہ کرے مگر اپنے خاوند یا کسی محرم کے ساتھ۔ دو دنوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے نہ رکھے۔ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھے یعنی عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہو جائے اور فجر کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور کجاوے نہ کرے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصیٰ کی طرف۔

جس نے پیدل کعبہ جانے کی نذر مانی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بڑے کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کا سہارا لے کر چل رہا تھا فرمایا کہ ایسے کیا ہوگا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ پیدل چلنے کا نذر مانا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ایسی تکلیف دینے سے بے نیاز ہے اور اسے حکم دیا کہ سوار ہو جائے۔

ابراہیم بن موسیٰ، شام بن یوسف، ابن جریر، مسجد بن ابی ایوب، یزید بن ابی جیب، ابو الخیر سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میری بہن نے نذر مانا کہ بیت اللہ تک پیدل چل جائے گی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا حکم دریافت کرنے کے لیے مجھ سے کہا میں نے حکم دریافت کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: پیدل چلے اور سوار بھی ہو یا اگر سے اور ابو الخیر بھی حضرت عقبہ سے جدا نہ ہوتے۔

ابو عامر، ابن جریر، یحییٰ بن ابی ایوب، یزید، ابو الخیر نے حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔

مدینہ منورہ کا حرم ہونا

ابو عبد الرحمن اہول نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے۔ فلاں کا درخت کاٹا جائے اور نہ اس میں کوئی نئی بات

سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَغَرَامَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَتَّى عَشْرَةٍ غَزْوَةً قَالَ أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبَنِي وَأَنْفَسَنِي أَنْ لَا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا نَرٌّ وَجِهَا أَوْ ذُو عَرْمٍ وَلَا حَصُومٌ يَوْمَيْنِ الْفِطْرَةَ وَالْأَضْحَى وَلَا صَلَاةٌ بَعْدَ صَلَوَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَقْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى.

بَابُ جَلَلٍ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ إِلَى الْكَعْبَةِ.

۱۷۳۷- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَرَارِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرْنَا أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنْ أَلَّفَهُ عَنْ لَعْنَتِي هَذَا الْفَسَقُ لَعْنَتِي وَأَمْرُهُ أَنْ يَرْكَبَ.

۱۷۳۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَيْمٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْخَضِرَ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرْتُ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَمْشِيَ وَلَا تَرْكَبَ قَالَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يَفَارِقُ عُقْبَةَ.

۱۷۳۹- حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْحَدِيثَ.

بَابُ جَلَلٍ حَرَمُ الْمَدِينَةِ.

۱۷۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْلَبَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُمُ التَّحْمِيزِيُّ عَنْ الْأَعْمَلِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ



١٢٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيهِمُ الثَّمُومِيِّ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ  
وَهَذِهِ الضَّعِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ  
حَرَمٌ مَبْنُوعٌ عَائِلُهُ إِلَى كَذَا مِنْ أَحَدٍ فِيهَا أَوْ أَوْى  
مُحِبٌّ تَأْفَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ جَمِيعِينَ  
لَا يَقْبَلُ مِنْهَا صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَقَالَ دِمَةُ الْمُسْلِمِينَ  
وَإِحْدُ مِنْ أَخْفَرِ مُسْلِمًا فَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ  
وَالنَّاسِ جَمِيعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ  
تَوَلَّى قَوْمًا يَفْرِدُونَ مَوَالِيَهُ فَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَ  
الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ جَمِيعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ  
وَلَا عَدْلٌ -



بِاسْمِ اللَّهِ فَضِلَّ الْمَدِينَةَ وَاتَّخَذَهَا تَنْفِيلًا لِلنَّاسِ.  
۱۷۲۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ سَعِيدَ  
بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقَرِيَّةٍ تَأْكُلُ  
الْقُرْمَى يَقُولُونَ يَتَرَبَّ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِيلًا لِلنَّاسِ  
كَمَا يَنْفِي الْكِتَابُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.

بِاسْمِ اللَّهِ الْمَدِينَةُ طَابَةُ.

۱۷۲۵- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ  
قَالَ حَدَّثَنِي هَمْرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَتَّاسِ بْنِ سَهْلٍ  
بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا  
عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةُ.

بِاسْمِ اللَّهِ لَا رَبِّي الْمَدِينَةُ.

۱۷۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ كُنَّا نَكُونُ بِالْمَدِينَةِ  
تَرْتَمَ مَا ذَرَعَتْهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَيْتَ بِهَا حَرَامٌ.

بِاسْمِ اللَّهِ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ.

۱۷۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ  
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ كُنَّا نَكُونُ بِالْمَدِينَةِ عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ لَا يَخْشَاهَا  
إِلَّا الْعَوَاقِبُ يُرِيدُ عَذَابُ النَّارِ وَالْقَطِيرُ وَالْخُرْمُ  
يُخْشَرُ لِلْعَيَّانِ مِنْ تَمْرَيْنِ يُرِيدُ أَنَّ الْمَدِينَةَ تَنْفِيلَانِ  
بَيْنَهُمَا فَيَجِدُ أَنَّهَا وَخْشَا حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَلَاثِينَ  
أَوْ دَاخِعَ غَرَّ عَلَى وَجْهِهِمَا.

۱۷۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

مدینہ منورہ کی تفصیلات اور یہ لوگوں کو چھانٹتا ہے

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، یحییٰ بن سعید، ابو حجاب، سعید بن ابیہ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھے ایک بستی کا حکم دیا گیا ہے جو دوسری بستیوں  
کو نکل جاتی ہے۔ لوگ اُسے شرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے۔ وہ بستی  
بڑے لوگوں کو اس طرح دھڑکاتی ہے جس طرح بھی ٹوہے کے میل کو  
دھڑکاتی ہے۔

مدینہ منورہ طابہ سے

خالد بن مخلد، سلیمان، عمرو بن یحییٰ، عباس بن سهل بن سعد سے روایت  
ہے کہ حضرت ابو حمید اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ ہم نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک سے واپس آ رہے تھے یہاں تک کہ مدینہ  
منورہ کے نزدیک آ گئے تو فرمایا:۔ یہ طابہ ہے۔

مدینہ منورہ کے دونوں سنگلاخ

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب سے روایت  
ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: اگر میں مدینہ منورہ میں  
ہر چن چن ہوا دیکھوں تو اُسے نہیں ڈراؤں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا ہے کہ ان دونوں سنگلاخوں کی درمیانی جگہ حرم ہے۔

جو مدینہ منورہ سے نفرت کرے

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم مدینہ منورہ  
کو اچھی حالت میں پھرتے جاؤ گے تو پھر وہاں درندے اور پرندے چھا  
جائیں گے اور آخر میں اس کے اندر مرنے کے دو چرواہے آئیں گے۔ وہ چاروں  
گے کہ مدینہ منورہ سے اپنی بکریاں لے جائیں تو دیکھیں گے کہ وہاں تو صرف  
وحشی جانور ہیں یہاں تک کہ جب وہ تینتہرہ اوداع پہنچیں گے تو لڑنے لڑنے  
منہ گر پڑیں گے۔

حضرت عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت سفیان بن ابی ہریرہ



رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ذوق سے  
ہوئے سنا کہ میں فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریوں کے آئے گی تو اپنے  
گمراہوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے رہ جائیں گی اور مدینہ منورہ  
ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ بائیں دشنام فتح ہو جائے گا تو ایک قوم  
سواریوں کے آئے گی اور اپنے گمراہوں اور پیروکاروں کو سوار کر کے  
لے جائیں گی اور مدینہ منورہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ بائیں عراق  
فتح ہو جائے گا تو ایک قوم سواریوں کے آئے گی اور اپنے گمراہوں  
اور پیروکاروں کو سوار کر کے لے جائیں گی اور مدینہ منورہ ان کے  
لیے بہتر ہے اگر وہ بائیں۔

ایمان مدینہ منورہ کی طرف سمت جائے گا

ابراہیم بن محمد انس بن عیاض، مجید اللہ حبیب بن عبد الرحمن  
حفص بن عامر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان اس طرح مدینہ منورہ کی طرف سمت  
جائے گا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمت آتا ہے۔

اہل مدینہ کو فریب دینے کا گناہ

حسین بن محمد، فضل الجندی، عائشہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھڑا دیکھا جو سنا  
نہیں دھوکا دے گا کوئی اہل مدینہ کو مگر اس طرح کھل جائے گا جس طرح  
پانی میں نلک کھل جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کے مکانات

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے مکانات میں سے ایک اپنے  
مکان پر چڑھے تو فرمایا: کیا تم دیکھ سکتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ بے شک  
میں تمہارے گھروں پر فتنے کے گرنے کا جگہوں کو دیکھ رہا ہوں۔ جیسے  
بارش کے قطرے گرنے کے مقامات، متابعت کہ جس کا سحر اور طبعان بن  
کثیر نے زہری سے۔

وہاں مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنْ سَفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُبْعَثُ إِلَيْنَا قِيَانِي  
قَوْمٌ يَنْتَسُونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ  
خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الشَّامُ قِيَانِي قَوْمٌ يَنْتَسُونَ  
فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ  
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ قِيَانِي قَوْمٌ يَنْتَسُونَ  
فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ  
لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔

بَابُ جَلَدِ الْإِيمَانِ يَا زُرَّاءَ الْمَدِينَةِ۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ  
عِيَّاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُثَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ  
لَيَأْتِي بِطَلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْتِي الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا۔

بَابُ جَلَدِ إِثْرٍ مِنْ كَادِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ  
عَنْ جُعَيْدٍ عَنْ عَلِيشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ سَعْدًا  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
لَا تَكِيدُوا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدًا وَلَا أَنْتُمْ كَمَا يَنْتَهِمُ  
الْمَلُوحُ فِي الْمَاءِ۔

بَابُ جَلَدِ أَطَامِ الْمَدِينَةِ۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَانَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ  
شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ سَمِعْتُ أُسَامَةَ قَالَ  
أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطَامِ  
مِنْ أَطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى فِي أَرَا  
مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالِ بُيُوتِكُمْ كَمَا وَقَعَ الْقَطْرِ تَابَعَهُ  
مَعْمَرٌ وَسُلَيْمٌ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ النَّهْرِيِّ۔

بَابُ جَلَدِ لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ۔



عبد العزیز بن عبد اللہ، ابراہیم بن سعد، ابن کے والد ماجد، ان کے  
عبد ماجد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، وہاں کا عرب مدینہ منورہ کے اندر داخل نہیں ہو  
گا۔ اس کے ان دنوں سات دروازے ہوں گے اقدھر دروازے پر دو  
فرشتے ہوں گے۔

نعم بن عبد اللہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مدینہ منورہ کے راستوں  
پر فرشتے ہیں لہذا طاعون اور دجال اس میں داخل نہیں ہوں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شہر ایسا نہیں جس کو دجال برباد نہیں کر دے  
گا سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے۔ ان کے راستوں میں سے کوئی راستہ  
ایسا نہیں ہوگا جس پر صف بستہ فرشتے حفاظت نہ کر رہے ہوں گے  
پھر مدینہ منورہ کے سنے والوں کو تمہیں چھٹکے لگیں گے جن کے باعث اللہ  
تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو (اس سے) نکال دے گا۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ  
أَبِي بَكْرَةَ عَنِ السَّيِّحِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ مَرْغَبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ لَهَا  
يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

۷۱۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي مَالِكٌ عَنْ  
نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْفَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ  
لَا يَدْخُلُهَا الظَّالِمُونَ وَلَا الدَّجَالُ

۷۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ  
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ  
عَنِ السَّيِّحِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ  
إِلَّا سَيَطُورُهَا الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ  
مِنْ لِقَابِيَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِينَ  
يَحْرُسُونَهَا شَرَّ تَرَجَعْتُ الْمَدِينَةَ يَأْهَلُهَا ثَلَاثَ  
رَجَعَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ

مدینہ منورہ دنیا کا وہ خوش نصیب شہر ہے جس میں پروردگار عالم کے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں۔ آپ خالق اور مخلوق سب کے محبوب ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اہل محبت کو وہ جگہ سب سے پیاری  
موسم ہوتی ہے جہاں ان کا محبوب جلوہ افروز ہوتا ہے۔ عارف دوم، مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گفت عشق نے بہ عاشق اے نقی  
پس کدای شہر آنا خوشتر است  
تو بہ طربت دیدم بس شہر بل  
گفت آن شہرے کد دروے دہشت

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس ساری بحث کو سمیٹتے ہوئے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ  
میں کونسا شہر افضل ہے عارف رومی و اسے مذکورہ فلسفے کا ایک ایمان افروز شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

طیبہ نہ سہی افضل، مکہ ہی بڑا زاہد !  
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مدینہ طیبہ کے امادیشہ مطہرہ میں بے شمار فضائل آئے ہیں۔ کتب امادیشہ کے علاوہ سیر و تاریخ کی کتاب میں بھی انکے  
بیانات سے برہنہ ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دنیا کے وہ ایمان افروز اور روح پرور شہر ہیں جو بالاتفاق دنیا کے تمام شہروں  
سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ مکہ مکرمہ کو پروردگار عالم نے اپنے نبیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زبان مبارک سے اعلان کر کے حرم

بنایا اور مدینہ طیبہ کو اپنے محبوب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانی حرم بنانا۔ دونوں مقامات پر دنیا کے ہر مقام سے زیادہ شعائر اللہ ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ ہے جس کے شرف و عظمت کا یہ عالم ہے کہ فرشتہ رجب وہیں ادا کیا جاتا ہے اور ہر مسلمان کو اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہے جبکہ مدینہ منورہ وہ جگہ ہے کہ جہاں فرشتوں کا حج ہوتا ہے اُن کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ہر وقت ستر ہزار فرشتے روضہ رسول پر صلوٰۃ و سلام کے پھول بچھا دیتے رہتے ہیں۔ ستر ہزار صبح کو آتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار شام کو۔ یہ سلسلہ باری باری چلتا رہتا ہے اور ہر فرشتہ ایک دفعہ اُس بارگاہ بیکس پناہ کی اس ماضی سے مشرف ہو جاتا ہے دوبارہ قیامت تک اُس کی باری پھر نہیں آسکے گی۔ روضہ پاک پر نور لیوں کے اس ماضی معجم کا امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لہلہ بیان فرمایا ہے۔

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قبۃ میں  
پہلو میں جلوہ گاہِ مبتنی دمر کی ہے۔  
چھائے ملائکہ ہیں، لگاتار ہے درود  
بدے ہیں پہرے، بدلی میں بارشِ دُر کی ہے  
سعدین کا قرآن ہے پہلوئے ماہ میں

جرمٹ کیے ہیں تارے، تجلی قرم کی ہے  
ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام  
یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے  
جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے  
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس نقد کی ہے  
تڑپا کریں بدل کے پھر آنا کہاں نعیب  
بے حکم کب مجال پر ندے کو ہر کی ہے  
معصوموں کو ہے عمر میں بس ایک بار، بار

عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

عقیدہ اللہ بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میں بہت لمبی واقعات بتائے اور انھیں بیان کرتے ہوئے فرمایا: وہاں آئے گا اُن کی پر مدینہ منورہ میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا ہے۔ پس مدینہ منورہ کی شہر زمین میں اُترے گا۔ چنانچہ اُس روز اُن کی طرف ایک آدمی نکلے گا وہ بہتر انسان ہوگا یا بہتر انسان میں سے ہوگا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی وہاں ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۷۵۵ اسْحَلَّ ثَنَابِيْعِيْ بْنِ مَرْكَبٍ حَدَّثَنَا الْكَتِيْبُ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا مِّنَ الدَّحَالِ فَكَانَ فِيْهَا حَدِيْثًا يَنْبَغِيْ اَنْ قَالَ يَا اَيُّ الدَّحَالِ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ بَعْضُ النَّبَاتِ بِالْمَدِيْنَةِ فَيَخُوْهُمُ اَلَيْسَ يَوْمِيْذِيْ



نے ہیں بتایا تھا۔ وہاں کہے گا اگر میں اسے قتل کر کے زندہ کر دوں تو پھر بھی میرے متعلق تمہیں کوئی شک ہوگا لوگ کہیں گے یہ نہیں۔ پس وہ اُسے قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا۔ زندہ ہونے پر وہ مرد مومن کہے گا۔ خدا کی قسم، آج جیسی بصیرت مجھے ہرگز حاصل نہیں تھی۔ وہاں کہے گا اگر اسے قتل کر دو لیکن اُس پر قابو نہیں پاسکے گا۔

**مدینہ ناپاکی کو دور کر دیتا ہے۔**

محمد بن کندی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اسلام پر بیعت کی۔ اگلے روز آیا تو اُسے بخار چڑھا ہوا تھا۔ کہا کہ اُسے فسخ کر دیجیے۔ آپ نے تین مرتبہ انکار کیا اور فرمایا:۔ مدینہ منورہ بھی کی طرح ہے جو میل کھیل کو دور کرتی اور غایب حق کو دکھائی دیتی ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمد کی طرف نکلے، آپ کے ساتھیوں میں سے لوگوں کا ایک ٹوڑا پس لوٹ آیا ایک جماعت دھماکہ کرا رہے تھے کہ ہم ان سے لڑیں گے۔ دوسری جماعت رگڑوہ منافقین، نے کہا کہ ہم ان سے نہیں لڑیں گے۔ پس یہ آیت اتری۔ تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو گئے۔۔۔۔۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگوں کو ایسے

**دعا کرتا ہے کہ لوگوں کے دل کو فساد نہ پھیلے۔**

**حضور کا مدینہ منورہ کے لیے دعا کرنا۔**

عبد اللہ بن محمد جب بن جریر الزکری کے والد عبد الوہاب بن شہاب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! مدینہ منورہ میں اُس سے دو گنی برکت رکھ دینی کہ نہ مکہ مکرمہ میں رکھی ہے۔ متابعت کی اس کی عثمان بن عمر نے یونس سے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی سواہ کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو اس کی

تَجْعَلُ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ يَقُولُ أَتَشْهَدُ  
أَنَّكَ الدَّخَالُ الَّذِي حَدَّثَكَ عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقُولُ الدَّخَالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ  
هَذَا أَتَرَأَيْتَ هَلْ تَشْكُرُنِي فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ  
لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُخَيِّبُهُ فَيَقُولُ حِينَ يُخَيِّبُهُ وَاللَّهِ مَا  
كُنْتُ أَشَدَّ بَصِيرَةً فَمِنْ الْيَوْمِ فَيَقُولُ الدَّخَالُ أَقْتُلُهُ  
فَلَا يَسْلُطُ عَلَيْهِ۔

**بَابُ الْمَدِينَةِ تَنْفِي النَّفْيِ لِحَبَّتِ۔**

۱۷۵۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْكَدِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ  
الْحَنَفِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَجَاءَ  
مِنْ الْغَدِ مَحْشُومًا فَقَالَ أَقْلَيْتَنِي قَالِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ  
الْمَدِينَةُ كَالَّذِي تَنْفِي لِحَبَّتِهَا وَيَنْصَحُ طَبِئَهَا۔

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ خَرِيبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَ  
بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى أَحَدٍ تَجَمَّعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ  
نَقَلْتُمُوهُ وَقَالَ فِرْقَةٌ لَا نَقَلْتُمُوهُ فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي  
الْمُنَافِقِينَ فَنَقَبْتُمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ إِذَا تَنَفَّى الرَّجُلُ كَمَا تَنْفِي النَّاسُ فَهَذَا الْحَدِيثُ

**بَابُ الْمَدِينَةِ**

۱۷۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ  
بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ عَنْ  
عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
الَّذِي أَجْعَلُ بِالْمَدِينَةِ ضَعْفَى مَا جَعَلْتُ بِمَكَّةَ مِنَ  
الْبَرَكَةِ تَابَعَهُ عُمَرُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يُونُسَ۔

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ  
عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا  
قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُزْءِ رَأْسِ الْمَدِينَةِ أَوْ صَنَعَ

لَا حِلَّةَ وَلَا نَكَاحَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَكَهَا مِنْ جَنَّتَا -  
**باب ۱۶۶۱** كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ -

۱۶۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْقَنْزَارِيُّ عَنْ  
 حُمَيْدِ بْنِ الْقَوَيْلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرَادَ بَنُو سُلَيْمَةَ أَنْ  
 يَتَحَوَّلُوا إِلَى قَرْيَةِ الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ وَقَالَ يَا بَنِي  
 سُلَيْمَةَ لَا تَحْتَسِبُونَ إِنَّا كَرُمٌ فَأَقَامُوا -

**باب ۱۶۶۱**

۱۶۶۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 عُمرٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَعْفَرِ  
 بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَنِي وَهَبٍ وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ  
 رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمَنْبَرِي عَلَى حَوْضِي -

۱۶۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَةَ  
 عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَعَلَى  
 الْبُؤَيْكِ قِلَالٌ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُحْيُ يَقُولُ  
 كُلُّ أَمْرٍ مُصْطَبِعٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَقْبَلُ مِنْ شَرِّكَ  
 نَعْلِهِ وَكَانَ يَلَالُ إِذَا أَقْلَعَتْهُ الْحُحْيُ يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ  
 أَلَكَيْتَ شَعْرِي لِمَنْ لَيْتَ لَيْلَةً يَوَادُّ وَحَوْلِي إِخْوَدُ وَجَلِيلٌ  
 وَهَلْ يَدْنُ يَوْمًا مَيَاةَ حَيَّةٍ وَهَلْ يَدْفَنُ لِي سَامَةٌ وَهَلْ  
 قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رِبِيعَةَ وَعُثْبَةَ بْنَ رِبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ  
 بْنَ خَلْفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوُبَاءِ ثُمَّ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِيبُ الْيَنَّا  
 الْمَدِينَةِ كَحَبِيبِ مَكَّةَ أَزْشَلْ اللَّهُمَّ بِلَدِكَ لَنَا فِي ضَاعِنَا  
 فِي مَدَنٍ نَاوَصَرَحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حَتَّى أَهْلًا إِلَى الْجَحْفَةِ قَالَتْ  
 وَقَدْ مَنَّا الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَا أَرْضِ اللَّهِ قَالَتْ فَكَانَ  
 بَطْحَانُ يَجْرِي مَجَلًا تَعْرِى مَاءُ الْجَنَّةِ -

نہت میں اُسے ایڑ لگاتے۔  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ کے چھوڑنے کو  
 ناپسند فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ نے مسجد نبوی  
 کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ  
 منورہ کو چھوڑنا ناپسند کیا اور فرمایا: اے بنو سلمہ! کیا تمہیں اپنے  
 قدموں کے ثواب کی ضرورت نہیں! پس وہ وہیں رہنے لگے۔

مدینہ منورہ میں جنت کا ایک باغ

مسدد، یحییٰ، عیینہ، ابن عمر، حنیب بن عبد الرحمن، جعفر بن عامر  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں  
 میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور  
 حضرت بلال بیمار پڑ گئے حضرت ابوبکر کو جب بخار چڑھتا تو کہتے: ہر شخص  
 اپنے گمراہوں میں صبح کرتا ہے جب کہ موت اُس کے جھٹے کے نیسے ہے۔  
 نزدیک ہے: اور حضرت بلال کا جب اُترتا تو بلند آواز سے کہتے: اے کاش  
 ایک رات میں اُمی وادی میں گزراؤں اور میرے ارد گرد از خراؤں جلیل  
 گھاس ہو۔ کیا ایسا روز بھی آئے گا کہ میں جنت کا پانی پوں گا اور کیا مجھے شامہ اور  
 ظہیل پہن کر نظر آئیں گے: پھر دعا کرتے: اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ،  
 عتبہ بن ربیعہ اور اُمیہ بن خلف پر لعنت کر جیسے انہوں نے ہمیں ہماری سرزمین  
 سے وہابی زمین کی طرف نکالا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 کہا: اے اللہ! جیسی ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت ڈال بلکہ اُس سے  
 بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع میں برکت دے اور ہمارے مدین  
 اور اس کی آب و ہوا کو ہمارے موافق کر دے اور اُس کے بخار کو جحفہ کی طرف بھیج  
 دے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ آئے تو اللہ کی زمین میں یہ سب سے  
 زیادہ وہابی زمین تھی فرمایا کہ یہاں اللہ جنتا جنتا ہوتا رہتا تھا۔



یحییٰ بن یحییٰ، لیث، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، زید بن اسلم،  
ابن ابی جندبہ، روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:۔  
اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب کرنا اور اپنے رسول کے  
شہر میں مجھے موت سے ہم کنار کرنا اے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ابن زریع  
روایت بن قاسم، زید بن اسلم، ان کی والدہ ماجدہ، حضرت حفصہ بنت عمر سے  
روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر سے اسی طرح سنا۔ ہشام، زیدان  
کے والد ماجد حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر  
سے سنا۔

## روزے کا بیان

رمضان کے روزوں کا ضروری ہونا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے  
اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض  
کیے گئے تھے تاکہ تم پر نیز گار بن جاؤ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اہل  
جس کے سر کے بال اُچھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہار گاہ  
میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ  
پر کتنی نماز فرض کی ہے؟ فرمایا کہ پانچ نمازیں سوائے اُس کے جو تم اپنی مرضی سے  
پڑھو عرض کیا کہ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے  
ہیں؟ فرمایا کہ ماہ رمضان کے سوائے اُس کے جو تم اپنی مرضی سے رکھو عرض  
گزار ہوا: مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے؟ براوی  
کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اسلام کے خرائج بتائے  
تو عرض پر روتا ہوا: قسم اُس ذات کہ جس نے آپ کو مسز فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ  
نے مجھ پر فرض کیا ہے نہ اُس پر کوئی اضافہ کروں گا اور نہ اُس میں سے کچھ کم کروں  
گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نجات پائی اگر اِس نے سچ کہا ہے  
یا جنت میں داخل ہوگا اگر اِس نے سچ کہا ہے۔

تابع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا یا اُس کے روزے  
کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو ترک کر دیا حضرت

۷۱۳۔ احل ثنا یحییٰ بن یحییٰ حدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ  
بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي  
سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدٍ رَسُولُكَ صَلَّى اللَّهُ  
وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ زَوْجِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ سَمِعْتُ عُمَرَ  
نَحْوَهُ وَقَالَ هِشَامُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ حَفْصَةَ  
سَمِعْتُ عُمَرَ۔

## کتاب الصوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِاسْمِهِ وَجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ  
عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔

۷۱۴۔ احل ثنا قتیبہ بن سعید حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
بُنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَهِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ تَأْتِرُ  
الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ  
عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَاةُ الْخَمْسُ لِأَنَّ طَلْحَةَ  
شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّيَامِ فَقَالَ  
شَهْرُ رَمَضَانَ لِأَنَّ طَلْحَةَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ  
اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَقَالَ فَخَبِّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِّ لَكُمْ إِلَّا مَنَعَكُمْ قَالَ وَالَّذِي بِي أَنزَلْتُ لَكُمْ لَا تَقُولُ  
شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ وَمَتَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ يَنْصَرِّحْ بِصَدَقِ أَوْ  
دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ۔

۷۱۵۔ احل ثنا مسدد حدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ  
عَاشُورًا وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ وَكَانَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَا يَصُومُ إِلَّا أَنْ يُؤَافِقَ صَوْمَهُ -

۱۷۶۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عِرَاقَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ  
عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ فَرْنِشًا كَانَتْ  
تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْعَبَا هِلَلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَيَايَاهُمْ حَتَّى هُمْ رَمَضَانَ  
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ  
فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرْ -

بَابُ أَهْلِي النَّصِيبِ -

۱۷۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ أَبِي النُّزَافِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَصِيَامُ جُنَّةٌ  
فَلَا يَرْفُثُ وَلَا يَجْهَلُ وَإِنْ أَمَرْتُ قَاتِلَهُ أَوْ شَاتِمَهُ  
فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ  
فِيهِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ نَجْمٍ أَيْسَرُ  
يُتْرَكُ طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَشَهْوَتُهُ مِنْ أَجْلِ الْوَصِيَامِ  
لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِمُ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَلِهَا -

بَابُ أَهْلِ النَّصِيبِ كَفَّارَةٌ -

۱۷۶۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا جَارِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ  
فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ وَكَفَرِهِ هَا  
الصَّلَاةُ وَالْوَصِيَامُ وَالصَّدَقَةُ قَالَ لَيْسَ سَأَلَ عَنْ  
ذَلِكَ إِنَّمَا أَسْأَلَ عَنِ النَّبِيِّ تَمُوتُ كَمَا يَمُوتُ الْبَحْرُ قَالَ  
وَأَنْ دُونَ ذَلِكَ بَابُ الْمُخْلَقَاتِ قَالَ فَيَفْتَنُكُمْ أَوْ يَكْسِرُ قَالَ  
يَكْسِرُ قَالَ ذَلِكَ أَجْدَدُ أَنْ لَا يُغْلَقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ  
فَقُلْنَا لِمَ سَرُوقِي سَلَهُ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ  
فَسَأَلَهُ فَقَالَ تَعْلَمُ كَمَا يَعْلَمُ أَنْ دُونَ غَدَا الْكَلِيلَةَ -

عبد اللہ کا کہنا کہ روزہ نہ رکھئے مگر جب کہ ان کے متحمل میں آجاتا۔

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، انقریش دور جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی اُس کے روزے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو چاہے اس (عاشورہ) کا روزہ رکھے اور جو چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔

### روزے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، روزہ ڈھال ہے۔ پس نہ فتنہ کھائی کرے اور نہ جہالت کی باتیں اُدا کر کوئی اُس سے لڑے یا کالی دے تو دُور دفعہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں قہم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔ کیونکہ وہ اپنے کھانے، اپنے پینے اور اپنی خواہش کو میرے روزے کی خاطر چھوڑتا ہے لہذا اُس کا بدلہ میں خود دُور کا اور ہر نیکی کی جزا اُس سے دس گنا ہے۔

### روزہ کفارہ ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، فتنہ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کس کو یاد ہے! حضرت حذیفہ نے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کا فتنہ جو اُس کے گھر والوں، مال اور مہیا لوں میں ہوتا ہے اُس کے لیے ناز، روزہ اور صدقہ کفارہ بن جاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا بلکہ میں اُس کے متعلق پوچھتا ہوں جو سمندری بہروں کی طرح ٹھانٹیں مارتے گا۔ کہا کہ اُس کے سامنے تو ایک بند دروازہ ہے۔ فرمایا کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا۔ کہا کہ توڑا جائے گا اور پھر وہ قیامت تک بند نہیں ہوگا۔ ہم نے سروق سے کہا کہ اُس سے پوچھیے کہ کیا حضرت عمر اُس دروازے کو جانتے تھے انھوں نے پوچھا تو فرمایا، اس میں جیسے کوئی دن کے بعد رات آنے کو جانتا ہے۔



ف، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی شان ہے۔ آپ کا وجہ امت محمدیہ کے لیے خدائے ذوالنن کا بہت بڑا انعام تھا۔ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدیم النال آنکھوں نے اس جوہر کامل کو بجانب یاتھا، اسی لیے ہمیں اپنے پروردگار سے مانگ کر یاتھا۔ ان کے دور خلافت میں مسلمانوں کو ایسا وقار حاصل ہوا کہ اُس وقت کی کفر کی عظیم سلطنتیں بھی لرزہ بر اندام تھیں۔ قیصر و کسریٰ ان کے نام سے کاٹنے لگے تھے اور اُس وقت کی دونوں سپر پاوروں یعنی ایران اور روم کی حکومتوں کو تہہ در بالا کر کے انھوں نے قیصر و کسریٰ کے تاج اپنے پیروں سے کھل ڈالے تھے۔ اُن کی طاقتوں کے جنازے نکال دیئے تھے۔ اُن کی عظمتوں کو خاک میں ملا دیا تھا۔ کلمہ حق کی سر بلندی کا وہ فریضہ ادا کیا جس پر غلامانِ مسطقی کو رہتی دنیا تک ناز ہے گا۔ اُن کے اس میر العقول کارنامے کا اعتراف کیے بغیر دشمن بھی نہ رہ سکے۔ حضرت فاروق اعظم کا وجود جہاں اسلام دشمن طاقتوں کے لیے موت کا پیغام تھا اور وہ دشمنانِ اسلام کی آنکھوں میں ہمیشہ کھٹکتے رہیں گے وہاں وہ امت محمدیہ کے لیے محکم قلعہ، مضبوط پناہ گاہ اور نہر بردست وصال کا حکم رکھتا تھا۔ جب تک آپ اس دنیا میں جلوہ افروز رہے اُس وقت تک کوئی فتنہ مسلمانوں کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکا۔ آپ فتنوں اور امت محمدیہ کے درمیان سدِ سکدری تھے جب انہوں نے دنیا کو خیر باد کہا۔ تو امت محمدیہ کے مضبوط قلعے کے اندر فتنے آگئے اور ایسی ایک بھی ہستی سامنے نہ آسکی جو ملتِ اسلامیہ کو فتنوں سے بچا سکتی۔ اگرچہ دوسرے کئے ہی حضرات نے اس میدان میں عظیم الشان کارنامے انجام دیئے اور ملتِ اسلامیہ کی حفاظت کا فریضہ قابلِ تعریف انداز میں ادا کیا لیکن اس سلسلے میں حضرت فاروق اعظم کے کام کی ہمہ گیری اپنی مثال خود آپ ہی خدائے ذوالنن ہیں اُن کی تمام صحابہ کرام کی اور جملہ اہل بیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سچی محبت اور پیروی نصیب فرمائی ہیں

يَا كِبَرُ الزَّيَّانُ لِلصَّائِمِينَ -

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ بَابٌ يُقَالُ لَهُ الزَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُولُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُخْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ -

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ نَفْسَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُدْرِي مِنْ أَجْوَابِ الْجَنَّةِ يَأْتِيهِ اللَّهُ هَذَا خَيْرٌ مِمَّنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دَرَجَتِي مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ

روزہ داروں کے لیے بابِ زیان

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو زیان کہا جاتا ہے۔ قیامت کے روز اُس سے روزہ دار داخل ہوں گے اور اُن کے سوا اُس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں اکہیں گے (فرستے) کہ اس سے الگ سے کہا کوئی اور داخل نہ ہو۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی دوسرا اُس سے داخل نہیں ہو سکے گا۔

حمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں خریدا کہے تو اُسے جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی۔ اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے۔ نمازیوں کو بابِ الصلوٰۃ سے بلایا جائے اور جہاد کرنے والوں کو بابِ الجہاد سے بلایا جائے گا اور روزہ داروں کو بابِ الزیان سے بلایا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو بابِ الصدقہ سے

أَهْلِي الْيَهَادِ دُعَىٰ مِنْ بَابِ الْيَهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ  
الْيَهَادِ دُعَىٰ مِنْ بَابِ التَّيْمَانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ لَصْدَقَةِ  
مُحَمَّدٍ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا بَنِي النَّاسِ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَىٰ مَنْ دُعَىٰ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ صُرُوفٍ  
فَهَلْ يُدْعَىٰ أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ بِهَا قَالَ نَعْدُو  
أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

بُلا یا مائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے  
ماں باپ آپ پر قربان، جو ان دروازوں سے بُلا یا گیا یہ تو خاص  
بات نہ ہوئی، کیا ایسا بھی کوئی ہے جس کو سب دروازوں سے بُلا یا  
جائے؟ فرمایا: ہاں اور مجھے اُمید ہے کہ تم بھی ان میں سے ہو۔

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی شان کے مالک ہیں۔ آپ انبیائے کرام علی انبیاء علیہم السلام  
کے بعد ہر اتفاق تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ آپ کی خوبیوں سے احادیث اور سیرت تاریخ کی کتابیں بھر رہی ہیں، خود پروردگار  
عالم نے قرآن کریم میں آپ کی تعریفیں کی ہیں۔ رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جتنے آپ محبوب تھے اتنا امتِ محمدیہ  
میں سے کوئی دوسرا فرد نہیں تھا۔ محبوب پروردگار پر جس درجہ یہ شمار ہوئے اور اس کے ثبوت میں جس طرح جانی اور مالی  
قربانیاں انہوں نے پیش کیں ان کی کوئی دوسرا مثال پیش نہیں کر سکا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جن لفظوں میں ان کی  
قربانیوں کا اعتراف اور اعلان فرمایا وہ کسی دوسرے کو نصیب نہ ہو سکا۔ پوری امتِ محمدیہ میں سے یہ شرف بھی صرف انہیں حاصل  
ہوا کہ ان کی چار بیٹنوں کو شرفِ محلّیت نصیب ہوا یعنی: ————— (۱) والدین۔ (۲) محمد۔ (۳) اولادِ ہی۔ اولادِ اولاد۔  
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت کا چھوٹی سی عمر سے لے کر آخری دم تک اور اس وقت سے اب تک  
جو حق ادا کیا وہ بھی کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوا۔ اکثر اہم مواقع پر محبوب پروردگار کے ساتھ صدیق اکبر ہی نظر آئے۔ اگرچہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہیں تھا لیکن اگر حضرت ابوبکر صدیق کو آپ کا سایہ مان لیا جائے تو شاید بے جا نہ ہو۔ آپ پوری  
امتِ محمدیہ کے علی الاطلاق امام ہیں۔ یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے امام ہیں۔ ان کو اپنا امام ماننے سے وہی شخص  
انکار کرے گا جو درحقیقت اسلام سے اپنا رشتہ توڑ چکا ہو گا۔ خدائے ذوالنہیں ہیں ان کی، تمام صحابہ کرام و اہل بیت  
اطہار کی سچی محبت نصیب کرے اور ان سب بزرگوں کے غلاموں میں ہمارا حشر و نشر فرمائے، آمین۔

رمضان کہا جائے یا ماہِ رمضان؟ جس کے نزدیک دونوں  
طرح درست ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان  
کے روزے رکھے اور فرمایا کہ رمضان سے پہلے روزے  
نہ رکھو۔

قُتِبَ، اسماعیل بن جعفر، الوُثَیْل، ان کے والد ماجد حضرت ابوبکر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا، جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول  
دئے جاتے ہیں۔

یعنی بنی بکر و یث، یثیل، ابن شہاب، ابن ابی اسود مولى یثیین، ان

بَابُ ۱۱۱ هَلْ يُعَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ  
وَمَنْ زَامَى مُكَلَّهُ دَائِعًا وَقَالَ السَّيِّدُ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَاتَلُوا الْأَقْيَدَ مَوَا  
رَمَضَانَ۔

۱۷۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ  
عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ  
فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ



کے والد ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں سے پکڑ دیا جاتا ہے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزے رکھنے چھوڑ دو۔ اگر تمہارے آپر مطلع براؤد ہو تو اس کا حساب کرو۔ دوسروں نے یہ بات کے واسطے سے عقیل اور یونس سے روایت کی کہ رمضان کے چاند کا۔

جو ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے نیک نیتی کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ لوگ اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔

سیحی بن ابی بکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے شب قدر میں عات ایمان کے اندر ثواب کی غرض سے قیام کیا اُس کے سابقہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے اُس کے بھی سابقہ گناہ معاف فرما دئے جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں بہت زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھلائی کرنے میں سب سے زیادہ مہم تھے اور آپ کی سخاوت اُس وقت اور بڑھ جاتی جب حضرت جبریل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور حضرت جبریل رمضان کی ہر رات میں حاضر ہوتے یہاں تک کہ وہ گزر جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں قرآن مجید سناتے اور جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو آپ بھلائی کرنے میں تیز انداز سے بھی زیادہ

عَقِيلَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى النَّبِيِّ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَبُسِّلَتِ الشَّيَاطِينُ.

۷۷۳۔ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مَجْزٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنْ هُمْ عَلَيْكُمْ فَأَقْدِرُوا وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ وَبُؤَيْبٌ لِبِلَالٍ رَمَضَانَ.

۷۷۴۔ مَرْفُوعٌ عَنْ صَامِ رَمَضَانَ لَا يَمَانَاؤُ اخْتِسَابًا وَغَيْرُهُ وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ.

۷۷۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۷۷۶۔ أَبُو دَاوُدَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ.

۷۷۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنُ إِسْلَمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَحْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ بَعْضُ عِلِّيَّاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا الْوَقِيَّةُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ

السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ التَّرْبِيعِ الْمُسَوِّدَةِ -  
**بَابُ ۱۱۱۱ مَنِ تَمَّ يَدْعُ قَوْلَ التَّوَدُّعِ**  
 وَالْعَمَلِ بِهِ فِي الصَّوْمِ -

۱۷۷۶- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَّ يَدْعُ قَوْلَ التَّوَدُّعِ وَالْعَمَلِ بِهِ فَلَيْسَ لِلصَّاعَةِ فِي أَنْ يَدْعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ -

**بَابُ ۱۱۱۲ هَلْ يَقُولُ ابْنُ صَاحِبِهِ إِذَا شَبَّهَهُ**

۱۷۷۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنِّي وَأَنَا الْعَجَزِيُّ بِهِ وَالصِّيَامُ جَمَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدٍ كُفِّرَتْ رِفْقُهُ وَلَا يَصْغَبُ فَإِنْ سَابَتْهُ أَحَدٌ أَوْ قَالَتْهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي أَمْرٌ صَالِحٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ قَبْلِ الصَّلَاةِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ تَرْبِيعِ الْبُسْتِكِ لِأَمْرٍ فَرِحْتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا افْطَرَ فَرِحَ رَّبُّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ -

**بَابُ ۱۱۱۳ الصَّوْمُ لِمَنْ خَافَ عَنْ نَفْسِهِ الْعَزَّةَ**

۱۷۷۸- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَاشِمَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمَشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةُ فَلْيَسْتَوْجِبْ فَإِنَّهُ أَهْمَرُ لِلْبَصْرِ سَنٌ يَلْفَحُجْ وَمَنْ تَمَّ يَسْتَطِيعُ فَلْيَلْبِزْ بِالصَّوْمِ لَهُ وَجَلَدٌ -

**بَابُ ۱۱۱۴ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا لِهَلَالِ فَصَوْمُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا**

نہی ہو جاتے تھے -

جو روزے میں چھوٹی بات اور اس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے -

سیدہ قطیفی کے والد ماجد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا - جو چھوٹی بات اور اس کے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھلنے اور پینے کی چیزیں چھوڑے گی کوئی ضرورت نہیں ہے -

**جب گال دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں -**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کے بیٹے کا ہر عمل اُسی کے لیے ہے سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور اس کا بدلہ میں ہوں - روزہ کو حال ہے اور جس روز تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو نہ غصہ باتیں کرے اور نہ جھگڑے - اگر اُسے کوئی گال دے یا لڑے تو کہہ دے کہ روزے سے ہوں - قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان ہے - روزہ دار کے منہ کی بدولت اللہ تعالیٰ کو شکر کی خوشبو سے زیادہ پیار ہے - روزہ دار کے لیے دُشمنیاں ہیں جن سے اُسے فرحت ہوتی ہے - انفلد کرے تو غصہ ہوتا ہے اور جب اپنے لب سے لے گا تو روزے کے باعث خوش ہوگا -

**جنسی خواہش بڑھنے پر روزہ رکھنا**

عبدان، البرحمہ، العیش، ابراہیم، علقمہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا - جو عورت کا بہادر کر سکا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ یہ نیکو کلمہ ہے اور شرمگاہ کے لیے اچھے اور جوابی کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے سکے کیونکہ یہ شہوت کو گھٹاتا ہے -

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب پابند ویکرتو روزے رکھو اور جب اُسے دیکھو تو چھوڑ دو - صلہ نے حضرت عباس سے



روایت کی کہ جس نے شک کے دن روزہ رکھا اُس نے ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور روزے نہ چھوڑو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر تمہارے اوپر مطلع ابراہیم ہو تو تیس دن پورے کرو۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہینہ ایتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے لہذا روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو۔ اگر مطلع ابراہیم ہو تو آدھ دن نظر نہ آئے، تو تیس دنوں کی گنتی پوری کرو۔

ابو الولید شعبہ، جلیلہ بن مجیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہینہ اتنے دنوں کے ہوتے ہیں اور انکو گنتی کو تین دفعہ دہرایا۔

محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسے دیکھ کر روزے رکھا کرو اور اُسے دیکھ کر روزے رکھنے چھوڑا کرو اور اگر مطلع ابراہیم ہو تو تیس دنوں کی گنتی پوری کرنا۔

مکرہ بن عبدالرحمن نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ کا ایسا کیا دپاس نہ جانے کا تم کھاؤ، جب ایتیس دن گزے تو صبح یا شام کو آپ تشریف لے آئے عرض کی گئی کہ آپ نے تو ایک ماہ تک ان کے پاس نہ آئے کہ تم کھاؤ تھی! فرمایا کہ بے شک ہینہ ایتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ کا ایسا کیا

وَقَالَ جَدُّهُ عَنْ خَتَارِ بْنِ صَامٍ يَوْمَ الشَّلَاحِ حَدَّثَ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَصَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْيَلَّالَ وَلَا تَفْطَرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ عَصَى عَلَيْكُمْ فَأَقْدُرُوا لَهُ.

۱۷۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لُبَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُهَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَخَنَسَ إِلَيْهِمَا فِي الثَّالِثَةِ.

۱۷۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو لُبَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُهَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَخَنَسَ إِلَيْهِمَا فِي الثَّالِثَةِ.

۱۷۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمَ الشَّلَاحِ وَفَطَرُوا الْيَوْمَ دُفِينَا حَتَّى عَلَيْنَا فَكُلْنَا وَحَدَّثَنَا ثَلَاثِينَ.

۱۷۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمَ الشَّلَاحِ وَفَطَرُوا الْيَوْمَ دُفِينَا حَتَّى عَلَيْنَا فَكُلْنَا وَحَدَّثَنَا ثَلَاثِينَ.

۱۷۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمَ الشَّلَاحِ وَفَطَرُوا الْيَوْمَ دُفِينَا حَتَّى عَلَيْنَا فَكُلْنَا وَحَدَّثَنَا ثَلَاثِينَ.

اور آپ کے پیڑھس موچ آگئی۔ آپ اُنٹیس روز اپنے بالاقلمے پر رہے پھر اُتر آئے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک ماہ کی قسم کھائی تھی۔ فرمایا کہ ہینہ اُنٹیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

عیدین کے دو قول جیسے کم نہیں ہوتے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ اسحاق کا قول ہے۔ اگر ایک ناقص ہوگا تو دوسرا پورا ہوگا۔ محمد بن سیرین نے فرمایا۔ اگلے یہ دونوں ناقص نہیں ہوتے۔

مسند مسند اسماعیل بن ابی حمزہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ابی بکر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا — مسند مسند ابی حمزہ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے والد ابی بکر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں جیسے اگلے ناقص نہیں ہوتے، رحمان کی حمد کا ہینہ اور ذوالحجہ۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ہم حساب کتاب نہیں کرتے۔

آدم، شیبہ، اسود بن قیس، سید بن عمرو نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہماری جماعت اُمیوں کی ہے، زیادہ حساب کتاب نہیں کرتے۔ ہینہ اتنے اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے جی بھی اُنٹیس دنوں کا اور کبھی تیس دنوں کا۔

رمضان سے ایک دو دن پہلے روزے رکھنے شروع نہ کیے جائیں۔

مسلم بن ابی اسلم، ہشام بن ابی بکر بن ابی حمزہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی رمضان شروع ہونے سے ایک دو پہلے روزے نہ رکھے سوائے اُن کے جو متواتر روزے رکھ رہا ہو تو اُنس دن کا روزہ رکھے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ أَنْفَكْتَ رَجُلَهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرِيقَةِ تِسْعَاءَ عَشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَتِ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعَشْرِينَ.

بَابُ ۱۹۵ شَهْرٌ إِعِيدَ لَا يَنْقُصُ أَثَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِسْحَاقَ وَإِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تِسْعًا ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَجُوزُ عَمَّا يَكُونُ نَاقِصًا.

۱۷۸۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرًا إِعِيدَ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ.

بَابُ ۱۹۶ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْتُبُ وَلَا تُحْسِبُ.

۱۷۸۶- حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَيْسٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو وَآثَةُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ أَمَّ أُمَّةٌ أُمَّةً لَا تَكْتُبُ وَلَا تُحْسِبُ الشَّهْرَ هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعَشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ.

بَابُ ۱۹۷ لَا يَتَقَدَّرُ مِنْ رَمَضَانَ يَصُومُ يَوْمٌ وَلَا يَوْمَيْنِ.

۱۷۸۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّرُ مِنْ أَحَدٍ كَرَمَ مَضَانَ يَصُومُ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلًا كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ.



٤٨٩ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ  
قَالَ أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ  
عَدِيِّ بْنِ حَارِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَلْ يَتَّبِعُكُمْ الْخَيْطُ  
الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ حَدَّثْتُ إِلَى عَقَالٍ أَوْدَى إِلَى  
عَقَالٍ أَبْيَضَ فَبَعَلَتْهَا حَتَّى وَسَادَنِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ فِي  
الَلَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِينُ لِي فَعَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَعَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ  
الَلَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ

١٤٩٠. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَارِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَنْزَلَتْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ لَمْ يَنْزِلْ مِنَ الْفَجْرِ فَكَانَ رَجُلٌ إِذَا ارْتَدَا وَالصَّوْمُ رِبَطٌ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلِهِ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ لَمْ يَنْزِلْ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَاهُمَا فَانْزَلَ اللَّهُ بَعْدَ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِشْمَاعِيلُ الْكَلِيلُ وَالنَّهَارُ

بِإِذْنِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
لَا يَسْتَعْلِمُ مِنْ سِحْرِكُمْ أَوْ أَنْ يُبْلَا-

١٤٩١- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ عَرَبٍ وَالتَّائِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَائِيٍّ عَنْ ابْنِ عَرَبٍ وَالتَّائِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِكَلِمَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّوْا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ مَرْثَدٍ  
فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ قَالَ التَّائِيُّ وَابْنُ عَرَبٍ  
بِهِمْ إِذَا نَسِيَ إِلَّا أَنْ يَرَى ذَاوِي عِزْلٍ ذَا-

باب ٢٠ تأخير السجود  
١٤٩٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ  
كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِ ثَمَرَةٍ كُنْتُ أَكُونُ مُرْعِيًّا أَنْ أُدْرِكَ  
السُّجُودَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
باب ٢١ قَدَرُ كَرْبَيْنِ سَجْدَةٍ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ

١٤٩٣- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْنَا  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمْ  
يَكُنْ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَالسُّجُودِ قَالَ قَدْ رَخِيسِينَ أَيْ -

بِإِذْنِ اللَّهِ بَرَكَاتٍ السُّحُورُ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابٍ  
لَّيْسَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَأَهْلُهُ

سید ذکوان ابو مریم، ہاین ابو عازم، مان کے والد ماجد نے حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ سید بن ابو مریم، ابو اسحاق محمد بن مطہر، ابو عازم سے روایت ہے کہ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت نازل ہوئی کہ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تم بے پیے سفید دھاگے کا ہر جو ہارے سیاہ دھاگے میں سے یا اور مِنْ الثَّغْرِ کا لفظ نازل نہیں ہوا تھا پس کوئی آدمی جب روزے کا ارادہ کرتا تو اپنے پیڑ میں سفید اور سیاہ دھاگا باندھ لیتا اور جب تک اُسے یہ دونوں نکلنے آتے تو کھاتا رہتا۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مِنْ الثَّغْرِ کا لفظ نازل فرمایا تو لوگوں نے جان لیا کہ اس سے مراد رات اور دن ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بالال کی اذان تمہیں سحری کہانے سے نرو گے۔

تھام بن محمدؑ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہے کہ حضرت بلالؓ رات میں اذان کیا کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا اور پیو بیابان تک کہ ابھی اُمّ مکتوم اذان کہیں کیونکہ وہ فجر طلوع ہونے پر ہی اذان کہتے ہیں۔ تھام بن محمدؑ نے فرمایا کہ اپنی دونوں کی اذانوں میں اتنا فرق ہی ہوا کرتا تھا کہ یہ چلے آؤ وہ اُترتے تھے۔

سحری میں تاخیر کرنا

ابو حازم سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں میں بھڑکایا کرتا تھا۔ پھر میں جلدی کرنے لگا۔ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ (جماعت سے) نماز پڑھ سکوں۔

سحری اور نماز فجر میں کتنا وقفہ ہو

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی اور پھر غار کے بے کھڑے ہوئے میں نے کہا کہ اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقفہ تھا کہ کب کب اس آیتیں پڑھنے کے برابر۔

واجب ہونے کے بغیر سحری کی برکت۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے وصال کے روزے بھی رکھے اور وہاں



وَلَمْ يَدْرِكُوا السُّحُورَ

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ قَوَاصِلَ النَّاسِ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَتَنَاهُمْ قَالُوا لَا تَلْبَسْ نَوَاصِلَ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَظِلُّ أَطْعَمُ وَأَسْقِي

۱۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْعَرُوا قَالُوا فِي السُّحُورِ بَرَكَتٌ

بَابُ إِذَا تَوَلَّى بِالنَّهَارِ صَوْمًا وَقَالَتْ أُمُّ الدُّدَّاءِ كَانَ أَبُو الدُّدَّاءِ يَقُولُ وَمَنْ كَرِهَ طَعَامًا فَإِنْ قُلْتُ لَا قَالَ قُلَانِي صَائِمٌ يَوْمَ هَذَا وَفَعَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَ يَفَةً

۱۷۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا يَتَنَادَى فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنْ مَنْ أَكَلَ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَلِيصٌ وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ

بَابُ الصَّائِمِ يُصِيْمُ جُنُبًا

۱۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي حِينَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأَمَّ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْرِكُ الْفَجْرَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ

سحری کا ذکر نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزے رکھے تو لوگوں نے بھی رکھے انہیں ٹکلی ہوئی تو آپ نے انہیں منع فرمایا عرض گزار ہوئے کہ آپ تو رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہارے جیسی بیعت پر نہیں ہوں، مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔

عبداللہ بن مسیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سحری کھایا کہ وہ کیونکہ سحری میں برکت ہے۔

جب دن چڑھے روزے کی نیت کی۔ حضرت ائمہ درود اور سے روایت ہے کہ حضرت ابو درود فرماتے۔ کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اگر کہہ دیا مانتا کہ نہیں ہے تو فرماتے۔ ۵۵ ہمارے روزے سے ہمیں اور اسی طرح حضرت ابو طلحہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابی جاس نے کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لوگوں میں منادی کرنے کے لیے عاشرہ کے روزہ بھجوا کر جس نے کھانا کھایا وہ روزہ پورا کرے یا اسے چاہیے کہ روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ نہ کھائے۔

روزہ دار کا صبح کو حالت جنابت میں اٹھنا

ابو بکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد ماجد اُس وقت حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کھدخت میں حاضر ہوئے۔۔۔۔۔ مروان سے روایت ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صبح ہوتی اور آپ اپنی کسی زوجہ مطہرہ سے ملنے کے باعث حالت جنابت میں ہوتے۔ پھر غسل کر کے روزہ رکھ لیتے۔ مروان نے عبدالرحمن بن حارث سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ حضرت ابو ہریرہ کو یہ حدیث ٹکے کی جھڑ سنا دیکھیے۔ مروان اُن دنوں مدینہ منورہ کے حاکم تھے ابو بکر کا بیاں ہے کہ حضرت عبدالرحمن نے اسے ناپسند

وَصَوْمُ وَقَالَ مَرْدَانُ يَعْنِي الرَّحْمَنُ بْنُ الْحَارِثِ أَقْبَمُ  
بِاللَّهِ كَتَفَيَّ عَنْ يَمَنِي أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَرْدَانَ يَوْمَئِذٍ قَالَ  
الْمَدِينِيُّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِكْرَةَ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ثُمَّ قَدَّرْنَا أَنْ نَجْمِعَ بَيْنِي الْحَكِيفَةَ وَكَانَتْ  
لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ  
إِنِّي ذَاكَ لَكَ أَمْرًا وَلَوْ لَمْ يَكُنْ أَقْبَمَ عَنْ فَيْهِ لَمْ أَذْكُرْ  
لَكَ فَذَكَرْتُ لَعَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَقَالَ كَذَلِكَ  
حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَكْبَرُ وَقَالَ هَمَّامٌ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّ الْيَاسْرِ وَالْأَوَّلُ سَمْعٌ -

باب ۱۲ المباشرة للصائمين وقالت عائشة  
يخبركم عليه فربها -

۷۹۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ  
عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ  
صَائِمٌ وَكَانَ أَمَّا كَلِمَةُ لِزِيهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا رُبَّ  
حَلِجَةٍ قَالَتْ طَاوُسٌ أُولَى الْإِزْبَةِ الْأَمْحَقِ لِحَاجَةٍ  
لَهُ فِي النَّسَاءِ -

باب ۱۳ الْقَبْلَةُ لِلصَّائِمِ وَقَالَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ  
إِنْ نَظَرْتُ فَا مَنِي يُمِيتُ صَوْمَهُ -

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
هَشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَّ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيلُ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ  
وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ضَحِكَتْ -

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هَشَامٍ  
بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا

کیا پھر حُجْرَتِ اِتِّفَاق سے ہم ذوالحلیفہ میں اکٹھے ہو گئے اور حضرت ابوہریرہ کی وہاں  
زینب بنت اُمّ سلمہ پر سنت مہدائون نے سنت ابوہریرہ سے کہا کہ آپ سب ایک  
بات کا ذکر کرنے لگا ہوں اور اگر مردان نے مجھے میرے روبرو قسم نہ دی  
ہوتی تو میں آپ سے نہ کہتا۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہیں کہ اس کا قول بیان  
کیا اور کہا کہ اسی طرح حدیث بیان کی مجھ سے حضرت فضل بن عباس نے جو  
بہت علم والے تھے اور ہمام حضرت ابن عمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ چھوڑنے کا  
حکم فرماتے اور پہلی حدیث زیبا قابلِ اہتمام ہے۔

روزہ دار کا مباشرت کرنا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اُمّی پر  
محبت کی شرمگاہ حرام ہے۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے  
فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ دیتے اور  
مباشرت بھی کر دیتے تھے اور انھیں تمہاری نسبت اپنی خواہش پر بہت  
زیادہ قابو تھا حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ نابہ سے حاجت مراد ہے  
خاؤں کا قول ہے کہ ادلی الارہق سے وہ احمق مراد ہے جس کو  
عورتوں کی حاجت نہ ہو۔

روزہ دار کا بوسہ دینا۔ حضرت جابر بن زید نے فرمایا کہ عورت  
کو دیکھا اور نزال ہو گیا تو اپنا روزہ پورا کرے۔

محمد بن شعیب، یحییٰ، ہشام، ان کے والد ماجد حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی۔  
عبداللہ بن مسلم، امام مالک، ہشام، ان کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے  
کی حالت میں اپنی بعض ازواج مطہرات کو بوسہ دے لیا کرتے۔ پھر اس  
پر فرمایا۔

زینب بنت اُمّ سلمہ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ ماجدہ نے فرمایا  
میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک پادری تھی کہ مجھے حیض  
آگیا میں چپکے سے نکلی اور اپنے حیض کے کپڑے پہن بیٹے۔ فرمایا۔ تمہیں



کیا ہوا ایک جیض آگیا عرض کی، ہاں اُردا آپ کے ساتھ جاؤں میں داخل ہوگئی۔ یہ اُرد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی برتن میں پانی کے کر غسل کر لیا کرتے اُردا آپ انہیں روزے کی حالت میں بوسہ دے دیا کرتے۔

روزہ دار کا غسل کرنا حضرت ابن عمرؓ نے روزے کی حالت میں ایک کپڑا بھگو کر اپنے اوپر ڈالا اُرد شعیبؓ روزے کی حالت میں حمام کے اندر داخل ہوئے حضرت ابی جاس نے فرمایا کہ ہانڈی یا کسی اُرد چیز کا ذائقہ چکھنے میں کوئی ممانعت نہیں جس بھری نے فرمایا کہ روزہ دار کے کھانے اور جسم کو ٹھنڈا کرنے میں کوئی حرج نہیں حضرت ابی مسعودؓ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو صبح یوں کرسے کہ تیل لگا ہوا اُرد کھجلی کی ہوئی ہو۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میرا ایک حوض ہے جس کے اندر میں روزے کی حالت میں نہانا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق منقول ہے کہ آپ روزے کی حالت میں سہواں کر لیا کرتے حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ دن کے شروع میں خواہ آخیں سواں کر سکتا ہے لیکن تحوک نہ نکھے عطا کا قول ہے کہ اگر تحوک اندر چلا گیا تو میں یہ نہیں کہوں گا کہ روزہ ٹوٹ گیا۔ ابن مسعودؓ کا قول ہے کہ ترسواں کرنے میں کوئی ممانعت نہیں۔ ان سے کہا گیا کہ اس کا فائدہ یہ ہے کہ فرمایا کہ ہاں کہیں خاکہ ہوا کہ تم اس کے ساتھ لگے کہتے ہو حضرت انسؓ میں بھری اُرد ابراہیمؓ نے روزہ دار کے پیچھے رنگانے میں کوئی ممانعت نہیں دیکھا۔

عروہ ابراہیمؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فجر ہوتی، اعتدال سے نہیں بلکہ صبح سے جنابت کی حالت میں تو غسل کرتے اُرد روزہ رکھ دیا کرتے۔

ابو بکر بن عبد الرحمنؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد ماجد کے ساتھ گیا۔ یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے فرمایا، میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اگر اعتدال سے نہیں بلکہ صبح سے جنابت کی حالت میں صبح ہوتی تو روزہ رکھ دیا کرتے۔ پھر ہم حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَيْلِ إِذَا جُنْتُ فَاسْتَلْتُ فَأَخَذْتُ شِيبَابَ حِضْنَتِي فَقَالَ مَا لَكَ أَنْفَعْتَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الْخَيْلِ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِيَّاهُ وَاحِدٌ مَكَانَ يُقْبِلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

بِإِسْنَادٍ أَغْتَسَا الصَّائِمُ وَبَنُ ابْنِ عُمَرَ تَوْبًا فَالْقَاهُ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَدَخَلَ الشَّيْبَانِي الْحَتَامَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ تَتَطَقَعَ الْفَيْدُ رَأَى الشَّيْبَانِي وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالْمُضْمَضَةِ وَالْتَبَرُ لِلصَّائِمِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذَا كَانَ صَوْمُ أَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهْنًا ثُمَّ تَرَجَّلْهُ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنْتُمْ خَيْرُ بَنِي إِسْرَافِيلَ وَأَنَا صَائِمٌ وَبَنُ كُرَيْمٍ الشَّيْبَانِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اسْتَاكَ وَهُوَ صَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَاكَ أَزَلِ النَّهَارِ وَالْخُفُولُ لَا يَبْلُغُ رَيْقَهُ وَقَالَ عَطَاءُ ابْنِ إِزْدَرِجَ رَيْقَهُ لَوْ أَقُولُ يُفْطَرُ وَقَالَ ابْنُ سِنِينَ لَا بَأْسَ بِالسَّوَالِبِ التَّرْلِبِ قِيلَ لَهُ كَلِمَةٌ قَالَ وَالسَّوَالِبُ طَعْمُ قَانَتْ ثُمَّ صَوْمُكُمْ بِهِ وَلَمْ يَرَأَ أَنَسُ وَالْحَسَنُ قَوْلًا بَرَاهِيمَ بِالْكَيْخَلِ لِلصَّائِمِ بِأَسَا۔

۱۸۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَوْلَى ابْنِ حَكْمَانَ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَرْوَةَ وَآبِي بَكْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْفَجْرَ فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ حُلٍّ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ۔

۱۸۰۲۔ حَدَّثَنَا اسْتَعْصِمُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَمِيِّ مَوْلَى ابْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَيْلَتُ أَنَا وَآبِي فَذَهَبَتْ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنْبًا غَيْرَ حُلٍّ غَيْرَ اِخْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ ثُمَّ دَخَلْنَا

عَلَى أَمْسَلَمَةٍ فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ -

بَابُ ۱۲۰ الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا  
وَقَالَ عَطَاءُ ابْنِ إِسْحَاقَ تَزَكَّى فَكَدَّ حَلَّ الْمَاءِ فِي  
حَلْفِهِ لَا يَأْسَدَانِ تَزَكَّى يَمْلِكُ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ  
دَخَلَ حَلْفَهُ الدُّبَابُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَسَنُ  
وَمَعَاجِدُ إِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ -

۱۸۰۳ حَلَّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْزُوقٍ  
حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
السَّيِّحِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَيْسَ فَاكُلَ وَ  
شَرِبَ فَلَيْتُمْ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ -

بَابُ ۱۲۱ سَوَالُ التَّطَبُّعِ وَالْيَاسِ لِلصَّائِمِ  
وَيُنَكَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ السَّيِّحِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَا أَحْصَى  
أَوَائِدُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ السَّيِّحِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَى عَلَى أَمْتِي لَأَمَرْتُهُ بِالسَّوَالِ  
عِنْدَ كُلِّ وَصْوَةٍ وَيُرْوَى نَحْوَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ  
ابْنِ خَالِدٍ عَنِ السَّيِّحِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَحْصِ  
الصَّائِمُ مِنْ غَيْرِهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ السَّيِّحِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَظْهَرُكَ لِلْعِمِّ مَرْضَاةٌ لِلْمَرَاتِ وَ  
قَالَ عَطَاءُ وَقَتَادَةُ يُنْبِتُهُ رِيْقُهُ -

۱۸۰۴ حَلَّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ رَأَيْتُ عُمَرَ تَوَضَّأَ فَأَدْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ  
تَضَمَّضَ وَاسْتَنْزَلَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ  
يَدَيْهِ الْيُمْنَى إِلَى الْإِصْبَاقِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْإِصْبَاقِ  
ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ  
الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ هَذَا أَتَى قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَصَوَّغَ هَذَا  
تَوَضَّأَ وَتَوَضَّأَ لَا يَحِلُّ ثَلَاثَ نَفْسَةٍ فِيهِمَا شَيْءٌ إِلَّا

روزہ دار جب بھول کر کھاپی ہے عطاء کا قول ہے کہ اگر تک  
بہ پانی یا آٹھ صلیبیں چلا گیا تو کوئی مصلحت نہیں جب کہ اس پر اختیار نہ ہو -  
حسن بصری کا قول ہے کہ اگر منہ میں کھٹی چلی گئی تو اس پر کچھ بھی نہیں - حسن بصری  
اورد ہا ہکا قول ہے کہ اگر بھول کر کھائے کر بیٹھا تو اس پر کوئی چیز نہیں -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بھول کر کھاپی لے تو اپنا روزہ پورا  
کرے کیونکہ اُسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے -

روزہ دار کا ترا اور خشک مسواک کرنا عامر بن ربیعہ سے روایت  
ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں اتنی دفعہ  
مسواک کرتے ہوئے دیکھا جس کو شمار نہیں کر سکتا حضرت ابو ہریرہ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی اُمت کی دشواری کا  
احساس نہ ہوتا تو میں انھیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا اور اسی  
طرح حضرت جابر اور حضرت زید بن خالد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے  
روایت کی ہے اور اس میں روزہ دار کو دوسروں سے تفصیص نہیں کی حضرت  
عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ منہ کو صاف  
کرنے والا آندب تعالیٰ کو راضی کرنے والا ہے عطاء اور قتادہ کا قول  
ہے کہ ان اپنے تھوک کو نلگ سکتا ہے -

بہران سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وضو  
کرتے ہوئے دیکھا کہ اپنے ہاتھوں پر زمین دھو پانی ڈالا پھر گلی کی آندناک میں  
پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین دفعہ دھویا - پھر دائیں ہاتھ کو گھنٹی تک دھویا  
پھر بائیں ہاتھ کو گھنٹی تک دھویا تین مرتبہ - پھر اپنے سکا مس کیا - پھر  
دو اپنے پیر کو تین دفعہ دھویا پھر بائیں پیر کو تین دفعہ - پھر فرمایا کہ میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح ہی وضو کرتے ہوئے  
دیکھا - پھر اپنے فرمایا کہ جو میرے وضو کی طرح وضو کرے دو رکعت نماز  
پڑھے جن کے دوران دل میں کوئی خیال بد نہ آئے تو اس کے سابقہ گناہ  
بخش دئے جاتے ہیں -



إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ  
قَالَ وَاقَعْتُ عَلَى امْرَأَةٍ فَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تَعْتِقُهَا قَالَ لَا  
قَالَ فَمَهْلُ تَسْتِطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ  
قَالَ لَا فَقَالَ فَمَهْلُ تَجِدُ أَطْعَامَ سِتِينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا  
قَالَ فَمَهْلُكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ عَلَى  
ذَلِكَ أُنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ فِيهَا تَمْرٌ  
وَالْعَرَقُ الْمَمْلُوكُ قَالَ أَيْنَ السَّلَاسِلُ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْهَا  
فَصَدَّقَ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعْلَى أَفْقَرٍ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ اللَّهُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْعَرَقَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ  
مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَصَدَّقَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى بَدَتْ أَنْبَاؤُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْنَاهُ أَهْلَكَ.

کہا کہ میں روزے کے حالات میں پتی بیوی سے صحبت کر چکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں آزاد کرنے کے لیے ایک گرجن میسر ہے  
عرض کیا نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم دو بیبیوں کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ عرض کیا،  
نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ درخاموش رہے اندھم وہی تھے  
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں  
تھیں عرق ایک پیالہ بنے۔ فرمایا کہ سائل کہاں سے؟ عرض کیا گرجا کہ میں ہوں  
فرمایا کہ انھیں کے کر خیرات کر دو۔ وہ آدمی عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! اشنا  
کیا اپنے سے زیادہ غریب پر افساد کا تم، ان دونوں سنگلاخ میدانوں  
کے درمیان کوئی گرجا لے ایسے نہیں جو میرے گھر والوں سے زیادہ غریب  
ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑے بیان کو کچھ کچھ فالت نظر آنے  
لگے۔ پھر فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

و! اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ پھر دو گارہ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شرعی احکام سے متعلق بھی بہت  
اختیار دیا ہو۔ اتنا اگر کوئی مسلمان جان بوجھ کر رمضان کا روزہ توڑتا ہے یعنی کھائے یا پیے یا جماع کرے تو اس پر کفارہ بھی لازم ہے  
جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزہ توڑنے  
والے صحابی کو کفارہ ادا کرنے کی جگہ کئی من کھجوریں کیلا دیں۔ اسی لیے خاتم المعطاء، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۹۱۱ھ)  
جیسے جلیل القدر محدث اور نویں صدی کے مجدد نے اپنی مائتہ ناز اور بے حد ایمان افزوز تصنیف خصائص کبریٰ میں  
ایک باب ان نظروں میں باندھا ہے۔ ”باب اختصاصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بآتھ یخص من شاء بما شاء من الاحکام“  
امام خطیب احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۷۳۳ھ/۷۵۱ھ) نے اختصار مصطفیٰ شریف میں بت کرنے والی ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے  
ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرمایا ہے: ”اذکان لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یخص من شاء بما شاء من اور سی بزرگ سیرت  
کی مائتہ ناز اور ایمان افزوز خارجیت سوز تصنیف مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں: ”من خصائصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ کان  
یخص من شاء بما شاء من الاحکام“ انہی امام قسطلانی نے حدیثوں کی روشنی میں ایسے پانچ واقعات بیان کئے ہیں۔ امام سیوطی نے ان پر پانچ کا اند  
ہناؤں کے گنتی دس تک پہنچادی۔ ملت اسلامیہ کے مائتہ ناز حقیر و محدث امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۴۲ھ/۱۳۶۱ھ)  
نے اپنی ایمان افزوز تصنیف الامن ماسی کے اندر یہ گنتی بائیس تک پہنچائی اور سب کو صحیح احادیث سے بیان فرمایا ہے۔

بخاری شریف کی اس زیر بحث حدیث کے واقعے پر بحث کرتے ہوئے سرایہ نکت کے اس نگہبان نے اپنے قلم حق و مستل  
رقم کو میدان تحقیق میں یوں اڑا کر خرام دیا ہے۔ ”صحاح ستہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ ایک  
شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا: کیا ہوا ہے؟ عرض کیا میں نے رمضان میں اپنی  
سورت سے نذرہ لے لی ہے۔ فرمایا: غلام آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کیا، نہ۔ فرمایا: لگاتار دو دنے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کیا، نہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی حاضر ہوا تو ہر کسب و کار گزار ہوا۔ یہ رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا؟ ہر شے



فرمایا۔ ساتھ مسکینوں کو کھانا کھا سکتا ہے۔ عرن کی۔ نہ اتنے میں خرچے خدمتِ اقدس میں لے گئے۔ حضور نے فرمایا۔ انہیں خیرات کر دے۔ عرن کی۔ کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر؟ مدینہ شریف میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔

فَضَّلَكَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى بَدَأَتْ لَوَاجِدُهُ وَكَأَلْ أَذْهَبَ  
فَأَطَاعَهُ أَهْلَكَ۔  
رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سن کر شہے سیال تک  
کر ذہ ان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا۔ جا اپنے گھر  
والوں کو کھلا دے۔

مسلمانوں کا ایسا کفہ کسی نے بھی نہ سنا ہوگا۔ سوا دس خرچے سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کا لوہ کفار ہو گیا۔ واللہ یہ  
محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے۔ اس لیے یہ بارگاہِ بکس پناہ اُولَئِكَ الَّذِينَ يُؤْتِي  
يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ۔ کی غلافیت گہری ہے۔ ان کی ایک نگاہ و کرم کیا نہ کو سنت کر دیتی ہے۔ جب تو  
ارحم الراحمین مل بولنے لگے کہ ہماری خطا کھولیں۔ تباہ و بادل کو ان کا دروازہ تباہ کیا کہ وَكَوْا أَنْفُسَهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ  
حَبَاؤُكَ (الایۃ) گناہ ہمارے تہہ سے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تم شفاعت فرماؤ تو اللہ تعالیٰ کو  
قریب قبول کرنے والا مہربان پائیں وَاتَّخَذُوا إِلَهُهُمْ نُجُومًا غَالِبَةً يَوْمَ يُنْفَخُ السَّمَاءُ كَاسًا مَهِلًا يَوْمَ يَكُونُ لِلنَّاسِ عَذَابٌ عَظِيمٌ  
سے اور صفیث مند بفرما دے ہم اور سطرانی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ مدینہ و قریظ میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ  
وجہ ہے۔ ارشاد فرمایا۔

كُلُّهُ أَنْتَ وَعِيَاكَ فَقَدْ كَفَرَ اللَّهُ  
عَنْكَ۔  
تو اور تیرے اہل و عیال یہ خرچے کھالیں کہ اللہ تعالیٰ نے  
تیری طرف سے کفارہ عطا فرمایا۔

ہمارے میں ہے فرمایا۔  
كُلُّ أَنْتَ وَعِيَاكَ تَجْزِيُكَ وَلَا تُجْزِيُ  
أَحَدًا أَبْعَدَكَ۔  
تو اور تیرے بال بچے کھالیں، تجھے کفارے سے کفایت کرے  
گا اور تیرے سوا اور کسی کو کافی نہ ہوگا۔

سنن البیہقی میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے۔  
إِنَّمَا كَانَ هَذَا نَحْصًا لِمَا كَانَ لَكُمْ  
فَعَلْ ذَلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَدٌّ مِنَ التَّكْفِيرِ۔  
یہ خاص اسی شخص کے لیے رحمت (اجازت) تھی۔ اور  
اگر آج کوئی شخص ایسا کہے تو اسے کفارہ سے چارہ نہیں۔  
امام جلال الدین سیوطی وغیرہ ملامتے ہیں اسے خصائص مذکورہ سے کہنا ذِی الْحَدِيثِ وَجُوهٌ أَحْمَرُ۔ راسن واسطی مطبوعہ

راجپوت پرنٹنگ پریس لاہور میں ۱۶۳۷/۱۶۵۷

بِاسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ أَهْلَكَ  
مِنَ الْكُفَّارِ إِذَا كَانُوا مَحَاطِينَ۔

۱۸۰۷۔ حَلَّ شَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَلَّ شَا بَحْرِ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الرَّهْمِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَتْ رَجُلًا إِلَى السَّيِّئِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُ

رضاع میں جامع کرنے والا کیا کفارے میں سے اپنے گھر والوں کو  
کھلا سکتا ہے جب کہ وہ حاجت مند ہوں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ رحمت کو عرض کر رہا تھا کہ یا نبی  
برابر دروازے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا! فرمایا کہ کیا

آزاد کرنے کے لیے تیس ایک گروں میسر ہے، عرض گزار ہوا: نہیں، فرمایا کہ تم نہ بیٹوں کے تواتر روزے رکھ سکتے ہو، عرض کی تیس، فرمایا کہ کیا تم سادھو سیکھوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض گزار ہوا: نہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عرق پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں، فرمایا کہ انہیں اپنی طرف سے کھلا دو، عرض کی کہ اپنے سے زیادہ ضرورت مند ان دونوں سنگھ و راجوں کے درمیان کسی گھروالے ہم سے زیادہ ضرورت مند ہیں، فرمایا تو اپنے گھروالوں کی کھلا دو۔

روزے دار کا بچنے گوانا اوردے کرنا۔ یحییٰ بن سالم، معاویہ بن سلام، یحییٰ بن عمر بن حکم، ثوبان نے حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ تھے آئے تو روزہ نہیں تو تھا کوئی کھانا کھانے کے لیے تھا تو نہیں پاتا حضرت ابوہریرہ سے یہ بھی منقول ہے کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس اور عمرؓ کا قول ہے کہ روزہ کسی چیز کے اندھانے سے ختم ہوتا ہے نکلنے سے نہیں، حضرت ابن عمرؓ روزے کی حالت میں بچنے لگو ایسے۔ پھر انھوں نے یہ چھوڑ دیا اوردہ رات کو بچنے لگو انے لگے۔ حضرت ابو موسیٰ نے رات کو بچنے لگو اے۔ منقول ہے کہ حضرت سعدؓ حضرت زید بن ارقم اور حضرت اہم سلمہ نے روزے کی حالت میں بچنے لگو اے بلکہ نے اہم سلمہ سے روایت کی کہ ہم حضرت عائشہؓ کے پاس بچنے لگاتے اور انھوں نے منع نہ کیا، جس بھری سے متعدد طرق سے مرفوعہ مروی ہے کہ بچنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ عیاش بن عبد اللہ، یونس بن حسن سے اس طرح روایت کی کہ ان سے کہا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا، ہاں۔ پھر کہا کہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

معاویہ بن اسد، قیس، ابوبکر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حالت احرام میں بچنے لگو اے اور آپ نے روزے میں بچنے لگو اے۔

ابو عمر، عبد الوارث، ابویوب، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں بچنے لگو اے۔

فَقَالَ إِنَّ الْخَيْرَ دَقَمٌ عَلَى مَرَاتِهِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَنْتَ جِدُّ مَا خُذَ رُقْبَةً قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَ بَيْنِ مَتَابَعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُهُ بِسِتِّينَ مِشْكِيئًا قَالَ لَا قَالَ فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمَرٌ وَهُوَ الزَّبِيلُ قَالَ أَطْعِمُهُ هَذَا أَعْنَدَكَ قَالَ عَلَى الْحَوِّ مِمَّا مَأِينٌ لَابْنَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَخُوهُمْ مَنَا قَالَ فَاطْعِمْنَاهُ أَهْلَكَ۔

باب ۱۲ الحجامۃ والقیۃ للصائِمِ وَ قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ وَبْنُ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا قَاءَ فَلَا يَفْطُرُ لِمَا يَخْرُجُ وَلَا يُؤَلِّجُ وَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَحِكْمَةُ الصَّوْمِ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَخْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَخْتَجِمُ بِاللَّيْلِ اخْتَجِمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا وَبَدَأَ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ وَأَمَّ سَلَمَةَ اخْتَجِمُوا صِيَامًا وَقَالَ بِيكَرُ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ كُنَّا نَخْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا تَهْمِي وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَرْثُومٍ عَافَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَخْجُومُ وَقَالَ لِي عِيَّاشٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ مِثْلَهُ قِيلَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ۔

۱۸۰۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُخْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔ ۱۸۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْصُومٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔



۱۸۱۰۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتَ الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكُونُونَ الْحَجَامَةَ لِلصَّائِرِ قَالَ لَوْلَا مِنْ أَهْلِ الضَّعِيفِ وَرَدَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَلَى حَدِيثِ الشَّيْبَانِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالْجِلْدِ الصَّوْمِ فِي السَّهْرِ وَالْإِفْطَارِ

۱۸۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيَّ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِمَجْلٍ أَنْزِلْ فَأَجِدْ خُبْرِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّيْخُ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدْ خُبْرِي قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّيْخُ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجِدْ خُبْرِي فَقَالَ خُذْ لَكَ قَهْرًا بَنِي إِسْرَافِيلَ لَقَدْ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِرَ تَابَعَهُ حُجْرٌ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الشَّيْبَانِيَّ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

۱۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَنْظَلَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصُومُ الصَّوْمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَنْظَلَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي السَّهْرِ وَكَانَ كَيْتَرًا لِلصَّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأُفْطِرْ

بِالْجِلْدِ إِذَا صَامَ آيَاتُ مَنْ تَرَمَّضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَجَ

ثابت بن ثابت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ روزہ دار کے لیے بچے لگانے کو پسند فرماتے ہیں؟ فرمایا نہیں مگر کنز وری کا وجہ سے رشتہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہربان میں۔

سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا

ابو اسحاق شیبانی سے روایت ہے کہ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا۔ اتر کر میرے لیے تھو گھول کر عرض گزار ہو یا رسول اللہ! سورج۔ فرمایا کہ اتر کر میرے لیے تھو گھول کر عرض گزار ہو یا رسول اللہ! سورج۔ فرمایا کہ اتر کر میرے لیے تھو گھول۔ وہ اتر کر اؤر اُس نے آپ کے لیے تھو گھولے۔ آپ نے نوش فرمائے پھر دست مبارک سے اس طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ جب دیکھو کہ رات اچھر سے آ رہی ہے تو روزہ دار وقفہ انکار کرے یہ ثابت کی اس کی جرر اور ابو بکر بن عیاش شیبانی حضرت ابن ابی اوفی نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عمر واسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! میں متواتر روزے رکھتا ہوں۔ عید اللہ بن یوسف، امام مالک، ہشام بن عمرو، ابن کے والد ماجد، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو بن عمر واسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ میں سفر میں روزہ رکھتا ہوں۔ وہ روزہ بہت رکھتے تھے۔ فرمایا۔ اہا ہے رکھ اور چاہے نہ رکھ۔

جب رمضان کے کچھ روزے رکھنے کے بعد سفر کرے۔

عید اللہ بن عبد اللہ بن عقیل نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبہ مکہ کی طرف نکلے اور روزہ رکھا جب کید کے مقام پر پہنچے تو روزہ افطار

کر لیا اور لوگوں نے بھی افطار کر لیا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ کہید ایک چشمہ ہے عسْفان اور قدیر کے درمیان میں۔

عبد اللہ بن یوسف، یحییٰ بن عمرو، عبد الرحمن بن یزید بن جابر اسماعیل بن جبید اللہ حضرت ائمہ در داو سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم گرمی کے دنوں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نکلے یہاں تک گرمی کی شدت کے باعث آدمی اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا تھا اور ہم میں سے کوئی روزہ دار نہیں تھا سوائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابن رواحہ کے۔

جس پر گرمی کی شدت کے باعث سایہ کیا گیا تھا اس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنے میں بھلائی نہیں۔

آدم شیبہ، محمد بن عبد الرحمن انصاری، محمد بن عمرو بن حسن بن علی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو میں نے ایک انورہم دیکھا اور ایک آدمی چل رہا تھا۔ فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ روزہ دار ہے۔ فرمایا کہ وہ روزہ رکھنے میں کوئی بھلائی نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر ملامت نہیں کرتے تھے۔

محمد الطویل سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تو روزہ رکھنے والا نہ رکھنے والے کو اور نہ رکھنے والا رکھنے والے کو ملامت نہیں کرتا تھا۔

جو لوگوں کو دکھانے کے لیے سفر میں روزہ نہ رکھے۔

عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدَّ يَكْفِطُ  
فَأَفْطَرَ النَّاسُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالْكَدُّ يَكْفِطُ بَيْنَ  
عُسْفَانَ وَقَدِيرٍ۔

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ حَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَبْرِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَنْ لُؤْلُؤِ بْنِ  
أَبِي الدُّنْدَةِ أَوْ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ  
أَسْفَارِهِمْ فِي يَوْمٍ حَارٍّ عَنِّي يَصْنَعُ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ  
مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِيْنَا صَائِرَ الْأَمَاكِنَ مِنَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنُ رَوَاحَةَ۔

بَابُ ۱۲۱ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَمَنْ طَلَّكَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ۔

۱۸۱۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ  
عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى مِنْ حَامَا وَرَجُلًا قَدْ  
طَلَّكَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا أَفْعَاكُوا صَائِرَ فَقَالَ لَيْسَ  
مِنَ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ۔

بَابُ ۱۲۲ لَمَّا رُفِعَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ  
وَالْإِفْطَارِ۔

۱۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ طَبِطَبَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا سَافِرًا  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْصِ الصَّائِمُ  
عَلَى الْمُفْطَرِ وَلَا الْمُفْطَرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

بَابُ ۱۲۳ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِبَرَاءَةِ  
النَّاسِ۔

۱۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ



دعوان کے رونق ملک قضاک رکھے اخوت ہی جانتے  
 نرلا کہ شرقی دعے رکھے ہی کہ اخوت نہیں بیا کہ اخوت تلے لے لیا  
 ہم دوسرے دلدی گتھی پیرا کوہ سید کا سینہ کا قتل ہے کہ  
 دس دعے رکھے دست نہیں بلکہ پہلے دعوان کے رکھے۔ ابلیس کا  
 قتل ہے کہ غفلت سے دھرم دعوان آگیا تو دعوان کے دعے رکھے



اللہ ان پر نذیر ضروری نہیں سمجھا۔ حضرت ابو ہریرہ سے مرثا اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ کھانا کھلائے جب کہ اللہ نے کھانا کھلانے کو ذکر نہیں کیا بلکہ فرمایا: پس گنتی پوری کرو دوسرے دنوں میں۔

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے اوپر رمضان کے کچھ روزے تھے۔ یہی وہ روزے نہ رکھ سکے مگر شعبان میں۔ یہی نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہنے کے باعث یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وابستگی کے سبب۔

حائضہ روزے اور نماز چھوڑ دے یا بعض سنتیں اور برقی طریقے ایسے ہیں جو مکمل کے غلاف ہیں لیکن مسلمانوں کے لیے پارہ نہیں مگر یہ کہ اسی طرح ان کی پیروی کرے جیسے حائضہ روزے کی قضا رکھے اور نماز کی قضا نہ پڑھے۔

ابن ابومریم، محمد بن جعفر، زید بن عیاض، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ بات نہیں کہ جب اسے حیض آتا ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزے رکھتا ہے۔ پس یہ اس کے دین کا نقصان ہے۔

جو فوت ہو جائے اور اس کے اوپر روزے ہوں جن بھری نے فرمایا کہ اگر اس کی طرف سے تین آدمی ایک ہی دن کا روزہ رکھ لیں تو جائز ہے۔

محمد بن خالد، محمد بن موسیٰ بن ابیہ، ان کے والد ماجد، عمرو بن عمار، عبید اللہ بن ابی جعفر، عمرو نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو فوت ہو جائے اللہ اس پر روزے نہیں تو اس کی طرف سے اس کا اول روزے رکھے۔ متابعت کی اس کی ابن وہب نے عمرو سے اور روایت کی اسے یحییٰ بن ابی وہب نے ابن جعفر سے۔

رَمَضَانَ اخْرَيْصَوْمَهُمَا وَلَمْ يَرَّ عَلَيْهِ طَعَامًا وَبَدَأَ بِكَرْمَنِ ابْنِي هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا قَابِلًا ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ يُطْعِمُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّ اللَّهَ إِطْعَامُ النَّاسِ قَالَ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔

۱۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ مَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى الشَّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
بَابُ ۱۲۲ الْحَائِضُ تَزَكَّى الصَّوْمَ وَالصَّلَاةَ وَقَالَ أَبُو الْوَلَاءِ نَادَى ابْنُ السُّدَيْنِ دَوْجُوهُ الْحَقُّ لَتَأْتِي كَثِيرٌ عَلَى خِلَافِ النَّبِيِّ فَلَا يَحْجِزُ الْمُسْلِمُونَ بَدَأَ امِنْ ابْنِهَا مِنْ ذَلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ۔

۱۸۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تَصِلْ وَلَمْ تَصُمْ فَذَلِكَ نَقْصَانُ دِينِهَا۔

بَابُ ۱۲۲ مَن مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ وَقَالَ الْحَسَنُ إِنْ صَامَ عَنْهُ تَلَاهُوتُ رَجُلًا يَوْمًا فَإِذَا جَازَ۔

۱۸۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِبٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ مَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى الشَّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيَّتُهُ تَابِعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو دَوَاةٍ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ۔



نہ کہ جبریم، اسحاق بن عمر بن ناٹھ، اعرش، مسلم بن عیسیٰ، اسید بن جبریر  
 سے روایت ہے کہ حضرت ابو جہش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ  
 ایک آدمی کریم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ  
 یا رسول اللہ میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا اور ان کے دفنے ایک ماہ  
 کے بعد ہوئے ہیں کیا میں ان کی طرف سے بعضے رکھوں اور یا نہ ہاں  
 اللہ تعالیٰ زیادہ حق دے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔ — سیما بن حکم  
 اللہ سلمہ، مسلم مجاہد بن حضرت ابو جہش سے اسے روایت کیا ہے۔  
 ابو خالد، اعرش، حکم اللہ سلمہ بن عیسیٰ، اسید بن جبریر اللہ عطاواحد  
 مجاہد بن حضرت ابو جہش سے روایت کہ کہ ایک محدث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ میری بہن فوت ہو گئی ہے۔  
 سہلی اور ابو اسحاق، اعرش، مسلم، اسید بن حضرت ابو جہش سے روایت کہ کہ  
 ایک محدث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ میری  
 والدہ ماجدہ فوت ہو گئی ہیں۔ — یحییٰ بن یزید بن ابی اسید، حکم بن اسید  
 بن جبریر سے حضرت ابو جہش سے روایت کہ کہ ایک محدث نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ میری والدہ ماجدہ فوت ہو گئی  
 ہیں اور ان کے دفنے تدفین کے بعد ہے یہی۔ — ابو حریز مکرہ نے  
 حضرت ابو جہش سے روایت کہ ہے کہ ایک محدث نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ میری والدہ ماجدہ کا  
 انتقال ہو گیا ہے اور ان کے دفنے تدفین کے بعد ہے یہی۔ —

فتا معتقین حضرات اور ائمہ مجتہدین کا اس حدیث اور مضمون کی دوسری امادیت پر عمل نہیں ہے کیونکہ ان کے خلاف بعض دیگر صحیح احادیث موجود ہیں جن میں حکم وارد ہوا ہے کہ میت پر جو نمازیں ہوں یا بقیعے مدفونے ہوں ولی انھیں ادا کرنے کا پابند نہیں ہے، ہاں قادیانے سے بعض کے نزدیک قادیانے بھی اس وقت ادا کیا جائے گا جبکہ اس نے وصیت کی ہو اور اس کے تہائی مال سے ادا کیا جائے گا اور بعض کے نزدیک وصیت نہ کی ہو تو قادیانے دنیا میں ضروری نہیں۔ اس حدیث پر خود صحابہ کرام کی اکثریت کا بھی عمل نہیں تھا۔

معنی افطار کیا جب کہ سورہ کا کھنٹن خائب ہو گیا۔

بأهمل ما في غير الصلاة والخطبة أبو سعيد  
الخدري حدثني قال قال النبي -

حمید بن سفیان، ہشام بن عروہ، ابن کے والد ماجد، عاصم بن عمر بن خطاب ان کے والد محترم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رات اس طرف سے آرہی ہو اور دن اس طرف سے جا رہا ہو اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ افطار کر لے۔

حضرت عبداللہ بن ابی الوافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ روزے سے تھے جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا، اے ظالم! اٹھو اور ہمارے لیے ستونگھو اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجیے، فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستونگھو اور عرض گزار ہو کہ شام ہو جائے، فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستونگھو اور عرض گزار ہوا کہ ابھی تو دن ہے، فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستونگھو اور پس وہ اتر آیا اور ان کے لیے ستون بنائے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوش کیے پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اور صبح سے آرہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کر لے۔

بیانی وغیرہ جو منیر آئے اسی سے افطار کر لے۔

حضرت عبداللہ بن ابی الوافی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے اور آپ روزے سے تھے جب سورج غروب ہوا تو فرمایا، اترو اور ہمارے لیے ستونگھو اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! شام ہونے دیجیے، فرمایا کہ اتر کر ہمارے لیے ستون بناؤ اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ابھی تو دن ہے، فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستون بناؤ اور وہ اتر آیا اور ستونگھو لے۔ پھر فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اور صبح سے آرہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کر لے اور اپنی انگشت مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

۱۸۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ ههْمُنَا وَأَذْبَرَ النَّهَارُ مِنْ ههْمُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْنَا الصَّيَامَ۔

۱۸۲۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ الْوَاسِطِيِّ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ ثُمَّ فَاجِدْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ أُنْزِلْ فَاجِدْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ أُنْزِلْ فَاجِدْ لَنَا قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ أُنْزِلْ فَاجِدْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَّحَ لَهُمْ فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ ههْمُنَا فَقَدْ أَفْطَرْنَا الصَّيَامَ۔

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ أُنْزِلْ فَاجِدْ لَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ أَمْسَيْتَ قَالَ أُنْزِلْ فَاجِدْ لَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ أُنْزِلْ فَاجِدْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَّحَ ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ ههْمُنَا فَقَدْ أَفْطَرْنَا الصَّيَامَ وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ۔



# پارہ ۸

## انفطار میں جلدی کرنا

عبد اللہ بن یوسف، امام مالک، ابو حاتم، حضرت سہیل بن بکاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ غیر دعویٰ سے رہیں گے جب تک انفطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

احمد بن یونس، ابوبکر، سلیمان سے روایت ہے۔ حضرت ابن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایک سفر کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ شام ہونے لگی تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: اگر میرے لیے سو تیلہ کر دو۔ وہ منی گزار ہوا کاش! آپ شام ہو جانے کا انتظار کرتے فرمایا کہ اگر کسی نے ستر تیلہ کر دیا تو جیتھم رات کو اس طرف سے لائی ہوئی کھیر تو بھلا کھلا کر کھا کر دیکھ کر یہی جب کوئی روزہ انفطار کرے اسی پر سورج نکل جائے۔

عبد اللہ بن ابوشیبہ، ابواسامہ، ہشام بن عرقہ قاطرہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ہم نے ایک ہر ایک دن کے آمد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہر ایک میں روزہ انفطار کر لیا اور پھر سو دھن نظر آگیا۔ ہشام سے کہا گیا کہ انہیں قضا کا حکم دیا گیا ہوگا، فرمایا کہ قضا کے ہوا کیا چاہے ہے اور حکم کا بیان ہے کہ میں نے ہشام سے سنا۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قضا دہرہ رکھا یا نہیں۔

بچوں کا روزہ رکھنا، منہ سے قمر نے ایک نیشہ ہالت رمضان میں فرمایا: تمہارے انوس ہے اللہ ہمارے بچے بھی

## باب ۱۲۲۱ تعجیل الإفطار

۱۸۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ۔

۱۸۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَصَامَ حَتَّى أَشْفَى قَالَ يَرْجُلِي أَنْزِلْ فَأَجْعَلْهُ لِي قَالَ لَوْ اسْتَظَرْتُ حَتَّى تَبْرَأَ قَالَ أَنْزِلْ فَأَجْعَلْهُ لِي إِذَا آتَيْتَ الْبَيْتَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

## باب ۱۲۲۸ إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ شَمَرٌ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَزْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَنَسَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ نَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِي إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ شَمَرٌ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَيَلْزَمُكَ لَيْسَ بِكَ إِلَّا الْفِطْرُ قَالَ بَدَأَ مِنْ قَضَائِهِ وَقَالَ مَعَهُ مَرَّتَيْنِ وَشَامًا لَا أَدْرِي أَفْطَرْتُ أَمْ لَا۔

## باب ۱۲۲۹ صَوْمُ الصَّبِيَّانِ وَقَالَ عَمْرٌو لَيْسَ لَنَا فِي رَمَضَانَ وَبِكَ لَكَ وَصَبِيَانَا

يَا مُرْقُورَةً -

۱۸۲۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ أَمْرَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْبَعٍ مُفْطِرًا لَكُنَّ يَوْمَ ذَلِكَ مِنْ أَصْبَحِهِمْ صَائِمِينَ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُ بَعْدَ وَنَصُومُ صَبِيحًا نَأْوِجَعُ لَهُمُ اللَّعْنَةُ مِنَ الْغَيْثِ فَإِذَا ابْنَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أُعْطِيَ نَاهُ ذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ -

۱۸۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَاصِلُوا أَفْأَلَا إِنَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنْ أُطْعِمْتُ وَأُسْقِيَ وَإِنْ أُبَيْتُ أَطْعَمْتُ وَأُسْقِيتُ -

۱۸۳۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلٌ قَالَ إِنْ لَسْتُ بِمِثْلِكُمْ إِنْ أُطْعِمْتُ وَأُسْقِيتُ -

۱۸۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي هَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَوَاصِلُوا مَا يَكُنْ لَهُ ذَا أَمْرٍ أَنْ يَهْجُرَ عَلَيْهِ أَصِلَ حَتَّى السَّحَرِ قَالُوا فَإِنَّكَ تَوَاصِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنْ أُبَيْتُ لِي مِطْعَمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِيَنِي -

۱۸۳۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَحَمَّادُ بْنُ أَدْرَاسَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ

روزہ رکھتے ہیں۔ پس اُسے پیٹا۔

مسند، بشر بن معقل، خالد بن ذکوان سے روایت ہے کہ حضرت ریح بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عاشورہ کی ایک صبح کو انصار کے کسی گاؤں میں پیغام بھیجا کہ جس نے روزہ نہیں رکھا وہ باقی دن اسی طرح پورا کرے اور جس نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ صبح سے سب سے پہلے روزہ رکھیں کہ اس کے بعد ہم روزہ رکھیں اور ہمارے بچے بھی روزہ رکھتے۔ ہم نے اُن کے لیے روٹی کی ایک گڑیا بنادی تھی۔ جب اُن میں سے کوئی کلمہ کہنے پر تیار نہ ہوتا تھا تو ہم اُسے ہی دیتے، یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

وصال کے روزے: جس نے کہا کہ رات بھر روزہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پھر رات بھر روزہ رکھو اگر اللہ تعالیٰ کرے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن پر شفقت فرماتے ہوئے اس سے منع فرمایا ہے اور اُن کی طاقت باقی رکھنے کے لیے اور اس کی ہمیشگی میں جو کراہت ہے۔ مسند، یحییٰ، شریف قناد، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وصال کے روزے نہ رکھا کرو مگر عرض

گنہگار سے کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کی طرح ہوں نہیں ہوں مجھے نہ کھانا پلایا جاتا ہے یا میں رات بھر روزہ رکھتا ہوں تو مجھے کھانا پلایا جاتا ہے نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو ایسے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے نہ کھانا پلایا جاتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وصال کے روزے نہ رکھا کرو کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص کا تو سحر کی جگہ دانا پڑے گا یعنی لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری ہیئت پر نہیں ہوں۔ میں رات بھر روزہ رکھتا ہوں تو مجھے کھانا پلایا جاتا ہے اور پلانے والا مجھے پلاتا ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے لوگوں پر شفقت کے باعث۔ لوگ عرض گزار ہوئے



کتاب تصال کے مندرجہ رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری ہیستہم  
میں ہوں۔ مجھے تو میرا رب کھانا دے گا۔ چنانچہ میں نے  
تختہ لکھ کر کھانا دیا۔

باب ۱۳۳: زیادہ روزے رکھنے سے روکا۔ اسے حضرت  
انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے  
روزے رکھنے سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص عرض گزار  
ہو کہ یا رسول اللہ اگر آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ تم میں میری  
مشکل کرن ہے؟ چنانچہ میں رات کو کھانا کھا کر صیام رکھتا ہوں۔  
جب آپ کے روکنے کے باوجود وہ روزے رکھنے سے روکا تو آپ نے  
ایک روزہ کھانا کھا کر صیام رکھنا شروع کیا۔ فرمایا کہ اگر یہ شخص روزہ  
نہ رکھے گا تو اس کا نام میرا نہیں رہے گا۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وصال کے روزے رکھنے سے روکا۔ عرض کیا  
کہ اگر آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں رات کو کھانا کھا کر  
صیام رکھتا ہوں۔ چنانچہ میں رات کو کھانا کھا کر صیام رکھتا ہوں۔

### سوری تک متواتر روزہ رکھنا

عبداللہ بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم  
بیمہ سے کھانا کھا کر روزے رکھو۔ اس کے بعد اس کے ساتھ بیٹھ کر  
ایک روزہ رکھو۔ جب اس نے ایک روزہ رکھ کر یا رسول اللہ آپ تو  
روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ میں تمہاری ہیستہ پر نہیں ہوں۔ رات کو  
مجھے کھانے والا کھانا ہے اور دن میں روزہ رکھنا ہے۔

جہاں پہلے روزہ رکھنے کی قسم دے اسی پر قضاء  
نہیں جب کہ یہی قسم کے موافق ہو۔

عنون بن ابی جحیفہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ابو ہریرہ

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ لَوْ اَنَّكَ تَوَاصَلَ لَإِنِّي لَتَسْتَفِ  
كَتَبْتُ لَكَ فِي طَعْنِي رَقِي وَيَسْتَفِينِي لَسَدِيدٌ كَرُو  
لَحْنٌ تَرَحُّمَةً لَّهْمُ۔

باب ۱۳۴: التَّكْيِيلُ بِمَنْ أَكْثَرَ الْوَصَالِ  
رَقَاكَ أَنْتُمْ عَنِ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔  
۱۸۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
قَالَ لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَصَالِ  
فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَسَدِيدٌ كَرُو لَحْنٌ تَرَحُّمَةً لَّهْمُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا لِي كَتَبْتُ لَكَ رَقِي وَيَسْتَفِينِي رَقِي  
وَيَسْتَفِينِي فَلَمَّا أَبَا أَنْ يَكْتُبُوا عَنِ الْوَصَالِ وَاصَلَ  
بِهِمْ يَوْمًا كَثْرَ يَوْمًا شَرًّا وَأَوَّاهُ لَهْلًا فَقَالَ تَوَاصَلَ  
لَكُمْ ذِكْرُكُمْ كَالْتَّكْيِيلِ لَكُمْ حِينَ أَبَا أَنْ يَنْتَهَوْا۔

۱۸۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ  
ثَعْلَبَةَ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ السَّيِّئِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّكَ تَوَاصَلَ لَإِنِّي لَتَسْتَفِ  
إِنَّكَ تَوَاصَلَ قَالَ إِنِّي أَبَيْتُ طَعْنِي رَقِي وَيَسْتَفِينِي  
مَا كُفُّوا مِنْ الْعَمَلِ مَا طَعْنُوا۔

باب ۱۳۵: الْوَصَالُ إِلَى السَّحَرِ۔

۱۸۳۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ  
السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّكَ تَوَاصَلَ لَإِنِّي  
لَتَسْتَفِ قَالَ لَوْ اَنَّكَ تَوَاصَلَ لَإِنِّي لَتَسْتَفِ  
اللَّهُ قَالَ لَسْتُ كَتَبْتُ لَكَ رَقِي وَيَسْتَفِينِي رَقِي وَيَسْتَفِينِي  
وَسَاتِي يَسْتَفِينِي۔

باب ۱۳۶: مَنْ أَقْسَمَ عَلَى آخِيهِ لِيُغْفِرَ فِي  
الْعَقُوبِ وَلَمْ يَرْغَبْ فِي قَصَادِ إِذَا كَانَ أَذَقَ لَـ  
۱۸۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ



نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان اور حضرت ابوذر راہ کے درمیان ملاقات قائم فرمائی۔ حضرت سلمان جب حضرت ابوذر راہ سے ملنے گئے تو حضرت آدم درود کو غمگین دیکھا، فرمایا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے، کہا کہ آپ کا بھائی ابوذر راہ دنیا سے لافظ ہو گیا ہے۔ پس حضرت ابوذر راہ آئے اور کھانا تیار کروایا گیا اور کہا کہ آپ کھائیں کیونکہ میں روزے سے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں اس ذلت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے کھانا جب رات ہوئی تو ابوذر راہ قائم کرنے گئے۔ انہوں نے کہا سو جائیے۔ وہ سو گئے پھر قیام کرنے گئے تو کہا سو جائیے۔ جب رات کا پچھلا حصہ آ گیا تو حضرت سلمان نے کہا اب کھڑے سو جائیے اور دونوں نے ناز پر ہی حضرت سلمان نے ان سے کہا کہ آپ کے رب کا آپ پر حق ہے آپ کی جان کا آپ پر حق ہے آپ کے دل عیال کا آپ پر حق ہے۔ پس ہر حق دیکھ کر اس کا حق دیکھئے پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ علی غرض ہے ایسا بات آپ سے دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان سچ کہا ہے۔

### شعبان کے روزے

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھتے تو ہم کہتے کہ اب چھوٹیں گے نہیں اور نہ رکھتے تو ہم کہتے گئے کہ اب روزے نہیں رکھیں گے۔ میں نے رمضان کے ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی پوسے بیٹے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی بیٹے کے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی بیٹے کے روزے نہیں رکھتے تھے۔ آپ پھر شعبان کے روزے رکھتے اور فرمایا کرتے: سامعنا عمل کرو جس کی تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ اکتا نہیں جب تک تم نہ اکتا جاؤ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ ناز نہ زیادہ پسند تھی جس پر بیٹھنے کی جاتے خواہ وہ مختصر ہی ہوئی اور آپ جب کوئی فائدہ دیکھتے تو اس پر ہمیشگی کرتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے اور افطار کرنے کا بیان۔

عَوْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَنَزَلَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَمَأَى أَمَرَ الدَّرْدَاءُ مُتَبَيِّلًا لَّهُ فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكَ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ مَا أَنَا بِأَكْلٍ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ قَالَ نَدَفْنَا ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَدَفْنَا كَانَ مِنَ الْخِيَالِ فَقَالَ سَلْمَانُ فِيمَ الْآنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلَا هَلْكَ هَلِكُكَ حَقًّا فَأَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ۔

### باب ۲۳ صَوْمُ شَعْبَانَ۔

۱۸۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكَلَ شَيْئًا مِمَّا يَشْتِي فِي شَعْبَانَ۔

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُصَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَدَيْكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنْ أَعْمَلٍ مَا تُطِيعُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا فَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَوِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قُلْتُمْ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوِمَ عَلَيْهِ۔

باب ۲۳ مَا يَنْبَغُ مِنَ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَافْطَارِهِ۔



٤٢٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْقِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ



کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:۔ اے عبد اللہ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ تم دن کو روزے رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ روزے رکھو اور چھوڑ بھی دیا کرو۔ قیام کرو اور سوا بھی کر دیکر نہ کہتا ہے ہم کام پر حق ہے اور تہاری آنکھ کام پر حق ہے اور تہاری بیوی کام پر حق ہے اور تہارے مہمان کام پر حق ہے تہارے لیے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو۔ چونکہ ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی طرح ہو جائے گا۔ میں نے اصرار کیا تو مجھے زیادہ کی اجازت دی گئی۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے میں زیادہ طاقت پانا ہوں۔ فرمایا تو اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام دس روزے رکھ کر اور ان سے زیادہ نہ رکھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ فرمایا کہ ایک دن رکھا اور ایک دن چھوڑ دینا۔ برصا پے کے دنوں میں حضرت عبد اللہ فرمایا کرتے کہ کاش! میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اجازت دینے کو قبول کرتا۔

#### ہمیشہ روزے رکھنا

ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ یہ بات بتائی گئی کہ میں کہتا ہوں کہ خدا کی قسم میں زندگی بھر دن کو روزے رکھوں گا اور رات کو قیام کیا کروں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میرے ہاں آپ پر قرآن و احادیث میں نے ایسا کہا ہے۔ فرمایا کہ تم سے ایسا نہیں ہو سکتا لہذا دس روزے رکھو اور چھوڑ بھی کر دے عیام کرو اور سوا بھی کر دے۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھ دیا کرو تو ہر نیکی کا ثواب چونکہ دس گنا ہے تو یہ ہمیشہ کے روزے کی طرح ہو جائیگے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور دس دن چھوڑ دیا کرو۔ عرض گزار ہوا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا تو ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دیا کرو۔ یہ داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ سب افضل روزے ہیں عرض گزار ہوا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت پانا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے زیادہ میں فضیلت نہیں ہے۔

روزے سے متعلق بیوی کا حق۔ اس سلسلے میں حضرت ابو حنیفہ نے

أَخْبَرَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِدُ اللَّهُ إِلَهُمُ أَخْبَرْتُكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُومَ وَأَفْطِرَ وَفُطْرَ وَنَهَاقَ لِحَسْبِكَ عَلَيْكَ حَقَّ أَهْلِ بَيْتِكَ عَلَيْكَ حَقَّ أَهْلِ بَيْتِكَ وَحَقَّ عَلَيْكَ حَقَّ أَهْلِ بَيْتِكَ فَإِنْ لَكَ بِكُلِّ حَسْبَةٍ عَشْرًا مِثْلَهَا فَإِنْ ذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَشَدَّ دَنْتَ فَشَدَّ دَعْلَى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَصُومُ الدَّهْرَ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبَّرَ لَيْسَتَنِي قِيْلْتُ رُخَصَةً النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

#### باب ۱۲۸ صوم الدهر

۱۸۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ الرَّهْمِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَابُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَصُومُ مِنَ النَّهَارِ وَلَا قَوْمٌ مِنَ اللَّيْلِ كَلْهَشْتُ فَقُلْتُ لَكَ قَدْ قُلْتُ يَا بَنِي آدَمَ قُلْتُ قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَفُطْرَ وَنَهَاقَ وَحَسْبُكَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَإِنْ أَنْحَسْتَهُ عَشْرًا مِثْلَهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ إِنْ أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ إِنْ أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ إِنْ أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ

#### باب ۱۲۹ حَقُّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ رَوَاهُ



أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
 ۱۸۴۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ  
 ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ  
 الْحَبَشِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَشْرَدُ الصَّوْمِ وَأَصْلَى لِلَّيْلِ فَلَمَّا أَمْسَلَ  
 إِلَيَّ وَرَأَيْتُ نَفْسَهُ فَقَالَ: أَلَا تُحِبُّ أَنْ تَصُومَ وَلَا تَقْطِرَ  
 وَتَصُومَ وَأَقْطِرَ؟ فَقَالَ: لَا، لِيَعْلَمَ أَنَّكَ عَلَيْهِ  
 حَقٌّ وَأَنْ يَكْفِيَكَ وَأَهْلَكَ عَلَيْهِ حَقٌّ أَلَا تَأْتِي لَأَتَوِي  
 لِيَذِلَّ؟ قَالَ: فَصَامَ صِيَامَ حَافِدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَكَفَيْتَ  
 قَالَ: كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَقْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفْتِرِئُ إِلَّا فِي  
 قَالٍ مِنْ لِي هَذِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ: عَطَاءُ لَا أَدْرِي  
 كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَمْعَدِيِّ قَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَا صَامَ مِنْ صَامِ الْأَبَدِ مَرَّةً بَيْنَ -

بِأَسْبَلِ صَوْمِ يَوْمٍ قَدْ أَفْطَرَ يَوْمٍ -

۱۸۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
 حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ خَفِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُثَيْبَ بْنَ  
 عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ: مَنْ تَمَّ الشَّهْرَ ثَلَاثَ أَيَّامٍ قَالَ أَطِيقُ الْكُرْمِ  
 ذَلِكَ فَمَنْ زَالَ حَقِّي قَالَ: مَنْ يَوْمًا وَأَقْطِرَ يَوْمًا فَقَالَ  
 إِمْرَأَتِي الْقُرْآنُ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ: إِيَّيْ أَطِيقُ الْكُرْمَ  
 مَا زَالَ حَقِّي قَالَ فِي ثَلَاثٍ -

بِأَسْبَلِ صَوْمِ يَوْمٍ أَوْ ذَكَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

۱۸۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ  
 ابْنُ أَبِي نَابِغَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْجَلِيَّ وَكَانَ  
 شَاعِرًا وَكَانَ أَكْبَرَهُمْ فِي حَدِيثِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ  
 ابْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ لَتَصُومَ النَّهْرَ وَتَقُومَ اللَّيْلَ فَقُلْتُ  
 نَعَمْ قَالَ: أَنْتَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَهَمَّتَ لَهَا الْعَيْنُ  
 وَتَوَضَّعَ لَهَا النَّفْسُ لَا صَامَ مِنْ صَامِ النَّهْرِ وَصَوْمِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ابو العباس شامی سے روایت ہے کہ کاطون نے حضرت عبداللہ بن عمر  
 بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کہ میں  
 دن بھر روزہ رکھتا اور رات بھر کھاتا کرتا ہوں تو مجھے جو پایا میں خود مانع ہوتا  
 ہوا تو فرمایا کہ مجھے خبر ہو چکی ہے کہ تم روزے رکھتے ہو اور چھڑتے نہیں ہو  
 اور نماز پڑھتے رہتے ہو مگر روزے رکھنا چھڑنا چاہیے کہ قیام کرنا ضروری  
 بھی کہ کیر نہ تھاری آنکھ کا تم پر حق ہے نیز تہدی جان کا اندہاں سے  
 دل و خیال کا تم پر حق ہے میں نے گدھا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت  
 ہے فرمایا تم دو روزہ صوم رکھو اور ایک روزہ کھاؤ کہ اس طرح  
 تم پر کیا کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہ رکھتے اور حق سے  
 متاثر نہ ہو کہ تم بھگتے ہو کہ اگر روزہ رکھنا یا نہ رکھنا میرے لیے اس کا حق  
 نہیں ہے۔ عطاء کا بیان ہے کہ ہمیشہ کے بعد کا ذکر اس طرح ہوا کہ نبی  
 کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے صوم رکھنا اور نہ رکھنا  
 ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے صوم رکھنا اور نہ رکھنا  
 حق کا ہر ایک میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ میں نے برابری کہتا ہوں  
 یہ ایک کا آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا کہ ایک ہی ہے  
 میں نے کہا کہ مجھے خبر ہو چکی کہ حق کا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے  
 میں نے برابری کہتا ہوں یہاں تک کہ فرمایا تو تین دن میں۔

صوم واخذ علیہ السلام دے دے

ابو العباس شامی سے روایت ہے جو شاعر تھا حدیث کے پاس  
 میں نے سنا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا  
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے صوم رکھنا اور نہ رکھنا  
 حق کا ہر ایک میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ میں نے برابری کہتا ہوں  
 یہ ایک کا آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا کہ ایک ہی ہے  
 میں نے کہا کہ مجھے خبر ہو چکی کہ حق کا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے  
 میں نے برابری کہتا ہوں یہاں تک کہ فرمایا تو تین دن میں۔

طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا داؤد علیہ السلام طے روزے رکھ لیا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے اور جب ٹخن سے مقابلہ ہوتا تو پیٹھ نہیں دکھاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی نے میرے روزوں کا ذکر کیا تو آپ میرے پاس تشریف لائے میں نے چمڑے کا ٹکڑیہ پیش کیا جس میں کھجور کی کھان بھری ہوئی تھی۔ آپ زمین پر بیٹھ گئے اور ٹکڑیہ کو میرے اداپنے درمیان رکھ دیا۔ فرمایا: کیا تمہارے لیے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کافی نہیں ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا: پانچ۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا: کہ سات۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا: کہ نو۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! فرمایا: کہ گیارہ۔ پھر میری کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کے روزوں سے اور کوئی روزے نہیں ہیں یعنی آدھے زمانے کے روزے کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔

ایام بیض کے روزے یعنی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخ کو۔

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا۔ چاشت کی دو رکعتیں اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔

جو کسی کے پاس جائے اور نفلی روزہ نہ توڑے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ کے پاس تشریف فرما ہوئے تو وہ کھجوریں ادا گئی کے حاضر ہوئیں۔ فرمایا کہ تم کو اس کے کپڑے میں اور کھجوروں کو ان کے برتن میں ڈال دو کیونکہ میرا روزہ ہے۔ پھر آپ گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہوئے تو نفلی نماز پڑھی نیز حضرت ام سلمہ اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا کی حضرت ام سلمہ من گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا میں میرے لیے ہر مہینہ ایک روزہ رکھوں؟ فرمایا کہ اگر آپ کا فادہ اس بھی تو ہے چنانچہ آپ نے دنیا اور آخرت کے لیے ہر مہینہ ایک روزہ رکھنا چاہا۔

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفْطِرُ إِذَا لَاقَى -

۱۸۲۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ الْوَاسِطِيِّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ قَلْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيعِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَخَدَّ شَأْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كُنَّا لَهُ مُؤَمِّنِينَ فَدَخَلَ عَلَيْنَا فَكَلِمَتُ لَهٗ وَسَادَّةً تَمِّنُ آدَمَ حَتَّى هَالِكُ فَبَلَغَ عَلَى الْأَمْرِ وَصَلَتِ الْوَسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةً ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ قَوْقُ صَوْمٍ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرُ الدَّهْرِ كُلِّهِ يَوْمًا وَآفْطَرُ يَوْمًا -

بَابُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ الْبَيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَارْبَعَ عَشْرَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةٍ -

۱۸۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو النَّبَاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُفَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ صِيَامٍ ثَلَاثَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَفَعَتِي الصُّحُفُ أَنْ أَوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنْامَ -

بَابُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مَنْ رَأَى اسْمًا فَكَرِهَ يَفْطِرُ عِنْدَهُ -

۱۸۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ أَنَسٍ دَخَلَ السَّجْدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَاسْتَبَسَمَتْ وَتَمَرَتْ وَفِيهَا قَالَ أَعْيِدْ فَا سَمْعَكُمْ فِي سِقَاتِهِ وَتَمَرَتْكُمْ فِي وَعَاشِهِ فَإِنِّي صَاحِبُ لَيْلَةٍ قَامَ إِلَى نَاحِيَةِ تَمَنِ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُومَةِ فَدَعَا لِمُؤَمِّنَاتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي خَوْنِيَةً قَالَ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمَةٌ أُنْصُرُ



کہ کوئی بھلائی نہ چڑھی لگھاس کے لیے دعا فرمائی اور کہا۔ اے اللہ! اسے  
 مال اور اولاد سے اور برکت سے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ پاس ہزار میں ایک  
 زیادہ مال پیدا ہو سکتا ہے اور ہر آدمی کے لیے تیار کر دیا گیا ہے۔ عبادت کے  
 بہرہ آئے ہیں۔ یہی اللہ کی طرف سے ایک بڑی نعمت ہے۔ اللہ کی طرف سے ہے۔  
 تمیز نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ انہی کرامتوں میں سے  
 علیہ السلام نے اسی طرح فرمایا۔

پہلے کے آخری دنوں میں رونہ رکھنا

صلت بن محمد، مہدی، غیلان۔ ابو النعمان، مہدی بن  
میسون، غیلان بن بریر، مطوف حضرت عمران بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کسی  
نے پوچھا کہ حضرت عمران کون ہے؟ تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نکال آتے  
ہیں، مینے کہ انھیں مدفن سے نہیں رکھے، بلکہ کنے خیال میں دفنان کے۔  
وہ غصہ میں آئے کہ ہمارا رسول اللہ انہیں لے آیا کہ جب مدفن چھوڑ دو تو مقدس  
روز سے رکھو۔ صلت وادی نے اکتفا نہ کیا دفنان نہیں کہا۔ امام برقی نے  
نکالی نے لے آیا کہ ثابت، مطوف، حضرت عمران لے آیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم سے جوتھ سکے کہ دفنان صلیت کیا ہے۔

جمہور کے رند رندہ رکھنا۔ جب کوئی مجمعہ کے رند رندہ  
 رکھ کر مریض کرے تو اس سے رندہ توڑ دینا چاہیے۔  
 مختصر میں عبارت سے معلوم ہے کہ میں نے حضرت ہابرتی علیہ السلام  
 سے پوچھا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کے رندے سے  
 منع فرمایا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ بعد ازاں کے ساتھ سے روایتیں سن کر  
 ہے کہ جب کہ بھی ایک رندہ رکھے۔

حضرت لکھنوی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فراتے ہوئے مساکم میں سے کوئی عورت  
جس کا منہ نہ رکے مگر جب کہ اس سے پہلے! بھٹائے دن کا بھی  
منہ رکھے۔

مسند یحییٰ اشعر، محمد غنیمت اشعر، قادیان، ایف

فَسَا تَرَكَ خَيْرًا خَرِيفًا وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا بِهِ قَالَ لَقَدْ تَزَوَّجْتُ  
مَالًا وَطَهَّرْتُ أَوْبَارِيكَ لِقَائِي لَيْسَ أَلْثَرُ إِلَّا نَصَارٍ مَالًا  
وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ قَالَ دُرَيْنٌ يَصْلُحُ مَقْدَمُ  
حُجَّاجِ الْبَصْرَةِ يَصْنَعُ عِشْرُونَ وَمِائَةً

١٨٥١ - حَلَّ شَا اَبْنُ الْيَمَنِ مَرِيْمًا خَبَرًا يَحْمِي خَلَّ حَلَّ شَا  
حَسْبُ سَمِعَ اَنْشَأَهَا الْقَدِيحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -  
بِالْمَلِكِ الْيَمَنِيِّ الْخَدَّ السَّهْمِي -

١٨٥٢- حَدَّثَنَا الْعَصْلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ  
عَنْ هَبِيبِ بْنِ وَحْدَةَ عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ  
مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا هَبِيبُ بْنُ سَبْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ هُزَيْنِ بْنِ  
حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَ  
رَسُولَهُ عَنِ امْرِئٍ يَسْعَى فَقَالَ يَا أَبَا ذَلَّالٍ أَمَا صَدَقَ سِرُّ  
هَذَا الشَّرِّفِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ يَعْزِي وَمَضَى قَالَ الرَّجُلُ  
لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِذَا أَظْطَرَّتْ فَصَمَّ يَوْمَيْنِ لَمْ يَقُلْ  
الْعَصْلِيُّ أَظُنُّهُ يَعْزِي وَمَضَى قَالَ أَبُو صَبْرٍ اللَّهُ وَقَالَ  
ثَابِتٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُورٍ وَمَضَى -

بِأَمْرِ اللَّهِ صَدَقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَازَ الْأَصْنَبُ  
صَاحِبًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْنِي أَنْ يَقْطُرَ

١٨٥٣- حتى ثلثنا أبوعاصم عن ابن جابر عن عبد  
المسيب بن جابر عن سعد بن عتيق قال سألت حارثا  
ابن العباس عن أبيه عن سالم بن صندم يوم الحسبة قال  
نعم فمأذون أبي عاصم أن ينفرد بصوم.

١٨٥٢. حَدَّثَنَا هَمْرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ هَيْلَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
حَدَّثَنَا الْأَحْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ يَمُوتُ مِنْ أَعْدَلِكُمْ يَوْمَ الْحُجَّةِ الْإِسْلَامِ مَا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ.

١٨٥٥. حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
وَحْدَةَ بْنِ مَحْدَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ قَسَادَةَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے روزان کے پاس تشریف لائے اور وہ روزے سے تھیں۔ فرمایا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا: کیا کل روزہ رکھو گی؟ عرض گزار ہوئیں کہ نہیں۔ فرمایا تو روزہ افطار کر لو۔ عمار بن العبد، قتادہ، ابوب، حضرت حمیرہ سے روایت ہے کہ آپ کے حکم سے انھوں نے روزہ افطار کر لیا۔

**کیا روزے کے لیے دن مقرر ہیں؟**

علقمہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روزے کے لیے دن مقرر کر رکھے تھے؟ فرمایا: نہیں بلکہ آپ کے عمل میں ہمیشگی ہوتی تھی۔ تم میں سے وہ طاقت کون رکھتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رکھتے تھے۔

**عرفہ کے روز کا روزہ**

مسدد، یحییٰ، امام مالک، سالم، حمیرہ مولیٰ ام الفضل، حضرت ام الفضل، عبد اللہ بن دینار، امام مالک، ابو العزیز مولیٰ حمیرہ بن عبد اللہ، حمیرہ مولیٰ حمیرہ بن عباس، حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بعض لوگوں کو ان کے پاس عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے سے متعلق شک ہوا تو بعض نے کہا کہ آپ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا کہ روزے سے نہیں ہیں تو میں نے دودھ کا ایک پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا جبکہ آپ اونٹ پر کھڑے تھے۔ پس آپ نے نوش فرمایا۔

کریم نے حضرت سمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روزے میں شک کیا تو انھوں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپ عرفات میں کھڑے تھے۔ آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

**عیالہ کے دن کا بیان**

ابو عبیدہ مولیٰ ابن ازھر سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ جُوزَيْبَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَصُمَّتِ أَسْبَحْتَ قَالَتْ لَا قَالَ تَرِيدِينَ أَنْ تَصُومِينَ عَدَا قَالَتْ لَا قَالَ فَأَطْعِمِي وَقَالَ حَتَّى تَدْبُرِي الْجَعْدِ سَمِعَ قَادَةَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ جُوزَيْبَةَ حَدَّثَتْهُ لَمَّا مَرَّهَا فَأَطْعَمَتْ.

**باب ۱۲۲۱ هَلْ يَخْصُ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ**

۱۸۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَتْ لَعَا شَيْئًا هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصُ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دَيْنَةً وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيقُ.

**باب ۱۲۲۲ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ**

۱۸۵۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْرٌ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُمُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى حُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُمَيْرِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَسَاءَنَا وَاعِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَقَفَ عَلَى بَعِيرٍ فَشَرِبَهُ.

۱۸۵۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَوْ قُرَيْشٌ عَلَيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ بُكَيرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِخِلَابٍ وَهُوَ وَقَفَ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

**باب ۱۲۲۸ صَوْمُ يَوْمِ الْفِطْرِ**

۱۸۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا



مَا لَمْ يَنْعَمَ عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ مِّنْهُ قَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ  
الْعِيْدُ مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعُقَيْلِ فَقَالَ هَذَا يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمَ فِطْرِكُمَا  
صِيَامِكُمَا وَالْيَوْمَ الْأَمْرُ تَاكُلُونَ فِيهِ مِنْ شَيْءِكُمْ -

۱۸۶۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ  
قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ  
وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّغَاةِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي تَوْبَةٍ وَاحِدَةٍ  
وَعَنْ صَلَوةٍ بَعْدَ الصُّبْرِ وَالْعَصْرِ -

بَابُ ثَلَاثِ الصَّوْمِ يَوْمَ النَّحْرِ -

۱۸۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ  
ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَسِيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى عَنْ  
صِيَامَيْنِ وَبُعِثَتَيْنِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالْمَلَامَتِ وَالْمُنَابَذَةِ -  
۱۸۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ  
إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ ثَمَانٍ يَصُومُ يَوْمًا فَاتَّ  
أَكْثَرَهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَوَاقٍ يَوْمَ عِيْدِكَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ  
أَمَرَ اللَّهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى لِسَيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ -

۱۸۶۳ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ قُرْعَةَ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ وَكَانَ غَنَاءً مَعَ السَّيِّئِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَقِيَّةَ عَرَفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا بَعَا  
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْجَبَنِي قَالَ لَا تُسَافِرُ  
النِّسَاءُ مُسَيِّدَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا نَذْرُهَا أَوْ ذَوْوُهَا حَرَمٌ  
فَلَا يَصُومُ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى وَلَا صَلَوةٌ بَعْدَ  
الضُّحَى حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ  
وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مُسْجِدٍ

کے ساتھ عید کے لیے حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دنوں دنوں کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے  
ایک عید کے روزہ اور دوسرے جس روزہ تم اپنی قربانیوں کا گوشت  
کھاتے ہو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید الفطر اور قربانی کے روزہ روزہ  
رکھنے سے منع فرمایا ہے نیز گھوڑے مارنے سے کہ آدمی ایک ہی کپڑے  
میں پٹا رہے نیز ناز و نعر اور ناز و صحر کے بعد ناز پڑھنے سے۔

عیسائی کے دن کا روزہ

عطاء بن میناء سے روایت ہے کہ حضرت ابیہرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے فرمایا: ہر روز روزوں اور دو تجارتوں سے منع فرمایا گیا ہے  
یعنی عید الفطر اور عید قربانی کے روزوں سے نیز ملا مسہ اور منابذہ  
تجارت سے۔

زیاد بن جبر سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا کہ کسی آدمی نے ایک  
دن روزہ رکھنے کی سنت مانی اور میرے خیال میں پیر کے روزہ کی جگہ اس  
عید کا دن ہے۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مذکور پوری کرنے  
کا حکم فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے  
منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لیا تھا کہ  
میں نے تین چار باتیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہیں جو  
مجھے سب زیادہ پسند ہیں میں کہتی تھیں کہ وہ دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے  
غار نہ یا محرم کے ساتھ اور وہ دن کا روزہ نہیں ہے یعنی عید الفطر  
اور عید الاضحیٰ کا اور ناز و نعر کے بعد ناز نہیں ہے جب تک صبح طلوع  
نہ ہو جائے اور ناز و نعر کے بعد ناز نہیں ہے یہاں تک کہ صبح غروب  
ہو جائے اور کجاہ سے اتر کے جائیں مگر صرف تین مسجدوں کی طرف  
یعنی غار کعبہ، مسجد اقصیٰ اور میری اس مسجد کی طرف۔

النَّحَامِ وَمَسْجِدِ الزَّاقِطِ وَمَسْجِدِي هَذَا۔

۱۱ اس حدیث کے آخری حصے لَا تَشْدُ الرِّحَالُ۔ والے حکم میں بعض لوگوں نے بڑی دھاندلی کی اور دیکھ دلیری دکھائی ہے کہ روضہ رسول کی طرف سفر کرنے کو بھی ناجائز قرار دے رکھا ہے۔ حالانکہ یہ بات صرف یہ ہے کہ زیادہ ثواب ملنے کا عقیدہ رکھ کر ان میں مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کے لیے دوسرے سفر نہ کیا جائے اگر ان لوگوں کے سمجھنے کے مطابق ان تین مساجد کے سوا باقی اور کسی بھی چیز کی طرف دوسرے سفر کرنا ناجائز ہے تو وہ حضرات خود بھی تو ان تینوں مساجد کے سوا دوسرے دراز کے تبلیغی و تجارتی اور کاروباری سفر کر رہے ہیں بلکہ غیر مالک کے دوسرے کر رہے ہیں وہ بھی ناجائز قرار پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیان اسلام کو سچی ہدایت نصیب فرمائے اور سب کو رسول دشمنی کی بیماری سے محفوظ رکھے، آمین۔

ایام شریف کے روزے: کہا مجھ سے محمد بن شعیب، یحییٰ بن زکریا کے والد نے بتایا کہ حضرت عائشہؓ ایام میں روزے رکھتی تھیں اور ان کے والد محترم بھی ان کے روزے رکھتے تھے۔

باب ۱۲۵ صیام ایام التشریق وقال ابن محمد بن النعمان حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَخْبَرَنِي أَبِي كَانَتْ عَائِشَةُ تَصُومُ أَيَّامَ مِثْنَى وَكَانَ أَبُوهُ يَصُومُهَا۔

عمرؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور سالمؓ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایام تشریق کے روزوں کی اسے اجازت دی گئی ہے جس کو قربانی کا جاندہ میسر نہ ہو۔

۱۸۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَهَنَّ سَالِمُ بْنُ أَبِي عُمرٍ قَالَ لَمْ يَرْضَ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُفْعَلَ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ لِهَدْيِهِ۔ ۱۸۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمرٍ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَسَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَذَا وَلَمْ يَكُنْ صَامًا أَيَّامَ مِثْنَى وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ تَابَعَنَا بِهَذَا سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عمرؓ کے روز کا روزہ اس کے لیے ہے جو عمرہ کے ساتھ حج کا تمت کرے اس سے قربانی کا جاندہ میسر نہ آئے وہ ایام میں روزے نہ رکھے۔ ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہؓ سے اسی طرح روایت کی ہے اور متابعت کی اس کی ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے۔

باب ۱۲۵ صیام یوم عاشوراء۔ ۱۸۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ۔

یوم عاشورہ کا روزہ سالمؓ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی چاہے تو یوم عاشورہ کا روزہ رکھے۔

۱۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ تَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَلَمَّا فُرِضَ مَعْصَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ

عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یوم عاشورہ کے روزے کا حکم فرمایا تھا لیکن جب رمضان کے روزے فرض کر دیے گئے تو چرما بتایا یہ روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا تو نہ رکھتا۔



صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

۱۸۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ تَصُومُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَآمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ مِمَّنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

۱۸۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمِعَ مَعْصِيَةَ بْنَ أَبِي سَفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ حَامٍ حَبِطَ عَلَى الْيَهُودِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِنِّي عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَأَنْتُمْ كُنْتُمْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِرٌ كَيْفَ شَاءَ فَلْيَكُفُّهُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَنْظُرْ.

۱۸۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَتَأَمَّى الْيَهُودُ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هَذَا أَيُّومُ نَجَّى اللَّهُ نَبِيَّ إِسْرَافِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسَى قَالَ فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

۱۸۷۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ هَارِثِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ نَعْلُكُ الْيَهُودَ عِيدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُومُوا أَسْتَلْهُ.

۱۸۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا لَأَيُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَعَزَّى صِيَامَ

حضرت عائشہ مدنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ جاہلیت میں قریش کا رندہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی یہ رندہ رکھا کرتے تھے جب آپ مدینہ منورہ میں آئے تب بھی یہ رندہ رکھا اور اس کے رندے کا حکم فرمایا۔ جب رمضان کے رندے فرض ہو گئے تو عاشرہ کے رندہ ترک کر دیا گیا جو چاہتا رندہ رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

عبد بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ یہ حضرت عائشہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عاشرہ کے رندے کا حکم فرمایا۔ فرماتے ہوئے سنا۔ اسے مدینہ منورہ ملا تھا اسے ملا کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ یوم ماشورہ ہے اور اس کا تم پر رندہ فرض نہیں کیا گیا جبکہ میں رندے سے مل رہا ہوں چاہے رندہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تو آپ نے یہود کو دیکھا کہ عاشرہ کے رندہ رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ کیا ہے عرض کی کہ یہ اچھا دن ہے اس روز اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی تو حضرت تمہاری نے اس کا رندہ رکھ لیا کہ تمہاری نسبت تمہاری سے یہ اتنی زیادہ ہے۔ پس آپ نے اس کا رندہ رکھا اور اس کے رندے کا حکم فرمایا۔

طاہق بن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عاشرہ کو یہودی عید کا دن تصور کیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (مسلمانوں سے) فرمایا: تم بھی اس کا رندہ رکھو۔

عبد اللہ بن ابی رزید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ کسی دن کو دوسرے پر فضیلت دے کہ رندہ رکھتے

ہوں مگر اس روز یعنی روز عاشورہ کو احلاس مہینہ یعنی ماہ رمضان کہ

حضرت سلم بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نہر رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ سلم کے ایک شخص کو لوگوں میں یہ  
اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جس نے جو کچھ کھایا ہے تو وہ باقی دن کا  
روزہ رکھے اور جس نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ رکھے کیونکہ آج عاشورہ  
کا دن ہے۔

### رمضان میں قیام کرنے کی فضیلت

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا  
کہ جس نے رمضان میں ایام رکھتے ہوئے ثواب کی غرض سے قیام  
کیا اس کے سابقہ گناہ مٹانے کے واسطے جلتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان میں ایام کے  
ساتھ ثواب کی غرض سے قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے  
ہیں۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوال  
فرمایا کہ یہ بات اسی طرح رہی۔ پھر حضرت ابو ہریرہ کے ذریعہ خلافت میں بھی یہ  
بات اسی طرح رہی اور حضرت عمر کے نصف دور خلافت تک۔ ابن  
شہاب عروہ بن زبیر عبدالرحمن بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی حضرت عمر  
کے ساتھ رمضان کی ایک رات میں مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے۔ ایک  
آوی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آوی گروہ کے ساتھ۔ حضرت عمر نے  
فرمایا کہ میرے خیال میں انھیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا جائے تو اچھا  
ہو۔ پس حضرت ابی بن کعب کے پیچھے سب کو جمع کر دیا گیا۔ پھر میں ایک  
دوسری رات کو ان کے ساتھ نکلا اور لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز  
پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ اچھی بدعت ہے کیونکہ رات  
کا وہ حصہ جس میں وہ سوجاتے ہیں اُس سے بہتر نہ جس میں وہ قیام  
کرتے ہیں۔ یہ روایات کا آخری حصہ تھا جب کہ لوگ پہلے حصے میں قیام  
کرتے تھے۔

يَوْمَ فَضَّلَ عَلَى غَيْرِهِ الْاَهْذَاءُ الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءُ وَ  
هَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ -

۱۸۷۳- حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَيِّدُ  
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَلْاَكْوَعِ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَجُلَيْنِ اَسْلَمَا اَنْ اِذْنَ فِي النَّاسِ اَنْ مَنْ كَانَ اَكَلَ  
فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ  
الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ -

### باب ۱۲۵ فصل من قام رمضان -

۱۸۷۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ اَلْقَلْبِ عَنْ اَبْنِ شِهَابٍ قَالَ خَبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ  
اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا  
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ -

۱۸۷۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ  
عَنِ اَبْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ  
اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ  
اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ  
اَبْنُ شِهَابٍ فَتَوَقَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ  
أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرَ اَمْرِ خِلَافَةِ عُمَرَ وَعَنِ اَبْنِ شِهَابٍ عَنْ  
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِئِ  
اَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ  
إِلَى نَسْجِدٍ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ  
لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلْوَتِهِ الرَّجُلُ فَقَالَ  
عُمَرُ إِنِّي أَرَى تَوَجُّعًا هُوَ لِيَ عَلَى قَارِئِي وَإِذَا كَانَ لَيْلًا  
ثُمَّ عَزَمَ جَمْعَهُمْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً  
أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلْوَةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ بَعْدَ  
الْبَيْدَةِ هَذِهِ وَالتَّيُّ يَأْمُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ التَّيُّ  
يَعْمُونَ يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَفْعَلُونَ أَقْلَهُ -



ابو اسلمیٰ عہدِ ارجل سے دعایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ  
عہدِ بقرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی نماز کس طرح ہوتی تھی؟ فرمایا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان میں  
گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے تو ان کی  
نعلیٰ اور لمبائی کے متعلق نہ پرچھو۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی نعلیٰ



اور لبائی کے متعلق نہ پرچھیں۔ پھر تین رکتیں پڑھتے۔ میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوجاتے ہیں؟ فرمایا:۔۔۔  
سے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوختی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

شب قدر کی فضیلت:۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔۔۔ بیشک ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اگر تیرے ہیں اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے۔ ہر کام کی طرف سے سلامتی ہے یہ بات طلحہ فخر تک ہے۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ قرآن مجید میں جس کے متعلق ما آذنب ہے نودہ چیز آپ کو بتادی گئی اور جس کے متعلق وما یذنب لک لربا ہے تو اس کو آپ جانتے نہ تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے سابعہ گناہ مان فرما دیے جلتے ہیں اور جو شب قدر میں ایمان کی حالت میں ثواب کی غرض سے قیام کرے تو اس کے بھی سابعہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ متابعت کی اس کی سیلان بن کثیر نے ابن شہاب زہری

شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنا۔  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کو شب قدر خواب میں آخری سات راتوں کے اندر دکھائی گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہو گئے ہیں لہذا جو تم میں سے اسے تلاش کرنا چاہیے تو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینائی مشعرے میں اسکاٹ کیا۔ آپ بتائیں تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی دی گئی تو میں اسے جمل گیا۔

فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطَوْلِيٍّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَمَّا بَعَا  
فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسَيْنٍ وَطَوْلِيٍّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَتَنَاَمُ قَبْلَ اَنْ تُوتِرَ قَالَ يَاعَائِشَةُ  
اِنَّ عَيْنِيْ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

باب ۱۲۵ فصل لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَقَوْلِ اللَّهِ  
تَعَالَى اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا  
لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ هـ  
تَنْزِيلُ الْمَلَكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا يَأْذِنُ سَائِرُ مَنْ كُلِّ  
أَمْرِ سَلَّمَ هـ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ  
مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ مَا أَدْرَاكَ فَقَدْ أَعْلَمْتَهُ وَمَا  
قَالَ وَمَا يَذْرُؤُكَ فَإِنَّهُ لَمْ يَعْلَمْهُ۔

۱۸۷۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ حَفِظْنَاهُ وَلَمْ يَحْفِظْ مِنَ التَّهْرَمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ  
صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ  
ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا  
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ  
كَثِيرٍ عَنِ التَّهْرَمِيِّ۔

باب ۱۲۵ فصل لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْآخِرِ  
۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رِجَالَ امْنِ أَصْغَبِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي النَّمَامِ فِي السَّبْعِ  
الْآخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى  
رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْآخِرِ فَمَنْ كَانَ  
مُتَحَرِّرًا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْآخِرِ۔

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَصَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ  
بْنِ صِدْقٍ فَقَالَ اَعْتَكِفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْعَشْرَ الْآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ حَبِيبَةُ عَشْرِينَ



١٨٨٢ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَزْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مِنْ  
اِمْنِ خَالَتِهِ وَالَّذِي لَعَنَهُ عَنْ تَزْوِجِيهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ  
عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِزُ فِي رَمَعَانِ الْعَشْرِ الَّتِي  
فِي وَسْطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ حِينَ يَمُشِي مِنْ عِشْرِينَ  
لَيْلَةً تَعْنِي وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ رَجَعَ إِلَى مَكَنِهِ  
وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِزُ مَعَهُ وَأَنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرِ حَبَا وَرَأَى  
فِيهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرِجِعُ فِيهَا فَنُحِبُّ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ  
مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ كُنْتُ أَحَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدْ بَدَأَ  
لِي أَنْ أَحَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ  
بَعْنِي فَلْيَتَشَبَّهْ بِي مَعَكَ وَفَدَارَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ  
أَوَّلُهَا فَأَبْتَنُهَا إِلَى الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَبْتَنُهَا إِلَى حُلِيِّ  
وَرُبَّمَا قَدْ دَخَلْتَنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَأَسْتَقْسِمُ  
أَتَمَّاءُ لِي بِأَنَّكَ الْيَكُونُ فَأَمْطَرَتْ فَتَوَكَّعَ السَّجْدُ فِي  
مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ

فَصَرَتْ عَيْنِي نَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُتَمَلِّئٌ طِينًا وَمَاءً.

۱۸۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّيْسُ.

۱۸۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُودُ فِي الْعَشْرِ الْوَاحِدِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ نَحْرًا لِلَّهِ الْقَدْرُ فِي الْعَشْرِ الْوَاحِدِ مِنْ رَمَضَانَ ۱۸۸۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّيْسُ وَهَذَا فِي الْعَشْرِ الْوَاحِدِ مِنْ رَمَضَانَ يَكِلُهُ الْقَدْرُ فِي تَائِسَةٍ تَبْقَى فِي سَائِرَةِ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى.

۱۸۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الزَّمَدِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ لَوَّاحٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ أَبِي مُجَلِّينَ وَعِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ هِيَ فِي تَسْمِعِ يَمْنَيْنِ أَوْ فِي سَبْعِ يَمْنَيْنِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ عَبْدُ لَوْحٍ عَنْ يُونُسَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ التَّيْسُ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ.

۱۸۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخِيرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَلَمْ يَحْضُرْ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخِيرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَلَمْ يَحْضُرْ فَلَانٌ وَقُلَانٌ فَمُفِئَةٌ وَعَلَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالتَّيْسُ وَهَذَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ.

باب ۱۲۵۱ الْعَمَلُ فِي الْعَشْرِ الْوَاحِدِ مِنْ رَمَضَانَ.

محمد بن ثنی، یحییٰ، ہشام، ابن کے والد ماجد، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ تیس کا شکر کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اذکار بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں اذکار بیٹھتے اور فرمایا کرتے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو۔ موسیٰ بن اسماعیل، وہیب، ایوب، عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اُسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو شب قدر کو تلاقیں باقی رہنے پر ہے یا سات باقی رہنے پر یا پانچ باقی رہنے پر۔

عبد الرحمن البراء السدی، عبد الواحد، عاصم، ابو جلد اور عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ یہ آخری عشرے میں ہے، تیرہ گزرنے پر یا سات باقی رہنے پر شب قدر ہے۔ عبد الوہاب، ایوب، خالد، عکرمہ، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ چوبیسویں رات میں تلاش کرو۔

حضرت عباد بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں شب قدر کے متعلق بتانے کے لیے باہر تشریف لائے تو مسلمانوں میں سے دو شخص جھگڑ رہے تھے۔ فرمایا کہ میں نہیں شب قدر بتانے کے لیے نکلا تھا لیکن فلاں اور فلاں جھگڑ رہے تھے تو وہ امثال گئی اور ممکن ہے کہ یہ تباہی سے لیے بہتر ہو، لہذا اُسے فوری، ساتویں اور پانچویں میں تلاش کرو۔

رمضان کے آخری عشرے میں عمل کرنا



## اعتشقات کا بیان

اسماعیل بن عبد اللہ ابن وہب، رئیس اہل کوفہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعالیٰ علیہم اجمعین کے آخری عشرے کے احکامات کیا کرتے تھے۔

عمرہ بن لکھنؤ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روئے مطہرہ صخرہ  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں امسکات کیا کرتے تھے  
یہاں تک کہ کھال ہوا اور آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات امسکا  
کیا کرتیں۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ  
عنه سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے  
درمیان ہفتے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال جب اپنے  
اعتکاف کیا اور اکیسویں رات اُنیس کی صبح کو اپنا اعتکاف سے باہر تشریف  
لیا کرتے تھے فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے اُسے  
پا پیسے کہ آخری ہفتے کے اعتکاف بھی کرے اور مجھے شب قدر دکھائے  
اور پھر بھلا دی گئی لہذا تم اُسے بھیڑی ہفتے کے ہر طلاق رات میں تلاوت  
کرو۔ اُنسی رات بائیس ہوئی اور سب کی چمت کوشیوں سے بنائی گئی  
تھی وہ چمکنے لگی۔ پس میری دونوں آنکھوں نے صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی مبارک پیشانی پر اکیسویں کی صبح کو کبریا نشان دیکھا۔

١٨٨٨- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ أَبِي يَتِيمُونَ عَنْ أَبِي الصَّمْعِيِّ عَنْ تَمِيمِ بْنِ  
كَانَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ  
شَدَّ مِيزْرًا وَآخِضَ لَيْلَهُ وَآيَقَظَ أَهْلَهُ-

کتاب الاعتکاف

بَادِعًا ۱۲۵۵ الْإِسْكَافُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَ  
 الْإِسْكَافُ فِي السَّاجِدِ كُلِّهَا يَقُولُهُ تَعَالَى وَلَا  
 تَبْأَسْرُوهُمْ وَأَسْتَرْعَاكَفُونَ فِي السَّاجِدِ تِلْكَ  
 حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ  
 آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ -

١٨٨٩- حَدَّثَنَا أَبُو سَرِيحٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُحْكِمُ الْعُسْطَرَاءَ الْأَوَّلِينَ مِنْ تَرْمِضَانَ-

١٨٩٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هُكَيْلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عُرْفَةَ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْيَمَنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْكَدُ الْعَشْرَ الْأَوَّلِينَ رَمَضَانَ حَتَّى يَوْمَكَاءُ اللَّهُ تَعَالَى كُنْتُ أَنْزِلُ مِنْ بَعْدِهِ -

١٨٩١- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
تَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَلَكِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ  
الْحَرِثِ الشَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَغْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ شَرِّ مَضَانٍ فَأَعْتَكَفَ  
عَلَمًا حَقًّا إِذَا كَانَ لَيْلَةً اخْدَى وَعَشْرَيْنِ وَهِيَ اللَّيْلَةُ  
الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ حَبِيبَتَيْهَا مِنْ أَعْتِكَافٍ قَالَ مَنْ كَانَ  
أَعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ خَرُوقًا أَمِيتُ  
هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أَسْبَيْتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ  
وَرُطْبَةٍ مِنْ حَبِيبَتَيْهَا فَالْتِمِسُوها فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ خَرُوقًا

الْتَمِسُوَهَا فِي كُلِّ وَتْرٍ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرْنِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ قَبْضَتَ عَيْنَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبْهَتِهِ أَشْرَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضَيْنِ مِنْ صُجْرٍ أَحَدِي وَعَشْرَيْنِ.

باب ۱۲۵۸ الْحَاِضُ تَرْجُلُ الْمُعْتَكِفِ -

۱۸۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي إِلَى رَأْسِهِ وَهُوَ مُحَاوِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجُلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ -

باب ۱۲۵۹ الْمُعْتَكِفُ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا بِحَاجَةٍ -

۱۸۹۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ نَهَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلُ عَلَى رَأْسِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجُلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا بِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا -

باب ۱۲۶۰ غُسْلُ الْمُعْتَكِفِ -

۱۸۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْشُرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ -

باب ۱۲۶۱ إِذَا غَتِكَافَ لَيْلًا -

۱۸۹۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَصُتِّفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ -

حائضہ کا معتکف کے سر میں کنگھی کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے جبکہ آپ مسجد میں استسکات کیے ہوئے تھے کنگھی کر دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

معتکف گھر میں داخل نہ ہو مگر ضرورت سے۔

عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے ہوئے سر مبارک میری طرف کر دیتے تو میں اس میں کنگھی کر دیتی اور آپ بغیر ضرورت کے گھر میں تشریف نہ لاتے جبکہ استسکات میں ہوتے۔

معتکف کا سر دھونا

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے مباشرت فرماتے حالانکہ میں حائضہ ہوتی اور آپ استسکات میں سر مبارک مجھ سے نکال دیتے تو میں اسے دھو دیتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی۔

ایک رات کا استسکات

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض گزار ہوئے کہ میں نے بعد جاہلیت کے اہم درجہ کی بات کی کہ خدا نہ کہہ میں ایک رات معتکف رہوں گا فرمایا کہ اپنی منت پر رہی کرو۔



## باب ۱۲۶۲ اغتساک فی النساء۔

۱۸۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثُمَانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكَانَتْ أَصْرَابُ لَهُ خِبَاءٌ فَيَصِلُ الصُّبْحَ ثُمَّ يَنْحَلُهَا فَاِسْتَاذَنْتُ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَنْ تُصْرِبَ خِبَاءَهَا فَأَذِنَتْ لَهَا فَصْرِبْتُ خِبَاءَهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ نَيْبَ ابْنَةِ جَحْشٍ صَرِبْتُ خِبَاءَهُ خَرَفَلَتْهَا صَبْرٌ اسْتَيْقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الرَّمْيَةَ فَقَالَ سَلِّمُوا فَأُخْبِرَ فَقَالَ اسْتَيْقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُرْ تُرْوِنَ يَوْمَ فَذَكَرَ الْأَغْتِسَاكَ ذَلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ أَفْكَرَكَ عَشْرًا مِنْ شَعَالٍ۔

## باب ۱۲۶۳ الاغتسل فی المسجدين۔

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْكَبِيِّ ارْتَدَّ أَنْ يَغْتَسِلَ إِذَا الْكَبِيَّةُ خِبَاءٌ عَائِشَةُ وَخِبَاءُ حَفْصَةَ وَخِبَاءُ مَرْثِيَّةَ فَقَالَ أَلَيْسَ تَقُولُونَ يَوْمَ شَعَالٍ صَرَفَتْ فَلَمْ يَغْتَسِلْ حَتَّى يَخْطُفَ عَشْرًا مِنْ شَعَالٍ۔

## باب ۱۲۶۴ هل یخرج من المسجدين لیحْتَاجَ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ۔

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثُمَانٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ نَزَّاجَةَ السَّيِّدِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا حَامَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوُّهُ فِي اغْتِسَاكِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَكَّمَتْ وَهَذَا سَاعَةً لَمْ تَقَامَتْ تَقْلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ

## عمود قریں کا امکان کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں امکان کیا کرتے تھے۔ یہ آپ کے لیے غیر نصب کر دیں تو آپ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں داخل ہو جاتے۔ پس حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے غیر نصب کرنے کی اجازت مانگی تو انھوں نے اجازت دے دی اور انھوں نے غیر نصب کر دیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو انھوں نے بھی غیر نصب کر دیا۔ حج کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دیکھ کر فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ پس آپ کو جلیا گیا تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کسی کے ساتھ نیکی سمجھتی ہو۔ چنانچہ آپ نے اس بیٹے کا امکان کر کے دیا اور شوال کے کسی عشرے میں امکان کیا۔

## مسجد میں حجیرہ نصب کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امکان کا ارادہ کیا۔ جب اس مکان کے پاس پہنچے جس میں امکان کرنے کا ارادہ تھا تو وہاں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے نیچے تھے۔ فرمایا تم کہتے ہو کہ ان کے ساتھ بھلائی ہے۔ چنانچہ آپ لوٹ گئے اور امکان کر دیا، یہاں تک کہ شوال کے کسی عشرے میں امکان کیا۔

## کیا مشکف اپنی ضرورت کے تحت مسجد کے دروازے سے نکل سکتا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رجبہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں جبکہ آپ رمضان کے آخری عشرے کے اندر امکان میں تھے۔ انھوں نے غزوہ بدر آپ کے پاس گفتگو کی، پھر واپس جانے کے لیے کھڑی ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان کے ساتھ چلے، یہاں تک کہ مسجد کے دروازے پر پہنچے جو دروازہ اہم سلمہ کے پاس ہے تو انھوں نے

مَرَرَجَلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَسَلَكُمَا إِلَهُمَا هِيَ صِفَتُهُ بَنَتْ حُبِّي فَقَالَ سُبْحَنَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَجَبْرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَفْضِنَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا.

**باب ۱۲۶۱۱** فِي غَتِكَافٍ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ.

۱۸۹۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُمْنٍ سَمِعَ هَارُونَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُكُمَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ اِغْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَمَضَانًا قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِيتُهَا فَأَلْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَخَرِيفِي وَتَرَفَاتِي زَأْنِيثُ إِنَّ أَسْجُدَ فِي مَاءٍ وَطِينٍ وَمَنْ كَانَ اِغْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قُرْحَةً قَالَ فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَطَطَّرَتْ وَأَقِيمَتِ الْعَلَّةُ فَسَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُطَيْنِ وَالْمَاءِ حَتَّى رَأَيْتُ الْوُطَيْنَ فِي أَرْنَبَتَيْهِ وَجَبْهَتِهِ.

**باب ۱۲۶۱۲** اِغْتِكَافُ الْمُسْتَحَاضَةِ.

۱۹۰۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِغْتَكَفْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِهِ

دو فرد گزرے۔ دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ خبر دو یہ مصفیہ بنت جحش ہیں۔ دونوں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! سبحان اللہ اور انہیں اس پر تعجب ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے لہذا میں ڈرا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی بات نہ ڈال دے۔

**اعتکاف اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیسویں کی صبح کو نکلنا۔**

ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شب قدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ فرمایا ہاں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وضو کے درمیان عشرے میں اعتکاف کیا۔ ہم بیسویں کی صبح کو باہر نکلنے لگے تو اس صبح کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی لیکن مجھے بعد دی گئی ہے۔ پس تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ نیز میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہے ہیں اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے چاہیے کہ لوٹ آئے۔ پس لوگ مسجد کی طرف لوٹ آئے اور ہمیں آسمان میں بادل کا کرنی ٹکڑا نظر نہیں آ رہا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک بدلی نظر آئی اور نماز بھی کھڑی ہو گئی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مٹی اور پانی میں سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کی ناک اور پیشانی پر مٹی دیکھی۔

**مستحاضہ کا اعتکاف کرنا**

عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے اعتکاف کیا جو مستحاضہ تھیں۔ وہ سرخی اور زردی



بیوی کا اپنے متکف شوہر کی زیارت کرنا

کہا متکلف اپنے متعلق غلط فہمی دور کر سکتا ہے۔

اسامیل بن عبداللہ، ان کے بھائی، سلیمان، محمد بن ابومستق، ابن  
شباب علی بن حسین کو حضرت صفیہؓ نے بتایا۔ \_\_\_\_\_ علی ہی مہاشیر،  
زہری، علی بن حسین سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ امکاٹ میں تھے  
جب وہ واپس لوٹنے لگیں تو آپ ان کے ساتھ چلے۔ انصار کے ایک آدمی  
نصیب کر دیکھ لیا جب آپ نے اُسے دیکھا تو فرمایا: کیا ہے؟ میری  
بیٹی کا عیطان آدمی کے اندر خون کی طرح دھڑکتا ہے۔ میں رمل  
بن عبدالمطلب نے پوچھا کہ وہ ملک کے وقت آئی تھیں؟ فرمایا کہ وہ ملت  
ہی تھی۔

بَابُ الْيَسَارَةِ الْمَرْأَةِ نَفْسُهَا فِي  
اَعْتِكَافِهِ.

١٩٠١ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي لَيْثُ  
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ  
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُمُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ  
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَمِنْهُمْ فَقَالَ لَصَفِيَّةَ  
مَنْتُ حَتَّى لَا تَعْبَلِي حَتَّى أَنْصَرَفَ مَعَكَ وَكَانَ بَيْنَهُمَا  
فِي ذَا رَأْسَامَةٍ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا  
فَلَقِيَ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَعَالَى إِلَيْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبٍ قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْأَنْسَابِ  
بِحَرَمِ الدِّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُلْقِي فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا  
بَابُ ١٩٠٢ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَبَرَنِي  
أَبْنُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هُثَيْلِ بْنِ أَبِي عَيْتَابٍ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفِيَّةَ أَخْبَرَتْهُمُ ح  
وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ قَالَ أَخْبَرْتُ  
الرَّهْزِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ أَمْسَتْ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَكُمْ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشَى  
مَعَهَا قَابِضَةً رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاَهُ  
فَقَالَ هِيَ صَفِيَّةُ وَرَبُّهَا قَالَ هِيَ صَفِيَّةُ فَسَارَ  
الشَّيْطَانُ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ بِحَرَمِ الدِّمِ قُلْتُ لَفِيهِ  
أَنَّهُ كَيْلًا قَالَ وَهَلْ هُوَ لَا يَلُ.



### بوجہ کے وقت اپنے اعتکاف

سے نکلے۔

ابو سلمہ سے ابن ابی بکر نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے درمیانِ عشرے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا جب بیسویں کی صبح ہوئی تو ہم اپنا سامان منتقل کرنے لگے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جس نے اعتکاف کیا تھا وہ اپنے اعتکاف کی طرف لوٹ جائے کیونکہ میں نے اس رات (شب قدر) کو دیکھا ہے اور دیکھا ہے کہ میں کچھ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ جب آپ اعتکاف کی جگہ پر لوٹے تو آسمان ابر آلود ہو گیا اور بارش برسنے لگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ دن کے آخری حصے میں آسمان پر ابر آیا اور سجدہ کی چھت کھڑیوں کی تھی۔ جب میں نے دیکھا تو آپ کی ناک ابر عیشانی پر کچھ کے نشانات نظر آئے۔

### شوال میں اعتکاف کرنا

عروہ بنت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رمضان میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ اور جب صبح کی نماز پڑھ لیتے اور اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوجاتے تھے۔ حضرت عائشہ نے آپ سے اعتکاف کی عادت چاہی تو آپ نے اجازت دے دی۔ انہوں نے وہاں خیمہ گھرایا۔ جب حضرت حفصہ نے سنا تو انہوں نے بھی خیمہ گھرایا اور حضرت زینب نے سنا تو انہوں نے دوسرا خیمہ گھرایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح کی نماز سے لوٹے اور چار خیمے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ ما جاعل عن کیا گیا۔ فرمایا کہ یہ انہیں کس نیکی کی سوجھ بوجھ ہے؟ یہ مجھے نظر نہ آئیں، انہیں ہشاد ہو پس وہ ہشاد دیے گئے اور آپ نے رمضان میں اعتکاف نہ کیا بلکہ شوال کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا۔

### باب ۱۲۶۹ من خرج من اعتكاف عند الصبح۔

۱۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ خَالِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَفِينُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَظْهَرَ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْبٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اغْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ اغْتَكَفَ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى مَغْتَكِفِهِ فَإِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَأَيْتُنِي اسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَلَمَّا رَجَعْنَا إِلَى مَغْتَكِفِهِ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ فَمُطِرْنَا حَتَّى لَمْ يَبْقَ بِالْحَيِّ لَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ مَرِيضًا فَلَمَّا رَأَيْتُ عَلَى أَنْفِهِ وَأَسْرَ نَبِيٍّ أَتَى الْمَاءَ وَالطِّينَ۔

### باب ۱۲۷۰ الاعتكاف في شوال۔

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ بْنُ خَزْفَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَكِفُ فِي رَمَضَانَ وَإِذَا صَلَّى الْعِدَّةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِي اغْتَكَفَ فِيهِ قَالَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَائِشَةَ أَنْ تَعْتَكِفَ فَأَذِنَ لَهَا فَصَبَّ قُبَّةً وَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةَ فَصَبَّ قُبَّةً وَسَمِعَتْ بِهَا زَيْنَبُ فَصَبَّ قُبَّةً وَسَمِعَتْ بِهَا أُخْرَى فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعِدَّةِ أَبْصَرَ أَرْبَعَ قِيَابٍ فَقَالَ مَا هَذَا فَأُخْبِرَ خَبَرَهُمْ فَقَالَ مَا حَسَلَكُمْ عَلَى هَذَا أَلَيْزَنْتُمْوهَا فَلَا أَرَاهَا فَرُيْعَتْ فَلَمْ يَغْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ حَتَّى اغْتَكَفَ فِي آخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ۔



بَابُ الْكَلَامِ مِنَ التَّوْبَةِ عَلَيْهِ صَوْمًا إِذَا اغْتَسَكَتَ.  
 ۱۹۰۵- حَدَّثَنَا سَمِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَخِيهِ عَنْ  
 سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَغْتَسِكَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ  
 الْحَرَامِ فَقَالَ لِمَ نَذَرْتَهُ قَالَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ  
 نَذْرَكَ فَأَغْتَسَكَتَ لَيْلَةً.

بَابُ الْكَلَامِ إِذَا نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَغْتَسِكَ  
 حَقًّا أَسْلَمَ.

۱۹۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سَمِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ  
 فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَغْتَسِكَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ  
 أَرَأَيْتَ قَالَ لَيْلَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ.

بَابُ الْكَلَامِ الرَّحْمَةِ كَافٍ فِي الْعَشْرِ الْأَوَسَطِ مِنْ  
 تَمَاضٍ.

۱۹۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
 أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِكُ فِي كُلِّ  
 رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ  
 فِيهِ أَغْتَسَكَتَ عَشْرِينَ يَوْمًا.

بَابُ الْكَلَامِ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِكَ تَوْبَةً لَدَى  
 أَنْ يَخْرُجَ.

۱۹۰۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَعَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا  
 عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
 سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
 عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ أَنَّ  
 يَغْتَسِكُ الْعَشْرَةَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ  
 عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا وَسَأَلَتْ حَفْصَةَ عَائِشَةَ أَفَ

جس کے نزدیک مشکف پر روزہ نہیں ہے۔  
 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت  
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے: یا رسول اللہ! میں نے وعدہ جاہلیت  
 میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ نبی  
 کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کر  
 پس انھوں نے ایک رات کا اعتکاف کیا۔

جس نے جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی اور پھر  
 مسلمان ہو گیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وعدہ  
 جاہلیت میں حضرت عمر نے نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف  
 کریں گے۔ میرے خیال میں انھوں نے ایک رات کہا تھا رسول  
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنی نذر پوری  
 کرو۔

رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا

ابو صالح سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس روز  
 اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب وہ سال آیا جس میں آپ کا حال  
 برافرا تھا تو آپ نے بیس روز کا اعتکاف کیا۔

جو اعتکاف کا ارادہ کرے اور پھر باہر نکل آئے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے ذکر کیا کہ آپ رمضان  
 کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ  
 نے بھی آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ حضرت  
 حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہا کہ انھیں بھی اجازت دے دی جائے  
 تو انھوں نے یہ کہہ دیا۔ جب حضرت زینب بنت جحش نے یہ دیکھا تو

انہوں نے عہدِ نسیب کرنے کا حکم دیا۔ اُن کے لیے عہدِ نسیب کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو کر اپنے پیچھے کی طرف لوٹے تو کہتے ہی عہد دیکھے۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ عرض کی گئی کہ حضرت عائشہ حضرت حفصہ اور حضرت زینب کے پیچھے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایسے بھلائی چاہتی ہیں تو میں بھی اس کو کاف نہیں کرتا۔ آپ لوٹ گئے اور رمضان کے بعد شوال میں دس روز کا اعتکاف کیا۔ معتکف کا دھلوانے کے لیے گھر میں سر داخل کر دینا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عائشہ ہونے کے بعد محمد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کلگی کر دیا کرتیں جبکہ آپ مسجد میں اعتکاف کرتے ہوئے اندر ہوتے اور یہ اپنے حجرے میں برتنیں تھاپ اپنا سر مبارک اُن کے نزدیک کر دیتے۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنا والا ہے۔

## تجارت کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال فرمایا اور سود کو حرام کیا (۲: ۲۷۵) نیز فرمایا: مگر جب نقد تجارت ہو جو تم آپس میں کرتے ہو۔ (۲: ۲۸۲)

ارشادِ ربانی ہے کہ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل و کاشف کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا تو اس کی طرف چل دیے اور تمہیں کھڑا (خطبے میں) چھوڑ گئے تم فرماؤ کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ کھیل اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ کا مدد سب سے اچھا ہے (۶۲: ۱۱) اور ارشادِ ربانی ہے: اور آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کوئی سودا تہاری یا میری رضامندی کا ہو۔ (۴: ۱۲۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ آپ لوگ کہتے

تَسْتَأْذِنَ لَهَا فَنَعَلَتْ فَلَتَارَأَتْ ذَلِكَ تَمَيَّنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ أَمَرَتْ بِبِنَاءٍ فَبْنِيَ لَهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَى بَنَاتِهِمْ فَبَصُرَ بِالرَّحْمَنِ فَقَالَ مَا هَذَا أَقَالُوا بِنَاءً عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَرَارُ ذَنْ يَهَذَا أَمَا أَنَا سَمِعْتِكُمْ فَرَجَعْتُ فَلَمَّا أَفْطَرَا غَشَفَتْ عَشْرًا مِمَّنْ شَوَّالٍ بِأَهْلِكَ الْمُعْتَكِفُ يَدْخُلُ رَأْسَهُ الْبَيْتَ لِلْغُسْلِ۔

۱۹۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تُرْسِلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يَبَاوُهَا رَأْسَهُ۔

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کتاب البیوع

وَقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الزُّبْنَ وَأَقُولُ: إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ۔

بِأَنَّكَ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ وَإِذَا سَأَلَ عَنْ تِجَارَةٍ أَوْ لَهْوٍ انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِمَّنْ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ۔ وَقَوْلُهُ لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ۔

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ



١٩١١- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ  
سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ إِنِّي أَكْتُدُ الْأَنْصَارَ جَالًا فَأَقِيمُ لَكَ نَهْشَةً  
مَالِي وَأَنْظُرُ أَمَّا نَرْوُجُحِي هَوَيْتَ نَزَلْتُ لَكَ عَلَيْهَا فَيَا دَا  
حَلَّتْ تَرْوُجُحُهَا قَالَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَا حَاجَةَ  
لِي فِي ذَلِكَ هَلْ مِنْ سَوْفِي فِيهِ نِجَاحٌ قَالَ سَوْفِي فَيُنْجِمُ  
قَالَ فَغَدَا إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِي بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ قَالَ  
ثُمَّ تَابَعَ الْغَدَا وَفَمَا لَيْثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ  
أَنْزُصْمَرَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْوُجُحَتَ  
قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ قَالَ أَمْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَرْدَ  
سُفْتٍ قَالَ يَا نَدَى نَدَى مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاقِثٍ مِنْ ذَهَبٍ

[illegible]



فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمُوا وَلَوْ بِشَاةٍ -  
 ۱۹۱۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا  
 حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ  
 الْمَدِينَةَ فَخَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ  
 بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ سَعْدٌ ذَا عَيْشٍ فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 أَقَابِسُكَ مَالِي يَصْغِيَانِ وَأَرْوُجُكَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ  
 فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ذُكُوفِي عَلَى السُّوقِ فَتَارَجَمَ حَتَّى اسْتَفْضَلَ  
 أَقْطَا وَاسْتَمَنَّا فَنَالِي بِهِ أَهْلٌ مَنَزِلُهُ فَنَكَّشْنَا يَسِيرًا أَوْ  
 بِمَا شَاءَ إِلَيْهِ نَجَاءٌ وَعَلَيْهِ رَضِيخَتَيْنِ صُغْرَى فَقَالَ لَهُ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقِيمٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ مَا سَفَرْتُ إِلَيْهَا  
 قَالَ نَوَافَةٌ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرَنٌ نَوَافَةٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ  
 أَوْلِمُوا وَلَوْ بِشَاةٍ -

۱۹۱۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ  
 عَنْ عَمْرِو بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ عَكَظٌ وَجَعَتْ وَ  
 ذُو النِّجَازِ سَوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ  
 فَكَانَتْ تَأْتِيهِمْ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا  
 فَضْلًا مِنْ تَرَائِكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ -  
 بِأَنَّ الْفَحْلَ الْفَحْلُ بَيْنَ الْفَحْلِ وَالْحَرَامِ بَيْنَ  
 بَيْنِهِمَا مَشْتَبِهَاتٌ -

۱۹۱۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ  
 عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعْتُ الثَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ  
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ  
 عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ  
 سَمِعْتُ الثَّعْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجِينَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ  
 سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ سَمِعْتُ الثَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
 سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الثَّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ دیر بھی کرو خواہ ایک بکری کا ہو۔  
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت  
 عبدالرحمن بن عوف مدینہ منورہ میں آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 اُن کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری کے درمیان مواخات  
 فرمائی حضرت سعد مالدار تھے۔ انھوں نے حضرت عبدالرحمن سے کہا کہ  
 میں اپنا ادھامال آپ کو بانٹ دیتا ہوں اور آپ کا نکاح کر دیتا ہوں۔ کہا  
 کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے اہل و عیال اور مال میں برکت دے، مجھے تو بازار  
 بتا دو۔ وہ کچھ گھمی اور غیر بجا کر روٹے اور اسے اپنے گھر والوں کے پاس  
 سے آئے بخور سے دونوں بد وہ حاضر بارگاہ ہوئے تو ان پر زبردی کا اثر  
 تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: **اَبَا عَبَّاسٍ!** عرض  
 گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر  
 لی ہے فرمایا کہ اسے کتنا مہر دیا ہے؟ عرض کی کہ گھٹل کے برابر سونا۔ فرمایا  
 کہ دیر بھی کرو خواہ ایک بکری کے ساتھ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
 دور جاہلیت میں مکہ، مجنہ اور ذوالجہاد نامی بازار ہوتے تھے جب  
 اسلام کا زمانہ آیا تو مسلمان ان بازاروں میں تجارت کرنے کو گناہ سمجھتے  
 تو آیت نازل ہوئی: **تَمَّ بَرِکَاتُہُمْ** کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔ حضرت  
 ابن عباس کی قرأت میں **فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ** بھی ہے۔  
 حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ  
 چیزیں ہیں۔

مسند بن شعیبہ، ابن ابی عدی، ابن عوف، شعبی، حضرت ثمان  
 بن بشیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔ علی بن عبد اللہ  
 ابن عیینہ، ابو فرود، شعبی، حضرت ثمان نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 سے۔ عبد اللہ بن محمد، ابن عیینہ، ابو فرود، شعبی، حضرت ثمان  
 بن بشیر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ محمد بن کثیر، سفیان،  
 ابو فرود، شعبی، حضرت ثمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **حَلَالٌ وَحَرَامٌ** واضح ہے اور حرام واضح ہے  
 اور ان دونوں کے درمیان کچھ اُممیدیں و مشتبہ ہیں۔ جو مشتبہ امور کو چھوڑ دینا  
 وہ گناہ سے بھی بچا رہے گا اور جس نے مشتبہ امور کو اختیار کیا تو وہ گناہ میں



بھی طوٹ ہو کر رہے گا۔ گناہ اللہ تعالیٰ کی چڑا گاہ ہیں۔ جو چڑا گاہ کے گرد چڑانے کا تو اس میں داخل ہو جائے گا نہ شر ہے۔

مشتبہات کی تفسیر: حسان بن ابرسان کا قول ہے کہ دروغ میں اس سے سناں اور کوئی چیز نہیں کہ مشکوک کاموں کو چھوڑ دو اور انھیں کہ دو جو مشکوک نہیں ہیں۔

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک کالی عورت آئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے آپ دونوں (سیاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہہ کیا تو آپ نے منہ پھیر لیا اللہ تبسم کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ کہہ رہی ہے اس لیے ابوالہب تمہی کی بیٹی تھی۔

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْخَوَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَهَنْ تَرَكَ مَا شَبَّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتَرَكَ وَمَنْ اخْتَرَأَ عَلَى مَا يَشْكُ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ وَشَكَ أَنْ يُؤَافِقَ مَا اسْتَبَانَ وَالْعَصَافِي حَتَّى يَأْتِيَهُ مِنَ يَزْنِعَ حَوْلَ الْحَبْلِ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَهُ أَفْعَاءُ

باب ۲۸۸ تَفْسِيرُ الْمُسْتَبَهَاتِ وَقَالَ حَسَّانُ ابْنُ أَبِي سَيَّانٍ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ دَعَمَ مَا يُرِيدُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيدُكَ

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَيْسٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ حَارِثٍ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ عَمَاءُ ثَتْ فَهَمَسَتْ أَتَمَّا أَنْ مَنَعَتْهُمَا فَدَلَّ لَهَا لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَتَّمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَ ابْنَةِ أَبِي لَهَبٍ بِالْيَمِينِ

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَثْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَمِدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ نَزَعَتْ مِنِّي فَأَقْبَضَهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَالَ ابْنُ أَخِي عَمِدًا إِلَى أَخِي فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ نَزْمَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةَ إِنِّي وَلِدْتُ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاءَلَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْنُ أَخِي كَانَ قَدْ عَمِدَ إِلَى فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ نَزْمَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةَ إِنِّي وَلِدْتُ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ نَزْمَةَ شَرُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَكُنْ لِفِرَاشِهِ وَلِلْعَاهِرِ الْعَجْرُ ثُمَّ قَالَ كَسَوْدَةَ بَنَتْ نَزْمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَجِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَبِهِ بِعُثْبَةَ فَمَارَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ عقبہ بن ابوقصاص نے سعد بن ابوقصاص سے عہد لیا کہ زمرہ کی کوٹھی کا بیٹا میرا ہے لہذا اس پر قبضہ کر لینا۔ فتح مکہ کے سال سعد بن ابوقصاص نے اسے پکڑا لیا اور کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ عبد اللہ بن زمرہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میرا بھائی ہے کہ کوٹھی کے باپ کی کوٹھی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے سعد بن ابوقصاص نے عہد لیا کہ میرا بیٹا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ عبد بن زمرہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے کہ کوٹھی کے باپ کی کوٹھی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عبد بن زمرہ یہ تھا ہے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹا بستر والے کا اور زانی کے لیے تجھ پر چڑھنے والے نے اپنے زعمہ مطہر حضرت سعد بن زمرہ سے فرمایا کہ اس سے پرہیز کرنا کیونکہ اس کی عقبہ سے مشابہت ہے لہذا انہوں نے التذکرہ بارگاہ میں جانے تک اسے نہیں دیکھا۔

عمری بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
 بھائی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیب کے منتقل پر چلا۔ فرمایا اگر نوک کی جاب  
 سے لگے نوکھار اور اگر چروائی میں لگے نوکھار کیونکہ یہ مرفوضہ ہے  
 میں عرض گزار ہوا کہ یا صلی اللہ! میں کتنا جھینٹا ہوں اور اس پر بسم اللہ پڑھنا  
 ہوں۔ پس اُس کے ساتھ ٹھکار پر دوسرا کٹا پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ  
 نہیں پڑھی اور مجھے نہیں معلوم کہ دونوں میں سے کس نے پکڑا۔ فرمایا  
 کہ نوکھار اس لیے کہ تم نے اپنے گتے پر بسم اللہ پڑھی اور  
 دوسرے پر تسمیہ نہیں پڑھی۔

شیرہ والی چیزوں سے بچنا  
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گذرے  
تفرمایا: اگر یہ صدقہ کا نہ ہو تو اسے کھا لیتا۔ تمام، حضرت ابوہریرہؓ بھی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کھجوریں اپنے بستر پر گبی  
ہوتی پاتا ہوں۔

بعض دوسروں اور شبہ والی چیزوں کی پروردہ کرنا۔

علاء الدین قسیم سے روایت ہے کہ ان کے چچا جان نے فرمایا:۔  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت لگ گئی کہ ایک آدمی کو نماز میں  
 خدشہ محسوس ہوتا ہے تو کیا اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ فرمایا: نہیں  
 ٹوٹتی جب تک آواز نہ سنے یا بدبو نہ اُٹے۔ ابن حنفیہ نے دوسری  
 روایت کی ہے کہ وضو میں ٹوٹا مگر جبکہ بدبو محسوس کرے یا آواز  
 نہ سنے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگ  
عمرؓ کو گناہ مونسے :- یا رسول اللہ! بعض لوگ ہمارے پاس گزشتہ سے کہ  
آتے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام نہ لے  
کھا یا کرو۔

ارشاد ربانی کہ جب تجارت یا ہوس لعب دیکھتے ہیں تو اس کی

١٩١٤- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَالِمٍ  
قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَغْرَمِ فَقَالَ  
إِذَا أَصَابَ يَحْيَى فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ يَعْزِزْ فَلَا تَأْكُلْ  
قَرْنَةً وَرَقِيذٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرْسِلْ كَلْبِي فَأَسْتَعِي فَأَجِدُ  
مَعَهُ عَلَى الصَّبِيلِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ أَسْمَعْ عَلَيْهِ وَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا  
أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ إِسْمَا سَمَيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ  
تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ

بِأَدْبَارِ مَا يَتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ -

١٩١٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِمَرْثُومَةٍ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَكُونِ حَذَقًا لَا كَلَمَهَا  
وَقَالَ هَتَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَجِدُ مَرْثُومَةً سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي -

بَابُ ٢٨ مَنْ لَمْ يَرَ الْوَسْوَيسَ وَنَحْوَهَا  
مِنَ الْمُشَبَّهَاتِ

١٩١٩- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
الرُّهْرِيِّ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَيْمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ سَكَبَ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُحِدُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا  
أَيَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يُحِدَ رِيحًا  
وَقَالَ ابْنُ حَفْصَةَ عَنِ الرَّهْرِيِّ لَا وَضُوءَ إِلَّا فِيهِمَا  
وَحَدَّثَ التِّرْمِذِيُّ أَوْسَمِعْتُ الصَّوْتَ -

١٩٢٠- حَدَّثَنَا شَيْخُ أَحْمَدُ بْنُ الْيَقْدَامِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُطَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَدْكُرُهَا اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعُوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَكَلُمُوا بِهِ بِأَلْسِنَتِهِمْ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً



۱۹۲۱۔ حَدَّثَنَا طَلْحُ بْنُ عَتَاتٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ  
حُسَيْنِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ  
مَعَ الْيَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قُبِلَتْ مِنَ الشَّامِ عِزَّةُ  
تَحْمِيلُ حُطَامًا فَأُلْقِيَتْهَا إِلَى يَمِينِهَا يَمِينُ مَعَ الْيَمِينِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا شَأْنًا عَشْرًا وَجَلَّ فَزَلَّتْ وَادَّأَدَا فَا  
تَجَارَةً أَوْ لَهْوًا لِيَفْعَلُوا لَهَا.

بَابُ مِمَّنْ كَفَرُوا بِاللَّهِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ حَيْثُ  
كَسَبَ الْفَالِ.

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا  
سُوَيْدُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ يَوْمٌ يَأْتِيهِمُ  
مَّا أَتَتْهُمُ آيَةُ الْفَلَاحِ أَمْ مِنْ الْمُحْكَمِ.

بَابُ مِمَّنْ كَفَرُوا بِاللَّهِ فِي الْبَرِّ وَقَوْلِهِمْ رَبُّنَا  
لَا تُلْهِمُنَا يَوْمَ تَجَارَةً وَلَا بَيْعًا عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَقَالَ قَتَادَةُ  
كَانَ الْقَوْمُ يَتَّبِعُونَ وَيَتَجَرَّفُونَ وَلَكِنْ إِذَا نَابَهُمْ  
حَقٌّ مِنْ حَقِّهِمْ لَمْ يَلْزَمُوهُ يَوْمَ تَجَارَةً وَلَا بَيْعًا عَنْ  
ذِكْرِ اللَّهِ حَتَّى يَنْوُذُوا إِلَى اللَّهِ.

۱۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْعِمَّالِ قَالَ كُنْتُ أَتَجَرَّفُ  
الْبَحْرَ فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ لَيْسَ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا  
الْحَجَّاجُ بْنُ مُسْتَعِدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ  
وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا الْعِمَّالِ يَقُولُ سَأَلْتُ  
الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَا كُنَّا  
تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَأَلَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ  
إِنْ كَانَ يَدُ الْبَيْتِ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ لَسًا فَلَا يَفْعَلُهُ.  
بَابُ مِمَّنْ كَفَرُوا بِاللَّهِ فِي الْبَرِّ وَقَوْلِهِمْ رَبُّنَا  
لَا تُلْهِمُنَا يَوْمَ تَجَارَةً وَلَا بَيْعًا عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَقَالَ قَتَادَةُ  
كَانَ الْقَوْمُ يَتَّبِعُونَ وَيَتَجَرَّفُونَ وَلَكِنْ إِذَا نَابَهُمْ  
حَقٌّ مِنْ حَقِّهِمْ لَمْ يَلْزَمُوهُ يَوْمَ تَجَارَةً وَلَا بَيْعًا عَنْ  
ذِكْرِ اللَّهِ حَتَّى يَنْوُذُوا إِلَى اللَّهِ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ناز پر چڑھے تھے کرفام سے ایک  
مٹاؤ لگایا جو فٹہ لایا تھا تو رنگ اس کی طوط چلے گئے اور نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس صحت بارگاہ آدمی رہ گئے تو وحی نازل ہوئی :-  
جب تم باہر سے یا باہر دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑتے ہیں۔

جو پرواہ نہ کرے کہ مال کہاں سے کیا ہے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایسا نہ بھی کہے گا جبکہ  
آدمی پر وہ نہیں کرے گا کہ جو مال اُس نے حاصل کیا ہے وہ مال  
سے یا علم۔

غشکی میں تجاوت کرنا۔ ارشاد خداوندی ہے کہ وہ ملک بھی ہیں  
جن کو تجاوت یا خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے فاضل نہیں کرتا  
تو اس نے فرمایا کہ کچھ رنگ تھے جو خرید و فروخت اور تجارت کرتے لیکن  
جب اللہ کے حقوق میں سے کوئی حق آتا تو تجاوت اور خرید و فروخت  
انہیں اللہ کی یاد سے فاضل نہ کرتا اور وہ اللہ کے حق کو ادا کرتے۔

ابو عامر، ابن جریر، عمرو بن دینار، ابو مہال سے روایت  
ہے کہ میں عراقی کا کاروبار کرتا تو میں نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا  
تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم \_\_\_\_\_ فضل بن یعقوب، مجاہد بن عمر  
ابن جریر، عمرو بن دینار اور عامر بن مصعب ابو مہال سے روایت ہے  
کہ میں نے حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عراقی کے متعلق پوچھا تو دونوں نے فرمایا: ہم  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تجاوت کیا کرتے  
تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عراقی کے متعلق پوچھا  
فرمایا کہ اللہ پر تو کرنا مٹاؤ ہمیں ہے اور انصار ہر تو رہمت  
نہیں ہے۔

تجاوت کی غرض سے نکلنا اور ارشاد خداوندی ہے کہ زمین  
میں پسپا ہوا اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

١٩٢٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ عَنْ  
عَبِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ اسْتَأْذَنَ عَلَى  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يُؤْذَنَ لَهُ وَكَانَتْ كَأَن مَشَعُ لَا  
فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى فَقَرَعَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ  
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ثُمَّ لَمْ يَأْذَنَ لَهُ قَدْ رَجَعَ فَدَعَا  
فَقَالَ كُنَّا نَوْمُؤْمِرُكَ لَكَ فَقَالَ تَأْتِينِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيْتَةِ  
فَأَنطَلِقُ إِلَى مَجْلِسٍ لَأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ  
لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُهَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَذَهَبَ  
بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ عُمَرُ خُفِيَ عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَهَائِي الصَّفَقُ بِالْأَسْوَاقِ  
يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى تِجَارَةٍ-

بَابُ الْجَارَةِ فِي الْبَحْرِ وَتَالِ مَطَرٍ  
لَهُ بَابٌ بِهِ وَمَا ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا يَحْيَى ثُمَّ  
تَلَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاجِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا  
مِنْ فَضْلِهِ وَالْفُلْكَ السُّفُنُ الْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ  
سَوَاءٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَمْخَرُ السُّفُنُ الرِّيحَ وَلَا  
تَمْخَرُ الرِّيحُ مِنَ السُّفُنِ إِلَّا الْفُلْكَ الْعِظَامُ وَ  
قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سَبْعَةَ عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي  
إِسْرَائِيلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ وَ  
سَأَلَ الْحَدِيثَ -

بَابُ ١٢٨ وَإِذَا سَأَلَكَ تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا فَقَضُوهَا  
إِيَّاهَا وَقَوْلُهُ جَدَّ ذِكْرُهُ رَجُلٌ كَرِيمٌ  
تِجَارَةً وَابْيَعْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَقَالَ قَتَادَةُ كَانَ  
الْقَوْمُ يَتَجَرَّوْنَ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا نَابَهُمْ حُجْرٌ  
حَقَّقُوا اللَّهَ لَوْلَا هُمْ تِجَارَةً وَلَا يَبِيعُ عَنْ ذِكْرِ  
اللَّهِ حَتَّى يُؤْذُوهُ إِلَى اللَّهِ.

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت مانگی تو انھیں اجازت نہ ملی کیونکہ وہ مشغول تھے۔ پس حضرت ابو موسیٰ لوٹ گئے۔ جب حضرت عوفارغ جوئے تو فرمایا: کیا میں نے عبد اللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی، انھیں اجازت دے دیتے۔ عرض کی کہ وہ لوٹ گئے۔ پس انھیں بلا گیا تو کہا کہ ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ اس بات کے گواہ لائیے۔ یہ انصار کی مجلس کی طرف گئے اور پوچھا تو انھوں نے کہا: اس بات کی گواہی تو ہمارا سب سے چھوٹا ابو سعید خدری بھی دے سکتا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے گئے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ حکم مجھ پر بازار کی مشغولیت یعنی تجارت کے لیے نکلنے کے باعث عین غرضی رہا۔

تجارت کے لیے بحری سفر کرنا۔ مقررہ جہازوں میں سفر کرنا۔  
 کوئی مخالفت نہیں ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو بھی فرمایا  
 وہ حق ہے چہرہ آیت تلاوت کی ہر تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ  
 پانی کو چیرتی ہیں تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ اَنْفُلَاتُ کشتی کہتے  
 ہیں اس کا واحد اور جمع ایک جہاز ہے۔ مجاہد نے فرمایا کہ کشتیاں ہوا  
 کو چیرتی ہیں اور ہوا کشتیوں کو نہیں چیرتی مگر بڑی کشتیوں کو۔  
 بیٹ، جعفر بن زبیر، عبد الرحمن بن ہریرہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
 بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا کہ وہ دریائی سفر پر نکلا اور اپنی  
 حاجت پوری کی۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

جب تجارت یا کوئی کھیل دیکھتے ہیں تو اُس کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:- وہ مرد بھی ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔ قتادہ نے فرمایا کہ ایک جماعت تھی جو تجارت کرتے لیکن جب وہ اللہ کے مغفوق میں سے کوئی حق پالتے تو انہیں تجارت یا خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرتی اور وہ اللہ کے حق کو ادا کر دیتے۔



۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
فُعَيْلٍ عَنْ جُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ  
أَقْبَلْتُ عِندَهُمْ فَكُنْتُ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْجُمُعَةَ فَأَلْفَضَ النَّاسُ إِلَيَّ عَشْرَ جَلَّاتٍ فَزَلْتُ  
هَذِهِ الْآيَةَ وَإِذَا قُلْتُ جَلَّاتٌ أَوْ لَهَا لَا أَنْفَعُ  
إِلَيْهَا وَتَرَكْتُكَ قَائِمًا.

بَابُ كَيْفَ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَنْفَعُوا مِنْ  
طَبِيبَاتٍ مَا كَسَبْتُمْ.

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ أَبِي قَائِلٍ عَنْ سُورِقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ  
طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُكِدَّةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا يَوْمَ انْفَقَتْ  
وَلَوْ فَرَّجَهَا يَوْمَ كَسَبَ وَلِلْغَائِرِ مِنْ ذَلِكَ لَا يَنْفَعُ  
بَعْضُهُمَا أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا.

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ بَيْتِهَا  
وَمِنْ غَيْرِهَا مَرَّةً فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ.

بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الْبَيْتِ.  
۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ  
حَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبَّابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ  
سَرَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ  
رَجِيئَهُ.

بَابُ شَرَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ بِالْثِيَابِ.

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا هَبْشَةُ الْأَوْحِيدِ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ذَكَرْنَا عِندَ أَنَسٍ أَنَّهُمْ التَّهَنُّؤُ فِي التَّحْلِ  
فَقَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قاف  
ایا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ پڑھ رہے  
تھے۔ چنانچہ بارہ آدمیوں کے ہوا سب چلے گئے تریہ آیت نازل  
ہوئی۔ جب دیکھا تمہارت یا ہمد و لہب کرتا اس کی طرف مدد پہنچے  
اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے۔ (۱۱: ۶۲)۔

ارشاد خداوندی ہے کہ اپنی پاک کمائی میں سے خرچ  
کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت اپنے گھر پر  
نفلے میں سے بزرگوار کے خرچ کرے تو اسے خرچ کرنے کا  
ثواب ملتا ہے اور اس کے خاوند کو کمانے کا اور خواجہ کو بھی  
اتنا ہی۔ ایک کا ثواب ان میں سے دوسرے کے ثواب کو کم  
نہیں کرتا۔

ہمام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت اپنے خاوند کو کمال سے  
بیزاری کی اہانت کے خرچ کرے تو اس کے لیے خاوند کی نسبت  
آغا ثواب ہے۔

جو مدتی میں دست چاہے۔  
محمد بن یحییٰ کوفی، عثمان، یونس، محمد بن یحییٰ بن محمد  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے مدق میں دست دامن  
میں مددنی چاہے تو اسے چاہیے کہ ہمارے مدق میں

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لین دین  
میں ادھار کرنا۔

امش سے روایت ہے کہ ہم نے اہل بیت کے پاس یہ سلم  
میں رہنے کے متعلق ذکر کیا تو فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے سونے  
بحوالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ایک مدت تک کے لیے کسی یہودی سے غمخیزا اور اپنی  
لوہے کی زندہ اُمس کے پاس رہن رکھی۔

مسلم، ہشام، قتادہ، حضرت انس — محمد بن عبد اللہ بن  
حوشب، اسباط، ابوالیسع، بصیر، ہشام و ستوائی، قتادہ، حضرت انس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب کہ رسول اللہ پرانی جہیز لے  
کر مہاجر ہوئے علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ کیونکہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ایک یہودی کے پاس زندہ رہن رکھی  
ہوئی تھی اور اس سے اپنے اہل خانہ کے لیے عسل لیے تھے۔ میں نے آپ  
کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی شام ایسی نہیں آئی جبکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی آل کے پاس ایک صاع گندم یا کوئی اناج ہو حالانکہ اُمس  
وقت آپ کی نوازا ج مہلک تھیں۔

آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی کرنا

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غلیف  
بنایا گیا تو فرمایا: میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل و عیال  
کی کفالت سے عاجز نہیں لیکن میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہو گیا  
ہوں لہذا اب ابو بکر اس مال سے کھائے گا اور وہ اس میں مسلمانوں  
کے لیے کما ئیں گے۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب عروہ کھاتے  
تھے اور اُن سے بوائی تھی۔ اُن سے کہا جاتا کہ کاش! آپ نہ لیتے۔  
روایت کیا اسے ہمام، ہشام، اُن کے والد ماجد نے حضرت  
عائشہ صدیقہ سے۔

حضرت مخدوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نے ہرگز اُمس سے بہتر کما نہیں  
کما یا جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ کے  
نبی حضرت دلوہ علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْزَلَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى آجَلٍ  
وَرَهْنَةً دِينَ عَاتِنَ حَدِيثٌ۔

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ  
عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا  
أَسْبَاطُ بْنُ الْيَسَعِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الدَّسْتَوَائِيِّ حَدَّثَنَا  
قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِخَبَرٍ شَعِيرٍ قَرَأَهَا لَوْ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ رَهْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَ عَاتِنًا لِيَهُودِيٍّ وَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا  
لَا عَلَيْهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَخْفَى عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَلَى  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ بَرٍّ لَصَاعٍ حَيْثُ قَرَأَتْ  
عِنْدَهُ لَتَسْمَعَنَّ نِسْوَةً۔

باب ۱۲ کسب التجار وعملہ بیدہ۔

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتَخْلَفَ  
أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَالَ لَقَدْ كَلَّمْتُ نِسَاءً أَنْ حَرَفَنِي لَسَرْتُ كُنَّ  
تَعْبُرْنَ عَنْ تَزَوُّجِ أَهْلِي وَشَخْلَتْ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَتَأْكُلُ  
الْأَبْنَاءُ بِكَيْدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَيَخْرُتُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ۔

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ  
حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَتْ  
عَائِشَةُ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَمَالًا أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَرْوَاحٌ فَقِيلَ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ  
بِرَوَاهِ هَمَّامٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا خَبْرًا عَنِ  
ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ابْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا  
مَنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلٍ بِيَدِهِ وَأَنْ يَتَى اللَّهَ دَاوُدَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلٍ بِيَدِهِ۔

۱۹۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ



کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہاتھ  
علیہ السلام نہیں کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کی کٹائی سے۔

ابو عبیدہ مرنی عبدالرحمن بن عوف نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنی پیٹھ پر کھڑیوں کا گٹھا لگا کر لپٹے کر  
ہر کسی سے سوال کرنے کی نسبت بہتر ہے کہ وہ دے یا دے۔

حضرت زید بن عکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کا رشتہ  
میں سے کہہنا اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے۔

عسید و فروغیہ میں سہولت اور احسان کو مد نظر رکھنا  
اور نرمی کے ساتھ اپنا حق طلب کرنا۔  
محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ  
تعالیٰ میرے چشم آدمی پر دم فرمائے جب وہ نیچے اترے اور  
مسافر کرے۔

جو مال دار کو مہلت دے

حضرت مزینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے آدمیوں میں سے کسی  
کو فرشتے ملے اس کا کہہ کر یا تم نے کوئی نیکی کا کام کیا ہے؟ کہا کہ میں  
بچے ملاؤں کو حکم دیا کرتا کہ دولت مند کو ڈھیل دیں اور دگدر  
کریں۔ پس وہ دگدر کرتے۔ ابراہیم نے مجھ سے روایت کی کہ میں  
دولت مند کو مہلت دیتا اور دگدر دست کو نظر ملا کر دیتا تھا  
کہ اس کی شہرہ مالک ابوبکر نے نیز ابی طلحہ و مالک ابی سلمی نے  
فرمایا کہ دولت مند کو ڈھیل دینا دگدر دست سے دگدر کرنا۔  
نسیح بن ابی ہند نے مجھ سے روایت کی کہ میں مالدار کو مہلت دیتا  
اور دگدر دست سے دگدر کرتا ہوں۔

أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
كَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ حَبْلِ يَدِهِ -

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا الْكَنَنِيُّ عَنْ  
عُقَيْبِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
بْنِ عَوْفٍ أَنَّ كُرَيْمَ ابْنَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَخْطُبَ أَحَدُكُمْ حُرْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ  
خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَسْتَعْنِيَهُ -

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا  
هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ الثَّوْبَرِيِّ عَنْ الْعَوَّامِ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ  
أَخْبَلَهُ خَيْرٌ مِنَ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ -

بَابُ بِلَالِ الشَّهْوَةِ وَالسَّهْوَةِ فِي الشَّرَاءِ  
وَالْبَيْعِ وَمِنْ طَلَبِ حَقِّهِ فَلْيُطْلَبْ فِي عَقَابٍ -

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَثَانَ  
مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَا  
اللَّهُ مُجَلَّأً سَمْعًا إِذَا بَاعَ وَرَادَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى  
بِأُتْلَبُ مَنْ أَنْظَرَ مُؤَسِّرًا -

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُبَيْرٌ حَدَّثَنَا  
مَنْصُورُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَرَّاشٍ حَدَّثَنَا أَنَّ حَذِيقَةَ حَدَّثَهُ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّوْا الْمَلَائِكَةَ رُحَمَاءَ  
يَحِيلُ بِمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاكْفَأْتُمْ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ  
كُنْتُ أَمْرًا شَيْئًا أَنْ يَنْظُرَ قَائِدٌ وَتَعَاوَنُوا عَنِ الْمُؤَسِّرِ  
قَالَ قَالَ لَقَدْ كُنْتُ لِعَنْتُهُ وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ عَنْ زَيْنٍ كُنْتُ  
أَبِيكَ رَسُولِي الْمُؤَسِّرِ قَائِدًا لِمُعِيقٍ ثَابِتُهُ شُعْبَةُ عَنْ  
عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ زَيْنٍ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ  
زَيْنٍ أَنْظِرُوا الْمُؤَسِّرَ قَائِدًا وَزَيْنَ الْمُؤَسِّرِ قَالَ نَعِيبُ بْنُ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ زَيْنٍ فَأَقْبَلَ مِنَ الْمُؤَسِّرِ قَائِدًا وَزَيْنَ الْمُؤَسِّرِ -

## جوتنگ دست کو مہلت دے۔

ہشام بن عمار، یحییٰ بن عمرہ، زہبیدی، زہری، عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب کسی کو تنگ دست دیکھتا تو اپنے خادموں سے کہتا: اس سے دنگد کر دو، شاید اللہ تعالیٰ ہم سے دنگد فرمائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُسے معاف کر دیا۔

جب خرید و فروخت کرنے والے واضح بات کریں، کوئی بات نہ چھپائیں اور خیر خواہی کریں۔ عد بن خالد کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یہ کچھ کر دیا کہ یہ چیز محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عد بن خالد سے خریدی ہے۔

یہ مسلمان کی مسلمان سے بیع کے مانند ہے جس میں کوئی عیب، بڑائی یا دھوکہ نہیں ہے۔ قنادہ کا بیان ہے کہ انفاثیثہ سے مراد زنا چوری اور فراہ ہے۔ ابراہیم نخعی سے کہا گیا کہ بعض دلال حراسان اور سحبتان سے مگوانے کا نام لیتے ہیں یعنی کہتے ہیں کہ یہ چیز کل ہی حراسان سے آئی تھی۔ یہ چیز آج ہی سحبتان سے آئی ہے تو انھوں نے اسے بہت ناپسند کیا اور حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ کسی کے لیے یہ جان نہیں ہے کہ وہ اپنے خراب مال کو بیچے مگر جب کہ اُسے خرابی بتا دی ہو۔

عبد اللہ بن حارث نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیچنے اور خریدنے والے کو جہاں ہونے تک اختیار ہے اگر دونوں نے صدق بیانی اور صاف گوئی سے کام لیا تو ان کی بیع میں برکت ڈالی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا جھوٹ بوسے تو ان کی بیع سے برکت اٹھائی جاتی ہے۔

## ملی علی کھجوریں بیچنا

ابو سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہمیں مختلف قسم کی کھجوریں دی جاتیں جو مل جاتی ہوتیں۔ ہم دو صاع کھجوریں ایک صاع کے بے بیچ دیا کرتے۔ نبی کریم صلی

## باب ۱۲۹۳ من أنظر مغسرا۔

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّانٍ حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ عَنْ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَائِدٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا لَمْ يَمُغِّسْ قَالَ لِيُفْتِيَانِيهِ تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَنَ اللَّهُ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُ۔

باب ۱۲۹۴ إِذَا بَيَعَ الْبَيْعَانِ وَلَمْ يَكُفَّا وَبَضَحَا وَيُنْكَرُ عَنِ الْعَدَاةِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ كَتَبَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَمَّا اشْتَرَى مُحَمَّدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَدَاةِ بْنِ خَالِدٍ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمِ لَدَاءً وَلَا خَبْثَةً وَلَا غَائِلَةً وَقَالَ قَتَادَةُ الْغَائِلَةُ الْتِرَاوَالُ وَالْمُسْرَقَةُ وَالْإِبَاقُ وَقِيلَ لِمُزَاهِيغُونَ بَعْضُ النَّخَاسِينَ يُسَمُّونَ أَيْ خُرَاسَانَ وَمِجْسَانَ فَيَقُولُ جَاءَ آمَسٌ مِنْ خُرَاسَانَ جَاءَ الْيَوْمَ مِنْ مِجْسَانَ فَكِرِهَهُ كِرَاهِيَةً شَدِيدَةً وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ قَامِرٍ لَا يَحِلُّ لِأَمْرِي أَنْ يَبِيعَ سِلْعَةً يَعْلَمُ أَنَّهَا دَاءٌ إِلَّا أَخْبَرَهَا۔

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَقَالَ كَتَى يَتَفَرَّقَانِ صَدَقَا وَبَيَّانُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَا وَكَذَّبَا فَحَقَّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

## باب ۱۲۹۵ بَيْعُ الْخِلْطِ مِنَ الشَّعْرِ۔

۱۹۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نَزُقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَكُنَّا الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَكُنَّا نَبِيعُ صَاحِبِينَ بِصَاعٍ فَقَالَ



النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَصَاعَيْنِ يَصْلِحُ وَلَا  
يُزِيهِمَا بِيَدِ الْفَقِيرِ -

بَابُ ۱۲۹۱ مَا قِيلَ فِي اللِّحَامِ وَالْجَزَائِرِ

۱۹۴۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حُدَّ شَنَا  
الْأَحْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْقِي عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ  
رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ لِكُنَى أَبِي شُعَيْبٍ فَقَالَ لَعَلَّكُمْ لَهُ قَتْلٌ  
أَجْعَلُ لِي طَعَامًا فَإِنِّي خَشِيتُ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُو النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْلِسْ خَشِيتُ فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ  
فِي وَجْهِهِ الْجَوْعَ قَدْ عَاهَمَ فَهَلْ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ هَذَا أَقْدَرُ نَبِيًّا فَإِنْ شِئْتَ  
أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَإِذَنْ لَهُ فَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَرْجِعَ رَجِعْ فَقَالَ  
لَا بَلَّ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ -

بَابُ ۱۲۹۲ مَا يَنْحَقُّ الْكَذِبُ وَالْكُفْمَانُ  
فِي الْبَيْعِ -

۱۹۴۲- حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ مَعْبَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْخَلِيلِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْجَوَارِمِ يَتَفَقَّهَانِ  
قَالَ حَتَّى يَتَفَقَّهَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّعَا بَوْرِكَ لَهَا فِي بَيْعِهِمَا  
وَأَنْ كَتَا وَكَذَّابًا فَحَقَّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا -

بَابُ ۱۲۹۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمُ الَّتِي بَيْنَ يَدَيْكُمْ مَخْطُوءَةً  
وَالْتَقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ -

۱۹۴۳- حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُمَيْلٍ حَدَّثَنَا  
سَعِيدُ بْنُ الْمُثَنَّبِيِّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَبِيعَ قُلُوبُ النَّاسِ كَيْفَ لَا يَكْبَلُ الْمَرْءُ  
بِمَا أَخَذَ النَّاسَ أَوْ مِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ -

بَابُ ۱۲۹۴ أَكْلُ الزَّيْبِ وَشَاهِدُهُ وَكَاتِبُهُ وَ  
قَوْلُهُ تَعَالَى الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الزَّيْبَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صلح کے بدلے ایک صلح اور دو  
حد ہجروں کے بدلے ایک حد مسم نہ ہو۔

مگر شت فروش اور لکھاب کے متعلق حکم

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں  
سے ایک آدمی نے میں کہ کینت ابو شیبہ تھی، اپنے غلام سے کہا جو قصاب  
تھا کہ مجھے کھانا تیار کر دو جو پانچ آدمیوں کے لیے کافی ہو۔ کیونکہ میں پتا  
ہوں کہ ان پانچ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دعوت دوں، اس لیے  
کہ میں نے آپ کے چہرہ اور پر ہر طرف کے اثرات دیکھے ہیں۔ پس انہیں  
بلا گیا تو ایک آدمی ان کے ساتھ آسا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہمارے پیچھے گیا ہے لہذا اگر تم چاہو تو  
اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو یہ لوٹ جائے۔ اس نے  
کہا: ہر میں نے اسے اجازت دے دی۔  
جو جھوٹ ملائے اور نیچتے ہوئے عیب کو چھپا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری کا اختیار  
ہے جب تک دونوں جلد نہ ہوں یا فرمایا یہاں تک کہ دونوں جدا  
ہو جائیں۔ اگر وہ بیچ اور سے اصراف، بیانی کی قرآن کی بیع میں بکرت  
ڈال دی جاتی ہے اور اگر عیب چھپایا یا غلط بیانی کی قرآن کی  
تجارت سے بکرت امثال جاتی ہے۔

اسے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ  
اور اللہ سے ڈرو تاکہ نجات پاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دو گول پر ایک ایسا سادہ ضرور آئے گا  
جب کہ آدمی پہلا نہیں کہے گا کہ اس نے حلال حاصل کیا ہے  
وہ حلال ہے یا حرام۔

سود خود نیز اس کا گواہ اور لکھنے والا۔ اور شاہد و  
کاتب ہے۔ جو سود کھاتے ہیں وہ نہیں کھڑے ہوں گے مگر جیسے وہ

كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَخْتَلِفُ الشَّيْطَانُ مِنَ النَّاسِ  
ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الزَّيْبِ وَأَحَلَّ اللَّهُ  
الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الزَّيْبَ فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ  
فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ  
قَالَ لَعْنَةُ أَصْحَابِ النَّارِ يَهْدِيهِمْ إِلَى خُلْدٍ وَنَ.

۱۹۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَتِ شَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي لَهْظٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْبَيْعَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ حَرَّمَ التَّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۱۹۴۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
حَازِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَرَادٍ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتَيْنِي بِالْخُرْجَانِ  
إِلَى آدَمِ مَقْدَسِي فَأَتَتْهُمَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ  
فِيهِ رَجُلٌ قَلَمٌ وَعَلَى وَسْطِ النَّهْرِ دَجَلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ جَارَةٌ  
فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَإِذَا الرَّجُلُ نَاجٍ فَخَرَجَ  
رَمَى الرَّجُلَ بَحْرِ فِي فِيهِ قَمْعَةٌ كَأَنَّهَا جَاءَتْ  
لِيُخْرِجَ رَمِي فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَجْعَلُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا  
فَقَالَ الَّذِي رَأَيْتُكَ فِي النَّهْرِ أَكَلِ الزَّيْبِ.

يَا نَبِيَّ اللَّهِ مُوَكَّلِ الزَّيْبِ يَقُولُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الزَّيْبِ  
إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنَّا بِكَ مِنْ  
اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبِمَ فَلََكُمْ رَدُّوْهُنَّ إِلَىكُمْ وَلَا  
تَطْلُمُونَّ وَلَا تَنْظُمُونَّ وَإِنْ كَانُوا ذُوْهُمْ فَغَنَظُهُ  
إِلَى مَيْسَرَةٍ وَإِنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ  
وَأَلْفُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ  
مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ قَالَ بَنُو عَبَّاسٍ هَذِهِ آيَةُ  
آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو نُزَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ  
ابْنِ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى عَبْدًا أَحَبَّامًا

شخص کھڑا ہو جس کو شیطان نے چپٹ کر بخیر الحواس بنا دیا ہو۔ یہ اس  
لیے کہ انہوں نے کہا کہ تجارت بھی سود کی طرح ہے، حالانکہ اللہ نے  
بیع کو حلال کیا اور سود کو حرام فرمایا ہے۔ جس کے پاس اس کے رب کی  
طرت سے نصیحت آئی اور وہ تنگ گیا جو سچا وہ اسکا اور اسکا معاملہ اللہ کے سپرد  
جو پھر وہی کرے تو وہی جہنمی ہیں کہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ  
منہا نے فرمایا جب سودہ البقرہ کا آخری حصہ نازل ہوا اور نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں اس کی تلاوت کی اور شراب کی منکر  
بھی حرام ہو گئی۔

حضرت عمر بن عبد رب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات میں نے دیکھا کہ دو شخص  
سیر پاس آئے اور مجھے ارض مقدس کی طرف سے گئے۔ ہم چلے یہاں  
تک کہ عرن کی ایک ہنر ہر پہنچے جس کے اندر ہنر کے درمیان میں ایک  
آدمی کھڑا تھا۔ دوسرا اس کے سامنے تھا جس کے آگے پتھر تھے۔ یہ  
آدمی بڑھتا اور جب بھی نکلتے کارادہ کرتا ہے تو اس کے منہ پر پتھر  
لگتا کہ اسی جگہ والپس روتا رہتا ہے۔ چنانچہ جب بھی وہ نکلتا پتا رہتا ہے تو  
یہ اس کے منہ پر پتھر لگتا کہ اسی جگہ روتا رہتا ہے۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟  
کہا کہ جس کو آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے۔

سود کھانے والا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اے ایمان  
والو! اللہ سے ڈرو اور باقی سود چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔ اگر تم  
ایسا نہ کرو تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ  
اور اگر تم توبہ کرو تو اصل زرتہا رہا ہے۔ نہ ظلم کرو اور نہ ظلم کیے جاؤ۔  
اور اگر وہ تنگ دست ہوں تو آسانی تک کی مہلت اور اگر ممان  
کر دو تو تہا سے لیے بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہو اور اس روز سے  
ڈرو جس میں اللہ کی طرف کوٹو گے۔ پھر ہر شخص کو اس کا کاف کا بدلہ  
دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا حضرت ابن عباس نے فرمایا  
کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

عمر بن ابو حفص سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ میرے  
والد محترم نے ایک حجام غلام خریدا اس نے پوچھا تو فرمایا: نبی کریم صلی



مَسَّالْعَمَلُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَمَنِ  
الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْوَأَشْعَةِ وَالْمَوْشُومَةِ  
وَأَكْلِ الْبُرْغُلِ وَثَمَنِ الْوَلَدِ وَثَمَنِ الْعَصَا  
بِالسَّبَلِ يَتَحَقُّ اللَّهُ الْبُرْغُلُ وَيَتَحَقُّ الْعَصَا  
وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرَجٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ قَدِمَ  
قَالَ تَقَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْقَوْلَ  
مُنْفَعَةً لِلتَّائِبِينَ مُمْحِقَةً لِلذَّائِبِينَ

بِالسَّبَلِ مَا يَكْتُمُهُ مِنَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا  
الْعَوَّامُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ  
أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَفَ بِالنَّبِيِّ  
لَقَدْ أَخْبَرَنِي بِهَذَا الْقَوْلِ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ  
إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ شَتَاؤَ قَلِيلَةٍ  
بِالسَّبَلِ مَا قِيلَ فِي الصَّوْاخِ وَقَالَ طَاوُسُ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يُحْتَلَى خَلَاؤها وَقَالَ الْعَبَّاسُ إِلَّا إِذَا خِيفَ أَنَّهُ  
يَقْتُلُهَا وَيُؤْخَذُ بِهَا فَقَالَ إِلَّا إِذَا خِيفَ

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ  
قَلْبَةَ أَخْبَرَنَا أَنَّ قَلْبَةَ قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفَةٌ مِنْ تَوَسُّعِي  
مِنَ الْمُعْتَمِرِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي  
شَارِفَاتٍ مِنَ الْمُحْسِنِينَ فَلَمَّا أَذِنْتُ أَنْ أَبْتَدِيَ بِمَا طُبِعَ  
فَخَرَّ اللَّهُ عَنْهَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعَدَّ  
وَجَلَدًا لَهَا مِنْ بَنِي قَيْسِ عَالِيٍّ أَنْ يَرْجُلَ مَعِيَ فَتَأْتِي بِإِذْخِرٍ  
أَدْنَى أَنْ أَرْبَعَةَ مِنَ الصَّوْاخِ وَأَسْتَعِينُ بِهِ فِي  
قَوْلِيهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مال سے کسی کو عقیقہ کرے اور وہ اسے کھائے تو اسے کھانے والے مال سے عقیقہ کرنا ہے۔  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مال سے عقیقہ کرے اور وہ اسے کھائے تو اسے کھانے والے مال سے عقیقہ کرنا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مال سے عقیقہ کرے اور وہ اسے کھائے تو اسے کھانے والے مال سے عقیقہ کرنا ہے۔  
ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مال سے عقیقہ کرے اور وہ اسے کھائے تو اسے کھانے والے مال سے عقیقہ کرنا ہے۔

تجارت میں قسم کھانا مکروہ ہے۔

حضرت عبد اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی بازار میں اپنا مال لگائے ہوئے اس کی قسم کھا رہا تھا کہ اسے یہ مل رہا ہے حالانکہ اسے مل نہیں رہا تھا بلکہ یہ کسی مسلمان کو بیعت کرنے کے لیے کیا تھا۔ پس وحی نازل ہوئی: بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر کو ناجی خریدتے ہیں۔

سنار کے متعلق روایتیں۔ طاووس نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی گھاس دکاٹی جائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اذخر کے سوا کچھ نہ ہوا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طاووس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک اونٹ مال غنیمت کے حصے سے تھا ایک اونٹ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا تھا جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رضاعت کا ارادہ کیا تو نبی کریم کے ایک آدمی کو نیا کر کے میرے ساتھ جاکر اذخر لیا کرے اور میں اسے کھادوں کہ بیچ کر اپنی شادی کے لیے کما کر لوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا ہے۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا۔ اللہ کسی کے لیے میرے بعد۔ یہ میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت کے لیے حلال ہوا تھا۔ اس کی گھاس نہ اٹھاؤ گی جانے اور نہ اس کا درخت کاٹنا جائے اور نہ اس کا شکار ہوگا یا جانے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے مگر تنبیہ کے لیے۔ حضرت عباس بن عبد المطلب عرض گزار ہوئے کہ اذخر کے سوا کونکہ وہ ہمارے اس اور گھروں کی چیزوں کے کام آتی ہے۔ فرمایا: اچھا اذخر کے سوا کونکہ نہ کھاؤ نہ پیتے ہو شکار کو جو جگہ ناکیب ہے یہی کہ سامنے سے اٹھائے کہ اس کی جگہ چھینا۔ عمر فاروق نے خالد سے روایت کی کہ ہمارے اس اور گھروں کے لیے۔  
لو ہمارے کا ذکر

حضرت عیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جاہلیت کے اندھ میں لوہار کا کام کرتا تھا اور عام بن وائل پر میرا قرض تھا۔ میں اس کے پاس تھا کہ نے گیتا تو کہا میں تجھے اس وقت تک نہیں دوں گا یہاں تک کہ تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انکار نہ کرے۔ میں نے کہا کہ میں انکار نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ تجھے موت دے اور پھر دوبارہ اٹھائے۔ اس نے کہا تو اب جانے دو یہاں تک کہ میں مروں اور اٹھایا جاؤں تو مال اور اولاد دیا جاؤں گا تو میرا قرض ادا کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت اتری کہ کیا تو نے نہ دیکھا جو ہماری آیتوں کا انکار کرتا ہے کہ کہتا ہے کہ مجھے مال اور اولاد دی جائیگی کیا وہ غیب پر مطلع ہے یا اس نے رخصت سے کوئی عہدے لیا ہے۔  
درزئی کا ذکر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک درزئی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا جو آپ کے لیے تیار کر دیا تھا۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں بھی اس کھانے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ گیا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور روٹی نیز کدواور گوشت والا شراب رکھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیائے کے ارد گرد سے کدو کے ٹکڑے تلاش کرتے اس وقت سے میں ہمیشہ کدو کو پسند کرنے لگ گیا ہوں۔

عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يَحْلِلْ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي فَإِنَّمَا حَلَلْتُ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يَحْتَلِي خَلَاهَا وَلَا يَعْصِدُ شَجَرُهَا وَلَا يَنْفَعُ صَيْدُهَا وَلَا يَلْقُظُ لُقْظُهَا إِلَّا لِمُعَرَّبٍ وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَلِيِّ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِمَا عَتَيْنَا وَلِسَقْفِ بَيْوتِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ عِكْرِمَةُ مَعْلٌ تَدْرِي مَا يَنْفَعُ صَيْدُهَا هُوَ أَنَّ تُنْجِيَهُ مِنَ الْوَقْلِ وَتَنْزِلُ مَكَانَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ لِمَا عَتَيْنَا وَفِيهِ رِوَايَةٌ.

بَابُ ۳۱ ذِكْرُ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ -

۱۹۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الصُّخْرِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي نَجَاهِلِيَّةٍ وَكَانَ لِي عَمَلٌ لِعَاصِمِ بْنِ وَائِلٍ مِنْ قَائِنِيهِ أَنْقَضَاهُ قَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تُكْفِرَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ حَتَّى تُبَيِّنَ لَكَ اللَّهُ ثُمَّ تَبَعْتُ قَالَ دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَابْعَثْ فَسَأُولِي مَا لَا قَوْلَ لَدَا فَأَقْضِيكَ فَتَرَكْتُ أَفْرَأَيْتَ الْيَوْمَ كَيْفَ يَأْتِيْنَا فَقَالَ لَا وَتَيْنِ مَا لَا قَوْلَ لَدَا أَظْلَمَ الْغَيْبِ أَمْ أَتَّخَذَ عِنْدَ التَّحْمِيلِ عَهْدًا -

بَابُ ۳۲ ذِكْرُ الْخَبَّاطِ -

۱۹۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ رَأَى خَبَّاطًا حَارَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَطْعَامَ صَنْعَهُ قَالَ نَسِئُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَفِيَ الْوَسْوَاسُ لِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبْرًا وَمَرَرْنَا فِيهِ دُبَّاءَ وَقَدْ يَدُ نَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي النُّصْعَةِ قَالَ فَلَمَّا سَأَلَ أَحَبَّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمَئِذٍ -



## جولائے کا بیان

حضرت بہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت بڑھ سے کہنے لگی کہ گاہ ہوئی کہ قائم جانتے ہو کہ بڑھ کیا ہے ہر گز کی گاہ کہ ان ۱۹ ایسی چاند جس کے عاشق پر کداری ہو۔ عرض گذر ہوئی کہ رسول اللہ! میں نے آپ کو پہلے کے لیے یہ لہنے اٹھنا بھی ہے۔ یہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کے باعث اُسے لے لیا کہ وہاں سے پاس تشریف لائے، اسی کی انار بنالی تھی۔ لوگوں میں سے ایک عرض گذر ہوا کہ رسول اللہ! یہ مجھے عنایت فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے تشریف لے گئے ہیں تو کہہ کر کہ وہ اسے مجھادی۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ آپ نے ہلک کر اچھا نہیں کیا جبکہ آپ جانتے ہیں کہ حضور سائل کرنا ہی اہم نہیں رہتا۔ اس شخص نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے یہ نہیں مانگی مگر اس لیے کہ میں دلدل میں تیرا میرا گھن ہو حضرت بہل نہایت میں کہ وہی اس کا گھن بنی۔

بڑھتی کا ذکر

ابوعازم سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت بہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منبر کے متعلق پوچھنے آئے تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہل نامی عورت کے لیے حکم بھیجا کہ اپنے بڑھتی غلام سے کہو کہ میرے لیے کٹریں کا منبر بنا دے جس پر بیٹھ کر لوگوں سے کلام کیا کروں۔ پس عورت نے اُسے جھاڑی کٹری سے منبر بنانے کا حکم دیا۔ جب وہ لے کر حاضر ہوا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھجا دیا۔ آپ کے حکم سے وہ دنگا گیا اللہ آپ اس پر رحم فرما۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انصاف کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گذر ہوئی کہ رسول اللہ! کیا میں آپ کے لیے ایسی چیز دے جاؤں جس میں پہاں بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک غلام بڑھتی ہے۔ فرمایا اگر تم چاہو میں آپ کے لیے منبر بنا دوں گا۔ جب عورت کے مدد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس منبر پر ملے اور روز جمعے کو آپ کے لیے بنایا گیا تھا تو کعبہ پر کہ وہ کڑی بیٹھنے لگی جس کے پاس آپ علیہ دیا کرتے تھے اور قریب تھا کہ وہ

## باب ۱۳۰ ذکر التناجی

۱۹۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَيْنِيٍّ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّرَأَةً يَزِيدِيَّةً قَالَتْ أَنْتَ رَوَيْتَ مَا لَمْ يَرُدَّهُ فَيَقُولُ لَهُ نَعَمْ هِيَ السُّمْلَةُ مَسْجُودٌ فِي حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذِهِ بَيْدِي أَلْتَوَكَّمَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافًا إِلَيْهَا فَخَرَّ لَهَا لَبِيًّا وَ إِنَّمَا إِنَّمَا فَقَالَ دَجَلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُنْ مَعِنَا فَقَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَلَسِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا هَا شَارَ رَسُولَ اللَّهِ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْنَا يَا أَلَا كَفَدْتَ عَلَيْنَا أَنَّهُ لَا يَبْدُو مَسْأَلَةً فَقَالَ التَّجَلُّ قَالُوا مَا سَأَلْتَهُ إِلَّا لِيَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ.

## باب ۱۳۱ التناجی

۱۹۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ أَبِي رَجَاءُ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ يَسْأَلُكَ عَنْ الْيَمْنَةِ فَقَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةٍ أَمْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنَّ تُرِيَّ عَلَامَتِ النَّجَارِ يَعْمَلُ فِي أَغْرَادٍ أَجْلِسَ عَلَيْهِمْ إِذَا أَكَلْتُمْ لَنَاسَ فَأَمَرْتَهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرَفِ الْعَابَةِ ثُمَّ جَاءَهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا فَأَمَرَهَا فَوَضَعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهِ.

۱۹۵۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هَبْدُ بْنُ أَبِي عَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمَّرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا تَعُدُّ عَلَيْهِ فَإِنِّي غَلَامٌ نَجَارٌ قَالَ إِنْ شِئْتَ قَالَ فَعَمِلْتُ لَهُ الْيَمْنَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمْنَةِ الَّتِي مِثْرَ فَصَا حَتَّى شَخَّلَتْهُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ

عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَصَنَمَهَا إِلَيْهِ فَعَلَّكَتَ تَيْنَ رَيْنَيْنِ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكِّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ -

بھٹ جاتی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے اترے اور کئے لے کر سینے سے لگا لیا۔ وہ کڑی بچے کی طرح روتی جس کو چپ کر لیا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے قرار آگیا۔ فرمایا: یہ کڑی اس لیے روتی کہ ذکر سنا کرتی تھی۔

ف: جب تیار کر کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھا گیا اور آپ اس پر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دینے لگے تو کجور کی کڑی کا وہ سوکھا ہوا تنا جس سے آپ بوقت خطبہ ٹیک لگا لیا کرتے تھے اس نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ محبوب پروردگار سے اس کے اس تعلق خاطر کو دیکھ کر صحابہ کرام بھی ششدر رہ گئے اور اس اتین خانہ کے ہلک ہلک کر رونے کو دیکھ کر صحابہ کرام پر بھی ایسی رقت طاری ہوئی کہ بے اختیار وہ سب کے سب رونے لگے۔ غنیمت رسالت کے ایک عظیم الشان پروانے یعنی مولانا کفایت علی کافی رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعے کو اپنے مخصوص ائمہ میں یوں بیان فرمایا ہے۔

ستوں کی دیکھ کر حالت صحابہ سر بسر روئے !  
رُلا وہ جبکہ چوب خشک کو حضرت کی مہجوری !  
سنی جب اس ستوں ماثق بے تاب کی زاری !  
کوئی ایسا تھا اس بنم میں جس پر نہ تھی رقت !  
پھر آجاتا ہے آنکھوں میں وہ عالم ان کے رونے کا !  
ادھر گرم فناں تھا وہ ستوں صلی سے فرقت کے !  
ستوں خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونے سے چپے تھے !  
ستوں نے یہ کیے نالے کہ چشم حال سے اس دم !

تمای حضرات عیسیٰ خیر البشر روئے !  
کہو پھر مین غیرت سے نہ کیونکہ ہر بشر روئے !  
رسول اللہ کے اصحاب کہیے کس قدر روئے !  
بہت روئے، پنٹ روئے، تمای پیش روئے !  
کہ کس کس طرح سے اصحاب ہا سوز جگر روئے !  
ادھر یہ شدت رقت سے ہا صد چشم تر روئے !  
وہ آہیں مار چلایا، یہ دل کو کھول کر روئے !  
شجر روئے، حجر روئے، سمی دیوار و در روئے !

رسول اللہ کی الفت مجتہد ابن ابیال ہے  
فراقی معطفی میں اہل ایمان عمر بھر روئے

بَابُ شَرَاءِ الْحَوَائِجِ بِنَفْسِهِ وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍَا شَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلًا مِّنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ جَاءَ مُشْرِكٌ يُغْزِرُ فَأَشْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَاةً وَأَشْرَى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا ۱۹۵۶ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَبُو مُطَوِّیَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَشْرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنِيسِيَّةٍ وَرَهْنَةً دِرْعَةً -

ضرورت کی چیز میں خود خریدنا۔ حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے اونٹ خریدا اور حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر سے رعایت ہے کہ ایک مضرک بکریاں لے کر آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری اور حضرت جابر سے ایک اونٹ خریدا۔

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بیہوشی اور حار غلہ خریدا اور اپنی زبیرہ اس کے پاس رہن رکھی۔



يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ شَرُّوا لِدَاوُدَ وَالْكَافَّةَ وَالْحَمِيرَ وَإِذَا  
أَشْرَيْتُمْ دَابَّةً أَوْ جَمَلًا وَهُوَ عَلَيْكُمْ فَلْيَكُونْ  
لِلْهَبِ مِثْلُهَا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ وَقَالَ ابْنُ كُثَيْبٍ قَالَ  
الْبَيْتُ مِثْلُ الْبَلَدِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ  
يَعْنَى جَمَلًا صَغِيرًا.

١٩٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَسْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
 حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ حَابِرِ بْنِ الْحَكَمِ  
 قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَشَاءٍ  
 فَأَبْطَلَنِي جَمَلِي فَأَخْبَانِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ حَابِرٌ فَمَكْتُ نَعْرَةً قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأَ عَلَيَّ  
 جَمَلِي فَأَخْبَانِي فَتَلَفْتُ فَتَنَزَّلَ يَمْنَعُنِي يَوْمَ حَجَرٍ ثُمَّ قَالَ  
 أَلَيْسَ هَذَا بِكَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكْتَفَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 وَسَلَّمَ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعْرَةً قَالَ يَكُنْ أَمْ تَيْبًا قُلْتُ  
 بَلْ تَيْبًا قَالَ أَفَلَا حَابِرِيَّةٌ تَكْرَهُهَا وَتُلَا يَعْبُكَ قُلْتُ  
 إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَرْجِعَ الْمَرْأَةَ تَجْمَعُهُنَّ  
 فَمَشْطُهُنَّ وَتَقْرَأَ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَا أَنْتَ تَادِرُ  
 فَوَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ أَيْبُكُمْ جَمَلًا  
 قُلْتُ نَعَمْ فَأَشْرَاهُ مِنِّي بِأَوْفَقِهِ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدِمْتَ بِالْعَدَاةِ فَجَسَدًا إِلَى الْمَسْجِدِ  
 فَقَدِمَ ثُمَّ عَلَى أَبِي الْمَسْجِدِ قَالَ الْآنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ  
 قَالَ لَدِمَ جَمَلُكَ كَالْمَلْحَلِ فَطَلَّ الْأَعْيُنَ لَهَا مَلِكٌ فَصَلَّى  
 فَأَمَرَ بِلَدَا أَنْ تَبِينَ لَهُ أَوْ قِيَّةً فَوَدَّ أَنْ يَدُلَّ نَارِجَمَ فِي  
 الْيَمِينِ كَالْمَلِكِ حَتَّى وَلِيَتْهُ فَقَالَ الْمَلِكُ لِي حَابِرُ  
 قُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَى الْجَمَلِ وَكَسِيكَ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ  
 مِنْهُ قَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ -

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي كُنْتُمْ فِيهِ أَلْهَادِيَةً  
فَتَبَايَعُ بِهَا النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ -

١٩٥٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ كَانَتْ حُكَاظُ وَجُحَّةٌ وَذُو

موشی اور گدے کی خریداری اور جیب کٹی موشی یا اونٹ کو  
بیچے اور اس پر سوار ہو کر کیا آنے سے پہلے تھکے ہو جائیگا!  
حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت  
قرےؓ کو بلایا کہ یہ سوار کن اونٹ میرے اقدوں بیچ دو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک فزودہ کے اندر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قتل ہوئے اور انھوں نے مجھے دیر کر دی کیونکہ ٹھک گیا تھا چنانچہ ابی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جابر! عرض گزار ہوا: جی حضور! فرمایا: کیا حال ہے؟ عرض کیا کہ انھوں نے دیر کر دی، یہ ٹھک گیا ہے۔ آپ میرے پیچھے اگر نہ چھوڑتے تو اسے اپنی چھڑی ماری۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہوا تو دیکھنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگے نہ چل سکتا تھا۔ فرمایا تم نے شادی کی؟ عرض کیا: ہاں فرمایا کب کی؟ عرض کیا کہ میرے۔ فرمایا: تم سے کہیں نہ کہہ دو کہ تم اس سے کہتے ہو کہ تم سے کہیں۔ عرض گزار ہوا کہ میری بہنیں ہیں۔ میں نے کہا کہ اسی صورت سے شادی کروں جو انھیں انکسار کرے، ان کا کھانا چھوٹی کرے اور ان کی گولائی کرے اور فرمایا کہ تم اپنے طے سے جہیز نہ لے جاؤ کہ تم نے جہیز لیا ہے کیا تم اپنا اخذ نہ چھوڑ گے؟ میں نے کہا: ہاں۔ پس آپ نے ایک اوقیہ میں وہ جہیز سے ضرور لیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے پہلے پہنچ گئے اور میں بھی جا پہنچا۔ میں مسجد کا طرف گیا تو آپ کہ مسجد کے داخلہ سے پہلے فرمایا کہ تم اب آگے نہ جاؤ۔ عرض کیا: ہاں۔ فرمایا کہ اپنے اوٹ کو چھوڑ کر اندر جاؤ اور دیکھ کر کہیں پڑھو۔ میں اندر گیا اور اندر پہنچا تو آپ نے حضرت بلالؓ کو دیکھا کہ ایک اقدیاں لے کر بلالؓ سے کہتے ہیں کہ یہ جہیز ہے۔ میں ماہی جہیز تھا تو فرمایا کہ جابر! میرے پاس جہیز میں نے دیا ہے کہ اگر تم نے اخذ دیا پس کیا تو میرے جہیزیت کے وہ بازار میں دے دو اسلام کے اندر بھی غریب و فروخت ہوئی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے طہارت ہے کہ مکان،  
مختار اور فعلیہ طہارت کے بلحاظ تھے۔ جب بعد اسلام آیا تو مسلمانوں



نے اُن میں تجارت کرنا گناہ سمجھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا۔  
”تم پر کوئی گناہ نہیں ہے حج کے موقع پر“ یہ حضرت ابن عباس کی قرأت ہے۔

استسقاء اور غارِ شل ولے اونٹ کی خریداری۔ اُنہاں مہر چیزیں میانہ روی کے خلاف ارادہ کرنے کہتے ہیں۔

عمر سے روایت ہے کہ قراس نامی شخص کے پاس استسقاء والا اونٹ تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جا کر اُس کے ایک ساھی سے وہ اونٹ خرید لیا۔ وہ اپنے دوسرے ساھی کے پاس آیا اور کہا کہ ہم نے وہ اونٹ بیع دی ہے۔ کہا کہ کس کو بیچا ہے۔ کہا کہ اس طرح کے ایک بزرگ تھے کہ آپ پر انھوں نے اخلاکِ حمیدہ تو حضرت ابن عمر تھے پس وہ حاضر بارگاہِ برکات میں گزارا اور اسے بھی نے استسقاء والا اونٹ اچھے ہاتھوں فروخت کر دیا جبکہ اسے مسلم نہ تھا۔ فرمایا قراس سے بے جا جب وہ نے کر مہا تقریباً رہے وہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے پر ڈمکی میں کھجوت کوئی چیز نہیں۔ سفیان نے عمر سے سنا۔

فتنہ کے دورانِ اسلام کی خرید و فروخت۔ حضرت عمران بن حصین نے فساد کے دوران اس کی خرید و فروخت کو ناپسند کیا ہے۔

عبداللہ بن سلمہ، مالک بن یحییٰ بن سیدہ ابن افعی، ابو محمد مثنیٰ بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ غزوہ جہنم کس سال نکلے تو آپ نے مجھے ایک درہم عطا فرمائی جس کو بیچ کر میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اللہ یہ دوسرے اسلام کا میرا پہلا مال ہے۔

### عطاری اور مشک کی تجارت کا بیان

موسى بن اسماعیل، عبدالواحد، ابو بردہ بن عبداللہ، ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اور بُرے ہم نشین کی مثال مشک دانے اور مرہ مرہی ہے کہ مشک سے کوئی فائدہ حاصل کرے ہی والیں مٹے یا قتل سے۔ خرید و فروخت تو ہاؤنگے اور مرہ مرہی تھانے ہم یا کپڑے کہ جلائے گی درہ اس کی بدبو تو نہیں پہنچے گی۔

السَّجَارُ أَشْوَقَانِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ تَأَنَّنُوا مِنَ التَّجَارَةِ فِيهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ مَوْلَايَا الْحَيِّجُ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ كَذًا۔

باب ۳۱ شُرَاءُ الْإِبِلِ الْهَيْمِ وَالْأَجْرَبِ الْهَائِلِ الْمُخْلِفِ لِلْقَصْدِ فِي كُلِّ شَيْءٍ۔

۱۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنٍ شَيْخُنَا سَقْفِيٌّ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ هَنْزَلٍ جُلَّاسُ بْنُ مُوسَى وَكَانَتْ عِنْدَهُ إِبِلٌ هَيْمٌ فَذَهَبَ ابْنُ عَمْرٍو فَاشْتَرَى مِنْ ذَلِكَ الْإِبِلِ مِنْ شَرِيكٍ لَهُ فَجَاءَهُ إِلَيْهِ شَرِيكُهُ فَقَالَ يَعْزَاكَ الْإِبِلُ فَقَالَ يَمَعْنُ يَعْزَاكَ قَالَ مِنْ شَيْخٍ كَذَّافٍ فَقَالَ وَيَحْكَ دَاكُ وَاللَّهِ ابْنُ عَمْرٍو فَجَاءَهُ فَقَالَ إِنْ شَرِيكِي بِأَعْلَى إِبِلَاهِمَا وَكَذَّابُكَ قَالَ فَاسْتَفْهَمَا قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَأْذِنُهُمَا فَقَالَ دَعْمَا فَنَبِينَا يَقْضِيَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعْزَاوِي سَمِعَ سَقْفِيَّ بْنَ عَمْرٍو۔

باب ۳۲ بَيْعُ الْإِسْلَامِ فِي الْفِتْنَةِ وَعَبِيرِهَا وَكَرَّةِ عَمْرٍو بْنِ حُصَيْنٍ بَيْعُهُ فِي الْفِتْنَةِ۔

۱۹۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَفْلَحٍ عَنْ أَبِي مُعَيْدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَأَعْطَاهُ يَغْنَى دِينَهَا فَبِعْتُ الدِّينَرَ فَأَتَيْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلَمَةَ فَإِنَّهُ لَأَقُولُ مَا لِي تَأْتَلَتْهُ فِي الْإِسْلَامِ۔

باب ۳۳ فِي الْعُقَارِ وَبَيْعِ الْمُسْتَكِ۔

۱۹۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَزْزَنٍ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ لَجَلِيسٍ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوِّءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمُسْكِ وَكَذَلِكَ الْخَلْدُ لَا يُعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمُسْكِ مَا تَشْتَرِيهِ أَوْ تُجِدُ رِيحَهُ وَكَذَلِكَ



الْحَدَّثُ إِذْ يُخْرِقُ بَدَنَكَ أَوْ لَوْبَكَ أَوْ تَجِدُ مَتَاعًا بِحَبْلٍ غَلِيظٍ.

بَابُ الْكَلَامِ فِي الْحَقَّارِ.

۱۹۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَسْنِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَرَقَ لَهُ نِكَاحُ ابْنَةِ تَمِيمٍ وَكَانَ لَهَا هَذِهِ الْأَنفُ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ خَرَجِهَا.

۱۹۶۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ وَكَيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَبَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَقْلُ الْوَدْنُ حَبَّةً وَكَانَ حَرَامًا لِرَبِّطِهِ.

بَابُ الْبُحْبُوحِ فِي مَا يَكْتُمُ الْبَسَّةَ لِلنِّسَاءِ

۱۹۶۴- حَدَّثَنَا إِدْرَسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ خَرِيْبَةٍ وَسَيِّئَةٍ فَخَرَّهَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَا تَأْتِلْ بِهَا إِنَّكَ لَتَكْبِسُهَا إِنْمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ إِنْمَا بَعَثَ إِلَيْكَ لَتَسْتَمْتِعَ بِهَا يَتَعْنُ تَتَبِعُهَا.

۱۹۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعْتَمِدٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نَمْرَقةً فِيهَا نِصَارٌ وَثَرٌ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفَتْ فِي حَرَمِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْسَلِي إِلَى رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا التَّمَرُّقُ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لَتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَ هَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْطَابَ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْدُّونَ فَيَقَالُ لَهُمْ أَطِيعُوا مَا خُلِعَ لَكُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الْهُدَى

پہنچنے لگانے والے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ابوطالب نے صلح ابھر علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچنے لگانے تو آپ نے حکم فرمایا کہ اسے ایک صاع گجوری دی جائیں اور اس کے ماکرون کرکھ دیا کہ اس کے خراج میں کیا کریں۔

گجری سے روایت ہے کہ حضرت ابی مہاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ تم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچنے لگانے کے واسطے پہنچنے لگانے والے کا جوت دیو۔ اگر یہ صاع ہر ایک کو آپ کا دھڑ

اُن کی طرفوں کی تہمت بن کا پہننا مردوں اور مردوں کے لیے مکروہ ہے۔

سالم بن عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے لیے ایک مٹی جوتا بھیجا۔ انھوں نے وہ پہن یا تو آپ نے فرمایا میں نے اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہنو کیونکہ وہاں پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے تم اس لیے بھیجا تھا کہ تم اسے فروخت کر کے فائدہ حاصل کرو۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک سیکر خرید جس پر تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو وہ دانا سے پرکھنے لگے اور اندر داخل نہ کرنے تو میں نے آپ کے پیروانوں سے ناپسندیدگی کے آثار دیکھ لیے میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ اس کے رسول کی طرف تہ کرتی ہوں مجھے کیا گناہ لگ گیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر گناہ کیا ملتا ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ میں نے آپ کے پیچھے اندر تک لگانے کے لیے خریدا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں۔ ان میں جان ڈالو اور فرمایا کہ جس تصویر پر میں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔

بَابُ ۱۳۱۶ صَاحِبِ السِّلَعَةِ أَحَقُّ بِالسَّوْمِ۔

۱۹۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي النَّبَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ يَا مَعْشَرَ بَنِي إِسْرَءِيلَ كُفُّوا فِيهِ خَرِبٌ وَغُلٌّ۔

بَابُ ۱۳۱۷ كَيْفَ يَجُوزُ الْخِيَارُ۔

۱۹۶۷۔ حَدَّثَنَا صَدُوقٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا الْخِيَارَ إِلَّا فِي بَيْعٍ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يُحِبُّهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ۔

۱۹۶۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَرَدَّ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ قَالَ هَمَّامٌ قَدْ كُتِبَ ذَلِكَ لِأَبِي النَّبَّاحِ فَقَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي الْخَلِيلِ لَمَّا حَدَّثَكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ هَذَا الْحَدِيثَ۔

بَابُ ۱۳۱۸ إِذَا لَمْ يَوْفُتْ فِي الْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ۔

۱۹۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُوا أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ اخْتِيارًا قَالَ أَوْ يَكُونُ بَيْعٌ خِيَارًا۔

بَابُ ۱۳۱۹ لِبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَشَرِيحُ الشَّعْبِيِّ وَطَاوُسٌ وَعَطَاءٌ قَابُ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ۔

۱۹۷۰۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

مال والا قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے نبی نجار! مجھ سے اپنے باغ کی قیمت لے لو کچھ خراب تھا اللہ کچھ حق میں مجھ کے ذمت تھے۔

اختیار کب تک ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے اپنے حق سے اختیار کب تک اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر جب کوئی چیز خریدتے اور پسند آجاتی تو بائع سے جدا ہو جاتے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ احمد نے یہ بھی کہا: بہز، حماد، ابو النبیاح سے روایت ہے کہ میں ابو الخلیل کے ساتھ تھا جبکہ عبد اللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی۔

جب اختیار کی وضاحت نہ ہو تو کیا بیع جائز ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیچنے اور خریدنے والے کو جدا ہونے تک اختیار ہے یا ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہہ دے کہ تمہیں اختیار ہے اور کبھی فرمایا کہ بیع اختیار ہو۔ بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے اختیار ہے۔ حضرت ابن عمر شریح شیبی، طاووس، عطاء اور ابن ابی ملیکہ کا یہی قول ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیچنے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ اگر دونوں نے بیچ اور مان گئی سے کام



یہاں تو ان کی تجارت میں بکعت ڈال دی جاتی ہے اور اگر انہوں نے غلط بیانی کی اور بات چھپائی تو ان کی بیسے سے برکت اٹھ جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دکان سے دالوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک دونوں جوان نہ ہوں مگر جب کہ بیع نیدر۔

بیع کے بعد جب ایک اپنے ساتھی کو اختیار دے تو بیع واجب ہو گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو شخص کوئی سودا گری تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ جہاد ہوں اور دونوں نے ایک دوسرے کو اختیار دیا تو بیع واجب ہو گئی اور بیع کے بعد دونوں جہاد ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بیع ترک نہیں کیا تو بیع واجب ہو گئی۔

جب بائع کو اختیار ہو گیا تو بیع جانو ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بیع بائع اور مشتری کو اختیار کے درمیان واقع نہیں ہوتا جب تک وہ دونوں جہاد ہو جائیں سوائے بیع خیار کے۔

حضرت حکیم بن جزامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک وہ جہاد ہو جائیں۔ ہام کا بیان ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں لکھا دیکھ کر تعجب و فہم اختیار ہے۔ اگرچہ سہانی اور مان گئی ہے کام میں تو ان کی بیسے میں بکعت ڈال دی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں اور با چھپائیں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے بیع جائز ہے ان کی بیسے سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ ہام، ابو التیاح، عبداللہ بن مالک حضرت حکیم بن جزامی نے بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّعَا بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَأْتِ بَيْنَهُمَا قَوْلَانِ كَذِبًا وَكَذَلِكَ فَحَقَّتْ بَرَكَتُهُ لَهُمَا.

۱۹۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ الْبَيْعَانِ كُلُّ وَاحِدٍمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِمَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ.

بَابُ إِذَا اخْتَارَ أَحَدُ هُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ.

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ شَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا تَبَايَعَا الْكُلَانِ كَمَلَتْ وَاحِدُهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يَخْتَارُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَبَيَّعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ يَتَبَايَعَا كَسَدَتْ لَكُمَا وَلَوْ كُنَا الْبَيْعُ فَقَدْ وَجِبَ الْبَيْعُ بَابُ إِذَا كَانَتِ الْبَايِعُ بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ.

۱۹۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيْعَيْنِ لَا بَيْنَ بَيْنَهُمَا حَقٌّ يَتَفَرَّقُ فَلَا يَتَفَرَّقُ الْخِيَارُ.

۱۹۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ هَتَامٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ هَتَامٌ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي يَخْتَارُ كُلُّهُمَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّعَا بَوْرَكَ لَهُمَا فِي بَيْنِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَذَلِكَ فَحَقَّتْ بَرَكَتُهُ لَكُمْ وَبَيَّعَا قَالَ وَحَدَّثَنَا هَتَامٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَلِيلِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ يَحْكِي هَذَا

روایت کی ہے۔

جب کوئی چیز خریدے اور اسی وقت ہمارے سے پہلے اسے ہیکر دے اور بائع معتزض نہ ہو یا غلام خریدے اور اسے آزاد کر دیا۔ ملاؤس نے کہا جس نے مرغی سے سامان خریدے پھر بیچ دیا تو بائع اس کے لیے واجب ہو گیا۔ عیدہ، سفیان، عمر و محمد ابن عمر سے روایت ہے کہ ہم ایک مغربی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ میں حضرت عمر کے ایک کمرش اورٹ پر سوار تھا جو ہم پر غالب اجاتا تھا۔ وہ لوگوں سے آگے نکل جاتا تو حضرت عمرؓ سے ڈانٹتے اور پیچھے بٹاتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں بیچ دو۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یہ رسول اللہؐ کا ہے آپ ہی کا ہے۔ فرمایا کہ میرے ہاتھوں بیچ دو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ خرید لیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عبد اللہ بن عمرؓ کے ہاتھ لے لے تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔ امام ابو عبد اللہ بخاری، لیث، عبد الرحمن بن خالد، ابن شہاب، سالم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں خایر المؤمنین حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں وادی والی زمین ان کی خیر والی زمین کے پر سے بیچی۔ جب ہم سودا کر چکے تو میں کچھ پائوں لٹا۔ اور ان کے گھر سے نکل آیا کہ کہیں وہ بیع واپس نہ کر دیں، حالانکہ مکہ سنت بھی تھی جدا ہونے تک دونوں کو اختیار ہے۔ جب میری اور اس کی بیع واجب ہو گئی تو میں نے دیکھا کہ وہ گھاسے میں ہیں کہ انھیں قوم ثمود والی زمین کی طرف تین دن کے سفر برابر پیچھے دھکیل دیا اور میں مدینہ منورہ سے تین میل کے سفر برابر نزدیک ہو گیا۔

بیع میں دھوکا دینا مکروہ ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ تجارت میں اُسے دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سودا کرتے وقت کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ دینا۔

بازاروں کا ذکر۔ حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ نے کہا جبکہ ہم مدینہ

الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جِرَاحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِأَنَّكَ إِذَا اشْتَرَيْتَ شَيْئًا فَهُوَ بَيْنَ يَدَيْكَ  
سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَتَقَرَّرَ فَأَوْ لَمْ تُقَرَّرْ لَمْ يَكُنْ لَكَ شَيْءٌ  
أَوْ اشْتَرَيْتَ عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ وَقَالَ طَاوُسٌ فِيمَنْ  
يَشْتَرِي السِّلْعَةَ عَلَى رِضَا شَرَّائِعِهَا وَجَبَتْ لَهُ وَ  
الرَّيْخُ لَهُ وَقَالَ الْحَبِيبِيُّ حَدَّثَنَا سَفِينٌ حَدَّثَنَا  
عُمَرُ بْنُ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَغِيرٍ لِعُمَرَ فَكَانَ  
يُعَلِّبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ فَيَرْجُوهُ عُمَرُ وَيُرْكَهُ  
ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَرْجُوهُ عُمَرُ وَيُرْكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بَعْنِيهِ قَالَ هُوَ لَكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَعْنِيهِ فَبَاعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هُوَ لَكَ بِأَعْيُنِ اللَّهِ بَنِي عُمَرَ تَصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ  
وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
قَالَ بَعَثْنَا مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ مَالًا بِالْعَادِي  
بِمَالٍ لَهُ بِخَيْرٍ فَلَمَّا تَابَعْنَا رَجَعْتُ عَلَى عَقِبِي حَتَّى  
خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهِ خَشْيَةً أَنْ يُرَادَّ فِي الْبَيْعِ وَكَانَتْ  
السُّئَالَةُ أَنَّ السُّبَايِعِينَ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَقَرَّرَ فَقَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ فَلَمَّا وَجِبَ بَيْعِي وَبِعْتُهُ رَأَيْتُ أُنِي قَدْ  
عَبَسْتُه يَأْتِي سُفْتُهُ إِلَى أَرْضِ ثَمُودٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ  
وَسَاقِي إِلَى الْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ۔

بِأَنَّكَ مَا يَكُونُ مِنَ الْخَدَاةِ فِي الْبَيْعِ۔

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا  
ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَخْدَعُ فِي الْبَيْعِ  
فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ۔

بِأَنَّكَ مَا ذَكَرَ فِي الْأَسْوَاقِ وَقَالَ



حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر میں تھے تو ایک آدمی نے کہا اے ابوطام بن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں کل غنیمت حاصل کر چکا ہوں اس نے کہا اے میں نے تو اسے بکایا تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کیفیت پر کیفیت دیکھا کرو۔

١٩٤٨- حَدَّثَنَا اِدْمُنُّ بْنُ اِيْمَانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ حُمَيْدِ بْنِ اَسَدٍ عَنْ اَسَدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ  
السَّيِّئُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّوْبِ فَقَالَ تَرَجُلُ  
يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَانْتَفَرَا لَيْسَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لِمَا دَعَوْتُ هَذَا فَعَالَ لَيْسَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ سَمِعُوا بِاسْمِي وَلَا تَكُونُوا يَكُنِي.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بقیع میں ایک شخص نے آدمی پر اسے ابوالقاسم ابی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متوجہ ہوئے تو کہا: میں نے آپ کو نہیں بلایا۔ فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھ دیا کرو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دن کے کسی حصے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے نہ آپ مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے بات کی یہاں تک کہ آپ قیقاع بازار میں پہنچے اور حضرت غلام کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا یہ کیا لڑکا ہے؟ کیا لڑکا ہے؟ میں بجا کر وہ اُسے ہار پہنا رہی ہیں یا اسے پہلا رہی ہیں۔ وہ دھڑتا ہوا آیا تو آپ نے اسے سینے سے لگا لیا اور بوسہ دیا نیز کہا: اے اللہ! اس سے محبت کر اور اس سے محبت رکھ جو اس سے محبت کرے۔ سفیان کہ مہدی اللہ نے بتایا کہ غلام نے نافع بن جبریک رکعت وتر پڑھتے دیکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سواروں سے غلہ خرید لیا کرتے۔ آپ ان کے پاس آدمی بھیج کر فروخت کرنے سے منع فرمادیتے جب تک غلہ اُس جگہ منتقل نہ ہو جائے جہاں فروخت ہوتا ہے (منڈی میں)۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلے کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے۔

### بازاروں میں شور کرنے کی کراہت

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور میں گدار ہوا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ قرین بتلے جو قدیمیت میں ہو۔ فرمایا کہ غلام کی قسم، قدیمیت میں بھی آپ کی بعض وہ صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن مجید میں ہیں یعنی اسے نبی (غیب کی خبریں بتانے والے) بنے شک ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہ بنا کر اور خوشخبری دیتا اور ڈرنا اور ان پر موصول کہ ہائے پناہ، تم میرے ہند سے اور میرے رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ دَعَا رَجُلًا بِالْبَقِيعِ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَّا عَنْكَ قَالَ سَمَوْا بِاسْمِي وَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَتِي۔

۱۹۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يَكُونُ مِنِّي وَلَا أَكَلِمَةٍ حَتَّى آتِي سُوقَ بَنِي قَيْسِيَّةٍ فَيَجْلِسَ بَيْنَاءَ سَيْتِ فُلَيْمَةَ فَقَالَ لَكُمْ أَمْرٌ لَكُمْ فَهَبْشُهُ شَيْئًا فَلَنْتُ أَكَلًا ثَلَاثَةً سَخَابًا أَوْ لُغَيْتُهُ فَجَاءَ يَسْتَنْدُ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عُثَيْبُ لِلَّهِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى نَافِعَ بْنَ جَبْرِ وَتَرَى رُكْعَتَهُ۔

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَتَبِعُوهُ حِينَئِذٍ اشْتَرَفُوهُ حَتَّى يَفْلُكُوهُ حِينَئِذٍ يَبْاعُ الطَّعَامُ قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ۔

۱۹۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْمَةُ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبَرَنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْبَةِ قَالَ أَجَلَ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَيَكُونُ فِي التَّوْبَةِ بَعْضُ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَجَزَاءَ لِلْمُؤْمِنِينَ آمَنَتْ عَيْنِي وَرَسُولِي سَعِيدٌ لَكَ



متوکل رکھتا ہے کہ ترشہ، سنگ، دل، ہاڈ، ہاڈوں میں خود پہانے والے نہیں  
ہو اور بھلی کامیابیوں سے نہیں دیتے ہر جگہ سامان اللہ کا ذکر کرتے ہو۔ اور  
تھانے لے اپنے پاس نہیں رکھتے گاہیاں تک کہ اس کے خلیے بیڑی ملت کر  
سیدی کر دے اور یہ کہنے لگیں کہ نہیں ہے کئی مسودہ مگر اللہ اس کے  
ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کافروں اور عقل نگہ سے دلوں کو کھول دیکھا  
تسابت کی اس کی عبدالمعز بن یزید جو سلمہ نے ہلال سے نیر سید ہلال،  
مطار ابن سلام نے کہا کہ غلف ہر وہ چیز ہے جو غلاف میں ہو جیسے غلاف  
اور کمان۔ رَحْلٌ اُغْلِفْتُ جَبکَ اس کا لغت دہر۔

فہر پروردگار عالم نے توحید اور دیگر کتب سابقہ میں بھی اپنے محبوب، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کی تعریفیں بیان فرمائیں۔ گزشتہ انبیائے کرام سے اپنے حبیب کی تعریفوں کے خطبے پڑھوانے اور اپنی اپنی امتوں کے سامنے  
حجہ کے لئے ملاوہ بریں قرآن مجید میں تو اپنے دست قدرت کے اس شہکار کی اس درجہ تعریف و توصیف کی ہے کہ ہر  
کوئی اسے کماحقہ، بخنے سے بھی قاصر ہے۔ سمجھا ضرور لیکن ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق جبکہ کماحقہ، تو ان کی شان کو صرف  
پروردگار عالم ہی جانتا ہے جس نے اپنے محبوب کو اتنا اعلیٰ اور بلند و بالا بنایا ہے۔ خدائے ذوالنن ہیں اپنے محبوب کے  
پا ہننے والوں کے غلاموں کی فہرست میں شامل فرمائے تو یہ اس کا اتھلی گرم اور ہمارے نخت کی یاد دہی ہوگی۔

ماپ تول کی اجرت بائع اور دینے والے پر ہے۔  
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب ماپ کر یا تول کر دی تو کم دیتے  
ہیں بھی لوگوں کو یا تول کر دینا جیسے یَسْمَعُونَ نَكْمَةً  
مراد یَسْمَعُونَ نَكْمَةً ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ ماپ پر دی کر اور حضرت عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بیچو تو ماپ دو اور جب خریدو  
ماپ لیا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جس نے غلہ خریدو تو  
اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک اس پر قبضہ نہ کرے۔

حضرت عابد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت  
عبد اللہ بن عمر بن حزام وفات پا گئے اسیان کے اوپر قرض تھا۔ میں نے  
قرض خواہوں کے مقابلے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد چاہی کہ وہ

الْمُسْكِلَ لَيْسَ يَنْظُرُ وَلَا غِلْظٌ وَلَا مَخْطَبٌ فِي الْأَمْثَالِ وَ  
لَا يَنْفَعُ بِالْتَّيْبَةِ الْعَيْتَةُ وَلَا يَنْفَعُ وَلَا يَنْفَعُ وَلَا يَنْفَعُ  
يَنْفَعُهُ إِلَهُ حَتَّى يُفْتَمِرَ بِهَا الْمَلَكَةُ الْعَوَّلَةُ بِأَنْ  
يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَنْفَعُ بِهَا أَعْيُنُ الْعَمِيَاءِ وَإِذَا نَامُوا  
وَقُلُوا بِأَعْيُنِنَا بَعْدَ عَيْنِ الْعَزِيزِ بْنِ إِبْنِ سَلَمَةَ عَنْ  
هَلَالٍ وَقَالَ لُبَيْدٌ عَنْ هَلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ سَلَامٍ  
عَلَيْهِ أَكُلْتُ شَيْئًا فِي غِلَافٍ سَيْفٌ أَغْلَفْتُ وَقَوْمٌ  
عَلَيْهِمْ كَوْرَجُلٌ أَغْلَفْتُ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُونًا۔

وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ  
بِالْمَلِكِ الْكَفِيلِ عَلَى الْبَايَعِ وَالْمُعْطَى  
لِقَوْلِهِ اللَّهُ تَعَالَى وَإِذَا كَانُوا لَهُمْ أَوْفَازٌ يُخْشَعُونَ  
يَكْفِيكَ كَالْوَلَمِ وَوَرَأَوْا لَهُمْ كَقَوْلِهِ يَسْمَعُونَ نَكْمَةً  
يَسْمَعُونَ نَكْمَةً وَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَكُنَّا لِحَاشِي يَسْتَوْفُوا وَيُذَكَّرُونَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ  
الْبَيْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَزَّادًا يَغْت  
فَكُلٌّ فَإِذَا انْتَعَتَ فَالْتَكُنْ۔

۱۹۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ انْتَامَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى  
يَسْتَرْفِيكَ۔

۱۹۸۴۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ بْنَ  
حِزَامٍ وَعَلَيْهِ دِينَارٌ فَاسْتَفْتَنِي الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ عَلَى عُمَائِهِ أَنْ يَتَعَمَّوْا مِنْ دِينِهِ فَطَلَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا فَقَالَ لِيَبْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَبٌ فَصَنَّفَ تَسْمُوكَ أَصْنَافًا الْعَجُوكَ عَلَى حِدَةٍ وَعَذَقَ زَيْدٌ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ لَمْ يَسْجُلْ لِي فَقَعَلْتُ ثُمَّ أَسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَوْ بَنِي وَسَطِهِ ثُمَّ قَالَ كُلُّ لَنْقَوْمٍ فِكْلُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمْ أَلَدِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَبْرِي كَاتَهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ فَمَا أَسْ عَنْ الشَّيْخِ حَدَّثَنِي حُمَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَالَ يَكِيلُ لَمْ يَكُنْ أَذًا لِقَالِ إِسْخَامٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدُّ لَهَ قَاوِدٌ لَهُ.

**بَابُ ۱۳ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ -**

۱۹۸۵ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْلَانَ عَنِ ابْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِيْلُوا طَعَامَكُمْ يَبَارِكُ لَكُمْ.

**بَابُ ۱۳ بَرَكَةُ صَاعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِثْلُهُ فِيهِ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -**

۱۹۸۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَيْمٍ النَّصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا وَحَرَّمَتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مِثْلِهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَكَّةَ.

۱۹۸۷ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ مَبَارِكٌ لَكُمْ فِي مَكِّيَا لِمَكَّةَ وَبَارِكٌ لَكُمْ فِي مَدَائِمِ وَمَدَائِمِ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ.

اپنے قرض میں سے کچھ گٹھا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بڑایا لیکن انھوں نے ایسا نہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ہر جاؤ اور ہر قوم کی کھجوریں علیحدہ رکھنا یعنی ہر قوم ایک طرف اور ہر قوم ایک طرف۔ پھر میرے لیے پیغام بھیج دینا۔ میں نے ایسا ہی کر کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیغام بھیج دیا۔ آپ ان کے اوپر یا درمیان میں بیٹھ گئے، پھر فرمایا کہ لوگوں کو ناپ دو۔ میں نے انھیں ناپ دیا، یہاں تک کہ سب کا قرض ادا کر دیا اور میری تمام کھجوریں بیچ رہیں گے ایک بھی کم نہ ہوئی۔ فراشی، شہبی، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ وہ ناپتے رہے یہاں تک کہ سب کی ادائیگی کر دی اور اسلام اور حبشہ کے لوگ ناپ کر گئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن کے لیے کھجوریں کاٹ کر انھیں ادا کر دو۔

قول کر لینا مستحب ہے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ولید ثور، خالد بن مغلان، حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اناج کو تول یا کر دو تمہیں برکت دی جائے گی۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاع اور مٹر کی برکت۔ اس سلسلے میں حضرت عائشہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی اور میں مدینہ منورہ کو حرم بنانا ہوں جیسے حضرت ابراہیم نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی ہے اس کے مٹر اور صاع میں جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! انھیں ان کے پیاروں میں برکت دے اور انھیں ان کے صاع اور مٹر میں برکت دے یعنی اہل مدینہ منورہ کو



١٩٩٢- حَكَّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ كُأُسًا

علی بن عبد اللہ، سفیان، عمر بن دینار، طاؤس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے

يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَمَا الَّذِي مَنَى عَنْهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى  
يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ  
إِلَّا مِثْلَهُ.

۱۹۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ  
زَادَ اسْلِعِلْ مِنَ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا تَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ.  
باب ۳۳ مَنْ تَرَامَى إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا  
جَزَاءً فَإِنْ لَا يَبِيعُهُ حَتَّى يُؤَدِّيَهُ إِلَى رَحْلِهِ  
وَالْأَدَبُ فِي ذَلِكَ.

۱۹۹۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْرُمٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
يُوسُفَ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ خَبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُونَ جَزَاءً فَإِذَا بَعِيَ الطَّعَامُ يُضْرَبُونَ أَنْ  
يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤَدُّوا إِلَى رَحْلِهِمْ.

باب ۳۴ إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا أَوْ ذَاتَ آبَةٍ  
فَوَضَعَهُ عِنْدَ الْبَائِعِ أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَ  
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا أَدْرَكَتِ الصَّفَقَةُ حَيًّا  
مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ.

۱۹۹۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ  
بْنُ مُسَيْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ يَدُّ  
كَانَ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي ذِيئَهُ  
بَيْتَ أَبِي جَبْرِ أَحَدَ طَرَفِي النَّهَارِ فَلَمَّا أُذِنَ لَهُ فِي الْخُرُوجِ  
إِلَى الْمَدِينَةِ لَمْ يَرْعْنَا إِلَّا وَقَدْ أَمَّا نَظَرُهُمْ فَغَيْرُهُ أَبُو جَبْرٍ  
فَقَالَ مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ  
إِلَّا لِمَرِّ حَدِيثٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لَأَبِي جَبْرٍ أَخْرِجْ مِنْ  
عِنْدِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ بَعْنِي عَائِشَةُ  
وَأَسْمَاءُ قَالَ أَشْكُرُ اللَّهَ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَالَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا وہ غلہ ہے جو قبضہ کرنے سے  
پہلے بیچا جائے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میرے خیال میں ہر  
ایک چیز کا یہی حکم ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جس نے غلہ خریدنا تو فروخت  
کرے جب تک قبضہ نہ کرے۔ اسماعیل کی روایت میں حتیٰ یقبضہ

جو دیکھے کہ اندازے سے غلہ بیچا جا رہا ہے اور اُسے نہ  
بیچے تب تک اپنی جگہ پر نہ آئے اور اس کا ادب۔

سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما نے فرمایا ہر میں نے لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے عہد مبارک میں غلہ بیچنے پر مار پڑتی کہ وہ اسے مکانوں  
پر پہنچانے سے پہلے راستوں میں بیچ دیا کرتے تھے۔

جب کوئی چیز یا مویشی خریدنا اور بانی کے پاس رکھنا یا قبضہ  
کرنے سے پہلے مر گیا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ جو بیچی ہوئی  
چیز کو زندہ اور صحیح سالم پائے تو وہ بیچنے والے کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایسا  
دن کم ہی آیا ہوگا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صبح یا شام کو حضرت ابو بکر  
کے گھر تشریف نہ لائے ہوں۔ جب آپ کو مدینہ منورہ کی طرف نکلنے کی  
اجازت دی گئی تو ہمیں عہد شدہ ہوا کہ آپ ظہر کے وقت تشریف لائے  
تھے۔ پس حضرت ابو بکر کو بتایا گیا انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کا اس وقت تشریف لانا کسی خاص بات کی وجہ سے ہے۔ جب  
آپ آمد داخل ہوئے تو حضرت ابو بکر سے فرمایا بدھو دل کو اپنے پاس  
سے بیچ دو۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ دونوں قریشی بیشیاں  
عائشہ اور اسماء ہیں۔ فرمایا کیا تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ مجھے ہجرت کرنے کی



الصُّحْبَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الصُّحْبَةُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنَّ عِنْدِي نَافِقَيْنِ أَغْدُذُ لَهُمَا الْخُرُوجَ فَخُذْ أَحَدَهُمَا  
قَالَ قَدْ أَخَذْتُهَا بِلِثْمَيْنِ -

باب ۳۳۱ لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَسْتَوْمُ  
عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَتْرَكَ -

۱۹۹۶ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ طَيْفِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ  
ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ -

۱۹۹۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ  
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ  
حَاوِزٌ لِكَا دِرَّةٍ لَا تَنَاجِشُوا وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ  
وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَقَ  
أُخْتِهَا لِنِكَاحٍ مَا فِي رَأْسِهَا -

باب ۳۳۲ بَيْعُ الْمَرْأَةِ وَتَالَ عَطَاءُ  
أَذْمَكَتِ النَّاسَ لَا يَرُونَ بَأْسًا بِبَيْعِ الْمَغَانِمِ  
فِي مَنْ يَزِيدُ -

۱۹۹۸ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتَبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا أَخْتَقَ عِلْمًا لَهُ عَنْ  
دُبُرٍ فَاجْتَابَ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاسْتَرَاهُ نَعِيمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَكْدَا  
وَكَذَا أَقْدَفَعَةً لِي -

باب ۳۳۳ الشَّجَشِ وَمَنْ قَالَ لَا يَجُوزُ  
ذَلِكَ الْبَيْعُ وَقَالَ بِنُ أَبِي أَوْفَى الْقَاشِشُ أَكَلُ  
رَبْلَخَائِنٌ وَهُوَ خِدَاعٌ بِاطِلٍ لَا يَهْلُ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِدْبَةُ فِي الثَّانِي  
مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرًا فَهُوَ رَدٌّ -

۱۹۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

اجابت لی گئی ہے عرض کیا:۔ یا رسول اللہ! میں ساتھ فرمایا: تم ساتھ۔  
عرض گزارا کہ میں نے کیا رسول اللہ! میں نے میرے لئے یہ تھا دشمنیاں تھیں کہ  
میں ان میں سے ایک آپ لیں۔ فرمایا کہ میں نے اُسے قیام لے لیا۔  
اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اہل اپنے بھائی کے مول پر مول  
دکھائے مگر جب کہ اجابت دے دے یا چھوڑ دے۔

سورق عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے مسلمان بھائی کی  
بیع پر بیع نہ کرے۔

سید بن سائب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ  
شہری و دیہاتی کے لیے بیع دیکھتے اور بیع جگت سے بولنا ہوا  
کہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے بیع پر  
نکاح پر اپنا بیع نام دے اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ  
کرے کہ جو اس کے برتن میں ہے اُسے بھی خود ہڑپ کرے۔  
نیکلام کے ذریعے بیچنا۔ عطاء کا بیان ہے کہ میں نے لوگوں  
کو پایا کہ وہ مل غنیمت کی چیزوں کو نیکلام کرنے میں کوئی قباحیت نہیں  
کھتے تھے۔

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو آزاد کیا پھر  
کہے اور وہ عتاق ہو گیا۔ یہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے  
لے کر فرمایا: اُسے مجھ سے کر خریدتا ہے! پس حضرت عقیل بن ابی رباح  
نے وہ اتنے میں خرید لیا اور آپ نے وہ قیمت اُسے لاکھ کر دے  
دی۔

بولی دینا اور جس کے نزدیک یہ بیع جائز نہیں ہے  
ابن ابراہیم نے فرمایا کہ بولی دینے والا سود خور، فاسق، دھوکے باز  
اور باطل ہے جو محال نہیں ہوتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا ہے کہ دھوکا دینے والا جہنم میں ہے اور جو کوئی ایسا کام  
کرے جس کے متعلق ہمارا حکم ہو تو وہ مردود ہے۔

تابع سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے



فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بول دینے سے منع فرمایا ہے۔

### بیض غرر اور بیض جبل الحبہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جبل الحبہ بیض سے منع فرمایا کہ وہ جاپیت میں آدمی کوئی اونٹنی خریدتا کہ کچھ دینے پر اس کی قیمت ادا کرے گا اور پھر جو اس کے پیٹ میں ہے وہ کچھ بنے۔

بیض ملامسہ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

عامر بن سعد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منابذہ سے منع فرمایا ہے اور وہ ایک آدمی کا دوسرے کی طرف پھینکنا ہے بغیر اسے پلٹے ادا اس کی طرف دیکھے اور ملامسہ سے منع فرمایا ہے اور ملامسہ یہ ہے کہ بغیر اس کی طرف دیکھے کپڑے کو اٹھا دیا جاتا ہے۔

محمد بن کثیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ دو لباسوں سے منع فرمایا گیا ہے یعنی ایک کپڑے میں لپیٹ رہے اور پھر اُسے اپنے کندھے پر ڈال لے اور دو قسم کی بیض یعنی ملامسہ و منابذہ سے۔

بیض منابذہ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اسماعیل، مالک، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابوالزناد، اعرج، احقر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملامسہ اور منابذہ (دونوں قسم کی بیض) سے منع فرمایا ہے۔

عطاء بن یربوع سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو لباسوں اور دو قسم کی بیض یعنی ملامسہ و منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

عَنْ تَاكْفِمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّجَشُّسِ.

بَابُ ۱۳۳ بَيْعُ الْغَرَرِ وَحَبْلِ الْحَبَلَةِ.

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسُوفَ أَخْبَرَنَا مَا لَدَى عَنْ تَاكْفِمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا تَبَايَعًا لَهْلُ الْعَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزْءَ إِلَى أَنْ يُلْغَمَ السَّافَةُ ثُمَّ تَنْتِجُ الْبَيْعُ فِي بَطْنِهَا.

بَابُ ۱۳۴ بَيْعُ الْمَلَامَسَةِ وَقَالَ أَنَسُ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَفِيُّ بْنُ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ كَرْمُ الرَّجُلِ شَوْبَةً بِالْبَيْعِ إِلَى رَجُلٍ قَبْلَ أَنْ يُقْلِبَهَا أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا وَنَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمَلَامَسَةُ تَمَسُّهُ لِرَجُلٍ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا.

۲۰۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى عَنْ لَيْسَتَيْنِ أَنْ يَخْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَرَفَعَهُ عَلَى مِثْلَيْهِ وَعَنْ بَيْهَقِيِّ اللَّيْمَاسِ وَالْيَبَاذِ.

بَابُ ۱۳۵ بَيْعُ الْمُنَابَذَةِ وَقَالَ أَنَسُ نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ وَعَنْ أَبِي لَرْنَادٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ



لَيْسَتَيْنِ وَعَنْ بَعْضَتَيْنِ الْمَلَكُوتِ وَالْمَنَابِتِ  
**باب ثلث** أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ أَفْلَحَ الْوَسِيُّ الْقَوِيُّ  
 حُرِّيَّ لِبَنَاتِهَا وَحُرِّيَّ فِيهِ وَجِيعَ فَلَمْ يَحْلُبْ آبَاتِنَا  
 قَامَتِ لِنَحْشِرِيَةِ حَبْسَلُ الْمَاءِ يُقَالُ مِنْهُ حَبْسَلُ الْمَاءِ  
 ۲۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رِيعَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْرُفُوا الْأَمْوَالَ وَالنَّعْمَ فَمَنْ ابْتَلَعَهَا بَعْدَ فَرَائِضِهَا فَتَطْرُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَنْ يَحْتَلِبَ لَهَا شَاءَ أَمْسَكَ وَ  
 إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ وَبَيْنَ كَرْحَنٍ أَوْ صِرَاحٍ وَ  
 مُتَابَعٍ قَالُوا بَيْنَ يَدَيْهِ وَبِأَجْرٍ وَمُوسَى بْنُ يَسَارٍ حَدَّثَنَا  
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ وَ  
 قَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَهُوَ بِالْمِثْلَةِ  
 ثَلَاثًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَ  
 تَمْرٌ كَرْحَنٌ ثَلَاثًا وَالتَّمْرُ الْكَرْحَنُ

۲۰۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْقَرٌ قَالَ سَمِعْتُ  
 أَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ عَمِلَةَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ  
 قَالَ مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُعَقَّلَةً فَزَادَهَا كَلْبًا مَعَهَا  
 صَاعًا وَزَنَى الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
 تُلْقَى الْبَيْعُ

۲۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
 عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْقُوا التَّمْلُكَانَ وَ  
 لَا تَبِيعُوا بَعْضَكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَتَاجَرُوا وَلَا تَبِيعُوا  
 حَاوِشَ لِيَا وَلَا تَصْرُفُوا النَّعْمَ وَمَنْ ابْتَلَعَهَا فَهُوَ بِغَيْرِ  
 الشُّكْرِ بَعْدَ أَنْ يَحْلِبَهَا إِنْ رَضِيَ بِهَا أَمْسَكَ وَأَنْ  
 سَخَطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ

**باب ثلث** إِنْ شَاءَ رَدَّ الْمَصْرَاةَ وَفِي  
 حَلْبَتِهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

باب ثلث کراوشی، گائے اور بکری کا دودھ دھو سکے سے منع  
 کیا گیا ہے۔ ہر غفلت اور انقصاً تو وہ جائد ہے جس کا دودھ  
 حقوں میں جمع کیا جائے اور کئی دودھ دوا د جائے۔ انقصاً یعنی  
 اس کا اصل ہے یعنی پانی کر دینا جیسے نہ شریف الملو کہا جاتا ہے  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یا بکری کا دودھ حقوں میں  
 دے دے۔ میں نے اسے غریباً تو دھوئیں میں سے اسے ایک بات کا  
 اختیار ہے کہ دھونے کے بعد چاہے تو دھو لے اور چاہے وہ اپنی  
 کر دے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے نیز ابو صالح اور عمار  
 اور یونس بن ابی اسود بن یسار حضرت ابو ہریرہ سے نبی کریم صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ ایک صاع کھجوریں جبکہ بعض نے  
 ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ ایک صاع انبیاء اللہ میں دن تک  
 اختیار ہے جبکہ بعض نے ابن سیرین سے ایک صاع کھجوریں روایت  
 کی ہیں اور ابن کاذر کہ نہیں جبکہ کھجوروں کا کرٹنے کیا ہے۔

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے دودھ روک کر کوئی بکری خریدی اور  
 اسے دالیں دے رکھے تو اس کے ساتھ ایک صاع دودھ بھی  
 دے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تاجروں کو آگے جا کر  
 ملنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قابضہ والوں کو آگے جا کر  
 طواف ایک کی حاجت پر دھوا دے۔ ذابک دھو دے۔ بڑو  
 کردی لگائی نہ شہری دیہاتی کے لیے سفا کرے اور نہ بیچنے کے  
 لیے بکری کا دودھ روک دے جو خریدے تو اسے دھوئیں میں سے ایک  
 بات کا اختیار ہے۔ اگر دھوئی ہے تو دھو لے اور نالافض ہے  
 تو دالیں کر دے اور ایک صاع کھجوریں بھی دے۔  
 اگر خرید دیا چاہے تو دودھ روکے ہوئے جانور کو دالیں  
 کر دے اور دودھ کے بدلے ایک کھجوریں بھی دے

ثابت مولیٰ عبدالرحمن بن زید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دودھ دیا تو بکری خریدی اور پھر اس کا دودھ دیا۔ پس اگر وہ ضامن ہے تو اسے دے دے اور اگر ناراض ہے تو دودھ کے بے میں ایک ماعہ کھجوریں بھی دے۔

زانی سلام کی بیع۔ شریح کا قول ہے کہ اگر چاہے تو زنا کی وجہ سے واپس کر دے۔

سید مقبری کے والد ماجد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لڑکی زنا کرے اور اس کا زنا کرنا ظاہر ہو جائے تو اسے کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے، پھر زنا کرے تو کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے۔ پھر تیسری دفعہ بھی زنا کرے تو اسے فروخت کر دے عواہ باہوں کی رسی کے بدلے پکے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس لڑکی کے متعلق پوچھا گیا جو غیر شادی شدہ ہو کر زنا کرے۔ فرمایا اگر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو اور پھر زنا کرے تو اسے فروخت کر دو خواہ ایک رسی کے بدلے۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے یہ تیسری دفعہ فرمایا یا چوتھی دفعہ۔

عورتوں کے ساتھ بھید و فروخت کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے ذکر کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اُسے خرید لو اور انا دیکھ دو کہ وہ دیکھ لے کہ وہ اُنسی کی ہے جو اُنسا د کرے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شام کے وقت کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی شان بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا: لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔

۲۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ وَحْدَةَ شَنَا لَيْثُ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اشْتَرَى غَنًا مُقْتَضَاةً فَأَخْتَلَهَا فَإِنْ تَغَيَّرَ مَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخَطَهَا لَفِيَ حَلَبَتَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

باب ۳۱۱ بَيْعُ الْعَبْدِ الْزَّانِي وَقَالَ شَرِيعٌ إِنْ شَاءَ مَرَكَمُ الزَّانَا.

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمِقْبَرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَرَتَّ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيُجْلِدْهَا وَلَا يُتْرَبْ ثُمَّ إِنْ تَرَتَّ فَلْيُجْلِدْهَا وَلَا يُتْرَبْ ثُمَّ إِنْ تَرَتَّ الثَّلَاثَةَ فَلْيُجْلِدْهَا وَلَوْ بِحَبْلِ مِنْ شَعْرِ.

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا تَرَتَّ وَلَمْ تُحْصَ قَالَ إِنْ زَنَتْ فَأَجْلِدْ وَهَذَا ثَقْلَانِ زَنَتْ فَأَجْلِدْ وَهَذَا ثَقْلَانِ زَنَتْ فَأَجْلِدْ وَهَذَا ثَقْلَانِ زَنَتْ فَبَيْعُهَا وَلَوْ بِصَفِيرٍ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَذْرِي بَعْدَ الثَّلَاثَةِ إِلَّا الرَّابِعَةَ.

باب ۳۱۲ الْبَيْعُ وَالْيَشْرَاءُ مَعَ الْبَيْعِ.

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِ طَلِيًّا وَأَخْتِي فَإِنَّ أَوْلَاهُ لِمَنْ أَخْتَقَى ثُمَّ قَالَتْ لَيْسَ لِي أَخْتَقَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ الْعَشِي قَاتِلُ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ



مِنْ اشْرَطَ شَرْطًا كَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ اشْرَطَ يَأْتِ بِشَرْطٍ اشْرَطَ اللَّهُ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ.

۲۰۱۳ - حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي هَتَّاجٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَحْكِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ سَأَلَتْ بَرِيْقَةَ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا جَاءَتْ قَالَتْ إِنَّكُمْ إِذَا أَنْتُمْ تَبْتَغُونَهَا إِلَّا أَنْ يَشْرَوْكُمُ الْوَلَدُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ حَتَّى كَانَتْ زَوْجَهَا أَوْ عَبْدًا فَقَالَ مَا يَذَرِيْنِي.

بَابُ ۱۳ هَلْ يَبْتَغِي حَاضِرٌ لِبَادٍ غَيْرِ أَخِي وَهَلْ يُبَيِّنُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ وَرَحْمَتُ اللَّهِ عَلَيْهِ عَظِيمَةٌ.

۲۰۱۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ قَيْسٍ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ أَبِي نَجْرٍ رَوَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَقَامَ الصَّلَاةُ وَآيَةُ الرُّكُوعِ وَالنَّصْبِ وَالْقَاعَةِ وَالنَّصْبِ لِكُلِّ مَسْئَلَةٍ.

۲۰۱۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُلَافٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبْتَغِي حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ قُلْتُ لَا بَنِي هَتَّاجٍ قَالُوا لَهُ لَا يَبْتَغِي حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سُبُورٌ.

بَابُ ۱۴ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَبْتَغِي حَاضِرٌ لِبَادٍ يَأْخُذُ.

۲۰۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ

جو ایسی شرط عائد کرے کہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے غلط یہی شرط طبعی ہوں کہ نہ اللہ کی شرط نہ بادہ بھی اور زیادہ مضبوط ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت بربیعہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے ان کے پتھر پر لکھنے کے لیے جب وہیں تشریف لائے تو وہیں گندہ برتنیں کر اٹھیں نہ لکھنے دینے سے انکا کھانا مگر وہ اللہ کی شرط کے ساتھ ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے ہے ہر گناہ کبیرہ۔ میں رہا ہوں نے ناک سے کہا کہ اس کا غاوند آزاد تھا یا غلام؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

کیا شہری دیہاتی کا مال بغیر اجرت کے بیچ سکتا ہے نیز اس کی مدد اور خیر خواہی کر سکتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ کرے تو اسے مشورہ دو۔ غلام نے اس کی اجازت دی ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اس بات کی گواہی دینی پر کہ نہیں ہے کوئی مسلمان اگر اللہ و محمد مصطفیٰ اللہ کے رسول ہیں، نیز ناز پر نہ ہوں، زکوٰۃ دینی، امیر کی اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔

صلی بن عمر، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن طاؤس، ابن کے والد ماجد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! اگر تم نے مجھ کو اللہ کے لیے بیعت نہ کرے۔ میں (طاؤس) نے حضرت ابن عباس سے گزارش کی کہ لا یَبْتَغِي حَاضِرٌ لِبَادٍ کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

جس کے نزدیک مکروہ ہے کہ شہری دیہاتی کی بیعت اجرت پر کرے۔

عبدالرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ شہری دیہاتی کے

یہ یہ کرے۔ اور یہی حضرت ابن عباس کا قول ہے۔

شہری دیہاتی کا مال دلالی پر نہ بیچے۔ ابن سیرین اور ابراہیم نے اسے بائع اور مشتری کے لیے مکروہ سمجھا ہے اور ابراہیم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عربی بیع بی ثوباً کہے تو اس سے مراد خریدنا ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ بولی گئے اور نہ شہری کسی دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے ہمیں منع فرمایا گیا ہے کہ شہری دیہاتی کے لیے دلالی پر سودا کرے۔

آگے جا کر قافلے والوں سے ملنے کی ممانعت۔ اس کی بیع مردود اور وہ گنہگار ہے۔ گنہگار ہے جبکہ اسے جانتا ہو ورنہ بیع میں دھوکا ہے اور دھوکا جائز نہیں ہے۔

سعید بن ابی سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے جا کر ملنے اور شہری کے دیہاتی کے لیے سودا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ابن طاووس سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ یسعون حاضر لباد کا مطلب پر چار فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے جو دھوکہ روکی ہوئی بکری خرید بیٹھے تو اس کے ساتھ ایک ساع کھجوریں بھی دے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہارت کے لیے آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَاذٍ قَرِيبَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ -

بَابُ ۱۳ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَاذٍ بِالسَّمْسَةِ وَكَرَّةِ ابْنِ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ لِلْبَائِعِ وَالْمُسْتَرِي وَقَالَ ابْرَاهِيمُ لِمَنْ الْعَرَبُ يَقُولُ بِعْرُفٍ ثَوْبًا وَهِيَ تَعْنِي الشَّرَاءَ -

۲۰۱۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ كِرَّةً يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَتَجَشَّوْا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَاذٍ -

۲۰۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يُهْنِي أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَاذٍ -

بَابُ ۱۴ الْفَيْ عَنْ تَلْقَى التُّكْبَانِ وَإِنْ بَيْعُهُ مَرْدُودٌ لِأَنَّ صَاحِبَهُ عَصِيَ الْإِثْمَ إِذَا كَانَ بِهٖ عَالِمًا وَهُوَ خَدَاغٌ فِي الْبَيْعِ وَالْخَدَاغُ لَا يَجُوزُ -

۲۰۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ تَلْقَى وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَاذٍ -

۲۰۱۹ - حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَبْدِ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَلَى حَدِّ ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَعْنَى قَوْلِهِ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَاذٍ فَقَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سَمْسَارًا -

۲۰۲۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ اشْتَرَى مُحَقَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا قَالَ وَنَبِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلْقَى الْبَيْعِ -



حضرت عبدالعزیز بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: استمیٰ سے کوئی دھڑکے کے سوا دے پر سوا دے کہے اور انسان کے لیے آگے ہانک کر نہ ملے یہاں تک کہ وہ بازار میں پہنچا دیا جائے۔

آگے جا کر ملنے کی اتمہا،

نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہر عریدہ کے لیے قافلے والوں سے آگے جاتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے ہمیں سوا کرنے سے فرمادیا یہاں تک کہ قافلہ بازار میں پہنچ جائے۔ امام ابو عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حدیث مبیدہ کے مطابق وہ مجھ بازار کے اندر جانے سے پرہیز فرماتے تھے۔

ادھر طاعے سر کے پر تھی۔  
 ناک سے دھابت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
 عنہما نے فرمایا: لوگ غلے کا سودا ہانا کے ادا پہ طلبے سر  
 پر کر لیتے ادا کن جگہوں پر چننے پر بیچ دیا کہتے۔ پس  
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان جگہوں پر بیچنے سے منع  
 فرمایا جب تک اُسے مستقل نہ کر لیں۔

بیسٹ میں جن شہرطوں کا کھڑا جائزہ نہیں ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس بربہ آئی اور کہا کہ میں نے اپنے ماکھوں سے فواد قیہ چاندی پر رکھا تب تک رہا ہے اور سالانہ ایک اوقیہ ادا کروں گی، لہذا میری مدد فرمائیے۔ میں نے کہا کہ اگر تمہارے ماکھ چاہیں تو میں پُر قیمت ادا کر دیجی ہوں لیکن وہ میرے لیے ہوگی۔ بربہ اپنے ماکھ کے پاس گئی اور اُن سے کہا تو مصلی نے انکار کر دیا۔ وہ اگلے پاس سے آئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس نے کہا کہ میں نے وہ بات اُن سے کہی تھی لیکن اُنھوں نے انکار کر دیا مگر جبکہ وہ اُن کے لیے ہوئے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حضرت عائشہ! میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا کہ یہ کہ اُسے غریب اور اضعیف ولاملک شرط کرنے سے بدتر ہے اور وہ اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پس حضرت عائشہ نے یہ کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ

٢٠٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُفَظَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَعِينُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ  
بَعْضٌ وَلَا تَلْقُوا السَّلَامَ حَتَّى يُقَبَّلَ بِهَا إِلَى السُّوقِ -  
بَابُ كَيْفَةِ مُنْتَهَى الشُّكْرِ -

٢٠٢٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُورِيَّةُ  
عَنْ ثَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ  
الْوُكْبَانَ فَتَشْرِي مِنْهُمْ الطَّعَامَ فَهَذَا الَّذِي صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يَبْلُغَ بِهِ شَوْقَ الطَّعَامِ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا فِي أَهْلِ الشُّوْقِ يَبْكُ حَرِيْقُ  
عَبْدِ اللَّهِ -

٢٠٢٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هُبَيْرٍ أَنَّ  
قَالَ حَدَّثَنِي تَائِبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانُوا  
يَتَّبِعُونَ الطَّعَامَ فِي أَهْلِ الشُّوْقِ فَيَبْغُونَ فِي  
مَكَانِهِمْ فَتَنَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ يَتَّبِعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يَتَّقُوا

بِالْمِثْلِ إِذَا اشْتَرَيْتَ شَيْئًا بِمِثْلِهِ

٢٠٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا لَكَ  
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
جَاءَتْنِي بِرَبْرَةٍ فَقَالَتْ كَاتِبَتْ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ  
فِي كُلِّ عَامٍ أَوْ قِيَّةً فَأَوْحَيْتَنِي فَقُلْتُ لَأَنْ أَحْبَبَ  
أَهْلِيكَ أَنْ أَهْلِيهَا لَهُمْ وَيَكُونُ وَلَدًا لِي لِي فَعَلْتُ  
فَدَخَلْتُ بِرَبْرَةٍ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوُا عَلَيْهَا  
فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ رَسُولٌ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ خَالِيسٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَزَمْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوُا  
إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَدُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لِمَلِكِهَا مَا شِئْتُ لِي لَهُمْ الْوَلَدُ فَإِنَّمَا الْوَلَدُ لِي  
أَعْتَقَ فَعَلْتُ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا:  
اما بعد لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں کہتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں  
نہیں ہیں۔ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ باطل ہے خواہ سو شرطیں  
ہوں۔ اللہ کا فیصلہ زیادہ سچا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے۔ جھک  
دلاؤ اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے ونڈی خریدنا  
چاہی۔ اس کے مالگوں نے کہا کہ ہم تجھے اس شرط پر نہیں گے کہ ملا  
ہم اسے لیے ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا منہ  
ذکر کیا تو فرمایا: اس سے تہا کر کیا بگٹے گا کیونکہ وہ اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔  
کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گندم کے بدلے گندم سودیں مگر  
جبکہ اہتوں ہاتھ ہوں۔ جڑ کے بدلے جو سودیں مگر جبکہ اہتوں ہاتھ ہوں۔  
کھجوروں کے بدلے کھجوریں سودیں مگر جبکہ اہتوں ہاتھ ہوں۔

کشمش کے بدلے کشمش اور اناج کے بدلے اناج  
فروخت کرنا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔  
مزابنہ یہ ہے کہ کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچی جائیں اور  
انگوروں کے ساتھ ناپ کر کشمش بیچی جائیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی  
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے مزابنہ یہ  
ہے کہ کھجوریں تول کر بیچی جائیں کہ اگر زیادہ ہیں تو میرے لیے اور اگر  
کم ہیں تو میرے فیسے۔ روای کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت زید بن  
ثابت نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
عزایا میں انداز سے ک اجازت دی ہے۔

جو کے بدلے جو کی بیع

وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ  
أَمَا بَعْدَ مَا بَالَ رِجَالٌ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي  
كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَبُذِلَ  
بِاطِلٌ قَرِيبٌ كَانَ يَأْتِي شَرْطٌ قَضَاهُ اللَّهُ أَحْسَنُ وَشَرْطُ  
اللَّهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۲۰۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ  
أَدَاتِ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتَعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا  
يُنْبِعُكِهَا عَلَى أَنْ وَلَّاهَا لَنَا فَكَذَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا يَنْفَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔  
باب ۳۲ بَيْعُ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ۔

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ تَالِثِ بْنِ أَوْسٍ سَمِعَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَبَّرَ الْبُرْبَارُ الْآهَاءَ وَهَاءَ وَ  
الشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ بِرَبِّ الْآهَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ  
بِرَبِّ الْآهَاءَ وَهَاءَ۔

باب ۳۵ بَيْعُ الرَّيْبِ بِالرَّيْبِ وَ  
الطَّعَامِ بِالطَّعَامِ۔

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ  
نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَابِنَةِ وَالْمَزَابِنَةُ بَيْعُ التَّمْرِ  
بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الرَّيْبِ بِالرَّيْبِ كَيْلًا۔

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَزَابِنَةِ قَالَ وَالْمَزَابِنَةُ أَنْ يَبْيَعَ  
التَّمْرَ بِكَيْلٍ إِنْ زَادَ قِلٌّ وَإِنْ قُفْضَ فَعَلَى مِثَالٍ وَ  
حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَهَقَ فِي النَّعْرَاءِ بِخُرْمِهَا۔

باب ۳۸ بَيْعُ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ۔



۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَدْنَى أَخْبَرَنَا أَنَّهُ  
السَّمْسُ مِنْ قَائِمَاتِهِ دِينَارٌ قَدْ عَارَى طَلْعُهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
فَتَنَا وَضَعْنَا حَتَّى أَصْطَرَفَتْ مِنِّي فَأَخَذَ الذَّهَبَ  
يُقِيلُهَا فِي يَدِي ثُمَّ قَالَ حَتَّى يَأْتِيَ قَائِي مِنَ الْغَائِبَةِ وَ  
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا تَفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ  
مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ  
يَبَا إِلَّا هَلَاةٌ وَهَلَاةٌ وَالزُّبُرُ بِالزُّبُرِ إِلَّا هَلَاةٌ وَهَلَاةٌ وَالْقَبِيرُ  
بِالْقَبِيرِ إِلَّا هَلَاةٌ وَهَلَاةٌ وَالشُّرُ بِالشُّرِ إِلَّا هَلَاةٌ وَهَلَاةٌ

بِالذَّهَبِ ۝ يَبِيعُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ۝

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ  
بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُوا الذَّهَبَ  
بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءٌ وَسَوَاءٌ قَالُوا لَوْ بَاعُوا الذَّهَبَ  
بِالسَّوَادِ لَمْ يَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالسَّوَادِ وَلَا يَبِيعُوا الذَّهَبَ  
كَفَيْتُمْ وَشُكْرُكُمْ ۝

بِالسَّوَادِ ۝ يَبِيعُ الْوُضْءُ بِالْوُضْءِ ۝

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الرَّثَمَةِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي  
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ مِثْلَ ذَلِكَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ  
يَا أَبَا سَعِيدٍ مَا الَّذِي حَدَّثْتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقِيلَ أَبُو سَعِيدٍ فِي الصَّرَفِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَ  
الْوُضْءُ بِالْوُضْءِ مِثْلًا بِمِثْلٍ ۝

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ مجھے سودینار بھٹکانے کی ضرورت پڑی۔ پس مجھے حضرت طلحہ بن  
عبید اللہ نے بلایا اور ہم دونوں رضاعت ہو گئے، یہاں تک کہ مجھ  
سے سونے کے لئے کہ وہ اپنے ہاتھ میں لے لے پلٹے۔ پھر کہا کہ  
میرے خزانچی کو غابہ سے آجائے وہ حضرت عمر بن لاسہ سے تھے لہذا  
فرمایا: خدا کی قسم! ان سے جدا نہ ہونا، جب تک رستم نہ دے گی کیونکہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سونے کے بدلے  
سونا سووے، مگر جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہوں گنم کے بدلے گنم سوو  
ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں گنم کے بدلے گنم سوو، مگر جبکہ ہاتھوں  
ہاتھ ہوں۔ کھجوروں کے بدلے کھجوریں سوویں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ  
سونے کے بدلے سونے کی بیخ

صدیق بن فضال، اسماعیل بن علیہ، یحییٰ بن ابواسحاق، عبد الرحمن  
بن ابوبکر، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مالک  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سونے کو سونے کے بدلے  
نہ بیچو مگر برابر برابر، چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر  
برابر لیکن سونے کو چاندی کے بدلے یا چاندی کو سونے کے  
بدلے میں طرح کا ہر ضرورت کر دیا کرو۔

چاندی کے بدلے چاندی کی بیخ

سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے اسی طرح روایت کی ہے جیسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔  
پس حضرت عبد اللہ بن عمر سے بے تو کہا: اے حضرت ابوسعید!  
اپر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا روایت کرتے ہیں؟  
حضرت ابوسعید نے بھانے کے متعلق کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سونا سونے کے بدلے  
برابر برابر ہر اچھا چاندی کے بدلے برابر برابر ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کے بدلے سونا نہ بیچو مگر برابر اور ایک کو دوسرے سے کم و بیش نہ رکھو۔ چاندی کو چاندی کے بدلے نہ بیچو مگر برابر برابر اور ان میں سے ایک دوسرے سے کم و بیش نہ ہو اور فاتب چیز کو موجودہ چیز کے بدلے فروخت نہ کرو۔

دینار کے بدلے دینار اور عمارت

ابو صالح زکیات سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو سعید

خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دینار کے بدلے

دینار اور درہم کے بدلے درہم۔ میں (ابو صالح) ان کی خدمت میں

میں گیا کہ حضرت ابی عباسؓ کو ابیہا نہیں فرماتے۔ حضرت ابیہا

کا بیان ہے کہ میں نے ان سے پوچھتے ہوئے کہا کہ آپ نے یہ

بات بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے یا اللہ کے کتاب

میں پائی ہے؟ کہا کہ میں ان میں سے کوئی بات نہیں کہتا بلکہ رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق آپ کو مجھ سے زیادہ علم ہے

اں مجھے حضرت اسامہؓ نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

چاندی کی سونے کے بدلے اٹھارہ سو

ابو المنہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت برادر بن عازب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت قریب بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عراقی

کے متعلق پوچھا تو ان میں سے ہر ایک نے فرمایا کہ یہ مجھ سے زیادہ

جانتے ہیں اور دونوں فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے سونے کو چاندی کے بدلے اٹھارہ سو بیچنے سے منع

فرمایا ہے۔

سونے کی چاندی کے بدلے نقد بیع

یحییٰ بن ابی اسحاق نے عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت کی

ہے کہ ان کے والد ماجد نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی

کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے سے منع فرمایا ہے مگر

جبکہ برابر برابر ہوں اور حکم فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے جس

طرح چاہیں بیچیں اور چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہیں

فروخت کریں۔

عَنْ تَائِفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ لَا تَبِيعُوا الْوَرَقَ بِالْوَرَقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا عَاجِبًا بِأَجْزٍ.

باب ۳۵ بَيْعُ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ نِسَاءً.

۲۰۳۳. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الصَّخَّاءُ

بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ مَوْلَى دِينَارٍ



بَابُ ۱۳۵۱ بَيْعُ الْمَرْأَةِ بِتَنْفِيقِ الْفَرَسِ  
وَبَيْعُ الدَّيْنِ بِالْكُفْرِ وَبَيْعُ الْعَرَايَا قَالَ لَيْسَ نَبِيُّ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيعُ الْمَرْأَةَ بِتَنْفِيقِ الْفَرَسِ  
۲۰۳۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَكْدَرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ  
ثَعْلَبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يَبِيعُوا الشَّعْرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبِيعُوا  
بَشَرًا كَثِيرًا قَالَ سَالِمٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ  
بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَةِ بِالرَّطْبِ أَوْ بِالشَّعْرِ

لَمْ يَرِ تَحْصِي فِي غَيْرِهِ  
۲۰۳۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبِيعُ الْمَرْأَةَ بِتَنْفِيقِ الْفَرَسِ  
۲۰۳۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ قَاوُذَ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ مَوْلَى  
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبِيعُ الْمَرْأَةَ بِتَنْفِيقِ الْفَرَسِ  
وَالْمَرْأَةَ بِتَنْفِيقِ الْفَرَسِ فِي تَوْفِيقِ الشَّعْرِ  
۲۰۳۹ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ عَنْ  
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيعُ الْمَرْأَةَ بِتَنْفِيقِ الْفَرَسِ  
۲۰۴۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبِيعُ الْمَرْأَةَ بِتَنْفِيقِ الْفَرَسِ  
۲۰۴۱ بَيْعُ الشَّعْرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ  
بِالدَّهَبِ وَالْفِصَّةِ

بیع مزاربند۔ یہ کھجور کے بدلے کھجور اور کشمش کے بدلے انگور کی  
جیسے ہے اور بیع عرایہ سے۔ حنفی ماس نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے مزاربند اور عرایہ سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجوروں کو اس وقت تک  
فروخت نہ کیا کرو جب تک وہ کپڑا نہ ہو جائے اور کھجوروں کو کھجوروں کے  
بدلے نہ بیچا کرو۔ سالم، عبد اللہ، حضرت زید بن ثابت رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے بیع عریہ کی اجازت مرحمت فرمائی یعنی تر کھجوروں کو  
فکک کھجوروں کے بدلے بیچنے کی اور دوسری چیزوں کی اجازت  
نہیں دی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزاربند سے منع فرمایا ہے اور  
مزاربند یہ ہے کہ کھجوروں کو کھجوروں کے بدلے ناپ کر نیچے اور  
انگوروں کو کشمش کے بدلے ناپ کر۔

عبد اللہ بن یونس، مالک، طاہر بن حنین، ابو ریحان مہدی  
ابراہیم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزاربند اور عرایہ سے منع فرمایا  
ہے مزاربند کھجوروں کو فروخت پر لگی ہوئی کھجوروں کے بدلے خرید

کر کے بیع عرایہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرایہ اور عرایہ سے منع  
فرمایا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے عریہ مانے کا مانع سے فروخت کرنے کی اجازت مرحمت  
فرمائی ہے۔  
فروخت پر لگی ہوئی کھجوریں مانے اور پانندی کے بدلے  
فروخت کرنا۔



ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کو کچنے سے پہلے نیچنے سے منع فرمایا ہے اور ان میں سے خٹوڑی سی بھی دینا دوسرے کے بدلے نہ نیچنی جاتیں مگر بیع عرایہ کی صورت میں۔

عبداللہ بن عبدالوہاب، عبید اللہ بن ربیع، امام مالک داؤد ابوسفیان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایہ میں پانچ دینے یا پانچ دینے سے کم کی اجازت مرحمت فرمائی ہے؟ فرمایا: ہاں۔

حضرت سہیل بن ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے بدلے کھجور کی بیع سے منع فرمایا ہے اور عرب میں انداز سے نیچنے کی اجازت دی ہے تاکہ اس کے گھر والے تازہ کھجوریں کھائیں۔ اور دوسری دفعہ سفیان نے کہا کہ عرب میں اس کے گھر والوں کو انداز سے نیچنے کی اجازت دی ہے تاکہ وہ کھجوریں کھائیں۔ کہا کہ یہ بھی اسی طرح ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے سہیل سے کہا جبکہ میں لوٹا تھا کہ اہل مکہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرایہ میں اجازت دی ہے؟ فرمایا کہ اہل مکہ کیسے جانتے ہیں؟ میں عرض کیا کہ وہ حضرت عاتبہ سے روایت کرتے ہیں۔ پس وہ خاموش ہو گئے۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے یہ بتانا چاہا کہ حضرت جابر قبائل مدینہ سے ہیں۔ سفیان سے کہا گیا کہ اس میں کچنے سے پہلے نیچنے کی ممانعت نہیں؟ فرمایا: نہیں۔

عرایہ کی تفسیر امام مالک نے فرمایا کہ عرایہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو کھجور کا درخت جسے کھائے بدلے بار آنے سے تکلیف پہنچا دے تو اسے اجازت دی ہے کہ کھجوریں کھجوروں کے بدلے اسے خرید لے۔ ابن ادریس کا قول ہے کہ عربی کھجوریں ناپ کہ ہر انہوں ہاتھ اور انداز سے نہ ہو۔ حضرت سہیل بن ابی حمزہ کا قول ہے کہ دوسروں سے ناپ کہ ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَآبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الشَّعْرِ حَتَّى يَطْيَبَ وَلَا يَبَاعَ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالْذِّينَارِ وَالْذِّهْقِ إِلَّا الْعَرَايَا۔

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا وَسَالَةَ، عُبَيْدَ اللَّهِ بْنُ الرَّبِيعِ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ قَالَ نَعَمْ۔

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بِشِيرًا قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَكْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الشَّعْرِ بِالشَّعْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا ثَبَاعَ يَخْرُصَهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا وَطَبَا وَقَالَ سَفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَهُ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا يَخْرُصُهَا يَأْكُلُهَا وَطَبَا قَالَ هُوَ سَوَاءٌ قَالَ سَفْيَانُ فَقُلْتُ لِيَحْيَى وَآسَا غَلَامٌ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فَقَالَ وَمَا يَذَرِي أَهْلَ مَكَّةَ قُلْتُ لَا تَدْرُونَ وَنَهَى عَنْ جَابِرٍ فَسَكَتَ قَالَ سَفْيَانُ إِنَّمَا أَتَيْتُ أَنْ جَاءَ مَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَمِثْلُ لِسَفْيَانَ وَلَيْسَ فِيهِ نَهْيٌ عَنْ بَيْعِ الشَّعْرِ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحُهُ قَالَ لَا۔

۱۳۵۹۔ تَفْسِيرُ الْعَرَايَا وَقَالَ مَالِكٌ الْعَرَايَا أَنْ يُعْرَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ السَّخْلَةَ ثُمَّ يَتَأَذَى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ فَرَخَّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ الْعَرِيَّةُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ الْقَرِيْبِ إِنْ بَدِيَ لَهَا كَوْنُ بِالْجَزَائِفِ وَمِمَّا يَقْوِيهِ قَالَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَكْمَةَ بِالْأَوْسُقِ الْمُؤَشَقَةِ



سے روایت کی کہ عرایا یہ ہے کہ کوئی اپنے باغ سے کھجور کے ایک یا دو درخت کسی کو دے۔ یزید بن سفیان بن حبیب سے روایت کی کہ عرایا کھجور کا درخت ہے جو سکیمز کے لیے بہہ کر دیا جاتا ہے اگر وہ انتظار کر سکتے ہوں تو انہیں اجازت دی ہے کہ جتنی کھجوروں کے بدلے چاہے اسے فروخت کر دے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عرایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپ کا اٹھانہ کر کے نیچے کی اجازت دی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ نے فرمایا کہ عرایا کھجور کے ان مقررہ درختوں کو کہتے ہیں جن کو کھاس اگر آپ انہیں خرید لیں۔

### پکنے سے پہلے پھلوں کا بیچنا

یث، ابوالزنا، عروہ بن زبیر، ہبل بن ابی محمد انصاری سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں لوگ پھلوں کو بیچ دیا کرتے۔ جب لوگ تقاضا کرتے حاضر ہوتے تو بیچنے والا کہتا کہ اسے کھان کی بیماری لگ گئی تھی۔ اسے مراض یا قشام کی بیماری لگ گئی تھی جب جھگڑے زیادہ آنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب انہیں فروخت نہ کیا کرو جب تک پک نہ جائیں یہ جھگڑوں کی کثرت کے باعث بطور مشورہ فرمایا۔ مجھے فارح بن زید بن ثابت نے بتایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زمین کے پھلوں کو نہ بیچتے جب تک پک نہ جاتے اور زرد سے سرخ کھجور کی ظاہر نہ ہو جاتیں۔ امام ابوالعباس بخاری نے فرمایا کہ علی بن بحر، حاکم، غیبہ، زرکری، ابوالزنا، عروہ، ہبل نے اسے حضرت زید سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

وَقَالَ ابْنُ اسْمَاعِيلَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَتْ الْعَرَايَا أَنْ يُعْرَى الرَّجُلُ فِي مَالِهِ النَّخْلَةَ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ الْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُؤْتِي تَوَهْبًا لِلْمَسَاكِينِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا رَخَصَ لَهُمْ أَنْ يَبِيعُوا بِهَا مَا شَاءُوا مِنَ التَّمْرِ۔

۲۰۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقَيْبَةَ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ يُبَاعَ بِهَا خَصْمًا كَيْدًا قَالَ مُوسَى بْنُ عُقَيْبَةَ وَالْعَرَايَا غُلَّتْ مَعْلُومَاتٌ تَلِيهَا فَتَشْتَرِيهَا۔

بَابُ بَيْعِ الشَّعَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَقَالَ الْكَلْبُ عَنْ أَبِي الْإِثْنَادِ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يَحْدِثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ الرَّمْثَارِيِّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّكَ حَدَّثْتَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَايَعُونَ الْبُخَارِيَّ إِذَا حَدَّثَ النَّاسُ وَحَصَرَتْ قُلُوبُهُمْ قَالَ الْمُتَبَايِعُ إِنَّهُ إِذَا أَصَابَ الشَّعْرَ الدَّمَاءُ أَصَابَهُ مُرَاطٌ أَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَجْعَلُونَ بِهَا فَعَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كُنْتُ مِنْهُ الْخُصُومَةَ فِي ذَلِكَ فَأَمَّا لَوْ فَلَا تَتْبَايَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ الْبُخَارِ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا يَكْثُرُ خُصُومَتُهُمْ أَحْبَبْتُ خَارِجَةَ بَنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَمَّا كَانَ يَبِيعُ شَعْرًا رَضِيَ حَتَّى يَطْلُمَ الزُّبَا فَيَتَّبِعُونَ الْأَصْفَرِينَ الْأَحْمَرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ حَقٌّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ لَمَّا كُنْتُ مِنْهُ الْخُصُومَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَادَى عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ۔

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری کو بھلوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے جب تک وہ بیک نہ بائیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کے بیویوں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا یعنی سرخ ہونے سے پہلے۔

مسید بن مینار سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شفع سے پہلے کھجوروں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے کہا گیا کہ شفع کیا ہے؟ فرمایا کہ اتنی سرخ اندر در ہوا میں کہ کھائی جاسکیں۔

پکنے سے پہلے کھجوروں کا بیچنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھلوں کو پکنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے اور کھجوروں کو زہرے سے پہلے۔ کہا گیا کہ زہر کیلہ؟ فرمایا کہ اُن کا سرخ اور زرد ہونا۔

جب پکنے سے پہلے کھجوریں بیچ دی جائیں اور کوئی آفت آپڑے تو نقصان بائع پر پڑے گا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہرے سے پہلے بھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ اُن سے کہا گیا کہ زہر کیلہ؟ فرمایا یہاں تک کہ سرخ ہو جائیں۔ فرمایا زہر کیلہ تو یہی اگر اللہ تعالیٰ بھلوں کو روکے تو تم کس کی قیمت لیتے ہو؟ فرمایا کہ ایک آدمی پکنے سے پہلے بھل خریدتا ہے پھر اُس پر آفت آپڑتی ہے تو نقصان اُس کے مالک پر پڑے گا۔ سالم بن عبد اللہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پکنے سے پہلے بھلوں کو نہ بیچو اور نہ کھجوروں کے بد سے کھجوریں بیچو۔

عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْبَايَعِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَايَعِ وَالْمُبْتَاعِ.

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مِقْلَابٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتَّى تَرَهُوَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَعْزِي حَتَّى تَحْمَرَّ.

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُنَبِّهٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتَّى تَشْفَقَ فَيَقِيلَ مَا تَشْفَقُ قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا.

باب ۱۳۔ بَيْعُ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا.

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَعَنِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ قِيلَ وَمَا يَزْهُو قَالَ يَصْفَرُّ وَيَصْفَرُّ.

باب ۱۴۔ إِذَا بَاعَ الثَّمَرُ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاطَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَايَعِ.

۲۰۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْبَايَعِ حَتَّى تَرَهُوَ فَيَقِيلَ لَهُ وَمَا تَرَهُوَ قَالَ حَتَّى تَحْمَرَّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَا يَأْخُذُهَا قَالَ لَوْلَا أَنْ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاطَةٌ كَانَ مَا أَصَابَتْهُ عَلَى سَرِيرَةٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّبَاعُوا الثَّمَرَ بِالْثَمْرِ صَلَاحُهَا وَلَا تَتَّبِعُوا الثَّمَرَ بِالْثَمْرِ.



بَابُ ۱۳۶۳ شَرَاءُ الظَّعَامِ إِلَى أَجَلٍ.

۲۰۵۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو حَدَّادٍ الْإِسْطَقْسِيُّ قَالَ ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
السَّلَافِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ شَحْرٌ حَدَّثَنَا عَنْ الْأَسْوَدِ  
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ السَّيِّدِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اشْتَرَى طَبْعًا مَائِنَ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ  
فَرَهَنَهُ دِرْهَمًا.

بَابُ ۱۳۶۴ إِذَا تَدَبَّعَ تَمْرًا بِتَمْرٍ خَيْرٌ مِنْهُ.

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْمُجَنَّبِيِّ بْنِ  
سُهَيْلٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْرِ خِيَارِهِ يَتَمَنَّى  
حَبِيبٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا وَاللَّهِ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا  
بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعِ بِالْإِدْعَامِ  
شَقَّابَتُهُ بِالْإِدْعَامِ جَنِينًا.

بَابُ ۱۳۶۵ مَنْ بَاغَرَ تَخْلًا قَدْ أُتِرَتْ أَوْ أَرْضًا  
مَزْرُوعَةً أَوْ بِجَارَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ وَقَالَ لِي  
إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ يَمُوتُ  
ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ عَنْ تَأْفِيمِ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
أَيُّمًا لَحِقَ يَبْعَثُ قَدْ أُتِرَتْ لَعْرِيْدٌ كَبِيرًا الْقَمَرُ  
فَالْتَمَسَ يَلْدَاهُ أَبَوَاهَا وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ وَالْحُرُّ  
سَهْلٌ لَهُ تَأْفِيمٌ هُوَ كَوْنُ الثَّلَاثِ.

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ تَأْفِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاغَرَ تَخْلًا قَدْ أُتِرَتْ لَعْرِيْدًا  
لَيْسَ بَعْدَ الْإِثْمِ أَنْ يَشْتَرِيَ الْمُبْتَاعَ.

بَابُ ۱۳۶۶ بَيْعُ التَّرْبِيعِ بِالظَّعَامِ كَيْلًا.

مدت مقرر کر کے فخریدنا

الشمس سے روایت ہے کہ کرم نے ابراہیم نخعی کے پاس فرمایا  
گر دی مکے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ پھر اس کے ذریعے  
سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے ایک مدت کے واسطے پر فخرید  
اور اپنی نذرہ اس کے پاس رہن رکھی۔

جب کوئی اچھی کھجوروں کے بدلے کھجوریں بیچنا چاہے۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو غیر کے لیے عامل بنایا۔  
وہ عمدہ کھجوریں لے کر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا: کیا غیر کی سب کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول  
اللہ! صدقاً قسم! ہم یہ ایک صاع یا دو صاعوں کے بدلے اور  
دو صاع یمن صاعوں کے بدلے خریدتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو بلکہ انھیں دو ہجروں سے بیچ دیا  
کرد اور پھر اچھی کھجوریں دو ہجروں سے خرید لیا کرو۔

جس نے پیوند لگی کھجوریں یا راعیت والی زمین بیچی یا  
ٹھیکے پر دی۔ امام ابو عبد اللہ بخاری، ابراہیم ریشام، ابن جریر،  
ابن ابی شیبہ، ناٹھ مولیٰ ابن عمر سے روایت ہے کہ جس نے پیوند لگی  
ہوئے کھجور کے درخت، بیچے اور پھلوں کا ذکر نہیں کیا تو پھل اسی  
کے ہیں جس نے پیوند کاری کی اور اسی طرح ظلام اور کھیتی۔ ناٹھ نے  
ان صواب تین چیزوں کے نام لیے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے پیوند لگی کھجور  
کا درخت دیکھا اس کے پھل پیر مدد گاہ کے واسطے ہیں جو کھجور  
عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

فصل کو ناپ واسطے غلے کے بدلے فروخت کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزانبہ سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے باغ کے پھل بیچے۔ اگر وہ کھجوریں ہوں تو اتنی کھجوروں کے بدلے اور اگر انجور ہوں تو اتنے من کشمش کے بدلے بیچے اور اگر کھیتی ہو تو اتنے من غلے کے بدلے بیچے۔ ان سب سے منع فرمایا۔

درخت کیست کھجوریں بیچنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کھجور کے درخت میں پرند لگایا۔ پھر درخت کو بیچ دیا تو پھل پیوند لگانے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کرے۔

بیع مخاضره

اسحاق بن ابی طلحہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محافکہ، مخاضره، غلام، منابذہ اور مزانبہ راہ طریقوں سے خرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زہرے پیلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ ہم حضرت انس کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اس کا زہر کیا ہے۔ فرمایا کہ سرخ اور زرد ہو نا۔ بتاؤ اللہ تعالیٰ پھل نہ لینے دے تو اپنے بھائی کو مال کس چیز کے بدلے ملال کرتے ہو۔

گاہ بے کی بیع اور اسے کھانا

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت میں حاضر تھا وہ آپ کا بھاتا دل فرما رہے تھے۔ فرمایا کہ درختوں میں سے ایک مردہ درخت کی طرح ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ وہ درخت کھجور ہے مگر میں زہر تھا۔ خود فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

جو شہر میں تجارت اٹھیکے اور ناپ تول میں وہی اصطلاحات

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَزَانِبَةِ أَنْ يَبِيعَ شَرَحًا يَحْلِبُهُ إِنْ كَانَ خَلًا يَشْرِكِيلاً وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَيْبٍ كَيْلًا أَوْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلٍ طَعَامٍ وَنَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ۔

باب ۱۳۶ بیع التخل یا صلہ۔

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ أَبْرَحَ خَلًا شَرَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي آتَرَ نَمْرًا التَّخْلُ إِلَّا أَنْ يَشْرَطَ لَهُ الْمُبْتَاعُ۔

باب ۱۳۶ بیع المخاضرة۔

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اسْحَقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَاظَرَةِ وَالْمُخَاظَرَةِ وَالْمُخَاظَرَةِ وَالْمُخَاظَرَةِ۔

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الشَّرْحِ حَتَّى تَرَوْهُمُ فَعَلْنَا لَا نَسِي مَا تَرَوْهُمَا قَالَ تَحَسَّرُوا وَتَضَعُوا أَيْتَرَانِ مَنَعَا اللَّهُ الشُّكْرَةَ بِمَا تَسْتَحِلُّ مَا لَ أَخِيكَ۔

باب ۱۳۶ بیع الجزار وائلہ۔

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي شَرَحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَكُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ جُتَارًا فَقَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ التَّخْلَةَ فَإِذَا أَنَا أَخَذْتُ مِنْ قُلْمٍ مِنَ الشَّخْلَةِ۔

باب ۱۳۷ مَنْ أَجْرَى أَمْرًا لَا مَصْرَ عَلَى مَا



اور حضرت عالم نافعہ کے جو ان کے درمیان معرفت ہوں۔  
 قاضی قزوين نے سوت والوں سے فرمایا کہ تمہارے طریقوں کے مطابق  
 فیصلہ کیا جائے گا۔ عبد الوہاب، ایوب، محمد بن سیرین نے فرمایا کہ دس  
 کی چیز کر گیاہ میں نیچے کر کوئی مضائقہ نہیں اللہ خیر کے بدلے لے لے۔  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ہند سے فرمایا ہر اتنا خرچ سے بیکار  
 جو دستور کے مطابق تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے کافی رہے اور  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو فقیر ہر وہ دستور کے مطابق کھائے جس نے  
 عبد اللہ بن عباس سے کلمہ پڑھ لیا اور کہا کتنے میں ہا اٹھوں نے کہا کہ  
 قد وافق میں۔ پس وہ سوار ہو گئے۔ پھر وہی دفعہ آئے اور کہا کہ گھر سے کی  
 مزدور ہے۔ چنانچہ اس پر سوار ہو گئے اور کچھ طے نہ کیا۔ چنانچہ ان کی  
 طرف نصف درہم بھیج دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ  
 نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کچھ لگانے لہذا رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو ایک مدہ کھجوریں دینے کا حکم فرمایا اور اس کے  
 مالکوں سے سفارش کی کہ اس کے خراج میں کمی کریں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ  
 ہند امّ مہاجر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض  
 کیا کہ ہوشیارانہ خرچ آدمی ہیں۔ اگر میں چھپا کر ان کے مال سے لیا کروں  
 تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ فرمایا کہ اتنا سے لیا کرو جو دستور کے مطابق  
 تمہارے لیے اور تمہارے بیٹوں کے لیے کافی ہو۔

احسان، السیر، نظام — محمد، عثمان بن لؤی، نظام بن مؤ  
 ان کے والد ماجد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے  
 ہوئے سنا کہ جمال وہ ہر وہ بچہ اور بزرگ دست ہر وہ دستور کے  
 مطابق کھائے۔ یہ آیت یتیم کے مال کے متعلق نازل ہوئی جو اس کی گزلی  
 کو اور اس کے مال کا بھلا پاتا ہے کہ اگر وہ تنگ دست ہے تو  
 اس میں سے دستور کے مطابق کھائے۔

ایک شریک کا دوسرے شریک سے بیع کرنا

يَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوتِ وَالْأَحْيَانِ وَالْمَكْنِ  
 وَالْعَدْلِ وَسُنَنِهِمْ عَلَى نِيَّتِهِمْ وَمَعْدَاهُمْ الْمَشْفُوعُونَ  
 وَقَالَ شَرِيكَ الْفَرْدَانِ سَلِّمْكُمْ بَيْنَكُمْ رَبُّكُمْ قَالَ  
 عَبْدُ لَوْكَابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ لَأَبَاسُ لَعَشْرَةً  
 بِأَحَدٍ عَشْرَةً وَأَحَدٌ لِلْفَقِيرَةِ رَكْعَةً وَقَالَ السَّيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُعْنِي خُنِي مَا يَكْفِيكَ وَ  
 وَكَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ وَقَالَ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا  
 فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ وَكَانَتْ لِي الْحَسَنُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ  
 ابْنِ مَرْثَدٍ مِنْ حِمَارٍ فَقَالَ يَكُوفُ قَالَ بَدَا لِي فَيُنِ  
 فَرَكِبَهُ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ الْحِمَارُ الْحِمَارُ  
 فَرَكِبَهُ وَلَمْ يُشَارِطْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَنْصَبُ دِرْهَمَ  
 ۲۰۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ  
 عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَجَرَّ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَلْحَةَ فَأَمَرَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ وَأَهْلَهُ  
 أَنْ يَخْفِفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجٍ -

۲۰۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ  
 هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَذَا أَمْرٌ مَطْلُوبٌ  
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَاسُ فَيُنِ  
 شَوْجِهٍ فَيُنِ عَلَى جُنَاحٍ أَنْ أَخَذَ مِنْ مَالِهِمْ وَقَالَ  
 حُذِرِي أَنْتِ وَبَنَاتُكِ مَا يَكْفِيكَ بِالْمَعْرُوفِ -

۲۰۶۰ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا لُبَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ  
 هِشَامُ وَكَانَ فِي مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَنْ سَدِّ  
 مَقْدٍ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يَخْبُرُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ  
 سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعِفْ وَمَنْ  
 كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ أَنْزَلَتْ فِي وَطْنِ الْيَتِيمِ  
 الَّذِي يُتِيمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ كَفِيرًا  
 أَكَلْ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ -

بِالسَّحَابِ بِغَيْرِ الشَّرِيكَ مِنْ شَرِيكَ -

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرمال میں شفعہ کا حق مقرر فرمایا جب تک وہ تقسیم نہ ہو۔ جب حدیث قائم ہو گئیں اور ملتے بدل گئے تو شفعہ نہ رہا۔

غیر منقسم زمین، گھر اور سامان کی بین

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرمال میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ جب حد قائم ہو جائیں اور ملتے بدل دیے جائیں تو شفعہ نہ رہا۔ عبد اللہ نے ہم سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہرمال میں جو تقسیم نہ کیا گیا ہو۔ متابعت کی اس کی ہشام، عمر، عبد اللہ بن زبیر نے فرمایا کہ ہرمال میں اور روایت کیا ہے عبد الرحمن بن اسحاق نے زہری سے۔

جب کسی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر خرید لی جائے اور پھر وہ راضی ہو جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی نکل کر جا رہے تھے کہ انھیں بارش نے آیا تو وہ ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہو گئے اور ایک چھوٹے ان کا راستہ روک لیا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنی بہترین نسل کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجے جو آپ نے کیا ہو۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت بڑھے تھے اور میں جاندوں کو چرایا کرتا تھا۔ جب میں واپس آتا تو ان کو دھماتا اور دودھ سے کرواتا۔ والدین کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ وہ پی لیتے تو پھل پنے میری بچوں کو پلاتا۔ ایک رات مجھے دیر ہو گئی اور جب میں آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے۔ میں نے انھیں جگا کر پائندہ کیا اور بچے میرے پیروں کے پاس رہ رہے تھے۔ میری والدین کی بھی حالت یہی تھی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی! اے اللہ! اگر یہ کام تیرے نزدیک نہیں ہے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو چھڑ کر اپنا ہشام کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ پس وہ ہشام باگید دوسرے نے کہا کہ اے اللہ!

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا  
أَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّعْبَةُ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقَسِّمْ  
فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتْ الطَّرِيقُ فَلَا شُعْبَةَ.  
بِالسُّلْحِ بَيْنَ الْأَهْرَافِ وَالْأُدُورِ وَالْعُرُوضِ  
مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُومٍ.

۲۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
أَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِالشُّعْبَةِ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقَسِّمْ فَإِذَا وَقَعَتِ  
الْحُدُودُ وَصُرِفَتْ الطَّرِيقُ فَلَا شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بِهَذَا أَوْ قَالَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقَسِّمْ تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ زَيْدٌ فِي كُلِّ مَالٍ وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

بِالسُّلْحِ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا لَغَيْرِهِ بِغَيْرِ  
إِذْنِهِ فَرَضِي.

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ  
عُقْبَةَ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَ ثَلَاثَةٌ يَمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ الْعَطَشُ فَدَخَلُوا  
فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ فَأَلْحَقَتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ قَالَ فَقَالَ  
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اذْهَبُوا اللَّهُ يَأْتِيكُمْ بِمَلَكٍ يَمْلِكُوهُ فَقَالَ  
أَحَدُهُمْ اللَّهُمَّ إِنِّي كَانَتْ لِي أَبْوَانٌ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ  
أَخْرُجُ فَأَرْعَى شَرَّاحِي فَأَحْلُبُ فَأَجِيئُ بِالْجِلَابِ فَأَتِي  
بِهِ أَبُوئِي فَيَشْرِيَانِ لِحَا سَقِي الصَّبِيَّةِ وَأَهْلِي وَاهْرَآئِي  
فَأَحْتَبَسْتُ لِكَلَّةٍ فَمِتْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ قَالَ فَكُنْتُ  
أَنْ أَوْقِظَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاغُونَ عِنْدِي حَتَّى لَمْ يَزَلْ  
ذَلِكَ أَوَّلِي وَدَأْبُهُمَا حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ تَعْلَمُ  
أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأَتَمِّمْ عَنَّا فَرُوحَةً



تو جانتا ہے کہ میں اپنے چچا کی بیٹی سے اس وجہ محبت کرتا تھا جتنی کسی مرد کو عورت سے ہو سکتی ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا جب تک سودینا زندہ ہیں۔ میں نے کشمکش کر کے وہ جمع کر لیے اور جب اُس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا ہر اللہ سے دیکھیے اور میرا کوئی حق کے نہ توڑیے۔ میں کھڑا ہو گیا اور اس سے مجھڑ دیا۔ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے یہ من تیری رضا کے لیے کیا تو اسے ہمارے سامنے سے ہٹا دے۔ پس وہ ان سے مذتہائی بٹھا دیا گیا۔ تیسرے نے کہا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک فرقہ جو ار کے بدلے ایک آدمی کو کام پر لگایا تھا جب میں اسے دینے لگا تو اس نے لینے سے انکار کیا۔ میں نے وہ فرقہ بولہ بردی، جس سے گائیں اور چرواہا خرید لیا۔ پھر اس شخص نے آکر کہا کہ اے اللہ کے بندے! میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے کہا کہ ان گائیوں اور چرواہے کی طرف مایوس نہ ہو سب کچھ تہا لہ ہے۔ اس نے کہا کہ کیا آپ مجھ سے خلاق کہہ رہے ہیں؟ میں نے کہا ہاں میں تم سے خلاق نہیں کرتا بلکہ وہ سب کچھ تہا لہ ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم کی طاعتی یہ محض تیری رضا کے لیے کیا تو ہمیں اس سے نکال دے۔ تو وہ (تھوڑے آن کے سامنے سے ہٹ گیا۔

مشرکوں اور حربیوں سے خرید و فروخت کرنا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر ایک مشرک آدمی بکریوں کو دیکھا ہوا آیا جو بال بکھرائے ہوئے اور دلتہ قد تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایہ یا عطیہ! یا مہد فرمایا۔ اس نے کہا: نہیں بلکہ بیچ۔ آپ نے اُس سے ایک بکری خرید لی۔

کافر حربی سے غلام خرید کر اسے سہرا آزاد کرنا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان سے فرمایا کہ مسکنت کر لو۔ یہ آئندہ تھے کہ لوگوں نے ظلم کے انصاف بیچ دیا اور حضرت علیؓ حضرت حبیبؓ اور حضرت بلالؓ کو قید کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بہن کو بہن پر مدد کی کفایت دی۔ چنانچہ جن لوگوں کو فضیلت دی گئی ہے وہ مدد کی

تُرَى مِنْهَا السَّمَاءُ قَالَ فَمِنْهُمْ عَنْهُمْ وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّي كُنْتُ أَحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَيْتِي كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالْ ذَلِكَ مِنْهَا تَعْطِيَهَا يَدًا دِينَارًا فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتَّى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا نَعَضَتْ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ إِنَّي إِلَهُ وَلَا تَفْعَلْ الْخَائِمْ إِلَّا بِعَقْدِهِمْ فَكُنْتُ وَتَرَكْتُهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأَفْرِجْ عَنْهَا فَجَبَةً قَالَ فَمِنْهُمْ عَنْهُمْ الشُّكَّيْنِ وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّي سَتَجُوتُ أَجِيرًا بَعْضُ بَعْضٍ ذَرْفَةً فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبَى ذَلِكَ أَنْ يَأْخُذَ فَعَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ فَذَرَعْتُهُ حَتَّى شَرَّيْتُ مِنْهُ بَقَرًا أَهْلًا بِهَا ثُمَّ جَبَلْتُ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَعْطَيْتِي حَقِّي فَقُلْتُ لَأَنْطَلِقَ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَأُعْطِيَهَا فَإِنَّهَا لَكَ فَقَالَ اسْتَهْزِئِي بِي فَقُلْتُ مَا اسْتَهْزِئِي بِكَ وَلَكِنَّهَا لَكَ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأَخْرِجْ عَنْهَا فَكَشَفَ عَنْهُمْ۔

بَابُ الْبَيْعِ الشَّرَاءِ وَالْبَيْعِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْحَرْبِ۔

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَهُ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مِنْ بَنِي لُؤَيٍّ يَفْعُهُمْ قَبُولُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ هَيْبَةً أَوْ قَالَ أَمْ هَيْبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً۔

بَابُ الْبَيْعِ الشَّرَاءِ الْمَمْلُوكِ مِنَ الْحَرْبِ وَهَيْبَتِهِ وَعَقْدِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُلَيْمَانَ كَاتِبٍ وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوهُ وَبَاغُوهُ وَشَهِدُوا عَلَيْهِمْ وَهَيْبَتُ وَيْلًا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاللَّهُ فَصَلَ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الْكَافِرِينَ فَيُضْلِكُوا بَنَادِي سَاءَ قَرْنٌ عَلَى مَا مَلَكَتْ



حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن ابی وقاص اور حضرت عبد بن زمرہ کا ایک لڑکے کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ حضرت محمد نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے۔ عقبہ بن ابی وقاص نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے اس کی صوفت تو دیکھیے اور حضرت عبد بن زمرہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر اُن کی روندی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس

٢٠٦٦- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي  
شَاهِبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ إِمَّا قَالَتْ لَخِثَمِ سَعْدُ  
بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ رَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدُ  
هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُنْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَمِّي  
إِنِّي أُنْكِرُ إِلَيْهِ أَتُظَنُّ إِلَى شَبِيهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ رَمْعَةَ هَذَا  
أَخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِدٌ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ



رَسُولُ اللَّهِ إِلَى شَيْبِهِ فَرَأَى شَيْبًا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ كَلَّ  
يَا عَبْدُ الْوَكِيلِ لِيُعَايَا شَ وَلَا تَعَايَا الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي وَرَدَّ  
يَا سَوْدَةَ بَنْتُ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَكَ سَوْدَةَ قَطُّ.

۲۰۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
عَوْفٍ لِعُمَيْبِ بْنِ النَّخَعِ وَلَا تَنْزِعْ إِلَى غَيْرِ أَبِيكَ  
فَقَالَ مَهَيْتُ مَا يَسُرُّنِي أَنْ يَكُنْ كَذَا أَوْ كَذَا أَوْ لَوْ فَكُنْتُ  
ذَلِكَ وَلَكِنِّي سُرِقْتُ وَأَنَا صَبِيٌّ.

۲۰۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَرَامٍ  
أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَاتُ أُمِّكَ كُنْتُ أَكْثَرُ  
أَمْ أَكْثَرُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَلَوةٍ وَعَقَاةٍ وَصَلَاةٍ  
هَلْ فِي فِيهَا أَجْرٌ قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَسَلِمْتُ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ.

باب ۱۳ جُلُودُ النِّسَاءِ قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ  
۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ  
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَيَّنَ  
مِثْنَةً فَقَالَ هَلَا اسْتَعْتَمَ بِهَا يَا هَذَا قَالَ لَوْلَا لَهَا مِثْنَتُهُ  
قَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا.

باب ۱۴ قَتْلُ الْخَنَزِيرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَنَزِيرِ.

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَذِبِي  
نَحْنُ بِبَيْدٍ لِيُوشِكَنَّ أَنْ تَنْزِلَ فِيكُمْ مِنْ مَزِيمٍ كَمَا أَقْبَحًا  
فِيكُمْ مِنَ الْعَيْلِيبِ وَنَيْسَلُ الْخَنَزِيرِ وَيَضُمُّ الْجُزْيَةَ وَ  
يُفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَبْقَى لَهُ أَحَدٌ.

کہ صودت دیکھی تو حجر سے واضح مشابہت نظر آئی۔ فرمایا کہ اسے عبدایہ  
تہا ہے۔ لاکھ بستر والے کا اندازانی کے لیے پتھر۔ اسے سودہ بنت  
زمرہ اس سے پردہ کرنا۔ پس حضرت سودہ نے اُسے ہرگز نہ دیکھا۔

سودہ نے اپنے والد ماجد سے نفایت کی۔ ہے کہ حضرت عبدالرحمن  
بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عیب سے کہا کہ اللہ سے قسم  
اس اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب نہ کرے۔  
حضرت عیب نے کہا کہ یہ بات مجھے پسند نہیں ہے کہ ایسا کہتا لیکن  
بچپن میں مجھے چلایا گیا تھا۔

عروہ بن زہری سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حرام رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ عمن گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! دوسرا جاہلیت کے اند میں نے  
میدہ رمی کر کے بھام آنا دیکھ کے اور مدتہ دے کر جو نیکیاں کی تھیں کیا  
مجھے اُن کا اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ تم اپنی سابقہ نیکیوں کی وجہ سے ہی مسلمان ہوئے ہو۔

مرفار جانوروں کی کھالوں کا حکم و باعیت سے پہلے

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح،  
ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک  
مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا اس کی کھال سے قابضہ  
کیوں نہ اٹھایا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یہ تو مردہ ہے۔ فرمایا کہ اس کا  
کھانا ہی حلال ہے۔

خنزیر کو قتل کرنا۔ حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خنزیر کی بیخ کو حرام فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں  
میری جان ہے قریب ہے کہ تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے جو  
انعام پسند ہوں گے۔ حبیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے،  
جزیرہ معروف کو دیں گے اور مال اتنا بڑھ جائے گا کہ لینے والا کوئی نہ  
پائے گا۔

فہ قیامت سے پہلے اور خروج دجال کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول ہوگا جو اب زندہ آسمانوں پر موجود ہیں۔ آپ دجال کو قتل کریں گے اور امت محمدیہ کے ایک فرد کی طرح شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے اور امام زمانہ کے طور پر حکم شرع کا نفاذ کریں گے۔ آپ شریعت محمدیہ پر اجتہاد کریں گے اور آپ کا اجتہاد فقہ حنفی سے بڑی حد تک مطابقت رکھے گا۔ اسی لیے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتب ابابا ربانی میں تصریح فرمائی ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فہم رتنا بلند و بالا ہے کہ فہم نبوت سے قریب تر ہے جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ کے اجتہاد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہاد میں بڑی حد تک مطابقت ہوگی۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

مردار کی چربی نہ پگھلاؤ! جائے اور نہ بیچھی جائے ہے۔  
اسے حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا  
ملاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے  
کہ حضرت عمر کو یہ معلوم ہوا کہ فلاں نے شراب بیچی ہے تو فرمایا بدر اللہ تعالیٰ  
فلاں کو ہلاک کرے کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود کو فارت کرے کہ ان پر پرہیز حرام  
کی گئی تھی لیکن وہ اسے پگھلا کر بیچ دیتے۔

**باب ۱۳۸ لَا يَذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَا يُبْلَغُ وَذَكَهُ**  
**رَوَاهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا لَعْمَرُو  
بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هَاشِمُ بْنُ سَهْمٍ بْنُ عَبَّاسٍ  
يَقُولُ بَلَغَ عُمَرَانُ فَلَا تَأْبَعُ خَيْرًا فَقَالَ قَالِ اللَّهُ  
فَلَا تَأْبَعُ لَكُمْ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
قَالِ اللَّهُ أَيْهَوْدُ حَرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَكَلُوا  
فَبَا عَوْهَا۔

سید بن مسیب نے حضرت ابوسریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ  
تعالیٰ یہود کو فارت کرے کہ ان پر چربی حرام کی گئی تھی تو وہ اسے  
بیچ کر اس کی قیمت کما لیا کرتے تھے۔

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
يُوسُفُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ  
عَنِ ابْنِ مَرْيَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
قَالِ اللَّهُ أَيْهَوْدُ حَرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَكَلُوا  
أَشْبَاهَهَا۔

غیر جان داروں کی تصویریں فروخت کرنا اور اس کا مکروہ  
ہونا۔

**باب ۱۳۹ بَيْعُ النِّصَاوِيَّةِ لَيْسَ فِيهَا رَوْحٌ**  
**وَمَا يَكْرَهُ مِنْ ذَلِكَ**۔

سید بن ابوالحسن سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن  
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا جبکہ ایک آدمی نے آکر عرض کی کہ  
اے ابوالعباس! میں ایسا آدمی ہوں جس کا ذریعہ معاش و دستکاری ہے  
اور میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ پس حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں  
تمہیں نہیں بتاؤں گا مگر وہی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو تصویر بنائے گا اسے اللہ تعالیٰ عذاب  
دے گا۔ یہاں تک کہ وہ اس میں روح پونک دے اور وہ کبھی بھی اس  
میں جان نہیں ڈال سکے گا۔ چنانچہ اس آدمی نے ہر دہ بھری اور

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ نَوَّاهٍ حَدَّثَنَا  
بِزْزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ  
قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا تَأْتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ  
يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ أَسْمَأُ مَيْعِشَتِي مِنْ صَنْعَةٍ  
يَدِي وَلِيَّيْ أَصْنَعُ هَذِهِ النِّصَاوِيَّةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
لَا أَحَقُّ بِكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُهُ مِنْ صَوْرَةِ صُورَةٍ فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُ  
حَتَّى يَنْفَعَهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ يَنْفَعُ فِيهَا أَبَدًا فَدَبَّ



اُس کا چہرہ زندہ ہو گیا۔ فرمایا تم پر اٹھوس ہے اگر بنانا ہی ہے تو اس درصحت جیسی کسی بھی بے جان چیز کی تصویر بنایا کرو۔ امام ابو حنیفہ بخاری، سعید بن ابی عروبہ، نضر بن انس سے ایک دفعہ سنا۔

شراب کی تجارت کا حلال ہونا اور حضرت حامد سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب کی تجارت کو حلال قرار دیا۔ مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب سعدہ بنتہ کو آخری آنکھیں نائل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور فرمایا: شراب کی تجارت حرام فرمادی گئی ہے۔

### آزاد آدمی کو بیچنے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے روز میں تین آدمیوں کا دامن ہوں گا۔ ایک وہ آدمی جو میرے نام پر عہد کرے اور پھر اُس سے پھر جائے۔ دوسرا وہ آدمی جو کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اُس کی گیت گھانے اور میرا آدمی وہ جو کسی کمرزدی پر لگنے اور جب وہ کام پڑے کرے تو اسے مزید غلام کی بیع اور جانور کے بدلے جانور کو ادھار بیچنا۔ حضرت ابن عمر سے ایک اونٹنی کے بدلے چار اونٹیاں خریدیں اور ان کے مالک سے ضمانت لی کہ وہ توبہ جی انہیں سپرد کر دے گا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔ حضرت رافع بن خدیج نے دو اونٹنیوں کے بدلے ایک اونٹ خریدا۔ ایک تو اسے دے دیا اور دوسرے کے لیے کہا کہ کل انشاء اللہ تعالیٰ سے کمرزد حاضر ہو جاؤں گا۔ ابن مسیب نے فرمایا کہ حیوانوں میں ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ ایک بکری کے بدلے دو بکریوں میں سودائش ہے غلام اور غلام ابن مسیب نے فرمایا کہ دعاؤں میں ان کے بدلے اونٹ ایک ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اور پھر نبی کریم صلی اللہ

الرَّجُلُ رُبُوعٌ شَيْدٌ يَدَا فَاَصْفَرَتْ وَجْهَهُ فَقَالَ وَيَحَلَكْ اِنْ اُبْنَيْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ مِنْ هَذَا الشَّجَرِ كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُبُوعٌ قَالَ ابُو حَنِيفَةَ اَللّٰهُ سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ اَبِي عُرُوبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ هَذَا النَّحْوِ۔

باب ۱۳۸ غَرْبُ التَّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ وَقَالَ جَابِرٌ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ۔

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الْعَظْمِيِّ عَنْ أَبِي مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ إِخْوَانِهَا حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُرِّمَتِ التَّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ۔

باب ۱۳۹ لَا شِرْكَ مَنْ بَاعَ حُرًّا۔

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَلَكُّهُ اَنَا خَصَمُهُ لَمْ يَوْمِ الْقِيَمَةِ رَجُلٌ اَعْطَى بِلْ نَحْرٍ

حَدَّثَنَا رَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَامَّا كُلُّ تَسَنُّةٍ وَرَجُلٌ اِسْتَا جَرَجِيرًا فَاسْتَوَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ اجْرًا۔

باب ۱۴۰ بَيْعُ الْعَبْدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً قَالَتْ رِيٌّ عَنْ عُمَرَ رَاحِلَةً يَارَ بَعْلَةَ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَلَيْهِ سَلَامٌ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمَا صَاحِبُهُمَا بِالْبَدَلِ وَقَالَ ابْنُ عَتَّابٍ قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَيْعِ بَيْنَ الشَّرَى

نَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بَيْنَ بَعِيرَيْنِ فَاعْطَاةٌ أَحَدُهُمَا وَقَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ بِالْإِخْرَعْدِ أَرْهَوَا اِنْ شَاءَ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا هِيَ بَافِي الْحَيَوَانِ الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ

وَالشَّاقِي بِالشَّائِنِ إِلَى أَجَلٍ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا تَأْسُ بَعِيرٌ بِبَعِيرَيْنِ نَسِيئَةً۔

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَمِيْعٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فِي الْقَبْرِ صَفِيَّةُ

بِابِهَا بَيْعُ الْعَبْدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً قَالَتْ رِيٌّ عَنْ عُمَرَ رَاحِلَةً يَارَ بَعْلَةَ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَلَيْهِ سَلَامٌ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمَا صَاحِبُهُمَا بِالْبَدَلِ وَقَالَ ابْنُ عَتَّابٍ قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَيْعِ بَيْنَ الشَّرَى

نَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بَيْنَ بَعِيرَيْنِ فَاعْطَاةٌ أَحَدُهُمَا وَقَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ بِالْإِخْرَعْدِ أَرْهَوَا اِنْ شَاءَ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا هِيَ بَافِي الْحَيَوَانِ الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ

وَالشَّاقِي بِالشَّائِنِ إِلَى أَجَلٍ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا تَأْسُ بَعِيرٌ بِبَعِيرَيْنِ نَسِيئَةً۔

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَمِيْعٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فِي الْقَبْرِ صَفِيَّةُ

بِابِهَا بَيْعُ الْعَبْدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً قَالَتْ رِيٌّ عَنْ عُمَرَ رَاحِلَةً يَارَ بَعْلَةَ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَلَيْهِ سَلَامٌ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمَا صَاحِبُهُمَا بِالْبَدَلِ وَقَالَ ابْنُ عَتَّابٍ قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَيْعِ بَيْنَ الشَّرَى

نَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بَيْنَ بَعِيرَيْنِ فَاعْطَاةٌ أَحَدُهُمَا وَقَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ بِالْإِخْرَعْدِ أَرْهَوَا اِنْ شَاءَ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا هِيَ بَافِي الْحَيَوَانِ الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ

وَالشَّاقِي بِالشَّائِنِ إِلَى أَجَلٍ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا تَأْسُ بَعِيرٌ بِبَعِيرَيْنِ نَسِيئَةً۔

۲۰۶۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَمِيْعٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فِي الْقَبْرِ صَفِيَّةُ

بِابِهَا بَيْعُ الْعَبْدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً قَالَتْ رِيٌّ عَنْ عُمَرَ رَاحِلَةً يَارَ بَعْلَةَ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَلَيْهِ سَلَامٌ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمَا صَاحِبُهُمَا بِالْبَدَلِ وَقَالَ ابْنُ عَتَّابٍ قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِنَ الْبَيْعِ بَيْنَ الشَّرَى

نَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بَيْنَ بَعِيرَيْنِ فَاعْطَاةٌ أَحَدُهُمَا وَقَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ بِالْإِخْرَعْدِ أَرْهَوَا اِنْ شَاءَ اللَّهُ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لَا هِيَ بَافِي الْحَيَوَانِ الْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ

فَصَارَتْ إِلَى دُحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
**بابُ ثَمَانٍ مِائَةٍ وَتِسْعِينَ**

۲۰۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ بَيْنَهُمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَصِيبُ سَبَبًا فَخُبُّ الْإِنْسَانِ فَكَيْفَ نَرَى فِي الْعَرْلِ فَقَالَ أَوَأَنْتُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ تَفْعَلُوا ذَلِكَ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةً لَتَبِ اللَّهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ خَارِجَةً

**بابُ ثَمَانٍ مِائَةٍ وَتِسْعِينَ**

۲۰۷۸- حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَاعَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَّ بَرًّا ۲۰۷۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَقْفِينُ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ حَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۸۰- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شَيْبَانَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ سَمِيْدَ بْنَ خَالِدٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّكَمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ الْأَمَةِ تَزَوُّيَ وَلَمْ يَقْضِ قَالَ اجْلِدُوا هَا شَعْلَانَ ثَمَّ نَتَّ فَاجْلِدُوا هَا شَرِيْعُوها بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَوْ أَرْبَعَةِ

۲۰۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ زَنَتْ أَمَةٌ أَحَدَكُمْ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيُجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتَزَوَّجَ عَلَيْهَا شَعْرًا إِنْ زَنَتْ فَلْيُجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُتَزَوَّجَ شَعْرًا ثَلَاثَةَ فَيُتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيُجْلِدْهَا وَلَوْ جَلِيَ عَنْ شَعْرِهَا  
**بابُ ثَمَانٍ مِائَةٍ وَتِسْعِينَ**

تقال علیہ وسلم کر ملیں۔

لوندی غلام کی بیع

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو عن گنڈا مرستے کر یا رسول اللہ ہم قیدی عورتوں سے محبت کرتے ہیں اور ان کی ہم قیمتیں بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا عزل کے متعلق آپ کا ارشاد کیا ہے؟ فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو اس کا کرنا یا نہ کرنا تمہارے لیے ضروری نہیں۔ ہے کیونکہ خدا نے جس جان کا پیدا ہونا لکھا ہے وہ پیدا ہو سکے رہے گی۔

مدبر غلام کی بیع

عطاء سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مدبر غلام کو فروخت کیا۔

قرآن نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے (مدبر غلام کو) فروخت کیا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ سے غیر شادی شدہ لونڈی کے زنا کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اُسے کوڑے مارو۔ پھر زنا کرے تو کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی دفعہ فرمایا کہ پھر زنا کرے تو اُسے فروخت کر دو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم میں سے کسی کی لونڈی سے زنا کرے اور اُس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اس پر مد جاری کرو اور اُسے سے ملاعت نہ کرو۔ پھر زنا کرے تو اُس پر مد جاری کرو اور ملاعت نہ کرو۔ پھر تیسری دفعہ بھی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اُسے بیچ دو خواہ بالوں کی رسی کے بدلے۔ کیا استیوار سے پہلے لوندی کے ساتھ سفر کر سکتا ہے؟



اللہ حسن امیری کے نزدیک اس سے ہیں مگر اس کا سوا ہا شرت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ جب لڑائی کو بہرہ کوے یا اسے فرزند یا اکاؤنٹ کے تروہ ایک جیٹن تک استبراء کرے اللہ کو باری استبراء نہ کرے۔ علانے فرمایا کہ حاملہ لڑائی کی شریک گاہ کے سوا اور چیزوں سے لائزہ اٹھانے میں کوئی مضائقہ نہیں اور بلاشرت قتلے نے فرمایا ہے کہ ماسوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے۔

يَكْتُمُهَا وَلَمْ يَكُنْ حَسَنُهَا سَا اَنْ يُّقْتِلَهَا  
اَوْ يَبَا شَرُّهَا وَقَالَ ابْنُ مَحْمُودٍ اِذَا وَهَبْتَ الْقَوْلَ  
الَّتِي تَرَكَهَا اَوْ يَبْعَتْ اَوْ غَنَقَتْ فَلَيْسَ بِرَجْمٍ  
بِعِصْيَةٍ وَلَا تَسْتَبِيحُ الْعَدَاءُ وَقَالَ عَطَاءُ  
لَا بَأْسَ اِنْ يُصِيبَ مِنْ جَارٍ يَتْلُو الْحَامِلَ مَا دُونَ  
الْفَرْجِ قَالَ اِنَّهُ تَعَالَى اِلَّا عَلَى اَرْوَاحِهِمْ اَوْ  
مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ۔

۲۰۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ قُلُوبٍ فَلَمَّا  
عَلِيًّا الْحِطُّونَ كَرَّكَهُ جَمَالُ صُوفِيَّةَ بِنْتِ حُجَيْنِ بْنِ أَخْطَبٍ  
وَقَدْ قَبِلَ نَوْبَهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفُسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا  
سَكَاةَ النَّوْحِ حَلَّتْ قَبْلِي بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حِينَئِذٍ نَطْحَ  
صُوفِيَّةَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْنِ  
مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ رِثَكٌ وَلَمَّا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَى صُوفِيَّةَ تَخَرَّجْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْوِي لَهَا وَسَرَّادَةً  
يَعَادِيَةً ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيْرَةٍ فَيَصْنَعُ مِرْكَبَةً فَيَضَعُ  
صُوفِيَّةَ فِيهَا هَلِي مِرْكَبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ۔

باب ۱۳۱ بَيْعُ الْمَيْتَةِ وَالْأَهْنَامِ۔  
۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ  
بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
عَامُ الْفَتْحِ وَهُوَ بَيْعُ كَفَرَانَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ حَرَمٌ بَيْعُ الْفَتْرَةِ  
وَالْمَيْتَةِ وَالْأَهْنَامِ فَيُعْلَنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَلَا بَيْتُ شَحْوَمِ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا الشُّعْبُ وَ  
يُذَنُّ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَاهُو  
حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے  
قلعہ کو آپ کے اعتوں فتح کرا دیا تو آپ کے حنفیہ صفیہ بنت  
حیی بن اخطب کی خوبصورتی کا ذکر ہوا جن کا ناز و نعل کر دیا گیا تھا اور  
وہ حالت عریضی میں تھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں  
اپنے لیے چن لیا اور ان کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ سدا لمد عار  
کے مقام پر پہنچے تو ان سے نفاق فرمایا۔ پھر ایک چمڑے سے درستر  
پر میں رکھ لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے  
اروگر کے دروں کو لاؤ۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت  
صفیہ کا دلیر کیا۔ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف نکلے۔ پس میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انھیں چادر میں پیٹھے بٹھرتے تھے۔  
پھر انٹ کے پاس بیٹھ گئے اور اپنا گھٹنا رکھ دیا۔ حضرت صفیہ اپنا  
پیر آپ کے گھٹنے پر رکھ کر سوار ہو گئیں۔

مرفار اور عروں کی بیع

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فتح مکہ کے سال  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ  
مکہ مکرمہ میں تھے کہ اللہ تعالیٰ اللہ اس کے رسول نے شرب مردار وغیرہ  
اور بڑوں کی بیع کو حرام قرار دے دیا ہے۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! مردار  
کی چربی کر کشعیدوں میں ملے، کماؤں پر لگتے اور لگ اس سے  
چلائے بدن کرتے ہیں؟ فرمایا ہر نہیں وہ حرام ہے۔ پھر اس کے ساتھ  
ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ  
کرسے جب اللہ نے ان پر چربی کو حرام کیا تروہ اسے بگھلا کر فرخت

کہتے اور اس کی قیمت کہا جاتے۔ — ابو عامر، عبد الحمید، یزید،  
عطاء حضرت جابر سے روایت ہے کہ جن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

### گتے کی قیمت

عبد الرحمن بن یوسف، امام مالک، ابن شہاب، ابو بکر بن ابو  
عبد الرحمن نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا  
کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گتے کی قیمت، زانیہ  
کی خرجی اور کاربن کے موارضے سے منع فرمایا ہے۔

عون بن البرمکیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد  
ابو کہ، بیکار کسانوں کے ایک عہدہ پر آیا، ان کسانوں سے  
میں پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خون اور  
گتے کی قیمت نیز زانیہ کی گتے سے منع فرمایا ہے اور سنت کی بت  
گودنے والی، گدوانے والی، سود کمانے والی اور اس کے ٹوکلی  
پس اور تصویر بنانے والے پرعت کی ہے۔

### کتاب السَّلم

مقررہ ناپ تول میں سلم کرنا۔

عمر بن ندرہ، اسماعیل بن قلیہ، ابن ابی نعیم، عبد الرحمن بن کثیر، ابو  
المنہال، ابن المنہال سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ  
تشریف لائے تو رگ کھجوروں میں سال و دو سال کے لیے سلم کیا کرتے  
تھے یا دو اور تین سال فرمایا اس میں اسماعیل کو شک ہے۔ فرمایا کہ جو  
کھجوروں میں سلم کرے تو مقررہ تول اور مقررہ وزن میں سلم  
کرے۔

محمد، اسماعیل، ابن نعیم سے یہ مقررہ تول اور مقررہ وزن مروی  
ہے۔

قَاتِلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ لَتَا حَرَمَ شَحْوَمَهَا جَمَلُوكَ  
ثُمَّ بَاغَوْهُ فَأَكَلُوا شَمَنَهُ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْمُعِطِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءُ سَمِعْتُ  
جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۳۸ ثَمَنِ الْكَلْبِ

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ  
أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ  
وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
قَالَ سَمِعْتُ عَوْنُ بْنُ أَبِي جَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ أبا سَعْدٍ  
حَبْلًا مَافَا لَنَّهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى مِنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الْبَغِيِّ وَكَسْبِ  
الْأَمَانَةِ وَلَعْنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوِشِمَةِ وَاجْعَلِ  
الزَّبُو وَمُؤَكَّلَهُ وَلَعْنِ الْمُصَوِّرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

### کتاب السَّلم

باب ۱۳۸ السلم فی کبیل معلوم

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُدَاةٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ  
هَكْلَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ هَبْدِلَةَ بْنِ كَثِيرٍ  
عَنِ ابْنِ الْمُنْهَالِ عَنْ ابْنِ الْمُنْهَالِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ  
يُسْلِعُونَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامِينَ أَوْ قَالَ عَامِينَ أَوْ ثَلَاثَةَ  
سَلَكِ اسْمَاعِيلُ فَقَالَ مَنْ سَلَفَ فِي تَمْرِ فَلْيُسْلِفْ فِي  
كَبِيلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ  
نَجِيحٍ بِهَذَا فِي كَبِيلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ



## باب ۳۸۹ السلف فی وزن معلوم

۲۰۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَبِشَةَ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْيَمَنِ  
ابْنِ عَمْرِو بْنِ قَدِيمٍ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
وَمَنْ سَلَفَ بِالْأَعْمَالِ السَّالِحِينَ وَاللَّهُ فَكَانَ حَسَنٌ  
اَلْكَفَلَةُ فِي الْفَتَى فَيَكُنْ مَعْلُومٌ وَوَزْنٌ مَعْلُومٌ  
إِنِّي أَحْبَبُ مَعْلُومٌ

۲۰۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنٍ عَنْ سَفِينٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَقَالَ فَلَوْ سَلَفَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى  
أَجَلٍ مَعْلُومٍ

۲۰۹۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعْفٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْيَمَنِ قَالَ سَمِعْتُ  
ابْنَ عَمْرِو بْنِ قَدِيمٍ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ  
أَبِي الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ  
شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ  
عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي الْمُبَارَكِ قَالَ اخْتَلَفَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ بْنُ الْهَادِ  
وَأَبُو بَرْزَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثَنِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى  
فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا سَلَفَ عَلَى هَذَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ كَيْلٌ مَعْلُومٌ وَالْجُلُودُ  
السَّيِّئَةِ وَاللَّيْثِيَّةِ وَالْقَتْرِ وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبِي بَرْزَةَ  
فَقَالَ يَسْتَلِ ذَلِكَ

## باب ۳۹۰ السلف في من ليس عند

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْكَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
أَبِي الْمُبَارَكِ قَالَ بَعَثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ إِلَى أَبِي بَرْزَةَ

## مقبرہ فذلک میں سلم کرنا

صدقہ، ابن عبیدہ بن ابی ریح، عبد اللہ بن کثیر، ابو المنہال سے  
روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ مسجد میں  
میں دفن یا تین سال کے لیے سلف کیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ جو تم میں  
کے کسی چیز میں سلف کرے تو مقبرہ قول اور مقبرہ فذلک میں مقبرہ  
مدت تک کرے۔

علی، سفیان، ابن ابی ریح نے فرمایا کہ سلف مقبرہ قول میں  
مقبرہ مدت تک کرنا چاہیے۔

ابو المنہال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ مقبرہ قول  
مقبرہ فذلک اور مقبرہ مدت (سلم میں) ہونی چاہیے۔

ابو الولید، شعبہ، ابن ابی الجہاد، یحییٰ، وکیع، شعبہ،  
محمد بن ابی الجہاد، حفص بن عمر، شعبہ، محمد بن عبد اللہ بن ابی الجہاد سے  
روایت ہے کہ عبد اللہ بن شداد بن الہاد اور ابو بردہ میں سلف کے  
مختلف اختلاف ہو گیا تو انہوں نے مجھے حضرت ابن ابی اوفیٰ کی  
طرف بھیجا۔ تو میں نے ان سے پوچھا فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے بعد مبارک میں سلف  
کیا کرتے تھے، گندم، جو، کشمش اور گھوڑوں میں۔ انہوں نے حضرت  
ابن ابی الجہاد سے پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

اس سے سلم کرنا جس کے پاس اس المال نہ ہو

محمد بن ابی الجہاد سے روایت ہے کہ مجھے عبد اللہ بن شداد اور  
ابو بردہ نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کے پاس یہ پوچھنے کے لیے  
بھیجا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب بھی کریم صلی اللہ



تالی علیہ وسلم کے عہد مبارک میں گندم کے اندر سلف کیا کرتے تھے؟  
حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم شام کے کاشتکاروں  
سے گندم، جزاوند تہون میں ملوڑہ تول اور مقررہ مدت پر سلف کیا  
کرتے تھے۔ میں عرض گوارہ ہوا کہ جس کے پاس اس المال ہوتا ہے  
فرمایا کہ ہم اُن سے اس کے متعلق نہیں پرچا کرتے تھے۔ پھر مجھے  
حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کے پاس بھیجا تو میں نے اُن سے پرچا  
فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سلف کیا کرتے اور ہم اُن سے یہ نہ  
پرچتے کہ اُن کے پاس کھیتی ہے یا نہیں؟

اسحاق، خالد بن عبداللہ، شیبانی، محمد بن ابی جالد نے اُسے  
روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم گندم اور جو میں سلف کیا کرتے  
تھے۔ — عبداللہ بن ولید، سفیان، شیبانی، نے فرمایا کہ روایت  
نہ تہون میں — قتیبہ، جریر، شیبانی سے روایت ہے کہ  
انھوں نے فرمایا کہ گندم، جزاوند کشمش میں سلف کیا کرتے تھے۔

ابو البختری طائی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن  
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درخت کی سلم سے متعلق  
پرچا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجور کے درختوں  
سے منع فرمایا ہے جب تک کھجوریں کھانے اور وزن کرنے کے قابل  
نہ ہوں جائیں۔ ایک آدمی نے کہا کہ وزن کون سی چیز کا کیا جاتا ہے۔  
اُن کے پہلو سے ایک شخص نے کہا: جبکہ اندازہ کرنے کے قابل ہو  
جائیں — معاذ شیبہ، عمرو، ابو البختری، حضرت ابن عباس سے نقل  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے  
کھجوروں میں سلم کرنا

ابو البختری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما سے کھجور کے درختوں کی سلم کے متعلق پرچا تو فرمایا کہ  
کھجور کے درختوں کی بیس سے منع فرمایا گیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پک  
جائیں اور نقد چاندی کو ادھار کے بدلے بیچنے سے۔ میں نے کھجور

إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي آدَى فَقَالَ سَلِّمْهُ هَلْ كَانَ  
أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّفُونَ فِي الرِّحْطَةِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
كَتَابُ سَلِّفَتِ يَنْبِطِ أَهْلُ الشَّامِ فِي الرِّحْطَةِ وَ  
الشَّوْبِ وَالرَّيْبِ فِي كَيْلِ مَعْلُومٍ إِلَى أَجْلِ مَعْلُومٍ  
فُلْتُ إِنْ كَانَ أَهْلُ الْمَالِ هَكَذَا قَالَ مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ  
عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيزَى  
فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُسَلِّفُونَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلَكِنْ نَسْأَلُهُمْ أَكْثَرُ حَرْثِ أُمَّ لَكَ

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ خَالِدٍ الدُّبُّعِيُّ عَنْ  
عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي جَالِدٍ كَيْفَ ذَا  
قَالَ فَتَسَلِّفُهُمْ فِي الرِّحْطَةِ وَالشَّوْبِ وَالرَّيْبِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ وَالتَّيْبَةُ حَدَّثَنَا  
قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ فِي  
الرِّحْطَةِ وَالشَّوْبِ وَالرَّيْبِ

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَمْرُو  
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ  
عَنِ السَّلْمِ فِي النَّخْلِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُوزَنَ فَقَالَ  
الزُّجْلُ وَأَيْ شَيْءٍ يُوزَنُ قَالَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ حَتَّى  
يُخَزَّرَ وَقَالَ مُعَاذُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو قَالَ  
أَبُو الْبُخْتَرِيِّ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ نَهَى النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

بَابُ ۱۳ السَّلْمُ فِي النَّخْلِ

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو  
عَنِ ابْنِ الْبُخْتَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ  
السَّلْمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى  
يَعْلَمَ وَعَنْ بَيْعِ الْوَرَقِ نَسَاءً يَنْجِزُ وَسَأَلْتُ ابْنَ



هَذَا مِنْ عَنِ السَّلَامِ فِي التَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ أَوْ يَأْكُلَ مِنْهُ وَحَتَّى يُؤْنَنَ -

۲۰۹۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَامِ فِي التَّخْلِ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّخْلِ حَتَّى يُغْلَمَ وَنَهَى عَنْ الْوَلَقِ بِالذَّهَبِ لَسَاوِيًا حِزْوَ سَأَلْتُ ابْنَ هَبَّابٍ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتَّى يُؤْنَنَ قُلْتُ وَمَا يُؤْنَنُ قَالَ رُحِلَ عِنْدَهُ حَتَّى يُخْزَرَ -

بَابُ الْكُفْلِ فِي السَّلَامِ -

۲۰۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزَّافٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسودِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ تَهَوْدِيٍّ بِسِتِينَ دِينَارًا وَرَهْنَهُ دِينَارًا مِنْ حَيْدِيٍّ -

بَابُ الرِّهْنِ فِي السَّلَامِ -

۲۰۹۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْبُودُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَدَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ رَهْنٍ فِي السَّلَامِ فَقَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ تَهَوْدِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَارَتْنِ مِنْهُ وَرَهْنًا مِنْ حَيْدِيٍّ -

بَابُ السَّلَامِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَبِهِ قَالَ ابْنُ هَبَّابٍ قَالُوا أَبُو سَعِيدٍ وَالْأَسودُ وَالْحَسَنُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا بَأْسَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوفِ بِسَفَرٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ مَا لَمْ يَلِكْ ذَلِكَ فِي تَرْغِيعِ تَمْرٍ يَبْدُو صَلَاحَهُ -

۲۰۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ بْنُ ابْنِ

کے مدعت کی بیع کے متعلق حضرت ابن عباس سے پرچا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ کی بیع سے منع فرمایا ہے یہ تک کھانے یا ذبح کرنے کے قابل ہو جائیں۔

ابو البختری سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مجھ کی بیع کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھل کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک وہ پک نہ جائیں اور نقد پانچویں اُدھار سونے کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پرچا تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پھل کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک کھانے یا ذبح کرنے کے قابل نہ ہو جائیں۔ میں نے عرض کی کہ ذبح کیے ہو گا؟ اُن کے پاس سلاخیں کئی کئی تھیں۔

اسلم میں ضمانت دیتا

اسود سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے فلاہا غریبہ الوداعی کو ہے کہ زندہ اُس کے پاس رہیں رکھی۔

اسلم میں رہن رکھنا

اعمش سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس سلف میں رہن رکھنے کا ذکر کیا تو فرمایا کہ حدیث بیان کی مجھ سے اسود نے براہِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مدت کے وعدے پر کسی یہودی سے فلاہا الوداعی اس کے بدلے کو ہے کہ زندہ اُس کے پاس رہیں رکھی۔

رہن رکھنا۔

مقررہ مدت تک اسلم کرنا ادا ایسا ہی کہہا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت ابراہیم صدیقہ رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن عمر کا قول ہے کہ فلاہا میں کوئی ضمانت نہیں ہے جبکہ اس کی سبب یا نفع اور مدت مقرر کر لی جائے اور وہ چیز کسبت میں نہیں ہونی چاہیے جس کی صلاحیت ظاہر نہ ہوئی ہو۔

ابو نعیم، سفیان، ابن ابی نعیم، عبد اللہ بن کثیر، ابو المنہال سے روایت

ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ بھڑوں میں ڈر سال اور تین سال کا سلف کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ بھڑوں کی قول اور مدت مقرر کر کے سلف کیا کرو۔ — عبد اللہ بن ولید، سفیان، ابن نجیم نے فرمایا کہ قول مقرر ہوا اور وزن مقرر ہوا۔

محمد بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ابو بکر وہ اور عبد اللہ بن شداد نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر کی طرف سے سلف کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا تو دونوں حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ ہمیں مال غنیمت ملنا تھا تو شام کے کاشتکار ہمارے پاس آتے تھے ہم مدت مقرر کر کے گندم، جو اور کشمش کی سلف کیا کرتے۔ میں نے پوچھا کہ وہ کاشتکاری کرتے تھے یا نہیں؟ فرمایا کہ اس کے متعلق ہم ان سے نہیں پوچھتے تھے۔

ادامی کے بچے جننے تک سلم کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ جبل الجبل کے طور پر ادا مٹی بیجا کرتے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا۔ نافع نے اس کی تشریح کی کہ ادا مٹی بچہ جنے جو اس کے پیٹ میں ہے۔

## کتاب الشفعة

غیر منقسم میں شفعہ ہے، جب حد بندی ہو گئی تو شفعہ کا حق نہ رہا۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے جب حدیں قائم ہو گئیں اور اس سے بدل گئے تو شفعہ کا حق نہ رہا۔

أَبُو نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَبِيرٍ عَنْ أَبِي الْيَسْمَعَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُدُوسُ يُلْعَوْنَ فِي الْبُحَارِ الثَّلاثِينَ وَالثَّلَاثُ فَقَالَ اسْلِفُوا فِي الْبُحَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ نَجِيحٍ وَمَالٌ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوزنٍ مَعْلُومٍ.

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبُو بَكْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَدْنَى فَسَأَلْنَاهُمَا عَنِ السَّلَفِ فَقَالَا كُنَّا نَصِيبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنَ الْبُحَارِ الثَّلاثِينَ وَالثَّلَاثُ فَكُنَّا نَحْطَرُّهُمُ وَالشَّعِيرَ وَالرَّيْبَ إِلَى أَجَلٍ مُعَيَّنٍ قَالَ ثَلَاثُ أَكْشَافٍ لَكُمْ زَرْعٌ أَوْ تَمْرٌ لَكُمْ زَرْعٌ فَلَا مَالًا نَسْأَلُكُمْ عَنْ ذَلِكَ. **بَابُ ۱۳۹۵ السَّلَفُ إِلَى أَنْ تَنْتَجِزَ الثَّاقَةُ.**

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانُوا يَتْبَاعُونَ الْحَبَّ وَزَوْرَ إِلَى جَبَلِ الْحَبْلَةِ فَتَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ فَتَرَكَهُ نَافِعٌ أَنْ تَنْتَجِزَ الثَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا.

## کتاب الشفعة

**بَابُ ۱۳۹۶ الشَّفْعَةُ فِي مَا لَمْ يُقَسَّمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شَفْعَةَ.**

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ شَامِعٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقَسَّمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصَرِفَتِ الطَّرِيقُ فَلَا شَفْعَةَ.



یہ سے پہلے شفیع پر شفیع کو پیش کرنا حکم کا قائل ہے  
کہ جب میں سے پہلے شفیع کا واسطہ لگاؤں تو اسے شفیع کا حق بدل  
کشی کا قائل ہے کہ جب شفیع کا واسطہ لگاؤں تو اسے شفیع کا حق بدل  
کشی کا قائل ہے کہ جب شفیع کا واسطہ لگاؤں تو اسے شفیع کا حق بدل  
کشی کا قائل ہے کہ جب شفیع کا واسطہ لگاؤں تو اسے شفیع کا حق بدل

مرد بن شریح سے روایت ہے کہ میں حضرت سعد بن ابی  
نضار کے پاس کھڑا تھا کہ حضرت سعد بن ابی ہریرہ آئے اسے اس حدیث کے بارے  
میں میرے ایک کلمے پر روک دیا جبکہ مجھے کہیم علیہ السلام سے روایت ہے کہ  
میں نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی کہ میں نے حضرت سعد بن ابی ہریرہ سے روایت کی  
کہ میں نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی کہ میں نے حضرت سعد بن ابی ہریرہ سے روایت کی  
کہ میں نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی کہ میں نے حضرت سعد بن ابی ہریرہ سے روایت کی  
کہ میں نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی کہ میں نے حضرت سعد بن ابی ہریرہ سے روایت کی  
کہ میں نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی کہ میں نے حضرت سعد بن ابی ہریرہ سے روایت کی  
کہ میں نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی کہ میں نے حضرت سعد بن ابی ہریرہ سے روایت کی  
کہ میں نے حضرت ابی ہریرہ سے روایت کی کہ میں نے حضرت سعد بن ابی ہریرہ سے روایت کی

کون سا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے؟

حاجہ اشبہ — علی بن عبد اللہ، خبابہ، شعبہ ابرہہ،  
حضرت طلحہ بن عبد اللہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! اگر میں نے  
پس تو میں کس کے لیے تھکے پیچھے ہوں؟ فرمایا کہ جس کا دماغ تم سے  
زیادہ قریب ہے۔

بَابُ ثَلَاثِينَ عَزَّ وَجَلَّ الشُّفْعَةُ عَلَى صَاحِبِهَا قَبْلَ  
الْبَيْتِ وَقَالَ الْعَلَمَاءُ إِذَا آدَمَ لَكَ قَبْلَ الْبَيْتِ  
فَلَا شُفْعَةَ لَكَ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ مَنْ بَيَّعَتْ شُفْعَتُهُ  
وَهُوَ شَاهِدٌ لَا يُغْنِيهَا فَلَا شُفْعَةَ لَكَ.

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا الْوَكِيلُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِمْ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ عَنْ هُرَيْرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ  
وَقَالَ وَقَفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ غَلَّةَ الْمَسُورِ  
بْنِ مَسْرُومَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي فَكَيْفَ إِذَا جَاءَ الْيَوْمَ  
يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا سَعْدُ ابْتَغِ  
مَتْنِي بَيْنِي فِي ذَارِكْ فَقَالَ سَعْدٌ قَالُوا مَا أَتَيْنَاهُمَا  
فَقَالَ الْيَسُورُ وَاللَّهِ لَتَبْتَائِعْتُمَا فَقَالَ سَعْدٌ قَالُوا  
لَا أَرِيدُ لَكَ عَلَى أَرْبَعَةِ الْآلِ مِنْ جَنَّةٍ أَوْ مَقَطَةٍ  
قَالَ ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ كَفَدَ أَهْلُ بَيْتِهِ بِهَا خَمْسًا مِائَةً وَكُلُّ  
آلٍ سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهَا لَأُعْطِيَ  
يَسْقِيَهُمْ مَا أُعْطِيَ لَهَا بِأَرْبَعَةِ الْآلِ قَالُوا أَأَعْطِيَ لَهَا  
خَمْسًا مِائَةً وَكُلُّ بَيْتٍ فَاغْطَا هُمَا الْآيَةَ.

بَابُ ثَلَاثِينَ أَيْ الْجَوَارِ أَقْرَبُ.

۲۱۰۴۔ حَدَّثَنَا — حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَفْصَةَ  
عَنْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِي جَارِسِينَ  
فَرَأَيْتُهُمَا أَهْدِي قَالَ إِنْ أَقْرَبَ مَسَامِكَ بَابًا.



# پارہ — ۹

## کتاب الإجارة

### مزدوری کا بیان

مزدوری کا بیان اور نیک آدمی کو مزدوری پر لگانا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **سَبَّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ عِلْمُ الْغُيُوْبِ لَهُ** خات در قدرت و قدرت دار بود و فان لانت دار بود جس کا ارادہ ہو کہ میں اسے کام نہ سکے۔ محمد بن یوسف اسفہانی، ابو بردہ، ابن کے دادا جان ابو بردہ، ان کے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: امانت دار خزانچی وہ ہے جو مالک کے حکم کے مطابق دل کی خوشی سے رقم ادا کرے۔ وہ خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قد اشعری آدمی تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ عاقل بننا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ جو عاقل بننا چاہے ہم اسے عاقل نہیں بتایا کرتے۔

### چند قراط پر بکریاں چرانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی نئی بعوث نہیں فرمایا مگر اُس نے بکریاں چرائی ہیں۔ آپ کے اصحاب نے کہا: کیا آپ نے بھی فرمایا ہاں میں نے بھی چند قراط پر اہل مکہ کی چرائیں۔

جب کسی مشرک کو ضرورت کے وقت مزدوری پر رکھا جائے اور مسلمان دستیاب نہ ہو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیر کے یہودیوں کو کام پر رکھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم

**باب ۱۳۹ فی الإجارة** اسْتَبَجَارَ الرَّجُلُ الصَّالِحَ وَكَوَلِ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنْ حَكِيْرٌ مِّنْ اسْتَبَجَرْتَ الْفُقُوْىَ الرَّمِيْنُ وَالْحَارِيْنَ الرَّمِيْنُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ يَكُنْ مِّنْ اَرَادَةَ۔ ۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سَفِيْنُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَدِّيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اِلَىْ مُوْسٰى اَلْشَّعْرِيْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَارِيْنَ الرَّمِيْنُ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ مَا اَمَرَبِهِ طِيْبَةً لِّنَفْسِهِ اَحَدًا مُّتَصِدِّقِيْنَ۔

۲۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ قُرَّةَ بِنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيْنَ فَقُلْتُ مَا عَمِلْتُ اَنْتُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ اَوْلاَ نَسْتَعْمِلَ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَةَ۔ **باب ۱۴۰ رَعَى الْغَنَمَ عَلَى قَرَارٍ**۔

۲۱۰۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْعَمَكِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ اَهْلَابُ قَانَتْ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَرْحَمَهَا عَلَى قَرَارٍ بِطَرِيقِ اَهْلٍ مَّكَّةَ۔

**باب ۱۴۱ اسْتَبَجَارَ الْمُشْرِكِيْنَ عِنْدَ الصَّرُوْرَةِ** اَفْاِذَا لَمْ يُوْجَدْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ وَعَامِلُ الْبَيْتِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودٌ خِيْبَرُ۔

۲۱۰۸۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ



کہ حضرت علی علیہ السلام اور حضرت ابوبکر نے نبی دہل کے ایک آدمی کو اُحمرت پر رکھا اور پھر نبی عید ہی مدی سے جو راستہ بتانے میں بڑا مہر تھا اس کا ماس بن راکل کے خاندان سے مجاہد تھا اور وہ کفار قریش کے دین پر تھا۔ دونوں نے اس پر اعتماد کر کے اسے اپنی سواریاں دے دیں اور اس سے دھو لیا کہ نبی دہل کے بعد غار ثور پر آئے۔ وہ نبی دہل کے بعد مدینہ پر آئے یا اور ان کے ساتھ مہاجرین قبیلہ اور راستہ بتانے والا دہلی ملا جو انھیں سال کے راستے لے گیا۔

جب کوئی کسی کو مزدوری پر رکھے کہ نبی دہل یا ایک ماویا ایک سالہ کے بعد اس کا کام کرے گا تو جائز ہے اور جب مقررہ مدت آجائے تو وہ نہیں اپنی شرطوں پر قائم رہیں۔

غزوہ بدر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے نبی دہل کے ایک آدمی کو راستہ بتانے کے لیے مزدوری پر رکھا جو کفار قریش کے دین پر تھا اور اسے اپنی سواریاں دے دیں اور نبی دہل کے بعد مدینہ کے وقت غار ثور پر سواریاں لے کر پہنچ جانے کا اس سے وعدہ لیا۔

### غزوہ میں مزدور رکھنا

حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معیت میں جیش العسرت والا (غزوہ تبوک) جہاد کیا اور میرے نزدیک وہ میری سب سے قابل اعتماد نگاہ ہے۔ میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا ایک آدمی سے پرہیزگار تھا تو انکی دوزن نے ایک حدیث کہ انھیں اس منہ میں دبا بیہ میمانے کہیں تو اس کا سامنے کا دانت گر گیا وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو آپ نے دانت کا قصاص نہ دیا اور فرمایا کہ یہ آدمی تمہارے منہ میں رہنے دینا غالباً فرمایا کہ تاکہ تم اس کی طرح چباؤ لگتے۔ ابی جریج عبد اللہ بن ابی لہب کے درباریان نے یہ سیدھا قصاص کیا کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا جس سے اس کا اگلا دانت گر گیا اور حضرت ابوبکر نے اس کا قصاص نہ دیا۔

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ النَّهْمِيِّ عَنْ عَزَّةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الْيَمَلِ ثُمَّ مِنْ بَنِي هَبْدٍ بَنٍ عَدِيٍّ هَادِيًا خَرِيتًا الْخَرِيتُ الْمَاهِرُ بِالْمَدَايَةِ قَدْ عَمَسَ بَعَيْنَ جَلِيفٍ فِي آلِ لُحَايْنٍ وَكَانَ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارٍ قُمَيْشٍ فَأَمَّا مَا قَدْ عَمَسَ الْيَمَلُ الْجَلِيفَ مَا وَدَعَهُ الْكُفَّارُ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَأَتَاهَا رَجُلَتُهُمَا وَوَدَعَهُ لَيَالٍ ثَلَاثًا فَارْتَحَلَا وَالطَّلَقُ مَعَهُمَا عَادِمٌ مِنْ قَوْمِيَّةٍ وَالدَّيْلُ الْوَيْلِيُّ فَأَخَذَ بِهِمْ وَهُوَ طَرِيقُ السَّاحِلِ.

بِأَسْلَمِهِمَا إِذَا اسْتَأْجَرَ أَحَدُكُمَا لِيَحْمِلَ لَهُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ بَعْدَ شَهْرٍ أَوْ بَعْدَ سَنَةٍ حَارًا وَهُمَا عَلَى شَرْطٍ مِمَّا الْكَلْبِيُّ ابْلَغَتْهُمَا إِذَا أَجَاءَ الْأَجَلُ.

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْثٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَزَّةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ سَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاسْتَأْجَرَ جَرَسُؤَلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الْوَيْمَلِ هَادِيًا خَرِيتًا وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارٍ قُمَيْشٍ قَدْ عَمَسَ الْيَمَلُ رَجُلَتُهُمَا وَوَدَعَهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَجُلَتِهِمَا صَبَحَ ثَلَاثَ.

### باب ۱۲۰ الخیر فی الغزو۔

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْثٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ يَعْقِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْطَرِ فَكَانَ مِنْ أَذْوَانِ أَهْلِي فِي نَفْسِي فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَاسْتَأْجَرْتُ نَسَاءً فَفَعَلَ أَحَدُهُمَا صَبْحًا صَاحِبِهَا فَكَانَ لَهَا صَبْحَةٌ فَكَانَتْ لِي بَيْتَةٌ فَسَقَطَتْ فَأَنْطَلَقَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْدَرْتُ بَيْتَهُ وَقَالَ أَفِيكَمْ لَصَبْعَةٌ لِي فِيكَ تَقْبَعُهَا قَالَ أَحْمَسُهَا قَالَ كَمَا يَقْبَعُهَا الْفَعْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَلَى جِلْدٍ وَبِشْرٍ هَذِهِ الْفِطْرَةُ أَنَّ رَجُلًا مَقْعَلٌ يَدُ رَجُلٍ

فَاَنْذَرْتَنِيْتهُ فَاَهْدَرَهَا أَبُوْ بَكْرٍ

بَابُ ۱۲۰ مَنِ اسْتَأْجَرَ اجِيرًا فَبَيَّنَ لَهُ الْاَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الْعَمَلَ لِقَوْلِهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكَحَ اِحْدَى عَلَيَّ بَنَاتِيْ هَاتَيْنِ اِلَى قَوْلِهِ عَلَيَّ مَا تَقُوْلُ وَكَئِنْ يَا جُرْفُلَانَا يُعْطِيْهِ اَجْرًا وَمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ اَجَرَكَ اللهُ

بَابُ ۱۲۰ اِذَا اسْتَأْجَرَ اجِيرًا عَلَيَّ اَنْ يُعِيْمَ حَاطُّا يُرِيْدُ اَنْ يَنْقُضَ حَازَ

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوسَى اَخْبَانَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ اَنْ اِبْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ خُبَرَنِيْ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ تَزِيْدًا اَخْبَرَا عَلَيَّ صَاحِبِهِ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ اِبْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ كُنِيَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْطَلَقَا فَوَجَدَا جَدَارًا يُرِيْدُ اَنْ يَنْقُضَ قَالَ سَعِيْدٌ سِدِّهَ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلَى حَسِبْتُ اَنْ سَعِيْدًا اَقَالَ فَمَسَحَهُ بِسِدِّهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ لَوْ شِئْتُ لَذَخَلْتُ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ سَعِيْدٌ اَجْرًا تَاْكُلُهُ

بَابُ ۱۲۱ الْاِجَارَةُ اِلَى نِصْفِ النَّهَارِ

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ هُرَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِثْلُ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمِثْلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ اُجْرَاءَ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيْ مِنْ غَدَوْقَةِ الْاُفْ نِصْفِ النَّهَارِ عَلَيَّ قِيْرَاطٍ فَتَوَلَّيْتُ اِيْهَؤُذُمْ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ اِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَيَّ قِيْرَاطٍ فَفَعَلْتُ النَّصَارَى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيْ مِنَ الْعَصْرِ اِلَى اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ عَلَيَّ قِيْرَاطَيْنِ فَانْتَمَ هُمْ فَقَضَيْتُ اِيْهَؤُذُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوْا مَا كُنَّا اَكْثَرُ عَمَلًا وَاَقَلَّ عَطَاءً قَالَ هَلْ نَقَضْتُمْ كَرْبَنَ كَعْبِكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَذَلِكَ فَضَّلِيْ اَوْ تَبِيْئِيْ

جب کسی کو اجرت پر رکھے اور اسے مدت بتا دے لیکن کام نہ بتائے۔ جیسا قرآن مجید میں ہے کہ میں پہانتا ہوں اپنی دونوں میں سے ایک بیٹی کا تمہارے ساتھ نکاح کروں اسے اللہ تعالیٰ ہماری بات پر گواہ ہے۔ تم۔ یا جُرْفُلَانَا کا مطلب ہے اسے مزدوری دیتا ہے اور اسی ہے جو عزیمت کے تحت بر اجور کے اللہ کہا جاتا ہے۔

کسی کو کڑیں مزدوری پر رکھے کہ جب یہ دیوار گرنے لگے تو سیدھی کھڑی کر دے، یہ بات ہے۔

ابراہیم بن موسیٰ، ہشام بن یوسف، ابن جریج، علی بن مسلم اور عمرو بن دینار سید بن جبیر و حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دو ٹول چلے میان تک کلک دیوار کی جو گرنے والی تھی۔ سید نے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ اس طرح سیدھی کر دی گئی، کا بیان ہے کہ میرے خیال میں سید نے کہا کہ اس پر ہاتھ پھیرا تو سیدھی ہو گئی۔ کہا کہ اگر آپ پہلے تو اس پر مزدوری لے لیتے۔ سید نے کہا۔ تاکہ مزدوری سے کھاتے۔ (یہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کی ملاقات کا واقعہ ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے)

دوہر تک مزدوری پر رکھنا

حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری اور اہل کتاب کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے کام پر مزدور رکھے اور کہا، کون ہے جو صبح سے دوہر تک میرا ایک قیراط پر کام کرے۔ پس یہود نے کام کیا۔ پھر کہا کہ کون ہے جو دوپہر سے نماز عصر تک قیراط پر کام کرے۔ پس نصاریٰ نے کام کیا۔ کہا کہ کون ہے جو عصر سے غروب آفتاب تک دو قیراط پر کام کرے۔ پس وہ تم ہو۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور کہا کہ ہم سے کام تو زیار دیا اور ہمیں مزدوری کم دی۔ فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے سختیوں سے کچھ کم دیا؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔



حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کام پر آدمی لگائے جو اُس کے لیے شام تک کام کریں مگر وہ روزی پر نہ ہوں پس بعض نے نصت انہار تک اُس کا کام کیا اور کہا کہ ہمیں مزدوری کی ضرورت نہیں جو شرط تھی اور جو چاہنے کام کیا وہ چھوڑا۔ اُس نے اُن سے کہا کہ ایسا نہ کرو بلکہ باقی دن بھی کام کر دو۔ اور اپنی پوری مزدوری لوٹاؤں نے انکار کیا اور چھوڑ گئے۔ اُس نے اُن کے بعد دوسرے آدمی کام پر لگائے اور اُن سے کہا کہ تم باقی دن کام

کر دو اور تمہیں وہی دس گھوڑاں سے ملے کیا تمہارا انھوں نے کام کیا لیکن جب نماز عصر کا وقت ہوا تو کہا تم نے اپنا کام اور اس کی مقررہ مزدوری دونوں چیزیں آپ کے لیے چھوڑیں۔ ان دونوں جانتوں سے کہا گیا کہ اپنا باقی کام کر لو کیونکہ تمہارا سادہ رہ گیا ہے مگر انھوں نے انکار کر دیا۔ لہذا باقی دن کے لیے دوسرے آدمیوں کو کام پر لگایا تو انھوں نے کام کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس انھیں دوسرے دونوں گروہوں کی مزدوری بھی ملی۔ پس یہ ان کی مثال ہے جنھوں نے اس قول کو قبول کیا۔

جو مزدور رکھے اور پھر وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا جائے  
مستاجر اس پر محنت کر کے اسے بڑھائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، انہم سے پہلے لوگوں میں سے میں آدمی جا رہے تھے کہ ایک غار میں پناہ لینے کے لیے داخل ہوئے۔ پہاڑ سے ایک پتھر نے لڑھک کر غار سے ان کے نکلنے کا راستہ بند کر دیا۔ انھوں نے کہا کہ آپ اس پتھر سے پتھر نہیں سکنے لگیں کہ اپنی کسی نیک کام کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ میرے ماں باپ بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور میں ان سے پہلے اپنے گھر کے کسی فرد کو دودھ نہیں پلاتا تھا ایک دن مجھے کسی کام کے باعث زیادہ دیر ہو گئی اور وہ سو گئے میں نے ان کے لیے دودھ دیا تو وہ مومنے ہوئے تھے جب کہ میں نے ان سے پہلے گھر کے کسی فرد کو دودھ پلانا پسند نہ کیا۔ میں اسی لمحہ کھڑا رہا اور یہاں میرے ہاتھ میں تھا کہ وہ وہ جاگ کر دودھ پیئیں، یہاں تک فجر ہو گئی۔ اے اللہ اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا تو اس پتھر کو ہمارے راستے سے ہٹا دے۔ پس وہ قدم سے ہٹ گیا لیکن نکل نہیں سکتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرا یوں گویا ہوا، اے اللہ میرے چھائی بیٹی جس کو میں سب سے زیادہ پیارتا تھا۔ میرا دل اس پر مائل تھا لیکن وہ مجھ سے بچتی رہتی تھی۔ ایک سال اسے ضرورتاً میرے پاس آنا پڑا۔ میں نے اسے ایک سو بیس دینار دے کر وہ

قَابُوا وَتَرَكُوا وَاسْتَأْجَرَ أَحَبَرِينَ بَعْدَ هُمْ فَقَالَ لَهُمْ أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ هَذَا وَلَكُمُ الْدِينَ شَرْطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَوةِ الْعَصْرِ قَالَا لَكَ مَا عَمَلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْأَجْرُ الْدِينَ جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ فَقَالَ لَهُمَا أَكْمِلَا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا فَإِنْ مَاتَ بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يُسِيرُ قَابِيًا وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَكَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ كُلِّهِمَا فَذَلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا لِكُلِّ لَامِنَ هَذَا اللَّوْءِ

بِاسْمِكَ مِنَ اسْتَأْجَرَ أَحَبَرًا فَتَرَكَ أَجْرَهُ فَعَمِلَ فِيهِ الْفَرِيقَانِ فَزَادَ وَمَنْ عَمِلَ فِي مَالٍ غَيْرِهِ فَاسْتَفْضَلَ۔

۲۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْطَلَقَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٍ مَعَنَ كَانَ قَبْلَهُمْ حَتَّى آدُوا الْمَيْتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارُ فَقَالُوا إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَلَاتِهِ أَعْمَالُكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ هُوَ اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَيْمَرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْنِي قَبْلَهُمَا أَهْلًا قَوْمًا لَا فَتَاكَ لِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أَرْجُ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا عُبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُ لَهَا نَاسِيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْنِي قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا فَلَمَّشْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتَيْقَظَا ظَهَمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا عُبُوقَهُمَا اللَّهُمَّ لَنْ كُنْتُ فَعَمِلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَنَجْهًا لَفَيْنِ بَعْضَنَا نَحْمُ وَفِينِ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَجَرَتْ شِبْثًا لَا يَسْتَوِي بَيْنُ الْخُرُوجِ قَالَ السَّيِّحِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي ابْنَتٌ عَمِرٌ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ



إِلَى قَلْبِهِ دُعَاءُ عَنْ لَفْظِهَا فَأَمْتَنَعَتْ مِنْهُ حَتَّى أَلْقَتْ بِهَا  
سِنَّةً قَبْلَ السَّبْعِينَ فَجَاءَتْ شَيْءٌ فَأَطْعَمَتْهَا عَشْرِينَ وَجَاءَتْ  
دِيْنَارًا فَكَلَّمَ أَنْ تَكَلَّمَ بِكُنْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَعَلَتْ حَتَّى إِذَا  
قَدَرَتْ بِهَا قَالَتْ لَا أَحِلُّ لَكَ أَنْ تَقْضِيَ الْخَلَاحَ  
إِلَّا بِعَلَمٍ فَتَحَرَّجَتْ مِنْ الْوَقْفِ عَلَيْهَا فَأَنْصَرَفَتْ عَنْهَا  
وَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَطْعَمْتُهَا  
الَّذِي كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ أَنْتَعَلَهُ وَجِئَكَ فَأَفْرَجْتَ صَنَّا  
مَا نَحْنُ فِيهِ فَأَنْفَرَجْتَ الصَّخْرَةَ عَلَى الْأَكْمَامِ لَمْ يَكُنْ يَطْمَئِنُّونَ  
الْخَرَجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ  
الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَاجَرْتُكَ بِأَجْرِكَ فَأَعْطَيْتَنِي أَجْرَهُمْ  
عَلَيْكَ رَجُلٌ قَوَّاجِدٌ تَرَكْتُكَ الْبَنِي لَهُ وَذَهَبَ فَتَشَرَّجْتُ أَكْبَرًا  
حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَكْمَامُ فَجَاءَكَ بِنِجْنٍ فَقَالَ  
يَا عَهْدًا لِلَّهِ أَتَى إِلَيَّ أَجْرِي فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَا تَرَى مِنْ  
أَمْرِكَ مِنَ الْإِمْلِ وَالْبَقَرِ وَالنَّعْمِ وَالزَّيْتِ فَقَالَ يَا عَهْدًا لِلَّهِ  
لَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنْ لَمْ أَتُفْهِمْ بِي بِكَ فَأَخَذَ كَلَامًا  
فَأَسْتَأْذَنَ فَكَذَرْتُكَ مِنْهُ شَيْئًا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ  
فَعَلْتُ ذَلِكَ أَنْتَعَلَهُ وَجِئَكَ فَأَفْرَجْتَ صَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ  
فَأَنْفَرَجْتَ الصَّخْرَةَ فَخَرَجُوا يَهْمُشُونَ

بِأَسْأَلِكُ مِنَ الْأَجْرِ نَفْسَهُ لِيُحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ  
شَوْقَ تَصَدَّقَ بِهِ وَأَجْرُهُ الْكَفَالِ

۲۱۱۷ حَكَّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي  
حَكَّ ثَنَا الرَّحْمَنُ عَنْ شَيْخَيْنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ الْأَعْبَسِ  
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرْنَا  
بِالْقَدِّ قَدَّوْا نَطْلَقَ أَحَدُكَ إِلَى الشُّوْقِ فَيُحْمِلُ فَيُصِيبُ  
الْمَدَّ فَإِنْ لَمْ يَعْصِهِمْ لِمَا نَأَى الْفَقْدَانُ قَالَ مَا تَرَاكَ إِلَّا لِنَفْسِهِ  
بِأَسْأَلِكُ الْأَجْرَ السَّامِعَةَ وَلَمْ يَرَأْنِ سَيْرِيْنَ  
وَعَطْلًا وَابْنُ أَبِي هِنْدٍ وَالْحَسَنُ بِأَجْرِ السَّامِعِ بِأَسْأَلِكُ  
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ بِغِ هَذَا الْقَوْلِ  
فَمَا زَادَ عَلَى كَذَا وَكَذَا فَهُوَ لَكَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ

میرے اٹھاپنے درمیان رکاوٹ نہ ڈالے جب میں اُس پر قادر ہوا تو اُس نے  
کہا میں آپ کے لیے حلال نہیں ہوں مگر اب نہ کرنا توڑیے مگر حق کے ساتھ  
میں نے اس بات کو گناہ سمجھا اور اُس سے ہٹ گیا۔ حالانکہ وہ مجھے سب سے  
پرہیزگار تھا اور جو سنا اُسے دیا تھا وہی چھوڑ دیا۔ اسے اللہ اگر یہی نہ  
صرف تیری رضا کے لیے کیا تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس سے ہمارے لیے  
راستہ نکال دینا پھر تمہارے سرگ گیا لیکن وہ نکل نہیں سکتے تھے۔ تمہاری کرم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شخص مرض گزار رہا۔ اسے اللہ میں  
نے کہا آدمی مزدوری پر لگے تو جب اُنھیں مزدوری دی تو ایک نے نہ  
لی اور چھوڑ کر چلا گیا میں نے اُس کو مزدوری کو کام میں ملگایا جس سے بہت  
مال بڑھ گیا۔ ایک مدت کے بعد وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ۔ اسے اللہ  
کے بندے امیر سے مزدوری ادا کرو۔ میں نے اُس سے کہا کہ جو تم اُونٹ  
لگائے، بکریاں اور غلام دیکھ رہے ہو یہ سب تمہارے ہیں۔ اُس نے کہا کہ  
اسے اللہ کے بندے امیر سے ساتھ مذاق نہ کیجیے۔ میں نے کہا کہ میں  
تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا کہہ دو لے گیا اور اُن میں سے کوئی چیز نہ  
چھوڑی۔ اسے اللہ اگر میں نے صرف تیری رضا کے لیے کیا تو ہم جس  
مصیبت میں ہیں اس سے ہمیں راستہ دے۔ چنانچہ پھر مٹ گیا  
اور وہ باہر نکل آئے۔

جس نے اپنی بیٹی پر بوجھ اٹھانے کے لیے مزدوری کی پھر  
اُسے غیبت کر دیا اور بوجھ اٹھانے والے کی اجرت۔

حضرت ابو سواد انصاری رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ہمیں حدیث کا حکم فرماتے تو ہم میں سے کوئی بازار  
کی طرف ہانا، بوجھ اٹھانا اور ایک حد مال کتابت کہ ہم میں سے  
کسی کو ہزار روپے مال دیں۔ قطیفی کے نزدیک اس سے حضرت ابو سواد  
کی ذات مراد ہے۔

دلالی کی اجرت۔ ابن سیرین رحمہ اللہ ابی ابراہیم اور حسن بھری  
دلالی کی اجرت میں مبالغہ نہیں سمجھتے تھے حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ  
ایسا کہنے میں کوئی ڈر نہیں کہ یہ کپڑا اتارنے میں بیچ دو اور جو زائد ملیں وہ  
تمہارے ابن سیرین نے کہا کہ جب کوئی کہے یہ چیز اتارنے میں فروخت

کرد اور جو زائد ملے وہ میرے اور تمہارے درمیان نصفاً نصف  
تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان  
اپنی شرطوں کے پابند رہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ فاسقہ دلوں سے آگے جا کر بلا بوائے اور  
کوئی شہر کسی دیہات کے لیے بیع نہ کرے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اسے ابن عباس  
لَا یَبِیعُ حَاضِرٌ لِّبَا ۖ۔ کا مطلب کیا ہے؟ ابن عباس نے فرمایا کہ اس کے  
بیے دلائل نہ کرے۔

دارالحرب میں مزدوری پر کسی مشرک کا کام کرنا

حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ میں دوبار کا کام کرتا تھا۔  
میں نے مہاجرین کو اس کا کام کیا اور میری کتنی ہی مزدوری جمع ہو گئی تو میں تعاقب  
کرنے لگا کہ اس کا کام کیا ہے؟ میں نے کہا مجھ میں نہیں دیکھتا کہ تم مجھ کا  
انکار نہ کرو۔ میں نے کہا کہ تم یہ نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تم میرا اور  
بھراؤ اٹھائے جاؤ۔ کہا کیا مرنے کے بعد میں اٹھایا جاؤں گا؟ میں نے کہا، ہاں  
کہا تو اس وقت مجھے مال دیا جائے گا لہذا تمہارا فرض ادا کروں گا میں اللہ تعالیٰ  
نے وحی نازل فرمائی کہ کیا تم نے اسے دیکھا جس نے ہمارے کاتبوں سے کفر کیا  
اور کہا کہ مجھے مال ادا بیٹھے دے دے بائیں گے۔

سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے پر عرب کے کسی قبیلے کی طرف  
سے کچھ دیا جاتا۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا کتاب زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس پر کچھ دیا جائے۔  
نبی نے فرمایا کہ حکم کوئی شرط مائدہ کرے مگر جو دیا جائے اسے قبول  
کرے حکم کا قول ہے کہ میں نے کسی کو نہیں سنا جس نے حکم کی اجرت  
کو ناپسند کیا ہو۔ حسن بصری نے دس دہم دے اور ابن سیرین نے بائیس  
والے کی اجرت میں کوئی مضائقہ شمار نہیں کیا اور کہا جاتا تھا السُّخْتُ  
حکم میں رشوت دینے کو کہتے ہیں اور لوگ اندازہ کرنے کی اجرت دیا  
کرتے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کا ایک جماعت سفر میں نکلی تو وہ عرب کے

إِذَا قَالَ يَغْلِبُهُ بِكَذَا أَهْمًا كَانَ مِنْ رَجْعٍ فَهُوَ لَكَ أَوْ  
بَعْنِي وَبَيْنَكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَسْ لِمَنْ عِنْدَ شَرِّهِمْ

۲۱۱۸۔ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ لَوَّاحِدٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ  
عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَلَفَى الزُّلْبَانُ وَ  
لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَا ۖ قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ  
حَاضِرٌ لِّبَا ۖ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِنْسَارٌ

بِالْبَلَاءِ هَلْ يُؤَاخِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مِنْ مُشْرِكٍ فِي  
أَرْضِ الْحَرْبِ

۲۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّادٍ  
الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ تَسْرُوفٍ حَدَّثَنَا حَبَّابٌ قَالَ  
كُنْتُ رَجُلًا قَبِيحًا فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَأَجْتَمَعَ  
لِي عِنْدَهُ فَاتَّبَعْتُهُ اتِّقَاصًا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَقْضِيكَ  
حَتَّى تُكْفِرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ  
تُبْعَثَ فَلَا قَالَ وَرَأَيْتُكَ ثُمَّ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ  
سَيَكُونُ لِي نَصْرٌ مِمَّا نَزَلَ فَاقْضِيكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
آيَةً الَّتِي كَفَرْتُ بِالنَّبِيِّ وَقَالَ لَكَ وَتَبَّ مَا لَكَ وَلَكَ

بِالْبَلَاءِ مَا يُعْطَى فِي الرِّقَّةِ عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ  
يُعَاتِلُهُ الْكِتَابُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي مَا أَخَذْتُكَ عَلَيْهِ إِلَّا كِتَابُ  
اللَّهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا يَشْرَطُ الْمُحْكَمُ إِلَّا أَنْ يُعْطَى  
شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا كَرِهَ  
أَجْرَ الْمُحْكَمِ وَأَعْطَى لِحَسَنٍ دَسَاهِيَهُ عَشْرَةَ وَكَمْ يَرَى  
ابْنُ سِيرِينَ بِأَجْرٍ لِقِسَامٍ بِأَسَاوٍ قَالَ كَانَ يُقَالُ  
السُّخْتُ الرِّشْوَةُ فِي الْحَكْمِ وَكَانُوا يُعْطُونَ  
عَلَى الْخُرُوصِ

۲۱۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ تَعَمَّانٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
إِبْنِ وَشَّاحٍ عَنْ أَبِي الْمُنَوَّرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ انْطَلَقَ نَفَرٌ



٢١٢١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُوَيْفٌ  
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا رُكُوعُ الصَّلَاةِ وَأَوْصَاعُهَا مِنْ  
طَعَامٍ وَكَلِمَةٍ وَمَوَالِيَةٍ فَتُخَفَّفُ عَنْ غَلِيظَةٍ أَوْ ضَرِيئَةٍ.

## پچھنے لگانے کی اجرت

طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری دی۔

مکرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اجرت عطا فرمائی۔ اگر آپ اسے ناپسند کرتے تو کبھی عطا نہ فرماتے۔

مکرہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور مزدوری کے سلسلے میں آپ کسی پر غلو نہیں کرتے تھے۔

جو غلام کے آقاؤں سے بات کرے کہ اس کی مزدوری کم دیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو بلوا کر اس سے پچھنے لگوائے اور اسے ایک سو دو صاع یا ایک یا دو سو دو صاع کا حکم فرمایا اور گفتگو کر کے اکر کے خراج میں کمی کروائی۔

بدکار عورت اور لونڈی کی گمائی۔ ابراہیم غنمی نے رونے والی اور گانے والی کی اجرت کو مکروہ سمجھا ہے اور ارشاد ربانی ہے: تاکہ تم دنیاوی زندگی کا فائدہ حاصل کر سکو اور جو تمہاری لونڈیوں میں سے اسے ناپسند کرے تو ارشاد اُن کے ناپسند کرنے کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔ فَتَيًّا تَزْكُو یعنی تمہاری لونڈیاں۔

قتیبہ بن مיעہ، امام مالک، ابن شہاب، ابو بکر بن عبد الرحمن بن عمار بن ہشام حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کٹنے کی قیمت نیز زانیہ اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

مسلم بن ابراہیم، شعبہ، محمد بن جہاد، ابو حازم سے روایت ہے

## باب ۱۲۱۲ خراج الحجام

۲۱۲۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ۔  
۲۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اخْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةَ تَزْيِطِهِ۔

۲۱۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يُعْطِ أَحَدًا أَجْرَهُ۔  
بَابُ ۱۲۱۳ مِنْ كَلِمَةِ مَوَالِي الْعَبْدِ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خِرَاجِهِ۔

۲۱۲۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَّمَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ أَوْ مِدٍّ أَوْ مِدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيهِ فَخَفَّفَ عَنْ صَرِيئَتِهِ۔

بَابُ ۱۲۱۸ كَسْبُ الْبَغِيِّ وَالْإِمَاءِ وَكِرَّةُ إِبْرَاهِيمَ أَجْرًا تَأْتِيهِمْ وَالْمُعْكِبَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَتَبْتَغُوا عَرَصَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُمْ قَاتِ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ أَكْرَاهِهِمْ عَقُورٌ مُرَجِّعٌ فَتَيًّا وَكُلَّمَا مَاءٌ كُمْ۔

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلُوانِ الْكَاهِنِ۔

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ



کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لڑائیوں کی حولم کاری کی گمانی سے منع فرمایا ہے۔

نرسے جنتی کروانے کی اجرت،

نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نرسے جنتی کرانے کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

جو ٹھیکے پر زمین لے لیکن دونوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے۔ ابن سیرین نے کہا کہ اس کے گھر والوں کو مدت پوری ہونے سے پہلے بے دخل کرنے کا حق نہیں ہے۔ مکہ حسن بصری اور ایساں بھماویہ کے نزدیک اس کی مقررہ مدت تک جاری ہے گا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین ٹھیکے پر دی اور یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے ابتدائی دور خلافت میں رہی اور اس بات کا کسی نے ذکر نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے اس اجاڑے کی تجدید کی ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین انھیں دیہودیوں کو (دی کہ وہ کام اور کاشتکاری کریں اور پیداوار کا نصف ان کے لیے ہوگا۔ حضرت ابن عمر نے انھیں بتایا کہ زمین کراٹے پر دی جاتی تھی جس کا نافع نے نام یا لیکن مجھے یاد نہ رہا اور حضرت رافع بن خدیج نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے ٹھیکے پر مزارع کو زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔

فہیدہ اٹھانا نفع حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے انھیں بلا وطن کر دیا تھا۔

اللہ کے نام سے شروع ہو کر ابراہیم بن ہارث نے دعا کی ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جِهَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ كَسْبِ الْأَمَاءِ۔

باب ۱۱۹ عَسْبُ الْفَعْلِ۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَوَارِثِ وَاسْمَعِيلُ  
بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَسْبِ الْفَعْلِ۔  
بَابُ ۱۲۰ إِذَا اسْتَأْجَرَ رَضًا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا  
وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَيْسَ بِالْفَعْلِ أَنْ يَجُوزَ إِلَى تَمَامِ  
الْفَعْلِ وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ وَابْنُ مَسْرُوقٍ  
نُتِجَ الْفَعْلُ إِلَى أَجْلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ عَطَى النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الشَّظْرَ فَكَانَ ذَلِكَ عَلَى  
عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَصَدْرُ ابْنِ  
عَلَاءٍ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ  
بَعْدَ مَا قَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُزَيْرُ بْنُ  
بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَطَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَنْ لَيْسَ لَهَا وَبِزَوَاجِهَا  
وَلَمْ يَحْطَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ  
الْمَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحْفَلُ  
وَأَنَّ نَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كَرَاءِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ هَسْبُ اللَّهِ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَلَى أَجْلٍ عَنْ عُمَرَ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الحوالہ

باب ۱۲۱ فِي الْحَوَالَةِ وَهَلْ يَزِجُّ فِي الْحَوَالَةِ  
وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ إِذَا كَانَ يَوْمُ أَحَالٍ عَلَيْهِ  
مَوْلًى حَازَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَخَارِجُ الشَّرِيكَانِ

قرض حوالے کرنے کا بیان اور کیا حوالہ میں رجوع ہو سکتا ہے  
حسن اور قتادہ نے کہا کہ اگر حوالے کے دن خوشحال تھا تو بائز ہے حضرت  
ابن عباس نے فرمایا کہ اگر شریک اندیلٹ ہونے والے میں سے ایک نقد مال

اور دوسرا فرض ہے۔ ایک دیوالیہ ہو گیا تو دوسرے سے مطالبہ نہیں کر سکتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سال دار کا مال قبول کرنا ظلم ہے اور جب کسی کا قرض تم میں سے کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو اسے قبول کرنا چاہیے۔

جب قرض کسی مال دار کے حوالے کیا جائے تو رد کرنا اس کے لیے مناسب نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سال دار کا مال قبول کرنا ظلم ہے اور قرض مال دار کے حوالے کیا جائے تو قبول کرے۔

جب میت کا قرض کسی کی طرف منتقل کر دیا جائے تو جائز ہے۔

حضرت مسلم بن اکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں فرمایا: کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوئے، نہیں۔ پس اس پر نماز پڑھی۔ پھر وہ جنازہ آیا اور لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا: کیا اس پر قرض ہے؟ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: کہ کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں دینا۔ پس اس پر نماز پڑھی۔ پھر تیسرا لایا گیا اور عرض کی گئی کہ اس پر نماز پڑھیے۔ فرمایا: کہ کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، نہیں، فرمایا: کہ کیا اس پر قرض ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں دینا۔ فرمایا: کہ تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھو اور حضرت ابو قتادہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے اور اس کا قرض میں ادا کروں گا۔ پس آپ نے اس پر نماز پڑھی۔

أَهْلُ الْبَيْتِ فَيَا خُذْ هَذَا عَيْنًا وَهَذَا آدِنًا فَإِنْ تَوَلَّى لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَيَّ صَاحِبُهُ -

۲۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتِيَ أَحَدُكُمْ عَلَى مِثْلٍ فَلْيَتَّبِعْ -

بَابُ ۱۲۱ إِذَا حَالَ عَلَى مِثْلٍ فَلْيَسْ لَهُ سَدٌّ -

۲۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَمَنْ أُتِيَ عَلَى مِثْلٍ فَلْيَتَّبِعْ -

بَابُ ۱۲۲ إِذَا حَالَ دَيْنُ الْمَيِّتِ عَلَى رَجُلٍ حَيٍّ -

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا الْمُكَنِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَنْوَاعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَى بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا أَصَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا فَصَلِّ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلَاثَةٌ ذَكَرْنَا بِرَفْصَلٍ عَلَيْهِمَا شَرَأْنِي بِالشَّارِبَةِ فَقَالُوا أَصَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةٌ ذَكَرْنَا بِرَقَالٍ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى دَيْنِهِ فَصَلِّ عَلَيْهِ -



اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الکفالة

## ذمہ داری کا بیان

کہاں، تہتر میں مالی اور جانی ذمہ داری لینا۔ البر الزنا  
محمد بن عمرو بن محمد بن علی کے والد ماجد سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے انہیں  
مصدق بن بکر بھیجا تو وہاں ایک آدمی اپنی بیوی کی لڑکی سے محبت کر بیٹھا۔  
حمزہؓ نے کسی آدمی کو اس کا ماس بنایا اور حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے  
جب کہ حضرت عمرؓ نے ان کو اسے مار چکے تھے۔ آپؓ نے ان سے تصدیق  
کروائی اور اسے بخیر کا حکم دیا۔ جریرؓ اور اشعثؓ نے حضرت عبداللہ بن  
مسعودؓ سے مزید ان کے بارے میں کہا کہ ان سے توبہ کرائیے اور ان پر  
ضامن لیجیے انہوں نے توبہ کی اور ان کے قبیلے والے ضامن بنے۔ حماد  
کا قول ہے کہ اگر کوئی ضامن بنے اور مراعات تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے  
اور حکم کے نزدیک اس کی طرف سے ضمانت ادا کی جائے گی۔ امام ابو عبد اللہ  
بخاری، بیہ، جعفر بن ربیع، عبد الرحمن بن بکر، حضرت البرہہؓ سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا کہ نبی اسرار  
کے ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار دینار ادا کر مانگے۔ اُس نے  
کہا کہ گواہ لاؤ جن سے میں گواہی لوں اس نے کہا کہ اللہ گواہی دینے کے  
پہلے کافی ہے اس نے کہا کہ ضامن لاؤ۔ دوسرے نے کہا کہ ضمانت کے  
پہلے اللہ کافی ہے۔ کہا آپؐ سچ کہتے ہیں اور ایک مدت تک کے پہلے  
اُسے رقم دے دی۔ وہ سندھ میں سفر پر نکلا اور اپنی حاجت پوری کر لیا۔  
پھر سواری تلاش کرنے لگا کہ اس پر سواری ہو کر سفر وہ مدت تک پہنچے جائے  
لیکن کوئی سواری نہ ملی تو اس نے ایک گڑھی کی اور وہ اللہ سے کھو گئی۔  
اُس میں ہزار دینار رکھے اور اپنے ساتھی کے پہلے وہ کھانسی کا منہ بند  
کر کے دیا ایک آیا اور کہا۔ اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں نے  
ظلال سے ایک ہزار دینار ادا کر دیے تو اس نے مجھے سے ضامن مانگا  
تھا میں نے کہا کہ اللہ کافی ضامن ہے تو وہ مجھ پر راضی ہو گیا۔ پھر اُس نے  
گواہ مانگا تو میں نے کہا کہ اللہ کافی گواہ ہے تو وہ مجھ پر راضی ہو گیا۔ میں  
نے سواری تلاش کرنے کی کو شمش کا گدہ یہ رقم اُس تک پہنچا جس میں کچھ

باب ۱۲۲ الکفالة فی القرض والدیون بالجدان  
وغيرہما قال ابو الزناد عن محمد بن حمزة بن عمرو  
الا شلمی عن ابنہ ان عمر بن عبد اللہ مصدقاً فوقم رجلاً  
على حمار یلوی امرأتہ فاخذ حمزة من الرجل کفیلہ  
فقدم علی عمر وکان عمر قد جلدہ بالکفیلہ جلدًا مصلحاً  
وعمر یألف بالکفیلہ وقال جریر وانا شعث بن عبد اللہ  
بن مسعود فی السمرتین استنبھتہما  
کفیلہما فابوا وکفیلہما عشر وھما وقال حماد اذا تکفل  
بنفس فمات فلا شئی علیہ وقال لکم بضمن قال  
ابو عبد اللہ وقال الکیث حدثنی جعفر بن سبیعة  
عن عبد الرحمن بن ہریر عن ابي ہریرہ عن رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر رجلین بخی  
اسرائیل سأل بعض بنی اسرائیل ان یشیفہ الف  
دینار فقال ائمتی بالشہکاء اشدھم فقال کفی  
باللہ شہیداً قال ائمتی بالکفیل قال کفی باللہ  
کفیلہ قال صدقت فذہبنا الی الیہ فمستغی  
فخرج فی البحر ففطن حاجتہ شراً فمس مراكبا  
یرکبھا یعدہم علیہ لا جیل الذی اجدہ فلد یجد  
مراكبا فاخذ من شہبہ فنقرھا فادخل فیہا الف  
دینار وصیغفہ یمتہ الی صلیحہ ثم رجع موضعہا  
شراً الی ہما الی لہو فقال اللہ لک تعلم ان  
کنت تسکت فلا تا الف دینار فسا لئی کفیلہ فقلت  
کفی باللہ کفیلہ فصری بک وسا لئی شہیداً فقلت  
کفی باللہ شہیداً فصری بک ولای جمعت ان احد  
مراكبا اتعت لایہ الذی کف فکف اللہ فانی استوفیتمکما

نہ کر سکا میں انھیں نیز سے سپرد کرتا ہوں اور سمندر میں پھینک دی یہاں تک کہ وہ بہہ گئی۔ پھر وہ لوٹ آیا اور سواری تلاش کرتا رہا کہ اپنے شہر کو پہنچے ایک روز قرض خواہ باہر نکلا کہ شاید کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو تو رقم والی لکڑی ملی جو اس نے لے لی کہ گھر والی اس کا ایندھن بنائے گی۔ جب اسے چیرا تو نفدی اور خط برآمد ہوا۔ پھر قرض لینے والا آیا اور ہزار دینار لایا اور کہا کہ غلہ کی قسم ہیں برابر سواری کی کوشش کرتا رہا کہ تمہارے پاس مال پہنچا دوں لیکن سواری نہ ملی جس سے میں پہلے آجاتا۔ قرض خواہ نے کہا: کیا آپ نے کوئی چیز میری طرف بھیجی تھی؟ کہا کہ جس سواری سے میں آیا ہوں اس سے پہلے مجھے کوئی سواری نہ ملی۔ کہا کہ جو کچھ تمہارے لکڑی کے ذریعے بچاؤ اللہ تعالیٰ نے مجھ تک پہنچا دیا۔ پس وہ اپنے ہزار دینار بخوشی واپس لے گیا۔

ارشاد ربانی: انھوں نے تم میں سے قسم کھا کر عہد کیا ان کا منہ انہیں دے دو۔

سید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دیکھ کر جعلاً موالی اور والذین عاقدت ایما نکو کے متعلق فرمایا کہ ہمارے حبیب مدینہ منورہ میں آئے تو ہمارے انصاری کا وارث ہوا۔ ذی رحم حضرات کے علاوہ اُس موافقات کے باعث جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قائم فرمایا تھی۔ جب آیت دیکھ کر جعلاً موالی نازل ہوئی تو وہ بات منسوخ ہو گئی۔ پھر فرمایا والذین عاقدت ایما نکو۔ تو مدد، تعاون اور غیر خواہی کرنا ہو گیا لیکن مہرث کی بات گئی، ہاں اُس کے لیے وصیت کر دی جاتی۔

حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب عید الرحمن بن عوف آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اور سعد بن ربیع کے درمیان رشتہ موافقات قائم فرمایا۔

ماہم سے روایت ہے کہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ مجھے آپ سے متعلقہ یہ بات پہنچی ہے کہ اسلام میں

میرے بہائی البخر حلی ولجت فیہ شدة انصرمت وهو فی ذلک یلتمس موكبا یتخذ جمالی بکدہم فخرم التجل الیدی کان اسلفه ینظر لعل موكبا قد جاء بهما لہ فاذا بالخشبة الی فیہا المال فآخذہا لا کھلہ خطبا فلمّا نشرہا وجد المال فآخذہا والصحفۃ شدة قلد الیدی کان اسلفه فانی باللف دینار فقال فاکلہ ما نلت حاجد فی طلب موكب لایتیک یسألک فما وجدت موكبا قبل الیدی اتیت فیہ قال هل كنت بعثت الی بشیخ قال اخبرک لہما جد موكبا قبل الیدی جئت فیہ قال فان الله قد ادى عنک الیدی بعثت فی الخشبۃ ما نصرت باللف دینار ما اشد!

باب ۲۱۵ قول اللہ تعالیٰ والذین عاقدت ایما نکو فانوہم تصیبہم۔

۲۱۳۳۔ حدثننا الصلت بن محمد حدثننا ابواسلمۃ عن ادریس عن طلحة بن مصرف عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ویکل جعلاً موالی قال ورسالة والذین عاقدت ایما نکو قال کان المہاجرین لما قدموا المدینۃ یرث المہاجر الانصاری دون ذوی سرحہ للخواۃ الی الخ الی الخ صلی اللہ علیہ وسلم ینکم فلما نزلت ویکل جعلاً موالی سخط ثم قال الذین عاقدت ایما نکو الا انصرموا لرفادة والنصیحة وقد ذهب الیہ اثنان ویوصی لہ۔

۲۱۳۴۔ حدثننا قتیبة حدثننا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس قال قال قید علیہما لرحمن بن عوف فانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینکم وین سعید بن التریج۔

۲۱۳۵۔ حدثننا محمد بن الصباح حدثننا اسمعیل بن مکر بن یاحن شاعاصم قال قلت لانس ابلغت ان



النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ لَمْ يَلْعَنِي فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ  
قَدْ خَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قَوْمَيْنِ  
قَالَ أَتَصَارِفِي دَارِي -

بِالْبَلْبَلِ مَنْ تَحْكُمُ هُنَّ تَمَيَّتْ دِينًا فَلَكَيسَ لَهُ  
أَنْ يَتْرُجِعَ وَيَبْهَ قَالَ الْحَسَنُ -

۲۱۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ تَيْمِيزِ بْنِ أَبِي عَجْبِيدٍ  
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْثَمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَتَى بِمَنْزِلٍ لِيُعَلِّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْكَ مِنْ دِينٍ قَالُوا  
لَا هَلْ عَلَيْكَ نَعْمَانِي بِحَنْزَلَةَ أُخْرَى فَقَالَ هَلْ عَلَيْكَ  
مِنْ دِينٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا كَمَا  
عَلَيْ دِينُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلِّ عَلَيْهِ -

۲۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا لَعْمَرُ وَسَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنَّا كَمَا  
مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ آعْطَيْتَكَ هَذَا أَهَكَذَا أَفَلَا تَجْعَلِي  
مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى تُبْضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى  
مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عِدَّةٌ أَوْ دِينَ قُلِيًّا تَنَا قَاتِيتُكَ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا فَخَشِي  
لِي حَدِيثَهُ فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسٌ يَابِئَةٌ وَقَالَ  
حَدِّثِي بَيْنَهُمَا -

بِالْبَلْبَلِ جَوَارِي بَكْرِي فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقِيلٌ -

۲۱۳۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا الْكَثِيبُ عَنْ  
عُقَيْلٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ  
أَنَّ عَائِشَةَ سَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ  
لَمَّا عَقِلَ أَبُو بَكْرٍ الْإِسْلَامَ يَكُونُ الْدِينُ وَقَالَ لِي جَعْلِي  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ

کوئی حلف نہیں ہے مگر یا اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو قریش  
اور انصار کے درمیان حلف کو دیا وہ میرے غریب خانے میں ہوا  
تھا -

جو کسی میت کے قرض کی رقم داری سے تو اسے پھرتے کا  
حق نہیں ہے جسے عمری کا یہ قول ہے -

حضرت ابن کرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جوان آیا گیا تاکہ اس پر ناز طبعی جائے فرمایا  
کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ تو اس نے عرض کیا کہ نہیں تو اس پر ناز طبعی پھر دوسرا  
جوان آیا گیا تو فرمایا کیا اس پر قرض ہے؟ تو اس نے عرض کیا کہ نہیں تو اس پر ناز طبعی  
فرمایا کہ اپنے ساتھی پر ناز طبعی۔ حضرت ابو قتادہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ  
اس کا قرض مجھ پر پس اس پر ناز طبعی -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر بحرین کا مال آگیا تو اس میں سے میں نہیں  
اتنا دوں گا۔ ابھی بحرین کا مال آیا نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا  
وصال ہو گیا۔ جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابو بکر نے منادی کرنے کا حکم دیا  
کہ جس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ فرمایا ہو یا جس کا قرض  
ہو تو پاس آئے۔ چنانچہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ایسا فرمایا تھا۔ آپ نے مجھے ٹھس مبر  
کر دی۔ میں نے شام کیے تو پانچ سو تھے۔ فرمایا کہ اتنے ہی اور  
لے لو -

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت ابو بکر کا  
پتا دینا اور عہد کرنا -

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت  
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جب سے میں نے ہوش  
سنبھالا تو اپنے والدین کو دین برحق پر مل کر تے ہوئے پایا۔ عروہ بن زبیر  
سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں نے  
ہوش نہیں سنبھالا مگر اپنے والدین کو دین برحق پر مل کر تے ہوئے پایا اور

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَخْلُقْ  
 أَبُو بَكْرٍ قَطْرًا وَلَا دَهْمًا يَدِ يَمَانِ الَّذِينَ وَلَسِيْمَتُ عَلَيْنَا  
 يَوْمَ الْآيَاتِنَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 طَرَفِي الْهَكَرِ بِمَكْرَةٍ وَعَشِيَّةٍ فَلَمَّا انْتَهَى السُّلُومُ  
 خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مَعَهَا جَرَّاقِلَ الْجَنَّةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَيْتَ  
 الْيَمَامِ دَلِقِيهَ ابْنُ الدَّغْنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ  
 تَرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرِجْنِي قَوْمِي فَأَنَا أَرِيدُ أَنْ  
 أَسِيرَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ فِي قَالَ ابْنُ الدَّغْنَةِ إِنَّ مِثْلَكَ  
 لَا يَخْرُجُ وَلَا يَخْرُجُ فَإِنَّكَ تَكْسِبُ لِمَعْنِي وَمَ وَفِي السُّلُومِ  
 الْكَلَّ وَتَقْرَأُ الْقَبِيضَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَاطِجِ الْحَقِّ وَأَنَّكَ لَكِ  
 جَارٌ فَأَرْجِعْ فَأَعْبُدْ رَبَّكَ بِبَيْتِكَ فَأَرْجِعْ ابْنُ الدَّغْنَةِ فَرَجَعَ  
 إِلَى بَيْتِهِ قَطَافٍ فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لِمَنْ يَا أَبَا بَكْرٍ لِمَنْ  
 مِثْلُكَ وَلَا يَخْرُجُ أَخْرِجُونِ رَجُلًا يَكْسِبُ لِمَعْنِي وَمَ وَفِي السُّلُومِ  
 وَتَكْسِبُ الْكَلَّ وَتَقْرَأُ الْقَبِيضَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَاطِجِ الْحَقِّ فَأَنْقَضَ  
 قُرَيْشٌ حِوَارَ ابْنِ الدَّغْنَةِ وَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ وَقَالُوا ابْنُ الدَّغْنَةِ  
 مَرَأً يَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيَصِلْ وَيُقِرَّ أَمَّا شَاءَ وَلَا  
 يُؤْذِي بَيْنَ ذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِهِ فَأَنَا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ ابْنَانَا  
 وَيَسْأَلَنَا قَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغْنَةِ لَا فِي فَطْنِ أَبِي بَكْرٍ يَعْبُدُ  
 رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلَاةِ وَلَا الْفِرَةِ إِلَّا فِي غَيْرِ  
 دَارِهِ ثُمَّ بَدَأَ ابْنُ بَكْرٍ قَابَتِي مَسْجِدًا ابْنَانَا دَارِهِ وَ  
 بَرَزَ نَكَانَ يَصِلُ فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَسْتَقْصِفُ عَلَيْهِ  
 نِسَاءَ الْمُشْرِكِينَ وَابْنَانَا وَهُمْ يُعْجِبُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ  
 وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَاءَ لَا يَسْأَلُكَ دَمْعُهُ حِينَ يَقْرَأُ  
 الْقُرْآنَ فَافْتَحَ ذَلِكَ أَشْرَافُ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
 فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغْنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَكَ إِنَّا  
 كُنَّا أَجْرُنَا أَبَا بَكْرٍ عَلَى أَنْ يَتَّبِعَ مَرْبَعَهُ فِي دَارِهِ وَلَا سَهْ  
 جَاوَزَ ذَلِكَ قَابَتِي مَسْجِدًا ابْنَانَا دَارِهِ وَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ  
 وَالْفِرَةَ وَقَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ ابْنَانَا وَيَسْأَلَنَا فَاتِيهِ  
 فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَّبِعَ عَلَى أَنْ يَتَّبِعَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَفَعَلُوا

کوئی دق ہم پر ایسا نہیں گزرا کہ اس کے دونوں کناروں میں سے صبح یا شام  
 کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے تھے جب  
 مسلمان زیادہ مبتلائے آلام ہوئے تو حضرت ابوبکر ہجرت کے واسطے سے  
 جنتہ کھڑن نکلے، یہاں تک کہ جب ہرک الغامد کے مقام پر پہنچے تو ابن الدغنه  
 بلا جوازہ کا سردار تھا اس نے کہا کہ اسے ابوبکر کہاں کا ارادہ ہے حضرت  
 ابوبکر نے کہا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے لہذا میں زمین میں پھر کر اپنے  
 رب کی عبادت کرنا چاہتا ہوں ابن الدغنه نے کہا کہ آپ جیسا نہ نکلتا ہے  
 نہ اسے نکالا جاتا ہے کیونکہ آپ ہر دم لوگوں کے لیے کھاتے، ہلرہ می کھاتے  
 عاجز کا بوجھ اٹھاتے، مہمان نوازی کرتے اور مصیبت میں دستگیری کرتے  
 ہیں لہذا میں آپ کو پناہ دیتا ہوں آپ لوٹ چلیں اور اپنے شہر میں اپنے  
 رب کی عبادت کریں پس ابن الدغنه اپنے ساتھ حضرت ابوبکر کو لے آیا  
 اور قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور کہا کہ ابوبکر جیسا آدمی نہ نکلتا ہے  
 اور نہ نکالا جاتا ہے کیا آپ ایسے آدمی کو نکالتے ہیں جو نادرانوں کے  
 لیے کھاتا، ہلرہ می کرتا، عاجز کا بوجھ اٹھاتا، مہمان نوازی کرتا اور مصیبت  
 زدہ کی مدد کرتا ہے پس قریش نے ابن الدغنه کی امان کو برقرار رکھتے  
 ہوئے حضرت ابوبکر کو امان دے دی اور ابن الدغنه سے کہا کہ ابوبکر  
 سے کہہ دیجیے کہ وہ گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت کیا کریں، وہاں جتنی  
 چاہیں نماز پڑھیں اور قرأت کریں اور ان کے ذریعے ہمیں تکلیف نہ  
 پہنچائیں اور یہ کام علانیہ نہ کریں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ ہمارے بیٹے اس میں  
 نقصے میں پڑ جائیں گے ابن الدغنه نے ماری بات حضرت ابوبکر سے کہہ  
 دی کہ گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں اور علانیہ نماز اور قرأت نہ پڑھیں  
 اور نہ دوسرے گھر میں پھر حضرت ابوبکر نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد  
 بنال اور باہر نکل کر اس میں نماز پڑھنے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے  
 لگے چنانچہ مشرکوں کی عورتیں اور ان کے بیٹے تعجب سے ان کے پاس  
 آکھڑے ہوئے اور حضرت ابوبکر بہت رونے والے تھے جو قرأت کے  
 وقت اپنے آنسوؤں کو قابو میں نہیں رکھ سکتے تھے سرداران قریش  
 ڈرے اور انھوں نے ابن الدغنه کو بلایا وہ ان کے پاس آیا تو انھوں  
 نے کہا کہ ہم نے ابوبکر کو امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت  
 کریں لیکن انھوں نے تجاوز کر کے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور



أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ ذَلِكَ فَسَقَّ لَهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا  
كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ إِلَّا سَخَطَكَ  
قَالَتْ كَأَيْسَرَ لَكَ الْإِنْفِاقُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ  
الَّذِي هُوَ حَقُّهُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِنَّا أَنْ نَقْتَصِرَ كُلَّ ذَلِكَ وَلَمَّا أَنْ  
تَرَدُّ إِلَى ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ إِلَى اخْفَافِي  
فِي رَحْلٍ فَقَدْ لَكَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِي أَسْمَحُ لَكَ جَوَارِكَ  
فَأَمْسَى بِجَوَارِي اللَّهِ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَكَرِهْتُ قَائِلَ هَجْرَتِكُمْ رَأَيْتُمْ سَبْحَةَ ذَاتِ نَخْلٍ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ  
وَهُمَا الْعَرَبُ فَمَنْ هَاجَرَ مِنْ هَاجَرَ قَبْلَ السَّيْلِ يَنْتَهِجُ دُكْرُ  
ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ  
بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجِرًا إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَبَعْضُهُمْ أَبُوبَكْرٍ فَهَاجَرُوا  
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ  
فَوَافِي أَمْرٍ جَوَانِ يُؤْذَنُ لِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ تَتْرَجُّوْا ذَلِكَ  
بِأَنِّي أَنْتَ قَالَ نَعْدُ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَتْ رُلُوبُ بَيْنَ كَانَتَا  
عِنْدَهُ وَرَقَّ السَّيْرُ أَسْبَعَةَ أَشْهُرٍ -

### باب من أعتق الدّين

۲۱۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ  
عَيْنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ الْمُتَنَوِّلِ  
عَلَيْهِ الدِّينُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ فَضْلًا فَإِنْ حَكَتْ  
أَنَّهُ تَرَكَ لِدِينِهِ وَقَالَ هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ فَضْلًا فَإِنْ حَكَتْ  
صَلُّوا عَلَى صَاحِبِهِ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْغَنَمَ قَالَ أَنَا  
أَكْوَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ يُؤْتِي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
فَتَرَكَ دِينًا فَعَلَى فَضْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَهُ دِينُهُ -

علائے نماز اور قرأت کرنے لگے میں جب کہ میں نے کہہ دیا ہمارے بیٹے اور  
ہماری عورتیں جتنے میں قبلانہ ہوں ہمیں پس اگر وہ چاہیں تو اپنے گھریں اپنے رب  
کی عبادت کرنے پر کھڑکیں اور اگر انکار کریں تو اس کا اعلان کر دیا جائے کہ وہ  
آپ کا ذمہ واپس کر دیں کیونکہ ہم آپ کا ذمہ توڑنا بھی ناپسند کرتے ہیں اور ابوبکر  
کو طایع عبادت کرنے کی اجازت بھی نہیں دے سکتے حضرت عائشہ کا بیان  
ہے کہ ابن ابی اسفہ نے حضرت ابوبکر کے پاس آکر کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اس  
شرط پر آپ سے عہد کیا تھا ورنہ آپ میرا قصہ واپس کر دیں کیونکہ میں نہیں چاہتا  
کہ اہل عرب یہ سنیں کہ میں نے ایک آدمی کا ذمہ لیا اور وہ توڑ دیا گیا حضرت ابوبکر  
نے کہا کہ میں تمہارا قصہ واپس دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری پر خوش ہوں اور  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان دنوں مکہ میں تھے چنانچہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھانی گئی ہے جو  
مکہ وادی والی شہر زمین ہے دو پہاڑوں کے درمیان پس جو رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ کا ذکر کرنے سے پہلے ہجرت کر گئے تھے وہ  
بھی مدینہ منورہ کو لوٹ آئے، اس کے بعد کہ وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔  
حضرت ابوبکر نے بھی ہجرت کی تیار کر لی تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
ان سے فرمایا کہ تمہارے رہ گونکہ مجھے بھی اجازت ملنے کی اُمید ہے حضرت ابوبکر عرض  
گزار ہوئے کہ میرے آبا جانا آپ پر قربان کیا آپ کو بھی اس کی اُمید ہے؟ فرمایا ہاں  
پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ دینے کے لیے حضرت ابوبکر ٹھہرے ہیں  
اور دواؤں کو لوٹ جانے کے لیے پاس تھے انھیں ہمارا مکہ سر کے پتے دکھاتے ہیں۔

### قرض کا بیان

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ پوچھتے کیا اس  
کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے کچھ ہے لوگ ہاں کرتے تو رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھ دیتے دوسرے مسلمانوں سے فرماتے کہ اپنے  
بھائی پر نماز پڑھو جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثرت سے مال دے دیا تو فرمایا  
کہ میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہوں پس جو مسلمانوں میں سے  
فوت ہو جائے اور قرض چھوڑے تو یہ مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑے  
تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔

اللہ کے نام سے شروع ہو کر ابراہیم بن ہنبلت رحمہ اللہ سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الوکالہ

## وکالت کا بیان

تقسیم وغیرہ میں شریک کی وکالت اصرہ علی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ہدی میں حضرت علی کو شریک کیا اور پھر انہیں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

عبدالرحمن بن ابولہی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کیے ہوئے اونٹ کی جھول خیرات کرنے کا حکم دیا افسوس کی کھال بھر۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں تقسیم کرنے کے لیے انہیں کچھ بکریاں عطا فرمائیں تو بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا۔ اس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر ہوا تو فرمایا: اُسے ذبح کر لو۔

جب مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل بنائے تو جائز ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیہ بن خلف کے لیے خط لکھا کہ کہہ کر مدین میرے سامان کی حفاظت کرے اور میں مدینہ منورہ میں اُس کے سامان کی حفاظت کروں۔ جب میں نے فقط الرحمن کا ذکر کیا تو اُس نے کہا کہ میں رضن کو نہیں جانتا، آپ اپنا وہی نام لکھیں جو دور ماہیت میں تھا۔ پس میں نے عبد عمرو لکھا۔ جب غزوہ بدر کا دن آیا تو میں اُسے پھانے کے لیے پہاڑ کی طرف لے گیا جب کہ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ پس حضرت بلال نے اُسے دیکھ لیا۔ پس وہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس میں جا کھڑے ہوئے۔ کہا کہ یہ امیہ بن خلف ہے ساگر یہ بیچ گیا تو میں نہیں بیچ سکتا گا۔ تو اُن کے ساتھ کچھ انصاری ہمارے شامات دیکھتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے۔ جب مجھے خبر ہوئی، تو اُن کو ہم سے وہاں لے کر آئے اُن کے بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا تاکہ اُس کے ساتھ مشغول رہیں مگر اُسے قتل کر دیا اور ہمیں تلاش کرنے لگے اور

بِاسْمِهِ وَكَالَهُ الشَّرِيكُ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرَهَا وَقَدْ اشْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَذِهِ شَرًّا مَرَّةً يُقْسَمُ بِهَا۔

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِرَجُلٍ لَلْبُدْنِ الَّتِي مُخِرْتُ وَبِجُلُودِهَا۔

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَا غَنَمًا بَنِي سَهْلٍ لِحَصَانِيَّةٍ فَبَقِيَ عَنْوَدٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ أَنْتَ۔

بَابُ ۱۱۱ إِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِي دَارِ الْحَرْبِ أَوْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ جَازَ۔

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُزَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ الْمَاجِشُونَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ كَاتَبْتُ أُمِّيَّةَ بْنَ خَلْفٍ كِتَابًا بِأَنْ يَحْفَظَنِي فِي صَاعِيَّتِي بِمَكَّةَ وَأَحْفَظَنِي فِي صَاعِيَّتِي بِالسَّيْئَةِ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمَنَ قَالَ لَا أَحْرَفُ الرَّحْمَنَ كَاتِبَتِي بِاسْمِكَ الَّذِي فِي الْعَاهِلِ بَنُو فَكَاتَبْتُ عَبْدَ عَمْرِو لَكُمُ وَلَمْ أَكُنْ فِي يَوْمٍ بَدْرٍ خَرَجْتُ إِلَى جَبَلٍ لِمَخْرَزَةٍ حِينَ تَأَمَّ النَّاسُ فَأَبْصَرَهُ بِلَالٌ فَخَرَجَ حَتَّى وَقَفْتُ عَلَى مَجْلِسٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أُمِّيَّةُ بْنُ خَلْفٍ لَا تَجُوزُ إِنَّ جَاءَ أُمِّيَّةُ فَخَرَجَ مَعَهُ فَرَيْنَ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي أَنْتَارٍ فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَلْقَهُوْنَا خَلَفْتُ لَهُمْ سَابِقَةً لَأَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوهُ



وہ بھاری بھر کم آدمی تھا جب وہ ہم تک پہنچ گئے تو میں نے اُس سے بیٹھے کہیے کہا تو وہ بیٹھ گیا۔ اُسے بچانے کے لیے میں اُس کے اوپر گر گیا۔ اُنھوں نے میرے نیچے سے اُسے تلواریں ماریں اور قتل کر دیا اور تلوار کا ایک ٹکڑا میرے پیشانی پر لگا اور حضرت عبداللہ بن عوف اپنے پیر کی پشت پر وہ نشان ہیں دکھایا کرتے تھے۔

مرآئی اور قول میں کسی کو کوئل بنانا۔ حضرت عمرؓ حضرت ابن عمرؓ نے مرآئی میں کوئل بنایا تھا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیر کا مال بنایا تو وہ عمدہ کمجوریں لے کر آیا تو فرمایا کہ کیا خیر کو سب کمجوریں ایسی ہوتی ہیں اُمّی گنار ہوا کہ ہم یہ ایک ماعہ کمجوریں دیکھا ماعہ کے بدلے ماعہ دو ماعہ کمجوریں تین ماعہ کے بدلے لیتے ہیں ماعہ کہ ایسا دیکھا کہ کوئل کے سب کو وہ ہوں کے بدلے بیچ دیا کہ اور پھر اچھی کمجوریں درمیں سے خرید لیا کہ وہ فرمایا کہ وزن سے متعلقہ بھی ہی حکم ہے۔

جب چرواہا یا کوئل کسی بکری کو مرتی ہوئی یا کسی چیز کو خواب ہوتی دیکھے تو بکڑنے کے ڈر سے ڈرے یا درست کر دے۔

ابو کعب بن مالک نے اپنے والد ابوبکر سے روایت کیا ہے کہ ہماری کبیریاں سلح کے مقام پر چرتی تھیں۔ ہماری بکریوں میں سے ہماری لونڈی نے ایک بکری کو قریب لڑک دیکھا تو ایک پتھر توڑ کر اس کے ساتھ ذبح کر ڈالی اُنھوں نے کہا اگر بے نہ کھاؤ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ لوں۔ پس اُنھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھنے کے لیے کسی کو بھیجا اور اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس کے متعلق پوچھا تو آپ نے اُسے کہلینے کا حکم فرمایا۔ جیسا کہ بیان ہے کہ مجھے لونڈی کے ذبح کرنے پر تمہیں ہے۔ مہمہ نے جیسا کہ اس کی متابعت کی ہے۔

ماضیہ قاف ک وکالت جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ

شَعْرَتُهُمْ نَادَوْا كَانَ رَجُلًا تَوْبًا فَلَمَّا أَكْدَسَا كُنَا نَا  
فَلَمَّا لَكَ إِهْرَافُ فَبَرَدَ مَا لَقِيتُ عَلَيْكَ نَفْسِي لِأَمْنَعَهُ  
فَتَخَلَّفُوا بِالشَّيْءِ مِنْ تَحْتِي حَتَّى قَتَلُوهُ وَأَصَابَ  
أَحَدُهُمْ رَجُلًا بِسَيْفِهِمْ وَكَانَ عَبْدًا لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عَوْفٍ  
فَبَيْنَا ذَلِكَ إِلا تَرَفِي مَطْعَمِي قَدْ يَمُوتُ -

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الصَّرْفِ وَالْمِيزَانِ وَ  
قَدْ وَفَّقَ مُحَمَّدٌ وَابْنُ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ -

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ عَبْدِ الْمُجِيدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ  
عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَرَى  
مَنْجَلًا عَلَى خَيْبَرٍ بِدَعَاةٍ مِنْ خَيْبَرٍ فَقَالَ أَهْلُ شَيْبَرٍ  
خَيْبَرٌ هَكَذَا فَقَالَ إِنَّا نَأْتِي هَذَا الْعَسْكَرَ مِنْ هَذَا  
بِالْعَاقِبِينَ وَالْعَاقِبِينَ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَا تَفْعَلَنَّ بِحِ  
الْجَمْعِ بِالْأَمَلِ وَرَضَا بِنَعْمٍ بِالْأَمَلِ خَيْبَرًا وَقَالَ  
فِي الْمِيزَانِ وَفَلَاحُكَ -

بَابُ الْمَلِكِ إِذَا أَبْصَرَ التَّارِيخَ أَوْ أَوَّلَ كَيْلٍ شَاةً  
تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ وَأَصْلَحَ مَا عَافَا  
عَلَيْهِ الْفَسَادَ -

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ الْمَكْتُمِ بْنِ أَنَا  
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَلْفِيحِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ سَالَةَ الْخِزْمِيِّ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ عَمْرٌ تَرْجِي بِسَلِيمٍ فَأَبْصَرَتْ حَارِيَةً  
لَنَا بِشَاةٍ مِنْ خَيْبَرٍ مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ  
فَقَالَ لَهُمْ لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَشَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ  
وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأُجِبَ  
فَأَمَرَ بِأَنْ يُلْهَى قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِنَّهَا أَمَةٌ وَأَنَّهَا  
ذَبَحَتْ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ -

بَابُ الْمَلِكِ إِذَا لَوَّ الشَّاهِدُ وَالْعَلَّابُ حَبَّ شَرْفًا

وَكُتِبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ وَآلِيهِمَا مَائِدَةً وَهُوَ  
غَائِبٌ عَنْهُ أَنْ يُزَكَّى عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ  
وَالْكِبْرِ.

٢١٣٥- حَدَّثَنَا أَبُو نَعْبِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنَّةٌ مِنَ الرِّجْلِ فَبَاكَ  
يَتَقاضاهُ فَقَالَ اعْطُوهُ فَطَلَبُوا سِنَّتَهُ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُ  
لَا سِنًّا فَفَرَّقَهَا فَقَالَ اعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي أَوْفَ  
اللَّهِ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
خَيْرَكُمْ كَمَا أَحْسَسْتُمْ قَضَاءً

بَابُ ١٢٢ | الْوَكَالَةُ فِي فَضْلِ الدُّيُونِ -  
 ٢١٢٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
 سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَتَعَاَصَاةً فَأَغْلَطَ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِي صَاحِبَ الْحَقِّ مَقَالًا  
 ثُمَّ قَالَ أَعْطُوهُ سِتًّا مِثْلَ سِتِّهِ قَالَُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 إِلَّا أَمْتَلِ مِنْ سَيِّدِهِمْ فَقَالُوا أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ  
 أَحْسَنَكُمْ فَضْلًا -

بِأَمْرِهِ إِذْ أَوْفَتْ شَيْئًا يُلَوِّكِلْ أَوْ شَفِيعٌ قَوْمٍ  
جَازٍ لِقَوْلِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَوِّكِلْ  
هُوَ أَرْنَ حِينَ سَأَلُوا الْمَغَانِمَ فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبِي لَكُمْ -

٢٢٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ  
قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُمَرُوهُ  
أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمُسَوِّزِينَ مَخْرُومَةَ أَخْبَرَهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَلَوْهُ  
وَقَدْ هَوَّازِينَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَتْرُكَ عَلَيْهِمُ أَمْوَالَهُمْ  
وَسَبَّيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہ اپنے وکیل کے لیے لکھا جو موجود نہیں تھا کہ ان کے گھر کے چھوٹے بڑوں کی طرف سے حدیث فطر ادا کر دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فتنے ایک خاص عمر کا اونٹن تھا وہ تقاضا کرنے آیا تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ اے دے دو لوگوں نے تلاش کیا تو اتنی عمر کا نہ ملا، ہاں اُس سے زائد عمر کا ملا فرمایا کہ یہی دے دو۔ اُس نے کہا کہ آپ نے مجھے پورا حق دیا اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادا کرنے میں اچھا ہو۔

فرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا

ابو سلمہ بن عبد الرحمنؓ حضرت ابوسہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے آیا تو اس نے سختی کی آپ کے اصحاب نے اُسے پشیمان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جانے دو کیونکہ قرض خواہ کو کہنے کا حق ہو کہ ہے۔ پھر فرمایا کہ آپ سے اتنے ہی سالوں کا اڈنٹ دے دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُس سے زیادہ ہم کو کہہ ہے۔ فرمایا: وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کے لیے کوئی چیز رہے گی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہوازن کے دندے فرمایا جیسے انھوں نے غنیمتوں کا سوال کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں اپنا حصہ دے سکتا ہوں۔

عزیز میرا یہاں پر حضرت مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جب کہ ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا ہوا تھا تو انھوں نے اپنا مال اور اپنے قیدی واپس کرنے کا سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ مجھے وہ بات زیادہ پسند ہے جو زیادہ سچی ہو، تم دونوں میں سے ایک چیز لے سکتے ہو، قیدی یا مال۔ میں تو ان کا انتظار کرتا



را تھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا طائف سے لوٹتے وقت دس دنوں سے زیادہ انتظار کرتے رہے تھے جب ان پر واقع ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے قیدی دسے دیجیے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کو کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے یہ بھائی تمہارے پاس تو یہ کہہ کے آئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کے قیدی کروں۔ پس جو تم میں سے اپنی خوشی سے دینا چاہتے وہ یوں کہنے سے جواب دے کہ اس کو اس کا حق دے دے دیجئے گا جو اللہ تعالیٰ ہمیں پہلے وقفہ معاف فرمائے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر دل کی خوشی سے دیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں معلوم نہیں کہ کون خوشی سے کہہ رہا ہے اور کون دیکھا دیکھی۔ تم چلے جاؤ یہاں تک کہ تمہارے سردار آکر میں بتائیں پس لوگ لوٹ گئے اور اپنے سرداروں سے بات کی رہنا پھر وہ واپس آئے اور انہوں نے بتایا کہ لوگ خوشی سے اجانت دسے رہے ہیں۔

جب کسی کو کچھ پہننے کیے دیکھ لیا یا جائے اور بتایا نہ جائے کہ کس قدر دے تو لوگوں کے دستور کے مطابق دے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک سفر کے دوران میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں سست رفتار اونٹ پر سوار تھا جو لوگوں سے پیچھے رہ گیا تھا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ میں نے تمہاری سست رفتار اونٹ پر سوار ہوں۔ فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کیا کہ میں سست رفتار اونٹ پر سوار ہوں۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس چھڑکی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا تو مجھے وہاں سے پیش کر دی۔ آپ نے اسے مارا اور ڈکھاٹا۔ پس وہ اسی وقت سب لوگوں سے آگے نکل گیا۔ فرمایا کہ میرے ہاتھوں پرچہ دو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ آپ ہی کا ہے۔ فرمایا کہ میرے ہاتھوں پرچہ دو اور میں نے اسے چاروں طرف

أَحَبُّ الْعَالَمِينَ إِلَى أَحَدٍ فَمَنْ أَحَبَّ فَاخْتَارُوا لِحَدِّ الْعَالَمَيْنِ  
إِنَّمَا الْعَبْدُ بَيْنَ الْمَالِ وَقَدْ كُنْتُ أَسْتَأْنِيتُ مِنْكُمْ وَقَدْ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُ هَرَبُ بَعْضِ  
عَشْرَةِ لَيْلَةٍ جَبَنَ قَفْلَ مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَّرَ آتِي لِي بِهَذَا  
إِحْدَى الْعَالَمَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْعِينَ فَعَلَّمَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّبُلِ فَنَاشَى حَتَّى  
اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا بَعْدُ فَإِنَّا إِخْوَانُكُمْ هُوَ لَوْ  
قَدْ جَاءَكُمْ تَأْتِي بَيْنَ وَرَاقِي قَدْ سَأَلْتُ أَن أَسْأَلَ  
إِلَيْكُمْ سَبْعِينَ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَن يُطْلَبَ بِذَلِكَ  
فَلْيُفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَن يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ كَوْنُهُ  
إِلَّا كَأَنَّ مِنْ أَوَّلِ مَا يُعْنَى اللَّهُ عَلَيْكَ فَيُفْعَلُ فَقَالَ النَّاسُ  
قَدْ طَلَبْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَمُذِّ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَنْدِي مِنْ  
أَدْنٍ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ يَمَعَنَ كَسْرِي أَدْنٍ فَاسْرُجُوا حَتَّى يَزِفُوا  
لَا يَتَنَافَسُوا فِيكُمْ أَمْرَكُمْ فَزَجَعُوا النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ  
عَرَفَا لَهُمْ ثُمَّ سَرَّجُوا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهُمْ قَدْ طَلَبُوا وَأَذِنُوا

ہاں اس کے علاوہ اگر کوئی چاہے کہ اسے پہننے کیے دیکھ لیا یا جائے اور بتایا نہ جائے کہ کس قدر دے تو لوگوں کے دستور کے مطابق دے۔

۲۱۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحَكِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ  
عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيَاحٍ وَغَيْرِهِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ  
وَلَمْ يُلْحِظْ كُلُّهُمْ رَجُلًا وَاحِدًا مِنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي سَفَرٍ لَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ لِي قَالَ لَأَتِمَّ هُوَ فِي إِخْوَانِ الْقَوْمِ  
فَمَنْ لِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هَذَا أَفَلَا  
جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ إِنِّي عَلَى جَمَلٍ لِي قَالَ  
أَمَعَكَ قَوْصِيكُ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ أَعْطَيْنِيهِ فَأَعْطَيْتُهُ  
فَضَرَبَهُ فَزَجَرَهُ فَكَانَ مِنْ ذَلِكَ الْمَكَانِ مِنْ

میں خریدیا اور تم مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہو۔ جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں اپنے مکان کی طرف جانے لگا۔ فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ایک عورت سے شادی کی ہے جو بیوہ تھی۔ فرمایا کہ کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی کہ تم سے کھیتی اور تم اس سے کھیتے۔ عرض گزار ہوا کہ میرے والد محترم فوت ہو گئے اور کئی بیٹیاں چھوڑی ہیں، لہذا میں نے چاہا کہ کسی تجربہ کار اور بیوہ عورت سے شادی کروں۔ فرمایا اس بات سے جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو فرمایا اسے بلال! کچھ زیادہ دینا۔ پس انھوں نے مجھے چار سو دینا دیا اور کچھ قیراط زیادہ دے۔ حضرت ہمارے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو زیادہ عطا فرمایا تھا وہ مجھ سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور وہ قیراط ہار بن محمد اللہ کی قبیل سے جدا نہیں ہوتے۔

### نکاح میں عورت کا حاکم کو وکیل بنانا

حضرت ہبل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کے لیے ہیر کردی ایک شخص عرض گزار ہوا کہ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجیے۔ فرمایا کہ تمہارے قرآن جانتے کے بعد میں نے اسے تمہارے نکاح میں دیا۔

جب کسی کو وکیل بنایا جائے اور وکیل کو کوئی چیز چھوڑ دے لیکن مٹوکل اسے اجازت دے تو جائز ہے۔ عثمان بن بشیم ابو عمرو عوف، محمد بن یزید، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ رمضان کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ پس ایک آنے والا آیا اور اسے تابع میں سے لینے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا خدا کی قسم میں ضرور تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ اُس نے کہا کہ میں محتاج ہوں اور میرے بچے ہیں اور مجھے سخت ضرورت ہے۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صحیح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ابو ہریرہ اہل بیت نے اپنے قیدی کا کیا کیا؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ اُس نے سخت حاجت اور انہوں کی شکایت کی توجہ سے اسے ترس آگیا۔ لہذا میں نے اسے چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ اُس نے تم سے چھوٹ بولا ہے اوروہ پھر آئے

أَقْبَلَ الْقَوْمُ قَالَ يُعْنِيهِ فَعَلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يُعْنِيهِ قَالَ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَابِيرٍ دَلَّتْ عَلَيْهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَرْجُلَ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَهَلَا جَارِيَةٌ تُلَاحِظُهَا وَتُلَاحِظُكَ قُلْتُ لَا إِنَّ أَبِي تَوَقَّى وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَأَمَرْتُ أَنْ أُسْكِبَ امْرَأَةً قَدْ جَزَّ بَتُ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَذَلِكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ يَا بِلَالُ اقْعُبْهُ مَرَادَةً فَأَعْطَاهَا امْرَأَةً دَنَابِيرًا وَمَرَادَةً دَنَابِيرًا قَالَ جَارِيَةٌ لَا تُفَارِقُنِي مَرَادَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْوَيْطِرَاطُ يُفَارِقُ جَارِيَتِ جَارِيَتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

### باب ۲۳۱ ذكالة المرأة الإمام في النكاح

۲۱۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَمِئِلَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ زَوْجُهَا قَالَ قَدْ نَزَّ وَجُنَا كَمَا يَسَامِعُكَ مِنَ الْقُرْآنِ

باب ۲۳۲ إِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ رَجُلًا فَوَكَّلَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَأَجَارَهُ الْمُوَكَّلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ أَفْرَضَهُ إِلَى أَحَدٍ مُسْعًى جَاوِزٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ قُتَيْبِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْعَةِ مَصَنَانٍ فَأَتَانِي ابْنٌ فَبَعَلَ بِحُشْوَانِ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا تَمْسُكْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مُتَخَافٌ وَعَلَى عِيَالٍ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَيْتُ بَيْنَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ بَيْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَأَ حَاجَةً شَدِيدَةً وَجِئْتُ



کہا کہ میں نے جان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق  
 ضرور آئے گا۔ چنانچہ پھر آیا اور انا میں سے بے جا نہ لگا تو میں نے اسے  
 پکڑ لیا۔ کہا کہ میں نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ضرور سے  
 جاؤں گا۔ کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں محتاج اور بال بچے دار ہوں۔ پھر نہیں  
 آؤں گا۔ پس مجھے ترس آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح کو رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ابو ہریرہ! اپنے قیدی کا کیا کیا  
 عرض کر رہا ہے؟ رسول اللہ! اُس نے سخت حاجت اور مال بچوں کی شکایت  
 کی تو مجھے ترس آگیا اور اُسے چھوڑ دیا فرمایا کہ اُس نے تم سے غلط کہا ہے  
 اوروہ پھر آئے گا۔ پس میں تیسویں رات اس کا منکر بنا تو وہ اگر انا  
 لینے لگا۔ پس میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کروں گا کیونکہ آج آخری آیت تیسویں رات  
 ہے۔ تم ہر دفعہ کہتے رہے کہ اب نہیں آؤں گا مگر آتے رہے۔ کہا کہ مجھے  
 چھوڑ دو میں آپ کو ایسے الفاظ سکھا دیتا ہوں جو آپ کو ننگ دیں گے  
 میں نے کہا کہ کیا ہیں! کہا کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی آؤں  
 پڑھو اور تیسویں رات تم اللہ کی حفاظت میں رہو گے اور صبح تک  
 شیطان تمہارے نزدیک نہیں آئے گا پس میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح  
 کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نے اپنے  
 رات کے چور کا کیا بتایا؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اُس نے مجھے ایسے کلمے  
 سکھائے کہ دعویٰ کیا جو مجھے اللہ کے پاس غلطی دی تو میں نے اسے چھوڑ  
 دیا۔ فرمایا کہ وہ کیا ہیں! عرض گزار ہوا کہ اُس نے کہا کہ جب تم بستر پر جاؤ  
 تو ازل سے آخر تک آیت الکرسی پڑھو اور تم برابر اللہ کی حفاظت  
 میں رہو گے اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا اور وہ  
 حضرات ایک کاموں کے بڑے حریف تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ رات اُس نے کچھ کہا ہے جب کتاب وہ جوڑا ہے۔ اسے  
 ابو ہریرہ! جانتے ہو یہ تین راتوں تک کون تم سے مخاطب ہوتا رہا  
 عرض گزار ہوئے: نہیں، فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔

فَرِحْنَاهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ كَذَبْتُ وَ  
 سَيَعُودُ فَمَهَرْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لَعَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَعُودُ فَرَحَدْتُهُ فَجَلَّ يَحْتَضِرُ  
 الظُّلَمَ فَاخْذَنَهُ فَقُلْتُ لَأَمْرُ فَعَمَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُتَحَابِرٌ وَعَلَيْتَ حَيَاةً  
 لَأَعُودُ فَرِحْنَاهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَاصْبَحْتُ فَقَالَ  
 لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ  
 مَا فَعَلَ أَيْسُرُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَاهُ شَرِيكَ  
 وَبَعِيَ لَاحِظْنَاهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ كَذَبْتُ  
 وَسَيَعُودُ فَرَحَدْتُ لَاحِظْنَاهُ فَجَاءَ بِي حَتْمُومِينَ  
 الظُّلَمَ فَاخْذَنَهُ فَقُلْتُ لَأَمْرُ فَعَمَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا إِخْرُجْتُ لِي سَوَاتِ أَتَيْتُ  
 تَرَاغُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أَعَمَلْتُ كَمَا  
 يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا فَعَمَلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا أُوتِيتَ الْف  
 فِي أَشْكَ فَاغْمِزْ أَيْتُ الْكُرُوعِ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ  
 تَخْتُمُ لَئِمَّةً فَإِنَّكَ لَنْ تَنَالَ حَلِيكَ مِنْ اللَّهِ حَافِظُ  
 وَلَا يَفْهَمُ بَيْنَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ  
 فَاصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَا فَعَلَ أَيْسُرُكَ الْبَاهِيَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَأَلْتُ  
 يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ  
 مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أُوتِيتَ إِلَى خِيَا أَشْكَ فَاغْمِزْ أَيْتُ  
 الْكُرُوعِ مِنْ أَقْرَبِهَا حَتَّى تَخْرُجَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 الْحَيُّ الْقَيُّومُ فَقَالَ لِي لَنْ تَنَالَ حَلِيكَ مِنْ اللَّهِ حَافِظُ  
 وَلَا يَفْهَمُ بَيْنَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَكَانُوا الْخَوْصَ شَيْعِي  
 عَلَى لَحْظِ فَقَالَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا  
 فَدَحَنْتُ قُلْتُ وَهَوُ كَذَنْتُ وَمُبْ لَعَمَلِكَ مَنْ تَخَاطَبْتُ سُنْدُ  
 قُلْتُ كَيْلًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ -

سنہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مال زکوٰۃ کی نگرانی پر مقرر کیا گیا تو رات کو چور آیا، جس کو انہوں نے پکڑ لیا۔ میں  
 نے مجبوری ظاہر کی تو انہوں نے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کو خود پوچھا کہ ابو ہریرہ! تمہارے رات کے چور

کایا بنا؟ — علاقہ بریں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ جوڑا ہے اور اگلی رات بھی آنے گا۔ تینوں رات آپ اسی طرح پوچھتے رہے اور ہر روز اس کے پیر آنے کی خبر بھی دیتے رہے اور آخری روز بتا دیا کہ وہ شیطان تھا۔ — درحقیقت پروردگار عالم نے اپنے محبوب کو آنکھیں ہی ایسی عطا فرمائی تھیں جن سے کوئی چیز پوشیدہ رہ نہیں سکتی تھی اس اسلامی و ایمانی عقیدے کو ایک دانے سے راسخے شعر کے قالب میں ڈھال کر یوں بیان فرمایا ہے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا!

جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کر وڑوں درود

جب وکیل کوئی فاسد چیز فروخت کسے تو اس کی بیع

مرود ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت بلال برنی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ کہاں سے ہیں؟ حضرت بلال عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس رومی کھجوریں تھیں تو میں نے وہ دھڑ صاع کے بدلے ایک صاع کے حساب سے بیچ دیں تاکہ یہ آپ کو کھلاؤں۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بہ، تو بہ، یہ تو بالکل سود ہے یہ تو بالکل سود ہے۔ جب تم خریدنے کا ارادہ کرو تو اپنی بیع دو اور پھر درری خرید لو۔

وقف میں وکالت اور نفقہ میں اور یہ کہ اپنے دوست کو کھلائے تو دستور کے مطابق کھائے۔

عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مال زکوٰۃ کے متعلق فرمایا کہ متول کے لیے گناہ نہیں ہے جب کہ وہ کھائے اور اپنے دوست کو کھلائے جب کہ لٹنے والا نہ ہو۔ حضرت عمر کی طرف سے حضرت ابن عمر صدقات کے متعلق تھے تو وہ جہاں اترتے اہل مکہ کے لیے تھے بھیجا کرتے تھے۔

حدود میں وکالت کرنا

حضرت زید بن خالد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اسے انیس اسی گواہ عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے سنگسار کر دینا۔

بَابُ ۱۲۳ إِذَا بَاعَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَاسِدًا فَبَيْعُهُ مَرْدُودٌ۔

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مَعْلُوبَةُ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عُبَيْدٍ لَعَنَ ابْنَهُ إِتْلَهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ لِيُحْذِرَ قَالَ جَاءَ يَدُلُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آيِنَ هَذَا قَالَ يَدُلُّ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ مَرَدِي فَبَيْعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ آدَاةُ عَيْنٍ الرِّبَاعَيْنِ الرِّبَا لَعَنَهُ وَلَكِنْ إِذَا مَرَدَّتْ أَنْ تَشْرَى بَيْعَ التَّمْرِ يَبِيعُ أَخْرَجَ أَشْرَكَ۔

بَابُ ۱۲۴ الْوَكَالَةُ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهِ وَأَنْ يُطْعِمَ صَدِيقًا لَهُ وَيَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ۔

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ عُمَرَ وَقَالَ فِي صَدَقَةٍ عُمَرَ لَيْسَ هَلِي لَوْلِي جُنَاحٌ أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكَلَ صَدِيقًا غَيْرَ مَنَاقِلَ مَا لَا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ يَلِي صَدَقَةَ عُمَرَ يَهْدِي لِلنَّاسِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ۔

بَابُ ۱۲۵ الْوَكَالَةُ فِي الْحُدُودِ۔

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ الْأَوْشِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْدُوا أَنْتُمْ إِلَى أَمْرَاةٍ هَذَا أَقْوَانٌ اعْتَرَفَتْ فَانْجُمَهَا۔



۲۱۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الشَّعْبِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُبِيكَةَ عَنْ هُفَيْبِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِئْتُ بِاللُّكَيْمِ بْنِ الشَّعْيَانِ شَاهِدًا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَخْرُجُوا قَالَ لَكُنْتُ أَنَا فَمِنْ صَرْفَةِ فَضْرَتِنَا بِاللَّيْلِ وَالنَّجْدِ

بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْبُذْنِ وَتَعَاهُدِهَا

۲۱۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ حُزَمٍ عَنْ هَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا قُلْتُ قَدْ لَحِظَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكِي عَنِّي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَخْرُجْ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ تَقْطَعْ هَارِثُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ عَنِّي نَحْوَ الْهَدْيِ

بَابُ الْوَكَالَةِ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِرَجُلٍ صَعْدُ حَيْثُ أَمَّاكَ اللَّهُ وَقَالَ الْوَكِيلُ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ

۲۱۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى هَلَالٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سَمْعَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَا لَوْ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ لَيْسَ بِهِ حِمَاةٌ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةً الْمَسْجِدِ لَوَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْفَعُهَا وَيُشْرِبُ مِنْهَا وَيُنَاقِضُهَا لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا وَمِمَّا تُرْجُونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لَكَ نَعَالٌ يَقُولُ فِي كِتَابِهِمْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا وَمِمَّا تُرْجُونَ وَإِنْ أَحَبَّ أَمْوَالِي أَنْ يَبْرَأَ مِنْهَا مَا لَهَا صَدَقَةٌ يَدْفَعُهَا وَذُخْرُهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ يَحْيَى ذَلِكَ مَا لَكَ ذَلِكَ مَا لَكَ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيمَا دَارَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَ أَبُو طَلْحَةَ قَارِيَةً وَبَنِي عِيْنَهُ

حضرت مخیر بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مان یا ابن نبی مان کو شرب کی حالت میں لایا گیا تو جتنے بھی لوگ گھوڑے تھے انھیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اُسے شیش۔ راوی کا بیان ہے کہ میں بھی مارنے والا ہی تھا۔ ہم نے اُسے جوتھی اور چھڑوں سے مارا۔

قریبانی کے جانوروں کی وکالت اور ان کی حفاظت کرنا۔

عمرہ بنت عبد الرحمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُن سے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بڑی کے لیے قلاوے اپنے ہاتھ سے بٹے پھر انھیں اپنے والدین کے ساتھ بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں کسی چیز کے قلاوے پہناتے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو قربانی ذبح ہونے تک ملال رکھا۔

جب آدمی اپنے وکیل سے کہے کہ جہاں سمجھو اسے خرچ کرو اور وکیل کہے کہ میں نے آپ کی بات سُن لی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے اندر حضرت ابو طلحہ سب سے مال دار تھے اور اپنے سارے مال میں انھیں بیرواد مانع سب سے پسند تھا جو مسجد نبوی کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن میں تشریف لے جاتے اور اس کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے جب آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا وَمِمَّا تُرْجُونَ نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ تم ہرگز بھلائی کو نہیں پاسکتے جب تک تم اپنی پیادہ چیز میں سے خرچ نہ کرو جب کہ مجھے اپنے تمام مالوں میں بیرواد سب سے پسند ہے۔ یہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے میں اللہ کے پاس اس کی بھلائی اور ناز و ابراہ چاہتا ہوں۔ پس یا رسول اللہ! جہاں مرضی ہو اسے خرچ فرمائیے۔ فرمایا کہ بہت خوب، یہ مال نفع بخش ہے یہ مال نفع بخش ہے۔ میں نے سُن لیا جو تم نے کہا میرے خیال میں تم اسے اپنے قریب و دور کو دے دو۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! میں نے یہ کر لیا پس حضرت ابو طلحہ نے اُسے اپنے قریبی و دوریوں کو

کھیت کی نگہانی کے لیے گٹا رکھنا



حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے گناہ رکھا اس کے اعمال میں سے ایک قیراط نیکیاں دوزخ میں لے جاتی ہیں۔ اگر جب گناہ کی کھیتی باڑی یا موسیقی کی حفاظت کے لیے رکھا ہو۔ ابن سیرین اور ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گناہ کی کھیتی باڑی یا موسیقی کی حفاظت کے لیے رکھا ہو۔ ابو ہریرہ اور حضرت ابو ہریرہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو گناہ شکار یا موسیقی کے لیے ہو۔

جدا اللہ بن جوسف، امام مالک، یزید بن خنیسہ، اسباب بن یزید نے حضرت سفیان بن ابی الوثریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جو قبیلہ بنو شمرہ کے ایک فرد اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک تھے کہ جس نے گناہ رکھا اور وہ کھیتی باڑی یا موسیقی کی حفاظت کے لیے نہ ہو تو اس کے اعمال سے دوزخ میں ایک قیراط نیکیاں کم ہوتی ہیں۔ میں (اسباب) عرض گزار ہوا کہ کیا یہ بات آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا: ہاں اس مسجد کے رب کی قسم۔

بیل کو کھیتی باڑی میں استعمال کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی بیل پر سوار تھا کہ بیل نے اس کی طرف دیکھ کر کہا: مجھے اسی لیے پیدا نہیں کیا بلکہ کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ فرمایا کہ اس پر تمہیں کتنا ملے گا؟ فرمایا کہ ایک اقداس۔ پھر اس نے کہا: پکڑ لو بیل! بیل نے اس کا پیچھا کیا تو پھر بیل نے کہا: اے بیل! وہاں اس پر تمہیں کتنا ملے گا؟ جب میرے سوا ان کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ فرمایا کہ میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ وہ دونوں اس وقت لوگوں میں موجود نہیں تھے۔

جب کوئلے کے کتہ میرے کھجور کے درختوں میں محنت کرو اور پھلوں میں تم میرے شریک ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَّالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَجْجَبٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيْرَاطًا وَلَا يَكْلَبُ حَرْثَ الْكَلْبِ شَيْءٌ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَأَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْلَبُ عَيْمٌ أَوْ حَرْثٌ أَوْ صَيْدٌ وَقَالَ أَبُو كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبٌ صَيْدٌ أَوْ مَا شِئْتَ۔

۲۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي رُحَيْمٍ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ شَوْمَةَ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا لَا يَفْنَى عَنْهُ نَزْعَاؤُهُمْ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيْرَاطًا قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ۔

باب ۱۲۸ استقبال البقر للحرث۔

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ لَاكِبُونَ عَلَى الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْأَنْعَامِ تَأْتِيْنَا لَنَا الْخَلْقُ لِيَذْكُرُوا لَنَا الْحَرْثَ قَالَ أَمْسَكَ يَدَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَاعْزِزْ يَدَكَ شَاةً فَتَبْعَهَا الذَّارِعُ فَقَالَ أَلَيْسَ مِنْ تَبَايُومِ التَّنْبُغِ يَوْمَ لَا تَأْتِي كِبَاخْتِرِي قَالَ أَمْسَكَ يَدَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هَذَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ۔

باب ۱۲۹ إذا قال الفففي مؤنة التخل أو غيره وتشر كفي في التمر۔

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں انصار عرض گزار ہوئے ۱۔ ہمارے اور ہمارے باہر  
بھائیوں کے درمیان کھجور کے رخت تقسیم فرما دیجیے فرمایا نہیں بلکہ یوں کہو  
کہ محنت آپ کریں اور پھلوں میں آپ ہمارے ساتھ شریک رہیں عرض گزار  
ہوئے کہ ہمیں یہ علم منظور ہے۔

درختوں اور کھجوروں کو کالنا حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھجوروں کو کالنے کا کم فرمایا تو وہ کاٹ دئے گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور بلائے اور کالے اور بے کوبہ بارغ نضا  
جس کے متعلق حضرت حسان نے کہا تھا اب بنی لوی کے سرداروں پر غالب آنے  
کو کوبہ کی آگ نے آسمان بنایا ہے جو پھیلتی جا رہی ہے۔

### ٹھیکے پر زمین دینا

خلفہ بن قیس انصاری نے سنا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے فرمایا اہل مدینہ میں ہماری زرعی زمین سب سے زیادہ تھی اور ہم  
اُسے باڈی کر دیا کرتے تھے، یوں کہ پیداوار کا ایک حصہ مالک زمین کا ہوگا اور ایک  
محنت کرنے والے کا بھی اس حصے پر آفت آجاتا اور وہ سلامت رہتا اور کبھی  
اُس زمین پر آفت آتی اور یہ سلامت رہتی، لہذا اسی سے ہمیں منع کر دیا گیا اور  
اُن دنوں سونے چاندی سے ٹھیکے پر نہیں دی جاتی تھی۔

نصف یا کم و بیش بٹائی پر کھیتی کرنا: قیس بن سلم سے روایت  
ہے کہ ابو جعفر نے فرمایا مدینہ منورہ میں ہاجرین کا کوئی گھربا نہیں تھا جو تہائی یا  
چوتھائی پر زراعت نہ کرتا ہو مثلاً حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن مالک  
حضرت عبداللہ بن مسعود عمر بن عبدالعزیز و قاسم عروہ، خاندان ابوبکر و خاندان عمر و خاندان  
علی اور ابن مسعود زراعت کرتے۔ عبدالرحمن بن مسعود نے کہا کہ میں زراعت  
کے اندر عبدالرحمن بن یزید کا سامی تھا۔ حضرت عمر نے لوگوں سے اس شرط  
پر حاکم کیا کہ اگر وہ بیج دیں گے تو نصف پیداوار اُن کی ہوگی اور یہ  
بیج دیں گے تو نصف ہی کا ہوگا۔ حسن کا قول ہے کہ زمین اگر ایک کی ہو اور  
دونوں اُس پر خرچ کریں اور جو اُس سے پیداوار حاصل ہو اُس سے دونوں  
تقسیم کریں تو کوئی مضائقہ نہیں اور یہی خیال زہری کا ہے۔ حسن کے

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَسَوْ  
بَيْنَنَا وَبَيْنَ أَخَوَانِنَا التَّخْلِيلُ قَالَ لَا أَفَقَالُوا أَفَكُنْهِمَا النَّوْءُ  
وَنُشْرِكُكُمْ فِي الشَّهْرِ قَالُوا بَسِمْعْنَا وَأَطَعْنَا.

باب ۱۲۵۱ قَطْعُ الشَّجَرِ وَالتَّخْلِيلُ وَقَالَ أَنَسُ أَمَرَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّخْلِيلِ فَقُطِعَ.

۲۱۶۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ  
عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّهُ حَرَّمَ تَخْلِيلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُطْعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ  
وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانٌ وَهِيَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ  
حَرَّمَ بِهَا الْبُؤَيْرَةَ مُسْتَطِيرًا.

### باب ۱۲۵۲

۲۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى  
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَبِيلٍ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعَ رَافِعَ  
بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَزْدَجًا كُنَّا نَكْرِي  
الْأَمْزُضَ بِالتَّاجِيَةِ مِنْهَا مُسَخًى لَسَيِّدِ الْأَمْزُضِ قَالَ  
وَمَتَا يَصَابُ فَيَكْمُ الْأَرْضُ وَمَتَا يَصَابُ الْأَمْزُضُ  
وَيَسْلَمُ ذَلِكَ فَتُهْمِتُ وَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ  
فَلَمْ يَكُنْ يُؤْمَنُ.

### باب ۱۲۵۳ الْمَزَارَعَةُ بِالشَّطْرِ وَغَوَّهٍ وَقَالَ قَيْسُ

مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا فِي الْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتٍ  
هَجَرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثَّلْثِ وَالشُّبْعُ وَزَارِعٌ عَلَى  
وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ  
بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَالْقَاسِمُ وَالْعُرْوَةُ وَالْأَبِي بَكْرٍ  
وَالْعُمَرُ وَالْإِبْرَاهِيمُ قَابُ بْنُ سَعْدٍ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بْنُ الْأَسْوَدِ كُنْتُ أَشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ فِي  
الزَّرْعِ وَمَا لِي عَمَّا النَّاسِ عَلَى أَنَّ جَاءَهُمْ بِالْبَذْرِ فَلَمْ يَسْأَلُوا  
مِنْ حَنْدِهِمْ فَلَهُ الشَّطْرُ وَإِنْ جَاءَهُمْ بِالْبَذْرِ فَلَمْ يَسْأَلُوا  
وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْأَمْزُضُ لَا حَاجَةَ هُنَا



نیک کو معاف نہیں ہے کروا دی اپنے کی شرط پر مہی جائے۔  
ابراہیم بن سیرین، عطا دکنم نہ ہری اقد قادمہ کا قول ہے کہ تباہی یا چر تباہی  
دخیو حے پر کپڑا دینے میں کوئی معاف نہیں ہے۔ مگر کا تول ہے کہ گفت  
مترکہ تباہی چر تباہی حے پر موشی دینے میں کوئی معاف نہیں  
ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے خیر کا نصف  
پر معاملہ کیا جو بھی چل اقد زراعت سے مال ہو۔ آپ خود حق اپنی  
ازواج مطہرات کو دیا کرتے یعنی اسی حق کجھوری اور بیس دسی جو۔  
جب حضرت عمر نے خیر کو تقسیم کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج  
مطہرات کو اختیار دیا کہ انھیں پانی اور زمین کا حصہ دے دیا جائے یا وہی  
حصہ برقرار رکھا جائے چنانچہ ان میں سے بعض نے زمین پسند لی اور بعض  
نے سابقہ حصہ چاہا کہ حضرت عائشہ نے زمین کا حصہ پسند کیا۔

جب مزارعت میں سالوں کی شرط نہ ہو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے خیر کا نصف پر معاملہ کیا جو بھی اکن میں چلے اور  
زراعت سے مال ہو۔

بجائی پر زمین دینا

عمو کا بیان ہے کہ میں نے عا دس سے کہا کہ کاشد آپ بجائی پر زمین  
دینا چھوڑ دیتے، کیونکہ لوگوں کا خیال ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس  
سے منع فرمایا ہے۔ فرمایا کہ اسے عروا میں انھیں دیتا ہوں اور انھیں بے نیاز کر  
دیتا ہوں جب کہ ان میں سب سے بڑے علم یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما نے مجھے بتایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ  
فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بجائی کو مفت دے دے یہ اس کے بدلے کچھ مقرر  
کے لینے سے ہر ہے۔

فَيَسْقِيَانِ جَمِيعًا مِمَّا حَرَمَ لَهُمَا بَيْنَهُمَا ذَلِكَ  
الرَّهْطِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ تَتَجَتَّيْنَ الْفُطُنُ  
عَلَى الْيَضِيفِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَأَبْنُ سِيرِينَ قَطَطُوا الْحَكَمَ  
وَالرَّهْطِيُّ وَقَادَةُ لَا بَأْسَ أَنْ يُعْطِيَ التَّوْبَى بِالْثُلُثِ  
أَوْ التَّرْبِيعِ وَنَحْوِهِ وَقَالَ مَعْمَرٌ لَا بَأْسَ أَنْ يَكُونَ  
الْمَاثِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالتَّرْبِيعِ أَوْ  
أَجَلٍ مُسَبَّحِي.

۲۱۶۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ  
بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُمَرَ أَخْبَانَا عَنِ الشَّيْبِيِّ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ  
يَسْطَرٍ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ بَيْطِي أَرْوَاحَ  
وَأَمَّ وَشَيْئَ شَمَانُونَ وَشَيْئَ شَمِي وَشَيْئَ شَمُونِ وَشَيْئَ شَجَرِي  
فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْرَ بَرٍّ خَيْرَ أَرْوَاحٍ الشَّيْبِيِّ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلَّمَ أَنْ يَقْطَعَ لَهُمْ مِنْ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يَبْصَحِي لَهُمْ  
فَيَمْتَنَهُمْ مِنْ اخْتَارَ الْأَرْضِ وَمِنْهُمْ مَنْ اخْتَارَ الْوَسْقَ  
وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتْ الْأَرْضَ.

بَابُ ۱۲۵ إِذَا تَرَفَّضَ تَرْطُ السَّيْنِيْنَ فِي  
الْمَرْأَةِ.

۲۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ لِي مَوْلَى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَرٍّ يَسْطَرٍ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ أَوْ زَرْعٍ.

بَابُ ۱۲۵

۲۱۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُدَيْقُ بْنُ  
عَمْرٍو قَالَ لَطَاوِيْنَ كَوْنُكَتِ الْمَخَابِرَةِ فَلَا تَمُوتُ مِنْهُمْ  
أَنَّ الشَّيْبِيَّ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْ عَمْرٍو  
لِي أَطْعِمُهُمْ وَأَغْنِيَهُمْ وَإِنْ أَطْعَمَهُمْ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرِو  
أَنَّ الشَّيْبِيَّ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ لَهُ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ  
أَنْ يَمْتَنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ  
خَرْجًا مَعْلُومًا.

## یہود کے ساتھ مزارعت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر کی زمین یہودیوں کو دی کہ وہ اُس میں محنت اور کاشتکاری کریں اور پیداوار سے نصف اُن کے لیے ہوگا۔

## مزارعت میں جو شرطیں مکر وہ ہیں۔

حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ میں ہاکی کاشت سب سے زیادہ تھی۔ ہم میں سے کوئی اپنی زمین دوسرے کو کر ائے پڑتا تو کہتا کہ یہ مگر امیر ہوگا اور یہ تمہارا بعض اوقات اس میں پیداوار ہوتی اور اُس میں نہ ہوتی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنہیں منع فرما دیا۔

لوگوں کی اجازت کے بغیر اُن کی زمین میں زراعت کرنا اور اس سے اُن کی بھلائی مقصود ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی سفر میں جا رہے تھے کہ انہیں بارش نے آیا انہوں نے ایک غار میں پناہ لی تو پہلے سے ایک بڑا سا پتھر اُس غار کے منہ پر آگیا اور اُن کا راستہ بند ہو گیا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اہنے ایسے نیک عمل کو دیکھتے جو آپ نے کیا ہوا اور اُس کے ذریعے اللہ سے دعا کیجیے کہ شاید اسے آپ کے سامنے سے ہٹا دے۔ اُن میں سے ایک نے کہا کہ اے اللہ امیر سے والدین بہت بوڑھے تھے اور میرے بچے بہت چھوٹے تھے میں اُن کے لیے بکریاں چراتا اور جب انہیں دو ہوتا تو بچوں سے پہلے والدین کو پلاتا۔ ایک روز مجھے دیر ہو گئی اور رات گئے گھر پہنچا تو وہ دونوں سو چکے تھے میں نے دودھ دوہا اور اُن کے سروں کے پاس کھڑا ہوا میں نے انہیں جگانا پسند کیا اور اُن سے پہلے بچوں کو پلانا بھی بڑا لگا جو میرے پیروں کے پاس گڑھڑا رہے تھے۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی اگر تیرے علم کے مطابق میں نے صرف میری دعا کے لیے کیا تو اسے اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھیں۔ پس اللہ نے اُسے ہٹا دیا اور وہ آسمان دیکھنے لگے۔ دوسرے نے کہا کہ اے اللہ امیر سے چچا کی بیٹی تھی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا مگر کوئی مرد کی عورت سے کہتا ہے۔ میں نے

## باب ۵۸۸ المزارعة مع اليهود۔

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ تَائِفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا۔

## باب ۵۸۹ مَا يَكُونُ مِنَ الشَّرِّ فِي الْمَزَارَعَةِ۔

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الرَّقَاقِيَّ عَنْ زَائِعٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا وَكَانَ أَحَدُ بَايَكُورِي أَرْضَهُ يَقُولُ هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ فَرَبَّمَا أَخْرَجَتْ ذُةً وَكَدَّ عَمَلُ ذُةٍ فَهَنَّا مُمْ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب ۵۹۰ إِذَا سَارَعَ بِمَالٍ قَوْمٍ بِغَيْرِ ذَنْبِهِمْ وَكَانَ فِي ذَلِكَ صَلَاحٌ لَهُمْ۔

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو حَصْمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا ثَلَاثَةٌ نَفَرًا يَمْشُونَ أَخَذَ هَذَا الْمَطَرُ نَاوِيًا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَأَخْطَتْ عَلَى قَدَمِ غَارِهِمْ مَخْرَجَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَنْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَنْظِرُوا أَهْلًا لَعَلَّهُمْ يَخْلُصُونَ مَالَهُمْ فَلَمَّا دَعَا اللَّهُ لَهَا لَعَلَّهَا يُفَرِّجُ عَنْكُمْ قَالَ أَحَدُهُمْ اللَّهُمَّ إِنَّكَ كَانَتْ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صَبِيَّةٌ صَغِيرَةٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَلَمَّا رَحِمْتَ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ قَبْلَ أَنْ يَبُولَ لِي أَسْقِيَهُمَا قَبْلَ بَيْتِي فَكَوْنَا سَاكِنُونَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا سَأَلْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَخْلُبُ فَفَعَلْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَوْقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَنْفَضُّ رُءُوسَهُ عِنْدَ قَدَمِي حَتَّى طَلَعَتِ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ لِي فَعَلْتُ أَنْتَبَهَ وَمَعِيكَ فَافْرَجْ لَنَا فَرَجَةً شَرِيًّا مِنْهَا السَّمَاءُ فَفَرَجَ اللَّهُ قَرَارًا السَّمَاءُ وَقَالَ لَأَخْرُجَنَّ اللَّهُمَّ أَهْلًا كَانَتْ



٢٤٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اُنکی کی ہے۔ عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں یہی فیصلہ فرمایا۔

ذوالحلیفہ میں مبارک ترین جگہ

سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خراب دیکھا جب کہ آپ ذوالحلیفہ کی وادی کے درمیان میں نشیمن ہو کر تھکے تو آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک وادی میں ہیہ موسیٰ وادی کا بیان ہے کہ سالم نے ہمارے ساتھ اسی جگہ اُدٹنی بٹھائی جہاں حضرت عیساؑ بٹھا کر تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بٹھانے کی جگہ کو خاص طور پر تلاش کیا کرتے جو وادی کے درمیان والی مسجد کے نیچے کی طرف ہے یعنی اُن کے اُرد راستے کے درمیان میں۔

حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: راتِ عشیق کے مقام پر میرے سب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیے اگر فرما دیجیے کہ ج میں عروہ داخل ہو گیا

جب زمین والا کہے کہ تم تمہیں اُس وقت تک برقرار رکھیں گے جب تک اللہ چاہے گا۔ اور کوئی مدت مقرر نہ کی تو وہ دونوں کی مرضی تک پہنچے۔

احمد بن محمد بن فضیل بن سلیمان، موسیٰ، نافع، حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: — عبد الرزاق، ابن جریر، موسیٰ بن عقبہ، نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے سرزمینِ حجاز سے یہود و نصاریٰ کو جلا وطن کر دیا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب غیر کو فتح کر لیا تو یہود کو اُس سے نکالنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ جب اُن پر اللہ اُن کے رسول اور مسلمانوں کا غلبہ ہو گیا تو یہود کو اُس سے نکالنا چاہا یہود نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ اُنہیں زمینوں پر برقرار رکھا جائے کہ وہ اُن میں محنت کریں اور پیداوار کا نفع حصہ ہائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ بِأَحَدٍ فَهِيَ أَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ فَقَضَى بِهِ عُمَرُ فِي خِلَافَتِهِ

باب ۱۴۶

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى وَهُوَ فِي مَخْرَجٍ سَبْعٍ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بَطْنَاءُ مَبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوسَى وَقَدْ آتَاكُمْ رَسُولُ اللَّهِ بِالْمَنَامِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بَيْنَهُمْ يَهْجُرُ بِهِ يَهْجُرُ مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اسْقَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَ الْوَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الظَّرِيفِ وَسَطُهُ مِنْ ذَلِكَ

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ أَبِي يَزِيدٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الْأَفْزَعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ حَكِيمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَلِيلَةُ أَتَانِي أَنْتَ مِنْ كَلِيلٍ وَهُوَ بِالْوَادِي أَنْ حَصَلَ فِي هَذَا الْوَادِي الْمَبَارَكِ وَقُلْتُ هُمْ كَلِيلٌ فِي حَقِّهِ

باب ۱۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ النِّعْمِ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عَيْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجَلَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَاظَمُ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ خُرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتْ الْأَرْضُ جُنْ ظَهَرُهَا لِلَّهِ وَلِلسَّوْلِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَرَادَ خُرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتْ



ہم تب ہی جب تک ہاں پر قرار رکھیں گے۔ لیکن انہیں برقرار رکھا یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے انہیں تیمار اور ایماؤ کی طرف بلا وطن کر دیا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ایک دوسرے کی زراعت اور پھلوں میں مدد کیا کرتے تھے۔

راقی بن خدیج بن رافع نے اپنے چچا زبیر بن رافع سے روایت کی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس کام سے منع کیا ہے جو ہمارے لیے نفع بخش تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ درست ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بکا کر فرمایا کہ تم اپنے کپڑے کا کیا کرتے ہو! میں عرض گزار ہوا کہ ہم انہیں جو تھاں جاتی پر دیتے ہیں چند کھجور دے دیں جو کے چند دن پر نہ فریاد کریں نہ کہ وہ خود کسی کرو یا کھیتی لڑایا بڑی بہت دودھ راقی عرض گزار ہوئے کہ میں نے سنا ادا۔

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ تہائی جو تھاں ادا نصف تھے پر کاشتکاری کیا کرتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا دوسرے کو مفت دے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو اپنی زمین کو پڑی رہنے دے۔ زبیر بن رافع نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہو وہ خود کاشتکاری کرے یا اپنے بھائی کو کرتے دے ادا اگر وہ انکار کرے تو پڑی رہنے دے۔

فاؤس سے روایت ہے کہ کاشتکاری کے حضرت ابی جہاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا بلکہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے یہ بہت مقررہ چیز لینے سے بہتر ہے۔

ناثی سے روایت ہے کہ حضرت ابی جہاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زمین کے

الْمُؤْتَدِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفَعُ خَيْرَ بَنَاتٍ يَكْفُو أَعْمَلَهَا وَلَهُمْ نَصِيبُ الْكُفْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا شِئْنَا هَفَرْنَا فَإِنَّهَا كَفَرَتْ بِحَلَامٍ عُمَرَ إِلَى تَيْمَمَةَ وَأَسْرَ يَحَاوُ.

يَا أَبِیْ بَكْرٍ! إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدَايِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الدَّلَاعَةِ وَالشَّرَفِ. ۲۱۷۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَلِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ سَمِعْتُ سَلَامَةَ بْنَ خَدِيجٍ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ خَدِيجِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُمِّكَانَ بَنَاتِ رَافِعٍ قَالَتَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَصْنَعُونَ بِمَا أَقْبَلَكُمْ فَسَلْتُ نَجَاشٍ عَنْ هَذَا لَمْ يَرِ إِلَّا الْمَدُودِيُّ مِنَ الشَّيْءِ وَالشَّيْءُ قَالَ لَا تَفْعَلُوا نَدَعُوها وَأَذَرَعُوها أَمَا مَسِكُوها قَالَ سَمِعْتُ قُلْتُ سَمِعْتُ وَأَطَاعَهُ.

۲۱۷۷. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا الْأَعْمَلِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانُوا يَذَرَعُونَهَا بِالنُّكُثِ وَالتَّرْبِيعِ وَالنَّصِيفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَذَرَعُهَا أَوْ لِيَسْتَنْحِهَا فَإِنْ تَفَعَّلَ فَلْيَسْئَلْ أَرْضَهُ وَقَالَ التَّرْبِيعُ بْنُ سَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَذَرَعُهَا أَوْ لِيَسْتَنْحِهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَسْئَلْ أَرْضَهُ.

۲۱۷۸. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ وَقَالَ ذَكَرْتُ لِهَكَادِيسٍ فَقَالَ يَزْرَعُ قَالَ ابْنُ حَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ أَنْ يَكُنْتُمْ أَهْلًا لَهَا خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَأْخُذَ شَيْئًا مَعْلُومًا.

۲۱۷۹. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هُشَيْمِ بْنِ



پردیا کرتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابو بکر،  
حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت معاویہ کے ابتدائی دور تک۔ پھر ان سے  
حضرت رافع بن خدیج کی حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے۔ پس حضرت ابن عمر حضرت رافع  
کے پاس گئے اور میں ان کے ساتھ گیا تو ان سے پوچھا انھوں نے فرمایا کہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کرائے پر زمین دینے سے منع فرمایا ہے حضرت  
ابو عمر نے فرمایا: آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک  
میں ہم اپنی زمین کرائے پر دیا کرتے تھے جو تھائی حصہ اور کچھ گھاس کے بدلے۔  
سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا  
مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک  
میں زمین کرائے پر دی جاتی تھی پھر حضرت عبداللہ ڈرے کہ ممکن ہے بعد میں  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی ایسا حکم دیا ہو جو ان کے علم میں نہ ہو  
لہذا کرائے پر زمین دینی ترک کر دی۔

زمین کو سونے چاندی کے بدلے ٹھیکے پر دینا۔ حضرت  
ابن عباس نے فرمایا کہ جو تم کرتے ہو اس میں بہتریہ ہے کہ اپنی خالی زمین  
کو ایک ایک سال کے لیے دے دیا کرو۔  
حفظہ بن قیس نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زمین  
کرائے پر دی جاتی تھی کہ زمین کا مالک جو تھائی حصہ یا زمین کا کچھ حصہ  
کر لیتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا حضرت  
رافع سے کہا گیا کہ یہ دینار و درہم کے بدلے کیا ہے؟ پس حضرت  
رافع نے فرمایا کہ دینار و درہم کے بدلے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔  
یست نے فرمایا کہ جس چیز سے منع کیا گیا ہے اگر کوئی ملال و حرام  
کی سوجھ بوجھ رکھنے والا غور کرے تو اسے جائز قرار نہیں دے  
گا کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔

ایک جنتی کی خواہش کہ وہ کھیتی باڑی کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَنْ أَنَسٍ عَنْ تَارِفٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرِى مَزَارِعَهُ عَلَى  
هَبْءٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيُّ بَكْرٍ وَهَبَ وَعُمَانُ  
وَصَدْرًا مِّنْ مَّوَدِّهِ شَرَحَتْ عَنْ تَارِفٍ عَنْ خَدِيجِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَذَهَبَ  
ابْنُ عُمَرَ إِلَى تَارِفٍ فَذَهَبَتْ مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَهَبَتْ أَنَا  
وَكُنَّا نَكْرِى مَزَارِعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ بِمَاعْلَى الْأَمْثِلِ وَبِشَيْئَيْنِ مِّنَ الثَّيْنِ.

۲۱۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِىءُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ  
كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنَّ الْأَرْضَ مَكْرُومَةٌ شَرَحَتْ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخَذَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ  
يَعْلَمُهُ فَذَكَرَ كِرَاءَ الْأَرْضِ.

۲۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
تَرْبِيعَةَ ابْنِ خَدِيجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمَّتَايَ أَكْثَمُ كَانُوا عَنِ  
ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ الرَّحْمَنِ عَنْ حَظَلَةَ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ تَارِفٍ  
يَكُونُ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا  
يُنْبِتُ عَلَى الْأَرْضِ عَاءً وَشَيْئًا يَسْتَنْبِطُهُ مَاجِبُ الْأَرْضِ

فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِمَ رَافِعُ  
كَكَيْفَ هِيَ بِالْذِيْنَارِ وَالذِيْنَارِ هَبْ فَقَالَ رَافِعُ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ  
بِالذِيْنَارِ وَالذِيْنَارِ هَبْ وَقَالَ اللَّيْثُ وَكَانَ الْبَدِيْ نَهَى عَنْ  
ذَلِكَ مَا لَوْ نَظَرْنَا فِيهِ دَوْنَا فَعَلِمَ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ  
لَمْ يُجِزْ دَوْنَا لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ.

۲۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْمٌ حَدَّثَنَا



حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا  
فُلَيْحٌ عَنْ جَدِّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ مَجْلِسًا  
وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ  
إِسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي التَّرَدُّعِ فَقَالَ لَنَا أَنْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ  
بَلَى وَلَكِنَّهُ أَجِبْتُ أَنْ أَرْسَلَكَ فَإِنَّ رَأْيَ رَأْيَةِ الْهَكَوَةِ  
نَبَأُهُ وَأَسْتَوْدَعُهُ وَأَسْتَحْصِدُهُ فَكَانَ أَمْنًا لِحُجَّالٍ يَقُولُ  
اللَّهُ ذُوكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّكَ لَا تَبْدُلُكَ بَيْنِي فَقَالَ  
الْأَعْرَابِيُّ وَاللَّهِ لَأَجْعِدَنَّ إِلَّا قَرَشِيًّا وَأَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ مَصْحُوبٌ  
نَزَحَ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ نَزَحٍ فَصَحِبَكَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۶۵۱ ما جاء في الغزاة

۲۱۸۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ لَأَنَا لَأَنْفَعُ  
بَيْنَهُمُ الْجُمُعَةُ كَأَنَّكَ لَأَنْفَعُ مَا تَأْخُذُونَ أَهْلَ بِلَدٍ  
لَنَا لَأَنْفَعُ فِي أَرْبَعٍ مَا تَأْخُذُكُمْ فِي قَدْرِكُمْ كَتَمْتُمْ  
فِيهِمْ حَائِثٍ مِنْ شَعْبٍ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ  
وَلَا وَذَلِكَ فَادْأَمَلِكُنَا الْجُمُعَةَ نَمُرُّ بِهَا فَتَمُوتُ بَشَرٌ  
لَا نَبْنِي لَكُنَّا نَمُرُّ بِبُيُوتِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا  
نَتَّقِي وَلَا نَقُولُ إِلَّا بَعْدَ ذَلِكَ

۲۱۸۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ  
بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ وَاللَّهُ  
الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا لَمْ يَأْخُذْ بِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ لَا يَجِدُونَ  
يَسْلُ أَحَادِيثَهُمْ وَإِنْ أَخُوهُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَسْخَرُهُمْ  
الضُّعْفُ بِالْأَسْوَابِ وَإِنْ أَخُوهُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَسْخَرُهُمْ  
وَعَمِلَ أَمْرًا لَمْ يَكُنْ أَمْرًا كُنَّا نَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِ بَعْضٍ فَاحْضَرُوهُنَّ يُعَذِّبُونَ وَأَخِي  
جِينَ يَسُونُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے اُرد آپ کے پاس ایک دیہاتی  
تھا کہ ابلی جنت میں سے ایک آدمی اپنے سب سے کھیتی باڑی کی اجازت  
چاہے گا۔ فرمائے گا کہ کیا تو اپنی اس حالت میں خوش نہیں! عرض گزار ہوگا  
کہ میں نہیں لیکن چاہتا ہوں کہ کھیتی باڑی کروں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ  
نیکی ڈالے گا، فصل اگے گی، رپڑی ہوگی اور کٹنے کے قابل ہو جائے گی  
اور پہاڑ کے برابر اناج ہو جائے گا اور اناج قاتل فرمائے گا کہ اسے اللہ تعالیٰ  
تجھے کوئی چیز نہیں دے سکتا۔ اعراب نے کہا کہ خدا کی قسم، وہ کوئی قرشی  
یا انصاری ہوگا کہ یہ کہیں ہی نہ رواج کرتے ہیں جب کہ ہم تو کاششکاری کرتے  
ہی نہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

### درخت لگانے کا بیان

حضرت اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہم جمعہ کے  
روز خوش ہوتے کیونکہ ایک بوڑھی امی چند دن کی جڑی یا کرتیں جو ہم  
کیا بیلد میں لگا گئے تھے۔ پس انہیں ہانڈی میں لٹاتیں، انہیں گھاس میں  
بجھکے چند دانے ڈال دیتیں۔ پھر انہیں ملامت گھاس نے فرمایا کہ میں  
چربیا پکانا پس نہ ہوتا جب ہم نماز جمعہ پڑھتے تو اس کی زیارت کرتے  
وہ ہمیں عزت فرماتی۔ پس اس کے باعث ہم جمعہ کے روز خوش ہوتے  
اور ہم اس کے بعد وہی کھانا کھاتے اور قبولہ لے کرتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ کہتے کہ ابو ہریرہ  
کثرت سے حدیثیں روایت کرتا ہے حالانکہ وہ مجاہد کے حضور بیٹے کا جب کہ  
ہاجرین و انصار اس کے برابر روایت نہیں کرتے حالانکہ ہمارے ہاجر بھائی  
بازار میں مشغول رہتے اور میرے انصاری بھائی اپنی زراعت میں مشغول  
رہتے جب کہ میں کسی آدمی تھا اور پریٹ بھر جانے پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا پس وہ غائب ہوتے تو میں حاضر ہوتا اور وہ بھول  
جاتے تو میں یاد رکھتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا کہ تم  
میں سے جو آدمی اپنا کپڑا پھیلائے رکھے وہاں تک کہ میں اپنی بات پوری کروں  
پھر اسے اٹھا کر کے اپنے سینے سے لگائے تو کبھی میری کوئی بات نہیں بھولے

لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ عَنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْبِىَ مَعَ الْقَوْمِ هَذَا  
لَوْ جِئْتُمْ إِلَى صَدْرِي فَيَسْأَلُنِي عَنْ مَعَالِي شَيْئًا أَبَدًا  
فَبَسُطْتُ ثَوْبِي لَمْ أَكُنْ ثَوْبٌ غَيْرَهَا حَتَّى أَقْبِىَ الْقَوْمَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَالَتَهُ ثُمَّ جِئْتُهَا إِلَى صَدْرِي  
فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَعَالَتِهِ تِلْكَ  
إِلَى يَوْمِي هَذَا وَاللَّهِ لَوْلَا إِيمَانِي فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا أَحَدْتُكُمْ  
شَيْئًا أَبَدًا إِنْ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنْ آيَاتِنَا  
إِلَى قَوْلِهِ الرَّجِيمُ-

كِتَابُ الْمُسَافَةِ

باب ٢٦ في الشُّرْبِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَجَعَلْنَا مِنَ  
الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ  
أَفَلَا يَتَذَكَّرُ الْمَاءُ الَّذِي تَشْرَبُونَ أَمْ أُنْمِئْتُمْ أَنْ تُرْمَوْهُ مِنَ  
الْمُنْزِلِ أَمْ تُخِنُّ الزُّمُورُ لَو تَوَشَّأْ جَعَلْنَاهُ أَجَاجًا أَفَلَا  
تَشْكُرُونَ الرَّجَالِ الْإِنْسَاءِ وَالْمُنْزِلِ السَّحَابِ -

باب ٢٦٤ فِي الشَّرْبِ وَمَنْ تَأْمَى صَدَقَةَ الْمَاءِ وَهَبْتَهُ وَوَصِيَّتُهُ جَائِزَةٌ مَقْشُومًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مَقْشُومٍ وَقَالَ عُثْمَانُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْرِي بِرُؤْمَةٍ فَيَكُونُ دُلُوكُ فِيهَا كِدَالَةً الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ.

٢١٨٥- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا  
أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
قَالَ أُمِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدَحُ فَرَسًا مِنْهُ وَكَفَّ  
تَمْبِينُهُ غُلَامٌ أَصْفَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاحُ عَنْ يَسَارَةٍ فَقَالَ  
يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيكَ الْأَشْيَاحُ قَالَ مَا كُنْتُ لِأَوْفَرٍ  
بِفَضْلِ مُلْكٍ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ -

٢١٨٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الرَّهْطِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ حُكِيَ لِرَسُولِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے  
پانی پلانے کا بیان۔ ارشادِ ربانی ہے، اے آدمؑ نے ہر زندہ  
چیز کو جان سے بنائی، کیا وہ اسے نہیں مانتے؟ اور ارشادِ خداوندی ہے،  
کیا تم نے وہ پانی نہیں دیکھا جو پیتے ہو، کیا تم اسے بادل سے اُتارتے ہو یا  
ہم اُتارتے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اسے کھو دیا دیں تو شکر گزاری کیوں نہیں  
کرتے۔ اَلَمْ نَجْعَلْہُمْ کَرُوا اور الْمُنٰیْنُ بادل۔  
پانی پلانا اور جس کے نزدیک پانی کا صدقہ، ہبہ اور وصیت  
جائز ہے خواہ وہ تقسیم شدہ ہو یا غیر تقسیم شدہ۔ حضرت عثمانؓ سے روایت  
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو بڑے آدم کو خدیجہؓ اور  
اُس کا ڈول بھی اُس میں مسلمانوں کے ڈول کی طرح ہو۔ پس حضرت عثمانؓ  
نے اُسے خدیجہؓ۔

حضرت ہبل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ نے اُس  
میں سے نوش فرمایا اور آپ کے دائیں جانب ایک نو عمر لڑکا تھا اُد عمر  
رسیدہ حضرات بائیں طرف تھے۔ فرمایا کہ اے لڑکے! کیا تم اہانت  
دیتے ہو کہ میں یہ عمر رسیدہ لوگوں کو دے دوں! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ  
میں آپ سے بچی ہوں، چیز میں کسی کو ترجیح نہیں دیتا پس آپ نے اُس کو دیا۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک بکری ڈوہائی گئی جو حضرت انس کے گھوس میں بندھی رہتی تھی



٢١٩٠- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ  
عَنْ شَيْقِي عَنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَفْطُرُ بِهَا مَالَ أَمْرِي هُوَ عَلَيْهَا  
فَأَحْرَقَ اللَّهُ وَهَرَعَلِمَا غَضَبَانِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى

انہ کے بعد کو اپنی قسموں کے ذریعے خیر و برکت فرماتے ہیں پس اس وقت آئے اور کہا کہ آپ سے ابو عبد الرحمن نے اس آیت کے متعلق کیا فرمایا جو میرے متعلق نازل ہوئی تھی میرے بچا زاد بھائی کی قبر میں میرا کنواں تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ گاہ لاؤ میں عرض گزار ہوں کہ میرے پاس گواہ نہیں ہے نہ فرمایا تو وہ قسم کھائے گا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! وہ تو قسم کھا جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تصدیق فرمائی یہ حکم نازل فرمایا۔

مسافروں کو پانی سے روکنے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز جن کی طرف اللہ تعالیٰ ننگ و رحمت نہیں فرمائے گا، نہ انھیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایک وہ جس کے پاس زائر بانی ہو اور وہ مسافروں کو نہ پینے دے دوسرا وہ جو حاکم سے دنیا کی خاطر بیعت کرے مگر وہ دے تو اس سے راضی ہے اور اگر نہ دے تو ناراض ہو جائے تیسرا وہ جو اپنے سامان کو غصہ کے بعد بیچے اور قسم کھا کہے کہ اس فدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اس چیز کے اتنے روپے دے جا رہے تھے اور دوسرا آدمی اسے سچا جان لے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اے شک جو اللہ کے عہد کے اور اپنی قسموں کو حقیر و بونجی کے بدلے بیچتے ہیں۔

نہر کا پانی روکنا

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری کا بھائی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت زبیر سے جھگڑا ہو گیا، نہر کی پانی کے متعلق جس سے کھجور کے درختوں کو پانی دیا کرتے تھے۔ انصاری کا مطالبہ تھا کہ پانی کو حسب منشاء آنے دیا جائے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جھگڑا پیش ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا: اے زبیر! تم میرا کہ اپنے ہمسائے کی طرف پانی چھوڑ دینا انصاری کو غصہ آیا اور کہا کہ وہ آپ کے چھوٹی زاد جو ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کانگ بدلی گیا پھر فرمایا کہ اے زبیر! خوب میرا کہنا یہاں تک کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے حضرت زبیر کا یہاں ہے کہ فدا کی قسم، میرے خیال میں آیت فلا د ریتک لا یؤثمون حتی یحکموا لک۔

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أَلَا يَذَلُّونَ فَجَاءَهُمُ الْوَعْدُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي مَا أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ كَأَنَّهُمْ يَتَرَفَّوْنَ فِي أَزْوَاجٍ مِّنْ عَمَلٍ لَّنِي فَقَالَ لِي شُهُودُكَ قُلْتُ مَا لِي شُهُودُكَ قَالَ فَيَسْمِعُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) هَذَا فَأَنذَرَكَ اللَّهُ ذَلِكَ تَصَدِّقًا لَهُ۔

باب ۱۲۱۱ شَرِّ مَنْ مَنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ۔

۲۱۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَالِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْظُرُوا لِلْمَرْءِ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ وَلَا تَكْفُرُوا وَلَكُمُ عَذَابُ الْيَمْرِ جُلٌّ بَابِعْمَامَا لَا يَأْتِيَا عَمَلًا لِلدُّنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا سَخِيٌّ قَوَاتٌ تَرْبِعُطُهُ مِنْهَا سَخِطٌ وَرَجُلٌ أَقَامَ سَلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أُعْطِيَتْ بِهَا كَذًا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ مَرْجُلٌ شَرَفًا هَذِهِ الْآيَةُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا۔

باب ۱۲۱۲ سَكْرُ الْأَنْهَارِ۔

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَاصِمَ الرَّبِيعِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَرَاحِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَيَرَحُ الْمَاءُ يَسْقُوْنَهَا عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّبِيعِيِّ يَا سَبِيحُ مَشَرُّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنْ كَانَ ابْنُ عَتَبَةَ فَتَكُونُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَفًا قَالَ اسْتَقِ



فِيهَا شَجَرٌ بَيْنَهُمُ - اسی بارے میں نازل ہوا ہے۔

بلند زمین کو پست سے پہلے سیراب کرنا۔

عروہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیرؓ ایک انصاری کا جھگڑا ہو گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے زبیرؓ سیراب کے چھوڑ دینا انصاری نے کہا: چونکہ وہ آپ کے چھوٹی زاد ہیں۔ جس نے فرمایا کہ اسے زبیرؓ سیراب کے روکے رکھنا یہاں تک کہ پانی منڈیروں تک پہنچ جائے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمُ - میرے خیال میں اسی سلسلے میں نازل ہوا تھا۔

بلند زمین والے کا ٹخنوں تک سیراب کرنا

عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ انصاری کا ایک آدمی حضرت زبیرؓ سے نہری پانی پر جھگڑا جس سے مجھ کے دوستوں کے مطابق سیراب کے پھر اپنے تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے زبیرؓ تم کو اس کے مطابق سیراب کے پھر اپنے ہمسائے کے لیے چھوڑ دو انصاری نے کہا کہ میں نہ آپ کے چھوٹی زاد میں پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا کہ سیراب کے روکے یہاں تک کہ پانی منڈیروں کے برابر ہو جائے اُرداپنا پورا حق حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ افسوس کہ آیت فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمُ - اسی سلسلے میں نازل فرمایا گئی تھی۔ اسے شہا پ سے کہا کہ انصاری اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد: نا سیراب کرو اوپر روک یہاں تک کہ منڈیروں تک ہو جائے اسے مراد ہے کہ ٹخنوں تک ہو جائے۔

پانی پلانے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی بارہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔ وہ

يَا زُبَيْرُ شَدَّ اجْلُسْ لِمَاكَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجُدِّ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ بِأَسْفَلِ شَرْبِ الْأَعْلَى قَبْلَ الْأَسْفَلِ -

۲۱۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا زُبَيْرُ سَنِي شَدَّ اسْمُ الْإِنْصَارِيِّ إِنَّهُ ابْنُ حَمَتِكَ فَخَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْمِي يَا زُبَيْرُ شَدَّ يَبْلُغُ الْعَمَاءُ الْجَدُّ شَدَّ امْسِكْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ فَاحْسِبْ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ -

۲۱۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ وَشَاحَ مِنْ الْحَرَّةِ يَسْقِي بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمِي يَا زُبَيْرُ فَاثْمَرَ يَا لِمَعْرُوفٍ شَدَّ اسْمُ الْإِنْصَارِيِّ إِنَّ كَانَ ابْنُ حَمَتِكَ فَتَلَوْنَ وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَدَّ اسْمِي شَدَّ احْسِبْ حَتَّى يَرْجِعَ الْمَالِكُ إِلَى الْجَدِّ وَاسْتَوْجَبَ لَهُ حَقُّهُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ هَذِهِ الْآيَةُ أَنْزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَقَدْ هَمَّ الْأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمِي شَدَّ احْسِبْ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدِّ فَكَانَ ذَلِكَ لِي الْكَلْبَيْنِ -

۲۱۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ایک کنوئیں میں اُترا اور اُس سے پانی پیا جب باہر نکلا تو ایک گئے کو بانٹتے  
 دیکھا جو پیاس سے مٹی چاٹ رہا تھا۔ دل میں کہا کہ اے مجھ اُسی طرح مٹی ہوگی  
 جیسے مجھے پیاس لگی تھی اُس نے اپنا موزہ میرا اور منہ میں لے کر نکلا اور گئے  
 کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی نیکی قبول کی اور اُسے بخش دیا۔ لوگ عرض گزار  
 ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا جانوروں میں بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا کہ ہر جانِ دل  
 پر ثواب ملتا ہے۔ متابعت کی اس کی حاد بھی سلمہ اور ربیع بن مسلم نے  
 محمد بن زیاد سے۔

حضرت اسامہ بن جبریل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو سرفروشی سے روک دیا اور ان کو سرفروشی سے روک دیا تو انہوں نے  
عرض گزار ہوا۔ یا رب! کیا میں اُن کے ساتھ ہوں؟ اسی حدیث ایک عورت  
دیکھی جس کو بلی نوچ رہی تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کیوں؟ لوگوں نے کہا کہ اس نے باندھ  
رکھی تھی یہاں تک کہ بھوک مر گئی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا: ایک عورت عذاب دی گئی کہ اس نے بی باندھی ہوئی تھی کہ وہ بھوکے مر گئی تو یہ دوزخ میں داخل کی گئی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اسے کھانا کیلانی نہ تھی بلکہ باندھے رکھتی اُردہ چھوڑتی کہ زمین کے کپڑے کھوڑے کھایا کرتی۔

جس کے نزدیک حرص اور مشک والا اپنے پیانی کا زیادہ مستحق ہے۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے نوش فرمایا جب کہ دائیں جانب کہ عمر لڑکا اور بزرگ بائیں طرف تھے۔ فرمایا اے لڑکے! اگر تم ہمازت دو تو تو میں یہ لڑوں کو دے دوں! عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ سے جو حصہ ملے اُس سے متعلق میں کسی کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دیتا تو آپ نے اُسی کو دے دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اقسام اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْبَثُ يَا كُلَّ الذِّئْبِ مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا امْتِلَ الَّذِي بَلَغَ لِي فَمَلَأْخَفَقَهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ لِلَّهِ لَهُ فغَفَلَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِن لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ مَطْبَعٌ أَجْرٌ تَابِعَهُ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالتَّرْبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ٢١٩٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَمِيْرٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَقَالَ دَنْتُ مِنِّي السَّارِحِي قُلْتُ أَيُّ رَيْبٍ وَأَنَا مَعَهُمْ فَإِذَا امْرَأَةٌ حَمِيَتْ أَنَّهُ تَخَذَ مِنْهَا هَرَّةً قَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا حَيْسَتَهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا -

٢١٩٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ شَافِعٍ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أُمَّرَأَةً فِي هَذِهِ حَيْسَتِهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا  
فَدَخَلْتُ فِيهَا النَّارَ قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنْ أَعْلَمْتُ لَأَنْتِ  
أَطْعَمْتِ وَلَا سَقَيْتِهَا حِينَ حَيْسَتِهَا وَلَا أَشْرَأْتِ لِسَمْعَتِهَا  
فَمَا كَلْتِ مِنْ خُشَائِشِ الْأَرْضِ -

باب ۱۲۶۶ مَنْ زَالَيَ أَنْ صَاحِبَ الْحَوْضِ  
وَالْقُمْبَةِ أَحَقُّ بِمَا فِيهِ -

١٩٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَلِيٍّ  
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُرِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ مَشْرُوبٍ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ هُوَ أَحَدُ  
الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ يَا غُلَامُ تَأْذَنُ لِي أَنْ  
أَعْطِيَكَ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَوْتَرِ نَبِيِّكَ مِنْكَ أَحَدًا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ -

٢١٩٩. حَلَّ شَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أُمَّ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ



بِأَمْرِ اللَّهِ ۚ شَرِبَ النَّاسُ وَالْكَافَّةُ مِنَ الْإِهْكَارِ ۚ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑا ایک آدمی کے لیے اجر ہے، دوسرے کے لیے پردہ اور تیسرے کے لیے بوجھ ہے۔ اگر اُس آدمی کے لیے ہے جس نے راہِ خدا میں گھوڑا مانگا ہے، پس وہ باغ یا چراگاہیں اُس کی رہی دلا کر دیتا ہے تو رتھ کے مطابق جہاں تک وہ چرسے گا اُسی جہاں تک مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ رتھ کے لیے تو رتھ کے مطابق مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور پانی پی لے اگرچہ اُس کا ارادہ پلانے کا نہ تھا، تب بھی مالک کو ثواب ملے گا۔ دوسرا آدمی اپنے کو مال دار دکھانے اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا رکھتا ہے اور اُس کا گردن اور پیٹ پر اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں بھرتا تو یہ اُس کے لیے پردہ ہے اور حیا آدمی فخر پر یا دکھانے کے لیے یا مسلمانوں کی دشمنی میں گھوڑا رکھے تو یہ اُس پر بوجھ ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گدھے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کے متعلق مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں کی گئی مگر اس جامع اور بے مثل آیت کے کہ: **مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ** وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝

حضرت زید بن خالد جہشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ اُس کی تعمیل اور سر بندن کو چھان لو، پھر ایک سال تک اُس کی تشبیہ کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو بھلا درتہ جو رہا ہو کرو۔ گم شدہ بکری کے متعلق عرض کی تو فرمایا: وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بیٹھریے کے لیے ہے۔ رگ شدہ اونٹ کے متعلق عرض کی گئی تو فرمایا: تمہیں اُس سے کیا غرض۔ اُس کا شکیزہ اور پناہ گاہ اُس کے ساتھ ہے۔ وہ بانی پر جانے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

ایند من اور سوچی گھاس کی بیج

حضرت زید بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی دسی لے کر لکڑیوں کا گٹھائے اور اُسے بیچے کہ اللہ اُس کی آبرو کو بچائے تو وہ لوگوں سے سول کر نے کی نسبت بہتر ہے کہ کوئی دسی نہ دے۔

بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْمَدَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمْعَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى سَبِيلٍ وَزَرْقَانَا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَمَنْ جَلَّ وَبَطَّهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَا طَالَ بِهَا فِي مَوْجِبٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طَبْلِهَا ذَلِكَ فَاسْتَنْتِ شَرَّ مَا لَهَا حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا نَقَطَ طَبْلُهَا فَاسْتَنْتِ شَرَّ مَا أَتَتْ فِيهَا كَانَتْ أَثَارُهُمَا وَأَرَوَاتُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْمٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُدْ أَنْ تَسْقَى كَانَ ذَلِكَ حَسَنَةً لَهُ فَبِمَا لِلدَّيْلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ تَرَبَّطَهَا تَغْنِيًا وَتَعْقُفًا ثُمَّ لَمْ يَسْخَرْ مِنَ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظَهْرُهَا فَبِمَا لِلدَّيْلِ سِتْرٌ وَرَجُلٌ تَرَبَّطَهَا فَخَرَّ أَوْ رِيَاءً وَنَوَاءً لِأَهْلٍ الْإِسْلَامِ فَبِمَا عَلَى ذَلِكَ وَرَزَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَهْلِيهِ الْأَيُّهُ الْجَامِعَةُ الْفَادَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝

۲۲۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرِو بْنِ رَحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْزِلٍ لَمْ يَجِبْ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ ائْتِ عَقَاهَا وَوَرَاكُمَا ثُمَّ عَرَفْنَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَلَا تَفْشَاكَ بِهَا قَالَ فَسَأَلَهُ النَّعْمَ قَالَ هِيَ لَكَ وَلِأَهْلِكَ أَوَّلَ لَيْلٍ سَبَّ قَالَ فَسَأَلَهُ الْإِذِلَّ قَالَ مَالِكٌ وَلِهَا مَعَهَا سَقَاؤُهَا وَجَلَّوْهَا تَرَحُّلًا لِمَا كَانَتْ تَشْجُرُ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

باب بیع الحطب والکرم

۲۲۰۵۔ حَدَّثَنَا مَعْنَى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَخْبَلًا يَأْخُذُ حُرْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَبِيعُ فَيَكْفُ اللَّهُ بِهِ وَجْهَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَى أَمْ تُنْعَمَ۔



ابو سعید مولیٰ عبدالرحمن ابن عوف نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی کلوڑیں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لٹھا کرے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے کہ کسی سے سبک مانگے کہ پاس ہے وہ دے دے۔

حضرت عیسیٰ بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا مجھے جہاں غنیمت سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹنی ملی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرحمت فرمائی۔ ایک روز میں نے انھیں ایک انصاری کے دروازے کے پاس بٹھادیا۔ میرا ارادہ تھا کہ بیچنے کے لیے ان پر از غرلاؤں اور میرے ساتھ بنی قینقار کا ایک سنا تھا تاکہ اس سے حضرت فاطمہ کے ولیمہ میں مدد ملے جب کہ حضرت حمزہ اُمی گھوڑی شرب پیا رہے تھا اور ان کے پاس ایک گائے والی تھی اس نے کہا: اے حمزہ افریہ اونٹیاں لے لو۔ حضرت حمزہ تلوار لے کر ان پر چھپے اور ان کے کوہان اور کولھے کاٹ دئے، پھر ان کے کیچھے نکال لیے۔ میں نے ابن شہاب سے کہا کہ کوہانوں کا کیا کیا؟ فرمایا کہ وہ کاٹ دئے گئے۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت علی نے فرمایا: میں نے یہ بہت ہی خوفناک منظر دیکھا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ان کے پاس حضرت زید بن حارثہ تھے۔ میں نے آپ کو واقعہ بتایا تو آپ نے آپ کے ساتھ حضرت زید تھے۔ آپ اللہ کے پاس گئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو پسینہ عرق عرق لگا دیا اٹھا کر کہا: شاید تم میرے باپ دادا کے قلم ہو۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واپس لوٹ آئے اور یہ شرب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

### جاگیر میں بخشنا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین میں جاگیریں دینے کا ارادہ کیا۔ انصار عرض کر رہے ہوئے کہ جب تک ہمارے ہاجرہ جابر بن عبد اللہ کو نہ دی جائے گی یہی ہیں مطلقاً فرمائی

۲۲۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَمَّا عَنِ الْخَمَلِينَ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ سَمِعَ أَبَاهُمْ كَيْفَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَخْطُبَ أَحَدُكُمْ قَوْلَ حُرْمَةٍ عَلَى غَيْرِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَسْتَعِيذَ بِهِ  
۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ ابْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَهُ هُذَيْفَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُرْمَةَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُرْمَةَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ قَالَ أَصْبَتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَعْجِدَةٍ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارِفًا أُخْرَى فَأَخَذْتُهَا يَوْمَ حَنْدِ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَهْمِلَ عَلَيْهَا أَذْخِرًا لِأَبِيْعَةَ وَبَعْضِ صَاحِبِي مِنْ بَنِي تَيْفَلٍ فَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى وَلِيْمَةٍ فَاطِمَةَ وَحُمُرَةٍ بَرِيْعَةٍ لَطْلِبَ لِي شَرِبَ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ أَلَا يَا حُمُرَ الشَّرَبِ اتَّوَاؤُهُ فَنَاشَا لَيْسَ مَا حُمُرَةٌ بِالسَّيْفِ فَجَبَّتْ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَا حَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لَا مِنْ شِهَابٍ وَمِنْ اسْتَنَامَ قَالَ قَدْ جَبَّتْ أَسْنِمَتُهُمَا فَذَهَبَ بِمَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ عَنِ ابْنِ مَسْرُكٍ إِلَى الْمَلِكِ الْكَلْبِيِّ لَا لَيْثُ لَيْسَ اللَّهُ هَلْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعْنَاهُ نَزِيدُ بْنُ حَارِثَةَ فَلَمَّخَ بِهِ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ نَزِيدٌ فَأَنْطَلَقَتْ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حُمُرَةٍ فَتَنَجَّحَ عَلَيْهِ فَنَاقَمَ حُمُرَةً بَصْرَةَ فَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدُ لَا بَأْسَ فَوَجَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَفِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذَلِكَ قَبْلَ غَزَا بَيْرُ الْخَمَرِ

بَابُ ۱۲۸ الْفُطَايِمِ

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتْ

ابن فریاء کہ میرے بعد تم ترجیح دیجھو گے تو مجھ سے ملنے تک مبر کرنا۔

جاگیریں لکھ کر دینا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ کو میں جاگیریں بخشنے کے لیے انصار کو بلایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر آپ نے یہی کرنا ہے تو ہمارے قرشی بھائیوں کے لیے لکھ دیجیے حالانکہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس نہ تھے، فرمایا کہ منقریب تم میرے بعد ترجیح دیجھو گے۔ تو مجھ سے ملنے تک مبر کرنا۔

اُونٹنیوں کو پانی کے قریب دھونا

ابراہیم بن منذر را محمد بن یحییٰ، ان کے والد ماجد، ہمال بن علی عمیر رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُونٹنیوں کا حق ہے کہ انھیں ہانی کے پاس دو با جائے۔

وہ شخص جس کے باغ میں سے گند کا دھوا پانی پینے کی چیز ہو۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بیوند کار کا کے بعد درخت نیچے توہل بیچنے والے کے نبی نیز گزرا گاہ اور چشم بھی بیچنے والا کا ہے۔ جب تک وہ ختم نہ ہو اور یہی حکم عربیہ میں ہے۔

سالم بن عبد اللہ کے والد ماجد نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے بیوند لگا ہوا گھوڑا کا دھت فروخت کیا تو پھل فروخت کرنے والے کا ہے مگر جب کہ خریدار شرط کرے اور جس نے غلام خرید جس کے پاس مال ہے تو وہ مل بیچنے والے کا ہے مگر جب خرید شرط کرے — امام مالک، ناقد، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرت عمر سے غلام کے بارے میں اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب میں اندازے سے گھوڑیں بیچنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

الْأَنْصَارُ حَتَّى تَقْطَعَ إِخْوَانَتَيْنِ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَ لَدَيْ تَقْطَعُ لَنَا قَالَ سَتَرُونَ بَعْدِي أَشْرَةً فَأَصِيرُ فِي حَتَّى تَقْطَعُوا بِأَسْبَابِ كِتَابَةِ الْقَطَاعِ وَقَالَ الْكَلْبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيُقْطَعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَعَلْتَ فَكُنْتَ كَأَنْتَبَ إِخْوَانِنَا مِنْ قُرَاشٍ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عَمَّا لَنَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَشْرَةً فَأَصِيرُ وَاحِدًا حَتَّى تَقْطَعُوا.

بَابُ ۱۲۸۲ حَلَبُ الْإِذِلِّ عَلَى الْمَاءِ.

۲۲۰۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حَقِّ الْإِذِلِّ أَنْ يُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ.

بَابُ ۱۲۸۳ الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ مَسْرَأٌ وَشُرْبٌ فِي حَلَبِ أَوْ فِي حَلَبٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ حَلَبًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّرَ فَشَرَّهُمَا لِلْبَائِعِ فَلِلْبَايِعِ الْعَمْرُ وَالسُّقَى حَتَّى يَوْفَعَ وَكَذَلِكَ سَبْعُ الْعِمَّةِ.

۲۲۱۰ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ابْتَاعَ حَلَبًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّرَ فَشَرَّهُمَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَسَاكِرٌ لِلَّذِي يَشْتَرِيهِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ فِي الْعَبْدِ.

۲۲۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سُرَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَاعَ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا.

۲۲۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ



نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، معاملہ، مزایہ اور صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے مجبوروں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے اور یہ کہ ذلت پر گناہ چھاپل دینا اور وہم کے بدلے نہ بیچا جائے ماسوائے عرلیا کے۔

ابو یان مولى ابو احمد سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیع عرلیا میں مجبوروں کو اندازے سے بیچنے کا ہانت دیکھا ہے جب کہ وہ پانچ دس سے کم یا پانچ دس ہوں۔ اس میں داؤد راوی کو شک ہے۔

بشیر بن یسار مولى نبی عارثہ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اہل بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزایہ میں درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو ٹوٹی ہوئی کھجوروں کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے، ماسوائے عرلیا کا جس کے کہ ان کو اجازت دی ہے۔ ابن اسحاق نے کہا کہ مجھ سے بشیر نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قرض لینے، قرض ادا کرنے، تعارف روکنے اور نفل ہو جانے کا بیان جو کوئی چیز امداد خریدے خواہ اس کے پاس قیمت نہ ہو یا اس وقت موجود نہ ہو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوا تو فرمایا، کیا تم مناسب سمجھتے ہو کہ اپنا اؤٹ لمیرے ہاتھوں بیچ دو میں نے اقرار کیا اور وہ بیچ دیا۔ جب مینہ سونہ پہنچا تو مجھ کو اؤٹ کے کاغذ لکھا۔ آپ نے مجھے اس کی قیمت عطا فرمائی۔

اجنس سے طاریت ہے کہ ہم نے ابی اییم کے پاس مسلم بن رہن کا ذکر کیا تو فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی اسور نے بواسطہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے منت

عن ابن جریج عن عطاء بن سیم جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یباع الا بالین ولا یباع الا بالین ولا یباع الا بالین۔

۲۲۱۳۔ حدثنا یحییٰ بن قزعة أخبرنا مالک عن داؤد بن حبیب عن ابن سنان عن مولى ابی أحمد عن ابی ہریرة قال رخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیع العرلیا یا یخبر بہا من الثمن دون خمسة أوسق أو فی خمسة أوسق شک داؤد فی ذلك۔

۲۲۱۴۔ حدثنا یحییٰ بن یحییٰ أخبرنا ابی اسامة عن ابی الورد بن کثیر عن ابی ہریرة عن یسار مولى نبی عارثہ ان رافع بن خدیج وسهل بن ابی حمزة حدثا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المزایة ببيع الثمن الا اصحاب العرلیا فاذن لهم قال وقال ابن اسحق حدیثی بشیر بن یسار۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## کتاب

فی الاستغراض فاداء الذیون والحجیر والتفلیس۔  
باب من اشترى بالدين وليس هناك شبهة أو ليس بحضوره۔

۲۲۱۵۔ حدثنا محمد بن ابی حنيفة عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جابر بن عبد اللہ قال حدثت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف تری یعیلک لا یعیلک قلت نعم فبیعتہ ایاہ فقلت قدیم السدینة عدوت الیک ولا یؤخر فاحطانی ثمنہ۔

۲۲۱۶۔ حدثنا معلى بن اسید حدیثنا عبد الواحد حدیثنا الاعمش قال تذاکرتنا جند ابی ہریرة الثمن فی السلم فقال حدیثی الاسود عن عائشة ان النبی صلی

مترک کر کے غلہ خرید اور اپنی لوہے کی زرہ اُس کے پاس رہن رکھی۔

جو لوگوں کا مال لے اور زینت ادا کرنا یا ہضم کرنا ہو۔

عبد العزیز بن عبد اللہ اوسی، سلیمان بن بلال، ثور بن زید البوالغیت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو لوگوں کا مال ادا کرنے کے ارادے سے لیتے ہیں اللہ اُس سے ادا کروانا ہے اور جو تلف کرنے کے ارادے سے لے تو اللہ اُس سے تلف کروانا ہے۔

قرض ادا کرنا۔ ارشاد ربانی ہے، بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے مالکوں کے سپرد کر دو اور جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرنا۔ اللہ تمہیں اچھا نصیحت کرنے والا ہے اسی کی اللہ سننا دیکھنا ہے (۵۸:۴)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا، میں نہیں چاہتا کہ یہ میرے لیے سونے میں تبدیل ہو جائے راسل میں سے ایک دینار میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے مگر وہ دینار جو میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھ چھوڑ دوں بے شک زیادہ مال والے زیادہ غریب ہوں گے سوائے اُن کے جو مال کو اس طرح خرچ کرتے ہیں اور ابو شہاب نے اپنے آگے اور میں بائیں اشارہ کیا جبکہ ایسے کہیں اور فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہنا پھر آگے بڑھے تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز سنی۔ میں نے حاضر ہونے کا ارادہ کیا لیکن آپ کا ارشاد کہ اپنی جگہ رہنا، یاد آ گیا۔ جب وہاں نشریف لائے تو عرض گزار ہوا، یا رسول اللہ! میں نے ایک آواز سنی تھی۔ فرمایا، ہاں میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور کہا کہ جو آپ کی اُمت سے فوت ہوا، وہ خدا کے ساتھ کسی کو شرکب ذکر تا ہو تو جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے کہا، خواہ وہ ایسے کام بھی کرتا ہو، کہا، ہاں۔

عبد اللہ بن عبد اللہ بن مسعود نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میرے

اللہ علیہ وسلم کا شتر ہی ملکاً مائین یتھو دینا الی اجل و رھنتہ و رھلتھ من حدید۔

**باب ۱۸۸** مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أُولَئِكَ فَتَنَّا

۲۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْثَمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَدْلَجٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي لُغَيْثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ تَلَفَهَا أَتَلَفَهَا اللَّهُ۔

**باب ۱۸۹** أَدَّاءُ الْكُفْرَانِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا الْأَمْثِلَ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حُكِمَ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا۔

۲۲۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَرَابٍ عَنِ الْأَحْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَبْصَرْتُ عَيْنِي أَحَدًا قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّهُ يَحُولُ لِي ذَهَبًا يَنْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ ذَوْقُ ثَلَاثِ الْإِدْيَانِ أَوْ أَصْدَقُ لِدِينٍ شَقَّ قَالَ إِنْ الْكَافِرُ بَيْنَهُمَا لَا يَكُونُ إِلَّا مِنْ قَالٍ بِالْعَمَلِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو شَرَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَفَلْيُلْ تَمَاهُورُ وَقَالَ مَكَانَكَ وَتَقَدَّمَ غَيْرُ بَعْضِهِمْ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَارْدَتْ أَنْ أُنَبِّئَهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ يَكُنْكَ حَتَّىٰ أَتِيكَ فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ يَمِيتْ قُلْتُ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِي سَمِعْتُ قَالَ وَكَلَّ سَمِعْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ جَنَّةً قُلْتُ وَإِنْ فَعَلَ كَذَا أَوْ كَذَا قَالَ نَعَمْ۔

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شَرَابٍ حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ



پاس اُدیہ پال کے برابر بی سنا ہوا تو مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس  
اُس پر مین دن گزر جائیں مگر جو کچھ میں قرض ادا کرنے کے لیے رکھوں۔  
اسے مارا اور عقل نے لہر کا سے مولیت کیا ہے۔

### اُونٹنی قرض لینا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے تقاضا کیا اُدیہ آپ سے بھی بڑی  
اُدیہ آپ کے اصحاب میں پر لٹ پڑے تو کیا کرے جو بڑے کیونکہ حق ولے کو بولنے  
کا حق ہے۔ اسے اُسی طرح کا اُدیہ خرید کر دے دو عرض گزار ہوئے کہ وہ  
نہیں بلکہ اُس سے بہتر عمر کا مٹا ہے۔ فرمایا کہ ہی خرید کر دے دو کیونکہ تم  
میرے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

### اچھے طریقے سے تقاضا کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو  
فراحت ہوئے اُن کا ایک آدمی مر گیا تو اُس سے کہا گیا۔ تو کیا کہا کرتا تھا؟  
عرض گزار ہوا کہ میں لوگوں سے تجارت کرتا تو مال دار سے درگزر کرتا اور  
تنگ دست کو ہمت دیتا۔ پس اُسے بخش دیا گیا۔ حضرت ابو مسعود نے  
اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

### کیا بدلے میں نیا دھنڑ کا جائز دیا جاسکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا۔ اسے دے دے لوگ عرض گزار ہوئے  
کہ ہمیں نہیں بلکہ اُس سے بہتر عمر کا۔ اُس آدمی نے کہا کہ آپ مجھے پورا دیں  
گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پورا دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ دے دو کیونکہ اچھا آدمی وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرتا ہے۔

### احسن طریقے سے قرض ادا کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا

عبداللہ بن عتبہ قال قال ابو هريرة قال قال رسول الله  
صلى الله عليه وسلم لو كان في جبل أحد خفاً ما يسرق  
أن لا يترق على ثلث أهله ومنه ثلث في الأثمن في الأثمن  
لدين. بقاءه ضائع وحقيق كمين الشهمي.

### باب ۱۲۸ استقراض الديل

۲۲۲۰. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا  
سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَوْمَئِذٍ يَقُولُ  
هَنْ أَيْنَ هَرَبَةَ أَنْ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْلَطَهُ فَمَسَّ أَصْحَابَهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ  
يَصَاحِبَ الْحَقِّ مَقَالًا لَا شَرَفَ لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطَوْهُ لِيَأْتِيَ  
فَالُوا لَا تَجْعَلُوا فَضْلَ مَنْ سِيئَةٍ قَالَ أَشْرَفُهُ فَأَعْطَوْهُ  
إِيَّاهُ فَإِنْ خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.

### باب ۱۲۸ حُسْنُ التَّقَاضِي

۲۲۲۱. حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
هَنْزَلٍ عَنْ هَنْزَلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ يَقِيلُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ قَالَ  
كُنْتُ أَبَايُمُ النَّاسَ فَاتَّخَذُوا عَيْنَ الْمُؤَسِّرِ وَأَخْفَفُ عَيْنِ  
الْمُؤَسِّرِ فَخَفِرَ لَهُ قَالَ أَبُو مُسْعُودٍ سَمِعْتُكَ مِنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

### باب ۱۲۸ هَلْ يُعْطَى الْكَبِيرُ مِنْ سِيئَةٍ

۲۲۲۲. حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ  
حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَضَاهُ بَعِيرًا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَوْهُ فَقَالُوا  
مَا نَجْعَلُ إِلَّا سِنًا أَفَضَلَ مِنْ سِيئَةٍ فَقَالَ لَتَجْعَلُنَّ أَوْ فَيَتَنَّى أَوْ فَا  
اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَوْهُ  
فَلَمْ يَنْزِلْ مِنَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً.

### باب ۱۲۹ حُسْنُ الْقَضَاءِ

۲۲۲۳. حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ایک فاسق اور کافر کا اونٹ تھا وہ تقاضا کرنے آیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دے دو۔ لوگوں نے اسے اس طرح کاٹا کہ اس کا ایک ٹکڑا اس کے منہ میں نہ ملا مگر اس سے نیا دھڑکا ملا آیا۔ دہی دے دو اس آدمی نے کہا: آپ مجھے پورا دیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پورا ہی دے گا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ مسجد میں تھے مسمر نے کہا کہ بوقت چاشت فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ لو اور میرا آپ پر قرض تھا آپ نے ادا فرمایا اور زیادہ دیا۔ جو اس کے حق سے کم ادا کرے یا قرض خواہ معاف کر دے تو جائز ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے والد محترم غزوہ اُمد کے روز شہید کر دے گئے تھے اور ان کے اوپر قرض تھا تو قرض خواہوں نے اپنے حقوق میں بخشی کی میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میرے باغ کی کھجوریں بے بیس اور باقی معاف کر دیں۔ انھوں نے انکار کیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں میرا باغ نہ دیا اور فرمایا کہ صبح تم ہمارے پاس آئیں گے۔ صبح کتاب ہمارے پاس تشریف لائے، باغ میں پھرے اور اس کے پھولوں میں برکت کی دعا فرمائی پس میں نے پھل کاٹے تو میں نے ان کا قرض ادا کر دیا اور ہمارے بیسے کھجوریں بیع رہیں۔

جب گفتگو کرے اور قرض کی کھجور مل کے بدلے کھجوریں وغیرہ اُسے دے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد نے وفات پائی اور ان پر ایک یہودی کتابیں دستی قرض چھڑا۔ حضرت جابر نے ہمت مانگی تو اس نے ہمت دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ نے شفا فرماتے کہ انہما کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور یہودی سے بات کی کہ اپنے قرض کے بدلے میں باغ کا پھل لے لو تو اس نے انکار کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باغ میں داخل

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْرَتَانِ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقاضِيَانَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْطُوهُمَا فَعَلَبَهُمَا سِيقَهُ فَلَمْ يَجِدْهُمَا لَمْ يَلَا أَمْسًا فَوَقَّهَا فَقَالَ أَهْطُوهُمَا فَقَالَ وَفَيْتَنِي وَلِيَ اللَّهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتَ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

۲۲۲۴۔ حَدَّثَنَا خَلْدُونَ بِمِثْقَالٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دُوَّادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرُ رَأَاهُ ضَعِيَ فَقَالَ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي بِأَلْبَانٍ إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ أَوْ حَلَلَهُ فَهُوَ جَائِزٌ

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَاهُ قِيلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَشْتَدَّ الْغَمُّ لِي فِي حَقِّهِمْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا أَمْرًا حَالِي لِي وَيَجْعَلُوا لِي فَإِنِّي فَأَبُو فَكَّرَ يُعْطِيهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالِي لِي وَقَالَ سَنَعُدُّكَ عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَأَتْ فِي التَّخْلِ وَدَعَانِي شَرِيهَا بِالْبُرْكَ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ وَبَقِيَ كَنَانٌ تَرَاهَا

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِمٍ بِمِثْقَالٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَاهُ تَوَفَّى وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسَقَالَ لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرُ فَإِنِّي أَنْ يَنْظُرَهُ فَكَلَّمَ جَابِرُ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَفْعَمَ لَهُ لِيَكِيهِ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ



ہوئے اور چلے پھرے حضرت جابر سے فرمایا کہ مجھ پر اتنا روبرو نہیں رہو گے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گونے کے بعد مجھ پر توڑیں۔ اُسے پوری  
تیس سو ادا کر دیں اور سترہ وقت پھر رہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو بتانے کے بعد حضرت جابر حاضر بارگاہ ہوئے تو آپ کو نماز صلوٰۃ صاف پڑھایا  
جب فارغ ہوئے تو آپ سے پیچھے کا ذکر کیا فرمایا کہ یہ اس خطاب کو بھی بتا دو۔  
حضرت جابر حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور انھیں بتایا تو حضرت عمرؓ نے اُن سے کہا کہ  
میں تو اسی وقت ہاں گیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں  
پہل پھر رہے تھے کہ اس میں برکت ہوگی۔

### جو قرض سے پناہ مانگے

ابو ایمن اشعوب زہری — اسماعیل اُن کے بھائی مسلمان  
محمد بن ابی یوسف، ابن شہاب عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے ہوئے کہا  
کرتے۔ اے اللہ میں گناہوں اور قرض میں پھنسنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔  
ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے ہیں۔  
فرمایا کہ قرض آدمی بات کرے تو جھوٹ بولتا اور وعدہ کرے تو خلاف  
ورزی کتاب ہے۔

### موقوف کی نماز جنازہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مال چھوڑا وہ اُس کے وارثوں کے لیے  
ہے اور جس نے قرض چھوڑا وہ ہمارے اوپر ہے۔

عبد الرحمن بن ابی عمرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت  
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مومن نہیں مگر میں دنیا  
اور آخرت میں اس کا سب سے بڑا دشمن ہوں مگر تم پناہ مانگو تو یہ پھر لو۔ یہ نبی ایمان  
والوں سے اُن کی باتوں کی نسبت زمانہ قریب ہے (۶۱۳۳)۔ پس  
جو مسلمان مردائے احوال چھوڑے تو وہ اُس کے عصب کا ہے اور جو قرض یا  
بال بچے چھوڑے تو وہ میرے پاس آئیں کہ اُن کا مددگار میں ہوں۔

يَا خُدَّ شَمْرَنَخْلِهِ بِالَّذِي لَكَ فَأَبَى فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّحْلَ فَمَسَى فِيهَا شَرْقًا قَالَ لِحَابِرٍ  
مُجَّد لَكَ فَأَوْبَى لَهُ الَّذِي لَكَ فَجَدَّكَ بَعْدَ مَا رَجَعَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْبَى فَافَاةً ثَلَاثِينَ وَسُقَا  
وَفَعَلْتَ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسُقَا فَجَاءَ رَجُلٌ مَسْئُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ فَوَجَّعَهُ  
يُصِلُ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اخْتَبَأَ بِالْفَضْلِ فَقَالَ خَيْرُ  
مَالِكِ ابْنِ الْغَطَابِ فَنَزَهَتْ جَائِلُكَ لِمَنْ تَأْتِيكَ لَقَالَ  
لَهُ عَمْرُو بْنُ لَقْدَ عَمِلْتَ رَجُلًا مَسَى فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ فِيهَا.

### باب ۱۳۹ من استعاض من الدين

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ الرَّهَرِيِّ  
عَنْ وَحْدَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
لُكَيْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ فِي الصَّلَاةِ  
وَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَآْظِمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ  
قَائِلٌ مِمَّا اَلَّكُمْ مَا تَسْتَعِيْذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ  
اِنَّ التَّجَلُّلَ اِذَا عَزَمَ حَدَّثَ فَكَذَّبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ.

### باب ۱۳۹۲ الصلوة على من ترك ديننا

۲۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْثَانَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الرَّهَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَالِمْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَوْ رَزَقَهُ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلَا يَكُنَا.

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَالِمْ  
عَنْ ثَنَا فَكَيْهِمْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
لُكَيْ عَنْ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ إِلَّا فَاَنَّا اَقْلَمُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَقْرَبُهُ  
اِنْ شَكَّكُمْ اَللّٰهُمَّ اَوَّلِيْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَاَبْتِغَا  
مُؤْمِنِيْنَ تَابَتْ وَتَرَكَ مَالًا فَلَيْسَ لَهُ عَصَبَةٌ مَنْ كَانُوا  
مَنْ تَرَكَ دِيْنًا اَوْ مِثْلًا هَا كَلْبًا لِيُؤْتِيَ فَاَنَا مَوْلَاهُ.



## باب ۱۲۹۵ مَظْلُ الْغَنِيِّ ظَلَمٌ

۲۲۳۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ  
مَعْنٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخْبَى وَهَبُ بْنُ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَظْلُ الْغَنِيِّ ظَلَمٌ  
باب ۱۲۹۶ إِصْحَابُ الْحَقِّ مَقَالٌ وَيَكُونُ عَيْنَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْتَ الْوَاحِدُ يُحِبُّ عَفْوَنَهُ  
وَعِرْضَهُ وَقَالَ سَفِينٌ عِرْضُهُ يَقُولُ مَظْلَتُنِي وَعُقُوبَتُهُ  
الْحَبَشُ -

۲۲۳۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ  
عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَيْتَ الْوَاحِدُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَتَّقَا ضَاكَةً فَالْغَلْظُ لَهُ فَهَمَّ  
بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ إِصْحَابَ الْحَقِّ مَقَالٌ  
باب ۱۲۹۷ إِذَا وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي الْبَيْتِ  
وَالْقَرْضِ وَالْوَدِيعَةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَقَالَ الْحَسَنُ  
إِذَا أَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ لَكَ رَيْبُ جُزْءٍ مِنْهُ وَلَا بَيْعُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ  
وَقَالَ سَوِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ قَضَى عُثْمَانُ مَنَ الْفَقْهَى  
مِنْ حَقِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ عَرَفَ  
مَتَاعَهُ يَعِينُهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ -

۲۲۳۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا شَيْخُ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ  
عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ  
يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ  
يَعِينُهُ عِنْدَ رَجُلٍ أَفْلَسَ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ  
غَيْرِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ هَذَا الرَّسَاءُ كُلُّهُمْ كَانُوا  
عَلَى الْقَضَاءِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُمْ  
بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو هُرَيْرَةَ  
كَانُوا مَعَهُ عَلَى الْحَقِّ يَتَرَفَعُونَ -

## مال دار کا مال مٹول کرنا ظلم ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مال دار آدمی کا مال مٹول کرنا ظلم ہے۔

صاحب حق کو تقاضا کرنے کا حق سے منقول ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مال دار کا ریت و صل کرنا اُس کی سزا اور  
بے عزتی کو قریب ہے آتا ہے بے سفیان کا قول ہے کہ بے عزتی یہ کہنا  
ہے کہ تم دیکر رہے ہو اور سزا قید بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے آیا اور آپ پر سختی کا تو آپ  
کے اصحاب اُس پر ٹوٹ پڑے فرمایا کہ اسے جانے دو کیونکہ صاحب حق  
کو برسنے کا حق ہے۔

اگر کوئی کسی مفلس کے پاس اپنا مال بیع، قرض یا امانت کی صورت  
میں پائے تو وہ اُس کا زیادہ متقی ہے جب دیوالیہ ہو جائے اور مشہور  
ہو جائے تو اُس کے لیے آزاد کرنا، بیچنا اور خریدنا جائز نہیں ہے بعد بن سبب  
کا قول ہے کہ حضرت عثمان نے فیصد فرمایا کہ جس نے مفلس ہونے سے پہلے اپنے  
حق سے لے لیا تو وہ اُس کا ہے اور جو اپنے سامان کو اسی شکل میں پہچان لے  
تو وہی اُس کا زیادہ متقی ہے۔

احمد بن یونس، زہیر بن یحییٰ بن سعید، ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، ہامر  
بن عبد العزیز، ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا میں نے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے مال کو کسی آدمی  
یا انسان کے پاس پائے جب کہ وہ دیوالیہ ہو گیا ہو تو دوسرے کا نسبت وہی اُس  
مال کا زیادہ متقی ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ اس اسناد کے  
سارے عمدہ تھیں جیسے یحییٰ بن سعید، اور ابو بکر بن محمد، اور  
بن عبد العزیز، اور ابو بکر بن عبد الرحمن، اور حضرت ابو ہریرہ اور سب  
مدینہ منورہ پر حاکم ہوئے تھے۔



۴۳۳ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَعْبُدَةَ  
بْنِ عَامِرٍ عَنْ حَامِرٍ قَالَ أُصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ وَتَرَكَ عَمَلَهُ  
كَدَيْنًا فَطَلَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَقَالَ صَدِيقُ تَمِيمٍ كُلُّكُمْ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ



تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا: اے اللہ تعالیٰ نے جو حکم فرمایا ہے تمہارے اُپر یا اُن کی نافرمانی  
بیٹھوں کو زندہ درگور کرنا اقدیر سے کی چیزوں نہ دینا نیز ناپسند فرمایا ہے  
تمہارے یہ قیل و قال زیادہ سوال اقدیر مال کو ضائع کرنا۔

نظام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور معرفت نہ کرے  
مگر اُس کی اجازت سے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، تم میں سے ہر ایک مالک ہے اقدیر اپنے ماتحتوں  
کے متعلق پوچھ جائے گا۔ امام مالک ہے اقدیر اپنے ماتحتوں کے متعلق پوچھا  
جائے گا اقدیر مت اپنے فائدہ کے گھر میں مالک ہے اقدیر اپنے ماتحتوں کے  
متعلق پوچھ جائے گا۔ تو کہنے لگا کہ مال میں مالک ہے اقدیر اپنے ماتحتوں  
کے متعلق پوچھ جائے گا۔ بیان ہے کہ یہ باتیں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں سنی ہیں یہ خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا: اے اللہ اپنے باپ کے مال میں مالک ہے اقدیر اپنے ماتحتوں کے  
متعلق پوچھ جائے گا پس ہر ایک مالک ہے اقدیر ہر ایک سے اُس کے  
ماتحتوں کے متعلق پوچھ جائے گا۔

## جھگڑوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع ہو کر اہرمان نہایت دم کرنے والا ہے  
مقروض کو گرفتار کر کے لے جانے کا بیان نیز مسلمانوں  
اور یہودوں کے درمیان دشمنی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک  
آدمی نے کوڑا آیت بڑھی جب کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُس  
کے خلاف کُئی قصہ نہ سنا تھا کہ پھر اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کی بارگاہ میں لے آیا تا کہ اپنے فرمایا کہ تم دونوں خراب ہو۔ شہید کا بیان  
ہے کہ میرے خیال میں آپ نے فرمایا کہ اختلاف نہ کرو تم سے پہلے اختلاف  
کے باعث ہلاک ہو گئے تھے۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَزَّادٍ عَنْ أَبِي لَيْسَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ  
الْمُؤَدَّبِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عَقُوقَ الْأَهْمَانِ وَقَادَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَاؤَ  
هَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قَوْلَ وَقَالَ وَكَثُرَ الشُّوَالِ وَأَمَّا عَنِ الْعَالِ  
بِالنَّبِيِّ الْعَبْدُ لِمَا فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَلَا يَمْلِكُ  
إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ  
أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ  
وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَإِلَّا إِمَامٌ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ  
رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ  
وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ رَوْحِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ  
رَعِيَّتِهَا وَالْعَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ  
رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هَؤُلَاءِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حُسِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
وَالرَّجُلُ فِي مَالِ آيَتِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ  
فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔

## کتاب فی الخصومات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ مَا يَكُونُ فِي الْأَشْخَاصِ وَالْمَلَاذِمَةِ  
وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ۔  
۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِلنَّبِيِّ  
بْنِ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبَالَ بْنَ سَمُرَةَ سَمِعْتُ  
عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةَ مَسُوعَتٍ مِنَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَّاهَا فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَأَتَيْتُ  
بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَلَّا كَمَا أَخْبَرْتُ  
قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّكَ قَالَ لَا تَخْتَلِفُنَا فَإِنْ مَنَ كَاتَ  
فَبَيْنَكُمْ اخْتَلَفْنَا فَهَكَذَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں میں ٹوٹو میں میں ہوئی جن میں سے ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا۔ مسلمان نے کہا کہ اُس ذات کا قسم، جس نے حضرت محمد کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔ یہودی نے کہا کہ اُس ذات کا قسم جس نے حضرت موسیٰ کو تمام اہل جہان سے ممتاز کیا۔ پس یہ مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا پس یہودی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بارگاہ میں حاضر ہوا اور جو آدمی اُس کے اور مسلمان کے درمیان ہوا تھا وہ عرض کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسلمان کو بلایا اور اُس سے بات پوچھی۔ اُس نے عرض کر دی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ قیامت کے روز جب لوگ بے ہوش ہوں گے تو میں بھی اُن کے ساتھ بے ہوش ہو جاؤں گا۔ سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا اُن میں تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹے ہوئے تھے کہ ایک یہودی حاضر بارگاہ ہو کر عرض کرتا ہوا۔ اے ابوالقاسم! آپ کل ایک محال نے مجھے طمانچہ مارا ہے فرمایا اُس نے عرض کیا کہ ایک انصاری نے فرمایا کہ اُسے بلاؤ فرمایا کہ تم نے اسے مارا عرض کیا کہ میں نے اسے بازار میں قہقہے مٹاتے سنا کہ اُس ذات کا قسم جس نے حضرت موسیٰ کو ترجیح بخشی ممتاز کیا میں نے کہا اے خبیث! کیا محمد مصطفیٰ پر بھی؟ پس مجھے حقہ آیا اور میں نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امانیاؤں کے درمیان امتیاز پیدا نہ کرو کیونکہ لوگ قیامت کے روز بے ہوش ہوں گے۔ پس سب سے پہلے میرے لیے زمین شقی ہوگی تو حضرت موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہوئے یا پہلے بے ہوش ہونا حساب میں شمار ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو تھوروں کے درمیان پھنسا دیا۔ اُس سے کہا گیا کہ تیرے ساتھ یہ

۲۲۳۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَرَبَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَتَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَتَعِ الْخَمْرَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَدَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدٌ عَلَى الْعَلَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَلَمِينَ فَخَذَمَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّرَهُ فَدَعَا الْمُسْلِمَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَخَبَّرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُ بَيْنِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاصْغُرْ مَعَهُمْ فَالْكَوْنُ أَوَّلُ مَنْ يُفِيضُ فَإِذَا مُوسَى بِأُطْرُسَ جَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَنَّى قَبِلِي أَوْ كَانَ مَعَهُ اسْتَنْدَى اللَّهُ۔

۲۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَرَبَابٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْخَمْرَجِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسَ جَاءَ يَهُودِيٌّ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرْبٌ وَخَمِيٌّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ دَعُوهُ فَقَالَ أَنْتَ رَيْتَهُ قَالَ سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَهْلَعُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى النَّبِيِّ قُلْتُ أَمَى خَبِيثٌ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْحَدَّثَنِي خُضْبُهُ كَهَرَبَتْ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُ بَيْنِي وَالْيَسَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَالْكَوْنُ أَوَّلُ مَنْ تَشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى اخْتَرْتُ قِيَامَتِهِ مِنْ قَوَاطِرِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَوْ مَوْسَبٍ بِصَعْقَةِ الْأَوَّلَى۔

۲۲۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَلْدَةَ عَنْ أَبِي أَنْ يَهُودِيٌّ مَرَّ بِرَأْسِ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ



کس نے کیا کیا غلام تھے یا غلام تھے جب یہودی کا ہم یا گیا تو اس نے سرے  
اشارہ کیا۔ یہودی پڑ گیا انداس نے اصراف کر یا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے کھڑا کیا تو اس کا سر وہ تجھوں کے درمیان کھلا گیا۔  
جس نے پاگل اند کم عقل کے معاملے کو رد کیا ہو اگرچہ ملک نے  
اُسے منع نہ کیا ہو۔ حضرت جابر سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے نذوۃ دہولہ کرنے والے کو الہا پس سے دیا اور پھر اُسے منع کر دیا مگر ہمارے  
نے فرمایا ایک آدمی کا دوسرے پر فرض نواؤ و مقروض کے پاس ایک غلام کے  
سوا کچھ نہ ہو تو اس کو فروخت کن بھائی نہیں ہے۔ جو کہ رو وغیرہ کا کوئی چیز بیچ  
کر قیمت ادا کر دے اور اسے سبھاٹ اور حفاظت کے کا حکم دے۔ اگر وہ منع  
کرنے کے بعد بھی خراب کر دے جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مل کر فرائض  
کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس شخص سے فرمایا جس کو تجارت میں دھوکا دیا جاتا تھا  
کہ کہہ دیا کہ ۱۔ دھوکا نہ دینا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا مال نہیں  
لیا۔

جدا لہ بن یسار نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ایک  
آدمی کو تجارت میں دھوکا دے دیا جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے  
فرمایا: جب سودا کر تو کہہ دیا کہ دھوکا نہ دینا۔ چنانچہ وہ یہی کہہ دیتا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے غلام آزاد  
کیا جس کے سوا اس کے پاس مل تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے واپس  
لے لیا جس کو تمہیں ہی تمام نے فرید لیا۔

### فریقین کا ایک دوسرے کے متعلق گفتگو کرنا

حضرت جدا لہ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قسم کھائے اور اُس میں جھوٹا ہو تو کہہ دیا کہ کسی مسلمان کا  
مال ہر پر کھائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے کافہ نا اہل ہوگا۔ حضرت انس  
رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ خدا کی قسم میرے متعلق ہے کہ جو کہ میری اور ایک یہودی کا زمین تھی  
اُس نے میرے حق سے تمکیر کر لی اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارگاہ میں

مَنْ فَعَلَ هَذَا لَيْتَ أَفْلَانُ أَفْلَانُ حَتَّى يُسَيِّئَ إِلَيْكَ مُؤَدِّي  
فَأَوْمَاتٍ بِرَأْسِهِمَا فَأَخَذَ إِلَيْكَ مُؤَدِّي فَأَعْتَرَفَ فَاعْتَرَفَ الْيَهُودِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجُلٍ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

**باب ۱۵** مَنْ زَادَ أَمْرًا تَوْفِيهِ وَالْعُضْفِ الْعَقْلِ  
وَإِنْ تَرَكْتُمْ حَبْرًا عَلَى الْإِمَامِ وَبِئْسَ كَرِهْنُ جَابِرٍ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ  
الَّذِي شَرَفَهَا وَقَالَ مَا لَكَ إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى  
رَجُلٍ مَالٌ وَلَهُ عَبْدٌ لَهُ شَيْءٌ لَهُ عَبْدٌ فَاعْتَقَهُ  
لَمْ يَجُزْ حَقُّهُ وَمَنْ تَمَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَنَحْوَهُ  
فَدَفَعَهُ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَ بِالْإِصْلَاحِ وَالْإِقْبَامِ  
بِشَايِهِ فَإِنْ أَسَدَ بَعْدَ مَنَعِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِصْلَاحِ الْعَمَالِ وَقَالَ لِيَدِي  
يُخَدِّعُ فِي الْبَيْعِ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا إِصْلَاحَ وَلَمْ يَأْخُذِ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ  
ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا إِصْلَاحَ  
فَكَانَ يَقُولُهُ۔

۲۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَازِمٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَبِيبٍ  
عَنْ مُسَدَّدِ بْنِ الْمَكْحُودِ عَنْ جَابِرِ بْنِ رَجُلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ  
وَسَمِعَ قَابَا عَنْ تَعِيمِ بْنِ الْحَكَامِ۔

**باب ۱۶** كَلِمَاتُ الْمُتَكَبِّرِ فِي بَعْضِهَا۔

۲۲۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ  
الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى بَيْعٍ وَهُوَ فِيهَا  
فَاجِرٌ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَيْتَ اللَّهُ وَهُوَ  
عَلَيْهِ غَضَبَانِ قَالَ فَقَالَ الْأَعْمَشُ فِي وَاللَّهِ كَانَتْ

آیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہی  
معرض کہ نہیں۔ چنانچہ یہودی سے فرمایا کہ تم کھڑے ہو عرض گزار ہو کہ یا رسول اللہ  
یہ تو قسم کھا کر میرا مال ہضم کر جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے مکہ نازل فرمایا۔ بے شک  
جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قوموں کے بدلے دنیاوی پونجی خریدتے ہیں۔  
(الایۃ)

عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت کعب نے مسجد میں  
حضرت ابن ابی الدرداء سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا جو ان پر تھا تو دونوں کا آوازیں  
بلند ہو گئیں، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کاشانہ اقدس سے  
گستا۔ آپ نکلنے لگے اُدھر مجھے کا پروہ ہٹا کر آواز دی کہ اسے کعب! عرض گزار  
ہوئے کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا کہ اپنے قرض میں سے آدھا چھوڑ دو۔  
یہ اشارے سے تباہ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ میں نے یہ کیا فرمایا تھا اور  
باقی قرض ادا کر دو۔

عبدالرحمن بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام سے سورۃ الفرقان اُنکے  
خلاف لٹی جیسے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا  
کہ میں اُن پر ٹپٹ پڑتا لیکن میں نے انہیں ہمت دی۔ جب وہ نماز پڑھ چکے تو  
میں اُن کے گھسے میں چادر ڈال کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے  
گیا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے انہیں اس کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا جیسے  
آپ نے مجھے پڑھائی۔ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو پھر فرمایا کہ پڑھو۔ انہوں نے پڑھی  
فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو۔ پھر میں نے پڑھی تو فرمایا  
کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بے شک قرآن مجید سات قراتوں میں نازل ہوا  
ہے لہذا اسی طریقے پر پڑھو جو تمہارے لیے آسان ہو۔

مجموع اور حجب کرنے والوں کو گھروں سے نکال دینا حضرت عمر  
نے حضرت ابوبکر کی بہن کی ماتم کرنے پر نکال دیا تھا۔

عمید بن عبد الرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

لَمَّا كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ ارْضَنَ فَجَعَدَنِي  
فَعَدَّ مَنَاقِبَ الْبَنِي مَلِكٍ بَلَدَهُ سَكَنَهُ فَقَالَ لِي مَسْئُومٌ  
اللَّهُ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْكَ قُلْتُ كَلَّا قَالَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ  
أَخْلِفْتُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أَخْلِفْتُ يَدَهُ  
يَمَانِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ  
اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أَلَا يَهْدِي اللَّهُ  
۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُمَانُ  
بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ التَّهَرْمِذِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ أَنَّ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَذَرٍ  
دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْفَعْتُ أَصْوَاتَهُمَا  
حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَنَزَلَ إِلَيْنَا  
حَتَّى كَشَفَتْ رِجْلَيْهِ حُجْرَتِهِ فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَيْسَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعُفَ مِنْ دِينِكَ هَذَا فَأَوْثَمًا الشَّيْءَ  
الْمُطَهَّرَ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ قَضَيْتُمْ  
۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ  
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ أَنَّ اللَّهَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ  
سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بِنَ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ  
عَلَى غَيْرِ مَا أَفْرَدَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَقْرَبَ إِلَيْنَا وَكَدْتُ أَنْ أَجْلِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَمَلَّتُ حَتَّى  
انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ عَلَى غَيْرِ مَا أَفْرَدَ  
فَقَالَ لِي أَرْسِلْهُ ثُمَّ قَالَ لَمْ أَفْعَلْ أَفْعَالَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ  
ثُمَّ قَالَ لِي أَفْعَلْ أَفْعَالَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ إِنْ  
الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَمْثَرٍ فَأَقْرَعُوا مَا تَشْرُونُ  
بِأَكْبَهَا إخراج أهل المعاصي والخصوم من  
البيوت بعد المعرفة وقد أخرجهم هم أحت  
إني بكم حين ناحت.

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرِينِ



کہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ کسی کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہونے کا حکم دوں۔ پھر ان لوگوں کے گھروں کی طرف ہاڑی جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور انھیں ان کے انگوٹھ پر جلا دوں۔

### میت کے وصی کا دعویٰ کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبد بن زید اور حضرت سعد بن ابی وقاص کا زعم کی لڑائی کے بیٹے سے متعلق جھگڑا ہوا۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے بھائی نے مجھ حینت کی تھی کہ جب تم مکر میں پھراؤ زعم کی لڑائی کے بیٹے کو دیکھو تو اسے اپنے قبضے میں لے لینا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ حضرت عبد بن زید عرض کرتے ہوئے کہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لڑائی کا بیٹا ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی واضح مشابہت دیکھی تو فرمایا کہ: اسے عبد بن زید یا یہ تمہارا ہے کیونکہ بیٹا پتر والے کا ہے اور اسے سوہہ اس سے پردہ کرتا۔

جس سے ضرر کا اندیشہ ہو اسے باندھ کر رکھنا۔

حضرت ابن عباس نے قرآن کی تعلیم اور سنن و فرائض کے لیے مکرہ کو مقید رکھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی جانب روانہ کرائے۔ وہ بنی حنیفہ کے ایک آدمی کو پکڑ کر لائے جس کو تمام بنی اٹال کہا جاتا تھا اور جو یہاں والوں کا سردار تھا۔ چنانچہ اسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے تمام! تمہارے پاس کیا ہے! عرض کیا کہ اے محمد! مال ہے۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ فرمایا کہ تمام کو چھوڑ دو۔

حرم میں کسی کو باندھنا یا قید کرنا۔ تابعی بن عبد الحارث نے مکرہ میں ایک گھوڑا قاتل بنانے کے لیے صفوان بن امیہ سے ایک گھوڑا لیا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے گاؤں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قید کر دیا تو دینار صفوان کے۔ حضرت ابن زبیر نے مکہ معظمہ میں اس کو قید کیا۔

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرِيَ بِالْمَلُوكِ فَكُنْتُ أَسْتَأْذِنُ إِلَى مَنْزِلِي قَوْمٌ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُخْرِجُونَ عَلَيْهِمْ۔

باب ۱۵ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيْتِ۔

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَيْنِ الرَّهَرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ سَمْعَةَ، سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ أُمِّهِ تَزَعَّمَا فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْهَبَا فِي أَمْرِي إِذَا قَدِمْتُ أَنْ أَنْظُرَ ابْنُ أُمِّهِ سَمْعَةَ فَأَقْبَضَهُ فَإِنَّهُ ابْنِي وَقَالَ عَبْدُ بْنُ سَمْعَةَ أَمْرِي وَإِنْ أُمِّهِ ابْنِي وَلَدَ عَلَى فَرَأَيْتَ ابْنِي فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَاهَا بَيِّنًا فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ سَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفَرَأَيْتِ فَأَخْتَبِعِي مِنْهُ مَا سَوَدَكَ۔

باب ۱۵ التَّوْتِنُ مِمَّنْ تَخْشَى مَعْرَتَهُ وَقَيْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِكْرَسَةً عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ۔

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سَمْعَ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ يَجْعَلُ بَعَثَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ هَجْرِهِ فَبَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ شَمَامَةُ ابْنُ أَسَالِ بْنِ سَيْدِ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَرَابِةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَهَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هَذَا يَا شَمَامَةُ قَالَ هَذَا ابْنِي فَأَخْتَبِعِي مِنْهُ مَا سَوَدَكَ۔

باب ۱۵ التَّزْيِطُ وَالْحَبْسُ فِي الْحَرَمِ وَاشْتَرَى تَأْفِهُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ دَاكَا لِيَسْجُنَ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمِّهِ عَلَى أَنَّ عَمْرَانَ رَضِيَ النَّبِيُّ عَنْهُ وَإِنْ تَرَضَّ عَنْهُ فَلْيَصْفَوَانَ أَرْبَعُ مِائَةٍ وَسَجَنَ ابْنُ الرَّبَابِ







اللہ کے نام سے شروع ہو کر ہر ان نہایت رحم کرنے والا ہے

## گری پڑی چیز کا بیان

جب مالک صحیح نشانیاں بتا دے تو مال اُسے دے دیا جائے  
سُئید بن بشیر نے غنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے سو دیناروں کا قبیلہ لی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا فرمایا کہ ایک سال تشہیر کرو۔ میں نے سال بھر  
تشہیر کیا لیکن اُسے پہلے والے بارگاہ میں عرض تیسری دفعہ جب حاضر ہوا تو  
فرمایا کہ ان کے برتن، کتے اور سر بند من کو یاد رکھنا۔ اگر ان کا مالک آجائے  
تو نبی و نہ فائدہ اٹھاؤ۔ میں نے فائدہ اٹھایا۔ اس کے بعد میں ان سے مکہ مکرمہ  
میں ملا تو فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ میں کتنے سال یا ایک سال۔

### گم شدہ اونٹ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک  
امرالد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے گری  
پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔ پھر اُس کی قبیلہ اور  
سر بند من کو یاد رکھو اگر کوئی اُن نشانیاں بتائے تو نبی و نہ اُسے خرچ کرو۔  
مرضی ازہم کہ اگر رسول اللہ اکرم شدہ بکری افرایا کہ وہ تمہارے پیٹے ہے یا  
تمہارے بھائی کے پیٹے یا بھیر پٹے کے پیٹے عرض کیا کہ گم شدہ اونٹ یا نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ اور کارنگ بدل گیا اور فرمایا: تمہیں اس  
سے کیا واسطہ اُس کا تو شر دہن اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے۔ پانی پئے  
گا اور دھخت کھائے گا۔

### گم شدہ بکری

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا  
اُس کی قبیلہ اور اُس کے سر بند من کو پہچان لو پھر سال بھر اُس کی تشہیر کرو۔  
بڑبڑ کہتے کہ اگر کوئی نہ پہچانے تو پانے والا خرچ کر لے اور وہ اُس کے

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کتاب اللقطة

بَوَادَا أَخْبَرَنَا رَبُّ اللَّقْطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَهُ إِلَيْهِ۔  
۲۲۵۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ شَنَا شُعْبَةَ عَنْ وَحْدَانَ بْنِ  
عُمَرَ بْنِ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
سَلَمَةَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُفْلَةَ قَالَ لَقِيتُ  
أَبِي بَنِي كَعْبٍ فَقَالَ أَخَذْتُ حُرَّةً يَمَانَةً دِينَارٍ فَاسْتَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَمْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ  
يَقْبِلُهَا ثُمَّ اتَّيْتُكَ ثَارِثًا فَقَالَ اخْفِظِيهَا حَتَّى يَأْتِيَكَ وَحْدَانٌ  
وَوَكَائِبًا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَلَا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا  
فَاسْتَمْتَعْتَ فَلَقِيتُكَ بَعْدَ يَمَكَةٍ فَقَالَ لَا أَكْذِبُ ثَلَاثَةَ  
أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا فَاجِدَا۔

### باب ۱۵۱ مَنَالَةُ الْإِذِلِّ

۲۲۵۴ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ تَرْجِيَةِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْلَى الْمُتَعَبِّثِ  
عَنْ تَرْيَدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَهُ أَغْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَمَّا يَلْتَقِطُهُ فَقَالَ عَزَمْتُهَا  
سَنَةً ثُمَّ اخْفِظِي عَفَا هَهَا وَوَكَائِبًا فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ  
يُخْبِرُكَ بِهَا فَلَا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَذَا  
الْفَقِيمُ قَالَ لَكَ أَوْ رَفِيعُكَ أَوْ لَيْلِي سُبُّ قَالَ مَنَالَةُ الْإِذِلِّ  
فَتَمَحَّرَ وَجْهَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ  
وَلَهَا مَعَهَا حِنْ أَوْهَا وَسِقَاؤُهَا تَزِدُّ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ  
السَّجَرَةَ۔

### باب ۱۵۲ مَنَالَةُ الْغَنِيِّ

۲۲۵۵ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ تَرْجِيَةِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْلَى الْمُتَعَبِّثِ  
عَنْ تَرْيَدِ بْنِ خَالِدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اللَّقْطَةَ فَرَزَعَهَا آتَهُ قَالَ اغْرِفِي عَفَا هَهَا وَوَكَائِبًا

پس انات ہوگی یہ بھی کامیاب ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث میں ہے یا کچھ اپنے پاس سے کہاہے۔ پھر وہ عرض گزار ہوا کہ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ یہی دینے کہا کہ اس کی بھی نشہ کرے۔ پھر عرض گزار ہوا کہ گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا، اُسے چھوڑ دو کیونکہ اس کا تو شر دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ ہے۔ پانی کے پاس جائے گا اور درخت کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

جب گرے ہوئے مال والا ایک سال تک نہ ملے تو یہ پانے والے کا ہے۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا۔ فرمایا کہ اُس کی تھیلی اور سرخند من کو بیچان لو، پھر اُس کی سال بھر تشہیر کرو اگر اُس کا مالک جائے تو تمہارا ورثہ تمہیں اُتیا ہے عرض کیا کہ گم شدہ بکری؟ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے عرض کیا کہ گم شدہ اونٹ؟ فرمایا کہ تمہیں اُس سے کیا جب کہ اُس کا تو شر دان اور مشکیزہ اُس کے پاس ہے۔ پانی پر گزے گا، درختوں کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پالے گا۔

جب کوئی دریا میں لکڑی یا کوڑا وغیرہ پائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ وہ باہر نکلا تاکہ دیکھے کہ کوئی جہاز اُس کمال لے کر آیا ہو اُس نے ایک لکڑی دیکھی تو گھر کے اندر من کے لیے لے لی جب اُسے پھاڑا تو اپنا مال اور رقعہ پایا۔

جب کوئی راستے میں کھجور پائے۔

شَرَعَتْ فِيهَا سَنَةٌ يَقُولُ يَزِيدُ إِنْ لَمْ تَعْتَرَفْ مِنْ اسْتَنْقَنَ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ قَالَ يَحْيَىٰ هَذَا الَّذِي لَا أَذْرِي أَفِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَمْ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِكَ شَرَفًا كَيْفَ تَرَىٰ فِي هَذَا النَّعْمَةِ قَالَ السَّبِيحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا فَإِنَّهَا هِيَ لَكَ أَوْ لَا خِيَكُ أَوْ لَدَيْكَ قَالَ يَزِيدُ وَهِيَ تُعَرِّفُ أَبْنَاكَ شَرَفًا كَيْفَ تَرَىٰ فِي هَذَا الْإِمْلِ قَالَ فَقَالَ دَعْمَا فَإِنَّ مَعَهَا جَدًّا أَوْ هَا وَ سِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا۔

بَابُ الْإِذَا لَمْ يُوجَدْ صَاحِبُ الْفُطَّةِ بَعْدَ سَنَةٍ فِيهِ يَمْنٌ وَجَدَهَا۔

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي هَبْلٍ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْلَى الْمُنْبُوْثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْفُطَّةِ فَقَالَ اغْرِثْ عِفَاهَا وَوَكَّأَهَا شَرَعَتْ فِيهَا سَنَةٌ فَإِنْ جَاءَهَا صَاحِبُهَا وَلَا أَفْشَانِكَ بِهَا قَالَ فَصَالَةَ الْخَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لَا خِيَكُ أَوْ لَدَيْكَ قَالَ فَصَالَةَ الْإِذِلِ قَالَ مَالِكٌ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَجِدَّاهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

بَابُ الْإِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سُرَيْجَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَآخَذَهَا لِأَهْلِهِمْ حَطْبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّوْغِيَّةَ۔

بَابُ الْإِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ۔



۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُوْسَافٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا فِي الطَّرِيقِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ  
تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَكَلَّمْتُهَا وَقَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا  
سَعِيدُ بْنُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَقَالَ زَائِدٌ عَنْ مَنْصُورٍ  
عَنْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا مَقَاتِلُ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَمَّامٍ عَنْ مَنِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ تَقْلِبْ إِلَى  
أَهْلِي فَأَجِدْ الشَّعْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فَرْشِي فَأَرْفَعَهَا إِلَّا كُلَّهَا  
شَاغِلِي أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأَلْبِسُهَا.

باب ۱۵۱۱ كَيْفَ تَعْرِفُ لُقْطَةَ أَهْلِ مَكَّةَ وَتَسَالِ  
هَؤُلَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَيْهَا إِلَّا مَنْ عَزَمَهَا وَقَالَ خَالِدُ  
بْنُ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْتَقِطُ لُقْطَتَيْهَا إِلَّا لِمُعْتَرِفٍ  
وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا  
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا يَعْصِدُ عَصَاهُمَا وَلَا يَتَنَفَّسُ مَسِيْدُهُمَا  
وَلَا يَحِينُ لُقْطَتَاهُمَا إِلَّا لِمُسْتَلِدٍ وَلَا يَحْتَلِي خَلْعَهَا  
فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ يَسَارٍ رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْ خَرَفَقَانِ  
إِلَّا الْإِذْ خَرَفَ.

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى حَدَّثَنَا أَبُو نُهْدٍ  
بْنُ الْمُسْلِمِ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ  
أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ  
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مَأْمُومًا فِي النَّاسِ فَتَحَ اللَّهُ وَ  
أَكْبَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّهَا  
عَلَيْهِمْ رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَأَتَاهَا لَا تَحُولُ لِأَحَدٍ كَانَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم راستے میں بڑی ہوئی کھجور کے پاس سے گزرتے تو فرمایا: اے مجھے ڈر ہوتا  
کہ باغیہ عدوت کے ہوتوں میں اسے کھا لیتا۔۔۔ یحییٰ، سفیان، منصور۔۔۔  
زائدہ منصور، طبری، حضرت انس۔۔۔ محمد بن مقاتل، عبد اللہ، معمر، ہمام بن  
منبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم نے فرمایا: میں اپنے گھروالوں کی طرف لوٹتا ہوں تو اپنے بستر پر کھجور  
بڑی ہوئی پاتا ہوں۔ پس اُسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں۔ پھر دوستے  
ہوتے کہ باغیہ عدوت کی ہوڑ والے مینا ہوں۔

اہل مکہ کی گری پڑی چیز کا کس طرح اعلان کیا جائے؟  
ہاؤس نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا: اُس کی گری پڑی چیز اٹھائی نہ جائے مگر تشہیر کے لیے۔ حضرت ابن عباس  
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کی گری پڑی چیز  
نہ اٹھائی جائے مگر تشہیر کرنے کے لیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس کا درخت  
نہ کاٹا جائے اور نہ اُس کا شکار بھڑکایا جائے اور نہ اُس کی گری پڑی چیز  
اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے کے لیے اور نہ اُس کی گھاس کاٹی جائے حضرت  
عباس رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اذخر کے سوا۔ فرمایا  
کہ اچھا اذخر کے سوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ  
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ پر فتح دی تو آپ لوگوں  
میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ سے ہاتھیوں  
کو روکا اور اپنے رسول کو اُس پر قابض کیا اور اہل ایمان کو پس بچھڑے پہلے  
یہ کسی کے لیے ملال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دین کی ایک ساعت کے لیے  
ملال ہوا اور میرے بعد کسی کے لیے بھی ملال نہیں ہو گا پس اس کا شکار نہ  
بھڑکایا جائے اور نہ اس کا لاشہ اٹھا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز ملال ہے

مگر اعلان کرنے کیلئے جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا جائے تو اسے دسویں سے ایک کا اعتبار رہے۔ فعیدہ بے یا بدلہ۔ حضرت عباسؓ عرض گزار ہوئے کاذخ کے سوا کوئی دوسرا ہم اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کاذخ کے سوا اہل یمن سے ابوشاہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے لیے لکھا دیجیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ابوشاہ کے لیے لکھ دو۔ میں نے اور اسی کے کہا کہ یا رسول اللہ! میرے لیے لکھا دیجیے گا کیا مطلب ہے! فرمایا کہ وہ خطبہ جو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

کسی کاموشی بغیر اجازت کے نہ دوہا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی کسی کے مولشی کو اُس کی اجازت کے بغیر نہ دے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی تمہارے گود لہم میں آکر کوٹھے کو توڑ ڈالے اور نانا لے جائے۔ مولشیوں کے نقص اُن کے نفع کے خزانے میں یہ لہذا کسی کے مولشی کو اُس کی اجازت کے بغیر نہ دو لہا مئے۔

جب سال کے بعد گے پڑے مال کا مالک آئے تو اسے  
لوٹائے کیونکہ یہ اس کے پاس امانت ہے۔

حضرت زید بن خالد جنتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ سال بھر تک اس کی تشہیر کرو اور اس کی قبیل اور سرحد میں کو پہچان لو پھر اسے خرچ کر لو اگر اس کا مالک آجائے تو اسے ادا کر دو ورنہ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! تم شہہ مکاری فرمایا کہ اُسے پکڑو کیونکہ وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ عرض گزار تمہا کہ یا رسول اللہ! شہہ اُڑی! پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے یہاں تک کہ دُخار مبارک سرخ ہو گئے یا چہرہ اُرد سرخ ہو گیا اور فرمایا اے تمہیں اُس سے کیا؟ اُس کا نوشتہ دان اور مشکیزہ اُس کے ساتھ

قِيلَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ فِي سَاعَةِ مَنَافَاتِهَا لَا يَخْلُصُ  
إِلَّا بِحَدِّ بَعْدِي فَلَا يُفَرِّصِيكَ هَا وَلَا يُخْتَلِي شَوْكُهَا  
وَلَا تَحُلْ سَاقِطَتُهَا إِلَّا بِمُنْشِدٍ وَمَنْ قِيلَ لَهُ قَتِيلٌ  
فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقْتَلَ وَإِمَّا أَنْ يُعَذِّبَ فَقَالَ  
الْعَبَّاسُ إِلَّا الْإِذْخِرْ فَإِنَّا نَجْعَلُكَ لِقُبُورِنَا وَيُؤَيِّنُنَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرْ  
فَقَالَ أَبُو شَاوٍ سَجَلٌ مِمَّنْ أَهْلُ الْيَمِينِ فَقَالَ اكْتَبُوا  
لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اكْتَبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
هَلْ فِي الْخَطْبَةِ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

يَا ذِي الْقُرْبَىٰ ۖ لَا تُخَلِّبْ مَا شِئْتَ أَحَدٌ يَغَيِّرُ  
إِذْنًا -

٢٢٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِنَاحِدٍ مَا شِئْنَا أَمْرِي  
بِفِعْلِ ذِيهِ أَحَبُّ أَحَدِكُمْ أَنْ يُؤْتِيَ مَشْرَبَةً فَكَلَسَ مِنْهَا ثُمَّ  
يَسْتَقُولُ طَعَامَهُ فَإِنَّمَا تَحْزَنُ لَهُمْ مَعْدُومَاتُ شَيْئِهِمْ  
أَطْعَمَائِهِمْ فَلَا يَحِلُّ لِنَاحِدٍ كَمَا شِئْنَا أَجِدَ إِلَّا بِذِيهِ  
بَابُ ٥٢ - إِذَا جَاءَ صَاحِبُ النُّقْطَةِ بَعْدَ سِتَّةِ  
سَرَّاهَا عَلَيْهِ لَا تَبَا وَدِيعَةٌ عَنْهُ.

٢٢٦٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَسِيْلَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَوْلى الْمُعْتَبِرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَقْرَةِ قَالَ عَنْ مِثْلِهَا سِتَّةٌ شَعْرًا وَكَأَنَّمَا وَعِصَاهَا شَعْرٌ اسْتَنْزَعُوا بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَجُلٌ بِهَا فَأَذْهَبَ إِلَيْهِ وَتَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَالَةَ الْعَرَمِ قَالَ خَذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِإِخْوَتِكَ أَوْ لِوَلَدِكَ شَيْءٌ مِثَالِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَالَةَ الْإِبِلِ قَالَ فَتَنْصِبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى



٢٢٧٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ  
عَنْ رُبَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَنَبِّئِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ  
أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُفَّةِ  
قَالَ عِزُّهَا سَدَّةٌ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُغْرِكَ بِعِفَافِهَا وَ  
وَكَاثِمِهَا وَلَا فَا سُنْتُغْرِقُ بِهَا وَسَأَلَهُ عَنْ هَذَانِ  
الْإِذْلِ فَنَمَحَهُ وَجْهَهُ وَقَالَ مَا لَكَ تَوَلَّيْتُمَا مَعَهَا سِقَامَهُمَا  
وَمِنْ أَوْضَاعِ تَرْدُ الْمَاءِ وَتَاكُلُ الشَّجَرَةَ دَعَا حَتَّى

يَجِدُ هَاهُنَا بِهَا وَسَالَهُ عَنْ صَلَاةِ الْغَمِّ فَقَالَ هِيَ  
لَكَ أَذَى لِحَيْكَ أَوْ لِلذَّنْبِ.

باب ۱۵۲

۲۲۶۴ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّصْرُ  
أَخْبَرَنَا اسْرَاطِيلُ عَنْ ابْنِ اسْحَقَ قَالَ أَخْبَرَنِي اَلْبُرَيْقُ  
أَنِّي بَكْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اسْرَاطِيلُ  
عَنْ ابْنِ اسْحَقَ عَنْ ابْنِ بَكْرٍ قَالَ نَظَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَأْسِ  
غَمٍّ يَسُوقُ عَمَةً فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ  
كُفَّيْشٍ فَسَمَّاهُ نَفِثَةً فَقُلْتُ هَلْ فِي فَمِكَ مِنْ لَبَنٍ  
فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ أَنْتَ حَالِيكَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرْتُهُ  
فَاغْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفَضَ حَنْزَرَةً  
مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفَضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هَكَذَا  
صَنَعَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرَى فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ  
فَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَاةً  
عَلَى فَمِهِمَا خُرْبَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ اسْقَلَهُ  
فَأَنْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ  
أَشْرَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب ۱۵۲ فی المظالم والغضب

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهُ عَاقِلًا عَمَّا يَعْمَلُ  
الظَّالِمُونَ أَسْمَاءُ بَوَّخَرَهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ  
مُهْطِعِينَ مُقْنِعِينَ رِعًا وَسِيْرًا اِغْمِ الْمَغْنِمَ وَالْمَغْنِمُ  
وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُهْطِعِينَ مُدْيِعِينَ النَّظَرِ  
وَيُقَالُ مُسْرِعِينَ لَا يَزِدُكَ إِلَيْهِمْ طَرَفٌ فَهُمْ  
وَأَقْبَلُكُمْ صَوَاءً يَعْنِي جَوْفًا لَا عَقُولَ لَهُمْ وَ  
أَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ  
ظَلَمُوا أَسْرَبْنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ نَجِبُ  
دَهْوَتِكَ وَنَشِيعُ الْأَجَلِ أَوَلَمْ نَكُنْ نَافِلِينَ

گم شدہ بکری کے متعلق پرچھا تو فرمایا: وہ تمہارے لیے یا تمہارے بھائی  
کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔

چرواہے سے دودھ مانگنا

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سندوں کے ساتھ روایت ہے۔  
میں پہلا یہاں تک کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں کو بانک رہا تھا میں نے کہا کہ تم  
کون ہو؟ اُس نے قریش کے ایک آدمی کا نام بیان کیا جس کو میں جانتا تھا کہ اس  
کا میں نے کہا کہ کیا تمہاری کوئی بکری دودھ دیتی ہے؟ کہا ہاں۔ میں نے کہا۔  
کیا تم ہمارے لیے دودھ نکال دو گے؟ کہا ہاں۔ میں نے اُسے تھنوں کو  
دھو کر اُنہیں اُنہوں کو پھار سے صاف کرنے کا حکم دیا اُس نے ایک ہاتھ  
دوسرے پر مارا اُن کا ایک سالہ دودھ نکال دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی خاطر ایک چھال رکھی ہوئی تھی جس کا ستر باندھ رکھا تھا۔ میں  
نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ میں نے کر  
جی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور عرض گزار ہوا۔  
یا رسول اللہ! خوش فرمائیے۔ آپ نے خوش فرمایا کہ میں خوش ہو  
گیا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

## ظلم اور لوٹ کھسوٹ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِذَا زُلْزِلَتْ اَرْضُكَ اَوْ اُنْزِلَتْ مِنْ سَمَاءٍ غُبارٌ  
کرتے ہیں۔ بے شک وہ انہیں اُس روز کے لیے مہلت دے رہا ہے جس  
روز انہیں پتھر اُباریں گی۔ سرور کو جب کائے ہوئے دوڑ رہے ہوں گے  
الْمُقَنْعَرُ اور الْمَقْمَحُ ایک ہی مجاہد کا قول ہے کہ مُقَنْعَرُ سے  
ٹھکی باندھنا مراد ہے اُن پر بھی کہا گیا ہے کہ تیز دوڑنے والے روہانگیں  
نہیں چھپکیں گے۔ صَوَّاءٌ وہ جو عقل سے خالی ہوں۔ اُن لوگوں  
کو اُس دن سے ڈراؤ جس روز ان کے پاس فدا ہونے کا تو ظالم کہیں گے  
اے ہمارے رب! ہمیں تمہاری ہی دیر کی مہلت دے۔ ہم تیری دعوت کو  
قبول کریں گے اور رسول کی پیروی کریں گے۔ کیا اس سے پہلے تم نے قسم



کھائی تھی کہ ہمیں زوال نہیں ہوگا اور تم ان کے گھروں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تم پر واضح ہو گیا جو ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا اور تمہارے لیے شاہد بیان کریں اور انہوں نے اپنے مکہ کے جیب کسب تدبیریں اٹھ کے پاس میں اور اگرچہ ان کے فریبوں سے ہٹاؤ مل جائیں اور یہ بیان ذکر نکالنا ان کے خلاف کرنے والا ہے جو اس نے اپنے رسولوں سے وعدے کیے۔ بے شک انہیں غالب اور انتقام لینے والا ہے۔

### ظلم و ستم کا بدلہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مومن جہنم سے نجات پائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک دیے جائیں گے اور دنیا میں جو ایک دوسرے پر ظلم و ستم کیے ہوں گے ان کا بدلہ لیا جائے گا جب کہ وہ پاک ہو گئے ہوں گے اور جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں تمہاری جان ہے، جنت میں ہر ایک کا گھر اس کے دنیا والے گھر سے بہتر ہوگا یونس بن محمد شیبان، قتادہ نے اسے ابو النضر سے روایت کیا۔

ارشادِ خداوندی ہے کہ خیر دار ہو جاؤ و خالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

صالحان کا گھر دوزخ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کا ہاتھ پکڑ کر چل رہا تھا تو ایک آدمی ان کی خدمت میں عرض گزار ہوا: آپ نے سرگوشی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کا شہادہ ہے کہ میں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو قریب لے گا اور بدو کو پھیلے گا۔ فرقہ گار کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے کاموں کے حساب پر جانچ کر لے گا۔ اگر وہ برے کاموں پر چلے گا تو دوزخ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کا دوسرا حصہ تجھے بخش دیا اور اسے نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی لیکن جو کافر اور منافق ہیں ان کے متعلق گواہ کہیں گے۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ انہوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

قُلْ مَا كُنتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كُنتُمْ فِيهِ مُتَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَحَشَرْنَا لَكُمْ الْأَمْثَالَ وَقَدْ مَكَرُوا مَكَرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكَرُهُمْ وَإِنْ كَانُوا يَكُونُونَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْصِبَنَّ اللَّهُ فُتُورًا وَعْدُهُ رَسُولُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَقَامُ.

### باب ۱۵۲ فصا ص الظالمين

۲۲۶۵- حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي النُّمَيْرِ النَّاسِجِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اخْلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُسُومًا يَنْظُرُونَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَيَتَفَقَّضُونَ مَطْلَعَهُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا نَفَوْا وَهَذَا بَوَّادُنْ لَهُمْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَدُهُمْ يَسْتَكْبِرُ فِي الْجَنَّةِ أَدْلُ يُسْتَزَلُّهُ كَانَ فِي الدُّنْيَا قَالَ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّمَيْرِ.

### باب ۱۵۳ قول الله تعالى ألا لعنة الله على الظالمين

۲۲۶۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْلَمَ بِلْ حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُخْرَزٍ الْبَارِقِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مَشِيٌّ مَعَ ابْنِ عُمَرَ أَخْذُ بِيَدِهِ إِذَا عَسْرَ مِنْ رَجُلٍ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الْمُؤْمِنِينَ فَيَعْتَمُ عَلَيْهِمْ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُمْ فَيَقُولُ الْعَرَفُ ذَنْبُ كَذَا فَيَقُولُ نَعْمَا آمَنَ رَبِّي حَتَّى إِذَا قَرَرَهُ بِدُئْوِيهِ رَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَظْهَرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابُ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُونَ وَالْمُنَافِقُونَ

فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَيَّ  
سَيَرِّمُ إِلَّا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔  
باب ۱۵۲۸ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ۔  
۲۲۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَجْزِيٍّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ  
عُقَيْلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ  
بْنَ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ  
أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ  
إِلَيْهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فتنَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً  
فَفَرَحَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً وَفِي كُرْبَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ  
سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

باب ۱۵۲۹ أَعْنِ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا۔  
۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عُقَيْلُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ وَحْمِيدٍ  
الْقُرَظِيُّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا۔  
۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا سَيِّدٌ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ حُمَيْدٍ  
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصُرْ أَخَاكَ  
ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا انْتَصَرَهُ  
كَيْفَ تَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُكَ فَنُوقَ يَدِيهِ۔

کوئی مسلمان نہ کسی پر ظلم کرے اور نہ اُسے ظالم کے سپرد کرے  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اُس پر ظلم کرے  
اور نہ اُسے ظلم کے حوالے کرے جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں رہتا ہے تو  
اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت روائی میں مدد دے گا۔ جو کسی مسلمان سے مصیبت کو دور کرتا  
ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے اُس کی ایک مصیبت دور کرے گا  
اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اُس کی پردہ  
پریشی فرمائے گا۔

اپنے مسلمان بھائی کی مدد و خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم  
بُحَیْدَانُ بْنُ الْوَكِيدِ بْنِ أَنَسٍ اور حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے  
مسلمان بھائی کی مدد و خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے مسلمان بھائی کی مدد و خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔  
لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم مظلوم کی مدد کریں لیکن ظالم کی مدد کیسے کریں  
فرمایا کہ اس کے ہاتھ پکڑ لو۔

ف: حدیث ۲۲۶۷ سے ۲۲۷۱ تک چاروں ایسی ہیں کہ اگر آج بھی ہم ان پر عمل پیرا ہو جائیں تو معاشرے میں ہر طرف ہی  
سکون و اطمینان کی ہوائیں چلنے لگیں۔ ہر فرد سکون کا سانس لینے لگے اور دنیا میں ہی جنت کی بہاریں محسوس ہونے لگیں۔ کسی  
پر ظلم نہ کرنا۔ کسی کو ظالم کے حوالے نہ کرنا۔ اپنے مسلمان بھائیوں کی حاجت برآری میں مشغول رہنا۔  
مسلمان بھائی سے مصیبت کو دور کرنا۔ مسلمان کی عیب پوشی کرنا۔ مظلوم کی مدد کرنا۔ ظالم کو  
ظلم سے روکنا۔ مسلمان بھائی کی بیماری پر رشتی کرنا۔ جملہ اہل اسلام کو ایک ہی گھر کے افراد کی طرح سمجھ کر  
سب کا خیر خواہ بن کر رہنا۔ ان میں سے کوئی بات ہے جو ہمارے اندر پائی جاتی ہے؟ جب ہم اخوت و محبت کے سارے اسباق  
ہی نبھال بیٹھے تو آخر ہمارا معاشرہ ظلم و جور، لوٹ کھسوٹ، انفرادی اور نفرت و کدورت کی بجھی نہ ہوتا تو اور کیا ہوتا۔ خدا نے  
دو الٰہی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ آمین۔

مظلوم کی مدد

باب ۱۵۳۰ نَصْرُ الْمَظْلُومِ۔



حضرت بروہا غائبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔  
پس انھوں نے عرض کی جلدت کرتے بجا زب کے کچھ بچھ جانے چھیننے والے  
کو جواب دینے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت کو قبول  
کرنے اور قسم کو سچی کر دھانے کا ذکر کیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اس سے مسلمان ایک دیوار کی طرح بنیں جس کا  
ایک حصہ دوسرے کو طاقت پہنچاتا ہے اور آپ نے اپنی انگلیوں میں  
انگلیاں ڈالیں۔

قلم سے بدلہ لینا۔ جبکہ اگر ارشادِ خداوندی ہے، اللہ بڑی بات  
کے اعلان کو پسند نہیں کرتا مگر جس پر ظلم کیا گیا ہر اعدا اللہ سے بدلہ ماننے  
والا ہے اور وہ لوگ جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے تو بدلہ لیتے ہیں۔ ایمان نہ  
کہا کہ اسلاف ذلیل ہونے کو ناپسند کرتے اور جب قابو پاتے تو صاف  
کردیتے۔

مظلوم کا معاف کر دینا جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے مگر تم مجھ کو  
کو ظالم کر دیا اُسے چھوڑو یا بُرائی سے دُکڑ کر دو تو اللہ بخشنے والا، قدرت  
والا ہے اور بُرائی کا بدلہ اتنی ہی بُرائی ہے جس نے معاف کیا اور معاملہ دست  
رکھا تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ کریم ہے یہ شک اللہ فالوں کو پسند نہیں  
کرتا اور جس نے ظلم ہونے کے بعد انتقام لیا تو اس پر کوئی ملامت نہیں۔  
ملامت تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کریں اور بغیر حق کے زمین میں بناوت کریں  
ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے اور جس نے میرا اور معاف  
کر دیا تو میری برائی کا کام ہے اور تو فالوں کو دیکھے گا کہ کب  
عذاب کو دیکھیں گے تو کہیں گے کیا اس کے واپس جانے کا کوئی راستہ

ہے۔ (۴۲: ۴۲)

علم قیامت میں تاریکیوں کے روپ میں ہوگا

احمد بن یونس، عبد العزیز، جاشق، عبد اللہ بن دینار حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا، ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کی شکل میں ہوگا۔

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ الرَّيِّعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مَطُوبِيَةَ بِنْتَ  
مُؤَيْبٍ سَمِعَتْ الْأَكْبَدِيَّ بْنَ عَزَازٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْيَقِينِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ وَنَهَانَا عَنْ سَبِّ قَدِّحٍ عِيَانَةٍ  
الْمَرِيضِ وَلَا تَأْكُلَ الْجَمْرَ وَلَا تَشَبِّثَ الْعَاطِسُ وَلَا تَسْلَمَ  
وَنَصْرَ الْمَظْلُومِ وَلَا حَاجَةَ الدَّارِ وَلَا تَبَارَا الْمُتَكَبِّرِ

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ  
عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي جُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُؤَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَالْبَيْتَانِ  
يَشُدُّ بَعْضُهُمَا بَعْضًا وَشَبَّهَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

بِالْبَيْتِ ۱۵۳۔ إِلَيْنِ نَصَارَ مِنَ الظَّالِمِينَ لِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ  
لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوَرِ مِنَ الْقَوْلِ الْأَمِّنِ ظَلَمَ  
وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ ابْتِغَى  
هُمُ يَنْتَصِرُونَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ  
يُسْتَنْزَلُوا إِذَا قَدَرُوا عَفْوًا

بِالْبَيْتِ ۱۵۴۔ عَفْوُ الْمَظْلُومِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ تَبْكُوا  
خَيْرًا أَوْ تَخَفُوا أَوْ تَعْفُوا عَنْهُ سَوْفَ يَاتِ اللَّهُ  
كَانَ عَفْوًا قَدِيمًا وَجَاءَ سَيِّئَةً وَمَشْهُرًا  
فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ  
الظَّالِمِينَ وَلَمَّا انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ  
مِنْ سَبِيلٍ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ  
وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ  
وَلَمَّا تَصَبَّرُوا فَخَرْنَا ذَلِكَ لِمَنْ هَزِمَ الْأُمُورُ وَمَنْ يُهْلِكِ  
اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ مِنْ بَعْدِهِ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوْا  
الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مَرَجٌ مِنْ سَبِيلِ

بِالْبَيْتِ ۱۵۵۔ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ الْمَظْلُومَ

۲۲۶۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ  
الْمَاجَشُونُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَظْلُومُ



ظُلُمَاتِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ۔

**باب ۱۵۳۲** اِنْ تَقَالُوا وَلِحَدَّثِ رَيْنُ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ۔  
 ۲۲۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ  
 حَدَّثَنَا كَرِيمًا بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّي عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنِ صَبِيحٍ عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ عَنْ ابْنِ هَتَّاسٍ عَنْ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ  
 مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ  
 بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ۔

**باب ۱۵۳۳** مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ  
 فَحَلَّلَهَا لَهُ هَلْ يَبِينُ مَظْلَمَتَهُ۔

۲۲۴۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
 أَبِي ذَيْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ  
 مَظْلَمَةٌ لِأَخٍ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ  
 قَبْلَ أَنْ يَكُونَ دِيَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ  
 أُخِذَ مِنْهُ بِقَدَرِ مَظْلَمَتِهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ  
 أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ صَاحِبِهِ فَعَمِلَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
 قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ تَمَّاسِي الْمَقْبُرِيِّ رَأَيْتُهُ  
 كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدُ  
 الْمَقْبُرِيِّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ  
 أَبِي سَعِيدٍ وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانٌ۔

**باب ۱۵۳۴** إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ فَلَا جُوعَ فِيهِ۔  
 ۲۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
 هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً  
 خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ أَعْرَاضًا قَالَتْ الرَّجُلُ  
 تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِسُكُونٍ مِنْهَا يُرِيدُ  
 أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلْكَ مِنْ شَأْنِي فِي حَيٍّ  
 فَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذَلِكَ۔

**باب ۱۵۳۵** إِذَا أُوذِنَ لَهُ أَنَّ حَلَّهُ وَلَحْيَبَيْنَ

مظلوم کی بددعا سے ڈرنا اور بچنا

یحییٰ بن موسیٰ، وکیع، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبد اللہ بن صبیح  
 ابو سعید مولا ابن عباس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے  
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجتے ہوئے  
 فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان  
 کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

جس نے کسی پر ظلم کیا اور مظلوم نے اسے معاف کر دیا تو کیا اس  
 ظلم کو بیان کرے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی کی عزت یا کسی اور چیز پر زیادتی کی ہو  
 تو چاہیے کہ آج ہی معافی مانگ لے اس روز سے پہلے جس روز دین و دہم  
 پٹے نہیں ہوں گے۔ اگر اس کے پٹے نیک اعمال ہوئے تو ظلم کے برابر اس میں  
 سے یہ عبا میں گے اور اگر نیکان نہ ہوئیں تو ظلم کے برابر مظلوم کے گناہ اس  
 پر محال دئے جائیں گے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری کا بیان ہے کہ اسماعیل  
 بن ابی اویس نے فرمایا کہ مقبری کا یہ نام اس لیے پڑا کہ وہ قبروں کے پاس  
 رہتے تھے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ سید مقبری دراصل بنی لیس کے  
 آزاد کردہ تھے۔ یہ سید بن ابی سعید میں اور ان کے والد ماجد کا نام  
 سید کیسان ہے۔

جب کوئی کسی کے ظلم کو معاف کر دے تو اب رجوع نہیں کر سکتا  
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اَنَّ امْرَأَةً خَافَتْ  
 مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ أَعْرَاضًا۔ کے بارے میں  
 فرمایا کہ جس شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہو اور وہ اس کے پاس زیادہ  
 نہ جائے بلکہ اسے چھوڑنا چاہتا ہو تو عورت اس سے کہہ دے کہ میں اپنا  
 حق معاف کرتی ہوں۔ یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

جب کوئی کسی کو اجازت یا معافی دے اور واضح نہ



کسے کہ وہ کتنی؟

حضرت اہل بیت علیہم السلام سے روایت ہے کہ حضرت کی خدمت میں  
بہنہ کی کوئی چیز پیش کی گئی تو آپ غصا میں سے خوش فرماؤں، آپ کے پاس  
جانب ایک لڑکا اور باہم جانب بزرگ تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا اگر کیا تم  
مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں انھیں دے دوں! لڑکا عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ  
خدا کی قسم نہیں ہیں آپ سے ملنے والے اپنے جتنے میں کسی کو بھی اپنے اوپر  
ترجیح نہیں دے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دیکھا، اس  
کے ہاتھ میں دے دیا۔

ظلم کے ساتھ زمین دیا لینے کا گناہ

ابو الیمان، شعیب، زہری، طبری، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عمرو بن اہل،  
حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ جس نے ظلم سے کچھ زمین دہائی تو اتنی کساتوں  
زمین تک اسے طوق پہنا یا جائے گا۔

ابو عمر، عبد الوالد، حنین، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابی اسیم، محمد بن ابی اسیم  
ابو سلمہ سے روایت ہے کہ ان کے آدھے لوگوں کے درمیان جھگڑا اٹھا۔ پس حضرت  
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ذکر ہوا تو فرمایا: اے ابو سلمہ! زمین سے  
بچو۔ بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ظلم سے ایک  
بالشت زمین دہائی تو وہ ساتویں زمین تک اس کے گلے میں طوق پہنائی  
جائے گا۔

ابو عمر، عبد الوالد، عبد اللہ بن مبارک، ابو یوسف، عبد اللہ بن مبارک نے اپنے  
والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس  
نے زمین کا کوئی حصہ بغیر حق کے دیا تو قیامت کے روز اسے ساتویں  
زمین تک دھنسیا جائے گا۔ امام ابو عبد اللہ بخاری نے فرمایا کہ یہ  
حدیث حضرت ابی مبارک کی اس کتاب میں نہیں ہے جو خراسان میں ہے  
بلکہ انھوں نے بعبرہ والوں کو لکھوائی تھی۔

جب کوئی آدمی دوسرے کو بی بیات کی اجازت دے تو جائز ہے۔

کفر ہو۔

۲۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا سَالِكٌ  
عَنْ أَبِي حَارِثٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّامِطِيِّ  
عَنْ أَبِي حَارِثٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّامِطِيِّ  
قَسْرَبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ عَلَامٌ وَعَنْ كِسَارَةَ الْأَشْيَاطِ  
فَقَالَ يُلْغَمُ أَتَاذَنْ لِي أَسْبَ أُعْطِيَ هُوَ لَا أُعْطِيَ فَقَالَ  
الْفُلَامُ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَذِنَ لِي لَوَيْتُ بِمَنْزِلِكَ أَحَدًا  
قَالَ فَتَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ  
بِالْجَبْرِ ۚ ثُمَّ مِنْ ظُلْمَةٍ شَيْئًا قَبْلَ الْأَمْرِ ۚ

۲۲۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَمَانٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الرَّهْزِيِّ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
بْنِ عَمْرِو بْنِ سَهْلِ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
ظُلْمَةٍ مِنَ الْأَمْرِ شَيْئًا طَوَّقَ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ ۚ

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ النَّعَّاسِيُّ  
حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هَبْرَةَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ  
بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَنَسِ خُصُومَةً فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ  
يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ لِي مِنْ الْأَرْضِ طَوَّقَهُ  
مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ ۚ

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ  
عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا يَغْيِرُ حَقَّهُ خُسْفَتْ بِهِ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا  
الْحَدِيثُ لَيْسَ بِخَرَّاسَانَ فِي كِتَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ  
أَمْلَأَ عَلَيْهِ بِالنَّبَضَةِ ۚ

۲۲۸۰۔ إِذَا أَدِنَ إِنْسَانٌ لِأَخِي شَيْئًا جَانَسَ ۚ

جلد سے روایت ہے کہ ہم بعض اہل عراق کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے تو ہم قحط میں پھنس گئے حضرت ابن زبیرؓ یہیں کھانے کو مجھ پر بھیجا کرتے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سگڑے تو فرماتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قحط مجھ پر ملانے سے منع فرمایا مگر جب کھانے میں سے کوئی اپنے بھائی کو اجازت دے۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو شعیب نامی ایک انصاری کا غلام گوشت فروش تھا ابو شعیب نے اُس سے کہا کہ پانچ آدمیوں کا کھانا لے کر دو کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سمیت پانچ حضرات کی دعوت کروں انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے پر بھوک دیکھ کر دعوت کی من کے پیچھے ایک بن بلایا آدمی آئے لگا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ہمارے پیچھے آ رہا ہے کیا تم اسے اجازت دیتے ہو؟ عرض کی ہاں۔

ارشاد خداوندی ہے کہ وہ سخت جھگڑا لو ہے۔  
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسند وہ ہے جو بہت جھگڑا ہو۔  
جان بوجھ کر نا جائز بات پر جھگڑنے کا گناہ

زیب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ انھیں اُن کی والدہ ماجدہ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے جہرے کے دروازے پر جھگڑا اُٹا تو اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا اے بی بی ایک بشر ہوؤ اور تم اپنے جھگڑے سے باز لاتے ہو اور ہو سکتا ہے کہ ایک تم میں سے دوسرے سے بہتر بیان کرنے والا ہو اور میں اُسے سچا شمار کر کے اُس کے حق میں فیصلہ کروں۔ تو جس کے لیے میں کسی مسلمان کے حق کو دینے کا فیصلہ کروں وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ پس چاہے اُسے لیے یا چھوڑ دے۔

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ عِرَاقٍ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَزُودُنَا الشَّمْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْتَرِنَا فَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَحَّيَّ عَنْ الْأَقْدَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ التَّجَلَّيْتُكُمْ أَخَاهُ۔  
۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّاسَةَ عَنِ الرَّعْشِ عَنْ أَبِي وَاقِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَامٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ اصْنَعْ لِي طَعَامَ خَمْسَةِ لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَأَنْصُرَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَذَاهَا فَتَنَعَّمَ رَجُلٌ تَمَزُّجٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا قَدْ أَتَبَعَنَا أَتَاذَنْ لَهُ قَالَ نَعَمْ۔

باب ۱۵۲ قول الله تعالى وهو الذی انخصم۔  
۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بَعْضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْكَذِبُ انْخَصَمَ۔  
باب ۱۵۳ لا شيء من خاصم في باطل وهو يعلمه۔

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْفَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَهُ بَبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِيَنِي الْخُصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ فَمَنْ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاحْسِبْ إِنَّهُ صَدَقَ فَأَقْضِ لَهُ بِذَلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّي مُسْلِمًا إِنَّمَا قَطَعْتُ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَرْكُهَا۔



جب جھگڑے تو بدکلامی کرے

٢٢٨٢- حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ أَمَّا بَعْضُ مَنْ كُنْتُ فِيهِ كَانَ مُتَأَفِّفًا أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَالِصَةٌ  
مِنْ أَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْيَقَانِ حَتَّى يَدْعَهَا  
إِذَا أَحْدَثَ كَذِبًا أَوْ عَدَا خَلْفَ مَا إِذَا عَاهَدَ  
عَدُوًّا أَوْ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

مظلوم جب ظالم کا مال پامے تو کیا قصاص کے طور پر لے سکتا

إِلَيْهِمْ وَقَالَ ابْنُ سِينَاءَ يُقَاسِمُكَ وَكَرَامَةً  
وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ.

٢٢٨٥- حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الْزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هَذِهِ

بَنَتْ عُثَيْبَةُ بْنُ مَرْثَدَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَبَا سَفِينٍ رَجُلٌ مُسْتَسِيكٌ فَهَلْ عَلَى حَرَمٍ أَنْ أُطِيعَ مِنْ  
الَّذِي لَكُمْ هِيَ أَلَا فَقَالَ لَا حَرَمَ عَلَيْكَ أَنْ تَطِيعِي فِيهِ الْفَرَسَ

حضرت حکیم بنی ماسرونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ

قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ عَنْ أَبِي الْخُرَيْجِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ  
قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَهْتِنُنَا فَتَنْزِلُ  
بِقَوْمٍ فَأَمْرُكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّعِيفِ فَاقْبَلُوا إِنْ لَمْ يَفْعَلُوا  
فَنُحْذِرُ مِنْهُمْ حَقَّ الضَّعِيفِ لَا يَقْرَؤُوا فَمَا تَرَى فِيهِ  
فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمْرُكُمْ

سائیا نول کا بیان۔ بخیر مملکت تعالیٰ علیہ وسلم اودا پد کے اصحاب سقیفہ نبی ساعدہ میں۔ مٹھے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي سَقِيفَةِ  
بَنِي سَاعِدَةَ.

٢٢٨٤- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَآخِرُ بَنِي يُوسُفَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ حُمَةَ قَالَ حِينَ تَوَلَّى

بجلی بن سلیمان، ابی وہب، امام مالک، یونس، ابن شہاب  
 حمید الشافعی، عبد اللہ بن حنفیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
 ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ارجب اللہ تعالیٰ تپانے ہی میں اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کو منات دی تو انصار نبی ساعدہ کے ساتھیان میں جمیع ہو گئے۔

میں تہ حضرت ابوبکر سے کہا کہ ہمارے ساتھ چلیے۔ پس ہم ان کے ساتھ تہیفہ بنی ساعدہ میں گئے۔

ایک ہمسایہ دوسرے کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ پھر حضرت ابوہریرہ فرمایا کرتے ہیں آپ کو اس سے روگردانی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں، لہذا ان کا قسم، یہ حکم ضرور بتاتا رہوں گا۔

راستے میں شراب بہانا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوطلحہ کے گھر پر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا اُن دنوں وہ کھجور کی پیتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ندا کرتے والے کو یہ منادی کرنے کا حکم دیا: اگاہ ہو جاؤ کہ شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔ حضرت ابوطلحہ نے مجھ سے فرمایا کہ باہر جا کر اسے بہا دو۔ پس میں نے وہ بہا دی۔ وہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں بہتی تھی۔ بعض تو یوں کہتے تھے جیسے کوئی قوم قتل کر دی ہو اور یہ اُن کے بیٹوں میں تھی۔ پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: اِنَّ پَرِکُوْنًا لَّهٗ نَہِیْۤسَ جَوَیْمَانَ لَاۤ اَکُوْۤنَ اُوْرَیْکَ عَلٰی کَیۡۤسَ، اُس میں جو وہ کھا چکے۔ (۹۳:۵)۔

گھر والے کے صحنوں اور راستوں میں بیٹھنا۔ حضرت ابوبکر نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی جس میں وہ نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے۔ مشرکوں کی عورتیں اُن کے پاس جمع ہو کر خوش ہوئے اُن دنوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بھا کر دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اس کے بغیر تو پیارہ نہیں کیونکہ ہم اپنی مجالس میں باتیں کرتے اور اُن میں رات گزارتے ہیں۔ فرمایا تو راستے کو اُس کا حق دیا کرو۔

نَبِیِّہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِنَّ الْاَنْصَارَ لَا یُحْقِقُوْۤا فِی سَقِیْفَہٖ بَنِی سَاعِدَہٗ فَقُلْتُ لَاۤ اِنِّیْۤیْ بَکْرِ اِنْطَلَقْتُ بِنَا فِیْجُنَّآ یَمُرُّ فِی سَقِیْفَہٖ بَنِی سَاعِدَہٗ۔  
باب ۱۵۳۵ لَا یَمْنَعُ جَارٌ جَارَہٗ اَنْ یَّغْرِزَ خَشْبَہٗ فِی جِدَارِہٖ۔

۲۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُسْلِمَہٗ عَنْ مَّالِکٍ عَنِ ابْنِ شَہَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ ابْنِ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ لَا یَمْنَعُ جَارٌ جَارَہٗ اَنْ یَّغْرِزَ خَشْبَہٗ فِی جِدَارِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوہُمَا یُرِیْہٗ مَا لَیْ اَزَاکُمُ عَنْہُمَا مَعْرِضَیْنِ وَاللّٰہُ لَا یُرِیْہُمَا بَیْنَہُمَا اِلَّا تَاْفِیْہُمَا۔  
باب ۱۵۳۶ صَبَّتِ الْخَمْرُ فِی الظَّرِیْقِیْنِ۔

۲۲۸۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَدِیْلِ التَّحْمِیْمِیُّ اَبُو یَحْیٰی اَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سُرَیْجٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ کُنْتُ سَاقِی الْقَوْمِ فِی مَنْزِلِ ابْنِ طَلْحَہٖ وَکَانَ خَمْرُہُمْ یَوْمَئِذٍ اِلْفَضِیْخَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَنَاوِبًا یُنَادِیْ اِلَّا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَقَالَ لَیْ اَبُو طَلْحَہٖ اَخْرِجْ فَاَفْرِقْہَا فَخَرَجْتُ فَفَرَّقْتُہَا فَجَزَتْ فِی سَبَکِ الْمَدِیْنَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَہِیْ فِی بُطُوْنِہُمْ قَاۤتِلَہٗ لَیْسَ عَلَی الدِّیْنِ اَمْعُوْۤا وَعَمِلُوْۤا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْۤا الْاٰیَۃَ۔

باب ۱۵۳۷ اَفْنِیۃُ الذُّوْرِ وَالْمَجْلُوْسِ فِیہَا وَالْمَجْلُوْسِ عَلَی الْعُتَدَاتِ وَقَالَتْ عَائِشَہٗ قَاۤتِلَتْ بَنِی اَبُو بَکْرٍ مَسْجِدًا یُفَنِّکُوْۤا دَارَہَا یُصَلُّی فِیہِ وَیَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فِیَنْقَضَتْ عَلَیہٗ نِسْلَہُ الْمُشْرِکِیْنَ وَابْنَاۤتُہُمْ یَعْبُدُوْنَ مِنْہُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یَوْمَئِذٍ لِّمَلَکَہٗ۔  
۲۲۹۰۔ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ فَضَالَہٗ حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو حَفْصُ بْنُ مِیْسَرَۃَ عَنْ سُرَیْجِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَّیِّ بْنِ یَسَّارٍ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّ الْخَدِیْجَیَّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ رَاَیَاکُمُ وَالْمَجْلُوْسَ عَلَی الظَّرِیْقَاتِ فَقَالُوْۤا مَا لَنَا



بُعْدَ اشْمَائِهِ مَجَالِسُنَا تَحَدَّثُ فِيهَا إِذَا أَمْسَيْتُمْ  
إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا قَالُوا وَمَا حَقُّ  
الطَّرِيقِ قَالَ عَمَلُ الْبَصِيرِ كَيْفَ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ  
وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب ۱۵۸ الأبار على الطريق إذا لم يتأد بها۔

٢٢٩١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ سَمِيْعٍ مَعْلَى ابْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمْعَانِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيِّنَا رَجُلٌ  
بَطْرَيْنِ إِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ نِزْلًا فَنَزَلَ بِهِمَا فَفِيهِ  
شِدَّةٌ خَرَجَ فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ التُّرَابَ مِنَ الْعَطَشِ  
فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ  
الَّذِي كَانَ بَلَغَ وَمَعِيَ فَنَذَلَ إِلَيْهِ فَعَمَلًا لِحَقِّهِ مَاءً  
فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَعَفَّرَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَأَنْ لَنَا مِنَ الْبَهَائِمِ رَجْعًا فَعَالَ فِي كُلِّ ذَاتٍ كَيْدَ رَطْبَةٍ أَجْرُ-

راستے میں کنواں کھودنا حجب کہ کسی کو اس سے تکلیف نہ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "مَنْ آذَى كَسِي رَايَتِهِ فِي مَارَافَتِهِمَا كَأَنَّهُ سَخْتٌ بِمَا يَسْأَلُ" اے کسے کوئی ایسا کرتا ہے یا اس کو سہا ہر تکل یا۔ دیکھا تو ایک کتا ہانپ رہا ہے جو پیاس کے مارے کچھ چوٹاٹ رہا تھا اس آذی نے سوچا کہ اس لئے کچھ پیاس کا طرح تنگ کر رہی ہوگی جیسے مجھے کر رہی تھی۔ پس وہ کنوئیں میں اُترا اس نے یہ پانی بھرا اور سُننے کو بلا دیا اس نے اللہ نے اسے قبول کیا اور اُسے بخش دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا باندوں کے ساتھ سلوک پر ہمارے یہ لہجہ ہے؟ فرمایا کہ ہر جان دار کے ساتھ سلوک کرنے کا اجر ہے۔

ف: انسان کو چاہیے کہ ہر وقت نیکی کرنے میں کوشاں رہے کیونکہ کیا معلوم خدا کو کنسی نیکی پسند آجائے اور اس کے باعث  
 بیڑہ پار ہو جائے نیز حتی الامکان دوسروں پر ترس کھائے، مجبوروں کے کام آئے، بیکس لوگوں کو سہارا دے اور مصیبت میں  
 پھنسے ہوئے افراد کو مصیبت سے نکالنے کی کوشش کرتا رہے تاکہ مجبوری، بیکسی اور مصیبت میں خدا اس کے کام آئے اور اس کے  
 لیے مددگار کھڑے کر دے۔ خاص طور پر قبر اور حشر کی مجبوری و بیکسی کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے لیے سہارا پیدا کرے اور اس کی  
 سب سے بہترین صورت یہی ہے کہ آج خدا کے مجبور اور بیکس بندوں کے کام آئے اور ان کے دکھ دیکھ کرنے میں کوشاں رہے  
 جس کو علم جہاں میں بھی یاد رہے غم بیکیاں  
 میری طرف سے ہنسیاں جا کے اُسے سلام دے

تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانا۔ ہمارے حضرت ابوہریرہ  
 سے روایت کا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تکلیف دہ چیز  
 کو راستے سے ہٹانا مذکور ہے۔  
 بالافعالوں میں اونچے اور نیچے جبرو کے اور روشن دان  
 وغیرہ رکھنا۔

حضرت اسماعیل بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ٹٹیل میں سے ایکسٹیل پر چڑھے۔

باب في إمامة الأدي وقال قتادة عن أبي هريرة  
عن النبي صلى الله عليه وسلم يُبَيِّطُ الأدي  
فمن الظلمتين صدقة.

باب ١٥٥ المُرَّةُ وَالْعِلَّةُ الْمُشْرِفَةُ وَغَيْرُ  
الْمُشْرِفَةِ فِي الشُّطُوحِ وَغَيْرِهَا.

٢٢٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ  
عَنِ الثَّوْمَرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَمَةَ بِنْتِ زَيْدٍ

پھر فرمایا: کیا تم دیکھتے ہو جو میں فتنوں کو تمہارے گھروں میں گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جیسے بارش برتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے یہ خبر تھی کہ حضرت عمرؓ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُن ذرا وجہ مطہرات متعلق تھیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم دونوں نے اللہ سے توبہ نہ کی تو تمہارے گھروں میں کچل پیدا ہو جائے گی (۱۶: ۲۱)۔ میں نے اُن کے ساتھ جگایا۔ وہ راستے سے ہٹے تو میں بھی چھال کے اُن کے ساتھ ہٹ گیا۔ وہ حاجت سے فارغ ہو کر آئے تو میں نے اُن کے ہاتھوں پر چھال سے پانی ڈالا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذرا وجہ مطہرات میں سے وہ دو کونسی تھیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اِن تَنَوُّبًا اِلَی اللہ فرمایا ہے ذرا یا کہ اسے ابن عباسؓ اتہم پر تعجب ہے وہ عائشہؓ اور حفصہؓ تھیں۔ پھر حضرت عمرؓ متوجہ ہوئے اور حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں اور میرا انصاری ہمسایہ بنی امیہؓ بنی نضیر میں بہتے تھے جو بدینہ منورہ کی اضافی بستی ہے اور عمرؓ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باری باری حاضر ہوا کرتے۔ ایک روز وہ جاتے اور ایک روز میں۔ جب میں جاتا تو اُن روز کے تمام حالات اُسے بتاتا۔ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ جب ہم انصار کے پاس آئے تو وہ ایسے ہی کراؤ کی عورتیں اُن پر غالب ہیں ہماری عورتوں نے بھی انصار کی عورتوں کا رنگ پکڑنا شروع کر دیا ہے۔ میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اُن نے بھی انصار کی عورتوں کا رنگ پکڑنا شروع کر دیا ہے۔ جواب دیتے ہوئے اُس نے کہا کہ میرا جواب دینا آپ کو ناگوار کرتا ہے حالانکہ خدا کی قسم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذرا وجہ مطہرات آپ کو جواب دیتی ہیں اور اُن میں سے ایک تو شام تک سارا دن آپ کو چھوڑے رہی۔ میں گھبرا گیا اور کہا کہ جس نے ایسا کیا وہ تو بڑے نقصان میں ہے۔ پھر میں نے کپڑے پہنے اور حفصہ کے پاس گیا۔ کہا اے حفصہ! کیا تم میں سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شام تک سارا دن ناراض رکھتی ہے؟ اُس نے کہا: ہاں میں نے کہا، وہ تو نقصان میں پڑ گئی۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوں۔ یوں تم ہلاک

قَالَ اشْرَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْحَمَ مِنْ أَطْحَمِ الْمَدِينَةِ شَرَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَافَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ۔  
۲۲۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَبْرٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا أَزِلُ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرَاتِبِينَ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ لَهُمَا أَنْ تَتَوَبَّأَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَنَعْتَ قُلُوبَكُمْ فَحَاجَبَتْ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلَتْ مَعَهُ بِالْإِدَاةِ فَتَبَرَّزَتْ حَتَّى جَاءَتْ فَسَكَبَتْ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاةِ فَتَوَضَّأَتْ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَاتِبَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ لَهُمَا إِنْ تَوَبَّأَا إِلَى اللَّهِ فَقَالَ وَأَعْبَا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ شَرَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرَ الْحَدِيثَ لَيْسَ وَفَّقَهُ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ وَجَارَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَيْتِي أُمِّيَّةَ بِنِ سَهْبٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا يَنْتَابُوبُ الْغَزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا أَنْزَلْتُ حِفَّتُهُ مِنْ خَيْرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ فَإِذَا أَنْزَلَ فَعَلَّ مِثْلَهُ وَكُنَّا مَعْتَرِ قَدِيشٍ لَقَلْبُ الْبَسَاءِ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذُونَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ فَصَبَحْتُ عَلَى مَرَاتِي فَرَأَيْتُ فَاكْتُرْتُ أَنْ تَرَأِي عَيْنِي فَقَالَتْ وَلَمْ تَنْكِحِي أَنْ أَرَأَيْتُ مَا جَعَلَ قُلُوبَهُمَا إِنْ أَمَّا مَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرَأِي جَعَلَهُ وَرَأَتْ أَحَدَهُمَا لَمْ تَهْجُرْهُ الْيَوْمَ حَتَّى الْيَلِ فَأَفْرَعْنِي فَقُلْتُ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بَعْضُهُمْ شَرَّ جَعَلْتُ عَلَى نِسَائِي فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَيْ حَفْصَةُ اتَّعَاضِبِ إِحْدَاكُنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى الْكَلْبِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ أَفْتَا مَنْ أَنْ



تَفَضَّلَ اللَّهُ لِنَفْسِهِ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَتَمْلِكُنَّ لِأَنْفُسِكُنَّ فِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَا تَمْلِكُنَّ فِي شَيْءٍ وَلَا تَمْلِكُنَّ وَاشَارَ بِيَمِينِهِ  
مَا بَدَأَ الْكَلِمَةَ وَلَا يُفَعِّلُ لَكَ إِنْ كَانَتْ حَاضِرَةً هِيَ أَوْ حَاضِرَةٌ  
وَهِيَ وَاحِدَةٌ أَوْ رِجَالٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَيِّدُ  
عَاقِبَتَهُ وَكَأَنَّهُ سَأَلَ أَنْ هَتَّانَ تَنْزِيلُ الرِّجَالِ لَعَنَ وَنَا  
كَذَلِكَ صَاحِبِي يَوْمَ تَوَفَّيْتُمْ فَزَجَّجْتُمْ حَتَّى كُنْتُمْ بَيْنَ  
صَنْبَاطٍ بَشِيرٍ أَوْ قَالَ أَتَا شَرُّهُ فَفَعَّلَتْ فَخَرَجَتْ إِلَيْهِ  
وَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَلْتُ عَسَانَ  
قَالَ لَا بَلَّ أَعْظَمُ مِنْهُ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ  
كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ هَذَا أَمْرٌ شَدِيدٌ أَنْ يَكُونَ فَجَعَلَتْ عَلَى نِيَابِي  
فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَدَخَلَ مَشْرُوبَةً لَهُ فَأَغْرَزَ فِيهَا فَدَخَلَ حَلَّتْ عَلَى  
حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَنكِحُ قُلْتُ مَا يَمْلِكُكِ أَوْ كُنْتُ أَمْرٌ شَدِيدٌ  
أَطْلَقَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَتَدْرِي  
هُوَ دَافِي الْمَشْرُوبَةِ فَخَرَجْتُ فَجَعَلْتُ الْمَسْبُورَةَ فَإِذَا  
حَلَّتْ رَهْطُ يَتَنكِحُ بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ فَلَبِثْتُ لَا تَدْرِي  
عَلَيْهِ مَا أَحَدٌ فَجَعَلْتُ الْمَشْرُوبَةَ الَّتِي هِيَ فِيهَا فَفَعَّلْتُ  
لِيُفْلِمَ لَهُ اسْتَأْذِنْ لِعَمْرٍ فَدَخَلَ فَكَلَّمَ السَّيِّئُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَّمَ فَقَالَ لَا كُنْتُ لَكَ لَفَقَمَةً  
فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمَسْبُورِ  
ثُمَّ عَلَيَّ مَا أَحَدٌ فَجَعَلْتُ فَدَخَلَ كَرُمُ لَهْ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ  
الَّذِينَ عِنْدَ الْمَسْبُورِ ثُمَّ عَلَيَّ مَا أَحَدٌ فَجَعَلْتُ الْغُلَامَ  
فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعَمْرٍ فَدَخَلَ كَرُمُ لَهْ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا  
فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي قَالَ أَدِنَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مُنْطَبِعٌ عَلَى  
رِمَالٍ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَرَأَسَ قَدْ أَتَى الرِّجَالَ  
يَجْعَلُهُمْ مُشْكِي عَلَى وَسَادَةٍ تَيْنِ أَدِيمٍ حَشَوَهَا لِبَعًا فَسَلَّتْ

ہو جاؤ گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے زیادہ بڑے، آپ کو جواب  
دیتے اور آپ کو چھوٹے سے چھوٹے اور ضرورت ہو کچھ سے مانگ لیا کرو اور  
اپنی ہمتی کی ریس نہ کرنا کیونکہ قسم سے خواہرست اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نہ زیادہ بڑی ہے میری مراد کاش کہیں اندھم ہوں کیا کہتے تھے  
کہم سے کھنک کے یہ طمانی اپنے گھوڑوں کو لٹکے گا وہاں ہے یہی بدنی باری کے  
مذہب میرا ساتھ میں کے وقت وہاں لٹکا اور وہ میرا مدد اور بیٹا اور کہا  
کیا وہ صہبہ میں ایسی گھبراہٹ اس کا طرف چلا۔ کہا بہت بڑی بات ہو گئی  
ہے میں نے کہا، کیا ہوا کیا حال آگئے، کہا، نہیں بلکہ اس سے بھی بڑی  
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازاہ مطہرات کو طلاق دے  
دی ہے۔ یہ نہ کہ کہ حضرت بڑے گھمٹے میں رہی اور مجھے غصہ تھا کہ  
یہی ہو کر رہے گا میں نے کپڑے پہنے اور خبر کی فاجر کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی آپ اپنے ہاتھ میں داخل ہو گئے جس میں  
تنبہا رہتے ہیں جس کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی میں نے کہا یہ کیوں رو رہی  
ہو کیا میں نے ان باتوں سے بچنے کے لیے نہیں کہا تھا، کیا رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلاق دے دی ہے؟ اُس نے کہا، مجھے  
تو معلوم نہیں، حضرت اس وقت بالافانے میں ہیں۔ میں نکلا اور منبر کے  
پاس آیا جس کے گرد کچھ لوگ تھے اور بعض رو رہے تھے۔ میں تھوڑی  
دوران کے پاس بیٹھا اور پھر مجھ پر غم نے طاری کیا تو میں بالافانے کے  
پاس آیا جس میں آپ تھے۔ یہاں تک ایک مٹی غلام سے کہا کہ میرے بے  
اجازت مانگو۔ دو گئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کر کے  
واپس آیا اور کہا، ابھی آپ کا ذکر کیا مگر خاموش رہے۔ میں داپہا  
آ گیا اور منبر کے پاس ولس حضرت کے پاس بیٹھ گئے۔ دوبارہ دہرے  
الم نے قلب کہا تو گیا اور وہی کچھ ہوا۔ پس میں اسی گروہ کے پاس بیٹھ گیا  
جو منبر کے پاس تھا پھر فرس نے مجھ پر قلب کیا تو میں سہ بارہ غلام کے  
پاس گیا اور کہا کہ میرے بے اجازت مانگو اس نے اسی طرح کہا۔ میں داپہا  
رہا تو غلام مجھے بلا رہا تھا کہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو  
اجازت دے دی ہے۔ میں حاضر ہوا گا ہوا تو آپ ایک چٹائی پر بیٹھے  
ہوئے تھے۔ آپ کے اند چٹائی کے درمیان کوئی چیز نہ تھی۔ چٹائی کے  
نشانات آپ کے جسم اظہر تھے۔ چپڑے کے تکیے سے ٹیک لگائی



عَلَيْهِ تَقَرُّ قُلْتُ وَأَنَا قَاتِلُهَا فَلَقْتُ نِسَاءَ لِكَ فَفَخَمَ بَصَرَهُ  
إِلَى فَقَالَ لَا شَرَّ قُلْتُ وَأَنَا قَاتِلُهَا اسْتَأْذِنْتُ يَارَسُولَ  
اللَّهِ لَوْرَايَتِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ  
فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاءٌ وَهُمْ فَذَكَرُوا قَتَبْتُمْ  
السَّيِّئَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَّ قُلْتُ لَوْرَايَتِي  
وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَعْنِيَنَّكَ إِنْ كَانَتْ  
حَازَتْكَ مِنْ أَوْضَاءٍ مِنْكِ وَاحِبْتُ إِلَى السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَيْدٍ عَائِشَةَ فَتَبْتَسِمُ أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ  
لَأَيْتُكُمْ تَبْتَسِمُ شَرَّ قُلْتُ بَعَثِي إِلَى أَبِيكُمْ فَرَأَى اللَّهُ مَا  
رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا تَرُدُّ الْبَصَرَ عِزًّا هَبْتِ ثَلَاثَةً فَقُلْتُ  
أَدْعُرُ اللَّهَ فَلْيُؤْتِ سَمْعِي عَلَى أَمْرِكَ فَإِنَّ الْفَارِسَ وَالزُّومَ  
وَسَمِعَ عَلَيْهِمْ وَعَظَمُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ  
وَكَانَ مُنْكَرًا فَقَالَ أَوْفِي شَيْئًا أَنْتَ يَا ابْنَةَ الْغَطَابِ  
أُولَئِكَ قَوْمٌ عَجِلَتْ لَهُمْ طَبِيبَاتُ كَهْمُ فِي الْحَيَاةِ فَقُلْتُ  
يَارَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَأَخْتَزَلَ السَّيِّئُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ  
أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَ قَدْ قَالَ مَا أَنَا  
أَدْخُلُ عَلَيْهِمْ شَهْرًا آمِنٌ شِدْقَةٌ مُوَحَّدَةً عَلَيْهِمْ  
حِينَ عَاتَبَهُ اللَّهُ فَلَمَّا مَعْنَتْ تِسْعَ وَعِشْرُونَ دَخَلَ  
عَلَى عَائِشَةَ قَبْدًا بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ إِنَّكَ أَضْمَتِ  
أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِمْ شَهْرًا أَقْلًا أَصْبَحْنَا لَتِسْعَ وَعِشْرِينَ  
لَيْلَةً أَعَدَّهَا عَدًّا فَقَالَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
السَّهْرُ تِسْعَ وَعِشْرُونَ وَكَانَ ذَلِكَ السَّهْرُ تِسْعَ وَ  
عِشْرُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَتْ آيَةَ التَّخْيِيرِ قَبْدًا بِ  
أَقْلٍ أَمْرًا فَقَالَ لِي ذَاكَ لَكَ أَمْرًا وَلَا عَلَيْكَ أَنْ  
لَا تَقْعَلِي شَيْئًا لَا تَسْتَأْذِنِي أَبُوكَ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ  
أَنَّ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ نَايَا مَرَاتِي بِغَيْرِ قَهْرٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ  
يَا أَيُّهَا السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
خَطِيمًا قُلْتُ أَرَى هَذَا اسْتَأْذِنْتُ أَبُوكَ فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ بِهِ

ہوئی تھی جس میں مجھ کی چھال تھی۔ میں نے سلام عرض کیا اور پھر  
کھڑے کھڑے کہا: آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی  
ہے! فرمایا، نہیں۔ میں نے مانوس کرتے کیے کھڑے کھڑے کہا۔  
یا رسول اللہ! آپ دیکھتے ہیں کہ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہتے  
جب ہم ایسے لوگوں کے پاس آگئے جن پر ان کی عورتیں غالب ہیں۔ پھر  
باقی بات عرض کی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکرائے۔ پھر میں  
نے عرض کی، کاش! آپ ملاحظہ فرماتے کہ میں حنفہ کے پاس گیا اور اس  
سے کہا، تم نازان نہ ہونا کیونکہ تمہاری بہنائی تم سے خوب صورت  
اور تم کی کم عمری صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد نہ آئی کہ یہ وہی وہی عورت  
تھیں آپ دوبارہ مسکرائے جب میں نے آپ کو تسمیہ ریز دیکھا تو  
بچہ گدی میں بٹھا کر اللہ میں دیکھا تو اللہ کی قسم، مجھے تین کالوں کے سوا کچھ نظر نہ آیا عرض  
گیا کہ جو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے آپ کی نسبت بروست فرمائے کیونکہ ارین اور ہم کے لیے  
وسعت کے انھیں دنیاوی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت میں کہتے آپ ایک جگہ ہوئے  
تھے غلوکارے بنے خطاب کیا تبس میں میں شک ہے کہ ان کا بطن بزرگوں کا بدلہ دینا میں  
لدا ہے جو گزرا کر رہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغفرت کیجئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم ایک رات کو جسے کان رکھ کر سنے تھے حضرت عائشہ کو بتو یہ بات حضرت عکرمہ سے  
آپ نے کہا کہ میں ایک مہینہ ان کے پاس نہ جاؤں گا جب کہ اللہ تعالیٰ نے عتاب فرمایا جب  
۲۹ روز گزرے تو آپ عائشہ کے پاس تشریف لے گئے تو ان سے ابتدا کی حضرت عائشہ عرض  
کند ہوئی کہ آپ نے تو تم کمال تھی کہ ایک مہینہ مجلس سے اس تشریف نہیں لائیں گے  
حالانکہ میں گئی رہی تھوں کہ ۲۹ روز ہوئے ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ مہینہ ۲۹ روز کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ ۲۹ روز کا ہے۔ حضرت عائشہ  
فرماتی ہیں کہ اختیار دینے کی آیت نازل ہوئی تو آپ نے مجھ سے  
ابتدا کرتے ہوئے فرمایا، میں تم سے ایک بات کہنے لگا ہوں اور  
جلدی کرتے کہ غرضت نہیں بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر لینا۔  
وہ فرماتے ہیں، میں جانتی تھی کہ سرے والدین مجھے عبادت کے لیے  
نہیں کہیں گے۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے نبی! اپنی  
بیویوں سے کہہ دو۔۔۔ (۲۸: ۳۲) عرض گزار ہوئی کہ  
اس بار سے میں اپنے والدین سے کیا مشورہ کروں جب کہ میں  
تو اللہ اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرنے کا ارادہ



جب راستہ عام میں اختلاف پیدا ہو جائے اور وہ

جگہ راستے میں پڑتی ہو۔ مالک وہاں عمارت بنانا چاہیں تو سات گز زمین  
اکڑیں سے راستے کے لیے چھوڑ دیں۔

موسیٰ بن اسماعیل، جریر بن عازم، زبیر بن عریض، عکرمہ حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فیصلہ فرمایا۔ جب راستے کے شتلی جھگڑا ہو جائے تو اس کے لیے  
سات گز زمین چھوڑ دی جائے۔

مالک کی اجازت کے بغیر لوٹنا حضرت عبادہ سے روایت ہے  
کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیت لگا کہ ہم لوٹ مار کریں گے۔  
حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
جو ان (عدی بن ثابت) کے ناما جان تھے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے غارت گری اور رشک کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں  
ہوتا اور کوئی شرابی شربت پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور کوئی چور  
چھوڑ کر تے وقت مومن نہیں ہوتا اور نہ کوئی لٹاکہ ڈالنے والا ایسا  
ہے کہ لوگ اس کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھیں اور وہ مومن ہو۔  
— سید اور ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت لگا کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا سوائے لٹاکہ نہ لے کے

### صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا

سید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت قائم نہیں ہوگی  
یہاں تک کہ تم میں جیسی بن موسیٰ نازل ہوں گے جو انصاف پسند حاکم  
ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ  
موقوف کر دیں گے۔ مال آتا بڑھ جائے گا کہ کوئی اسے قبول نہیں  
کرے گا

کیا شراب کے گھڑے توڑ دے جائیں اور مشک پھاڑ  
دی جائے؟ اگر کوئی بت صلیب یا طنبور سے کوڑھ دے یا غیر مفید مل

الرَّهْبَةُ تَكُونُ بَيْنَ الظَّالِمِينَ شَحْمُ مَرْيَدٍ أَهْلُهَا الْبُيَّانُ  
فَتَرَكَ مِنْهَا الظَّالِمِينَ سَبْعَةَ أَذْمُرٍ۔

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ  
بُنٍ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرِيضٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
تَشَاجَرُوا فِي الظِّلِّ سَبْعَةَ أَذْمُرٍ۔

باب ۱۵۵۵۔ التَّهْمِي بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ وَقَالَ عُبَادَةُ  
بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْهَبُ۔

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ جَدُّ أَبِي أَيْمٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّهْمِي وَالْمُثْلَةِ۔

۲۳۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
حَدَّثَنَا عُقَيْلُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَبِي جَبْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ  
حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ  
مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً يَرُدُّهَا النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا  
أَبْصَارٌ هُمْ حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ  
عَدِيٍّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَهَبُ  
بَاب ۱۵۵۶۔ كَسْرُ الْعَلِيْبِ وَقَتْلُ الْخَنَازِيرِ۔

۲۳۰۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ خَبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ  
أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ  
السَّلَاحَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيكُمْ مِنْ مَرِيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْبُرُ  
الْعَلِيْبُ وَيَقْتُلُ الْخَنَازِيرَ وَيَضَعُ الْجَزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ  
حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔

باب ۱۵۵۷۔ هَلْ مَكْسَرُ الدِّنَانِ الَّتِي فِيهَا الْخَمْرُ  
أَوْ تَخْرُقُ الزِّقَاقُ فَإِنْ كَسَرْتُمَا أَوْ صَلَبْتُمَا أَوْ طَنَبْتُمَا



کو لکڑی سے رفاقی شریح کے پاس منور سے کا ایک مقدمہ لایا گیا تو انھوں نے کوئی فیصلہ نہ کیا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر کے روزاگ جتنی ہوئی دیکھی۔ فرمایا کہ یہ کیوں جلائی ہوئی ہے! لوگ عرض گزار ہوئے کہ پانچ گڑھوں کے گوشت پر فرمایا کہ ہانڈیاں توڑ دیا اور اسے بہا دو۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو فناء کعبہ کے گرد زمین کو ساٹھ ٹبت تھے۔ آپ کے ہاتھوں میں ایک لکڑی تھی جس سے انھیں مارتے اور فرماتے جاتے۔ حق آیا اور باطل بھاگ گیا (۱۴: ۸۱)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے اپنے مجس کے سامنے ایک پردہ لٹکایا تھا جو یا تصویر تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے پھاڑ دیا۔ پس انھوں نے اُس کے دو گتے بنائے جو گھر میں رہتے اور آپ اُن پر بیٹھتے۔

جو اپنے مال کی حفاظت میں لڑے

عمرہ نے حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جو اپنے مال کی حفاظت کرتا ہو امارا جائے وہ شہید ہے

جب کوئی کسی کا پیالہ یا اور چیز توڑ دے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی کسی زویہ مطہرہ کے پاس تھے کہ ابھات المؤمنین میں سے دوسری نے قادم کے ہاتھوں پر پیالہ بھجوا جس میں کھانا تھا۔ پہلی نے ہاتھ مار کر پہلے کو توڑ دیا۔ آپ نے ہلا کر اُس میں کھانا رکھا اور فرمایا

أَوَمَّا لَا يُلْتَفَعُ بِعَشِيَّةٍ وَأَمَّا فِي شَرِيحٍ فِي طَبَقٍ  
كَيْسَرٌ فَلَنْ يَقْضَىٰ فِيهِ بِشَيْءٍ۔

۲۳۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الصَّنَعَالِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ  
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَىٰ نِيْدَانَا تَوْقَدُ يَوْمَ  
خَيْبَرَ قَالَ عَلَىٰ مَا تَوْقَدُ هَذِهِ الْيَتِيمَانُ قَالَا لَعَلَّكَ الْحَمِيرُ  
الْكُتَيْبَةُ قَالَ الْكُسُودُهَا وَأَخْبِرُوا قَالَا لَا نَهْمُ بِنَهْمِهَا  
وَنَغْسِلُهَا قَالَ اغْسِلُوا۔

۲۳۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفَيْنُ  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْصَرٍ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثَانِ مِائَةٍ وَبِشْتُونَ نَعْبًا فَجَعَلَ يَطْعُمُهَا  
يَوْمَ فِي يَدِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ جَعَلُوا الْحَقَّ وَزَهَنَ الْبَاطِلُ الْآيَةُ  
۲۳۰۴۔ رَأَىٰ أَبُوهَيمُ بْنُ الْمُسَدِّدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ  
عِيَّاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ  
عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْخُذُ  
عَلَىٰ سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَازِيلُ فَتُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْخُذُ مِنْهُ ثُمَّ تَقْنَنُ فَكَانَتْ فِي  
النَّبِيِّتِ يَجْلِسُ عَلَيْهَا۔

۱۵۵۵۔ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ۔

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ  
هُوَالِيُّ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرَمَةَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۱۵۵۶۔ إِذَا كَسَرْتَ قَصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِمَنْزِلَةٍ۔

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِمْ فَارْتَلَتْ إِحْدَى الْأَمْهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ  
مَعَ خَادِمٍ يَقْضِيهِ فِيهَا طَعَامٌ فَصَنَعَتْ بِسِدِّهَا فَكَسَرَتْ۔

لانے والے اقدیم پالے کو روک کر جب وہ فارغ ہو گئے تو درست یہاں لٹایا اور ٹوٹا ہوا کھریا۔ ابن ابومریم و یحییٰ بن ابیوب، حمید حضرت اس نے اسے بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

جب کوئی دیوار گرد سے تو اسی جیسی بنا کر دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس کو جربج کہاجاتا تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی والدہ آئی اور اسے بلانے لگی اس نے جواب نہ دیا اور وہی کہہ رہا کہ جواب دوں یا نماز پڑھوں۔ وہ پھر آئی اور کہا اے اللہ اے موت نہ دینا یہی تک کرنا حشر عورت کو دیکھ لے۔ جربج نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک عورت نے کہا۔ جربج کو میں پھنساؤں گی۔ وہ سانسے گئی اور دعا بیان کیا لیکن اس نے انکار کر دیا۔ وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیا۔ پس لڑکا جانا اور کہا کہ وہ جربج کا ہے۔ لوگ اسے تو اس کے عبارت خانے کو توڑ دیا اور اسے اتار کر گالی گلوچہ کی۔ اس نے منوکیا اور نماز پڑھی۔ پھر لڑکے کے پاس آیا اور کہا اے لڑکے تمہارا باپ کون ہے اس نے کہا۔ چرواہا۔ لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کا عبارت خانے سونے سے بنا دیتے ہیں۔ اس نے کہا۔ نہیں صرف میں سے۔

## کھانے میں شرکت کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے کھانے، زراہ اور سامان میں شرکت۔ جو چیزیں ناجای یا تولی جاتی ہیں انہیں کس طرح تقسیم کیا جائے۔ اندازے سے یا ٹھکی بھر بھر کے جیسے مسلمان زراہ میں کوئی مضائقہ نہ سمجھے ہوں کہ کوئی ایک چیز کو کھائے اور دوسرا دوسری چیز کو کھائی طرح سونے اور چاندی کے اندازے کا حکم ہے اور کھجور کو ملانے کا۔

حضرت ماہر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سال کی طرف ایک شکر بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ ابی الجراح کو ان پر اس پر مقرر فرمایا۔ وہ بین سوئے اور میں بھی ان میں تھا۔ ہم نکلے

الْقَصْعَةَ فَصَنَعَهَا رَجُلٌ فِيهَا الطَّعَامُ وَقَالَ كُلُوا وَحَبَسَ الرَّسُولُ وَالْقَصْعَةَ حَتَّى فَرَّغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الطَّعَامَ حَتَّى وَحَبَسَ لِنَكْسُورَةٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبَشٍ حَدَّثَنَا مَعِينٌ حَدَّثَنَا اسَّ عَنْ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُهَا إِذَا هَدِمَ حَائِطًا فَلَيْتَ بَنِي سُلَيْمَةَ.

۲۳۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِیْهِمْ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ جَرَبَجٌ يُصَلِّيُ تَحَابُّتُهُ أَتَتْهُ قَدَحَتُهُ فَلْيَ أَنْ يُحِبِّهَا فَقَالَ أَجِئْتُهَا أَفَأَصْبِحُ شَقَرًا إِنَّهُ فَقَالَتِ أَلَمْ تَحْدِثِي لِي مِنْهُ حَتَّى تُرِيَهُ الْمُؤْمِسَاتِ وَكَانَ جَرَبَجٌ يُصَلِّيُ تَحَابُّتُهُ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لَهَا فَتَمَنَّيَتْ جَرَبَجًا فَتَمَنَّيَتْ لَهُ فَكَلِمَتُهُ قَالِي فَاتَتْ رَأْعِيكَ فَامْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتِ هُوَ مِنْ جَرَبَجٍ فَاتَوَكَ وَكَسَرُوا صَوْمِعَتَهُ فَانْزَلُوهُ وَ سَبَّوْهُ فَتَوَصَّأَ وَصَلَّى شَقَرًا أَيْ الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ التَّارِعِي قَالُوا سَبَّيْ صَوْمِعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا.

## کتاب الشکر فی الطعام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بَابُهَا ۱۵ الشُّكْرُ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْيُ وَالْعَزِيمَةُ وَكَيْفَ قِسْمَةُ مَا يَكُلُ وَيُؤْنَنُ مُجَازَفَةٌ أَوْ قَبْضَةٌ قَبْضَةٌ لَمَّا لَمَّ بِرَ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهْيِ بِأَسَانِبٍ يَأْكُلُ هَذَا ابْنُ عَصَا وَهَذَا ابْنُ عَصَا وَكَذَلِكَ مُجَازَفَةٌ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقَرَّانِ فِي الشُّكْرِ ۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّكَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قَبْلَ



یہاں تک کہ راستے ہی میں تھے کہ ہمارا زادراہ ختم ہو گیا۔ حضرت ابو عبیدہ نے حکم دیا کہ سب اپنا زادراہ چھوڑ کر وہیں ہی ملنا زادراہ مل کر ڈھکیسے ہوا ہیں۔ روزانہ تصویر اسکاٹھے کو ملتا یعنی ہمیں نہ مٹی نہ لکڑی نہ کچھور۔ میں دوہب عرض گزار ہوا کہ ایک کچھور سے کیا بنتا ہوگا؟ فرمایا کہ اس کی کامیت کا ہیں تب احساں ہوا جب وہ بھی ختم ہو گئیں۔ پھر ہم سب تک پہنچ گئے تو چھوٹی پہاڑی تھنی ایک بھلی بل۔ لکھتے اُس میں اٹھارہ روز تک کھایا پھر حضرت ابو عبیدہ نے اُس کی ڈھکیسیاں کھڑی کرنے کا حکم دیا۔ پھر ایک اونٹ کو گزارنے حکم دیا تو وہ اُن سے مس ہوئے بغیر گزر گیا۔

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کے زادراہ ختم ہو گئے اور وہ وہی دست ہو گئے تو لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کہ اپنے اونٹ ڈھکیس کر دیں تو آپ نے انہیں اجازت دے دی انہیں حضرت عمرؓ ملے اور انہیں بتایا تو کہنے لگے کہ اونٹوں کے بغیر کیسے گزارہ کر گئے؟ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! اپنے اونٹوں کے بعد لوگ یکے گزراؤقت کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں منادی کروا دو کہ اپنا زادراہ ملے اُنہیں چھوڑنا ایک دسترخوان بچا دیا اور اُن پر وہ سارا جمع کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اُن پر دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے لوگوں کو بلایا تو وہ اپنے رتھ پر کھڑے ہوئے اور سارے فائدہ ہو گئے آپ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی ہے کوئی مسیود مگر اللہ اور میں اُس کا رسول ہوں۔

ابوالخاضی سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خانہ صحریٰ سے پھر اونٹ ڈھکیس کیا جاتا اور اُن کا گوشت دس بکرے قیسر کا جاتا۔ ہم سورج غروب ہونے سے پہلے اُسے پکا کر کھایا کرتے تھے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

التسلح فامر علیہم ابا عبیدہ بن الجراح وھو  
ثلث ماشق فانہم فخرجنا حتی اذا کنا ببعض  
القدرین فینی الزاد فامر ابو عبیدہ یا زواد ذلک  
الجیش فجمع ذلک کلہ فکان مزودنی تشر فکان  
یقوتنا کل یوم قلیلہ قلیلہ حتی فنی کلہ فیکف  
یصیبنا الا تشر فکف فقلت وما تعنی تشر  
فقال لقد وجدنا فقد احین فنیث قال ثم انکمینا  
الی البغویا ذابوت مثل الظرب فاکل منه ذلک  
الجیش ثمانی عشرہ لیلۃ ثم امر ابو عبیدہ یضلعین  
من اضلاعہ ففصبنا ثم امر برجلہ فجلت شد  
موت تحتہا فلم یصبہما۔

۲۳۰۹۔ حک ثنا بشر بن مروحیم حدثنا حارث بن  
اسمعیل عن یزید بن ابی حبید عن سلمۃ قال سمعت  
ازاد القوم واملقوا فانوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
فی حجر ثم قال لکم فلیقہم عمر فاحبوا فقتل  
ما یقاؤ ثم بعدا بکم فدخل علی النبی صلی اللہ علیہ  
وسلم فقال یا رسول اللہ ما بقاؤکم بعدا بکم  
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناد فی الناس  
فما لکم یصل انما وھو فی سطر الذلک یظلم و  
جعلہ علی الخیم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
فدعا وبارک علیہ ثم دعا ہریرا وعبیدہ ثم فاحتشی  
الناس علی فرعہا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اسمک ان لک الصلاۃ اللہ وافی رسول اللہ۔

۲۳۱۰۔ حک ثنا محمد بن یوسف حک ثنا ابو ذر عن حکم  
ابو النجاشی قال سمعت سہام بن خدیج قال کنا  
نصل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العصر فنخرج جردا  
فنفقس عشر قیسر فناکل لھما فیصبحا قبل ان  
تغرب الشمس۔

۲۳۱۱۔ حک ثنا محمد بن القلاء حک ثنا حماد بن

علیہ وسلم نے فرمایا، اس شعریوں کا جب دورانِ جہاد تو شہر ختم ہونے لگے یا مدینہ منورہ میں ان کا سامان خور و نوش تھوڑا رہ جائے تو وہ سارے پیچھے ہوئے کو ایک کپڑے میں جس کتے ہیں اور ہر ایک برتن کے ساتھ آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں پس وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

جو مال دُوحے داروں کا ہو تو دونوں زکوٰۃ میں برابر برابر شمار کر لیں۔

ثمامہ بن عبد اللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر نے ان کے بیٹے فرض زکوٰۃ لکھ کر بھیجی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے۔ فرمایا کہ جہاں مال دُوحے داروں کا ہو تو دونوں اپنے اپنے حصوں کے مطابق اپنی اپنی زکوٰۃ شمار کر لیں۔

### بکریاں تقسیم کرنا

عباد بن رافع بن رافع بن خدیج نے اپنے دادا اہان سے روایت کی ہے کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو بھوک کا سامنا ہوا تو انھوں نے اونٹ اور بکریاں ذبح کر لیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پچھلے لوگوں کے ساتھ تھے۔ انھوں نے بھاری سے ذبح کر کے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو ہانڈیاں اکٹری دی گئیں۔ پھر مال تقسیم کیا تو دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار کیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ لوگوں نے وہ پکڑ لیا لیکن عاجز رہا۔ اہان دونوں کے گھوڑے تھے۔ پس ایک آدمی نے اُسے تیرا راتوا اللہ تعالیٰ نے اُسے ٹھہرا دیا۔ فرمایا کہ ان جانوروں میں بعض جنگی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں جب تم انھیں قابو نہ کر سکو تو ایسا ہی کیا کرو۔ دادا اہان نے فرمایا کہ اگلے روز دشمن سے ٹکر ہونے کی توقع اور دشمن تھا جب کہ ہمارے پاس چھری نہیں تھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا ہم بانس کی لکڑی سے ذبح کر سکتے ہیں انھوں نے کہ جو چیز خون بہا دے اور لاش کا ہم پر لگایا ہو اُسے کھا لو جب کہ وہ حالتِ اذنا من نہ ہو اور میں تمہیں ان کے متعلق بتاتا ہوں کہ دانت تو بڑی ہے اور ناخن جشیوں کی چھری ہے۔

أَسَمَاءُ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي مُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيَّينِ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزَا وَفَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِسَاءَةٍ وَاحِدَةٍ بِالسُّوِّيَّةِ فَهُوَ مَبْنِيٌّ وَأَنَا مِنْهُمْ۔

بَابُ ۱۵۱ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوِّيَّةِ فِي الصَّدَقَةِ۔

۲۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ كِرْيَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَا جَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسُّوِّيَّةِ۔

بَابُ ۱۵۲ قِسْمَةُ الْغَنَمِ۔

۲۳۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكِيمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ بْنِ خَدِجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسُ جُوعًا فَأَصَابُوا إِبِلَهُمْ وَحَمَلًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَخْرِيَّاتِ الْقَوْمِ فَعَحَلُوا وَذَبَحُوا وَنَسَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَانْفَثَتْ ثُمَّ قَسَمَ قَدَلٌ عَشْرَةَ مِّنَ الْغَنَمِ بِيَعْرِ قَنْدٍ مِنْهَا بَعِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ كَيْسِيَّةٌ فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَعَبَسَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ يَهْدِيَهُ إِلَيْنَا شِمًا أَوَّابِدًا وَابِدًا الْوَحْشِ فَمَا عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ لَهْكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُو أَوْخَانَ الْعَدُوِّ وَعَدَاؤَ كَيْسَتٍ مُدَى أَفَنَدَلُكُمْ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَمَا الدَّمُ وَذَكَرْنَا سَمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكَلِمَةُ كَيْسٍ الْبَشَرِ وَالْظُّفَرِ وَسَاحِلِ لَكُمْ عَنْ ذَلِكَ



أَتَا الْبَيْتَ فَعَطَّ وَأَمَّا الطَّغْرُ فَسُدِّي  
الْحَبْنَةُ-

باب ۱۵۱ الثَّمَرَانِ فِي الثَّمَرَيْنِ الشُّكْرَانِ  
حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ-

۲۳۱۴- حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سَفِينُ  
حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُهَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ  
يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَأَ الرَّجُلُ  
بَيْنَ الثَّمَرَتَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ-

۲۳۱۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَتْنا سَنَةٌ فَكَانَ  
ابْنُ الرَّبِيعِ يَرْمِيْنَا الثَّمَرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ  
بِمَا يَقُولُ لَا تَفْعَلُوا يَا نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَهَبَ عَنِ الْقُرْآنِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ  
أَخَاهُ-

مشرکہ کھجوروں میں سے دو ملا کر نہ کھائے جب تک اس  
کا ساتھی اجازت نہ دے۔

جبلہ بن سہیم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے  
کہ کوئی شخص دو کھجوریں ملا کر کھائے جب تک اپنے ساتھی سے  
اجازت حاصل نہ کرے۔

جبلہ سے روایت ہے کہ ہم مدینہ منورہ میں تھے اور قحط میں مبتلا  
ہو گئے تو حضرت ابن زبیر بھی کھانے کے لیے کھجوریں دیا کرتے حضرت  
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے، ملانا نہیں  
کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع  
فرمایا ہے مگر یہ کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت حاصل کرے۔



## دسواں پارہ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے  
چیزوں کو ساجھیوں میں مناسب قیمت کے ساتھ  
تقسیم کرنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مشترک غلام سے اپنے ساجھے  
کا آزاد کیا یا اپنا حصہ آزاد کیا اور اس شخص کے پاس اتنی رقم ہو جو اس  
کی انصاف سے مقرر کردہ قیمت کے برابر ہو تو آزاد ہے ورنہ وہ اتنا  
ہی آزاد ہوگا جتنا اس شخص نے آزاد کیا۔ کہار ایوب راوی نے کہا کہ  
مجھے یہ نہیں معلوم کہ اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا جتنا اس شخص نے آزاد کیا۔  
یہ نافع کا قول ہے یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کا حصہ ہے۔  
بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے  
مشترک غلام کو اپنے حصے کا آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے  
کہ اس کے مال میں سے غلام کو پوری آزادی دلائے۔ اگر غلام کے  
پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف کے ساتھ قیمت لگائی جائے گی اور  
مزدوری کی دوائے ہوئے اسے مشقت میں نہیں پھنسا یا جائے گا۔

کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جائے۔  
عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ  
کی حدوں کو قائم رکھنے والوں اور توڑنے والوں کی مثال ایسی ہے  
جیسے کشتی کے سواروں نے اپنا حصہ تقسیم کر لیا۔ بعض کے حصے میں  
اوپر والا حصہ آیا اور بعض کے حصے میں نیچے والا۔ پس جو لوگ نیچے تھے  
انہیں پانی لینے کے لیے اوپر والوں کے پاس جانا پڑتا تھا انہوں نے  
کہا کہ کیوں نہ ہم اپنے حصے میں سوراخ کر لیں اور اوپر والوں کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ الْفَيْءِ تَقْوِيمِ الْأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ  
بِقِيمَةِ عَدْلٍ.

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَفَّنَ  
شَقِصًا لَهُ مِنْ عَمَلٍ أَوْ شَرَكًا أَوْ قَالَ نَصِيبًا وَكَانَ لَهُ  
مَا يَكْفِيهِ ثُمَّ نَفَقَ الْعَدْلُ فَهُوَ عَقِيقٌ وَلَا يَفْقِدُ عَقِيقَ  
مِنْهُ مَا عَقَنَ قَالَ لَا أَدْرِي قَوْلُهُ عَقِيقٌ مِنْهُ مَا عَقَنَ قَوْلُ  
مَنْ نَافِعٍ أَوْ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۲۳۱۷۔ حَدَّثَنَا يَسْرُبْنُ مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ الْأَسَدِ  
عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَغُلِبَ  
خَلَصَهُ فِي مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قَوْمَ الْمَمْلُوكِ  
قِيمَةُ عَدْلٍ لَمْ تَسْتَسْجِعْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ.

بَابُ الْفَيْءِ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْمُسْتَهَامِ فِيهِ.  
۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا كَرِيْبُ قَالَ  
سَمِعْتُ عَامَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ  
وَالْقَائِمِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ  
بَعْضُهُمْ غُلَاظٌ وَبَعْضُهُمْ اسْفَلًا فَكَانَ الَّذِينَ فِي اسْفَلِهَا  
إِذَا اسْتَقْوُوا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ قَوْهُمْ فَقَالُوا  
لَكَآ تَأْخُزُّنَا فِي نَصِيبِنَا خَرَقُوا وَلَمْ تُؤْذِنُوا فَوَقْنَا فَمَنْ



يَنْزِلُ كَوْهَمًا أَلَا هَلْ كَوَّاهِمِينَ قَدْ أَخَذُوا عَلَى  
أَيْدِيهِمْ نَجْوًا أَوْ نَجْوًا جَمِيعًا.

**باب ۱۵** شِرْكَةُ النِّسَاءِ وَأَهْلِ الْبَيْتِ.

۲۳۱۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَامِرِيُّ  
الْأَوْسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ  
أَبْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ  
الَّتِي تَحْتَلِي يُونُسَ عَنْ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
عُرْوَةُ أَنَّ النَّبِيَّةَ سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى  
وَرَأَى خِفْتُمْ إِلَى رَبِّكُمْ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ النِّسَاءُ كَكُونُ  
فِي حَجَرٍ وَلَيْتَ شَرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَسَالُهَا  
فَيُرِيدُ وَلَيْتَ مَا كَانَ تَتَزَوَّجُهَا بِغَيْرِ أَنْ يُفْسِدَ فِي صِدْقِهَا  
فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَهِيَ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا  
أَنْ يُفْسِدُوا لَهُنَّ وَيُطْلِقُوا مِنْهُنَّ عَلَى سِتْرٍ مِنْ الْبُخْلِ  
وَأَمْرُهُ أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ  
قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ تَعْلَمُ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
وَلَيْسَتْ فَتَوْنَكُ فِي النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ  
تَنْكِحُوهُنَّ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّكَ يُشَلِّي عَلَيْكُمْ فِي  
الْكِتَابِ الْآيَةِ الْأُولَى الَّتِي قَالَ فِيهَا قَرَأَ وَخَفْتُمْ إِلَّا  
تُفْسِدُوا فِي النِّسَاءِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ  
قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَالَ اللَّهُ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى وَتَرْغَبُونَ  
أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِبَيْتِهِ  
الَّتِي تَكُونُ فِي حَجَرٍ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةً الْمَالِ وَالْمَالِ  
فَهِيَ أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَسَالِهَا مِنْ تَشَى  
النِّسَاءِ لَا يَأْتِي الْفُسْطُ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

**باب ۱۶** الشِّرْكَةُ فِي الْأَرْضَيْنِ وَطَرِهَا.

۲۳۲۰. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ  
أَحْبَبًا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَارِثِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَأَنَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۱۵ شِرْكَةُ النِّسَاءِ وَأَهْلِ الْبَيْتِ.

پس جانے کی رحمت سے بچیں پس اگر وہ انہیں ان کے ارادے کے مطابق  
چھوڑے رہیں تو سب ہلاک ہو جائیں اور اگر ان کے ہاتھ کپڑے تو بچ جائیں  
قیم اور ابلی میراث کی شرکت۔

عبد العزیز بن عبد اللہ عامری اویسی، ابراہیم بن سعد، صالح  
ابن شہاب، عروہ نے حضرت عائشہ سے پوچھا۔ بنت یونس، ابن شہاب  
عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا  
قرآن خفتم الى ربكم فقلت يا ابن اُختي هي النساء ككون  
في حجر وليت شركه في ماله فيعجبه ماله وجسالة  
فيريد وليت ما كان تزوجها بغير ان يفسد في صديقها  
فيعطيهما مثل ما يعطيهما غيره ففهموا ان ينكحوهن الا  
ان يفسدوا لهن ويطلقوا منهن على ستر من البخل  
وامرؤ ان ينكحوا ما طاب لهم من النساء سواهن  
قال عروة قالت عائشة تعلم الناس استفتوا رسول  
الله صلى الله عليه وسلم بهذه الآية فانزل الله  
وليس فتونك في النساء الى قوله وترغبون ان  
تنكحوهن والذي ذكر الله انك تشللي عليكم في  
الكتاب الآية الاولى التي قال فيها قرأ وخفتم الا  
تفسدوا في النساء فان لم يكن ما طاب لكم من النساء  
قالت عائشة وقال الله في الآية الاخرى وترغبون  
ان تنكحوهن يعني هي رغبة احدكم لبنته  
التي تكون في حجر حين تكون قليلة المال والمال  
فهو ان ينكحوا ما رغبوا في مالها وجسالة من تشى  
النساء لا يأتي الفسوس من اجل رغبتهن عنهن.

**باب ۱۶** الشِّرْكَةُ فِي الْأَرْضَيْنِ وَطَرِهَا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر زمین میں حی شفعہ مقرر فرمایا ہے جب  
بیک تقسیم نہ کی جائے، مدین قائم نہ کی جائیں اور راستے تبدیل نہ



کر دیے جائیں۔ ورنہ پھر شفعہ نہیں ہوتا۔

جب شرکا گھر کو تقسیم کر لیں تو لوٹانے اور شفعہ کرنے کا حق نہیں۔

ابو سلمہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جب تک تقسیم نہ کی جائے، مد بندی نہ کی جائے اور راستے تبدیل نہ کر دیے جائیں ورنہ شفعہ نہیں ہے۔

سونے چاندی میں شرکت اور جو چیز مصرف میں آئے۔

سلیمان بن ابو مسلم کا بیان ہے کہ میں نے ابو المنہال سے دست بدستی تجارت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میری ایک سا جھی نے ایک چیز دست بدست خریدی اور ایک اوصار تو ہمارے پاس حضرت براہ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے پس ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اور میرے سا جھی حضرت زید بن ارقم نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو دست بدست ہو اسے لے لو اور جو ادھار ہو اسے چھوڑ دو۔ کاشتکاری میں زمینوں اور مشرکوں کی مشارکت۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودیوں کو خیبر کی زمین عطا فرمائی کہ وہ اس میں کام کریں اور کھیتی باڑی کرتے رہیں جس کے عوض پیداوار کا نصف ان کے لیے ہوگا۔

بکریوں کو تقسیم کرنا اور ان میں انصاف۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں بکریاں عطا فرمائیں کہ انہیں ذبح کر کے صحابہ کرام میں ان کا گوشت تقسیم کر دیا جائے، چنانچہ

الشَّفْعَةُ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقَسِّمْ قَادًا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطَّرِيقُ فَلَا شَفْعَةَ.

باب ۱۵۶۹ اِذَا اُنْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّوْرًا وَهَيَّرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ مُجُوعٌ وَلَا شَفْعَةٌ.

۲۳۲۱- حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَخْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشَّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقَسِّمْ قَادًا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطَّرِيقُ فَلَا شَفْعَةَ.

باب ۱۵۷۰ الْاِشْتِرَاكُ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الْقَرَفُ.

۲۳۲۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَعْنَى بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمُ بْنُ ابْنِ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْمُنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا فَقَالَ اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكَ لِي شَيْئًا يَدًا يَدًا وَلَيْسَ بِيَّةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلَنَا فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكَ لِي يَدًا يَدًا وَسَأَلَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا يَدًا فَخَذُوا وَكَانَ نَسِيئَةً فَذَرَوْهُ.

باب ۱۵۷۱ مُشَارَكَةُ الْيَدِ فِي الْمُسْهِرِ كَيْنَ فِي الْمَزَارَعَةِ.

۲۳۲۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَوْزِيَّةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ لِيَهُودَ أَنْ يَتَعَمَلَوْهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا.

باب ۱۵۷۲ قِسْمَةُ الْغَنَمِ وَالْعَدْلُ فِيهَا.

۲۳۲۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يُقَسِّمُهَا



هَلَى مَصَابِيَهُ مَصَابِيَهُ فَبَقِيَ عُمُوهُ قَدْ كَرِهَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَنِعَ بِهِ أَنْتَ -

باب ۱۵۴۳ الشَّرْكَةُ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ وَيُذَكَّرُ أَنَّ رَجُلًا سَادَمَ شَيْئًا فَخَضَمَتْهُ الْخُرَاقِي عُثْمَانُ لَهُ شِرْكَةٌ -

۲۳۲۵ - اصْنَعُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ اخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ اخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ زُهْرَةَ عَنْ مَعْبُدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَذْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبْتِ بِهِ أَنَّهُ زَمِبُ بَنَتِ حُمَيْدٍ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَعْدُ فَقَالَ هُوَ صَغِيرٌ فَتَسَمَّ رَأْسُهُ وَدَعَا لَهُ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبُدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخُورُ بِهِ جَدُّكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّورِيِّ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيُلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ أَشْرَكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَاكَ يَا بَرَكَةَ فَيَشْرِكُكُمْ فَرَجَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمُغْزِلِ -

باب ۱۵۴۴ الشَّرْكَةُ فِي الرَّقِيقِ -

۲۳۲۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي مَسْلُوكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُمْ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْ رَضِيَ بِهِ يُقَامُ فِيهِ عَدْلٌ وَيُعْطَى شِرْكَاءُ وَكَاهِصَتَهُمْ وَيُخْلَى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ -

۲۳۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَسَمٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَسِيلٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ أَعْتَقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَلَا يَسْتَأْذِنُ غَيْرَ مُشْفِقٍ عَلَيْهِ -

باب ۱۵۴۵ الْأَشْرَاقُ فِي الْهَدْيِ وَالْبُدَنِ -

ایک بچہ بیچ رہا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا پس آپ نے فرمایا کہ اسے تم اپنے لیے ذبح کر لو۔  
کھانے وغیرہ میں شرکت۔ منقول ہے کہ ایک آدمی نے سودا کیا تو دوسرے نے اسے آٹھ کا اشارہ کیا۔ حضرت عمرؓ نے دیکھ کر سمجھ گئے کہ یہ اس کا سا جی ہے۔

زہرہ بن معبد نے اپنے جد امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ پایا اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت حمید انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، پھر عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! اسے بیعت کر لیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کم سن ہے پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی۔ چنانچہ زہرہ بن معبد کا بیان ہے کہ ان کے جد امجد حضرت عبد اللہ بن ہشام جب انہیں لے کر بازار جاتے اور ملہ خریدتے تو انہیں حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن زبیرؓ جاتے تو وہ حضرات کہتے کہ ہمیں بھی شریک کر لو کیونکہ ان کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی تھی پس یہ انہیں شریک کر لیتے تو اکثر اوقات انہیں لوندی غلام میں شرکت۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اگر اس کے پاس مال ہو تو سارا ہی آزاد کرے یعنی جو اس کی قیمت انصاف کے ساتھ معقر کی گئی ہو اور سا بھیسوں کو ان کے حصے دے کر اس کی غلامی کا مستصاف کر دیا جائے و آزاد کر دیا جائے۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کرے تو اگر اس کے پاس ہے تو سارا ہی آزاد کر دے ورنہ اسے مزدوری کے وقت مشقت میں نہ ڈالاجائے۔

قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شریک ہونا۔



وَإِذَا اشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدَى -

۲۳۲۸. حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ اللَّهِ فِي الْحَقِيقَةِ يُكَلِّمُ النَّاسَ لَا يَخْلُقُهُمْ شَيْئًا فَلَمَّا قَدِمْنَا آمَنَّا فَجَعَلْنَا هَاهُنَا وَأَن تَحِلَّ لَنَا أَنْ نَسْتَأْذِنَ فَنَقُصُّ فِي ذَلِكَ أَمَّا لَمْ نَقْطُرْ مَدِينًا فَقَالَ جَابِرٌ نَقُصُّ أَحَدًا إِلَى مَدِينَةٍ وَذَكَرَهُ يَقْطُرُ مَدِينًا فَقَالَ جَابِرٌ كُنْهُ فَلَمَّ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ بَلَّغُوا النَّاسَ أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ لَا تَأْتِي بَرَكَاتُهُ إِلَّا بِطُغْيَانٍ وَكَوْافٍ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِئٍ مَا اسْتَغْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنِّي أَمْرِي الْهَدْيُ لَا هَلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جُعْشَمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هِيَ لَنَا أَوَّلُ لَبَدٍ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ فَتَالَ وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَعْنِي لَبَدِيكَ يَا أَهْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ الْآخَرُ لَبَدِيكَ بِحَبَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَأَنْفَرَكُهُ فِي الْهَدْيِ.

باب ۱۵۷ من عدد عشر من الغنم بجزء في النعم.

۲۳۲۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ تَنَامُ سَبْعِي صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزِي الْخُلَفَاءِ مِنْ بَيْتِهِمْ فَاصْبَنَّا عَمَّا قَرِيبًا فَحَجَل الْقَوْمَ فَاعْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُلْتُ شِعْرَ عَدَلٍ عَشْرًا مِنْ نَعْمٍ بِحُزُورٍ شَحْرَانِ بَعِيرَانِ وَكَيْسٌ فِي الْقَوْمِ

اور جب ایک آدمی دوسرے کا اس وقت شریک ہو جبکہ قربانی کا جانور روانہ کر دیا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۳ روزی الحجہ کی صبح کو رکتہ مکہ میں، وارد ہوئے اور حج کا احرام باندھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھ دوسری چیز رکتہ کو شامل نہیں کیا تھا جب ہم پہنچ گئے تو ہمیں حکم فرمایا کہ اسے طروہنا لیں اور اپنی غورتوں سے صحبت کر لیں تو صحابہ کرام میں اس بات پر چرچا ہونے لگا۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے بتایا کہ ہم میں سے بعض تو اس حالت میں مٹی جابیں گے کہ ان کی شرمگاہوں سے مٹی ٹپک رہی ہوگی۔ حضرت جابر نے اپنی ہتھیلی کے ساتھ اشارہ کیا جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ ایسا اور ایسا کہتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میں ان سے زیادہ نیک اور خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہوتا جواب ہوا تو میں قربانی کا جانور نہ بھیجتا اور اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا لیکن حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ رعایت صرف ہمارے لیے ہے، فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ حضرت جابر نے کہا کہ حضرت علی بن ابوطالب آگئے ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں اسی کی لہیک کنتا ہوں جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھماہر کے مقام ذی الحلیفہ میں تھے تو ہمیں غدیرت میں کب۔ یاں ملیں اور اونٹ لوگوں نے حملت سے کام لیتے ہوئے ہانڈیوں میں ان کا گوشت رکھنے کے لیے چڑھا دیا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ کے حکم سے انہیں انڈیل دیا گیا پھر آپ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار فرمایا۔ چنانچہ ایک اونٹ بھاگ کھڑا ہوا اور لوگوں میں گھسوا



کم ہوتے تھے یہاں ایک آدمی نے اسے تیر یا ما اود تیر کے ساتھ اسے رکھا  
لیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موشی بھی جنگلی  
جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں لہذا جس پر تم قابو نہ پا سکو تو اس  
کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔ عبا یہ بن مفاعہ کا بیان ہے کہ میرے بچے ماجد  
عرض گزار ہوئے کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امید اور غم شہ ہے کہ کل ہماری  
دشمن سے ٹکری ہوگی لیکن ہمارے پاس چھری نہیں ہے تو کیا ہم بانس کی  
لکڑی سے دھج کر رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جلدی کرو یا دیکھو جو چیر خوں  
بہاؤے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو کھا لو یا سوائے وانت اور تانخ کے

## رهن کا بیان

اللہ کے نام سے شروع ہو کر اہرمان نہایت رحم کرنے والا ہے۔  
حالت اقامت میں رہن رکھنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور  
اگر تم سڑیں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گروی ہو قبضے میں دیا ہوا۔  
(سورہ البقرہ، آیت ۲۸۳)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے اپنی زدہ جو کے بدلے گروی رکھی اور میں نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹیاں اور متغیر چربی لے کر حاضر  
ہوا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آج کل آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کے پاس اناج نہیں ہے یا سوائے ایک صاع کے حالانکہ  
گھر نہیں۔

ف: اس حدیث سے ایک تریہات ثابت ہوئی کہ آل محمد میں آپ کی ازواج مطہرات سب سے پہلے شامل ہیں۔  
دوسری بات یہ بھی مد نظر رہے کہ آپ کے نو حوول میں صرف ایک صاع جو ہونا حقیقی مجبوری کی بنا پر نہیں تھا بلکہ برہنہ بندی  
معاظرتہ تاجر آپ کی سخاوت و قناعت کے باعث تھا ورنہ حقیقی حال تو یہ تھا جیسا کہ آپ نے خود بتا دیا تھا۔ یا عایشۃ  
لو شئت لسا رت معی جبال الذهب اے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلنے لگیں۔ اسی حقیقت  
کو ایک دانہ سے زانے کیوں بیان فرمایا ہے۔

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا  
اُس فہم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

الْأَخِيلَ يَسِيرَةً فَرَمَاكَ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ يَسْفِهِي فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ يَهْلِيكَ وَاللَّهِ يَا أَيُّهَا  
كَوَادِبُ الْوَحْشِ فَمَعْلَبُكُمْ فَنَهَا قَا ضَعُوهَا هَكَذَا قَالَ  
قَالَ جَلِي يَرْسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَجُوءُ وَخَفَاتُ أَنْ تُلْفَى الْعُدَّةُ  
عَدَاؤُ لَيْسَ مَعْنَا مَدَى فَنَزَّجَ بِالْقَصَبِ فَقَالَ أَجْعَلْ  
أَوْ لِي مَا أَنْفَعَهُ الدَّمُ وَكَذَلِكَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكَلَّمَ الْبَيْتَ  
الْبَيْتَ وَالْظُّفْرُ وَسَاحِدُ كُنْزٍ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا الْبَيْتُ  
فَقَطَعَهُ قَوْلًا الْظُّفْرُ فَمَدَى الْحَبْشَةَ

## کتاب الرهن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بَابُ فِي الرِّهْنِ فِي الْحَضَرِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى  
وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهْنٌ  
مَقْبُوضَةً

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ  
حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهْنُ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ بِشَحِيرٍ وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَبْرٍ شَعِيرٍ قَدْ هَالَتْ سِنِيخَةٌ  
فَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَضْيَعُ لَالٍ فَقَدْ صَلَّى اللَّهُ  
إِلَاصَاعًا وَلَا أَمْسَى فَرَأَيْتُمْ لَيْسَعَةً أَبْيَاتٍ

۱۵۷۱ مَن تَرَهَنَ دِرْعَةً۔

٢٣٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ تَرْحَمَنِ حَدَّثَنَا  
الْأَعْمَشُ قَالَ تَدَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الرَّهْنِ وَالْقَيْلِ  
فِي السَّلَاقِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ  
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ  
يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى آجَلٍ وَرَهْنَهُ دِرْهَمًا.

باب ۱۵۴۹ من السِّلَاحِ -

٢٣٣٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْفَتَ بْنَ عَمْرِو بْنِ هُبَيْرٍ يَقُولُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُفِبَ بَيْنَ الْأَشْرَفِ  
فَأَتَاهُ أَدَى اللَّهِ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ أَنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ إِمَّا دُنَا أَنْ تُسَلِّفَنَا  
وَسُقَاؤُكُمْ سُقَيْنِ فَقَالَ إِمَّا دُنَا أَنْ تُسَلِّفَنَا وَسُقَاؤُ  
وَسُقَيْنِ فَقَالَ ارْهُونِي نِسَاءَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَرْهِنُكَ  
نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ قَامَ ارْهِنُونِي  
أَبْنَاؤُكُمْ قَالُوا ارْهِنْ أَبْنَاءَنَا فَيَسِبُّ أَحَدُهُمْ يَقُولُ  
رُهْنٌ يَوْسُفِي أَوْ وَسُقَيْنِ هَذَا عَارٌّ عَلَيْكَ  
وَلَيْكُمَا نَرْهِنُكَ اللَّهُمَّ قَالِ سُفْيَانُ يُعْنِي لِيَسْلَمَ  
فَوَعَدَا أَنْ يَأْتِيَهُ فَيَقْتُلُوهُ شَرًّا اتَّوَا إِلَهُنِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ.

**باب ١٥٨** الرهن من مذكوب ومخلوب وقال مغيرة  
عن ابن أبي عمير سؤكب الضالة بقدر علفها و  
تخلب بقدر علفها واليهن من مثله.

٣٣٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا  
عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الرَّهْنُ مُيُوكَبٌ يَنْفَقَتُهُ وَيُشْرَبُ  
لَنْ الدَّرَادَ إِنْ كَانَ مَرْهُونًا.

٢٣٣٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا كُرَيْبٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

جس نے اپنی زرہ گروی رکھی۔

ابن عربی کا بیان ہے کہ ہم نے ابراہیم خلیلیؑ کے پاس ذکر کیا کہ اسلاف کا رہن کے بارے میں کیا معمول تھا تو ابراہیم خلیلیؑ نے بنا یکہ اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی یہودی سے اناج خرید اور مقررہ مدت تک اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

ہتھکار گرومی رکھنا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف کے ہاں سے میں فرمایا کہ میری عمر اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی تھی پس حضرت محمد بن مسلمہ عرض گزار ہوئے کہ یہ خدمت میں انجام دوں گا اور اس کے پاس جا کر ایک دو وقت اناج لینے کا ارادہ ظاہر کروں گا پس انہوں نے اس سے ایک دو وقت اناج ادھا لینے کا ارادہ ظاہر کیا اس نے کہا کہ اپنی عورتوں کو گروی رکھ دو کہ ہم اپنی عورتوں کو کس وجہ سے گروی رکھیں جبکہ عرب کے حسین ترین لوگ آپ ہیں۔ اس نے کہا تو اپنے بیٹوں کو گروی رکھ دو کہ ہم بیٹوں کو کس طرح گروی رکھیں کہ ہر کوئی گالی دے گا کہ ایک دو وقت اناج کے بدلے گروی رکھے گئے یہ تو ہمارے لیے ندامت کا باعث ہو گا ہاں ہم اپنے ہتھیار گروی رکھ دیں گے۔ پس یہ واپس آنے کا وعدہ کر کے چلے آئے اور پھر اسے قتل کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کر دیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس مسئلہ میں فرمایا  
 سواری کا جانور اور دودھ کا جانور گروسی رکھنا۔ منفرہ نے  
 ابراہیم نخعی سے نقل کیا کہ کھوئے ہوئے جانور پر چارے کے حساب سے  
 سواری کی جائے اور چارے کے مطابق دودھ نکالا جائے اور من میں بھی کچھ  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریض جانور پر خرچ کے مطابق سواری  
 کی جائے گی اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ  
 گروسی رکھا ہوا ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور پر پھر خرچ کے مطابق سواری



کی جائے گی جبکہ اسے گروی رکھا ہوا اور خرچہ کے مطابق جانور کا دودھ پیا جائے گا جبکہ وہ گروی رکھا ہوا ہو لیکن خرچہ سواری کرنے اور دودھ پینے والے پر ہے۔

یہود وغیرہ کے پاس رہن رکھنا۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے قلعہ خرید لیا اپنی زندہ اس کے پاس رہن رکھی۔

جب راہن اور مرتہن میں اختلاف ہو تو مدعی علیہ کی پوزیشن۔

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیک نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لیے کھا تو انہوں نے جواباً تحریر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا ہے کہ قسم مدعی علیہ پر ہے۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ اپنے مال کا مستحق ہو جاتا ہے اور اگر وہ قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی کہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے قیل و دام لیتے ہیں سو وہ آل عمران، آیت ۷۷، پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس شریف لائے اور دریافت کیا کہ ابو عبد الرحمن تم سے کیا فرما رہے تھے؟ ابو داؤد کا بیان ہے کہ جو انہوں نے فرمایا تھا وہ ہم نے ان سے بیان کر دیا فرمایا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ خدا کی قسم ایک آدمی کے ساتھ میرا کنوئیں کے بارے میں جھگڑا تھا ہم نے اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کر دو یا وہ قسم دے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ تو قسم کھانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھا جائے وہ مال کا مستحق ہو جاتا ہے اور وہ قسم میں اگر

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاهِنُ يُزَكِّيكَ بِتَفْقِيهِ إِذَا كَانَ مَرْمُوقًا وَلَبِنُ الدَّرِّ يَشْرَبُ بِتَفْقِيهِ إِذَا كَانَ مَرْمُوقًا عَلَى لَبْنٍ عَنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ وَبِشْرَبِ التَّخَفَةِ۔

بِاسْمِهَا التَّاهِنُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَغَيْرِهِمْ۔

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جُوَيْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا شَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا قَرَأَتْهُ دِرْهَمًا۔

بِاسْمِهَا إِذَا اخْتَلَفَ التَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَفُتِحَتْ الْأُمْدَانُ عَلَيْهِ۔

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ أَنَّ التَّاهِنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلِي أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْأُمْدَانِ عَلَيْهِ۔

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ دَاوُدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَا لَا هُوَ فِيهَا فَاجْرُ لَيْلَى اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ إِنَّ الدِّينَ يَشْتَرِفُ بِعَهْدِ اللَّهِ وَآيَاتِهِمْ تَمَنَّا قَلِيلًا فَعَرَأَ الْفَ عَدَا ابْنُ أَبِي نَعْمَانَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ خَدْرَمَ السُّيَمَاءِ فَقَالَ مَا يَحْتَجُّ لَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَحَدَّثَنَا هُ قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَيْلَى وَاللَّهِ أَنْزَلْتُ كَأَنَّ بَيْنِي وَ بَيْنَ رَجُلٍ حُبُومَةً فِي يَمِينٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدُكَ أَوْ يَمِينُهُ قُلْتُ إِنَّهُ إِذَا اخْتَلَفَ وَلَا يُبَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَا لَا هُوَ فِيهَا فَاجْرُ لَيْلَى اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَآيَاتِهِمْ

جہاں ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو

### آزاد کرنے کا بیان

غلام آزاد کرنے کی فضیلت - ارشادِ ربانی ہے۔

امام زین العابدین کے صاحبِ سعید بن مرجانہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا - جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے بچا دے گا۔ سعید بن مرجانہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی بن حسین کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کرنے کا قصد فرمایا جس کے عبد اللہ بن جعفر انہیں دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتے تھے لیکن انہوں نے اسے آزاد کر دیا۔

### کس غلام کا آزاد کرنا افضل ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور راہِ خدا میں جہاد کرنا۔ میں عرض گزار ہوا کہ کون سے غلام کا آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا کہ جو قیمت میں زیادہ اور مالکوں کا پسندیدہ ہو۔ میں نے عرض کی کہ اگر ایسا نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ کسی کاریگر کی مدد کر دیا کسی بے ہنر کا کام سنوار دو۔ عرض گزار ہوا کہ اگر یہ بھی نہ کر سکوں؟ فرمایا کہ لوگوں کو اپنے شر سے بچا رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی جان کے لیے دو گے۔

غلام آزاد کرنا سورج گرہن اور دوسری علامتوں کے وقت مستحب ہے۔

فاطمہ بنت المنذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اسی طرح لیل اور اوروی نے ہشام سے روایت کی ہے۔

ثَمَنًا قَلِيلًا لِّى وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔

### کتاب العتق

باب ۱۵۸ فی العتق وَفَضْلِهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى فَلَكَ سَقْبَةٌ أَوْ لَطْعَامٌ فِی یَوْمٍ ذِی مَسْعَبَةٍ یَتِیْمًا ذَا مَرْجَبَةٍ۔

۲۳۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِی وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِی سَعِیدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَنِ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ قَالَ لِی أَبُو هُرَیْرَةَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَجُلٌ أَغْنَىٰ أَمْوَالُهُ إِلَّا اسْتَنْقَذَ اللَّهُ بِكُلِّ عَصْوٍ مِنْهُ عَصْرًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ مَا نَطَلَقْتُ إِلَّا عِلَىٰ بْنِ حُسَیْنٍ فَتَعَمَّدَ عِلَىٰ بْنِ حُسَیْنٍ إِلَىٰ عَبْدٍ لِّهِ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عِشْرَةَ مِائَةِ دِينَارٍ وَتَمَرًا مِائَةً أَوْ اثْنًا دِينَارًا فَاعْتَقَهُ۔

### باب ۱۵۹ آئِی الرِّقَابِ أَفْضَلُ۔

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ مَوْسَىٰ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَرْوَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آئِی الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِی سَبِيلِهِ قُلْتُ فَآئِی الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا شَأْنًا أَنْفُسَهَا عِنْدَ لَهَا قُلْتُ فَإِنْ تَعَارَفَلْ قَالَ یُعْمَلُ صَانِعًا أَوْ تُصْنَعُ لِمَحْرَقٍ قَالَ فَإِنْ تَمَرًا فَعَمَلٌ قَالَ تَدْعُمُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَرْقَةٌ تَعْدُو بِهَا عَلَى نَفْسِكَ۔

### باب ۱۶۰ مَا یُسْتَحَبُّ بِهِ مِنَ الْعَقَاقِ فِی الْكُفْرِ وَالْإِسَاءَةِ۔

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا آئِیَةُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُعْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَاقَةِ فِی كُفْرِ النَّاسِ تَابِعَهُ عَلِیٌّ

ہر گاہ جس اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق فرمائی اور میرا پست مقام کی۔ وہ جو اللہ کے علم اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل رہے۔ (سورہ آل عمران آیت ۷۷)



فلم یثبت منہ کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ چاند گرہن کے وقت ہمیں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا۔  
جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا مشترک لونڈی کو آزاد کیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایسے غلام کو آزاد کرے جو دو آدمیوں میں مشترک ہو تو اگر وہ گنجائش والا ہے تو نصفانہ قیمت اور اگر کہ غلام کو آزاد کرے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت مقرر کی جائے تو یہ آزاد کر سکے۔ ورنہ مال وہ دوسرے شریک کو ان کے حصے اور اگر کہ اسے آزاد کر دے وہ غلام اتنا ہی آزاد ہوگا۔  
حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام میں سے اتنا آزاد کیا جتنا کہ اس کا حصہ ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس سارے کو آزاد کرے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی واقعی قیمت اور اگر کہ اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس کے ساتھ اس کی نصفانہ قیمت ادا کی جاسکے مسدود بشر نے عبید اللہ سے اس حدیث کو اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مملوک میں اپنا حصہ آزاد کیا یا کسی غلام میں اپنا حصہ ادا اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی نصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو اسے آزاد کر دے۔ نافع کا قول ہے کہ ورنہ اسی کا حصہ آزاد ہوگا۔ ابوب راوی کا بیان ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ نافع نے کسی سے روایت کیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس غلام یا لونڈی کے بارے

عَنِ الدَّرَادِيِّ عَنْ هِشَامٍ ۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ لَنَا أَبُو مُرْعِدٍ لَحْمٌ بِالْعَتَاةِ بِالْمَلِكِ ۱۵۸۱ إِذَا اشْتَقَّ عَبْدُ ابْنَيْنِ ابْنَيْنِ أَوْ امَةٍ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ۔

۲۳۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَمْرٍ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَقَّ بَيْنَ ابْنَيْنِ قَوْلًا كَانَ مَوْسِرًا قَوْلًا عَلَيْهِمْ شُكْرًا يَتَّقُونَ۔

۲۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَنَا مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَقَّ شِرْكًَا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قِيمَةً عَدْلٍ فَأَعْطَى شِرْكَاهُ حَصْمَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِمْ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ ۲۳۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَافِعَ بْنَ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اشْتَقَّ شِرْكًَا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَلْيَبْلُغْهُ قِيمَتَهُ كُلَّهَا إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ مِنْهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يَفْقُومُ عَلَيْهِ قِيمَةً عَدْلٍ فَأَعْطَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

۲۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَشْرَعُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْتَصَرَهُ۔

۲۳۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ تَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَقَّ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شِرْكًَا لَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مِنْ أَسَالٍ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَلْيُؤْتِ عَيْنًا قَالَ تَافِعٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ قَالَ أَشُوبُ لَا أَدْرِي أَشَيْءٌ قَالَهُ تَافِعٌ أَوْ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ۔

۲۳۴۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

محدثاں احادیث  
از ائمہ تاجری آزاد کردہ

میں فتویٰ دیا کرتے جو مشترکہ ہو پھر ایک ان میں سے اپنے حصے کا آزاد کرنا چاہے۔ وہ فرمایا کرتے کہ اس شخص پر واجب ہے کہ اسے مکمل آزاد کر دے جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کی منصفانہ قیمت ادا کر سکے اور وہ اپنے مال سے دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کرے اور غلام کو آزاد کرے اس کا راستہ صاف کر دے۔ حضرت ابن عمرؓ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا کرتے۔ لیث، ابن ذئب اور ابن اسحق اور جریر بن عبد اللہ بن سعید اور اسماعیل بن نافع۔ حضرت ابن عمرؓ نے اسے اختصار کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

جب کسی نے غلام کو اپنے حصے کا آزاد کیا۔ اور اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے کام لیتے وقت مشقت میں نہ پہنچایا جائے بلکہ مکاتبہ کی طرح ہو۔

احمد بن ابور جاد، یحییٰ بن آدم، جریر بن حازم، قتادہ، نضر بن انس بن مالک، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے غلام میں سے اپنے حصے کا آزاد کیا۔ یزید بن زبیر، سعید، قتادہ، نضر بن انس، بشیر بن نہیک، حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی غلام کو اپنے حصے کا آزاد کیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اُسے اپنے مال کے ذریعے آزاد کر دے۔ جبکہ اس کے پاس مال ہو ورنہ اس کی قیمت لگائی جائے گی اور اس سے مزدوری کروائی جائے گی لیکن با مشقت نہیں۔ اسی طرح حجاج بن محمد اور ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے روایت کی اور شعبہ نے اسے اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔

آزاد کرنے اور طلاق دینے میں غلطی اور بھول۔ آزاد کرنا صرف رضا النہی کے لیے ہے اور حضورؐ نے فرمایا کہ ہر ایک کو اس کی نیت کا پھل ملے گا جبکہ بھولنے اور غلطی کرنے والے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔

ندارہ بن ابی واوی نے حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ

سَلَّمَكَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُفْتَى فِي الْعَبْدِ أَوِ الْأَمَةِ يَكُونُ بَيْنَ شَرَكَاءَ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ تَوْصِيَةً مِنْهُ يَقُولُ قَدْ وَجِبَ عَلَيْهِ عِنْدَهُ كُلُّهُ إِذَا كَانَ لِلَّذِي اعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَكْفِيهِ يُقْتَرَمُ مِنْ مَالِهِ فِيمَا أَلْعَدِلَ وَيُذْ فَعَلَ إِلَى الشَّرَكَاءِ أَنْصَابًا وَهُمْ يُحْتَلَى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الثَّيْتِيُّ ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ وَابْنُ إِسْحَقَ وَجُرَيْرٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا

**باب ۱۵۱** إِذَا اعْتَقَ تَوْصِيَةً فِي عَبْدٍ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مُشْتَقِي عَلَيْهِ عَلَى نَحْوِ الْكِتَابَةِ۔

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَازِمٍ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهَيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اعْتَقَ مُقْبِصًا مِنْ عَبْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُبَيْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهَيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اعْتَقَ تَوْصِيَةً أَوْ تَوْصِيَةً فِي مَسْلُوكٍ فَخَلَصَهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَلَا قَرْمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهِ غَيْرَ مُشْتَقِي عَلَيْهِ تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَتَّاجٍ وَابْنُ وَاسِيٍّ وَابْنُ خَلْفٍ عَنْ قَتَادَةَ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ۔

**باب ۱۵۲** الْخَطَا وَالنِّسْيَانُ فِي الْعِتَاقِ وَالطَّلَاقِ وَغَوِيٍّ وَلَا عِتَاقًا إِلَّا لَوْعِبِهِ اللَّهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَلَا نِيَّةَ لِلنَّاسِ فِي دَأْسِهِمْ۔

۲۳۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَبِي أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ



نے میری خاطر میری امت سے درگزر فرمائی جو ان کے دلوں میں خیالات آتے ہیں جب تک وہ ان کے مطابق عمل یا گفتگو نہ کریں۔

علقر بن وقاص لیش نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دار و دار نیت پر ہے اور ہر آدمی کو نیت کا پھل ملے گا۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہے تو وہ ہجرت اللہ اور رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہے تو وہ اسی چیز کی طرف ہجرت شمار ہوگی جس کی طرف ہجرت کی۔

جب کوئی اپنے غلام سے کہے کہ وہ اللہ کے لیے ہے اور آزاد کرنے میں نیت اور گراہوں کا ہونا۔

قیس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ دارالاسلام مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے تو ان کا غلام ان کے ساتھ تھا راستے میں دونوں ایک دوسرے سے بھڑکے جب اس کے بعد وہ پہنچ گئے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ابو ہریرہ! تمہارا غلام تمہارے پاس آگیا۔ عرض گزار ہوئے کہ میں حضور کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ یہ آزاد ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ ان دونوں وہ کہا کرتے تھے۔

غم کی شب دراز تھی، از بس تھیں مشکلات  
مد فکر، گھرے کفر کے ہم کو بلی نجات

قیس کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے ہجرت کرتے ہوئے راستے میں کہا۔

غم کی شب دراز تھی، از بس تھیں مشکلات  
مد فکر، گھرے کفر کے ہم کو بلی نجات

فرمایا کہ راستے میں میرا غلام مجھ سے بھڑکیا۔ ان کا بیان ہے کہ

قَالَ قَالَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
لِي عَنْ أَجَلِي مَا وَسَّوَسْتُ بِهِ صَدُّوهَُا وَلَوْ تَعَمَّلُ  
أَوْ تَكَلَّمُ

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا  
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ الثَّيْبِيِّ عَنْ عُلَيْقَةَ  
بِنِ وَقَّاصٍ الْكَلْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ  
السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِعْمَالُ بِالْإِنِّيَّاتِ  
وَلَيْكُنْ إِمْرِي مَا تَوَلَّى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ  
فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا  
يُعِيشُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا كِهِجْرَتِهِ إِلَى مَا هَا جَرَّ إِلَيْهِ۔  
بِأَوَّلِهِ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ هُوَ لِلَّهِ وَنَوَى  
الْوَتْنَ وَالْإِشْهَادُ فِي الْوَتَنِ۔

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ قَلْبِش عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
أَقْبَلَ نَقْلًا قَبْلَ بَيْتِ الْإِسْلَامِ مَعَهُ غُلَامُهُ حَتَّى حَقَّنَ  
وَأَجِدَ مِنْهُمْ مَا مِنْ صَاحِبِهِ فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ  
حَالِشٌ مَعَ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّيِّئُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا عَبْدٌ لِي لَمْ يَكُنْ  
قَدْ أَتَاكَ فَقَالَ أَمَا إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ  
فَهُرَّحِينَ يَقُولُ۔

يَا لَيْلَةَ مِنْ طَوْلِيهَا وَعَنَائِيهَا

عَلَى أَتْهَامِنْ دَارَةَ الْكُفْرِ فَجَحَّتْ

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ قَلْبِش عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ لَمَّا قُدِّمْتُ عَلَى السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قُلْتُ فِي الظُّلْمِ نِي۔

يَا لَيْلَةَ مِنْ طَوْلِيهَا وَعَنَائِيهَا

عَلَى أَتْهَامِنْ دَارَةَ الْكُفْرِ فَجَحَّتْ

قَالَ قَابَقَ بَيْنِي غُلَامِي فِي الظُّلْمِ قَالَ فَلَمَّا قُدِّمْتُ۔

عَلَى السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ عَشْرٍ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا اخْذْهُ لَكَ فَقُلْتُ هُوَ خُزٌّ لِرَجُلٍ اللَّهُ فَاغْتَفَقْتُ لَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي آسَمَةَ خُزٌّ.

۲۳۵۳- حَدَّثَنَا شَيْهَابُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ لَمَّا أَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَعَهُ عَلَامَةٌ وَهُوَ يَطْلُبُ الْإِسْلَامَ فَقَضَلَ أَحَدُ مَنَاصِرِهِ يَدَهُ وَقَالَ أَمَا لِي أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ

بَابُ ۱۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ الرَّامَةُ مَرْبِيًا.

۲۳۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو النِّعْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَأَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ عَمِدًا إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّ يَفِضُّ إِلَيْهِ ابْنُ وَلِيدَةَ نَزَمَعَةَ قَالَ عُثْمَانُ لَأَنَا بَنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ الْفَقِيرُ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ وَلِيدَةَ نَزَمَعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ نَزَمَعَةَ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ أَخِي عَمِدًا إِلَى اللَّهِ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ نَزَمَعَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا ابْنُ ابْنِ وَلِيدَةَ نَزَمَعَةَ وَوَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةَ نَزَمَعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ نَزَمَعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وَوَلَدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُتِبَ مِنْهُ يَا سُوْدَةُ بِنْتُ نَزَمَعَةَ وَمَتَارَايَ مِنْ شَبَّهٍ يُعْتَبَرُ وَكَانَتْ سُوْدَةُ تَزُوجُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی تو میں آپ کے پاس ہی تھا کہ غلام نمودار ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اسے ابو ہریرہ! یہ تمہارا غلام میں عرض گزار ہوا کہ یہ رضائے الہی کے لیے آزاد ہے پس میں نے اسے آزاد کر دیا۔ ابو کریم نے ابو اسامہ سے آزاد ہے کا لفظ روایت نہیں کیا۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کی اور وہ دارالاسلام پہنچنا چاہتے تھے تو ان کا غلام ساتھ تھا۔ راستے میں دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے انہوں نے کہا کہ میں حضور کو گواہ بنانا ہوں کہ وہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔

اُمّ ولد کا بیان حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت کی نشانیوں سے ہے کہ لونڈی اپنے آقا کو جنے گی۔

عروہ بن زہر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عقبہ بن ابوقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابوقاص سے عہد لیا کہ زمعد کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی تحویل میں لے لینا۔ حضرت عقبہ نے کہا کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ جب زمانہ فتح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں، جلوہ افروز ہوئے تو حضرت سعد نے زمعد کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی تحویل میں لے لیا اور اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ حضرت عبد بن زمعد بھی حاضر ہوئے۔ چنانچہ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا بھائی سب سے کیونکر میرے والد زمعد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی اس کی ولادت ہوئی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمعد کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھا تو وہ تمام لوگوں سے اس رحمتِ قلبہ کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اسے عبد بن زمعد یہ تمہارا ہے کیونکہ تمہارے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اسے سودہ بنت زمعد! تم اس سے پردہ کرنا کیونکہ آپ نے اسے قبہ کے مشابہ دیکھا تھا اور حضرت سودہ بنت کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں۔

عروہ بن زہر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عقبہ بن ابوقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابوقاص سے عہد لیا کہ زمعد کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی تحویل میں لے لینا۔ حضرت عقبہ نے کہا کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ جب زمانہ فتح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں، جلوہ افروز ہوئے تو حضرت سعد نے زمعد کی لونڈی کے بیٹے کو اپنی تحویل میں لے لیا اور اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور ان کے ساتھ حضرت عبد بن زمعد بھی حاضر ہوئے۔ چنانچہ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرا بھائی سب سے کیونکر میرے والد زمعد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور ان کے بستر پر ہی اس کی ولادت ہوئی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمعد کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھا تو وہ تمام لوگوں سے اس رحمتِ قلبہ کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اسے عبد بن زمعد یہ تمہارا ہے کیونکہ تمہارے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اسے سودہ بنت زمعد! تم اس سے پردہ کرنا کیونکہ آپ نے اسے قبہ کے مشابہ دیکھا تھا اور حضرت سودہ بنت کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں۔



## مذہب کی بیع۔

عمر بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مذہب فروخت کر دیا اور کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فروخت کر دیا وہ غلام پچھلے سال ہی مر گیا۔

## ولاد کو بیچنا اور اس کا بہیہ کرنا۔

عمر بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچھلے ولاد کی بیع اور اسے چھپہ کرنے سے منع فرمایا۔

اسود کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بربک کو خرید لیا تو اس کے مالکوں نے ولاد کی شرط رکھی پس میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاد تو اس کے لیے ہے جس نے قیمت دی۔ چنانچہ میں نے اسے آزاد کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بلا لیا اور اس کے خاوند کے بارے میں اسے احتیاط دیا وہ عرض گزار ہوئی کہ اگر وہ مجھے اتنا مال بھی دے تب بھی اس کے پاس نہ رہوں اور اس نے بغیر شوہر رہنا پسند کیا۔

جب کسی کا بھائی یا چچا قید ہو جائے۔ اگر وہ مشرک ہو تو کیا اس کا فدیہ دیا جاسکتا ہے؟ حضرت اس کا بیان ہے کہ حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا اور حضرت علی کا اس مال میں حصہ تھا جو انہیں اپنے بھائی عقیل اور اپنے چچا حضرت عباس سے ملا تھا۔

ابن شہاب نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار کے کچھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بلاگ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو ہم اپنے بھائے عباس کا فدیہ معاف کر دیں؟ آپ نے فرمایا کہ ان کی طرف ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

## باب ۱۵۹۱ بیع المسلمین۔

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِمَّنْ عَبَدَ اللَّهَ عَنْ دُبُرِ فَدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَبَاعَهُ قَالَ جَابِرُ ثَمَاتُ الْفَلَدِ عَامَ أَوَّلِ

## باب ۱۵۹۲ بیع الأولاد و بهیہ۔

۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْأَوْلَادِ وَبَهْيَةٍ

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَأَشْتَرِيَتْ بَرِيرَةَ فَأَشْرَطَ أَهْلُهَا وَلَا هَذَا كَرِهْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتَقْتُمَا فَإِنَّ الْأَوْلَادَ لَمَنْ أَعْطَى أَوْ رَفِيَ فَأَعْتَقْتُمَا فَدَعَاَهَا اسْتَعَيْنَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ أَعْطَاكِ كَذَا أَوْ كَذَا مَا تَهْتَمْتُ بِهَذَا قَالَتْ لَأَشْتَرِيَتْ نَفْسَهَا

باب ۱۵۹۳ إذا أسير أحوال الرجال أو عتقه هل يفادی إذا كان مشركاً؟ قَالَ أَنَسُ قَالَ أَلْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا وَكَانَ عَلَى لَهْ نَصِيبٌ فِي تِلْكَ الْغَنِيمَةِ الَّتِي أَصَابَ مِنْ أَخِيهِ عَقِيلٍ وَعَمِيهِ عَتَابُ

۲۳۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اسْدَنْ فَلَمْ تَرْكُ لَا بَيْتَ أُخْتِنَا

عَبَّاسٍ فَنَدَّاهُ فَقَالَ لَا تَدْعُونِ مِنْهُ وَمِنْهُمْ

بِأَسْمَاءِ

عَنْ الشَّيْخِ

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَغْتَنَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاسْتَأْذَنَ سَرَقَتَهُ وَحَمَلَ عَلَى يَدَيْهِ بَعِيرٌ فَلَمَّا اسْلَمَ حَمَلَ عَلَى يَدَيْهِ بَعِيرٌ وَأَغْتَنَى يَدَيْهِ سَرَقَتَهُ قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُفِيتُ بِأَرْسُولِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ أَتَحَكَّمُ بِهَا لِيَعْنِي أَتَجَرِّبُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْلَمْتُ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ

بِأَسْمَاءِ مَنْ تَمَلَّكَ مِنَ الْعَرَبِ سَرَقَتَهُ وَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدَى وَسَبَى الذَّرِّيَّةَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى حَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا أَمْسَلُوكَ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِمَّا رَزَقْنَاهُ حَسَنًا فَهُوَ يَنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَثْنُونَ الْحَسَنُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ وَدَكْرَعْرَوَةَ أَنَّ مَرْثَانَ وَالْهُسُودَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ جِبْنَ جَاهِدًا وَفَدَى هَوَارِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبَّحَهُمْ فَقَالَ لَا إِنِّي مَعَ مَا تَرَوْنَ وَأَحَبُّ إِلَيَّ نَبِيٍّ إِلَى أَصْدَقَةٍ فَاخْتَارَ فَلَا أَحَدًا مِنَ الظَّالِمِينَ إِلَّا مَا السَّبِيَّ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَظَرُهُمْ بِضَمْعِ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ حِينَ قَعَلَ مِنَ الظَّالِمِينَ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ السَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ لَدَّ إِلَيْهِمْ إِلَّا أَحَدًا مِنَ الظَّالِمِينَ قَالُوا فَإِنَّا نَحْتَارُ

مشرک غلام کو آزاد کرنا۔

ہشام کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد ماجد عروہ بن زبیر نے بتایا کہ حضرت حکیم بن حزام نے زمانہ جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے اور سو اونٹ سواری کے لیے دیے تھے۔ جب یہ معلقہ بگوش اسلام ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض گزار ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ان کے بارے میں ارشاد فرمائیے کہ میں کفر کی حالت کے اندر جو نیک کام کیا کرتا تھا اور ان سے میرا مقصود ثواب حاصل کرنا ہوتا تھا؟ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نے اسلام قبول کر لیا تو گزشتہ نیکوں کا ثواب بھی ملے گا۔ جو کسی عربی کا مالک ہو جائے تو اس کو ہبہ کرنے، بیچنے، جماع کرنے، فدیہ دینے اور اس کے بچوں کو قید کرنے کا بیان۔ ارشاد ربانی ہے۔ اللہ نے ایک کما دت بیان فرمائی کہ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک، خود کچھ اختیار نہیں رکھتا اور ایک وہ جسے ہم نے اپنی طرف سے ابھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے خرچ کرتا ہے چھپے اور ظاہر کیا وہ برابر ہو جائیں گے؟ سب خوبیاں اللہ کو ہیں بلکہ عروہ بن زبیر کمر دان اور حضرت مسور بن مخزوم نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے جب آپ کی خدمت میں ہوازن کا وفد آیا اور انہوں نے اپنے مال اور قیدیوں کے لوٹاٹے کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھیے ہو اور مجھے سب سے درست بات بہت ہی پیاری ہے لہذا تم مال یا قیدیوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو اور میں نے اسی لیے تقسیم میں دیر کی ہے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس سے بھی زیادہ دنوں تک انتظار کیا جبکہ آپ طائف سے بھی لوٹ آئے جب ان لوگوں پر واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں ایک ہی چیز واپس دیں گے تو وہ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے قیدی چھوڑ دیجیے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان قیام فرما ہوئے

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاءَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَغْتَنَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاسْتَأْذَنَ سَرَقَتَهُ وَحَمَلَ عَلَى يَدَيْهِ بَعِيرٌ فَلَمَّا اسْلَمَ حَمَلَ عَلَى يَدَيْهِ بَعِيرٌ وَأَغْتَنَى يَدَيْهِ سَرَقَتَهُ قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُفِيتُ بِأَرْسُولِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ أَتَحَكَّمُ بِهَا لِيَعْنِي أَتَجَرِّبُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْلَمْتُ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ



اور اللہ تعالیٰ کی شایان شان حمد و ثناء بیان کر کے فرمایا۔ انا بعد  
تمہارے یہ بھائی تائب ہو کر میرے پاس آئے ہیں۔ میں ان کے قیدی  
واپس لوٹانے چاہتا ہوں۔ پس جو تم میں سے بطیب خاطر آزاد کرنا چاہے  
تو اسے چاہیے کہ ایسا کر دے اور جو اپنا حصہ رکھنا چاہے یہاں تک  
کہ اللہ تعالیٰ جو ہمیں فتنے کا مال سب پہلے عطا فرمائے تو ہم اس کی قیمت  
ادا کر دیں لہذا ایسا کر دے۔ چنانچہ لوگوں نے بطیب خاطر آزاد کرنے  
کے لیے کہہ دیدے فرمایا کہ ہمیں اجازت دینے والوں اور زندہ دینے والا  
لا کوئی پتہ نہیں لگا لہذا تم واپس جاؤ اور بتا کر ہمارے پاس اپنے معروف  
لوگوں کو بھیجیں۔ پس لوگ واپس چلے گئے اپنے معروف لوگوں سے گفتگو  
کی اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ  
کو بتایا کہ وہ خوشی سے اجازت دے رہے ہیں۔ یہ خبر ہے جو ہوازن  
کے قیدیوں کے بارے میں ہم تک پہنچی اور حضرت انس کا بیان ہے کہ  
حضرت عباس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش  
تافع نے ابن عوف کے لیے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے بنی مصطلق پر حمل کیا جبکہ وہ فاضل تھے اور ان کے جانوروں کو پانی  
پلایا جا رہا تھا۔ پس ان میں جوڑنے کے قابل تھے انہیں قتل کر دیا گیا نیز  
عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا گیا اور حضرت جویریہ اسی روز حاصل  
ہوئی تھیں۔ یہ حدیث مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما نے بیان کی اور وہ اس لشکر میں شامل تھے۔

ابن حمیر بن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو عرب  
کے چند قیدی ہمارے ہاتھ لگے اور ہمیں عورتوں کی خواہش تھی کیونکہ  
تجربہ کی زندگی نے ہمیں تنگ کر رکھا تھا لہذا ہم نے عزل کرنے کا ارادہ  
کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا فرمایا  
کہ اگر ایسا نہ کرو تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جو جان قیامت تک پیدا  
ہونے والی ہے وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گی۔

زمہیر بن حرب، جریر، عمارہ بن قنقاع، ابو زرعرہ، حضرت

سَبِّينَا فَحَقَّامُ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ  
فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُمَا أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ  
إِخْوَانَكُمْ جَاءُوا فَنَاثَرْتَنِي دَلَالِي لَا يَتُتُ أَنْ أُرَى إِلَيْهِمْ  
سَبِّينَاهُمْ مِنْ أَحَبِّ مِمَّنْ كَانَ يُعْتَبَرُ ذَلِكَ فَلْيُفْعَلْ وَ  
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَقِّهِ حَتَّى تُعْطِيَهِ إِيَّاهُ مِنْ  
أَقْلٍ مَا يُفْعَلُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيُفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ هَلْ بَيْنَنَا  
ذَلِكَ قَالَ لَا لَا يَنْدِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مَعَنَ لَمْ يَأْذَنْ  
فَارْجِعُوا حَتَّى يَرَفَعَهُ إِلَيْنَا عَرَفْنَا لَكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعُوا  
إِلَيْنَا فَمَكَّمْتُمْ بِجُرْفَا وَهُمْ نَزَلُوا جَمْعًا إِلَى السَّيِّئِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرُوا أَنَّهُمْ طَلَبُوا أَوَادِنًا فَهَذَا  
الَّذِي يَكْفُلُنَا عَنْ سَبِّهِ هَوَايَيْنِ وَقَالَ أَنَسُ قَالَ عَبَّاسُ  
لَا سَبَّ فِي صَلَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْبَيْتُ لَفَيْسِي فَأَدْبَيْتُ  
عَقِيلًا۔

۲۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا ابْنُ هُوَيْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ كَتَبْتُ إِلَى أَنَسِ  
السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ  
وَهُمْ عَرَفُونَهُ وَأَنَامُوا مُمْسَكِي عَلَى الْمَاءِ فَقُتِلَ مَقَاتِلُهُمْ  
وَسَبَّي دَرَارِيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ حُمُرِيَّةٌ حَدَّثَنِي بِمِ  
عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْجَنَاشِ۔

۲۳۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ  
بَنُ تَمِيمَةَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ مُعْتَدٍ بْنِ يَحْيَى  
بَنِ حَبَّانٍ عَنْ ابْنِ مُعْتَدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ  
فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ  
سَبِّهِ الْعَرَبِ فَأَشْتَهَيْنَا الْمَاءَ فَأَشْتَدَّتْ عَلَيْنَا  
الْعَنَابَةُ وَأَخْبَيْنَا الْعِزْلَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ شَيْءٍ  
كَأَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَأَيُّنَةُ۔

۲۳۶۳۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا خَزِيمَةُ عَنْ



باب ١٥٩ قول النبي صلى الله عليه وسلم العبيد  
اخوانكم فاطعموهم وماتوا كلون وقولهم تعالى  
واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين  
احسانا ويزي القربى واليتامى والمسلمين و  
الجار ذي القربى والجار الجنب والصاحب  
الجنب وابن السبيل وما ملكت ايمانكم من الله  
لا يوجب من كان مختالا فخورا ذي القربى القريب و  
الجنب القريب الجار الجنب يعني الصاحب في السفر  
٢٣٦٥ - حَدَّثَنَا اَدَمُ بْنُ اَيَّاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ اِثْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ اَلْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ  
قَالَ رَأَيْتُ اَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى عُنُقِهِ  
حُلَّةٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَابَبْتُ سَرَجَلًا



فَشَكَرْنَا إِلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ يَا أُمِّهِ سَعْدٌ قَالَ لَا إِيَّاهُ أَخْرَأْتُكَ حَوْلَكَ جَعَلَهُ اللَّهُ هَتَّ أَهْبِي يَكْفِيكَ فَمَنْ كَانَ أَخُوكَ هَتَّ يَدِهِ فَلْيَطْلِعْ عَلَيْهِ مَتَى يَأْكُلُ وَيَلْبَسُ مَتَى يَلْبَسُ وَلَا تَكْلُمُوهُ هَذَا يَغْلِبُكُمْ فَإِنْ كَلَفْتُمُوهُ هَذَا مَتَى يَغْلِبُكُمْ فَأَحْبَبْتُمُوهُ

سے میرا شکوہ کیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم نے اسے ماں کی گالی دی ہے پھر فرمایا کہ یہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے قبضے میں دیا ہے۔ جس کا کوئی بھائی اس کے قبضے میں ہو تو اسے بھی وہی کھلائے جو خود کھاتا ہو اور اسے بھی وہی پہنائے جو خود پہنتا ہو اور اس سے ایسا مشکل کام نہ لو جو وہ کرنے سکیں۔ اگر انہیں کسی مشکل کام پر لگاؤ تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

و: ۱: غلامی کا دور تو اسلام کی برکت سے ختم ہو چکا۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلاموں سے متعلقہ جو تلقین فرمائی ہے وہ آج بھی غمروں اور امیروں کے لیے درسِ عبرت ہے۔ ماتحتوں، ملازموں اور نوکروں کو گالی دینے سے روکا ہے اور یہ بھی یاد کر دیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کی جگہ تمہیں اور تمہاری جگہ انہیں رکھ دیتا تو خود کو ختم کیا سلوک پاتے؟ لہذا انہیں اپنے بھائی سمجھو۔ انہیں حقیر نہ گردانو۔ جو خود کھاؤ وہی انہیں کھاؤ اور جو خود پہنوں وہی انہیں پہناؤ۔ ان سے زیادہ مشکل کام نہ لو اور اگر ان سے مشکل کام لینا ناگزیر ہو تو خود بھی ان کے ساتھ شامل ہو باوجود تاکہ کام کا بوجھ بٹ جائے۔ اس کام کی شدت کا تمہیں بھی پوری طرح احساس ہو جائے۔ یہ ہے وہ آقاؐ اور زیر دستوں کا خیال جس پر انسانیت ہمیشہ ناز کرتی رہے گی اور آپ کے درسِ اخوت پر بیانتہ کبنا پڑ جائے گا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز  
نہ کوئی بندہ رمل اور نہ کوئی بندہ نواز!

باب ۱۵۹۸: الْعَبْدُ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ سَابِقِهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ۔

۲۳۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَائِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَصَحَ سَيِّدُهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ سَابِقِهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ۔

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا دَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَذْبَحَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَأَغْنَمَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَذَى حَقَّ اللَّهُ وَحَقَّ مَوْلَاهُ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

جو غلام اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کا خیر خواہ رہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اپنے آقا کا خیر خواہ رہے اور اپنے رب کی اچھے طریقے سے عبادت کرتا رہے تو اس کے لیے دو گنا اجر ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس لونڈی ہو پھر وہ اسے اچھی طرح سے ادب و آداب سکھائے اور آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کے لیے دو گنا اجر ہے اور جو غلام اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے آقاؐ کو لگاؤں کا حق بھی تو اس کے لیے بھی دو گنا اجر ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک غلام کے لیے دو گنا اجر ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا مہج کرنا اور والدہ کے ساتھ نیکی کرنا نہ ہوتا تو ایسی حالت میں مرنا پسند کرتا کہ میں غلام ہوتا۔

ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی کیا ہی بات ہے جو اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرے۔

غلام پر ہاتھ اٹھانا پسندیدہ ہے۔ نیز عبدی یا امتیٰ کہنے کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اپنے نیک غلاموں اور کیزوں کا (۲۳۶)۔ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک (۲۳۷) اور دروں کو عورت کا خاوند دروازے کے پاس بلا (۲۳۸) اور فرمایا ایمان والی کیزوں سے (۲۳۹) اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ اپنے رب یعنی بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا نافع ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام اپنے سردار کا خیر خواہ رہے اور اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے تو اس کے لیے دو گنا اجر ہے۔

ابو ہریرہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ غلام جو اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرتا ہے اور اس کے آقا کا جو حق ہے اسے اچھی طرح ادا کرتا ہے اور خیر خواہی و فرمانبرداری کرتا ہے تو اس کے لیے دو گنا اجر ہے۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کروا، اپنے رب کو پلا، بلکہ میرا سردار اور میرا آقا کہنا چاہیے اور تم میں سے کوئی عبدی یا امتیٰ نہ کہے بلکہ میرا خادم، میری خادمہ اور میرا غلام کہنا

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الرَّهْطِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ تَوَلَّى الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجَّ وَبَرَّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ.

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْتَمَ مَا لِأَحَدٍ مِنْهُمْ بِخَيْرٍ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَبِنَصَحَةِ سَيِّدِهِ.

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْتَمَ مَا لِأَحَدٍ مِنْهُمْ بِخَيْرٍ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَبِنَصَحَةِ سَيِّدِهِ.

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ ابْنِ بُرْدَةَ عَنْ ابْنِ مَوْسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ.

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْتَمَ مَا لِأَحَدٍ مِنْهُمْ بِخَيْرٍ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَبِنَصَحَةِ سَيِّدِهِ.

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْتَمَ مَا لِأَحَدٍ مِنْهُمْ بِخَيْرٍ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَبِنَصَحَةِ سَيِّدِهِ.

مکرر اس حدیث کا ترجمہ ہے



وَفَتَاتِي وَغُلَامِي۔

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ تَائِفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْتَقَ نَصِيبًا لِمَنْ الْعَبْدُ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَكْفِيهِ قِيَمَتُهُ يُقَوِّمُ عَلَيْهِ قِيَمَةَ عَدْلِ قَامَتْ مِنْ بَيْتِهِ وَالْأَهْلُ فَقَدْ عَقَّتْ مِنْهُ۔

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَازِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ فَهَسْؤُكُمُ عَنْ تَرْعِيَّتِهِ فَإِلَّا يَمِيزَا لَدَى حَلِي النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوكٌ عَنْهُمْ وَالتَّرَجُّلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُوكٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ نَاهِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدٌ وَهِيَ مَسْئُوكَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُوكٌ عَنْهُ إِلَّا كَلَّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوكٌ عَنْ تَرْعِيَّتِهِ۔

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَافِرٌ عَنِ التَّهَرْمِذِيِّ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَبِيعَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَرْتُ الْأُمَّةَ فَأَجْلِدُوا هَاشِمًا إِذَا أَمَرْتُ فَأَجْلِدُوا هَاشِمًا إِذَا أَمَرْتُ فَأَجْلِدُوا هَاشِمًا إِذَا أَمَرْتُ فَأَجْلِدُوا هَاشِمًا۔

بِأَنْبِلٍ إِذَا أَمَرْتُ خَادِمَةً بِطَعَامِهِ۔

۲۳۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَلَى أَحَدُكُمْ خَادِمًا بِطَعَامِهِ فَإِنْ تَرَعَّيْتَهُ مَعَهُ فَلْيَبَاوِلْهُ لِقَمَةٍ أَوْ لِقَمَتَيْنِ أَوْ لِقَمَةً أَوْ كَلْبَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيٌّ عَلَيْهِ۔

بِأَنْبِلٍ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَنَسَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالِ إِلَى سَيِّدِهِ۔

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

ہا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی غلام سے اپنا حصہ آزاد کرے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جائے تو وہ اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا ورنہ صرف اتنا حصہ ہی آزاد ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا پس حاکم لوگوں کا نگران ہے اور اس سے ان لوگوں کے متعلق پوچھ گچھ ہو گی۔ آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور وہ ان کی طرف سے پوچھا جائے گا عورت اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی نگران ہے اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خبردار ہر جاؤ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو اور تیسری یا چوتھی دفعہ اسے زبردستی کر دو خواہ ایک رمتی کے بدلے پکے۔

جب کسی کا خادم کھانا لے کر آئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لے کر آئے تو اگر کسی وجہ سے اسے نہ روک سکے تو اسے ایک دو لقمے دے دینے چاہئیں کیونکہ اس نے مشقت اٹھائی ہے۔

غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور حضور نے مال کی نسبت آقا کی طرف کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول اللہ صلی

۴۷ ہے اس سیر ایک ہے اس کی تحریک کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

بَابُ إِذَا اضْرَبَ الْعَبْدُ فَلَيجَتِيبِ الْوُجْهَ -

٢٣٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ  
وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ  
فُلَانٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامٍ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَاتَكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبْ

النسخة كتاب المكاتب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ١٠٣. اِثْمٌ مِنْ قَذْفِ مَمْلُوكَةِ الْمُكَابِ  
وَنَجْوِيهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ نَحْمَدُ قَوْلَهُ وَالَّذِينَ  
يَسْتَعُونَ الْكِتَابَ وَمِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكُلْتُوهُمْ  
اِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا وَاَتَوْهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي  
اَشْكُرُ وَقَالَ سَادُوحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ  
يَعْلَى اَوْ اَجِبْ هَلْ اِذَا عَلِمْتُ لَهَا مَالًا اَنْ  
اُكَلِّبَهُ قَالَ مَا اَرَاكَ اِلَّا قَاجِبًا وَقَالَ عَلَمُو

تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ پس امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور آدمی اپنے اہل و عیال کا نگران ہے اور وہ اپنے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور خادم اپنے سردار کے مال کا نگران ہے اور وہ اپنی زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے یہ ساری بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میرے خیال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اور آدمی اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور زیر نگرانی چیزوں کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا پس تم میں سے ہر ایک نگران جب غلام کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔

محمد بن عبید اللہ، ابن وہب، مالک بن انس، ابن فلاح،

سعید مقبری، ان کے والد حضرت ابوہریرہؓ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ عبد اللہ بن محمد، عبد الرزاق، معمر، جہام، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے غلام کے ساتھ ٹریڈ سے تو اس کے چہرے پر مارنے سے اجتناب کرنا چاہیے

## مرکبات کا بیان

انشع کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے  
اپنے مکاتب غلام پر تہمت لگانے کا گناہ۔ مکاتب  
کی قسطوں کا بیان اور سالانہ ایک قسط ہے۔ ارشاد ربانی ہے  
”اور تمہارے ہاتھ کی ہلک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ  
کچھ مال کانے کی شرط پر انہیں آزاد دی مکھ دی جائے تو مکھ دو۔ اگر  
ان میں کچھ بھلائی جانو اور اس پیران کی مدد کرو۔ انشع کے اس مال سے  
جو تم کو دیا“ (سورہ ۲۴)۔ روح ابن جزیری نے عطار سے کہا کہ کیا یہ میرے  
اور والد جب ہے کہ غلام کے پاس مال دیکھ کر اسے مکاتب کر دوں؟ فرمایا



بْنِ دِينَارٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ ثَاثِرَةٌ عَنْ أَحَدٍ قَالَ لَا  
ثَمَّ أَخْبَرَنِي أَنَّ مُوسَى بْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَسِيرِينَ  
سَأَلَ أَنَسًا لِمَكَاتِبَةٍ وَكَانَ كَثِيرًا لِمَالِ قَابِي فَانْطَلَقَ  
إِلَى عَمْرِو فَقَالَ كَاتِبَةٌ قَابِي فَضَرَبَهُ بِالْخِطِّ وَدَنَلُوا  
عَمْرًا فَكَاتِبَتُهُمْ هَذَا عَلِمْتُ مِنْهُمْ خَيْرًا فَكَاتِبَةٌ  
وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ  
عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ بَرِيرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا  
لَتَسْتَعِينَهَا فِي كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا خَمْسَةُ أَوَاقٍ  
نَجِمَتْ عَلَيْهَا فِي خَمْسِ سِنِينَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ  
وَلَيْسَتْ فِيهَا آتَانِي أَنْ عَدَدْتُ لَهُمْ عُدَّةً  
فَاحِدَةً أَسْبِعُكَ أَهْلَكَ فَلَعْنَتُكَ فَيَكُونُ  
وَلَاؤُكَ لِي فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَخَرَضَتْ  
ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَنَا الْوَلَاءُ  
قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَصْفِقِهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ  
لِي مَنْ أَصْنَى ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ  
اللَّهِ مِنْ اشْتَرَطَ شُرُوطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ  
بَاطِلٌ شُرُطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمَكَاتِبِ  
وَمَنْ اشْتَرَطَ شُرُطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِيهِ  
ابْنُ عُصَمَةَ عَنِ السَّيِّحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۲۳۷۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ  
ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ  
جَلَسَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ فَضَّتْ مِنْ كِتَابَتِهَا  
شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا  
أَنْ أَفْضِي عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُونَ وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ  
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِرَبِيرَةَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا لَنْ تَكُونِ

کہ میں راجب ہی سمجھتا ہوں۔ عمرو بن دینار نے عطاء سے کہا کہ کیا آپ اسے  
کسی سے روایت کرتے ہیں؟ جواب دیا کہ نہیں۔ پھر مجھے بتایا کہ موسیٰ بن  
انس نے انہیں خبر دی کہ سیرین نے حضرت انس سے مکاتبت کا سوال  
کیا اور وہ مالدار تھے مگر مکاتبت سے انکار کر دیا تو یہ حضرت عمر کے  
پاس چلے گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ مکاتبت کر لو تو انہوں نے انکار  
کر دیا پس انہوں نے درے سے ملنا اور یہ آہستہ تلاوت کی۔ تو  
انہوں کو دو اگر ان میں کچھ بھلائی مانو (۲۳۷۹)۔ پس انہوں نے مکاتبت  
کر لی۔ لیث، یونس، ابن شہاب، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بریرہ ان کے پاس آئی جو اپنی مکاتبت میں ان  
سے مدد کی طلب گار تھی کیونکہ اس پر پانچ اوقیہ چاندی پانچ نسطرون میں مقرر  
کئی تھی۔ حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا کہ اگر میں ایک مشت ادھر کر  
دوں تو کیا تمہارے مالک تمہیں بیچ دیں گے؟ تاکہ میں تمہیں آزاد  
کر دوں اور تمہاری ولاد میرے لیے ہو۔ پس بریرہ اپنے مالکوں  
کے پاس گئی اور انہیں یہ بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ولاد ہمارے  
لیے ہوگی۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے اس بات کا آپ سے ذکر کیا  
تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید  
کر آنا دو کرو کیونکہ ولاد تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے پھر رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ لوگوں کا  
کیا حال ہے جبکہ وہ ایسی شرطیں رکھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں؟  
مکاتبت سے کیا شرط کرنا جائز ہے۔ اور جو ایسی شرط رکھے  
کہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے۔ اس بارے میں حضرت ابن عمر  
نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔

عروہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ ان کے پاس  
بریرہ آئی تاکہ اپنی مکاتبت میں ان سے مدد حاصل کرے اور اس نے  
اپنی کتابت کی۔ تم سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اس  
سے کہا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں تو کتابت میں ادا  
کر دیتی ہوں اور ولاد میرے لیے ہوگی جبکہ میں ایسا کر دوں یہی بریرہ  
نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر وہ

اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو وہ باطل ہے۔ اس بارے میں حضرت ابن عمر نے رسول خدا سے روایت کی ہے۔



ثواب کی غرض سے ایسا کرنا چاہتی ہیں تو کر دیں لیکن تیری ولاد ہمارے لیے ہوگی پس انہوں نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کرو و کیونکہ ولاد تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اگر ایسی شرط سود فحہ بھی رکھی جائے تو اس کے لیے لامحالہ ہے کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ سچی اور زیادہ مضبوط ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ نے آزاد کرنے کے لیے ایک لونڈی خریدنے کا ارادہ کیا اس کے مالکوں نے کہا کہ اس شرط پر کہ ولاد ہمارے لیے ہوگی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شرط سے تمہارے لیے کوئی رکاوٹ نہیں کیونکہ ولاد اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

مکاتیب کا مدد چاہنا اور لوگوں سے سوال کرنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہریرہ میرے پاس آئی اور کہا کہ میں نے نو اوقیہ چاندی کے بدلے مکاتیب کمر لی ہے کہ سالانہ ایک اوقیہ چاندی ادا کی جائے گی۔ پس میری مدد کیجیے۔

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں یک مشت ادا کیگی مگر تمہیں آزاد کر دیتی ہوں اور ایسا کرنے پر تمہاری ولاد

میرے لیے ہوگی پس وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی تو انہوں نے اس بات سے انکار کیا۔ ہریرہ نے کہا کہ میں نے یہ بات ان کے سامنے رکھی تو انہوں نے انکار کیا ماسوائے اس شرط کے کہ ولاد ان کے لیے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنا تو مجھ سے دریافت کیا میں نے ساری بات عرض کر دی فرمایا کہ اسے لے کر آزاد کر دو اور ان کی شرط منظور کر لو کیونکہ ولاد تو اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کر کے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو شرط اللہ کی کتاب میں

أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَعْمَلْ وَيَكُونُ وَلَا ذَلِكْ لَنَا قَدْ كَرِهْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتِاعِي فَأَعْتَقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَتَانِسُ بِشُرْطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنْ إِشْرَاطٍ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرْطًا يَمَاشَةً مَرَّةً شَرْطًا لِلَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

۲۳۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ تَشْتَرِي جَارِيَةً يَتَعْتَقُهَا فَقَالَ لَهَا عَلَى أَنْ وَلَاكِهَا لَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

باب ۱۱۔ اسْتَعَانَةِ النِّكَاحِ وَتَسْوَالِهِ النَّاسِ۔

۲۳۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتِبْتُ أَهْلِي عَلَى شِعْمِ أَقَاتِي فِي مِثْلِ عَامِ أَوقِيَةٍ فَأَعْيِذْنِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنْ أَحَبَّ أَهْلِي أَنْ أَعْلَمَ مَا لَمْ يَكُنْ عَلَيَّ وَأَحَدٌ وَأَعْتَقَكَ

فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَا ذَلِكْ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَا ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ عَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَا لَوْ أَنَّ يَكُونُ الْوَلَاءُ لِمَنْ فَرَسِمَعُ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ حَسَنٌ لَهَا فَأَعْيِزْنَهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاشْتَرَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّمَا شَرْطُ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ



نہ ہر وہ باطل ہے خواہ وہ سو شرطیں ہوں کیونکہ اللہ کا فیصلہ زیادہ سہا اور اللہ کی شرط زیادہ مضبوط ہے لوگوں کا کیا حال ہے جبکہ تم میں سے کوئی یہ کہتا ہے کہ اے فلاں! تو آزاد کروے اور ولاد میرے لیے ہوگی حالانکہ مکاتب کی بیع جبکہ وہ راضی ہو۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ غلام کے ذمے جب تک کچھ بھی باقی رہے وہ غلام ہے۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے فرمایا کہ جب تک ایک درہم بھی باقی رہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ وہ زندہ ہو یا مردہ، غلام ہے جب تک اس کی طرف کچھ بھی باقی رہے۔

عمرہ بنت عبد الرحمن کا بیان ہے کہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے مدد حاصل کرنے کی غرض سے برہہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ انہوں نے اس سے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک جا ہیں تو میں قیمت یک مشت ادا کروں اور ایسا کر کے تمہیں آزاد کروں برہہ نے اس بات کا اپنے مالکوں سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ولاد ہمارے لیے ہوگی۔ عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کرو کیونکہ ولاد تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

جب مکاتب کسی سے کہے کہ مجھے خرید کر آزاد کرو اور وہ اسی لیے خریدے۔

امین نے کہا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں عقبہ بن ابولہب کے پاس تھا۔ وہ مر گیا تو میں اس کے بیٹوں کو وراثت میں ملا۔ انہوں نے مجھے ابن ابی عمرو کے ہاتھوں بیع دیا تو ابن ابی عمرو نے مجھے آزاد کر دیا اور بنو عقبہ نے ولاد کی شرط رکھی تھی۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ برہہ میرے پاس آئی تھی اور اس نے مکاتبیت کی ہوئی تھی تو اس نے کہا کہ مجھے خرید کر آزاد کرو۔ انہوں نے ہاں کر لی اس نے کہا کہ وہ اس وقت تک فروخت نہیں کریں گے جب تک ولاد کی شرط اپنے لیے نہ رکھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو اس بات کی حاجت نہیں ہے پس یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن لی یا آپؐ تک پہنچی تو آپؐ نے

بَاطِلٌ قَرَأَ كَانَ يَأْتِيَهُ شَرْطُ قَعْنَةَ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَنُ مَا بَالُ رَجَالٍ يَشْتَرُونَ قَوْلَ أَحَدِهِمْ أَعْتَقَ يَأْتِلَانِ وَلِي الْأَوْلَىٰ لِمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

باب ۱۶۶۔ بَيْعُ الْمَكَاتِبِ إِذَا رَضِيَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قَالَتْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ عَبْدٌ إِنْ عَاشَ وَإِنْ مَاتَ وَإِنْ جُنِيَ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ۔

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ بَرِيَّةَ جَلَسَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَتْ لَهَا إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكَ أَنْ أَصَبَ لَهَا شَيْءٌ مِنْكَ صَبَّهْ فَإِذَا جَدَّةٌ فَأَعْتَقَكَ فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ بِرَبِيرَةَ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا فَقَالُوا لَا أَنْ يَكُونَ وَلَدُكِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَىٰ فَرَعَمَتْ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَرِّهَا أَعْتَقْتِهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

باب ۱۶۷۔ إِذَا قَالَ الْمَكَاتِبُ اشْتَرِنِي وَأَعْتَقْنِي فَاشْتَرَاكِ لَكَ۔

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَدْنَانَ قَالَ قَالَ دُخْلَةُ عَلَى عَائِشَةَ فَعَلْتُ لِعُتْبَةَ بِنْتِ أَبِي لَهَبٍ وَمَاتَ وَوَرِثَتْنِي بَنُوهُ فَلَا نَهْرَ بَاعُونِي مِنْ ابْنِ عَمِّي وَفَاعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عَمِّي وَوَأَشْرَطَ بَنُو عُتْبَةَ الْوَلَاءُ فَقَالَتْ دَخَلْتُ بِرَبِيرَةَ وَهِيَ مُمْلَكَةٌ فَقَالَتْ اشْتَرِنِي وَأَعْتَقْنِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَا يَبْدِعُونِي حَتَّى يَشْتَرِ طَلَاؤُكَ فَقَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي بِذَلِكَ فَسَوَّعَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْلَغَهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَذَكَرْتُ عَائِشَةَ مَا قَالَتْ لَهَا فَقَالَ

حضرت عائشہ سے فرمایا یا حضرت عائشہ نے ذکر کیا جو ہریرہ نے بتایا تھا آپ نے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کرو اور اس کے مالکوں کو شرط رکھنے دو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاد تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس کے خلاف خواہ کوئی سو شرطیں رکھتا پھرے۔

## ہبہ کا بیان

ہبہ کرنے کی تفصیلات اور اس کی رغبت دلانا۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو تہ نہ بھیجے اور اس کے لیے کچھ بھیجے، خواہ وہ بکری کا کھربے کیوں نہ ہو۔

عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے عروہ سے فرمایا۔ اے بھانجے! ہم ایک چاند کا انتظار، پھر دوسرے چاند کا، پھر تیسرے چاند کا اور یوں متواتر دو مہینے گزر جاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ جلائی جاتی ہیں عرض گزار ہوا کہ خالد بن ابی بکر آپ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ فرمایا دو کالی چیزیں یعنی کھجور اور پانی سے، ماسوائے اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انصاری ہمسائے تھے ان کے پاس چند دودھ والی بکریاں تھیں، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اپنی بکریوں کے دودھ سے بھیج دیتے تو آپ ہمیں پلا دیتے۔  
فقہ حنفی چیز ہبہ کرنا۔

ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے ایک دھکی یا کھڑکے لیے دعوت دی جائے تو میں پسند کروں گا اور اگر بطور ہدیہ میرے لیے دھکی یا کھڑکی بھیجا جائے تو میں منور قبول کروں گا۔  
جو اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے۔ حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اپنے ساتھ میرا حقہ بھی رکھنا۔

اَشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا وَدَعِيْهُمُ يَشْتَرُوْنَ مَا شَاءُوْا فَاَشْتَرْتُمَهَا عَائِشَةُ فَاَعْتَقَتْهَا وَاَشْتَرَطَ اَهْلُهَا اَنْ لَا يَدْخُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْوَاعًا يَمْنُ اعْتَقَ وَاِنْ اَشْتَرَطُوا يَمَانَةً شَرَطَ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## کتاب الہبہ

وَفَضْلُهَا وَالتَّخْرِيفُ عَلَيْهَا۔

۲۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُبَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيَّ اَلْاِسْلَامِ لَا تَخْفَرْنَ جَارَةً لِّجَارَتِهَا وَلَا وَفِرْمِيْنَ شَاةٍ۔

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَلْاَوْزُبِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ تَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِعَمْرَةَ بِنْتِ اَخِي اَنْ لِّمَنَا لَنَنْظُرَ لِي الْاِهْلَالَ ثُمَّ الْاِهْلَالَ ثَلَاثَةَ اَهْلَالٍ فِي شَهْرٍ وَمَا اَوْقَدْتُ فِيْ اَنْبِيَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارًا قُلْتُ يَا خَالَةَ مَا كَانَ يُعْنِيْكُمْ قَالَتْ الْاَسْوَدَانِ الْاَثَرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَتْ لِهَلْمَ مَنَاخِمٌ وَكَانُوا يَمْسَحُوْنَ رُءُوْسَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِّنَ الْبَانِيْمِ فَيَسْفِنَا۔

بَابُ الْاَنْقِيلِ مِنَ الْهَبَةِ۔

۲۳۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُبَّانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ اِلَى ذِرَاعٍ اَوْ كِرَاعٍ لَّجَبَنْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَى ذِرَاعٍ اَوْ كِرَاعٍ لَّقَبِلْتُ۔

بَابُ الْاَسْبَلِ۔ مِّنْ اَسْتَوْهَبَ مِنْ اَصْحَابِهِ شَيْئًا وَقَالَ اَبُو سَعِيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَا ضَرْبًا مِّنْ مَّعَكُمْ سَهْمًا۔



۲۳۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَرِيرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ دَكَانَ لَهَا غُلَامٌ فَهَارَ قَالَ لَهَا مَرْيَمُ عَبْدُ اللَّهِ فَلْيُفْعَلْ لَنَا أَغْوَادُ الْيَنْبَرِ فَأَمَرَتْ عَبْدَهَا فَذَهَبَ فَفَطَعَمَ مِنَ الطَّرْفِ فَلَوْ فَضَعَمَ لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ أَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قَدْ قَضَاهُ قَالَ اللَّهُ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَجَاءُوا بِهِ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ.

۲۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَزِلٍ فِي طَبْرِ بْنِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْنِيهِ أَمَّا مَنَا وَانْعُومُ مُرْمُونٍ وَأَنَا غَيْرُ مُعْرِمٍ فَأَبْصَرُ وَاجِمًا رَاقِ حَشِيَّةً وَأَنَا مُشْغُولٌ أَخُوصْتُ نَفْسِي فَلَمْ يُؤْذِ فِي يَدِي وَأَحْبَبُوا لَوَائِي أَبْصَرْتُهُ وَانْتَفَتْ فَأَبْصَرْتُهُ فَقَعْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَتَسَبَّيْتُ السَّوْطَ وَالرَّمْعَ فَقُلْتُ لَعَمْرُكَ لَوْ كُنِي السَّوْطَ وَالرَّمْعَ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا يُعْبِتُكَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فَقَضَيْتُ فَزَلْتُ فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَلَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِذَا كُمْ شُكْرًا فِي أَكْثَلِ سَعَرَاتِهِ وَهُوَ حَرَمٌ فَزَحْنًا وَحَبَاتُ الْعَصْدِ مَعِي فَأَذَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَنَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَالَهُ الْعَصْدُ فَأَكَلَهَا حَتَّى لَقِدْتُهَا وَهُوَ مُعْرِمٌ فَحَلَّ شَيْءٌ بِهِ سَرِيذُ بْنُ أَسْلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ.

بَابُ السَّهْلِ مِنَ اسْتَنْفَى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْفَى.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سہل کے ذریعے ایک عورت کو غلام سے کہہ کر وہ ہمارے لیے منبر تیار کر دے۔ چنانچہ اس نے اپنے غلام کو حکم دیا تو وہ جنگل کی طرف گیا اور چھاؤ کی لکڑی کاٹ کر آپ کے لیے منبر تیار کر دیا۔ جب وہ بنا چکا تو عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پیغام بھیجا کہ منبر تیار ہو گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بھیج دو یہی لوگ حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مذہب کریم ہنسی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کے ساتھ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک منزل پر بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم سے آگے اترے ہوئے تھے اور لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا جبکہ میں غیر محرم تھا۔ پس ہم نے ایک سنگی گدھا (گورخر) دیکھا اور میں اپنی جوتی کا نیچے میں معروف تھا۔ لوگوں نے مجھے اس کے بارے میں کچھ نہ بتایا حالانکہ وہ دل سے چاہتے تھے کہ کہیں میں اسے دیکھ لوں پس میں نے اوجھڑو کر کے اسے دیکھ لیا میں اپنے گھوڑے کی طرف کھڑا ہوا اس پر زین کسی پھر سوار ہو گیا لیکن اپنا کور اور نیزہ بھول گیا پس میں نے ان سے کور اور نیزہ پکڑنے کے لیے کہا انہوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم ہم آپ کی کسی چیز سے مدد نہیں کریں گے چنانچہ مجھے غصہ آیا پس میں اتر ا اور دونوں چیزیں لے کر سوار ہو گیا۔ پس میں نے گورخر چمک کر کے اسے بچھاڑ دیا پھر فرار کر کے اسے لے آیا پھر وہ لوگوں کے سامنے رکھ دیا تو وہ کھانے لگے۔ پھر میں اس کے کھانے کے بارے میں تناب ہوا کیونکہ انہوں نے احرام باندھا تھا۔ ہم روانہ ہو گئے اور اس کا ایک بازو میں نے اپنے پاس چھپا رکھا تھا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے تو ہم نے اس بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ میں نے جس نے پانی مانگا۔ حضرت سہل کا بیان ہے کہ حضور نے مجھ سے فرمایا۔ پانی لاؤ۔

۲۳۸۹۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ فِي دَارِ بَاهِلِينَ فَاسْتَسْقَى خَدْبَنَا لَهُ شَاةً تَنَاثَرَتْ هَيْئَتُهُ فِي مَاءٍ بِغِنَا هُنَا فَاعْطَيْتُهُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ نَهَاهُ وَأَعْرَافٌ عَنْ كَيْبِنٍ فَلَمَّا هَرَمَ قَالَ عُمَرُ هَذَا أَبُو بَكْرٍ فَاعْطَى الْأَعْرَافِي ثُمَّ قَالَ الْإِيمَنُونَ الْإِيمَنُونَ الْإِيمَنُونَ قَالَ أَنَسٌ فِيهِ سُنَّةٌ فِيهِ سُنَّةٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

**باب ۱۱۱۱ قبول ہدیہ الضیڈ وقیل**  
الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم سَلَّمَ إِلَى تَنَادَةً عِنْدَ الضَّيْدِ.

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَرِيْدٍ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْفَعْنَا أَسْرَئِلَ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَجِبُوا فَأَذَرَ كَتِفَهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَرَعَهَا وَبَعَثْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كَمَا أَوْفَدَ يَهَنَاءَ فَخَذَ بِهَا لَا شَكَّ فِيهِ فَقِيلَ قُلْتُ وَأَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ قِيلَهُ.

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِكُ بْنُ أَبِي يَنْهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَنِ الضَّعْبِ بْنِ جَنَامَةَ أَنَّكَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحِشْيًا وَهُوَ بِالْأَنْبَاءِ أَوْ يَوْمَ أَنْ فَهِمَ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ أَمَا أَنَا لَمْ نَرِدْكَ إِلَّا لَعَلَّكَ إِلَّا إِيَّاكَ حَرَّمَ.

**باب ۱۱۱۲ قبول ہدیہ**  
۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا

عبداللہ بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے اسی غریب خانے میں جلوہ افروز ہوئے اور پانی مانگا ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کو دو دیا پھر اس میں اپنے اس کنویں کا پانی ملا یا اور آپ کی خدمت میں پیش کر دیا حضرت ابو بکر آپ کے ہاتھ میں جانے حضرت عمر سامنے اور ایک اعرابی دائیں جانب تھا جب آپ فائدہ ہوئے تو حضرت عمر عرض گزار ہوئے کہ یہ حضرت ابو بکر میں چنانچہ آپ نے اعرابی کو دیا اور فرمایا کہ دائیں جانب والے میں۔ دائیں جانب والوں کو یاد رکھو اس وقت سے یہی طریقہ رائج ہے یہ آپ نے تین دفعہ فرمایا۔

شکار کا ہدیہ قبول کرنا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابوتامہ سے شکار کی دستی قبول فرمائی۔

ہشام بن زید بن انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ایک خرگوش کو مزار الظہران کے مقام پر بھگایا لوگ اس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے تھک گئے تو میں نے اسے پکڑ لیا اور لے کر حضرت ابوطالب کی خدمت میں حاضر ہو گیا انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی سرین یاد و نون دائیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیں ان کا بیان ہے کہ کوئی شک نہیں کہ آپ نے انہیں قبول فرمایا۔ یہاں میں عرض گزار ہوا کہ اس میں سے کھایا اور فرمایا کہ اس میں سے کھایا اور پھر فرمایا کہ

عبید اللہ بن عبد اللہ بن قتب بن مسعود نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت صعب بن جشم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور ہدیہ گور خر بھیجا جبکہ آپ ابوا یودان کے مقام پر تھے۔ چنانچہ آپ نے اسے دایں لٹا دیا جب آپ نے ان کے چہرے کی حالت دیکھی تو فرمایا میں اسے تمہاری طرف کبھی نہ لوٹاتا لیکن میں حالت احرام میں ہوں۔

ہدیہ قبول کرنا۔  
عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ لوگ اپنے ہدیے بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ کی باری



کا انتظار کیا کرتے تھے اور اس طرز عمل سے ان کا مقصد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا تھا۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس کی خالہ حضرت اُمّ حفصہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیچھے رکھی اور گود کا ہدیہ بھیجا پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیچھے اور رکھی میں سے کھایا اور نفرت کے باعث گود کو چھوڑ دیا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ اسے گود کو ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا اور اگر وہ حرام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔

محمد بن زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو آپ دریافت فرما لیتے کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ۔ اگر یہ کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اپنے اصحاب سے فرماتے کہ کھا لو اور خود تناول نہ فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ہاتھ بڑھا دیتے اور لوگوں کے ساتھ تناول فرماتے۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا۔ فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا تو مالکوں نے دلائی شرط رکھی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خرید کر آؤ کہ وہ کیونکہ دلاؤ تو اسی کے لیے ہے جو آزاد کرے اور اس بریرہ کے لیے گوشت بھیجا گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بریرہ کو صدقہ کے بطور دیا گیا ہے لہذا اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور عبد الرحمن کا بیان ہے کہ اسے اس کے غلام کے بارے میں اختیار دیا گیا جو آزاد تھا یا غلام

يَتَعَدُّونَ يَهْدِي آيَاهُمْ يَوْمَ عَالِشَةَ بَيْكَتُغُونَ وَمَا أَقْبَتُغُونَ  
يَذَلِكَ مَرْصَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا  
جَعْفَرُ بْنُ أَيَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حَفْصَةَ خَالَهَ بْنَ عَبَّاسٍ إِلَى  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا سَمْنًا قَامَتًا مَا كُلَّ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقْلَامِ وَالشَّعِيرِ وَنَزَلَ  
الصَّبَبُ فَقَدْ رَأَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكُلَّ عَلَى مَا يَذَلِكُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَأَكَلَ  
عَلَى مَا يَذَلِكُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
۲۳۹۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا  
مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهْدِيَّةً أَمْ صَدَقَةً  
فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَوْ كُنَّا كُلُّ  
وَأَنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ صَرَبَ يَمِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّ مَعَهُمْ

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ  
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ تَصَدَّقْ  
فَلَمْ يَرْتَدِّ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ  
۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ  
مِنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَالِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ  
بَرِيرَةَ فَأَتَتْهُمُ اشْتَرَوْا وَلَوْ هَا فَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا  
فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا لَوَلَاؤُكُمْ لِمَنْ أَعْتَقَ وَاهْدِي لَهَا لَحْمٌ  
فَخَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا تَصَدَّقَ عَلَى  
بَرِيرَةَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَبَرْتُ قَالَ



شعبہ کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمن سے اس کے خاوند کے بارے میں پوچھا فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ آزاد تھا یا غلام۔

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس گھانے کی کوئی چیز ہے؟ عرض کی کہ نہیں ماسوائے اس گوشت کے جو ام عطیہ نے اس ربربرہ کے لیے بطور صدقہ بھیجا ہے۔ فرمایا کہ صدقہ تو اپنی جگہ پر جا پہنچا۔

جو اپنے صاحب کے لیے تحفہ بھیجے اور تحفہ بھیجنے میں اس کی خاص بیوی کی باری کا لحاظ رکھے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ لوگ میری باری کے روزا اپنے ہریے بھیجا کرتے۔ حضرت ام سلمہ نے بتایا کہ میری سونکھیں جمع ہوئیں اور انہوں نے حضور سے اس بات کا ذکر کیا لیکن آپ نے جواب سے اعراض فرمایا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے۔ ایک گروہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت صفیہ اور حضرت سودہ پر مشتمل تھا اور دوسرے میں حضرت ام سلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باقی ازواج مطہرات تھیں جبکہ مسلمانوں کو حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا علم تھا۔ جب ان میں سے کسی کے پاس ہدیہ ہوتا اور وہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجنا چاہتا تو اسے رکھ چھوڑتا۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر میں ہوتے تو ہدیہ بھیجنے والا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت عائشہ کے گھر اپنا ہدیہ بھیجتا۔ پس حضرت ام سلمہ کے گروہ نے آپس میں گفتگو کی اور حضرت ام سلمہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں کہ حضور لوگوں سے یہ فرمادیں کہ جو

عبدالرحمن زوجہا حراً و عبداً قال شعبۃ سألت عبد الرحمن عن زوجها قال لا أدري أحرام عبد.

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَذَا شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثْتُ بِهِ أُمُّ عَطِيَّةٍ مِنْ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتُ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ إِنَّمَا بَلَغْتَ مَجْلَهَا.

بَابُ الْبَلَاغِ مِنَ الْهَدْيِ إِلَى صَاحِبِهِ وَتَحْرِي بَعْضُ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ.

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَتَّادُ بْنُ سُرَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا أَيَّاهُمْ يُؤْمِي وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ صَوَاحِبِي إِجْتَمَعُوا فَذَكَرْتُ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهَا.

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنِي آخِزُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حَرْبِينَ فَحَزَبُ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسُودَةُ وَالْحَزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عُلِمُوا حَبَّ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ تَرِيدُ أَنْ يُهْدِيَ إِلَيْهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَرَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبَ الْهَدْيِ إِلَيْهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ حَرْبُ أُمُّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِمَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ



إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلَمَّ بِهِ  
 إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ مَبُوتِ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ  
 بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلَتْهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ  
 لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلَّمَنِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمْتُهُ حِينَ دَارَ  
 إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلَتْهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ  
 لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلَّمَنِيهِ حَتَّى يَكَلِّمَكَ فَدَارَ إِلَيْهَا  
 فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيَنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ  
 أَوْحَى لَدِي يَا بِنْتِي وَأَنَا فِي تَوْبِ أُمُورٍ إِلَّا عَائِشَةَ  
 قَالَتْ فَقَالَتْ أَنْتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِيذَائِكَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ لَقِيتُ دَعُونَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَوْلُ إِنْ نِسَاءُكَ يُشِيرُونَكَ  
 اللَّهُ الْعَدْلُ فِي بَيْنَتِي بَنِي بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بِنْتِي  
 أَلَا تُحِبِّينَنِي مَا أَحْبَبْتُ بَلَى فَرَجَعْتُ إِلَيْهِنَّ  
 فَأَخْبَرْتُهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِي إِلَيْهِ قَابَتِ أَنْ مَرْجِعُ  
 فَأَمْسَلْنَ نَمَائِبَ بَيْنَتِ جَعَشَ فَاتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ وَ  
 قَالَتْ إِنْ نِسَاءُكَ يُشِيرُونَكَ اللَّهُ الْعَدْلُ فِي بَيْنَتِ  
 إِنِّي أَنْفَعَهُ فَرَفَعْتُ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَازَلَتْ عَائِشَةُ  
 وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتَّى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَسْطُرُ إِلَى عَائِشَةَ هَلْ تُكَلِّمُ قَالَ فَكَلَّمَتْ  
 عَائِشَةَ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى أَشْكَنْتَهَا قَالَتْ فَظَنَرَ  
 إِلَيْهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ لَهَا  
 بَيْنَتُ ابْنِي بَكْرٍ قَالَ الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الرَّحِيمُ فَصَدَّ  
 فَاطِمَةُ بِنْتُ كَعْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ  
 عَنْ مُعْتَدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَالَ أَبُو مُرْوَانَ عَنْ هِشَامِ  
 عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَدَّثُونَ بِهَذَا يَوْمَ عَائِشَةَ  
 وَعَنْ هِشَامِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَاشٍ وَرَجُلٍ مِنَ الْعُمَوِيِّينَ  
 عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ مُعْتَدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ  
 هِشَامٍ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ هَذَا لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہیے  
 وہ بھیج دیا کرتے اگرچہ آپ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کے گھر پر  
 افروز کیوں نہ ہوں۔ پس حضرت اُمّ سلمہ نے اسی طرح عرض کر دیا جس کے  
 ان سے کہا گیا تھا تو آپ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ انہوں  
 نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتا دیا کہ حضور نے مجھ سے کچھ بھی نہیں فرمایا  
 چنانچہ انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرنا۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ اپنی  
 باری کے روز انہوں نے پھر بات کی لیکن آپ نے انہیں کوئی جواب  
 نہیں دیا۔ انہوں نے ان سے پوچھا تو کہا کہ مجھ سے کچھ بھی نہیں کہا انہوں  
 نے کہا کہ پھر عرض کرنا یہاں تک کہ کچھ ارشاد فرمائیں پس جب ان کی  
 باری آئی تو یہ پھر عرض گزار ہوئیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے مائتہ  
 کے بارے میں تکلیف نہ دو کیونکہ میرے پاس وہی نہیں آتی جب میں  
 اپنی کسی بیوی کے کپڑوں میں ہوں سو اسے مائتہ کے۔ حضرت صدیقہ کا  
 بیان ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو ایذا دینے  
 سے توبہ کرتی ہوں پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کی خدمت میں یہ کہنے کے لیے بھیجا کہ آپ کی ازواج مطہرات  
 خدا کا واسطہ دیتی ہیں کہ ابوبکر کی بیٹی کے بارے میں انصاف فرمائیے  
 چنانچہ انہوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا۔ اسے بیٹی! کیا جس سے  
 میں محبت کرتا ہوں تمہیں اس سے محبت نہیں؟ عرض گزار ہوئیں کہ  
 کیوں نہیں۔ پس یہ ان کے پاس والہیں گئیں اور انہیں جواب بتا دیا۔  
 انہوں نے پھر واپس جانے کے لیے کہا تو یہ انکار کر گئیں پھر انہوں نے  
 حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا وہ حاضر خدمت ہوئیں اور گرم لہجے  
 میں عرض گزار ہوئیں کہ آپ کی بیویاں اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتی ہیں  
 کہ ابن ابوقحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف فرمائیے اور ان کی آواز بلند  
 ہو گئی یہاں تک کہ حضرت عائشہ پر برس پڑی جو وہاں بیٹھی تھیں اور  
 انہیں بڑا اچھا لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ  
 کی طرف دیکھا کہ یہ کیا کہتی ہیں۔ حضرت عائشہ بھی گویا ہوئیں اور حضرت زینب  
 کو جواب دیا، یہاں تک کہ انہیں خاموش کر دیا گیا اور نبی کریم صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا کہ ابوبکر

وَسَكَرَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَاطِمَةُؓ

کی بیٹی ہے۔ ہام بخاری فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کے واقعے میں آخری بات منقول ہے ہشام بن عروہ ایک آدمی، زہری، محمد بن عبد الرحمن سے اور ابو مروان، ہشام، عروہ سے روایت ہے کہ لوگ اپنے ہر یہی سمجھنے کے لیے حضرت عائشہؓ کی باری کا انتظار کیا کرتے تھے اور ہشام ایک قرشی، ایک مولیٰ سے زہری، محمد بن عبد الرحمن بن عمارت بن ہشام، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں جی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ کہ حضرت فاطمہؓ نے اندھا لڑکے کی اجازت مانگی۔

ف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی شان ہے یوں تو تمام ازواج مطہرات ہی اکسبت محمدیہ کی مال ہیں لیکن ان میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جو محبوب رب العالمین کی محبوبہ ہیں، اعاذیث مطہرہ کے اندھا لڑکے کے مشابہ فضائل و خصائص مذکور ہوئے ہیں جو یہاں بیان نہیں کیے جاسکتے، تبرکاً یہاں چند باتیں اختصار کے ساتھ عرض کرتا ہوں واللہ التوفیق

۱۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیقہ سے متعلق بات کرنے پر ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: لَا تُؤْذِنِي فِي عَائِشَةَ. مجھے عائشہ کے بارے میں ایذا نہ پہنچاؤ۔

۲۔ مذکورہ ارشاد کی وجہ بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: فَإِنَّ النُّوحِي لَكُمَا يَتَنِي وَأَنَا فِي تَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ کیونکہ مجھ پر وہی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے کپڑے میں ہوں ماسوائے عائشہ کے۔ گویا جس کو پروردگار عالم نے جملہ ازواج مطہرات میں امتیازی مقام دے رکھا ہے تو میں اسے امتیازی مقام کیوں نہ دوں؟

۳۔ اسی حدیث میں آپ نے حضرت عائشہ کی یہ خوبی بھی بیان فرمائی اِنَّهَا يَدْنُوْهُ بِكَفٍّ. یعنی یہ ابو جحش کی بیٹی ہے حضرت ابو جحش صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر جو عالی مالی قربانیاں پیش کیں اور رفاقت کا جو حق ادا کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی اس بات کا پورا پورا احساس تھا لہذا صفت صاف فرمادیا کہ یہ میرے بار خاکی بیٹی ہے۔

۴۔ یہ حضرت صدیقہ وہی تو ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر تہمت لگائی گئی تو ان کی پاک دامنی کی گواہی ایک بچے نے دی۔ حضرت مریم پر ان کی قوم نے تہمت لگائی تو ان کی پاک دامنی کی شہادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی لیکن جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت لگائی گئی تو پروردگار عالم نے سورہ نور کی احکامہ آیتیں نازل کیں کہ ان کی پاک دامنی کی خود گواہی دی۔

۵۔ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن کے متعلق سرور کون و رکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو تہائی دنیا انہی مالِ حمیرا سے حاصل کرو۔

۶۔ یہی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن سے دو ہزار دوسو دس احادیث مروی ہیں جن میں سے ایک سو چوبیس متفق علیہ ہیں۔ چنانچہ وہ ہیں جو صرف بخاری شریف میں ہیں۔ اسلحہ وہ ہیں جو صرف مسلم شریف میں ہیں اور باقی دیگر کتب احادیث میں ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہی ہیں جن کی گود میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ ان کا مقدس



محبوب ہی قیامت تک آپ کی آرام گاہ بنا۔ وہ ان کا ہی کا شاعر اقدس تھا جس میں روضہ رسول تعبیر ہوا۔ جہاں روزانہ سفر ہزار فرشتے  
صبح کو درخت ہزار فرشتے شام کو باری باری صلوٰۃ و سلام کے پھول بچھا کر رکھتے آتے رہتے ہیں۔ اسی روضہ پاک کے متعلق تو کہا گیا ہے  
ما جویا آؤ شہنشاہ کار و صفہ دیکھو  
سہ کعبہ تو دیکھ چکے، کہے کا کعبہ دیکھو

جو ہدیہ واپس نہ کیا جائے۔

عروہ بن ثابت انصاری کا بیان ہے کہ میں شام میں عبد اللہ کے پاس  
گیا تو انہوں نے مجھے خوشبودی اور فرمایا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
خوشبود واپس نہیں کیا کرتے اور حضرت انس کا کہنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم خوشبود واپس نہیں فرمایا کرتے تھے۔

جو غائب چیز کے ہمہ کر لے کر ہاؤز مجھے۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور  
مروان نے انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب  
ہمانان کا وفد حاضر ہوا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے پھر انھوں نے  
کے ساتھ بیان کی جاس کے لائق ہے پھر فرمایا۔ امانہ اتماسا ہے یہاں پہاڑ  
پاس تو بکر کے آئے ہیں اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی نہیں  
واپس دے دوں۔ پس جو تم میں سے بخوشی ایسا کرنا چاہتا ہے تو وہ کرے  
اور جو اپنا حصہ باقی رکھنا چاہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سب  
سے پہلے جوئی کا مال عطا فرمائے اس میں سے ہم اسے دے دیں۔  
لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم بخوشی آپ کو اجازت دیتے ہیں۔

ہمہ کا بدلہ لینا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا رسول  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہدیہ کو قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے  
وکیع اور محاضر سے ہشام عروہ اور حضرت عائشہ کی سند سے روایت  
نہیں کرتے۔

بَابُ الْهَبَاءِ مَا لَا يَرُدُّ مِنَ الْهَبَاءِ يَتَوَقَّعُ.

۲۴۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْيَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَادَانِي  
طَبِيبًا قَالَ أَنَسُ لَا يَرُدُّ الطَّبِيبُ قَالَ وَزَعَمَ أَنَسُ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّبِيبَ.  
بَابُ الْهَبَاءِ مَنْ شَرَأَ الْهَبَاءَ الْعَامِبَةُ  
جَائِزَةٌ.

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا  
الْكَيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُفَيْلُ بْنُ أَبِي شَهَابٍ قَالَ  
ذَكَرْتُ عَزْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ حَاوَةَ وَفَدَا  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ حَاوَةَ وَفَدَا  
هَوَالِدَ بْنَ قَامٍ فِي النَّاسِ فَأَشْفَى عَلَى نَفْسِهِمَا هَوَالِدَ  
ذَكَرَ قَالَ إِنَّمَا بَعْدُ فَإِنْ أَخَا نَكْمَ جَلَدُوا نَاثَرِيْنَ وَإِنِّي  
رَأَيْتُ أَنَّ أَرْضَ الْيَمَنِ سَبِيحَةٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ  
يُطَبِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى  
حَظِّهِ حَتَّى تَعُوطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيئِي اللَّهُ عَلَيْنَا  
فَقَالَ النَّاسُ طَبِيبًا لَكَ.

بَابُ الْهَبَاءِ الْهَبَاءُ فِي الْهَبَاءِ.

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ  
يُوسُفَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَبَاءَ وَ  
يُثَبِّتُ عَلَيْهَا لَدِينَهُمْ وَكَرُوْنَهُمْ وَمَحَاضِرُهُمْ عَنْ هِشَامٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ.

**باب ۱۶۱۸** الْهَبَةِ لِلْوَلَدِ وَإِذَا أُعْطِيَ بَعْضُ  
وَلَدِهِ شَيْئًا كَرِهَ جَزَءًا حَتَّى يَغْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطَى  
الْأَخِيرِينَ مِثْلَهُ وَلَا يَشْهَدُ عَلَيْهِ وَقَالَ السَّيِّئُ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدِ لَوَابِئِ أَوْلَادِكُمْ فِي  
الْعَطِيَّةِ وَهَلْ يَلْوِ الْإِدْنِ أَنْ يَزْجَعَ فِي عَطِيَّتِهِ وَ  
مَا يَأْكُلُ مِنْ مَالٍ وَلَدِهِ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَتَعَدَّى وَ  
اشْتَرَى السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيرًا شَمَّ  
أَهْطَاهُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ اصْنَعِيهِ مَا شِئْتُ.

**۲۲۸۳** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَشَيْبَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ  
مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ  
بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ الْإِسْمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا عِلْمًا فَقَالَ أَكُلْ لَدُنْكَ  
نَحَلْتُ مِثْلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَاثْمُجْعُهُ.

**باب ۱۶۱۹** الْهَبَةِ فِي الْهَبَةِ  
**۲۲۸۴** حَدَّثَنَا جَابِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ  
وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ أُعْطِيَ ابْنِي عَطِيَّةً فَقَالَتْ  
عُمَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَكُلِي حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أُعْطِيتُ ابْنِي مِنْ  
عُمَةَ بِنْتُ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَشْهَدَكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أُعْطِيتُ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا  
قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا وَاعْدُوا لَوَابِئِ أَوْلَادِكُمْ فَزَجَعَ  
فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ.

**باب ۱۶۲۰** هَبَةُ الرَّجُلِ لِأَهْلِيهِ وَالْمَرْأَةِ  
لِزَوْجِهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عُمَرُ بْنُ  
هَنْبَلٍ الْعَيْنِيُّ لَا يَزِيحُ عَيْنَانِ قَامَتَا دَنَ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً أَنْ يَمْرُؤَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ

بیٹے کے لیے ہبہ کرنا۔ جب کوئی اپنے بیٹے کو کوئی چیز  
دے تو جائز نہیں یہاں تک کہ بیٹوں میں انصاف کرے اور دوسروں کو  
بھی اتنا ہی دے اور اس پر کوئی گواہی نہ دے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کے درمیان عطیات میں انصاف کرو اور  
کیا والدین عطا کر کے واپس لے سکتے ہیں؟ اور اپنی اولاد کے مال سے  
دستور کے مطابق کھا سکتے ہیں لیکن مدرسے تہا ورنہ کیا جائے نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے ایک اونٹ خریدا پھر وہ  
حضرت ابن عمر کو دے کر فرمایا کہ اس کا جو چاہو کرو۔

محمد بن عبد الرحمن اور محمد بن نعمان بن بشیر نے حضرت نعمان بن بشیر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد ماجد انہیں نے کر  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار  
ہوئے کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام دے دیا ہے۔ فرمایا کہ کیا تم نے  
اپنے ہر بیٹے کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا تو اسے واپس  
کرو۔

ہبہ میں گواہ بنانا۔  
عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر فرماتے تھے کہ میرے والد ماجد نے مجھے ایک عطیہ  
دیا۔ پس حضرت عمرہ بنت رواحہ نے کہا کہ میں اس وقت راضی نہیں جب  
تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ نہ بناؤ۔ یہ عرض گزار ہوئے  
کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ سے ہے ایک عطیہ دیا ہے  
یا رسول اللہ! وہ مجھ سے کہتی ہیں کہ آپ کو گواہ بناؤ۔ فرمایا کہ کیا تم نے  
اپنے تمام بیٹوں کو ایسا ہی دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو  
اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو پس وہ واپس  
لوٹ آئے اور اپنا عطیہ واپس لے لیا۔

خاندان کا بیوی کو اور بیوی کا خاندان کو ہبہ کرنا۔ ابراہیم بن حکم  
جائز ہے اور عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ وہ دونوں واپس نہیں لوٹائیں  
گے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی انواع و اقسام سے  
احازت طلب فرمائی مگر حالت مرض کے اندر حضرت عائشہ کے گھر میں



قیام فرمائیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر کہ ہولی چیز کو واپس لوٹانے والا تھے کو کھانے والے کی طرح ہے۔ زہری نے اس شخص کے بارے میں کہا جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے ہر کچھ حصہ یا سارا مجھے ہیہ کر دو۔ پھر تھوڑے عرصے بعد وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو عورت ہیہ سے پھر جاتی ہے انہوں نے فرمایا کہ اسے پورا ہر دیا جائے گا جبکہ اس نے دھوکا دیا ہو اور اگر اس نے خوشی سے معاف کیا ہو اور خاوند کے دل میں بھی کوئی چالاکی نہ تھی تو جائز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”پھر اگر وہ دل کی خوشی سے ہمیں سے تمہیں کچھ دے دیں“ (۲۴۰)۔

عبد اللہ بن عبد اللہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گرانی گزرنے لگی اور آپ کا مرض بڑھ گیا تو آپ نے علامات مرض کے اند میرے گھر میں قیام فرمانے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دے دی۔ آپ دو آدمیوں کے درمیان لاسہارا لے کر تشریف لائے اور آپ کے پاؤں زمین کے ساتھ لگ رہے تھے اور آپ حضرت عباس اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان تھے۔ عہد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے اس کا ذکر کیا جو حضرت عائشہ نے فرمایا تھا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم اس آدمی کا نام جانتے ہیں جس کا حضرت عائشہ نے نام لیا میں نے کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ وہ حضرت علی بن ابوطالب تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ہبہ کی ہولی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو تے کر کے پھر اسے کھا لیتا ہے۔ عورت کا شوہر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو ہبہ کرنا اور آزاد کرنا۔ یہ جائز ہے جبکہ عورت بے وقوف نہ ہو اگر عورت بے وقوف ہو تو جائز نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور بے وقوفوں کو اپنے مال نہ دو“۔

عباد بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوں۔ یا رسول اللہ! میرے پاس مال نہیں ہے مگر وہی جو مجھے حضرت زبیر نے دیا ہے تو کیا میں اس میں سے خیرات کیا کروں؟ فرمایا کہ خیرات کرو اور روک کر نہ رکھو ورنہ تمہیں دینا بھی

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِشَةُ فِي هَبَّتِهَا كَالْكَلْبِ يَبْعُدُ فِي قَيْطِهِمْ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ دَقِمْتُ قَالَ لَا تَمْرَأَتِهِمْ هَبَّتِ لِي بَعْضُ صَدَاقِكِ أَوْ كَلَّةٌ ثُمَّ لَمْ يَمُكِّنْهُ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى طَلَقَهَا فَجَعَتْ فِيهِ قَالَ يَرْكُزُ الْيَمَانُ كَانَ حَلَبَهَا وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طَبِيبٍ نَفْسٍ تَكْسِرُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ خَدِيعَةٌ جَازَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنَّ طَبِيبًا لَكَ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا۔

۲۴۰. ۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا تَقَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَرْوَاحَهُ أَنْ يُتْرِكَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَخَطَّ رَجُلَاهُ الْفَرْصَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ الْخَوْفَقَالِ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ كَسَتْ بَيْنَ عَائِشَةَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ مَتَى لَمْ تَكُنْ تَدْرِي مِنَ الرَّجُلِ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

۲۴۰. ۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِإِهِمَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا بَنُو حَكَّانٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْكَلْبِ يَبْعُدُ فِي قَيْطِهِمْ۔ باب الہبۃ۔ هَبَّتِ الْمَرْأَةُ لِقَبِيلٍ وَجَعَهَا وَجَعَهَا إِذَا كَانَ لَهَا شَيْءٌ وَهِيَ مُوَجَّهَةٌ إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً قَوَادًا كَانَتْ سَفِيهَةً ثُمَّ جَزَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَتُوكُمُ السُّفَهَاءُ أَمْوَالَكُمُ۔

۲۴۰. ۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ أُمِّ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَالِي مَالٌ إِلَّا مَا أَدَخَلَ عَلَيَّ الرَّبُّ فَإِنِ صَدَّقْتُ قَالَ

تَصَدَّقْ وَلَا تُؤْعِنِ فَيُؤْعِنِ عَلَيْكَ۔

٢٠٨ حَجَّ شَا عُمَيْلُ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَجَّ شَا عُمَيْلُ اللَّهِ  
بْنُ نُمَيْرٍ حَجَّ شَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ قَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَقِي وَالْأَخْبِي  
فِي حَجِّهِ وَاللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تَرْجِعْ فِيمَنْ رَجَعِ اللَّهُ عَلَيْهِ.

٢٧٠٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ تَزِيدٍ عَنْ  
بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ قَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ  
أَخْبَرَتْهُمْ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْأَلْهُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهَا  
فِيهِ قَالَتْ أَشَعُرْتُ بِأَرْسُولِ اللَّهِ إِلَيَّ أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي  
قَالَ أَوْفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَمَا أَتَلَوْنَ مَا أُعْطِيَتْهَا أَهْلُ الْكَافِ  
كَانَ أَعْظَمَ لِأَكْبَرِكِ وَقَالَ بُكَيْرٌ بْنُ مُضَرٍّ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ  
بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ أَعْتَقَتْ -

٢٣١٠ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ الزُّهَيْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ مَغْرًا أَفْرَغَ بَيْنَ  
نِسَائِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهُمَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يُقِيمُ  
يُكْنِ امْرَأَةً مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سُودَةَ بِنْتُ  
زَمْعَةَ دَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ نَزَّوَجِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَنِي بِذَلِكَ رَضِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
بِأَبِيهِ يَمْنُ يَبْدَأُ بِالْهَدْيِ يَبِيٍّ وَقَالَ بَكْرٌ  
عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ بَكْرِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ  
أَنَّ مَيْمُونَةَ نَزَّوَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَقَتْ  
وَلَيْدَةً لَهَا فَقَالَ لَهَا تَوَصَّلِي بَعْضَ أَخَوَائِكَ  
كَانَ أَكْظَمَ لِأَخِيكَ -

٢٣١١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ  
الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَجَلٍ مِّنْ  
عَبْنِ سَيْمٍ بِنِ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ

روک لیا جائے گا۔

فاطمہؑ نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خروج کرو اور گن کر نہ دو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن کر دے گا اور ہاتھ نہ روکو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اپنا ہاتھ روک لے گا۔

کرمیاب مولیٰ ابن عباس کو حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہیں نے ایک لونڈی آزاد کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت نہ لی۔ جب ان کی باری کا دن آیا تو عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا ہے؟ فرمایا کیا تم یہ کام کر چکی ہو؟ عرض گزار ہوئیں کہ ہاں۔ فرمایا کہ اگر تم اسے اپنے ماموں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملتا۔ بکر بن صخر عمرو بن لہیع نے کرمیاب سے روایت کی ہے کہ حضرت میمونہ نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے کہ آپ کے ساتھ جانے کے لیے کس کا نام نکلتا ہے اور آپ نے ان کے درمیان ایک رات دن کی باری مقرر فرمائی ہوئی تھی، ماسوائے اس کے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دی ہوئی تھی اور اس سے ان کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا مندی کس سے ہدیر کی ابتدا کی جائے۔ بکر، عمرو، جکیہ، زکریا، مولیٰ ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت میمونہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد کر دی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم اپنے کسی ماموں کو دیتیں تو تمہیں بہت زیادہ اجر ملے۔

بہنِ تیمم بن مرہ کے فرو طلحہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں عرض کرتا رہی تھی کہ یا رسول اللہ! میری دو ٹوپوں میں تو میں ان میں سے کسی کے لیے ہر پہنچوں؟ فرمایا کہ ان میں سے جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہو۔



يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيُّهُمَا أَهْدِي قَالَ  
إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِمَّنْ تَلِكْ بَلَا

باب ۱۱۱۱ مَنْ كَفَرَتْ قَبْلَ الْهَدْيَةِ يَعْلَمُ  
قَالَ عَبْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَعَنَ نَزَكَانَ الْهَدْيَةِ فِي  
نَمَرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَتَهُ  
وَالْيَوْمَ سَاشِدَةٌ

۲۲۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
الثَّوْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مُحْتَبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ  
الصَّعْبَ بْنَ الْجَنَابَةِ اللَّحْيَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى لِلرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا  
وَحَشِيشًا وَهُوَ بِالْأَبْوَالِ أَوْ بِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَاهُ قَالَ  
صَعْبٌ فَلَمْ تَعْرِفْ فِي وَخْرِي سَادَّةَ هَدْيَتِي قَالَ لَيْسَ  
بِسَادَّةٍ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرْمٌ

۲۲۱۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ  
عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ  
السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَحْلًا مِمَّنِ الرَّحْلُ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأَنْثَرِ عَلَى الصَّنَدِ  
فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا الْكَلْبُ وَهَذَا أَهْدَى لِي قَالَ فَبَلَا  
جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَيْلًا أَوْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ لَيْلَةً فَيَنْظُرُ يَهْدِي لَهُ  
أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا  
إِلَّا جَاءَهُ يَوْمَ الْيَوْمِ يَحْتَمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ  
بَعِيدًا لَهُ سُرْعَاءُ أَوْ بَقَرَةً كَبَا حَوَارًا أَوْ شَاةً يَنْقَرُ شَعْرًا  
سَرَفَعُ بِيَدِهِ حَتَّى رَأَيْتُ بِلَاحُضٍ ابْطِئَهُ اللَّهُ هَلْ  
بَلَغَتْ أَلْفُ هَمَزَةٍ هَلْ بَلَغَتْ ثَلَاثًا

باب ۱۱۱۲ إِذَا ذَهَبَ هَبٌّ أَوْ وَعَدَ شَهْمَاتٌ  
قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ مَاتَ  
وَكَانَتْ قُضِلَتْ الْهَدْيَةُ وَالْمُهْدِي لَهُ حَتَّى يَمُوتَ  
يَوْمَئِذٍ وَإِنْ تَمَرَّتْ قُضِلَتْ فِي يَوْمِ يَوْمِ يَوْمِ يَوْمِ

جو کسی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرے۔ عمر بن عبد العزیز کا  
بیان ہے کہ ہدیہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک  
میں ہدیہ ہوتا تھا اور آج تو رشوت ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس نے حضرت صعب بن جنامہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے سنا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے  
کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں وحشی گدھے  
کے گوشت کا ہدیہ پیش کیا جبکہ آپ ابوا دیوہ ان کے مقام پر حالت احرام  
میں تھے تو حضور نے اسے واپس کر دیا حضرت صعب کا بیان ہے کہ ہدیہ  
واپس ہونے کے باعث جب حضور نے میرے چہرے کی حالت دیکھی تو فرمایا۔  
میں تمہارے گھنے کو کبھی روز نہ کرتا لیکن حالت احرام میں ہوں۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو حمید سعادی رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبیلہ ازد کے ایک شخص  
کو جسے ابن ابیہ کہا جاتا ہے صدقہ وصول کرنے کے لیے مائل بنا کر بھیجا۔  
جب وہ واپس آیا تو کہا کہ یہ مال آپ کا ہے اور مجھے کچھ ملے ہی فرمایا  
اچھا تم اپنے باپ کے گھر میں بیٹھ رہتے یا اپنی ماں کے گھر میں، پھر دیکھتے کہ  
تمہیں کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں  
میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس میں سے نہیں لے گا مگر وہ قیامت  
کے روز اسے اپنی گردن پر شاکر حاضر ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہو تو بیلدا  
ہوگا۔ گائے ہوئی تو ڈکرائی ہوگی اور بکری ہوئی تو میانی ہوگی۔ پھر اپنا  
ہاتھ بلند فرمایا یہاں تک کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی اور زمین  
مرتہبہ لکھا کہ اسے اللہ کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا؟

جب کوئی ہدیہ یا وعدہ کرے اور ہجر دینے سے پہلے مر جائے  
تو ہدیہ کا قول ہے کہ اگر میرے کرنے والا مر جائے تو ہدیہ علیحدہ کر دیا  
جائے گا اور وہ ہدیہ زندہ ہو تو اس کے وارثوں کے لیے ہے اور  
اگر علیحدہ نہ کیا ہو تو ہدیہ کرنے والے کے وارثوں کے لیے ہوگا حتیٰ کہ



أَهْدَى وَقَالَ الْحَسَنُ أَيُّهَا مَا تَقَبَّلَ قَبْلَ فِيمَا لَوَرِيَّةِ  
الْمُهْدَى لَكَ إِذَا قَبَضَهَا الرَّسُولُ.

۲۴۱۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتَكَ  
هَكَذَا أَلَا نَأْفِكُ بَعْدَهُمْ حَتَّى تُوَفِّي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَأَلَّا أَبُوبُكَ مُنَادِيًا فَتَنَادِي مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ دِينَ فَنِيَّا مَا تَنِيَّةُ  
فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِي  
فَحَتَّى لِي ثَلَاثًا.

بَابُ ۱۶۱۱- كَيْفَ يَقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ وَقَالَ  
ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ عَلَى بَكْرِ صَنِيبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ.

۲۴۱۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ  
عَنِ ابْنِ أَبِي مُثَيْكَةَ عَنِ الْيَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ  
قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً وَلَمْ يُعْطِ  
مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بَنِي أَنْطَلِقْ بِنَا  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا نَطْلُقُ مَعَهُ  
فَقَالَ ادْخُلْ فَاذْعُهُ لِي قَالَ قَدْ عَوَّضْتُكَ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ  
وَعَلَيْهِ قِيَامَتُهُمَا فَقَالَ خَبَانَا هَذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرْنَا إِلَيْهِ  
فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ.

بَابُ ۱۶۱۲- إِذَا وَهَبَ هَبَةً فَقَبَضَهَا الْآخَرُ  
وَلَمْ يَقْبَلْ قَبِلَتْ.

۲۴۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْبُوبٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهَبِيِّ عَنْ حُمَيْدِ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ كُنْتُ فَقَالَ وَمَا ذَلِكُ قَالَ قَدْ كُنْتُ  
يَا أَهْلِي فِي سَرْمَصَانَ قَالَ عَجِدُ سَرَقَبَةَ قَالَ لَا قَالَ  
فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا

لا قول ہے کہ دونوں میں سے ٹواہ کوئی پہلے مر جائے وہ محبوب لاکے وارثوں  
کا ہوگا جبکہ قاصد نے اس پر قبضہ کر لیا ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر بحورین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا دوں گی  
تین مرتبہ فرمایا۔ وہ مال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک نہیں  
آیا۔ پس حضرت ابو بکر نے ایک منادی کو حکم دیا تو اس نے منادی کی کہ جس  
تنبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا یا قریش دنیا ہر توروہ  
ہمارے پاس آجائے پس میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا پس مجھے تین لپ  
بھر کر دیں۔

غلام اور سامان پر کس طرح قبضہ کیا جائے۔ حضرت ابن عمر  
کا بیان ہے کہ میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو اس کو نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے خرید لیا اور فرمایا کہ اسے عہدہ اللہ ہے تمہارا ہے۔

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبا میں تقسیم فرمائی  
اور ان میں سے حضرت مخرمہ کو کچھ نہ دیا۔ پس حضرت مخرمہ نے فرمایا کہ اسے  
بیٹے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں میرے ساتھ چلو  
پس میں ان کے ساتھ گیا۔ فرمایا کہ اندر جا کر حضور کو میرے پاس بلا لاؤ  
ان کا بیان ہے کہ میں حضور کو بلائے گیا آپ ان کے پاس تشریف لائے اور  
آپ کے اوپر ان میں سے قبا بھی فرمایا کہ یہ ہم نے تمہارے لیے رکھ چھوڑی تھی  
راوی کا بیان ہے کہ انہوں نے اس کی طرف دیکھا تو حضور نے فرمایا اتھر رہا ہوں  
کسی نے کوئی چیز میری اور دوسرے نے قبضہ کر لیا اور یہ نہ کہا  
کہ میں نے قبول کی۔

حمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں  
حاضر ہو کر کہنے لگا کہ میں ہلاک ہو گیا فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ عرض کی  
کہ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھا۔ فرمایا کہ کیا غلام  
آزاد کر دو گے؟ عرض کی کہ نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم اتنی استطاعت رکھتے ہو  
کہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھو؟ عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ فرمایا کہ



کیا تمہیں توفیق ہے کہ ساتھ مسکینوں کو کھانا کھنادو؟ عرض کی کہ نہیں پس ایک نصاری عرق میں کھجوریں لے کر حاضر بارگاہ ہو گیا۔ عرق کھجوریں مانگنے کا ایک پیمانہ ہوتا تھا فرمایا کہ انہیں لے جاؤ اور خیرات کرو اور عرض کی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے زیادہ ضرورت مندوں کو دوں؟ قسم جیسا ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ان دونوں سنگ تانوں کا جب کوئی اپنا قرضہ کسی کو مہر کرے۔ شعبہ نے حکم سے نقل کیا کہ یہ جائز ہے اور حضرت حسن بن علی علیہما السلام نے اپنا قرضہ مہر کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر کسی کا قرضہ ہو تو ادا کر دے یا معاف کر دے۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد کو شہید کر دیا گیا اور ان پر قرض تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے دریافت کیا کہ وہ میرے باغ کی کھجوریں قبول کر لیں یا میرے باپ کا قرض معاف کر دیں۔

ابن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ ان کے والد کو غزوہ احد میں شہید کر دیا گیا تھا پس قرض خواہوں نے اپنے حقوق کے مطالبے میں سختی سے کام لیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ان سے پوچھیے کہ میرے باغ کا پھل کھجوریں لے کر میرے والد کا بوجھ ہلکا کر دیں۔ انہوں نے انکار کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں میرا باغ ڈوبا اور نہ ان کے لیے پھل پھلایا بلکہ فرمایا کہ میں کل تمہارے پاس آؤں گا اگلے روز علی الصبح آپ تشریف لے آئے ایک درخت کے گرد پھرے اداس کے پھلوں کے لیے دعا ہے برکت کی پس میں نے انہیں توڑا تو میں نے ان کے حقوق انہیں ادا کر دیئے اور ہمارے لیے بھی کافی کھجوریں بیچ رہیں پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے یہ بات آپ کو بتا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسے عمر بنیوہ مرض گزار ہوئے کہ ایسا کیوں نہ ہوتا اور ہم جانتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں خدا کی قسم آپ ضرور اللہ کا ایک چیز چند آدمیوں کو مہر کرنا۔ حضرت اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی علیق سے کہا کہ مجھے اپنی بہن حضرت عائشہ سے غائب

قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَطْعَمَ سِتِّينَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَبَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَحْرَقِي وَالْعَرَقُ الْيَمَكْتُ قَبِيْرَتُمْ فَقَالَ أَذْهَبُ بِهَذَا فَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ الْحَقُّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتِ أَحْوَجَ مِنَّا قَالَ أَذْهَبُ فَاطْعُمُهُ أَهْلَكَ۔

باب ۱۶۲۔ إِذَا ذُهِبَ دِيْنًا عَلَى رَجُلٍ فَنَ شَعْبَةٌ عَنِ الْحَكْمِ هُوَ جَائِزٌ وَذُهِبَ الْحَسَنُ سُبُّ عَلَى نَهْيِ اللَّهِ عَنْهُمَا لِرَجُلٍ دِيْنُهُ وَقَالَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ قَتِلَ آتِ وَأَعْلَيْهِ دِيْنٌ فَسَأَلَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا كَانُوا أَنْ يَقْبَلُوا أَشْرَحَاطِي وَيُحَلِّلُوا آتِ۔

۲۴۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا فَأَشْتَدَّ الْعُرْمَاءُ فِي حَقِّهِمْ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَمَا لَبِثْتُ أَنْ يَقْبَلُوا أَشْرَحَاطِي وَيُحَلِّلُوا آتِ فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ وَلَكِنْ قَالَ سَاعِدُوا أَهْلَكُمْ فَفَدَّ أَعْلَانَا حَتَّى أَصْبَحَ فَنَاطَفَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي تَمْرِهَ بِالْبَرَكَةِ فَجَدَتْهَا فَتَعْنِيَتْهُمْ حَقْوَقُهُمْ وَبَعِيْنَا مِنْ تَمْرِهِمَا بَيْعَةً ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَمْرُ اللَّهِ أَنَا أَسْمَعُ وَهُوَ جَالِسٌ يَأْخُذُ فَقَالَ لَا يَكُونُ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ۔

باب ۱۶۳۔ هَبْهُ أَنْوَاجِدَ لِلْجَمَاعَةِ وَتَالَتْ أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَابْنِ أَبِي عَتِيْقٍ وَرِثَتْ

میں نے ان سے پوچھی کہ میرے والد کو غزوہ احد میں شہید کر دیا گیا تھا پس قرض خواہوں نے اپنے حقوق کے مطالبے میں سختی سے کام لیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ان سے پوچھیے کہ میرے باغ کا پھل کھجوریں لے کر میرے والد کا بوجھ ہلکا کر دیں۔ انہوں نے انکار کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں میرا باغ ڈوبا اور نہ ان کے لیے پھل پھلایا بلکہ فرمایا کہ میں کل تمہارے پاس آؤں گا اگلے روز علی الصبح آپ تشریف لے آئے ایک درخت کے گرد پھرے اداس کے پھلوں کے لیے دعا ہے برکت کی پس میں نے انہیں توڑا تو میں نے ان کے حقوق انہیں ادا کر دیئے اور ہمارے لیے بھی کافی کھجوریں بیچ رہیں پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے یہ بات آپ کو بتا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسے عمر بنیوہ مرض گزار ہوئے کہ ایسا کیوں نہ ہوتا اور ہم جانتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں خدا کی قسم آپ ضرور اللہ کا ایک چیز چند آدمیوں کو مہر کرنا۔ حضرت اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی علیق سے کہا کہ مجھے اپنی بہن حضرت عائشہ سے غائب

میں جو ترکہ ملا اور حضرت معاویہ جی کے مجھے ایک لاکھ درہم دیتے تھے وہ تم دونوں کے لیے ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا تو آپ نے نوش فرمایا جبکہ آپ کے دائیں جانب ایک لڑکا اللہ باری طرف عمر رسیدہ حضرات تھے۔ آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ اگر تم مجھے امانت دو تو تو انہیں دے دوں۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کی عطا کے بارے میں کسی کو اپنی ذات پر ترجیح نہیں دوں گا پس وہ اس کے ہاتھ میں مقبوضہ غیر مقبوضہ تقسیم شدہ اور غیر تقسیم شدہ چیز کا ہر کرنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ہوازن کی قیمت دی اور وہ تقسیم نہیں فرمائی تھی۔ ثابت، مسعر، محارب، حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں مسجد کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے میرا قرضہ چکا کر نذر مال عطا فرمایا۔

محارب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ سفر کے دوران میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک اونٹ کا سودا کیا جب ہم مدینہ منورہ میں آئے گئے تو فرمایا کہ مسجد میں آنا، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور قیمت تول دی شہر کا بیان ہے کہ میرے خیال میں قیمت تول دی اور مزید عطا فرمایا اس میں سے کچھ میرے پاس ہمیشہ رہا یہاں تک کہ یوم الحمرہ میں اسے اہل شام نے

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا آپ کے بائیں جانب ایک لڑکا اور دائیں جانب عمر رسیدہ حضرات تھے پس آپ نے لڑکے سے فرمایا کہ کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ مشروب انہیں دے دوں؟ لڑکا عرض گزار ہوا کہ خدا کی قسم آپ سے ملنے والے اپنے جھٹے کے بارے میں کسی کو اپنا اور ترجیح نہیں دوں گا پس وہ اس کے ہاتھ میں دے گیا۔ ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض تھا حضور کے اصحاب اس پر حملہ آور ہونے کو تھے تو آپ نے فرمایا کہ جانے دو کیونکہ خدا رکھ

عَنْ أُخْتِ عَائِشَةَ بِالْغَابَةِ وَقَدْ أَعْطَانِي بِهِ مَبَاوِيَةً مِائَةَ أَلْفٍ فَهُوَ تَكْمَلًا.

۲۴۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَهَبَ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارٍ وَكَأْسًا فَقَالَ لِلْغُلَامِ إِنَّ آفِئْتَهُ لِي أُعْطِيتُ هَذَا فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَكْفَهُ يَنْصِبُ مِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدًا فَتَلَّهَ فِي يَدِهِ.

۲۴۱۹- الْهَبَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوضَةِ وَالْمَقْسُومَةِ وَالْمَقْسُومَةِ وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا عَمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ وَقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مَسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَانِي وَزَادَنِي.

۲۴۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ بَعَثَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فِي سَفَرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ ابْنُ الْمُتَّحِدِ قُضِيَ لَكُمْ قَوْنٌ قَالَ شُعْبَةُ أَرَأَيْتَ قَوْنٌ لِي فَأَرْجَحُ مَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَقِ.

۲۴۲۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارٍ أَشْيَاءُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَذَا فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللَّهِ لَا أَوْ بِشَرِّ بَنِي نَصِيبٍ مِنْكَ أَحَدًا فَتَلَّهَ فِي يَدِهِ.

۲۴۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى



رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَ فَهَمَّ بِأَهْلِيهِ  
فَقَالَ دَهْوَةٌ فَإِنَّ لِي صَاحِبَ الْحَقِّ مَقَالًا وَقَالَ شَرُّوا  
لَهُ سِتًّا فَأَعْطَوْهَا إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ سِتًّا إِلَّا سِتًّا  
مِنْ أَنْفَلٍ مِنْ سِتِّهِمْ قَالَ فَاشْتَرَوْهَا فَأَعْطَوْهَا إِيَّاهُ  
فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً

بَابُ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةً لِقَوْمٍ

۲۴۲۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْثَرٍ حَدَّثَنَا الثَّيْبِيُّ  
عَنْ حَقِيقٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْفَةَ أَنَّ مَرْعَانَ بْنَ  
الْحَكِيمِ وَالْمُسَوْدَّ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلْفَةٌ وَفَدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَتَأْكُلُهُ  
أَنْ تَبْرُدَ إِلَيْهِمْ أَمْوَالُهُمْ وَسَبِيَّهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَعِيَ  
مَنْ تَرَعَنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ لِي أَصْدَقُهُ فَأَخْتَارُوا  
إِحْدَى الظَّائِفَتَيْنِ إِنَّمَا السُّبْيُ وَالْعَمَالُ وَقَدْ كُنْتُ  
اسْتَأْنَيْتُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظَرَهُمْ  
بِضَمِّ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ حِينَ قَفَلَ مِنَ الظَّائِفِ كَمَا تَبَيَّنَ  
لَهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ رَآدٍ إِلَيْهِمْ  
إِلَّا أَحَدَى الظَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبِيْنَا فِقَامَ  
فِي الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَرَى عَلَى الْيَهُودِ مَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ  
أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَخْوَأَكُمْ هُوَ لَكُمْ جَلَدُونَ تَارِثِينَ وَإِنِّي  
سَأُتِي أَنْ أَرُدَّ إِلَيْكُمْ سَبِيْهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ  
أَنْ يُعْطِيَ ذَلِكَ فَلْيُعْطِلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى  
حَظِّهِ حَتَّى تُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيئُ اللَّهُ عَلَيْنَا  
فَلْيُعْطِلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيِّبْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ فَقَالَ  
لَهُمْ تَالَا نَنْدِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فَيُؤْمِنُ لَمْ يَأْذِنْ  
فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرْفًا ذِكْرًا أَمْزَكُهُ فَرَجَعُوا النَّاسُ  
فَكَفَّ لَهُمْ عُرْفًا وَهُمْ نَحْتَرِجُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَخَبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذْنُوا وَهَذَا الَّذِي  
بَلَّغْنَا مِنْ سَبِيْ هَوَازِنَ هَذَا آخِرُ قَوْلِ الرَّهْزِيِّ  
يَعْنِي فِهْذَ الَّذِي بَلَّغْنَا

برائے لائق ہے اور فرمایا کہ اتنی ہی عمر کا ایسے اونٹ سے درودہ عرض گزار  
ہوئے کہ اتنی عمر کا اونٹ تو نہیں ملنا مگر زیادہ عمر کا ملتا ہے فرمایا کہ وہی  
خرید کر اسے دے دو کیونکہ تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرتا  
ہے۔

جب چند آدمی کوئی چیز کسی قوم کو ہبہ کریں۔

عروہ کا بیان ہے کہ مروان اور حضرت مسور بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ  
عنه نے انہیں ہبہ کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مسلمان  
ہر کر سبہ ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور انہوں نے اپنا مال اور اپنے قیدی  
لوٹانے کا مطالبہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ میرے ساتھیوں کو تم دیکھو یہ ہے  
ہوا اور مجھے سب سے پسند وہ بات ہے جو زیادہ ہے ہو لہذا ایک سبب ہبہ کیا  
کہ لو مال یا قیدی اور اسی لیے میں تمہارا منتظر تھا اور نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دس روز سے زیادہ انتظار فرمایا یہاں تک کہ  
طائف سے لوٹ آئے جب ان پر بخوبی واضح ہو گیا کہ نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم دونوں میں سے ایک ہی چیز لوٹائیں گے تو عرض گزار ہوئے  
کہ ہمارے قیدی لوٹا دیجیے پس آپ مسلمانوں میں کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ  
کی شایان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر فرمایا۔ اما بعد تمہارے  
بھائی ہما سے پاس تو ہو کہہ کے آئے ہیں اور سیر الامادہ ہے کہ ان کے قیدی  
انہیں واپس دے دوں پس جو تم میں سے پسند کرے وہ کچھ ٹی الیسا  
کر دے اور جو اپنا حصہ رکھنا چاہے تو ہم اسے معاوضہ دے دیں گے  
جو بھی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فئے کا مال عطا فرمایا اور وہ  
ایسا کرے لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہم انہیں آزاد کرنے  
پر رضامند ہیں آپ نے ان سے فرمایا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ کس نے  
اجازت دی اور کس نے ہندی لہذا تم چلے جاؤ اور اس بارے میں ہتک  
اپنے معروف لوگوں کو ہما سے پاس بھیجو۔ لوگ واپس گئے اور اپنے معروف  
لوگوں سے گفتگو کی۔ پھر وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتایا کہ وہ برفا و رغبت اجازت دے رہے  
ہیں۔ یہ ہے خبر جو ہوازن کے قیدیوں کے بارے میں ہم تک پہنچی یہ آخری  
قول زہری کا ہے یعنی فہْذَ الَّذِي بَلَّغْنَا



باب ۱۶۳ مَنْ أَهْدَىٰ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلُوسَةٌ  
فَهُوَ أَحَقُّ وَيُذَكِّرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جُلُوسَتَهُ شَرُّهَا  
وَأَسْفَلُهَا.

٢٣٣٣. حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ  
بِأُذُنَيْهَا صَاحِبَهُ يَتَقَاَصَاةُ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَ الْحَقِّ مَقْلًا  
ثُمَّ قَضَاهُ فَفَضَّلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ أَفَضِّلْكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً.

٢٢٢٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلَى بَعِيرٍ يَحْمِلُ صُغْبَ  
فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَبُوكَ  
يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هَوَّلَكَ فَاشْتَرَاهُ  
ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ.

بِالْبَيْتِ إِذَا دُخِبَ بَيْعُ الرَّجُلِ وَهُوَ رَاكِبٌ  
فَهُوَ حَائِزٌ قَالَ الْحُسَيْنِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ  
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلَى بَيْعٍ صَغِيرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بَعِثْهُ فَاِتْبَاعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ -

بِاسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٢٢٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ ثُلَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
حُلَّةَ سَيِّدَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
كَوْاشِرَتَيْنِهَا فَلَيْسَتْهُمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْوَفْدِ قَالَ لَا شَأْنُ  
بَيْنَهُمَا مَنْ لَا حِلَّ لَكَ فِيهِ فِي الْأَخْيَرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ حُلَّةٌ فَأَعْطَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرٍَا مِنْهَا حُلَّةً وَقَالَ  
أَكْتَوَيْتِنِهَا وَقُلْتُ فِي حُلَّةٍ عَطَارِدٍ مَا قُلْتُ فَقَالَ

جس کو ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں  
تو خدا رو یہی ہے حضرت ابن عباس سے منقول ہے کہ پاس بیٹھنے والے  
شریک ہوتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی سے ایک اونٹ قرض لیا قرض خواہ آیا اور اس نے سختی سے تقاضا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا رکوبات کرنے کا حق ہے پھر اسے بہتر اونٹ دے کر فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ ہے جو بہتر طریقے سے ادا کرتا ہے۔

عمر بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور وہ حضرت عمر کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ پس میرے والد محترم نے فرمایا کہ اے عبد اللہ! نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو کوئی بھی آگے نہیں بڑھتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ یہ مجھے بیچ دو حضرت عمر عرض گزار بھرتے کہ یہ آپ ہی کا ہے پس آپ نے اسے خرید لیا پھر فرمایا۔ اے جب کسی آدمی کو اونٹ پہن کیا اور وہ اس پر سوار ہوا تو

ہاں کہہ رہے۔ حمید می، سفیان، عمرو، حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھوں فروخت کر دو۔ چنانچہ آپ نے اسے خرید لیا پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد اللہ! یہ تمہارے لیے وہ ہدیہ جس کا پہننا ناپسند ہو۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا  
حضرت عمرؓ نے ایک رشتی عتقہ مسجد کے دروازے پر کھتا ہوا دیکھا تو عرض  
گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کاش آپ اسے خرید لیں تاکہ مجھ اور وفد کے وفد  
ہوتا کریں۔ فرمایا کہ انہیں وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو  
پھر اٹھے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو ان میں سے  
ایک عتقہ دیا۔ عرض گزار ہوئے کہ آپ مجھے پہنتے ہیں جبکہ آپ نے عتقہ  
عطارد کے واسطے میں ایسا فرمایا تھا۔ فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ پہننے کے

مہمبر الشہداء: یہ تھا اسی کا جو چاہو کرو۔



إِنِّي لَمَرَأَتُكُمْ لَتَنْبَسَهَا فَكَسَاكُمْ خَالَهَ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا.  
 ۲۴۲۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا  
 ابْنُ مُضَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوَابِغٍ عَنْ ابْنِ حُمَرَ قَالَ كُنِيَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّتَ قَالِطَةَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا وَ  
 حَاةً عَلَى فُلَانَتٍ لَهُ ذَلِكَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ رَأَيْتُ عَلَى بَابِي سِنَانًا شِئْنَا فَقَالَ لِمَالِي وَ  
 لِلدُّنْيَا فَاتَاهَا عَيْنٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَا مُرْتَفِي  
 فِيهِ بِسَائِلَاءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ أَهْلِ بَيْتٍ  
 بِهِرَ حَاجَةٍ.

۲۴۲۷- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
 قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ مَجِئْتُ رَدِي  
 بَنَ وَهَبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سَيَرَاءَ فَلْيَسْتَهَاهَا أَتَيْتُ الْقَضَبَ  
 فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي.

بِأَكْبَلًا قَبُولِ الْهَدِيَّةِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَقَالَ  
 أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ  
 إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ فَرِيَةً فِيهَا  
 مَلِكٌ أَوْجَبَّارُ فَقَالَ أَعْطُوها اجْعَرُوا هَدِيَّتَ لِلنَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فِيهَا مَتَمٌّ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ  
 أَهْدَى مَلِكٌ أَكَلَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 بَهْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاةً بُزْدًا وَكُتِبَ لَهُ بِهِ خَيْرُهُمْ.

۲۴۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
 يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا  
 أَسْنُ قَالَ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً  
 سُودُ مِنْ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ الْخَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهُ فَقَالَ  
 وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيْلُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي  
 الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا أَوْ قَالَ سَعْدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ  
 أَنَّ أَكْبَدَ رُومَةٍ أَهْدَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۴۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هَاجَرَ

لیے نہیں دیا ہے یہی حضرت عمرؓ نے وہ اپنے اس مشرک بھائی کو پہنا دیا جو مکہ کو دیکھتا  
 نافعؓ نے حضرت امین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت قاططہ کے گھر تشریف لے گئے لیکن  
 اندر داخل نہ ہو سکے۔ جب حضرت علیؓ آئے تو حضرت قاططہ نے ان سے ذکر  
 کیا۔ پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو فرمایا کہ  
 میں نے اس کے دروازے پر دھاری ڈار پر دہ دیکھا ہے۔ مہلا مجھے دنیا  
 سے کیا سروکار ہے؟ حضرت علیؓ آئے اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ انہوں نے  
 کہا کہ حضور اس بارے میں جو چاہیں فرما سکتے ہیں۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ اسے  
 اہل بیت کے فلاں فرد کے لیے بھیج دیجیے اس کی انہیں زیادہ حاجت ہے۔  
 زید بن وہب کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا  
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری طرف ایک ریشمی حلتہ تھنے کے  
 طور پر بھیجا تو میں نے اسے پہن لیا۔ میں نے حضور کے چہرہ انور پر نارا لگی  
 دیکھی تو اسے پھاڑ کر اپنی قریبی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

مشرکوں کا ہدیہ قبول کرنا۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو ایسے گاؤں میں داخل ہوئے جہاں  
 کا بادشاہ ظالم و جاہل تھا۔ اس نے کہا کہ انہیں باجرہ دے دو اور حضور  
 کی خدمت میں کبریٰ کا زہر آلود گوشت پیش کیا گیا۔ ابو حمید کا بیان ہے  
 کہ امید کے بادشاہ نے حضور کے لیے سفید خمر کا تحفہ پیش کیا تو آپ نے  
 اسے چادر عطا فرمائی اور ان کے دربار کا کچھ حصہ اس کے لیے لکھ دیا۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس کا جبہ پیش کیا گیا  
 اور آپ ریشم سے منع فرمایا کرتے تھے لوگ اس پر بڑے حیران تھے تو  
 آپ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے  
 جنت میں سعد بن معاذ کے رمال اس سے زیادہ خوبصورت ہیں سعید  
 قتادہ نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ دو مہ کے اکیدہ رنے  
 نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفہ بھیجا تھا۔

ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے



روایت کی ہے کہ ایک یہودی عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کا زہر آلود گوشت پیش کیا تو آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر اسے لایا گیا اور کہا گیا کہ اس کو قتل کر دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تناول میں ہمیشہ اس کا اثر دیکھتا رہا۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم ایک سو تیس افراد نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس ماع کے گب بھگ آٹا تھا تو وہ گوندھا گیا۔ پھر ایک مشرک ابجھر سے ہونے والوں والا اور انقدر بڑا کہ ہانکتا ہوا آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے بکری بیچنے یا عطیہ دینے کے لیے پوچھا یا فرمایا کہ ہبہ۔ اس نے کہا نہیں بلکہ بیچتا ہوں تو اس سے ایک بکری خرید لی۔ پھر اسے بنایا گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلیبی بھرنے کا حکم فرمایا۔ خدا کی قسم ایک سو تیس افراد میں سے ایک بھی نہ بچا جس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلیبی میں سے حصہ نہ دیا ہو۔ اگر کوئی حاضر تھا تو اسے حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھا اس کے لیے حصہ رکھ دیا گیا پھر اسے دو تبریز میں ڈال دیا۔ پس تمام لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھالیا اور دو برتوں میں گوشت پہنچ رہا جو ہم نے اونٹ پر لا دیا یا جو کچھ فرمایا۔

مشرکوں کے لیے ہدیہ۔ ارشادِ ربانی ہے: ”اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالے ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو“ (۲/۶۱)۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے ایک آدمی کو ریشمی عتہ پہنتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اس عتہ کو خرید کر جمعہ کے روز پہنا کیجیے اور جب وفد آیا کریں۔ فرمایا کہ اسے وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَرِيحٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشاةٍ مَسْمُومَةٍ فَآكَلَ مِنْهَا فَبَعِثُوا بِهَا فَيَقِيلُ أَلَا نَقُتْلُهَا قَالَ لَا فَمَا نِلْتُ أَغْرِقُهَا فِي الْهَوَاتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَعْقِرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ مَاعٍ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوِهِ فَعَجِزَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْتَعَانٌ طَوِيلٌ لَفِيفٌ يَسْئُلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَوْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ بَلْ بَيْعٌ فَأَشْرَيْ مِنْهُ شاةً فَصُنِعَتْ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ ابْطِينٍ أَنْ يَشْوَى وَأَنَّهُمْ اللَّهُ مَا فِي السَّالِثِينَ وَالْإِمَامَةُ إِلَّا قَدْ جَزَّ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ جُزْءٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ فَجَعَلَ مِنْهَا قِصْعَتَيْنِ فَآكَلُوا أَجْمَعُونَ فَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقِصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى التَّبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ۔

۲۴۳۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَدَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ مُحَلَّةً عَلَى رَجُلٍ مَبَاعٍ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَعْمِلُ هَذِهِ الْمُحَلَّةَ تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُرَادًا أَجَلَتِكَ الْوَفْدُ فَقَالَ لَا تَعْمَلُ بِسُ هَذَا مِنْ كَخَلَقِ وَتَقْسِطُوا إِلَيْهِمْ۔

۲۴۳۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَدَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ مُحَلَّةً عَلَى رَجُلٍ مَبَاعٍ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَعْمِلُ هَذِهِ الْمُحَلَّةَ تَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُرَادًا أَجَلَتِكَ الْوَفْدُ فَقَالَ لَا تَعْمَلُ بِسُ هَذَا مِنْ كَخَلَقِ وَتَقْسِطُوا إِلَيْهِمْ۔



لَهُ فِي الْأَخْيَرَةِ فَأَيُّ رَسُولٍ أَلْفُو صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا  
يُحْلِلُ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ  
الْبَسْتُهَا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِيَّايَ لَهَا لَكُمْ كَمَا  
يَتَلَبَّسُهَا تَبَسُّهَا أَوْ تَكْسُوَهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرَ إِلَى أَخِي  
لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُشَلِّمَهُ

۲۴۳۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَشْمَاءَ ابْنَتِ  
رَافِعٍ قَالَتْ قُلْتُ لِمَ كُنَّ أُمِّي وَهِيَ مُطَرِّكَةٌ فِي هَذِهِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ إِلَى أَهْلِ  
أُمِّي قَالَ نَعَمْ صَلِّيْ أُمَّكَ

بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هَبْتِهِ  
وَصَدَقَتْهُ

۲۴۳۳ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِیْ ذَرٍّ حَدَّثَنَا  
هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هَبْتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْتِهِ

۲۴۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَكْبَرُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَيْسَ لَنَا مِثْلُ السَّوْعِ الَّذِي يَعُودُ فِي هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ  
يَرْجِعُ فِي قَيْتِهِ

۲۴۳۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ  
عَنْ مَرْثَدِ بْنِ أَشْمَرَ عَنْ أَبِي سَوْفَةَ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ  
الْخَطَّابِ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَّا  
الَّذِي كَانَ عِنْدَ الْفَارِسِ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَطَنْتُ  
أَنَّهُ بِلَاغُهُ يَرْخِصُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَأَنْ أَعْطَا لَهْ بِدَنَّهُ فَرَسٌ فَإِنْ  
الْعَائِدُ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْتِهِ

اس کی بجائی کے لیے بھیج دیا جائی سلمان نہیں کہہ سکتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چند عتقے لائے گئے تو  
آپ نے ان میں سے ایک عتقہ حضرت عمر کے لیے بھیج دیا۔ حضرت عمر عرض  
گزار ہوئے کہ میں اسے کیسے پہنوں جبکہ ان کے بارے میں آپ نے ایسا  
فرمایا ہے فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اسے  
فروخت کر دو یا کسی کو پہنا دو۔ پس حضرت عمر نے وہ عتقہ عمر میں اپنے  
عروہ کا بیان ہے کہ حضرت اسما بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میری  
والدہ میرے پاس آئی جبکہ وہ مشرکہ تھی۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا اور عرض کر دیا کہ وہ اسلام کی طرف  
راعقب ہیں تو کیا میں اپنی والدہ سے صلہ بھی کروں؟ فرمایا کہ ہاں اپنی  
والدہ سے صلہ بھی کرو۔

کسی کے لیے جائز نہیں کہ اپنی بہن کی ہولی چیز اور صدقہ  
کو واپس لے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما  
سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
اپنی بہن کی ہولی چیز کو واپس لینے والا اپنی قے کو کھانے والے کی طرح  
ہے۔

عمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بڑی مثال ہمارے  
لیے نہیں ہے کہ جو اپنی بہن کی ہولی چیز کو واپس لوٹائے وہ کتے کی طرح  
ہے جو اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔

زید بن اسلم کے والد ماجد نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک آدمی کو راؤ خدا میں جہاد  
کرنے کے لیے گھوڑا دیا تو جس کے وہ پاس تھا اس نے اسے خراب کر  
دیا پس میں نے ارادہ کیا کہ اس سے خرید لوں اور مجھے خیال تھا کہ وہ  
سستا بیچنے والا ہے۔ پس میں نے اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو فرمایا کہ اسے نہ خریدو خواہ وہ  
تمہیں ایک سو درہم میں دے کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لے لے

واللہ اعلم بالصواب

## باب ۱۶۳

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَرِيرَةَ بْنُ مَوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُسُفَ أَنْ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّيدٍ أَنَّ ابْنَ مَالِكَةَ أَنَّ بَنِي صَهْبِيبٍ مَوَّلَى بْنِ جُرَيْجٍ أَدْعَوْا بَيْنَتَيْنِ وَحُجْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْطَى ذَلِكَ صَهْبِيبًا فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَشْهَدُ لَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ عَاةٌ فَتَشْهَدُ لَا غَطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَهْبِيبًا بَيْنَتَيْنِ وَحُجْرَةَ فَقَطَعَنِي مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۱۶۳۸۔ مَا قِيلَ فِي الْعُمَرَى وَالرَّقِيبَى أَعْمَرَتُهُ الدَّارُ فِيمَا عُمَرَى جَعَلَتْهَا لَهُ وَاسْتَعْمَرَ كُمْ فِيهَا جَعَلَ كُمْ عُمَّارًا۔

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمَرَى أَهْلًا يَمْنُ وَهُبْتُ لَهُ۔

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمَرَى حَائِزَةٌ وَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

باب ۱۶۳۹۔ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ۔

۲۲۳۹۔ حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ فَرَسٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَسْدُودٌ فَكَرِبَ فَلَتَّاسُ جَمَعَ قَالَ مَا أَرَأَيْتُمْ شَيْئًا فِي قُرْآنٍ وَجَدْنَا لَهُ كِبْرًا۔

باب ۱۶۴۰۔ إِلَّا اسْتَعَارَ سَرَقَةً لِلْعُمَرَى عِنْدَ الْبَيْتِ۔

ہمسگاہی ایک بھی کافی ہے۔

ابن جریر نے عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ بنی صہیب موی ابن جدرعان نے دو گھروں اور ایک حجرے کا دعویٰ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ صہیب کو عطا فرمایا تھے پس مروان نے کہا کہ تمہارے اس دعویٰ کی گواہی کون دیتا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ پس انہیں بلا لیا گیا تو انہوں نے شہادت دی کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صہیب کو دو مکان اور ایک حجرہ عطا فرمایا تھا پس مروان نے ان کی شہادت پر ان لوگوں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

عمری اور رقیبی کے بارے میں اقوال۔ میں نے تم کو عمری عمر بھر کے لیے بسا دیا یہ عمری ہے کہ میں نے اسے اس کے لیے کر دیا اور استعمرکم فیہا یعنی تمہیں زمین میں بسایا۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمری کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ یہ اسی کا ہے جس کو میرا کیا گیا ہے۔

بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرو جابر ہے۔ عطاء، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

جس نے لوگوں سے گھوڑا مستعار لیا۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ منورہ میں حملے کا خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو طلحہ سے گھوڑا مستعار لیا جس کو مندوب کہتے تھے اور سوار ہو گئے سبب آپ وہاں لوٹے تو فرمایا کہ ہم نے تو کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی اور ہم نے تو اسے رکھوڑے کو، دریا کی طرح پایا ہے۔

ولہن کے لیے زفاف کے موقع پر کوئی چیز ادا کر لینا۔



عبداللہ بن ابی امیہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے فطر کا گزرتے ہیں ہوا تھا جس کی قیمت پانچ درہم تھی انہوں نے فرمایا کہ میری اس لونڈی کو دیکھو کہ یہ مجھے گھر میں ایسا کرتے ہیں سے منع کرتی ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میرے پاس ان میں سے کتنا بھڑا تھا۔ جب مدینہ منورہ میں کسی عورت کو آراستہ کرنے کی ضرورت ہوتی تو وہ مجھ سے عاریتہ منگو لیا جاتا تھا۔

دودھ دینے والے جانور کی فضیلت۔

اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیسا اچھا عطیہ ہے دودھ دینے والی صاف اونٹنی اور دودھ دینے والی صاف بکری جو صبح کو برتن بھردیں اور شام کو بھی برتن بھردیں۔

عبداللہ بن یوسف، اسمعیل، مالک کی روایت میں نفیم

العقدۃ ہے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب مجاہز بن مکہ مکرہ سے مدینہ منورہ میں آئے تو ان کے پاس کوئی کمپز نہ تھی اور انصار سب ہذین و جانداد تھے۔ انصار نے اپنی زمین انہیں دے دی کہ سالانہ پھل بیا کریں اور اس میں محنت و مشقت کیا کریں اور حضرت انس کی والدہ ماجدہ اُم سلیم جو عبداللہ بن ابی طلحہ کی والدہ بھی ہیں، پس حضرت انس کی والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور کے چند درخت پیش کر رکھے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ ابیہ کو عطا فرمادے تھے جو حضرت اسامہ بن زید کی مولانا تھیں ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنگ خیبر سے فارغ ہوئے تو مدینہ منورہ پہنچے تو مجاہدین نے انصار کو ان کی عاید ادبی واپس کر دی جو انہیں کاشتکاری کے لیے انہوں نے دی تھیں۔ چنانچہ حضرت انس کی والدہ کو بھی

۲۴۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَوَّاحِ بْنِ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَ عَلَيْهَا دُرْعٌ وَ قَطِيرٌ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمٍ فَقَالَتْ إِنَّمَا بَصُرْتُ إِلَى جَارِيَتِي أَنْظُرُ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تَرَاهِي أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَ قَدْ كَانَ لِي مِنْهُمْ دُرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَتَا كَانَتْ أَمْرًا تَقِينُ يَا مَعْ يَنْتَحِلُ إِلَّا أَسْرَلْتُ إِلَى تَسْتَعْبِرُهُ.

بَابُ الْبَيْتِ فَصْلُ الْمَنْبِيحَةِ.

۲۴۴۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَكْنَانَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْإِثْمِ نَادٍ عَنِ الْأَعْجَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنْفِخُ الْمَنْبِيحَةُ الْبَلْعَةَ الصَّغِيرَ مِنْهُ وَالشَّاةُ الصَّغِيرَ تَقْدُ فَوَلَانَا وَ تَرَوْهُمُ يَا نَادٍ.

۲۴۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ وَ ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ تَلْحِيقٍ قَالَ يُنْفِخُ الصَّغِيرَةَ.

۲۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ وَ لَيْسَ بِأَيِّ يَوْمٍ لَيْعِي شَيْئًا وَ كَانَتْ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْأَنْصَارُ فَجَاسُوا الْأَنْصَارَ عَلَى أَنْ يُعْطَوْهُمُ شِئَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَ يُكْفُوهُمْ الْعَمَلُ وَ التَّمُونَةُ وَ كَانَتْ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ الْأَنْسِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَقْفَالِ عَطَاهُنَ الْيَوْمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمُّ أَيْمَنَ مَوْلَانَهُ أُمُّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مِنْ قُلِّ الْأَنْصَارِ فَانْصَحَتْ إِلَى الْمَدِينَةِ مَذَاقَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَتَا أَخْبَرَهُمُ الْيَوْمَ كَانُوا مِنْهُمْ جُنَّ تَرَاوَهُمْ فَهَذَا السَّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِنْدَ قَلْبِهَا

٢٢٢٢٢٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ  
حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ ابْنِ كَبْشَةَ  
السُّكُونِيِّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعُقَيْلِ يَقُولُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَغْلَاهُنَّ  
مَنْبِجُهُ الْعِزُّ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا وَجَاءَ  
تَوَابُهَا وَتَقْدِيرُهَا تَمَوْعُودُهَا إِلَّا أَذْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ  
قَالَ حَسَّانٌ فَكَيْدُنَا مَا دُونَ مَنْبِجَةِ الْعِزِّ مِنْ رَدِّ  
السَّلَامِ وَتَشْمِيطِ الْعَاطِسِ وَلِمَا طَلَا الْأَذَى عَنِ  
الظُّلُمِ وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ  
عَشْرَةَ خَصْلَةً -

٢٢٢٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ جَابِرٍ قَالَ كَانَتْ لِي جَالِ  
يَمَةً فَمَضَوُا أَرْضَيْنِ فَقَالُوا نَوَاجِرُهَا يَالثَلَاثُ وَالْثَابِعِ  
وَالنَّصِيفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ  
لَهُ أَرْضٌ فَلْيَبْزُغْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنِ ابْنِي فَلْيَمْسِكْ  
أَمْرَهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ  
حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي  
أَبُو سُوَيْبٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنْ  
الْهَجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ  
نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ  
تَمْنَعُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلِبُهَا يَوْمَ وَرَدِهَا  
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ  
تَتْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا.

٢٢٢٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَائِفٍ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ذریعے اور اہل امین کو اپنے پاس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے باغ سے چند درخت عطا فرمائیے۔  
احمد بن حنبل، ابوسعید خدری، یونس نے اس طرح روایت کی ہے لیکن ابن کثیر رحمہ اللہ نے خلاصہ  
کتاب شلوکی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بیان کرتے ہوئے  
سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمانبردار چالیس اچھی عادتوں میں سے سب سے  
اعلیٰ عادت کسی کو دودھ کی بکری دینا ہے اور جو ان عادتوں کے مطابق عمل  
کرے ثواب کی نیت سے اور دودھ کرنے والے کو چاہے تہمت لگائے اللہ تعالیٰ اس  
کو جنت میں داخل کرے گا۔ حضرت حسان کا بیان ہے کہ ہم دودھ والی  
بکری کو دینے کے علاوہ جن عادتوں کو شمار کر سکے وہ یہ ہیں۔ سلام  
کا جواب دینا، چھینکنے والے کو جواب دینا، راستے سے تکلیف دہ چیز  
کو ہٹا دینا وغیرہ اور ہم پندرہ سے زیادہ فضائل کو شمار نہیں کر سکے۔

عطار کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے بعض حضرات کے پاس نام نہ نہشتیں تھیں تو انہوں نے کہا کہ ہم انہیں تہائی، چوتھائی اور نصف اجرت پر دیتے ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جس کے پاس زمین ہے تو اس کو چاہیے کہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو دے دے۔ اگر وہ لینے سے انکار کرے تو اپنی زمین کو روک رکھے۔ — محمد بن یوسف ۱۰۰ ذی الحجہ، ۱۰۰۰ھ، عطار بن یزید، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لیک اعرابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہجرت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا تیری خرابی ہو، ہجرت کا مرحلہ بڑا دشوار ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی نوٹ ہے؟ کہا کہ ہاں۔ فرمایا، کیا تو اسے خیرات کرتا ہے؟ کہا، ہاں۔ فرمایا کہ کیا نوٹ کچھ دودھ دیتی ہے؟ عرض گزار ہوا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اسے پانی پلانے کے وقت دے دے ہو؟ عرض کیا کہ ہاں۔ فرمایا تو دیر کئے اس پار اپنا کام کرتے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی منافع نہیں کرے گا۔

خداؤں کا بیان ہے کہ مجھے سب سے بڑے عالم یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتا کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسی زمین کی طرف



نکلے جس میں فصلیں لہلہا رہی تھیں۔ فرمایا کہ یہ کس کی ہے  
لوگوں نے عرض کی کہ فلاں نے کرائے پر لی ہے۔ فرمایا  
کہ اگر وہ کس کو خیرات کر دیتا تو اس کے لیے مقررہ کرایہ لینے  
سے زیادہ بہتر ہوتا۔

اگر کوئی کہے کہ میں نے دستور کے مطابق خدمت کرنے

کیلئے تجھے یہ لوٹندی دی تو جائز ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ عاریت ہے  
اور اگر کہے کہ میں نے تجھے یہ کپڑا پہنایا تو یہ ہبہ کرنا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم نے حضرت ساروکہ سے  
ہجرت کی تو اس نے انہیں حضرت باجرہ دیں۔ کہا کہ کیا آپ کو معلوم ہے  
کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل کیا اور خدمت کے لئے لوٹندی دی۔  
ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ان کی خدمت کے لیے حضرت  
باجرہ دیں۔

جب کوئی سواری کے لئے گھوڑا دے تو وہ عمری  
اور مدت کی طرح ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اس میں رجوع  
کا اختیار ہے۔

زید بن اسلم نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت  
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل خدایہ میں کسی کو سواری کے لئے گھوڑا دیا۔ پس  
میں نے دیکھا کہ وہ فروخت ہو رہا ہے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا کہ اسے نہ خریدو اور اپنے  
صدمے کو واپس نہ لوٹائے۔

اللہ کے نام سے شروع حمید امیر بان نہایت رحم کرنے والا ہے

## گواہی کا بیان

اس بارے میں کہ گواہ پیش کرنا مدعی کا ذمہ ہے  
”اے ایمان والو! جب تم ایک مقررہ مدت تک کسی قرض کا لین دین  
کرو تو اسے کھ لو اور چاہیے کہ تمہارے درمیان کوئی کھنے والا نہ ہو“

قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبِي بَكْرٍ اَبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى اَرْضِي فَقَالَ نَزِدْنَا فَقَالَ  
يَمَنْ هَذِهِ فَقَالُوا اَكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ اَمَّا اَنْتَ لَوْ مَنَعْتَهَا  
اِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَّكَ مِنْ اَنْ يَّاخُذَ عَلَيْهَا اَجْرًا مَعْلُومًا.

بَابُ الشَّهَادَةِ اِذَا قَالَ اَخَذْتُكَ هَذِهِ الْعَامِيَّةَ  
عَلَى مَا يَتَعَلَّفُ النَّاسُ فَهُوَ حَاجِزٌ قَالَ بَعْضُ  
النَّاسِ هَذِهِ عَامِيَّةٌ قَرَأَ قَالَ كَسَوْتُكَ هَذَا  
النَّوْبَ فَهُوَ هَبَةٌ.

۲۴۴۷- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ  
حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ  
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبُرَّاهِيْمَ  
بِسَاتِرَةٍ فَاَعْطَوْهَا اَجْرًا فَجَعَلَتْ فَعَالَتْ اَشْعَرَتْ  
اَنَّ اللّٰهَ كَبَّتْ الْكَافِرَ وَاَخَذَ مَوْلِيْدَةً وَقَالَ ابْنُ  
سِيرِيْنٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَاَخَذَ مَهَا حَاجِرَ.

بَابُ الشَّهَادَةِ اِذَا حَمَلَ مَهْجَلٌ عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ  
شَاكِعٌ مَرِيٌّ مَا يَصْدَقُ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَكَ  
اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا.

۲۴۴۸- حَدَّثَنَا اَخْبَرَنَا الْحُمَيْدِيُّ اَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ قَالَ  
سَمِعْتُ اَبِي يَعْقُوْلَ قَالَ عُمَرُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي  
سَبِيلِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ يَبْلَعُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ  
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَوْا وَلَا تَعْدُوْا فِيْ صَدَقَتِكَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## کتاب الشہادات

بَابُ الشَّهَادَةِ مَا حَآءَ فِي الْبَيْتَةِ عَلَى الْمَدْعَى  
يَأْتِيهَا الْوَلَدَيْنِ اَسْمُوْا اِذَا اَتَدَا يَنْتَمِ يَدْعِيْنَ اِلَى اَجَلٍ  
مُّسْتَقِيٍّ قَالَتْ بَوَّةٌ وَلَيْسَتْ بَيْنَهُمَا كَاتِبٌ يَالْعَدُوْلُ

وَلَا يَأْتِي كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ  
وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ  
وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ  
الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَفِيعُ أَنْ يُمْلَئَ  
فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ  
بَنِيكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُفَا سَجُلَيْنِ فَمَجْلُودًا أَوْ  
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا  
فَتَكُنْ كَإِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا يَأْتِي الشُّهَدَاءُ إِلَّا  
إِذَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَى  
أَجَلِهِ ذَلِكَ أَنْ تَقْطَعَ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقُومَ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَى  
أَلَّا تَزَالُ تَزَايَرُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا  
بَيْنَكُمْ فَلْيَكْسِبْ عَلَيْكُمْ جُنَاحُ الْآلِ تَكْتُبُوهَا وَاشْهَدُوا  
إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُغْنَاكُمْ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِنْ  
تَفَعَّلُوا فَإِنَّهُ فَسُقُوكُمْ وَأَفْعُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ  
اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَأَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا كُونُوا أَقْوَامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ بَيْنَهُمْ وَلَوْ عَلَى  
أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ  
فَقِيرًا فَإِنَّهُ أُولَى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَى أَنْ  
تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلَوُّوا أَوْ تَعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَاتِبٌ  
بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا۔

**باب ۱۲۵** إِذَا عَدَلَ سَجُلٌ أَحَدًا فَقَالَ لَا نَعْلَمُ  
إِلَّا خَيْرًا أَوْ قَالَ سَاعِلِمُسَدِّ الْخَيْرِ۔

۲۴۴۹۔ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ حَدَّ شَا عَنِ ابْنِ  
عَمْرِو بْنِ شَاهِبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ  
يُونُسُ بْنُ أَبِي شَاهِبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْوَلِيدِ  
وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَاشَةَ  
وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا حِينَ قَالَ لَهَا  
أَهْلُ الْإِفْكِ فَدَلَّ عَلَى مَا سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَلَيْهَا وَأَسَامَةُ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ

ٹھیک لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے  
سکھایا ہے تو اسے کچھ دنیا چاہیے اور جس پر حق آتا ہے لکھنا جائے  
اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے۔ پھر  
جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتوان ہو یا نہ لکھ سکے تو اس کا ولی انصاف  
سے لکھائے اور دو گواہ کر لو اپنے مردوں میں سے۔ پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو  
ایک مرد اور دو عورتیں ۱۰ ایسے گواہ جن کو پسند کر دو کہ کسی ان میں سے ایک  
عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلائے اور گواہ جب بلانے جائیں  
تو ان سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانیں کہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا  
اس کی معیاد تک بکھٹ کر لو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات  
ہے۔ اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں  
شبہ نہ پڑے مگر یہ کہ کوئی سردست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ  
لکھنے کا تم پر گناہ نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کر لو اور نہ کسی لکھنے  
والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو (یاد نہ لکھنے والا ضرر سے اور نہ گواہ) اور  
جو تم ایسا کرو گے تو یہ تمہارے فتن ہو گا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں  
سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (سورہ البقرہ آیت ۲۸۲) نیز  
ارشاد ربانی ہے: اے ایمان والو! انصاف پر غریب قائم ہو جاؤ، اللہ  
کے لئے گواہی دیتے، چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ یا  
رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو۔ بہر حال تو اللہ کو اس کا سبک  
زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ ہو اور اگر تم  
بیس سو کرو یا نہ پھر تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (سورہ النساء آیت ۴۵)  
جب کوئی کسی کی صفائی بیان کرتے ہوئے کہے کہ ہم تو  
اسے اچھا جانتے ہیں یا میں تو اس میں بھلائی ہی دیکھتا ہوں  
ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ  
بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث عائشہ کے بارے میں بتایا  
کہ ان میں سے بعض کا بیان دوسرے بعض کی تصدیق کرتا ہے۔ جبکہ انصار  
پر دازوں نے ان پر تہمت لگائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
حضرت علی اور حضرت اسامہ کو بلایا کیونکہ وحی کے آنے میں دیر ہو گئی تھی  
اور آپ انہی بیوی کو جدا کر دینے کے بارے میں مشورہ کرنا چاہتے تھے۔  
حضرت اسامہ عرض گزار ہوئے کہ ہم تو بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے



بربرہ نے کہا کہ میں نے تو اس کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا کہ وہ رڑکے  
ہیں، کم سن ہیں، آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں اور بکری آکر اسے کھا جاتی ہے  
پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بارے میں کون  
میری مدد کرتا ہے جس نے میری بیوی کے سلسلے میں مجھے ازیت پہنچائی  
ہے؟ خدا کی قسم میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اللہ  
انہوں نے ایسے فرد کے متعلق یہ کہا جس کو میں بھلا ہی سمجھتا ہوں۔

چھپے ہوئے آدمی کی گواہی عمرو بن حریث نے اسے بائزہ کہا  
اور کہا کہ جھوٹے اور دغا باز کے ساتھ ایسا ہی کیا جائے۔ یعنی، ابھی سیرین  
علاء اور قتادہ کا قول ہے کہ سن لینا بھی گواہی ہے جس بصری کا قول ہے  
کہ وہ کہے کہ میں نے دیکھا تو کچھ میں لیکن ایسا سنا ہے۔

سالم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور  
حضرت ابی بن کعب انصاری اس باغ کے ارادے سے روانہ ہوئے  
جس کے اندر ابی صبیاد رہتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
اندر داخل ہوئے تو آپ کھجور کے تنوں کی آڑ سے کھپتے رہے کہ ابن  
صبیاد کو آپ کی آمد کا علم نہ ہو۔ اس سے پہلے کہ آپ اسے دیکھیں۔ ابن  
صبیاد اپنے بستر پر چادر تان کر لیٹا ہوا گنگنا رہا تھا۔ ابن صبیاد کی والدہ  
نے کھجوروں کی آڑ میں چھپتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو دیکھ لیا تو اس نے ابن صبیاد سے کہا: اے صاف! یہ محمد ہے  
پس ابن صبیاد نماز شروع ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ اگر وہ اسی ریل پر چھوڑے رکھتی تو کچھ ظاہر ہوتا۔

دوسری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے  
کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میں رفاعہ کے پاس تھی تو انہوں نے مجھے  
طلاق دے دی جب مجھ پر طلاق پڑ گئی تو میں نے عبداللہ بن عمر

يَسْتَأْمُرُهُمَا فِي ذَرَايِ أَهْلِهِمَا فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ وَلَا نَعْلَمُ  
إِلَّا خَيْرًا وَقَالَتْ بَرِيرَةُ إِنَّ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا  
أَغْصَصَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَثَمِهَا جَارِيَةٌ حَدِيثُهُ الْبَيْتِ سَنَامُ  
عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَنَأْكُلُهُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْنِي رُئَا  
مِنْ رَجُلٍ يَلْقَى آذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ سَأَعْلِمُهُ  
مِنْ أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَخْلُتًا  
عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا۔

باب ۱۶۲۶ شہادۃ المصحفی وأجانبہ عنہ وبن حریث  
قَالَ وَكَذَلِكَ يَفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَ  
ابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءُ وَوَقْتَادَةُ السَّمْعَمُ شَهَادَةُ وَقَالَ لَحْظَنُ  
يَقُولُ لَمْ يَشْهَدُوا لِي عَلَى شَيْءٍ وَإِنِّي سَمِعْتُ كَذَا كَذَا۔

۲۲۵۰۔ حَلَّ شَنَا أَبُو إِيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
الرُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ  
انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ  
كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ يُتَمَتِّلُ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَبَّادٍ  
حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
طَوَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِمْ  
النَّخْلَ وَهُوَ يُحِيلُ أَنْ يَسْتَمِعَ مِنْ ابْنِ صَبَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ  
أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَبَّادٍ مَحْضُطَجِعٌ عَلَى فَرَّاشِهِ فِي  
طَبِيقَةٍ لَهَا فِيهَا مَرْمَرَةٌ أَوْ مَرْمَرَةٌ فَرَأَتْ ابْنُ صَبَّادٍ  
النَّخْلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقِي بِجَنْدَرِ النَّخْلِ  
فَقَالَتْ لِي ابْنُ صَبَّادٍ أَمَى صَافٍ هَذَا مُحَمَّدٌ تَسْأَلُنِي  
ابْنُ صَبَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْ نَزَّكَتْهُ بَيِّنٌ۔

۲۲۵۱۔ حَلَّ شَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُفِينُ  
عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ جَاءَتْ امْرَأَةً رِفَاعَةَ الْقُرْظِيِّ  
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ  
رِفَاعَةَ فَطَلَعَنِي فَأَبَتْ طَلَا فِي فِتْرَةٍ وَجِئْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ

بن کر میرے شادی کر ل اور اُن کے پاس کپڑے کے پھندے کی طرح ہے  
فرمایا کہ شاید تم رفاہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو لیکن یہ اُس وقت تک نہیں ہو  
سکتا جب تک تم اُس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے۔ حضرت ابو بکر اسوقت  
اپنے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت خالد بن سعید دروازے پر اجازت کا انتظار  
کر رہے تھے چنانچہ انہوں نے کہا کہ اسے ابو بکر اُکھا آپ اس محبت کی بات نہیں سن  
رہے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آقا زبند کر رہی ہے۔

گواہ گواہی دے اور دوسرے کہیں کہ ہیں تو علم نہیں۔ دیلی حالات  
گواہ کے کہنے پر فیصلہ صادر کیا جائے گا۔ محمدی نے کہا کہ یہ اُسی طرح ہے کہ  
حضرت بلال نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے  
اور فضل نے کہا کہ نہیں پڑھی، دونوں نے حضرت بلال کی گواہی تسلیم کی۔ اسی طرح  
دو گواہوں نے گواہی دی کہ فلاں کے فلاں شخص پر ہزار درہم ہیں اور دوسرے  
حضرات نے گواہی دی کہ ایک ہزار پانچ سو درہم ہیں تو فیصلہ زیادہ  
پر کیا جائے گا۔

عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے عقبہ بن حارث سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ابولہ  
بن عزیر کی بیٹی سے نکاح کیا۔ پس اُن کے پاس ایک عورت اُن اور اُس نے کہا کہ میں  
نے عقبہ کو دودھ پلایا ہے اور اُسے بھی جس سے شادی کی گئی ہے۔ حضرت عقبہ نے  
اُس سے کہا کہ مجھے تو آپ کے دودھ پلانے کا علم نہیں اور نہ کبھی آپ نے مجھے بتایا ہے پھر  
انہوں نے آپ کو اب والوں کے پاس ایک آدمی صورت حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا  
تو انہوں نے کہا کہ میں اُس کے دودھ پلانے کا کوئی علم نہیں پس ایک سوار کو یہ منہ  
کی طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا گیا اور اُس نے  
پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب یہ کہا گیا تو نکاح  
کیسا؟ پس اُس عورت کو جفا کر دیا گیا اور اُس نے دوسرے آدمی  
سے شادی کر ل۔

انصاف پسند لوگوں کی گواہی۔ ارشاد ربانی ہے: اور انصاف  
پسند لوگوں کو اپنوں میں سے گواہ بناؤ اور گواہوں میں سے جن کو تم  
پسند کرو۔

عبد اللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک  
میں لوگوں کا مواخذہ وہی کے ذریعے ہوتا تھا اور وہی کا سلسلہ اب منقطع ہو گیا ہے

بَنَ الرَّبِّ بِرَأْسِهَا مَعَهُ مِثْلُ هَذِهِ الثَّوْبِ فَقَالَ  
أَكُونُ بَيْنَ أَنْ تَوُجَّعَ إِلَى سِوَا حَةٍ قَالَ لَأَكُونُ تَذَوُّقِي  
عَسَيْتَ وَبِذَوْنِ عَسَيْتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالْمَسِّ عِنْدَهُ  
وَحَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ  
يُؤْذَنَ لَهُ فَقَالَ لَا أَبَا بَكْرٍ إِلَّا تَسْمَعُوا إِلَى هَذِهِ مَا تَجْمُرُونَ  
عَنْ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ الشَّهَادَةِ إِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ أَوْ شَهِدَ شَاهِدَتَانِ فَقَالَ  
أَكُونُ مَا عَلِمْنَا ذَلِكَ بِحُكْمٍ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ قَالَ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ هَذَا كَمَا أَخْبَرَنَا أَنَّ السَّيِّئَ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكَلْبَةِ وَقَالَ الْفَضْلُ  
لَمْ يَصِلْ فَأَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ كَذَلِكَ إِنْ  
شَهِدَ شَهِدَانِ أَنَّ لِفُلَانٍ عَلَى فُلَانٍ أَلْفٌ دِينَارٌ وَشَهِدَ  
أَخْرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِينَ أَلْفٌ يُقْضَى بِالنِّزَاةِ

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
عَمْرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً  
لِأَيِّ لَاهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ  
عُقْبَةَ وَأَكْتَنِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَتَدْرِي  
أَرْضَعْتَنِي وَلَا أَخْبَرْتَنِي فَأَرْسَلَ إِلَى أَيْ لَاهَابٍ  
يَسْأَلُهُ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا أَرْضَعْتَ صَاحِبَتَنَا فَمَكِبَ  
إِلَى السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ قَالَ  
مَوْلَى اللَّهِ هُوَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَقَالَ قَبْلَ  
وَنَكَحْتُ سَوْجَا غَيْرَكَ

بَابُ الشَّهَادَةِ الشَّهَادَةُ الْعَدُولُ وَقَوْلُ اللَّهِ  
تَعَالَى وَاشْهَدُوا ذَوِي عَدْلٍ مِمَّنْكُمْ وَمِمَّنْ  
تَرْضَوْنَ مِنَ الشَّهَادَةِ

۲۲۵۳۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا  
شُعَيْبُ بْنُ الرَّهْزِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُتْبَةَ قَالَ



ادب بتارے اعمال کا جو ظاہر ہوں گے ہم تیار و موافقہ کریں گے۔ چنانچہ میں سے ہیں بھلائی ظاہر ہوگی تو اسی کو اس میں دیں گے اسی کے قریب کریں گے اور یہیں کسی کے باطن سے کوئی عزم نہیں ہے کیونکہ دونوں کا حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہے اور جس سے ہمیں بڑائی ظاہر ہوئی تو اسے ہم امن نہیں دیں گے اور نہ ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگرچہ وہ کہے کہ اس کا باطن اچھا ہے۔

**نیک چلتی کب ثابت ہوتی ہے۔**

ثبات کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا بھلائی کے ساتھ تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کا ذکر بڑائی کے ساتھ کیا، یا اس کے علاوہ کچھ اور کہا تو فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پس لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اس کے لیے کیا چیز واجب ہو گئی اور اس کے لیے کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا کہ اہل ایمان کی گواہی جزمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

عبداللہ بن بکر کا بیان ہے کہ ابو الاسود نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ گیا تو وہاں یاری ملی ہوئی تھی اور لوگ جلدی جلدی سر رہے تھے پس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ پس حضرت عمر نے فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے تعریف کی۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا اور لوگوں نے اس کی بدگونی کی تو فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہو گئی؟ فرمایا کہ میں وہی کہہ رہا ہوں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کے بارے میں چار مسلمان بھی اچھی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اگر تین ہوں؟ فرمایا کہ تین پر بھی۔ میں نے عرض کی کہ اگر دو ہوں؟ فرمایا کہ دو پر بھی۔ پھر ام نے اپنے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔

ف: مسلم ہمارے کچھ مسلمان بھی زمین پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔ جس وقت ہونے والے مسلمان کے نیک ہونے کی چار یا تین یا دو مسلمان بھی گواہی دیں تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ناامید لوگوں سے ہمدردی کرے اور ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے تاکہ لوگ اسے اچھا سمجھیں اور اس کے حق میں اچھی گواہی دیں۔ چنانچہ ہمارا

سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ إِنَّ أُنَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالْوَعْدِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ الْوَعْدَ قَدْ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا تَأْخُذُكُمْ الْآثَاتُ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمِينًا وَفَرَبْنَاكَ وَكَيْفَ الْيَمِينِ سِرِّيَّتِهِ شَيْئًا اللَّهُ يُحَاسِبُ فِي سِرِّيَّتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوءًا لَعَنَّا مِنْهُ وَلَمْ نُضِيقْهُ فَإِنْ قَالَ إِنَّ سِرِّيَّتَهُ حَسْبُهُ

**باب ۱۶۹۹ تعذیل کفریہ جواز**

۲۲۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَرِيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ مَرْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَآشَنُوا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجِبَتْ ثُمَّ مَرَّتْ بِآخَرَى فَآشَنُوا عَلَيْهَا شَرًّا وَقَالَ غَيْرَ ذَلِكَ فَقَالَ وَجِبَتْ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ لِهَذَا أَوْجِبَتْ وَلِهَذَا أَوْجِبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُونَ شَهِدَ آدَمُ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ

۲۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَكَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا سَرِيْعًا فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَأَنْبِئَنِي خَيْرًا فَقَالَ وَجِبَتْ ثُمَّ مَرَّتْ بِآخَرَى فَأَنْبِئَنِي خَيْرًا فَقَالَ وَجِبَتْ ثُمَّ مَرَّتْ بِالثَّالِثَةِ فَأَنْبِئَنِي شَرًّا فَقَالَ وَجِبَتْ فَقُلْتُ مَا وَجِبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مُسْلِمٌ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ يَحْكُمُ بِحُكْمِهِ أَفَلَا تَجِدُ قُلْنَا وَكَلَفَ قَالَ وَقَلَامُهُ قُلْتُ مَا شَأْنُ قَالَ إِنْ شَأْنُ شَرُّكُمْ نَسَّأَلُهُ مِنَ الْوَأَحَدِ

ف: مسلم ہمارے کچھ مسلمان بھی زمین پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔ جس وقت ہونے والے مسلمان کے نیک ہونے کی چار یا تین یا دو مسلمان بھی گواہی دیں تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ ناامید لوگوں سے ہمدردی کرے اور ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے تاکہ لوگ اسے اچھا سمجھیں اور اس کے حق میں اچھی گواہی دیں۔ چنانچہ ہمارا

و ستورا عمل یہ ہونا چاہیے۔

وہ کام کر کہ عمر خوشی سے کٹے تری !  
وہ بات کہہ کہ یاد تجھے سب کیا کریں

## باب ۱۶

نسب، رضاعت، مستفیض اور پرانی موت کی گواہی دینا،  
اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اور ابو سلمہ  
کو تو میرے دودھ پلایا اور اس کا ثبوت دینا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
نے فرمایا کہ اقلع نے مجھ سے اندرانے کی اجازت مانگی تریں نے انہیں اجازت  
نہ دی۔ فرمایا کہ کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو مالا مکہ میں تمہارا چچا ہوں۔ میں نے  
کہا کہ یہ کیسے؟ کہا کہ تمہیں میری بھاری نے میرے بھان کے دودھ سے  
پلایا۔ پس انہوں نے کہا کہ میں اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے پوچھوں گی۔ آپ نے فرمایا کہ اقلع نے پہلے کہا اُسے  
اجازت دے دینا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عروہ کی صاحبزادی کے بارے میں فرمایا کہ وہ  
میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ رضاعت بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں  
جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ وہ تو میری رضاعتی بھینسی ہے۔

عروہ بنت عبد الرحمن کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کی آواز سنی جو  
حضرت حفصہ کے دروازے پر اندرانے کی اجازت مانگتا تھا۔ حضرت عائشہ  
نے فرمایا، میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! تو آپ کے گھر میں آنے کی اجازت  
مانگ رہا ہے۔ حضرت صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ میرے خیال میں فلاں ہے جو حفصہ کا رضاعتی چچا ہے۔ پھر  
حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ اگر فلاں زندہ ہوتا جو میرا رضاعتی چچا تھا  
تو وہ میرے پاس آتا؛ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

الشَّهَادَةُ عَلَى الْأَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ  
الْمُسْتَفِيزِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ وَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ  
ثَوْبِيَّةً وَالتَّثْبُتُ فِيهِ۔

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا  
الْحَكَمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الزُّبَيْرِ  
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ أَفْلَحَ فَلَذَنَ لَكَ  
فَقَالَ اتَّخَذْتَنِي مِثِّي وَأَنَا عَمَلُكَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ  
ذَلِكَ قَالَتْ أَرْضَعْتُكَ أُمْرَأَةً أَخِي بَلَكِنْ أَخِي فَقَالَتْ  
سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ صَدَقَ أَفْلَحُ اسْتَأْذَنَ لَكَ۔

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ  
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سُرَيْدٍ عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي بَنَاتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي يَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعِ  
مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ  
۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَرَأَتْهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ  
يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ فَلَانًا لَعَمْرُ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقَالَتْ  
عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ  
قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ فَلَانًا



نے مندرمایا کہ ہاں۔ بیشک رضاعت بھی اُن رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

✽ ✽ ✽

مسنوق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک آدمی تھا۔ فرمایا کہ اسے عائشہ ایہ کون ہے! میں عرض گزار ہوئی کہ میرا رضاعی بھائی۔ فرمایا کہ اسے عائشہ اغور سے دیکھ لیا کرو کہ تمہارا بھائی کون ہے۔ کیونکہ رضاعت تو بہن کے دودھ سے ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح ابن ممدی نے سفیان سے روایت کی ہے۔

تممت لگنے والے، چور اور زانی کی گواہی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اُن کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہی ناسق ہیں مگر جو توبہ کریں" (۲۴/۱)۔ اور حضرت عمرؓ نے ابو بکرؓ، شیل بن مبداءؓ، نافعؓ پر حد جاری کی جنہوں نے سفیرہ پر تممت لگا لی تھی اور فرمایا کہ جو توبہ کرے تو میں اُس کی گواہی قبول کروں گا۔ اور اسے عبداللہ بن قتبہ، عمر بن العزیز، سعید بن جبیر، طاؤس، عباد، شبی، حکمر، زہری، حماد بن دثار، شریک اور مبارک بن عمرو نے جائز شمار کیا ہے۔ ابوالنضار کا قول ہے کہ ہمارے نزدیک مدینہ منورہ میں یہ ہے کہ تممت لگانے والا اگر اپنے بیان سے پھر جائے اور اپنے رب کے حضور توبہ کرے تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔ قسبی اور قتادہ کا قول ہے کہ جب کرن اپنے آپ کو مجھلائے تو اُسے کوڑے مارے جائیں گے اور اُس کی گواہی قبول کی جائے گی۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ جب غلام کو کوڑے مارے گئے، پھر آزاد کر دیا گیا تو اُس کی گواہی جائز ہے اور اگر محدود سزا یافتہ کو قاضی بنا دیا جائے تو اُس کا فیصلہ کرنا جائز ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ تممت لگانے والے کی گواہی جائز نہیں ہے اگرچہ توبہ کرے اور پھر کہا کہ وہ گواہوں کے بغیر نکاح جائز نہیں ہے لیکن محدود سزا یافتہ لوگوں کی گواہی سے نکاح کیا تو جائز ہے اور اگر وہ غلاموں کی گواہی سے شادی کی تو جائز نہیں ہے اور محدود سزا یافتہ، غلام اور لونڈی کی شہادت کو رمضان کا چاند دیکھنے میں جائز رکھا ہے اور کسی کا توبہ کرنا کیسے معلوم ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زانی کو ایک سال کے لیے حلال و حرام کیا اور نبی کریم

لَعَنَ حَفْصَةَ مِنْ الرِّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لَعَنَيْتُهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعِمَ إِنَّ الرِّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحُرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ -

۲۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هَذَا أَقُلْتُ آخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَنْظِرْنِي مِنْ إِخْوَانِكُنْ فَيَا لَنَا مِنَ الرِّضَاعَةِ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْبِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ

**باب ۱۱۱** شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِي وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا قَالُوا لَيْتَ هَذَا الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَجَلَدُوا أَمَّا بَكْرَةُ وَشَيْلُ بْنُ مَعْبُدٍ وَنَافِعًا لَقَدْ زَفَّ الْمُغْيِرَةَ ثُمَّ اسْتَنَابَ لَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَاجَارَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ وَعِكْرَمَةُ وَالتَّهْرِيُّ وَمُحَارِبُ بْنُ دَثَارٍ وَشُرَيْحٌ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةٍ وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ نَادَى الْأَمْرَ عِنْدَنَا بِالْعَمَلِ يَنْتَقِلُ إِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ عَنْ قَوْلِهِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ إِذَا كَذَبَ نَفْسَهُ جَلِدْهُ وَقَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَقَالَ تَوْرِيُّ إِذَا جَلِدَ الْعَبْدُ ثُمَّ اعْتَقَ جَانَتْ شَهَادَتُهُ وَإِنْ اسْتَفْضَى الْمُخْدُودُ فَقَضَا يَأْجَازَةً وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَإِنْ تَابَ ثُمَّ قَالَ لَا يَجُوزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ فَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ مُخْدُودٍ وَإِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ يَجُزْ وَاجَارَ شَهَادَةُ الْمُخْدُودِ وَالْعَبْدِ وَالْأَمَةِ لِرُفُوبِهِ هَلَالِ رَمَضَانَ وَكَيْفَ تَكْرَمُ تَوْبَتُهُ وَمَقْدُ لَنِي



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن مالک اور ان کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا تھا، یہاں تک کہ کچا سبب دور گزر گئے۔

ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے فتح مکہ کے دنوں میں چوری کی تو اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ پھر آپ نے حکم فرمایا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس نے خوب توبہ بخائی اور شادی کر لی۔ اس کے بعد جب وہ عورت میرے پاس آئی تو میں اس کی حاجت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کر دیا کرتی تھی۔

عقیدہ اللہ بن عبد اللہ نے حضرت زبیر بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیر شادی شدہ زنانہ کے بارے میں حکم فرمایا کہ اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لیے جلا وطن کیا جائے۔

فلم وجہ پر اگر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے۔

شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میری والدہ ماجدہ نے میرے والد محترم سے ان کے مال میں سے میرے لیے کوئی چیز ہبہ کرنے کو کہا چنانچہ جب اللہ کے دل میں آیا تو ایک چیز مجھے ہبہ کر دی۔ والدہ محترمہ نے کہا کہیں اس وقت تک راضی نہیں ہوں جب تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنایا جائے۔ پس انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا کیونکہ میں لڑکا تھا اور مجھے سے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور عرض کی کہ اس کی والدہ یعنی بنت رواحہ مجھ سے کہتی ہیں کہ کوئی چیز اس کو ہبہ کر دوں۔ فرمایا کہ اس کے ہوا کیا تمہارا کوئی اور بھی میٹھا ہے؟ عرض گزار ہوں کہ ہاں۔ لڑکی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں حضرت عمران بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہتر میٹھا نہ ہے، پھر جو ان کے قریب ہوں گے۔ حضرت عمران نے فرمایا کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم التمرانی سنۃ ونبی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن کلامہ کعب بن مالک وصاحبہ حتی مضی خمسون لیلة۔

۲۴۶۰۔ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سُرِقَتْ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَامَ فُطِمَتْ يَدُهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسَلَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ بَارِيًا بَعْدَ ذَلِكَ فَأَمَرَ نَحْمُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَخِيْلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ فَمَنْ نَهَى وَلَمْ يُحْصِنْ بِجَلْدٍ مِائَةً وَتَفْرِيقٍ عَامٍ بِأَشْهَدُ لَا يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ۔

۲۴۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَتَّىانَ السَّيِّئِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أُمِّي إِنِّي بَعْضُ الْمُؤَهَّبَةِ لِي مِنْ مَالِهِ فَتَرَدَّ إِلَهُ فَوَهَبَهَا لِي فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تَشْهَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي وَلَنَا عَلَامٌ فَأَتَى فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً بَيْنَتْ دِفَاعَةَ سَأَلْتَنِي بَعْضُ الْمُؤَهَّبَةِ بِهَذَا قَالَ أَلَا وَلَدُ سِوَاةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا أَكُ قَالَ لَا تَشْهَدُ لِي عَلَى جَوْرٍ قَالَ أَبُو حَتَّىانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ۔

۲۴۶۳۔ حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بعد دو قرون کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بعد ایسی قوم ہے کہ وہ خیانت کریں گے اور امانت دار نہیں ہوں گے۔ وہ گواہی دیں گے حالانکہ انہیں گواہ بنایا نہیں جائے گا۔ ہرنت مانیں گے لیکن اُسے پوری نہیں کریں گے۔ ان کے جہنم سے فری غا ہر ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر جو لوگ ان کے قریب ہیں، پھر جو لوگ ان کے قریب ہیں اور پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کی گواہی ان کی قسم سے آگے بڑھے گی اور ان کی قسم ان کی گواہی سے۔ ابراہیم خلی کا قول ہے کہ گواہی اور عہد پر نہیں مینا جاتا تھا۔

مجهول گواہی کے بارے میں۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:۔  
”مجهول گواہی نہیں دیتے“ (۲۵۰) اور گواہی چھپانے کے متعلق فرمایا:۔  
”اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا قرآن سے اُس کا دل گنہگار ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے“ (۲۸۲) یعنی گواہی کے وقت اپنی زبانوں کو مرڈتے ہو۔

عبید اللہ بن ابوجبر بن اس کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا کسی بہن کو قتل کرنا اور مجهول گواہی دینا۔ اسی طرح غدر اور عامر، بہز، عبد الصمد نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

عبد الرحمن بن ابوجبر نے حضرت ابوجبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ کیا میں تمہیں تین سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا پھر بیٹھ گئے حالانکہ آپ ٹیک ٹیکے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا کہ خبردار! ہر جادوگر جھوٹا برتا۔ مدعی کا بیان ہے کہ آپ بار بار یہی کہتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ خاموش ہو جائیں۔ اسماعیل بن ابراہیم، مجری نے عبد الرحمن بن ابوجبر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا اور مجهول گواہی دینا۔ اسی طرح غدر اور عامر، بہز، عبد الصمد نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ  
صَمْرَانَ لَا أَكْرِي أَذْكَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ  
قَرْنَيْنِ أَذْكَرَ ثَلَاثَةً قَالَ لَنْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ بَعْدَكَ  
قَوْمًا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتِعُونَ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يَسْتَشْهَدُونَ وَلَا يَنْدُبُونَ وَلَا يُعْفُونَ وَيُظْهَرُ  
فِيهِمُ التَّمَنُّنُ۔

۴۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ مَتَّوْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَا النَّاسَ قَرْنِي ثُمَّ  
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَخُونُونَ ثُمَّ يَخُونُونَ ثُمَّ يَخُونُونَ  
أَحَدُهُمْ يَمْلِكُهُ وَيَمْلِكُهُ شَهَادَتُهُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَكَانُوا  
يَصْنَعُونَ نَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ۔

باب ۱۶۵ مَا قِيلَ فِي شَهَادَةِ الرَّأْيِ وَقَوْلِ اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّبُرَ وَكَانَ  
الشَّهَادَةُ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ تَكْتُمُهَا فَإِنَّهُ  
أَخْبَرُ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ تَلَوُوا أَلَسْكُمْ  
بِالشَّهَادَةِ۔

۲۴۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَنِيعٍ سَمِعَ وَهْبَ  
ابْنَ جَرِيرٍ وَعَبْدَ الْعَلِيِّ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَرِيرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَاثَةِ قَالَ الْإِسْرَافُ  
بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّبُرِ  
تَابِعَهُ عَنْدَ رَوَّافٍ عَامِرٍ وَبَهْرٍ وَعَبْدُ الْقَصَدِ عَنْ شُعْبَةَ۔

۲۴۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ الْمُفَضَّلِ  
حَدَّثَنَا الْعَجْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْتُمْ يَا كَذِبُ  
الْكَبَاثَةِ ثَلَاثًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِسْرَافُ بِاللَّهِ  
عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكَيِّفًا فَقَالَ أَلَا وَهَلْ لَمْ يَكُنْ  
قَالَ فَمَا نَأَلُ يَكُونُ رَهْطًا حَتَّى قُلْنَا لَيْسَتْ سَكَتَ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ  
بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْعَجْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ۔



اندھے کا گواہی دینا یا اُس کا حکم دینا۔ اور اپنا نکاح کرنا یا کسی نکاح کرنا یا اُس کا خرید و فروخت کرنا یا اذان وغیرہ اُن چیزوں کا قبول کرنا جو آواز سے پہچانی جاتی ہیں۔ تمام، حسن، ابن سیرین، زہری اور عطاء نے اُس کی شہادت کو جائز کہا ہے۔ شعبی کا قول ہے کہ اُس کی شہادت جائز ہوگی جبکہ عاقل ہو۔ حکم کا قول ہے کہ بعض باتوں میں جائز ہوگی۔ زہری کا قول ہے کہ اگر تم حضرت ابن عباس کو دیکھو کہ وہ کسی بات کی گواہی دے رہے ہیں تو کیا اُسے رو کر روکنے

اور ابن عباس ایک آدمی کو بھیجا کرتے، جب سورج غروب ہو جاتا تو انتظار کرتے اور جب اُن سے کہا جاتا کہ فجر طلوع ہوگئی تو دو رکعت پڑھا کرتے۔ **سیدنا ابی ہاشم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے اندھ اُس کے کلمات**

طلب کی تو انہوں نے میری آواز پہچان کر فرمایا کہ سیدنا اندھ آ جاؤ کیونکہ تم میرے غلام ہو جب تک تمہارے دُستے کچھ بھی باقی ہے۔ عمر بن عبد بن نے نقاب والی پردہ پر شاہدیت کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے کہ اس نے فلاں فلاں صحت کی فلاں آیتیں مجھے یاد کروادیں جو میرے ذہن سے ساقط ہو گئی تھیں۔

عبدالبن عبد اللہ نے حضرت عائشہ سے جو روایت کی اُس میں یہ زیادہ ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے عباد کی آواز سنی جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے پس فرمایا کہ اے عائشہ کیا یہ عباد کی آواز ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ ہاں۔ کہا کہ اے اللہ عباد پر رحم فرما۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہلال تو دروازے رات اذان پڑھتا ہے لہذا تم کھاتے پیتے رہا کرو۔ یہاں تک کہ اذان ہو یا فرمایا کہ یہاں تک کہ تم ابن اُم مکتوم کی اذان سنو اور حضرت ابن اُم مکتوم تا مینا تھے لہذا اُس وقت تک اذان نہیں پڑھا کرتے تھے جب تک لوگ یہ تباہیوں کو صبح ہو گئی ہے۔

عبداللہ بن ابی ملیک کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چند فہمیں آئیں تو مجھ سے میرے والد حضرت مسور نے فرمایا کہ میرے ساتھ حضور کی خدمت

۱۶۵۱ شہادۃ الاصلی والامیرۃ ونکاحہ وانکاحہ ومبايعتہ وقبولہ فی التاڤین وغیرہ وما یعرف بالاصوات واجابہ شہادۃ قاسم والحسن وابن سیرین والنہری وعطاء وقال الشعیب بن جریہ شہادۃ اذا کان عاقلًا وقال الحکمہ رب شیخ یجوز فیہ وقال النہری رأیت ابن عباس لو شہد علی

شہادۃ اکتت ترکۃ وکان ابن عباس یبعث رجلاً اذا غابت الشمس افطر ویسأل عن الفجر فاذا اقبل لہ فاصلى رکعتین وقال سلیمان بن یسار انہ علی عائشہ فعرقت صوتی قالت سلیمان ادخل فانک مملوک ما بقی علیک شیء وَاَجَازَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ شَہَادۃ امراة مُنتَفِیۃ۔

۲۶۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا آيَةً اسْقَطْتُمُ مِنْ سُورَةٍ كَذَا أَوْ كَذَا وَعَبَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ تَهْجِدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي تَسْمَعُ صَوْتَ عِبَادٍ يُعَصِّقُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَصَوْتُ عِبَادٍ هَذَا أَفَلْتُ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ عِبَادًا۔

۲۶۶۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَلَا لَبُؤُودُنْ يَكْلِبُ فِكْهُوَا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤْذَنَ وَقَالَ حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ رَجُلًا أَغْنَى لَا يُؤْذَنُ حَتَّى يَقُولَ لَهُ النَّاسُ أَصْبَحْتَ۔

۲۶۶۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي سُرَيْبٍ مَخْرُومَةٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ



میں چھوڑا شاید آپ ان میں سے ہیں بھی غایت فرمادیں۔ میرے والد ماجد دودھ پلانے پر جا کھڑے ہوئے اور باتیں کرنے لگے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو آواز کر سچا کر لیا، لہذا آپ باہر تشریف لے آئے اور آپ کے ساتھ ایک قبا تھی۔ چنانچہ آپ نے اُس کی خریاں دکھائیں اور پھر فرماتے ہیں۔ یہ تمہارے بیٹے رکھ چھوڑا تھا، یہ تمہارے بیٹے رکھ چھوڑی تھی۔

عورتوں کی گواہی۔ ارشاد و ربانی ہے۔ ”پھر اگر دوسرا مرد نہ ہو

تو ایک مرد اور دو عورتیں“ (۲۴۵۱)۔

عیاض بن جعد اللہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے نصف جیسی نہیں ہے! ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ اُس کی عقل کی کوتاہی کے باعث ہے۔

نوزئیوں اور غلاموں کی گواہی۔ حضرت انس نے فرمایا کہ غلام کی گواہی جائز ہے جبکہ عادل ہو اور شریعہ و زورارہ بن ارقم نے اس کو جائز رکھا ہے۔ ابن سیرین کا قول ہے کہ اُس کی گواہی جائز ہے اس کے اس کے کہ غلام اپنے آقا کی گواہی دے۔ حسن بصری اندلسی رحمہ اللہ نے اس کو معمول باتوں میں جائز کہا ہے۔ شریعہ کا قول ہے کہ تم سب نوزئی غلام کی اولاد ہو۔

الہوالا کلک کے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

کی یا میں نے اُن سے سنا کہ انہوں نے آم یحییٰ بنت ابی اہب سے شادی کی۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک سیاہ غلام نوزئی آئی اور اُس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پس اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میں نے ذکر کیا تو میں دوسری طرف سے آیا اور پھر عرض گزار ہوا۔ فرمایا کہ یہ نکاح کیسے ہو سکتا ہے جبکہ وہ تم دونوں کو دودھ پلانے کا دعویٰ کرتی ہے۔ چنانچہ آپ نے اُسے رکھنے سے منع فرمادیا۔

دودھ پلانے والی کی گواہی۔

ابن ابی ملیک کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم آئینہ فقال لی اینی مخرمة انظرون سالیہ حتی ان یعطینا منها شیئاً فقام اینی علی الباب فتکلمت فعرفت النبی صلی اللہ علیہ وسلم صوته فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعه قبلة وهو یؤمر یوم محارستہ وهو یقول خات هذا الک خبات هذا الک۔

باب ۱۶۵۵ شہادۃ النساء وقولہ تعالیٰ فان

لکم بکونار کلین فرجل وامرأتان۔

۲۴۵۰۔ حدثنا ابن ابی مزیہ اخبرنا محمد بن جعفر قال اخبرني يزيد عن عياض بن عبد الله عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان ليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل قلنا بلى قال فذلك من نقصان عقلها۔

باب ۱۶۵۶ شہادۃ الإمام والعبد وقال انس شہادۃ العبد جائزۃ اذا كان عذلاً و آجازه شریعہ و زورارہ بن ارقم و قال ابن سیرین شہادۃ جائزۃ الا العبد لیسیدہ و آجازه الحسن و ابراہیم فی الشیخ الثافہ و قال شریعہ کلکم بنو عتید و إمام۔

۲۴۵۱۔ حدثنا أبو عاصم عن ابن جريج عن ابن أبي مليكة عن عقبه بن الحارث حدثنا علي بن عبد الله حدثنا يحيى بن سعيد عن ابن جريج قال سمعتُ ابن أبي مليكة قال حدثني عقبه بن الحارث أو سمعته عن أم تروجر أم يعقوب بنت أبي لهب قال فبكت أمة سوداء فقالت قد أرضعكم كما فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فأعرض عنّي قال فتنحيتُ فذكرت ذلك له قال وكيف وقد نهعت أن قد أرضعتكم فتنها عنها۔

باب ۱۶۵۷ شہادۃ الموضوعة۔

۲۴۵۲۔ حدثنا أبو عاصم عن حماد بن سعيد

ابن ابی ملیک کا بیان ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ

عمر نے فرمایا کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کی۔ چنانچہ ایک عورت آن  
اور اُس نے کہا کہ میں نے تم دونوں کو دور در پلا یہاں سے پس میں نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ فرمایا کہ کیونکر ہو جبکہ یہ کہا جاتا ہے  
اُسے اپنے سے بڑا کر دیا ایسے ہی الفاظ فرمائے۔

عورتوں کا ایک دوسری کی عدالت بیان کرنا۔

زہری نے عروہ بن زہیر، سعید بن مسیب، طاہر بن وقاص اور

جعید الشہریں عبد اللہ بن عقیلہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ  
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں عدالت کہے جبکہ بہتان تراشوں نے  
ان پر تهمت لگا کر کہہ دیا کہ انہوں نے اُس سے بری فرمایا۔ زہری کا بیان ہے  
کہ ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے اور بعض اُن میں سے دوسرے  
کی نسبت زیادہ یاد رکھنے والا اُنہ بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ قابل اعتماد  
ہے اور میں نے اُن میں سے ہر ایک کی بیان کردہ حدیث کو یاد رکھا ہے جو انہوں  
نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور اُن کے بیانات ایک دوسرے کی  
تصدیق کرنے میں۔ اُن کا گمان ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر پر نکلتے یا گھر آتے تو اپنی ازواج مطہرات کے  
درمیان قرعہ پڑاتے، لہذا جس کا نام نکل آتا تو آپ اُسے اپنے ساتھ لے جاتے۔  
چنانچہ کچھ کے ہذا اپنے ہمارے درمیان قرعہ پڑا تو میرا نام نکلا اور میں آپ کے  
ساتھ روانہ ہوئی اور یہ حکم پروردگار سے بعد کی بات ہے مجھے ہرج و مرج میں بھاگنا  
کیا جاتا اور اُسی میں اتارا جاتا۔ ہم روانہ ہو گئے وہاں تک کہ جب رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اس غزوہ سے فارغ ہو گئے اور ہم واپس مدینہ منورہ  
کے قریب اپنے قریب رات جب کچھ کا حکم دیا گیا تو میں اُٹھی اور لشکر سے  
ایک طرف چلی گئی۔ جب میں تھکنے حاجت سے فارغ ہو کر اپنی جگہ واپس  
اُن اور اپنے سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا بار ٹوٹ کر گر گیا ہے جو اظفار کے  
ٹکڑوں کا تھا پس میں اپنے بار کو تلاش کرنے لگی تو اُس کی تلاش نے مجھے رک کے کھا  
پس وہ لوگ آئے جو مجھے سوار کیا کرتے تھے اور انہوں نے میرے ہرج و مرج کو  
اٹھا کر اُنٹ پر رکھ دیا، جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی۔ وہ مجھے کہیں اُس کے اندر  
موجود ہوئی اور اُن دنوں عورتیں کم و زائد ہوا کرتی تھیں۔ نہ بھاری ہوتیں اور نہ اُن  
پر گرفت پڑتا کیونکہ خدا کا حکم بہت کم کھاتا تھیں۔ لہذا جب اُن لوگوں نے ہرج و  
مرج اٹھایا تو انہیں ہرج و مرج کی کاساس نہ ہوا پس انہوں نے ہرج و مرج اٹھا کر رکھ دیا

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجَتْ  
امْرَأَةٌ فَجَاءَتْ امْرَأَةً فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَصْنَعْتُ كَمَا  
فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَلَكَيْفَ  
وَقَدْ قِيلَ دَعْبًا عَنْكَ أَوْ مَخْوَعًا.

باب ۱۶۵۵۱ تعدیل النسب بَعْضُهُنَّ بَعْضًا.

۲۲۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو التَّيْمَنِ بْنُ كَادُودٍ

وَأَمِّهِ مَعْنَى بَعْضُهُ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَيْمٌ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّهْرِيِّ وَسَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاحٍ اللَّيْثِيِّ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا  
فَبَيَّنَّا لَهَا اللَّهُ مِنْهُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكُنْتُ مَعَهُ حَدَّثَنِي  
طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ أَهْلُهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَثَبْتُ  
لَهُ إِقْتِصَاصًا وَتَذَكُّعًا عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْحَوَاطِ  
الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهَا يُصَرِّفُ  
بَعْضُهَا يَحْمِلُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْإِدَادُ يَخْرُجُ سَفَرًا أَفْرَمَ بَيْنَ  
أَزْوَاجِهِمْ فَاتَيْنَهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ  
فَأَفْرَمَ بَيْنَنَا فِي عُرْوَةَ غَرَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَهُ  
بَعْدَ مَا أُتِيَ الْحِجَابُ فَأَنَا أَحْمَلُ فِي هَوَاجٍ فَأَنْزَلُ  
فِيهِ نِسْرًا حَتَّى إِذَا أَفْرَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنْ هَوَاجِهِ تَلَّكَ وَقَفَلُ وَدَنَوْنَا مِنَ الْحَدِيدِ يَنْتَ إِذْ  
كَيْلَةُ بِالْأَجْلِ فَقُمْتُ حِينَ أَذْنُو بِالْأَجْلِ فَتَشَبَّهْتُ  
حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ  
إِلَى التَّجْلِ فَلَمَسْتُ صَنْدِي فَأَذْأَعْقَلْتُ مِنْ جَزَعِ  
أَفْطَارٍ قَدْ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَأَلْمَسْتُ عَقْلِي  
فَحَبَسَنِي ابْتِغَاءً فَاقْبَلُ الَّذِينَ يَسْرَحُلُونَ لِي  
فَأَحْمَلُوا هَوَاجِي فَحَلَوُا عَلَيَّ بِعَبْرِي الَّذِي كُنْتُ  
أَكُتِبُ وَهَمِي حَسْبُونِ ابْنِي فِيهِ وَكَاتِ النَّسَائِي



ذَلِكَ خِفَافًا لَمْ يَنْقُضْهُنَّ وَلَمْ يَفْشِهِنَّ الدَّعْمُ وَمَا أَكَلْنَ الْعِلْقَةَ مِنَ الْعَطَلِ لَمْ يَسْتَنْكِهِنَّ السَّخَرُ  
حِينَ رَفَعُوهُ ثَقُلَ الْهُودُ بِهِ فَاخْمَلُوهُ وَكُنْتُ  
جَارِيَةً حَتَّى يَكُونَ الْيَتِيمَ فَهَبُوا الْجَعْلَ فَسَارُوا  
فَوَجَدْتُ عِفْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَمُنْتُ  
مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَأَقَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي  
كُنْتُ بِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ  
فَهَيَّا أَنَا لِسِتَّةِ عَلَيَّيْنِ عَيْنَيَّ فَمُنْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ  
بْنُ الْمُعْطِلِ السَّلَمِيُّ تَمَزَّ الدُّنْيَانِي مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ  
فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ الْإِنْسَانِ لَا يُرَى قَائِمِي وَكَأَنِّي  
يُرَاكِي قَبْلَ الْحَجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِزْجَاعِهِ حِينَ  
أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَضَعْتُ يَدَهَا فَوَكَبْتُهَا فَأَنْطَلَقَ يَفُودُ  
فِي التَّوَادِحِ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا سَرُّوا  
مُعِيرَيْنِ فِي نَحْرِ الْعُلَهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ  
وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْزٍ  
سَكُولٌ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا شَهْرًا  
يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِلَافِ وَبُرَيْقِي  
فِي وَجْهِ رَأْيِي لَا أَرَى مِنَ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَاهُ مِنْهُ حِينَ  
أَمَرَهُنَّ أَنْ يَدْخُلْنَ فَيَسِّرَ لَهُنَّ يَقُولُ كَيْفَ يَتَكَلَّمُ  
لَا أَشْعُرُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ حَتَّى لَقِيتُ فَرَجْتُ أَنَا  
أَمْ مُسْطَظِمٌ قَبْلَ الْمَنَاصِمِ مُتَبَرِّزًا لَا تَخْرُجُ إِلَّا لِيَلَا  
إِلَى كَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَخْذَلَ الْكُفْتُ قَرِيبًا مِنْ  
بُؤْرَتِنَا وَأَمَرْنَا أُمَّ الْعَرَبِ الْأُولَى فِي الْبَرِيَّةِ أَوْ فِي  
التَّنَزُّهِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مُسْطَظِمٍ بِنْتُ أَبِي مُهْجَرٍ  
تَعْرِشِي فَعَثَرْتُ فِي مِرْطَافِهَا فَقَالَتْ تَعَسَّ مُسْطَظِمٌ  
فَقُلْتُ لَهَا يَسَّ مَا قُلْتُ لَأَسْتَيْنَ رَهْجًا شَهْدَ بَدْرًا  
فَقَالَتْ يَا هَنَّاكَ الْوَسْمَعِيُّ مَا قَالُوا فَأَخْبَرْتَنِي بِقَوْلِ  
أَهْلِ الْإِلَافِ فَازْدَدْتُ مَرْضًا إِلَى مَرْضَى فَلَقَارَ جَعْتُ

اُدُن دلوں میں زعفران کی تھی، پس وہ اُونٹ کو اُٹھا کہ عذاب پہن گئے، مجھے بار اُس وقت بلا جہل شک عذاب ہو گیا۔ میں اُن کی منزل پر آنا تو وہاں کوئی بھی شخص نہیں تھا، اپنی اُسی جگہ کا قصد کیا جہاں میں تھی۔ میرا خیال تھا کہ جب وہ مجھے نہیں پائیں گے تو میری تلاش میں وہاں نہیں آئیں گے۔ میں بیٹھی ہوئی تھی کہ نیند نے مجھ پر غلبہ کیا اُدہ میں سو گئی۔ اُدہ حضرت صفوان بن معطل علی پھر زکوانی لشکر کے پیچھے تھے۔ وہ صبح کے وقت میری جگہ کے پاس آئے اُدہ سوئے ہوئے تھے انسان کی سیاہی دیکھی تو میرے پاس آئے اور اُنہوں نے حکم پر وہ سے پہلے مجھے دیکھا۔ اُن کے اَناءِ شہداء و اَناءِ اَیْمَرِ رَاجَعُونَ کئے سے میں جاگ اُٹھی۔ انہوں نے اپنے اُونٹ کو بٹھایا اور اُس کا پیرہ بٹھائے رکھا تو میں سو رہ گئی۔ پس وہ سواری کی کھار پکڑ کر چلتے رہے یہاں تک کہ لشکر تک پہنچ گئے جبکہ لوگ میں نظر کے وقت پڑاؤ کر چکے تھے۔ یہی جہاں کو ہلاک پہناتھا وہ ہلاک ہوا اور ہمتان لگانے والوں کی سرپرستی عبداللہ بن ابی بن سلول کر رہا تھا۔ پس ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے اور میں ایک مہینے تک بیمار رہی۔ تمت لگانے والوں کی بات پھیلتی رہی اور مجھے دو بطن علات شک گزرتا تھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مجھ پر طعنہ کرم حسب معمول نہیں رہا تھا۔ آپ اللہ تشریف لاتے، سلام کرتے اور فرماتے کہ تمہارا کیا حال ہے۔ باقی مجھے اِس بائیسے میں کچھ ترہ نہ تھا۔ میں کمزوری کی حالت میں اُتر مسل کے ساتھ باہر نکل اُدہ ہم رات کے وقت ہی فضلے حاجت کے لیے نکلا کرتی تھیں کیونکہ ہم اسے گھروں کے قریب بیت اللہ نہیں ہوتے تھے اُدہ قدیم اہل عرب کے مطابق ہی پاکیزگی کی خاطر ہم میں سے رواج تھا۔ پس میں اور اُتر مسل بنت ابورہم ہمارے تھیں تو وہ اپنی چاندی اُجھ کر گر پڑیں تو اُنہوں نے کہا۔ مسل کا بڑا جرم میں نے اُن سے کہا کہ آپ نے بڑی بات کہی، کیا آپ اُس شخص کو بڑا بھلا کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا۔ اُنہوں نے کہا کہ مختصر کیا تم نے نہیں سنا جو اُنہوں نے کہا؟ پھر اُنہوں نے مجھے تمت لگانے والوں کی بات بتائی۔ چنانچہ میری بیماری میں مزید اضافہ ہو گیا۔ جب میں گھر کے اندر داخل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، سلام کیا اور فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ میں عرض کرنا کہ میں نے مجھے میرے والدین کے پاس جانے کی اجازت دے دی ہے میرا ارادہ اُس وقت یہ تھا کہ اُن کے سامنے اس خبر کی تصدیق کروں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اجازت مرحمت فرمادی تو میں اپنے

إِلَى بَنِي دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَبَيَّنْتُكُمْ فَقُلْتُ أَتَى إِلَى أَبِيكَ  
قَالَتْ وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْحَبْرَ مِنْ  
قَبْلِهِمَا فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَتَيْتُ أَبِي فَقُلْتُ لِمَنْ مَاتَ مَا تَعَدَّتُ بِهِ النَّاسُ  
فَقَالَتْ يَا بَنِيكَ هُوَ فِي عَلَى نَفْسِكَ الشَّانُ فَوَاللَّهِ  
لَقَدْ مَا كَانَتْ امْرَأَةٌ قَطُّ وَصِيَّتُهُ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَ  
لَهَا صَرَفٌ إِلَّا أَكْثَرَنَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَقَدْ  
يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبِتُ تِلْكَ الْبَيْتَةَ حَتَّى  
أَصْبَحْتُ لَا يَرِقُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ شَحْرًا  
أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَاسْمَاءَ بِنْتُ حَزِيمٍ حِينَ  
اسْتَلْبَثَ النَّبِيُّ يَسْتَشِيرُ مَهْرًا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا  
اسْمَاءُ فَكَشَرَتْ عَلَيْهِمُ الْوَدْعَ يَغْلُمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ  
الْوَدْعِ لَهْمُ فَقَالَ اسْمَاءُ أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
وَلَا تَعْلَمُوا وَاللَّهِ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يَبْعَثْنِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَالْيَسَاءُ  
يَسْأَلُهَا كَثِيرٌ وَسَلَّ الْجَارِيَةُ تَصُدُّكَ فَدَعَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ يَا بَرِيرَةُ  
لَا وَالَّذِي بَعَثْتُ بِالْحَقِّ إِنْ دَأَيْتُ مِنْهَا امْرَأَةً غِيصُهُ  
عَلَيْهَا أَكْثَرُ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثُهُ التَّيْسُ تَنَامُ  
عَنِ الْعَجِينِ فَتَأْتِي الدَّارَ مِنْ قَتْلِكَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْدَّ رَحِمَتُ  
عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ سَكُونُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ مَبْكُغِي  
أَذَاةً فِي أَهْلِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ فِي أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَقَدْ  
ذَكَرْتُ وَأَرْجُو أَنْ تَعْلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَتْ  
بَيْنَهُمْ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا وَاللَّهِ أَغْدِرُكَ مِنْكَ إِنْ كَانَ مِنْ

والدین کے پاس آگئی۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے کہا کہ لوگ کیا کہتے ہیں  
رہے ہیں؟ فرمایا کہ بیٹی! ان باتوں کی پروا نہ کرو۔ خدا کی قسم کوئی سمیٹہ ہو،  
خاندان میں اسے چاہے اور اس کی سونکیں ہوں تو اکثر ایسا ہوتا ہے۔ میں  
نے کہا یہ سُبْحَانَ اللَّهِ لوگ ایسی بات کہتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں کہ وہ رات  
میں نے ایسے گناری کہ آنسو تھمتے نہ تھے اور نیند قریب پہنچتی نہ تھی جب  
صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب اور  
حضرت اسماء بن زید کو بلایا جبکہ وہ اسے میں دیر ہو گئی تھی۔ ان سے اپنی بیوی کو  
بُدا کر بیٹنے کے واسطے میں مشورہ کرنا تھا۔ حضرت اسماء نے ابہا اشارہ کیا  
جو ازواج مطہرات سے حضور کی محبت کا علم ہونے کی بنا پر تھا۔ چنانچہ  
حضرت اسماء عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کی زہرہ مطہرہ میں خدا  
کی قسم ہم بھلائی کے براؤں کو نہیں دیکھتے رہے حضرت علی بن ابوطالب  
تو وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر تنگی نہیں کرے گا اور  
عورتیں ان کے سامنے بہت ہیں، باقی یہ لونڈی آپ کو حقیقت بتائے گی پھر  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا: اسے بریرہ!  
کیا تیرے عائشہ میں ایسی بات دیکھی ہے جو تجھے شبہ میں ڈالے؟ بریرہ عرض  
گزار ہوئی کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا،  
میں نے ان میں کوئی بات ایسی نہیں دیکھی جس کو چھپاؤں۔ بات صرف اتنی  
ہے کہ یہ نوعمر لڑکی ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اُن کا گندھ کر سوجاتی ہیں اور بکری  
اگر اُسے کھا جاتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٹھ کھڑے  
ہوئے اور اُس روز عبداللہ بن ابی بن سول کے مقابلے پر مدد طلب کرتے  
ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کرن بے جرم شخص  
کے مقابلے پر میری مدد کرتا ہے جس نے مجھے میری بیوی کے بارے میں اذیت  
پہنچائی ہے! خدا کی قسم، میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا اور  
جس آدمی کا ذکر کرتے ہیں میں اُس میں بھی بھلائی ہی دیکھتا ہوں اور وہ میرے  
گھر میں داخل نہیں ہوتا اگر میرے ساتھ۔ پس حضرت سعد بن معاذ کھڑے  
ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُس کے مقابلے پر میں آپ کی مدد کرتا  
ہوں۔ اگر وہ اُس سے ہے تو ہم اُس کی گردن اُڑا دیں گے اور اگر وہ ہمارے  
خوارج ہا ہیں سے ہے تو آپ ہیں جو ہم فرمائیں ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے  
پس حضرت سعد بن معاذ کھڑے ہوئے جو خوارج کے سردار تھے اور اُس سے



الادیس من بنا عنقه وان كان من اخواننا من الخزرج  
امرنا ففعلنا فيه امرت مقام سعد بن عباد و هو  
سيد الخزرج وكان قبل ذلك رجلا صالحا ولكن  
احتمله الحمية فقال كذب لعمر الله لا تقتله  
ولا تقدر على ذلك مقام اسيد بن الحنظل قال كذبت  
لعمر الله والله لا تقتله فانك منافق محادول حين  
المنافقين فثار الحبان الاحوس والخزرج حتى هموا  
ورسول الله صلى الله عليه وسلم على ليس بمقاتل  
فهمضهم حتى سكتوا وسكتت وبكيت يومئذ افرقا  
في دمع ولا التحيل بنوم فاضبح عندي ابواي  
فد بكيت ليكتين ويوما على اكل ان الجاهل  
كيدني قالت فبكينا هم جالسان هندي وانا انكي  
اذا استاذنت امرأة من الانصار فاؤنت لها  
فجلست تنكي معي فبينما نحن كذلك اذ دخل  
رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس لم يجلس  
هندي من يوم قيل في ما قيل قبلها وقدمت  
شهر الا يؤمى اليه في شيمى قالت فتشهد  
شعر قال يا عاتشة فانه بكعني عنك كذا  
وكذا فان كنت بريئة فسيبرئك الله وان  
كنت اليمين فاستغفرى الله وتوب الى الله فان  
العبد اذا اعترف بذنبه شراب تاب الله عليه  
فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالة فلم  
دعني حتى ما احب منقطرة وقلت لا ابي احب عن رسول  
الله صلى الله عليه وسلم قال والله ما اذرى ما اقول لرسول الله صلى  
الله عليه وسلم فقلت لا اذرى احبني عن رسول الله صلى الله  
فيما قال قالت والله ما اذرى ما اقول لرسول الله  
صلى الله عليه وسلم قالت وانا جارية حديثة السن  
لا اقر كثيرا من القماني فقلت لا والله لقد  
علمت انكم سمعتم مايتحدث به الناس

پہلے وہ نیک آدمی تھے لیکن قبائلی حیت نے انہیں اٹھا کر کہنے لگے کہ تم  
نہایت برا خدا کی قسم تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور اس بات پر قدرت رکھتے  
ہو پس حضرت اسید بن حنظل کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم اسے ضرور  
قتل کریں گے، معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی منافق ہو اسی لیے منافقوں کی طرف سے  
جھگڑتے ہو۔ پس اس کے اور خوراک کے دروازے قیہ بھڑک اٹھے اور بھڑکنے لگا  
برگئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر سے اتر گئے اور انہیں چپ کرانے

لگے وہاں تک کہ وہ چپ کر گئے اور آپ بھی خاموش ہو گئے۔ پھر اس روز  
بھی میں روتی رہی کہ خدا کی قسم تم نے اسے قتل نہیں کیا تھا۔ میں کے وقت حیرت  
والہرین میرے پاس آئے اور مجھے دہاتے ہوئے دوڑاتے اور ایک دن  
گزر گیا تھا، میں وہاں تک گمان کرتی تھی کہ روئے سے میرا جگر پھٹ جائیگا  
انہوں نے فرمایا کہ وہ دو دنوں میں میرے پاس تشریف لیا تھے اور میں رو رہی  
تھی کہ انصار کی ایک عورت نے اندرانے کی اجازت مانگی۔ میں نے اس کو  
اجازت دے دی تو وہ بیٹھ کر میرے ساتھ روئے لگی۔ اسی دوران رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور بیٹھ گئے جبکہ بتان کے روز سے  
لے کر آج تک میرے پاس اس سے پہلے بیٹھے نہیں تھے نیز ایک مہینہ گزر  
گیا تھا کہ آپ کی طرف اس بارے میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی پھر آپ  
نے تشدد بڑھ کر فرمایا اسے مائش! مجھے تیرے بارے میں یہ خبر پہنچی ہے۔  
اگر تم اس بات سے بری ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمیں بری کر دے گا اور  
اگر تم سے غلطی ہو گئی ہے تو اللہ سے مغفرت چاہو اور اس کی طرف تائب  
ہو جاؤ۔ کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرے، پھر توبہ کرے تو  
اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
اپنی گفتگو ختم کر چکے تو اچانک میرے آنسو ختم گئے اور ایک قطرہ بھی  
میرے نہیں ہوتا تھا۔ میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کی کہ میری جانب سے  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جواب دیجئے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم میری  
سمجھ میں نہیں آتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا کہوں۔ وہ  
فراق یہ کہ میں کم سن لڑکی تھی اور قرآن کریم کا زیادہ حصہ میں نہیں پڑھا تھا۔  
پس میں عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ نے وہ  
ہاتھ سن لیا ہے جو لوگ بیان کرتے ہوتے ہیں امدہ آپ کے والد ہیں  
سنا گئی ہے اور آپ حضرات نے اس خبر کو کچھ جان لیا ہے۔ دینی حالات اگر



وَوَقَّرَ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّ قُلُوبَهُمْ بِهِ وَلَئِنْ قُلْتُمْ لَكُمْ  
إِنِّي بِرَبِّيكَ كَذَّابٌ يَعْلَمُ إِنِّي لَبَرِّيكَ لَا تُصَدِّقُونِي  
بِذَلِكَ وَلَكِنْ اغْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ يَعْلَمُ  
إِنِّي بِرَبِّيكَ لَتَصَدِّقُنِي وَاللَّهُ مَا أَجِدُنِي وَلكُمْ  
مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ فَصَدَّ حَسْبِيلٌ وَاللَّهُ  
الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ شَرَعَ تَحَوَّلْتُ عَلَى  
فِيمَا شِئْتُ وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يَشْرِيَنِي اللَّهُ وَلَكِنْ  
وَاللَّهُ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزِلَ فِي شَأْنِي وَحَيَاؤُ  
لَنَا أَخْفَى فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يُنْكِرَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي  
وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَشْرِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ اللَّهَ قَوْلَهُ  
مَا رَأَيْتُ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ  
حَتَّى أُنْزَلَ عَلَيْهِ فَآخُذُهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنْ  
الْبُرْهَانِ حَتَّى آتَاهُ لِيَتَحَدَّرَ مِنْهُ وَمِثْلَ الْجُمَانِ  
مِنَ الْعَرَفِ فِي يَوْمٍ شَاتٍ فَلَمَّا شَرِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضَعُكَ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ  
يُكَلِّمُ بِهَا أَنْ قَالَ يَا عَلِيُّ شَرُّ أَحْمَدِي اللَّهُ فَقَدْ  
بَدَأَ اللَّهُ فَقَالَتْ بِلَى أَيْ قَوْمِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ  
وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللَّهَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الْكَافِرِينَ  
جَاءُوا بِالْإِلَهِ غُصْبَةً وَمِنْكُمْ أَلَا يَكْفُرُ لَكُمْ أَنْزَلَ  
اللَّهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ  
يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أَنَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللَّهُ  
لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا أَبْعَدَ مَا قَالَ  
يَعْلَمُ شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا يَأْتِلُ أُولُوا  
الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعْيُ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَقَالَ  
أَبُو بَكْرٍ سَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ يُنْفِرَ اللَّهُ لِي  
فَتَجْعَلَ لِي مِسْطَحًا كَذِي كَانَ يَجْرِي عَلَيْهِ  
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ

میں آپ سے یہ کہوں کہ میں اس سے بری ہوں اور اسے جانتا ہوں کہ میں ضرور بری ہوں تو آپ اس بارے میں میری تصدیق نہیں کریں گے اور اگر میں اس بات کا آپ سے اعتراف کروں اور یہ خدا جانتا ہے کہ میں ضرور اس سے بری ہوں تو آپ ضرور میری تصدیق کریں گے۔ خدا کی قسم میں اپنی اور آپ کی مثال نہیں پاتی مگر حضرت یوسفؑ کے والدِ محترم والی جیکہ انہوں نے کہا تھا: "تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان کا تعلق پر جوت ہوتا ہے ہوا"

— (۲۳۱) پھر میں نے بستر پر کودٹ پہل ل اُود میں اُمید رکھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا لیکن خدا کی قسم، میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ میرے متعلق وہی نازل ہوگا کیونکہ میں اس سے اپنے آپ کو بہت گھٹیا سمجھتی تھی کہ میرے بارے میں قرآن کی زبان میں کلام فرمایا جائے۔ ہاں مجھے یہ اُمید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نیند کی حالت میں ایسا خواب دکھا دیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ میں خدا کی قسم آپ اُس جگہ سے پہلے بھی نہ تھے اُود نہ گھر والوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا کہ آپ پر وہی کا نازل شروع ہو گیا اور آپ پر وہی حالت طاری ہو گئی جو نازل وہی کے وقت ہوا کرتی تھی کہ سرور کے درویش میں بھی چہرہ انور سے موتیوں کی طرح پسینہ ٹپکنے لگتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کیفیت سے باہر ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے پس پہلا کلمہ جو آپ سے صادر ہوا یعنی مجھ سے فرمایا کہ اے عائشہ! خدا کا شکر ادا کرو کہ اُس نے تمہیں بری فرما دیا ہے۔ میری والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھڑی ہو جاؤ۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں ان کے لیے کھڑی نہیں ہوں گی اور نہ کسی کا شکر ادا کروں گی ہوائے خدا کے پس اللہ تعالیٰ نے یہ وہی نازل فرمایا: بیشک وہ کہہ رہا ہستمان لانے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے۔ (۲۳۲) جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت میں یہ وہی نازل فرمادی تو حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا جو مسطح بن اثامہ کو ان کے ساتھ اپنی قرابت کے باعث مالی امداد دیا کرتے تھے، خدا کی قسم، اب میں کبھی مسطح کو مالی امداد نہیں دوں گا، اس کے بعد کہ اُس نے عائشہ کے لیے ایسا کہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ وہی نازل فرمایا: اور قسم نہ کھاؤں وہ جو تم پر فضیلت والے اور غمناکوں والے ہیں۔ (۲۳۳) پس حضرت ابو بکر نے کہا: کیوں نہیں، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری عنقریب فراموشی میں جو وظیفہ یہ مسلک کر دیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زینب بنت جحش سے بھی



میرے برسے میں پوچھا کرتے۔ چنانچہ فرمایا کہ اسے نریب! تم کیا جانتی ہو اور تم نے کیا دیکھا ہے! وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ! میں اپنی سماعت و بصرات کو صغیر و کبیر میں دیکھتی ہوں۔ میں قرآن میں جلال ہی دیکھتی ہوں۔ حضرت صدیق نے فرمایا کہ وہی میری ہم عمر تھیں لیکن ان کی ہر ہر گہری کے باعث اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا لیا۔ قلیع، ہشام بن عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن عمر نے اس کے مثل روایت کی ہے۔ قلیع، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن، آدم بن علی بن سعید نے قاسم قاسم بن محمد بن ابی بکر سے اسی طرح روایت کی۔

جب ایک آدمی کسی کی پاکی بیان کرے تو کافی ہے۔ ابوجہلہ کو بیان ہے کہ مجھے پڑا ہوا ایک ڈکالہ جب مجھے حضرت عمر نے دیکھا تو فرمایا کہ کہیں یہ مصیبت نہیں جائے، اگر باجھے ستم ٹھہرتے تھے۔ عربی نے کہا کہ یہ تریک آدمی ہیں۔ منسرایہ ہات ہے ترے ہاؤ اود اس کا خرچہ ہاؤہ قدر ہے۔

حضرت ابوجہلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے مجھ کو کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دوسرے آدمی کی تعریف کی تو فرمایا کہ تم اللہ عزوجل ہر تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی یہی بار بار فرمایا پھر ارشاد ہوا کہ اگر تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہی پڑ جائے تو کتنا چاہیے کہ میرے خیال میں فلاں ایسا ہے اور اشد اس کا حساب لینے والا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا۔ اگر اس کے متعلق کچھ جانتا ہو تو کہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ایسا ہے۔

تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے جو جانتا ہو وہی کہنا چاہیے۔

بخاری بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوسری اشقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک آدمی دوسرے کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے تو فرمایا کہ ہلاک کر دیا تم نے اس آدمی کی کمر توڑ کر رکھ دی

بچوں کا بالغ ہونا اور ان کی گواہی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَأَشِدُّوا ذُرِّيَّتَكُمْ لَكُمْ يَدْعُونَ تَدْعُوهُمْ فَلْيُخْلِسُوا وَكُلُوا وَامْنُوا" اور جب تم میں روکے جوان کو پوچھا جائے تو وہ بھی لالہ ناگیں (۱۳۱) اور میخرو نے کہا کہ جب مجھے احرام پہنا شروع ہوا تو میری عمر بارہ سال تھی اور

نَرَيْتُ نَبِيًّا نَبِيًّا جَعَشَ عَنْ أَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتَ مَا آتَيْتُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخِي هَجَرَنِي بَصَرِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الْبَن كَانَتْ تَسَارِبُنِي فَصَصَّهَا اللَّهُ يَا نُوْرُ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْمٌ عَنْ وَشَلَمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ وَحَدَّثَنَا زَيْنَبُ التَّهْمَنِيَّةُ قَالَتْ وَحَدَّثَنَا فُلَيْمٌ عَنْ زَيْنَبُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بْنِ سَعْدٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ بَنِ أَبِي بَكْرٍ وَنَحْنُ

بَابُ ۱۶۵۱ إِذَا سَأَلَ رَجُلٌ رَجُلًا كَعَا وَفَاتٍ أَبُو حَنِيفَةَ وَحَدَّثَنَا مُسْبُودٌ أَفَلَتَا رَأَيْتُ عَمْرٍو قَالَ عَمْرٍو الْغَوِيْرُ أَبُو مُسَا كَانَتْ يَشْهَمُنِي قَالَ عَمْرٍو بَنِي آتَتْ رَجُلًا صَالِحًا قَالَ كَذَلِكَ أَذْهَبُ وَعَلَيْتَا نَفَقَتَهُ

۲۴۴۴ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلِيمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَانِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَبِكَ قَطَعْتَ عَنْقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عَنْقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ قَادِحًا أَخَاهُ لَا حَالَهُ فَلْيَقُلْ أَخِيْبٌ فَلَا دَانَ فَإِنَّهُ حَسِبُهُ وَلَا أَرْكِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَخِيْبُهُ كَذًا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ

بَابُ ۱۶۶۱ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْإِطْنَابِ فِي الْمَدَاحِ وَلَيْقُلْ مَا يَعْلَمُ

۲۴۴۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُرَّكِيْرٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَتَشَبَّهُ عَلَى رَجُلٍ فَيُطْرِيهِ فِي مَدْحِهِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ

بَابُ ۱۶۶۲ مَبْلُوغُ الصَّبِيَّانِ وَشَهَادَةُ هَرٍ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قَرَأَ الْبَلَمُ الْإِطْنَابُ مَبْلُوغُ الْعِلْمِ فَلْيَسْتَأْذِنُوا قَالِ مُغِيرَةُ اخْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ رُشَيْقٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قسم کھائے اور اُس قسم میں جھوٹا ہنزا کہ اُس کے ذریعے ایک مسلمان کا مال ہضم کرے تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر نازل فرما دے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس پر حضرت اشعث بن قیس نے کہا کہ خدا کی قسم یہ تو میرے متعلق ہے کیونکہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین کے بارے میں جھگڑا تھا جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ آپ نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا جائے گا اور میرا مال جاتا رہے گا۔ ان کا بیان ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ”بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے



ذیل دام لیتے ہیں۔۔۔۔۔ (پجہ ۱)۔

اموال اور حدود میں قسم مدعی علیہ پر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے گواہ ہوں ورنہ اس کی قسم ہرگز تیبہ، سفیان، ابن شبرمہ کا بیان ہے کہ ابواثرنا نے مجھ سے گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کے بارے میں گفتگو کی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور دو گواہ کرو اپنے مردوں میں سے، پھر اگر دو مرد نبی ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں، ایسے گواہ بن لو پسند کرو کہ تمہیں ان نہایت ایک عورت بھروسے قرار دے ایک کو دوسری یا دو لائے۔۔۔۔۔ (پجہ ۱)۔ میں نے کہا کہ جب گواہ کی گواہی اور مدعی کی قسم کفایت کرتی ہے تو اس بات کی کیا ضرورت رہ جائے کہ ایک عورت دوسری کو یا دو لائے؛ نیز دوسری عورت کو یا دو لائے کہ کیا بتایا جائے گا؟

ابن ابی شیبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدعی علیہ کی قسم پر فیصلہ فرمایا۔  
مجموعہ کی قسم کا وبال۔

ابو داؤد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر مال ہر مال پر کھانے کے لیے قسم اٹھا جائے، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر نادم ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی: "بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ہونے ذیل دام لیتے ہیں۔۔۔۔۔ (پجہ ۱)۔ پھر حضرت اشعث بن قیس ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ابو عبد الرحمن تم سے کیا بیان کر رہے تھے؛ میں ہم نے بیان کر دیا جو انہوں نے فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ کچھ کہا، یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی کہ میرے اور ایک آدمی کے درمیان کسی چیز پر جھگڑا تھا تو ہم اپنے جھگڑے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سے گئے۔ پس فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ تم کھائے گا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اس نے قسم کھانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوگی، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قسم کھا اپنے آپ کو مال کا حق بنائے اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر نادم ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق فرمائی

شَئْنَا قَوْلَهُ إِلَىٰ إِحْدَى الْأَيَّةِ۔

بَابُ الْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ فِي الْأَمْوَالِ وَالْحُدُودِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاتُ أَوْبَعَيْنَهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَبِيبٍ شَبْرُمَةُ كَلَفَنِي أَبُو الْيَزِيدِ نَادِي فِي شَهَادَةِ الشَّاهِدِ وَتَمَيُّزِ الْبَدَنِ فَعَلْتُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا شِئْتُمْ فَعَلُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ تَرْجَائِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا جَلَدَيْنِ مَرَجَلٍ وَأَمْرَانِ وَمَنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَلْتِ إِذَا كَانَ يَكْتَفِي بِشَهَادَةِ شَهِيدٍ وَيَمِينِ الْمُدْعَى فَمَا تَحْتَاجُ أَنْ تُدْكَرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى مَا كَانَ يَضْمَنُ بَيْنَ كِلَاهِمَا وَالْأُخْرَى۔

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا نَادِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَىٰ بِالْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ۔

بَابُ ۱۶۶۴

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي قَاهِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَلَفٍ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لِيَقِي اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ لِأَنَّ الْكَذِبَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَيَأْتِيَانِي إِلَى عَذَابٍ أَلِيمٍ كَقَوْلِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ خَرَجَ لَيْنَا فَقَالَ مَا بَعْضُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَحَدَّثَنَا مَا قَالَ فَقَالَ صَدَقَ الرَّفِيقُ أَنْزَلَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ حُصُومَةٌ فِي شَيْءٍ فَأَخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَنَا إِذَا يَعْلَمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ ثُمَّ اقْتَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ۔

جب کوئی دعویٰ کرے یا تمت لگائے تو گواہ تلاش کرنا اور گواہوں کے لیے بھاگ دوڑ کرنا اس پر ہے۔

مکرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ بلال بن امیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور اپنی بیوی پر شکیب بن کما کے ساتھ تمت لگائی۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو یا تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! جب ہم یہاں سے کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھتے تو کیا وہ گواہ تلاش کرنے کے لیے جائے؟ آپ برابر یہی فرماتے رہے کہ گواہ پیش کرو ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد قائم کی جائے گی۔ پھر لعان کی حدیث بیان فرمائی۔

عصر کے بعد قسم کھانا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمیں شخص ایسے ہی کہہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام فرمائے، انہیں ان کی طرف دیکھے اور نہ انہیں پاک فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ آدمی جس کے پاس راستے میں زائد پانی ہو اور وہ اس کی مسافروں کے لیے ممانعت کر دے۔ دوسرا وہ آدمی جو کسی کے ہاتھ پر بیعت کر لے تو صرف دنیا کے لیے۔ اگر وہ اسے دیکھے تو یہ دوسرے پر قائم رہتا ہے ورنہ اسے پورا نہیں کرتا تیسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد اپنی کسی چیز کا سودا کرے اور اللہ کی قسم کھائے کہ اسے اتنی قیمت میں بیچ رہا ہے تاکہ وہ اسے خریدے۔

مدعی علیہ جہاں قسم دے وہی قسم لی جائے اور اسے دوسرے نہیں لے جانا چاہیے۔ مروان نے حضرت زید بن ثابت کو منبر پر قسم کھانے کا حکم دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں تو اس کی اپنے مکان پر قسم کھاؤں گا چنانچہ حضرت زید وہیں قسم کھانے گئے اور منبر پر جانے سے انکار کر دیا۔ پس مروان اس بات پر تعجب کرنے لگا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دو گواہ ہوں یا وہ قسم کھائے گا۔ اس میں کسی جگہ کی تخصیص نہیں فرمائی ہے۔

ابو داؤد نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے

باب ۱۶۶۱۔ اِذَا اَدْعٰی اَوْ قَذَفَ فَلَا اَنْ يَلْتَمِسَ الْبَيِّنَةَ وَيَنْظُرَ لِيَطْلُبَ الْبَيِّنَةَ۔

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ يَزِيدَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرِيكَ بَيْنَ سَعْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْحَدٌ فِي ظَهْرِكَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ اِذَا رَأَى اَحَدًا عَلَى امْرَأَتِهِمْ رَجُلًا يَنْظُرُ يَلْتَمِسُ فَيَجْعَلُ يَقُولُ الْبَيِّنَةَ وَالْاَحَدُ فِي ظَهْرِكَ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْاَعْيَانِ۔

باب ۱۶۶۲۔ الْيَمِينُ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْفِيهِمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَزِيدُ كَيْفَهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلٍ مَاءٍ يَطْرِدُ لِيَنْتَعِمَ مِنْهُ ابْنُ السَّبِيلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لَا يَبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ آغَظَاهُ مَا يَؤِيدُ وَفِي لَهُ وَالْكَافِيَ لَهُ وَرَجُلٌ سَادَمَ رَجُلًا يَسْلَعُهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَخَلَعَ يَدَيْهِ لَقَدْ آغَضَى بِهِمْ كَذَا وَكَذَا فَأَخَذَهَا۔

باب ۱۶۶۳۔ يَخْلِفُ الْمُدْعَى عَلَيْهِ حَيْثُ مَا فَحِثُ عَلَيْهِ الْيَمِينُ وَلَا يُصْرَفُ مِنْ مَوْضِعٍ إِلَى غَيْرِهِ وَقَضَى مَرْوَانَ بِالْيَمِينِ عَلَى سَرِيْدِ بْنِ يَاسِطٍ عَلَى الْيَمِينِ فَقَالَ أَخْلِفْ لَهُ مَكَانِي فَيَجْعَلَ تَرِيدُ يَخْلِفُ وَآبَى أَنْ يَخْلِفَ عَلَى لَيْمَنٍ فَيَجْعَلَ مَوْعَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُكَ فَلَا يَخْصُصُ مَكَانًا دُونَ مَكَانٍ۔

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا



کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ایسی قم کھائے کہ اُس کے ذریعے کسی کا مال ہڑپ کرے تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا۔

جب قم کھانے میں لوگ ایک دوسرے سے جلدی دکھائی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں سے قم کھانے کے لیے تودہ ایک دوسرے پر بیعت لے جانے لگے لہذا آپ نے قرعہ اندازی کا حکم فرمایا کہ کون ان میں سے قم کھائے گا۔

جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذیل دام لیتے

ہیں۔

ابراہیمیل سکس کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن ابی ادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی نے بازو میں اپنا سامان لگایا اور اُس نے اللہ کی قسم کھائی کہ اُس نے اتنے کی لی ہے جتنا کہ اُس نے لی اور رضی اس پر یہ آیت نازل ہوئی: یٰٰیہٰ ابراہیمیل صبر اور اپنی قسموں کے بدلے ذیل دام لیتے ہیں (پہلے) حضرت ابن ابی ادری نے فرمایا کہ دلال کھانے والا سود خور اور معائن ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی شخص کا مال ہڑپ کر جائے یا یہ فرمایا کہ اپنے بھائی کا، تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اُس پر ناراض ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے خزان کریم میں اس کی تصدیق نازل فرمائی: بیشک جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذیل دام لیتے ہیں (پہلے) پھر حضرت اشعث سے میری ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ آج عبداللہ تم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ میں نے عرض کر دیا کہ یہ کچھ فرمایا کہ یہ تو میرے بدلے میں نازل ہوئی ہے۔

قسم کس طرح لی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں۔ نیز ارشاد ہے: پھر اسے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہیں، اللہ کی قسم کھاتے ہوئے کہ ہمارا مقصد تو بھلائی اور میل محبت ہی تھا (پہلے) کہا جاتا ہے یا اللہ! یا اللہ! یا اللہ! اور نبی کریم صلی اللہ

عبداللہ واحد عن الاعمش عن ابی وائل عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمن لیتقطع بہا ما لا لی فی اللہ وهو علیہ غضبان

باب ۱۶۱۸۱ اذ انساہم قوم فی الیمین۔

۲۴۸۴۔ حَدَّثَنَا اسحق بن نصیر حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ اَخْبَرَنَا سَعْدُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰی قَوْمٍ الْيَمِينَ فَاَسْبَقُوْا اَمَّا مَنْ اَنْ يُّسَمَّرَ فِي الْيَمِينِ اَيُّهُمْ يَخْلُفُ۔

باب ۱۶۱۸۲۔ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَمَلِهِمْ وَاَيُّمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا۔

۲۴۸۵۔ حَدَّثَنَا اسحق بن اسحق أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرَيْرٍ أَخْبَرَنَا الْقَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو اَهِمُّ اَبُو سَمِيْعٍ الْكَلْبِيُّ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَرْوَاهُ اَوْ فِي تَعْمُرٍ اَقَامَ رَجُلٌ سَلْعَةً فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطٰی بِهَا مَا لَمْ يُعْطَ بِهَا فَتَرَلَّثَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَمَلِهِمْ وَاَيُّمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَقَالَ ابْنُ اَبِي اَرْوَاهُ النَّاسُ حَشَّ اِكْلَ مِنْ بَاطِلٍ۔

۲۴۸۶۔ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ وَاكِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَنْ يَمِيْنٍ كَاِذَا بَالِغُ نَفْسِهِ مَالٌ رَّجُلٍ اَوْ قَالَ اَحْيِيْ لِيْ اللّٰهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعْدِيْلِيْ ذٰلِكَ فِي الْقُرْآنِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَمَلِهِمْ وَاَيُّمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَلَا يَمِيْنِيْ اَلَا شَعْتُ فَقَالَ مَا حَكَ كَلِمَةُ عَبْدِ اللّٰهِ اَلْيَوْمَ قُلْتُ كَذًا اَوْ كَذَا قَالَ فِيْ اَنْزَلَ لَكَ۔

باب ۱۶۱۸۳۔ كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ قَالَ تَعَالٰی يَخْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ وَتَوَلَّاهُمْ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ جَاءَ ذٰلِكَ يَخْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا اَحْسَانًا وَتَوْفِيقًا يُقَالُ بِاللّٰهِ وَتَالَهُ وَاللّٰهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے۔ اور خدا کے  
برائے کسی کی قسم نہ کھائے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی  
پیچھے سے آکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور  
وہ اسلام کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ پانچ نمازیں روزانہ رات دن میں۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اس کے  
علاوہ بھی مجھ پر نماز فرض ہے؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے  
پڑھو پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزے  
میں لک کر کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر روزے ہیں؟ فرمایا نہیں مگر جو تم اپنی خوشی  
سے رکھو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے  
زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا کہ کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر زکوٰۃ ہے؟ فرمایا  
نہیں مگر جو تم اپنی خوشی سے دو۔ پھر وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جانے لگا اور  
کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم، نہیں اس میں اضافہ کروں گا اور نہ ان میں سے  
گھٹاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ  
سچا ہے تو نجات پاگیا۔

فہم اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی مسلمان مذکورہ چند بنیادی اعمال پر پوری طرح کاربند ہو جائے تو اسلام کے  
یہی بنیادی ارکان اس کی نجات کے ضامن بن جاتے ہیں۔ ہم میں خامی یہی ہے کہ اولاً تو نیکیوں کے قریب جاتے ہی نہیں  
اور اگر کوئی نیکی کرتے بھی ہیں تو اپنے پیدا کرنے والے کو راضی کرنے کے لیے نہیں بلکہ لوگوں میں نیک مشہور ہونے کے لیے  
کرتے ہیں اور اس ناموسری کی خواہش کے ساتھ اس نیکی کو کرنے کا ہیں صحیح معنوں میں شعور بھی نہیں ہوتا۔ یہاں بھی صرف  
نام یاد رکھ کر جو حد تک بات صرف نام پر ہی رہتی ہے۔ خدائے ذوالجلل ہمیں نیکہ آخرت سے نوازے اور اپنی رضا  
کے لیے کام کرنے کا شعور بخشنے۔ آمین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قسم کھائی ہو تو اللہ کی قسم  
کھائے یا چاہیے کہ خاموش رہے۔  
جو قسم کے بعد گواہ پیش کرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے فرمایا: ہر کتاب ہے کہ تم میں ایک دوسرے کی نسبت دلیل کو بہتر  
دریغے سے پیش کرتا ہو۔ طاؤس، ابراہیم غنی، شریح کا قول ہے کہ کچی گواہی  
قبول کئے جانے کی جھوٹی قسم سے زیادہ مستحب ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللهِ كَادِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَرَجُلٌ يَغْتَابُ اللهَ۔

۲۴۸۷۔ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ سُهَيْلٍ عَنْ ابْنِهِ اَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ  
بْنَ عُبَيْدِ اللهِ يَقُولُ جَاءَنَا رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللهِ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاذْهَبَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْاِسْلَامِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ صَلَوَاتٍ  
فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِ هُنَّ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ  
تَعْلَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسْبُكُمْ  
وَصَّانَ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطْوَعَ قَانَ دَكَّ  
لِلرَّسُولِ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّكُوعَ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ لَا  
اِلَّا اَنْ تَطْوَعَ

فَاَذْهَبَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ

وَاللهِ لَا اَرِيدُ عَلَى هَذَا اَدْلًا اَنْقَضُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ۔

۲۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ  
قَالَ ذَكَرْنَا نَافِعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ حَالِيًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ اَوْ لِيَصْنُتْ۔  
بِالسَّجْدَةِ مَنْ اَقَامَ النِّيَّةَ بَعْدَ الْيَمِينِ وَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَحْسَنُ بِحُجَّتِهِ  
مِنْ بَعْضٍ وَقَالَ طَاوُسٌ قَرَأْنَا هَؤُلَاءِ وَشَرَّيْنِ الْبَيْتَةِ  
الْعَاطِلَةُ اَحَقُّ مِنَ الْيَمِينِ الْفَاجِرَةُ۔

۲۴۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ



اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے پاس جیت ہوئے ہو تو شاید تم میں سے ایک دلیل پیش کرنے کے معاملے میں دوسرے سے زیادہ جو کس ہو، لہذا اُس کی بات پر اگر میں کسی کے حق میں اُس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ کر دوں تو اُسے نہ لے کیونکہ میں اُس کا کلمہ ادا سے رہا ہوں گا۔

جو وعدہ پورا کرنے کا حکم دے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کا ذکر فرمایا کہ وہ وعدے کے پتے تھے اور ابن الاثرب نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا اور حضرت مسد بن مخزوم کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ اپنے ایک داماد کا ذکر فرمایا کہ اُس نے مجھ سے جو وعدہ کیا اُسے پورا کیا۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ میں نے اسحاق بن ابراہیم کو دیکھا کہ ابن اثرب کی حدیث سے دین پکڑتے تھے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کو حضرت عبد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا اور فرمایا کہ مجھے حضرت ابرو سفیان نے بتایا کہ ہر قتل نے اُن سے کہا کہ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ وہ (نبی) تمہیں کتنی باتوں کا حکم دیتا ہے؛ تم نے بتایا کہ وہ نہیں نماز، پیر، برتنے، پاک دامن رہنے، وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ اُس نے کہا کہ نبی کی صفت یہی ہوتی ہے۔

نافع بن مالک بن ابراہم نے اپنے والد ماجد سے ادا نہیں کرنے حضرت ابراہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کہے تو جھوٹ بولے، جب امانت اُس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے اور جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔

عمد بن علی کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت ابراہم کے پاس حضرت عدا بن الحضری کے پاس سے مال آیا، پس حضرت ابراہم نے فرمایا کہ جس کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرض یا جس سے حضور نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ ہمارے پاس آجائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ

مَالِیْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْثَبِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَكْمُرُ تَجْمَعُونَ لِي وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ الْخَنُوفُ يَخْجَعُ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتَ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا يَقُولُ قَاتِلًا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْهَا.

بَابُ ۱۶۶۱ مَنْ أَمَرَ بِإِنْجَازِ الْوَعْدِ وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذَكَرُوا سَمْعِيلَ أَنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَقَضَى ابْنُ الْأَشْوَجِ بِالزَّعْدِ وَذَكَرَ ذَلِكَ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالَ الْمُسَوِّدُ بْنُ مَخْرَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِفَهَا لَهَا قَالَتْ وَعَدَنِي قَوْلِي لِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَرَأَيْتُ إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيثِ بْنِ أَشْوَجٍ.

۲۲۹۰ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَنْزَلَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَفِينٍ أَنَّ هِرَاقِلَ قَالَ سَأَلْتُ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ مِنْ أَنْتُمْ أَمْرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقِ وَالْعَقَابِ وَالنُّوْفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ قَالَ وَهَذِهِ صِفَةُ نَبِيِّ.

۲۲۹۱ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سُوَيْدٍ حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَمِيعٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا أَوْفَى خَانَ وَإِذَا أَدَّى عَدَا أَخْلَفَ.

۲۲۹۲ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَمَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قَبْلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قَبْلَهُ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنَا لَنْ

جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَنْ يُعْطِيَنِي هَكَذَا وَهَكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فِي يَدَيْ خُمْسٍ يَأْتِيَهُ شَعْرٌ  
خُمْسٌ يَأْتِيَهُ شَعْرٌ خُمْسٌ يَأْتِيَهُ -

۲۲۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا  
سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ يَحْيَى  
الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَنِي يَهُودِيٌّ عَنْ  
أَهْلِ الْجُبَّةِ أَيْ الْأَعْلَانِ قَضَى مُوسَى قُلْتُ لَا أَدْرِي  
حَتَّى أَقْدِمَ عَلَى جَبْرِ الْعَرَبِ فَسَأَلَهُ فَقَدِمْتُ فَسَأَلْتُ  
ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَضَى أَكْثَرُهُمَا وَأَطْيَبُهُمَا أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ فَعَلَ -

بَابُ ۱۶ لَا يُسْأَلُ أَهْلُ الْبُشْرَةِ عَنِ  
الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَوَى عَنْ  
شَهَادَةِ أَهْلِ الْإِمْلِكِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى  
فَاغْوَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ  
الْكُتُبِ وَلَا تُكَلِّمُوا بُوَهُمُ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا  
أُنْزِلَ الْآيَةُ -

۲۲۹۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَوْمَ عَشْرَةِ الْمُسْلِمِينَ كَيْفَ  
تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكُتُبِ وَكِتَابُكَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى بَيْتِنَا  
هَلَّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ الْأَخْبَارُ بِاللَّهِ تَعَزُّوْنَهُ  
لَنْدُشِبَ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ اللَّهُ أَنَّ أَهْلَ الْكُتُبِ بَدَلُوا مَا  
كُتِبَ لِلَّهِ وَخَيَّرُوا بَيْنَ نَبِيِّهِمُ الْكُتُبِ فَقَالُوا هُوَ مِنْ هُنْدٍ  
لَيْسَتْ رَأْيَهُ شَيْئًا فَلَيْلًا أَفَلَا يَتَيْنَاهَا كَمَا جَاءَ كُفْرُ  
الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ فَاللَّهُ مَا سَأَلْنَا وَهُمْ رَجُلًا  
فَقَدْ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ -

بَابُ ۱۷ الْقُرْعَةُ فِي الْمُشْرَكَاتِ وَقَوْلِهِ

سے وعدہ فرمایا تھا کہ تمہیں اتنا مال دوں گا۔ چنانچہ انہوں نے تین مرتبہ اپنے  
ہاتھ پھیلائے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ انہوں نے میرے ہاتھوں  
میں پانچ سو اشرفیاں دیں، پھر پانچ سو، پھر پانچ سو۔

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ مجھ سے جیرو کے ایک یہودی نے  
پوچھا کہ حضرت مرثی نے کوئی مدت پوری کی تھی یا مجھے تو معلوم نہیں یہاں  
تک کہ علامہ عرب کی خدمت میں پہنچ کر ان سے پوچھ نہ لوں۔ میں نے جاکر  
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا تو فرمایا کہ انہوں  
نے بس اور پاکیزہ مدت پوری کی تھی کیونکہ اللہ کے رسول جبر فرماتے  
ہیں وہی کرتے ہی۔

مشرکین سے گواہی وغیرہ کے متعلق نہ پوچھا جائے۔ شعی  
کا نزل ہے کہ ایک مذہب داروں کی گواہی دوسرے مذہب داروں کے  
بارے میں جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تو تم نے ان کے  
درمیان بیزاری اور بغض ڈال دیا۔ حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب  
بلکہ کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو اس نے نازل فرمایا۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن قتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی  
اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اسے سنا فرما اہل کتاب سے کس طرح پوچھتے  
ہو جبکہ تمہاری کتاب وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی  
ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی خبروں میں سب سے ٹھیکے جس  
کو تم پڑھتے ہو اور ملاوٹ سے پاک ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتا دیا  
کہ اہل کتاب نے اللہ کے کلمے میں تبدیلی کر دی اور اللہ کی کتاب کو اپنے ہاتھوں  
سے بدل دیا اور کما کر یہی اللہ کے پاس سے ہوتے آکر ان کے ذریعے ذیل  
پر بھی خریدیں۔ کیا جو علم تمہارے پاس آیا ہے اس میں تمہیں ان سے پوچھنے  
سے منع نہیں فرمایا گیا؟ خدا کی قسم، ہم نے تو ہرگز ان میں سے کسی کو نہیں  
دیکھا کہ جو تم پر نازل ہوا اس کے بارے میں پوچھتا ہو۔

مشکلات کے اندر تسبیح و تحمید اللہ - ارشاد و ربانی ہے۔ جب



وہ اپنی قلموں سے قلم دھاتے تھے کہ مریم کس کی پرورش میں رہے (پہلے)۔  
حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ سب قلم بہاؤ میں بہہ گئے اور حضرت زکریا  
کا قلم بہاؤ میں نہ کارا پس حضرت زکریا نے ان کی پرورش فرمائی۔  
فما تم قلم اندازی کی۔ من اللہ یحسن قلم دھاتے والوں میں۔ حضرت ابوہریرہ  
کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں سے تم کے لیے  
فرمایا تو ان میں سے ہر ایک جلدی کرنے لگا۔ پس آپ نے فرمایا کہ  
ان کے درمیان قلم اندازی کی جائے کہ تم کون کھلے گا۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی حمد کے بارے میں نری برتنے  
والے اور ان میں مبتلا ہونے والے کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جنہوں  
نے کشتی میں قلم اندازی کی تو بعض کے حصے میں نیچے والا حصہ آیا اور بعض کے  
حصے میں اوپر والا۔ پس نیچے والوں کو پانی کے لیے اوپر والوں کے پاس جانا  
پڑتا تھا، تو انہوں نے اسے رحمت شمار کرتے ہوئے ایک بسولہ لیا اور  
کشتی کے نیچے حصے میں ایک شخص سوراخ کرنے لگا۔ تو وہ اُس کے پاس آئے اور  
کہا کہ تجھے کیا بر گیا ہے؟ کہا کہ تمہیں میری وجہ سے تکلیف ہوئی تھی اور پانی  
کے بغیر گزار نہیں۔ پس اگر انہوں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اُسے بچا لیا اور  
خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اُسے چھوڑے رکھا تو اُسے ہلاک کریں گے اور  
اپنی جانوں کو بھی ہلاک کر دیں گے۔

نہری نے یہی خبر انصاری سے روایت کی ہے کہ حضرت ام العلاء  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا جو ان کی رشتہ کی عزتوں سے تھیں اور جنہوں  
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ جب انصاری نے مہاجرین  
کی باتش کے بارے میں قلم اندازی کی تو حضرت عثمان بن مظعون ہمارے  
حصے میں آئے۔ چنانچہ حضرت ام العلاء فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون  
ہمارے پاس رہنے لگے اور وہ بیمار ہو گئے تو ہم ان کی تیمارداری کرتے  
رہے۔ یہاں تک کہ جب ان کی وفات ہوئی تو ہم نے ان کے کپڑوں کا  
اکھنڈ کفن دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے  
میں نے کہا کہ اے ابوسائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے میں گواہی دیتی ہوں کہ  
آپ پر اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے  
فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر کرم فرمایا ہے؟ میں عرض گزار ہوں

اِذْ يُلْقُونَ اَقْلَامَهُمْ يُكَلِّفُ مَرْيَمَ وَ قَالَ  
اِنَّ هَٰئِذَا مِنْ اَقْرَبَ عَوَاقِبِ اَقْلَامٍ مَّعَ الْعِزَّةِ  
وَعَالٍ فَلَمْ تَرْكَبِيَا الْجَوْثِيَّةَ فَكَلَّهَا رَبُّكَ يَأْءُ وَقَوْلَهُ  
فَتَبَاهَا اَقْرَبَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ مِنَ الْمُسْتَهْوِينَ  
وَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى قَوْمٍ يَمِينِيًا فَاسْرَعُوا فَاَمْرًا اَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ  
اَيْهُمْ يَخْلُفُ۔

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ حَدَّ شَا الْاَحْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ اَنْهُ سَمِعَ  
النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْحِزِ فِي حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ  
قَوْمٍ اسْتَهْمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي اسْفُلِهَا فَصَلَّ  
بَعْضُهُمْ فِي اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي اسْفُلِهَا يَمُرُّونَ  
بِالْمَاءِ عَلَى الدِّينِ فِي اَعْلَاهَا فَنَادَوْا بِهِمْ فَاَخَذَ فَاَسَا  
فَجَعَلَ يَنْقُرُ اسْفَلَ السَّفِينَةِ فَنَادَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ  
نَادَيْتُمْنِي وَلَا بَكْدِي مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اخَذُوا عَلَيَّ يَدِي  
اَنْجُوهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَانْ تَرَكُوهُ فَاهْلَكُوهُ وَ  
اهْلَكُوا اَنْفُسَهُمْ۔

۲۲۹۶۔ حَدَّثَنَا ابُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ  
الرُّمَيْثِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ سُلَيْمٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ  
اُمُّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِي نَضْلَةَ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
أَخْبَرْتَهُ اَنْ عُمَانَ بْنَ مَطْعُونٍ طَلَبَنَا سَهْمَهُ فِي السُّكْنَى  
حِينَ اقْرَعَتِ الْاَنْصَارُ سَكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ  
فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ فَاشْكَى فَمَرَّ سَهْمُهُ حَتَّى اِذَا  
تَوَلَّى وَجَعَلَنَاهُ فِي ثِيَابِهِمْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
فَقُلْتُ سَهْمَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهِدَا فِي عَلِيكَ  
لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللَّهُ فَقَالَ يَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَا يَكْرَمُكَ اَنْ اَكْرَمَكَ فَقُلْتُ لَا اَدْرِي يَا بَنِي اَنْتَ  
وَاجِبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کر میرے ماں باپ آپ پر قربان، یا رسول اللہ! میں تو نہیں جانتا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کا قسم عثمان کی توہنات ہو گئی اور میں اُن کے لیے جہلاں کی امید رکھتا ہوں لیکن میں بھی اپنے آپ نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ اُن کے ساتھ کیا ہوگا؟ وہ عرض لگا رہی کہ خدا کی قسم اس کے بعد میں کبھی کی کبائیر گ بیان نہیں کروں گی اور اس سانچے سے مجھے مدد پہنچا تھا۔ وہ فرماتی رہی کہ میں کبھی تو میں نے حضرت عثمان کے لیے م عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی انباج مطہرات سے درمیان قدم اندازی کرتے۔ پس میں کا اُن میں سے نام نکل آتا اُس کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے اور آپ نے اپنی ہر بری کے لیے ایک سات دن کی باری تقیم فرمائی ہوتی تھی ماسوائے حضرت سودہ بنت زید کے کہ انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دے رکھی تھی اور اس سے اُن کا مقصود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اذان اور پہلی صفت کا ثواب کیا ہے تو قرعہ اندازی کے بغیر اور کوئی راستہ نہ پاتے اور قرعہ اندازی کرنا پڑتی اگر وہ جانتے کہ نماز کے لیے پہلے اُنے میں کتنا ثواب ہے تو ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے اور اگر جانتے کہ عشاء اور فجر کی جامعیت میں کتنا ثواب ہے تو اُن میں ضرور شامل ہوتے خواہ گھنٹوں کے بل چننا پڑتا۔

## صلح کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جڑا امر بان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے میں۔ ارشادِ ربانی ہے: اِنَّ كَثْرَ مَشْرُوعٍ فِي كَثْرِ مَقَرٍّ مِنْ تَجْوَاهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَلْحَةٍ اَوْ مَعْرُوفٍ اَوْ اَصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُعْطِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا وَّخُرُوْجِ الْاِمَامِ اِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِاَصْحَابِهِ۔

اَمَّا عَمَّنْ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللّٰهُ الْيَقِيْنُ وَاِنِّيْ لَمُهْجُوْا لَهٗ الْخَيْرَ وَاللّٰهُ مَا اَدْرِىٰ وَاَنَا رَسُوْلٌ بَلَّوْهُ مَا يَفْعَلُ بِهِ قَالَتْ وَاللّٰهُ لَا اَدْرِىٰ اَحَدًا اَبَدًا وَاَخْرَجْنِيْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَمَنْتَ فَاَرَبِيْتُ لِعَمَلِنَ عَيْنًا تَجْعَلُنِيْ فَيُجِشْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهُ۔

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارَادَ سَفَرًا اَفْرَمَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يُقْسِمُ بِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ اَنْ سَوَدَةَ بِنْتُ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ رِضًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْنِ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ يَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَيْدِ اَوْ مَا فِي الْعَصْفِ الْاَوَّلِ لَشَرَكُوا نَجْدَةَ اِلَّا اَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِمْ لَا شَرَكُوا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْوَيْدِ لَشَرَكُوا لَمْ يَكُنْ لَكُمْ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَصْفِ وَالْعَصْبِ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ لَوْ يَعْلَمُونَ۔

## کتاب الصلح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۔ مَا جَاءَ فِي الْاِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَاحْخِرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ تَّجْوَاهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَلْحَةٍ اَوْ مَعْرُوفٍ اَوْ اَصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُعْطِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا وَّخُرُوْجِ الْاِمَامِ اِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِاَصْحَابِهِ۔



۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَنَسًا مِّنَ بَنِي عَمِيٍّ وَبَنِي عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنَايَسٍ مِّنَ أَهْلَابِهِ يُصَلِّحُ بَيْنَهُمَا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءُوا بِكَ لَا فَاذَنْ يَلَاكُمَا الصَّلَاةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءُوا بِكَ لَا فَاذَنْ يَلَاكُمَا الصَّلَاةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَوَكُّمَ النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ مُشَدَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَشَى فِي الصُّلُوحِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّغَةِ الْأُولَى فَاحْدَثَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ حَتَّى أَكْتَرُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَوِي فِي الصَّلَاةِ قَالَتْ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِإِيدِهِ فَأَمَرَهُ يُصَلِّي كَمَا هُوَ فَهَمَّ أَبُو بَكْرٍ بِدَعَاةٍ فَحَمَلَهُ اللَّهُ ثُمَّ رَجَعَ الْفَقِيرُ وَرَأَاهُ حَتَّى فُخِلَ فِي الصَّغَةِ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَرَأَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا نَأَمْتُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ أَخَذْتُ بِالنَّصْفِ لِي وَأَنَا النَّصْفُ لِي لِلنَّسَاءِ مَنْ تَابَتْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِمْ فَلْيَقْلُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَتَتْهُ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَسْبِقُ لِي بِنِ إِنْ قَعَاةً أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ أَنَسًا قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَأْتَيْتَ عَبْدًا لِلَّهِ بَنِي فَإِنَّا نَطْلُقُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرَبًا حِمَارًا فَإِنَّا نَطْلُقُ الْمُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِيحَةٌ فَلَمَّا آتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ابو ہازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں کا کہیں میں جھگڑا ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کو لے کر ان کی جانب تشریف لے گئے چنانچہ نماز کا وقت ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابھی پہنچے نہیں تھے اور حضرت بلال آگئے تھے تو حضرت بلال نے نماز کے لیے اذان دی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما نہیں ہوئے تھے تو وہ حضرت ابو بکر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی چیز نے روک لیا اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تو کیا آپ کو بلا کر امامت فرمائی گئی! فرمایا کہ ہاں اگر تم چاہتے ہو پس نماز پڑھو! اور حضرت ابو بکر آگے ہو گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آئے اور آپ صوفیوں سے گزرتے ہوئے پہل صفت میں آکھڑے ہوئے۔ لوگوں نے بتایاں بائیں، یہاں تک کہ جب زیادہ بجانے لگے مگر حضرت ابو بکر نماز میں اور دوسرے دیکھا نہیں کرتے تھے لیکن انہوں نے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پیچھے تھے چنانچہ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور انہیں اسی طرح نماز پڑھاتے رہنے کا حکم فرمایا حضرت ابو بکر نے اپنا ہاتھ اٹھایا، اللہ کا شکر ادا کیا اور پھر اسٹے پاؤں پیچھے آگئے، یہاں تک کہ صفت میں آئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا اور لوگوں نے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: ہاں! لوگ! جب نماز میں کوئی بات آجائے تو تم بتایاں بجانے لگتے ہو حالانکہ تم ہی بجانا عورتوں کے لیے ہے جو نماز میں کوئی بات دیکھتے تو چاہیے کہ سبحان اللہ کہے کیونکہ جو کچھ کہنے کا وہ متوجہ ہو جائے گا۔ اسے ابو بکر انہیں لوگوں کو نماز پڑھانے سے کس چیز نے روکا جبکہ میں نے اشارہ کر دیا تھا! عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے ہو کر نماز پڑھائے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ آپ عبد اللہ بن ابی قحافہ کے پاس تشریف لے جاتے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہو کر اسی کی جانب روانہ ہو گئے اور کہتے ہی مسلمان بھی آپ کے ساتھ چل دئے اور وہ زمین شرد تھی جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس کے قریب پہنچے تو اُس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْيَتِيمَ عَيْنٍ وَاللَّهِ لَعَنَ إِذَا كَانَ مِنْ  
حِمَارِكَ فَقَالَ سَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللَّهِ لِحِمَارِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ مِنْ نِيَامِكَ نَكَتَ  
فَقَوَّصَ لِعَبْدِ اللَّهِ سَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَشَتَمَا  
فَقَوَّصَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابَهُ فَكَانَ بَيْنَهُمَا  
خِتَابٌ بِالْجَوْنِ وَالْأَيْدِي وَالْإِعْجَالِ فَلَمَّا كَانَا أَنْزَلَتْ  
وَرَأَى كَأَنَّ ثَمَنَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا  
بَيْنَهُمَا۔

**باب ۱۶۶** لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ  
بَيْنَ النَّاسِ۔

۲۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حَمِيدَ  
بْنَ عَمْرِو بْنِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ أُمِّ كَلْبُومَ بَشِيرَ عَقْبَةَ  
أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيُفْنِي  
خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا۔

**باب ۱۶۷** قَوْلُ الْإِمَامِ لَا أَصْحَابَ أَذْهَبُوا  
بِأَنْصُلِخِ۔

۲۵۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ طَسْلَقُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
الْقَارِئِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ  
بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِهِ اقْتَتَلُوا حَتَّى تَوَامُوا بِالْحِجَابَةِ  
فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ  
أَذْهَبُوا بِأَنْصُلِخِ بَيْنَهُمْ۔

**باب ۱۶۸** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا  
صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ۔

۲۵۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ  
وَأَنَّ امْرَأَةً خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا ثَلَاثَ رِجَالٍ فِئَافَافًا قَالَتْ

اے کھانا کہ وہ درہنہ۔ خدا کی قسم آپ کے گد سے کہ جو ہونے مجھے تکلیف پہنچا  
ہے۔ ایک انصاری نے جواب دیا کہ خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
نے گد سے کہ بڑا تم زیادہ پاکیزہ ہے۔ بعد ازاں کہ ہم کا ایک آدمی اس پر  
بھڑک اٹھا اور دونوں کی آپس میں برکھائی ہونے لگی۔ پھر دونوں کے مابین  
ان کی حمایت میں مشعل ہر گئے اور وہ دونوں ۲۰ فٹوں اور پوتوں سے ایک  
دوسرے کو مارنے لگے۔ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔  
اور اگر مسلمانوں کے درگروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کروا  
دو۔ (۲۹)۔

لوگوں کے درمیان صلح کرانے والا جھوٹا نہیں

ہے۔

محمد بن عبدالرحمن کو ان کی والدہ ماجدہ حضرت اُمّ کلثوم بنت عقبہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو فراتے ہوئے سنا کہ لوگوں میں صلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہے۔  
اُس کی ریت اچھی ہے یا وہ اچھی بات کہتا ہے۔

امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ  
صلح کریں۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
روایت کی ہے کہ اہل قبا آپس میں لڑنے لگے، یہاں تک کہ ایک دوسرے  
پر پتھروں کی بارش برسانے لگے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کو یہ بات بتائی گئی تو فرمایا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ ان میں صلح کروائیں۔

ارشادِ ربانی ہے کہ اگر وہ دونوں آپس میں صلح کریں اور  
صلح بہتر ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
روایت کی ہے کہ آیت ۱۔ اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے زیادتی  
یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے (۱۸۸) کی تفسیر میں فرمایا کہ اگر وہ شخص اپنی بیوی



هُوَ الَّذِي يُرِي مِنَ أَمْرِهِمْ مَا لَا يَنْصِبُونَ كَذِبًا أَوْ غَيْرُهُ  
فَتَرِيدُهَا قَالُوا مَنِ انْتَصَبَ لَهُ فَنُصِيبْ وَانْمَسِكْ وَأَقْسِمَ مَا شَكَلْتُ  
قَالَتَ فَلَا بَأْسَ إِذَا تُنْفَخَتِ الصُّبُورُ

**باب ۵۷** إِذَا اضْطُرَّ أَحَدُكُمْ عَلَى صَلَاحِ جَوْرِ  
فَالصَّلَاةُ مَرْذُودَةٌ

٢٥٠٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُمَيْرٍ  
حَدَّثَنَا الرَّهْمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ وَتَمِيمِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ أَغْرَابِيٌّ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ  
خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ لَقَدْ اقْضَى بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ  
الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا أَكْرَزَنِي  
بِأَمْرَانِهِ فَقَالُوا لِي عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَقَدَيْتُ ابْنِي  
مِنْهُ بِمَا نَدَيْتُ مِنَ الْغُلْمِ وَرَلَيْتُ فِي بَيْتِي سَأَلْتُ أَهْلِي  
الْوَلَدِ فَقَالُوا لَا تَسْمَعْ عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مَا نَدَيْتُ وَتَغْرِيْبُ مَا مِمَّ  
فَقَالَ ابْنِي مَسَلَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُضَيِّنْ بَيْنِي وَمَا  
بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْفَتْمَةُ فَهَذَا عَلَيْكَ وَعَلَى  
ابْنِكَ جَلْدُ مَا نَدَيْتُ وَتَغْرِيْبُ مَا مِمَّ وَأَمَّا أَنْتِ يَا ابْنَتِ  
لِرَجُلٍ فَأَعْدُ عَلَى أَمْرِي فِي هَذَا فَأَرْجُمُهَا فَقَدْ  
عَلِمْتُهَا ابْنَتِ لِرَجُلٍ فَأَرْجُمُهَا.

٢٥٥ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَنٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَدَّثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا أَمَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ سَوَاءٌ عَبْدٌ لِلَّهِ بَنٌ جَعْفَرٍ أَوْ أَمْعُرٍ وَعَبْدٌ لَوَاحِدٍ بَنٍ أَوْ عَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ -

باب ۱۶۱ - كَيْفَ يُكْتَبُ هَذَا مَا صَالَحَ فُلَانٌ  
بُنْ فُلَانٍ وَفُلَانٌ بِنُ فُلَانٍ فَإِنْ كَرِهْتُمْ سُبُّهُ إِلَى  
قَبِيلِكُمْ أَوْ نَسَبِهِ -

٢٥٠٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

میں ایسی بات دیکھے جس کو وہ پسند نہ کرے یعنی تکبر و غرور و فیر اور اڑے  
جھکا کرنا چاہے تو عدوت اُس سے کتنی بڑا اور جو میری چیز آپ چاہی قیمت کر دی  
حضرت صدیق نے فرمایا کہ اگر دروزن رمضان ہو جائی تو کوئی حرج نہیں ہے۔  
اگر لوگ ظلم کی صلح پر متفق ہو جائیں تو ایسی صلح مردود  
ہے۔

مُبَشِّرُ الدُّنْيَا مُحَمَّدٌ ﷺ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی آکر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمادیجئے اُس کا مخالفت کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ سچ کہا، ہمارے مابین اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ فرمائیے۔ پھر دوسرے اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ مجھ سے دو گولہ نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے اپنے بیٹے کا قد یہ ایک سو کبریاں اونٹنوں کی صورت میں ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سرکڑے ادا کریں گے، ایک سال کا جلا وطنی ہوگا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان مزدور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لڑائی اُدھر برباد تھیں وہاں ہی جابئیں گے اور تمہارے بیٹے کے لیے سرکڑے ادا کیاں گے، ایک سال کی جلا وطنی ہے ادا سے نہیں اتم کل اس آدمی کی بیوی کے پاس جانا اور اسے سنگسار کر دینا۔ چنانچہ اگلے روز حضرت امیں اُس کے پاس آئے اور اُسے سنگسار کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کرے جو اس میں نہ ہو تو وہ روئے رہے۔ اسے عبداللہ بن جعفر غزالی اور عبدالواحد ابن عون نے سعد بن ابی اسیم سے روایت کیا ہے۔

کس طرح نکھا جائے کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں اور فلاں کے درمیان اگرچہ اُن کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ



نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ وادوں سے صلح کی تو حضرت علیؓ نے اُن کے درمیان صلح نامہ لکھا۔ چنانچہ لکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو مشرکوں نے کہا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ سے کیوں لڑتے؛ آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اسے مٹا دو حضرت علیؓ عرض گن رہے کہ میں تو اسے نہیں مٹا سکتا یہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اسے مٹا دیا اور اُن سے اس بات پر صلح کر لی کہ وہ اور اُن کے اصحاب تین دن کے پہلے رکتہ کمر میں داخل ہو سکتے ہیں اور اُس میں داخل نہیں ہوں گے مگر تھپا چھپا کر پس اُن سے پرچھا گیا کہ جُلبانُ السَّلاح کا مطلب کیا ہے تو فرمایا کہ چمڑے کا تھیلہ اور جِراس میں ہو۔

ابراہیم کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذوالقعدہ میں عرس کا اہواز فرمایا تو آپ کے کمر کمر میں داخلے سے اہل کمر مانع ہوئے، یہاں تک کہ اُن کے ساتھ فیصلہ ہوا کہ اُس میں صرف تین دن ٹھہریں جب معاہدہ لکھا جا رہا تھا تو لکھا کہ یہ وہ ہے جس کا اللہ کے رسول محمدؐ نے فیصلہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اسے تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول سمجھتے تو رد کرتے کیوں؛ بلکہ آپ تو محمد بن عبد اللہ ہیں۔ فرمایا کہ میں رسول اللہ ہوں اور میں محمد بن عبد اللہ ہوں۔ پھر آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ محمد رسول اللہ کو مٹا دو۔ عرض گزار ہوئے کہ میں نہیں، خدا کی قسم میں تو آپ کو کبھی نہیں مٹاؤں گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاہدے کو لے لیا اور کہہ دیا کہ یہ وہ ہے جو محمد بن عبد اللہ نے فیصلہ کیا کہ کمر کمر میں ہتھیار سے کمر داخل نہیں ہوں گے مگر تھپے میں چھپا کر اور اگر یہاں کا کرل شخص ان کے ساتھ جانا چاہے تو نہیں جلتے گا اور اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی یہاں رہنا چاہے تو اسے روکا نہیں جائے گا۔ جب وہ اُس میں داخل ہوئے اور مقررہ مدت گزر گئی تو حضرت علیؓ کے پاس آکر گئے گئے کہ اپنے صاحب سے کہیے کہ ہمارے پاس سے چلے جائیں کیونکہ مدت ختم ہو گئی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محل آئے اور حضرت حمزہؓ کا معاہدہ اسی سے چھپا، اسے چھپا کتنی بڑی پیچھے آرہی تھی۔ تو حضرت علیؓ نے اسے کہ اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہؓ علیہا السلام سے فرمایا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو لے۔ تو انہوں نے اسے سوار کیا پر چھپا یا اس کے بارے میں حضرت علیؓ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْوَدْعَانِ كَتَبَ عَلَيَّ بَيْنَهُمْ كِتَابًا فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّشْرُ كُونَ لَا فَكُتِبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ رَسُولًا لَكُنْتُ بِكَ فَقَالَ يَعْزِي أَمْعُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا أَنَا بِالَّذِي أَمَحَاهُ فَصَحَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدِهِ وَصَالَحَهُمْ عَلَى أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُوهُ إِلَّا بِجُلْبَانِ السَّلَاحِ فَسَأَلُوهُ مَا جُلْبَانِ السَّلَاحِ فَقَالَ الْفَرَّاسُ وَمَا فِيهِ۔

۲۵۰۶۔ حَدَّثَنَا عُثَيْبُ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اغْتَمَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلَ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاصَّاهُمْ عَلَى أَنْ يُعْطِيَ بَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا هَذَا مَا قَاصَّاهُ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَا نُفَرِّقُ بَهَا فَلَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ لَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ شَفَعُ قَالَ يَعْزِي أَمْعُهُ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَمْعُوكَ أَبَدًا فَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاصَّاهُ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحًا إِلَّا فِي الْقَرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ إِنْ أَرَادَ أَنْ يُعْطِيَ بَهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الرَّجُلُ اتَّوَاعِلْنَا فَقَالُوا قُلْ لِيَصَاحِبُكَ أَخْرِجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الرَّجُلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَهُمْ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَا عَمِّ يَا هِمَّ فَتَنَّا وَلَهَا عَلِيٌّ فَآخَذَ بِبَيْدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كُنْ لَكَ ابْنَةُ عَمِّكَ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ



حضرت زید اور حضرت جعفرؓ میں جھگڑا ہوا۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ میں زیادہ مختار ہوں کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت جعفرؓ نے کہا کہ میری بھتیجی ہے اور اس کی خالہ میرے خالہ میں ہے۔ حضرت زیدؓ نے کہا کہ یہ میری بھتیجی ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کا خالہ کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا کہ خالہ ماں کی جگہ ہے اور حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم مجھ سے اُردی تم سے ہوں اور حضرت جعفرؓ کے لیے فرمایا کہ تم صدمت اور سیرت میں سب سے زیادہ میرے ساتھ مشابہت رکھتے ہو اور حضرت زیدؓ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مددگار ہو۔

مشرکین سے صلح - اس بارے میں حضرت ابو سفیان سے روایت ہے۔  
حضرت حوت بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ  
پھر تمہارے اُرد بنی امفر در دیہوں کے درمیان صلح ہو جائے گی۔ اُنہ اس سلسلے میں  
حضرت سل بن خنیف، حضرت اسامہ اور حضرت مسور نے حضور سے روایت کی۔  
موسیٰ بن مسور، سفیان بن سعید، ابواسحاق، حضرت براء بن مازب نے فرمایا کہ نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے روز مشرکین سے تین باتوں پر صلح کی کہ  
مشرکین سے جو کئے گئے اُن کی طرف لوٹا جائے۔ اور دشمنوں میں سے جو  
کئے گئے اُن سے لڑا جائے گا۔ اور کچھ گزرتیے اُنہ سال داخل ہو گئے اُس  
یہ تین روز قیام کر گئے اور اُس میں کوئی داخل نہیں ہو گا مگر ہتھیاروں کو خلاف  
میں ڈال کر جیسے تمہارا کمان وغیرہ۔ پہلی حضرت ابوجنبل اپنی بیٹیوں میں  
لڑکھڑاتے ہوئے آگئے قرآن میں اُن کی طرف لڑا گیا۔ مادی کا بیان  
ہے کہ مومل نے سفیان سے ابوجنبل کا ذکر نہیں کیا اور اِلا کہ مجھلُت  
الصلح ح کہا۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمرو کے ارادے سے بچے ترکفار قریش ان کے ادب بیت اللہ کے درمیان حاضر ہو گئے، تو آپ نے حدیبیہ کے مقام پر قرطبان فریج کی، سر منڈوایا اور ان کے ساتھ فیصلہ کیا کہ اگلے سال عمرو کیا جائے گا اور تموار کے سوا کوئی دوسرا ہتھیار لے کر نہیں آئیں گے اور اس میں میں ٹھہریں گے مگر جتنے دن کفار چاہیں۔ چنانچہ اگلے سال عمرو کیا اور معاہدے کے مطابق اس کے انہما داخل ہوئے۔ جب تین روز

فِيهَا عَلِيُّ وَزَيْنُ الْعَبْدِ وَجَعَفَرٌ فَقَالَ عَلِيُّ إِنَّا أَحَقُّ بِهَا  
وَهِيَ ابْنَةُ عَيْتِي ثُمَّ قَالَ جَعْفَرُ ابْنَةُ عَيْتِي وَحَالَتُهَا  
تَحْتِي وَقَالَ زَيْنُ ابْنَةُ أَخِي فَقَضَى بِهَا السَّيِّئُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ  
بِسَمْنَةِ لَيْلَى الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِي أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنكَ وَ  
قَالَ لَجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لَزَيْنٍ  
أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا.

باب ١٤٤ العُدَّة مَعَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِ  
عَنْ أَبِي سَفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ السَّيِّ  
حَتَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكُونُ هَذِهِ بَيْنَكُمْ  
وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْنَفِ وَفِيهِ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ  
وَأَسْمَاءُ وَالدَّوْسُورُ عَنِ السَّيِّحَتِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي لَاسَلِقٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ  
صَالِحُ السَّيِّحَتِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ  
الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنْ مَنْ أَنَا مِنْ  
الْمُشْرِكِينَ سَدَّكَ إِلَيْنَا وَمَنْ أَنَا هُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
لَمْ يَرْدُّهُ وَعَلَى أَنْ تَيْدَ خُلُهَا مِنْ قَائِلٍ وَيُعْتَمِدَ بِهَا  
ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُهَا إِلَّا بِجُلْبَابِ السِّلَاحِ  
السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ فَيَجْعَلُ  
فِي يَمِينِهِ فَرَدَّ ذَلِكَ إِلَيْهِمْ قَالَ لَمْ يَدْخُلُوا مَقِيلَ عَنْ سَفْيَانَ  
أَبَا جَنْدَلٍ وَقَالَ إِلَّا بِجُلْبَابِ السِّلَاحِ

٢٥٠٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْكٌ عَنْ ثَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَعْجَمَ الْحَالِ مُرْتِشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَتَحَرَّ هَذِيحَةً وَحَلَقَ بِهَا الْحَذَّ نَيْسَبَةً وَقَضَاهُ عَلَى أَنْ يَغْتَمِرَ الْعَامَ بِهَا وَلَا يَحْمِلُ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ وَلَا أُسْيُوقًا وَلَا يَقِيمُ مَا إِلَّا أَحَبُّوا فَأَغْتَمَرُوا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا

كَمَا كَانَ صَلَاحُهُمْ فَلَمَّا أَقَامَ فِيهَا ثَلَاثَ أَمْوَكَ أَنْ  
تَخْرُجَ فَخَرَجَ.

۲۵۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَشْرُوحُ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ أَتَى  
عَبْدُ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ ابْنُ زَيْدٍ  
إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ -

باب ١٦٨٢ الصَّنْعُ فِي الدِّيَّةِ -

٢٥١٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ  
قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّ أَسْبَاحَ حَدَّثَهُ سُهْرَانُ بْنُ الرَّبِيعِ وَ  
يُحْيَى ابْنُ النَّضْرِ كَسَرَتْ ثِنْتَهُ حَارِيَّةٌ فَطَلَبُوا الْأَمْرَ  
وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَسْبُ بْنُ النَّضْرِ أَكْثَرُ  
ثَلَاثَةِ الرَّبِيعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ  
لَمْ تَكْسِرْ ثِنْتَهُمَا فَقَالَ يَا أَسْبُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ  
فَرَجَحِي الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنْ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ قَسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَزِيدُهُ زَادَ الْغَنَائِمِ  
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَسْبُ فَرَجَحِي الْقَوْمُ وَقِيلُوا الْأَمْرُ

و: اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون اللہ قرآن مجید

وَاللّٰهُ تَعَالٰی كَے مَقَرِّ رُكُوہِ قَانُونِ اِدْبَرِ قُرْآنِ مجید کی دَامَخِ تَصْرِیحِ كے مطابق حضرت ربیع بنت نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر دانت توڑنے كا قصاص لازم آتا تھا کیونکہ جس لڑکی كے دانت توڑے گئے تھے اُس كے رشتہ دار بیت پر رضاء مند نہیں ہو رہے تھے۔ اس كے باوجود حضرت ربیع كے بھائی حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوتے ہیں :  
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا وَالَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ لَا تُكَفِّرُنَّ عَنْهَا أَسَى اللّٰهِ كَيْ رَسُولٍ ! نہیں، اُس فات کی قسم جس نے آپ كو حق كے ساتھ صوبوث فرمایا اس ربيع كے اگلے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ قانون خدا کی زد میں ہونے كے باوجود قسم كھا كر یہ عرض كي :-  
بَلَا خَيْرَ سَبِيٍّ يُهْرَأُكَ أَنْ تَدْعُوا نَفْسًا مِنْ قَتْلِهِمْ وَلَا تَبْرَأُ - یعنی بیشك اللہ كے بندوں ميں كوئی ایسا بھی ہوتا ہے كہ اگر وہ اللہ كے جبرِ  
إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ لَا يَرْخُلْ بِهِ شَيْءٌ مِنْ الْأَمْرِ هَذَا - حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے ہی نكلے۔ او بیاد اللہ میں قیامت كا  
پر قسم كھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اُسے سچا كر دکھاتا ہے۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے حضرات حق و صداقت كے اعلیٰ نشانات ہوتے ہیں اور ان جزرگوں كے نفقہ  
ایسے سیف سان حضرات ہوتے رہیں گے اور ایسے حضرات حق و صداقت كے اعلیٰ نشانات ہوتے ہیں اور ان جزرگوں كے نفقہ  
قدم ہی كا نام تو صراطِ مستقیم ہے جس پر چلنے كا پسندگار عالم نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ہمیں اپنے لیے  
سے والبتہ ركھے۔ آمین۔



**باب ۱۱۱۱** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ  
يُضِلَّعَرِيه بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ  
فَأَصْلَحَ حَاجَاتِنَهُمْ سَمَاءً -

۲۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ  
عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ اسْتَقْبَلْ  
وَاللَّهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ يَكْتَابُ أَعْمَالِ الْجِبَالِ  
فَقَالَ عَنْهُ وَبُنُ الْعَاصِرِ ابْنِي لَأَرَى كِتَابَ لَهْ تَوَلَّى حَتَّى  
تَقْتُلَ امْرَأَتَهَا فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللَّهِ خَيْرُ التَّجَلُّينِ  
أَيُّ عَنْهُ وَإِنْ قَتَلَ هَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ مَنْ  
لِي بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ يَنْسَأُ بِهِمْ مَنْ لِي بِضِعْفَيْنِ فَبَعَثَ  
إِلَيْهِ تَجَلُّينَ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ عِنْدَ النَّبِيِّ  
بْنِ سَمُرَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بَنِي كُزَيْبٍ فَقَالَ أَدْهَبَا  
إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَأَقْرِضَا عَلَيْهِ وَقُولَا لَهُ وَاطْلُبَا إِلَيْهِ  
فَأَتِيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَ لَهُ فَطْلُبَا إِلَيْهِ  
فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِنَّا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
قَدْ أَصْبَنَّا مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْ هَذِهِ الْأُمَّةُ  
قَدْ عَاشَتْ فِي دِمَائِنَا قَالَا فَإِنَّهُ يَهْمُضُ عَلَيْكَ كَذَا  
وَكَذَا وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ فَمَنْ لِي هَذَا  
قَالَا نَحْنُ لَكَ يَوْمَ فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا لَمْ يَكُنْ  
يَوْمَ فَصَالِحُهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ  
يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ  
وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَقْبَلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً  
وَعَلَيْهِ الْخُزْيُ وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ  
أَنْ يُضِلَّعَرِيه بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ  
نُسَلِّمُ لَكُمْ قَالَ ابْنُ عَلِيٍّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّمَا تَكُنْتُمْ لَنَا  
مَنْعًا لِلْحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ -

حضور نے امام حسن بن علی کے متعلق فرمایا۔ میرا بیٹا سردار ہے  
اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے خدیوے دو عظیم گروہوں میں صلح  
کروادے گا اور ارشادِ ربانی ہے کہ اُن کے درمیان  
صلح کروادو۔

ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن بصری کو فرماتے ہوئے سنا  
کہ امام حسن بن علی سپاہیوں کی طرح فوج میں سے حضرت معاویہ کے مقابلے پر  
آئے تو حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ میں اُن کے ساتھ ایسے لشکر دیکھتا ہوں  
کہ اُس وقت تک پیٹھ نہیں پھیری گے جب تک اپنے منہ مقابل کا صفایا نہ  
کر دیں۔ تو حضرت معاویہ نے اُن سے فرمایا اللہ خدا کی قسم وہ اُن دونوں میں  
سے بہتر تھے یعنی حضرت عمرو سے، مگر اگر انہوں نے اُن کو اور انہوں نے ان  
کو قتل کر دیا تو لوگوں میں سے ان کی بیویوں اور جائیدادوں کا والی وارث کون بنے گا؟  
لہذا اُن کی طرف قریش کے بنو عبد شمس سے دو آدمی عبدالرحمن بن عمرو اور  
عبدالشر بن ماسر بن کزیز بھیجے۔ یہی اُن سے کہا کہ دونوں امام حسن کے پاس  
جاؤ اور انہیں صلح پر رضامند کرو اور اُن سے گفتگو کر کے اس طرف مائل کرو  
دونوں آئے، ان کے پاس پہنچے اور گفتگو کر کے صلح کے طلبگار ہوئے۔ حضرت  
حسن بن علی نے فرمایا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں یہ مال ہم نے ہایا ہے اور یہ  
امت اپنے خون میں پھری ہوئی ہے۔ اُن دونوں نے کہا کہ وہ آپ کے سامنے صلح پیش  
کرتے ہیں اور آپ سے صلح کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ اس کا ذمہ دار کون  
ہوگا؟ دونوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ جب بھی انہوں نے ذمہ داری کے  
لیے فرمایا تو انہوں نے کہا کہ ہم ذمہ دار ہیں۔ یہی انہوں نے اُس سے صلح کر لی۔  
حسن بصری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں  
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی اُن کے پیویں  
تھے۔ چنانچہ حضور کبھی لوگوں کی جانب توجہ فرماتے اور کبھی انہیں  
دیکھتے اور فرماتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے خدیوے  
اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دوبہت بڑی جماعتوں میں صلح کروادے گا۔ مجھ  
سے علی بن عبد اللہ نے کہا کہ ہمارے بیٹے امام حسن کا حضرت ابو بکر سے صلح  
اسی حدیث سے ثابت ہوا۔

ف: امام علی مقام حسن مجتبیٰ بن علی النقی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بڑی شان ہے کہ اللہ کے محبوب نے اُن کے متعلق فرمایا۔  
إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ۔ بیشک میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ سرداری کا سب سے بڑا ثبوت آپ نے یہ پیش

٢٥١٣- حَدَّثَنَا اسْحَقُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَصْبَهٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنْ النَّاسِ عَلَيْهِ صَرْفَةٌ كُلُّ



يَوْمَ تَطْلُعُ فِيهِ السُّنُنُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَ  
**بِالْبَيِّنَاتِ** إِذَا أَشَارَ إِلَى شَيْءٍ بِالصُّلْبِ قَالِي حَكَمٌ عَلَيْهِ  
 بِالْحُكْمِ الْبَيِّنِ

۲۵۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ  
 الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ  
 مُحَمَّدًا أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَجُلَيْنِ الْأَنْصَارِيِّينَ شَاهِدَ بَدْرٍ إِلَى  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَرَاخِ تَمِيمِ الْحَرَّةِ كَانَا  
 يَسْقِيَانِ بِهِ بِلَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ  
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ قَتَلُونِ وَجَدَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ اجْلِسْ حَتَّى  
 يَبْلُغَ الْجَدْرَ فَاسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ  
 حَقَّقَ لِلزُّبَيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ  
 أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيِ سَعَةٍ لَهُ فَلَا أَنْصَارِي فَلَمَّا أَحْفَظَ  
 الْأَنْصَارِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوَى لِلزُّبَيْرِ  
 حَقَّقَ فِي حَرِيمِ الْحُكْمِ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ الزُّبَيْرُ لِلَّهِ مَا أَحْبَبُ  
 هَذِهِ الْآيَةُ تَرَأَتْ لَآ فِي ذَلِكَ فَلَا وَدَيْتَ لَا يَقْضُونَ حَتَّى  
 يُحْكُمَ لَكَ فِيهَا شَجَرٌ بَيْنَهُمَا الْآيَةُ

**بِالْبَيِّنَاتِ** الْمَطْلُوعِ بَيْنَ الْمَرْوَةِ وَأَصْحَبِ  
 الْيَمِينِ وَالْمَجَازِ فِي ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
 لَا بَأْسَ أَنْ يَخَارَجَ الشَّرِيكَانِ فَيَأْخُذَ هَذَا أَدْنِيًا وَهَذَا أَعْيَنًا  
 فَإِنْ تَوَيَّ لَاحِدُهُمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ

۲۵۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 قَالَ تَوَيَّ إِلَى وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَكَرِهْتُ هَلِي عُرْوَاتِي أَنْ يَأْخُذَ  
 الشَّرِيكَانِ عَلَيَّ فَأَبَاؤُا لَمْ يَرَوْا أَنَّ فِيهِ دِفْءًا فَاتَيْنَا السَّحْبَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا جَدُّدُ  
 قَوْصَعَةٍ فِي الْوَرِيدِ أَذْنَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَجَاءَهُ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ عُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَدَعَا الْبَرَكَةَ ثُمَّ

کرنا بھی صدقہ ہے۔

امام صلح کا اشارہ کہے اور وہ انکار کرے تو واضح حکم  
 کے مطابق فیصلہ کر دے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت زبیر فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک  
 انصاری کے ساتھ جھگڑا کیا جو عروہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی طرف سے شریک ہوا تھا ایک پتھر زین کی نالی پر جھگڑا تھا جس سے دونوں  
 پانی پلایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر سے فرمایا کہ  
 اسے زبیر اتم پانی پلاؤ، پھر اپنے ہمسائے کی طرف بھی دو۔ پس انصاری نے  
 ناراض ہو کر کہا: یا رسول اللہ! وہ آپ کے پھر بھی زاد بھائی ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا کہ پانی پلا لینا اور پھر روک لینا  
 اور پھر روک لینا، یہاں تک کہ منڈیروں تک ہرگز نہ ہو جائے۔ پس اس دفعہ رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو پورا حق دے دیا اور اپنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے حضرت زبیر کو ایسا حکم دیا تھا جس میں ان کی اور انصاری کی رعایت تھی۔  
 جب انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناراض کر دیا تو آپ نے  
 مزید حکم کے ذریعے حضرت زبیر کو ان کا پورا حق دے دیا۔ عروہ کا بیان ہے  
 کہ حضرت زبیر نے فرمایا کہ میرے خیال میں یہ آیت اسی بارے میں نازل  
 ہوئی ہے: "تولس محبوب إتياء من ربه" کہ تم وہ مسلمان نہ ہو گئے کہ وہ  
 تم اپنے آپ کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں؟ (روایت)

**قرض خواہل اور میراث مال میں صلح کرنا اور امداد سے**

دینا۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ اگر دو صاحبوں میں سے ایک قرض اور  
 دوسرا مال کے فیصلہ کریں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر ایک ماضی کا دیرا بہر  
 ہو جائے تو اسے اپنے ماضی سے مطالبے کا حق نہیں ہے۔

دوبن بن کیسان کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما نے فرمایا کہ میرے والد ماجد نے وفات پائی اور ان پر قرض تھا تو میں  
 نے قرض خواہوں سے پیشکش کر کے لگا بھرا پھل لے لیں تو انہوں نے انکار کیا  
 کیونکہ انہیں قرض کے برابر نظر آیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا کہ تم چل توڑ کر کھلیاں  
 میں رکھنا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بتایا تو آپ تشریف لے گئے  
 اور آپ کے ساتھ حضرت ابوجہر حضرت عمر تھے۔ آپ اُس پر بیٹھ گئے اور بکرت

کی دعا کی، پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ پس میں نے انہیں پر راسخ دیا کہ ان کا میرے والد پر کوئی قرض نہ رہا بلکہ میں نے سب ادا کر دیا اور تیرہ دن تک میری پناہ کی جن میں سات عجمہ اور چھ لون یا چھ عجمہ اہل سات دن تھیں پس میں مغرب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بلاؤ دینے بات آپ کو بتائی تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا کہ جا کر لے کر دو عمر کو بھی بتا دو۔ دونوں نے کہا کہ ہم تو اسی

وقت جان گئے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ مغرب یہی ہوگا۔ شام، دوپہے حضرت جابر سے نماز عصر روایت کی ہے۔ نیز حضرت جابر سے نماز عصر روایت کی ہے نیز حضرت ابو جبر اور بنیے کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا کہ میرے والد کا چھ عجمہ تھیں وہ تو قرض تھے چھ عجمہ کا مال دہب نے حضرت جابر سے نماز عصر روایت کی ہے۔

قرض اور نقد مال کے ذریعے صلح کرنا۔

عبداللہ بن ابی کعب کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ابن مسعود سے مسجد میں قرض کا مطالبہ کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ان پر تھا۔ پس ان سے دونوں کی آوازیں اُٹھیں ہو گئیں، یہاں تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے سنا اور آپ کا شانہ اقدس میں جلوہ افروز تھے۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس باہر تشریف لے آئے، یہاں تک کہ آپ کے حجرے کا پردہ ہٹ گیا۔ یہی کعب بن مالک کو آواز دیتے ہوئے فرمایا کہ اے کعب! وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ نے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نصف معاف کر دو۔ حضرت کعب عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں نے ایسا ہی کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (معتز میں سے) فرمایا کہ جاؤ اور ادا کر دو۔

## شرطوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا امر یا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اسلام احکام اللہ پر مبنی و فروخت میں کوئی شرطیں جائز ہیں۔

عروہ بن زبیر نے مروان اور حضرت مسعود بن مخزوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَدْعُ عُرْمَةَ لَكَ فَادْفَعْنِي فَمَا تَرَكْتُ اَحَدًا اَلَّهَ عَلَى ابْنِ اِلَآهَ قَضَيْتُهُ وَقَضَلَ ثَلَاثَةَ عَشْرَ وَسَقَا سَبْعَةَ عَجْوَةً وَسَبْعَةَ لَوْنًا اَوْ مِثْلَهُ عَجْوَةً وَسَبْعَةَ لَوْنًا فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَكَرِهْتُ ذَلِكَ لَه فَضَحِكَا قَالَ اَتَا بَا بَكَرٍ وَعَمْرُوهُمَا فَخَالَا لَقَدْ

عَلَيْسَا اَذْهَبَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ اَنْ سَيَكُونُ ذَلِكَ وَقَالَ هِشَامُ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَوةُ الْعَصْرِ وَلَمْ يَكُنْ كُنَا اَبَا بَكَرٍ وَلَا ضَحِكَا وَقَالَ وَتَرَكَ لَه مَلَكُهُ ثَلَاثِينَ وَسَقَا دِيْنًا وَقَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَوةُ الظُّهْرِ۔

باب ۱۶۸۱ الصلح بالدين والعين۔

۲۵۱۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا يُونُسُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ اَنْ كَعْبُ بْنُ مَالٍ أَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَقَاعَى بِنُ ابْنِ حَذْرٍ دِيْنًا كَانَ لَه عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَفَعَتْ صَوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَ بَارِسُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَهْمَا حَتَّى كَشَفَتَا حِجَّتَهُمَا فَنَادَى كَعْبُ بْنُ مَالٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَشَارَ بِرِيْدَةٍ اَنْ صَبَّ السَّطْرَ فَقَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوْهُمَا فَاقْبُضْهُ۔

## کتاب الشروط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب ۱۶۸۱ مَا يَجُوزُ مِنَ الشَّرْطِ فِي الْاِسْلَامِ وَالْاَهْكَامِ وَالْمَبَايَعَةِ۔

۲۵۱۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ



فرمایا کہ جس روز حبشیل بن عمرو نے مساجد مکہ کو آباد اور حبشیل بن عمرو نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے یہ شرط رکھی تھی کہ ہمارا کوئی شخص تمہارے پاس نہیں جائے گا، خواہ وہ تمہارے دین پر کیوں نہ ہو مگر اُسے ہماری طرف ٹوٹنا ہمارا گناہ ہمارے اور اُس کے درمیان حائل نہیں ہو سکے۔ مسلمانوں کو یہ شرط ناگوار گذر رہی تھی اور وہ ناراض ہوئے اور حبشیل نے اس کے بغیر صلح سے انکار کر دیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی وجہ سے اُس روز حضرت ابو جہل کو اُس کے باپ حبشیل بن عمرو کی طرف ٹوٹا دیا تھا اور آدمیوں میں سے اس مدت کے اندر کوئی نہیں آیا مگر اُسے ٹوٹا دیا گیا، خواہ وہ مسلمان ہو کر آیا اور جو مسلمان عربی ہجرت کر کے آئیں اور حضرت اہم مکہ شرم بنت مقہمہ بن ابی قحیطہ بھی انہیں میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف آئیں اور وہ فرمان تھیں پس اُن کے اہل اُسے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُن کی واپسی کا مطالبہ کیا لیکن انہیں اُن کی طرف نہیں ٹوٹا یا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں حکم نازل فرمایا تھا کہ جب مسلمان عربی تمہارے پاس ہجرت کر کے آئیں تو اُن کا استمان لے لیا کرو اور اللہ اُن کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ ..... عرودہ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کے باعث اُن کا استمان لیا کرتے۔ عرودہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اُن سے اس شرط کا اقرار لیا جاتا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زبانی کلامی اُس سے فرمادیتے کہ میں نے تمہیں بیعت کر لیا اور خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک نے بوقت بیعت ہرگز کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں کیا اور انہیں بیعت نہیں کیا جاتا تھا مگر زبانی۔

٢٥١٩ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ حُرَيْرًا يَقُولُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْرَطَ عَلَيَّ وَالنَّصْرُ لِي وَلِلْمُسْلِمِ.

٢٥٢٠ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ حُرَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ

زیادہ دن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے کئی شرطوں پر بیعت کیا جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہر مسلمان کی م  
ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے  
ذکر ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی۔

منہ پر خرابی کر دی۔

وَابْتِئَاءَ الزَّكَاةِ وَالنَّصِيحِ لِحُكْمٍ مُسْلِمٍ۔

باب ۱۶۹ اِذَا بَاعَ نَحْلًا قَدْ اُبْرَتْ۔

۲۵۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَحْلًا قَدْ اُبْرَتْ فَشَرَّهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

باب ۱۷۰ الشَّرْطُ فِي الْبَيْعِ۔

۲۵۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كَيْتَابِهَا وَلَمْ تَكُنْ مَعَهَا مِنْ كَيْتَابِهَا شَيْئًا فَالْتَمَسَهَا عَائِشَةُ اِرْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كَيْتَابُكَ وَبِكَوْنُ وَلَاؤُكَ لِي فَفَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِبَرِيرَةَ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ فَتَحْسِبُ عَلَيْنَا فَلَفَعَلْنَا وَبِكَوْنُ لَنَا وَلَاؤُكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْتَاعِي فَأَخْبَرْتِي فَأَشَاءَا نَوْلًا لِي مِنْ أَهْلِي۔

باب ۱۷۱ اِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَهْرًا لَدَا ابْتِزَالِ مَكَانٍ مُسْتَعْيٍ حَامٍ۔

۲۵۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي جَابِرُ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَغْيَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ فَسَارَ يَسِيرُ لَيْسَ لَيْسَ بِشَيْءٍ ثُمَّ قَالَ بَعْنِي بِأَوْقِيَّةٍ قُلْتُ لَا تُعْزِ قَالَ بَعْنِي بِأَوْقِيَّةٍ فَبَعْتُ فَاسْتَنْبَيْتُ حُمَلَانَهُ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدْتِي لَمْ تَنْصَرِفْ فَأَرْسَلْتُ عَلَى إِثْرِي قَالَ مَا كُنْتُ لِأُخْذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ ذَلِكَ فَهُوَ مَا لَكَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ أَفْقَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ إِلَى السَّيْلِ يَنْتِ

جب کوئی بیوند لگانے کے بعد بھوکا درخت بیچے۔  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بیوند لگانے کے بعد بھوکا درخت فروخت کیا تو اس کا پھل بائع کا ہر گھمگھم یہ کہ خریدار کوئی اور شرط رکھے۔

بیع میں شرطیں رکھنا۔

عروہ بن زبیر کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ اُن کے پاس بریرہ اپنی مکاتبت میں مدد حاصل کرنے کی عرض سے حاضر ہوئی اور اُس نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ نے اُس سے فرمایا کہ اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ میں تمہاری کتابت ادا کر دیتی ہوں لیکن تمہاری ولاد میرے لیے ہوگی۔ پس بریرہ نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا اگر وہ ثواب کے لیے ایسا کرنا چاہیں تو کہیں لیکن تیری ولاد ہماری لیے ہوگی۔ پس انہوں نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ ولاد تو اُس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔

جب بیچنے والا ایک خاص مقام تک جائز پر سوار کرنے کی شرط رکھے تو جائز ہے۔

عامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر سفر کر رہا تھا، جو ٹھک گیا تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے، اُسے مارا، پھر اُس کے لیے دُعا کی تو وہ ایسا تیز چلنے لگا کہ کبھی نہ چلا تھا۔ پھر فرمایا کہ کیا اسے ایک اوقیہ میں بیچتے ہو؟ میں نے انکار کر دیا۔ پھر فرمایا کہ ایک اوقیہ میں بیچتے ہو؟ میں نے اُسے بیچ دیا اور اپنے گھروالوں تک اُس پر سوار ہو کر پہنچنے کی شرط رکھی۔ جب ہم مرینہ منورہ پہنچ گئے تو میں اونٹ لے کر حاضر ہو گیا اور اپنے مجھے قیمت ادا فرمادی۔ جب میں واپس لوٹ آیا تو آپ نے میرے پیچھے آئی بلانے کے لیے بھیجا۔ فرمایا کہ ہم تمہارا اونٹ نہیں لیتے، لہذا اپنا اونٹ لے کر کوہِ نحر وہ تمہارا مال ہے۔ شعبہ وغیرہ، عامر، حضرت جابر سے



٢٥٢٥ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ  
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
خَيْرُ الْيَهُودِ أَنْ يَمْلِكُوا هَؤُلَاءِ زُرْعُوهُمْ وَأَنْ يَمْلِكُوا هَؤُلَاءِ شَطْرَهُمْ مِنْهُمْ.  
باب ١٦٩ الشُّرُوطُ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ الْعُكَاكِحِ  
وَقَالَ عُمَرَانُ مَقَاطِعَ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ وَلَكَ

نکاح کے وقت مری شرطیں رکھنا۔ حضرت عمرؓ فرمایا کہ  
حقوق شرع کے لحاظ سے ہمتے ہیں اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے شرط رکھی

مہر و استیلا کہ کہ اس کے سوا اور نہیں رہا۔ ۱۱۱ لکھنؤ ذرا ایک اتری لاشمی قول اکثر دیا گیا ہے۔

ہوگی اور حضرت مسور کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ایک داماد کا ذکر فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے ان کی رشتہ داری کی تعریف فرمائی۔ فرمایا کہ اُس نے محمد سے جرات کی اُسے یہ کہہ کر دکھایا اور محمد سے وعدہ کیا اُسے حضرت مقبر بن ماسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرطیں پوری کی جانے کا سب سے زیادہ حق رکھتی ہیں جن کے ذریعے تم خود کو شر مگاہوں کو ملال سمجھتے ہو۔

### مزارعت میں شرطیں رکھنا۔

حفظہ لہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انصاری سب سے زیادہ زمین ہمارے پاس تھی تو ہم اسے کر اسے پر دیا کرتے تھے تو ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اس زمین سے پیداوار حاصل ہوئی اور اُس سے نہ ہوئی، پس ہمیں اُس سے روکا گیا ہو اور نہ سبکدہ سے منع کیا گیا۔

جو شرطیں نکاح میں جائز نہیں ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شری دیہاتی کے لیے فروخت نہ کرے اور نہ دلالی کھاد اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر بڑھا کر سودا کر و اور نہ اُس کی مٹکئی پر مٹکئی کرو اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق چاہے تاکہ اُس کے برتن کو بھی خور وہ سنبھالے۔

جو شرطیں حدود میں جائز نہیں ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد جونی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اللہ کی کتاب کے مطابق میرا فیصلہ فرمادیجئے۔ فرقہ ثانی عرض گزار ہوا کہ اُس سے زیادہ مجھ پر تھا کہ ہاں، اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ فرمائیے اور مجھے اجازت دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوہ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اُس نے اس کی بیری کے ساتھ زنا کیا اور مجھے بتایا کہ تمہارے بیٹے کو لگسا کر کیا جلے گا تو میں نے سو بکریاں اور ایک اونٹنی

مَا شَرَطْتُ وَقَالَ اَلَيْسَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا شَرَطْتُ فَاَتَى عَلَى عَيْنِي فِي مَصَاهِرَتِهِ فَكُنْتُ كَالْحَدَّثِي وَصَدَّقْتَنِي وَوَعَدْتَنِي فَوَقَّيْتُ لِي ۲۵۲۶ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُفَيْفِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ الشُّرُوطِ أَنْ تَقُولَ لَهُ مَا اسْتَخْلَعْتُمْ بِهِ الْعُرُوجَ ۲۵۲۷ الشُّرُوطُ فِي الْمَذَارِعِ ۲۵۲۸ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الرَّدِّيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا مَكَّنَّا نَكْرِي الْأَرْضَ فَمَا بَعَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تَخْرُجْ ذَا فَتُهِنَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ تُنْهِنَا عَنِ الْوَرَقِ ۲۵۲۹ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ ۲۵۳۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ مُحَاضِرٌ لِبَاسًا وَلَا تَنَاجِشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخِيهَا تَسْتَكْفِي لَنَا وَهَآ ۲۵۳۱ الشُّرُوطُ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحَدِّ وَدِ ۲۵۳۲ حَدَّثَنَا مُعَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَرَبِيعِ بْنِ خَالِدٍ الْبُجْهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا لَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْشِدْكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصَمُ الْأَخْرَجُوهَا فَمِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَأَذَّنَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالِ لَرَأَى ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هَذَا فَرَأَى بَأْمَرًا

۲۵۲۶۔ حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الرَّدِّيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا مَكَّنَّا نَكْرِي الْأَرْضَ فَمَا بَعَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تَخْرُجْ ذَا فَتُهِنَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ تُنْهِنَا عَنِ الْوَرَقِ ۲۵۲۷۔ الشُّرُوطُ فِي الْمَذَارِعِ ۲۵۲۸۔ حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الرَّدِّيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا مَكَّنَّا نَكْرِي الْأَرْضَ فَمَا بَعَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تَخْرُجْ ذَا فَتُهِنَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ تُنْهِنَا عَنِ الْوَرَقِ ۲۵۲۹۔ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ ۲۵۳۰۔ حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ مُحَاضِرٌ لِبَاسًا وَلَا تَنَاجِشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخِيهَا تَسْتَكْفِي لَنَا وَهَآ ۲۵۳۱۔ الشُّرُوطُ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحَدِّ وَدِ ۲۵۳۲۔ حدَّثَنَا مُعَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَرَبِيعِ بْنِ خَالِدٍ الْبُجْهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا لَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْشِدْكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصَمُ الْأَخْرَجُوهَا فَمِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَأَذَّنَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالِ لَرَأَى ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هَذَا فَرَأَى بَأْمَرًا

۲۵۲۶۔ حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الرَّدِّيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا مَكَّنَّا نَكْرِي الْأَرْضَ فَمَا بَعَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تَخْرُجْ ذَا فَتُهِنَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ تُنْهِنَا عَنِ الْوَرَقِ ۲۵۲۷۔ الشُّرُوطُ فِي الْمَذَارِعِ ۲۵۲۸۔ حدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الرَّدِّيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا مَكَّنَّا نَكْرِي الْأَرْضَ فَمَا بَعَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تَخْرُجْ ذَا فَتُهِنَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ تُنْهِنَا عَنِ الْوَرَقِ ۲۵۲۹۔ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ ۲۵۳۰۔ حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ مُحَاضِرٌ لِبَاسًا وَلَا تَنَاجِشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخِيهَا تَسْتَكْفِي لَنَا وَهَآ ۲۵۳۱۔ الشُّرُوطُ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحَدِّ وَدِ ۲۵۳۲۔ حدَّثَنَا مُعَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَرَبِيعِ بْنِ خَالِدٍ الْبُجْهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا لَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْشِدْكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصَمُ الْأَخْرَجُوهَا فَمِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَأَذَّنَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالِ لَرَأَى ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هَذَا فَرَأَى بَأْمَرًا

۲۵۲۸۔ حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ مُحَاضِرٌ لِبَاسًا وَلَا تَنَاجِشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخِيهَا تَسْتَكْفِي لَنَا وَهَآ ۲۵۳۱۔ الشُّرُوطُ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحَدِّ وَدِ ۲۵۳۲۔ حدَّثَنَا مُعَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَرَبِيعِ بْنِ خَالِدٍ الْبُجْهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا لَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْشِدْكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصَمُ الْأَخْرَجُوهَا فَمِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَأَذَّنَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالِ لَرَأَى ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هَذَا فَرَأَى بَأْمَرًا

۲۵۲۹۔ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ ۲۵۳۰۔ حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ مُحَاضِرٌ لِبَاسًا وَلَا تَنَاجِشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخِيهَا تَسْتَكْفِي لَنَا وَهَآ ۲۵۳۱۔ الشُّرُوطُ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحَدِّ وَدِ ۲۵۳۲۔ حدَّثَنَا مُعَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَرَبِيعِ بْنِ خَالِدٍ الْبُجْهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا لَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْشِدْكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصَمُ الْأَخْرَجُوهَا فَمِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَأَذَّنَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالِ لَرَأَى ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هَذَا فَرَأَى بَأْمَرًا

۲۵۳۰۔ حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ مُحَاضِرٌ لِبَاسًا وَلَا تَنَاجِشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخِيهَا تَسْتَكْفِي لَنَا وَهَآ ۲۵۳۱۔ الشُّرُوطُ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحَدِّ وَدِ ۲۵۳۲۔ حدَّثَنَا مُعَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَرَبِيعِ بْنِ خَالِدٍ الْبُجْهَنِيِّ أَنَّهُمَا قَالَا لَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْشِدْكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصَمُ الْأَخْرَجُوهَا فَمِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَأَذَّنَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالِ لَرَأَى ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلَى هَذَا فَرَأَى بَأْمَرًا



مے کر چڑھایا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے کے لیے سو گڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور اس عورت کو سنگسار کیا جائیگا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری ماں ہے، میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کنجے مطابق ہی کر دوں گا۔ فرشتہ مار بکریاں تئیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو گڑے اور ایک سال کی جلا وطنی ہے اور اسے انیس اسی تم اس عورت کے پاس جانا۔ اگر وہ اعتراض کرے تو اسے سنگسار کر دینا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے پاس اس کے پاس گئے تو عورت نے قرآن کریم پڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اسے سنگسار کر دیا گیا۔

مکاتب کے ساتھ کیا شرطیں جائز ہیں جبکہ وہ آزاد ہونے کی شرط پر پکڑنے کے لیے رضا مند ہو۔

عبد الوہاب بن ابی بنی کے والد ابی جہد نے فرمایا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس بریرہ کنی جو مکاتبہ تھی اور اُس نے کہا کہ اسے اُم المؤمنین! مجھے خرید کر آزاد فرما دیجئے کہ میرے ایک بچے کو چھوٹا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ہاں کر لی تو اُس نے کہا کہ میرے ایک بچے کی وقت تک نہیں بچیں گے جب تک میری ملاوکی شرط اپنے لیے نہ رکھیں۔ فرمایا کہ پھر مجھے تمہاری کیا حاجت ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بات سن لی یا کسی نے آپ کو یہ کہان تو فرمایا کہ بریرہ کا کیا قصہ ہے پھر فرمایا کہ اُسے خرید کر آزاد کر دو اگر وہ لوگ جو باہر شرطیں رکھیں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پھر میں نے اُسے خرید کر آزاد کر دیا جبکہ اُسے انہوں نے اُس کی ملاوکی شرط رکھی تھی پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ملاوکی طلاق میں شرطیں رکھنا۔ ابی حنیفہ، حسن بصری، عطاء کا بیان ہے کہ طلاق کا لفظ شروع میں کیا یا بعد میں لیکن نفاذ شرط کے مطابق ہو گا۔

ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قافلے والوں سے جا کر شنے اور شری کا دیوانے کے لیے بیچ کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس سے کہ کوئی عورت اپنی بن کی طلاق کی شرط رکھے اور یہ کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے سرورے پر سودا کرے نیز دلال لینے اور جان کر بیچنے کے لیے قسوں میں مدد چھوڑنے سے منع فرمایا ہے۔ اس سے طرح معادہ عبد الصمد نے قصیدے سے روایت کیا ہے۔ فقہ ابو جہد اور ابن نے کہا کہ منع فرمایا گیا ہے۔ آدم نے کہا کہ میں منع فرمایا گیا ہے۔ نظر انداز تاج بن زہال نے کہا کہ منع فرمایا گیا۔

وَرَأَى أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى نَبِيِّ الرَّحْمَةِ قَامَتْ مِنْهُ مِثْلَةُ شَاةٍ قَوْلِيذِي فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ مَا خَبَرُونِي أَنَّ عَلَى نَبِيِّ بَلَدٍ مِثْلَةٍ وَتَعْرِيبُ عَامٍ قَانَ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا الرَّجُلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِيذِي لَفِي سِيدٍ لَا تَقْبِلِينَ بَيْعَكُمْ كِتَابِ اللَّهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَمُّ كَرْدٌ وَ عَلَى ابْنِكَ جَلْدٌ مِثْلَةٍ وَتَعْرِيبُ عَامٍ غَدِيَا أَيْسُ إِلَى امْرَأَةٍ هَذَا أَقَابَ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجَمَهَا قَالَ فَقَدْ أَعْلَيْهَا مَا عَرَفْتُ فَأَمْرُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَتْ.

**باب ۱۶۹۸** مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمَكَاتِبِ إِذَا خُيِّرَ بِالْبَيْعِ عَلَى أَنْ يَقْتَنَ.

۲۵۳۰۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ الْأَكْبَمِ الْعَمِّيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ قَالَتْ خَلَتْ عَلَى بَرِيرَةَ وَهِيَ مَكْتُوبَةٌ فَقَالَتْ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ اشْتَرِينِي فَإِنْ أَهْلِي يَبِيعُونِي فَأَعْتِقْنِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتِ إِنْ أَهْلِي لَا يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِي طَوْأَوْ لَايَ قَالَتْ لَا حَاجَتِي فِيكَ فَجَمَعْتُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُ بَرِيرَةَ فَقَالَ اشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا وَلَيْشْتَرِي طَوْأَوْ مَا شَاءَ وَقَالَتْ فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَا تَخَافُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَا مِمَّنْ آمَنَ مَنْ لَمْ يَأْشُرْ طَوْأَوْ أَشَرْ طَوْأَوْ.

**باب ۱۶۹۹** الشُّرُوطُ فِي الطَّلَاقِ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَطَاءُ مَرَّانَ بَدَأَ بِالطَّلَاقِ أَوْ أَخْرَقَهَا حَتَّى يَشْرُطَ.

۲۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْدَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّلُوقِ وَأَنْ يَتَبَايَعَ النِّسَاءُ بِجُرْمٍ إِلَّا عَرَابِيَّ وَأَنْ تَشْرُطَ الْمَرْأَةُ هَلَاكِي أَوْ حَيْثُهَا وَأَنْ يَشْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمٍ آخِيَةٍ وَنَهَى عَنْ النَّجْشِ عَنِ النَّصْرِيَّةِ تَابِعَهُ مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُبَيِّنُ وَقَالَ أَدَمُ يُبَيِّنُ وَقَالَ لَقَطُ بْنُ حَبِيبٍ بَنِي مِنْهَا نَهَى.

# جدول بخاری شریف مترجم

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۱	۱ تا ۱۷۳	۱۷۳	۱ تا ۲۴۲	۲۴۲
۲ "	۱۷۴ تا ۳۵۰	۱۷۷	۲۴۳ تا ۴۹۳	۲۵۱
۳ "	۳۵۱ تا ۵۲۶	۱۷۶	۴۹۴ تا ۷۷۳	۲۸۰
۴ "	۵۲۷ تا ۷۰۲	۱۷۶	۷۷۴ تا ۱۰۳۲	۲۵۹
۵ "	۷۰۳ تا ۸۷۴	۱۷۲	۱۰۳۳ تا ۱۲۹۲	۲۶۰
۶ "	۸۷۵ تا ۱۰۴۳	۱۶۹	۱۲۹۳ تا ۱۵۴۵	۲۵۳
۷ "	۱۰۴۴ تا ۱۲۲۶	۱۸۳	۱۵۴۶ تا ۱۸۲۴	۲۷۹
۸ "	۱۲۲۷ تا ۱۳۹۸	۱۷۲	۱۸۲۵ تا ۲۱۰۴	۲۸۰
۹ "	۱۳۹۹ تا ۱۵۶۴	۱۶۶	۲۱۰۵ تا ۲۳۱۵	۲۱۱
۱۰ "	۱۵۶۵ تا ۱۶۹۹	۱۳۵	۲۳۱۶ تا ۲۵۳۱	۲۱۶
میزان		۱۶۹۹		۲۵۳۱
جلد دوم		۹۸۰		۲۱۱۲
جلد سوم		۱۲۸۹		۲۴۰۸
میزان کل		۳۹۶۸		۷۰۵۲

۱۔ جلد دوم اور جلد سوم کی تفصیلی جدولیں ان کے آخر میں موجود ہیں۔



## ۲۔ جدول بخاری شریف مترجم مکمل

(کتابوں کے لحاظ سے)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب الوحي	۱	۱	۱ تا ۶	۶
۲	کتاب الايمان	۲۲ تا ۴۲	۲۱	۵۶ تا ۵۷	۵۰
۳	کتاب العلم	۴۳ تا ۹۵	۵۳	۱۳۴ تا ۱۵۷	۷۸
۴	کتاب الوضوء	۹۶ تا ۱۷۳	۷۸	۱۳۵ تا ۲۴۲	۱۰۸
۵	کتاب الغسل	۱۷۴ تا ۲۰۲	۲۹	۲۴۳ تا ۲۸۶	۲۴
۶	کتاب الحيض	۲۰۳ تا ۲۳۲	۳۰	۲۸۷ تا ۳۲۳	۳۷
۷	کتاب التيمم	۲۳۳ تا ۲۴۱	۹	۳۲۴ تا ۳۳۸	۱۵
۸	کتاب الصلوة	۲۴۲ تا ۳۵۰	۱۰۹	۳۳۹ تا ۴۹۳	۱۵۵
۹	کتاب مواقيت الصلوة	۳۵۱ تا ۳۹۱	۴۱	۴۹۴ تا ۵۷۲	۷۹
۱۰	کتاب الاذان	۳۹۲ تا ۵۲۶	۱۳۵	۵۷۳ تا ۷۷۳	۲۰۱
۱۱	بقية كتاب الصلوة	۵۲۷ تا ۵۵۵	۲۹	۷۷۴ تا ۸۲۸	۵۵
۱۲	کتاب الجمع	۵۵۶ تا ۶۰۱	۴۶	۸۲۹ تا ۸۹۸	۷۰
۱۳	کتاب العیدین	۶۰۲ تا ۶۳۷	۳۶	۸۹۹ تا ۹۳۴	۳۶
۱۴	ابواب الوتر	۶۳۸ تا ۶۳۴	۷	۹۳۵ تا ۹۴۸	۱۴
۱۵	ابواب الاستسقاء	۶۳۵ تا ۶۶۲	۲۸	۹۴۹ تا ۹۷۸	۳۰
۱۶	ابواب المسوف	۶۶۳ تا ۶۹۳	۳۱	۹۷۹ تا ۱۰۱۴	۳۶
۱۷	ابواب تقصير الصلوة	۶۹۴ تا ۷۱۳	۲۰	۱۰۱۵ تا ۱۰۴۹	۳۵
۱۸	ابواب التمتع	۷۱۴ تا ۷۸۳	۷۰	۱۰۵۰ تا ۱۱۵۸	۱۰۹
۱۹	ابواب الجنائز	۷۸۴ تا ۸۸۱	۹۸	۱۱۵۹ تا ۱۳۰۵	۱۴۷
۲۰	کتاب الزکوة	۸۸۲ تا ۹۶۰	۷۹	۱۳۰۶ تا ۱۴۱۷	۱۱۲
۲۱	کتاب المناسک	۹۶۱ تا ۱۱۱۲	۱۵۲	۱۴۱۸ تا ۱۶۴۹	۲۳۲
۲۲	ابواب العمرة	۱۱۱۳ تا ۱۱۸۳	۷۱	۱۶۵۰ تا ۱۷۴۲	۱۱۳
۲۳	کتاب الصوم	۱۱۸۴ تا ۱۲۷۵	۹۲	۱۷۴۳ تا ۱۹۰۹	۱۶۷

میزان احادیث	تفصیل احادیث	میزان ابواب	تفصیل ابواب	نام کتاب	نمبر شمار
۱۷۶	۲۰۸۵ تا ۱۹۱۰	۱۱۲	۱۳۸۷ تا ۱۳۷۶	کتاب المیوع	۲۳
۱۹	۲۱۰۴ تا ۲۰۸۶	۱۱	۱۳۸۸ تا ۱۳۹۸	کتاب السقم	۲۵
۲۵	۲۱۲۹ تا ۲۱۰۵	۲۳	۱۳۹۹ تا ۱۴۲۰	کتاب الاجارہ	۲۶
۳	۲۱۳۲ تا ۲۱۳۰	۳	۱۴۲۱ تا ۱۴۲۳	کتاب المحالات	۲۷
۷	۲۱۳۳ تا ۲۱۳۹	۵	۱۴۲۴ تا ۱۴۲۸	کتاب الکفاله	۲۸
۴۵	۲۱۸۴ تا ۲۱۴۰	۳۷	۱۴۲۹ تا ۱۴۶۵	کتاب الوکالہ	۲۹
۵۷	۲۲۴۱ تا ۲۱۸۵	۳۸	۱۴۶۶ تا ۱۵۰۳	کتاب المساقات	۳۰
۲۳	۲۲۶۲ تا ۲۲۶۲	۲۱	۱۵۰۴ تا ۱۵۲۲	کتاب فی المنصومات	۳۱
۴۳	۲۳۰۷ تا ۲۲۶۵	۳۶	۱۵۲۵ تا ۱۵۶۰	کتاب فی المظالم	۳۲
۲۲	۲۳۲۹ تا ۲۳۰۸	۱۶	۱۵۶۱ تا ۱۵۷۶	کتاب شرکتہ فی العلم	۳۳
۸	۲۳۳۷ تا ۲۳۳۰	۶	۱۵۷۷ تا ۱۵۸۲	کتاب الربین	۳۴
۴۱	۲۳۷۸ تا ۲۳۳۸	۲۰	۱۵۸۳ تا ۱۶۰۲	کتاب العتق	۳۵
۵	۲۳۸۳ تا ۲۳۷۹	۵	۱۶۰۳ تا ۱۶۰۷	کتاب المکاتب	۳۶
۶۵	۲۴۲۸ تا ۲۳۸۴	۳۶	۱۶۰۸ تا ۱۶۴۳	کتاب الہبہ	۳۷
۵۰	۲۴۹۸ تا ۲۴۴۹	۳۱	۱۶۴۴ تا ۱۶۴۴	کتاب الشہادات	۳۸
۱۹	۲۵۱۷ تا ۲۴۹۹	۱۴	۱۶۸۸ تا ۱۶۷۵	کتاب المصلح	۳۹
۱۴	۲۵۳۱ تا ۲۵۱۸	۱۱	۱۶۸۹ تا ۱۶۹۹	کتاب الشروط	۴۰
۲۵۳۱	X	۱۶۹۹	X		

## جلد دوم

۱۰	۱ تا ۱۰	۸	۸ تا ۸	کتاب الشروط	۱
۴۰	۵۰ تا ۱۱	۳۷	۹ تا ۴۵	کتاب الوصایا	۲
۱۷۳	۴۲۳ تا ۵۱	۲۳۹	۴۶ تا ۲۸۴	کتاب الجہاد والسیر	۳
۱۲۹	۵۵۲ تا ۴۲۴	۱۶	۲۸۵ تا ۳۰۰	کتاب بدر النلق	۴
۱۵۳	۷۰۵ تا ۵۵۳	۵۳	۳۰۱ تا ۳۵۳	کتاب الانبیاء	۵
۴۲۱	۱۱۲۶ تا ۷۰۶	۱۱۴	۳۵۴ تا ۴۶۷	کتاب المناقب	۶



۱۰۰۱

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل ابواب	میزان احادیث
۷	کتاب المغازی	۴۶۸ تا ۵۵۶	۸۹	۱۱۲۷ تا ۱۵۹۰	۴۶۴
۸	کتاب التفسیر	۵۵۷ تا ۹۸۰	۴۲۴	۱۵۹۱ تا ۲۱۱۳	۵۲۳
		X	۹۸۰	X	۲۱۱۳

## جلد سوم

۱	کتاب التفسیر	۲۹ تا ۲۹	۲۹	۵۵ تا ۵۵	۵۵
۲	کتاب النکاح	۳۰ تا ۱۵۵	۱۲۶	۲۳۴ تا ۵۶	۱۷۹
۳	کتاب الطلاق	۱۵۶ تا ۲۰۸	۵۳	۲۲۵ تا ۳۱۸	۸۴
۴	کتاب النفقات	۲۰۹ تا ۲۲۴	۱۶	۳۱۹ تا ۴۴۰	۲۲
۵	کتاب الاطعمه	۲۲۵ تا ۲۸۴	۶۰	۴۴۱ تا ۴۲۹	۸۹
۶	کتاب العقیقه	۲۸۵ تا ۲۸۸	۴	۴۳۰ تا ۴۳۸	۹
۷	کتاب الذبائح والصيد	۲۸۹ تا ۳۲۶	۳۸	۴۳۹ تا ۵۷۷	۶۹
۸	کتاب الاضاحی	۳۲۷ تا ۳۴۷	۱۶	۵۰۸ تا ۵۳۵	۲۸
۹	کتاب الاشربه	۳۴۸ تا ۴۷۳	۳۱	۵۳۶ تا ۵۹۹	۶۴
۱۰	کتاب المرضی	۴۷۴ تا ۴۹۵	۲۲	۶۰۰ تا ۶۳۷	۳۸
۱۱	کتاب المطب	۴۹۶ تا ۴۵۳	۵۸	۶۳۸ تا ۷۲۸	۹۱
۱۲	کتاب الجباس	۴۵۴ تا ۵۵۶	۱۰۳	۷۲۹ تا ۹۰۹	۱۸۱
۱۳	کتاب الادب	۵۵۷ تا ۶۸۴	۱۲۸	۹۱۰ تا ۱۱۵۷	۲۴۸
۱۴	کتاب الاستئذان	۶۸۵ تا ۷۳۷	۵۳	۱۱۵۸ تا ۱۲۳۰	۷۳
۱۵	کتاب الدعوات	۷۳۸ تا ۸۰۶	۶۹	۱۲۳۱ تا ۱۳۳۳	۱۰۳
۱۶	کتاب الرقاق	۸۰۷ تا ۸۵۹	۵۳	۱۳۳۴ تا ۱۵۰۴	۱۷۱
۱۷	کتاب القصد	۸۶۰ تا ۸۷۵	۱۶	۱۵۰۵ تا ۱۵۳۰	۲۶
۱۸	کتاب الایمان والنفور	۸۷۶ تا ۹۱۷	۴۲	۱۵۳۱ تا ۱۶۲۸	۹۸
۱۹	کتاب الفرقان	۹۱۸ تا ۹۶۲	۴۵	۱۶۲۹ تا ۱۷۰۶	۷۸
۲۰	کتاب المحارین	۹۶۳ تا ۹۹۵	۳۳	۱۷۰۷ تا ۱۷۵۵	۴۹
۲۱	کتاب الذیات	۹۹۶ تا ۱۰۳۷	۴۲	۱۷۵۶ تا ۱۸۰۹	۵۴

۱۰۰۲

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۲۲	کتاب استقابة المرتدین	۱۰۲۸ تا ۱۰۳۶	۹	۱۸۱۰ تا ۱۸۲۹	۲۰
۲۳	کتاب الاکراه	۱۰۳۷ تا ۱۰۴۴	۸	۱۸۳۰ تا ۱۸۴۱	۱۲
۲۴	کتاب الیسیل	۱۰۴۵ تا ۱۰۵۹	۱۵	۱۸۴۲ تا ۱۸۶۹	۲۸
۲۵	کتاب التبغیر	۱۰۶۰ تا ۱۱۰۵	۴۶	۱۸۷۰ تا ۱۹۳۰	۶۱
۲۶	کتاب الفتن	۱۱۹۶ تا ۱۱۳۴	۳۹	۱۹۳۱ تا ۲۰۰۷	۷۷
۲۷	کتاب الاحکام	۱۱۳۵ تا ۱۱۸۸	۵۴	۲۰۰۸ تا ۲۰۸۸	۸۱
۲۸	کتاب التمتی	۱۱۸۹ تا ۱۱۹۷	۹	۲۰۸۹ تا ۲۱۰۸	۲۰
۲۹	کتاب اخبار الاحاد	۱۱۹۸ تا ۱۲۰۳	۶	۲۱۰۹ تا ۲۱۲۹	۲۱
۳۰	کتاب الاعتصام	۱۲۰۴ تا ۱۲۳۱	۲۸	۲۱۳۰ تا ۲۲۲۵	۹۶
۳۱	کتاب التوحید	۱۲۳۲ تا ۱۲۸۹	۵۸	۲۲۲۶ تا ۲۴۰۸	۱۸۳
		X	۱۲۸۹	X	۲۴۰۸

## جنرل گوشوارہ

جلد اول	X	۱۶۹۹	X	۲۵۳۱
جلد دوم	X	۹۸۰	X	۲۲۱۳
جلد سوم	X	۱۲۸۹	X	۲۴۰۸
		۳۹۶۸		۷۰۵۲



## قطعہ تاریخ طباعت

(از پیر سید غلام مصطفیٰ قدسی آستانہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ، والٹن، لاہور چھاؤنی)

پیاری زباں ہے، طرزِ بیاں بھی لطیف ہے  
پیشِ نگاہِ حفظِ مراتب ہے غایت ہے  
روحانی معجزے سے ہوا ہے یہ شاہکار  
کیا خوب یہ صحیفہ شاداب بوستاں  
تحریر سے عیاں ہے عقائد کی صفائی  
اختر کو یہ شرف ہے بلا بزمِ ازل سے  
تاریخِ طبع کو تھے مجھے کچھ تفکرات  
ابداع کی یہ فصل ربیعِ ذریعہ ہے  
دورِ اس سے ہرز کاکتِ مقول ضعیف ہے  
اختر اگرچہ جسم کا از بس نجیف ہے  
جس سے کہ روحِ ہوتی نہایت نظیف ہے  
ہر ایک لفظِ صدق و صفا کا حلیف ہے  
قطعات میں حیاتِ کیمیاں ردیف ہے  
ہاتف نے کی ندا کہ یہ کارِ خفیف ہے

اختر نے جبکہ کاٹ دیا ہے سرِ انکار

قدسی یہ ترجمہ بھی بخاری شریف ہے

۱۴۰۳ھ

۱۴۰۲ھ